

Posted On Kitab Nagri

لمس جنون

زویا علی شاہ



www.kitabnagri.com

کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.kitabnagri.com)

www.kitabnagri.com

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.kitabnagri.com)

Posted On Kitab Nagri

لمس جنون

زویا علی شاہ

تم لوگ کوئی کام ڈھنگ سے کر بھی سکتی ہو یا نہیں۔ میرا برانڈ سوٹ تم لوگوں نے جلا کے رکھ دیا ہے اس کے پیسے کیا تم لوگوں کا باپ دے گا۔ سوری بی بی جی قسم سے میں نے جان بوجھ کر نہیں جلایا۔ بکو اس بند کرو اپنی تمہارے سوری کہنے سے کیا میرا اتنا منگاسوٹ ٹھیک ہو جائے گا۔

www.kitabnagri.com

یہ میرب کی آواز ہے ناب یہ لڑکی کس پر چلا رہی ہے۔ میرب کی ماں رفت بیگم اس کے پاپا ملک زبیر سے کہتے ہوئے۔ بھاگتے ہوئے سیڑھیاں پھیلا کر میرب کے کمرے میں پہنچی تھی۔ میرب غصے کی بہت تیز تھی اور اس کے بھائی کے حد سے زیادہ لاڈ اور پیار نے میرب کو بہت بگاڑ رکھا تھا اکثر اس کی ماں اس کے بھائی سے یہ شکایت کرتی تھی کہ تمہارے پیار نے میرب کو بہت بگاڑ دیا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

میرب ملک زبیر جو کہ بہت ہی مشہور بزنس مین تھا اس کی بیٹی تھی اس کا ایک بھائی جو اس سے حد سے زیادہ پیار کرتا تھا۔ عمر میں اس سے 12 سال بڑا تھا۔ اس کا نام شامیر ملک تھا۔ یہ ملک زبیر اور رفت بیگم کی پیش قیمتی دولت ان کی دو اولادیں تھی www.kitabnagri.com

۔ انہوں نے اپنی طرف سے اپنے بچوں کو بہت اچھی تربیت دی تھی مگر میرب کو شاہ میر کے حد سے زیادہ لاڑ پیار نے کافی بگاڑ دیا تھا شاہ میر خود بہت ہی سلجھا ہوا انسان تھا۔ میرب اپنی چیزوں کے لیے بہت زیادہ پوزیف تھی وہ اپنی چیزوں کو کسی کو چھونے بھی نہیں دیتی تھی

پھر چاہے وہ رشتے تھے یا اس کے کاسمیٹکس کی چیزیں یا پھر اس کی جیولری یا اس کے جوتے وہ اپنی چیزوں کو کسی کے ساتھ شیئر کرنا پسند نہیں کرتی تھی۔ www.kitabnagri.com

میرب کیا ہوا ہے کیوں چلا رہی ہو۔

رفت بیگم اپنی بیٹی کے روم داخل ہوئی تو وہ گھر کی دونو کرائیوں کو لائن میں لگا کر کھڑی ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

یہ دیکھیں میرا اتنا مہنگا برانڈ سوٹ انہوں نے جلادیا ہے میں چلاؤں نہیں تو اور کیا کروں میرب اپنی ماں کے آگے اپنا فراق کرتے ہوئے غصے سے بول رہی تھی۔ تو میرب انہوں نے جان بوجھ کر تو نہیں جلایا ہو گا نہ اگر غلطی سے جل گیا ہے تو اس میں اتنا چلانے والی کیا بات ہے غلطی تو کسی بھی انسان سے ہو سکتی ہے۔ www.kitabnagri.com

ماما پلیز آپ کو تو ہر بات ہی نارمل لگتی ہے یہ لوگ اتنی تنخواہ لیتے ہیں تو ان کا فرض بنتا ہے کہ ہر کام کو ڈھنگ سے کرے۔ میرب وہ لوگ اپنا ہر کام اچھے سے ہی کرتے ہیں اگر آج غلطی ہو گئی ہے تو معاف کر دو میرب کی ماں اسے غصے سے چپ کر وار ہی تھی۔ آج میری فرینڈ کی برتھ ڈے ہے تو بتائیں میں کیا پہن کر جاؤں۔

Kitab Nagri

میرب بیٹا آپ کے پاس اتنے سارے کپڑے ہیں کچھ بھی اور پہن لو۔ مجھے نہیں پہننے وہ کپڑے آپ کو اچھی طرح سے پتہ ہے کہ میں ڈریسز ریپیٹ نہیں کرتی۔ میرا بیٹا کیا پریشانی ہے کیوں آپ غصہ کر رہی ہو۔ زبیر ملک بھی اوپر روم میں آگیا تھا۔ پاپا یہ دیکھیں انہوں نے میری ڈریس چلا دی ہے جو میں نے اپنی دوست کی برتھ ڈے پر پہن کر جانی تھی اور ممان کو ڈانٹنے کے بجائے مجھے ڈانٹ رہی ہیں وہ روتے ہوئے اپنے پاپا کے گلے جا کر لگ گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کیوں ڈانٹ رہی ہیں بھئی آپ میری بیٹی کو میرب کے پاپا نے میرب کی ماں کو مصنوعی غصے سے ڈانٹتے ہوئے کہا۔ بہت اچھی بات ہے آدھا تو اس کے بھائی نے اس کو بگاڑ رکھا ہے باقی کی کسر آپ پوری کر دیں میرب کی ماں نے سچ میں غصے سے ہی جواب دیا تھا۔

اپ میری بیٹی کو ڈانٹا نہیں کریں۔ اور کس نے کہا کہ میری بیٹی بگڑی ہوئی ہے میری بیٹی تو بہت سمجھدار ہے۔ ماشاء اللہ بس اسی طرح سے اپنی بیٹی کی طرف داری کرتے رہا کریں۔ جب اس کو شادی کر کے دوسرے گھر بھیجیں گے۔ تو ایک کام کرنا کہ آپ دونوں باپ بیٹا بھی اس کے ساتھ ہی چلے جانا اس کو سسرال میں آپ دونوں کی بہت ضرورت پڑنے والی ہے۔ www.kitabnagri.com

رفت بیگم غصے سے بڑبڑاتے ہوئے روم سے چلی گئی۔ پاپا دیکھانہ آپ نے کہ ماما کس طرح مجھ پر ہی چلاتی رہتی ہیں۔ اور تم دونوں یہاں پر کھڑی ہوئی کیا کر رہی ہو۔ دفع ہو جاؤ خواہ مخواہ میری ماں سے مجھے اتنی باتیں سننے کو ملی۔ تم دونوں کی وجہ سے حالانکہ باتیں ماما کو تم لوگوں کو سنانی چاہیے تھی میرب اپنا غصہ نوکرا نیوں پر نکالتے ہوئے بولی۔

نوکرانیاں بچاری اپنی جان بچاتے ہوئے ایک منٹ سے بھی پہلے کمرے سے نو دو گیارہ ہو گئی۔ اب بتاؤ میرے بیٹے کو کیا مسئلہ ہے نیا ڈریس چاہیے پس پاپا میری دوست کی برتھ ڈے ہے اور مجھے وہاں پر نیا

Posted On Kitab Nagri

ڈریس پہن کر جانا ہے آپ کو تو پتہ ہے نہ کہ میں ایک ڈریس کو دوبارہ نہیں پہنتی میرب نے بیچارہ سامنہ بناتے ہوئے اپنے پاپا سے کہا۔

تو جاپے نیا ڈریس لے لیں میرب کے پاپا نے اپنا کریڈٹ کارڈ میرب کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے کہا لو یو پاپا میرب اپنے پاپا کے گلے میں باہیں ڈال کر خوشی سے جھومتی ہوئی کاٹ لے کر ڈرائیور کے ساتھ ڈریس لینے چلی گئی۔ www.kitabnagri.com

oooooooo

پلیز سمجھنے کی کوشش کرو میں نہیں رہ سکتا اس کے بغیر میرا جسم ٹوٹتا ہے کیڑے رینگنے لگتے ہیں۔ میرے جسم میں اتنا درد ہوتا ہے کہ مجھ سے برداشت نہیں ہوتا اس درد سے تو بہتر ہے کہ میں مر جاؤں وہ زیادہ بہتر ہے کیوں نہیں مجھے مرنے دیتے مجھے۔ جب تم لوگوں کو سب پتہ ہے تو کیوں میرا تماشہ بنا رہے ہو۔ یا تو مجھے مرنے دو یا مجھے نشہ دے دو پلیز۔ www.kitabnagri.com

پہلے تو تو اس لڑکی کے بغیر نہیں رہ سکتا تھا اب تو نشے کے بغیر نہیں رہ سکتا تو کوئی ایک چیز کی ڈیمانڈ تو کر رومان شاہ آنکھیں دکھاتے ہوئے بولا۔ مجھے نہیں جینا مرنے دو مجھے کیوں نہیں تم لوگ میری جان چھوڑ دیتے ہو احمر روتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

تم صرف ایک لڑکی کی خاطر اپنی جان دینا چاہتے ہو مرنا چاہتے ہو وہ کل کی آئی ہوئی لڑکی تمہارے لیے اتنی خاص ہو گئی کہ تمہیں نہ تو اپنی بوڑھی ماں نظر آرہی ہے اور نہ اپنے جگری یار لعنت ہے تیری جوانی پر۔ ہاں نہیں نظر آرہی مجھے میری بوڑھی ماں اور نہ مجھے نظر آرہے ہو تم لوگ۔

تم میرا پیچھا کیوں نہیں چھوڑتے ہو کیوں ہر جگہ سائے کی طرح میرے پیچھے پہنچ جاتے۔ اپنی ب۔*** بند کرو اور چلو میرے ساتھ گاڑی میں بیٹھو رومان شاہ احمر کو ہاتھ سے کھینچتے ہوئے گاڑی میں بیٹھا رہا تھا۔ رومان شاہ مجھے نہیں جانتا تمہارے ساتھ احمر گاڑی سے باہر نکلنے کی کوشش کر رہا تھا۔

دیکھتا ہوں کیسے نہیں چلتے تم میرے ساتھ رومان شاہ نشے میں ٹوٹے ہوئے احمر کو سیٹ پر بٹھاتے ہوئے سیٹ بیلٹ باندھ کر دوسری طرف سے ہوتا ہوا گاڑی میں آکر بیٹھ گیا اور گاڑی سٹارٹ کرتا ہوا اسپٹل کی طرف چل پڑا۔

احمر رومان شاہ کا بہت اچھا دوست تھا رومان شاہ احمر اور شاہ زیب تینوں بیسٹ فرینڈ تھے سکول لائف سے لے کر کالج تک ان تینوں نے اکٹھے پڑھائی کی تھی ان دونوں میں لا جواب کمسٹری اور دوستی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

تینوں ایک دوسرے کے ساتھ بہت ہی اچھا ٹائم سپینڈ کیا کرتے تھے یونیورسٹی میں ان کی دوستی کے چرچے ہوا کرتے تھے۔ مگر پھر احمر کی زندگی میں ایک لڑکی آئی جس کو احمر نے بہت پیار کیا احمر اسکو لے کر بہت سیریس تھا۔ وہ اس سے شادی کرنا چاہتا تھا۔ مگر اس لڑکی نے احمر کو صرف ٹائم پاس کے لیے رکھا ہوا تھا۔ www.kitabnagri.com

عریشہ ایک بہت ہی امیر خاندان سے تعلق رکھتی تھی جس کے ماں باپ زیادہ تر ملک سے باہر ہی پائے جاتے تھے۔ اور یہاں پر وہ اکیلی خوب عیاشیاں کیا کرتی تھی یونیورسٹی میں صرف وہ لڑکوں سے دوستیاں نبھانے کے لیے ہی آیا کرتی۔

مگر احمر اس کے عشق میں اس قدر مبتلا تھا کہ اسے اس کی کوئی بھی چیز نظر نہیں آتی تھی۔ حالانکہ شازیب خان اور رومان شاہ اسے بہت سمجھایا کرتے تھے یہ لڑکی تمہارے لیے ٹھیک نہیں ہے۔

مگر احمر کے سر پر اریشہ کا عشق سر چڑھ کر بولتا تھا۔ کئی بار ان تینوں میں جھگڑا بھی ہوا عریشہ کو لے کر۔ مگر احمر اس کو چھوڑنے کے لیے تیار نہیں تھا۔ کرتے کرتے وہ لڑکی احمر کو اس مقام پر چھوڑ کر چلی گئی۔

Posted On Kitab Nagri

تھی۔ کہ اب احمر خود کونشے کی لت میں لگا کر اریشہ کو بھلانے کی کوشش کرتا۔ کتنی بار اس نے خود کشی کرنے کی کوشش کی مگر ہر بار رومان شاہ موقع پر پہنچ کر اسے بچا لیتا تھا۔

رومان شاہ اپنے یاروں کے لیے بہت مفلس تھا دوستوں کے لیے جینے والا انسان تھا رومان شاہ۔ تو بھلا ایسے وقت میں وہ اپنے بیسٹ فرینڈ کو اکیلا کیسے چھوڑ سکتا تھا۔ احمر یار تجھے سچ میں اپنی بوڑھی ماں نظر نہیں آتی جس کے جینے کا واحد سہارا صرف تو ہے پتہ ہے کہ وہ مجھے فون کرتے ہوئے کس طرح سے تڑپ کر روتے ہوئے مجھے بتا رہی تھی کہ تم نے پھر سے خود کشی کرنے کی کوشش کی ہے۔

رومان میں کیا کروں میرے دماغ سے عریشہ نہیں جاتی میں اس کو بھلانے کی بہت کوشش کرتا ہوں جتنی کوشش کرتا ہوں وہ اتنی ہی مجھے زیادہ یاد آتی ہے اس کو بھلانے کے لیے ہی میں نشہ کرتا ہوں اس کو بلانے کے لیے ہی میں مرنا چاہتا ہوں احمر بے بسی کے ساتھ روتے ہوئے شرمندہ انداز سے آنکھیں جھکائے ہوئے بیٹھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

رومان تو تو میرا یار ہے نا تو مجھے اریشہ لادو میں تجھ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں نشہ چھوڑ دوں گا۔ احمر بہت امید بھری نظروں سے گاڑی چلاتے ہوئے رومان شاہ سے بول رہا تھا رومان شاہ ان تینوں کی ٹولی میں اس اس ٹولی کی جان تھا وہ اپنے یاروں کے لیے کچھ بھی کر گزرنے کا جذبہ رکھتا تھا۔

ٹھیک ہے تم وعدہ کرو کہ تم اپنا علاج کرواؤ گے اور وہ بھی اچھے طریقے سے اور دوبارہ کبھی اپنی جان لینے کی کوشش نہیں کرو گے تو رومان شاہ یہ وعدہ کرتا ہے کہ اریشہ کو واپس تمہاری زندگی میں ضرور لے کر آئے گا۔ www.kitabnagri.com

رومان شاہ میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں اپنا علاج ٹھیک سے کرواؤں گا بس تم مجھے میری عریشہ لا کر دے دو۔ عمان شاہ وعدہ کرتے ہوئے اسے ہاسپٹل کے اندر لے آیا تھا جہاں ڈاکٹر شاہ زیب ان کا ویٹ کر رہا تھا۔ ڈاکٹر شاہ زیب ان کی ٹولی کا تیسرا دوست تھا تینوں آپس میں بہت اچھے بیسٹ فرینڈ تھے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

احمر کو شاہ زیب نے ہاسپٹل میں داخل کروا دیا تھا جہاں پر اس کا علاج شروع ہو چکا تھا۔ احمر کے کافی سارے ٹیسٹ ہوئے جن میں ڈاکٹر نے یہ بتایا کہ احمر کے جسم میں 70 پرسنٹ ڈرگز کا نشہ پھیل چکا ہے یہ زہر اس کے باڈی کو 70 پرسنٹ متاثر کر چکی ہے۔ مگر ڈاکٹروں نے یہ یقین دلایا تھا کہ اگر پیشینہ خود کوشش کرے اور اچھے سے علاج کروائے تو اس کی جان بچائی جاسکتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

رومان تم احمر کو ایڈمٹ کروانے کے لیے کیسے منا کر لائے ہو کیونکہ وہ اتنی آسانی سے تو ہاسپٹل میں داخل نہیں ہو سکتا تھا ڈاکٹر شاہ زیب رومان شاہ سے ہاسپٹل کے باہر کھڑا یہ پوچھ رہا تھا۔ میں نے اس سے یہ کہا ہے کہ اگر وہ اپنا علاج اچھے سے کروالے تو میں اسے عریشہ واپس لا کر دوں گا۔

www.kitabnagri.com

کیا۔۔ تم نے احمر سے یہ کہا ہے کہ تم اسے عریشہ واپس لا کر دو گے اس سے تو بہتر تھا کہ اسے مرنے دیتے اس کو ڈرگ کے نشے میں ڈاکٹر شاہ زیب غصے سے بولا۔ شازیب اگر یار کی جان بچانے کے لیے جھوٹ بولنا پڑے تو میرے نزدیک یہ غلط نہیں ہے۔ مطلب کہ تم نے احمر کو جھوٹ کہا ہے۔ نہیں کر سکتے نہیں تو تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں اس عریشہ جیسی گھٹیا لڑکی کو پھر سے ہمارے یار کی زندگی میں واپس لاؤں گا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تھینک گاڈ مجھے تو لگا کہ سچ میں تم اس گھٹیا عریشہ کو احمر کی زندگی میں واپس لے کر آؤ گے ڈاکٹر شاہ زیب لمبی سانس لیتے ہوئے شکر کر رہا تھا۔

oooooooo

Posted On Kitab Nagri

(ماضی) کہاں جا رہی ہو۔ اس طرح سے سچ سنور کر رومیو مہک کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچتے ہوئے اسے حویلی کے برآمدے میں لے آیا تھا۔ رومیو اور سحر دونوں آپس میں کزنز تھے رومیو مہک کے چچا کا بیٹا تھا اور مہک رومیوں کے بڑے تایا کی بیٹی تھی۔

رومیو کے بابا کے علاوہ دو اور بھائی تھے رومیو کے بابا زیادہ چالاک نہیں تھے۔

جس کی وجہ سے اس کے حصے میں کچھ خاص نہیں آیا تھا رومیوں کے پاپا کے دونوں بڑے بھائی جو کہ بہت زیادہ چالاک اور بے ایمان تھے انہوں نے بڑی چالاکی سے رومیوں کے کی بابا کی آدھے سے زیادہ جائیداد حُرپ کر لی تھی۔ رومیو ابھی اس قابل نہیں تھا کہ وہ اپنے باپ کے ساتھ کاندھا لگا کر کھڑا ہو سکتا۔ وہ ابھی میٹرک کے پیپر دے رہا تھا رومیو کا بابا اکثر بیمار رہنے لگا تھا۔

Kitab Nagri

رومیو کی ماں اکثر رومیوں کے بابا سے یہ شکایت کرتی تھی کہ تمہارے بھائیوں نے میرے بیٹے کی حصے کی جائیداد پر قبضہ کر لیا ہے اور آپ کچھ بھی نہیں بولتے۔ رومیو کے بابا بہت صبر سے جواب دیا کرتے۔ کہ بیگم یہ دنیا کا مال دنیا میں ہی رہ جانا ہے آخرت میں صرف اپنے اعمال ہی لے کر جانے ہیں تو اس لیے دنیا کی فکر مت کرو مجھے یقین ہے کہ میرا بیٹا اس قابل ضرور بنے گا کہ وہ اپنی محنت بل بوتے سے اپنا نام کمالے گا تم ہمارے بیٹے کی فکر نہ کیا کرو۔

Posted On Kitab Nagri

مگر رومیوں کی ماں اکثر اس بات پر ناراض ہوتی کہ ہمارا بیٹا ہی نہیں ہماری ایک بیٹی بھی ہے اس کو کل کو جب ہم اس کی شادی کریں گیں تو کیا اسے خالی ہاتھ رخصت کر دیں گے۔

رومیوں کے بابا اس بات پر بھی بڑے تحمل سے جواب دیا کرتے کہ بیگم اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں بیٹی دی ہے تو اس کے نصیب بھی اس ذات نے ضرور لکھے ہوں گے۔ تم ہماری بیٹی کے لیے پریشان نہ ہو خدا اسے میرے جیسا ہم سفر دے تو اسے کچھ بھی دینے کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔

اس بات پر رومیوں کی ماں چپ کر جاتی تھی کیونکہ یہ سچ تھا کہ رومیوں کے بابا نے رومیوں کی ماں کو بہت پیار اور عزت سے رکھا تھا۔ حالانکہ رومیوں کی ماں ایک بہت ہی غریب خاندان سے تعلق رکھتی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

رومیوں کی ماں یتیم تھی اس کے ماں باپ مرے ہوئے تھے اور دادی نے اس کو پالا تھا جس کی وجہ سے رومیوں کی ماں کچھ بھی جہیز میں لے کر نہیں آئی تھی۔ مگر ایک شادی میں رومیوں کے بابا نے جب اسے دیکھا تو اسے وہ بہت پسند آگئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے آکر اپنے باپ سے ضد کی کہ مجھے اس لڑکی سے شادی کرنی ہے بس شاید یہ شادی ہی رومیوں کے بابا کے لیے سزا بن گئی تھی۔ کیونکہ نہ تو رومیوں کی ماں اس کے دادا کی دوسری بہو کی طرح خاندانی تھی۔

ناہی امیر اور نہ ہی دوسری بہوں کی طرح پڑھی لکھی تھی۔ رومیوں کی ماں بہت ہی سادہ مزاج اور نیک عورت تھی۔ جس کی وجہ سے ہمیشہ وہ سب سے الگ تھلگ ہی رہی۔ اس نے کبھی بھی گھر والوں سے شکوہ شکایت لڑائی جھگڑے نہیں کیے تھے بس کبھی دل بھر جاتا تو اپنے شوہر سے دل کی بھڑاس نکال لیتی۔

اسے کبھی بھی گھر کی بہو ہونے کا مان نہیں دیا گیا تھا زندگی کا سفر یوں ہی کٹتے گیا مگر رومیوں کے بابا نے ہمیشہ رومیوں کی ماں کو بہت محبت دی اور اسے کبھی اس کا پچھلا یاد نہیں آنے دیا اسی لیے رومیوں کی ماں سچ میں اپنی بیٹی کے لیے اپنے شوہر جیسا ہی ہم سفر خدا سے مانگتی تھی۔

رومیوں کو اپنے تایا کی بیٹی مہک بہت پسند تھی مگر مہک رومیوں کو منہ نہیں لگاتی تھی اس وجہ سے نہیں کہ رومیو خوبصورت نہیں تھا رومیو خوبصورتی کے لحاظ سے خاندان کا سب سے خوبصورت لڑکا تھا مگر

Posted On Kitab Nagri

رومیو کے پاس اس کے بابا کی جائیداد نہیں تھی اور نہ ہی گھر میں رومیوں کے بابا کی وہ حیثیت تھی جو اس کے دونوں تایا کی تھی اس لیے رومیوں کو بھی مہک ہمیشہ ریگریٹ ہی کرتی تھی مگر رومیو ہر بار اپنے دل سے مجبور ہو کر سحر کے قریب ہوتا تھا۔

آج بھی مہک جب تیار ہو کر دوسری حویلی جا رہی تھی دوسری حویلی میں مہک کے ننیاں والے رہتے تھے مہک کے مامو بھی کافی نق چڑھے تھے ان کو بھی کافی مان تھا اپنی دولت پر۔

چھوڑو میرا ہاتھ مجھے دوسری حویلی جانا ہے مہک رومیوں سے اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے بولی دوسری حویلی اتنا سمجھ کر جانے کی کیا ضرورت ہے رومیوں کو سحر کا یوں سجننا بہت برا لگتا تھا مہک بہت ہی زیادہ فیشن لیبل تھی۔

www.kitabnagri.com

رومیوں تم اپنے کام سے کام رکھا کرو میں نے تمہیں ایسا کوئی حق نہیں دیا کہ تم مجھ سے سوال جواب کرو نہ تو تم میرے باپ ہو اور نہ میرے بھائی سمجھے تم۔ مہک تم مجھ سے اس الفاظ میں بات مت کیا کرو

Posted On Kitab Nagri

- میرے جذبات سے تم ناواقف نہیں ہو جو اتنی معصوم بن کر مجھے باپ اور بھائی نہ ہونے کا طعنہ دے رہی ہو۔ میں تمہارے ساتھ کیا رشتہ بنانا چاہتا ہوں تمہیں بہت اچھی طرح سے پتہ ہے۔

پتہ ہے کہ تم میرے ساتھ کون سا رشتہ بنانا چاہتے ہو مگر مجھے تمہارے ساتھ ایسا کوئی رشتہ نہیں بنانا کیونکہ تمہارا سٹیٹس مجھ سے میچ نہیں کرتا تمہاری حیثیت ہی کیا ہے ہماری حویلی میں نوکروں کی طرح ہو۔ مہک نے آنکھیں گھما کر ناگواری سے رومیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

www.kitabnagri.com

مہک میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں اور یار مجھے ایک بار پڑھائی مکمل کر لینے دو میرا وعدہ ہے کہ میں بہت محنت کروں گا۔ میں اتنا پیسہ کماؤں گا کہ میں تمہاری سب خواہشیں پوری کر سکوں پلیز مجھے تھوڑا وقت دو رومیو مہک کا ہاتھ پکڑے ہوئے کھڑا تھا۔

پلیز رومیو یہ مجنوں کے جیسی باتیں مجھ سے مت کیا کرو نہ تو میں تمہیں ٹائم دے سکتی ہوں اور نہ میں تمہارا ویٹ کر سکتی ہوں۔ میرے پاس تم سے بہتر آپشنز موجود ہیں۔ تو میں کیوں تمہارا ویٹ کروں ایسی کیا خاصیت ہے تم میں۔

Posted On Kitab Nagri

مہک کی نظر اس کے ماموں کے بڑے بیٹے شازم پر تھی جو ابھی ابھی باہر سے پڑھ کر آیا تھا۔ شازم خود بہت ہی سلجھی ہوئی پرسنلٹی کا مالک تھا اور رومیوں کا بہت اچھا دوست بھی جس کو مہک میں کوئی انٹرسٹ نہیں تھا۔ www.kitabnagri.com

مگر مہک کو اس کے پیسے اور اس کا سٹیٹس بہت اچھا لگتا۔ اس وقت بھی وہ میک اپ سے لت پت ہو کر ٹائٹ کپڑے پہنے ہوئے بڑی حویلی صرف اسی لیے جا رہی تھی کہ وہ شازم پر ڈورے ڈال سکے۔ رومیوں جو مہک کے لیے بہت سیریس تھا اسے مہک کا یوں سچ سنور کر ٹائٹ کپڑے پہن کر جانا زہر لگتا تھا مگر وہ مہک کی بکو اس کے آگے بے بس ہو کر چپ کر جاتا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مہک آ جاؤ یہاں کھڑی کیا کر رہی ہو بیٹا
اپنے سٹیٹس کے لوگوں کے ساتھ اٹھا بیٹھا کرو۔ مہک کی ماں دور کھڑی ہوئی مہک اور رومیوں کو کھڑا دیکھ کر رومیوں پر طنز مارتے ہوئے مہک کو بلارہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

رومیوں غصے سے اپنی بڑی تائی کو دیکھتے ہوئے سیڑھیاں چڑھ کر چھت پر آگیا کیونکہ اگر گھر کے اندر جاتا تو اس کی ماں اور بہن فوراً ہی بھانپ لیتی کہ رومیوں کو کسی نے کچھ کہا ہے۔

تو وہ بھی پریشان ہو جاتی ہے۔ اور رومیوں کی پریشانی کی وجہ نہیں بننا چاہتا تھا کیونکہ رومیوں کی ماں کی زندگی میں پہلے ہی بہت پریشانیاں تھیں اور وہ مزید نہیں بڑھانا چاہتا تھا۔

رومیو چھت پر جا کر کتنی دیر یوں ہی اداس سا ہو کر آسمان کی طرف دیکھتا رہا۔ رومیوں کے گھر والوں کا یہ رویہ اسے کمزور نہیں کرتا تھا بلکہ ان کے رویوں کی وجہ سے رومیوں کا خود کے پیروں پر کھڑے ہونے کا جنون بڑھ رہا تھا۔ وہ ہر ٹھوکر کے بعد خود کو اور مضبوط کر کے کھڑا ہو جاتا۔

Kitab Nagri

oooooooo

(حال) خان بابا جلدی گاڑی چلاؤ میری فرینڈز مال میں میرا انتظار کر رہی ہیں میرب گاڑی میں بیٹھی ہوئی خان بابا جو میرب کے بابا کا بہت پرانا ڈرائیور تھا اس پر چلا رہی تھی۔ بی بی جی ٹریفک جام ہے۔ ایک تو کراچی کی ٹریفک کا یہی مسئلہ ہے۔ بندہ مرتا مر جائے مگر ٹریفک ہٹنے کا نام نہیں لیتی۔ خان بابا کوشش کر کے گاڑی ٹریفک سے نکالیں مال میں میری فرینڈز میرا ویٹ کر رہی ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

جی بی بی جی میں کوشش کر رہا ہوں انشاء اللہ ہم لوگ تھوڑی دیر میں مال پہنچ جائیں گے۔ خان بابا ٹریفک سے گاڑی کو نکالنے کی کوشش کرتے ہوئے جواب دے رہا تھا۔ جیسے تیسے کر کے خان بابا نے ٹریفک سے گاڑی کو نکالتے ہوئے میرب کو جلدی سے مال تک پہنچایا کیونکہ میرب کے جذباتی پن اور غصے سے خان بابا بہت اچھی طرح سے واقف تھا آخر بچپن سے اس کی جوانی تک کا سفر خان بابا نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ اللہ تیرا شکر ہے کہ ہم لوگ مال پہنچے میرب گاڑی سے اترتے ہوئے اللہ کا شکر ادا کر رہی تھی اور اپنے بینڈ بیگ کو لیتے ہوئے بھاگتے ہوئے انداز میں مال کے اندر داخل ہوئی۔

بچے تم مجھے کس کام پر لگا دیتی ہو۔ بھائی پلیز پلیز کیا آپ میرا یہ چھوٹا سا کام نہیں کر سکتے۔ مرہانچے میں تمہارے سب کام کر دیا کروں گا۔ مگر یہ تم مجھ سے ناولوں والا کام مت کروایا کرو۔ اب میں جا کر بولوں کہ مجھے کون سا ناول چاہیے۔ یار میں نام بھول جاتا ہوں۔ اپنے اچھے خاصے بزنس مین بھائی کو کن کاموں میں ڈال دیتی ہو مرہا۔

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)

بھائی بس آپ نے جا کر اتنا ہی تو بولنا ہے کہ مجھے اب حیات ناول بک چاہیے۔ کون سی حیات رومان شاہ اپنی چھوٹی بہن مرہا کا مذاق اڑاتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

بھائی کیوں تنگ کر رہے ہیں اب حیات پیر کامل کا سیزن ٹو ہے۔ مرہا رومان شاہ سے آٹھ سال چھوٹی تھی اور اکلوتی بہن ہونے کی وجہ سے وہ رومان شاہ سے خوب اپنے نخرے اٹھاواتی۔

Posted On Kitab Nagri

مرہا کو رومان شاہ نے اپنے باپ کی ڈیتھ کے بعد بہت ہی لارڈ سے رکھا تھا تا کہ اسے کبھی بھی اپنے بابا کی کمی محسوس نہ ہو مرہا بہت ہی معصوم اور شائے سی لڑکی تھی اوپر سے رومان شاہ کا اپنی چھوٹی بہن کے لیے بہت زیادہ پوزیسور ہنے کی وجہ سے مرہا زیادہ لوگوں میں اٹھتی بیٹھتی نہیں تھی۔

میرہا بہت ہی کم گھر سے باہر جاتی ایسا نہیں تھا کہ اس پر کوئی پابندی عائد تھی میرہا خود بھی گھر سے باہر باہر جانا اتنا زیادہ پسند نہیں کرتی تھی۔ اوپر سے رومان شاہ کا مزاج بھی اس طرح کا تھا کہ اسے لڑکیوں کا فضول میں باہر بازاروں میں گھومنا اور سچ سنور کر باہر نکلنا بالکل پسند نہیں تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مرہا اپنے بھائی سے بہت پیار کرتی تھی اس لیے وہ اپنے بھائی کے مزاج سے بھی اچھی طرح واقف تھے اس نے جو کچھ بھی منگوانا ہوتا وہ اپنی امی سے کہہ کر منگوا لیتی۔ اللہ کا شکر تھا کہ پیسے کی کوئی کمی نہیں تھی گھر میں نوکر چاکر تھے مجود تھے۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ کسی بھی چیز کی کمی اپنی ماں اور بہن کو نہیں ہونے دیتا تھا مگر بس اس کے کچھ رول اور دائرے تھے۔ جن کو اس کی ماں اور بہن بھی کر اس نہیں کرتی تھی۔

مرہا گھر سے باہر نہیں جاتی تھی اس لیے وہ زیادہ تر وقت ناول پڑھنے میں ہی گزار دیتی وہ ناولوں کی بہت بڑی دیوانی تھی۔ مرہا کا سب سے فیورٹ کام تھا ناول پڑھنا اور اس کے لیے اس نے بہت نالج کر اکٹھی کر کے رکھی ہوئی تھی۔

ہر نئی آنے والی ناول بک کو اس نے خرید کر ضرور اپنی پاس رکھنا ہوتا تھا۔ سب ناول کی بکس اور ناول اپنے پاس اس لیے سنبھال کے رکھتی تھی کیونکہ وہ ناول کے کرداروں کو دور جاتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی تھی۔

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اس کے کہنے کے مطابق جب ناول اس سے دور جاتے ہیں تو اسے لگتا ہے کہ ان ناول کے کریکٹر بھی اس سے دور چلے گئے ہیں۔ اگر وہ اس کے پاس محفوظ ہوتے ہیں تو اسے لگتا ہے کہ سب کریکٹر اس کے پاس ارد گرد موجود ہے۔ www.kitabnagri.com

اکثر مرہا کی امی اس بات پر ناراض ہو کر کہتی تھی کہ تم نے ایک دن ناول پڑھ پڑھ کے مرہا پاگل ہو جانا ہے۔ بس کر دیا کرو گھر میں اور بھی بہت سارے کام ہوتے ہیں کبھی وہ بھی آکر دیکھ لیا کرو۔

مگر مرہا اپنے بھائی کی بہت لاڈلی تھی تو وہ ناول پڑھنے کے لیے اپنے بھائی سے ضد کر کے ناول منگوا لیتی۔ مگر گھر کے کام میں تو اس کا بھائی کچھ نہیں کہہ سکتا تھا۔ وہاں پر تو صرف اس کی امی کا حکم چلتا تھا اس کی امی کے کہنے کے مطابق لڑکیوں کو گھر کے کام آنے چاہیے۔

www.kitabnagri.com

اس لیے اکثر مرہا کی امی اسے گھر کے کام سکھاتی ہوئی نظر آتی تھی مرہا بیچاری مجرموں کی طرح اپنی ماں کے ڈر سے گھر کے کاموں کو سیکھنے کی پوری کوشش کرتی تھی۔۔ مرہا کی ماں زیادہ تر ڈرائیور کے ساتھ جا کر مرہا کے لیے شاپنگ خود ہی کرتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

مگر مرہا کی ماں ناول وغیرہ لانے سے صاف انکار کر دیتی تھی۔ یہ کہہ کر کہ مجھ سے یہ الٹے سیدھے کام مت کروایا کرو۔ میں اس عمر تمہیں ناول وغیرہ لا کر نہیں دے سکتی۔ اس طرح کے شوق اپنے بھائی سے پورے کروایا کرو اس لیے آج مرہانے صبح سے کوئی 20 بار فون کر کے رومان کو یہ یاد کروایا تھا۔

کہ آتے ہوئے اس کے لیے ناول بک ضرور لے کر آئے جب سے اب حیات کا کی بک کی صورت میں آیا تھا۔ مرہانے رومان شاہ کی جان کھائی ہوئی تھی کہ اسے وہ کامل کاسیزن ٹو ضرور لا کر دے۔

آرہی ہوں یار آرہی ہوں میں مال کے اندر پہنچ گئی ہوں یا۔۔ بس بریک پر اپنے پیر رکھو میرب اپنے کان سے فون لگائے ہوئے مال کے اندر بھاگتی ہوئی داخل ہوئی۔

www.kitabnagri.com

آہ آندھے ہو کیا دکھائی نہیں دیتا میرب اپنی بہت سے فون پر بات کرتے ہوئے سامنے دیکھ ہی نہیں سکی تھی کہ کوئی آرہا ہے سیدھا آ کر کھڑے ہوئے رومان شاہ کے سینے سے ٹکرائی تھی۔ اور اب فون

Posted On Kitab Nagri

ہاتھ سے نیچے کرنے پر غصے سے فون کو نیچے سے اٹھاتے ہوئے اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھے ہوئے رومان شاپر چلا رہی تھی۔

میرے خیال سے اندھا میں نہیں تم ہو آنکھیں تمہیں کھول کر چلنا چاہیے میں تو اپنی جگہ پر کھڑا ہوں چل کر تم آرہی تھی۔ اس شخص نے اتنے ایڈیٹوڈ کے ساتھ الفاظ ادا کیے کہ میرب اس کی شکل دیکھے بنا نہیں رہ سکی۔ اس کے بولنے کا انداز اتنا منفرد تھا کہ خود کو ایٹم بم سمجھنے والی میرب کے کانوں کو وہ آواز بھائی تھی۔

مگر جب اس کی طرف نظر اٹھی تو میرب کچھ دیر کے لیے تو سٹل ہو گئی تھی۔ اس شخص کی پرسنلٹی اس کی آواز سے کہیں زیادہ اتنی جاذبے نظر لگ رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

کسی کو نظر بھر کے بھی نہ دیکھنے والی میرب ملک سٹل کھڑے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی وہ فل بلیک کلر کے تھری پیس سوٹ کے اندروائٹ شرٹ پہنے ہوئے اپنے ہاتھ میں آئی فون پکڑے ہوئے بڑی اکڑ کے ساتھ کھڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے سلکی بلیک بال جن کو جیل سے سیٹ کر رکھا تھا اور کھلتا ہوا گورارنگ اس پر ماڈرن داڑھی اکڑی ہوئی اونچی ناک۔۔ سور کسی کی جان نکال لینے والی غصے سے بھری ہوئی بڑی بڑی آنکھیں چھ فٹ کوٹھ کرتی ہوئی ہائٹ کثرتی چھاتی جو کھلے ہوئے دو بٹنوں سے چھلک رہی تھی اکڑ و مزاج جو اس کی پرسنلٹی کو

چار چاند لگا رہا تھا۔ www.kitabnagri.com

ہیلو میں آپ سے بات کر رہا ہوں رومان شاہ میرب کے آگے ہاتھ لہراتا ہوا بولا۔ جی تو میں سن رہی ہوں۔ میرب واپس حوش میں آتے ہوئے بولی۔

اگر سن رہی تھی تو پھر بولنے کی زحمت بھی کر لو۔ تم یہ اندھوں کی طرح بھاگ کر مال کے اندر کیوں داخل ہو رہی تھی۔ کیا باہر جنگ کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ رومان شاہ طنز کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

یار کہاں رہ گئی تھی تم میرب کی فرینڈز دور سے میرب کو دیکھتی ہوئی میرب کی طرف پاس آ کر

Posted On Kitab Nagri

بولی۔ کہیں نہیں یار بس گاڑی ٹریفک میں پھنس گئی تھی۔ میرب کی نظریں اب بھی رومان شاہ پر تھی مگر میرب کی فرینڈز کو دیکھ کر رومان شاہ واپس اپنے فون پر بات کرتا ہوا مال کے اندر چلا گیا۔

ہیلو مس کہاں گم ہو میرب کی فرینڈ صبا میرب کے آگے ہاتھ لہراتے ہوئے۔ کیا بات ہے میرب ملک کون خوش نصیب ہے جسے آج میرب کی نظروں نے شرف بخشا ہے۔ صبا اور سارا میر کی ٹانگ کھینچ رہی تھی۔

ہائے یار وہ چیز ہی ایسی تھا کہ میں تو دیکھتی ہی رہ گئی۔ میرب نے ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے اس طرف دیکھا جہاں سے ابھی رومان شاہ گزر کر گیا تھا میرب چلو یار تجھے تو ڈاکٹر کو چیک کروانا پڑے گا صبا میرب کے ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے مصنوعی گھبراہٹ اور ٹینشن دکھا رہی تھی۔

بکواس بند کرو میرب نے صبا کو منہ بند کرنے کو کہا تھا۔ نہیں یار میرب ہمیں تو سچ میں تمہاری فکر ہو رہی ہے یہ سورج آج کس طرف سے نکلا ہے جو میرب کو کوئی لڑکا اچھا لگا ہے۔ تم تو ہر لڑکے میں

Posted On Kitab Nagri

کیڑے نکالتی رہتی ہو ہمیں تو لگا کہ تمہارے لیے کوئی آسمانی مخلوق آئے گی جسے تم پسند کرو گی۔ مگر یار تم نے تو روح زمین پر ہی کسی لڑکے کو دیکھنے لائق بول دیا ہے۔

دیکھنا تو پڑے گا سچ میں اس بندے میں کوئی خاص بات تو ہو گی جو وہ بندہ میرب کے دل پر اپنی چھاپ چھوڑ گیا ہے صبا تم اپنا منہ بند کرو اور چلو ہم لوگ شاپنگ کرتے ہیں جس کام کے لیے ہم مال آئے ہیں میرب اپنے تاثرات ان سے www.kitabnagri.com چھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔ جبکہ سچ وہی تھا جو صبا اور سارا بول رہی تھی۔

میرب نے اپنے دوستوں کے ساتھ خوب شاپنگ کی اور ان کو بھی کروائی مگر میرب کے دماغ میں رومان شاہ ہی چل رہا تھا۔ میرب کے دل نے پہلی بار کسی کے لیے اتنے خوبصورت احساسات محسوس کیے تھے۔

اور اس کی پرسنلٹی تو میرب کے دماغ سے جانے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی میرب بظاہر تو اپنی دوستوں کے ساتھ شاپنگ کر رہی تھی مگر خیالوں میں رومان شاہ کو ہی لیے ہوئے گھوم رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ نے انٹر کام پر اپنے سیکرٹری کو اپنی آفس روم میں بلایا۔ میں کم ان سر دروازے پر کھڑے ہوئے رومان شاہ کے سیکرٹری دلاور نے اندر آنے کی اجازت طلب کی تھی۔

یس کم ان دلاور آج میری کوئی خاص میٹنگ تو نہیں ہے۔ ہے سر آج آپ کی مسٹر ملک کے ساتھ میٹنگ ہے۔ افف یہ تو مجھے یاد ہی نہیں تھا رومان شاہ آج جلد اپنے گھر جانا چاہتا تھا، کیونکہ اس نے اپنی ماں سے وعدہ کیا تھا کہ آج وہ رات کو ٹائم سے گھر آئے گا اور ان کے ساتھ ٹائم ڈنر کرے گا۔

رومان شاہ نے چھوٹی سی عمر میں اپنا بہت بڑا بزنس کھڑا کر لیا تھا یہ اس کی دن رات کی محنت کا ثبوت تھا۔ رومان شاہ نے اپنی زندگی میں بہت اتار چڑھاؤ دیکھے تھے۔

www.kitabnagri.com

جس کی وجہ سے رومان شاہ چٹان کی طرح مضبوط تھا رومان شاہ اس اونچائی کا نام تھا جس پر جانے کے لیے لوگ ترستے تھے، اسی محنت میں رومان شاہ اپنی ماں اور بہن کو زیادہ ٹائم نہیں دے پاتا تھا جس کی شکایت اکثر اس کی ماں کرتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

آج اس نے سوچا تھا کہ آج وہ گھر جلدی جائے گا جیسے کہ وہ اپنی ماں کے ساتھ وعدہ بھی کر کے آیا تھا کہ آج رات کا کھانا وہ اکٹھے کھائیں گے مگر وہ یہ بھول گیا تھا کہ آج مسٹر مالک کے ساتھ اس کی بہت اہم میٹنگ تھی۔

جہاں پر بہت سارے ممبران اکٹھے ہونے والے تھے ملک کے گھر ایک چھوٹی سی گید رنگ پارٹی تھی اور وہیں پر بہت ساری ڈیلز سائن ہونی تھی رومان شاہ کے لیے یہ ڈیل کافی امپورٹنٹ تھی۔

اس لیے جانا بہت ضروری تھا اب رومان شاہ سوچ رہا تھا کہ وہ اپنی ماں کو کیا کہے گا۔ ٹھیک ہے دلاور تم جا سکتے ہو رومان شاہ دلاور کو بھیج کر اپنی ماں کو فون ملانے لگا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

السلام علیکم بھائی وعلیکم السلام چونٹی تم نے فون اٹھایا ہے امی کدھر ہے امی کچن میں ہے آپ نے آج جلدی آنے کا وعدہ کیا ہے تو اس کے لیے امی نے پورے کر کے ملازموں کو جدوجہد میں لگایا ہوا ہے کہ ان کے اکلوتے بیٹے کی پسند کے سارے کھانے بننے چاہیے۔

Posted On Kitab Nagri

اور خود بھی ہٹلر بن کر ان کے سر پر کھڑی ہوئی ہیں مرہانے پورے دن کی رپورٹ رومان شاہ تک پہنچائی مرہا ایک پر اہلم ہو گئی ہے۔

کیا۔۔ میری ایک امپورٹنٹ میٹنگ ہے تو میں رات کو لیٹ ہو جاؤں گا۔ بھائی آپ کو پتہ ہے کہ امی صبح سے لگی ہوئی ہیں رات کے ڈنر کی تیاری کرنے کے لیے اور آپ نے کتنے مزے سے کہہ دیا ہے کہ آپ رات کو لیٹ آئیں گے۔ www.kitabnagri.com

مرہانچے مجھے پتہ ہے مگر میٹنگ بہت امپورٹنٹ ہے نہ ہوتی تو میں چھوڑ کر آجاتا، بھائی میں تو کچھ نہیں کہہ سکتی آپ امی سے ہی بات کریں مرہا پلیز تھوڑی سی ہیلپ کر دو تم امی کو سمجھا دو پلیز۔

Kitab Nagri

سوری بھائی میرے پاس تو اور بہت سارے کام ہیں کرنے کے لیے ویسے بھی امی کو یہ بولنے کا مطلب ہے جو یہ نیوز امی کو سنائے گا امی اپنے غصے کے ہم اسی کے اوپر پھوڑیں گے۔ مرہا آرام سے سارے مسئلے کے بیچ میں سے نکلنا چاہ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

مرہا کی بچی جب تمہیں کوئی بھی حیات چاہیے ہو تو پھر مجھے فون کر کے مت بولنا میں بالکل نہیں لے کر آؤں گا۔ بھائی آب حیات مرہا اپنے ناول بک کا نام خراب ہوتے سن کر چیخی۔ بھائی میں امی سے کیا کہوں گی۔ امی میرے کہنے سے کون سا سمجھنے والی ہیں۔

آپ خود ہی بات کر لیں۔ میرا رومان کا فون ہے مرہا کی ماں کچن سے ہاتھ پہنچتی ہوئی باہر آئی تو صوفے پر بیٹھے ہوئے مرہ کو بات کرتے ہوئے سمجھ گئی کہ وہ رومان سے بات کر رہی ہے کیونکہ مرہا اتنا چہک چہک کر صرف اپنے بھائی سے ہی بات کرتی تھی۔

مرہا کی کوئی خاص دوستیں بھی نہیں تھی اس لیے فون پر اس کا انداز سمجھتے ہوئے مرہا کی ماں چلتے ہوئے اس کے پاس آگئی گئی۔ جی امی بھائی کا فون ہے یہ لیں بات کریں۔

www.kitabnagri.com

مرہا اپنی جان چھڑا کر فون اپنی ماں کو تھماتے ہوئے اپنے روم چلی گئی۔ کیونکہ جا کر اس سے بہت ضروری کام کرنا تھا اور وہ ضروری کام تھا ناول پڑھنا مرہا کی ماں نے صبح سے مرہا کو روم میں نہیں جانے دیا تھا۔ کیونکہ آج رومان شاہ گھر کھانا کھانے کے لیے رات کو جلدی آنے والا تھا جو کبھی مہینوں میں ایک آدھی بار ہی ہوتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

امی آئی ایم سوری میں رات کو لیٹ آؤں گا اصل میں میری ایک ضروری میٹنگ تھی مجھے یاد نہیں تھا ورنہ میں آپ کو بتا دیتا رومان شاہ شرمندگی والے انداز سے بول رہا تھا۔

رومان بیٹا یہ کیا طریقہ ہے آپ کو پتہ ہے کہ میں نے صبح سے آپ کے لیے کتنی محنت کی ہے۔ آپ کی پسند کا کھانا بنایا ہے اور آپ ہیں کہ آرام سے بول دیا کہ میں رات کو لیٹ آؤں گا۔ امی جان اصل میں مجھے میٹنگ یاد نہیں تھی اور میٹنگ بہت ضروری ہے نہیں تو میں نہیں جاتا۔

رومان مجھے نہیں پتا تم میٹنگ اٹینڈ کرنے کے بعد جب گھر آؤ گے میں اور مرہا تمہارے ساتھ ہی کھانا کھائیں گے۔ اوکے اماؤن ہو گیا میں میٹنگ میں کچھ نہیں کھاؤں گا۔

www.kitabnagri.com

آپ کے ساتھ اگر ہی کھانا کھاؤں گا مگر پلیز آپ اور میرا کچھ ہلکا پھلکا سا کھانا کھالینا۔ آپ کی طبیعت خراب نہیں ہونی چاہیے۔ امی جان آپ کو پتہ ہے نا کہ آپ کو اپنی بی بی کی دوائی لینی ہوتی ہے تو پلیز آپ تھوڑا سا کھانا کھالینا۔ اور دوائی بھی کھالینا۔

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ کے بھوکے رہنے سے شوگر پڑی تو پھر آپ کا اور میرا جھگڑا ہو جانا ہے ہے رومان شاہ کو اپنی ماں کی صحت کی بہت فکر تھی ویسے بھی اس کے عزیز خونی رشتوں میں صرف اس کی ایک بہن اور ماں ہی تو تھی۔

اس لیے وہ ان دونوں کی جان کے ساتھ کوئی بھی رسک نہیں لے سکتا تھا اپنی امی جان کو پیار سے سمجھا کر تسلی دیتے ہوئے رومان شاہ فون بند کر کے ملک ہاؤس کی طرف نکل آیا جہاں پر آج اس ایک اہم میٹنگ تھی۔ وہاں پر کافی ساری ڈیلز فائنل ہونے والی تھی۔ جن میں سے ایک ڈیل رومان شاہ کی تھی۔ یہ ڈیل رومان شاہ کے لیے بھی ضروری تھی۔

آج کی ڈیل سائن کر کے رومان شاہ کا بزنس جس بلندی پر آج تھا اس سے چار گنا اوپر جانے والا تھا اس لیے رومان شاہ اس میٹنگ کو اٹینڈ کرنے کے لیے خود بھی کافی انٹرسٹ تھا۔

www.kitabnagri.com

oooooooooooooooo

یار اب تم لوگ فون بند کرو مجھے نہانا ہے میرا پچھلے چار گھنٹے سے اپنی فرینڈز کے ساتھ ویڈیو کال پر گپیں مارتے ہوئے۔۔ اب میرب ان کو فون بند کرنے کا بول رہی تھی، کیونکہ اب اسے پتہ تھا کہ اس کی ماما

Posted On Kitab Nagri

آئے گی اور میرب کو خوب ڈانٹ لگائیں گی۔ کیونکہ وہ کافی بار میرب کو نیچے بلا چکی تھی کھانے کے لیے۔

میرب یار بعد میں نہالینا بھی کون سا تم نے کہیں جانا ہے صبا میرب کو ابھی اور بات کرنے کے لیے اکسا رہی تھی۔ کیونکہ ان سب میں گپشپ کی جان میرب ہی تھی اس لیے فرینڈز ہمیشہ میرب کو پارٹی کی جان کہہ کر ہی بلاتی تھی۔

نہیں یار اب اور دیر نہیں کر سکتی ورنہ ماما بہت ناراض ہو گئی ان کو بہت گندا لگتا ہے کالج سے گھرا کر جب میں یونیفارم چینج نہیں کرتی اور اگر ماما روم میں آگئی تو قسم سے بڑی ڈانٹ پڑتی ہے۔ میرب اپنے فرینڈز سے جان چھڑاتی ہوئی واش روم میں جا کر بند ہو گئی۔

www.kitabnagri.com

oooooooo

ملک زبیر کے گھر میں آج ایک چھوٹی سی پارٹی تھی جہاں پر بہت سارے بزنس مین جمع ہونے والے تھے۔ اور یہاں پر کافی ساری ڈیلز تھی جو ان لوگوں نے آپس میں سائن کرنی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

یہاں پر آج بہت بڑے بڑے بزنس مین آنے والے تھے، اور ان میں سے ایک بہت بڑا نام تھا جس کا ملک زبیر بڑی بے صبری کے ساتھ انتظار کر رہے تھے۔ وہ نام تھا رومان شاہ جس نے اپنی چھوٹی سی عمر میں بہت بڑا بزنس امپائر کھڑا کر کے بزنس کی دنیا میں اپنا بہت مضبوط مقام بنایا تھا۔

اس کا بزنس کی دنیا میں کام کرنے کا سٹائل اتنا منفرد اور یونیک تھا کہ بہت بڑے بڑے بزنس مین اس سے ملنے کی خواہش رکھتے تھے دیکھنے میں یہ 30 سال کا ایک نوجوان لڑکا تھا مگر اس کا تجربہ اس کی عمر سے کہیں زیادہ تھا، آج ملک زبیر کی جو سب سے بڑی ڈیل تھی وہ رومان شاہ کے ساتھ ہونے والی تھی۔

جس کو سائن کرنے کا ملک زبیر بہت عرصے سے کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ کافی سارے لوگ آچکے تھے مگر ملک زبیر کی نظریں رومان شاہ کا انتظار کر رہی تھی۔

ویکم مائی ہوم ملک زبیر نے جیسے ہی رومان شاہ کو گیٹ سے اندر آتے ہوئے دیکھا تو فوراً اسے ویکم کہنے کے لیے آگے بڑھے اور ہاتھ ملاتے ہوئے بہت پر جوش انداز سے رومان شاہ کا ویکم کیا اور اسے اپنے ساتھ لے کر اندر آ گئے۔

Posted On Kitab Nagri

ملک زبیر کا گارڈن ایریا بے حد ہی وسیع اور خوبصورت تھا۔ اس لیے ملک زبیر نے آج کی گید رنگ کا ریجنٹ گارڈن ایریا میں کیا تھا۔ پارٹی میں اور سب لوگ آپس میں گپ شپ کرنے کے بعد کھانے کا دور شروع ہو گیا۔ www.kitabnagri.com

مگر رومان شاہ کھانے میں انٹر سٹڈ تھا کیونکہ اسے گھر جا کر اپنی پیاری ماں کے ہاتھ کا بنا ہوا کھانا کھانا تھا جو انہوں نے رومان شاہ کے لیے بہت محبت سے تیار کروایا تھا۔ رومان شاہ آپ کھانا کیوں نہیں کھا رہے ملک زبیر رومان شاہ کو کھانا نہ کھاتے ہوئے دیکھ کر باقی مہمانوں کو پوچھتے ہوئے آکر رومان شاہ کے پاس کھڑے ہو گئے۔

ملک صاحب ریلی ریلی سوری مگر میں کھانا نہیں کھا سکتا اس کا ریزن ہے میری امی جان کیونکہ میری امی جان نے میرے لیے بہت ہی شاندار ڈنر پلان کیا ہوا ہے اور اگر میں وہ ڈنر نہیں کروں گا تو میری امی جان کے ساتھ ساتھ میرا خدا بھی ناراض ہو جائے گا۔ اپنی ماں کو ناراض کرنے کے لیے تو آئی ہو آپ میری سچویشن کو سمجھیں گے۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ ملک زبیر سے معذرت کرتے ہوئے بول رہا تھا۔ ارمان شاہ اب آپ نے دلیل ہی ایسی دی ہے کہ میں لاجواب ہو گیا ہوں کیونکہ میں کسی بھی صورت آپ کی ماں جی کو تو ناراض نہیں کر سکتا۔

لیکن پھر آپ کو ڈرنک تو لینی پڑے گی نو نو نو نو نو نو نو نو نو نو میں ڈرنک نہیں کرتا ملک زبیر نے حیرانی کے ساتھ رومان شاہ کی طرف دیکھا۔ کیوں مذاق کر رہیں ہیں رومان شاہ۔ ملک صاحب قسم سے میں شراب نوشی نہیں کرتا۔ www.kitabnagri.com

سچ رومان شاہ آپ جیسا شخص ڈرنک نہیں کرتا مجھے حیرانی ہوئی سن کر۔۔ کیوں اس میں حیرانی والی کیا بات ہے۔ یہ میری پیاری امی جان کی دی ہوئی تربیت ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ شراب حرام ہوتی ہے اور حرام چیز کو ہاتھ نہیں لگانا چاہیے منہ لگانا تو دور کی بات ہے۔

www.kitabnagri.com

رومان شاہ ہنستے ہوئے اپنی پیاری امی جان کی تربیت کی تعریف کر رہا تھا۔ ویری گڈ یہ تو بہت اچھی بات ہے اور آپ کی ماں جی نے بہت اچھی تربیت کی ہے آپ کی ملک زبیر رومان شاہ کی ماں کی تربیت کو صحرا تے ہوئے بولے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

چلیے آپ کی امی جان نے کولڈ ڈرنک پینے کی اجازت تو دی ہوگی۔ یا پھر آپ ہمارے گھر سے کچھ کھانا پسند ہی نہیں کر رہے ہیں۔ نہیں نہیں ملک صاحب کس طرح کی باتیں کر رہے ہیں شرمندہ مت کریں۔ میں میں کولڈ ڈرنک لے لیتا ہوں ملک زبیر نے ویٹر کو اشارہ کیا تو وہ کولڈرن لے کر آیا۔ مگر بیچارے کا پیر ٹیبل سے ٹکرانے کی وجہ سے اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کولڈ ڈرنک رومان شاہ کے اوپر گر گئی۔۔

ویٹر بیچارہ ڈر کے مارے بہت گھبرا گیا، اور سوری سوری بولنے لگا ملک زبیر نے بھی تھوڑا غصے سے کہا کہ ذرا دیکھ کر چلا کریں آپ نے ہمارے مہمان کے سب کپڑے خراب کر دیے ہیں۔

Kitab Nagri

مگر رومان شاہ نے کہا کوئی بات نہیں ہو جاتا ہے اس نے جان بوجھ کر تو نہیں کیا اٹ از اوکے۔ رومان شاہ آپ ایک کام کریں میرے روم میں جا کر آپ چینیج کر لیں۔ نہیں کوئی بات نہیں میں گھر جا کر چینیج کر لوں گا۔ رومان شاہ ملک کے گھر کے اندر جا کر چینیج کرنے میں انٹر سٹڈ نہیں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں رومان شاہ کس طرح کی باتیں کر رہے ہیں آپ اس طرح سے کیوں گھر جائیں گے ہمیں مزید شرمندہ مت کریں ایک تو آپ نے ہمارے گھر کا کھانا نہیں کھایا۔ اوپر سے آپ خراب کپڑے لے کر جارہے ہیں۔ اتنا خراب ہم امپریشن مت گھر لے کر جائیے ہمارا۔ ملک زبیر شرمندہ سا ہوتے ہوئے بولے۔ اوکے مجھے چینیج تو نہیں کرنے مگر میں جا کر اس کو صاف کر لیتا ہوں۔

رومان شام ملک زبیر کے بہت کہنے پر ملک زبیر کے روم کی طرف چل دیا۔ ملک زبیر نے بہت کہا کہ وہ ساتھ چلتا ہے مگر اس نے کہا کہ میں چلا جاؤں گا آپ مہمانوں کے رہے۔ ملک زبیر کے کہنے کے مطابق اوپر سیڑھیاں چڑھ کر رائٹ سائیڈ والے روم میں جانا ہے تھا وہ روم ملک زبیر کا تھا۔ اوپر رائٹ سائیڈ پر دو کمرے تھے اب زبیر نے کون سا کمرہ بتایا تھا رومان شاہ یہ بھول گیا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

رومان شاہ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے رائٹ سائیڈ والے روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا اور روم کا دروازہ بند کر دیا۔ روم کے اندر داخل ہو کر رومان شاہ نے نظریں اٹھا کر پورے روم کو غور سے دیکھتے ہوئے جائزہ لیا۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ روم کو بڑی حیرانی کے ساتھ دیکھ رہا تھا اتنا بڑا بزنس مین ہو کر یہ کس طرح کا روم سیٹ کیا ہے ملک نے۔ رومان شاہ حیرانی کے ساتھ اپنے منہ میں بڑبڑا رہا تھا۔ پورے روم میں پنک کلر کا ڈیزائننگ کی ہوئی تھی۔ www.kitabnagri.com

روم کی ایک دیوار پر پینٹنگ سے ڈیزائننگ کر کے فلاورز اور کچھ تتلیاں بنی ہوئی تھی بیڈ کے اوپر ٹیڈی بیئر جوڑ کر رکھے ہوئے تھے اور بھی کچھ اس طرح کی باربی ڈول وغیرہ ٹیبل پر سجا کر رکھی ہوئی تھی۔

رومال شاہ بہت حیرانی کے ساتھ کھڑا ہوا کمرے کو دیکھ رہا تھا اور ساتھ میں اپنی کوٹ اتار کر بیڈ پر رکھتے ہوئے اپنے شرٹ کے بٹن کھولنے لگا۔ رومان شاہ بہت حیران ہو رہا تھا ملک زبیر کی چوائس پر اچانک سے شرٹ اتارتے ہوئے رومان شاہ کے دماغ میں آیا کہ کہیں وہ غلط روم میں تو نہیں آگیا کیونکہ رائٹ سائیڈ پر دو کمرے بنے ہوئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

یہ سوچتے ہوئے وہ جلدی جلدی اپنی شرٹ کہ بٹن بند کرنے لگا اور کوٹ کو اٹھا کر روم سے باہر جانے کے لیے وہ پیچھے مڑا۔ آہ آؤچھ وہ میرب سے ٹکرایا تھا یہ میرب کی چیخ تھی جو رومان شاہ کے ساتھ ٹکرانے پر اس کے منہ سے بے ساختہ نکلی تھی۔ www.kitabnagri.com

میرب رومان شاہ کے ساتھ ٹکرانے کی وجہ سے اپنا بیلنس آؤٹ کر کے لڑکھڑاتے ہوئے گرنے لگی تھی کہ رومان شاہ نے جلدی سے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے اپنے ہاتھ کی سپورٹ دی۔

میرب نے اس وقت پینک کلر کا ہاتھرو پہنا ہوا تھا پینک کلر میرب کا فیورٹ کلر تھا اس لیے میرب کا بس نہیں چلتا تھا کہ وہ پورا گھر ہی پینک کروادے۔ www.kitabnagri.com

میرب کے پورے کمرے کی ڈیکوریشن پینک کلر سے کی ہوئی تھی اگر میرب کی کبڑ کھول کر دیکھی جائے تو قہر میں سب سے زیادہ پینک ٹون کے ڈریس ہی پائے جاتے تھے۔

میرب نہا کر باہر نکلی تھی اس لیے اس کے گیلے بال اس کی کمر پر جھول رہے تھے اور نہا کر نکھرا نکھرا چہرہ اور بھی خوبصورت لگ رہا تھا۔ اور ہونٹ پینک گلاب کی پتیوں کی طرح کھل رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

گہری کالی آنکھیں کر سٹل کی طرح چمکا گارہیں تھی اس وقت کوئی بھی میرب کو اس حلیے میں دیکھتا تو اپنا دل ہار جاتا۔ مگر وہ کوئی نہیں رومان شاہ تھا جس کو رتی برابر بھی فرق نہیں پڑا۔

اور اس نے میرب کو سپورٹ دے کر کھڑا کرتے ہوئے ایک سیکنڈ بھی نہیں لگایا تھا روم سے باہر جانے میں۔۔ یہ سب کچھ اتنا آن فائن ہوا کہ میرب تو سمجھ نہیں سکی کہ یہ سچ تھا یا خواب۔

میرب نے گھٹنوں تک ہاتھ روپہن رکھا تھا اس لیے وہ روم سے باہر تو نہیں جاسکتی تھی مگر اس کا دماغ بار بار کلک کر کے بتا رہا تھا کہ یہ وہی بندہ ہے جس کو اس نے مال میں دیکھا تھا۔

اور جس کو وہ ابھی تک اپنے دماغ سے نہیں نکال سکی تھی مگر پھر اپنے خیال کو جھٹکتے ہوئے بولی کہ وہ یہاں پر کیسے آسکتا ہے۔ میرب تو پاگل ہو گئی ہے اس بندے کے عشق میں وہ خود سے بڑبڑاتے ہوئے اپنے ہی خیالات سے جو نچتے ہوئے اپنے قبر سے کپڑے نکال کر پہننے لگی۔

oooooooooooo

Posted On Kitab Nagri

ہم امی قسم سے مزہ آگیا آج آپ کے ہاتھوں کا کھانا کھا کے رومان شاہ اپنی ماں کے ہاتھ چومتے ہوئے بول رہا تھا۔ امی اب تو ایک مزیدار کافی کا مگ ہو جائے وہ بھی اس چوٹی کے ہاتھ کا رومان شاہ اپنی بہن مرہا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بول رہا تھا۔

بھائی کیا ہے آپ کو آپ نے تو میرا نام چوٹی ہی رکھ دیا ہے مرہا اپنا منہ مروڑتے ہوئے بولی۔ میرا قسم سے میرا بچہ آپ چوٹی ہی لگتی ہو، اپنی جان دیکھیے آپ نے جس حساب سے آپ اور بھی شلنگ ہوتی جا رہی ہو۔

مجھے لگتا ہے میرا بچہ ایک دن آپ کو دیکھنے کے لیے ہمیں دور بین کا استعمال کرنا پڑے گا۔ رومان شاہ ہمیشہ کی طرح مرہا کو تنگ کرنے کے لیے بول رہا تھا۔

مرہا رومان۔ سے اٹھ سال چھوٹی تھی تو اس لیے وہ اپنے بڑے بھائی کو بہت نخرے دکھاتی تھی اور رومان شاہ اپنی بہن کو تنگ کرنے کے لیے اکثر اسے چوٹی کہہ کر بلاتا تو میرا چڑ جاتی تھی اور اس کے چڑنے پر رومان شاہ قہقہے لگا کر ہنسا کرتا۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ نے اپنی چھوٹی سی عمر میں بہت کچھ فیس کیا تھا مگر اب وہ اپنی ماں اور اپنی بہن کو ایک بہت اچھی اور پرسکون زندگی دینا چاہتا تھا جس میں وہ کامیاب ہو چکا تھا۔ گھر میں صرف وہ تین افراد تھے مگر گھر میں ہر وقت خوشگوار ماحول ہی رہتا تھا۔

رومان شاہ آفس جانے کے لیے حسب معمول تیار ہو رہا تھا جب اسے اس کے سیکٹری کا فون آیا کہ ملک زبیر پر کسی نام معلوم افراد نے فائرنگ کی ہے جس سے وہ بہت زیادہ زخمی اور حالت میں ہاسپٹل میں ہے۔

رومان شاہ نے افسوس کرتے ہوئے فون بند کر کے گھر سے تیار ہو کر سیدھا ہاسپٹل جانے کے ارادے سے گاڑی کو ہاسپٹل روڈ پر ڈال کر گہری سوچ میں پڑا ہوا کچھ سوچ رہا تھا۔

www.kitabnagri.com



oooooooo

Posted On Kitab Nagri

میرب میرا بچہ اگر کچھ بولو گی تو پتہ چلے گا نہ کہ تم کیوں رو رہی ہو۔ میرب فون کو کان سے لگائے ہوئے روئے جا رہی تھی۔ بھائی پاپا کو گولی لگی ہے اور ہم لوگ پاپا کے ساتھ ہاسپٹل میں ہیں وہ روتے ہوئے با مشکل صرف اتنا ہی کہہ پائی تھی۔

یا اللہ رحم فرما میرب کی بات سنتے ہی شاہ میر کے منہ سے بے ساختہ اللہ تعالیٰ سے رحم کے لیے دعا نکلی تھی۔ میرب میرا بچہ رو نہیں میں آ رہا ہوں۔

بھائی پاپا کی کنڈیشن ٹھیک نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ سب بہتر کرے گا میرا بچہ بس اللہ سے دعا کرو اور ماما خیال رکھو میں آپ کے پاس پہنچ رہا ہوں شامیر بھاگتے ہوئے تھانے سے باہر نکلا اور آکر اپنی جیب سٹارٹ کرتے ہوئے اس میں بیٹھ گیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ماما پلیز چپ کر جائیں پاپا کو کچھ نہیں ہو گا میرب روتے ہوئے اپنی ماں کے گلے لگ کر اسے دلاسا دے رہی تھی رفعت بی بی ملک زبیر کی حالت کو دیکھ کر بہت ہی دل برداشتہ ہو کر کرسی پر بیٹھے ہوئے اپنے منہ پر ہاتھ رکھے ہوئے جا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

میرب دعا کرو تمہارے پاپا کو کچھ نہیں ہو ورنہ میں بھی مر جاؤں گی میرب کی ماں ملک زبیر سے بہت پیار کرتی تھی وہ دونوں آپس میں کزنز تھے اور ان دونوں کی لومیرج ہوئی تھی۔

شامیر کے بعد ملک زبیر کوئی اولاد نہیں لینا چاہتے تھے کیونکہ شامیر کے وقت رفت بیگم سیڑھیوں سے گر گئی تھی جس کی وجہ سے اس کے کیس میں بہت زیادہ کمپلیکیشنز آ گئے۔ تو اس کو مد نظر رکھتے ہوئے ملک زبیر آگے اولاد نہیں چاہتے تھے۔ www.kitabnagri.com

کیونکہ وہ اپنی بیگم سے بہت پیار کرتے تھے اس لیے وہ کسی بھی طرح کا رسک اس کی جان کے ساتھ نہیں لینا چاہتے تھے۔ مگر جب شاہ میر 12 سال کا ہوا تو وہ خود کو بہت اکیلا محسوس کرتا تھا اکثر اپنی ماں سے ضد کرتا کہ اسے ایک بہن چاہیے۔

www.kitabnagri.com

اور شامیر کی ماں اپنے بیٹے سے بہت زیادہ پیار کرتی تھی جس کی وجہ سے وہ اپنی بیٹی کی خواہش کو لے کر اکثر ملک زبیر کے ساتھ بحث کرتی ہوئی نظر آتی آخر کار ملک زبیر نے ڈاکٹر کی رائے لے کر سیکنڈ بی بی پلان کیا تو اس طرح ان کی ایک اور اولاد اس دنیا میں آئی جس کا نام انہوں نے میرب رکھا۔

Posted On Kitab Nagri

میرب شاہ میر سے 12 سال چھوٹی تھی۔ رفت بیگم اپنے بیٹے سے بہت پیار کرتی تھی اور ملک زبیر کی آنکھوں کا تار میرب تھی شامیر خود بھی اپنی بہن سے بہت زیادہ پیار کرتا تھا۔

اس طرح ان کی فیملی کمپلیٹ ہو گئی اور گھر میں ہر طرف خوشیاں اور پرسکون فضا قائم تھی۔ مگر آج اتنے سالوں کے بعد ان کے گھر میں غم نے پھیرا لگایا تھا۔

اس لیے رفت بیگم بڑی دلبر دشتہ ہو کر خود کو سنبھال نہیں پا رہی تھی اور میرب مسلسل اپنی ماں کے گلے میں باہیں ڈالے ہوئے خود بھی رو رہی تھی مگر اپنی ماں کو دلاسا بھی دے رہی تھی۔

السلام علیکم مسز ملک پلینز آپ خود کو سنبھالیں انشاء اللہ ملک صاحب بہت جلد ٹھیک ہو جائیں گے رومان شاہ جو ہاسپٹل میں ملک کی عیادت کرنے کے لیے آیا تھا وہ اپریشن تھیٹر کے باہر کرسی پر بیٹھی ہوئی ملک زبیر کی بیگم کو روتے ہوئے دیکھ کر پاس آیا تھا۔
www.kitabnagri.com

جانی پہچانی آواز سن کر میرب جو اپنی ماں کے کاندھے سے سر لگائے ہوئے آنکھیں بند کر کے رو رہی تھی اس نے آنکھیں کھول کر سامنے کھڑے ہوئے رومان شاہ کی طرف دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ چاکلیٹ براؤن کلر کے تھری پیس سوٹ میں ہے لائٹ سی مسٹر ڈ کلر کی شرٹ پہنے ہوئے کھڑا تھا۔
آنکھوں پر دھوپ سے بچنے والے گوگل لگائے ہوئے اور ہاتھ میں اپیل کی وایچ جو اس کے ہاتھ پر
بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ www.kitabnagri.com

ایسا لگ رہا تھا کہ پہننے والے نے اپیل کی اس ٹچ گھڑی کو چار چاند لگا دیے ہو۔ چہرے پر وہی اکڑ اور
لیٹیٹیوڈ برقرار تھا مگر انداز کافی سو فٹ تھارفت بیگم سے بات کرتے ہوئے۔

رفت بیگم نے صرف ہاں میں سر کو ہلایا تھا وہ اس وقت اس کنڈیشن میں نہیں تھی کہ کوئی جواب دے
پاتی۔ میرے لائق کچھ بھی ہو تو ضرور بتائیے گا۔ رومان شاہ نے رفت بیگم سے یہ کہا تھا کہ اگر کسی بھی
طرح کی ہیلپ چاہیے ہو تو وہ ضرور بتائیں۔

www.kitabnagri.com

رفت بیگم نے اس بار بھی صرف ہاں میں سر کو ہی ہلایا تھا۔ وہ رفت بیگم سے بات کرتے ہوئے میرب
کو بالکل نظر انداز کیے ہوئے کھڑا تھا جیسے کہ میرب اسے بالکل بھی منظر عام پر نظر نہیں
آ رہی۔ رومان شاہ رفت بیگم کو دلاسا دیتے ہوئے ڈاکٹرز کی طرف چلا گیا تھا ملک کی کنڈیشن کا پوچھنے
کے لیے۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ میر نے پتہ نہیں کیسے یہ سفر طے کیا تھا اس کا ایک ایک لمحہ بہت اذیت میں کٹ رہا تھا یہ سوچ کر کہ پتہ نہیں اس کے پاپا کیس حالت میں ہوں گے۔

شاہ میر اپنی فیملی سے بہت پیار تھا۔ شاہ میر کو اچھی طرح سے پتہ تھا کہ اس کے پاپا پر یہ حملہ اس کی وجہ سے ہوا ہے یہ حملہ صرف اسے ڈرانے کے لیے ہی کیا گیا تھا۔

ایریا میں گاڑی کو کھڑا کر کے وہ بھاگتا ہوا ہاسپٹل کے اندر داخل ہوا اور ریسپشن سے پوچھتا ہوا اپریشن تھیٹر کی طرف بھاگا۔ بھاگتے ہوئے وہ کسی فلم کا ہیرو لگ رہا تھا کیونکہ اس کی پرسنلٹی بہت دبنگ تھی اوپر سے فل یونی فارم پہنے ہوئے وہ اور بھی دیبشنگ لگ رہا تھا۔

دیکھیے مسز مالک آپ کے شوہر کی کنڈیشن کافی سیریس ہے ہم اس طرح سے ان کا علاج شروع نہیں کر سکتے کیونکہ یہ ایک پولیس کیس ہے آپ کو پہلے پولیس کی کارروائی پوری کرنی ہوگی اس کے بعد ہی ان کا اپریشن ہو سکے گا۔

www.kitabnagri.com

ڈاکٹر جب رفعت بیگم سے یہ بول رہا تھا اسی وقت شاہ میر ان کے پاس پہنچا تھا۔ میرب نے جیسے ہی اپنے بھائی کو دیکھا وہ بھاگتی ہوئی اپنے بھائی کے گلے لگ کر رو رہی تھی۔ اور عفت بیگم بھی اپنے بیٹے کے گلے لگ کر رو رہی دی۔

Posted On Kitab Nagri

اما پریشان ناہو انشاء اللہ پاپا ٹھیک ہو جائیں گے اس طرح تو آپ کی اپنی طبیعت خراب ہو جائے گی آپ اللہ سے دعا کریں۔ شامیر اپنی ماں کو اپنے سینے سے لگائے ہوئے دلا سہ دے رہا تھا۔ میرب بیٹا آپ بھی چپ کر جاؤ اور ماما کو تسلی دو میں آگیا ہوں انشاء اللہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا پریشان نہیں ہو اللہ سے دعا کرو اللہ ضرور پاپا کو ٹھیک کر دیں گے۔ www.kitabnagri.com

بیٹا یہ لوگ تمہارے پاپا کا پریشاں نہیں کر رہے ان کا کہنا ہے کہ یہ پولیس کیس ہے پہلے ہمیں پولیس کی کارروائی پوری کرنی پڑے گی اس کے بعد ہی اپریشن ہو سکے گا۔

آپ پریشان نہ ہوں میں آگیا ہوں میں سب کچھ دیکھ لوں گا۔ ہائے ڈاکٹر آئی ایم اے سی پی شامیر ملک شاہ میر ڈاکٹر کے ساتھ ہاتھ ملاتے ہوئے اپنا تعارف کروا رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

آپ مجھے بتائیں کیا کارروائی پوری کرنی ہوگی سر آپ یہاں پر آگئے ہیں تو سمجھیں کارروائی پوری ہوگئی ہے ڈاکٹر نے جیسے ہی شاہ میر کا نام سنا تو وہ ساری کارروائی بھول گیا تھا کیونکہ اے سی پی شامیر کی بہادری کے چرچے تو پورے شہر میں تھے۔

Posted On Kitab Nagri

بچے بچے کے منہ پر اے سی پی شاہ میر ملک کا نام تھا جب سے وہ تھانہ ڈی ایچ اے میں ٹرانسفر ہو کر آیا تھا اس نے مجرموں کے ناک میں دم کر رکھا تھا اس کی بہادری کے چرچے اس قدر تھے کہ بچے سکول فنکشن میں اے سی پی شاہ میر ملک ہی بننا چاہتے تھے۔

اکثر سکولز میں بچے ایسی پی شاہ میر ملک کا رول پلے کرتے ہوئے نظر آتے تھے اس لیے بیچارے ڈاکٹر کو تو ساری کاروائی بھول گئی تھی۔ www.kitabnagri.com

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

تو ٹھیک ہے اگر کاروائی کی ضرورت نہیں ہے تو پھر فورن سے پہلے اپریشن شروع کیجئے اے سی پی کی رعب دار آواز ہاسپٹل میں گونجی۔

جی سر سارا انتظام ہو چکا ہے بس آپ یہاں پر سائن کر دیں اس کے بعد ہم اپریشن شروع کر دیں گے ڈاکٹر اب چھلاوا بنا ہوا اے سی پی کے آگے پیچھے گھوم رہا تھا۔ اپریشن شروع ہو چکا تھا اور شاہ میر اپنی بہن اور ماں کے پاس بیٹھا ہوا انہیں تسلی دے رہا تھا۔

اور اپنے رب سے بہت ساری دعائیں کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ اس کے پایا کو تدرستی اور صحت والی زندگی عطا کرے اور ساتھ میں ان مجرموں کو پھانسی کے تختے تک پہنچانے کا پلان بنا رہا تھا۔

جن کی وجہ سے آج اس کی ماں اور بہن خون کے آنسو رو رہی تھی اور اس کا باپ زندگی اور موت کے بیچ میں جھول رہا تھا۔ اے سی پی کو بہت دنوں سے دھمکیاں مل رہی تھی۔ مگر اے سی پی شامیر دھمکیوں سے ڈرنے والی چیز نہیں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس لیے انہوں نے ٹارگٹ اس کے پایا کو بنایا تاکہ اے سی پی شامیر کو ڈرا سکیں شامیر اس وقت ایک بہت ہی بڑا کیس ہینڈل کر رہا تھا۔ ایک بہت ہی بڑے ذمہ دار کا بیٹا تھا۔

جس نے گاؤں کی ایک معصوم سی لڑکی جو ایک غریب گھر سے تعلق رکھتی تھی اس کا ریپ کیا تھا اب وہ اپنے دبدبے اور پیسے سے اس کیس کو بند کروا کے اپنے بیٹے کو رہائی دلانا چاہتا تھا۔

مگر جب یہ نہ ہو سکا تو پھر اے سی پی کو رشوت دینے کی کوشش کی گئی۔ مگر وہ اے سی پی شامیر ملک تھا جو بہت باضمیر تھا۔

جو بکاؤ چیز نہیں تھا۔ پھر نوبت دھمکیوں پر آگئی۔ اور جب وہ دھمکیوں سے بھی نہیں ڈرا تو اب تیسرا حربہ یہ آزمایا گیا تھا۔

اس کے باپ پر اٹیک کروایا گیا تھا مگر وہ یہ بھول گئے تھے کہ اے سی پی شامیر ڈرنے والی چیز نہیں ہے۔ بلکہ اس کے باپ پر اٹیک کروا کے انہوں نے اپنی موت کو دعوت دی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

تقریباً ایک گھنٹے کے بعد ڈاکٹرز اپریشن تھیر سے باہر آئے اور انہوں نے یہ نیوز دی کہ اپریشن کامیاب رہا اور ملک زبیر اب خطرے سے باہر ہیں۔ اور ان کو وارڈ میں شفٹ کیا جاسکتا ہے۔

شامیر رفعت بیگم اور میرب نے اللہ کا شکر ادا کیا۔ رفت بیگم جلدی سے اٹھی اور وضو کر کے شکرانے کے نفل ادا کرنے لگی اور میرب وہیں پر اپنے بھائی کے کاندھے سے سر لگائے ہوئے پرسکون ہو کر آنکھیں بند کیے ہوئے بیٹھی تھی۔

اور شاہ میر اللہ کا شکر ادا کرنے کے بعد اب مجرموں کو موت کے تختے تک لے جانے کا منصوبہ بنا رہا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

oooooooooooo

(ماضی) رومیو بیٹا تو کہاں ہے تیرے بابا کی طبیعت بہت خراب ہے جلدی سے گھر آتا کہ ہم ان کو ہاسپٹل لے کر جاسکے۔ رومیو کی ماں رومیو کو فون کر کے اس کے بابا کو ہاسپٹل لے جانے کا بول رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

امی میں بس تھوڑی دیر میں گھر پہنچ جاؤں گا مجھے تایا جان نے مجھے گھر کا سامان لینے کے لیے مارکیٹ بھا
ہے۔ رومیو بیٹا جلدی آتیرے بابا کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہے اور تجھے پتہ ہے کہ تیرے سوا میں
کس کو بولوں سب لوگ اپنے کاموں میں بہت مصروف ہیں ان کے پاس ہمارے لیے ٹائم نہیں ہے
رومیو کی ماں روتے ہوئے اپنے بیٹے کو جلدی گھر آنے کا کہہ رہی تھی۔

فون بند کر کے رومیو کی ماں بھاگتی ہوئی اپنے اپنی بڑی جیٹھانی کے پاس گئی جو مہک کی ماں
تھی۔ بھا بھی جان رومیو کے بابا کی طبیعت بہت خراب ہے پلیز آپ بھائی صاحب سے بولیں کہ وہ
رومیو کے بابا کو ہاسپٹل لے چلیں۔ ان کی تو خود طبیعت ٹھیک نہیں ہے وہ بی پی کی دوا کھا کر فی الحال
آرام کر رہے ہیں۔

جب اٹھیں گے تو بتادوں گی۔ تو بھا بھی پلیز آپ عاصم کو بھیج دیں وہ ہمیں ہاسپٹل تک چھوڑ دے اس
سے آگے میں سب دیکھ لوں گی۔
www.kitabnagri.com

عاصم رومیو کے بڑے تائے کے بیٹے کا نام تھا جو مہک کا چھوٹا بھائی تھا۔ نہیں وہ تو بالکل بھی نہیں جاسکتا
۔ میرا بچہ ابھی ابھی تو کالج سے واپس آیا ہے وہ تو نہیں جاسکتا بہت تھکا ہوا ہے۔ اور بول بھی رہا تھا کہ
اس کے سر میں بہت درد ہے۔

Posted On Kitab Nagri

تو بھابھی سیدھا سیدھا بولے ناکہ آپ لوگوں نے ہماری مدد کرنی ہی نہیں ہے آپ رومیوں کے پاپا کو ہاسپٹل ہمارے ساتھ لے کر جانا ہی نہیں چاہتے۔ کچھ تو خدا ترسی کریں بھابھی آج تک آپ لوگوں نے جو کچھ بھی کیا ہمارے ساتھ۔ ہم نے کبھی اف تک نہیں کی۔

کبھی اپنے ساتھ ہوئی نہ انصافیوں کا آپ سے گلہ شکوہ نہیں کیا مگر آج صرف آپ سے تھوڑی سی مدد ہی تو مانگ رہی ہوں کہ میرے شوہر کو ہاسپٹل تک پہنچا دیں۔ www.kitabnagri.com

میرے ساتھ زیادہ بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے اپنی اوقات اور حد یاد رکھو اور جب کہہ دیا ہے کہ تمہارے بھائی صاحب اٹھیں گے تو بول دوں گی کہ تمہارے شوہر کو ہاسپٹل پہنچا دیں تو پھر اتنی زبان درازی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ www.kitabnagri.com

بھابھی میں نے آج تک آپ سے کبھی زبان درازی نہیں کی۔ آج بھی میں آپ سے زبان درازی نہیں کر رہی۔ یہ تو میرے اندر کا دکھ ہے جو کڑوے الفاظ بن کر میرے منہ سے باہر آ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

میں اس کی معذرت کرتی ہوں پلیز آپ بھائی صاحب کو اٹھادیں رومیو کے پاپا کے سینے میں بہت درد ہو رہا ہے۔ میں آپ کے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں۔

امی کیا کر رہی ہے آپ کیوں ان لوگوں کے سامنے ہاتھ جوڑ کر آپ خود کی توہین کروا رہی ہیں رومیو جو مارکیٹ سے اپنے تایا جان کا سامان لے کر اپنی تائی جان کو پکڑانے کے لیے آیا تھا وہاں پر اپنی ماں کو ہاتھ جوڑ کر گڑ گڑاتے ہوئے دیکھ کر اس کا خون کھول اٹھا تھا۔

ہاں ہاں تمہارا غیرت مند بیٹا آگیا ہے اب تم اسے لے کر ہاسپٹل چلی جاؤ رومیو کی تائی نے رومیو کو دیکھتے ہی تنز کا تیر رومیو کے سینے میں گھونپا۔

www.kitabnagri.com

تائی جان کبھی کوئی موقع خالی بھی جانے دیا کریں کبھی تو اپنی یہ طنز مارنے والی عادت چھوڑ کر خدا کا خوف کرتے ہوئے چپ ہو جایا کریں۔ رومیو نے آج پہلی بار اونچی آواز میں اپنی تائی سے بات کی تھی۔ رومیو کی تائی نے اونچی آواز میں چھاتی پر ہاتھ مارتے ہوئے جاہل عورتوں کی طرح رونا شروع کر دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس کی آواز سن کر اس کا بیٹا عاصم اور رومیوں کا تایا دونوں ہی روم سے باہر آ گئے۔ اور مہک بھی امی کیا ہوا امی کیا ہوا بولتی ہوئی بھاگ کر اپنی ماں کے پاس آ گئی۔ یہ دیکھو میرے ساتھ رومیوں کس طرح سے بد تمیزی کے ساتھ بات کر رہا تھا بس یہی عزت رہ گئی ہے اس گھر میں میری۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری ماں کے ساتھ بد تمیزی سے بات کرنے کی عاصم نے رومیوں کو کالر سے پکڑتے ہوئے کہا۔ میں نے تائی جان سے کوئی بد تمیزی نہیں کی ہے جو حقیقت ہے وہی بولی ہے اگر تائی جان کو وہ بد تمیزی لگی ہے تو وہ تائی جان کی مرضی ہے۔

رومیوں تمہاری اوقات ہی کیا ہے جو تم میری ماں سے زبان درازی کر رہے تھے مہک چیختی ہوئی رومیوں کے پاس آئی۔ اور رومیوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی۔

رومیوں کو عاصم کے کالر پکڑ کر لڑنے سے کہیں زیادہ دکھ مہک کی اس آواز سے ہوا تھا مہک کو اچھی طرح سے پتہ تھا کہ رومیوں نے کبھی بھی اس کے ماں باپ سے بد تمیزی نہیں کی اور مہک کی وجہ سے وہ تائی جان کے بہت سارے ظلم چپ چاپ برداشت کر لیتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مگر آج مہک نے یہ بول کر رومیوں کے دل میں ایک نشتر چبودیا تھا رومیوں حیرت سے مہک کی طرف دیکھ رہا تھا۔

رومیو دفع ہو جاؤ میرے گھر سے اور دوبارہ میرے گھر میں قدم مت رکھنا اگر تم میری بیوی کی عزت نہیں کر سکتے تو تم میرے بھی کچھ نہیں لگتے ہو۔

دفع ہو جاؤ یہاں سے اپنی ماں کو لے کر رومیوں کا تایا رومیوں کے منہ پر ایک زوردار تھپڑ رسید کرتے ہوئے بولا بول رہا تھا۔

Kitab Nagri

اور مہک اتنی ناگواری کے ساتھ رومیوں کی طرف دیکھ رہی تھی جیسے کہہ رہی ہو کہ تم اسی کے لائق ہو۔ آج اس کے تائے کے اس تھپڑ اور مہک کے الفاظوں نے رومیوں کے دل کے کئی ٹکڑے کر دیے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

رومیو اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑ کر ان کے گھر سے نکل گیا تھا یہ عہد کر کے کہ آج کے بعد چاہے کچھ بھی ہو جائے وہ اپنے تایا کے گھر میں قدم نہیں رکھے گا۔

اور آج وہ مہک کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنے دل سے نکال کر جا رہا تھا۔ رومیو اپنے بابا کو اپنی ماں اور بہن کے ساتھ ہاسپٹل لے کر پہنچا تو تب تک بہت دیر ہو چکی تھی۔ ڈاکٹر نے کہا کہ ان کو دل کا بہت سیریس اٹیک ہوا ہے اور وقت پر نہ لانے کی وجہ سے ان کی موت واقع ہو گئی ہے۔

رومیو کو ایسے لگ رہا تھا جیسے اس کے سر سے آسمان کھینچ لیا گیا ہو۔ آج رومیو خود کو بے آسرا بے سہارا محسوس کر رہا تھا۔ وہ اس قدر ٹوٹ گیا تھا کہ اس کا دل کر رہا تھا کہ وہ چیخ چیخ کر روئے مگر اپنی ماں اور بہن کو روتے ہوئے دیکھ کر رومیو نے اپنے دل کو پتھر کا بنا لیا تھا۔

www.kitabnagri.com

اس نے اپنی آنکھ سے ایک آنسو بھی زمین پر گرنے نہیں دیا رومیو نے اس دن دل میں ٹھان لیا تھا کہ وہ اپنی ماں کا اور بہن کا سہارا بنے گا اور آج کے بعد وہ کمزور نہیں پڑے گا۔

Posted On Kitab Nagri

اس دن کے بعد رومیوں نے اتنی محنت کی کہ دن رات ایک کر دیا رومیوں نے خود پر سکون کے دروازے بند کر لیے تھے۔ زندہ دل رومیوں جو مہک کے ساتھ خوشیوں بھری زندگی گزارنا چاہتا تھا مگر اس پر ذمہ داریوں کا اس قدر بوجھ بڑھ گیا کہ رومیو صرف ایک کام کرنے والی مشین بن کر رہ گیا۔

اور اس نے اپنے دل کے دروازے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند کر لیے تھے اس سے نفرت ہو گئی تھی اس پیار محبت کی کہانیوں سے۔ www.kitabnagri.com

oooooooooooo

(حال)۔

احمر کیسا ہے۔ پہلے سے بہتر ہے۔ رومان شاہ ہاسپٹل میں آیا تھا احمر کو دیکھنے کے لیے رومان شاہ تقریباً روز صبح شام احمر کے پاس ہاسپٹل میں چکر لگاتا۔

www.kitabnagri.com

اس وقت وہ باہر کھڑا ہوا ڈاکٹر شاہ زیب جو کہ رومان شاہ اور احمر کا بیسٹ فرینڈ بھی تھا اس سے احمر کا حال چال پوچھ رہا تھا۔ کیا صورتحال ہے احمر خود سے ٹھیک ہونے کی کوشش کر رہا ہے رومان شاہ ڈاکٹر شاہ زیب سے پوچھ رہا تھا۔ ہاں تم نے جو اس کو لالچ دیا ہے اب احمر صاحب اس لولی پوپ کو پکڑے

Posted On Kitab Nagri

ہوئے خود کو ٹھیک کرنے کی بھرپور کوشش کر رہا ہے۔ ڈاکٹر شاہ زیب ہنستے ہوئے احمر کے ہاتھ پر تالی بجا کر بولا۔

یعنی کہ میری ٹکنیک کام کر گئی ہے رومان شاہ خود کو شاباش دے رہا تھا۔ بچو یہ پتہ تو تب چلے گا نا جب احمر ٹھیک ہو جائے گا اور پھر وہ عریشہ کی واپسی کا مطالبہ کرے گا اور تم اس سے یہ کہو گے کہ تم نے تو صرف اسے ایک جھوٹا لالچ دیا تھا۔ www.kitabnagri.com

تب کی تب دیکھی جائے گی فی الحال تو اس کمینے کا ٹھیک ہونا ضروری ہے یا رکھ کرے ہم تینوں ایک دوسرے کے بنا دھورے ہیں۔

Kitab Nagri

رومان شاہ ایک لمبی سانس لیتے ہوئے بولا۔ چل آجا میرے آفس تجھے کافی پلاتا ہوں۔ ڈاکٹر شاہ زیب رومان شاہ سے بول رہا تھا۔

مگر مجھے تو پہلے احمر سے ملنا ہے۔ اس سے تو نہیں مل سکتا کیونکہ اس وقت وہ نواب زادہ آرام فرما رہا ہے کیونکہ اسے نیند کی دوا دی ہوئی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں دیکھ ضرور سکتا ہے آج تجھے دیکھا دیتا ہوں۔ رومان شاہ اور ڈاکٹر شاہزیب احمر کے روم کی طرف چل پڑے۔ رومان شاہ نے بڑی دکھ بھری نظروں سے بیڈ پر زرد سی رنگت لیے پڑے ہوئے احمر کو

دیکھا۔ www.kitabnagri.com

کیا حال بنا لیا ہے اس نے اپنا۔ رومان شاہ احمر کو دیکھ کر بہت افسوس سے بول رہا تھا۔ چل جاتو اور زیادہ پریشان نہ ہو انشاء اللہ یہ بالکل ٹھیک ہو جائے گا کیونکہ اس کی رپورٹس پہلے سے بہتر ہیں ڈاکٹر شاہزیب رومان شاہ کے کاندھے کو تھپتھپاتے ہوئے اسے تسلی دے کر اپنے آفس میں لے کر آگیا۔

مرہا میں اس وقت ہاسپٹل میں ہوں اس لیے بعد میں بات کروں گا۔ بھائی پلیز میری بات سن لینا مجھے بہت ضروری بات کرنی ہے۔ مرہا آپ کو میری بات سمجھ نہیں آرہی میں نے کہا میں اس وقت ہاسپٹل میں ہوں ایک دوست کے ساتھ۔

میری پیاری بہن جلدی سے فون کو بند کرو میں آپ سے تھوڑی دیر بعد بات کرتا ہوں رومان شاہ ڈاکٹر شاہزیب کے پاس سے اٹھ کر تھوڑا دور ونڈو کے پاس کھڑا ہو کر مرہا سے فون پر بات کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مرہا کب سے رومان شاہ کو فون کر رہی تھی اب وہ اس کا فون اٹینڈ کر کے اس سے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔

اور دور بیٹھا ہوا ڈاکٹر شاہ زیب اپنی آفس چیئر پر بلیک شرٹ اور بلو جیز کے اوپر وائٹ کلر کا ڈاکٹروں والا کوٹ پہنے ہوئے گلے میں سٹتھو سکوپ ڈال کر اپنی سیٹ پر بیٹھے ہوئے اپنے ہونٹوں میں بال پین کو دبائے ہوئے مسکرا رہا تھا۔

ڈاکٹر شاہ زیب مرہا کو بہت پسند کرتا تھا ڈاکٹر شاہ زیب نے پہلی بار مرہا کو ہاسپٹل میں دیکھا تھا جب رومان شاہ کی امی کا بی پی شوٹ کر گیا اس وقت رومان شاہ اور مرہا اپنی ماں کو لے کر ہاسپٹل میں آئے تھے جہاں پر ڈاکٹر شاہ زیب بھی رومان شاہ کی ماں کی عیادت کرنے کے لیے پہنچا۔ ڈاکٹر شاہ زیب کو مرہا پہلی نظر میں ہی بہت اچھی لگی تھی وہ بہت معصوم اور نازک سی لڑکی تھی اور اپنے بھائی کی بہت چہیتی۔

Posted On Kitab Nagri

جب کبھی بھی رومان شاہ کی ماں بیمار ہوتی یا ان کا چیک اپ کرنا ہوتا تو اکثر مرہا سہیٹل میں بھی ان کے ساتھ ہوا کرتی تھی اور گھر پہ جاتا تب بھی مرہا اپنی ماں کے ساتھ ہی ہوتی تھی۔ اس لیے اکثر ڈاکٹر شاہ زیب کی مرہا پر نظر پڑتی رہتی تھی۔

مرہا کبھی بھی خود سے ڈاکٹر شاہ زیب سے بات نہیں کرتی تھی اور ڈاکٹر شاہ زیب بھی مرہا کو بلاتے ہوئے ہچکچاتا تھا کیونکہ رومان شاہ ایک الگ مزاج کا بندہ تھا جسے یوں اپنے گھر کی عورتوں سے کھلے عام اپنے دوستوں کو ملانا یا خود دوستوں کے گھر کی عورتوں سے ملنا زیادہ پسند نہیں تھا۔

ڈاکٹر شاہ زیب اپنے یار کی اس عادت سے بخوبی واقف تھا اس لیے وہ خود بھی اپنی حدود اور دائرے کر اس نہیں کرتا۔ مگر مرہا کے لیے اپنے نے دل پلٹی ہوئی محبت کو ڈاکٹر شاہ زیب نہیں روک سکا اور آہستہ آہستہ وہ محبت اپنی جڑیں مضبوط کرتی جا رہی تھی۔

اس وقت بھی وہ مرہا کے فون آنے پر ہی مسکرا رہا تھا۔ ڈاکٹر شاہ زیب جانتا تھا کہ رومان شاہ اپنی بہن سے بہت پیار کرتا ہے اس لیے اس کی بہن اکثر اس سے چھوٹی چھوٹی فرمائشیں کرتی رہتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

جن کو پورا کرنا رومان شاہ اپنا فرض اول سمجھتا۔ مگر اس وقت وہ شاہ زیب کا لحاظ کرتے ہوئے مرہا کو فون بند کرنے کا بول رہا تھا مگر بیچارہ پچھلے 15 منٹ سے اسے سمجھا رہا تھا کہ فون بند کر دے مگر اب بھی اس کا فون چل رہا تھا۔ www.kitabnagri.com

آخر میں بیچارہ رومان شاہ اپنی بہن کے آگے ہار مانتے ہوئے اسے کہہ رہا تھا کہ ٹھیک ہے میری ماں مجھے لسٹ سینڈ کر دو میں لیتا آؤں گا جو بھی بولو گی مگر ابھی فون بند کر دو میرا ایک فرینڈ میرا ویٹ کر رہا ہے۔

ڈاکٹر شاہ زیب مرہا کے لیے کافی سیریس تھا وہ بہت جلد اپنی ماں باپ کے ہاتھوں مرہا کے گھر رشتہ بھیجنے والا تھا۔ ڈاکٹر شاہ زیب اس لیے بھی ٹینشن فری تھا کہ اس سے پتہ تھا کہ رومان شاہ کو اس رشتے سے کوئی خاص اعتراض نہیں ہو گا۔ www.kitabnagri.com

سوائے عمر کو لے کر کیونکہ رومان شاہ اور ڈاکٹر شاہ زیب ہم عمر تھے اور مرہا ان سے تقریباً اٹھ سال چھوٹی تھی مگر ڈاکٹر شاہ زیب کو یہ یقین تھا کہ وہ رومان شاہ کو سمجھالے گا بس اسی وجہ سے وہ فی الحال مرہا کی پڑھائی مکمل ہونے تک چپ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

سوری ڈاکٹر صاحب اصل میں گھر سے فون تھا تو سننا بہت ضروری تھا۔ رومان شاہ معذرت کرتے ہوئے واپس سیٹ پر آکر بیٹھا اور آپس میں دونوں گپے مارتے ہوئے کافی سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

oooooooooooo

آج تقریباً ملک زبیر کو ہاسپٹل سے ڈسچارج ہوئے 15 دن ہو گئے تھے اب وہ پہلے سے بہت بہتر تھا۔ کیونکہ گولی ان کے دل کو چھوتے ہوئے گزری تھی تو اس لیے ان کا آرام کرنا بہت ضروری تھا۔ فی الحال انہوں نے آفس سے مکمل چھٹی کی ہوئی تھی آفس کا زیادہ تر کام ان کا سیکرٹری ہی سنبھال رہا تھا۔

مگر آج رومان شاہ اور ملک زبیر والی ڈیل کی کچھ اہم فائلز تھی جن کو رومان شاہ اور ملک زبیر نے آپس میں ڈسکس کرنی تھی۔ اس لیے ملک زبیر نے رومان شاہ سے بہت زیادہ ریکویسٹ کر کے اسے اپنے گھر آنے کو کہا تھا۔ کیونکہ اس وقت ملک مکمل بیڈ ریسٹ پر تھا تو وہ گھر سے باہر نہیں جاسکتا تھا۔ ویسے تو رومان شاہ اس طرح کسی کے بھی گھر پر جا کر یوں آفس کے کام ڈسکس نہیں کرتا تھا لیکن ملک کی اس حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے رومان شاہ نے اس کے گھر آنے کی حامی بھری تھی۔

Posted On Kitab Nagri

رفت بیگم آج میرا ایک سپیشل گیسٹ آنے والا ہے تو پلیز آپ بہت اچھے سے ڈنر کا انتظام کروادیں کیونکہ جب وہ پارٹی میں آئے تھے تب بھی وہ کھانا کھائے بنا ہی چلے گئے تھے۔ تو میں چاہتا ہوں کہ آج وہ ہمارے گھر سے ڈنر کر کے جائیں میرے لیے وہ بہت خاص ہیں اس لیے آپ اپنی نگرانی میں ڈنر تیار کروائیے گا۔ ملک زبیر اپنی بیگم رفعت کو بول رہے تھے۔

جی جی آپ بے فکر رہیں میں اپنی نگرانی میں ڈنر تیار کرواؤں گی آپ کو کوئی شکایت نہیں ہوگی فی الحال تو آپ تھوڑی دیر آرام کر لیں تب تک میں جا کر سب تیاریاں دیکھ لوں۔

رومان شاہ اور ملک زبیر جب پیپرز میں کچھ ڈیل کے مسائل ڈسکس کر رہے تھے اسی وقت دھڑ سے دروازہ کھلا اور میرب روم کے اندر داخل ہوئی۔ جس کو یہ نہیں پتہ تھا کہ اس کے پاپا کے روم میں کوئی اور بھی موجود ہے۔

وہ دھن دنا تے ہوئے روم کے اندر داخل ہوئی تھی مگر سامنے بیٹھے ہوئے بندے پر نظر پڑتے ہی وہ اپنی جگہ پر سٹل ہو کر رک گئی، سامنے کرسی پر رومان شاہ بیٹھا ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جس نے اس وقت فل وائٹ کلر کا کرتا اور شلوار پہن رکھا تھا اور گلے میں بلیک کلر کا سکار اس ظالم کی پرسنلٹی اتنی خوبصورت تھی کہ دیکھنے والا اس کو ایک بار تو دیکھے بنا نہیں رہ سکتا تھا میرب بیچاری تو ویسے ہی پہلے ملاقات سے ہی اس پر فدا تھی اسے دیکھ کر وہیں پر کھڑی اسے دیکھے جا رہی تھی کہ ملک زبیر نے آواز دی تو وہ سکتے کی حالت سے واپس آئی۔

میرب بیٹا وہاں پر کیوں کھڑی ہو آگے آؤ کچھ کام تھا آپ کو۔ نہیں بابا میں بعد میں آ جاؤں گی کچھ خاص کام نہیں ہے۔ وہ اٹکتے اٹکتے صرف اتنا ہی کہہ پائی تھی اور روم کا دروازہ کھول کر باہر آ گئی اور روم کا دروازہ بند کر دیا اور اپنے دل پر ہاتھ رکھے ہوئے کتنی دیر دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے کھڑی رہی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہاں تو رومان شاہ بولو ہم اس مسئلے کو کیسے حل کر سکتے ہیں ملک اور رومان شاہ آپس میں کسی مسئلے کو ڈسکس کر رہے تھے مگر باہر کھڑی ہوئی میرب اور رومان شاہ کا نام پتہ چل گیا تھا۔ اچھا جی تو اس بندے کا نام رومان شاہ ہے سوٹ کرتا ہے اس بندے پر اس کا نام جتنا ڈیشنگ خود ہے اتنا ہی ڈیشنگ نام رکھا ہوا ہے میرب اپنے دماغ میں ہی سوچ کر مسکرا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

رومان کو چھوڑیے خالی شاہ ہی اس پر تو بہت سوٹ کرتا ہے شاہ تیار ہو جائیے میرب ملک آپ کی زندگی میں بہت جلد انٹری مارنے والی ہیں۔ پسند آگئے ہیں آپ میرب کو اور جو چیز میرب ملک کو پسند ہوتی ہے اسے میرب اپنا بنا لیتی ہے۔ www.kitabnagri.com

وہ خود سے ہی باتیں کرتی ہوئی شرما کر اپنے ہونٹ کا نچلا کنارہ چباتے ہوئے میں روم میں آگئی۔

ہائے اللہ میاں یہ کتنا خوبصورت ہے اللہ میاں اگر تو دعائے سنتا ہے تو اس بندے کو میری قسمت میں لکھ دے۔ میرب نے جب سے ہوش سنبھالا آج پہلی بار اس نے دعا کر کے اپنے رب سے کچھ مانگا تھا۔

Kitab Nagri

کیونکہ میرب کو ہمیشہ ہر چیز تھالی میں سچی ہوئی ہی ملی۔ میرب آج اپنے دل کے ہاتھوں سے مجبور سے مجبور ہو کر اپنے رب سے رومان شاہ کو مانگ رہی تھی۔

اس بات سے بے خبر کہ رومان شاہ کانٹوں سے بھرے ہوئے ایک جھاڑ کا نام ہے جس سے مل کر نازک سی میرب ملک نے زخموں سے چور ہو جانا تھا۔ رومان شاہ کے جانے کے بعد میرب نے اپنے پاپا کے

Posted On Kitab Nagri

موبائل سے رومان شاہ کا نمبر نکال کر اپنے فون میں پر سینڈ کر کے اپنے پاپا کے فون سے واٹس ایپ

چیٹ کلیئر کر دی۔ www.kitabnagri.com

اب وہ اپنے بیڈ پر لیٹے ہوئے رومان شاہ کا نمبر اپنے فون میں سیو کر رہی تھی۔ لگے ہاتھ میرب نے اپنے پاپا کے فون سے رومان شاہ کے واٹس ایپ ڈی پی پکچر بھی اپنی طرف سینڈ کر دی تھی جسے اب وہ اپنے فون میں نمبر سیو کرنے کے بعد وال پیپر پر لگا رہی تھی۔

الرحمان شاہ کی پکچر کو اپنے فون کی سکرین پر لگاتے ہوئے اس پر اپنے لب رکھ کر اس کو محبت کا پہلا تحفہ پیش کیا۔ آئی لو یو شاہ میرب آپ سے بہت پیار کرتی ہے۔

میرب کو خود پر یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ کسی لڑکے کے لیے اس قدر پاگل بھی ہو سکتی ہے وہ تو ہمیشہ خود کو توب چیز سمجھتی تھی کالج میں ہزاروں لڑکے اس پر مرتے تھے مگر میرب نے کبھی ان کو گھاس تک نہیں ڈالا۔

Posted On Kitab Nagri

اور آج وہ خود سے آگے بڑھ کر کسی لڑکے کو پرپوز کرنے والی تھی جو اس کی شان کے خلاف تھا مگر یہ تو سچ ہے کہ بندہ اپنے دل کے ہاتھوں سے مجبور ہو کر کبھی کبھی وہ کر گزرتا ہے جس کا کرنے کا اس نے کبھی سوچا بھی نہ ہو۔

○○○○○○○

رومان بیٹا کم سے کم ناشتہ تو ڈھنگ سے کر لیا کرو امی جان پلیز مجھے آفس سے دیر ہو رہی ہے میں وہاں جا کر کچھ کھالوں گا آپ پریشان نہ ہو۔ رومان شاہ اپنی ماں کے ماتھے پر اپنے لب رکھ کر چومتے ہوئے اب اپنی ماں کا ہاتھ چوم رہا تھا۔ بیٹا تمہارا اپنا آفس ہے اپنا کاروبار ہے مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتی کہ کیوں تم ٹائم ٹیبل کے اتنے پابند ہو کر جاتے ہو جیسے کہ تمہیں جا کر کسی اور کی نوکری کرنی ہو اور تمہارا مالک ناراض ہو جائے گا تو تمہارے لیٹ آنے سے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

www.kitabnagri.com

میری پیاری امی جان کام تو کام ہوتا ہے پھر چاہے وہ اپنا ہو یا کہیں پر جا کر آپ کو نوکری کرنی ہو جب تک انسان ٹائم کا پابندی ہوتا وہ زندگی میں کچھ بھی حاصل نہیں کر سکتا۔ بندہ اگر وقت کی قدر نہیں کرتا تو وقت اس کی قدر نہیں کرتا۔

Posted On Kitab Nagri

بس رومان بیٹا تم ہر بار مجھے اسی طرح دلیلیں دے کر چپ کر وادیتے ہو اور تم خود کا ذرا سا بھی خیال نہیں رکھتے ہو۔ میرے خیال سے اب تمہیں شادی کر لینی چاہیے، تاکہ کوئی ایسی آجائے جو تمہیں لگام ڈال کر تم سے زبردستی کر کے تمہارا خیال رکھے۔

اس دنیا میں ابھی ایسی کوئی پیدا نہیں ہوئی امی جان جو رومان شاہ کو لگام ڈال سکے آپ کا بیٹا بے لگام گھوڑا ہے جو اپنی مرضی سے اپنے اصولوں پر جیتا ہے۔ مجھے پتہ ہے کہ میرا بیٹا بے لگام گھوڑا ہے مگر جب کوئی بہت پیار کرنے والی آجائے گی تو وہ اس بے لگام گھوڑے کو اپنی محبت سے اپنے پیار کی لگامیں ڈال دے گی۔

ہا ہا میری پیاری امی جان آپ کو کیا ضرورت ہے کہ آپ کسی اور کو لے کر آئے۔ میری پیاری امی جان آپ خود ہی مجھے لگام ڈال دیں مجھے بہت اچھا لگے گا اگر میری پیاری امی جان مجھے لگام ڈال کر میری لگام کھینچیں گی۔

Posted On Kitab Nagri

اور رہی کسی اور کی بات تو اتنی کسی اور میں اتنی جرات نہیں ہے کہ وہ رومان شاہ کو لگام ڈال کر رکھ سکے۔ اور ان پیار محبت کے فضول چکروں میں آپ مجھے نہ ڈالیں میرے پاس زندگی میں کرنے کے لیے ابھی اور بہت کچھ ہے۔

ابھی بہت سارے ایسی اچیومنٹ ہیں جو میں نے حاصل کرنی ہے شادی ایک فضول کام ہے جس کے بعد انسان کسی کام کا نہیں رہتا۔

تو اس لیے آپ اپنے کامیاب بیٹے کو ناکام مت بنائیں۔ امی جان میری باتوں سے ناراض نہیں ہونا پلیز سمجھنے کی کوشش کیجئے گا۔ رومان شاہ یہ بول کر اپنی ماں کا ماتھا چوم کر اللہ حافظ بولتا ہوا گھر کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

رومان کی ماں اپنے بیٹے کو جاتے ہوئے دیکھ کر ایک ٹھنڈی سانس بھر کے سوچنے لگی کہ رومان شاہ تم کیا تھے اور کیا بن گئے ہو۔ یہ تم نے اپنے اوپر کیسا خول چڑھا لیا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

تم تو وہ رہے نہیں جو تم تھے ماں ہوں اس لیے تمہارے دل کے اندر کے حالات سے بہت اچھی طرح سے واقف ہوں وہ گہری سوچ میں بیٹھی سوچتے ہوئے چائے کے چھوٹے چھوٹے سپ لے رہی تھی۔

○○○○○○○

سر آپ سے کوئی کوئی میڈم ملنے کے لیے آئی ہیں۔ رومان شاہ جو بیٹھا ہوا فون پر ڈاکٹر شاہ زیب سے احمر کا حال چال دریافت کر رہا تھا کیونکہ آج صبح وہ بہت جلدی آفس آگیا تھا۔ کیونکہ اس کی آج کوئی میٹنگ تھی اس لیے وہ ہاسپٹل احمر کو دیکھنے نہیں جاسکا مگر اس کے دماغ میں مسلسل احمر ہی چل رہا تھا۔

واہ جی واہ کیا بات ہے رومان شاہ سے کوئی میڈم ملنے کے لیے آئی ہیں آج دن کس طرف سے نکلا ہے رومان شاہ۔ ڈاکٹر شاہ زیب جو فون پر رومان شاہ کے سیکرٹری دلاور کی آواز سن رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

اب وہ ہنستے ہوئے رومان شاہ کی ٹانگ کھینچ رہا تھا۔ رومان شاہ کے نزدیک رہنے والے سبھی لوگوں کو اچھی طرح سے پتہ تھا کہ رومان شاہ کو لڑکیوں سے الرجی ہے اور امیر لڑکیوں سے تو حد سے بھی زیادہ الرجی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اس لیے رومان شاہ کو ملنے کسی لڑکی کا آنا ڈاکٹر شاہ زیب کو بہت کھٹک رہا تھا ڈاکٹر شاہ زیب کو پتہ تھا کہ رومان شاہ تو ایسی کمپنیز کے ساتھ ڈیل بھی نہیں کرنا پسند کرتا تھا جن کی اونر کوئی لیڈی ہو۔ تو اس لیے باہر جو بھی میڈم آئی تھی وہ کون تھی اور رومان شاہ سے ملنے کیوں آئی تھی شاہ زیب کو یہ جاننے کا بہت تجسس ہو رہا تھا۔ www.kitabnagri.com

دلاور جو کوئی بھی ہے ان سے جا کر بول دو کہ میں بہت بڑی ہوں میں نہیں مل سکتا۔ سر میں پہلے ہی ان سے یہ بول چکا ہوں کہ سر بڑی ہیں وہ اس وقت کسی سے نہیں ملیں گے مگر وہ بہت ضدی قسم کی لڑکی ہیں وہ بول رہی ہے کہ میں رومان شاہ سے ملے بنا نہیں جاؤں گی۔ رومان شاہ کے سیکرٹری دلاور کو پتہ تھا کہ رومان شاہ لیڈیز سے بہت کم ہی ملتا ہے بلکل نہ ہونے کے برابر۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

یار مل لو بیچاری سے ہو سکتا ہے کہ اس کو کوئی ضروری کام ہو۔ شاہ زیب جو فون پر ساری گفتگو سن رہا تھا اب وہ لقمہ دے رہا تھا رومان شاہ کو۔ تجھے بڑی جستجو ہو رہی ہے اس لڑکی کا نام سن کے ایک کام کرتا ہوں تیری اس کے ساتھ میٹنگ کروادیتا ہوں۔ رومان شاہ سڑے ہوئے لہجے سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

ہائے یار میں تو تمہارا بھلا سوچ رہا ہوں ہو سکتا ہے کہ اس لڑکی کو تو پسند آگیا ہو اور وہ بیچاری تجھے پروپوز کرنے کے لیے آئی ہو۔ ڈاکٹر تو اپنا منہ بند کر اور میرے خیال سے تجھے جا کر اپنے مریضوں کو دیکھنا چاہیے۔

یہ فضول تنخواہ جو سیٹ پر بیٹھ کر تو کھا رہا ہے میرے ساتھ گپے مارنے کے بجائے جا کر بہتر ہے جا کر اپنے مریضوں کی دیکھ بھال کر رومان شان فون بند کر دیا۔

دلاور تم یہاں پر کھڑے میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو میں نے کہا اس لڑکی کو جا کر بولو کہ میں نہیں مل سکتا تو مطلب نہیں مل سکتا۔ رومان شاہ کا غصے والا لہجہ دیکھ کر دلار بیچارہ ڈرتے ہوئے نو دو 11 ہو گیا۔

رومان شاہ کچھ دیر کے لیے اپنی آنکھیں موندے ہوئے ماضی کے کچھ تلخ یادیں سوچ رہا تھا، کہ دھاڑ سے رومان شاہ کے روم کا دروازہ کھلا اور میرب اندر داخل ہوئی۔

پینٹ شرٹ پہنے ہوئے ہائی پونی کیے ہاتھ میں چھوٹا سا ہینڈ بیگ پکڑے ہوئے رومان شاہ کے بالکل سامنے آ کر کھڑی ہو گئی۔ خوبصورت چہرے پر غصہ اسے اور بھی خوبصورت بنا رہا تھا۔ خوبصورت تو وہ اتنی تھی کہ دیکھنے والا دنگ رہ جائے مگر اس وقت میرب ملک کے مقابل میں رومان شاہ تھا۔ جسے

Posted On Kitab Nagri

لڑکیوں کی خوبصورتی بالکل بھی اپنی طرف مائل نہیں کرتی۔ اور اوپر سے اس کا اتنا ماڈرن کپڑے پہن کر آنارومان شاہ کو زہر لگ رہا تھا۔

کیا بد تمیزی ہے آپ جو کوئی بھی ہیں اس طرح سے میرے آفس میں آنے کا مطلب رومان شاہ اپنی قہر برساتی ہوئی نظروں سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

مطلب ہے میں دیکھنے آئی ہوں کہ ایسے بھی آپ کیا بڑی ہو۔ میں بھی تو دیکھوں کون سا نیا پاکستان تیار کر رہے ہیں جو آپ مجھ سے مل نہیں سکتے۔

میرب کو پہلی بار کسی نے ملنے سے انکار کیا تھا کیونکہ میرب ملک زبیر کی اکلوتی بیٹی تھی جس کی وجہ سے لوگ اس سے ملنے کو ترستے تھے اوپر سے اس کا اے سی بھی شامیر کی بہن ہونا بھی اس کے لیے بہت شہرت کا حامل تھا۔ مگر آج رومان شاہ کا اسے یوں نظر انداز کر کے واپس بھیجنا بہت برا لگا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیونکہ دلاور نے صاف صاف کہا تھا کہ اس نے میرب ملک کا نام رومان شاہ کو بتایا ہے مگر رومان شاہ کا پھر پھر یہی جواب ہے کہ وہ آپ سے نہیں ملنا چاہتا وہ بہت بڑی ہے۔ میرب کو یہ سن کر آگ لگ گئی کہ رومان شاہ اس کا نام سن کر بھی اس سے ملنے کو تیار نہیں۔

دیکھو لڑکی دفع ہو جاؤ میری آفس سے اور مجھے اس طرح کی بد تمیزی بالکل بھی پسند نہیں ہے آئندہ میرے آفس میں اس طرح مت لے کر آنا۔

شاہ آپ اتنے روڈ ہو کر مجھ سے بات کیسے کر سکتے ہیں جیسے کہ آپ مجھے جانتے ہی نہ ہو میری آپ سے میری ملاقات ہو چکی ہے اور آپ اچھی طرح سے مجھے پہچانتے ہیں مجھے پتہ ہے۔

Kitab Nagri

تو پھر اتنا روڈ ہو کر کیوں بات کر رہے ہیں۔ رومان شاہ کی اکڑ کے سامنے میرب نے اپنا لہجہ دھیمّا کر لیا تھا کیونکہ وہ تو رومان شاہ سے اپنے دل کی بات کرنے آئی تھی مگر یہاں پر تو محول ہی کچھ اور بن گیا۔ رومان شاہ نام ہے میرا اور دوبارہ مجھے اسی نام سے بلانا سمجھی۔ مگر مجھے تو شاہ ہی اچھا لگتا ہے اور میں آپ کو شاہ کہہ کر ہی بلاؤں گی کیوں تمہارے باپ کا راج ہے جو تم مجھے میرے شارٹ نام سے بلاؤ گی۔

Posted On Kitab Nagri

باپ کے راج کا تو پتہ نہیں مگر میرب کے دل پر اس وقت آپ کا راج ضرور چل رہا ہے پیار کرنے لگی ہے میرب آپ سے وہ بڑے معصوم انداز سے اپنے پیار کا اظہار کر رہے تھی۔

بہت ہی بے شرم قسم کی لڑکی ہو جو خود آکر یہ بکواس کر رہی ہو۔ آپ کو برا لگا ہے تو میں کسی اور کو بھیج دیتی ہوں جو آپ کو یہ آکر بتا دے کہ میں آپ سے پیار کرتی ہوں۔ میرب نے مذاق کرتے ہوئے کہا۔

شٹ اپ تم یہاں سے اپنی تشریف لے جاؤ مجھے نہ تو تمہارے منہ سے بکواس سنی ہے اور نہ ہی کسی اور کے منہ سے اور یہ پیار محبت کے قصے کسی اور کو جا کے سنانا آئی ایم نو انٹر سٹڈ۔

www.kitabnagri.com

مگر شاہ میں تو آپ میں پوری طرح سے انٹر سٹڈ ہوں شاہ میں نے جب سے آپ کو دیکھا ہے مجھے نہ دن کو سکون ہے نہ راتوں کو چین آپ مجھے بہت اچھے لگتے ہیں آپ کو لگ رہا ہو گا کہ میں شاید ایسی لڑکی ہوں جو ہر کسی سے اسی طرح سے کہتی پھرتی ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ قسم سے میری زندگی میں آنے والے آپ پہلے مرد ہیں۔ لڑکی شرم آنی چاہیے اپنی عمر دیکھو مجھ سے آدھی عمر کی ہو اور اپنی باتیں سنو اپنا نہیں تو کم سے کم اپنی گھر والوں کی عزت کا ہی خیال کر لو۔

شاہ میں نے ایسا بھی کیا کہہ دیا ہے آج کے ماڈرن دور میں اگر ایک لڑکی لڑکے کو پرپوز کرتی ہے تو اس میں بے شرمی والی بات تو کوئی بھی نہیں ہے۔ www.kitabnagri.com

ویری گڈ میں تو یہ بھول ہی گیا تھا کہ تم جس سوسائٹی سے تعلق رکھتی ہیں وہاں پر اس طرح کے پرپوز نائٹ کلبوں میں ایک دوسرے سے کوروز کیے جاتے ہیں۔ شاہ میں ایسی لڑکی نہیں ہوں میں سچ میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں۔

Kitab Nagri

یہ ڈائلاگ کتنوں کو بولا ہے اور کتنوں کو پاگل بنایا ہے شاہ کس طرح کی باتیں کر رہے ہیں۔ آپ مجھے ایسا سمجھتے ہیں میرب نم آنکھوں سے بولی۔ رومان شاہ کا یہ لیول نہیں ہے کہ وہ تم جیسیوں کو سمجھے جو خود سے کسی مرد کے پاس آکر اپنی محبت کی نمائش کریں۔

Posted On Kitab Nagri

رومال شاہ نے میرب کو بڑی حقارت بھری نظروں سے دیکھا۔ شاہ آپ میری محبت کی توہین کر رہے ہیں میرب کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گر رہے تھے۔۔ اگر دماغ لڑا کر غور سے سمجھو گی تو میں تمہاری بھی توہین کر رہا ہوں لڑکی۔ www.kitabnagri.com

شاہ میں ایسا کیا کروں کہ آپ کو میرے پیار پر یقین آجائے۔ ایسا کچھ بھی نہیں ہے جو کر کے تم رومان شاہ کے دل میں جگہ بنا سکو۔ اس لیے اپنا ٹائم مجھ پر ضائع مت کرو۔ شاہ آپ اتنے سنگ دل کیوں ہیں میرب روتے ہوئے اپنی ہتھیلیوں سے اپنے آنسو صاف کر رہی تھی۔

لڑکی تم اتنی بے شرم کیوں ہو شاہ اگر آپ مجھے نہیں ملے تو میں مر جاؤں گی۔ شوق سے مرو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ شاہ میں سچ میں مر کے دکھا دوں گی میری بات کو دھمکی مت سمجھو۔

www.kitabnagri.com

ہا ہا ہا وہ تنزیہ ہنستا ہوا اپنے ٹیبل سے اپنی گاڑی کی چابی اٹھا کر روم سے باہر چل دیا اور میرب روتے ہوئے اپنے آنسو کو بڑی بے دردی کے ساتھ صاف کرتی ہوئی اس کے آفس سے بھاگتی ہوئی نکل کر نیچے اپنی گاڑی میں آکر بیٹھ گئی میرب کی اتنی توہین آج سے پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

oooooooo

بیگم کیا بات ہے آج کل ہماری بیٹی کی اور لڑائی جھگڑوں کی آواز کیوں نہیں کرتے آرہی ملک زیر اپنی بیگم سے اپنی بیٹی میرب کا پوچھ رہے تھے۔

پتہ نہیں کافی دنوں سے بہت چپ چپ ہے اور روم سے بھی باہر بہت کم آتی ہے۔ پوچھتی ہوں تو کچھ بتاتی بھی نہیں ہے اب تو پچھلے پانچ دن سے یونیورسٹی بھی نہیں جارہی۔

اگر پوچھتی ہوں کہ یونیورسٹی کیوں نہیں جارہی ہو تو بولتی ہے کہ طبیعت خراب ہے اگر ڈاکٹر کے پاس لے جانے کا کہتی ہوں تو جاتی نہیں ہے۔

www.kitabnagri.com

میری باتوں سے چڑ کر دروازہ اندر سے بند کر لیتی ہے میں تو خود بھی میرب کے بیسیویئر کو لے کر بہت پریشان ہوں مجھے سمجھ نہیں آرہا کیا کروں اس لڑکی کا۔

Posted On Kitab Nagri

کبھی تو چیخ چیخ کر گھر سر پہ اٹھالیتی ہے اور کبھی اتنی چپ ہو جاتی ہے کہ مجھے پریشانی ہونے لگتی ہے۔
رفت بیگم بہت ہی پریشانی سے ملک زبیر کو بتا رہی تھی۔

بیگم آپ ماں ہیں اس کی اگر اس سے کوئی پریشانی ہے تو جاننے کی کوشش کریں کہ آخر ہماری بیٹی
پریشان کیوں ہے۔ ملک صاحب آپ کو کیا لگتا ہے کہ میں نے کوشش نہیں کی ہوگی۔

مگر وہ اپنے منہ سے کچھ بولے تب نہ۔ آپ میرب کی دوستوں سے بات کریں شاید ان کو پتہ ہو شاید
یونیورسٹی میں کوئی لڑائی جھگڑا ہو جس کی وجہ سے وہ یونیورسٹی نہ جا رہی ہو۔ جی میں آج صبا اور سارا
سے بات کرتی ہوں۔

Kitab Nagri

میرب کب سے موبائل سکرین پر رومان شاہ کی تصویر دیکھ کر روئے جا رہی تھی۔ شاہ آپ کیوں کرتے
ہیں مجھ سے اتنی نفرت کیا کمی ہے مجھ میں شاہ ایک بار بتا کر تو دیکھیں۔

Posted On Kitab Nagri

میرب اپنے اندر سے ہر کمی نکال کر خود کو آپ کے قابل بنالے گی وہ روتے ہوئے تصویر سے باتیں کر رہی تھی۔ شاہ کیسے بتاؤں آپ کو کہ میں آپ سے کتنا پیار کرتی ہوں۔ کب آپ مجھے میری جان سے بھی زیادہ عزیز ہو گئے میرب کو تو خود بھی پتہ نہیں چلا۔۔

میں آپ کے لیے کسی بھی حد سے گزر جاؤں گی شاہ سوتی ہوں تو میری آنکھوں میں آپ کے خواب ہوتے ہیں جاگتی ہوں تو میری آنکھیں صرف آپ کو دیکھنا چاہتی ہیں آپ نے ہستی کھیلتی میرب کا کیا حال کر دیا ہے۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

وہ روتے ہوئے اپنی ہتھیلیوں سے رگڑ کر اپنے آنسوؤں صاف کر رہی تھی۔ تب ہی میرب کے موبائل پر صبا کا نمبر جگمگانے لگا صبا اور سارا کتنی بار اسے فون کر چکی تھی مگر میرب فون نہیں اٹھا رہی تھی۔

اب بھی صبا نے کوئی پانچویں بار جب فون کیا تو میرب نے فون کال اٹھائی تھی۔ ہیلو میڈم کہاں غائب ہو نہ حال نہ چال کچھ بھی نہیں بتا رہی ہو نہ کوئی میسج نہ کوئی واٹس نہ کوئی کال خیریت تو ہے۔

میڈم کن چکروں میں ہو صبا نے فون اون ہوتے ہی سوال پہ سوال پھینکنے شروع کر دیے۔ میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے اس لیے فون نہیں اٹھا رہی تھی۔

میرب نے بڑی اداسی بھری آواز سے صرف اتنا ہی کہا۔ میرب سچ بتاؤ تمہیں کیا ہوا ہے مجھے تمہاری طبیعت خراب نہیں کوئی اور مسئلہ لگ رہا ہے۔ کیا ہوا ہے اور تم یونی کیوں نہیں آرہی۔

Posted On Kitab Nagri

صبا کو سچ میں میرب کی فکر ہونے لگی تھی کیونکہ میرب جس انداز سے بات کر رہی تھی میرب کا تو یہ انداز ہی نہیں تھا بات کرنے کا۔ www.kitabnagri.com

وہ تو ہمیشہ تڑکتی پھڑکتی آواز سے بولتی تھی مگر اس وقت تو وہ سالوں کی بیمار لگ رہی تھی۔ میرب کیا بات ہے کوئی پریشانی ہے صبا نے فکر مندی سے پوچھا۔ نہیں سچ میں میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے اور پلیز فون بند کر دو میرے سر میں بہت درد ہے مجھ سے بات نہیں ہو رہی۔

میرب اس وقت کسی سے بات نہیں کرنا چاہتی تھی اس کے کان صرف رومان شاہ کی آواز سننا چاہتے تھے اس کی آنکھیں صرف رومان شاہ کو دیکھنا چاہتی تھی اور وہ دشمن جاں اسکا فون تک نہیں اٹھا رہا تھا۔

شاہ پلیز میرا فون اٹھائیں پلیز ایک بار میری بات سن لیں میرب نے یہ میسج کوئی 15 بار رومان شاہ کو سینڈ کیا مگر رومان شاہ کی طرف سے کوئی رپلائی نہیں آیا شاید وہ میرب کا نمبر بلاک لسٹ میں ڈال چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میرب کے روم کی صفائی کرنے کے لیے نوکرانی اندر آئی پہلے تو میرب اس پر چیخ کر اسے واپس جانے کے لیے بولنے لگی تھی۔

مگر پھر ایک دم سے اس کے دماغ میں خیال آیا۔ میرب نے اپنا رخ دوسری جانب موڑتے ہوئے اس سے پوچھا تھا کہ کیا اس کے پاس اس وقت فون ہے۔

جی بی بی جی ہے تم اپنا فون تھوڑی دیر کے لیے مجھے دے کر روم سے باہر جاؤ میرا فون کچھ پر اہم کر رہا ہے۔ مجھے ایک ضروری کال کرنی ہے جی بی بی جی نوکرانی نے جلدی سے اپنا فون میرب کے حوالے کرتے ہوئے روم کا دروازہ بند کر دیا اور خود باہر چلی گئی۔

اگر وہ رومان شاہ تھا تو یہ بھی میرب تھی جسے جو چیز پسند آجاتی اس کا پیچھا اتنی آسانی سے میرب کبھی نہیں چھوڑتی تھی۔

www.kitabnagri.com

اور یہاں تو بات اس کی محبت کی تھی تو کیسے اتنی آسانی سے پیچھے ہٹ جاتی۔

رومان شاہ آج سنڈے کے دن گھر پر موجود تھا اور اس وقت وہ اپنے بیڈ پر الٹا لیٹا ہوا نیند کے مزے لوٹ رہا تھا۔ کیونکہ چھٹی والا دن ہی رومان شاہ کو سکون میسر ہوتا تھا۔ کبھی کبھی تو اس کا چھٹی والا دن بھی بہت مصروف گزرتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مگر آج کوئی خاص کام نہیں تھا تو وہ آرام سے سو رہا تھا۔ فون کی بیل مسلسل بج رہی تھی تو رومان شاہ نے ناگواری سے فون کی طرف دیکھا۔ فون سکرین پر کوئی ان نون نمبر جگمگا رہا تھا۔

ہیلو رومان شاہ سپیکنگ۔ شاہ آپ کی آواز تو میں ہزاروں کی بھیڑ میں بھی پہچان سکتی ہوں بس آپ کے دل پر ہی میری سدا اثر نہیں کر رہی۔

یہ میرب کی آواز تھی رومان شاہ نے نیند کی خماری سے جاگتے ہوئے سیدھا ہو کر اپنا سر تکیے پر رکھا۔ رومان شاہ میرب کا نمبر تو بلاک لسٹ میں ڈال چکا تھا۔ اس لیے اسے اندازہ نہیں تھا کہ اس وقت فون پر میرب بھی ہو سکتی ہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

لڑکی تم میں کوئی شرم حیا ہے یا تم نے سب بچ کھائی ہے۔ میں نے تمہیں اتنا ذلیل کیا اور اپنے آفس سے نکال دیا تمہارا نمبر بلاک لسٹ میں ڈال دیا اور تمہیں ابھی تک یہ سمجھ نہیں آئی کہ مجھے تم میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اب تم یوں الگ الگ نمبروں سے مجھے فون کر کے خود کو میری نظروں میں اور گرا رہی ہو۔ یہ سب کر کے تمہیں کچھ بھی حاصل نہیں ہونے والا رومان شاہ ایک کانٹوں سے بھرا ہوا جھاڑ ہے جس کے جتنا قریب آؤ گی اتنا ہی زخمی ہو گی۔

تو کیوں جان بوجھ کر خود کو زخمی کرنا چاہتی ہو ایک مفلس سا مشورہ ہے کہ میرا پیچھا چھوڑو تمہیں تمہارے ہی سٹینڈر کے اپنے ہم عمر بہت اچھے لڑکے مل جائیں گے۔ تمہارا اور میرا کوئی جوڑ نہیں ہے۔

بچی ہو تم میرے سامنے سمجھی تم اس لیے پیار سے سمجھا رہا ہوں سمجھ جاؤ گی تو تمہارے لیے اور تمہارے گھر والوں کے لیے بہت بہتر ہو گا، تمہارا باپ ایک سلجھا ہوا انسان ہے تو کیوں اپنے باپ کی عزت کو اس طرح اچھال رہی ہو۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میری آواز سن رہی ہو تم یا بہری ہو گئی ہو۔ سن رہی ہوں چلو آپ نے کچھ بولا تو صحیح آپ کی آواز مجھے سننے کو تو ملی۔

اس لیے چپ چاپ آپ کی باتیں سن رہی تھی۔ افس لڑکی تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا تمہیں سمجھانا فضول ہے رومان شاہ فون بند کرنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ پلیز فون بند مت کرنا صرف ایک بار مجھ سے ملنے آجائیں میں وعدہ کرتی ہوں کہ اس سے باد کے بعد بھی اگر آپ کو میرے پیار پر یقین نہیں آیا تو میں دوبارہ کبھی آپ کو فون نہیں کروں گی یہ وعدہ ہے میرب ملک کا۔ www.kitabnagri.com

وہ سسکیوں کے ساتھ رو رہی تھی اور اس کی سسکیاں رومان شاہ کے کانوں تک بھی پہنچ رہی تھی لڑکی تمہیں سمجھ نہیں آرہا کیوں خود کی اتنی توہین کروا رہی ہو۔

آپ جتنی مرضی توہین کر لیں میری میں برا نہیں مانوں گی شاہ مگر شاہ پلیز ایک بار مجھ سے ملنے آجائیں اس کے بعد آپ کا جو بھی فیصلہ ہو گا میں مان لوں گی۔

www.kitabnagri.com

ٹھیک ہے میرے آفس میں آ جاؤ میں وہیں پر تمہارا ویٹ کروں گا مگر یہ بات میں تمہیں پہلے سے بتا دیتا ہوں کہ تمہاری باتوں کا مجھ پر کوئی بھی اثر نہیں ہونے والا۔ مگر لڑکی ملنے کے بعد تم اپنے وعدے پر کام رہنا اور آج کے بعد نا تو مجھے کال کرنا اور نہ ہی ملنے کے لیے بولنا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ میری طرف سے لاسٹ وارنگ ہے تمہارا باپ ایک بہت شریف اور سلیجھا ہوا انسان ہے صرف اس کی وجہ سے میں نے تم سے ملنے کے لیے حامی بھرنا ہے بھری ہے نہیں تو رومان شاہ کا یہ لیول نہیں ہے کہ وہ تم جیسی لڑکیوں کے ساتھ اپنی ملاقاتیں فکس کرتا پھرے۔

رومان شاہ کے کڑوے الفاظوں کو میرب نظر انداز کرتے ہوئے اٹھ کر تیار ہونے لگی تھی کیونکہ رومان شاہ نے ایک گھنٹے میں اسے اپنی آفس میں بلوایا تھا میرب کے لیے تو یہی کافی تھا کہ رومان شاہ نے اسے ملنے ملنے کی حامی بھری تھی۔

میرب نے چیز کی پیٹ کے ساتھ ایک خوبصورت ٹاپ نکالا اور اس پر لمبا گاؤن پہن کر کانوں میں پلین بالیاں پہنی اور ہائی ہیل کے ساتھ ہائی پونے کیے ہوئے آئینے میں خود کو نہار رہی تھی۔

ہونٹوں پر گہری لپسٹک لگائے ہوئے وہ کسی کا بھی دل نکلانے والی قاتل حسینہ لگ رہی تھی اس وقت ہاتھوں میں برسٹ پہن کر ہینڈ بیگ پہنے ہوئے آکر گاڑی میں بیٹھ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

دیکھتی ہوں شاہ آج میرے حسن سے آپ کیسے بچتے ہیں میرب کو اپنے حسن پر اپنی خوبصورتی پر بہت ناز تھا۔ اور آج وہ اپنی طرف سے اپنے حسن کو بہت پالش کر کے لے جا رہی تھی۔

اس کو ایسا لگتا تھا کہ رومان شاہ اس کے حسن کے آگے نرم پڑ جائے گا۔ میرب جب آفس میں پہنچی تو رومان شاہ پہلے سے آفس میں موجود تھا۔

جی فرمائیں کیا کہنا چاہتی ہیں آپ رومان شاہ بنا ٹائم ویسٹ کی ہے سیدھا مدے پر آگیا۔ شاہ کیا بیٹھنے کے لیے بھی نہیں بولو گے۔ نہیں کیونکہ میں تمہیں کسی بھی طرح کے جھوٹے وہم میں مبتلا نہیں کرنا چاہتا میں کچھ بھی ایسا نہیں کرنا چاہتا جس کو تم غلط رنگ دے کر میرے لیے عذاب بن جاؤ۔

شاہ میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں۔ پھر سے وہی بکو اس جو اتنی بار تم میرے ساتھ فون پر کر چکی ہو کچھ نیا بولنے کے لیے ہے تو وہ بولو۔ میں یہاں پر تمہاری یہ بکو اس سننے نہیں آیا۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ مجھے اپنی زندگی میں شامل تو کر کے دیکھیں آپ جیسا کہیں گے میں ویسی بن جاؤں گی آپ جیسے رکھیں میں ویسے رہ لوں گی۔ میرے خیال سے تم یہاں پر اسی ٹاپک پر بات کرنے کے لیے آئی ہو اور میرے اتنا پاس اتنا فضول ٹائم نہیں ہے۔

اس لیے میرے خیال سے مجھے چلنا چاہیے رومان شاہ اپنا فون اور گاڑی کی چابی کو اٹھاتے ہوئے ٹیبل کی دوسری طرف سے ہوتا ہوا باہر نکلنے لگا تھا کہ میرب بھاگتے ہوئے رومان شاہ کے پیچھے آئی اور دروازہ کھولنے سے پہلے ہی اس کا ہاتھ پکڑ کر کھڑی ہو گئی۔

شاہ آپ کو میری بات سننی ہو گی رومان شاہ نام ہے میرا اور مجھے اسی نام سے بلاؤ لڑکی۔ نہیں میں آپ کو صرف شاہ ہی بولوں گی۔

جب میرا پیار سب سے الگ ہے تو پھر میں آپ کا نام بھی سب سے الگ انداز سے ہی لوں گی۔

آپ کیوں مجھ سے اتنی نفرت کر رہے ہیں آپ مجھے سمجھنے کی کوشش تو کریں میں ایسی ویسی غلط لڑکی نہیں ہوں۔ میں دیکھ چکا ہوں کہ تم کیسی لڑکی ہو رومان شان اپنا ہاتھ چھوڑاتے ہوئے ناگواری سے اس کی ہاتھ پکڑنے والی حرکت کی طرف اشارہ کر کے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ مجھے صرف آپ کے دل میں تھوڑی سی جگہ چاہیے۔ دل میں یا بستر پر۔ شاہ آپ کو شرم نہیں آتی ایک لڑکی سے اس طرح کی بات کرتے ہوئے۔ شرم۔ یہ لفظ تم جیسی امیر زادیوں کے منہ سے اچھا نہیں لگتا۔ شاہ کسی کی محبت کو اتنا ذلیل نہیں کرتے کہ اس کی محبت ہی اس کے لیے سزا بن جائے۔ رومان شاہ کے لفظوں کے تیروں سے زخمی ہو کر وہ رو رہی تھی۔

یہ آنسوؤں کی بجلیاں کسی اور پہ گرانا۔ رومان شاہ وہ چٹان ہے جس پر تمہاری ان اداؤں کا کچھ بھی اثر نہیں ہونے والا۔ شاہ اگر کچھ رہ گیا ہے تو وہ بھی بول دو آج کوئی بھی حسرت اپنے دل میں باقی مت رہنے دینا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اتنا بھی ایڈیٹیوڈ کس بات کا ہے شاہ اگر آپ خوبصورت ہو تو میں بھی آپ سے کم نہیں اگر آپ امیر ہو تو میں بھی آپ سے کم نہیں تو پھر کس بات کی اتنی اکڑ ہے شاہ۔ ایک چیز کی کمی ہے میں غیرت مند ہوں اور تم بے غیرت۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ بس کر دو اتنے ہی تیر برساؤ جتنے میں برداشت کر سکوں رومان شاہ کے الفاظ میرب سے سنے نہیں جا رہے تھے۔ ایسا بھی میں نے کیا کر دیا صرف آپ کا ہاتھ ہی تو پکڑا ہے ایسا کون سا میں نے گناہ کر دیا کہ آپ نے مجھے بے غیرت ہونے کا خطاب دے دیا ہے۔

ہاں میں تو بھول ہی گیا کہ تمہارا جو سٹیٹس ہے وہاں پر کسی کا ہاتھ پکڑنا کسی کو گلے لگانا یا پھر کسی کو منہ لگانا بہت معمولی سی بات ہے۔

تم ایک کام کیوں نہیں کرتی چلو میرے ساتھ ایک رات گزار کر آجانا اس کے بعد تمہارے عشق کی آگ ٹھنڈی پڑ جائے گی اور پھر تم آرام سے کسی اپنے جیسے کے ساتھ شادی کر لینا۔

چٹاخ اپنی بکو اس بند کرو شاہ آپ نے مجھے اتنا گرا ہوا سمجھا ہے۔۔ مجھے بہت افسوس ہوا ہے یہ جان کر کہ آپ کی نظروں میں میری محبت کی یہ اوقات ہے۔

Posted On Kitab Nagri

لڑکی اپنی حد میں رہو اور اوقات کی بات تو تم کرو ہی مت رومان شاہ اپنے منہ پر تھپڑ پر برداشت نہیں کر پارہا تھا۔ اگر وہ لڑکی نہ ہوتی تو اس ایک تھپڑ کے بدلے نہ جانے کتنے تھپڑ اب تک وہ اس کے منہ پر رسید کر چکا ہوتا۔

مگر اس کی غیرت یہ گوارا نہیں کرتی تھی کہ وہ ایک لڑکی پر ہاتھ اٹھاتا مگر غصے سے اس کا چہرہ لال سرخ ہو رہا تھا۔ میرب روتی ہوئی آفس سے نکل کر اپنے آنسوؤں کو اپنی ہتھیلی کی پشت سے رگڑتے ہوئے صاف کر کے گاڑی میں بیٹھ گئی۔ اور ڈرائیور کو چیختے ہوئے گھر چلنے کو کہا۔

oooooooooooo

بی بی جی میرب بی بی روتے ہوئے آئی ہیں اور اپنے کمرے میں چلی گئی۔ نوکرانی نے آکر رفت بیگم کو کمرے میں اطلاع دی۔

www.kitabnagri.com

رفت بیگم بھاگ کر اپنے روم سے باہر آئی اور نوکرانی کے ساتھ میرب کا دروازہ کھٹکھٹانے لگی مگر میرب نہ تو کوئی آواز دے رہی تھی اور نہ ہی وہ دروازہ کھول رہی تھی رفت بیگم کو بہت پریشانی ہونے لگی کہ آخر ایسا کیا ہو گیا کہ میرب نے اندر سے دروازہ بند کر رکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیونکہ میرب نے آج سے پہلے اس طرح کی حرکت نہیں کی تھی۔
شاہ کیوں آپ مجھ سے پیار نہیں کر سکتے شاہ کیوں آپ اتنے سنگ دل ہیں شاہ جتنی باتیں آپ نے مجھے
سنائی ہیں۔ میرب تو اتنی باتیں سننے کی عادی ہی نہیں۔

میں کیا کروں میں اپنے دل کے ہاتھوں سے مجبور ہوں شاہ مجھ سے نہیں جیا جاتا آپ کے بنا۔ شاہ میں مر
جاؤں گی میرب اس وقت اپنے حواسوں میں نہیں تھی۔
رومان شاہ کی باتوں نے اسے اتنا لہو لہان کر دیا تھا کہ اب وہ اپنی جان لینے پر آمادہ تھی۔
اس نے اپنے روم کی ٹیبل پر رکھے ہوئے فروٹ کی ٹوکری سے چھری اٹھائی اور رومان شاہ کی باتیں خود
سے کرتے ہوئے اپنی ایک کلائی کاٹی لی۔

www.kitabnagri.com

بیڈ کے پاس زمین پر بیٹھ گئی۔ اپنے آپ سے باتیں کرتے کرتے اس نے اپنی دوسری کلائی بھی کاٹ
لی دیکھ لو شاہ آپ کو لگتا تھا نا کہ میں مذاق کر رہی ہوں میں آپ کو دھمکیاں دے رہی ہوں اب دیکھیں
میرب سچ میں آپ کے لیے مر سکتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ خود سے باتیں کرتے ہوئے اپنے ہاتھ پر اسی چاقو کی نوک سے خون سے رومان شاہ لکھ رہی تھی۔ نیچے گرتا ہوا خون قطروں سے لکیر کی صورت اختیار کر گیا۔ میرب کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا وہ روم شاہ کا نام لیتے لیتے بے ہوش ہو گئی۔

شاہ میر گھر گھر آؤ میرب اپنے کمرے کا دروازہ نہیں کھول رہی اور تمہارے پاپا کی ایسی کنڈیشن نہیں ہے کہ انہیں کچھ بھی بتایا جائے وہ اس وقت نیند کی دوائی لے کر سو رہے ہیں۔

رفت بیگم بہت ہی ڈری ہوئی اور گھبرائی ہوئی آواز سے اپنے بیٹے کو فون کر کے انفارم کر رہی تھی۔ ماما ایسا بھی کیا ہوا ہے کہ میرب نے دروازہ بند کر لیا۔ کیا آپ نے یا پاپا نے اسے کچھ بولا ہے۔ شاہ میر اپنی ماں سے بات کرتے ہوئے بھاگتا ہوا اپنی جیب میں آکر بیٹھ گیا اور فون کان سے لگائے ہوئے اپنی ماں سے بہت ناراض ہو کر پوچھ رہا تھا۔

شاہ میر وہ بہت دنوں سے ڈسٹرب تھی مجھے نہیں پتہ کہ کیا بات ہے میں نے اس کی دوستوں سے بھی پوچھا تھا مگر کسی کو کچھ نہیں پتہ کہ میرب پریشان کیوں ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اور ماما یہ بات آپ مجھے اب بتا رہی ہیں آپ کو مجھے انفارم کرنا چاہیے تھا۔ شامیر اپنی ماں سے غصے سے بول رہا تھا۔

شاہ میر بیٹا مجھے لگا کہ تم کام پر ہو تو میں تمہیں ڈسٹرب نہیں کروں مجھے یہ تو آئیڈیا ہی نہیں تھا کہ میرب طرح سے دروازہ بند کر کے بیٹھ جائے گی۔

اما آپ دروازہ کھلوانے کی کوشش کریں۔ اگر اس نے دروازہ بند کیا ہے تو وہ خود کو کوئی نقصان نہ پہنچا لے۔ شاہ میر اپنی بہن کے لیے اس وقت بہت پریشان تھا اس کا پولیس والا دماغ سے بار بار یہ الرٹ کر رہا تھا کہ میرب کے ساتھ کوئی بڑی پرابلم ہے۔۔

ہاں ہاں بیٹا میں دروازہ کھلوانے کی کوشش کرتی ہوں اصل میں اس نے اندر سے دروازے کو لاک کیا ہوا ہے جس کی وجہ سے میں ایکسٹرا کی سے بھی دروازہ نہیں کھول پارہی۔

میرب بیٹا پلیز دروازہ کھلو یا آواز دے کر ہمیں بتاؤ کہ تم ٹھیک ہو میرب کی ماں میرب کو آوازیں لگا رہی تھی۔ مگر اندر سے کوئی بھی آواز نہ آنے پر اب رفت بیگم رونے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

آدھے گھنٹے کے سفر کو شامیر نے 15 منٹ میں طے کر لیا اور وہ جیسے ہی اپنے گھر کے اندر داخل ہوا اندر سے کافی شور شرابے کی آوازیں آرہی تھیں۔

میرب کو مسلسل اس کی ماں آوازیں دے رہی تھی مگر اندر پوری طرح سے خاموشی چھائی ہوئی تھی شاہ میر سب کو پیچھے کرتے ہوئے اپنے کاندھے سے دروازے کو مارتے ہوئے دروازہ کھولنے لگا آخر وہ ایک پولیس والا تھا۔ www.kitabnagri.com

اسے بند دروازے کھولنے کا بہت اچھی طرح سے ایکسپیرینس تھا تقریباً تین بار اپنا کاندھا مارنے سے شاہ میر نے دروازہ کھول لیا اور شامیر اور رفت بیگم ایک ساتھ کمرے میں داخل ہوئے مگر اندر کا منظر دیکھ کر تورفت اور شامیر کی توجان ہی نکل گئی تھی۔

بیڈ کے پاس زمین پر لیٹی ہوئی میرب کی دونوں کلاسیاں کٹی ہوئی تھی اور اس کے خون سے فرش کا کافی حصہ لال ہوا پڑا تھا۔ رفت بیگم اونچی آواز سے رونے لگی۔ شامیر نے جلدی سے نیچے جھک کر اپنی بہن کو اپنی گود میں اٹھایا اور بھاگتا ہوا سیڑھیوں سے نیچے اتر۔

Posted On Kitab Nagri

میرب کو گاڑی میں ڈال کر اس سے ہاسپٹل لے یا۔ ڈاکٹر فورن میرب کو اپریشن تھیٹر میں لے گئے کوئی اور پیشنت ہوتا تو پہلے پولیس کی کارروائی کی جاتی مگر اس وقت وہ فل یعنی فارم میں اون ڈیوٹی خود اے سی پی کھڑا تھا تو اس لیے ڈاکٹر سے فورن میرب کو اپریشن تھیٹر میں لے گئے۔

ڈاکٹر کافی دیر کے بعد جب اپریشن تھیٹر سے باہر آیا تو ڈاکٹر نے اے سی پی شامیر کو یہ بتایا کہ ان کی بہن نے اپنی طرف سے کوئی کسر نہیں چھوڑی اپنی جان لینے کی مگر شاید یہ اللہ کا کرشمہ ہے یا اس کے ماں باپ کی دعائیں کہ آپ وقت پر اسے ہاسپٹل لے کر آگئے اور آپ نے جو ان کے ہاتھوں پر کپڑا باندھا تھا اس سے بھی فون کے بہاؤ میں کافی کمی رہی۔ آپ اللہ کا شکر ادا کریں کہ ان کی جان بچ گئی ہے۔

مگر ڈاکٹر نے کچھ اور بھی کہا تھا جسے سن کر شامیر بہت حیران ہوا کیونکہ اسے اس بارے میں کچھ بھی پتہ نہیں تھا۔ ڈاکٹر شاہ میر کو اپنے ساتھ لے کر آئی سی یوروم میں آگیا۔

جہاں پر میرب اس وقت بے ہوش پڑی ہوئی تھی اس کے ہاتھوں پر بینڈج لگے ہوئے تھے اس وقت اسے بلند لگایا جا رہا تھا ڈاکٹر نے شاہ میر کو میرب کے بازو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کچھ دکھایا اور پوچھا کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ کس کا نام ہے۔

Posted On Kitab Nagri

میرب کی کلائی پر اسی کے خون سے رومان شاہ لکھا ہوا تھا۔ اور بہت ساری جگہوں پر خالی شاہ بھی لکھا ہوا تھا۔

شاہ میر نے نامیں سر ہلایا کہ اسے اس بارے میں کچھ پتہ نہیں ہے۔ تو پھر سر آپ پتہ کیجئے کیونکہ ان کی خود خوشی کا ریزن یہی شخص ہے۔

اور جس طرح سے انہوں نے خود کشی کرنے کی کوشش کی ہے اگر خدا نخواستہ یہ اس طرح کی کوشش دوبارہ کرتی ہیں تو ان کی جان بچانا بہت مشکل ہو جائے گی۔

شاہ میر نے میرب کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بڑی محبت بھری نظروں سے اپنی چھوٹی بہن کو دیکھا جس کو اس نے بڑی دعاؤں اور ماں باپ کے ساتھ ضد کر کے خدا سے لیا تھا۔ میرا بچہ ایسا کیا تھا جو آپ کا بھائی آپ کو لا کر نہیں دے سکتا تھا آپ ایک بار اپنے بھائی سے کہہ کر تو دیکھتی۔

آپ کا بھائی اپنی جان پر کھیل کر بھی آپ کی خوشیاں لے کر آجاتا آپ کے لیے۔ مگر آپ نے تو اپنا دکھ اپنے تک ہی محدود رکھا میں تو اپنی گڑیا کو چھوٹا ہی سمجھتا رہا۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے پتہ ہی نہیں چلا کہ کب میری گڑیا اتنی بڑی ہو گئی کہ اس نے اپنی زندگی ہی داؤ پر لگا دی شمیر نم آنکھوں سے اپنی بہن کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے سوچوں میں ساری باتیں سوچتا ہوا۔ آئی سی یو روم سے باہر آیا۔

میرب کیسی ہے شمیر جیسے ہی وہ نگہداشت روم سے باہر آیا تو اس کی ماں فوراً شمیر کے پاس آکر اپنی بیٹی کا حال دریافت کر رہی تھی۔

مامارومان شاہ کون ہے شاہ میر نے اپنی ماں کی بات کا جواب دیے بنا سوال کیا بیٹا رومان شاہ سے میرب کا کیا تعلق ہے۔ میں پوچھ رہی ہوں کہ میرب کیسی ہے۔ میں بھی تو یہی پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ مامارومان شاہ کون ہے اور میرب کا اس سے کیا تعلق ہے۔
www.kitabnagri.com
شاہ میر بیٹا۔ رومان شاہ تمہارے پاپا کا کوئی بزنس کلائنٹ ہے۔

اور میرب اس سے کہاں ملی شاہ میر نے اگلا سوال کیا۔ مجھے نہیں پتہ شاہ میر میں اس بارے میں کچھ بھی نہیں جانتی۔

Posted On Kitab Nagri

ماما بہت ہی افسوس کی بات ہے کہ آپ اپنی اکلوتی بیٹی سے اتنی غافل تھی کہ اس کی زندگی میں کیا چل رہا ہے۔

آپ کو پتہ نہیں تھا شاہ میر نے ناراض ہو کر اپنی ماں کی طرف دیکھا۔ شاہ میر مجھے بتاؤ گے کہ مسئلہ کیا ہے نہیں ابھی آپ کو میں کچھ بھی نہیں بتا سکتا اب تو پہلے میں مسئلے کی تہہ تک پہنچوں گا اس کے بعد ہی آپ کو کچھ بتاؤں گا۔

میرب اب خطرے سے باہر ہے آپ میرب کا خیال رکھیں میں تھوڑی دیر میں واپس آتا ہوں مجھے کچھ ضروری کام ہے۔ اور گھر فون کر کے سب نوکروں کو یہ انفارم کر دو کہ پاپا تک یہ خبر نہیں پہنچنی چاہیے کچھ بھی بول دیں کہ آپ لوگ کہیں باہر گئے ہیں یا کچھ بھی باقی کا پلان میں واپس آکر بنالوں گا مگر پاپا تک میرب کی خبر نہیں پہنچنی چاہیے ان کا دل برداشتہ نہیں کر پائے گا۔ شاہ میر اپنی جیب نکال کر سیدھا اپنے تھانے پہنچا۔

شاہ میر نے اپنے کانسٹیبل کو بلوایا۔ کانسٹیبل نے آکر شاہ میر کو سیلیوٹ مارا حیدر پانچ منٹ کے اندر مجھے اس بندے کی پوری انفارمیشن نکلوا کر دو۔

Posted On Kitab Nagri

سرجی یہ کیا بہت بڑا مجرم ہے۔ حیدر جتنا کہا ہے اتنا کرو آج کے دن مجھ سے کوئی بھی فضول سوال مت کرنا حیدر شاہ میر کے پولیس اسٹیشن میں کانسٹیبل تھا جس کو بہت شوق تھا فضول سوال کرنے کا اور اپنی بے عزتی کروانے کا۔ www.kitabnagri.com

اس لیے اسے شمیر نے الرٹ کیا کہ آج کے دن وہ کسی بھی طرح کا سوال نہ کرے کانسٹیبل سر کو ہلاتے ہوئے چلا گیا اور دس منٹ کے اندر شامیر کے سامنے رومانس شاہ کا پورا بائیو ڈیٹا لے کر آیا

- سرجی یہ ایک بہت ہی بڑا بزنس مین ہے اس نے بہت ہی کم عرصے میں اپنا ایک بہت بڑا اور مضبوط بزنس امپائر کھڑا کیا ہوا ہے اور سرجی اس کی ایک ماں اور ایک بہن ہے اور یہ بندہ اپنی ماں اور بہن سے بہت پیار کرتا ہے۔ www.kitabnagri.com

حیدر انفارمیشن اس طرح سے سنارہا تھا جیسے وہ کوئی نیوز اینکر ہو اور نیوز پڑ کر سنارہا ہو۔ اس کی بہن اس سے 10 سال چھوٹی ہے اور ان تینوں کے علاوہ گھر میں اور کوئی نہیں ہے سوائے نوکروں کے۔

Posted On Kitab Nagri

حیدر تمہارے ذمے جو میں نے کام لگایا ہے تم اپنے ساتھ کچھ بندے لے کر جاؤ اور اس کام کو سرانجام دو کام میں کسی قسم کی کوتاہی میں برداشت نہیں کروں گا۔ اور اپنے ساتھ سکینہ بی بی کو ضرور لے کر جانا۔ لڑکی کو ہاتھ صرف سکینہ بی بی ہی لگائے گی اگر کسی اور نے لڑکی کو ٹچ کیا تو جان لے لوں گا اور اپنے ساتھ کچھ لیڈیز اہلکار بھی لے کر جانا۔ شامیر حیدر کو آرڈر دیتا ہوا پولیس اسٹیشن سے باہر نکلا۔

اور اپنی جیب نکالی اور سیدھا رومان شاہ کے آفس پہنچ گیا۔ شاہ میر سیدھا رومان شاہ کے روم کی طرف بڑھ رہا تھا کہ دلاور راستے میں آیا اور پوچھنے لگا سر آپ یوں بنا پوچھے اندر نہیں جاسکتے۔

میرے خیال سے میری یونیفارم دیکھ کر مجھے لگتا نہیں کہ تمہیں بتانا پڑے گا کہ میں ایک آفیسر ہوں اور تم مجھے اس طرح سے روک نہیں سکتے شاہ میر نے جب دلاور کو آنکھیں دکھائیں تو اس کی دبنگ پر سنلٹی دیکھ کر دلاور چپ کر کے پیچھے ہٹ گیا۔

اور شامیر دروازہ کھول کر سیدھا رومان شاہ کے آفس کے اندر داخل ہوا جہاں پر رومان شاہ اپنے لیپ ٹاپ پر نظر جمائے ہوئے کچھ کام کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ پولیس والے ہیں تب بھی آپ کو کسی کے روم میں آنے سے پہلے اجازت طلب کرنی چاہیے رومان شاہ باہر سے آتی ہوئی آوازیں سن چکا تھا۔ اور ویسے بھی میں آپ کا مجرم نہیں ہوں جو آپ اس طرح کے تیور میرے آفس میں آکر دکھائیں۔

اگر وہ اے سی پی تھا تو سامنے بھی رومان شاہ تھا جو اس وقت اپنے پیروں پر اتنی مضبوطی سے کھڑا تھا کہ اسے کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں تھی۔

میں تم سے جھگڑا کرنے نہیں آیا اس لیے آرام سے بیٹھ کر میری بات سنو اے سی پی اسی کرسی کو کھینچتے ہوئے رومان شاہ کے سامنے بیٹھ گیا۔
جی فرمائیں رومان شاہ نے آئی برواٹھا کر بہت لمبی ٹیوڈ سے کہا۔

ایسا نہیں کہ رومان شاہ مہمان نواز نہیں تھا رومان شاہ اچھوں کے ساتھ بہت اچھا تھا اور رومان شاہ کی مہمان نوازی تو بہت مشہور تھی مگر جس لمبی ٹیوڈ سے شاہ میر نے دلاور سے بات کی تھی اس کی وجہ سے رومان شاہ کا پارہ کافی ہائی ہو گیا۔

Posted On Kitab Nagri

تمہاری وجہ سے میری بہن نے اپنی جان لینے کی کوشش کی ہے۔ میں آپ کی بات سمجھا نہیں پلیر ایکسپلین کریں گے۔ رومان شاہ کو سمجھ نہیں آیا۔ کہ شاہ میر کس کے بارے میں بات کر رہا ہے۔ کیونکہ رومان شاہ اور شاہ میر ملک کی یہ پہلی ملاقات تھی۔ رومان شاہ کو تو یہ بھی نہیں پتہ تھا کہ شاہ میر ملک زبیر کا بیٹا ہے۔

میرب ملک کے بارے میں بات کر رہا ہوں بہن ہے وہ میری اور میرا تعارف بھی میں کروادوں اے سی بھی شاہ میر ملک زبیر ملک کا بڑا بیٹا۔

رومان شاہ کو تھوڑا دھچکا لگا تھا یہ بات سن کر کہ میرب نے خود کشی کرنے کی کوشش کی مگر اس نے اپنے چہرے پر کوئی بھی تاثرات واضح ہونے نہیں دیے۔

میرے خیال سے اے سی پی صاحب یہ تو آپ اپنی بہن سے جا کر پوچھیں کہ اس نے خود کشی کرنے کی کوشش کیوں کی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

میں نے تو آپ کی بہن کو بہت سمجھانے کی کوشش کی کہ وہ اپنے گھر والوں کی عزت سنبھال کر اپنے گھر میں رکھے۔ اور اس طرح کی کوئی حرکت نہ کرے آپ میری طرف سے بے فکر رہو میں نے آپ کی بہن کو کوئی جھوٹا دلاسا نہیں دلایا۔ اور نہ ہی میں اس میں انٹر سٹڈ ہوں۔۔۔

رومان شاہ میری بہن ابھی بہت چھوٹی اور معصوم ہے اس نے اپنے بچپن میں اپنی جان لینے کی کوشش کی ہے میں تمہارے پاس ایک گزارش لے کر آیا ہوں کہ تم میری بہن سے نکاح کر لو۔ اگر انٹر سٹڈ نہیں تھے تو ہو جاؤ۔ کیونکہ جس طرح سے میری بہن نے تمہارے لیے اپنی جان لینے کی کوشش کی ہے

www.kitabnagri.com-

وہ اس طرح کا پاگل پن دوبارہ بھی کر سکتی ہے اور اس سے میری بہن کی جان بھی جاسکتی ہے اور میں اپنی بہن سے بہت پیار کرتا ہوں۔

www.kitabnagri.com

اور اگر میں نکاح نہ کروں تو۔۔۔ تو پھر میں اپنی بہن کی خوشیوں کے لیے کچھ بھی کر سکتا ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ تجھے میری بہن سے ہر صورت میں نکاح کرنا پڑے گا۔۔۔ کیوں تیرے باپ کا راج ہے جو تیرے کہنے پر تیری بہن کے ساتھ نکاح کروں۔ بکواس بند کرو رومان شاہ میرے باپ پر مت جانا۔۔۔ وہ رومان شاہ کے سر پر گن تانے ہوئے کھڑا تھا۔

اے سی پی اس کھلونے کو پیچھے کر اس سے کسی اور کو ڈرانا۔۔۔ رومان شاہ نے ایسے کھلونے بہت دیکھے ہیں مجھے اس سے ڈرانے کی کوشش مت کرو۔۔۔ میری بہن زندگی اور موت کے بیچ میں جھول رہی ہے نکاح تو تجھے ہر صورت کرنا پڑے گا۔ ہا ہا ہا چل پھر کروا کے دیکھا میں بھی تو دیکھوں کہ بنا رومان شاہ کی مرضی کے تو نکاح کیسے کرواتا ہے۔ رومان شاہ اب اپنی ضد پر آگیا تھا۔

۔ رومان شاہ سنا ہے کہ تیری بہن بہت خوبصورت اور معصوم ہے۔۔۔ کہنے میں تجھے جان سے مار دوں گا اگر میری بہن کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھا تو رومان شاہ نے اے سی پی کو گریبان سے پکڑتے ہوئے چلا کر کہا۔

Posted On Kitab Nagri

چلا مت رومان شاہ جتنا تو اپنی بہن سے پیار کرتا ہے اتنا ہی میں بھی اپنی بہن سے پیار کرتا ہوں۔ تیری وجہ سے میری بہن زندگی اور موت کے بیچ میں جھول رہی ہے۔ اے سی پی شامیر بھی چلاتے ہوئے اس کا گریبان پکڑے کھڑا تھا دونوں اپنی اپنی بہنوں کے لیے جان دینے کو تیار دے۔

تمہاری بہن میری وجہ سے نہیں اپنی کم عقلی کی وجہ سے زندگی اور موت کے بیچ میں جھول رہی ہے اگر وقت پر اسے صحیح اور غلط کا فرق سمجھایا ہوتا تو آج نوبت یہاں تک نہیں آتی۔

کہنے تو اس سب میں میری بہن کو مت گھسیٹ دوبارہ اپنی گھٹیا زبان سے میری بہن کا نام بھی مت لینا۔ کہاں تو رومان شاہ۔ شاہ میر پر تنزیہ ہنس رہا تھا اور کہاں اس وقت اس کی آنکھوں میں خون اتر اہوا تھا۔

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ہا ہا ہا اب شامیر ہنسا تھا رومان شاہ تمہاری بہن میرے قبضے میں ہے اب تو پہلے میری بہن سے آکر نکاح کر اس کے بعد اپنی بہن سے ملنا۔۔ یہ الفاظ نہیں تھے رومان شاہ کو ایسے لگا جیسے اس کے پورے وجود پر کسی نے پٹرول پھینک کر آگ لگا دی ہو۔

کمینے اپنی بکو اس بند کر اور اگر یہ تو نے مذاق کیا ہے تو انتہائی گھٹیا مذاق تھا۔ رومان شاہ۔ اے سی پی کو گریبان سے پکڑتے ہوئے اسے اپنے آفس کی ٹیبل پر دبائے ہوئے کھڑا تھا۔ اے سی پی نے دوسرے ہاتھ سے داؤ کھیلتے ہوئے رومان شاہ کو نیچے کر دیا خود اوپر آگیا۔

رومان شاہ سمجھنے کی کوشش کر تیرے پاس اور کوئی چارہ نہیں ہے سوائے اس کے کہ تو میری بہن سے نکاح کرے کیوں کہ اگر تیری بہن کے اغوا ہونے کی خبر باہر آئی تو بدنامی تمہاری بہن کی بھی ہوگی۔ میرے خیال سے تو اتنا بے وقوف تو نہیں ہے کہ اپنی بہن کی بدنامی ہونے دے۔ اب تمہارے ہاتھ میں ہے کہ تم اپنی بہن کی بدنامی ہونے سے بچالو۔ لڑکیوں کی عزت کتنی نازک ہوتی ہے اتنا تو جانتے ہو گے۔

Posted On Kitab Nagri

کتے میں کیسے یقین کر لوں کہ میری بہن تمہارے قبضے میں ہے کیونکہ میری بہن تیری بہن کی طرح آوارہ نہیں ہے اور نہ ہی وہ گھر سے باہر جاتی ہے۔۔

۔ رومان شاہ اپنی زبان کو لگام دے میری بہن کے بارے میں غلط بولا تو میں تیری زبان کھینچ لوں گا شاہ میر کی آواز پورے آفس میں گونج رہی تھی۔

اور رہی اس بات کا ثبوت دینے کی کہ تیری بہن میرے قبضے میں نہیں ہے تو تیری یہ غلط فہمی ابھی دور کرتا ہوں۔

Kitab Nagri

اے سی پی نے اپنے موبائل سے ایک نمبر ڈائل کیا اور فون کو سپیکر پر ڈال دیا کچھ دیر بعد ایک عورت کی بھاری سی آواز سنائی دی۔

سکینہ بی بی لڑکی سے بات کرواؤ اس کا بھائی بات کرنا چاہتا ہے۔ لے کر اپنی بہن سے بات اے سی پی نے رومان شاہ کے آگے فون کیا تو رومان شاہ نے کھا جانے والی نظروں سے فون کو غصے سے پکڑا۔

Posted On Kitab Nagri

ہیلو مرہا۔۔ بھائی بھائی ان لوگوں نے مجھے زبردستی مال سے اپنی گاڑی میں بٹھالیا ہے۔ بھائی آپ مجھے لے جائیں مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔ مرہا کی ڈری اور سہمی اور روتی ہوئی آواز رومان شاہ کے کانوں میں پڑی تو رومان شاہ کے کلیجے میں آگ لگ گئی۔

مرہا بہت ڈر پوک سی لڑکی تھی رومان شاہ تو گھر میں اس کے ساتھ اونچی آواز سے بات تک نہیں کرتا تھا۔ کیونکہ وہ اونچی آواز سے بہت گھبراتی اور ڈر جایا کرتی تھی۔

مرہا میرا بچہ گھبرانا نہیں آپ نے۔ آپ کا بھائی آپ کو آکر لے جائے گا۔ بھائی پلیز جلدی آجائیں مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔ آپ نے ڈرنا نہیں ہے آپ کا بھائی ہے نارومان شاہ اپنی بہن کو تسلی دے رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

رومان شاہ اپنی بہن سے کتنا پیار کرتا ہے اس کی تڑپ اس کے چہرے سے صاف نظر آرہی تھی۔ شاہ میر کے دل کو تسلی ہوئی کہ اب اس کی بہن کی زندگی خطرے سے باہر ہے کیونکہ وہ اپنے منصوبے میں کامیاب ہو چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ کا بائیو ڈیٹا نکلوا کر وہ اتنا تو وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ بندہ کسی بھی چیز سے ڈرنے والا نہیں اس کی کمزوری اس کی ماں اور بہن ہے شاہ میر نے اسی کمزوری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی بہن کی زندگی کا سودا رومان شاہ سے کر لیا۔۔

چلو رومان شاہ باقی کی بات نکاح کے بعد ہوگی اے سی پی نے رومان شاہ کے ہاتھ سے فون لے کر بند کر کے اپنی جیب میں ڈال لیا تھا۔ www.kitabnagri.com

○○○○○○

ویسے افسوس ہے اے سی پی مجھے تیری سوچ پر تو بجائے کہ اپنی بہن کو سمجھاتا مگر میں تجھ سے سمجھانے کی امید ہی کیوں کر رہا ہوں۔ اگر تو سمجھانے کے لائق ہوتا تو آج یہ نوبت ہی نہیں آتی اپنی بہن کی اگر اچھی پرورش کی ہوتی تو آج تجھے یہ سب بے غیرتیاں کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔

رومان شاہ حد میں رہا اگر حد سے بڑھے گا تو حدود سے باہر نکلنا مجھے بھی آتا ہے۔ اگر تو میری بہن کی پسند نہ ہوتا تو میں تجھے ابھی بتا دیتا کہ ایسی پی شاہ میر کس چیز کا نام ہے۔ اگر دوبارہ اپنی زبان سے میری بہن کے لیے کوئی غلط الفاظ نکالا تو خدا کی قسم تمہارے حلق سے زبان باہر کھینچ لوں گا اے سی پی شاہ میر

Posted On Kitab Nagri

دھاڑا تھا۔ میں بھی تجھے جان سے مار ڈالوں گا اگر میری بہن کو کوئی تکلیف ہوئی تو وہ بھی رومان شاہ تھا اے سی پی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ہوئے کھڑا تھا۔

یہ تو اب تجھ پہ ڈیپنڈ کرتا ہے کہ تو اپنی بہن کو تکلیف دینا چاہتا ہے یا نہیں۔ رومان شاہ مجھے میری بہن کی خوشیاں چاہیے جو تم سے جڑی ہوئی ہیں تم میری بہن سے نکاح کر لو اور میری بہن کی زندگی بچالو۔ تو میں بدلے میں تمہاری بہن کو باحفاظت تم تک پہنچا دوں گا اے سی پی نے رومان شاہ کے سامنے اپنی ڈیل رکھی تھی۔ میں تمہاری یہ گھٹی بات کبھی بھی نہیں مانوں گا۔ میں نہ آج تمہاری بہن سے نکاح کروں گا نہ کل نہ قیامت تک مجھے تمہاری بہن میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔ اور تمہاری نہ ہی تمہاری بہن کی کم عقلی کی سزا بھگتنا چاہتا ہوں ساری زندگی اس کو اپنے گلے کا طوق بنا کر۔ رومان شاہ حد میں رہ کتنی بار کہا ہے کہ میری بہن کے بارے میں سوچ سمجھ کر بول اپنی جان سے بھی زیادہ پیار کرتا ہوں اپنی بہن کو پتہ نہیں اس پاگل کا دل تجھ جیسے اڑیل گھوڑے پر کیسے آگیا ہے۔

تو تو پھر جا کر اپنی بہن کو بتا کہ ہر چیز بکاؤ نہیں ہوتی ہر چیز مال میں رکھے ہوئے اس کے کا سمیٹکس کی چیز جیسی نہیں جہاں پر اس کا بھائی پیسے پھینکے گا اور وہ چیز اس کے نام کر دی جائے گی۔

Posted On Kitab Nagri

کیوں تو اپنی اس بہن کے خلاف کوئی غلط بات نہیں سن سکتا جو اس سارے فساد کی جڑ ہے اور جو گھٹیا انسان تو نے جو حرکت کی ہے میری بہن کو اغوا کر کے جس کا اس سارے ڈرامے میں کوئی لینا دینا نہیں تھا۔

اس کا جواب دے کون ہے۔ رومان شاہ کے کلیجے میں آگ لگی ہوئی تھی یہ سوچ سوچ کر کہ اس کی معصوم بہن کو اے سی پی نے اغوا کر دیا ہے۔

رومان شاہ تمہاری بہن پر آنچ بھی نہیں آنے دوں گا یہ وعدہ ہے میرا تمہاری بہن کو اغوا کرنا میری مجبوری تھا۔ کیونکہ تیرے جیسے اڑیل گھوڑے کو اور کوئی زبان سمجھ میں آنے والی نہیں تھی اور مجھے اپنی بہن کی زندگی کسی بھی قیمت پر چاہیے۔

بہت اچھی بات ہے اے سی پی کہ میری بہن کو کوئی نقصان نہ پہنچے ورنہ قسم سے تو اے سی پی ہو گا اپنے گھر میں،، تیرے سینے میں تیرے ہی پسٹل کی ساری گولیاں اتار دوں گا۔

Posted On Kitab Nagri

میری بہن بہت معصوم ہے اس کو سب سے دور رکھ۔ اور بہتر ہے کہ تو جا کر اپنی بہن کو سمجھا کہ یوں شادی بیاہ زبردستی نہیں کیے جاتے۔

اگر تو زبردستی اس کا نکاح میرے ساتھ کروا بھی دے گا تو اے سی پی میں گارنٹی دیتا ہوں کہ تمہاری بہن میرے ساتھ کبھی بھی خوش نہیں رہ سکتی۔

رومان شاہ اس کی فکر تو مت کر تو میری بہن کو ہر صورت خوش رکھے گا۔ کیوں تجھے کوئی منتر آتا ہے جو تم مجھ پر پڑھ کر پھونکے گا اور میں تیری بولی بولنے لگوں گا رومان شاہ نے اے سی پی پر کو طنز مارا تھا۔

ہاں تو ایسا ہی سمجھ کہ مجھے منتر آتا ہے جو میں تجھ پر پڑھ کر پھونکوں گا اور تو میری بہن کا خیال رکھے گا سوچ اگر میں اپنی بہن کی خوشیوں کے لیے تیرے جیسے اڑیل گھوڑے کے دروازے تک آسکتا ہوں۔ تو اپنی بہن کی آنے والی زندگی کو خوشیوں سے بھرنے کے لیے میں کیا کیا کر سکتا ہوں اے سی پی کے دماغ میں ایک بہت بڑا پلان چل رہا تھا۔ اب میرے خیال سے دیر نہیں کرنی چاہیے کیونکہ جتنی دیر تو نکاح میں کرے گا اتنی ہی دیر تمہاری وہ معصوم بہن ڈری ہوئی میری کسٹڈی میں رہے گی۔ اور میرا نہیں خیال کہ تم اتنے نہ سمجھ ہو کہ تمہیں یہ نہ پتہ ہو کہ میری پہنچ کہاں تک ہے اور میں کیا کر سکتا ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

ٹھیک ہے اے سی پی میں تیری شرط مان لیتا ہوں مگر اس وقت تم میری بہن کو میرے ساتھ بھیج دو میں وعدہ کرتا ہوں کل تمہاری بہن سے نکاح کر لوں گا۔ ہا ہا ہا، رومان شاہ اے سی پی کو پاگل سمجھ رکھا

ہے۔ www.kitabnagri.com

پہلے تو میری بہن سے نکاح کرے گا اس کے بعد ہی میں تمہاری بہن کو تمہارے حوالے کروں گا اے سی پی نے جس انداز سے رومان شاہ سے کہا تھا رومان شاہ کبھی بھی اس کے آگے گھٹنے نہیں ٹیکتا اگر اس وقت اسے اپنی بہن کی عزت کی فکر نہ ہوتی تو۔ وہ اپنی بہن کے ساتھ کوئی رسک نہیں لے سکتا تھا۔ اس لیے مجبوراً اسے اے سی پی کی بات ماننی پڑی۔

Kitab Nagri

اے سی پی رومان شاہ مولوی اور گواہوں کو لے کر ہاسپٹل میں پہنچا تو شاہ میر کی ماں حیرانی سے مولوی اور گواہوں کو دیکھ رہی تھی شامیر یہ سب کیا ہے اور تم کیا کرنے والے ہو مجھے بھی کچھ بتاؤ وہ شاہ میر کے بازو کو پکڑ کر ہوئے بہت حیرانی سے پوچھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ماما میرب کا نکاح ہے رومان شاہ کے ساتھ اور باقی کے سوال و جواب آپ بعد میں کرنا میں آپ کے سب سوالوں کا جواب دے دوں گا۔ مگر شاہ میر ہم میرب کا نکاح اس طرح کیسے کر سکتے ہیں تمہارے بابا کی غیر موجودگی میں انہیں تو اس سارے معاملے میں کچھ بھی نہیں پتہ ہے۔

ماما پلیز اس وقت آپ کو سچویشن کا نہیں پتا بس اتنا بھروسہ رکھیں کہ آپ کا بیٹا کبھی بھی اپنی بہن کے ساتھ کچھ غلط نہیں ہونے دے گا اتنی تسلی رکھیے مجھ پر اور پلیز میرب کے نکاح کی اجازت دے دیں۔ مگر ابھی تو میرب کو ہوش بھی نہیں آیا کوئی بات نہیں آجائے گا تو کیا تب تک میں یہاں پر بیٹھا تمہاری بہن کے ہوش میں آنے کا انتظار کرتا رہوں رومان شان جو پاس ہی کھڑا تھا میرب کے حوش میں نہ آنے کی بات سن کر ایٹمیٹوڈ سے بولا۔

Kitab Nagri

میرے خیال سے رومان شاہ اس وقت تم ایسی سچویشن میں نہیں ہو کہ تم میرے ساتھ کسی بھی طرح کی بحث کر سکو اے سی پی رومان شاہ کے پاس ہوتے ہوئے کاندھے کے پاس جا کر کان میں سرگوشی کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ نے کہر برساتی ہوئی نظروں سے اے سی پی کی طرف دیکھا تھا۔ تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد ہی سسٹر نے باہر آکر بتایا کہ پیشنٹ کو ہوش آگیا ہے اب آپ لوگ ان سے مل سکتے ہیں مگر پیشنٹ کے پاس زیادہ رش نہیں کرنا۔ www.kitabnagri.com

شامیر سب سے پہلے میرب کے روم میں گیا۔ میرب شاہ میر کو دیکھ کر کافی گھبرا گئی تھی چاہے اس کا بھائی اس سے جتنا بھی پیار کرتا ہو مگر اس نے جو حرکت کی تھی اس کی وجہ سے کہیں نہ کہیں اس کے دماغ میں یہ ڈر تھا کہ جب اس کے بھائی کو یہ سب پتہ چلے گا تو وہ کتنا ناراض ہو گا۔

جو بھائی اسے پلکوں پر بٹھائے رکھتا اس کی ناراضگی بھلا میرب کیسے برداشت کر سکتی تھی۔ میرب میری طرف دیکھو بیٹا جب یہ سب کرتے ہوئے آپ نے اپنے بھائی کا اور ماں باپ کا نہیں سوچا تو اب بیٹا شرمندہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ www.kitabnagri.com

میرب نے شاہ میر کو دیکھ کر شرم سے اپنی نظریں اور چہرہ دوسری طرف کر لیا تھا۔ آئی ایم سوری بھائی مجھے معاف کر دیں میرب نے بہت ہی شرمندہ ہوتے ہوئے کم آواز میں بولا تھا۔ کر دوں گا پہلے یہ بتاؤ

Posted On Kitab Nagri

کہ آپ رومان شاہ کے ساتھ خوش رہ لیں گی۔ میرب نے شرم سے نظریں جھکائے ہوئے کہا۔ بھائی آپ یہ سب کیسے جانتے ہیں میں نے تو یہ بات کسی کو نہیں بتائی۔

میرا بچہ ایک پولیس والا ہوں اگر پورے شہر کی خبر رکھ سکتا ہوں تو اتنا غافل تو نہیں ہو سکتا کہ اپنی چھوٹی بہن کے بارے میں مجھے کچھ بھی پتہ نہ چلے۔

ہاں مانا تھوڑا غافل رہ گیا لیٹ پتہ چلا مگر اس وقت میں سب کچھ جانتا ہوں اس لیے بنا بات کو بدلے ہوئے بیٹا آپ میری بات کا جواب دیں کیا آپ سچ میں رومان شاہ کے لیے بہت سیریس ہیں۔

بھائی اس سب میں اس کا کوئی قصور نہیں ہے آپ کو میری قسم آپ شاہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ پتہ نہیں کیوں ایک دم سے میرب کے دل میں یہ ڈر اٹھا کہ اس کا بھائی آخر ایک پولیس والا ہے کہیں وہ رومان شاہ کو اپنی بہن کی خودکشی کا ذمہ دار سمجھ کر اسے کوئی نقصان نہ پہنچا دے۔

Posted On Kitab Nagri

او کے ہو گیا اب کسی بھی جواب کی ضرورت نہیں ہے میں سمجھ گیا کہ وہ شخص میری بہن کے لیے بہت خاص ہو گیا ہے۔ بھائی آپ کیا کرنے والے ہیں آپ کی باتوں سے مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ کوئی بات نہیں میرا بچہ تھوڑی دیر میں آپ کا سارا ڈر ختم ہو جائے گا فی حال تو آپ اپنے سر پر دوپٹہ لیجئے۔

مگر بھائی کیوں؟؟

کیونکہ آپ کا نکاح ہے رومان شاہ کے ساتھ۔۔ بھائی وہ اس نکاح کے لیے کبھی نہیں مانے گا۔۔ اگر کھڑوس مان جاتا تو آج میں اس حال میں تھوڑی ہوتی میرب نے تھوڑی اونچی آواز میں بڑبڑایا جسے شامیر نے سن لیا تھا۔۔ میرا بچہ اگر آپ نے سارے معاملے میں پہلے ہی اپنے بھائی کو انوالو کر لیا ہوتا تو وہ ضرور مانتا اور میرا بچہ آپ کو خود کو اتنی تکلیف بھی دینے کی ضرورت نہ پڑتی۔۔

Kitab Nagri

سوری بھائی سوری میں بہت شرمندہ ہوں اپنی حرکت پر پلیز مجھے معاف کر دیں۔ ہم ٹھیک ہے معاف کر دیا اب اپنے سر پہ دوپٹہ لیں تاکہ میں مولوی صاحب کو اندر بلا سکوں۔۔ شاہ میر میرب سے کہہ کر روم سے باہر نکل گیا اور میرب حیرانی سے اپنے بھائی کو جاتے ہوئے دیکھ کر سوچ رہی تھی کہ آخر وہ کھڑوس نکاح کے لیے مان کیسے گیا۔

Posted On Kitab Nagri

چلو جیسے بھی مانے ہو رومان شاہ میرے لیے تو اتنا ہی کافی ہے کہ آپ میری زندگی میں شامل ہونے جا رہے ہیں آج سے آپ میرے ہوں گے اور میں آپ کی میرب۔ آپ کو اتنا سارا پیار دے گی کہ آپ کی نفرت اس کے سامنے کم پڑ جائے گی۔ آپ کتنا بھی غصہ مجھ پر کریں گے میرب ہنس کر سہہ لے گئی۔

میرب رومان شاہ کے ساتھ نکاح ہونے پر اس قدر خوش تھی کہ وہ اپنے سب بے عزتی بھول گئی تھی جو رومان شاہ نے اسکی کی تھی کہ نوبت یہاں تک آگئی تھی کہ اس نے خود کشی کر کے اپنی جان دینی چاہیے۔

مگر اس ظالم عشق کے بھی کیا کہنے یہ عاشق کو اس قدر پاگل بنا دیتا ہے کہ جب اپنے عاشق کے ملنے کی امید ہو جائے تو بندہ ہر پرانا غم بھول جاتا ہے جیسے اس وقت میرب سب کچھ بھول چکی تھی اور اسے یاد تھا تو بس اتنا کہ رومان شاہ اس کا ہونے جا رہا ہے۔

میرب کی پہلی محبت اسے ملنے جا رہی تھی میرب اس بات سے بے خبر تھی کہ کہ آنے والا وقت اس کے لیے کتنا کڑا امتحان لے کر آ رہا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

شامیر کچھ دیر کے بعد روم کے اندر داخل ہوا تو اس کے ساتھ مولوی صاحب اور گواہ تھے اور ساتھ میں میرب کی ماں بھی تھی۔

مولوی صاحب رومان شاہ سے سائن لے کر اب میرب کے پاس آئے تھے میرب سے سائن لے کر میرب اور رومان شاہ کا نکاح کروادیا میرب دل ہی دل میں اتنی خوش تھی کچھ دیر پہلے جو میرب ملک تھی اس وقت میرب رومان شاہ بن چکی تھی خود کا نام رومان شاہ کے ساتھ جوڑ کر وہ دل ہی دل میں حد سے زیادہ خوش تھی۔ www.kitabnagri.com

مولوی صاحب اور گواہوں کو رخصت کر کے شاہ میرب ایک بار پھر سے روم میں آیا تھا۔ ماما مجھے ایک ضروری کام ہے مجھے فی الحال جانا پڑے گا آپ میرب کے پاس رکیں باہر ڈرائیور موجود ہے آپ کو کچھ بھی چاہیے ہو تو آپ ڈرائیور کو بول دیجئے گا۔ www.kitabnagri.com

اور پاپا کو میں نے فون کر کے بتا دیا ہے کہ آپ کی ایک دوست کی طبیعت بہت خراب ہے آپ میرب کو لے کر ان کی عیادت کو گئی ہیں ہو سکتا ہے آپ کو آج رات وہیں رکنا پڑے اس لیے آپ بھی پاپا کو یہی بولنا اور آپ میرب سے کچھ بھی نہیں کہیں گے۔

Posted On Kitab Nagri

جو ہونا تھا ہو گیا بس میرے بچے کی زندگی بچ گئی ہے میرے لیے اتنا ہی کافی ہے اور میرب اب آپ نے جو چاہا وہ آپ کو مل گیا ہے اب آپ جلد از جلد ٹھیک ہو جائیں۔

اور دوبارہ زندگی میں کبھی ایسی حرکت کرنے کے بارے میں سوچنا بھی مت ورنہ آپ کو آپ کے بھائی کی معافی نہیں ملے گی۔ میرب نے ہاں میں سر کو ہلاتے ہوئے اپنے بھائی کے گلے لگی تھی۔

بس بس لیٹ جاؤ ابھی آپ زیادہ اچھل کود نہیں کر سکتی ابھی زخم تازہ ہے وہ میرب اور اپنی ماں سے مل کر روم سے باہر آیا تھا۔

اب اگر تمہاری ملنیاں پوری ہو چکی ہوں تو چلو میرے ساتھ اور میری بہن کو میرے حوالے کر دو رومان شاہ جو روم کے باہر ہی کھڑا ہوا تھا قہر الو دلہے سے شامیر سے بول رہا تھا۔

کیونکہ کچھ دیر پہلے ہی رومان شاہ کی ماں کا فون آیا تھا جو بے حد پریشان تھی اور رومان شاہ سے بول رہی تھی کہ رومان مرہا ڈرائیور کے ساتھ تمہاری برتھ ڈے کا گفٹ لینے گئی تھی اور ڈرائیور بہت دیر تک گاڑی کے پاس اس کا ویٹ کرتا رہا مگر مرہا مال سے واپس نہیں آئی۔

Posted On Kitab Nagri

پہلے تو رومان شاہ نے بہت ناراض ہو کر اپنی ماں سے یہ کہا کہ امی آپ نے مرہا کو اکیلے جانے ہی کیسے دیا مگر اس کی امی کے کہنے کے مطابق اس کی امی کی طبیعت بہت خراب تھی ان کے گھٹنوں میں بہت درد تھا جس کی وجہ سے چلا نہیں جا رہا تھا جس کی وجہ سے وہ مرہا کے ساتھ نہیں جاسکی۔

مگر مرہا کی ضد تھی کہ اسے آج رات 12 بجے اپنے بھائی کووش کر کے گفٹ دینا ہے تو وہ تمہارے لیے سرپرائز گفٹ لینے کے لیے بہت ضد کر رہی تھی۔

جس کی وجہ سے اس کی ماں نے اسے اجازت دے دی رومان شاہ نے اپنی ماں سے ناراض ہوتے ہوئے ہی فون بند کیا تھا مگر انہیں یہ تسلی دی کہ مرہا اس کے ساتھ ہے آجائے گی۔

www.kitabnagri.com

اس لیے اب اسے شاہ میر پر غصہ آ رہا تھا جو اپنی بہن کے کمرے میں گھسا ہوا اپنی بہن سے محبت بانٹ رہا تھا۔ اور وہ رومان شاہ کے دل کی حالت کو نہیں سمجھ رہا تھا جس کی معصوم بہن جو گھر سے باہر بہت ہی کم جایا کرتی تھی اسے اپنے قبضے میں لیے ہوئے آرام سے گپے مارنے میں مصروف تھا۔ ایسا رومان شاہ کا سوچنا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

تم پی سی کیفیے میں میرا ویٹ کرو میں وہیں پر تمہاری بہن کو لے کر آتا ہوں۔۔ نہیں میں تمہارے ساتھ چلوں گا۔۔ رومان شاہ اس وقت تم ایسی سچویشن میں نہیں کہ تم مجھے دھمکی دو یا میرے ساتھ کسی قسم کی ڈیل کرو لہذا بہتر ہو گا کہ جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو اور چپ چاپ پی سی کیفیے میں میرا ویٹ کرو میں تمہاری بہن کو لے کر وہی پر پہنچ جاؤں گا۔ رومان شاہ دانتوں کو پیستا ہوا اپنی گاڑی کی طرف چل پڑا اور شامیر اپنی جیب میں بیٹھ کر سیدھا اپنے فارم ہاؤس پر گیا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

شامیر نے فارم ہاؤس کے اندر داخل ہوتے ہی رحمت بی بی کو آواز لگائی۔ سکینہ بی بی لڑکی ٹھیک ہے جی صاحب بالکل ٹھیک ہے۔ اس کو کھانا کھلایا آپ نے۔ صاحب جی بہت کوشش کی مگر اس نے کھانا نہیں کھایا اس کی ایک ہی ضد تھی کہ اسے اپنے بھائی کے پاس جانا ہے مسلسل روئے جا رہی ہے۔۔۔

بھائی کی بھی ویسی ہی حالت ہے وہ بھی مسلسل روئے جا رہا ہے کہ اسے اپنی بہن کے پاس جانا ہے اے سی پی شامیر اپنے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے مسکرایا۔ صاحب جی آپ نے مجھ سے کچھ کہا سکینہ بی بی شاہ میر کی بڑبڑاہٹ سن کر بولی۔ نہیں کچھ نہیں باہر کچھ مہمان اور مولوی صاحب ڈیرے پر بیٹھے ہیں ان کو چائے پانی دو شاہ میر کے فارم ہاؤس کے باہر کافی بڑا ڈیرہ بنا ہوا تھا جہاں پر اکثر شامیر اپنے دوستوں کے ساتھ گپ شپ لگانے اور باربی کیو کرنے کے لیے بیٹھا کرتا تھا اس وقت وہاں پر کچھ پولیس اہلکار اور مولوی صاحب بیٹھے ہوئے تھا۔

Posted On Kitab Nagri

سنو سکیئہ بی بی لڑکی کی کس روم میں ہے صاحب جی اوپر والے کمرے میں ہے۔۔ ہوں ٹھیک ہے تم جاؤ اور ان کو چائے وغیرہ دو۔ شاہ میر کے نمبر پر مسلسل رومان شاہ کا فون آرہا تھا شاہ میر نے ہنستے ہوئے موبائل کی طرف دیکھ کر موبائل کا والیوم بند کرتے ہوئے موبائل اپنی جیب میں ڈال لیا اور سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر آگیا۔

میر ہا صوفے پر بیٹھی ہوئی اپنے گھٹنوں میں سر دیے ہوئے رو رہی تھی اس کی دبی دبی سی سسکیاں شاہ میر نے روم کا دروازہ کھولتے ہی سن لی تھی۔۔ شاہ میر نے ابھی تک رومان شاہ کی بہن کا چہرہ تک نہیں دیکھا تھا مگر اپنی بہن کی سکیورٹی کے لیے وہ رومان شاہ کی بہن سے نکاح کرنے کے لیے تیار تھا۔

کیونکہ اے سی پی کی پولیس والی تیز نظرے اتنا تو رومان شاہ کو سمجھ چکی تھی کہ رومان شاہ ایک بہت ہی اڑیل ضدی اور بد دماغ بندہ ہے جو اپنی ضد کے آگے کچھ بھی کر سکتا ہے۔۔

اگر وہ اپنی بہن کی عزت کی خاطر اپنی مرضی کے خلاف جا کے نکاح کر سکتا ہے تو کل کو جب اس کی بہن اس کے پاس پہنچ جائے گی تو وہ اس کی بہن کو چھوڑنے میں ایک منٹ بھی نہیں لگائے گا

Posted On Kitab Nagri

اسی بات کے زیر نظر اے سی پی شامیر نے یہ فیصلہ لیا تھا کہ وہ بھی رومان شاہ کی بہن کے ساتھ نکاح کرے گا تاکہ وہ اپنی بہن کی خوشیوں کی ضمانت بن سکے۔۔ دیکھو لڑکی رونا بند کرو ہم نے تمہیں کوئی نقصان تو نہیں پہنچایا جو آپ اس طرح سے رو رہی ہیں۔ شاہ میر اندر داخل ہوا تو مرہا جو رو رہی تھی اس سے نہیں پتہ چلا تھا مگر جب اچانک شامیر تھوڑی اونچی آواز میں بولا تو مرہا اپنی جگہ سے اچھل کر کھڑی ہو گئی تھی

وہ بہت بری طرح سے ڈر گئی تھی شاہ میر کی آواز سے۔۔ ریلیکس ریلیکس ہو جائیں کچھ نہیں ہوا میں بھی آپ کی طرح ایک انسان ہی ہوں۔ شاہ میر اسے اس طرح سے ڈر کر کھڑے ہوتے ہوئے دیکھ کر خود بھی گھبرا گیا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شامیر نے اسے پہلی نظر میں بہت غور سے دیکھا تھا۔ وہ اس وقت ڈری ہوئی معصوم بچی لگ رہی تھی۔ واہ کمینے بہن تو تیری سچ میں بہت معصوم اور خوبصورت ہے۔ مرہا نے بہت سادگی سے اپنے سر پر دوپٹہ اوڑھ رکھا تھا وہ اس نے پلین نیوی بلو کلر کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس کا دودھ جیسا گوارا رنگ سوٹ کے گہرے کلر میں بہت کھل رہا تھا۔ بنامیک اپ کے ہی وہ بہت معصوم اور خوبصورت لگ رہی تھی۔ کوئی بھی دیکھنے والا اسے پہلی نظر دیکھ کر یہ کہہ سکتا تھا کہ وہ سچ میں ہی بہت معصوم اور ڈرپوک لڑکی ہے۔

شاہ میر جو صرف اپنی بہن میرب کو سیف کرنے کے لیے رومان شاہ کی بہن سے نکاح کرنے کے لیے آیا تھا مگر یہاں تو پہلی نظر میں ہی اے سی پی شامیر اپنا دل ہار چکا تھا اس نازک سی لڑکی کے سامنے۔

شامیر 34 سال ایک خوبصورت نوجوان تھا اور پولیس میں رہ کر بھی اس نے خود کو بہت فٹ رکھا ہوا تھا اکثر شاہ میر کے دوست اس سے یہ کہا کرتے تھے کہ یار جس طرح سے تم نے خود کو فٹ رکھا ہوا ہے تو کسی اینگل سے بھی نہیں لگتا کہ تو ایک پولیس والا ہے۔

www.kitabnagri.com

اس کے ریگولر جم جانے کی وجہ سے اس کا جسم بہت فٹ تھا۔ کسرتی چھاتی چھ فٹ کی ہائٹ جو اسے ایک پرفیکٹ مرد دیکھاتی تھی۔ خوبصورت

نین نقش گندمی رنگت جو اسے بہت اٹریکٹو بناتی تھی۔ سامنے ڈری سہمی ہوئی وہ چھوٹی سی لڑکی جس پر 34 سال کا اے سی پی اپنا دل ہار چکا تھا۔ وہ دیکھنے میں بامشکل 22 سال کی لگ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

تقریباً شامیر سے 1211 سال چھوٹی تھی۔ شامیر نے اس سے تسلی دینے کی کوشش کی کہ وہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا مگر وہ اس قدر ڈری ہوئی تھی کہ اس کا جسم ہلکے ہلکے سے کانپ رہا تھا۔

آپ مجھے یہاں پر کیوں لے کر آئے ہیں آپ کو میرے بھائی کا نہیں پتہ وہ آپ کا کیا حشر کرے گا وہ ڈری سہمی ہوئی سی روتے ہوئے اپنی بھائی سے اے سی پی کو ڈرا رہی تھی۔ آپ مجھے جلدی سے میرے گھر جانے دیں ورنہ میرا بھائی آپ کی جان لے لے گا۔ وہ سوں سوں کر کے روتی ہوئی ساتھ میں شاہ میر کو چھوٹی چھوٹی دھمکیاں دے رہی تھی۔

تم اپنے گھر صرف ایک شرط پر جاسکتی ہیں اور شرط یہ ہے کہ محترمہ پہلے آپ کو میرے ساتھ نکاح کرنا پڑے گا۔ میں آپ کے ساتھ نکاح کیوں کروں۔ کیونکہ اگر تم نکاح نہیں کرو گی تو میں آپ کے بھائی کو مروادوں گا کیونکہ میں ایک پولیس والا ہوں اور میں یہ سب کچھ بہت آسانی سے کر سکتا ہوں۔

شامیر کی تیز نظریں مرہا کو دیکھتے ہی اتنا تو سمجھ گئی تھی کہ میرا ایک بہت ڈرپوک سی لڑکی ہے اور وہ اپنے بھائی سے بے حد پیار کرتی ہے۔ جس طرح اس کا بھائی اسے بہت پیار کرتا تھا۔ شاہ۔ شامیر نے جب مرہا سے رومان شاہ کی فون پر بات کروائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اور جس طرح سے رومان شاہ اپنی بہن کی آواز سن کر تڑپ رہا تھا اس سے شاہ میر کو بہت اچھی طرح سے اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ دونوں بہن بھائی ایک دوسرے سے بہت پیار کرتے ہیں۔ جس کا فائدہ اس وقت شامیر اٹھانے لگا تھا۔

خبردار اگر آپ نے میرے بھائی کو نقصان پہنچانے کی کوشش بھی کی تو اپنے بھائی کا نام سنتے ہی وہ ڈری سہمی سی لڑکی ایک دم سے شیرنی بن گئی۔

چلو نہیں پہنچاتا تمہارے بھائی کو کوئی نقصان پھر تم مجھ سے نکاح کر لو شامیر اپنے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے ہوئے اس کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔ میں آپ سے کبھی بھی نکاح نہیں کروں گی آپ مجھے میرے بھائی کے پاس چھوڑ کر آئیں۔
www.kitabnagri.com

یار کتنے ضدی ہو تم دونوں بہن بھائی۔ شاہ میر لمبی سانس کھینچتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گیا۔ دیکھو تمہیں رہنا تو میرے ساتھ ہی پڑے گا اب آگے تمہاری مرضی ہے کہ نکاح کر کے میرے ساتھ رہنا ہے یا بنا

Posted On Kitab Nagri

نکاح کے مجھے تو کوئی فرق نہیں پڑتا میں تو دونوں صورتوں میں ہی تمہیں اپنے ساتھ رکھنے کے لیے تیار ہوں کیونکہ مجھے تو میری بہن کی سکیورٹی چاہیے۔۔

مجھے آپ کی بات بالکل بھی سمجھ نہیں آرہی آپ کی بہن سے میرا کیا تعلق ہے۔۔ تعلق یہ ہے کہ میری بہن کا نکاح میں ابھی ابھی آپ کے بھائی رومان شاہ سے کروا کر آیا ہوں کیونکہ میری بہن آپ کے بھائی کو بہت پسند کرتی تھی مگر آپ کے اڑیل بھائی کے دماغ میں یہ پیار محبت والی باتیں نہیں گھستی اور اس کے زیرورسپانس نے میری بہن کو خودکشی کرنے پر مجبور کر دیا اب آپ کو اپنے پاس مہمان بنا کر رکھنے کی وجہ سے آپ کے پیارے بھائی جان نے نکاح تو کر لیا ہے مگر میں رومان شاہ جیسے بندے پر یقین کر کے اپنی بہن کو اس کے حوالے تو نہیں کر سکتا اس کا کیا پتہ کہ وہ کب کیا کر بیٹھے اس لیے میں اپنی بہن کی سکیورٹی کے لیے تم سے نکاح کرنا چاہتا ہوں۔

تو یہ آپ کی بہن اور میرے بھائی کا مسئلہ ہے آپ مجھے میرے گھر چھوڑ کر آئیں میرا اس سب سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ لگتا ہے تمہیں میری سیدھی طرح سے سمجھ نہیں آرہی ایک کام کرتا ہوں تمہارے بھائی کا کام تمام کروا ہی دیتا ہوں۔ اپنی جیب سے فون نکال کر شاہ میر نے نمبر ڈائل کر کے فون اپنے کان کو لگا لیا۔

Posted On Kitab Nagri

ہیلو حیدر تمہیں ایک بندے کی فوٹو سینڈ کرتا ہوں پانچ منٹ کے اندر اس کا کام تمام کر دو۔ شاہ میر نے کوئی بھی نمبر ڈائل نہیں کیا تھا بس مرہا کو ڈرانے کے لیے ایکٹنگ کر رہا تھا۔

نہیں آپ میرے بھائی کو کچھ بھی مت کرنا پلیز میں نکاح کرنے کے لیے تیار ہوں۔ ہمم ویری گڈ چلو ٹھیک ہے میں ابھی خود باہر نکاح پڑھ کے مولوی صاحب کو اپنے ساتھ لے کر آتا ہوں۔ اور سنو نکاح اچھے سے پڑھنا اور پورے دل سے مجھے قبول کرنا ورنہ کل کو یہ نہ ہو کہ آپ ایک غیر محرم کے ساتھ ہی رہتی رہیں۔

کم سے کم اتنی سمجھا دو تو آپ ہیں کہ آپ کو نکاح کی اہمیت کا پتہ ہو۔ شاہ میر کہہ کر روم سے باہر چلا گیا اور واپس مولوی اور گواہوں کو لے کر آیا تھا

www.kitabnagri.com

اس طرح شاہ میر نے مرہا سے نکاح کر لیا مرہا نے روتے ہوئے قبول ہے قبول ہے قبول ہے تو کر لیا مگر اب اس کے آنسو ہی تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔ مرہا کو اپنے بھائی سے بہت ڈر لگ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مولوی کے جانے کے بعد شاہ میر نے ایک محبت بھری نظر مرہا پر ڈالی۔ اب تم اپنے آنسوؤں کو کیوں ضائع کر رہی ہو۔

ابھی تو صرف تمہارا نکاح ہوا ہے کچھ آنسوؤں رخصتی کے لیے بھی رکھ لو۔ مرہا نے غصے سے شاہ میر کی طرف دیکھا۔

میری آپ کے ساتھ کبھی بھی رخصتی نہیں ہوگی ایک بار مجھے میرے بھائی کے پاس جانے تو دیں۔ مرہا جی اب تو آپ چاہیں یا نہ چاہیں آپ کو رخصت ہو کر میرے گھر آنا ہی پڑے گا۔
میری بیوی بن گئی ہیں آپ۔ اور اے سی پی بہت جلد اپنی بیوی کو رخصت کروا کر اپنے گھر لے آئے گا۔

فی الحال کے لیے آپ جلدی سے اٹھیں تاکہ میں آپ کے اس کھڑوس بھائی کے حوالے آپ کو کر کے آؤں جو کب سے فون پہ فون کیے جا رہا ہے۔
www.kitabnagri.com

شامیر نے فون سکرین پر رومان شاہ کی بے تحاشہ کالز کو دیکھتے ہوئے اسے فون میں ملایا۔ کہاں مر گئے ہو اور فون کیوں نہیں اٹھا رہے تھے۔ شاہ میر کے فون اٹھاتے ہی رومان شاہ چیختے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

آ رہا ہوں صبر رکھو شاہ میر نے بہت تحمل سے جواب دیا۔ تیرا صبر گیا تیل لینے۔ مجھے میری بہن دس منٹ کے اندر میرے پاس چاہیے ورنہ میں تجھے ڈھونڈ کر تیری جان لے لوں گا۔ جان لینے کی ضرورت نہیں ہے دس منٹ تک تمہاری بہن باحفاظت تمہارے پاس پہنچ جائے گی۔

تقریباً 1210 منٹ کا سفر طے کرنے کے بعد

شاہ میر مرہا کو لے کر پی سی کیفے پہنچ گیا جہاں پر رومان شاہ پہلے سے ہی گاڑی کے پاس کھڑا ہوا تھا شاہ میر کا انتظار کر رہا تھا۔

اس کی بے چینی اس کے چہرے سے نظر آرہی تھی اس نے جیسے ہی شاہ میر کی گاڑی دیکھی تو فوراً سے گاڑی کی طرف چل پڑا۔ گاڑی کے پاس آتے ہی مرہا والی سائیڈ کا گیٹ کھول کر اسے باہر آنے کو کہا۔ مرہا باہر نکلتے ہی اپنے بھائی کے سینے سے لگ کر رونے لگی تھی۔ مرہا کیا ہوا ہے کیوں رو رہی ہو رومان شاہ اونچی آواز میں بولا تھا جس کی وجہ سے مرہا اور بھی ڈر کر رونے لگی۔

مرہا میں نے پوچھا ہے کہ کیا ہوا ہے اس کمینے نے تمہیں کچھ کہا تو نہیں کیوں رو رہی ہو۔ بھائی اونچی مت بولے مجھے آپ سے ڈر لگ رہا ہے مرہا اپنے کانوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی مگر اس کے رونے سے رومان شاہ کے اندر کا بھائی اور بھی ڈر رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

یہ سوچ کر کہ شامیر اتنی دیر کے بعد مرہا کو لے کر پہنچا ہے۔ رومان شاہ سے تو یہ سوچا بھی نہیں چاہ رہا تھا کہ اس کی بہن کے ساتھ کہیں کچھ غلط تو نہیں ہوا ہے۔ رومان شاہ جب تیسری بار اونچی آواز میں بولا تو مرہا لہراتے ہوئے وہیں پر گرنے لگی۔

رومان شاہ نے اسے تھامتے ہوئے کھڑا کیا مگر وہ بے ہوش ہو گئی تھی۔ رومان شاہ ذرا دھیان سے لے کر جانا اب یہ اے سی پی شامیر کی بیوی ہے۔ رومان شاہ جو مرہا کو اپنی گاڑی کی طرف لے جا رہا تھا۔ شاہ میر کی یہ بات رومان شاہ کے کانوں میں کانٹوں کی طرح چبھ رہی تھی۔

مگر اس وقت مرہا کی جو حالت تھی رومان شاہ وہاں پر کھڑا ہو کر شاہ میر کی کسی بات کا جواب نہیں دے سکتا تھا وہ مرہا کو گاڑی میں ڈالتے ہوئے وہاں سے گاڑی لے کر ہاسپٹل کی طرف چل پڑا۔

www.kitabnagri.com



oooooo

شاہ زیب لیڈی ڈاکٹر سے پوچھو کہ مرہا کو ہوش کیوں نہیں آرہا۔ رومان یار ریلیکس ہو جاؤ میں نے پوچھ لیا ہے تھوڑی دیر میں مرہا کو ہوش آجائے گا۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ اپنی کمر پر ہاتھ باندھے ہوئے ڈاکٹر شاہ زیب کے آفس میں ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہا تھا اور پریشانی سے اس کے ماتھے پر پسینے کی بوندیں نمودار ہو رہی تھی۔

رومان شاہ تم اتنے پریشان کیوں ہو اور میرا بے ہوش کیوں ہوئی ہے ڈاکٹر کے کہنے کے مطابق اسے دماغی طور پر بہت سٹریس تھا جس کی وجہ سے وہ بے ہوش ہوئی ہے۔۔۔ یار مجھے فکر ہو رہی ہے میں جاننا چاہتا ہوں کہ تمہارے گھر ایسا کیا ہوا ہے جس کی وجہ سے مرہاسٹریس آگئی۔

کیونکہ جہاں تک میں جانتا ہوں تمہارے گھر میں اللہ کے کرم سے سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہے اور ایسی کوئی پریشانی نہیں جس کی وجہ سے مر رہا کو سٹریس ہو اور اتنا زیادہ سٹریس ہو کہ وہ بے ہوش ہو جائے۔ شاہ زیب میں اس وقت تمہیں کچھ بھی نہیں بتا سکتا رومان شاہ اپنے ماتھے پر آیا ہوا پسینہ رومال سے صاف کرتے ہوئے بولا۔ رومان کیا میں تمہارے لیے اتنا غیر ہوں کہ تم اپنے گھر کی پریشانی مجھ سے شیئر نہیں کر سکتے۔ شاہ زیب ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔ رومان ایسا ہی ہے تم مجھے اس قابل نہیں سمجھتے کہ تم اپنا دکھ مجھ سے شیئر کر سکو۔

Posted On Kitab Nagri

ہماری ہر پریشانی میں تم سب سے آگے ہمارے ساتھ کھڑے ہوتے ہو۔ اس لیے میرے یار میں بھی جاننا چاہتا ہوں کہ آخر تم اتنے پریشان کیوں ہو۔۔۔ رومان شاہ اپنے ماتھے کو اپنے انگوٹھے اور انگلی سے دباتے ہوئے کرسی پر بیٹھ گیا۔ اور ایک لمبی سانس چھوڑتے ہوئے ڈاکٹر شاہ زیب کی طرف دیکھا۔

www.kitabnagri.com

شاہ زیب وعدہ کرو کہ بات تمہاری حد تک ہی رہے گی۔۔۔ رومان شاہ افسوس کی بات ہے کہ تمہیں اپنے دوست پر اتنا یقین نہیں ہے۔ شاہ زیب یقین ہے مگر بات ہی کچھ ایسی ہے کہ میں بتاتے ہوئے ڈر رہا ہوں۔

رومان شاہ۔ شاہ زیب کی جان جاسکتی ہے مگر وہ کبھی بھی اپنے دوستوں کا کوئی راز افشاں نہیں کر سکتا۔ تم مجھ پر یقین کر کے مجھے اپنی پریشانی بتاؤ رومان شاہ شاید میں اپنے یار کے کسی کام آسکوں۔ ڈاکٹر شاہ زیب کی آنکھوں میں اپنے دوست کے لیے پریشانی صاف نظر آرہی تھی۔

www.kitabnagri.com

رومان شاہ نے ساری حقیقت ڈاکٹر شاہ زیب کو بتائی تو ڈاکٹر شاہ زیب پریشان ہو کر اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھتا ہوا کرسی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ ڈاکٹر شاہ زیب کو یہ بات کھائے جا رہی تھی کہ مرہا کا نکاح اس اے سی پی شامیر سے ہو گیا ہے ڈاکٹر شاہ زیب یہ بات برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس کی آنکھوں نے تو پتہ نہیں مرہا کو لے کر کتنے خواب سجائے ہوئے تھے وہ تو اپنے گھر والوں سے بات تک کر چکا تھا کہ جیسے ہی مرہا کے اگزم ختم ہونگے۔ اس کے گھر والے جا کر میرہا کا ہاتھ اس کے لیے مانگ لے۔ مگر مرہا کا نکاح کاسن کر تو ڈاکٹر شاہ زیب کے دل میں آگ لگ گئی۔

تو رومان شاہ کیا تم مرہا کو اس اے سی پی کے ساتھ رخصت کر دو گے۔ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ میں اس کمینے انسان کے ساتھ اپنی بہن کو رخصت کروں۔ رومان شاہ نے تھوڑا سکون کا سانس لیا۔ تو پھر کیا سوچا ہے اب کیا کرنے کا ارادہ ہے۔

شاہ زیب فی الحال تو میرا دماغ بالکل کام نہیں کر رہا جب تک مرہا کو ہوش نہیں آتا میں کچھ بھی سوچنے سمجھنے کے قابل نہیں ہوں۔

www.kitabnagri.com

مرہا کے لیے پریشان نہ ہو میری ڈاکٹر سے بات ہو گئی ہے سٹریس کی وجہ سے وہ بے ہوش ہوئی ہے ابھی تھوڑی دیر تک اسے ہوش آجائے گا خطرے کی کوئی بات نہیں ہے بس تم ریلیکس ہو کر آگے کا سوچو کہ کیا کرنا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

oooooooooooo

شاہ میر تم میری اجازت کے بغیر اس طرح میری بیٹی کا نکاح کیسے کر سکتے ہو ملک زبیر کی آنکھوں میں اس وقت غصے سے خون اتر اہوا تھا۔ پاپا میں بھی بھائی ہوں اس کا اس کے لیے کبھی کوئی غلط فیصلہ نہیں لوں گا اتنا تو آپ مجھ پر یقین کریں۔

شامیر میں تم پر یقین کرتا ہوں۔ مگر میرب کا نکاح کر کے تو تم نے میرا یقین توڑ دیا ہے۔ شاہ میر اور ملک زبیر کو آپس میں اتنے تلخ انداز سے بات کرتے ہوئے دیکھ کر رفعت بیگم تو مجرموں کی طرح ایک طرف چپ کر کے بیٹھتی ہوئی تھی۔

تم نے کیسے میری بیٹی کا ہاتھ مجھ سے پوچھے بنا رومان شاہ کے ہاتھ میں دے دیا تم نے شاید ان کی عمر میں فرق نہیں دیکھا۔ پاپا شاید آپ کو پتہ نہیں مگر یہ میرب کی خود کی پسند ہے۔ اور شاید آپ کو یہ بھی نہیں پتہ کہ آپ کی لاڈلی بیٹی نے اپنی جان لینے کی کوشش کی تھی اس رومان شاہ کے لیے۔

شاہ میر کیا بکواس کر رہے ہو میری بیٹی ایسا کبھی نہیں کر سکتی۔ بس پاپا یہی تو آپ کی غفلت تھی کہ آپ کو پتہ ہی نہیں چلا کہ کب میرب اپنے بچپن میں اتنا آگے نکل گئی کہ اس نے اپنی جان تک داؤ پر لگا دی۔

Posted On Kitab Nagri

میں نے تو صرف اپنی بہن کی جان بچانے کی کوشش کی ہے رومان شاہ میرب کی ضد بن چکا تھا اگر میرب کو وہ نہیں ملتا تو میرب دوبارہ بھی اپنی جان لینے کی کوشش کر سکتی تھی تو سوری پاپا میں جان بوجھ کر اپنی بہن کی زندگی کو خطرے میں نہیں ڈال سکتا تھا۔

شامیر اپنے باپ کو اعتماد میں لے کر ساری بات بتا رہا تھا پہلے تو ملک زبیر کافی بھڑک اٹھا مگر جب شامیر نے ساری حقیقت سے آگاہ کیا تو ملک زبیر خاموشی سے بیڈ پر بیٹھ گئے۔ شامیر اب آگے کیا کرنا ہے ملک زبیر نے اپنے بیڈ کی طرف دیکھتے ہوئے بہت تھکے تھکے سے انداز میں پوچھا۔

کرنا کیا ہے پاپا میرب کی پڑھائی مکمل ہونے کے بعد میرب کی رخصتی کر دیں گے مگر پہلے میرب اپنی پڑھائی اچھی طرح سے مکمل کرے۔ ہم ٹھیک ہے۔ بس پاپا اب آپ اپنے سر پر کوئی ٹینشن مت سوار کر لینا۔ جو اللہ کو منظور تھا وہ ہو گیا میرب کا رشتہ رومان شاہ کے ساتھ جڑنا خدا کی طرف سے ہی لکھا تھا۔

مگر شاہ میر میرے دل میں ایک عجیب سا ڈر ہے ملک زبیر کسی گہری سوچ کو سوچتے ہوئے اپنی بیڈ کی طرف دیکھ کر بولے۔ اگر کل کو رومان شاہ نے اس زبردستی کے نکاح کو اپنی انا کا مسئلہ بنالیا اور ہماری

Posted On Kitab Nagri

بیٹی کو کوئی تکلیف دی یا کل کو خدا نہ خواستہ میری بیٹی کو چھوڑ دیا تو۔ ملک زبیر کے چہرے پر ایک پاپ والی پریشانی نظر آرہی تھی۔

اس کی فکر آپ نہ کریں پاپا میرب سکیورٹی کا انتظام میں نے کر لیا ہے۔ مجھے بھی تو پتہ چلے کہ میرب کی سکیورٹی کے لیے تم نے کیا انتظام کیا ہے۔ میں نے بھی رومان شاہ کی بہن کے ساتھ نکاح کر لیا ہے۔ اور وہ اپنی بہن سے بہت پیار کرتا ہے اس لیے وہ چاہ کر بھی میرب کو کوئی نقصان پہنچانے کے بارے میں سوچے گا بھی نہیں۔

کیا تم نے بھی نکاح کر لیا ہے رفعت بیگم بیچاری حیرت کے ساتھ بیڈ سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ شاہ میر یہ تم دونوں بہن بھائیوں نے کیا کیا ہے میرے کتنے ارمان تھے تم دونوں کی شادی کو لے کر مگر یہ تم دونوں بہن بھائیوں نے تو چوروں کی طرح نکاح کر لیا ہے رفعت بیگم کو شاہ میر کے نکاح کا سن کر غصہ آرہا تھا۔

پریشان نہ ہوں ماما آپ کی بہو بہت خوبصورت ہے۔ چپ کر جاؤ شاہ میر میں اس وقت مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں۔ ماما قسم سے آپ کی بہو بہت خوبصورت اور بہت معصوم ہے۔ اور ڈرپوک تو اتنی ہے

Posted On Kitab Nagri

کہ میرا نہیں خیال وہ کبھی آپ سے جھگڑا کرے گی۔ اور تم نے اس ڈرپوک لڑکی کو ڈرا کر زبردستی نکاح کر لیا شرم کرو شاہ میر میں نے تم دونوں بہن بھائیوں کی ایسی پرورش تو نہیں کی تھی۔

تو ماما ہم دونوں بہن بھائیوں نے بھی نکاح کیا ہے بھاگ تھوڑی گئے ہیں جو آپ اپنی پرورش پر انگلیاں اٹھا رہی ہیں شاہ میر اس وقت ہنستے ہوئے اپنی ماں کا موڈ نارمل کر رہا تھا۔ جس طرح کا تم دونوں نے نکاح کیا ہے اس سے تو اچھا تھا کہ بھاگ ہی جاتے۔ توبہ نعوذ باللہ ماما کیسی باتیں کر رہے ہیں۔

شامیر بہت شریف بن کر اپنے کانوں کو ہاتھ لگاتا ہوا توبہ توبہ کر رہا تھا جس کو دیکھ کر اس کی ماں کی اور ملک زبیر کی ہنسی چھوٹ گئی۔ بہت بڑے ڈرامے باز ہو تم دونوں بہن بھائی رفعت بیگم نے بڑی محبت سے اپنے بیٹے کو دیکھتے ہوئے کہا۔ www.kitabnagri.com

www.kitabnagri.com

شامیر اپنے روم میں آکر لیٹا تو اس کی آنکھوں کے سامنے وہی منظر گھوم رہا تھا جب رومان شاہ کی باہوں میں مرہا لہراتے ہوئے گر کر بے ہوش ہو گئی تھی۔ شاہ میر کو مرہا کی بہت فکر ہو رہی تھی پتہ نہیں یہ نکاح کے تین بولوں کی طاقت تھی یا شامیر کے دل میں پہلی نظر کی محبت کا اثر تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مگر شاہ میر کو سچ میں اس وقت مرہا کی بہت فکر ہو رہی تھی یا رکتی ڈرپوک تم اپنے بھائی کی ذرا سی اونچی آواز سے ہی ڈر کر بے ہوش ہو گئی ہو میری نازک سی جان اپنے اتنے بڑے اے سی پی کو کیسے سنبھالو گی۔ اے سی پی کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔ www.kitabnagri.com

oooooooooooo

رومان مرہا کو کیا ہوا تھا تم اسے ہاسپٹل لے کر کیوں گئے تھے رومان شاہ کے ہاتھ میں دوائیاں تھی جن کو دیکھ کر رومان شاہ کی ماں نے اس سے سوال کیا تھا۔

یہ دوائیاں کس کی ہیں تو مجبوراً فرمان شاہ کو یہ بتانا پڑا تھا کہ میرہا بے ہوش ہو گئی تھی اور وہ اسے ہاسپٹل لے کر گیا تھا۔ ویسے بھی یہ کوئی اتنی چھوٹی بات نہیں تھی جسے رومان شاہ اپنی ماں سے چھپا سکتا تھا۔

میرہا تم تو اپنے بھائی کے لیے گفٹ لینے گئی تھی تو پھر تم کہاں چلی گئی تھی ڈرائیور تمہارا انتظار کر کے ڈھونڈ ڈھونڈ کر گھر آیا ہے۔ رومان شاہ کی ماں بے حد سے کے ساتھ مرہا پر چلائی تھی۔ میرہا ڈر کے مارے رومان شاہ کے پیچھے چھپ رہی تھی۔

امی جان پلیز آپ مرہا پر غصہ مت کریں وہ میرے ساتھ تھی اور باقی کی ساری بات میں آپ کو بتا دوں گا مگر پلیز آپ مرہا پر اس طرح سے غصہ نہیں کریں گی۔

Posted On Kitab Nagri

کیوں غصہ نہیں کروں آج اگر زندگی میں پہلی بار اس کو گھر سے اکیلے بھیج ہی دیا تھا تو اس نے مجھے اتنا پریشان کر دیا۔ میری جان نکل رہی تھی یہ سوچ سوچ کر کہ یہ لڑکی کہاں چلی گئی۔ کہی اس کے ساتھ کوئی حادثہ تو نہیں پیش آگیا۔ اور یہ کتنے آرام سے تمہارے ساتھ گھومتی ہوئی آرہی ہے۔

امی جان پلیز سمجھنے کی کوشش کریں اس کو روم میں جانے دیں میں آپ کو ساری بات بتا دوں گا اتنی لاپرواہ نہیں ہے ہماری مرہا کہ یوں گھومتی پھرے آخر کچھ تو ایسا ہوا ہو گا نہ جس کی وجہ سے وہ گھر نہیں آسکی۔ اب کی بار رومال شاہ کا لہجہ تھوڑا سرد تھا۔

جس کو دیکھتے ہوئے رومان شاہ کی ماں چپ کر گئی کیونکہ اس کا بیٹا نارملی اس انداز سے اپنی ماں سے کبھی بات نہیں کرتا تھا۔ چلو میرا بیٹا آپ اپنے روم میں چل کر آرام کرو اور یہ آپ کی دوائیں ہے۔

کچھ کھانے کے بعد آپ کو رات کو یہ دوا دوبارہ لینی ہے۔ میرا کہ روم میں جانے کے بعد رومان شاہ اپنی ماں کا ہاتھ پکڑ کر انہیں اپنے روم میں اپنے ساتھ لے آیا تھا۔ گھر میں کافی نوکر چاکر موجود تھے اور

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ بالکل نہیں چاہتا تھا کہ نوکروں کے سامنے مرہا کے نکاح والی بات وہ اپنی ماں کو بتائے اس سے اپنی بہن کی عزت بے حد عزیز تھی۔ www.kitabnagri.com

رومان جو بھی بات ہے مجھے جلدی سے بتا دو تمہارے چپ رہنے سے میرے اندر پریشانی س ہول اٹھ رہیں ہے۔ رومان شاہ چپ اس لیے تھا کہ اس کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ اپنی ماں کو بات کہاں سے شروع کر کے بتائے۔

وہ اپنی ماں کو اس عمر میں ٹینشن بھی نہیں دینا چاہتا تھا مگر ان کی بیٹی کے بارے میں اتنی بڑی بات وہ چھپا بھی نہیں سکتا تھا آخر مرہا کا نکاح ہوا تھا کوئی چھوٹی سی معمولی بات تو نہیں تھی کہ جس کو رومان شاہ چھپا جاتا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ راستے میں مرہا سے تصدیق کر چکا تھا کہ کیا سچ میں نکاح ہوا تھا یا اے سی پی صرف بکواس کر رہا تھا مگر مرہا کے آنسوؤں اور اس کی چپ نے یہ بتا دیا تھا کہ اے سی پی نے جو بولا تھا سچ وہی ہے۔ اس لیے اب رومان شاہ کا اپنی ماں کو بتانا ضروری ہو گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

رومان مجھے بتاؤ کہ کیا ہوا ہے کیوں بیٹا میرے صبر کو آزما رہے ہو ان بوڑھی ہڈیوں میں اب اتنی طاقت نہیں ہے کہ وہ کوئی صدمہ برداشت کر سکے۔ اور تمہاری چپ کی وجہ سے میرے دماغ میں طرح طرح کے خیالات آرہے ہیں۔ www.kitabnagri.com

ٹھیک ہے امی جان میں آپ کو ساری بات بتاتا ہوں مگر آپ مجھ سے وعدہ کریں کہ آپ پریشان ہو کر اپنی طبیعت خراب نہیں کریں گی بس ساری بات سن کر یہ یقین رکھیے گا کہ میں سب کچھ سنبھال لوں گا۔

رومان شاہ نے آہستہ آہستہ ساری بات اپنی ماں کے سامنے کھولنی شروع کر دی رومان شاہ کی ماں پر ایک کے بعد ایک بم دھماکے جیسے انکشاف ہو رہے تھے۔

www.kitabnagri.com

رومان بیٹا تم ایسی سچویشن میں کیا کرو گے مجھے تو کچھ سمجھ میں نہیں آرہا۔ میری بیٹی کی تو زندگی تباہ ہو گئی ہے امی جان کیسی باتیں کر رہے ہیں اللہ نہ کرے مرہا کی زندگی تباہ ہو میں بہت جلد کمینے سے مرہا کو ڈپورس دلوالوں گا۔ رومان شرم کرو بیٹا اپنے گھر بیٹھی ہوئی بہن کو طلاق دلو او گے۔

Posted On Kitab Nagri

تو امی آپ کیا چاہتی ہیں کہ میں اس گھٹیا انسان کے ساتھ اپنی بہن کو رخصت کر دوں ایسا تو میں کبھی بھی نہیں ہونے دوں گا۔ رومان لڑکی چاہے گھر پر ہی کیوں نہ بیٹھی رہے مگر جب اس پر طلاق کا دھبہ لگ جاتا ہے تو بیٹیوں کے اچھے رشتے نہیں آتے۔۔۔ www.kitabnagri.com

امی جان آپ کس دور میں جی رہی ہیں آج کے وقت میں ایسا کچھ بھی نہیں ہوتا۔ اور جب مرہا کی کوئی غلطی ہی نہیں ہے تو پھر مرہا کو کوئی غلط کیوں سمجھے گا۔

ہاں رومان بیٹا اب آپ لوگ بڑے ہو گئے ہو اور سمجھدار بھی اس لیے اس کم لکھی پڑی اولڈ ماں کے خیالات میرے بیٹے کو غلط ہی لگیں گے۔ پلیز امی جان میرا ارادہ آپ کا دل دکھانے کا ہرگز نہیں تھا اور نہ ہی میری بات کا یہ مطلب تھا رومان شاہ بہت شرمندہ ہوتا ہوا اٹھ کر اپنی ماں کے قدموں میں بیٹھ گیا تھا۔

Kitab Nagri

اپنی ماں کے ہاتھوں کو پکڑ کر چومتے ہوئے اپنی آنکھوں کو لگا رہا تھا۔ میں اپنی ماں کو اولڈ یا کم پڑھی لکھی سمجھوں تو لعنت ہے میری پڑھائی پر۔

میری ماں ورلڈ کی بیسٹ ماں ہے اور آپ سے کس نے کہا کہ آپ کم پڑھی لکھی ہیں جیسی پرورش آپ نے میری اور مرہا کی ہے ایسی پرورش تو کوئی پڑھی لکھی ماں بھی نہیں کر سکتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

بس امی جان میں تو صرف اتنا چاہتا ہوں کہ میں مرہا کو اس انسان کے ساتھ رخصت نہیں کر سکتا زہر لگتا ہے وہ شخص مجھے۔ اور جس سے تم نکاح کر کے آئے ہو اس کے بارے میں کیا خیال ہے۔ وہ تو مجھے حد سے بھی زیادہ زہر لگتی ہے اتنی زہر کس کا نام لیتے ہی میرا منہ کڑوا ہو جاتا ہے۔

مگر وہ تو میرے بیٹے سے بہت پیار کرتی ہے اتنا پیار کہ اس پاگل نے اپنی جان تک لیجی چاہی۔ میری بھولی امی جان اس کو پیار نہیں پاگل پن کے دورے کہتے ہیں۔

رومان بیٹا میرا جتنا تجربہ ہے اس تجربے سے میں کہہ سکتی ہوں کہ وہ بچی تم سے بہت پیار کرتی ہے۔ اور رومان بیٹا کسی کے پیار کو یوں دھتکارتے نہیں ہیں۔ ضروری نہیں ہے کہ جو تمہارے ساتھ ہوا تم بھی دوسروں کو وہی واپس کرو۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

امی جان میں اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا پلیز اور رہی بات اس لڑکی کی تو اسے تو ایک بار میں رخصت کر کے ضرور لے کر آؤں گا۔ اس کے بھائی نے جو ڈنگے کی چوٹ پر نکاح کروایا ہے۔ اگر ان دونوں بہن بھائیوں کو میں نے خون کے آنسو نہیں رلایا تو میرا نام بھی رومان شاہ نہیں۔

Posted On Kitab Nagri

رومان بیٹا تم پوزیٹو کیوں سوچتے نہیں شاید اللہ کی یہی مرضی ہو اور تم دونوں کے جوڑے اللہ نے آسمانوں پر ان دونوں بہن بھائیوں کے ساتھ ہی بنائے ہو۔

کیوں امی جان ہم دونوں بہن بھائیوں کی قسمت اتنی ہی خراب ہے کہ ہمارے جوڑے اس اے سی پی اور اس کی بہن سے بنے ہوئے ہے۔ رومان شاہ نے بد مزہ سامنہ بناتے ہوئے کہا۔

مرہادوائی کھا کر سونے ہی لگی تھی کہ اس کے فون پر بیل بجی تھی۔ فون پر ان نون نمبر دیکھ کر واپس سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا۔

کچھ دیر بعد مرہا کے فون پر مسلسل میسج آنے لگے میرہا نے ڈرتے ڈرتے میسج اوپن کیے تو اسی ان نون نمبر سے بہت سارے میسج آئے تھے۔

مرہا نے جلدی سے فون بند کر کے رکھنا چاہا تھا مگر پہلا میسج ہی اتنا دھمکی بھرا تھا کہ میرہا نے ناچاہتے ہوئے بھی میسج کو پورا پڑا۔۔۔ میرا میسج پورا پڑھنا اور اگر فون اوف کرنے کی کوشش بھی کی تو۔

Posted On Kitab Nagri

انجام کی ذمہ دار تم خود ہوگی اور میں کیا کر سکتا ہوں یہ مجھے تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں ہے ایک منٹ سے پہلے میرا فون اٹھاؤ اور اگر اپنے بھائی کو بتانے کی کوشش بھی کی تو اس کی موت کی ذمہ دار بھی تم خود ہوگی تمہارا کچھ گھنٹوں پہلے بنا شوہر اے سی پی شامیر ملک۔۔ شاہ میر مرہا کو میسج کرنے کے بعد اب فون کو اپنی انگلیوں سے گھما رہا تھا اور اس کے چہرے پر کھلتی ہوئی ہنسی دیکھنے کے لائق تھی۔

شامیر نے جس طرح کا مرہا کو آوارہ غنڈہ کے جیسا میسج کیا تھا۔ وہ میسج ٹائپ کرتے ہوئے اسے خود بھی ہنسی آرہی تھی۔

اس نے یہ میسج صرف مرہا کو ڈرانے کے لیے کیا تھا کیونکہ وہ کب سے مرہا کو کال کر رہا تھا اور مرہا فون نہیں اٹھا رہی تھی۔ اور اس کے پولیس والے شاطر دماغ نے اسے پہلے سے ہی الرٹ کر دیا تھا کہ مرہا اس کا میسج دیکھتے ہی فون بند کر دے گی۔

www.kitabnagri.com

اس لیے اس نے مرہا کو دھمکی آمیز میسج سینڈ کیا تھا۔ شامیر مرہا سے اس کا حال چال پوچھنا چاہتا تھا۔ اور اس وقت وہ رومان شاہ کو فون کر کے مصیبت کو دعوت نہیں دینا چاہتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسی لیے اس نے میرا نمبر حاصل کیا تھا شامیر کی جتنی پہنچ تھی اس کے لیے ایک نمبر حاصل کرنا کوئی مشکل کام نہیں تھا۔ www.kitabnagri.com

بیوی کیسی ہو۔۔ مرہا کے فون اٹھاتے ہی شامیر کا پہلا سوال۔۔ آپ کو اس سے مطلب۔۔ بیوی ہو میری مجھے مطلب نہیں ہو گا تو کس کو ہو گا وہ ہنستے ہوئے بولا۔۔

جی نہیں میں آپ کی بیوی نہیں ہوں۔۔ مگر میں تو آپ کا شوہر ہوں۔ میں آپ کو اپنا شوہر نہیں مانتی۔۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا میرا اور آپ کا نکاح ہوا ہے تو میاں بیوی کا رشتہ تو بن چکا ہے اب تمہارے ماننے یا نہ ماننے سے رشتہ بدل نہیں سکتا۔

بہت جلد بھائی آپ کا اور میرا رشتہ ختم کروادیں گے۔۔ وہ کیسے۔۔ آپ کا اور میرا طلاق کروا کر۔۔ شٹ اپ دوبارہ اس لفظ کا استعمال سوچ سمجھ کر کرنا۔۔ ورنہ کیا کریں گے۔۔ آپ کے بھائی کی جان لے لوں گا۔۔ آپ ہر بات میں میرے بھائی کو بیچ میں کیوں لے آتے ہیں وہ رونا شروع ہو گئی تھی۔۔ چپ کرو تمہاری تبیعت خراب ہو جائے گی کچھ نہیں کروں گا تمہارے کھڑوس بھائی کو۔۔ میرا بھائی کھڑوس نہیں ہے۔۔ تو پھر کیا ہے۔۔ بہت پیارے ہے۔۔ اور میں۔۔ مجھے نہیں پتا۔۔ ہا ہا ہا تو پھر اپنے دل سے پوچھ کر پتہ لگاؤ کے میں کیسا ہوں۔۔ مجھے پتہ لگانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔ مگر مجھے

Posted On Kitab Nagri

ضرورت ہے۔۔ میں فون بند کرنے لگی ہوں۔۔ سوچنا بھی مت مجھے ابھی اپنی بیوی سے اور بات کرنی

ہے۔۔۔ www.kitabnagri.com

آپ مجھے بار بار اپنی بیوی مت بولے۔۔ میں تو بولوں گا اپنی بیوی کو بیوی بلانا کوئی جرم ہے۔۔ شاہ میر کو مرہا سے بات کرنا بہت اچھا لگ رہا تھا شاہ میر نے کب سوچا تھا کہ اچانک سے کوئی لڑکی اس کے دل پر یوں دستک دیے بنا اس کے دل کے تخت پر قبضہ جمالے گی۔۔ شاہ میر پتہ نہیں ابھی اور کتنی دیر تک اسے جگائے رکھتا اور اس سے باتیں کرتا مگر۔۔

مرہا نے اچانک اون فون کو ہی اپنے تکیے کے نیچے رکھ دیا تھا۔ روم میں شاہ میر مرہا کی کی امی آئی تھی تو مرہا نے گبھرا کر فون تکیے کے نیچے رکھا تھا۔۔ ڈرپوک لڑکی شوہر کو جلدی سے گڈنائٹ ہی بول دیتی شاہ میر کے لبوں پر مسکراہٹ کھل رہی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

oooooooooooo

گڈ مارنگ شاہ جی کیسے ہے آپ۔۔ جب سے تمہاری شکل دیکھی ہے میری کوئی بھی مارنگ گڈ نہیں رہی۔ اور میں کیسا ہوں اس سے تمہیں کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے۔۔ میرب نے بڑی ہمت کر کے صبح صبح رومان شاہ کو فون کیا تھا۔ شاہ کیوں آپ ہر وقت منہ میں انگارے چباتے رہتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

تم مطلب کی بات بولو مجھے صبح صبح تمہاری فضول باتیں نہیں سننی۔ شاہ پلیر اب تو آپ میرے ساتھ اس طرح سے بات مت کریں۔ کیوں اب تم میں ایسی کون سی خاصیت آگئی پیدا ہو گئی ہے جس کی وجہ سے میں تمہارے ساتھ عزت سے پیش آؤں۔

شاہ اب تو میرا آپ کے ساتھ نکاح ہو گیا ہے میرا بچاری بڑی مصومیت سے بتا رہی تھی جیسے کہ رومان شاہ کو تو پتہ ہی نہ ہو کہ ان دونوں کا نکاح ہو گیا ہے۔ ہم پھر تو تم تیاری کرو تا کہ میں تمہیں رخصت کر کے اپنے گھر لاسکوں یہ جا کر اپنے بھائی کو میرا پیغام دو کہ میں تمہیں رخصت کر کے لے جانا چاہتا ہوں۔

Kitab Nagri

میں بھائی سے کیسے کہہ سکتی ہوں۔۔ میرے خیال سے تو زبان سے کہہ سکتی ہو۔۔ میرا مطلب ہے میں اپنی رخصتی کی بات کیسے کر سکتی ہوں۔۔ جیسے کلائی کاٹ کر اپنے نکاح کی بات کی تھی ویسے ہی۔۔ میں نے بھائی سے کوئی بات نہیں کی۔۔ ہم تو پھر مجھے لگتا ہے تمہارے بھائی کو الہام ہوا ہو گا کہ اس کی پیاری بہن رومان شاہ کو اپنا دل دے بیٹھی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ پلینز آپ میری کسی بات کا تو یقین کر لیا کریں میں نے بھائی کو نہیں بتایا۔۔۔ بتایا ہے یا نہیں مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔ تم نے جو کرنا چاہتی تھی۔۔ وہ تم نے اپنے بھائی کے ہاتھوں سے مجھے کروالیا ہے۔۔ اب میری باری ہے۔ مجھے نہیں پتہ کہ تم کیسے اپنے بھائی سے کہو گی مگر میرا پیغام اس تک پہنچاؤ کہ میں آنے والے دو دنوں میں تمہاری رخصتی چاہتا ہوں نہیں تو طلاق کے پیپر سائن کر کے تمہارے گھر پر بھجوادوں گا۔۔

شاہ اللہ نہ کرے کہ ہم دونوں کا طلاق ہوا اتنی گندی بات آپ نے کتنی آرام سے بول دی ہے۔۔ تم مجھے گیان بعد میں دینا پہلے جا کر اپنے بھائی تک میرا پیغام پہنچاؤ۔ ورنہ جس بات کے لیے تم مجھے ابھی گیان دے رہی ہو میں وہ کام کرتے ہوئے بھی دل نہیں لگاؤں گا۔ رات تک مجھے جواب چاہیے اور ہاں جواب ہاں میں ہونا چاہیے نہ کی صورت میں میں طلاق کے بے پر تمہارے گھر پر بھجوادوں گا۔۔

شاہ آپ کتنے پتھر دل انسان ہے اتنی آسانی سے اتنا بڑا جملہ بول دیا۔ میرب بیچاری بند فون کو ہاتھ میں لیے ہوئے۔ نم آنکھوں سے سوچ رہی تھی کہ اس نے کس بندے سے عشق کر لیا ہے۔ جو ہر گھڑی ایک نئے روپ کے ساتھ اس کے سامنے آرہا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

چل میرا بی بی جب اتنے کھڑوس سے عشق کیا ہے تو سزا بھگتنے کے لیے بھی تیار ہو جاؤ۔ اب چل کر بھائی تک اس کا پیغام تو پہنچانا پڑے گا۔

میرب میں اتنی جلدی تمہاری رخصتی کی بات تمہارے بھائی سے کیسے کر سکتی ہوں۔۔ ماما پلینز سمجھنے کی کوشش کریں اس نے یہ دھمکی دی ہے کہ اگر بھائی میری رخصتی نہیں کریں گے تو وہ مجھے طلاق کے پیپر سائن کر کے بھیج دے گا۔۔ میرب نے روتے ہوئے اپنی ماں کو بتایا۔۔

میرب بیٹا رونا بند کرو ابھی تو تمہاری طبیعت بھی پوری طرح سے ٹھیک نہیں ہوئی بیٹا تمہارے پاپا نہیں مانے گے۔ ابھی تو آپ تم پڑھ رہی ہو تمہارے ایگزام سر پر ہیں۔۔

www.kitabnagri.com

تو ایسے میں تمہاری رخصتی کی بات میں کیسے تمہارے بھائی اور باپ سے کروں رفت بیگم اپنی بیٹی کے آنسوں دیکھ کر بہت پریشان ہو گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ان کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کریں امی پلیز میں آپ کے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں آپ میرا طلاق مت ہونے دینا۔ میرب اپنی ماں کے قدموں میں بیٹھتے ہوئے ان کے آگے ہاتھ جوڑ رہی تھی۔ اٹھو میری جان میرے پاس بیٹھو۔ میرا بیٹا سب سے پہلے اپنے آنسو صاف کرو میں پوری کوشش کروں گی تمہارے پاپا اور بھائی سے بات کرنے کی میرب کی ماں اپنی بیٹی کے آنسو صاف کرتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگا کر بول رہی تھی۔

رفت بیگم آپ کیا بول رہی ہیں میں اپنی بیٹی کی اتنی جلدی رخصتی نہیں کر سکتا۔ ابھی وہ بہت چھوٹی ہے۔ اور ابھی تو اس کی پڑھائی بھی مکمل نہیں ہوئی۔ تو کیا چاہتے ہیں کہ گھر بیٹھی بیٹی کو ہی طلاق دلو اگر ہمیشہ کے لیے اسے داغدار بنادیں گے۔

Kitab Nagri

استغفر اللہ میرب کی ماں بولنے سے پہلے کبھی سوچ بھی لیا کریں کہ آپ کس طرح کا جملہ بول رہی ہے۔ زبیر ملک نے غصے سے اپنی بیوی کی طرف دیکھا۔ سوچیں ذرا جس جملے کو سن کر آپ توبہ استغفار کر رہے ہیں۔ اگر وہ الفاظ رومان شاہ ہماری بیٹی کو بول گیا تو ہم تو جیتے جی دنیا سے اٹھ جائیں گے۔

Posted On Kitab Nagri

اسی لیے بول رہی ہوں کہ رومان شاہ جو ڈیمانڈ کر رہا ہے اس کی پوری کر دیں۔۔ یہ مت بھولیں کہ ہمارے بیٹے نے زبردستی اس کی بہن کو اغوا کر کے میرب کا نکاح کروایا ہے اب میرے خیال سے ہم ایسی سچویشن میں نہیں ہیں کہ ہم اپنی ڈیمانڈ اس کے سامنے رکھیں۔۔

اوکے ٹھیک ہے میں شاہ میر سے بات کرتا ہوں۔ ملک زبیر نے اپنی بیوی کی عقلمندی والی بات سن کر ہتھیار ڈال دیے تھے۔ ابھی جائیں اور شاہ میر سے بات کریں بلکہ میں بھی آپ کے ساتھ چلتی ہوں۔
پاپا اس وقت ہم میرب کی رخصتی کیسے کر سکتے ہیں۔ شاہ میر اپنے پاپا کی رخصتی والی بات پر بھڑک اٹھا تھا۔ بیٹا جیسے تم نے نکاح کروایا ہے اسی طرح سے رخصتی بھی کر سکتے ہیں۔
پاپا پلیز آپ نکاح والی بات کو مت دہرائیں میں آپ کو ساری صورتحال سے آگاہ کر چکا ہوں۔

تو میں بھی تمہیں تازہ ترین صورتحال سے آگاہ کر دیتا ہوں۔ کہ رومان شاہ نے میرب کو فون پر دھمکی دی ہے کہ۔ اگر تم اس کی رخصتی نہیں کرواؤ گے تو وہ طلاق کے پیپر سائن کر کے ہمارے گھر پر دے جائے گا۔

Posted On Kitab Nagri

بڑا ہی کوئی کمینہ شخص ہے جتنا اڑیل میں اس کو سمجھتا ہوں یہ تو میری سوچ سے بھی کہی زیادہ بد دماغ

ہے۔ www.kitabnagri.com

اسی لیے کہہ رہا ہوں کہ اس بد دماغ کا کہنا مان لو اور باعزت میرب کی رخصتی کر دو۔۔۔ مگر پاپا ابھی تک تو اس کے ہاتھوں کے زخم بھی ٹھیک نہیں ہوئے تو دودن کے اندر کیسے رخصتی کروادوں۔

اللہ تعالیٰ سب بہتر کرے گا مگر اس وقت جو سچویشن ہے ہمیں رومان شاہ کی ڈیمانڈ مان لینی چاہیے۔ شاہ میر کی ماں نے اپنا فیصلہ سنایا تھا۔۔ ٹھیک ہے پھر آپ تیاری کریں میں رومان شاہ سے بات کر کے آپ کو بتاتا ہوں۔ شاہ میر اپنے دماغ میں کچھ سوچتے ہوئے بولا تھا۔۔

Kitab Nagri

شامیر نے اپنے ماں باپ کے جانے کے بعد رومان شاہ کا نمبر ڈائل کیا۔۔۔ بکو کو کیا کہنا ہے۔۔ رومان شاہ نے فون اٹھاتے ہی منہ سے انگارہ نکالا تھا۔۔ تم پیدا نشی ایسے تھے یا بعد میں تمہیں کوئی وائرس ہو گیا تھا۔ جس کی وجہ سے تمہاری زبان اتنی کڑوی ہو گئی ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ کے بد تمیزی والے لہجے پر اے سی پی شامیر نے بھڑک کر جواب دیا۔۔ کیا کروں اے سی پی تمہاری آواز میرے کانوں میں پڑتی ہے تو میری زبان زہر اگلنا شروع کر دیتی ہے۔۔ اور زیادہ دیر تک میرے کان تمہاری آواز برداشت نہیں کر سکیں گے اس لیے جو بکنا ہے جلدی بکو۔۔

تم نے میرب کو فون پر دھمکی دی ہے کہ اگر میں اس کی رخصتی نہیں کرواؤں گا تو تم اسے طلاق دے دو گے۔ دھمکی نہیں دی حقیقت سے آگاہ کیا ہے۔

رخصتی کی بات تمیز کے دائرے میں رہتے ہوئے تم میرے ساتھ بھی کر سکتے۔۔ اے سی پی تمہارے منہ سے تمیز والی باتیں اچھی نہیں لگتی۔۔ اور نہ ہی تم دونوں بہن بھائیوں نے کوئی ایسا کارنامہ سرانجام دیا ہے جس کی بنا پر میں تمہارے ساتھ تمیز سے بات کروں۔۔

www.kitabnagri.com

جب تمہاری بہن مجھے پرپوز کرنے کے لیے میرے آفس تک پہنچ سکتی ہے۔۔ تو پھر رخصتی کی بات اگر میں نے ڈائریکٹ تمہاری بہن سے کر لی ہے۔ تو اس میں میرے خیال سے تو کوئی غلط بات نہیں ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ اگر میری بہن بچپن میں تم جیسے اڑیل انسان سے دل لگا کر غلطی کر بیٹھی ہے۔ تو تم یوں بار بار اس کو اپنی تنقید کا نشانہ مت بناؤ۔۔

اور میری بہن کو تنقید کرنے سے پہلے یہ ضرور سوچ لیا کرو کہ تمہاری بہن بھی اس وقت میرے نکاح میں ہے۔۔ اے سی پی خبردار جو اپنی گندی زبان سے میری بہن کا نام بھی لیا تو۔۔

میں نہیں مانتا اس نکاح کو اور نہ ہی میرے نزدیک اس نکاح کی کوئی اہمیت ہے بہت جلد میں اپنی بہن کو اس زبردستی کے نکاح سے آزاد کروالوں گا۔ رومان شاہ اپنی بہن کے نام پر آگ بگولا ہو گیا۔

اور تجھے لگتا ہے کہ اے سی پی نے اتنی کچی گولیاں کھیلی ہیں کہ آسانی سے تمہاری بہن کو آزاد کر دے گا۔۔ اے سی پی شاہ میرے رومان سے بھی زیادہ چلاتے ہوئے کہا۔۔

میری بہن کو آزادی دلوانے کے لیے مجھے تمہاری ضرورت نہیں ہے۔۔ میں یہ کام باسانی عدالت سے کروا سکتا ہوں۔۔۔ اچھا تو جب کل کو اپنی بہن کی شادی کسی اور سے کرو گے تو اس کی طلاق کا ریزن کیا دو گے۔۔۔ لوگ تو کردار پر بھی انگلیاں اٹھانے سے گریز نہیں کرتے۔ شاہ میرے رومان شاہ کو

Posted On Kitab Nagri

حقیقت سے روبرو کروایا تھا۔۔۔ اے سی پی آکر تیرے حلق سے زبان باہر کھینچ لوں گا۔ اگر دوبارہ میری بہن کے بارے میں کچھ کہا تو۔۔۔ رومان شاہ چلایا تھا۔

چلا مت رومان شاہ۔ چلانا مجھے بھی آتا ہے۔ صرف یہ سمجھانے کے لیے بول رہا تھا۔ کہ اگر تم میری بہن پر کیچڑ اچھالو گے تو میں بھی پیچھے نہیں ہٹوں گا۔ کیوں کہ پیار میں بھی اپنی بہن سے بہت کرتا ہوں۔۔

اور رہی بات میرب کی رخصتی کی تو میں رخصتی کے لیے تیار ہوں۔۔۔ مگر میری یہ شرط ہے کہ تم بھی اپنی بہن کی رخصتی کی تیاری کرو۔۔

Kitab Nagri

میں اپنی بہن کو تمہارے ساتھ کبھی رخصت نہیں کروں گا۔ رخصت تو کرنا پڑے گا۔ بیوی ہے وہ اے سی پی کی۔۔ میں بھی دیکھتا ہوں کہ تم کیسے میری بیوی کو میرے ساتھ رخصت نہیں کرتے۔

اے سی پی ایڑی چوٹی کا زور لگا لو مگر میں مرہا کو تمہارے ساتھ کبھی رخصت نہیں کروں گا۔ دونوں اس وقت کا اپنی اپنی بات پر اڑے ہوئے تھے۔ دونوں میں سے کوئی بھی جھکنے کو تیار نہیں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ جب تم میری بہن کی رخصتی مانگ سکتے ہو تو پھر اپنی بہن کو رخصت کرنے میں تمہیں کیا پرالیم ہے۔۔۔۔ کیونکہ تمہاری بہن نے مجھے خود پسند کر کے زبردستی مجھ سے نکاح کیا ہے۔۔۔ اور میری بہن تو تم جیسے کمینے کو جانتی تک نہیں تھی۔۔

تم نے تو زبردستی میری معصوم بہن کو اس سارے معاملے میں گھسیٹا ہے۔۔ اس لیے میں کیوں کروں اپنی بہن کی رخصتی تمہارے ساتھ۔۔ رومان شاہ اپنی بات پر اٹل تھا۔۔

سوچ لو رومان شاہ فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے میں میرب کو رخصت اسی صورت میں کروں گا۔ جب تم اپنی بہن کو میرے ساتھ رخصت کرو گے۔ اور طلاق کی صورت میں لڑکی کو کتنا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے میرا نہیں خیال کہ تم اتنے دودھ پیتے بچے ہو کہ تمہیں پتہ نہ ہو۔۔۔

اپنا فیصلہ سنا کر اے سی پی شامیر نے فون بند کر دیا تھا۔۔ آہ آہ آہ۔۔ رومان شاہ نے غصے سے چیختے ہوئے۔ اپنا ہاتھ اپنے سامنے پڑی ہوئی شیشے کی ٹیبل کے اوپر مارا تھا۔۔ رومان شاہ کے سخت اور مضبوط ہاتھ ٹیبل پر لگنے سے ٹیبل کا شیشہ چور چور ہو کر ٹوٹ گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اور اس کی کئی کرچیاں رومان شاہ کے ہاتھ میں بھی دانس گئی تھی۔۔ میرب میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا۔ تمہاری وجہ سے میری معصوم بہن کی زندگی داؤ پر لگ گئی ہے۔۔ تم ایک بار میرے ہاتھ آ جاؤ میں تمہیں اتنی اذیتیں دوں گا کہ تم پچھتاؤ گی۔ اس وقت کو کہ جب تم نے رومان شاہ جیسے شخص سے پیار کرنے کی جرات کی۔۔

رومان شاہ اس وقت اتنے غصے میں تھا کہ اسے اپنے ہاتھ میں چبے ہوئے شیشے کا بھی درد نہیں ہو رہا تھا۔ اور نہ ہی اپنے ہاتھ سے بہتا ہوا خون نظر آرہا تھا۔ خون کے قطرے نیچے فرش پر گر رہے تھے۔ جو کافی جگہ گیلی کر چکے تھے۔۔ مگر رومان شاہ اس وقت اپنے درد کو اگنور کیے ہوئے غصے میں بیٹھا ہوا تھا۔ رومان شاہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اگر میرب اس کے سامنے ہو تو وہ اس کا گلا دبا دے۔

www.kitabnagri.com

oooooooo

گڈ مارنگ بیوی میرا فون اٹھاؤ مرہا کے نمبر پر اے سی بھی شامیر کی کئی کالز آچکی تھی۔ مگر وہ بیل کو بند کیے ہوئے فون کو اپنے ہاتھ میں لے کر صوفے پر ڈری ہوئی بیٹھی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

اب اس کے واٹس ایپ پر شاہ میر کا واٹس آیا تھا۔۔۔ اللہ جی یہ کس کو میرے پیچھے لگا دیا ہے۔ مرہا شاہ میر کا واٹس میسج سن کر ڈری ہوئی صوفے پر بیٹھی ہوئی بول رہی تھی۔ ڈر کے مارے مرہا کی ہتھیلیوں میں پسینے آنے لگے تھے۔۔۔ مرہا فون کی طرف ایسے دیکھ رہی تھی۔ کہ جیسے اے سی پی شاہ میر فون سے نکل کر ابھی باہر آجائے گا۔

میرے خیال سے اب تو تم میرا نمبر اور میری آواز دونوں کو پہچان چکی ہو۔۔۔ تو بیوی بہتر ہے کہ میرا فون بنادھمکی کے اٹھاؤ مجھے تم سے بات کرنی ہے۔

شاہ میر نے اپنا واٹس میسج سین ہوا دیکھ لیا تھا۔۔۔ اب اس نے ٹیکسٹ لکھ کر بھیجا تھا۔۔۔ کہاں پھنس گئی ہوں میں۔۔۔ مرہا اس وقت رو دینے والی صورت بنائے ہوئے فون کو اپنے ہاتھ میں لیے ہوئے بیٹھی تھی۔

www.kitabnagri.com

ٹیکس میسج کے بعد اب اے سی پی شاہ میر کی فون کال آرہی تھی۔۔۔ مرہا نے کانپتے ہاتھوں سے اپنے کان کو لگایا۔۔۔ بیوی میری پہلی کال پر ہی فون کیوں نہیں اٹھاتی ہو۔۔۔ کیا اب روز تمہیں پہلے دھمکی بھرا میسج بھیجا کروں گا۔۔۔ اور اس کے بعد تم میرا فون اٹھاؤ گی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ مجھے فون کرتے ہی کیوں ہیں۔ اور دوسری بات یہ کہ مجھے اور بھی بہت سارے کام ہوتے ہیں سوائے آپ کا فون سننے کے۔۔۔

مرہانے اپنی طرف سے بہت تڑکتی بھڑکتی آواز میں جواب دیا تھا۔ مگر اس کی آواز میں اتنا ڈر اور معصومیت تھی۔ کہ اے سی پی کے لبوں پر ہنسی بکھر گئی۔۔۔

ہم ذرا میں بھی تو سنو کہ میری بیوی کو اور کون کون سے ضروری کام ہوتے ہیں۔۔۔ آپ مجھے بار بار بیوی کہہ کر مت بلایا کرے۔ مجھے بہت غصہ آتا ہے۔۔۔ مگر مجھے بہت اچھا لگتا ہے تمہیں بار بار اپنی بیوی کہنا۔۔۔

میں تو سوچ رہا ہوں کہ جب تم رخصت ہو کر میرے پاس آ جاؤ گی تب بھی روز میں تمہیں بیوی کہہ کر ہی بلاؤں گا۔ قسم سے میری تو زبان میٹھی ہو جاتی ہے تمہیں اپنی بیوی کہنے سے۔۔۔ وہ اپنے انابی لبوں سے مسکرا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میں رخصت ہو کر آپ کے پاس کبھی نہیں آؤں گی اور نہ ہی میرا بھائی ایسا کچھ ہونے دے گا۔۔ تمہارے بھائی کی تو ایسی کی تیسری میں بھی دیکھتا ہوں کیسے میری بیوی کو میرے پاس آنے سے روکتا

www.kitabnagri.com-۷

اگر گھی سیدھی انگلی سے نہیں نکلا تو یہ مت بھولنا تم دونوں بہن بھائی کہ میں ایک پولیس والا ہوں میرا دماغ سیدھے کاموں سے کہیں زیادہ اٹے کاموں میں چلتا ہے۔۔

ک ک کیا کریں گے آپ وہ ڈری ہوئی سی اٹک اٹک کر بولی تھی۔۔ تمہیں اٹھا کر لے آؤں گا۔۔ دوسری طرف سے ٹک سے بند کر دیا گیا تھا۔۔

وہ اپنے انابی لبوں سے کھکھلا کر ہنس رہا تھا۔۔ میری ڈرپوک بیوی کیا بنے گا تمہارا۔۔ شوہر کے سینے میں شیر کا دل ہے۔ جو دشمنوں کے سامنے سینہ تان کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ ڈر جس کے پاس سے بھی نہیں گزرا۔۔

اور بیوی تمہارے سینے میں تو چڑیا کا دل ہے جو ذرا سی اونچی آواز اور دھمکی سے لرز اٹھتا ہے۔۔

بہت انٹر سٹنگ ہوگی ہماری زندگی جب بھی آپ ڈر کر اور گھبرا کر سہم جایا کریں گی۔ میں آپ کو اپنے مضبوط بازوؤں میں چھپا کر اپنے سینے سے لگا لوں گا۔۔

Posted On Kitab Nagri

بس اب تو ایک دن کی دوری ہے۔۔ اس کے بعد تو آپ کا یہ اے سی پی آپ کو خود سے ایک منٹ کے لیے بھی دور نہیں ہونے دے گا۔۔

کیونکہ اے سی پی اپنے مجرموں کو اتنی آسانی سے نہیں چھوڑتا۔ اور آپ نے تو پہلی نظر میں اے سی پی کا دل چرایا ہے جس کی سزا آپ کو ساری زندگی بھگتنی پڑے گی۔ وہ سوچ کر مسکرا رہا تھا۔۔

اپنی ہنسی کو روکھنے کے لیے وہ اپنے نچلے ہونٹ کے کنارے کو دانتوں تلے دبا گیا۔ وہ ہنستے ہوئے بہت جاذب نظر لگ رہا تھا۔ وہ مرہا کی سوچوں میں اتنا گم تھا کہ سامنے بیٹھا ہوا کانسٹیبل بہادر کب سے اسے دیکھ کر ہنس رہا تھا۔ سرجی خیریت تو ہے اکیلے اکیلے بہت مسکرا رہے ہیں۔۔۔ سرجی کہیں آپ کو پیار تو نہیں ہو گیا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بہادر کی آواز پر اے سی پی نے نظر اٹھا کر بہادر کی طرف دیکھا تھا۔ ہاں بہادر زندگی میں پہلی بار تم نے سچ بات کی ہے۔۔ سچ میں تمہارے اے سی پی کو پیار ہو گیا ہے۔۔ اور بہت جلد تمہارا اے سی پی شادی کر کے تمہارے لیے بھا بھی لانے والا ہے وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

ماشاء اللہ جی ماشاء اللہ سر جی پھر تو بہت بہت مبارکہ بہادر اور باقی ٹیم بہت خوشی سے اے سی پی کو مبارکباد دے رہی تھی۔۔۔ سر جی آپ کی شادی کی خوشی میں ہم لوگوں نے آپ سے بہت اچھی والی ٹریٹ لینے ہے۔۔۔ ہاں ہاں بہادر بے فکر رہو جیسی ٹریٹ مانگو گے ویسی مل جائے گی ایسی پی ہنستے ہوئے اپنی ٹیم کی ڈیمانڈ سن رہا تھا۔

اس وقت وہ اتنا خوش تھا کہ اس کا دل کر رہا تھا کہ وہ ہر طرف مٹھائیاں بانٹے کیونکہ مرہا کی صورت میں اسے اپنی من پسند شریک حیات ملنے والی تھی۔۔۔ سر جی کب کر رہے ہیں آپ شادی بہادر نے اگلا سوال اے سی پی کی طرف اچھالا۔ بس کہیں وہ بے لگام گھوڑا بات مان جائے اے سی پی اپنے منہ میں ہی بڑبڑایا تھا۔۔۔ بہادر انشاء اللہ بہت جلدی تم لوگوں کو خوشخبری سناؤں گا۔۔۔ واہ سر جی آپ نے تو چھکا ہی لگا دیا۔۔۔ چپ چاپ سے پلاننگ کر لی اور ہمیں پتہ تک نہیں لگنے دیا۔۔۔

ہائے بہادر کیسے بتاؤں کہ مجھے تو خود نہیں پتہ چلا کہ کب وہ چھوٹی سی نازک لڑکی اے سی پی کے دل میں آکر اس کا دل چرا کر لے گئی۔۔۔ اے سی پی سوچتے ہوئے مسکرا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ میر کو تو خود اپنی حالت پر ہنسی آرہی تھی وہ مرہا کے لیے اتنا بے چین ہو رہا تھا۔ کہ اگر اس کا بس چلتا تو وہ ایک منٹ سے پہلے جا کر میرا کو اپنے پاس لے آتا۔

oooooooooooo

امی جان آپ میری بات کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ میں مرہا کو اس کمینے اے سی پی کے ساتھ میں کبھی بھی رخصت نہیں کروں گا۔ رومان بیٹا تم میری بات کو رد کر رہے ہو۔ امی جان اللہ نہ کرے کہ میں آپ کی بات کو رد کروں کیوں آپ مجھے گنہگار کر رہی ہے۔

رومان شاہ کی ماں کو آج اے سی پی شامیر کا فون آیا تھا۔ اور اس نے بہت تھل کے ساتھ رومان شاہ کی ماں سے مرہا کی رخصتی مانگی تھی۔ رومان شاہ کی ماں نے پہلے تو وہی ریزن دیا کہ میرہا کی ابھی پڑھائی مکمل نہیں ہوئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس لیے وہ ابھی رخصتی نہیں کر سکتی۔ اور دوسرا وہ اپنی بیٹی کو زبردستی کے نکاح میں نہیں باندھ سکتی۔

Posted On Kitab Nagri

مگر اس کے بعد جب شاہ میر نے یہ کہا کہ رخصتی سے میرہاکی پڑھائی پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ وہ شادی کے بعد بھی اپنی سٹڈی جاری رکھ سکتی ہے۔

میری طرف سے کوئی پابندی نہیں ہوگی۔ اور اس نے یہ بھی کہا تھا کہ ماں جی آپ اپنی بیٹی کی طرف سے بے فکر ہو جائیں۔۔

میں آپ کی بیٹی کو ہمیشہ خوش رکھوں گا۔ بے شک میرے اور رومان شاہ کے بیچ میں اس وقت بہت ہی تلخ رشتہ قائم ہو گیا ہے۔۔

مگر میرے لیے آپ میری ماں کے برابر ہیں۔

میں ہمیشہ آپ کی اتنی ہی عزت کروں گا جتنی میں اپنی ماں کی کرتا ہوں۔۔ آپ مجھ پر اعتماد کر کے پلیز میرہاکی رخصتی کروادیں۔۔۔

www.kitabnagri.com

اس سے ایک تو میرب اور رومان شاہ کا رشتہ مضبوط ہو جائے گا۔ آپ رومان شاہ کی ماں ہیں اور آپ کو اچھی طرح سے پتہ ہے کہ رومان شاہ بہت ضدی شخص ہے۔

اور اگر مرہا میرے ساتھ ہوگی تو شاید رومان شاہ اچھے طریقے سے اپنا گھر میرب کے ساتھ بسالیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

پلیز آپ میری بات کو سمجھنے کی کوشش کرنا اور میرے لیے آپ کے دماغ میں جو کوئی بھی ڈر ہے پلیز وہ نکال دیں۔۔

چاہے حالات جیسے بھی ہو جائیں میں کبھی بھی مرہا کو کوئی تکلیف اور نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔۔ یہ وعدہ ہے آپ کے بیٹے کا آپ سے۔۔

رومان شاہ کی ماں کو شاہ میر کی باتوں میں سچائی لگ رہی تھی۔۔ کیونکہ ان کی عمر کا اتنا تجربہ تھا۔ کہ وہ سچ اور جھوٹ میں فرق سمجھ سکتی تھی۔

اور رومان شاہ کی ماں کو اے سی پی شاہ میر سے بات کرتے ہوئے کبھی پر بھی ایسا نہیں لگا تھا کہ وہ مرہا سے رومان شاہ کا کوئی بدلہ لینے کے لیے رخصتی کروانا چاہتا ہے۔۔

اس لیے اب وہ رومان شاہ سے مرہا کی رخصتی پر زور دے رہی تھی۔ اور رومان شاہ اس وقت بہت غصے میں تھا۔۔ اسے اپنی ماں کی رخصتی والی ضد کی وجہ سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ کی ماں نے رومان شاہ کو نہیں بتایا تھا۔ کہ اس کی بات شامیر سے ہو چکی ہے۔ کیونکہ اس کی ماں کو پتہ تھا کہ اس طرح تو رومان شاہ کا دماغ اور گھوم جائے گا۔

رومان شاہ ٹانگ پہ ٹانگ رکھے ہوئے صوفے پر غصے سے اپنے ماتھے پر بل ڈالے ہوئے بیٹھا تھا۔ رومان تم میری بات کا جواب دو۔۔ امی جان میرے پاس آپ کی بات کا کوئی جواب نہیں ہے۔
اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔
www.kitabnagri.com

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

بیٹا میں نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ میں مرہا کو شاہ میر کے ساتھ رخصت کر دوں گی۔۔ اور میں چاہتی ہوں کہ تم راضی خوشی مرہا کو رخصت کرو۔۔ www.kitabnagri.com

آج تک میں نے کبھی تمہارے کسی کام میں دخل اندازی نہیں کی ہے۔ مگر یہ بات میرا حکم سمجھ کر مان لو۔ میں چاہتی ہوں کہ تم مرہا کو اس کا باپ بن کر رخصت کرو۔۔

امی جان میں مرہا کا باپ بن کر ہی اسے رخصت کرتا۔۔ اگر آپ یوں زبردستی اس گھٹیا انسان کے ساتھ میری بہن کو رخصت کرنے کا فیصلہ نہ لیتی۔

www.kitabnagri.com

مگر اب تو آپ فیصلہ لے چکی ہیں۔ تو امی جان اب میری کسی بھی بات کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔

رومان بیٹا ایسی بات نہیں ہے۔ میرے بیٹے کی باتوں کی بہت اہمیت ہے میرے لیے۔ مگر بیٹا اس وقت یہی مناسب ہے کہ ہم مرہا کی بدنامی نہ ہونے دیں۔ اور اسے شاہ میر کے ساتھ رخصت کر دے۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ کی ماں اسے سمجھا رہی تھی۔ مگر وہ اپنی ماں کی باتوں کا جواب دیے بنا ہی سنے جا رہا تھا۔
اس کا بس چلتا تو اس وقت وہ جا کر اے سی پی اور اس کی بہن کو گولی مار دیتا۔۔۔

امی جان اگر آپ اپنی مرضی سے میرا کورخصت کرنا چاہتی ہیں تو۔ میں آپ کو نہیں روکوں گا۔ کیونکہ
آپ میرا کی ماں ہیں اور آپ کو پورا اختیار ہے مرا کے بارے میں فیصلہ لینے کا۔۔

مگر میں مرا کی رخصتی میں شامل نہیں ہو سکتا۔ رومان اب یہ کیسی ضد ہے۔۔ امی جان میں آپ سے
معذرت چاہتا ہوں۔ مگر میں مرا کو اس آدمی کے ساتھ رخصت نہیں کروں گا۔۔

رومان مرا رخصت تو شامیر کے ساتھ ہی ہو گی کیونکہ میں اپنی گھر بیٹھی بیٹی کے ماتھے پر طلاق کا داغ
نہیں لگنے دوں گی۔۔

رومان اگر میں ابھی کے لیے تمہاری بات مان لوں تو پھر تمہیں میرے ساتھ ایک وعدہ کرنا ہو گا کہ
مرا کی پڑھائی کے بعد تم اس کی رخصتی راضی خوشی کرو گے۔۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ کی ماں ایک سمجھدار خاتون تھی۔ اس کو اپنے بیٹے کی ضد کا بہت اچھی طرح سے پتہ تھا۔ وہ جانتی تھی کہ رومان شاہ اس ضد پر اڑ گیا ہے۔

تو وہ سچ میں مرہا کی رخصتی اپنے ہاتھوں سے نہیں کرے گا۔

اب دنیا ادھر کی ادھر ہو سکتی تھی مگر رومان شاہ کا فیصلہ نہیں بدل سکتا تھا۔ اور رومان شاہ کی ماں بنا اپنے بڑے بیٹے کے اس کی بہن کی رخصتی کبھی نہیں کر سکتی تھی۔ اور وہ بھی وہ بیٹا جو اپنی ماں پر اپنی جان نچھاور کرتا تھا اپنی ماں کے حکم کو سر آنکھوں پر رکھتے ہوئے ہر بات مان جاتا۔

اس لیے اب رومان شاہ کی ماں نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ فی الحال وہ شامیر کو سمجھا کر میرب کو رخصت کروا کر لے آئیں گی۔ اور اس کے بعد جب میرہا کی پڑھائی مکمل ہو جائے گی۔ تو پھر مرہا کی رخصتی کروا دیں گی۔ اس امید پر کہ تب تک شاید حالات بھی کچھ بہتر ہو جائیں۔ اور رومان شاہ بھی اپنی ضد چھوڑ دے گا۔

www.kitabnagri.com

امی جان میں یہ وعدہ بھی نہیں کر سکتا کیونکہ میں مرہا کو اس شخص کے ساتھ برداشت ہی نہیں کر سکتا۔ تو امی جان میں وعدہ کیسے کر لوں۔ تو رومان سیدھا سیدھا جواب دو کہ تمہیں میرا کوئی بھی فیصلہ منظور نہیں ہے۔

Posted On Kitab Nagri

ویسے بھی زندگی میں آج تک میرے فیصلوں کو کون سی اہمیت دی گئی ہے۔۔ جو آج میں یہ امید لگا کر بیٹھی ہوں۔ کہ میرا بیٹا میرے فیصلے کی عزت کرے گا۔ امی جان پلیز آپ یوں مجھے اموشنل کر کے میرے ساتھ زیادتی کر رہی ہیں۔۔

نہیں رومان بیٹا میں کون ہوتی ہوں تمہارے ساتھ زیادتی کرنے والی۔۔ رومان شاہ کی ماں بہت ٹوٹے ہوئے لہجے سے رومان شاہ سے بول رہی تھی۔۔

ٹھیک ہے امی جان اگر آپ کی خوشی اسی میں ہے۔ تو میں مرہا کی پڑھائی مکمل ہونے پر اس کی رخصتی کر دوں گا۔ مگر فی الحال مجھے کل ہر صورت میں میرب کی رخصتی چاہیے۔۔ اب بہتر ہے کہ آپ خود اس کے گھر والوں سے بات کر لیں۔۔ نہیں تو میں اپنے طریقے سے اس کے بھائی سے بات کر لوں گا۔۔ کوئی ضرورت نہیں ہے اب تمہیں ان کے ساتھ کوئی بد اخلاقی کرنے کی میں اپنے طریقے سے میرب کے گھر والوں سے بات کر لوں گی۔۔

اب جاہلوں کے بھی اخلاق بتائے جائیں گے۔ رومان شاہ اپنے منہ میں بڑبڑایا تھا۔۔

oooooooooooo

Posted On Kitab Nagri

مگر آنٹی مجھے یہ سمجھ نہیں آرہی ہے کہ آپ کو مرہا کو رخصت کرنے میں کیا مسئلہ ہے۔۔ شاہ میر بیٹا مجھے کوئی مصلہ نہیں ہے۔ یہ رومان کی ضد ہے کہ وہ مرہا کی پڑھائی پوری ہونے سے پہلے مرہا کو رخصت نہیں کرے گا۔۔

مجھے تو پہلے ہی پتہ تھا کہ یہ اس کمینے کی ضد ہی ہوگی۔۔ شاہ میر نے غصے سے اپنے دماغ میں سوچا تھا۔۔ اگر ایسی بات ہے تو آنٹی پڑھائی تو ابھی میرب کی بھی پوری نہیں ہوئی۔۔ تو پھر میں میرب کی رخصتی کیسے کر دوں۔۔ رومان شاہ کو بھی بولو کہ وہ انتظار کرے۔۔ میرب کی پڑھائی پوری ہونے کا۔۔

شاہ میر آج صبح تم نے فون کر کے مجھ سے یہ کہا تھا کہ میں بالکل تمہارے لیے تمہاری ماں کے جیسے ہوں۔ تو اپنی ماں کی منت سمجھ کر آپ اپنی ضد چھوڑ دو۔۔ اگر رومان ضد پر اڑا ہوا ہے۔ تو آپ سمجھداری سے کام لے کر فی الحال میرب کی رخصتی کر دو۔۔ میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں۔ کہ جیسے ہی مرہا کی پڑھائی مکمل ہوگی۔ میں خود تمہارے ساتھ راضی خوشی مرہا کو رخصت کر دوں گی۔ یہ ایک ماں کا اپنے بیٹے کے ساتھ وعدہ ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ کی ماں کے انداز میں اتنی اپنائیت تھی۔ کہ شاہ میران کو منہ توڑ جواب نہیں دے سکا۔۔ مگر آنٹی کل کو اگر رومان شاہ اپنی بات سے پھر گیا تو۔ اگر اس نے مرہا کو میرے ساتھ رخصت کرنے سے منع کر دیا۔۔ تو پھر میں کسی بھی طرح کا سخت قدم اٹھانے کا حق رکھتا ہوں۔۔

اس دن آپ مجھ سے ناراض نہیں ہو سکتی کیونکہ میں مرہا کو ہر صورت رخصت کر کے اپنے گھر لانا چاہتا ہوں۔۔ تم اپنی ماں پر یقین رکھو میں ایسا کچھ بھی نہیں ہونے دوں گی۔۔

بس فی الحال کے لیے ایک ماں کی منت سمجھ کر یہ ضد چھوڑ دو بیٹا میرا آپ کی امانت بن کر میرے پاس رہے گی اس بات کی تسلی رکھو۔۔ ٹھیک ہے بول دیجیے اپنے ضدی بیٹے کو کہ میں نے اپنی ماں کے سامنے ہار مانتے ہوئے۔ اس کی بات مان لی ہے۔

شاہ میراب تم بھی میرے بیٹے ہو جیسے رومان ہے۔۔ آنٹی اگر آپ کو ماں نہیں سمجھتا۔ تو ماں جی آج میں رومان شاہ کے آگے کبھی اپنے گھٹنے نہیں ٹیکتا۔۔ اگر وہ اکڑو رومان شاہ ہے۔ تو میں بھی پیچھے نہ ہٹنے والا اے سی بھی شامیر ملک ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

کل آپ لوگ سادگی سے آکر میرب کو رخصت کر کے لے جائیں۔۔ اللہ آپ کو ہمیشہ خوش رکھے۔ رومان شاہ کی ماں شاہ میر کو دعائیں دے رہی تھی۔

بیٹا انشاء اللہ جس طرح آج تم نے اپنی ماں کا مان رکھا ہے۔ میں اپنے بیٹے کا یہ مان کبھی ٹوٹنے نہیں دوں گی۔۔ اور مرہا کی پڑھائی کے بعد اس کی رخصتی آپ کے ساتھ میں کروں گی۔۔

۔ شاہ میر نے ایک لمبی سانس لیتے ہوئے فون بند کر دیا۔۔ چلو بیوی کچھ مہینے اور مجھ سے دور آزادی سے رہ لو۔۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

oooooooooooo

رخصتی بہت ہی سادگی سے کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ رخصتی میں شاہ میر کی طرف سے کچھ قریبی رشتہ دار اور میرب کی دوستیں اور شمیر کے چند ایک خاص دوستوں نے شرکت کی تھی۔۔ اور رومان شاہ کی طرف سے اس کے دونوں دوست احمر اور ڈاکٹر شاہ زیب اپنی فیملیز کے ساتھ آئے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

امی جان مرہا میرب کو رخصت کروانے کے لیے ہمارے ساتھ نہیں جائے گی۔۔ رومان اب یہ تمہاری نئی ضد ہے۔ کیوں تم ہر معاملے میں اتنے ضدی ہو۔

مرہا اگر اپنے اکلوتے بھائی کی بیوی کو رخصت

کروانے اپنی فیملی کے ساتھ نہیں جائے گی تو۔ لوگ طرح طرح کی باتیں بنائیں گے۔ کیوں لوگوں کو باتیں کرنے کا موقع دے رہے ہو۔

امی جان مجھے لوگوں کی پرواہ نہیں ہے لوگوں کا کیا ہے وہ تو کچھ نہ کچھ کہتے ہی رہتے ہیں۔۔۔ مگر مجھے لوگوں کی باتوں کی پرواہ ہے کیونکہ ہمیں اسی معاشرے میں ہی رہنا ہے۔۔۔

اس لیے مرہا میرب کی رخصتی کے لیے ہمارے ساتھ جائے گی۔۔ اور یہ میرا فیصلہ ہے۔ اب بحث کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔۔ تم جا کر چپ چاپ تیار ہو جاؤ۔۔ اور مرہا کو وہاں پر کوئی کھا نہیں جائے گا۔ میں ہوں اس کے ساتھ۔۔

Posted On Kitab Nagri

امی جان اب تو یہی ہو گا۔ مرہا کے معاملے میں اسی طرح سے آپ مجھ پر اپنا فیصلہ تھوپ دیا کریں گی۔ اور اگر کچھ کہوں گا تو پھر آپ اپنی آنکھوں میں آنسوؤں بھر کر مجھے گنہگار کریں گی۔۔ رومان شاہ منہ میں بڑبڑاتے ہوئے اپنے روم کی طرف چلا گیا۔

oooooooo

مرہاجب اپنے روم سے تیار ہو کر نکلی تو ڈاکٹر شاہ زیب کی نظریں اس سے ہٹ نہیں رہی تھیں۔ اس نے فل سلور کلر کا فراک پہنا ہوا تھا۔

جس پر موتی اور ستاروں سے بہت نفیس کام کیا گیا تھا۔۔ گلے میں نفیس سالو کٹ اور کانوں میں اس کے ساتھ کے چھوٹے چھوٹے ٹاپس پہنے ہوئے تھے۔

اور ہاف بالوں میں چھوٹا سا کیچر لگا ہوا تھا باقی کے بال کھلے تھے۔

سلیقے کے ساتھ سر پہ رکھا ہوا دوپٹہ اس کی خوبصورتی میں چار چاند لگا رہا تھا۔ مرہا ویسے بھی دوپٹے کی بہت پابند تھی۔ کیونکہ رومان شاہ کو سر سے دوپٹہ اتارنے والی لڑکیاں زہر لگتی تھیں۔۔

اور مرہا جتنا اپنے بھائی سے پیار کرتی تھی اتنا ہی وہ اپنے بھائی کے غصے سے ڈرتی بھی تھی۔۔ میک اپ کے نام پر صرف اس نے لائٹ سا گلوں لگا رکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مگر اس کی خود کی نیچرل بیوٹی ہی اتنی خوبصورت تھی کہ اسے میک اپ کی ضرورت بھی نہیں تھی۔ چہرے پر اتنی معصومیت تھی۔ کہ سامنے سونے پر بیٹھا ہوا ڈاکٹر شاہ زیب جو بظاہر رومان شاہ اور احمر سے باتیں کر رہا تھا۔ مگر اس کی نظریں بار بار مرہا کی طرف اٹھ رہی تھی۔ جس کا معصوم حسن ڈاکٹر شازیب کے دل پر وار کر رہا تھا۔

ڈاکٹر شاہ زیب تو اب تک یہی سوچ کر خوش ہو رہا تھا کہ۔ صرف رومان شاہ اپنی رخصتی می میرب کے ساتھ کروا رہا ہے۔ اور مرہا کو بہت جلد اس اے سی پی سے آزاد کروالے گا۔ مگر ڈاکٹر شاہ زیب یہ کہاں جانتا تھا۔ کہ اے سی پی تو اب مرہا کی طرف اٹھتی ہوئی کسی اور کی نظر بھی۔ برداشت نہیں کر سکتا اسے چھوڑنا تو دور کی بات ہے۔

Kitab Nagri

رومان شاہ کا نیچر ایسا نہیں تھا کہ وہ اپنے گھر کے معاملات کو بار بار اپنے دوستوں کے ساتھ ڈسکس کریں۔ اس لیے ڈاکٹر شاہ زیب بھی اس مدے پر رومان شاہ سے بہت کم گفتگو کرتا تھا۔ اس لیے اسے زیادہ اندرونی باتوں کا پتہ نہیں چلا۔

Posted On Kitab Nagri

اسے کیا پتہ تھا کہ۔ جس مرہا کو وہ اب تک وہ اپنے دل میں بسائے ہوئے ہیں۔ اب وہ کسی اور کی جان بن چکی ہے۔ جو ہر پر ہر سانس کے ساتھ اسے یاد کر رہا ہے۔ اور شدت سے اس وقت کا انتظار کر رہا ہے جب وہ اس کی دسترت میں آجائے۔۔

oooooooooooo

میرب دلہن کے روپ میں بہت ہی خوبصورت لگ رہی تھی۔ میرب کی ماں کب سے اپنی بیٹی پر دعائیں پڑھ کر پھونک رہی تھی۔۔ سکن کلر کی میکسی پھینیں اوپر ڈیپ ریڈ کلر کے دوپٹے میں بہت کھل رہی تھی۔

پارلروالی نے اسے بہت خوبصورت تیار کیا تھا۔ ماتھے پر مانگ ٹیکا کانوں میں بڑے بڑے جھمکے گلے میں اس کے ساتھ کانیکس دونوں ہاتھ فل چوڑیوں سے بھرے ہوئے تھے۔ اور چوڑیوں کے آگے اس نے گلاب پھولوں کے گجرے پہن رکھے تھے۔ وہ رومان شاہ کے سامنے چھوٹی سی دلہن لگ رہی تھی۔۔

رومان شاہ اس وقت 30 سال کا تھا اور میرب اس وقت 20 سال کی تھی۔ دونوں میں 10 سال کا اتج ڈفرنس تھا۔ مگر ان دونوں کی جوڑی بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ چھ فٹ کوٹھ کر تہی ہوئی ہائٹ کمالک۔ کسرتی جسم اس پر چوڑی چھاتی۔ اس کی مردانہ شخصیت کو اور بھی نکھارتی تھی۔ اس وقت اس نے وائٹ پیپر کاٹن کاسوٹ پہن رکھا تھا۔ اس پر بلیک واسکٹ پہن کر وہ ظالم اتنا ڈیشنگ لگ رہا تھا کہ میرب کی دوستیں تو رشک سے اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی میرب کو دیکھ رہی تھی۔۔

میرب یار کیا شہزادہ پسند کیا ہے تم نے۔۔ صبانے بڑی حسرت سے رومان شاہ کو دیکھتے ہوئے میرب کے کان میں سرگوشی سے کہا تھا۔ اس پر ظالم کا اکڑوں مزاج اور مغرور چہرہ اس کی پرسنلٹی پر بہت سوٹ کر رہا تھا۔۔ آخر میرب ملک کی پسند ہے۔ سب سے الگ تو ہوگی میرب نے بھی اتراتے ہوئے صبا کے کان میں سرگوشی کی۔۔ ملک زبیر کا گارڈن بہت وسیع اور بہت خوبصورت تھا اس لیے سارا اریجنٹ گھر میں ہی گارڈن ایریا میں کیا گیا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

میرب ملک صاحبہ یہ تو جب تم میرے ساتھ رہوگی اور میں تمہاری زندگی کو جہنم بناؤں گا۔ تو پھر تمہیں پتہ چلے گا کہ تمہاری پسند تو سچ میں سب سے الگ ہے۔۔ تم نے کیا چیز پسند کی ہے یہ تو تمہیں ابھی تک پتہ ہی نہیں ہے۔۔ وہ اپنے دلکش لبوں سے تنزیہ مسکراتا ہوا سوچ رہا تھا۔۔

صبا اور میرب کی سرگوشیاں رومان شاہ سن چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بہن جی مولوی صاحب آچکے ہیں۔ اجازت دیں نکاح شروع کیا جائے ملک زبیر رومان شاہ کی ماں سے نکاح کا کہنے کے لیے آئے تھے۔۔ جی جی بھائی صاحب بسم اللہ کیجیے۔۔ ملک زبیر نے کہاں سوچا تھا کہ جس شخص کے ساتھ وہ اپنی اتنی بڑی ڈیل سائن کرنے کا خواہش مند تھا۔ وہ ایک دن اسی کا داماد بن جائے گا۔۔۔ میرب اور رومان شاہ کا نکاح ہوا اور دونوں ازدواجی زندگی میں منسلک ہو گئے۔۔۔ جہاں میرب کے دل میں یہ خوشی تھی کہ اب وہ میرب رومان شاہ بن چکی ہے۔۔۔

وہی رومان شاہ اپنے دل میں میرب سے نفرت کی آگ اپنے سینے میں بھڑکائے ہوئے بظاہر شانت بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

کھانا شروع ہو چکا تھا سب لوگ کھانا کھانے میں مصروف تھے۔ رومان شاہ کی ماں گھر سے رومان شاہ کو اپنی قسمیں دیکھ کر لے کر آئی تھی۔ کہ وہاں پر جا کر تم نے کوئی فساد کھڑا نہیں کرنا۔ جس کی وجہ سے رومان شاہ اپنے غصے کو دبائے ہوئے چپ چاپ میرب کو اپنے پہلو میں بٹھائے ہوئے بیٹھا تھا۔۔۔

ورنہ اس کا دل تو یہ کر رہا تھا کہ وہ ایک منٹ سے پہلے اس سارے تماشے کو ختم کر کے میرب کو بازو سے گھسیٹ کر اپنے ساتھ لے جائے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

امی میرے ڈریس پر سالن گر گیا ہے۔ لڑکی تمہارے ہوش ٹھکانے کیوں نہیں ہوتے کیسے گرا لیا ہے اپنے اوپر سالن۔ مرہا کی ماں میرہا کو آہستہ آہستہ ڈانٹ رہی تھی۔۔

امی جان میں نے سالن نہیں گرایا وہ سامنے جو بچی کھیل رہی ہیں۔ اسی نے میرے اوپر سالن گرایا ہے میرہا اپنی ماں کی ڈانٹ سے منہ بناتے ہوئے اپنی صفائی پیش کر رہی تھی۔۔ یہ جانے بغیر کہ کوئی دور کھڑا ہوا اسے دیکھ کر بہت خوش ہو رہا ہے کیونکہ یہ سب اسی کی پلاننگ کا حصہ تھا۔

یہ سب کچھ شامیر کی پلاننگ تھی وہ بچی شامیر کے ہی رشتہ دار کزن کی بیٹی تھی۔ اس کو بطور رشوت اس نے بہت ساری چاکلیٹس دی تھی۔ اور اسے کہا گیا تھا کہ اسے مرہا پر سالن گرانا ہے۔۔

www.kitabnagri.com

کیا ہوا بہن جی کیوں ہماری بیٹی کو ڈانٹ رہی ہے۔ شاہ میر کی ماں مرہ کی ماں کے پاس آکر مسکراتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔ کچھ نہیں بہن جی بس اس کے ڈریس کے اوپر سالن گر گیا ہے تو اسی وجہ سے میں ناراض ہو رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس میں ناراض ہونے والی کیا بات ہے آؤ بیٹا میرے ساتھ میں ابھی واش کروادیتی ہوں۔۔ نہیں
آئی رہنے دیں میں گھر جا کر کر لوں گی۔ www.kitabnagri.com

مرہا کے بھائی کے سخت آرڈرز تھے۔ کہ تم امی کے پاس رہو گی۔ اس لیے بیچاری مرہا نے من مناتے
ہوئے جانے سے منع کر دیا تھا۔

حالانکہ جتنا سالن اس کے کپڑوں پر گرا تھا وہ بیچاری صاف تو کرنا چاہتی تھی۔۔
بیٹا گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے میں بھی آپ کی امی کے جیسی ہوں اور کل کو بیٹا ہم دونوں نے ایک
ساتھ ہی رہنا ہے۔

تو اس لیے گھبراؤ مت یہ تمہارا اپنا گھر ہے اب چلو بیٹا میں آپ کے کپڑے صاف کروادیتی ہوں۔ شاہ
میر کی ماں اتنی اپنائیت سے کہہ رہی تھی۔ کہ مرہا کی ماں نے اس کے ساتھ مرہا کو جانے کی اجازت
دے دی تھی۔۔

شاہ میر کی ماں نے مرہا کو میرب کی ایک شرٹ پہننے کے لیے دی تھی۔ بیٹا آپ یہ پہن لیں اور یہاں
روم میں میرا ویٹ کریں میں ابھی تھوڑی دیر میں آپ کا ڈریس صاف کروا کر لاتی ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

پاپا آپ کی بیگم میری بیوی کا ڈریس صاف کروانے کے لیے میڈ کے پاس اپنے روم میں گئی ہیں۔ اور میرا اس وقت میرب کے روم میں ہے۔۔ اور یہ سب کچھ تم مجھے کیوں بتا رہے ہو۔۔ شاہ میر جو اپنے پاپا کو فون کرتا ہوا سیڑھیوں پر چڑھتا ہوا اوپر میرب کے روم کی طرف آرہا تھا۔

پاپا آپ اتنے تو معصوم بچے نہیں ہیں کہ میری بات آپ کو سمجھ نہ آئی ہو۔۔ اتنے سال پہلے جب خود لو میرج کی تھی۔ تو میرے خیال سے اس وقت کا اپنے بیٹے کے جذبات بھی سمجھ سکتے ہونگے۔۔ مجھے اپنی بیوی سے کچھ بات کرنی ہے اس لیے آپ اپنی بیوی کو جب تک میں نہ کہوں اس طرف نہیں آنے دیں گے۔

Kitab Nagri

ملک زبیر اور شامیر آپس میں بہت فرینک تھے۔ اور ان باپ بیٹوں میں بہت اچھی دوستی بھی تھی۔ اسی لیے شامیر بہت آسانی سے اپنے باپ کے ساتھ اپنے دل کی بات کر رہا تھا۔ شرم کرو شامیر اس کا بھائی اس وقت یہیں پر موجود ہے اور اس کے مزاج تھے تم اچھی طرح سے واقف ہو۔۔

Posted On Kitab Nagri

میں ڈرتا نہیں ہوں اس سے کہ بھائی سے اور ویسے بھی وہ نکاح میں ہے۔ محرم ہوں اس کا کم سے کم سے بات تو کر ہی سکتا ہوں۔ رخصتی تو اس بے غیرت میں ہونے نہیں دی۔۔ ٹھیک ہے جاؤ کر لو بات مگر کوشش کرنا بات جلدی ختم ہو جانی چاہیے۔

ہم شامیر فون بند کر کے اپنی جیب میں ڈال کر۔ میرب کے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا اور روم کو اندر سے لاک کر دیا۔ میرہائیڈ سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی اسے لگا کہ شاید شامیر کی امی ڈریس صاف کروا کر لے آئی ہیں۔۔

آنٹی اتنی جلدی صاف ہو گیا۔ مرہانے کہتے ہوئے اپنا رخ دروازے کی طرف کیا تھا۔ مگر سامنے شامیر کو دیکھ کر مرہانے کے رنگ اڑ گئے تھے۔۔ آپ یہاں پر کیا کر رہے ہیں۔ مرہانے جلدی سے اپنا دوپٹہ صحیح کیا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

اپنی بیوی سے ملنے آیا ہوں۔

اسے دیکھنے آیا ہوں۔

اور ایک ضروری سوال پوچھنے آیا ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

وہ کہتے ہوئے مرہا کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔ پلیز نہ تو مجھے آپ سے ملنا ہے اور نہ ہی آپ کے کسی سوال کا جواب دینا ہے۔ شاہ میر کو دیکھ کر مرہا کی اڑی ہوئی ہوائیاں شامیر کے انابی لبوں پر مسکراہٹ کی وجہ بن گئی۔۔

پلیز مجھے جانے دے۔ اگر بھائی کو پتہ چلا کہ آپ اور میں روم میں ایک ساتھ ہے تو بھائی میری جان لے لیں گے۔ وہ اپنے قدم پیچھے کی طرف بڑھا رہی تھی۔ اب آپ اے سی پی شامیر کی بیوی ہے۔ کوئی ہاتھ تو لگا کر دکھائے میری بیوی کو۔

وہ کوئی نہیں میرے بڑے بھائی ہیں اور ان کو پورا حق ہے مجھے صحیح اور غلط میں فرق بتانے کا۔ اپنے بھائی کے خلاف مرہا ایک لفظ بھی سننے کی روادار نہیں تھی۔۔

پلیز مجھے جانے دے۔ وہ کہتی ہوئی بڑے بڑے قدم اٹھاتے ہوئے روم کے دروازے کی طرف بھاگی تھی۔ مرہا بات سنو مجھے تم سے کچھ کہنا ہے۔ شامیر دو ہی قدموں میں مرہا کے پاس تھا۔ شاہ میر دروازے کے ہینڈل پر اپنا ہاتھ رکھے ہوئے کھڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اوف وائٹ کلر کے شلوار اور کرتا پہن کر اوپر اس پر براؤن کلر کی ویسٹ کوٹ پہنیں ہوئے مرہا کے بے حد نزدیک کھڑا تھا۔ اس کی پولیس والی مردانہ شخصیت کے سامنے مرہا ڈری سہمی ہوئی چھوٹی سی بچی لگ رہی تھی۔

اس کی چھ فٹ ایک انچ ہائٹ کسرتی چھاتی مضبوط سینہ اور اس پر ریگولر جم کرنے سے بنے ہوئے مضبوط ڈالے اس کی شخصیت کو اور بھی نکھار رہے تھے۔ اس کے جسم سے مردانہ پرفیوم کی اٹھتی ہوئی مہک مرہا کے دل کی دھڑکنوں میں ہل چل مچا رہی تھی۔

پلیز آپ مجھے جانے دے وہ رورہی تھی اور اس کی بھیگی ہوئی گھنی پلکوں پر آنسوؤں شبنم کی موتیوں کی طرح کھڑے ہوئے تھے۔ اس کا معصوم چہرہ جو ڈر سے اور بھی خوبصورت لگ رہا تھا۔ اور روتے ہوئے اس کے نازک پنکھڑیوں کے جیسے ہونٹ کانپ رہے تھے۔

www.kitabnagri.com

بیوی چپ کر جاؤ کیوں اس طرح رو کر تم مجھے بہکا رہی ہیں۔ میں صرف تم سے بات کرنا چاہتا ہوں اور تھوڑی دیر کے لیے تمہارے وجود کو محسوس کرنا چاہتا ہوں۔ میرا ارادہ تو جلد از جلد تمہیں اپنی دسترت میں لانے کا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مگر تمہارے اڑیل بھائی کی ضد نے تمہارے اور میرے بیچ میں ابھی کچھ اور مہینوں کی دوری مقرر کر دی ہے۔ مگر بیوی اس طرح تمہارے رونے سے تمہارا حسن اور بھی قاتل لگ رہا ہے۔ اور مجھے اپنی طرف کسی میگنٹ کی طرح کھینچ رہا ہے۔

بیوی مجھے آپکو اپنے قریب کرنے کے پورے اختیارات حاصل ہیں۔۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کا روتا ہوا حسن مجھے میرے حق استعمال کرنے پر مجبور کر دے۔

بہتر ہے کہ بیوی چپ کر جاؤ۔ شاہ میر اس کے نزدیک ہو کر اپنا چہرہ اس کے چہرے پر جھکائے ہوئے کھڑا بہت ہی کم آواز سے بول رہا تھا۔

میر ہاشامیر کے بہکے ہوئے انداز کو دیکھ کر ڈر کر پیچھے ہوئی تھی۔۔ شامیر کی مردانہ شخصیت اور اس کے انداز کو دیکھ کر ہا بے سہمی ہوئی تھی۔۔ رومان شاہ نے اپنی بہن کو بہت ہی اچھی تربیت دے کر چار دیواری کے اندر اپنی حفاظت میں چکنا ہو کر پالا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مرہانے آج تک کبھی کسی مرد کو اپنے اتنے نزدیک نہیں پایا تھا۔ اسی لیے اب بے شک اس کے اتنے نزدیک کھڑا شخص اس کا مہر م تھا۔ مگر پھر بھی مرہا بے حد گھبرائی ہوئی اور بہت نروس تھی۔

اوپر سے اے سی پی کی مضبوط پرسنیلٹی کے سامنے مرہا بالکل بچی لگ رہی تھی۔ شاہ میر کے اتنے قریب ہونے سے جیسے ہی ڈر کر پیچھے ہوئی۔ شاہ میر نے اس کی کمر کے پیچھے سے ہاتھ ڈال کر اسے اپنے قریب کرتے ہوئے دروازے کے ساتھ لگا دیا تھا۔

یہ آپ ک کیا کر رہے ہیں۔۔۔ وہ تیز سانسوں کے ساتھ اٹک اٹک کر بول رہی تھی۔۔۔ اپنی بیوی کی موجودگی کو تمہیں محسوس کر رہا ہوں۔۔۔ مرہا مجھے تم سے ایک سوال کا جواب چاہیے۔۔۔ پلیز دور ہو کربات کریں۔۔۔ وہ اپنے ہاتھوں سے اس کے سینے پر زور دیتے ہوئے اسے پیچھے کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

www.kitabnagri.com

نہیں مجھے تمہارے قریب ہو کر ہی بات کرنی ہے تاکہ تمہیں یہ پتہ ہونا چاہیے۔ کہ میں تم پر کتنا حق رکھتا ہوں۔ جب چاہوں جہاں چاہوں تم پر اپنا حق جتا سکتا ہوں۔ شاہ میر کی جذباتوں سے چور سانسیں مرہا کے چہرے کو جلسہ رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ میر کہ قریب ہونے سے میرہا کا گلا خشک ہو گیا اس کے حلق سے تھوک نیچے نہیں اتر رہی تھی سانسیں اتنی تیز تھی کہ ایک سانس کو پوری طرح سے بیچاری لے بھی نہیں پاتی تھی۔

کہ دوسری سانس اس پر چڑھ کر باہر نکلنے کو تیار تھی۔۔۔ اس کو اپنے پیروں سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہو رہے تھی۔۔۔ اس کے ہاتھوں کی ہتھیلیاں سینے سے گیلی ہو چکی تھی۔۔۔

مرہا کے اتنا نزدیک آنے والا شامیر پہلا مرد تھا۔ اس کے بھائی نے تو اس کو اس طرح سے پالا تھا۔ کہ کبھی کسی غیر محرم کو اس کے پاس بھٹکنے تک نہیں دیا تھا۔۔۔ www.kitabnagri.com شامیر کی تیز نظریں مرہا کی ہر حرکت کو نوٹ کر رہی تھی اور اس کی ہر ادائیہ ثابت کر رہی تھی کہ اس کی معصوم بیوی دنیا داری سے بہت دور ہے۔

Kitab Nagri

اس کی اکھڑی ہوئی سانسیں جھکی ہوئی پلکیں اور کانپتا ہوا بدن اس بات کا ثبوت تھا کہ اس کے وجود پر اپنا حق جمانے والا۔ پہلا شخص اس کا شوہر تھا۔ میرہا کی کرم سانسیں شامیر کے گردن پر پڑ رہی تھی۔

شامیر کے سامنے مرہا کی ہانٹ بہت چھوٹی لگ رہی تھی اس لیے شامیر اپنا چہرہ اس کے اوپر جھکائے ہوئے کھڑا تھا۔۔۔ شاہ میر نے اس کی ٹھوڑی پر ہاتھ رکھ کر اس کے چہرے کو اوپر کیا تھا۔۔۔ اے سی پی

Posted On Kitab Nagri

کی چھوٹی سی جان تم روکیوں رہی ہیں۔۔ مجھے آپ سے ڈر لگ رہا ہے۔۔ وہ بچوں کی طرح اپنے ہونٹ باہر نکال کر رو رہی تھی۔۔ ہا ہا ہا۔۔ وہ اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتا ہوا اپنے انابی لبوں سے قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔

اے سی پی کی جان ڈرنا تو مجھے آپ سے چاہیے آپ کا یہ حسن بہت جان لیوا ہے اور آپ کی معصومیت نے تو اے سی پی کے دل میں گہرا مچار کھا ہے۔۔

پلیز مجھے جانے دیں۔۔ کیسے جانے دوں اتنی مشکل سے تو تمہارے ساتھ ملاقات کرنے کا موقع ملا ہے۔ کچھ دیر تو مجھے اپنے دل اور آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچا لینے دو بیوی شاہ میر نے اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھے تھے۔۔

Kitab Nagri

پلیز آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے۔۔ کیوں نہیں کر سکتا۔ حق تو میں اس سے کہی زیادہ کار کھتا ہوں ہیں۔۔ مگر بے فکر رہو آج صرف چند ایک حقوق کا استعمال کروں گا۔۔

باقی کے اپنے سارے حقوق رخصتی کے بعد بڑے حق سے حاصل کروں گا۔ اس نے مسکراتے ہوئے اپنی چھوٹی چھوٹی داڑھی والی مردانہ گال کو مرہا کی نازک گلابی پھولی ہوئی گال پر رپ کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

سی ہوں اس کے منہ سے آواز کے ساتھ سی کرتے ہوئے سسکی نکلی تھی۔ شاہ میر کی سخت داڑھی مرہا کی نازک سی پھولی ہوئی گال پر لگی تو اس کی چبن سے مرہا کے منہ سے سی والی سسکی نکلی تھی۔۔۔
اے سی پی کی نازک مزاج بیوی کچھ کھاپی کر اپنی جان بنائیں۔ تمہاری حالت تو بہت قابل رحم ہے۔ میرہا کے کانپتے ہوئے وجود کو اپنی باہوں میں کسے ہوئے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولا۔۔۔

مرہا پر اس قدر کپکپی طاری تھی کہ اس سے کچھ بولا تک نہیں جا رہا تھا۔۔۔ تم تو میری اتنی سی قربت سے ہی کانپنے لگی ہو بیوی۔۔۔ جب پورا اے سی پی کھل کر تمہارے سامنے آئے گا۔ اور تمہیں اپنی قربتوں سے متعارف کروائے گا۔ تو پھر تم کیا کرو گی میں تو یہ سوچ کر ہی ڈر رہا ہوں۔۔۔

www.kitabnagri.com

پلی ز پلیز مجھے جانے دیں۔ بھائی بہت غصہ کریں گے۔ مرہا کے منہ سے گھبراہٹ کے مارے پلیز بھی اچھی طرح سے نہیں نکل رہا تھا۔ بیوی تم تھوڑی دیر کے لیے اپنے بھائی کو ہمارے بیچ سے ہٹا سکتی ہو

--

Posted On Kitab Nagri

شاہ میر بار بار رومان شاہ کے نام سے چڑ کر تھوڑا سختی سے بولا تھا۔۔۔ اور اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس کی تھوڑی سی سختی والی آواز سے مرہا کے رونے میں تیزی آگئی اور وہ سسکیاں بھرنا شروع ہو چکی تھی۔۔

جس سے اے سی بی گھبرا گیا اسے مرہا کا وہ وقت یاد آگیا۔ جب مرہا رومان شاہ کی تھوڑی سی اونچی آواز سے ڈر کر بے ہوش ہو گئی۔۔

اور اگر اس وقت مرہا بے ہوش ہو جاتی تو اے سی بھی شامیر کو اچھی طرح سے پتہ تھا کہ لینے کے دینے پڑ جائیں گے۔۔

وہ اڑیل دماغ رومان شاہ یہاں پر فساد کھڑا کر دیتا اگر اس کی بہن کو ذرا سا بھی کچھ ہوتا تو۔۔ مرہا پلیز ریلیکس ہو جاؤ میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا۔۔

رونا بند کرو۔۔ اور اگر تم بے ہوش ہو گئی تو میں ابھی اسی وقت یہاں پر ہی تمہاری رخصتی کروا کر تمہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے کو یہی پر اپنے پاس رکھ لوں گا۔۔ ن نہ ہی۔۔ نہیں میں بے ہوش نہیں

Posted On Kitab Nagri

ہوں گی۔۔ مگر آپ میری رخصتی نہیں کروائیں گے۔۔ مجھے رخصت ہو کر آپ کے پاس نہیں آنا ہے۔۔ وہ نفی میں سر کو ہلاتے اپنی ہتھیلیوں سے اپنے آنسوؤں کو رگڑ کر صاف کرنے لگی تھی۔۔

اس کے آنسوؤں صاف کرنے کی سپیڈ دیکھ کر شاہ میر کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔۔ کیوں جی تم نے میرے پاس رخصت ہو کر کیوں نہیں آنا۔۔ کیوں کے آپ بہت بڑے ہیں اور مجھے آپ کو دیکھ کر بہت ڈر لگتا ہے۔۔۔ ہا ہا ہا ویری انٹر سٹنگ وہ کھل کھلا کر قہقہہ لگا کر ہنستے ہوئے بولا تھا۔۔

شاہ میر اتنا کھل کھلا کر ہنسا تھا کہ ہنستے ہنستے اس کی آنکھوں میں پانی بھر آیا تھا۔۔ اب میں جتنا بھی بڑا ہوں۔ مگر میری نازک مزاج بیوی آپ کا شوہر ہوں۔

اور آپ کو ہر صورت رخصت ہو کر میرے پاس میری ہی دسترت میں آنا ہے۔۔ میں نہیں آؤں گی۔ وہ بہت چھوٹی چھوٹی سسکیاں لیتے ہوئے اور ساتھ لگے ہاتھ اپنے ہر آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے بچ میں بولی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تو میں زبردستی لے آؤں گا۔۔۔ میں بہت روؤں گی۔۔۔ تو میں بہت سارا پیار کر کے چپ کروالوں گا۔۔۔۔ میں پھر بھی چپ نہیں کروں گی۔۔۔ تو پھر میں اور زیادہ پیار کروں گا۔۔۔ آپ بہت گندے ہیں۔۔۔ مگر تم بہت اچھی ہو۔۔ میں بھائی کو بتاؤں گی۔

اگر ایسی جرات بھی کی تو میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ میں تمہیں رخصت کروا کر اپنے پاس ہمیشہ ہمیشہ کے لیے لے آؤں گا۔۔ پھر روز تمہیں اے سی پی تمہارے اتنا ہی قریب ملے گا۔۔

وہ مرہا کو اپنے ساتھ کسے ہوئے اپنے ساتھ لگا کر کھڑا ہوا تھا۔۔ میرا اس کی کسٹمی سے نکلنے کے لیے اپنی کوشش جاری رکھے ہوئے تھی۔۔

Kitab Nagri

جو کہ بالکل ناکام ثابت ہو رہی تھی۔۔ تمہاری پڑھائی مکمل ہونے میں کتنا ٹائم رہ گیا ہے۔۔ شاہ میر مرہا کی گالوں پر اپنے ہاتھ کی پشت لگاتے ہوئے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھ رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

ایگز ام میں چھ مہینے رہ گئے ہیں۔۔ مگر مجھے اور آگے پڑھنا ہے۔۔ اتنا پڑھ کر میری نازک سی بیوی ختم ہو جائے گی۔۔۔ بہت پڑھائی کر لی ہے۔۔۔ اتنی ہی کافی ہے۔۔۔ بس چھ مہینے سے زیادہ میں ویٹ نہیں کروں گا۔۔۔ www.kitabnagri.com

مگر مجھے ڈاکٹر بننا ہے۔۔۔ چھوٹی سی تمہاری جان ہے۔ اور ڈاکٹر بن کر تم نے کیا کرنا ہے۔۔۔ وہ بڑی محبت سے اس کے چہرے پر نظریں مرکوز کیے ہوئے کھڑا تھا۔۔۔

شامیر نے اپنے ہاتھ میں مرہا کی کمر پر بہت مضبوطی سے باندھے ہوئے تھے۔۔ اور میرہا نے اپنے ہاتھ دونوں ہاتھ نہ چاہتے ہوئے بھی اے سی پی کے سینے پر رکھے ہوئے تھے۔۔

کیونکہ شاہ میر نے کچھ اس انداز سے اسے اپنے ساتھ لگا رکھا تھا۔۔۔ کہ مرہا کے پاس کوئی اور آپشن نہیں تھا۔۔۔ میں ڈاکٹر بن کر مریضوں کا علاج کروں گی۔۔ آپ کو اتنا بھی نہیں ہے۔۔۔ شاہ میر کے سوالوں سے تنگ آ کر مرہا نے غصے سے شامیر کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میری پیاری بیوی پہلے اپنے شوہر کا علاج تو کر لو۔ جو تمہارے عشق کے مرض میں گرفتار ہو گیا ہے۔ اس کے بعد پھر باقی مریضوں کے بارے میں بھی سوچ لینا اور بن لینا ڈاکٹر۔۔۔

شاہ میر کی نظریں بار بار مرہا کے پنک نازک سے ہونٹوں پر جا کر ٹھہر رہی تھی۔۔۔ اور اس کا دل بار بار بغاوت کرنے پر اسے اکسارہا تھا۔۔۔ اوپر سے شاہ میر کے دل کو اس بات کا اطمینان تھا۔ کہ وہ کچھ بھی غلط نہیں کر رہا۔ وہ اس کے نکاح میں ہے۔ بیوی ہے اس کی۔۔۔ پورا حق ہے حاصل ہے اسے۔۔۔

وہ اپنے دل کی بات مان کر مرہا کے لبوں پر جھکنے ہی لگا تھا۔۔۔ کہ اس کے فون کی بجتنے لگی۔۔۔

شاہ میر نے غصے سے اپنے دانت پیستے ہوئے اپنی جیب سے فون نکال کر اس کی سکرین پر نمبر دیکھا تھا۔۔۔ ایک ٹھنڈی سانس فضا میں چھوڑتے ہوئے اس نے فون لیس کر کے اپنے کان کو لگا لیا۔۔۔

مرہا موقع دیکھ کر روم سے باہر نکلنے لگی تھی۔۔۔ کہ شاہ میر نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے واپس اپنے ساتھ لگا لیا۔۔۔ اور آئی برو کو اٹھا آنکھ کے اشارے سے باہر جانے کو منع کیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

پاپا آپ کچھ دیر انتظار نہیں کر سکتے۔ میں بعد میں بات کرتا ہوں۔۔ شامیر نے اپنے پاپا کا فون اٹھاتے ہی کہا۔۔ اے سی پی صاحب میں تو انتظار کر سکتا ہوں۔۔ مگر تمہاری زبان میں اڑیل گھوڑا۔۔ جو تمہارا ہو چکا بہنوئی اور ہونے والا سالا ہے۔۔ www.kitabnagri.com

وہ کب سے اپنی ماں کو گھور گھور کر مرہا کے بارے میں پوچھ رہا ہے۔۔ اور اس کے چہرے کے سخت تاثرات دیکھ کر لگ رہا ہے۔۔ کہ اگر آنے والے دس منٹ میں اس کی بہن اس کے سامنے نہ ہوئی تو وہ پورا گھر سر پہ اٹھالے گا۔۔

اور تمہاری ماں کو بھی بڑی مشکل سے میں نے اپنے ساتھ بڑی کیا ہوا ہے۔۔ وہ کب سے جان چھڑا کر جانا چاہ رہی ہے۔۔ کہ مرہا کا سوٹ واش ہو گیا ہو گا۔ اور مجھے جا کر اسے دینا ہے۔ وہ بچی میرا انتظار کر رہی ہے۔۔۔

اور میری گزارش ہے اے سی پی صاحب کہ آپ تشریف نیچے لے آئیں۔۔ آپ کی بیوی کو بہت جلد ہم رخصت کروا کے لے آئیں گے۔۔ باقی کی باتیں آپ رخصتی کے بعد کر لینا۔۔

Posted On Kitab Nagri

شامیر اور اس کے پاپا میں بہت اچھی کمسٹری اور بانڈنگ تھی۔ اس لیے شامیر دوستوں کی طرح اپنے پاپا سے اپنی ہر بات شیئر کر لیا کرتا تھا۔

پاپا مجھے صرف دس منٹ کا اور ٹائم دیجئے۔ شاہ میر بیٹا سمجھنے کی کوشش کرو۔ آج ہماری بیٹی کی رخصتی ہے اور میں نہیں چاہتا کہ آج کا دن کسی بھی طرح کی بد مزگی ہو۔۔۔

پاپا آپ بے فکر رہیں۔۔ کوئی بد مزگی نہیں ہوگی میں 10 منٹ کے اندر آپ کو ملتا ہوں۔۔ کہہ کر شامیر نے ٹک کر کے فون بند کر دیا۔۔۔ ایک تو تمہارے بھائی نے تو میرے ناک میں دم کر رکھا ہے۔۔

اے سی پی میں ہوں۔ اور ہر کتیں پولیس والی تمہارے بھائی کی ہے۔۔۔ 10 منٹ یہ بندہ اپنی بہن سے دور نہیں رہ سکتا۔۔۔ تو جب میں ہمیشہ کے لیے تمہیں رخصت کروا کر اپنے پاس لے آؤں گا۔۔۔ پھر تو میرے خیال سے یہ صبح شام میرے گھر کے چکر لگا لگا کر میرا جینا حرام کر دے گا۔

Posted On Kitab Nagri

پلیز میں نے کتنی بار آپ سے کہا ہے کہ آپ میرے بھائی کے بارے میں کوئی بھی غلط بات مت کیا کریں۔۔۔ بھائی کی چچی اب بھائی نامہ بند کرنے کا وقت آگیا ہے۔۔۔۔ اب سے تم گھر جا کر شوہر نامہ یاد کرنا۔۔۔۔ شامیر نے اس کی کمر پر دباؤ دے کر جھٹکے سے اسے اپنے ساتھ لگایا تھا۔۔

آہ آہ۔۔ میری کمر سے ہاتھ ہٹائیں مجھے درد ہو رہا ہے۔۔ وہ شاہ میر کے سخت ہاتھ سے درد سے کراہ اٹھی تھی۔۔۔۔ تم میرے ایک سوال کا جلدی سے جواب دے دو۔۔ اس سوال نے میرے دل میں بھی بہت درد کر رہا ہے۔۔۔

مرہا ایک بات میں پہلے ہی بتا دیتا ہوں۔ کہ مجھے میرے سوال کا جواب سچ میں چاہیے۔۔۔ مجھ سے جھوٹ بولنے کی کوشش بھی مت کرنا۔ یہ مت بھولنا کہ میں ایک پولیس والا ہوں۔۔۔ سچ اور جھوٹ میں فرق کرنا مجھے بہت اچھی طرح سے آتا ہے۔۔۔

شاہ میر کے چہرے پر کافی سخت تاثرات تھے یہ سوال پوچھتے ہوئے۔۔ مرہا تم لوگوں کے ساتھ تم لوگوں کی طرف سے ایک مہمان آیا ہوا ہے۔۔۔ جو شکل سے کافی سلجھا ہوا لگ رہا ہے۔۔۔۔ وہ کون ہے اور اس کا تمہارے ساتھ کیا کنکیشن ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

آپ کس کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔۔ مرہانے بہت حیرانی کے ساتھ ڈرتے ڈرتے یہ سوال شاہ میر سے پوچھا تھا۔۔

جس نے بلیک کلر کا تھری پیس سوٹ پہنا ہوا ہے۔۔ اچھا وہ شاہ زیب بھائی۔۔ ہم شاہ زیب بھائی۔۔ مرہا کے منہ سے بھائی سن کر شامیر کے دل کو ٹھنڈک پہنچی تھی۔۔ اسی لیے وہ شاہ زیب بھائی کو دہراتے ہوئے مسکرایا تھا۔۔

ہاں کون ہے وہ۔۔ رومان بھائی کے دوست ہیں۔۔ ہم اور گھر میں اس کا کتنا آنا جانا ہے۔۔ وہ ہمارے گھر میں کیوں آئیں گے۔۔ بس کبھی جب امی کی طبیعت خراب ہو تو۔۔

www.kitabnagri.com

اس وقت وہ رومان بھائی کے ساتھ صرف امی کا چیک اپ کرنے کے لیے آتے ہیں۔۔ اور بھائی اسے اپنے ساتھ ہی لے کر چلے جاتے ہیں۔۔ اور جب وہ گھر آتا ہے تو تم سے باتیں کرتا ہے۔۔ نہیں مگر آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔۔۔ مرہانے فی الحال سوال نہیں۔۔۔ صرف میرے باتوں کا جواب

Posted On Kitab Nagri

دو۔۔۔ نہیں وہ مجھ سے باتیں نہیں کرتا۔۔ اور نہ ہی بھائی کو میرا یوں کسی غیر آدمی سے باتیں کرنا پسند ہے۔۔

ویری گڈ اس کا مطلب تمہارا بھائی جتنا اڑیل اور ضدی ہے۔ اتنا غیرت مند بھی ہے۔۔ آج پہلی بار رومان شاہ کے کسی بات نے شامیر کے دل کو ٹچ کیا تھا۔۔
بس میرا ایک سوال اور کبھی اس نے تمہیں فون کیا ہو۔۔ یا رومان شاہ سے چوری چھپے تمہیں پروپوز کیا ہے۔۔ تو مجھے آج ہی بتا دو میں تم سے اتنا پیار کرتا ہوں۔
کہ اس بات کو چھوڑ دوں گا۔ مجھے کل کو اگر کوئی بھی ایسی بات پتہ چلی تو۔۔ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔ وہ پولیس والے انداز سے دھمکی دیتے ہوئے بولا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

وہ کیوں کرے گا مجھے پروپوز کتنی گندی باتیں کرتے ہے آپ۔۔ اور کیوں میں چوری چھپی شاہ زیب بھائی سے فون پر باتیں کروں گی۔۔ میں نے تو آپ کا فون بھی جب آیا تھا۔۔ میں نے تو وہ بھی امی جان کو بتا دیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

تو پھر میں شازیب بھائی سے کیوں چوری چھپی باتیں کروں گی۔۔ وہ معصومیت سے روتے ہوئے جواب دے رہی تھی۔۔ اور اس کی معصومیت پر اس وقت شامیر کا مرٹنے کو دل چاہ رہا تھا۔۔

شاہ میر کی پولیس والی تیز نظریں مرہا کی سچائی کو دیکھ رہی تھی۔ وہ جس طرح سے تڑپ کر رہی تھی اس کے ہر آنسو میں اس کی سچائی شامیر باسانی دیکھ سکتا تھا۔۔

سوری مائی بیوٹی فل وائف بس میں نے کچھ ایسا دیکھا تھا۔ جس کی وجہ سے یہ سوال پوچھنا لازم ہو گیا تھا۔۔۔

اصل میں جب سے مرہا یہاں پر آئی تھی شامیر کی نظر مسلسل مرہ پر تھی۔۔ اور کیوں نہ ہوتی آخر بیوی تھی اس کی۔۔ نکاح ہو گیا تھا اور وہ اسے دیکھنے کا پورا حق رکھتا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

مگر شامیر نے یہ چیز نوٹ کی تھی کہ شاہ زیب کی نظریں بھی مسلسل مرہا کی طرف ہی اٹھ رہی تھی۔۔ اس کی نظروں کے زاویے کو سمجھتے ہوئے شامیر کے دل میں آگ لگی ہوئی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

ویسے تو اس کا دل بار بار گواہی دے رہا تھا کہ میرا جتنی معصوم ہے۔۔ اس کا اس آدمی سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔۔

اور جس قسم کے مزاج کا بندہ رومان شاہ ہے۔

شاہ میر کا دل اس بات کی بھی گواہی دے رہا تھا۔

کہ وہ کبھی اپنی بہن کو اتنی آزادی نہیں دے سکتا۔ کہ وہ کسی شخص سے اپنی پسند کا رشتہ بنائے۔۔

مگر پھر بھی وہ اپنے دل کی تسکین کے لیے ایک بار مرہا سے یہ سوال پوچھنا چاہتا تھا۔۔ مرہا پلیر رونا بند کرو۔۔ ایک تو بیوی تم بات بات پر رونا شروع ہو جاتی ہو۔۔

چپ ہو جاؤ نہیں تو نیچے جاؤ گی تو سب تمہاری روئی ہوئی آنکھوں کا پوچھیں گے تو کیا بتاؤ گی۔ کہ تم کیوں رورہی تھی۔۔ مرہا کے ماتھے پر بڑی محبت سے۔۔ شاہ میر نے اپنے لب رکھتے ہوئے ماتھے کو چوما تھا۔۔

مرہا کے چہرے پر اس وقت حیا کے بے شمار رنگ بکھرے ہوئے تھے۔۔ وہ مرہا کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیے ہوئے بڑی حسرت سے اسے نہار رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

مرہا تم میری ہو صرف اور صرف میری۔ تمہیں چھونے کا۔ پیار کرنے کا۔ اور اپنی سانسوں سے زیادہ قریب کرنے کا حق صرف اے سی پی شاہ میر ملک کو ہے۔۔ خود کو سنبھال کے رکھنا صرف میرے لیے۔ اور اس شازیب بھائی سے دور رہنا۔۔ www.kitabnagri.com

کیونکہ جتنا میں اپنے تجربے سے دیکھ سکا ہوں۔ اس کی نظروں میں کچھ تو ایسا تھا جو میرے دل میں چب رہا تھا۔۔ میں برداشت نہیں کروں گا کہ کوئی بھی آپ کی طرف نظریں اٹھا کر دیکھے۔۔۔

تم میری ہیں اور بہت جلد میں تمہیں اپنے گھر رخصت کر کے لے آؤں گا۔۔ اور تمہیں اپنی نگاہوں میں اس طرح سے چھپالوں گا کہ کوئی نظر تم تک نہ پہنچ سکے۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تب تک تم خود کو میری امانت سمجھ کر اپنی حفاظت کرنا۔۔۔ اور اب میں نیچے جا رہا ہوں ابھی تھوڑی دیر تک ماما آجائیں گی۔ تو تم بھی چہنچ کر کے نیچے آجانا۔۔ اور ہاں اپنی اس والی گال کو ذرا دوپٹے سے ڈھانپ کے رکھیے گا۔۔ شاہ میر نے اس کی رائٹ سائیڈ والی گال کو ہاتھ سے ٹچ کرتے ہوئے کہا تھا۔۔ پتہ نہیں کیا بنے گا تمہارا۔۔

Posted On Kitab Nagri

میرے اتنے سے ٹچ کرنے سے تمہاری نازک گال پر نشان پڑ گئے ہیں۔۔ مجھے تو لگتا ہے جب جب میں تمہارے قریب آ کر تم سے پیار کروں گا۔۔ اس کے بعد 15 دن تک تم کمرے سے نکلنے کے قابل نہیں رہو گی۔۔

اور نہ ہی کسی کو اپنا منہ دکھانے کے لائق ہو گی۔۔ گڈ بائے میری نازک مزاج بیوی وہ مرہا کی گال کو چومتے ہوئے ہنستا ہوا روم کا گیٹ کھول کر باہر جانے لگا تھا۔۔

کہ۔ بیوی رات کو میرے فون کا ویٹ کرنا۔۔ اور میری پہلی بیل پر فون اٹھا لینا۔۔ یہ میرا حکم ہے۔ اور میرا حکم رد کرنے کی صورت میں بطور سزا آپ کی رخصتی کروا کر میں لے آؤں گا یہ ہمیشہ یاد رکھنا۔۔ مرہانے شاہ میر کی دھمکی پر ڈرتے ہوئے ہاں میں سر کو ہلایا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

شاہ میر اب مرہا سے بات منوانے کے لیے رومان شاہ کو مارنے کی دھمکی نہیں دے رہا تھا۔۔ کیونکہ اسے اندازہ ہو گیا تھا۔ کہ مرہا اپنے بھائی سے بہت پیار کرتی ہے۔ اور جب وہ اس کے بھائی کی جان کی دھمکی دیتا ہے۔ تو مرہا بہت ڈر جاتی ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور شامیر مرہا کو ڈرانا نہیں چاہتا تھا۔ نہ ہی اسے کوئی تکلیف دینا چاہتا تھا۔ اس لیے اس نے اب اسے رخصتی کی دھمکی دینی شروع کر دی تھی۔ کیونکہ مرہار خستی کا سن کر بھی ڈر جاتی تھی۔۔۔

شاہ میر کے جانے کے بعد مرہانے اپنی گال کو ڈریسنگ کے مرر میں دیکھا تھا۔۔ جس پر شاہ میر کی داڑھی کے رگڑنے سے لال ریش پڑ گئے تھے۔۔ حالانکہ بیچارے نے بہت آرام اور محبت کے ساتھ اپنی گال کو مرہا کے گال سے رگڑا تھا۔۔

کچھ دیر بعد میر ہاڈریس چنچ کر کے نیچے آگئی۔

رومان شاہ نے غصے والی نظروں سے مرہا کی جانب دیکھا تھا۔۔ مرہانے اپنے بھائی کے ڈر سے آنکھیں نیچے جھکالی۔۔۔ رومان شاہ پتہ نہیں کیسے اپنی ماں کے دباؤ میں آکر چپ بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

رومان شاہ نے اشارے سے مرہا کو اپنے پاس بلایا تھا۔۔ میر ہاڈرتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم لے کر اپنے بھائی کے پاس آگئی۔۔۔ رومان شان نے اشارے سے اسے اپنے بیٹھنے کو کہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

کہاں تھی تم۔۔۔ بھائی میرے ڈریس پر سالن گر گیا تھا میں وہ واش کر رہی تھی۔۔۔ اتنا ٹائم لگتا ہے ڈریس کو واش کرنے میں۔۔ وہ آہستہ آواز میں مرہا کو ڈانٹ رہا تھا۔ اور اپنی طرف سے پوری کوشش کر رہا تھا کہ۔ اس کے چہرے کے زاویے کو کوئی سمجھ نہ سکے۔۔

مگر رومان شاہ کا غصہ تھا جتنا بھی چھپا لیتا۔ اس کے چہرے سے نظر آ رہا تھا کہ۔ وہ کوئی غصے والی بات میرا سے کر رہا ہے۔۔۔ مرہا نظروں کو جھکائے ہوئے چپ چاپ اپنے بھائی کی ڈانٹ سن رہی تھی۔

۔ تھوڑا دور مہمانوں کے پاس کھڑا شاہ میریہ سارا منظر دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔۔ رومان شاہ تمہارے ساتھ لاکھ اختلافات صحیح مگر تمہاری اس غیرت مندی کو اے سی پی دل سے سیلوٹ کرتا ہے۔۔۔
شامیر اپنے دل میں یہ سوچ کر مسکرا رہا تھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

کھانا کھانے کے بعد اب میرب کی رخصتی کا وقت آ گیا تھا۔۔ رخصتی کے وقت میرب کی ماں اسے گلے لگا کر بہت رو رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

ملک زبیر کی آنکھیں بھی اپنی بیٹی کی رخصتی پر چھلک آئی تھی۔۔۔ میرب اپنی ماں اور باپ کے گلے لگ کر بہت روئی تھی۔۔۔ اب وہ اپنے بھائی کے گلے لگے ہوئے روئے جا رہی تھی۔۔۔

شامیر کے گلے لگی ہوئی میرب کو روتا ہوا دیکھ کر رومان شاہ کا دل کر رہا تھا کہ وہ جا کر کہے کہ چپ کر جاؤ ابھی تو تمہیں میں نے ساری زندگی تمہیں رولانا ہے تو اس لیے یہاں پر اپنے آنسوؤں مت ضائع کرو۔۔

شاہ میر نے اپنی بہن کے سر پر پیار سے ہاتھ رکھتے ہوئے اسے سکھی رہنے کی دعا دیتے ہوئے۔۔۔ اسے رومان شاہ کے ساتھ گاڑی میں بٹھا دیا تھا۔۔۔ بہن جی پلیر میری بیٹی کا خیال رکھنا اس نے بچپن میں جو بھی قدم اٹھایا اسے معاف کر دیجئے گا۔۔۔

Kitab Nagri

مگر یہ سچ ہے کہ وہ آپ کے بیٹے سے بہت پیار کرتی ہے۔۔۔ میرب کی ماں رومان شاہ کی ماں سے بہت آہستہ آواز میں سائیڈ پر لے کہہ رہی تھی۔

بہن جی آپ پریشان ناہوں۔ میرب اب سے آپ کی نہیں میری بیٹی نہیں۔۔۔ میں اسے کسی بھی طرح کا دکھ نہیں ہونے دوں گی۔۔۔ اسے اپنی بیٹی بنا کر رکھوں گی۔۔۔ جیسے مرہا میری بیٹی ہے۔۔۔ ویسے ہی

Posted On Kitab Nagri

میرب بھی میری بیٹی ہے۔۔۔۔۔ رومان شاہ کی ماں۔ میرب کی ماں تسلی دے کر۔۔۔۔۔ میرب کو رخصت کروا کر گاڑی میں بیٹھا کر خود بھی ساتھ آکر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

اب سے میرب کی زندگی کا ایک نیا چھیڑ شروع ہونے جا رہا تھا۔۔۔۔۔ رومان شاہ کے ساتھ۔۔۔۔۔ آج کے بعد وہ میرب ملک کی زندگی چھوڑ کر۔۔۔۔۔ میرب رومان شاہ بن کر رومان شاہ کے اصولوں پر زندگی جیے گی۔۔۔۔۔

oooooooooooooooo

رومان شاہ کے پورے کمرے کو اس کی ماں نے غلاب کے اصلی پھولوں سے ڈیکوریٹ کروایا تھا دروازے سے لے کر بیڈ تک ریڈ گلاب کی پتیوں سے راستہ سجایا گیا تھا۔۔۔۔۔
اوف وائٹ سلگ کی امپورٹڈ بیڈ شیٹ بیڈ پر بچھائی ہوئی تھی۔ اور اس پر ریڈ گلاب کی پتیوں سے ہارڈ بنا کر۔ اس کے اندر چھمیلی کے پھولوں سے رومان شاہ اور میرب کا نام لکھا ہوا تھا۔

www.kitabnagri.com

پیڈ کی چاروں طرف گلاب کے پھولوں کی لڑیاں لٹک رہی تھیں۔۔۔۔۔ پورا روم گلاب کے پھولوں کی خوشبو سے مہک رہا تھا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میرب کو میرہا اور رومان شاہ کی ماں روم میں لے کر آئی اور بیڈ پر بیٹھا دیا۔۔ اور اس کے لہنگے کو بیڈ پر چاروں طرف پھیلا دیا۔۔۔ میرب اپنا لہنگا پھیلانے ہوئے بیٹھی اس وقت خوبصورت شہزادی لگ رہی تھی۔۔۔ ریڈ کلر کے گلاب کے پھولوں کے درمیان میرب کا سکن کلر کا لہنگا بہت کھل رہا تھا۔۔

سر پر ریڈ کلر کے دوپٹے سے کاکیا ہوا گھونگھٹ اسے سچ میں ایک خوبصورت شہزادی کا روپ دیے ہوئے تھا۔۔۔ مر رہا تم کچھ دیر میرب کے پاس بیٹھو اور باتیں کرو۔۔۔ میری بیٹی بور نہیں ہونی چاہیے میں

رومان سے ذرا ضروری بات کر لوں۔۔۔ www.kitabnagri.com

رومان شاہ کی ماں نے میرب کے ماتھے کو ایک ماں کی طرح چومتے ہوئے اسے اس بات کا یقین دلایا کہ۔ یہ گھر اس کا ہے اور اسے یہاں پر کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔۔۔

مرہا اور میرب کو روم میں باتیں کرتا ہوا چھوڑ کر رومان شاہ کی ماں روم سے باہر آگئی۔۔ باہر احمر اور ڈاکٹر شاہ زیب کی فیملیز موجود تھی۔۔

www.kitabnagri.com

شاہ زیب کی فیملی میں صرف اس کے امی اور ابو تھے وہ اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد تھا۔ اور احمر کی فیملی میں اس کی ماں اور ایک بہن تھی باپ کا بچپن میں انتقال ہو گیا تھا۔ بہن شادی شدہ تھی۔۔ اور

Posted On Kitab Nagri

اس کے دو بچے بھی تھے۔ اور وہ لاہور میں سپٹل تھی۔ اس لیے احمر اپنی ماں کے ساتھ آیا تھا۔ اور ڈاکٹر شاہ زیب اپنے امی ابو دونوں کے ساتھ لایا تھا۔

رومان شاہ بھی اس وقت احمر اور شاہ زیب کے ساتھ بیٹھا ہوا گپے مار رہا تھا۔ ان تینوں میں اس بات کو لے کر بحث چھڑی ہوئی تھی کہ۔۔ احمر اب واپس ہاسپٹل ایڈمٹ نہیں ہونا چاہتا تھا۔

اس کے کہنے کے مطابق اب وہ ٹھیک تھا مگر ڈاکٹر شاہ زیب اور رومان شاہ اسے اس شرط پر ہاسپٹل سے لے کر آئے تھے کہ۔ وہ رخصتی کے بعد واپس ہاسپٹل میں ہی ایڈمٹ ہو گا۔۔ کیونکہ ابھی احمر کا علاج مکمل نہیں ہوا تھا۔ ابھی اسے اور دو مہینے تک علاج کی ضرورت تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

رومان شاہ نے اسے اپنی شرط یاد دلائی تھی کہ اس نے کہا تھا کہ وہ بہت اچھے طریقے سے اپنا علاج کروائے گا۔ اور پھر رومان شاہ بدلے میں اسے اس کی محبت اریشہ لا کر دے گا۔

Posted On Kitab Nagri

آخر کافی بحث کے بعد رومان شاہ اور ڈاکٹر شاہ زیب نے احمر کو اپنی بات پر آمادہ کر لیا تھا۔ اب احمر یہاں سے سیدھا ڈاکٹر شاہ زیب کے ساتھ ہاسپٹل جائے گا۔۔ اور دونوں کے ماں باپ اپنے اپنے گھر جائیں گے یہ فیصلہ طے پایا تھا۔۔

رومان شاہ کی ماں نے بہت اچھے طریقے سے مہمانوں کو رخصت کیا۔۔ اور اب وہ رومان شاہ کو اپنے ساتھ لے کر اپنے روم میں آگئی تھی۔ کیونکہ باہر گھر کے ملازم موجود تھے اس لیے وہ اپنے بیٹے سے اکیلے میں بات کرنا چاہتی تھی۔۔

رومان بیٹا میں نے میرب کی ماں سے وعدہ کیا ہے۔ کہ میں میرب کو اپنی بیٹی بنا کر رکھوں گی۔۔ جس طرح سے میں مرہا کو کوئی تکلیف نہیں ہونے دیتی۔ اسی طرح سے میں میرب کو بھی کوئی تکلیف نہیں ہونے دوں گی۔۔

امی جان آپ مدے کی بات پر آئیں آپ مجھ سے کیا چاہتی ہیں۔۔ رومان شاہ کو کچھ اندازہ تھا کہ اس کی ماں اس سے کیا کہنے والی ہے۔۔ رومان شاہ اپنی ماں کے نرم دل سے بہت اچھی طرح سے واقف تھا۔۔ رومان بیٹا میں یہ چاہتی ہوں کہ میرا یہ وعدہ پورا ہو۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تو امی جان میں نے کب منع کیا ہے کہ آپ میرب کو اپنی بیٹی نہ بنائیں۔ آپ اس کو اپنی بیٹی بنائیں اس پر اپنی محبتیں نچھاور کریں میں آپ کو منع نہیں کروں گا۔ رومان بیٹا تمہیں اچھی طرح سے سمجھ آرہا ہے کہ میں تم سے کیا کہنا چاہتی ہوں۔۔

اس لیے میری بات کو پلٹو مت۔۔ امی جان آپ مجھ سے کیا توقع کرتی ہیں۔۔ کہ میں اس لڑکی پر اپنی محبتیں نچھاور کروں۔۔ تو میں ایسا کچھ بھی نہیں کرنے والا۔۔ کیونکہ وہ لڑکی زبردستی میری زندگی میں شامل ہوئی ہے۔۔ اور رومان شاہ اپنی زندگی میں زبردستی شامل ہونے والے لوگوں کو کبھی ایکسیپٹ نہیں کرتا۔۔

رومان وہ لڑکی اللہ کی مرضی سے تمہارے نصیب میں لکھی گئی تھی۔۔ اس لیے وہ تمہاری زندگی میں شامل ہوئی ہے۔۔ اللہ کی مرضی کے بنا تو ایک پتہ بھی اپنی جگہ سے ہل نہیں سکتا۔۔ تو پھر تم یہ کیسے سوچ سکتے ہو۔۔

Posted On Kitab Nagri

کہ وہ لڑکی زبردستی تمہاری زندگی میں شامل ہو کر تمہارے ساتھ بند سکتی ہے۔۔۔۔۔ اللہ کی مرضی مرضی کے بنا کچھ نہیں ہوتا۔۔ رومان اللہ تعالیٰ کے اس فیصلے کو خوشی خوشی قبول کر کے اپنی زندگی میں اٹکے بڑھو۔۔ کب تک گزرے وقت کی تلخ یادوں کو اپنے اندر ناسور بنا کر زندہ رکھو گے۔۔

امی جان پلیز میں نے آپ سے کتنی بار کہا ہے کہ۔ گزرے ہوئے وقت کو مجھے یاد مت دلایا کریں۔۔ رومان کیسے نہ یاد دلاؤں تم آج بھی وہیں پر کھڑے ہو۔۔ تم آگے بڑھو تو میں تمہیں وہ وقت یاد نہ دلاؤں۔۔ تم نے اپنی زندگی کو اسی گھڑی میں قید کر کے بند کر دیا ہے۔۔۔

امی جان ایسا آپ کو لگتا ہے میں اس گھڑی میں قید نہیں ہوں۔۔ میں بہت آگے نکل آیا ہوں۔۔ اور اب میں پیچھے پلٹ کر دیکھنا بھی نہیں چاہتا۔۔ مگر آپ مجھے بار بار میرے ماضی میں لے جا کر مجھے یہ احساس دلاتی ہیں۔۔ کہ میں کس قدر کمزور شخص تھا۔۔

رومان بیٹا ایسا تمہیں لگتا ہے کہ تم بہت آگے نکل آئے ہو۔ ایک ماں کی نظر سے دیکھو گے تو تم آج بھی وہیں پر کھڑے ہو۔۔ اور اگر تم آگے نکل آئے ہو تو پھر ثابت کرو۔۔

یہ موقع ہے تمہارے پاس جاؤ اور کھلے دل سے میرے کو اپنی زندگی میں شامل کرو۔۔ اور اپنی زندگی کو آگے بڑھاؤ۔

Posted On Kitab Nagri

تو میں وعدہ کرتی ہوں کہ آج کے بعد میں تمہیں کبھی تمہارا کل یاد نہیں کرواؤں گی۔۔ میں مان لوں گی کہ میرا بیٹا اپنی زندگی میں آگے بڑھ چکا ہے۔

۔ تو امی جان سیدھا سیدھا کہیں کہ آپ اس لڑکی کی حمایت میں کھڑی ہو کر اپنے بیٹے کو امو شئل کر رہی ہے۔۔ رومان وہ بہت پیاری بچی ہے۔ اور اس نے ایسی بھی کیا غلطی کر دی ہے۔ بس تم سے بہت پیار کرتی ہے اور اتج میں بہت چھوٹی ہے اس لیے اس نے بے وقوفی میں خود کشی والی حرکت کر لی۔۔

اس کے سوا تو اس میں کوئی ایسا عیب نہیں ہے۔۔ خوبصورت ہے پڑھی لکھی ہے۔ ایک اچھے گھر سے تعلق رکھتی ہے۔ تو پھر تم کیوں اس کے ساتھ ایک اچھی زندگی گزارنے کو تیار ہو۔۔۔

Kitab Nagri

رومان تمہیں میری قسم اگر میں نے اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھے تو میں تم سے بہت ناراض ہو جاؤں گی۔۔ اور میں یہ سمجھوں گی کہ تمہارے دل میں اپنی ماں کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔۔۔

بہت اچھی بات ہے امی جان آپ اپنی ہر بات اسی طرح سے مجھے امو شئل کر کے منوالیا کریں۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ کے پاس بھی کوئی اپشن چھوڑ دیا کریں پلیز۔۔ اور ٹھیک ہے جیسا آپ چاہیں گی۔ میں ویسا ہی کروں گا۔۔ وہ منہ میں بڑبڑ کرتا ہوا بڑے بڑے قدم اٹھا کر اپنے روم کی طرف چل دیا۔۔

یہ سب اس نے اپنی ماں کا دل رکھنے کے لیے کہا تھا۔۔ اس کے دماغ میں کیا کیا چل رہا تھا۔۔ اگر وہ اپنی ماں کو دکھا دیتا تو۔۔ اس کی ماں بیچاری کو تو اٹیک ہی آ جانا تھا۔۔

دسمبر کی سردی کی راتیں تھی اور ٹھنڈ بھی بہت زیادہ تھی۔۔ اوپر سے باہر بارش نے ماحول کو اور بھی ٹھنڈا کر رکھا تھا۔۔ رومان شاہ روم میں داخل ہوا تو میرب اور مرہا کسی بات پر ہنس رہی تھی۔۔

مرہا بیٹا تم اپنے کمرے میں جا کر آرام کرو رات بہت ہو گئی ہے۔۔۔ جی بھائی۔۔ مرہا اپنے بھائی کا غصے والا چہرہ دیکھ کر ایک منٹ سے پہلے نو دو گیارہ ہو گئی۔۔۔ میرب اللہ تمہاری میرے بھائی کے کھر سے مدد فرمائے آمین۔۔ میرہا دل میں میرب کے لیے دعا کرتے ہوئے بڑے بڑے قدم اٹھاتی ہوئی اپنے روم میں چلے گئی۔۔

Posted On Kitab Nagri

تم میرے بیڈ پر بیٹھی ہوئی کیا کر رہی ہو۔۔۔ رومان شاہ نے آتے ہی میرب پر قہر برساتی ہوئی نظر ڈال کر کہا تھا۔۔۔ میرب نے رومان شاہ سے کوئی زیادہ توقعات تو نہیں لگائی تھی۔۔۔

مگر بیچاری نے نہیں ایسا بھی نہیں سوچا تھا کہ رومان شاہ اس کا استقبال اس طرح سے کرے گا۔۔۔ میرے بیڈ سے نیچے اتر و بھری ہو گئی ہو۔۔۔ تم سے بات کر رہا ہوں۔۔۔ میرا رومان شاہ کے غصے سے ڈرتی ہوئی جلدی سے بیڈ سے اتر کر نیچے کھڑی ہو گئی۔۔۔ www.kitabnagri.com

میرب کو اس طرح کی غصے والی آواز سننے کی کہاں عادت تھی۔ اسے تو ہمیشہ گھر والوں نے اپنی پلکوں پر بٹھا کر رکھا تھا۔۔۔ پھر چاہے اس کی ماں ہو اس کے پاپا یا اس کا بھائی شاہ میر۔۔۔ سب پر چلانا اور غصہ کرنا تو میرب اپنا فرض سمجھتی تھی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ایسے کیا دیکھ رہی ہو دفع ہو جاؤ میرے کمرے سے میں تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا۔۔۔ ایک تو رومان شاہ کو پہلے ہی میرب سے کوئی ہمدردی نہیں تھی۔۔۔ اوپر سے اس کی ماں کی باتوں نے اس کے دماغ کا پارہ اور بھی ہائی کر دیا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ اپنی ماں سے بہت زیادہ پیار کرتا۔۔ اور ان کی بہت عزت کرتا تھا اس لیے ماں کے سامنے تو بولنے کی اس کی ہمت نہیں تھی اب سارا قہر میر پر ڈھایا جا رہا تھا۔۔

شاہ میں کہاں جاؤں یہ میر ابھی کمرہ ہے۔۔ میرب نے ڈرتے ہوئے آہستہ سی آواز میں منمناتے ہوئے کہا تھا۔۔ کہاں پورے گھر میں گرجنے والی میرب کی آواز۔ اس وقت رومان شاہ کے سامنے بولنے سے قاصر تھی۔۔ اپنی بکو اس بند کرو یہ کمراتمہارے باپ نے مجھے بنوا کر نہیں دیا۔۔ جو اس پر تمہارا بھی حق ہو گیا ہے۔۔ یہ کمرامیرا ہے اور اس پر صرف میرا حق ہے۔۔ اور میری کسی بھی چیز پر تمہارا کوئی حق نہیں ہو گا سمجھی تم۔۔

رومان شاہ نے اس کے جبرے کو اپنے ہاتھ سے زور سے پکڑا ہوا تھا۔۔ میرب بچاری کو تو ایسے لگ رہا تھا کہ آج شادی کی پہلی رات بیچاری کے جبرے نے تو ٹوٹ ہی جانا ہے۔۔

اب جلدی سے دفع ہو جاؤ۔۔ شاہ میں کہا جاؤں۔۔ کہیں بھی چلی جاؤ بس میری نظروں سے دور ہو جاؤ۔۔ میرب دروازہ کھول کر روم سے باہر جانے لگی تھی۔۔ کہ رومان شاہ کی گرج دار آواز سے وہیں پر رک گئی۔۔

Posted On Kitab Nagri

آج سے اپنا دماغ لڑانا بند کر دو۔۔ تمہیں روم سے باہر جانے کو کسی نے کہا ہے۔۔ اصل میں رومان شاہ میرب کو اپنی نظروں سے تو دور کرنا چاہتا تھا۔۔ مگر میرب کو کمرے سے باہر نکال کر اپنی ماں کے غصے کو اور پریشانی کو دعوت نہیں دینا چاہتا تھا۔۔

شاہ آپ نے خود ہی تو کہا ہے کہ میں آپ کی نظروں سے دور ہو جاؤں۔۔ تو اگر روم سے باہر نہیں جاؤں۔ تو آپ ہی بتائیں میں کہاں جاؤں۔۔

۔ یہ پیار محبت کے گھٹیا کاموں میں تو تمہارا دماغ بہت تیزی سے کام کرتا ہے۔۔ اور تمہیں بہت اچھی طرح سے پتہ ہے۔۔ کہ کسی مرد کو اپنے سامنے کیسے جھکایا جاتا ہے۔۔

Kitab Nagri

یہ خود خوشی والا آئیڈیا میں نے تو تمہیں نہیں دیا تھا جب ایسے نایاب آئیڈیے تمہارے دماغ میں خود سے آجاتے ہیں۔۔ تو پھر دماغ لڑاؤگی تو سمجھ میں آجائے گا کہ میری نظروں سے دور اسی کمرے میں تم کیسے رہ سکتی ہو۔۔

Posted On Kitab Nagri

باہر میری ماں موجود ہیں اور ان کے سامنے کمرے کے اندر کی کوئی بات نہیں جانی چاہیے۔۔ ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔ تمہارے لیے تو میں ویسے بھی بہت برا ثابت ہونے والا ہوں۔۔

اور میری ماں کے سامنے ہمارے بیچ میں ہونے والی کوئی بھی بات اگر تم نے کی تو۔۔ میں اس سے بھی کہیں زیادہ برا ثابت ہوں گا تمہارے لیے۔۔ میں آپ کی امی کے سامنے کوئی بات نہیں کروں گی مگر آپ مجھے بتادیں۔۔ پلیز میں کہاں جاؤں۔۔

شاہ باہر بہت بارش ہو رہی ہے۔۔ رومان شاہ نے اپنی آنکھ کا اشارہ اپنے روم کی سیکنی کی طرف کیا تھا۔۔ تو میں کیا کروں۔۔ شاہ پلیز۔ میرب نے التجائیں و نظروں سے رومان شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔ کیا۔۔ رومان شاہ نے ایڈیٹیوڈ سے آئی برو کو اٹھا کر کہا تھا۔۔ شاہ باہر بہت سردی ہے۔۔ تو پھر میں کیا کروں۔۔ شاہ میری غلطی کیا ہے۔۔ اپنے آپ سے پوچھو۔۔ شاہ میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں۔۔ تو پھر جاؤ ساری رات بھیگو بارش میں اور کرو اپنے پیار کو ثابت۔۔ شاہ میرے ہاتھوں پر زخم ہیں وہ بارش کے پانی سے خراب ہو جائیں گے۔۔

Posted On Kitab Nagri

زیادہ سے زیادہ کیا ہو گا۔۔۔ مر ہی جاؤ گی اس سے زیادہ کیا ہو سکتا ہے۔۔۔ شاہ میں مرنا نہیں چاہتی۔۔۔ آپ کے ساتھ جینا چاہتی ہوں۔۔۔ پہلے میرے لیے مر کے تو دکھاؤ۔۔۔ وہ تنزیہ نظروں سے دیکھتا ہوا سامنے بیڈ پر سیدھا لیٹا ہوا تھا۔۔۔ وہ اپنے دونوں ہاتھ سر کے نیچے رکھے ہوئے تھا۔ میں نے کہا روم سے دفع ہو جاؤ اس سے زیادہ میرے صبر کا امتحان مت لو وہ میرب پر چیخا تھا۔۔

رومان شاہ کے غصے سے ڈر کر۔ میرب اپنے لہنگے کو دونوں ہاتھوں سے پکڑتی ہوئی بڑے بڑے قدم اٹھا کر بالکونی کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔۔ رومان شاہ کے ڈر سے میرب کا پیر لہنگے میں اٹکا اور وہ موقع بل زمین کے اوپر گر گئی۔۔۔ آہ۔۔۔ اچانک زور سے زمین پر گرنے سے میرب کے منہ سے چیخ نکلی تھی۔

ابھی تو شروعات ہے میرب بی بی تم تو ابھی سے منہ کے بل گرنے لگی ہو۔۔۔ رومان شاہ بیڈ پر لیٹا ہوا بہت تنزیہ انداز سے میرب کی جانب دیکھ کر بول رہا تھا۔۔۔ کوئی بات نہیں شاہ آپ چاہے جتنے مرضی مجھ پر ظلم کر لیں۔ میرا آپ کے لیے پیار کم نہیں ہو گا۔ وہ روتے ہوئے اپنی ہتھیلیوں سے اپنی آنکھوں کو صاف کرتے ہوئے اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔

ابھی تو ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا

Posted On Kitab Nagri

شاہ مجھے درد ہو رہا ہے۔۔ میرب اپنے زخمی کلائیوں والے ہاتھوں سے رومان شاہ کا ہاتھ اپنے جبرے سے ہٹانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔ درد دینے کے لیے ہی تو تمہیں رخصت کروا کر لایا ہوں۔ ورنہ کون سا رومان شاہ تمہاری محبت میں مرا جا رہا تھا۔۔

رومان شاہ نے میرب کو نفرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے۔ جھٹکے سے اس کے منہ کو چھوڑ دیا تھا۔۔

میرب کے دونوں کلائیوں پر ابھی تک ڈریسنگ کی پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔ کیونکہ ابھی اس کے زخم تازہ تھے۔۔ میرب روتی ہوئی بالکونی کا گیٹ کھول کر باہر آ گئی۔۔
باہر بہت زوروں کی بارش ہو رہی تھی۔۔ دسمبر کی سردی کی تھی۔ اور ساتھ میں تیز چلتی ہوئی ہوائیں سردی کی شدت کو اور بھی بڑھا رہی تھی۔۔ باہر ایسی کوئی چیز نہیں پڑی تھی جس پر میرب بیٹھ سکتی۔۔

۔ اور بارش میں بھگینے کی وجہ سے میرب کو اور بھی زیادہ ٹھنڈ لگ رہی تھی۔ اس کا پورا بدن کانپ رہا تھا۔
گیلے بدن پر جب ٹھنڈی ہوا کا جھونکا پڑتا تو میرب کے ہونٹ کپکپانے لگتے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے ہوئے کانپتی ہوئی دیوار کے ساتھ کھڑی تھی۔۔ میرب کی ماں سردیوں میں میرب کا بہت خاص خیال رکھتی تھی۔۔ کیونکہ بچپن سے ہی میرب کو بہت جلدی ٹھنڈ لگ جایا کرتی۔۔ www.kitabnagri.com

اگر آج میرب کی ماں اپنی لاڈلی بیٹی کو یوں دسمبر کی رات میں یوں باہر لاوارثوں کی طرح بارش میں پھینکتے ہوئے دیکھ لیتی تو۔۔ اس کی ماں کی توجان ہی نکل جاتی۔۔۔ میرب کافی دیر تک کانپتے ہوئے وجود کو لیے دیوار کے ساتھ کھڑی رہی۔۔ مگر اس کے بعد اس کا جسم سن ہونے لگا تھا۔۔

اسے امید تھی کہ شاید رومان شاہ کو اس پر ترس

آجائے اور وہ میرب کو اندر بلا لیں۔ مگر اس بیچاری کو یہ نہیں پتہ تھا کہ رومان شاہ پتھر دل والا انسان ہے۔ وہ اس کی نازک سی جان پر رحم نہیں کھائے گا۔۔۔

میرب کا جسم سردی کی شدت سے سن پڑنے لگا تھا اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا تو وہ وہی زمین پر بیٹھ گئی۔۔ وہ اپنا سر گھٹنوں میں دے کر بیٹھی ہوئی تھی۔۔ شاہ مجھے نہیں پتہ تھا کہ کسی کو پیار کرنے کی اور چاہنے کی اتنی بڑی سزا بھی ہوتی ہے۔۔ وہ اپنے کانپتے ہونٹوں اور بند آنکھوں سے اپنی محبت سے مجبور ہو کر ہلکا سا مسکراتے ہوئے سوچ رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ میں آپ سے اتنی محبت کرتی ہوں کہ آپ ہر روز بھی اگر مجھے اسی طرح ٹھنڈ میں اور بارش میں باہر بٹھادیں کہ تو میں اف ف تک نہیں کروں گی۔۔ شاہ میرب کو اپنی محبت کی قسم اگر میں نے آپ کو اپنی محبت سے اتنا مجبور نہیں کر دیا۔ کہ آپ کو میرب کے بناسانس لینا مشکل ہو جائے گا۔

میرب اس وقت ٹھنڈ سے مرے جا رہی تھی اور اسی تکلیف میں وہ اپنے دل سے عہد کر رہی تھی کہ وہ رومان شاہ کے دل میں اپنی محبت اجاگر کر کے رہے گی۔۔ رومان شاہ میرب نے بھی آج تک اپنی زندگی میں جس چیز کو چاہا اسے حاصل کر لیا۔۔

اسی لیے شاید میرے اللہ نے آپ کو بھی میر انصیب بنا دیا ہے۔۔ اب آپ مانے یا نہ مانے شاہ مگر آپ میرب کے ہیں۔۔ اور میرب آپ کی میرے دل میں تو آپ کی محبت کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ اور میرا وعدہ ہے کہ ایک دن میں آپ کے پتھر دل کو اپنی محبت سے اتنا موم بنا دوں گی۔ کہ آپ کے دل میں بھی میری محبت کی ندیاں بہنے لگیں گی۔ میرب کے جسم میں درد کی ٹیسیں اٹھنے لگی تھی۔۔

oooooooooooo

میربا کی ٹیسٹ سیریز شروع ہو چکی تھی۔۔ اور میربا کی کالج سے ہیں کافی چھٹیاں بھی ہو چکی تھیں۔ اس لیے میربا اپنی بک لے کر روم میں ادھر سے ادھر چکر لگا رہی تھی۔۔ میربا کو پڑھائی کا بہت شوق تھا اور اپنی محنت اور لگن سے ہمیشہ وہ سکول سے لے کر کالج تک زیادہ تر اول پوزیشن ہی لے کر آتی

Posted On Kitab Nagri

تھی۔۔۔ میرہا کو بچپن سے ہی ڈاکٹر بننے کا بہت شوق تھا۔ اس لیے مرہا کالج کی پڑھائی کے بعد میڈیکل میں داخلہ لینا چاہتی تھی۔۔۔

مرہا پورے جوش کے ساتھ کتاب کھول کر پڑھائی میں مگن تھی۔ تقریباً دو ڈھائی گھنٹے پڑنے کے بعد اب مرہا کا تھکن اور نیند سے برا حال ہو چکا تھا۔ آج رخصتی میں سارا دن کی بھاگ دوڑ میں۔ میرہا بہت زیادہ تھک گئی تھی۔۔۔ اب وہ آرام سے سونا چاہتی تھی صبح ویسے بھی سنڈے تھا

کہ اس کے فون پر رنگ ہوئی۔۔۔ مرہا کو اب اچھی طرح سے اندازہ تھا کہ اس وقت اس کے نمبر پر کس بے آرام شخص کا فون آسکتا ہے۔۔۔

Kitab Nagri

اففففففف اللہ جی اس بندے کو رات کو ہی فون کرنا کیوں یاد آتا ہے۔۔۔ کیوں یہ شخص نہ تو خود آرام کی نیند سوتا ہے۔ نہ دوسروں کو سونے دیتا ہے۔۔۔ میرب اپنے فون کی سکرین پر اے سی پی شا میر کا نام دیکھ کر غصے سے اپنے منہ پر چادر لے کر بڑبڑا رہی تھی۔۔۔ فون پر ایک میسج آیا جسے رسیو کرنے کے بعد میرہا نے ایک سیکنڈ سے بھی پہلے فون اون کر کے اپنے کام کو لگایا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

بیوی تمہیں میری کوئی بھی بات بنا دھمکی کے سمجھ میں کیوں نہیں آتی۔۔۔ شامیر نے مرہا کو فون پر یہ دھمکی دی تھی کہ۔ اگر اس نے شامیر کا فون نہیں اٹھایا تو وہ اس سے ملنے اسکے گھر آجائے گا۔۔

فون کیوں نہیں اٹھا رہی تھی میرا۔۔۔ میرہا کے فون اٹھانے پر اے سی پی نے مرہا سے سوال کیا۔۔۔ کیونکہ میں سونے لگی تھی مجھے بہت نیند آرہی ہے۔۔۔ مگر اے سی پی کی جان جب سے تم اے سی پی کو مل کر گئی ہو۔۔۔ مجھے تو نہ سکون آرہا ہے اور نہ ہی میری آنکھوں میں نیند آرہی ہے۔۔۔

تو پھر میں کیا کروں مجھے تو نیند آرہی ہے۔۔۔ تو آنے دو جب تک مجھے نیند نہیں آئے گی۔ میں تو تمہیں سونے نہیں دوں گا۔۔۔ مگر سچ مجھے بہت نیند آرہی ہے۔۔۔ مگر مجھے سچ میں نیند نہیں آرہی شاہ میر نے مرہا کے انداز میں ہی اس کی نقل اتاری تھی۔۔۔

www.kitabnagri.com

اگر آپ کو نیند نہیں آرہی تو میں کیا کر سکتی ہوں۔ مرہا نے رونے والی آواز سے کہا تھا۔ کیونکہ مرہا کو سچ میں بہت زیادہ نیند آرہی تھی۔۔۔ میں ویڈیو کال کر رہا ہوں اٹھاؤ۔۔۔ نہیں میں ویڈیو کال نہیں اٹھاؤں گی۔۔۔ مرہا تو شاہ میر کی آج کی ملاقات کو ہی سوچ کر شرم سے پانی پانی ہو رہی تھی۔۔۔ اب اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ دوبارہ شاہ میر کو ویڈیو کال پر دیکھ پاتی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

بیوی کیا تمہیں عادت ہے میری ہر بات کو رد کرنے کی۔۔ جب میں نے کہا ہے کہ ویڈیو کال اٹھاؤ تو میرے خیال سے تمہیں آرام سے میری بات مان جانی چاہیے۔۔

آخر شوہر ہوں تمہارا اتنا تو پتہ ہو گا کہ شوہر کی بات کو رد کرنا گناہ ہے۔۔ مانا کہ تم مجھ سے 12 سال چھوٹی ہو۔ مگر اتنی بچی نہیں ہو کہ تمہیں شوہر کے رتبے کا پتہ نہ ہو۔۔ شاہ میر کی عمر 34 سال تھی اور مرہا کی 22 سال اس طرح دونوں کا ایچ ڈفرنس بارہ سال کا تھا۔۔ اب اگر تم نہیں چاہتی کہ میں نے میسج پر جو دھمکی دی ہے۔ اسے سچ ثابت کروں تو میری ویڈیو کال اٹھاؤ۔۔

مرہا نے مجبوراً منہ کو مروڑتے ہوئے شاہ میر کی ویڈیو کال اون کر لی۔۔ اپنا منہ سیدھا کر و شوہر سے کوئی اس طرح سے بات کرتا ہے۔۔ شاہ میر نے ویڈیو کال پر مرہا کو منہ کے زاویے بدلتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔۔

اب وہ مسکراتے ہوئے مرہا کو اپنا منہ سیدھا کرنے کے لیے بول رہا تھا۔۔ وہ اس وقت اپنے بیڈ پر صرف وائٹ کلر کی بنیان اور ٹراؤزر میں ملبوس لیٹا ہوا تھا۔۔

شاہ کو کیمرے پر دیکھتے ہی مرہا نے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔۔ کتنے بے شرم ہیں آپ کوئی اس طرح کے کپڑے پہن کر ویڈیو کال کرتا ہے۔ ہا ہا بیوی تم تو اس طرح سے شرمناک ہو جیسے کہ میں نے کچھ پہنا ہی نہ ہو۔۔

Posted On Kitab Nagri

استغفر اللہ کتنے بے شرم ہیں آپ اور کتنی گندی باتیں کرتے ہیں۔۔ مرہاشامیر کے اس پہ باک مذاق پر شرم سے پانی پانی ہو رہی تھی۔۔

حد ہے یار میں نے ایسا بھی کیا کر دیا ہے جو میری بیوی مجھے بار بار بے شرم ہونے کے لقب سے نوازا رہی ہے وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا۔

میرہا کی حالت کو دیکھ کر شامیر کو ہنسی آرہی تھی اور وہ سوچ رہا تھا کہ۔۔ آج کے دور میں بھی ایسی معصوم لڑکیاں پائی جاتی ہیں۔۔

اگر آپ کو بات کرنی ہے تو پہلے آپ شرٹ پہنیں۔۔۔ اور اگر نہ پہنو تو۔۔ تو میں فون بند کر دوں گی۔۔ دھمکی دے رہی ہو۔۔ نہیں سچ میں۔ میں فون بند کر دوں گی۔۔ وہ اپنی آنکھوں پہ ہاتھ رکھے ہوئے۔ اے سی پی کو دھمکی دے رہی تھی اور اے سی پی اس کی دھمکی سن کر ہنس رہا تھا۔۔

وہ سوچ رہا تھا کہ مجرموں کو دھمکا دھمکا کر سے سچ اگلوانے والا اے سی پی شاہ میر ملک جس کے نام سے دشمن تھر تھر کانپتے تھے۔۔ یہ نازک سی جان اے سی پی کو دھمکی دے رہی تھی۔۔ اور اس کی دھمکی سن کر شامیر کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں میری جان فون بند مت کرنا اگر میری بیوی پیار سے کہے تو اس کا شوہر برکا اور حجاب پہن لے گا۔۔ مگر بشرط یہ ہے کہ تم مجھے سے یہ بات پیار کہو۔۔

مجھ نہیں پتہ کہ پیار سے کیسے کہتے ہیں۔۔ وہ اپنی آنکھوں پر اب بھی ہاتھ رکھے ہوئے تھی۔ آنکھوں سے ہاتھ ہٹاؤ میں نے شرٹ پہن لی ہے۔۔ مرہانے جیسے ہی اپنی آنکھوں سے ہاتھ ہٹایا شامیر کو اسی کپڑوں میں دیکھ کر پھر سے اپنا ہاتھ اپنی آنکھوں پر رکھ لیا تھا۔۔

شاہ میر قہقہے لگاتے ہوئے ہنسے جا رہا تھا اور مرہا کا شرم سے برا حال تھا۔ میرہانے غصے سے اپنا فون سوئچ آف کر دیا۔۔ میری معصوم بیوی تم کتنا شرماتی ہو یار۔ شاہ میر ٹھہرا ایک ایک پولیس والا جن میں شرم و حیاء کے جراسیم بہت کم پائے جاتے ہیں۔

Kitab Nagri

شامیر نے دوبارہ فون کیا تو فون سوئچ آف آرہا تھا۔۔ اے سی پی کی جان تم نے یہ فون بند کر کے اچھا نہیں کیا۔۔ مجھے تو تمہارے ساتھ بہت ساری اپنے دل کی باتیں کرنی تھی۔۔ فون بند کرنے کی سزا تو اے سی بھی تمہیں ضرور دے گا۔۔

اچھا خاصا مجرموں کے ساتھ اپنی زندگی کو انجوائے کر رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

تمہاری پہلی جھلک نے مجھے تمہارا دیوانہ بنا دیا ہے اور اب تو تمہاری محبت میں نیندیں بھی اڑ گئی ہیں شاہ میر ٹھنڈی آپہں بھرتا ہوا لیٹا ہوا مرا ہا کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

اللہ جی کیا میرے لیے یہ بے شرم شوہر ہی بچا تھا۔ مرا اپنے بیڈ پر لیٹی ہوئی۔ فون کو بند کر کے سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر چھت کی طرف دیکھ کر اللہ سے باتیں کر رہی تھی۔۔

oooooooooooo

رومان شاہ گہری نیند میں سو رہا تھا کہ اچانک اس کی آنکھ کھلی تو۔ اس کے دماغ میں میرب کا خیال آیا تو وہ آنکھیں ملتا ہوا اٹھ کر بیڈ پر بیٹھ گیا تھا۔ اس نے اپنا فون اٹھا کر اس پر ٹائم دیکھا تھا۔ رات کے پونے تین بج رہے تھے۔۔ باہر سے ابھی تک تیز بارش اور بجلی کڑکنے کی آوازیں آرہی تھی۔

رومان شاہ بیڈ سے اٹھ کر اپنے چپل پہنتا ہوا بالکونی کا دروازہ کھول کر میرب کو دیکھنے کے لیے آیا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

۔ رومان شاہ کا ویکم ٹھنڈی اور تیز ہواؤں نے کیا۔ اوپر سے تیز بارش کی بوندیں جو ہوا کی تیزی کی وجہ سے رومان شاہ کے منہ کے اوپر پڑی تو۔ رومان شاہ کے پورے جسم میں سردی کی لہر دوڑ گئی۔ وہ ٹھنڈ سے سی سی کرتا ہوا میرب کے پاس آ کر کھڑا ہوا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

میرب دیوار کے ساتھ لیٹی ہوئی تھی۔۔ اٹھ کر روم کے اندر آ جاؤ۔ رومان شاہ نے اپنی اکڑ اور لیٹیٹیوڈ والی آواز میں میرب کو روم کے اندر آنے کو کہا تھا۔۔ کیا بات ہے ٹھنڈ کی وجہ سے تمہاری قوت سماعت ختم ہو گئی ہے۔ میں نے کہا اٹھ کر اندر آ جاؤ کوئی یوں گدھوں کی طرح اتنی ٹھنڈ میں اتنی گہری نیند کیسے سو سکتا ہے۔۔ www.kitabnagri.com

میرب کی طرف سے اب بھی کوئی جواب نہیں آیا تھا۔ اب رومان شاہ کو تھوڑی پریشانی ہوئی۔۔۔ وہ نیچے ایریڈیوں کے بل بیٹھ گیا۔۔

اور میرب کو اپنے ہاتھ سے ہلایا مگر میرب کا جسم بالکل بے جان پڑا ہوا تھا۔۔ رومان شاہ کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات دکھائی دینے لگے۔۔ وہ جلدی سے میرب کو دونوں ہاتھوں سے اٹھاتا ہوا اپنے روم میں لے کر آ گیا۔۔

میرب کے پورے کپڑے بارش کے پانی سے بھگے ہوئے تھے۔ رومان شاہ نے اسے اپنی باہوں میں اٹھایا تو اس کے دونوں بازو نیچے کی طرف لٹک رہے تھے۔۔ وہ اس وقت بالکل بے جان تھی۔۔ رومان شاہ نے اسے لا کر اپنے بیڈ پر لٹا دیا تھا۔۔ وہ جس گرم بستر سے وہ ابھی ابھی نکل کر باہر گیا تھا۔ اسی کمبل کے اندر اس نے میرب کو پوری طرح سے کور کر دیا۔۔ وہ میرب کو ہوش میں لانے کے لیے کیا کریں اس سے بالکل سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ میرب کی حالت دیکھ کر کافی بکھلایا ہوا تھا اپنی کمر پر ہاتھ رکھے ہوئے وہ روم میں ادھر ادھر چکر لگانے لگا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ کہ وہ کیا کرے اور کس طرح سے اس کو ہوش میں لائے۔

کیونکہ میرب کی حالت اس وقت بہت خراب تھی۔ اس کا پورا جسم نیلا پڑا ہوا تھا اور ہونٹوں کا رنگ تو حد سے بھی زیادہ نیلا تھا۔

oooooooo

ہائے ڈاکٹر شاہ زیب کیسے ہیں آپ۔ ڈاکٹر شاہ زیب نے سر اٹھا کر آواز کی جانب دیکھا تھا۔ ڈاکٹر شاہ زیب جو صبح کا پہلا راونڈ اپنی واڈ میں لگانے کے لیے اپنی ڈاکٹر ٹیم کے ساتھ کھڑا ہوا تھا۔ وہ اس وقت ایک مریض کو چیک کر رہا تھا۔ ڈاکٹر

شاہ زیب ہارٹ سپیشلسٹ تھا۔

www.kitabnagri.com

ڈاکٹر شاہ زیب۔۔ ہائے ڈاکٹر ہما کیسی ہیں آپ

ڈاکٹر ہما۔۔ آئی ایم فائن

ڈاکٹر شاہ زیب۔۔۔ ویری گڈ

ڈاکٹر ہما۔۔ تھینک یو سر

Posted On Kitab Nagri

ڈاکٹر شاہ زیب ---- جو اُن کر لیا آپ نے

ڈاکٹر ہما ---- جی سر

ڈاکٹر شاہ زیب ---- تو ویکم ٹومائی ٹیم

ڈاکٹر ہما ---- تھینک یو سوچ سر آپ کے ساتھ آپ کی ٹیم میں کام کرنا میرے لیے باعث فخر ہو گا۔

ڈاکٹر ہما کا ٹرانسفر سول ہاسپٹل کراچی سے ہو کر جناح ہاسپٹل کراچی میں ہوا تھا۔ اور وہ ڈاکٹر شاہ زیب کی جو نیئر تھی۔ ڈاکٹر شاہ ہما نے ڈاکٹر شاہ زیب کے انڈر رہ کر کام کرنا تھا۔ ڈاکٹر شاہ زیب کے ٹریننگ یافتہ ڈاکٹر بہت کامیاب ہوتے تھے۔

اس لیے ڈاکٹر ہما کی یہ خواہش تھی کہ وہ ڈاکٹر شاہ زیب کے زیر سایہ رہ کر اپنی ٹریننگ حاصل کرے۔ اس لیے وہ بہت مہینوں سے یہ جدوجہد کر رہی تھی کہ اسے یہ موقع مل سکے۔ ڈاکٹر شاہ زیب کی ٹیم کا حصہ بننے کے لیے ڈاکٹر ہما نے کافی ساری سفارشیں بھی کروائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ڈاکٹر شاہ زیب ایک بہت ہی بہترین اور کامیاب سرجن تھا۔ اس لیے ڈاکٹر ہما خود کو بہت خوش قسمت سمجھ رہی تھی کہ اسے یہ موقع حاصل ہوا ہے کہ وہ ڈاکٹر شاہ زیب سے ٹریننگ حاصل کر لے سکے۔۔

ہزاروں لوگ یہ خواہش رکھتے تھے کہ وہ ڈاکٹر شاہ زیب کے ساتھ کام کر کے ٹریننگ حاصل کریں مگر سب کو یہ موقع میسر نہیں ہوتا تھا۔۔
چند ایک گئے چنے لوگ ہی ڈاکٹر شاہ زیب کی ٹیم میں شامل ہو کر ٹریننگ حاصل کر پاتے تھے۔۔

آئیے ڈاکٹر ہما آپ ہماری واٹ کے مریضوں سے ملاقات کیجئے۔۔ اور ان سے ان کے مسائل کے بارے میں پوچھیں۔۔۔ ان سے پوچھیں کہ دل کی بیماری میں مبتلا ہو کر انہیں کون کون سی پر اہلم کو فیس کرنے پڑتا ہیں۔
www.kitabnagri.com

اور یہ ہمارے ہاسپٹل کے علاج سے کتنے پرسنٹ مطمئن ہیں۔۔ آج آپ کا یہی lesson ہو گا۔ ڈاکٹر شاہ زیب نے ڈاکٹر ہما کو واڈ کے سب مریضوں سے ملاقات کر کے ان سے ان کی پر اہلمز پوچھنے کے لیے کہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

ڈاکٹر شاہ زیب اس وقت جینز کی پینٹ کے اوپر لائٹ براؤن کلر کی ٹی شرٹ پہنے ہوئے اس کے اوپر وائٹ کلر کا ڈاکٹر والا کوٹ پہن کر بہت ہینڈ سم لگ رہا تھا۔۔۔ اور گلے میں سٹیتھو سکوپ ڈالے ہوئے وہ اور بھی ڈیشنگ لگ رہا تھا۔۔

ڈاکٹر شاہ زیب کا شمار بہت ہی ہینڈ سم اور خوبصورت ڈاکٹرز میں کیا جاتا تھا۔۔ ڈاکٹر شاہ زیب اپنے کام کو پیشین سمجھ کر کرتا تھا۔۔ اسی لیے وہ اپنی فیلڈ میں بہت کامیاب تھا۔۔ اور اس کا نام بہت ہی نامور ڈاکٹرز میں شمار کیا جاتا تھا۔۔

ڈاکٹر شاہ زیب کا آج سارا دن بہت ہی مصروف گزرا تھا۔۔ آج اس کی ہاسپٹل میں ڈبل ڈیوٹی تھی اس لیے پورا دن مریضوں کے ساتھ بہت مرض مصروف رہا۔۔ اور آج اس کی اوپی ٹی میں بھی جھوٹی تھی تو سانس لینے تک کا بھی ب اسے ٹائم نہیں مل سکا تھا۔۔

رات کے تین بج رہے تھے ڈاکٹر شاہ زیب کو کافی نیند اور تھکن محسوس ہو رہی تھی تو اس میں اپنی کینیٹین سے کافی آرڈر کی تھی۔۔ اسی وقت ڈاکٹر ہما پاس سے گزرتی ہوئی جا رہی تھی۔۔ اس کا آج ہاسپٹل میں پہلا دن تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور پہلی ہاسپٹل میں نائٹ ڈیوٹی۔۔ اس لیے وہ بھی کافی تھکن محسوس کر رہی تھی۔۔ تو پاس سے گزرتے ہوئے اس نے ڈاکٹر شازیب سے کہا تھا کہ ڈاکٹر شازیب پلیز میرے لیے بھی ایک کافی آرڈر کر دیجئے گا ف یو ڈونٹ مائن۔۔ نونواٹ از اوکے میں آپ کے لیے بھی آرڈر کر دیتا ہوں آپ فری ہو کر میرے آفس میں آجائیں مل کر کافی پیتے ہیں۔۔ ڈاکٹر شاہ زیب اور ڈاکٹر ہما آفس میں بیٹھے ہوئے رات کے تین بجے کافی پی رہے تھے اور ساتھ میں اپنے کام کے حوالے سے کچھ باتیں ڈسکس کر رہے تھے۔۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

کے ڈاکٹر شاہ زیب کا فون رنگ ہوا۔ ڈاکٹر شاہ زیب نے ہاتھ بڑھا کر اپنے سامنے ٹیبل پر رکھا ہوا فون اٹھایا اور سکرین پر نظر ڈالی۔۔ تو سامنے رومان شاہ کا نمبر سکرین پر دیکھ کر ڈاکٹر شاہ زیب پریشان ہو گیا

تھا۔۔ www.kitabnagri.com

رات کے تین بج رہے تھے اور اس وقت رومان شاہ کا فون آنے کا مطلب تھا کہ اس کے گھر میں کچھ نہ کچھ ایمر جنسی ہے۔۔ اور شاہ زیب کا شک اس کی ماں پر گیا تھا۔ کہ شاید اس کی امی کی طبیعت ٹھیک نہ ہو اسی لیے رومان شاہ رات کے تین بجے اسے فون کر رہا تھا۔۔

کیونکہ اکثر رومان شاہ کی ماں کی طبیعت خراب رہتی تھی۔۔ اور جب کبھی بھی رات کو ان کو کوئی مسئلہ ہوتا تو رومان شاہ ڈاکٹر شاہ زیب کو ہی بلا لیا کرتا تھا۔۔ کیونکہ بی پی وغیرہ چیک کر کے وہ میڈیسن وغیرہ ریکمنڈ کر دیا کرتا تھا۔۔ شاہ زیب اکثر ہنسا کرتا تھا۔ کہ رومان شاہ تم نے تو مجھے اپنا فیملی ڈاکٹر ہی بنا لیا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

ڈاکٹر شاہ زیب ایوری تھنگ او کے نا۔۔ ڈاکٹر شاہ زیب کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات دیکھ کر ڈاکٹر ہمانے سوال کیا تھا۔۔ جی جی بس ایک دوست کا فون آرہا ہے تو اس لیے پریشان ہو گیا کہ کوئی ایمر جنسی تو نہیں ہے۔۔۔ ٹھیک ہے ڈاکٹر آپ آرام سے بات کریں میں وارڈ میں جا رہی ہوں۔۔ نہیں ڈاکٹر ہما پلیز آپ بیٹھیں میں باہر جا کر بات کر لیتا ہوں آپ آرام سے کافی پیے۔۔ اریو شور۔۔ جی جی بلکل۔۔ ڈاکٹر شاہ زیب ڈاکٹر ہما کو آفس میں بیٹھ کر کافی پینے کا کہہ کر۔ رومان شاہ کا فون اپنے کان کو لگائے ہوئے آفس روم سے باہر آ گیا تھا۔۔۔

السلام علیکم رومان خیریت تو ہے نا اس وقت فون ماں جی کی طبیعت ٹھیک ہے۔۔ اگر تم اپنی بریک لگاؤ گے تو میں بتاؤں گا نا کہ پر اہلم کیا ہے۔۔ ڈاکٹر شاہ زیب کو فکر ہو رہی تھی۔۔ اس لیے اس نے رومان شاہ کے فون اٹھاتے ہی رومان شاہ سے سوال کرنے شروع کر دیے تھے۔۔۔ اور رومان شاہ جو اس وقت بہت ہی پریشان اور کڑی سچویشن میں پھنسا ہوا تھا۔ اس لیے وہ ڈاکٹر شاہ زیب کے سوالوں سے بھڑک اٹھا تھا۔۔

ویسے بھی رومان شاہ کے دونوں دوست رومان شاہ کے نیچر سے بہت اچھی طرح سے واقف تھے۔ ان کو پتہ تھا کہ رومان شاہ غصے کا بہت تیز ہے۔ اور غصہ تو ہر وقت اس بندے کے ناک پر رہتا تھا۔ اس لیے رومان شاہ کے غصے پر ڈاکٹر شاہ زیب نے کوئی بھی ری ایکٹ نہیں کیا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جی جناب بتائیں میں نے اپنی بریک لگالی ہے۔۔ اب بتائیں کہ مسئلہ کیا ہے۔۔ ڈاکٹر شازیب نے بڑے ہی مودبانہ انداز سے کہا تھا۔۔

رومان شاہ۔۔۔ اگر کسی کو بھگنے کی وجہ سے ٹھنڈ لگ جائے۔ اور وہ بے ہوش ہو جائے تو۔ اسے ہوش میں کیسے لاتے ہیں؟

ڈاکٹر شاہ زیب۔۔۔۔۔ کون بے ہوش ہو گیا ہے اور کسے ہوش میں لانا ہے پہلے مجھے یہ تو بتاؤ؟
رومان شاہ۔۔۔ تو میں اس سے مطلب؟

ڈاکٹر شاہ زیب۔۔۔۔۔ یار حد ہو گئی ہے ڈاکٹر ہوں اب مریض کے بارے میں پوچھنا بھی گناہ کبیرہ ہو گیا ہے۔

رومان شاہ۔۔۔ تمہیں جاننے کی کوئی ضرورت نہیں ہے تم صرف مجھے اتنا بتاؤ کہ مریض کو ہوش میں کیسے لایا جاسکتا ہے۔

ڈاکٹر شاہ زیب۔۔۔۔۔ یار یہ تو مریض کی کنڈیشن پر ڈیپینڈ کرتا ہے۔ پہلے تو تم مجھے مریض کی کنڈیشن بتاؤ اور بتاؤ کہ اسے ٹھنڈ کیسے لگی۔۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ --- وہ بارش میں بھیگ گئی تھی۔

اصل میں رومان شاہ کو بہت زیادہ ہچکچاہٹ ہو رہی تھی۔۔۔ وہ ڈاکٹر شاہ زیب سے کھل کر میرب کے بارے میں بات نہیں کر پارہا تھا۔

ڈاکٹر شاہ زیب۔۔۔ رومان شاہ پلیز تم ریلیکس ہو کر مجھے پوری بات بتاؤ۔ تب ہی میں تمہاری کوئی مدد کر سکتا ہوں۔ ڈاکٹر شاہ زیب رومان شاہ کی ہچکچاہٹ کو محسوس کرتے ہوئے بولا تھا۔۔۔
رومان شاہ نے ایک لمبی سانس لے کر خود کو تھوڑا ریلیکس کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ شاہ زیب تمہاری بھابھی بارش میں بہت زیادہ بھیگ گئی تھی۔ اس کی وجہ سے ان کو ٹھنڈ لگ گئی ہے اور وہ بے ہوش ہیں اور اب تم مجھے بتاؤ کہ میں اسے ہوش میں کیسے لاؤں۔۔۔
ہمم یار پہلی ہی رات ہی بھابی کو ٹھنڈ لگا دی اور وہ بیچاری بے ہوش ہو گئی ہیں ڈاکٹر شاہ زیب نے مذاق والے انداز سے کہا تھا۔۔۔

شاہ زیب کوئی بھی نہ گزیر مذاق مت کرنا۔۔۔ رومان شاہ نے سخت انداز میں کہا تھا۔۔۔ رومان یار اگر تمہیں برا لگا تو سوری میرا ایسا کوئی بھی ارادہ نہیں تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

یار سب سے پہلے بھا بھی کے گیلے کپڑے چینی

کرواؤ۔۔ اس کے بعد میں کچھ اور بتاؤں گا۔۔ رومان شاہ نے فورن فون بند کر دیا تھا۔۔ اور میرب کے بریف کیس کو کھولا جو آج اس کی رخصتی کے وقت اس کی ماں نے میرب کے کپڑوں سے بھر کر بھجوا دیا تھا۔۔

اس میں سے ایک کینجول سا ڈریس نکال کر سوٹ کے بند کر دیا تھا۔۔ سوٹ کو لے کر جلدی سے میرب کے پاس آیا مگر پھر رومان شاہ کے میرب کی طرف بڑھتے ہوئے قدم ایک دم سے رک گئے تھے۔۔ میں اس کو کپڑے کیسے پہنا سکتا ہوں۔ رومان شاہ کے ذہن میں یہ بات آئی تھی۔۔ ایک کام کرتا ہوں امی جان کو بلا کر لے آتا ہوں وہ آکر اس کو چینیج کروادیں۔۔ نہیں اگر امی جان آئی تو وہ مجھے بہت ڈانٹے گی۔ اور جو ٹینشن لے کر خود بیمار ہوں گی وہ الگ۔۔ رومان شاہ نے اپنی اس بات کو بھی رد کر دیا۔۔ ایک کام کرتا ہوں مرہا کو بلا کر لے آتا ہوں اسے کہتا ہوں اس کو چینیج کروادے۔۔ مگر وہ روم کے گیٹ پر ہی رک گیا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

نہیں رومان شاہ تم کیسے اپنی چھوٹی بہن کو اپنے روم میں اس طرح سے بلا سکتے ہو وہ بھی جب میرب کی ایسی حالت ہے۔۔ وہ کیا سوچے گی اپنے بھائی کے بارے میں رومان شاہ شرم کے مارے اپنے آپ سے

Posted On Kitab Nagri

ہی نظریں چرا گیا تھا۔ کیا مصیبت گلے پڑ گئی ہے۔ کیا ضرورت تھی مجھے اس کو روم سے باہر نکالنے کی۔ وہ غصے سے اکیلا ہی بولے جا رہا تھا۔۔۔

ایک کام کرتا ہوں گھر کی کسی میڈ کو بلا لیتا ہوں یہ ٹھیک رہے گا۔ رومان شاہ نے دن کرتے ہوئے روم کا دروازہ کھولا اور میڈ کو بلانے کے لیے سروس کو ارٹرز کی طرف چلنے ہی لگا تھا۔ کہ اس کے دماغ میں ایک اور نئی بات نے جنم لیا۔۔

www.kitabnagri.com

اب وہ یہ سوچ رہا تھا کہ اگر وہ آدھی رات کو گھر کی میڈ کو بلا کر لائے گا۔ تو وہ میرب کے کپڑے تو چینچ کر دے گی۔ لیکن وہ میرب کو پہلے ہی دن دلہن بنے ہوئے۔ اس حالت میں دیکھے گی تو طرح طرح کی باتیں بنے گی نوکروں کے درمیان۔۔ یہ سوچ کر رومان شاہ نے اپنے قدم واپس اپنے روم کی طرف لے لیے تھے۔۔

اور روم کا دروازہ بند کرتا ہوا واپس میرب کے پاس آکر کھڑا ہو گیا۔ لڑکی تم تو پہلے دن ہی میرے لیے عذاب بن گئی ہو۔ مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ میں نے تمہیں کیا ٹارچر کرنا ہے۔ تم اپنے دل میں یہ عہد لے کر آئی ہو کہ تم مجھے ٹارچر کرو گی۔۔

رومان شاہ میرب کو دیکھ کر غصے سے بول رہا تھا۔ اب رومان شاہ کے پاس اور کوئی چارہ نہیں تھا۔ سوائے میرب کو خود چینچ کروانے کے۔۔ اور میرب کی حالت اس قدر خراب تھی کہ رومان شاہ اور

Posted On Kitab Nagri

زیادہ ویٹ بھی نہیں کر سکتا تھا۔۔ اسے میرب کو کپڑے چینج کروا کر ڈاکٹر شاہ زیب سے اگلا سٹیپ بھی پوچھنا تھا۔۔

اس لیے خود کو بڑی مشکل سے مطمئن کرتا ہوا روم کی لائٹ آف کر کے۔۔ بیڈ پر بے ہوش پڑی ہوئی میرب کے پاس آیا۔۔ اور اس نے اپنے ہاتھوں سے میرب کے لہنگے کے اوپر پہنی ہوئی چولی کی زپ کو آہستہ سے کھول دیا تھا۔۔ اور اب وہ اس کے کندھوں سے شرٹ کو سرکا کر آہستہ سے شرٹ کو اتار رہا تھا۔

شرٹ کو اتار کر میرب کو نئی شرٹ پہنا دی تھی اور اسی طرح اس سے باقی کے کپڑے بھی چینج کروا کر کیلے کپڑے باہر۔۔ سیکنی میں رکھ دیے تھے۔ اپنی ماں کے ڈر سے کہ کہیں وہ کیلے کپڑے دیکھ کر سوال نہ کریں۔۔

میرب کے کپڑے چینج کروا کر اب رومان شاہ کمرے کی لائٹ آن کر چکا تھا۔۔ پھر سے اس نے ڈاکٹر شاہ زیب کو فون ملا یا۔۔ ہاں بولو شاہ زیب کپڑے چینج ہو گئے ہیں اب آگے کیا کرنا ہے۔۔ اس کے ہاتھوں اور پیروں کو اپنی ہتھیلیوں سے رگڑو۔۔

Posted On Kitab Nagri

فون کو چلتا رہنے دو ڈاکٹر شاہ زیب نے کہا تھا۔۔۔ رومان شاہ کافی دیر تک میرب کے ہاتھ پاؤں کو اپنی ہتھیلیوں سے رگڑتا رہا تھا۔۔۔ مگر میرب کے بے جان جسم میں بالکل بھی جان نہیں آئی۔۔۔ وہ برف کی طرح ٹھنڈی تھی۔۔۔ رومان شاہ اب میرب کی حالت دیکھ کر کافی پریشان تھا۔۔۔

ڈاکٹر میرب کو ہوش نہیں آ رہا وہ تو ہل بھی نہیں رہی کوئی ڈھنگ کا آئیڈیا ہے تو بتاؤ۔۔۔ یار رومان حد کرتے ہو یہ ایک سیریس مسئلہ ہے میں تمہیں اس طرح سے کیسے کوئی بھی آئیڈیا دے دوں۔۔۔

تو ٹھیک ہے اگر تمہیں نہیں سمجھ آ رہا تو لیڈی ڈاکٹر کو لے کر پہنچو میرے گھر۔۔۔ رومان شاہ ڈاکٹر شاہ زیب پر چیخا تھا۔۔۔ یار اس وقت میں لیڈی ڈاکٹر کو لے کر تمہارے گھر کیسے آؤں تم کسی طرح سے بھا بھی کو لے کر ہاسپٹل آ جاؤ۔۔۔ ویسے بھی یار آج میں ہاسپٹل میں ہوں میری نائٹ ڈیوٹی ہے۔۔۔

www.kitabnagri.com

مجھے کچھ نہیں پتا میں میرب کو لے کر ہاسپٹل نہیں آ سکتا امی جان کو پتہ چل جائے گا۔۔۔ اور وہ بہت ناراض ہوں گی۔ اور بہت زیادہ پریشان بھی ان کی طبیعت خراب ہو جائے گی۔ اور میں امی کی صحت کے ساتھ کوئی بھی رسک نہیں لے سکتا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تو جب میں لیڈی ڈاکٹر کو لے کر تمہارے گھر آؤں گا۔ تب آنٹی کو پتہ نہیں چلے گا۔۔ نہیں میں پچھلی سائیڈ والا گیٹ کھول دوں گا تم چپ چاپ وہاں سے لیڈی ڈاکٹر کو لے کر آجانا رومان شاہ کے پاس ہر بات کا حل موجود تھا۔۔

یار میں اس وقت ہاسپٹل سے کیسے نکل سکتا ہوں میری ڈیوٹی ہے۔۔ شاہ زیب تم مجھے انکار کر رہے ہو۔۔ نہیں یار اپنی پریشانی بتا رہا ہوں۔۔۔ تم اس وقت میری پریشانی کو حل کرو اپنی پریشانیاں بعد میں رو لینا۔۔ ٹھیک ہے فون بند کرو میں کرتا ہوں کچھ ڈاکٹر شاہ زیب نے رونے دینے والی آواز سے فون بند کیا تھا۔۔

کچھ دیر بعد ڈاکٹر شاہ زیب ڈاکٹر ہما کو لے کر رومان شاہ کے گھر پہنچ گیا تھا۔ ڈاکٹر شاہ زیب بیچارہ ہاسپٹل میں یہ جھوٹ بول کر آیا تھا۔

کہ اس کے گھر میں کوئی ایمر جنسی ہو گئی ہے اور بطور لیڈی ڈاکٹر وہ ساتھ میں ڈاکٹر ہما کو لے کر آیا تھا۔۔ رومان شاہ نے ڈاکٹر شازیب کا فون آتے ہی بیک سائیڈ والا گھر کا دروازہ آہستہ سے کھول کر ڈاکٹر ہما ڈاکٹر شاہ زیب کو اپنے ساتھ گھر کے اندر لے کر آ گیا تھا۔۔

اور ڈاکٹر شاہ زیب اور رومان شاہ دونوں روم کے باہر ہی کھڑے ہو گئے تھے۔۔ ڈاکٹر ہما کیلے ہی روم کے اندر گئی اور کچھ دیر باد وہ روم سے بہت گھبرائی ہوئی باہر آئی تھی۔۔ ڈاکٹر شازیب ان کی وائف کی حالت بہت خراب ہے۔۔ یہ تم ڈاکٹر لوگوں نے کیا رٹ کے رکھا ہوا ہوتا ہے کہ جب بھی کسی

Posted On Kitab Nagri

مریض کو دیکھو تو یہ کہنا شروع کر دو کہ مریض کی حالت بہت خراب ہے۔۔ رومان شاہ نے غصے سے ڈاکٹر ہما کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔

جس پر ڈاکٹر شاہ زیب نے آنکھ کے اشارے سے رومان شاہ کو چپ رہنے کو کہا تھا۔۔ ڈاکٹر شاہ زیب بیچارا ایک تو اتنی مشکل سے لیڈی ڈاکٹر کارات کے اس وقت انتظام کر کے لے کر آیا تھا۔۔ اوپر سے رومان شاہ کے تیور ایسے تھے۔ کہ وہ آئی ہوئی ڈاکٹر کو بھی بھگانے پر تلا ہوا تھا۔۔

ڈاکٹر شاہ زیب ان کے پاس صرف دو آپشن ہیں پہلا آپشن تو یہ ہے کہ یہ اپنی وائف کو لے کر ہاسپٹل آئیں اور ان کو ٹریمنٹ دلوائیں۔۔ اور دوسرا آپشن ڈاکٹر شاہ زیب آپ خود سمجھدار ہیں ان کو سمجھا دیجئے۔

کہ ان کی وائف کے ٹھیک ہونے کے چانس صرف ان دو صورتوں میں ہیں۔۔ ڈاکٹر ہما کوٹ ورڈ میں ڈاکٹر شاہ زیب کو کچھ بولتی ہوئی چپ کر گئی تھی۔۔ پہلا آپشن بکو اس ہے کیونکہ میں اپنی وائف کو ہاسپٹل لے کر نہیں آسکتا تم لوگ مجھے سیکنڈ آپشن بتاؤ۔۔ رومان شاہ بنا سیکنڈ آپشن سنیں اور سمجھے ہی سیکنڈ آپشن پر آمادہ ہو گیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

ڈاکٹر شاہ زیب نے ٹھنڈی سانس فضا میں چھوڑتے ہوئے رومان شاہ کی عقل کو سیلوٹ کیا تھا۔۔ کیونکہ وہ اپنے دوست کو اچھی طرح سے جانتا تھا کہ دوسرے آپشن والی بات اس کے پلے بالکل نہیں پڑی تھی۔۔ اسی لیے یہ دوسرے آپشن کے لیے اتنی جلدی امادہ ہو گیا ہے۔۔

ڈاکٹر شاہ زیب رومان شاہ کو ڈاکٹر ہما سے تھوڑا دور لے جا کر دوسرے آپشن کے بارے میں بتا رہا تھا وہ یہ کہہ رہا تھا کہ رومان شاہ اپنی باڈی کی ہیٹ دے کر اپنی وائف کو ٹھیک کر سکتا ہے اس کے علاوہ اور کوئی چانس نہیں ہے کیونکہ اب اس کی جان کو بھی خطرہ تھا۔۔ اس لیے زیادہ وقت نہیں تھا رومان شاہ کے پاس۔۔۔

رمان شاہ ساری بات سن کر۔ شاہ زیب سے بولا میں یہ نہیں کر سکتا۔ شرم کرو کس طرح کی گھٹیا باتیں کرتے ہو تم ڈاکٹر ز لوگ۔۔ تو رومان شاہ ہم لوگ کیا علا دین کے چراغ سے نکلے ہوئے جن ہیں جو بنا علاج کیے ہی سب کچھ ٹھیک کر دیں۔۔۔
www.kitabnagri.com

اب تم بنا ٹائم کو ویسٹ کیے ہوئے ہمیں جانے دو کیونکہ تم بھا بھی کو آنٹی کے ڈر سے ہاسپٹل تو لے کر جاؤ گے نہیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور ڈاکٹر ہمانے مجھے بتایا ہے کہ بھابھی کی کنڈیشن کافی خراب ہے اس لیے اب اپنی اکڑ کو ایک سائیڈ پر رکھ کر جا کر انسانیت کے ناطے اپنی بیوی کی جان بچاؤ۔

وہ بیوی ہے تمہاری تمہارے نکاح میں ہے کچھ بھی غلط نہیں ہے اس لیے چپ چاپ جاؤ اور جو بولا ہے وہ جا کر کرو۔ ڈاکٹر شاہ زیب نے کچھ سیکرٹس طریقے سے اس کے کان میں کچھ کہا تھا۔ اس کے بعد ڈاکٹر ہما اور ڈاکٹر شازیب واپس ہاسپٹل کے لیے روانہ ہو گئے تھے۔

رومان شاہ روم میں آیا تو میرب اب بھی اسی حالت میں بیڈ پر بے جان پڑی ہوئی تھی۔ رومان شاہ اپنے قدم اٹھاتا ہوا بیڈ کے پاس آیا اور اپنی چیل اتار کر وہ آہستہ سے میرب کے پاس بیٹھ گیا۔ بیڈ کو رکا ایک کونا اٹھا کر وہ اپنی نظریں سامنے دیوار پر کیے ہوئے میرب کے ساتھ لیٹ گیا۔ جو وہ کرنے جا رہا تھا وہ کرنا اس کے لیے بہت مشکل تھا۔ جس لڑکی کو ہوش میں دھتکارتا رہا تھا۔ بے ہوشی میں اس کا اس طرح سے فائدہ اٹھانا اس سے بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

مگر اس کی جان بچانے کے لیے اسے کا یہ کرنا ضروری تھا۔ وہ اپنا ہاتھ میرب کی کمر میں ڈال کر اسے اپنے سینے سے لگا کر لیٹ گیا تھا۔ مگر میرب کو ہیٹ دیکھ کر ٹھیک کرنے کے لیے اتنا کافی نہیں تھا۔ اب اس نے اپنا منہ میرب کے منہ کے ساتھ آہستہ سے چُج کرنا شروع کر دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اپنے ہاتھ کو اس کی شرٹ کے اندر رکھ کر اسے اپنے ہاتھ کی حرارت دینا شروع کر دی۔۔
مگر میرب اب بھی اسی حالت میں پڑی ہوئی تھی۔۔

کچھ دیر رومان شاہ میرب کے ساتھ اسی پوزیشن میں لیٹا رہا۔۔ مگر جب میرب کی حالت میں کوئی فرق نہیں آیا تو۔ اس نے اپنے لبوں کو میرب کے لبوں پر رکھتے ہوئے اپنی حرارت اس کے اندر بھرنا شروع کر دی تھی۔۔ اس کے انابی لبوں کی تپش کو وہ میرب کے انگ انگ میں بھر رہا تھا۔۔

اس لمسوں میں اتنی حرارت تھی کہ میرب کے بے جان جسم میں رومان شاہ کی حرارت پڑنے سے آہستہ آہستہ جان آنے لگی تھی۔۔ وہ میرب پر اپنے لبوں کی حرارت بھرے لمس چھوڑتا جا رہا تھا۔۔

آہستہ آہستہ میرب کا جسم گرم ہونا شروع ہو گیا تھا اور اس کا رنگ بھی نیلے سے گلابی ہونا شروع ہو گیا۔۔ میرب بے ہوشی میں بھی رومان شاہ کی قربت میں سسکیاں بھرنے لگی تھی۔۔ وہ ابھی پوری طرح سے ہوش میں نہیں آئی تھی۔۔

مگر رومان شاہ کے سلگتے ہوئے لبوں کی لمس میرب کو نیم بے ہوشی میں بھی سسکنے پر مجبور کر رہے تھے۔۔ وہ اس گردن میں اپنا منہ چھپائے ہوئے لبوں کی حرارت اس میں بھرے جا رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

میرب کے ہاتھ نیم بے ہوشی میں ہی رومان شاہ کے لبوں پر آکر اسے گستاخیوں سے روک رہے تھے۔۔ رومان شاہ جو سے صرف میرب کو ہوش میں لا کر اس کی جان بچانے کے لیے یہ سب کچھ کر رہا

تھا۔۔ www.kitabnagri.com

وہ میرب کو ہوش میں آتے ہوئے دیکھ کر اس کے ساتھ اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر لیٹ گیا۔۔ کیونکہ رومان شاہ محسوس کرنے لگا تھا کہ میرب کے جسم میں اب کافی حرارت آگئی ہے مگر وہ اب بھی پوری طرح سے ہوش میں نہیں تھی۔۔

اس اس لیے رومان شان سے خود سے دور نہیں کیا تھا۔۔


میرب کے جسم میں حرارت کیسے نہیں آتی میرب بیچاری کو تو پتہ ہی نہیں تھا۔ کہ وہ آگ کے پاس لیٹی ہوئی ہے۔۔ جس آگ سے وہ میرب کو جھلسانے کی دھمکیاں دے رہا تھا۔ آج اسی آگ نے میرب کی جان بچائی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

میرب صبح کافی دیر تک سوتی رہی تھی مگر رومان شاہ اس کے پاس سے اٹھ کر اپنے لیپ ٹاپ پر کچھ کام کرنے لگا تھا۔۔ اگر میرب ٹھیک ہوتی تو رومان شاہ نے آج آفس چلے جانا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

مگر میرب کو اس طرح چھوڑ کر جانا مطلب اپنی ماں سے ڈانٹ کھانا تھا۔ رومان شاہ نہیں چاہتا تھا کہ رات والی کوئی بات بھی اس کی ماں تک پہنچے۔ اس لیے وہ میرب کے اٹھنے کا انتظار کر رہا تھا۔ آج اس نے آفس چھٹی کی تھی۔۔۔۔۔ رومان شاہ تو اپنی ماں کے ڈر سے نہ روم سے باہر آیا تھا۔ اور نہ اس نے روم کی کوئی بات باہر جانے دی تھی۔ مگر رومان شاہ کی ماں یہ سوچ کر خوش ہو رہی تھی۔ کہ اس کا بیٹا اور بہو سکون کی نیند سو رہے ہیں۔



رومان شاہ کی ماں کو لگتا تھا کہ ان دونوں کی یہ رات بہت خوبصورت گزری ہے۔۔ وہ تو جب سے اٹھی تھی اپنے رب کا شکر ادا کر رہی تھی کہ اس کے بیٹے نے اس کی بہو کو ایکسیپٹ کر لیا ہے۔۔ اب اس سادہ مزاج عورت کو کیا پتہ تھا کہ رات میں رومان شاہ نے کیا کیا کارنامے سرانجام دیے تھے۔ جس کی وجہ سے اب وہ اپنی ماں سے ڈرا ہوا روم سے نکلنے کو تیار نہیں تھا۔۔

www.kitabnagri.com

ساڑھے 11 بجے جا کر میرب بی بی ہوش میں آئی اور اپنے تھکے ہوئے جسم سے انگڑائی لیتے ہوئے آنکھوں کو مل کر بیڈ پر اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔ مگر اپنے کپڑوں پر نظر جاتے ہی وہ ہڑبڑا کر بیڈ سے اتر کر نیچے کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔ کیا تمہیں صبح اٹھتے ہی دورے پڑنے شروع ہو جاتے ہیں۔۔۔ رومان شاہ نے میرب کو یوں ہڑبڑا کر کھڑے ہوتے دیکھ کر۔ اپنی نظریں لیپ ٹاپ سے اٹھا کر کہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ میرے کپڑے کس نے بدلے اور میں اندر کیسے آئی ہوں۔۔ کپڑے بدلنے اور اندر آنے کے دورانہ میں بھی بہت کچھ ہوا ہے دماغ پر زور دینا سب یاد آجائے گا۔۔۔ مطلب کیا ہوا ہے میرے ساتھ جو مجھے یاد آجائے گا۔۔ میں تمہارے باپ کا نوکر نہیں ہوں جو صبح تمہارے سوالوں کا جواب دینا شروع کر دو۔۔ میرب کو سچ میں کچھ بھی یاد نہیں تھا۔۔

اسے بس اتنا یاد تھا کہ رومان شاہ نے اسے کمرے سے نکال دیا تھا۔ تو وہ بارش میں بھیگ کر ٹھنڈ سے کانپ رہی تھی۔۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا تھا اس کے بعد کیا ہوا اسے کچھ یاد نہیں تھا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(ماضی) تایاجی پلیز میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں۔ آپ میری بات کو کوئی اور رنگ مت دیں۔
میرا آپ سے بد تمیزی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

Posted On Kitab Nagri

آپ مجھے میرے بابا کے حصے میں سے جو حصہ میرا بنتا ہے۔ وہ مجھے دے دیں۔ میں چپ چاپ یہاں سے چلا جاؤں گا۔

ہمیں اب یہاں نہیں رہنا ہے۔ رومیوں اپنے تایا سے اپنے بابا کی جائیداد میں سے حصہ مانگ رہا تھا۔ رومیوں کے بابا کی جائیداد کا بہت بڑا حصہ اس کے دونوں بڑے تایا ہڑپ کر چکے تھے۔۔۔ مگر جو بچہ کچا تھا رومیوں وہ مانگ رہا تھا۔۔۔ رومیوں کی ماں کی طبیعت کافی خراب رہنے لگی تھی۔ کیونکہ رومیوں کے بابا کی ڈیٹھ کے بعد رومیوں کے دونوں تایا اور ان کی بیویوں کے ظلم اور زیادہ بڑھ گئے تھے۔۔۔

ہر وقت طانہ کشی کرتے رہنا ان کی عادت تھی۔ اور اب یہ عادت شدت اختیار کر گئی تھی۔۔۔ ان کو ایسا لگتا تھا کہ اب رومیو اور اس کی بہن اور ماں لاوارث ہیں۔۔۔ اور اب وہ لوگ ان کو کچھ بھی کہہ سکتے ہیں۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اور کسی بھی طرح کا ظلم ان پر کر سکتے ہیں مگر یہ سب کچھ رومیوں کو منظور نہیں تھا۔۔۔ اس لیے اس نے فیصلہ کیا تھا کہ اپنے بابا کی جائیداد میں سے جو بچا کچا حصہ ہے۔ وہ لے کر اپنی ماں اور بہن کو ایک اچھی زندگی دے گا۔۔۔

۔۔۔ اس لیے رومیو اپنی ماں اور بہن کو لے کر یہاں سے جانا چاہتا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور اس کا تیارومیوں کو یہ بھی دینے کے لیے تیار نہیں تھا۔
رومیوں کے تایا کا کہنا تھا کہ اس کے باپ نے اپنی زندگی میں کبھی بھی بڑھ چڑھ کر محنت نہیں کی تھی۔
جس کی بنا پر اس کے بابا کا جائیداد میں سے کوئی حصہ نہیں بنتا۔
حالانکہ ایسا کچھ نہیں تھا رومیوں کا باپ بہت زیادہ محنتی شخص تھا۔ رومیو کے بابا سے یہ لوگ سب سے
زیادہ کام لیتے تھے جب تک وہ بیمار نہیں ہوئے تھے۔

بس ان کو چلا کیاں نہیں آتی تھی جس کی وجہ سے وہ پیچھے رہ گیا۔

تمہاری اتنی اوقات نہیں ہے رومیوں کہ تم میرے ساتھ بد تمیزی کرو۔ رومیوں کا تیارومیوں کی
بات پر چلا رہا تھا۔ رومیوں ویسے بھی تم نے جائیداد میں سے حصہ لے کر کرنا ہی کیا ہے۔ چپ
چاپ سے میرے بابا کی نوکری کرو اور مہینے کی تنخواہ لے کر اپنا گھر کو چلاؤ۔۔۔ یہ گھٹیا اور کڑوے
الفاظ مہک کے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

جو صوفے پر بیٹھی ہوئی اپنے ناخنوں کو فائلر سے تراش رہی تھی۔۔ مہک کی بات پر رومیوں کا دل کر رہا تھا کہ وہ مہک کے منہ پر ایک زوردار تھپڑ رسید کرے۔۔ حقارت اور غرور مہک کے ہر انداز سے چھلکتا تھا۔۔

ایسے کیا آنکھیں پھاڑ کر میری بیٹی کی طرف دیکھ رہے ہو۔۔
مہک کے بابا نے رومیوں کو مہک کی طرف غصے سے دیکھتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔۔ تایا جان آپ نے اس کے الفاظ نہیں سنے۔۔ اس نے کچھ غلط بھی تو نہیں کہا ہے۔
اب تمہاری اوقات ہے ہی نوکروں کے جیسی۔۔ تو تم نوکروں کی طرح رہو گے تو سکھی رہو گے۔۔ اس نے تو تمہیں ایک عقلمندی کا مشورہ دیا ہے۔۔ اگر تمہاری موٹی گدھوں والی عقل میں اس کی بات نہیں آرہی تو اس میں۔۔ اس میں بیچاری کا کیا قصور ہے۔۔

www.kitabnagri.com

رومیوں کا بابا اپنی بیٹی کی بدتمیزی کو رائٹ قرار دے رہا تھا۔۔ تایا جان انتہائی افسوس کی بات ہے۔ بجائے کہ آپ اپنی بیٹی کو سمجھائیں۔۔ آپ اسے اور شہ دے رہے ہیں۔۔
تمہیں کتنی بار کہا ہے کہ مجھ سے زبان درازی مت کیا کرو۔ رومیوں کے تایا نے ایک بار پھر رومیوں کے منہ پر ایک زوردار تھپڑ مارنا چاہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مگر اس بار رومیوں نے ان کا یہ ارادہ ناکام بنادیا تھا رومیوں نے اپنے تایا کا ہاتھ اپنے منہ کے نزدیک آتا ہوا دیکھ کر اپنے ہاتھ سے اپنے تایا کا ہاتھ پکڑتھڑ روک لیا۔۔

کمینے دو ٹکے کے انسان ہتھماری یہ جرات کہ تم میرا ہاتھ پکڑو۔۔ رومیوں کے تایا نے رومیوں کو گھونسوں اور ٹانگوں سے مارنا شروع کر دیا تھا۔۔ www.kitabnagri.com

رومیوں کی ماں اس کے بابا کے غم میں بہت بیمار رہنے لگی تھی۔ اس لیے وہ زیادہ گھر میں ادھر ادھر پھرتی نہیں تھی۔ مگر

گھر میں اتنی شور شرابے اور لڑائی کی آواز سن کر رومیوں کی ماں بڑی مشکل سے چلتی ہوئی آئی تھی۔
اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)

مگر اپنے جیٹھ کو رومیوں کو اس طرح سے مارتے ہوئے دیکھ کر وہ تڑپ کر آگے آئی تھی۔۔
بھائی صاحب چھوڑیں میرے بیٹے کو پاگل ہو گئے ہیں آپ۔ بچہ ہے۔ رومیوں کی ماں رومیوں کے اوپر
اپنے باہیں پھیلا کر اس پر بچھ گئی تھی۔۔

اس بچے کی اتنی لمبی زبان ہے وہ تمہیں نظر نہیں آتی۔۔ رومیوں کا تایا رومیوں کی ماں پر چلایا
تھا۔۔ کس طرح کی گھٹیا پرورش کی ہے تم نے اپنے بیٹے کی۔۔

بس کریں بھائی صاحب بس رومیوں کی ماں نے اپنا ہاتھ اٹھا کر رومیوں کے تایا کو چپ کر دیا تھا۔۔
خبردار جو ہماری پرورش پر آپ نے سوال اٹھایا میں نے اور اس کے بابا نے اپنے بچوں کو بہت اچھی
پرورش کی ہے۔ اور مجھے بہت فخر ہے اپنی پرورش پر۔۔

Posted On Kitab Nagri

آپ ذرا غور کریں گے تو آپ کو اپنی پرورش بھی نظر آئے گی۔۔
جب تک انسان دوسروں کے عیب دیکھتا رہتا ہے بھائی صاحب تب تک اپنے گھر میں لگی ہوئی آگ
کبھی نظر نہیں آتی۔۔

اپنی اوقات میں رہو سیما۔ میرے شوہر کے ساتھ زبان درازی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔
یہ مہک کی ماں تھی جو دوسروں کو ہر وقت اوقات دکھاتی رہتی تھی۔ مگر خود کی اور اس کی بیٹی کی کیا
اوقات تھی اس پر آج تک اس نے کبھی نظر ثانی نہیں کی تھی۔۔
بہن جی میں تو ہمیشہ اپنی حد سے بھی کہیں زیادہ پیچھے رہی ہوں۔۔ مگر آپ لوگ ہی ہو جو ہر بار حد
کر اس کر کے۔ ہمیں بعزت کرنے آجاتے ہو۔۔

www.kitabnagri.com

آج رومیوں کی ماں کا صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا۔۔ تھک گئے ہیں ہم لوگ آپ لوگوں کی باتیں سنتے سنتے
اور آپ لوگوں کا ظلم سہتے سہتے۔۔

آج تک بات صرف میری اور میرے شوہر کی تھی۔ اس لیے ہم چپ چاپ آپ کا ہر ظلم برداشت
کرتے رہے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

مگر اب بات میرے بچوں پر آگئی ہے تو میں برداشت نہیں کروں گی۔۔

بہت زبان چلنے لگی ہے تمہاری۔۔ اگر ہماری باتوں سے تمہیں اتنی ہی آگ لگ رہی ہے۔۔ اور تم اتنی ہی غیرت مند ہو تو یہاں سے دفع کیوں نہیں ہو جاتی ہو۔ اپنے اس نکمے بیٹے کو لے کر۔۔

مہک کی ماں رومیوں کی ماں کو بعزت کرتے ہوئے یہ الفاظ بول رہی تھی۔۔
چلائے مت جارہے ہیں ہم لوگ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے یہاں سے۔۔ میرے بیٹے کو اور ذلیل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔

بہت کر لیا آپ لوگوں نے ہم پر ظلم اور بہت برداشت کر لیا ہم لوگوں نے۔۔ اور آپ نے کہا کہ میرا بیٹا نکما ہے۔ تو سن لے آپ سب لوگ۔ ایک دن ضرور آئے گا۔ کہ میرے بیٹے کو آپ لوگ بڑی حسرت سے دیکھیں گے۔ انشا اللہ میرا بیٹا اپنی محنت سے ایک دن شہرت ان انچائیوں کو چھوئے گا۔

جن اونچائیوں کو آپ لوگوں کی یہ بگڑی ہوئی اولاد دیکھ کر ہی چکرا کر گر جائے گی۔۔ اور وہ دن دور نہیں ہے۔ جب میرا خداتم لوگوں سے ہم پر کیے گئے ہر ظلم کا حساب لے گا۔۔

Posted On Kitab Nagri

بکو اس بند کر اور دفعہ ہو جا اپنے بچوں کو لے کر۔ مہک کی ماں رومیوں کی ماں کی سیدھی اور کھری باتوں کو سن نہیں کر پار ہی تھی۔۔۔

آج زندگی میں پہلی بار رومیوں کی ماں نے ان سب لوگوں کو سچ کا آئینہ دیکھا یا تو یہ لوگ اپنے ہی مکرو چہرے دیکھ کر ڈر گئے تھے۔

چلو رومیوں اب ہم لوگ یہاں پر نہیں رہیں گے۔ ایک منٹ نہیں رکنا مجھے اس جگہ پر جہاں پر میرے بیٹے کی عزت نہیں ہے۔ رومیوں کی ماں نے رومیوں کو ہاتھ سے پکڑ کر ساتھ چلنے کو کہا۔۔

Kitab Nagri

چلے جائیں گے ماں مگر پہلے مجھے میرے بابا کی جائیداد سے حصہ چاہیے۔۔ اور وہ میں لے کر جاؤں گا۔۔ رومیوں دفع کرو ہمیں کوئی حصہ نہیں چاہیے۔۔ خدا سب دیکھ رہا ہے نا انصافی کرنے والوں کو میرا رب کبھی معاف نہیں کرتا۔

Posted On Kitab Nagri

امی میرے رب کا یہ حکم ہے کہ۔ اپنے حق کے لیے لڑو اور ظالم کا ظلم برداشت مت کرو۔۔ کیونکہ میرے اللہ کے نزدیک ظلم برداشت کرنے والا بھی اتنا ہی گناہ گار ہے جتنا کہ ظلم کرنے والا ہے۔۔

رومیوں چلو یہاں سے یہ تمہاری ماں کا حکم ہے۔ کم سے کم تم تو میری بات کی لاج رکھ لو۔۔ رومیوں کی ماں نے روتے ہوئے رومیوں کو ہاتھ سے پکڑ کر اپنے ساتھ جانے کو کہا تھا۔۔

امی آپ کا ہر حکم سر آنکھوں پر مگر اپنا حق چھوڑ کر جانا۔ کہاں کی عقلمندی ہے۔۔ یہ لوگ اگر میرے بابا کے حصے سے مجھے کچھ دیں گے تو مجھ پر کوئی احسان نہیں کریں گے۔۔ میرے بابا کی جائیداد پر میرا حق ہے۔۔

Kitab Nagri

ہمیں کوئی حصہ اور کوئی حق نہیں چاہیے۔ تم چلو میرے ساتھ رومیوں کی ماں رومیوں کو ہاتھ سے پکڑ کر زبردستی گسیٹتے ہوئے اپنے ساتھ لے آئی تھی۔۔۔

اور آکر اپنی ضرورت کا کچھ سامان اکٹھا کر کے جانے کی تیاری کرنے لگی۔۔۔
امی ہم لوگ اس طرح سے اپنے حصہ چھوڑ کر کہاں جائیں گے۔۔

Posted On Kitab Nagri

اللہ کی اتنی بڑی زمین ہے کہیں بھی چلے جائیں گے۔ مگر میں اپنے بچوں کو اس سے زیادہ میرے بعزت نہیں کروا سکتی۔

رومیوں کی ماں جلدی جلدی اپنا سامان سمیٹ رہی تھی۔۔ مگر امی ہم لوگ جائیں گے کہا۔۔۔

کہیں بھی چلے جائیں گے۔۔ مگر اب میں اس گھر میں ایک منٹ بھی اور رکی تو میرا سانس بند ہو جائے گی۔۔۔

امی اللہ نہ کرے کہ آپ کو کچھ ہو۔۔ رومیوں نے تڑپ کر اپنی روتی ہوئی ماں کو گلے سے لگا لیا تھا۔۔۔ تو بس رومیو پھر تم چپ چاپ میرے ساتھ چلو ہمیں یہاں سے کچھ نہیں چاہیے۔۔۔

رومیوں کی ماں اپنے دونوں بچوں کو لے کر کراچی آگئی۔۔ یہاں پر آنے کے لیے ان کے پاس کرایہ تک نہیں تھا۔۔ رومیوں کی ماں کے پاس صرف لے دے کر اس کا زیور ہی تھا۔۔ جو بھلے وقتوں میں رومیوں کے بابا نے اپنی بیٹی کی شادی کے لیے بنوایا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس میں سے کچھ زیور بیچ کر رومیوں کی ماں نے کراچی جانے کے لیے کرایہ اکٹھا کر لیا۔
کراچی میں رومیوں کی ماں کی ایک بچپن کی سہیلی رہتی تھی جو پہلے تو یہ اسی گاؤں میں رہتی تھی۔
جہاں پر رومیوں کی ماں اپنی دادی کے ساتھ رہا کرتی تھی۔

وہ دونوں بچپن میں بہت اچھی سہیلیاں ہوا کرتی تھیں۔ اور رومیوں کی ماں کی سہیلی کافی اچھے گھر
سے تعلق رکھتی تھی۔ www.kitabnagri.com

اور اس کی شادی بھی ایک اچھے گھر میں ہوئی تھی تو اس لیے اس کے مالی حالات بہت اچھے تھے۔
رومیوں کی ماں کی سہیلی کا جو شوہر تھا وہ کراچی میں اچھی پوسٹ پر فائز تھا۔ اکثر جب بھی کبھی ان
دونوں کی آپس میں ملاقات ہوتی۔

تو رومیوں کی ماں کی سہیلی کہا کرتی تھی کہ۔ تم کراچی میرے پاس ضرور آنا اور کسی بھی چیز کی
ضرورت ہو تو۔ مجھے ضرور بتانا۔ www.kitabnagri.com

مگر رومیوں کے بابا کے ہوتے ہوئے ایسی کبھی ضرورت ہی نہیں پڑی تھی۔ مگر آج وقت اس مقام پر
لے آیا تھا کہ اسے کسی کے سہارے کی ضرورت تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس لیے رومیوں کی ماں نے فون پر اپنی دوست سے رابطہ کیا۔ اور اسے سارے حالات سے آگاہ کیا۔
۔۔ تو اس نے بڑی خوش دلی کے ساتھ اپنی سہیلی کو خوش آمدید کہا تھا۔

اب رومیوں کی ماں کا واحد سہارا اس کی بچپن کی سہیلی تھی۔ جہاں پر جا کر اس نے فی الحال رکنا تھا۔
وہ کچھ نہیں جانتی تھی کہ آنے والا وقت کیا کیارنگ دکھائے گا۔

وہ اللہ کا نام لے کر ایک اللہ کے آسرے پر۔ چپ چاپ اپنے دونوں بچوں کو لے کر کراچی کی ٹرین پر
سوار ہو کر زندگی کے ایک نئے سفر کی طرف چل پڑی تھی۔

oooooooooooo

Kitab Nagri

شاہ پلینز بتادیں کے میرے کپڑے کس نے بدلے ہے۔ میرب کی ساری جو لری بھی اتار کر سائیڈ
ٹیبل پر رکھی ہوئی تھی۔

میرب بہت ہی شرمندہ سے انداز سے رومان شاہ سے سوال کر رہی تھی۔
وہ جاننا چاہتی تھی کہ آخر اس کے کپڑے کس نے چنچ کیے ہیں۔

جب کہ رومان شاہ بڑے آرام سے اپنے لیپ ٹاپ پر نظر جمائے ہوئے۔ اپنے کام میں مصروف تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اور ایسے پرنٹ کروا رہا تھا۔ جیسے کہ اسے تو رات میں ہوئے سارے حادثے سے کوئی پتہ ہی نہ پڑا ہو۔

تمہیں صبح صبح اور کوئی کام نہیں ہے سوائے سوال جواب کرنے کے۔

کیا تم روز اسی طرح سے صبح اٹھتے ہی بکواس کرنا شروع کر دیتی ہو۔۔ یا آج گھر چینج ہونے کی وجہ سے تمہیں کوئی خاص دورہ پڑ گیا ہے۔۔ سوری شاہ اگر آپ کو میرا سوال کرنا برا لگاتو۔۔ مجھے تو تم ساری کی ساری ہی بری لگتی ہو۔ رومان شاہ نے لیپ ٹاپ سے کچھ دیر کے لیے اپنی نظر ہٹا کر میرب کی جانب دیکھا تھا۔۔

میرب سے اچھی طرح سے کھڑا بھی نہیں ہوا جا رہا تھا۔ وہ اپنے سر کو ایک ہاتھ سے دبا رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

شاید اس کے سر میں بہت زیادہ درد ہو رہا تھا۔۔ اب کیا مسئلہ ہے کیوں یہ نشہ کرنے والوں کی طرح حرکتیں کر رہی ہو۔ شاہ میرے سر میں بہت درد ہے اور مجھے بہت چکر آرہے ہیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں تو کمرے میں کیٹ واک کرنے کو کس نے کہا ہے آرام سے لیٹ جاؤ۔۔ مجھے واش روم میں جانا ہے۔۔ تو جاؤ۔۔ شاہ مجھ سے چلا نہیں جا رہا۔۔ تو لیٹ کر چلی جاؤ۔۔ کھٹ کھٹ کھٹ۔۔ روم کا دروازہ کھٹک رہا تھا۔۔ رومان بیٹا خیریت تو ہے دو بجنے والے ہیں۔۔ اور تم لوگ اپنے روم سے باہر ہی نہیں آرہے ہو۔۔ رومان شاہ کی ماں رومان شاہ کے روم کے دروازے پر کھڑی ہو کر۔۔ رومان شاہ اور میرب کی خیریت دریافت کر رہی تھی۔۔

رومان شاہ کی ماں کو فکر ہونے لگی تھی کہ رومان شاہ ابھی تک اپنے روم سے باہر کیوں نہیں آیا۔۔ کیونکہ رومان شاہ کا ایسا نیچر نہیں تھا۔ کہ وہ دو دو بجے تک سوتا رہے۔۔ جی جی امی جان سب کچھ ٹھیک ہے ہم لوگ تھوڑی دیر تک آرہے ہیں۔

Kitab Nagri

جلدی آؤ بیٹا نہ تو تم لوگوں نے ناشتہ کیا ہے۔۔ اور نہ ہی ابھی تک تم لوگ روم سے باہر آئے ہو۔۔ اب تو دوپہر ہو گئی ہے۔۔ اس لیے لنچ ریڈی ہے۔

جلدی سے آ جاؤ میں اور مرہا تم دونوں کا کھانے پر انتظار کر رہی ہیں۔۔۔ جی امی جان ہم لوگ دس منٹ میں پہنچ رہے ہیں۔۔۔ رومان شاہ اپنی ماں کو کسی بھی طرح کا سٹریس نہیں دینا چاہتا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسی لیے میرب اور اپنے بیچ میں ہوئے سارے تماشے کو وہ اپنی ماں کی نظر کے سامنے نہیں لانا چاہتا تھا۔۔۔ دومنٹ کے اندر واش روم میں جاؤ اور جلدی سے ریڈی ہو کر کھانے کی ٹیبل پر پہنچوں۔

رومان شاہ نے بہت سخت لہجے سے میرب کو کہا تھا۔۔۔ شاہ میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ میرے سر میں بہت درد ہے اور مجھ سے چلا بھی نہیں جا رہا۔۔۔ مجھ سے کھانا نہیں کھایا جائے گا پلیز میں۔۔۔ دیکھو میرب بی بی یہاں پر تمہارے یہ چونچلے نہیں چلیں گے۔۔۔

یہاں پر نہ تو تمہارے ماں باپ بیٹھے ہوئے ہیں تمہارے یہ چونچلے اٹھانے کے لیے۔ اور نہ ہی تمہارا وہ کم عقل بھائی۔

جس نے تمہیں اپنے سر پر چڑھار کھا تھا۔

اس لیے یہ فضول کے ڈرامے بند کر کے پانچ منٹ کے اندر تیار ہو کر ٹیبل پر پہنچے میں جا رہا ہوں اور مجھے پانچ منٹ میں تم ٹیبل پر ملو۔۔۔ رومان شاہ جو پہلے سے ہی تیار ہو کر بیٹھا ہوا تھا۔ صرف میرب کے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔ اب وہ اپنی ماں کے حکم کو بجالاتے ہوئے روم کا دروازہ کھول کر جا چکا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میرب بیچاری تو وہی پر کھڑی ہوئی رومان شاہ کو دیکھتی ہی رہ گئی۔۔ اور وہ آرام سے اپنا حکم صادر کر کے جاچکا تھا۔۔ شاہ کتنے سنگ دل ہیں آپ۔۔ میری حالت پر بھی ترس نہیں آیا۔ پانچ منٹ کے اندر مجھے ٹیبل پر اکر ملو۔۔ وہ منہ میں بڑبڑھاتے ہوئے رومان شاہ کی نقل اتار رہی تھی۔۔

بیچاری بڑی مشکل سے قدم اٹھاتی ہوئی واش روم میں فریش ہونے آئی تھی۔۔ اس نے ایک نارمل سا ٹاپ اور جینز کی پیٹ نکال کر پہن لی تھی۔۔ میرب کے زیادہ تر کپڑے اسی طرح کے تھے۔۔ اسے تو یہ اندازہ بھی نہیں تھا کہ رومان شاہ کو اس طرح کے کپڑے زہر لگتے ہیں۔۔

اس میں ہمت نہیں تھی کہ وہ اچھی طرح سے تیار ہو پاتی صرف بال برش کر کے وہ روم سے باہر آگئی۔۔ میرب سے اپنے پاؤں زمین سے اٹھائے نہیں جا رہے تھے۔۔ بڑی مشکل تھی وہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی کچن ایریا والی سائیڈ پر آگئی۔۔
www.kitabnagri.com
سامنے ہی بہت بڑا اور شاندار ڈائننگ ٹیبل لگا ہوا تھا۔ جس پر طرح طرح کے لذیذ کھانے رکھے گئے تھے۔۔

رومان شاہ کی ماں نے میرب اور رومان شاہ کے لیے سپیشل لنچ تیار کروایا تھا۔ آخر ان کی بہو کا آج پہلا دن تھا۔

Posted On Kitab Nagri

توانہوں نے کھانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔۔

اب رومان شاہ کی معصوم ماں کو کیا پتہ تھا کہ اس کے بیٹے نے بیچاری کو کھانے کے لائق ہی نہیں چھوڑا۔۔ رومان شاہ کی ماں گھر کے سربراہ والی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔ اور ساتھ والی کرسی پر مرہا بیٹھی اپنی بھائی سے ہنس ہنس کر گپیں مار رہی تھی۔۔

مرہا کو اپنے بھائی سے اس طرح ہنس کر باتیں کرتے ہوئے دیکھ کر۔ ایک دم سے میرب کی آنکھیں بھر آئی تھی۔ اس کے نظروں کے سامنے اس کے بھائی شامیر کی تصویر آگئی تھی۔۔ وہ بھی تو اپنے بھائی کی اتنی ہی لاڈلی بہن تھی۔۔ اس کا بھائی بھی تو اس پر اپنی جان نچھاور کرتا تھا۔۔ جب سے میرب نے ہوش سنبھالا تھا۔ اسے نہیں یاد کہ کبھی بھی شامیر نے اس کی کوئی بات رد کی ہو۔۔ یہاں تک کہ اس کی محبت کو بھی زبردستی بندوق کی نوک پر اس کی جھولی میں لا کر ڈال دیا تھا۔۔

Kitab Nagri

آؤ آؤ میرب بیٹا وہاں پر کیوں کھڑی ہو۔ میرب کو تھوڑا سا دور دیوار کا آسرہ لیے ہوئے کھڑا دیکھ کر۔ رومان شاہ کی ماں نے میرب کو بڑی محبت سے اپنی طرف بلایا تھا۔۔ میرب رومان شاہ کے ڈر سے بڑی مشکل سے قدم اٹھاتی ہوئی ٹیبل تک پہنچی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

مگر ٹیبل کے پاس آکر وہ اپنا توازن برقرار نہیں رکھ سکی اور وہ جھولتی ہوئی فرش پر گر گئی۔۔ میرب میرب بیٹا کیا ہوا ہے تمہیں۔۔۔ رومان شاہ کی ماں میرب کو آوازیں دیتی ہوئی گھبرا کر میرب کی طرف بھاگی تھی۔۔۔ اب یہ کون سا نیا تماشہ کرنے لگی ہے۔ رومان شاہ نے اپنے دانت پیستے ہوئے سوچا تھا۔۔۔ رومان جلدی آؤ دیکھو اس کو کیا ہوا ہے۔ رومان شاہ کی ماں نے غصے سے ٹیبل پر کھانا کھاتے ہوئے

رومان شاہ کو دیکھ کر کہا۔ www.kitabnagri.com

اس کو بیماری ہے دوسروں کو سکون سے نہ رہنے دینے کی۔۔۔ رومان بیٹا بری بات ہے بیوی ہے تمہاری دیکھو اس کو کہ اسے کیا ہوا ہے۔۔۔ اففف میرے اللہ اس بچی کو تو اتنا تیز بخار ہے۔۔۔ بخار سے بچی کا جسم تپ رہا ہے۔ اور تمہیں یہ سب اس کے ڈرامے لگ رہے ہیں۔۔۔ رومان شاہ کی ماں غصے سے رومان شاہ کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

Kitab Nagri

حد ہو گئی ہے امی جان اب اس کے بخار میں تو میرا کوئی ہاتھ نہیں ہے۔۔۔ ٹھنڈ کا موسم ہے ٹھنڈ لگ گئی ہوگی۔۔۔ نور مل سی بات ہے۔ موسم کی خرابی کی وجہ سے چڑھ گیا ہو گا بخار۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اب اس میں میری طرف اتنے غصے سے دیکھنے والی کیا بات ہے۔ رومان شاہ اپنے اندر کے ڈر کو اپنی ماں سے چھپانے کے لیے۔ خود ہی صفائیاں دیے جا رہا تھا۔ اور اس کی یہ صفائیاں اس کی ماں کے دماغ میں اور بھی شک پیدا کر رہی تھی۔ www.kitabnagri.com۔

۔ رومان اس کو اٹھاؤ اور اپنے کمرے میں لے کر چلو باقی کی بات تو میں تم سے بعد میں کرتی ہوں میں ذرا ڈاکٹر کو فون کر لوں۔۔۔

چلو مرہاد کرو بھائی کی اور میرب کو اس کے روم میں چل کر لیٹاؤ۔۔ مرہاد میرب کی حالت کو دیکھ کر کافی پریشان ہو کر کھڑی ہوئی تھی۔۔

مرہاد کو کچھ اندازہ تھا کہ میرب بیچاری کو بخار موسم کی خرابی سے نہیں۔ بلکہ اس کی بھائی کے دماغ کی خرابی کی وجہ سے ہوا ہے۔۔

رومان شاہ میرب کو اپنی باہوں میں اٹھائے ہوئے کھرا لود نظروں سے میرب کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔ آتے ہی اس لڑکی نے مجھے میری ماں کی نظروں میں ولن بنا کے رکھ دیا ہے۔۔ وہ میرب کو بستر پر لیٹاتے ہوئے غصے سے بول رہا تھا۔۔ بھائی آپ نے میرب کے ساتھ کیا کیا ہے۔ کیوں میرب کو بخار ہوا ہے۔ کیوں اس کی طبیعت اتنی خراب ہو گئی ہے۔ رات تک تو یہ بالکل ٹھیک تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کتنی خوش تھی یہ رات کو اور کتنے ساری ہم دونوں نے آپس میں باتیں کی تھیں۔ مجھے تو زرا سا بھی نہیں لگا تھا۔ کہ میرب کی طبیعت خراب ہے پھر اچانک سے اسے کیا ہوا ہے۔۔۔ مرہا بیچاری میرب کی طبیعت کو لے کر بہت پریشان تھی۔۔

اس لیے اپنے بھائی کے منہ سے اگلو انا چاہتی تھی۔ کہ اس نے میرب کو کیا کیا ہے۔۔۔۔۔ مرہا میری پیاری بہن جلتے پر گھی نہیں ڈالتے۔۔ اس سے آگ پھیلنے کا خدشہ ہوتا ہے۔۔۔۔۔ رومان شاہ اپنے سینے پر ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوا۔ مرہا کو اپنا منہ بند رکھنے کو کہہ رہا تھا۔۔

بھائی میں تو بس پوچھ رہی تھی۔۔ میرا بچہ آپ کو کچھ بھی پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ آپ جا کر اپنی سٹڈی کریں آپ ان معاملات سے دور رہا کریں۔۔

www.kitabnagri.com

شباباش۔۔۔۔۔ رومان شانے مرہا کی بات کو بیچ میں کاٹتے ہوئے۔ بڑے ہی تحمل اور محبت سے چپ رہنے کے سٹرک آرڈر دیے تھے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جی بھائی مرہا کو اپنے بھائی کے شہد میں ڈبو ڈبو کر بولو گے الفاظوں میں۔ لفظوں کی سردی مہری سمجھ میں آرہی تھی۔۔ اس لیے مرہانے تو وہاں سے کھسکنے میں ذرا سی بھی دیر نہیں لگائی تھی۔۔ وہ اپنی امی جان کے آنے سے پہلے روم سے نو دو گیارہ ہو کر اپنے روم میں ہجرت فرما چکی تھی۔۔

رومان شاہ کی ماں ڈاکٹر کو فون کرنے کے بعد سیدھا رومان شاہ کے کمرے میں آئی تھی۔۔ اور آکر میرب کے پاس بیڈ پر بیٹھ کر میرب کا سر دبانے لگی تھی۔

رومان شاہ کی ماں کی پریشانی ان کے چہرے سے صاف نظر آرہی تھی۔۔ امی جان پلیز آپ اس طرح سے پریشان مت ہوں۔۔ آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی۔۔

رومان شاہ اپنی ماں کا پریشانی والا چہرہ دیکھ کر۔ ان کو سمجھانے کے لیے ان کے پاس آکر اپنی ماں کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہوا تھا۔۔

رومان تمہیں سچ میں میری فکر ہے۔ رومان شاہ کی ماں آنکھیں اٹھا کر رومان شاہ کی طرف دیکھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

امی جان کس طرح کی باتیں کرتی ہیں میری تو ساری دنیا آپ ہیں۔ رومان شاہ اپنی ماں کی بات سے شرمندہ ہوا تھا۔

رومان تم نے اس بچی کا ایک رات میں کیا حشر کر دیا ہے امی جان میں نے اس کو کچھ بھی نہیں کہا۔۔۔ رومان یہ مت بھولو کہ میں تمہاری ماں ہوں میں نے تمہیں پیدا کیا ہے تم نے مجھے نہیں۔۔۔

مجھے بڑی اچھی طرح سے پتہ ہے کہ تم اپنی ضد کو تسکین دینے کے لیے کس حد تک جاسکتے ہو۔۔۔ امی جان آپ میرے بارے غلط سوچ رہی ہیں۔۔۔ یہ نازک مزاج ماں باپ کی بگڑی ہوئی اولاد سے زرا سی ٹھنڈ برداشت نہیں ہوئی اور بیمار پڑ گئی۔۔۔

رومان شاہ کو بے ہوش بڑی میرب پر غصہ آرہا تھا۔۔۔ کیونکہ اس کی وجہ سے اسے اپنی ماں کا غصہ برداشت کرنا پڑ رہا تھا۔۔۔ مدے کی بات تو رومان یہ ہے کہ اسے ٹھنڈ لگی کیسے۔۔۔ رومان شاہ کی ماں ایک تجربہ کار عورت تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس لیے ان کو یہ بات کھٹک رہی تھی۔ کہ رومان شاہ نے کچھ تو ایسا کیا تھا کہ۔ جس کی وجہ سے میرب کی یہ حالت ہوئی تھی۔۔ ڈاکٹر آئی تو اس نے میرب کو چیک کرنے کے بعد یہی بتایا کہ میرب کو نمونیا کا اٹیک ہوا ہے۔۔

اب تو رومان شاہ کی ماں کا شک یقین میں بدل چکا تھا۔ اور انہیں کچھ کچھ ایڈیا بھی ہو گیا تھا۔ کہ میرب کی طبیعت کیسے خراب ہوئی ہے۔

لیڈی ڈاکٹر نے کچھ دوائیاں لکھ کر دی اور میرا کی ڈائٹ اور صحت کا خیال رکھنے کو کہا تھا۔۔ اور ہوش میں آنے کے بعد کل اسے ہاسپٹل میں چیک کروانے کے لیے لے کر آنے کا کہا تھا۔۔

لیڈی ڈاکٹر کے جانے کے بعد رومان شاہ کی ماں نے رومان شاہ کے کمرے کی بلکونی کا دروازہ کھولا اور باہر نکل کر ادھر ادھر جھانکنے لگی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

اور کچھ ہی دیر میں ان کا شک یقین میں بدل چکا گیا اور وہ ایک سائیڈ پر پڑے ہوئے میرب کی لہنگا اور کرتی کو لے کر روم کے اندر داخل ہوئی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ اب اپنی چوری پکڑے جانے پر بجائے صفائی دینے کے چپ چاپ ایک ہاتھ سینے پر باندھے۔ اور ایک ہاتھ اپنے چہرے پر رکھے ہوئے کھڑا تھا۔۔

ہاں بولو رومان اب بھی تمہیں اپنی صفائی میں کچھ کہنا ہے۔۔ رومان شاہ کی ماں گیلہ لہنگا اپنے ہاتھ سے اٹھائے ہوئے۔۔ رومان شاہ سے سوال کر رہی تھی۔۔

رومان شاہ چپ چاپ ناظرین چکائے ہوئے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے ہوئے کھڑا تھا۔۔۔ رومان تمہیں شرم آنی چاہیے اپنی بیوی کو اس طرح سے بارش میں اتنے ٹھنڈی کے موسم میں روم سے باہر نکالتے ہوئے۔۔۔

جب لڑکی کا نکاح ہو جاتا ہے تو اس کا شوہر اس کا محافظ ہوتا ہے۔۔ تم کیسے محافظ ہو کہ اسے یوں ٹھنڈ میں بھی آسہرہ کمرے سے باہر نکال دیا۔۔ سوری امی جان آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔۔

ہاں رومان آئندہ ایسا ہونا بھی نہیں چاہیے۔ اگر ہو اتو میں تم سے اتنی ناراض ہو جاؤں گی۔۔ کہ کبھی تم سے بات نہیں کروں گی۔۔۔۔۔ جی امی جان نہیں ہو گا۔۔

چلو اب تم رہو اس کے پاس ڈاکٹر نے کہا ہے کہ۔ تھوڑی دیر تک اسے ہوش آجائے گا۔

Posted On Kitab Nagri

جب اس کو ہوش آئے تو مجھے خبر بھجوانا میں اس کے لیے سوپ تیار کرواتی ہوں۔ اور اب تم اس کا خیال رکھو گے جیسے اس کو بیمار کیا ہے۔ ویسے ہی اس کو ٹھیک کرو۔۔

رومان شاہ کی ماں دھمکی امیز انداز سے رومان شاہ کو کہتے ہوئے۔ روم کا دروازہ بند کر کے چلی گئی۔۔ میری پیاری امی جان یہ سب تو میں اس کے ساتھ ضرور کروں گا۔

یہ سب کچھ تو یہ اپنی قسمت میں خود لکھوا کر لائی ہے۔۔ مگر آپ سے جو میں نے وعدہ کیا ہے۔ اسے میں ضرور نبھاؤں گا۔۔ www.kitabnagri.com

آج کے بعد میں اتنے اچھے طریقے سے آپ کی بہو کو ٹارچر کروں گا۔ کہ آپ کو پتہ تک بھی نہیں چلے گا۔ رومان شاہ اپنے دل میں عہد کرتا ہوا میرب کو دیکھ رہا تھا۔

میرب کو تھوڑی دیر میں آگیا رومان شاہ کی ماں بیٹھی ہوئی میرب کے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہی تھی۔۔ یا میرا بچہ میں آپ کے لیے کر آئی ہوں جلدی سے پیو میں پھر آپ کو دوائی دیتی ہوں۔

میرب تھوڑا سا اٹھ کر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی تھی۔

میرب کی طبیعت اب بھی کافی بو جھل بو جھل تھی۔ بخار کی وجہ سے اس کا جسم کافی درد کر رہا تھا۔ مگر رومان شاہ کی ماں اتنی محبت سے اسے بول رہی تھی تو میرب سے منع نہیں کیا گیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

ادھر آؤ رومان اس کی کمر کے پیچھے تکیہ رکھو۔ رومان شاہ جو پہلے ہی اپنے غصے کو بڑی مشکل سے قابو کیے ہوئے۔۔ اپنے چہرے پر اپنی ماں کی وجہ سے بناوٹی مسکراہٹ سجا کر صوفے پر ٹانگ پہ ٹانگ رکھ کر بہت ایٹمیٹیوڈ سے بیٹھا ہوا تھا۔۔
www.kitabnagri.com

تکیہ میں رکھوں اس کے پیچھے۔۔ رومان شاہ نے حیرانی سے اپنی ماں سے پوچھا تھا۔۔ ہاں جی تمہارے سوا کمرے میں کوئی اور رومان بھی تمہیں نظر آرہا ہے۔ رومان شاہ کی ماں نے میرب کو سوپ پلانا تھا اس لیے میرب کو سیٹ کر کے بٹھانا چاہ رہی تھی۔۔ میرب سے بخار کی وجہ سے ٹھیک سے بیٹھا نہیں جا رہا تھا۔۔

کیوں اس کے ہاتھ ٹوٹ گئے ہیں۔ یا میں اس کا نوکر ہوں۔۔ رومان میں تم سے کہہ رہی ہوں کہ اس کے پیچھے تکیہ رکھو۔
www.kitabnagri.com

۔ رومان شاہ کی ماں رومان شاہ کو آنکھیں دکھاتے ہوئے بولی۔۔ تمہیں میں نے اتنا سمجھایا ہے۔ مگر مجھے لگتا ہے کہ تمہارے پلے میری کوئی بات بھی نہیں پڑی۔۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں میں خود تکیہ رکھ لوں گی میرب مشکل سے ہی بولی تھی۔۔ ایک تو میرب کی بخار نے حالت خراب کر رکھی تھی۔ اوپر سے رومان شاہ تکیہ رکھنے کے لیے اس پر جھکا ہوا اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔

رومان شاہ۔۔۔ نہیں میڈم میں رکھ دیتا ہوں۔

میرب۔۔ شاہ میں خود رکھ لوں گی وہ رومان شاہ کی آنکھوں میں غصہ دیکھ کر ڈرتے ڈرتے بول رہی تھی۔۔

رومان شاہ۔۔۔ نہیں آپ خود سے کیوں تکیہ اپنے پیچھے رکھیں گی۔۔ میں ہوں نا آپ کا ادنی سا غلام میرا فرض بنتا ہے کہ میں آپ کی خدمت کروں۔ رومان شاہ میرب پر اپنے طنز کے تیر مار رہا تھا۔ اس نے میرب کے اوپر سے ہاتھ گزارتے ہوئے تکیہ اٹھا کر میرب کے پیچھے تکیہ تو رکھ دیا۔۔

Kitab Nagri

مگر اس وقت اس کو کتنا غصہ آرہا تھا یہ تو اگر رومان شاہ کی ماں کمرے میں موجود نہ ہوتی تو پھر رومان شاہ میرب کو بتاتا۔۔ وہ تکیہ رکھ کر اپنا غصہ اپنی ماں پر ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا اس لیے فوراً کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔۔ میرب بیٹا تم اس کے غصے سے پریشان نہیں ہونا۔ تم بیوی ہو اس کی اور پورا حق ہے تمہارا اس پر۔ اس کا فرض بنتا ہے تمہارے دکھ سکھ میں تمہارے ساتھ کھڑا ہو۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور مجھے پتہ ہے کہ میری بہو بہت سمجھدار ہے اور اس کھر دماغ سے بہت پیار کرتی ہے۔۔ رمان شاہ کی اس بات پر میرب نے شرم سے نظریں جھکالی اور اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی تھی۔۔ بس بیٹا تم نے ہمت نہیں ہارنی اور نہ ہی ڈر کر یا ہار کر اپنے قدم پیچھے لینے ہیں۔ میرا بیٹا دل کا برا نہیں ہے۔ بس زندگی کی تلخیوں نے اس کو ایسا بنا دیا ہے۔ اور مجھے پورا یقین ہے کہ میری بہو اس کو اپنی محبت سے پھر سے زندگی جینا سکھا دے گی۔۔

میرب نے رومان شاہ کی ماں کی بات پر اپنا سر ہاں میں ہلا کر انہیں یقین دلایا تھا۔ میرب تم مجھے اپنی ماں ہی سمجھنا میں ہمیشہ تمہارا اپنی بیٹی کی طرح ہی خیال رکھوں گی۔۔ تم نے جس محبت سے رومان کی طرف قدم بڑھایا ہے اس محبت کو بیٹا کبھی کم مت ہونے دینا۔ رومان شاہ کی ماں میرب کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیے ہوئے بیٹھی بڑی شفقت سے اس کو سمجھا رہی تھی۔۔

Kitab Nagri

مگر آنٹی وہ تو مجھے اپنی زندگی میں آئی ہوئی مصیبت سمجھتے ہیں۔۔ ان کے دل میں ذرا سی بھی میرے لیے گنجائش نہیں ہے۔ تو میں ان کے دل میں اپنے لیے جگہ کیسے بناؤ۔۔ میرب نے بڑے اداس لہجے سے رومان شاہ کی ماں کو شکایت کی تھی۔۔

بیٹا تم ایک عورت ہو اور عورت اپنی محبت اور لگن سے اپنے شوہر کے دل میں اپنی محبت پیدا کر لیتی ہے۔ ایک عورت کے لیے یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اور سب سے پہلے تو تم مجھے آنٹی کہنا بند کرو آج کے بعد تم بھی مجھے رومان کی طرح امی جان ہی بولا کرو۔

امی بولو گی تو ہم دونوں میں ماں بیٹی کا رشتہ مضبوطی پکڑے گا۔ اور پھر اسی رشتے کی مضبوطی سے ہم ایک دن رومان کے دل کو موم بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔۔

رمان شاہ کی ماں میرب کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے اپنائیت کا احساس دلا رہی تھی۔۔
جی آج کے بعد میں آپ کو امی جان ہی کہہ کر بلایا کروں گی۔۔

میرب کو پیار ملا تو اس کی آنکھیں چھلک گئی۔۔ اور وہ رومان شاہ کی ماں کے گلے میں باہیں ڈالے ہوئے
رودی تھی۔۔
www.kitabnagri.com

نہیں بیٹا رونا نہیں ہے یہ آنسوؤں انسان کو کمزور بنا دیتے ہیں۔ اور میری بیٹی کمزور نہیں ہے۔ تم دیکھنا کہ
وہ ضرور آئے گا۔ کہ جب رومان جب تک تمہیں دیکھے گا نہیں اس کا دن نہیں چڑھے گا۔۔

Posted On Kitab Nagri

جتنی محبت تم اس سے کرتی ہو اس سے کئی گنا زیادہ محبت وہ تم سے کرے گا۔
ماں جی وہ مجھ سے کبھی محبت نہیں کر سکتے۔ میں ان کو اچھی نہیں لگتی۔

۔ اس کا فیصلہ تو بیٹا تم وقت پر چھوڑ دو۔ انشاء اللہ اگر میں زندہ رہی تو میں تمہیں بتاؤں گی۔ کہ وہ تم سے
کتنا پیار کرتا ہے۔

مگر وہ رومان شاہ ہے اتنی آسانی سے اپنی مرضی کے خلاف ہوئی چیزوں کو ایکسیپٹ نہیں کرتا۔ اس
لیے اب تمہیں صرف صبر سے اس کے ساتھ رہ کر آہستہ آہستہ اس کے دل کے اوپر چڑھے ہوئے
سخت خول کو کرید کرید کر اتار دینا ہے۔

Kitab Nagri

۔ اور جب وہ خول اتر جائے گا تو نیچے سے میرے بیٹے کا سوفٹ دل نکلے گا۔ اور اس دل میں صرف تم
ہوگی۔

اور پھر تم بڑی آسانی سے تم اس کے دل میں اپنا پیار بھی جگا سکو گی۔ اور رومان شاہ کے دل میں اپنا
عکس بھی دیکھ سکو گے۔ رومان شاہ کی ماں کی باتوں سے میرب کو بہت ہمت اور حوصلہ مل رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ رومان شاہ کی ماں کے سینے سے چپٹی ہوئی بیٹھی تھی۔ اور رومان شاہ کی ماں اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اس کے بالوں کو سہلا رہی تھی۔۔

میرب کو اس وقت رومان شاہ کی ماں کے ساتھ لگ کر سچ میں وہ احساس مل رہا تھا جو اسے اپنی ماں کے سینے کے ساتھ لگنے پر ملتا تھا۔۔

oooooooo

بہادر جلدی سے مجھے گاؤں ریپ والی فائل لا کر دو۔۔ جی سر۔۔ دیکھو اے سی پی فائلیں کسی اور کو دکھانا مجھے نہیں دیکھنی ہے تیری تیار کی ہوئی فائلیں۔۔

چوہدری فیض مجھے کوئی شوق بھی نہیں ہے کہ۔ میں تمہیں اپنی محنت سے تیار کی ہوئی فائلیں دکھاؤں۔ میں یہ فائل تمہارے وکیل کو دکھانا چاہتا ہوں۔ تاکہ اس سے اچھی طرح سے اندازہ ہو جائے۔ کہ تمہارے بیٹے نے جو کیا ہے اس کی کوئی معافی نہیں ہے۔

اور جتنی سخت تیاری میں نے کی ہے اس کے بعد تم جتنی مرضی اپنی طاقت لگا لو میں بھی دیکھتا ہوں کہ تم اپنے بیٹے کو رہائی کیسے دلاتے ہو۔۔ لگتا ہے کہ تمہارا باپ کو زندہ چھوڑ کر غلطی ہو گئی ہے۔۔ کیونکہ ابھی تک تمہاری عقل ٹھکانے نہیں آئی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

گاؤں میں ایک غریب لڑکی کاریپ کیا تھا اس چودری فیض کے بیٹے نے جس کے گاؤں میں بہت سارے زمینیں تھی۔ اور پراپرٹی تھی جس کا اکلوتا بیٹا عدل فیض کراچی کی ایک مشہور یونیورسٹی میں پڑھتا تھا۔ اس لیے پنجاب پولیس نے یہ کیس سندھ پولیس کراچی کے حوالے کر دیا تھا۔

یہ کیس اے سی پی شامیر ملک کو ہینڈل کرنے کے لیے دیا گیا تھا۔ جو مجرموں کو کسی بھی طرح کی رات نہیں دیتا تھا۔ جو صرف یہ جانتا تھا کہ جو گنہگار ہے اسے پھانسی کے تختے تک پہنچانا اس کا فرض ہے۔ مجرموں پر قہر بن کے ٹوٹنے والا اے سی پی شاہ میر۔ وہ مظلوموں اور بے سہاروں کے لیے مسیحہ تھا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

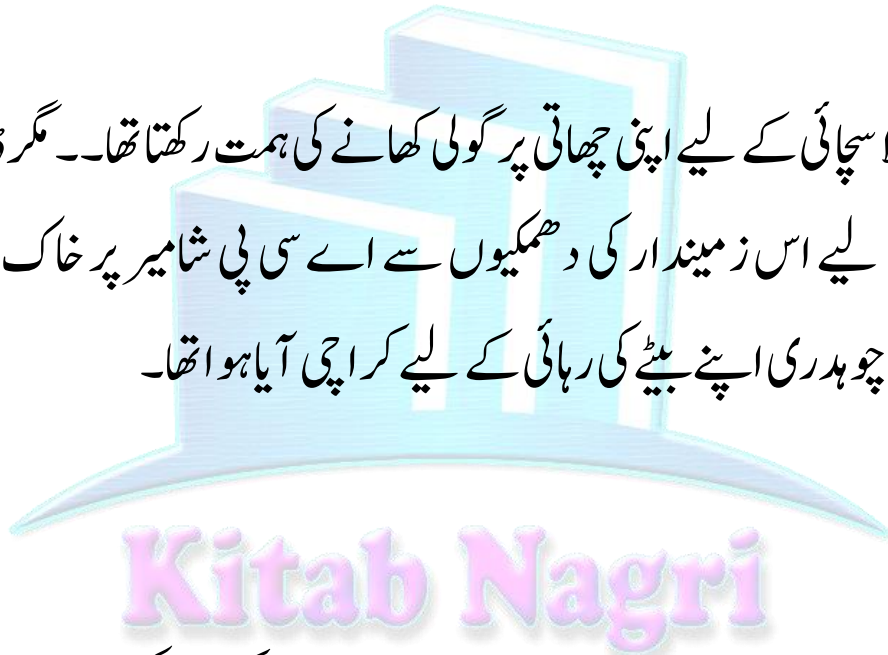
آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)

شیر کے جیسے دل والا سچائی کے لیے اپنی چھاتی پر گولی کھانے کی ہمت رکھتا تھا۔ مگر ڈر کر پیچھے ہونا اسے نہیں آتا تھا۔ اسی لیے اس زمیندار کی دھمکیوں سے اے سی پی شامیر پر خاک بھی اثر نہیں ہو رہا تھا۔ پنجاب سے یہ چوہدری اپنے بیٹے کی رہائی کے لیے کراچی آیا ہوا تھا۔



چوہدری اپنے سارے حربے آزما چکا تھا۔ رشوت دینے سے لے کر دھمکیاں دینے تک۔ اور اس کے باپ پر گولی چلا کر تو اس نے اپنی آخری حد بھی پار کر دی تھی۔۔۔ اس لیے اب چوہدری فیض اپنے وکیل کو لے کر اپنے بیٹے کی ضمانت کروانے کے لیے آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مگر اے سی پی نے چوہدری فیض کے بیٹے کی ضمانت کے سارے راستے بند کر دیے تھے۔۔ اب چوہدری غصے سے اے سی پی شاہ میر کو اس کے باپ کے زندارہ جانے پر اسے پھر سے مارنے کی دھمکی دے رہا تھا۔۔

چوہدری ایک بار تو نے میرے باپ پر اٹیک کر لیا۔ اب اگر دوبارہ تم نے میری فیملی کی جانب آنکھ اٹھا کر بھی دیکھا تو تیری نسلیں ختم کر دوں گا۔۔ اے سی پی نے چوہدری کے گریبان سے پکڑتے ہوئے اسے کھینچ کر کرسی سے کھڑا کر دیا تھا۔

اے سی پی تو پچھتائے گا اس دن کو جس دن تم نے چوہدری فیض کے گریبان پر ہاتھ ڈالا۔۔ میں کیا چیز ہوں ت ابھی تک تجھے پتہ ہی نہیں ہے۔

www.kitabnagri.com

اپنی بعزتی پر چوہدری اپنے وکیل کے ساتھ بھنکارتا ہوا پولیس اسٹیشن سے نکل کر اپنی گاڑی میں بیٹھ گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اور جاتے ہوئے شہادت والی انگلی کھڑی کرتے ہوئے اے سی پی کو دھمکی دے کر گیا کہ وہ بہت جلد اس سے نمٹے گا۔۔

جس کا ایسی پی شامیر پر کوئی بھی اثر نہیں ہوا۔ اے سی پی شاہ میر اس طرح کی دھمکیاں روز فیس کرتا تھا۔۔

چوہدری فیض سے بہت زیادہ تھلائی ہونے کے بعد۔ اب اے سی پی اپنے کرسی کی پشت سے سر لگائے ہوئے کچھ دیر اپنے دماغ کو رلیکس کرنے کے لیے آنکھیں مودے ہوئے بیٹھا تھا۔۔ بہادر جی سر۔۔ بہادر جن کی طرح بھاگ کر اے سی پی بھی شامیر کے پاس آیا تھا۔۔۔
میرے لیے کافی منگواؤ۔۔ اس بے غیرت چوہدری کی فضول بک بک سن کر میرے سر میں درد ہونے لگا ہے۔۔ شاہ میر کرسی کی پشت سے سر کو لگائے ہوئے آنکھیں موند کر اپنے سر کو دوبار ہاتھا۔

اس نے اسی طرح سے آنکھیں بند کیے ہوئے ہی بہادر کو آواز دے کر چائے کے لیے کہا تھا۔۔ بہادر اپنی دم کو سر پہ رکھ کر بھاگتا ہوا چائے لینے چلا گیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

بہادر کو اے سی پی کے غصے سے بہت ڈر لگتا تھا۔ کیونکہ شامیر جب خوش ہوتا تو پورا پولیس اسٹیشن آپس میں گپے مارتا ہوا نظر آتا تھا۔

لیکن جب اے سی پی شاہ میر ملزموں کی تفشیش کرتے ہوئے غصے میں ہوتا۔ تو اس کے قہر کے سامنے پورا پولیس اسٹیشن ایسے چپ ہوتا تھا جیسے سب کو سانپ سونگ گیا ہو۔ جیسے کہ اس وقت بہادر کے ڈر کے مارے پسینے چھوٹ رہے تھے۔ اور وہ بھاگتا ہوا اے سی پی کا حکم بجا لانے کے لیے گیا تھا۔

شاہ میر کا دماغ اس چوہدری نے کافی گرم کر دیا تھا۔ ایک ٹھنڈی سانس فضا میں چھوڑتے ہوئے شاہ میر نے اپنی آنکھیں کھول کر اپنی جیب سے اپنا موبائل نکالا اور موبائل کی سکرین پر لگی ہوئی پکچر کو دیکھ کر اس کے انابی لب مسکرا رہے تھے۔

www.kitabnagri.com

وہ ایک ہاتھ سے موبائل پکڑ کر اپنے سامنے کیے ہوئے تھا۔ اور دوسرے ہاتھ سے اپنے ہاتھ کی مٹھی بنا کر اپنی شہادت والی انگلی کو اپنے ہونٹوں پر رکھ کر بڑے دل کش انداز سے مسکرا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ کافی دیر تک پکچر کو دیکھ کر مسکراتا رہا اور اپنی شہادت کی انگلی سے سکریں پر پکچر کے اوپر بڑی محبت سے لائنیں کھینچ رہا تھا۔

اس کی انگلی بار بار مرہا کی پکچر پر اس کے نازک سے لبوں پر جا کر رک رہی تھی۔۔ مرہا کی یہ پکچر اس نے میرب کے رخصتی والے دن بنائی تھی۔

اور اسی دن اس نے یہ پکچر اپنے فون کی ہوم سکریں سیٹ کر لی تھی۔۔ موبائل کی سکریں دیکھتے ہوئے جس پر مرہا کی تصویر تھی۔۔ شاہ میر کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ مرہا کی آواز سنے اپنے دل کی بات سنتے ہوئے اس نے مرہا کا نمبر ڈائل کیا تھا۔

Kitab Nagri

اور شاہ میر کی توقع کے مطابق مرہا نے پہلی بیل پر فون نہیں اٹھایا تھا اب تیسری بار اس نے مرہا کا نمبر ری ڈائل کیا تھا۔

بیوی یار کبھی تو پہلے بیل پر فون اٹھالیا کرو۔۔ مرہا کے فون اٹھاتے ہی شاہ میر نے شکایتی انداز سے کہا تھا۔۔ نماز پڑھ رہی تھی کیا نماز توڑ کر آپ کا فون اٹھا لیتی۔۔ مرہا نے کڑک آواز میں اے سی پی صاحب کو جواب دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ماشاء اللہ ماشاء اللہ تو میری بیگم نماز پڑھ رہی تھی یہ تو بہت اچھی بات ہے۔۔ آپ کی بیگم نہیں مرہ نماز پڑھ رہی تھی۔۔ ہا ہا ہا اچھا جی۔ شامیر قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔۔ جی۔۔ مگر میری بیگم کا نام بھی مرہا ہے۔۔۔ تو میں کیا کروں۔۔ اس سے میری بات کرواؤ۔۔ وہ ابھی فارغ نہیں ہے۔۔۔۔ تم اس سے کہو کہ اس کے لیے سب سے زیادہ ضروری کام اپنے شوہر سے بات کرنا ہے۔ باکی کے کام تو باد میں بھی ہو سکتے ہیں۔۔ شاباش اس کو بولو کہ اپنے شوہر سے بات کرے اس کا شوہر اس سے بات کرنا چاہتا ہے۔۔

شوہر تو فارغ ہے اسے تو کوئی کام دھندا ہوتا نہیں ہے۔ لیکن مرہا بیچاری کو بہت سارے کام ہوتے ہیں اس لیے مرہا آپ سے بات نہیں کر سکتی۔۔

میں نے تو مرہا سے کہا ہی نہیں کہ وہ مجھ سے بات کرے میں تو اپنی بیوی سے بات کرنا چاہتا ہوں۔۔

www.kitabnagri.com

پلیز آپ مجھے تنگ نہیں کریں مجھے پڑھائی کرنی ہے۔۔ پر مجھے تو تم سے بات کرنی ہے پڑھائی بعد میں کرنا۔۔ پلیز مجھے پڑھنے دیں اگر پڑھائی نہیں کروں گی بھائی ناراض ہو جائے گا۔۔ اور اگر بات نہیں کروں گی تو شوہر ناراض ہو جائے گا اور شوہر کو ناراض کرنے کا مطلب ہے اپنے رب کو ناراض کرنا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میرے خیال سے اب تم اتنی تو بے وقوف نہیں ہو کہ اپنے رب کو ناراض کرو۔۔
ویسے آپ کو پتہ ہے۔ کہ آپ باتیں بہت اچھی بنا لیتے ہیں۔۔ بیوی اور بھی بہت کچھ ایسا ہے جو میں
بہت اچھا کر لیتا۔۔ ہوں۔۔۔ کبھی موقع تو دے کر دیکھنا۔ وہ ہنس رہا تھا۔۔

مجھے تو بالکل بھی ایسا نہیں لگتا کہ آپ کچھ اچھا بھی کر لیتے ہیں۔۔ مجھے تو لگتا ہے آپ صرف اچھی باتیں
بنا لیتے ہیں۔ اور اچھی طرح سے لوگوں کا دماغ کھا لیتے ہیں۔۔
اور فضول بیٹھ کر گور نممنٹ کا پیسہ کھا لیتے ہیں۔ مرہانے اپنی طرف سے بھرپور کوشش کی تھی شاہ میر کو
شاہ میر کی نیگٹو چیزیں دکھانے کی۔۔ www.kitabnagri.com
جب آپ میرے پاس آجائیں گی تو۔ پھر میں آپ کی گور نممنٹ پر رحم کھا کر۔ فضول بیٹھ کر آپ کی
گور نممنٹ کا پیسہ کھانا چھوڑ دوں گا۔۔ www.kitabnagri.com

پھر میں روز آپ کو کھایا کروں گا اب خوش۔۔ شاہ میر مرہا کی اگتائی ہوئی آواز سننا چاہتا تھا۔۔ اسی لیے
وہ جان بوجھ کر اس کو تنگ کر رہا تھا۔ تاکہ وہ مزید اس سے تنگ آکر اور بولے۔ اور وہ اس کی آواز سن
سکے۔۔۔ بے شرم۔۔ وہ آہستہ سے بولی تھی۔۔ مگر شاہ میر نے سن لیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

بیوی مجھے لگتا ہے کہ تم مجھے اس لقب سے بہت جلدی نواز رہی ہو۔۔۔ وہ پھر سے ہنسا تھا۔۔۔ میں فون بند کر دوں۔۔۔ وہ شاہ میر کی بے باک باتوں اور ہنسی سے شرمسار ہوتے ہوئے فون بند کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔

شاہ میر۔۔۔ نہیں تم ابھی فون بند نہیں کر سکتی۔۔۔
مرہا۔۔۔ لیکن کیوں

شاہ میر۔۔۔۔۔ کیونکہ میں ابھی اپنی بیوی سے بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔
مرہا۔۔۔۔۔ سب فضول باتیں ہوتی ہیں کوئی کام کی بات تو ہوتی ہے نہیں آپ کے پاس۔
شاہ میر۔۔۔۔۔۔۔ آپ اپنے شوہر کو فضول بول رہی ہیں اندازہ ہے آپ کو۔ اس کا لہجہ تھوڑا سخت ہوا تھا۔

مرہا۔۔۔۔۔ میں نے ایسا تو نہیں کہا وہ تھوڑے سے سخت لہجے سے ایک گھبراگئی تھی۔۔۔

شاہ میر۔۔۔۔۔ تو پھر تمہاری بات کا مطلب کیا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مرہا۔۔۔۔۔ میرا کوئی بھی مطلب نہیں تھا۔ اس کی آواز ایسے تھی جیسے ابھی رو دے گی۔۔۔۔۔
شاہ میر۔۔۔۔۔ نہیں اب تم مجھے اس بات کا مطلب سمجھاؤ گی تو ہی میں فون بند کروں گا۔۔۔۔۔ مرہا کی رو
دینے والی آواز کو سن کر شاہ میر کو بہت مزہ آرہا تھا۔۔۔۔۔
مرہا۔۔۔۔۔ سچ میں میرا ایسا کوئی بھی مطلب نہیں تھا۔ وہ سچ میں رو دی تھی اس کی رونے کی آواز سن کر
شاہ میر کو ہنسی آگئی۔۔۔۔۔

شاہ میر اسے چپ کروانے کے لیے یہ بتانے ہی لگا تھا۔ کہ وہ اس سے ناراض نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ بلکہ وہ
اس سے مذاق کر رہا تھا لیکن اس کے پولیس والی شیطانی کھوپڑی میں ایک اور بات آگئی تھی۔۔۔۔۔

تمہیں پتہ ہے کہ میں تم سے اس وقت بہت ناراض ہوں۔۔۔۔۔ اب چپ کیوں ہو پوچھو کہ میں اپنی
ناراضگی کیسے ختم کروں گا۔۔۔۔۔ اور تمہیں میری ناراضگی ختم کرنے کے لیے کیا کرنا پڑے گا۔۔۔۔۔ شاہ میر
مرہا کی فون پر آواز نہ آنے پر خود ہی بول رہا تھا۔۔۔۔۔

جی بتائیں کیسے آپ کی ناراضگی ختم ہوگی۔۔۔۔۔ تمہیں مجھ سے ملنا پڑے گا۔۔۔۔۔ کیا۔۔۔۔۔ اس نے اتنی زور
سے کیا کہا تھا کہ کچھ سیکنڈ کے لیے شاہ میر کو اپنے کان سے فون تھوڑا دور کرنا پڑا تھا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میں نے ایسی بھی کوئی ڈراؤنی بات نہیں کی تھی۔ کہ جس پر تم نے اتنی زور سے کیا کہا ہے۔۔

میرے تو کان کا پردا ہی پھٹنے والا تھا۔ مرہا۔۔۔ میں آپ سے نہیں مل سکتی۔
شاہ میر۔۔۔ کیوں۔

مرہا۔۔۔۔۔ بس نہیں مل سکتی تو نہیں مل سکتی۔

شاہ میر۔۔۔۔۔ نہ ملنے کی وجہ بتانی پڑے گی۔

مرہا۔۔۔۔۔ بھائی مجھے جان سے مار ڈالیں گے۔

شاہ میر۔۔۔۔۔ کیوں مار ڈالیں گے

مرہا۔۔۔۔۔ کیونکہ بھائی کو میرا یوں کسی غیر آدمی سے ملنا بالکل پسند نہیں ہے۔

شاہ میر۔۔۔۔۔ بے وقوف لڑکی میں غیر آدمی نہیں شوہر ہوں تمہارا۔ اور نکاح کے بعد غیر نہیں رہا بلکہ

تمہارا محرم بن گیا ہوں۔۔ شاہ میر کو مرہا کا یوں اسے غیر کہنا بہت برا لگتا تھا۔

مرہا۔۔۔۔۔ مگر میں اپنے بھائی کے خلاف جا کر آپ سے بالکل بھی نہیں مل سکتی اور ویسے بھی مجھے آپ

سے مل کر بہت ڈر لگتا ہے۔

شاہ میر۔۔۔۔۔ تو ٹھیک ہے پھر تیار رہنا ملنے کے لیے۔۔ اب تو میں تمہارے بھائی کے خلاف جا کر تم

سے ملوں گا بھی اور یہ جو تمہیں مجھ سے ڈر لگتا ہے۔ اس کو بھی سچ کر کے دکھاؤں گا۔ مرہا نے جان بوجھ

Posted On Kitab Nagri

کر خود کو مصیبت کے منہ میں ڈال دیا تھا۔۔۔ مرہا کی باتوں سے شاہ میر ضد پر اتر آیا تھا۔۔۔ اس سے پہلے کہ مرہا کچھ کہتی شاہ میر ٹک کر کے فون بند کر چکا تھا۔۔۔

oooooooooooo

میرب آج کافی اچھا محسوس کر رہی تھی اس کی طبیعت پہلے سے کافی بہتر تھی۔ رومان شاہ کی ماں نے میرب کی کافی اچھی دیکھ بھال کی تھی جس کی وجہ سے میرب دودن میں ہی ماشاء اللہ ٹھیک ہو گئی۔۔

رومان شاہ کی ماں نے دوائیوں سے لے کر ڈائٹ تک۔۔۔ میرب کی ہر چیز کا خود خیال رکھا تھا۔۔۔ اور اس دورانیے میں رومان شاہ کو میرب پر زیادہ کھر برسائے کا بھی موقع نہیں ملا تھا۔۔۔ کیونکہ زیادہ تر رومان شاہ کی ماں ان کے کمرے میں موجود ہوتی تھی۔۔۔ آج دودن کے بعد رومان شاہ کو آفس جانے کی اس کی ماں کی طرف سے اجازت ملی تھی۔۔۔ اس لیے وہ میرب سے پہلے ہی اٹھ گیا تھا۔۔۔ اور اس وقت وہ واش روم میں شاور لے رہا تھا۔۔۔ میرا اٹھی تو واش روم سے گرتے ہوئے شاور کی آواز سن کر سمجھ گئی تھی کہ نواب صاحب اس وقت واش روم میں موجود ہیں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ابھی وہ بیڈ کرون سے ٹیک لگا کر بیٹھی ہی تھی کہ رومان شاہ بناشرٹ کے ٹاول سے اپنا سر پہنچتے ہوئے
واش روم سے باہر آیا تھا۔۔۔۔

رومان شاہ نے میرب کو بیٹھا ہوا نہیں دیکھا تھا کیونکہ وہ اپنے سر پہ ٹاول لیے ہوئے سر کے بال خشک
کر رہا تھا۔۔

مگر میرب نے اس کے کثرتی جسم کو دیکھتے ہوئے اپنی آنکھوں پر جلدی سے ہاتھ رکھ لیا تھا۔۔ جینز کی
پینٹ پہنے ہوئے بناشرٹ کے اس کا مردانہ جسم بہت ڈیشننگ لگ رہا تھا۔۔۔ جم سے کسرت کر کے بنے
ہوئے ڈولے تو قہر ڈھا رہے تھے۔۔۔

چوڑی چھاتی اس کے مضبوط مردانہ شخصیت پر بہت بچ رہی تھی۔۔ اور پرفیکٹ ویسٹ اور سکس پیک
دیکھ کر تو وہ ہالی وڈ کا ہیر و لگ رہا تھا۔۔۔
www.kitabnagri.com

وہ حفرا تفری سے تیار ہو رہا تھا۔۔ کیونکہ آج اسے دو دن بعد آفس جانے کی اجازت ملی تھی۔۔ کہاں
رومان شاہ ایک دن بھی اپنے آفس سے غیر حاضر نہیں ہوتا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور کہاں اس کی امی جان نے بیچارے کی دو دو چھٹیاں کروادی تھی۔ اس لیے بیچارا بہت افراتفری سے تیار ہو رہا تھا۔ کہ کہیں وہ آج بھی آفس لیٹ نہ ہو جائے۔

جلدی سے اس نے اپنی کبرڈ سے شرٹ نکالی تھی۔ جو اس کی بہت فیورٹ اور لکی شرٹ تھی۔۔۔ یہ شرٹ مرہانے اسے گفٹ کی تھی۔ جس کو رومان شاہ جب بھی کسی اہم میٹنگ پر جاتا تو پہن کر جاتا تھا۔

اور ہمیشہ کامیاب ہو لوٹتا تھا۔۔۔ مگر بد قسمتی سے آج کا دن بیچارے کے لیے بالکل لکی نہیں تھا۔۔۔ آج اس کی اہم میٹنگ تھی۔ اور وہ اپنی لکی شرٹ پہن کر ہی جانا چاہتا تھا۔ لیکن اس کے دو بٹن ٹوٹے ہوئے تھے۔۔۔ رومان شاہ اپنی شرٹ کو لے کر اپنی ماں کے روم میں جانے لگا تھا۔۔۔

کہ اس کی نظر بیڈ پر آنکھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے میرب پر پڑ گئی۔۔۔ عالم غشی سے تم ہوش میں آگئی ہو تو آنکھوں سے ہاتھ ہٹاؤ۔۔۔ اور میری طرف دیکھو۔۔۔ پہلے آپ کپڑے پہنو۔ لا حول والا قوتہ تم اپنی آنکھوں کا علاج کرواؤ۔

www.kitabnagri.com

تمہاری بنائی تو کافی خراب ہے۔۔۔ میں آپ کی شرٹ کی بات کر رہی ہوں۔۔۔ میرب شر مندہ ہوئی تھی۔۔۔ تو پھر یہ کہو کہ میں شرٹ پہن لوں۔ بے وقوف لڑکی کو اتنا بھی نہیں سمجھ آتا کہ شرٹ اور کپڑے پہننے میں بہت فرق ہوتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اب اگر تمہاری ادائیں ختم ہو گئی ہوں تو آنکھوں سے ہاتھ ہٹاؤ۔۔ شاہ پہلے مجھے یہ بتائیں کہ آپ نے شرٹ پہنی ہے یا نہیں۔۔۔

پہلی بات یہ کہ میں نے شرٹ پہن لی ہے۔ اور دوسری بات یہ کہ اگر میں کہوں کہ نہیں پہنی تو تب بھی تمہیں اٹھ کر میری بات سننی پڑے گی سمجھی تم۔۔

رومان شاہ غصے سے بولا تھا۔ اس کی آواز میرب کے کانوں میں گونجی تو اس نے فوراً سے بھی پہلے اپنے ہاتھ آنکھوں سے ہٹا لیے تھے۔۔۔

Kitab Nagri

میرب نے آنکھوں سے ہاتھ ہٹائے تو رومان شاہ اپنی بلیک کلر کی شرٹ پہنے ہوئے کھڑا تھا اس کے کچھ بٹن بند تھے اور کچھ کھلے ہوئے تھے۔۔ بلو کلر کی جینز کے اوپر اس نے بلیک کلر کی شرٹ پہن رکھی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

بلیک کلر میں اس کا گھورا رنگ 14 ویں کے چاند کی مانند کھل رہا تھا۔ ظالم کا نہاں کر نکھرا نکھرا چہرہ میرب کے دل پر قہر ڈھا رہا تھا۔ رومان شاہ پر نظر پڑتے ہی میرب کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی۔۔

رومان شاہ۔۔۔۔ سنو!!!

میرب۔۔۔۔۔ جی۔۔

رومان شاہ۔۔۔۔۔ پاس آؤ۔۔

میرب۔۔۔۔۔ کیوں؟؟

رومان شاہ۔۔۔۔۔ تمہاری شکل دیکھ کر اپنا دن خراب کرنا ہے۔ اس لیے صبح صبح تمہاری منحوس شکل دیکھنے کے لیے بلا رہا ہوں۔۔۔۔۔ میرب کے کیوں کہنے پر رومان شاہ کا پارا ہائی ہوا تھا۔

رومان شاہ۔۔۔۔۔ بہری ہو کیا۔۔۔۔۔ میں نے کہا کہ میرے پاس آؤ۔ مجھے بات دہرانے کی عادت نہیں ہے۔ وہ میرب پر پوری طرح سے چیخا تھا۔۔۔۔۔ میرب رومان شاہ کی غصے والی دھاڑ سے ڈر کر کانپ گئی تھی۔۔۔۔۔ جلدی سے بیڈ سے نیچے اتری تھی اور ننگے پیر ہی چلتے ہوئے رومان شاہ کے پاس آئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ نے میرب کو بازو سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تھا۔ جس سے میرب اپنا توازن برقرار نہیں رکھ سکی۔۔ اور آکر سیدھی رومان شاہ کے کے سینے سے ٹکرائی تھی۔۔ شاہ میرا ہاتھ چھوڑیں مجھے درد ہو رہا ہے۔۔

رومان شاہ نے اپنے ہاتھ سے میرب کی کلائی کو اس جگہ سے زور سے پکڑ رکھا تھا جہاں سے اس نے اپنی کلائی کاٹ کر خودکشی کرنے کی کوشش کی تھی۔۔ درد سے میرب کی آنکھوں سے آنسوؤں نکل آئے تھے۔۔ نہیں درد سے تھوڑا اور تڑپو۔۔ تمہارے تڑپنے سے مجھے بہت سکون ملتا ہے۔۔ اس نے اپنی گردن ڈیلی نہیں کی تھی۔۔

میرب اپنے دوسرے ہاتھ سے رومان شاہ کا ہاتھ اپنی کلائی سے ہٹانے کی بے ضرر کوشش کر رہی تھی۔۔ وہ اپنا چہرہ اس کے قریب کیے ہوئے اس کے چہرے پر درد کے تاثرات دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔ وہ رو رہی تھی۔۔۔

www.kitabnagri.com

رومان شاہ۔۔۔ جب تم اس طرح سے تڑپتی ہو میرے دل کو بہت سکون ملتا ہے۔۔
میرب۔۔۔۔ اور شاہ جب آپ کو سکون ملتا ہے تو میرب کے دل کو بہت خوشی ہوتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ --- تو پھر یہ خوشی اپنے چہرے پر دکھاؤ --- یہ رونا کس لیے ہے۔ مجھے خوش ہو کر دکھاؤ کیونکہ اس وقت میرے دل کو بہت سکون مل رہا ہے۔ تمہیں اس طرح سے تڑپا کر --- میرب روتے روتے پاگلوں کی طرح ہنسنے لگی تھی جیسے اسے کسی نے بہت فنی جوک سنایا ہو۔ شاہ آپ کو کیا لگتا ہے کہ اس طرح کر کے آپ میرے دل سے اپنی محبت ختم کر لیں گے۔

اس طرح ظلم کر کے تو آپ میری محبت کو اور بھی زیادہ تڑپا کر کندن بنا رہے۔۔۔ شٹ اپ۔۔۔ میرا صبح صبح تمہارے یہ گھٹیا ڈائلاگ سننے کا کوئی موڈ نہیں ہے اس نے میرب کو زور سے بیڈ پر دھکا دیا تھا۔۔۔ میرب کی کلائی پر لگی ہوئی پٹی۔ رومان شاہ کے ہاتھ کی پکڑ سے خون سے گیلی ہوئی تھی۔۔۔ وہ اسے روتا ہوا چھوڑ کر دوسری شرٹ پہن رہا تھا۔۔۔ کیوں رورہی ہے میری جان بہت عشق ہے نا مجھ سے تو ابھی تو میں نے عشق کا دوسرا ڈوز دیا ہے تو کیوں اس طرح سسک کر رورہی ہو۔۔۔ شاہ اس سے اپنے دانتوں کو پیستے ہوئے اپنا ایک پاؤں بیڈ پر رکھ کر ایک ہاتھ سے اس کے جبرے کو زور سے پکڑے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔

پہلا ڈوز دیا تو تم بے ہوش ہو گئی تھی دوسرا ڈوز دیا تو سسک کر رورہی ہو انٹر سٹنگ ویری انٹر سٹنگ اب رات کو تیسرا ڈوز دوں گا اور دیکھتا ہوں اس ایکسپیریمینٹ سے کیا ہوتا ہے

Posted On Kitab Nagri

وہ روم کا ہینڈل گھماتے ہوئے غصے سے روم سے باہر جا چکا تھا۔
رومان شاہ آج جس میٹنگ کے لیے آیا تھا۔ وہ اس کی زندگی کی سب سے بڑی میٹنگ اور ڈیل تھی۔۔ یہ صرف رومان شاہ کے لیے ایک ڈیل یا میٹنگ نہیں تھی۔

یہ وہ خواب تھا جو رومان شاہ کی معصوم آنکھوں نے دیکھا تھا۔۔ آج رومان شاہ وہ کرنے جا رہا تھا۔۔ جس کے لیے اس نے اتنے سالوں میں دن رات محنت کی تھی۔۔۔
آج رومان شاہ آج اس مقام پر پہنچ چکا تھا۔ جس کا اس نے بچپن میں عہد کیا تھا۔ آج اپنے دل پر لگے ہوئے زخموں پر رومان شاہ مرہم لگانے والا تھا۔

وہ زخم جو اس کے اپنوں نے ہی دیے تھے۔۔ رومان شاہ آنکھیں بند کیے ہوئے لیٹا اپنی ماضی کی تلخ یادوں میں جا کر کچھ دفنائے ہوئے ورک پلٹ کر پڑھنے لگا تھا۔۔

یہ رومان شاہ کی زندگی کے وہ تلخ حقیقت سے بھرے ہوئے ورق تھے۔ جن کو پڑھ کر رومان شاہ کی روح تک زخمی ہو جاتی تھی۔۔

○○○○○○○

Posted On Kitab Nagri

(ماضی) رومیوں اپنی ماں اور چھٹی بہن کے ساتھ جب کراچی پہنچا تو وہاں پر جو اس کی ماں کی سہیلی تھی۔۔۔ یہ لوگ ان کے گھر میں رہائش پذیر ہو گئے۔۔ ان کے بھی دو ہی بچے تھے۔۔

ایک بیٹا اور ایک بیٹی ان کے بیٹے کی عمر لگ بھگ رومیوں کے جتنی ہی تھی دونوں ہم اتج تھے۔۔ اور بیٹی کی عمر تقریباً رومیوں سے کوئی دو سال کم تھی۔۔

ہفتہ دس دن تو ان لوگوں کا رویہ رومیوں اور اس کی ماں کے ساتھ کافی اچھا رہا تھا۔۔ مگر اس کے بعد رومیوں کی ماں کی سہیلی جس کا نام سلمہ بیگم تھا۔ اس کے اصلی رنگ نظر آنے لگے تھے۔

سیما تم سارا دن فارغ رہ رہ کر بور ہو جاتی ہو۔ تم گھر کا کچھ کام ہی کر لیا کرو۔۔ سلمہ رومیوں کی ماں سے کوڑ وڑ میں یہ کہہ رہی تھی۔ کہ اب اسے گھر کے کام میں ہاتھ بڑھانا چاہیے۔۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن امی تو بیمار رہتی ہیں آنٹی ان سے تو کام نہیں ہو گا۔۔ رومیوں بیٹا تم چپ کرو میں کام کر لوں گی اب اتنی بھی بیمار نہیں ہوں۔۔ رومیوں کی ماں نے رومیوں کو اس لیے چپ کروادیا تھا کیونکہ وہ سلمہ بیگم کے تیور پہلے ہی سمجھ چکی تھی۔

اب سلمہ بیگم اکثر گھر کا کام رومیوں کی ماں سے کروانے لگی تھی۔۔ جو کہ رومیوں کو بالکل اچھا نہیں لگتا تھا۔۔ ایک تو رومیوں کی ماں ویسے بھی بیمار رہتی تھی۔۔

اوپر سے گھر کے سارے کام کر کے وہ اور بھی نڈھال ہو جاتی تھی۔۔ امی آپ ان کے گھر کام نہیں کیا کریں۔ مجھے بالکل اچھا نہیں لگتا تھا۔ امی آپ یوں نوکروں کی طرح سارے گھر کا کام کرتی ہیں۔۔

رومیوں اپنی سارے دن کی تھکی ہوئی اپنی ماں کی گود میں سر رکھے ہوئے۔ بڑی محبت سے اپنی ماں کا ہاتھ چوم رہا تھا۔۔۔ رومیوں بیٹا گھر کے کام کرنے سے انسان نو کر تھوڑا بن جاتا ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اب ہم لوگ یہاں پر رہتے ہیں تو ہمیں بھی گھر والوں کی طرح کام کرنا چاہیے۔ رومیوں کی ماں رومیو کے ذہن میں سلمہ کے لیے کسی بھی طرح کا فتور نہیں بھرنا چاہتی تھی۔۔

امی شاید آپ کو سمجھ نہیں آتی۔ یا آپ سمجھنا ہی نہیں چاہتی۔۔ سلمہ آنٹی آپ سے گھر کے لوگوں کی طرح نہیں بلکہ نوکروں کی طرح کام کر داتی ہیں۔۔

میں بچہ نہیں ہوں جو مجھے سمجھ نہیں آتی۔ رومیوں غصے سے اپنی ماں کی گود میں سے سر اٹھا کر بیٹھ گیا تھا۔ رومیوں بیٹا اگر ایسا ہے بھی تو۔

ہمارے پاس کوئی اور حل ہے۔۔ ان کے گھر میں سر چھپانے کے لیے ہمیں چھت ملی ہوئی ہے۔ تو اگر بدلے میں۔ میں گھر کا کام کر دیتی ہوں تو اس میں کیا غلط ہے۔

امی آپ یہ کہہ کر مجھے چپ کر دیتی ہیں۔ بس ایک بار میرے اگیزام ہو لینے دیں۔ اس کے بعد میں کرائے پر گھر لے لوں گا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور آپ لوگوں کو لے کر وہاں پر شفٹ ہو جاؤں گا۔ مگر رومیوں بیٹا گھر کا خرچہ کہاں سے چلے گا۔۔ میں کہیں پارٹ ٹائم جاب کر لوں گا۔ رومیوں ایک غیرت مند بیٹا تھا جو اپنی ماں اور بہن کو بہترین زندگی دینے کے لیے کچھ بھی کرنے کے لیے تیار تھا۔

رومیوں کی عمر کے لڑکے اپنی اوارہ گردیوں میں مصروف رہتے ہیں مگر رومیوں بالکل اپنی عمر کے برعکس تھا۔۔

وقت کی تلخیوں نے رومیوں سے اس کا بچپن تک چھین لیا تھا۔ ٹھیک ہے ایگزام ہو لینے دو اس کے بعد سوچتے ہیں کہ کیا کرنا ہے۔۔ رومیو کی ماں نے ایک ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے کہا تھا۔۔

رومیو آج کالج سے واپس تھوڑا جلدی آگیا تھا۔ آج باہر گھر برسسا دینے والی گرمی تھی۔ سورج پورے عروج پر اپنی آگ برسا رہا تھا۔۔

رومیوں سیدھا اپنی ماں کو ڈھونڈتا ہوا کچن کی طرف آگیا تھا۔ جہاں پر اس کی ماں برتنوں کا ڈھیر سنک میں رکھے ہوئے دھورہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

کچن میں اتنی گرمی تھی کہ کھڑے ہوئے انسان کا سانس رک جائے۔۔ کچن میں رکھے ہوئے چاروں چلوں پر پکنے کے لیے الگ الگ طرح کے کھانے رکھے ہوئے تھے۔۔

جن کی اڑتی ہوئی بھانپ سے کچن کا ٹمپرچر اور بھی گرم تھا۔ اور اسی گرمی میں کھڑی ہوئی رومیوں کی ماں پسینے سے بھیگی ہوئی بار بار اپنے ماتھے سے پسینہ صاف کر رہی تھی۔۔

مگر پھر بھی وہ شکر گزار عورت منہ سے اف تک نہیں کر رہی تھی۔ اور اپنے دھیان میں کھڑی برتن دھور ہی تھی۔ کہ جب رومیو اپنی ماں کے پاس جا کر کھڑا ہوا۔

اور اپنی ماں کی حالت دیکھ کر بے اختیار رومیوں کی آنکھوں میں پانی بھر آیا تھا۔۔ رومیو کی ماں نے پاس کھڑے ہوئے رومیوں کی طرف آنکھیں اٹھا کر بڑی محبت سے دیکھا تھا۔۔

آگیا میرا بیٹا رومیوں کی ماں نے ماتھا چوم کر سر پر پیار دیا۔۔ تم کچن میں کیوں آئے ہو یہاں پر بہت گرمی ہے کمرے جاؤ۔ میں تمہارے لیے پانی لے کر آتی ہوں۔۔۔

صدقے جائیں اس ماں کی محبت پر جو خود کچن میں گرمی میں کھڑے ہوئے برتن دھور ہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

مگر اسے اپنے بیٹے کا ایک سیکنڈ بھی گرمی میں کھڑا ہونا گوارا نہیں تھا۔۔۔ رومیوں اس وقت اپنی ماں سے کچھ بھی نہیں کہنا چاہتا تھا۔۔۔

کیونکہ نہ تو انہوں نے کچھ سننا تھا اور نہ ہی رومیوں اپنے آنسوؤں اپنی ماں کو دکھا کر ان کی دل آزاری کرنا چاہتا تھا۔۔

اس لیے چپ چاپ کچن سے نکل کر کمرے کی طرف چل پڑا۔۔۔ رومیوں جب کمرے میں پہنچا تو سامنے کا منظر دیکھ کر رومیوں کی دماغ کی نسیں غصے سے پھٹنے لگی تھی۔۔۔

سامنے صوفے پر بیٹھا ہوا سلمہ کا بیٹا جو رومیوں کا ہم عمر تھا۔ وہ رومیوں کی بہن کو حراساں کر رہا تھا۔

-- رومیوں کی بہن اس سے 12 سال چھوٹی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

اس وقت اس کی عمر سات سال تھی سلمہ کا بیٹا رومیوں کی بہن کو حراساں کر رہا تھا۔ اور وہ سات سال کی معصوم چھوٹی سی بچی سسکیاں لے کر رو رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

رومیو چیل کی طرح اڑتا ہوا اس کی طرف آیا تھا۔ رومیوں نے جا کر اس کے گریبان سے پکڑ کر اسے زمین پر پٹخ دیا تھا۔

گھٹیا انسان بے غیرت تجھے شرم نہیں آئی ایک معصوم بچی کے ساتھ اس طرح کی حرکت کرتے ہوئے۔ رومیوں سلمہ کے بیٹے کو گریبان سے پکڑ کر زمین پر پٹخنے کے بعد اب اس کے سینے پر بیٹھا ہوا اس کا گلا دبا رہا تھا۔

گھر میں رومیوں کی چیخ و پکار والی آوازیں سن کر سلمہ بیگم اور رومیوں کی ماں بھاگ کر کمرے کی طرف آئی تھی۔ سامنے رومیوں سلمہ کے بیٹے کو زمین پر لٹائے ہوئے اس کے اوپر چڑھ کر اس کا گلا دبا رہا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سلمہ اپنے بیٹے کا یہ حال دیکھ کر چیختے ہوئے پاس آئی تھی۔ اور رومیوں کو اپنے ہاتھوں سے کھینچ کر پیچھے کرنے لگی۔ کمینے چھوڑ میرے بیٹے کو تم لوگوں کو گھر رکھنے کا یہ صلہ دیا ہے تم لوگوں نے۔

Posted On Kitab Nagri

میری اچھائی کے بدلے تم۔ میرے بیٹے کی جان لینے پر تلے ہو۔۔ سیما تم کھڑی کوئی کیا دیکھ رہی ہو۔۔
رو کو اپنے اس پاگل بیٹے کو۔۔ رومیوں سلمہ کے بیٹے کا گلا چھوڑنے کے لیے تیار نہیں تھا۔۔

رومیوں کا غصے سے خون کھول رہا تھا وہ اس وقت اتنے غصے میں تھا کہ اس کا دل کر رہا تھا کہ آج وہ اس
کی جان لے کر ہی چھوڑ گا۔۔

اس لیے سلمہ رومیوں کی ماں کو غصے سے دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ کہ اپنے بیٹے کو بولو میرے بیٹے کو
چھوڑ دے۔۔

رومیو چھوڑو اس کو کیا پاگل ہو گئے۔ ہو رومیو چھوڑو اس کی ماں رومیوں کو کھینچ کر سلمہ کے بیٹے کو اس
سے چھڑو رہی تھی۔۔۔ مگر جب رومیوں نے اس کے بیٹے کو نہیں چھوڑا تو۔ رومیوں کی ماں نے غصے
سے رومیوں کے منہ پر ایک زوردار تھپڑ مارا تھا۔۔

رومیوں نے سلمہ کے بیٹے کی گردن پر اپنی گرفت ڈھیلی کرتے ہوئے۔ اسے چھوڑ کر اپنی ماں کی طرف
دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

رومیوں کی آنکھیں غصے سے لال ہو رہی تھی رومیوں کی آنکھیں اس وقت سلمہ کے بیٹے کو دیکھ کر انگارے برسا رہی تھی۔۔

امی آپ کو پتہ ہے کہ۔ اس گھٹیا انسان نے کیا کیا ہے۔۔ رومیو اپنی ماں کی طرف دیکھ کر چیختا ہوا بول رہا تھا۔ مجھے بتاؤ کیا کیا ہے میرے بیٹے نے جو تم جانوروں کی طرح میرے بیٹے کو مار رہے تھے۔۔

سلمہ بیگم نے آگے بڑھ کر رومیوں کو گریبان سے پکڑتے ہوئے کہا۔۔ آپ کے اس گھٹیا بیٹے نے میری بہن کے ساتھ بد تمیزی کرنے کی کوشش کی ہے۔

رومیو چلایا تھا۔۔ اپنی بکو اس بند کرو میرا بیٹا ایسا کبھی نہیں کر سکتا۔۔ سلمہ نے اپنا ہاتھ رومیوں کے منہ پر تھپڑ مارنے کے لیے اٹھایا تھا۔۔ خبردار جو مجھ پر ہاتھ اٹھانے کی کوشش بھی کی تو۔۔

اگر یہی ہاتھ اپنے بیٹے کی تربیت کے لیے اٹھایا ہوتا تو آج آپ کا یہ گھٹیا بیٹا اتنی گھٹیا حرکت نہیں کرتا۔۔ رومیوں نے سلمہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ سے پکڑ کر تھپڑ مارنے سے روک لیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

دفع ہو جاؤ میرے گھر سے۔ بہت اچھا صلہ دیا ہے تم لوگوں نے میری اچھائی کا سلمہ بیگم رومیوں کی ماں کی طرف دیکھ کر طانہ مار رہی تھی۔۔۔ جارہے ہیں ہمیں بھی ایسی پر رکنے کا کوئی شوق نہیں ہے۔۔۔ جہاں پر کسی کی عزت یو پامال کیا جائے۔۔۔ اور رہی ہے آپ کے اس گھٹیا بیٹے کی بات تو۔ اس کو تو زندگی میں ایک بار میں دوبارہ میں ضرور ملوں گا۔۔۔

میں اتنی آسانی سے اپنی بہن کی توہین نہ بھولوں گا اور نہ اس گھٹیا انسان کو بھولنے دوں گا۔۔۔ رومان شاہ نے انگلی اٹھا کر اس کے بیٹے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ رومیو کا غصے والا جلالی روپ دیکھ کر سلمہ کا بیٹا تو کمرے سے دفع ہو چکا تھا۔

Kitab Nagri

ہاں ہاں دیکھ لینا میرے بیٹے کو پہلے اپنی ماں اور بہن کی ضرورتیں تو پوری کر لو۔۔۔ اوقات تو اپنی ماں اور بہن کو لے کر کہیں رہنے تک کی نہیں ہے۔۔۔ روٹی تک تو ان کی پوری تم کر نہیں سکتے۔۔۔ ہمارے ٹکڑوں پر پل کر ہمیں ہی آنکھیں دکھا رہے ہو۔۔۔ سلمہ بیگم نے بہت کڑوے الفاظوں سے رومیوں کی توہین کی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

رومیوں کی ماں۔ رومیو کا غصہ دیکھ کر بہت ڈری ہوئی تھی۔۔ کیونکہ رومیوں کو اتنے غصے میں آج پہلی بار اس کی ماں نے دیکھا تھا۔۔

رومیوں کی آنکھوں میں اس وقت خون اتر اہوا تھا۔ چلیں امی آپ میرے ساتھ۔ رومیوں بنا اپنی ماں کی اجازت لیے۔ اپنی ماں پر اپنا حکم صادر کر رہا تھا۔۔

اس کی ماں چپ چاپ اس کے ساتھ چل دی تھی۔ کیونکہ اس وقت اس کا بیٹا غلط نہیں تھا۔۔

رومیو اسی وقت اپنی ماں اور اپنی سات سالہ بہن کو گود میں اٹھائے ہوئے۔ سلمہ کے گھر سے نکل آیا تھا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بنایہ سوچے سمجھے کہ وہ کیا کرے گا کہاں رہے گا۔ اس نے اپنی ماں سے اپنی بہن کے زیورات میں کچھ اور زیور مانگے تھے۔۔

رومیو نے اس میں سے صرف ایک نیکلس اٹھایا۔۔ اور اپنی ماں اور بہن کو ساتھ لیے ہوئے۔ جا کر اسے بازار میں سیل کر دیا۔ نیکلس خالص سونے کا تھا اسی لیے اس کی اچھی خاصی قیمت مل گئی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور انہی پیسوں سے رومیوں نے رینٹ پر ایک گھر لیا۔ جو ایک کمرے پر مشتمل تھا۔ اس میں چھوٹا سا بچہ اور ایک واش روم تھا۔ زندگی گزارنے کے لیے فحال کافی تھا۔ اس گھر کے اندر اس نے اپنی ماں کو اور بہن کو باحفاظت چھوڑا اور ان کے لیے کھانے کا انتظام کرنے چلا گیا۔ اس کے

بعد رومیوں نے بہت کڑا ہی وقت گزارا۔

رومیوں نے جاب ڈھونڈنے کی بہت کوشش کی۔ مگر رومیوں کی تعلیم اس وقت کافی کم تھی۔ وہ اس وقت سیکنڈ ایئر کاسٹوڈنٹ تھا۔ تو اس لیے کوئی بھی اچھی جاب اسے نہیں مل رہی تھی۔

Kitab Nagri

مگر اسے اس وقت اپنی ماں اور بہن کا خرچہ اٹھانے کے لیے کچھ نہ کچھ کام کرنے کی بہت ضرورت تھی۔

کیونکہ اسے اپنی ماں اور بہن کو ایک باعزت زندگی دینی تھی۔ سلمہ کے گھر سے نکلتے ہوئے رومیوں نے عہد کر لیا تھا۔ کہ وہ اپنی بہن کے معاملے میں کسی پر بھی بھروسہ نہیں کرے گا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنی بہن کو ہر گھٹیا نظر سے بچا کر رکھے گا۔ اس نے اپنے دل سے عہد کیا تھا کہ اگر گرم ہوا بھی چلے گی تو اسے اس کی بہن تک پہنچنے کے لیے پہلے رومیوں سے ہو کر گزرنا پڑے گا۔

رومیوں کو جب کوئی کام نہیں ملا تو اس نے پڑھائی کے بعد پارٹ ٹائم میں ایک ہوٹل پر کام کرنا شروع کر دیا۔

جہاں سے وہ اپنے گھر کا خرچہ اٹھانے کے قابل تو ہو گیا مگر ہوٹل کا مالک بڑا ہی گھٹیا انسان تھا۔ وہ بہت ہی بد تمیزی والی زبان استعمال کرتا۔ اور گاہکوں کے سامنے ہمیشہ رومیوں کو ذلیل کرتا رہتا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مگر رومیو سب کچھ چپ چاپ برداشت کرتا تھا۔ کیونکہ وہ یہ کام چھوڑ کر نہیں جانا چاہتا تھا۔ اس نے اپنے دل میں یہ عہد کر لیا تھا۔ کہ جو بھی دنیا کی سختیاں ہیں۔ وہ رومیوں خود برداشت کرے گا اپنی ماں اور بہن کو ایک باحفاظت زندگی دے گا۔ اپنی پڑھائی پوری کرنے کے بعد۔

Posted On Kitab Nagri

رومیوں نے اپنی ماں سے باقی کے زیورات بھی لے لیے اور ان زیورات بیچ کر۔ اپنا ایک چھوٹا سا کاروبار شروع کیا جس کو رومیوں نے اپنی محنت اور لگن سے دن دو گنا اور رات چو گنا بنا لیا تھا۔

رومیوں نے اپنی راتوں کی نیندیں حرام کر لی تھیں۔۔۔ نارومیوں کو دن میں سکون تھا۔۔۔ اور نہ راتوں کو آرام۔ ساری ساری رات جاگ کر رومیوں اپنے پروجیکٹ تیار کرتا تھا۔۔۔ اور مختلف فیکٹریز اور کارخانوں سے آرڈرز لے کر اپنی ایک چھوٹے سے کارخانے میں کپڑا تیار کروایا کرتا۔۔۔ شروع شروع میں وہ یہ کام بہت ہی کم قیمت پر کرتا تھا۔ جس کی وجہ سے اسے آرڈر بہت آسانی سے مل جایا کرتے تھے۔ لیکن اس کی محنت اور معیاری کام کی وجہ سے آہستہ آہستہ اس کے کام کی ڈیمانڈ بڑھنا شروع ہو گئی۔۔۔

رومیوں نے اپنی راتوں کی نیند حرام کر کے اپنے آرڈرز ٹائم پر دیا کرتا تھا۔ اسی لیے لوگ اس سے کام کروانے میں انٹر سٹڈ ہونے لگے۔۔۔

رومیوں نے دن رات اتنی محنت کی تھی۔ کہ کل کارومیوں آج کارومان شاہ بن چکا تھا۔۔۔ آج وہ بزنس کی ان اونچائیوں پر تھا۔ جہاں پر جانے کے لیے لوگ پوری زندگی لگا دیتے ہیں۔ مگر پھر بھی وہ پہنچ نہیں پاتے۔۔۔ مگر رومان شاہ نے ان بلندیوں کو بہت چھوٹی عمر میں ہی عبور کر لیا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

کل کارومیوں لائن میں کھڑا ہو کر گھنٹوں لوگوں کے دفاتر کے آگے ملنے کے لیے۔ ایک آرڈر لینے کے لیے کھڑا رہتا تھا۔

مگر آج کے رومان شاہ سے ملنے کے لیے لوگ مہینوں نہیں سالوں انتظار کرتے تھے۔ رومان شاہ کا ایک سائن لینے کے لیے۔ لوگ کئی کئی دن انتظار کرتے اس سے ڈیل کرنے کے لیے لوگ ترستے تھے۔۔ کل جس رومیوں کو کوئی منہ نہیں لگاتا تھا۔۔

آج لوگ رومان شاہ سے ملنے کے لیے ترستے تھے۔۔ کل کارومیوں جس کے منہ پر بڑی آسانی سے تھپڑ مار دیا جاتا تھا۔

Kitab Nagri

آج کارومان شاہ ان تھپڑوں کو اپنے سینے کے اندر دفنائے ہوئے فولاد بن چکا تھا۔۔ آج رومان شاہ وہ آگ تھا۔ جس کے نزدیک آنے والا ہر دشمن چل کر بھسم ہو جاتا۔۔

آج کے رومان شاہ کی اتنی پہنچ تھی کہ بڑی بڑی ہستیاں جھک کر رومان شاہ کو سلام کرتی تھی۔ کل جس رومیوں کو کوئی پاس بٹھانا گوارا نہیں کرتا تھا۔ آج کے رومان شاہ کی پہنچ کمشنر اور آئی جی تک تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

کل جس رومیوں کو اس کے ہی حق سے بے دخل کر کے۔ اس کے گھر سے نکال دیا گیا تھا۔ اور وہ لاوارثوں کی طرح لوگوں کے گھر رہنے پر مجبور ہو گیا تھا۔
آج اسی رومیوں کا بزنس۔

رومان شاہ بن 10 ملکوں کے اندر پھیلا ہوا تھا۔ رومیوں کا اصل نام رومان شاہ تھا۔ مگر اس کے بابا تبریز علی شاہ اسے پیار سے رومیوں کہہ کر بلایا کرتے تھے اسی لیے اس کا نام رومیوں ہی مشہور ہو گیا۔ مگر جب اس نے بزنس کی دنیا میں اپنا قدم رکھا تو اس نے اپنے اصل نام کو ہی اجاگر کیا تھا۔

رومان شاہ کا باہر کے ممالک میں پھیلا ہوا بزنس بہت ہی زبردست جا رہا تھا۔ جس کی وجہ سے باہر کے ممالک میں اس کے اتنے اچھے تعلقات تھے۔ کہ وہ یہاں پر بیٹھے بیٹھے کسی کا بھی کام تمام کروا سکتا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

جس رومیوں کو غریب اور نوکر کہہ کر مہک نے دھتکار دیا تھا۔ آج وہ رومان شاہ بن کر لڑکیوں کا کرش بن چکا تھا۔ آج کا رومان شاہ جہاں سے بھی گزرتا تھا۔ لوگ اسے ایک نظر دیکھے بنا نہیں رہ سکتے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

کل جس رومیوں کو اس کے تایا اور چچا نے اس کی ہی جائیداد سے بے دخل کر کے نکال دیا تھا۔۔ آج رومان شاہ کے پاس اتنی دولت اور جائیداد تھی۔ کہ وہ چاہتا تو ان کا سب کچھ خرید سکتا تھا۔

وقت بدلتے دیر نہیں لگتی۔۔ یہ کہاوت رومیوں کا رومان شاہ تک بننے کا سفر دیکھ کر سچ ثابت ہو گئی تھی۔۔ رومان شاہ ابھی پتہ نہیں کتنی دیر تک اپنے ماضی کی تلخ یادوں کو یاد کرتا ہوا آنکھیں بند کیے رہتا۔۔ لیکن رومان شاہ کے سیکرٹری دلاور نے آکر اسے بتایا تھا کہ اسے ملنے اویس شاہ آیا ہے۔۔ سر اویس شاہ آپ سے ملنے کے لیے پچھلے دس دن سے لگاتار آرہا ہے۔۔ سر میری اوقات تو نہیں ہے پوچھنے کی لیکن میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ ان سے کیوں نہیں ملنا چاہتے۔۔ رومان شاہ کے سیکرٹری دلاور کو جاننے کا بہت تجسس ہو رہا تھا۔۔

Kitab Nagri

دلاور پہلی بات تو یہ کہ آج کے بعد کبھی یہ مت کہنا کہ تمہاری اوقات نہیں ہے۔ انسان اپنی اوقات خود بناتا ہے رومان شاہ کو دلاور کا یہ کہنا رومیوں کی یاد دلا گیا تھا۔

اور رہی بات اویس شاہ سے نہ ملنے کی تو اس سے بہت سارے حساب کتاب رکھنے ہیں جس کی وجہ سے وہ ابھی تک میری ملاقات کا اہل نہیں ہے۔۔

oooooooo

Posted On Kitab Nagri

مرہا گہری نیند میں سوئی ہوئی تھی۔۔ اس نے لائٹ سوٹ پہن رکھا تھا۔۔ سلک کی ایک پلین لوز فراک کو اس نے نائٹ سوٹ کا نام دے رکھا تھا۔۔

وہ زیادہ تر سوتے ہوئے اسی طرح کے کیجول سی سلک کے فراک پہنا کرتی تھی۔۔ آج بھی وہ بلیک کلر کی لوز سلک کی فراک پہنے ہوئے گہری نیند میں سو رہی تھی۔۔ کھلے بال اس کے آدھے چہرے کو ڈھانپے ہوئے تھے۔ اس کا خوبصورت چہرہ بالوں میں چھپا ہوا ایسا منظر پیش کر رہا تھا۔۔ جیسے چمکتا ہوا چاند کالے بادلوں میں چھپا ہو۔

سردی کی راتیں تھی تو مرہا کو سردی تو ضرورت سے کچھ زیادہ ہی لگتی تھی۔ اس لیے وہ اپنے بستر میں دبک کر سوئی ہوئی تھی۔۔

عام روٹین میں تو مرہا اپنا منہ کمبل کے اندر گھسا کر ہی سوتی تھی۔۔ لیکن جب گہری نیند میں ہو جاتی تو مرہا کو اکثر اپنے کمبل کا کوئی اتہ پتہ نہیں رہتا تھا۔

اکثر مرہا کی امی عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد مرہا کے روم کا چکر ضرور لگایا کرتی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

کیونکہ مرہابی بی کو سوتے ہوئے کمبل لینے کا ہوش نہیں رہتا تھا۔ اکثر وہ اسی طرح سے ٹھنڈ لگوا لیا کرتی تھی۔۔

سوتے ہوئے کمبل فرش پر گر جاتا اور مرہابی بی ساری رات گہری نیند میں بستر پر ویسے ہی پڑی رہتی تھی۔۔ اور صبح اٹھ کر میڈم کاناک اور گلاسردی سے بند ہو جاتا تھا۔۔ اس لیے مرہابی امی عشاء کی نماز کے بعد اپنی تسلی کے لیے ایک بار آکر ضرور مرہا کہ روم کا چکر لگا کر اس کا کمبل اچھی طرح سے سیٹ کر کے جایا کرتی تھی۔

اور اگر مرہابی بی جاگ رہی ہوتی تو پھر اس کی امی اسے تاکید کر کے جاتی کہ مرہا سوتے ہوئے اپنے کمبل کا خیال رکھنا سردی مت لگوا لینا۔۔ جس کا مرہا ہمیشہ یہی جواب دیتی کہ امی جان میں تو اپنے کمبل کا خیال رکھتی ہوں پتہ نہیں کیسے گر جاتا ہے۔۔
www.kitabnagri.com

اور مرہابی امی اکثر ہنستے ہوئے کہا کرتی تھی کہ مرہا مجھے لگتا ہے تمہارے کمبل کو پاؤں لگے ہوئے ہیں جن سے چل کر کمبل فرش پر آ جاتا ہے۔۔

آج مرہا کا کوئی ٹیسٹ نہیں تھا۔ تو اس لیے مرہا ٹائم سے ہی عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد اپنے کمبل میں گھس کر سو چکی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس بات سے بے خبر کہ کوئی اس کی نیند میں خلل ڈالنے والا ہے۔۔ شاہ میر پچھلے دس منٹ سے مرہا کے پاس بیڈ پر بیٹھا ہوا اس کے معصوم چہرے کو دیکھ رہا تھا۔

اس کے چہرے پر بچوں سی معصومیت اور پاکیزگی تھی۔۔ مرہا کے چہرے پر اتنی معصومیت اور پاکیزگی کی وجہ اس کا بھائی رومان شاہ تھا۔۔ جس نے اس حادثے کے بعد اپنی بہن کو ہر بری نظر سے بچا کر رکھا تھا۔۔

وہ اپنی بہن کے معاملے میں کسی پر بھی بھروسہ نہیں کرتا تھا۔۔ ہر جگہ سایہ بن کر وہ مرہا کے ساتھ رہتا تھا۔

مرہا کو ہر جگہ جانے کی اجازت نہیں تھی اس لیے مرہا دنیاداری سے بہت دور اور بہت معصوم تھی۔۔ اور اس کی یہی معصومیت شاہ میر کے دل میں گھر کر گئی تھی۔۔ شاہ میر مرہا کے پاس لیٹنے والے انداز سے بیٹھا ہوا تھا۔ وہ بیڈ پے دونوں پاؤں لٹکائے اپنی کہنی کے سہارے بیٹھا ہوا بہت ہی گہری نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

وہ مرہا بڑی محبت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔ کہ مرہا نے گہری نیند میں ہی کروٹ اس کی طرف لیتے ہوئے اپنا ہاتھ اس کی کمر میں ڈال کر۔ اپنا منہ اس کے سینے میں منہ چھپا لیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مرہا گہری نیند میں تھی۔ اس لیے اسے تو کچھ نہیں پتہ تھا۔۔ مگر شاہ میر کا دل 100 کی سپیڈ پکڑ چکا تھا۔۔

اے سی پی شامیر جس کے ڈر سے دشمنوں کے دل سو کی سپیڈ سے دھڑکتے تھے۔۔ اس وقت بیچارہ خود کسی مجرم کی طرح اپنی سانسیں روکے ہوئے لٹاتا تھا۔

بیوی اتنا ظالم مت کرو اپنے بیچارے شوہر پر۔ میں بس تمہیں پاس سے دیکھنے اور اور اپنی ملکیت کو محسوس کرنے کے لیے آیا تھا۔۔

مگر تم اتنا قریب آ کر میرے صبر کا امتحان مت لو۔۔ اے سی پی کو تمہارا معصوم حسن بہکا رہا ہے۔۔ شاہ میر نے مرہا کے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔

جس سے مرہا کی نیند سے آنکھ کھل گئی تھی۔۔

اور شامیر کو خود کے اتنا نزدیک دیکھ کر وہ گھبرا کر اٹھنے لگی تھی۔۔ کہ شاہ میر اپنا ہاتھ اس کے اوپر سے کر اس کرتا ہوا۔ اسے اٹھنے سے روک گیا تھا۔۔

آپ آپ یہاں پر کیا کر رہے ہیں۔ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے شاہ میر کو خود کے اتنے قریب دیکھ کر سمٹی ہوئی اٹک اٹک کر صرف اتنا ہی بول پائی۔۔

Posted On Kitab Nagri

آیا تو آپ سے ملنے تھا۔ آپ کو دیکھنے کا بہت دل کر رہا تھا۔ مگر اے سی پی کے جان مجھے تو تمہارے ارادے اس سے کہیں زیادہ بھی لگ رہے ہیں۔۔

شاہ میر نے آنکھ مارتے ہوئے مرہا کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے خود کے اور قریب کر لیا تھا۔۔ پلیز جائیں یہاں سے اگر بھائی نے دیکھ لیا تو وہ میری جان لے لیں گے۔ اور بچیں گے آپ بھی نہیں بھائی کے ہاتھ سے۔۔

مرہا اپنے بھائی سے ڈرتی ہوئی خود تو ڈر رہی تھی۔۔ ساتھ میں اے سی بھی شامیر کو بھی دھمکی دے کر ڈر رہی تھی۔۔

Kitab Nagri

پہلی بات تو رات کے اس پہر تمہارا بھائی گدھے گھوڑے بیچ کر سو رہا ہو گا۔۔ اور دوسری بات میں سکیورٹی کا بہت خیال رکھتے ہوئے تمہارے کمرے تک پہنچا ہوں۔۔

اس لیے تم پریشان نہیں ہو ایک پولیس والا ہوں مجھے گھات لگانا بہت اچھی طرح سے آتا ہے۔۔ اور تیسری بات میں تمہارے بھائی سے ڈرتا نہیں ہوں۔ اگر دیکھ لے کا تو دیکھ لے اپنی بیوی سے ملنے آیا ہوں۔ قانونی اور اسلامی طور پر تم میری ہو

Posted On Kitab Nagri

اور تم سے ملنے کی پوری اتھارٹی ہے میرے پاس۔۔ اس لیے اب جب تک میں یہاں پر ہوں۔
تمہارے منہ پر تمہارے بھائی کا نام نہیں آنا چاہیے۔۔ ہر وقت ہمارے درمیان اپنے بھائی کو گھسنا
ضروری نہیں ہے۔۔

وہ مرہا کے ہونٹوں پر انگلی رکھتے ہوئے فل سٹاپ لگا چکا تھا۔۔ مرہا شاہ میر کو اپنے اتنے نزدیک پا کر اپنے
دل کی دھڑکنوں کو قابو نہیں کر پا رہی تھی۔۔ شاہ میر کے جسم سے اڑتی ہوئی مردانہ پرفیوم کی مہک
مرہا کو ایک انجانے سے احساس سے دوچار کر رہی تھی۔۔
اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

پلیز چلے جائیں مجھے۔۔۔ پتہ ہے کہ تمہیں تمہارے بھائی سے بہت ڈر لگتا ہے مگر کہا ہے ناکہ اپنے بھائی کا نام اس وقت میرے سامنے نہیں لینا۔ شامیر نے میرا کی بات کو کاٹتے ہوئے کہا تھا۔

۔ میں اس بھائی کی بات نہیں کر رہی تھی۔ مجھے آپ سے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔ وہ بچوں کی طرح کانپتے ہونٹوں کے ساتھ آنسوؤں بہانہ شروع ہو چکی تھی۔۔۔
تمہیں مجھ سے ڈر کیوں لگ رہا ہے میں کوئی جن ہوں۔۔۔ شامیر نے مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ اس کی گال پر رکھ کر اپنا چہرہ اس کے بہت قریب کر کے کہا تھا۔

www.kitabnagri.com

شامیر کا چہرہ اپنے اتنا نزدیک آتے ہوئے دیکھ کر مرہانے اپنی آنکھیں جلدی سے بند کر لی تھیں۔۔۔ شاہ میر کے انابی لب مسکرا رہے تھے۔۔۔ مائی بیوٹی فل وائف تھوڑی دیر کے لیے اپنی آنکھیں کھول کر میری طرف دیکھیں۔

Posted On Kitab Nagri

تمہارا شوہر اتنی دور سے صرف تمہارا دیدار کرنے کے لیے آیا ہے۔۔

مت کرا تنا غرور

صورت پہ اے حسینہ

تیری صورت پہ نہیں

ہم تو تیری سادگی پہ

مرتے ہیں۔

شامیر اس سونگ کو ہلکے سے گنگنایا تو میرا ہلکا سا مسکرائی تھی۔۔

شاہ میر۔۔۔ ہنس کیوں رہی ہو۔

مرہا۔۔۔۔ کچھ نہیں وہ شرماتے ہوئے اپنا منہ دوسری طرف کرنے لگی تھی۔

شاہ میر۔۔۔ پہلے بتاؤ کہ کیوں ہنس رہی تھی شامیر نے اپنا ہاتھ مرہا کے گال پر رکھ کر اس کے منہ کا رخ

اپنی طرف کر لیا تھا۔۔۔

مرہا۔۔۔ آپ سونگ گنگنائے تھے اس لیے۔

شاہ میر۔۔۔ کیوں میری آواز اچھی نہیں ہے۔

مرہا۔۔۔ اچھی ہے

Posted On Kitab Nagri

شاہ میر --- تو پھر کیوں ہنسی تھی۔

مرہا۔۔۔ پولیس والا گانا گارہا تھا اس لیے مجھے ہنسی آگئی۔۔

شاہ میر --- کیوں پولیس والا گانا نہیں گا سکتا۔

مرہا۔۔۔ مجھے کیا پتا میں کون سا کبھی پولیس والوں سے ملی ہوں۔۔ مگر میں نے موویز میں دیکھا ہے کہ پولیس والے بہت اکڑ اور سڑو ہوتے ہیں۔۔ وہ ہنستے ہوئے بول رہی تھی۔۔

شاہ میر --- اب تم موویز میں نقلی پولیس والوں کو دیکھنا چھوڑ کر۔۔ اپنے اصلی پولیس والے کے بارے میں رائے قائم کرو۔ کہ تمہارا اصلی پولیس والا کیسا ہے۔۔ وہ مرہا کی باتوں سے شوخ ہوتا ہوا پوچھ رہا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

مرہا۔۔۔ مجھے نہیں پتہ آپ جائیں یہاں سے۔۔ مرہا شاہ میر کی نظروں اور اس کی قربت سے گھبرا کر اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس کو پیچھے کر رہی تھی۔۔ یہ سوچے بنا کہ اس کی ننھی سی جان ایک ہٹے کٹے پولیس والے کو پیچھے نہیں دھکیل سکتی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مرہا۔۔۔۔۔ پیچھے ہٹیں کتنے بڑے سائنڈ ہیں آپ۔۔ مرہا کے پورے زور سے دھکیلنے پر بھی شاہ میر اپنی جگہ سے ہاف انچ بھی پیچھے نہیں ہوا تو مرہا کو غصہ آگیا تھا۔

شاہ میر۔۔۔ ہا ہا ہا وہ کھکھلا کر قہقہہ لگا کر ہوا ہنسا تھا۔۔۔ اے سی پی کی جان اس سائنڈ کو تو اب آپ کی نازک جان نے پوری زندگی جھیلنا ہے۔۔۔ میری جان تم تو ابھی سے گھبرا گئی ہو۔

مرہا۔۔۔ میں کیوں جھیلوں گی آپ کو۔

شاہ میر۔۔۔ تم میری بیوی ہو اس لیے۔۔۔

مرہا۔۔۔۔۔ میں آپ کی کوئی بیوی نہیں ہوں۔ وہ اپنے منہ کے زاویے کو بگاڑتی ہوئی بولی تھی۔۔۔

شاہ میر۔۔۔۔۔ مرہا اب دوبارہ یہ مت بولنا کہ تم میری بیوی نہیں ہو ورنہ۔

مرہا۔۔۔۔۔ ورنہ کیا۔ کیا کریں گے آپ مرہا شاہ میر کی بات کو بیچ میں ہی کاٹتے ہوئے بولی تھی۔

ہوں س اس کمرے میں وہ اپنے ہاتھ پاؤں مار رہی تھی۔

شاہ میر نے اس کے چہرے پر جھک کر اس کے نازک سے ہونٹوں کو اپنی قید میں لے لیا تھا۔۔۔ وہ مرہا کے لبوں کو اپنے لبوں کی قید میں لیے ہوئے اس کی سانسیں روکے ہوئے تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مرہا اس اچانک ہوئی آفات سے ایک تو بہت گھبرا گئی تھی۔۔ دوسرا اسے سانس نہیں آرہی تھی۔۔ جس کی وجہ سے وہ ہاتھ پاؤں مار رہی تھی۔۔۔

مگر اے سی پی صاحب اپنی بیوی کی ساتھ پہلی کس کو اس طرح سے ادھورا نہیں چھوڑنا چاہتے تھے۔۔ اس لیے وہ اپنے من کی پیاس بجھا کر ہی پیچھے ہٹے تھے۔۔

مرہا۔۔۔ یہ کیا بد تمیزی تھی۔ مرہا اپنی اکھڑی ہوئی سانسوں سے تیز ہوئی دھڑکنوں کو کنٹرول کرنے کی بے کار کوشش کرتے ہوئے بولی تھی۔۔

شاہ میر۔۔۔ میری جان اس کو کس کہتے ہیں بد تمیزی نہیں لگتا ہے تم نے پڑھائی اچھی طرح سے نہیں کی ہے۔
www.kitabnagri.com

کوئی بات نہیں جب رخصت ہو کر تم میرے پاس آؤ گی۔ تو میں تمہیں اچھی طرح سے بد تمیزی اور کس میں فرق سمجھا دوں گا۔۔ وہ شرارتی انداز سے ہنس رہا تھا۔۔۔
مرہا۔۔۔ آپ بہت گندے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ میر --- کس کرنا کوئی گندی بات ہے۔ بے وقوف لڑکی بیوی ہو تم میری اور کس کرنے کی اتھارٹی ہے میرے پاس۔۔

مرہا۔۔۔ میری سانس بند ہو رہی تھی وہ بچوں کی طرح ہونٹ نکال کر رو رہی تھی۔۔
شاہ میر --- ہائے میرا بچہ میری اتنی سی کسی سے آپ کی سانس بند ہونے لگی ہے۔ تو رخصتی کے بعد جب میں اپنے سارے حق وصول کروں گا۔ پھر تو تمہیں وینٹی لیٹر پر ڈالنا پڑ جائے گا۔ وہ مرہا کی حالت اور اکھڑے ہوئے سانس کو دیکھ کر ہنس رہا تھا۔۔

ہنسے نہیں۔ اور جائیں یہاں سے امی رات میں ایک دو بار میرے روم میں ضرور آتی ہیں۔۔ اور اگر انہوں نے مجھے یہاں دیکھ لیا تو وہ مجھے بہت ڈانٹے گی۔ ہم اب تم نے امی کی ڈانٹ کا کہا ہے تو اب مجھے ڈرنا چاہیے۔۔ کیونکہ وہ صرف تمہاری نہیں میری بھی امی ہے۔۔

www.kitabnagri.com

ٹھیک ہے جا رہا ہوں مگر جلدی جلدی اپنی پڑھائی ختم کرو مجھ سے اپنی اس خوبصورت بیوی سے دور نہیں رہا جاتا۔۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے تم بہت جلد میرے اتنی ہی قریب چاہیے ہو۔ وہ مرہا کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے جھٹکے سے اپنے قریب کرتے ہوئے ایک بار پھر سے اس کی دل کی دھڑکنوں کو بے ترتیب کر گیا تھا۔

اور جاتے ہوئے نیچے جھک کر ایک بار پھر اس کے لبوں پر اپنا لب رکھ کر زور کی کس لیتے ہوئے آنکھ مارتا ہوا پیچھے ہٹا تو۔۔ مرہانے غصے سے تکیہ اٹھا کر اس کی طرف پھینکا تھا۔

جس کو اے سی پی صاحب نے بڑی مہارت سے کیچ کر کے ہنستے ہوئے مرہا کی طرف پھینکا تھا۔۔ آئی لو یو مائی بیوٹی فل وائف وہ آہستہ سے کہتے ہوئے۔ جاتا جاتا دونوں ہاتھ اپنے منہ پر رکھ کر مرہا کو فلائنگ کس دیکھ کر۔ آنکھ مارتے ہوئے کھڑکی سے بندروں کی طرح اترتا ہوا نیچے چلا گیا تھا۔۔ پولیس والا تھا تو اس کے لیے یہ کوئی مشکل کام نہیں تھا۔۔ مرہا بیڈ سے نیچے اتر کر کھڑکی کے پاس آئی اور کھڑکی سے نیچے جھانک کر دیکھنے لگی تھی۔

کہ وہ چلا گیا ہے یا نہیں۔۔ وہ کھڑکی سے اتر کر صحن میں کھڑا ہوا تھا۔ جیسے ہی مرہانے کھڑکی سے جھانکا اس نے فلائنگ کی دیتے ہوئے۔۔ مرہا کو بائے بائے کہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مرہانے ہاتھ کے اشارے سے اسے جانے کے لیے کہا۔۔۔ کتنا بے شرم اور نڈر ہے۔۔۔ خود تو مرے گا مجھے بھی رومان بھائی کے ہاتھوں سے مروائے گا۔۔

مرہا اپنے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے اپنی کھڑکی کا پردہ سیٹ کر کے واپس بیڈ پر آکر بیٹھ گئی تھی۔ مگر اس کا دل اب بھی سو کی سپیڈ سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔

oooooooo

مرہا بیٹا میں ذرا ساتھ والی پڑوسن کی تیمارداری کے لیے جا رہی ہوں۔۔۔ مرہا کی ماں مرہا کے روم میں آکر اسے بتا رہی تھی۔۔

۔۔۔ جی امی ٹھیک ہے۔۔۔ مرہا صوفے پر الٹی پالٹی مار کر بیٹھی ہوئی اپنا ٹیسٹ یاد کر رہی تھی۔۔۔ مرہا مجھے آنے میں تھوڑی دیر ہو جائے گی۔ تو اس لیے پریشان مت ہونا۔۔

www.kitabnagri.com

اور جب میرب اٹھے تو اسے بھی ناشتہ بنوا دینا۔ فی الحال تو تمہارے بھائی صاحب بھی ابھی تک اپنے روم سے باہر نہیں آئے۔۔۔ ورنہ میں اس کا ناشتہ زکیہ سے بنوا کر دے جاتی۔۔

Posted On Kitab Nagri

اب اٹھے گا تو مجھے گھر پہ ناپا کر گھر کو سر پہ اٹھالے گا۔ مگر بیٹا میرا جانا ضروری ہے۔۔ تمہیں تو پتہ ہے کہ پورے محلے میں ایک وہی تو ہے جو میری بہت اچھی دوست ہے۔ تمہارے بھائی کے ڈر سے تو میں کوئی دوست بناتی نہیں ہوں۔۔

کیونکہ اسے لگتا ہے کہ ساری دنیا فراڈیا ہے۔ اور سب لوگ ہمیں غلط نظروں سے ہی دیکھتے ہیں۔ پتہ نہیں یہ کلثوم آنٹی پر اس نے کیسے یقین کر لیا تھا۔۔ کلثوم وہی پڑوسن تھی جس کا رومان شاہ کی ماں آج پتہ کرنے جارہی تھی۔۔ وہ کافی نیک خاتون تھی اور پہلی نظر میں ہی وہ رومان شاہ کے دل کو بہت اچھی لگی تھی۔

اسی لیے جب سے وہ لوگ اس سوسائٹی میں آئے تھے۔۔ لے دیکھ کر رومان شاہ کی ماں کی ایک ہی دوست اور بہن اور سہیلی تھی۔

مرہا کلثوم آنٹی کی طبیعت بہت خراب ہے ہو سکتا ہے مجھے اس کے ساتھ ہاسپٹل جانا پڑے۔۔ تو اگر تمہارا بھائی اٹھ جائے تو

Posted On Kitab Nagri

اس کا ناشتہ بھی زکیہ سے کہہ کر ریڈی کروادینا زکیہ ان کے گھر کی ملازمہ کا نام تھا جو کچن کا کام کرتی تھی۔۔

اپنی ماں کی ساری بات سن کر مرہانے ہاں میں سر کو ہلاتے ہوئے جی امی جان کہا تھا۔۔۔۔۔

رومان شاہ نہا کر واش روم سے باہر آیا تو گیلیا ٹاول سوئی ہوئی میرب کے منہ کے اوپر پھینک کا دیا تھا

۔۔۔ میرب بچاری گیلیا ٹاول منہ پر لگنے سے ہڑبڑا کر ہائے اللہ جی کہتی ہوئی بیڈ پر اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

گڈ مارنگ مہرانی صاحبہ گستاخی ماف۔ میں نے آپ کی نیند میں خلل ڈال دیا ہے۔۔۔ رومان شاہ اپنے دونوں ہاتھ سینوں پہ باندھے ہوئے۔۔۔ میرب کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔ آج اس نے سپیشل طور پر چھٹی کی تھی صرف میرب کو ٹارچر کرنے کے لیے۔۔۔۔۔ اب وہ میرب کو صبح کی پہلی ڈوز دے رہا تھا۔۔۔۔۔

رومان شاہ۔۔۔ گستاخی معاف مہرانی جی آپ حکم کیجئے کہ آپ کو کس طرح سے اٹھنا پسند ہے۔۔ آپ کا یہ ادنی غلام آپ کو اسی طرح سے اٹھایا کرے گا۔۔

میرب۔۔۔ شاہ کیا آپ رات کو تیاری کر کے سوتے ہیں۔ کہ صبح اٹھتے ہی آپ مجھ پر اس طرح سے تنز کرنا شروع کر دیں گے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ ---- نہیں تمہاری شکل ہی ایسی ہے کہ صبح اٹھتے ہی نئے نئے آئیڈیاز میرے دماغ میں آنا شروع ہو جاتے ہیں۔۔

اور اب تم یہ انسپیکٹر بن کر مجھ سے سوال کرنا بند کرو۔۔ اور ایک منٹ سے پہلے اپنی یہ شکل دھو کر آؤ اور مجھے ناشتہ بنا کر دو۔۔

شاہ مجھے ناشتہ بنانا نہیں آتا۔ میں بہت جلد امی جی سے سیکھ لوں گی اور پھر آپ کو بنا دیا کروں گی۔۔ میرب بیچاری طنز کے ڈر سے پہلے ہی صفائی پیش کر رہی تھی۔

پہلی بات تو یہ کہ میں بنا بنایا ہوں مجھے بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ تمہیں ناشتہ بنا کر مجھے دینا ہے۔۔ اور دوسری بات یہ کہ پھوہڑ لڑکی تمہیں کوئی کام آتا بھی ہے۔

یا ہر کام میں شاہ مجھے یہ کرنا نہیں آتا شاہ مجھے وہ کرنا نہیں آتا کبھی اپنی زبان سے یہ بھی پھوٹ لیا کرو کہ تمہیں کچھ کرنا آتا بھی ہے۔۔

www.kitabnagri.com

اور مجھے فلحال مجھے تمہاری کوئی بکواس نہیں سننی ایک منٹ سے پہلے کچن میں جاؤ اور میرے لیے ناشتہ بنا کر لے کر آؤ۔۔ لیکن شاہ ابھی تو میرے ہاتھوں میں بہت درد ہو ہے۔ اور کل آپ کے دبانے سے میرے ہاتھ کا زخم پھر سے تازہ ہو گیا ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

میرب نظر جھکائے ہوئے مجرموں کی طرح کھڑی ہوئی بول رہی تھی۔۔ تو ایک کام کرو ہاتھ کو کمرے میں چھوڑ کے چلی جاؤ مگر ناشتہ تو پھر بھی بنانا پڑے گا۔۔

شاہ اگر ہاتھ کمرے میں چھوڑ کر جاؤں گی تو۔۔ ناشتہ کیسے بناؤں میرب بچاری رومان شاہ کی باتوں اور ڈر سے اتنی گھبرائی ہوئی تھی۔ کہ اسے یہ بھی سمجھ نہیں آیا تھا کہ بھلا بندہ ہاتھ چھوڑ کر ناشتہ کیسے بنا سکتا ہے۔۔

اس نے جملے پر غور ہی نہیں کیا تھا۔۔۔۔ جیسے دماغ تم اپنے مائیکے میں چھوڑ کر یہاں پر رہ کر میرا دماغ کھا رہی ہو اسی طرح ہاتھ کمرے میں چھوڑ کر جا کر ناشتہ بنا دو۔،
میرب کو ناشتے کے نام پر کچھ بھی نہیں بنانا آتا تھا۔ مگر پھر بھی رومان شاہ کا حکم تھا تو ماننا تو میرب پر فرض تھا۔

- مہرانی صاحبہ واش روم سے تشریف باہر لے آئیے یا آپ کے لیے اسپیشل بگی بھجوانی پڑے گی۔۔ جو مہرانی صاحبہ کو واش روم سے کچن تک کا عظیم سفر کروائے گی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میرب واش روم میں ٹوٹھ برش کر رہی تھی کر رہی تھی۔ مگر رومان شاہ کی طعنوں والی آوازیں اس کے کانوں میں گونج رہی تھی۔۔

جی شاہ بس برش کر کے آرہی ہوں۔ جس میرب کی صبح آنکھ نے کھلتی تھی۔ اس کی ماں اس کی منتیں کر کر کے اسے بستر سے باہر نکالتی تھی۔

آج اس میرب کا استقبال گیلے تو لیے نے کیا تھا۔۔ اور ماں کی محبت بھری آواز کے بجائے۔ رومان شاہ کے طعنے سن کر میرب کی حسین صبح کی شروعات ہوئی تھی۔۔

مہرانی جی میں ڈائننگ ٹیبل پر جا رہا ہوں آپ ذرا اپنی بگی پر بیٹھ کر جلدی سے تشریف لے آئیے۔۔ رومان شاہ روم سے جاتے جاتے بھی میرب کو طعنہ دے کر چلا گیا تھا۔۔

میرب نفی میں سر ہلاتے ہوئے یہ سوچ کر رہ گئی تھی۔ کہ آخر اس نے ایسی کیا غلطی کر دی ہے جو شاہ روز ہی اٹھ کر اس پر تانوں کی برسات شروع کر دیتے ہیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ روم سے باہر آیا تو مرہاڈا ننگ ٹیبل پر بیٹھی ہوئی اپنا ناول نوش فرما رہی تھی۔
ہائے میرا بچہ کیسا ہے رومان شاہ اپنی بہن کے پاس جا کر پیار سے اس کے ماتھے کو چومتے ہوئے بولا تھا۔

۔ اس کا حال پوچھ کر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ مرہا بیٹا آپ صبح صبح یہ ناول لے کر مت بیٹھا کریں۔ ناول
پڑھنے کا بھی کوئی ٹائم ہوتا ہے۔ آج کے بعد میں صبح صبح آپ کے ہاتھ میں ناول نہ دیکھوں۔

جی بھائی سوری میرا کی من منائی سی آواز آئی تھی۔ گڈ۔ رومان شاہ نے اپنی بہن کو شاباش دی تھی۔
اب رومان شاہ نے ادھر ادھر نظریں دوڑائی تھی۔ کیونکہ جب بھی وہ ٹیبل پر آتا تو ہمیشہ اس کی امی
جان اسے ٹیبل پر ہی ملتی۔ امی جان کہاں ہیں۔۔ رومان شاہ نے مرہا سے پوچھا تھا۔

امی جان کلثوم آنٹی کی گھر گئی ہیں۔ ان کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔ تو امی شاید زیادہ دیر تک وہاں پر
رکیں۔ اور ہو سکتا ہے امی جان کو انہیں ہسپتال لے کر جانا پڑے۔

اس لیے امی لیٹ آئیں گی۔ اور امی نے مجھے کہہ دیا تھا کہ میں آپ کا اور میرب بھابھی کا ناشتہ تیار کروا
دوں۔

Posted On Kitab Nagri

اب آپ بتادیں آپ کیا کھائیں گے میں ابھی زکیہ باجی سے کہہ کر آپ کا ناشتہ تیار کروادیتی ہوں۔

میرہانے بنا سانس لیے ہی۔ ایک ہی سانس میں سارا کچھ رومان شاہ کو بتادیا تھا۔۔ ریلیکس ریلیکس سانس بھی لے لو۔

رومان شاہ نے ہنستے ہوئے ہاتھ کے اشارے سے اسے روکا تھا۔ مرہا کو اتنی سپیڈ میں بتاتے ہوئے دیکھ کر وہ ہنس رہا تھا۔

میرب ڈریسنگ کے سامنے کھڑی ہوئی اپنے بالوں کو کھول کر برش سے کنگی کر رہی تھی۔۔ وہ برش کرتے ہوئے ساتھ میں ہاتھ کو ہلا کر سی سی کر رہی تھی۔۔ کیونکہ اس کے ہاتھ میں سچ میں بہت درد تھا۔۔۔

کیونکہ کل رومان شاہ کی شرٹ پر بٹن لگاتے ہوئے پتہ نہیں کتنی بار غصے سے اس نے میرب کے ہاتھ کو دبایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جس کی وجہ سے میرب کا زخم پھر سے تازہ ہو گیا تھا۔ مگر اس دشمن جان نے توپٹ کر بیچاری کا حال بھی نہیں پوچھا تھا۔

ساری رات بھی درد نے اسے سکون سے سونے نہیں دیا تھا۔ اب رومان شاہ صرف اسے ٹارچر کرنے کے لیے میرب سے ناشتہ بنوا رہا تھا۔

حالانکہ رومان شاہ کو ایڈیا تھا کہ جتنے نخر و نازوں سے اس کے گھر والوں نے اس کو پالا ہے۔ اس کو ناشتہ بنانا نہیں آتا۔

مگر وہ رومان شاہ تھا۔ جو اپنی ضد کے آگے کچھ اور نہیں دیکھتا تھا۔ اب اس کے دماغ نے سوچ لیا تھا کہ وہ میرب کو سکون کی سانس نہیں لینے دے گا۔ تو اس نے اپنی سوچ کو ہر حال میں پورا کرنا تھا۔

میرب کنگی کر کے جیسے ہی ڈائننگ ٹیبل پر آئی تو مرہانے بہت خوش دلی سے اس کا ویلکم کیا تھا۔ ہائے بھابھی آئیے بیٹھے میں ابھی آپ کا ناشتہ بنوا دیتی ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

زکیہ باجی ادھر آؤ بھائی اور بھابھی کا ناشتہ بنا دو۔۔ میرے بچے آپ کو اگر ناشتہ کرنا ہے تو آپ بھی یہیں پر بیٹھے۔

آج کا ناشتہ آپ کی بھابھی جان بنائیں گی۔ نہیں بھائی میں تو ناشتہ کر چکی ہوں۔ مگر بھابھی ناشتہ کیوں بنائیں گی۔ ایک تو ابھی ان کی شادی کو دن ہی کتنے ہوئے ہیں۔۔

اور دوسرا امی جان بول کر گئی ہیں۔ کہ میں زکیہ باجی سے کہہ کر آپ دونوں کا ناشتہ بنوادوں۔ نہیں مجھے تو اپنی پیاری بیوی کے ہاتھ کا ناشتہ کرنا ہے۔

Kitab Nagri

تو اس لیے ناشتہ تمہاری بھابھی ناشتہ بنائیں گی۔ رومان شاہ مرہا کے سامنے اتنا سویت بن شاہ بول رہا تھا۔ جیسے کہ میرب سے اسے بہت پیار ہو۔ اور میرب کے ہاتھ کا بنا ہوا کھانا کھانے کے لیے وہ بہت بیتاب ہو۔۔

Posted On Kitab Nagri

بیچاری مرہا کو تو سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ اسکے بھائی پر بے وقت پیار کا بھوت کیسے سوار ہو گیا تھا۔۔ مرہا کو اپنا ناول کمپیٹ کرنا تھا۔۔ اس لیے وہ وہاں سے کام کے بہانے سے کسک کر اپنے روم جلی گئی تھی۔۔

مس ورلڈ اپنے مبارک قدموں سے کر

کیچن میں جاؤ اور میرے لیے ناشتہ بنا کر لاؤ۔۔

میرب کے ہاتھ درد ہو رہا تھا وہ بتانا چاہتی تھی۔ مگر رومان شاہ کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر چپ چاپ کیچن میں چلتی ہوئی آگئی تھی۔۔

میرب کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ ناشتے میں کیا بنائے۔ اور کیسے بنائیں۔۔ میرب نے فریج کھول اندر جھانک کر دیکھا تھا۔۔ اندر ڈبل روٹی انڈے دودھ اور بہت سارے پھل رکھے ہوئے تھے۔

www.kitabnagri.com

میرب کچھ دیر فرج کا دروازہ کھول کر کھڑی رہی تھی۔۔ اس کے بعد اس نے سوچا کہ بریڈ سیکھ کر ساتھ میں چائے بنا کر ناشتہ دے دیتی ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

کیونکہ میرب کو انڈا تک تو کو بنانا آتا نہیں تھا۔۔۔ انڈا دور کی بات اس نے تو کبھی اپنا قدم بھی کچن میں نہیں رکھا تھا

اس کے لیے یہ سب کچھ نیا اور بہت مشکل تھا۔ مہرانی صاحبہ ناشتہ میرے پاس آجائے گا یا میں خود ناشتہ کے پاس آؤں رومان شاہ اونچی آواز میں بولا۔

خود ہی ناشتہ کے پاس آجائے میرب دھیمی آواز میں بولی،،، وہ دھیمی سی کہی گئی بات رومان شاہ کے کانوں تک پہنچ گئی تھی۔ ہاں کہا ہے میرا ناشتہ آگیا میں رومان شاہ کی اچانک آواز سے میرب دو قدم ڈر کر پیچھے ہوئی جو یوٹیوب سے دیکھ رہی تھی کہ انڈے کی ایزی ریسپی۔ ماشاء اللہ نکمی لڑکی کو انڈا بنانا بھی نہیں آتا۔ وہ بھی یوٹیوب سے پوچھ رہی ہے کہ انڈا آسانی سے کیسے بنتا ہے۔

اتنا تو مجھے بھی آتا ہے تم مجھ سے ہی پوچھ لیتی۔۔۔ میرب کافی شرمندہ تھی اپنی چوری پکڑی جانے پر، چلو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ کیسے بنتا ہے ایزی ریسپی انڈا رومان ایزی کو کھینچ کر بولا، نئی شاہ میں بنا لوں گی،،، نظر آرہا ہے جو تم بنا لو گی۔۔۔

www.kitabnagri.com

چلو اب اپنے ان نکے ہاتھوں سے فرج میں سے دو انڈے لے کر آؤ، اور اسے توڑ کر ایک باؤل میں ڈالو۔۔۔ میرب جلدی سے گئی اور فرج میں سے دو انڈے لے کر آئی اور اسے شیلف پر رکھ کر انڈوں کو

Posted On Kitab Nagri

توڑنے کے لیے کچھ ڈھونڈنے لگی، کیا ڈھونڈ رہی ہو اب۔۔ شاہ انڈے توڑنے کے لیے نائف ڈھونڈ رہی ہوں۔۔ اس کی ضرورت نہیں ہے مس نکمی انڈے کو باؤل کے ساتھ ٹھوکر لگا کر توڑ لو۔۔

میرب نے اس کی بات پر عمل کرتے ہوئے انڈے کو توڑ ڈالا جو باؤل میں تو نہیں گرا تھا، مگر پورے فرش پر پھیل چکا تھا، اور میرب انڈے کا ایک سرا ہاتھ میں لیے ہوئے، کبھی شاہ کو تو کبھی فرش پر پڑے ہوئے انڈے کو دیکھ رہی تھی۔۔ ماشاء اللہ ماشاء اللہ و ااااا لڑکی! انڈا توڑنے کو کہا تھا پھوڑنے کا نہیں۔۔ سسوری شاہ میں دوسرا انڈا توڑ لیتی ہوں۔

میرب نے بنا رومان شاہ کا جواب سنیں، جلدی سے شیلف سے دوسرا انڈا اٹھایا، اور اس کا بھی وہی حشر کیا جو بھی جو پہلے والے انڈے کا ہوا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

ویری گڈ ویری گڈ بس یہی ریسیپی تھی جس کو تم بہت اچھی طرح سے فالو کر رہی ہو اب فرج میں سے ایک اور انڈا لو اس کے بعد ایک اور انڈا لانا اسی طرح فرج میں جتنے بھی انڈے پڑے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

سب کو باری باری لا کر یہیں پر ی پھوڑ دینا۔ اور اس کے بعد اس کے اوپر نمک مرچ ڈال کر اچھی طرح حل کرنا اور اس کے اوپر پٹرول ڈال کر آگ لگا دینا، اور پھر جب آملیٹ تیار ہو جائے گی،

تو یہاں پر بیٹھ کر تم ہی کھا لینا، کیونکہ یہ جانوروں والا کھانا میں تو نہیں کھاتا، مگر میرے خیال سے تمہارے لیے پرفیکٹ ہے۔

میرب رومان شاہ کے طنز پر رونے لگی، ایک تو بیچاری شرمندہ تھی کہ، اسے کچھ بھی کرنا نہیں آتا، اوپر سے رومان شاہ کی تنزیہ نظریں، اور طنز کرتی ہوئی زبان سے اس کی آنکھیں بھر آئی تھی۔

اب یہ اشک باری تم نے کس لیے شروع کر دی ہے، جیسے کہ میں تم پر بہت ظلم کر رہا ہوں، ظلم تو تم نے کیا ان بیچارے انڈوں پر، رونا تو ان کو چاہیے۔

رومان شاہ اونچی آواز سے بولا تو میرب اور تیزی سے رونا شروع ہو گئی۔ یہ کیا ہو رہا ہے کچن میں، اور تم لوگوں نے کیا حشر بنا دیا ہے، میرے کچن کا تم دونوں یہاں پر کر کیا رہے ہو۔

Posted On Kitab Nagri

اچانک سے رومان شاہ کی ماں کی آواز ان دونوں کے کانوں میں پڑی تو ان دونوں نے چونک کر مڑ کر پیچھے دیکھا، جہاں پر کھڑی ہوئی رومان شاہ کی ماں غصے سے لال پیلی ہو کر کھڑی ہوئی تھی۔

اپنے کچن کی خراب حالت دیکھ کر وہ سر کو پکڑ رہ گیا تھی۔ امی جان میں انڈا بنا رہی تھی، تو وہ زمین پر گر گیا ہے میرب نے جلدی جلدی بات کو کور کرنے کی کوشش کی تھی۔
- مان تم یہاں پر کیا کر رہے ہو، امی جان میں اس کو انڈے کی ریسپی بتا رہا تھا۔

ہاں میں دیکھ رہی ہوں، کہ تم دونوں کا انڈا کافی اچھا بنایا ہے۔
ہمارے کچن کو کافی پسند آیا ہے، اب اگر تم لوگوں کا انڈا بن گیا ہو تو اب تم لوگ اپنے کمرے میں جاؤ۔
اور اپنا حشر ٹھیک کرو تم لوگوں کے کپڑوں پر انڈوں کی چھینٹیں پڑی ہوئی ہیں۔ پورے گھر میں انڈوں کی خوشبو پھیلار کھی ہے۔

تم دونوں جاؤ اپنے روم میں اور چینیج کرو میں کچن صاف کروا کے تم لوگوں کا ناشتہ بنواتی ہوں، حد ہے میں کچھ دیر کے لیے گھر سے باہر گئی ہوں، تو تم لوگوں نے کچن کا حشر نشر کر دیا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

آج کل کے بچوں کا پتہ نہیں کیا بنے گا، رومان شاہ کی ماں منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کچن کے اندر داخل ہوئی تھی۔

اور زکیہ کو آوازیں دے رہی تھی، زکیہ کچن میں آؤ، اور آ کے فرش سے انڈے کو صاف کرو۔
آج میری بہو اور بیٹے نے فرش پر املیٹ تیار کیا ہے۔ اور مرہا کدھر ہے اس کو جب میں بول کر گئی تھی کہ، تم دونوں کا ناشتہ تیار کروادے۔

تو اس نے کیوں تیار نہیں کروایا، رومان شاہ کی ماں کو مرہا پر غصہ آرہا تھا۔ اب رومان شاہ کی ماں کا غصہ مرہا پر تھا۔ امی جان اس کی کوئی غلطی نہیں ہے، اور نہ ہی اب میں مرہا کی ذمہ داری ہوں۔

وہ میرا ناشتہ تیار کیوں تیار کروائے۔ میں اب آپ کی بہو کی ذمہ داری ہوں تو اس کو بتائیں کہ یہ میری ذمہ داریوں کو اٹھانا سیکھے۔ رومان بیٹا اسے تھوڑا ٹائم دو سیکھ جائے گی سب کچھ، اور رکھا کرے گی تمہاری ہر چیز کا خیال۔

Posted On Kitab Nagri

کب سیکھے گی اور میں کتنا ٹائم دوں اس کو۔ اس کے بچپنے کے لیے میرے پاس فضول ٹائم نہیں ہے۔
اس کو بولیں کہ اپنی ذمہ داریوں کو اچھی طرح نبھایا کرے۔ جس طرح آپ مجھے میری ذمہ داریوں
سے آگاہ کرتی ہیں۔

بیٹا اگر تمہیں اتنا ہی سب کچھ پرفیکٹ چاہیے تھا۔ تو پھر رخصتی میں کچھ اور دن انتظار کر لیتے، تاکہ وہ
تمہارے مطابق سب کچھ سیکھ کر آتی۔۔

امی جان کیوں آپ ہر بات صرف مجھ پر ہی لاگو کرتی ہیں۔ آپ مجھے رخصتی میں تاخیر کرنے کو کہہ
رہی ہیں۔

اگر یہ میڈم عشق میں فنا ہو کر اپنی نسین نہیں کاٹتی تو، اس کا سر پھر ابھائی، مرہا کو اغوا کر کے زبردستی
مجھ سے اس کا نکاح نہیں کرواتا۔
www.kitabnagri.com

تو اس مصیبت کو رخصت کر کے مجھے اپنے گھر لانا ہی نہیں پڑتا۔
مرہا رومان شاہ کی اس بات پر آنکھیں بھر کر رونے لگی تھی۔ کیونکہ اسے ہمیشہ رومان شاہ کے منہ سے
اپنی محبت کے لیے طنز ہی سننے کو ملتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ بھی انسان تھی اس کا دل بھی رومان شاہ کی باتوں سے دکھی ہو سکتا تھا کب تک وہ دشمن جاں کی باتوں کو برداشت کرتی۔

میرب اب تم کیوں رو رہی ہو، تم رومان کی ذرا اسی باتوں پر رونا مت شروع کر دیا کرو۔
اس طرح تو یہ تمہیں ہمیشہ کمزور سمجھے گا اور ہمیشہ تم پر چلاتا رہے گا۔ بیٹا اپنے حق کے لیے سٹینڈ لینا سیکھو۔ اور اس کو اس کے چلانے کا جواب دیا کرو۔

اس کو یہ بتایا کرو کہ یہ تم پر اس طرح سے نہیں چلا سکتا۔ کیونکہ تم اس کی بیوی ہو۔ اپنے حق کے لیے بول کر اسے احساس دلایا کرو۔

Kitab Nagri

اور اب جاؤ روم میں، اور کپڑے چینج کرو۔ اور اچھی طرح سے تیار ہو بیماروں کے جیسا اپنا حلیہ بنایا ہوا ہے، کہیں سے بھی تم لگتی ہو کہ تم نئی نویلی دلہن ہو۔

میرب رومان شاہ کے جانے سے پہلے ہی روم میں چلی گئی تھی۔ جب کہ رومان شاہ کی ماں ابھی بھی رومان شاہ کی کلاس لگائے ہوئے کھڑی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ اپنی امی جان سے، اپنی خاطر تواضع کروانے کے بعد، میرب کے لیے اپنے دماغ میں غصہ لیے ہوئے۔ روم میں آیا تھا۔

میرب ڈر سینگ کے سامنے کپڑے چینج کر کے کھڑی ہوئی اپنی ساس کا حکم مان کر تیار ہو رہی تھی۔ میرب نے پرپل کلر کا پلازاد اور اس پر کام والی کڑتی پہن کر کاندھے پر بڑا سادو پٹہ لٹکایا ہوا تھا۔

جس کے چاروں طرف کٹ ورک کی پٹی لگی ہوئی تھی۔ کانوں میں چھوٹے چھوٹے ٹاپس اور گلے میں میچنگ چین پہن رکھی تھی۔ لپسٹک کے نام پر صرف ہلکا سا گلوں لگایا ہوا تھا۔

رومان شاہ روم کے اندر داخل ہوا تو اس کی پہلی نظر میرب پر ہی پڑی تھی، جو اس وقت بہت خوبصورت لگ رہی تھی، مگر رومان شاہ تو اس وقت اپنے ماں کی باتوں سے تپا ہوا روم کے اندر آیا تھا۔

میرب کو گھورتے ہوئے، اپنی شرٹ کے بٹن کھول کر اس نے صوفے پر پھینک دی تھی۔ کیونکہ اس کی شرٹ پر بھی انڈے کی کچھ چھینٹیں پڑ گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

تم امی جان سے بول نہیں سکتی تھی کہ میری کوئی غلطی نہیں، انڈے تو تم نے توڑے ہیں، وہاں پر منہ میں دہی جمع کر کھڑی ہوئی تھی۔۔

جواب دو کیوں نہیں امی جان کے سامنے بتایا کہ میری غلطی نہیں تھی۔۔ میرب کے جواب نادینے پر۔ رومان شاہ کا غصہ اور بھی بڑھ گیا تھا۔

یار ررررر! وہ گھڑی ہی منہوس تھی، جب میں مال میں تم سے ٹکرایا۔ بس کیجئے شاہ اب آپ مجھ سے اس طرح سے بات نہیں کر سکتے۔ شٹ اپ اپنا منہ بند رکھو۔ بلکہ بہتر ہے اس وقت تم میری نظروں سے دور ہو جاؤ۔۔ وہ غصے سے اپنی کمر پر ہاتھ رکھے ہوئے ایک ہاتھ سے اپنے سر کو دبا رہا تھا۔۔

شاہ اب آپ مجھے یوں دہتکار نہیں سکتے، کیوں اب تم میں کون سے سرخاب کے پر لگ گئے ہیں۔۔ کیونکہ شاہ اب میں آپ کی بیوی ہوں۔

میرب نے اپنی ساس کی کہی ہوئی بات پر عمل کرتے ہوئے دہرایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اچھھھھا تو پھر بیوی ہونے کے سارے حقوق کا بھی پتہ ہو گا؟؟؟ رومان شاہ نے اچھا پر زور دیتے ہوئے پوچھا۔ میرب رومان شاہ کے تیور دیکھتے ہوئے گھبرا گئی تھی۔ اور ایک منٹ سے پہلے اس کی بتی گل ہو گئی تھی۔ اتنا کون فیڈنس جو جمع کر کے اس نے رومان شاہ سے یہ سب بولنے کی ہمت کی تھی۔۔ رومان شاہ کی ایک ہی بات میرب کا سارا کون فٹنس دھراکا دھرا رہ گیا تھا۔

جو میرب کی طرف بہت گہری نظروں سے دیکھتا ہوا۔ اس کی جانب اپنے قدم بڑھا رہا تھا۔ مجھے امی جان بلا رہی ہیں وہ گھبرا کر روم کا دروازہ کھول کر بھاگنے لگی۔

رومان شاہ میرب کے ارادے کو بھانپتے ہوئے میرب کے سامنے آن کھڑا ہوا۔ کہاں!!!!!! پہلے امی جان کے بیٹے کی بات سنو، اور اسے بازو سے کھینچ کر بیڈ پر پھینکا، شاہ یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔ تم بیوی ہو میری یار تمہارے حقوق ادا کرنے لگا ہوں۔ شش شاہ آپ ایسا نہیں کر سکتے۔ میرب نے کانپتی ہوئی آواز سے کہا، اور بیڈ پر سرکتے ہوئے پیچھے کی طرف ہونے لگی۔

رومان شاہ نے میرب کو واپس اپنی طرف کھینچا اور خود اس کے اوپر جھک گیا کر سکتا ہوں دانتوں کو پیستے ہوئے بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بہت شوق ہے نامیری بیوی بننے کا، تو چلو آؤ آج تمہیں شوہر کے سارے حقوق بتاتا ہوں، پوری طرح سے بیوی تو تب بنو گی نہ، جب میرے سارے حق ادا کرو گی، اس کے بعد تم بھی سارے حقوق لے لینا مجھ سے۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va7500595)

Posted On Kitab Nagri

بہت ہی فارمل انداز سے بولا، میرب کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر بیڈ کراؤن سے پن کیے ہوئے میرب کی گردن کے پر جھکا ہوا تھا۔ رومان کے ہونٹوں کا لمس میرب کی گردن پر لگنے سے میرب کا وجود ہلکا ہلکا کانپنے لگا شاہشہ کیا کر رہے ہیں آپ چھوڑیسیں مجھے،،، میرب کانپتے ہوئے لفظوں کو توڑ توڑ کر بولی اور خود کو رومان کی پکڑ سے چھڑوانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔ آہہہہہہہ!!! (رومان اپنے دانت میرب کی گردن پر گاڑتے ہوئے کب اسکا پیار سختی میں بدل گیا اسے احساس نہ ہوا) کیوں بیوی ہونے کے حقوق نہیں لینے رومان شاہ خماردار لہجے میں بولا، شششششاہ مجھے درد ہو رہا ہے، میرب کچھ دیر پہلے گردن پے دی ہوئی تکلیف کو محسوس کرتے ہوئے بولی۔۔۔ ہونے دو درد جو درد تم نے مجھے دیے ہیں اب ان کی بھرپائی کا وقت ہے۔ رومان شاہ اس کے نازک سے وجود کو اپنے کسرتی بدن میں چھپائے ہوئے تھا۔

رومان شاہ کے لمبے چوڑے جسم کے آگے، میرب جو اس اتج میں بھی 12 سال چھوٹی تھی اور دیکھنے میں بھی بہت نازک اور بہت دہلی پتلی تھی۔

www.kitabnagri.com

میرب تو رومان شاہ کے کے نیچے نظر ہی نہیں آرہی تھی۔

رومان شاہ کے اتنے نزدیک آنے سے میرب کا شرم اور رومان شاہ کے وزن سے برا حال تھا۔ سانس گلے میں اٹکی ہوئی تھی۔۔ اندر والی سانس باہر آنے کے لیے تیار نہیں تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اور باہر والی سانس اندر جانے کو تیار نہیں تھی۔ میرب یہ سوچنے پر مجبور ہو گئی تھی کہ۔ اس بندے کا غصہ جتنا خطرناک ہے، پیار اس سے بھی زیادہ خطرناک اور جان لیوا ثابت ہو گا۔

شاہ پلینز مجھے جانے دے، رومان شاہ اس کے اوپر ہی لیٹا ہوا اس کی گردن پر اپنے لمس چھوڑ کر میرب کی سانسوں کو تنگ کیے ہوئے۔ اس کی جان کا عذاب بنا ہوا تھا۔ شششہ۔ ہم۔ آپ میری بات سن رہے ہیں نا۔۔ نہیں۔۔ رومان شاہ نے اس کے بالوں میں اپنا چہرہ چھپائے ہوئے ایسے ہی جواب دیا تھا۔ شاہ آپ کو کیا ہو گیا ہے۔۔

آپ ایسے تو نہیں تھے۔۔ تمہارا مسئلہ کیا ہے۔ تمہیں اپنے بیوی ہونے کا حق چاہیے تھا نا۔ اب جب میں اپنا شوہر ہونے کا حق استعمال کر رہا ہوں، تو تمہاری سانسیں تمہارے گلے میں کیوں اٹک رہی ہیں۔ شاہ میں نے ایسے تو حقوق نہیں مانگے تھے۔ وہ شرم سے لال ہوتی ہوئی نظریں گھما کر دیوار کو دیکھنے لگی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

تو پھر تمہیں کیسے حقوق چاہیے۔ کیا چاہتی ہو مہارانی صاحبہ۔ آج تم مجھے کھل کر بتاؤ۔ وہ اب بھی اس کے دونوں ہاتھوں کو اوپر کی طرف پن کیے ہوئے اس کے اوپر ہی برجمان ہو کر لیٹا ہوا تھا۔

میں چاہتی ہوں آپ میری تعریف کریں، مجھ سے بہت سارا پیار کریں کریں۔ وہ جھجھکتے ہوئے اپنی بات رومان شاہ کے سامنے رکھ رہی تھی۔۔ ماشاء اللہ میری اتنی سی قربت سے تمہاری رنگت زرد ہو گئی ہے۔ ایسے لگ رہا ہے کہ جیسے تمہیں یرقان کا اٹیک ہوا ہو۔

اور اپنی ان بے ترتیب سانسوں کو دیکھو اور سوچو کہ اگر رومان شاہ کا غضب تم سے برداشت نہیں ہو رہا، تو اگر میں تم سے پیار نہیں بلکہ تمہاری زبان میں بہت سارا پیار کروں گا تو مر جاؤ گی۔

اور ویسے بھی رومان شاہ کا ٹیسٹ اتنا خراب نہیں کہ وہ تمہارے منہ لگ کر تمہیں بہت سارا پیار کرے۔۔ وہ جھٹکے سے اس سے دور ہو کر کھڑا ہو گیا تھا۔

یہ تو صرف تمہاری سزا کا ایک حصہ تھا اور جب میں تمہارے نزدیک آؤں گا۔
اسے میرا پیار نہیں بلکہ میری طرف سے اپنے لیے سزا سمجھنا تم رومان شاہ کے پیار کی مستحق نہیں ہو۔ وہ جاتا جاتا میرب کے دل پر اپنے زہریلے تیر چھوڑ کر گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

خود تو جا کر واش روم میں بند ہو گیا تھا، مگر میرب وہی پر پڑی ہوئی آنسوؤں بہاتی رہ گئی۔۔

شاہ کیوں میں آپ کی محبت کی مستحق نہیں ہوں۔ کیا کمی ہے مجھ میں، کیوں میں اتنی بری ہوں، کہ میں آپ کے دل پر دستک نہیں دے پا رہی۔

کیوں میں آپ کے دل کے بند دروازے نہیں کھول سکتی، ایسا کیا ہے آپ کے دل میں جس کے ڈر سے آپ مجھے اپنے دل میں داخل ہی نہیں ہونے دیتے۔۔

وہ روتے ہوئے اپنا منہ تکیے میں چھپائے ہوئے سوچ رہی تھی۔ رومان شاہ باہر آیا تو ایک سائیڈ پر آکر آرام سے لیٹ گیا جیسے اس نے تو کوئی دل دکھانے والی بات کی ہی نہ ہو۔

میرب کی تکے میں چہرہ چھپائے ہوئی تھی مگر پھر بھی اس کی ہلکی ہلکی سسکیاں رومان شاہ کے کانوں تک پہنچ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

مگر وہ دشمن جا بہت آرام سے آنکھیں بند کیے ہوئے لیٹا تھا۔ تھوڑی دیر خاموشی کے بعد روم کا دروازہ بجا تھا اور زکیہ کی آواز آئی۔۔۔ رومان بھائی اور میرب باجی آپ دونوں کو بڑی بی بی جی بلارہی ہیں ناشتے کی ٹیبل پر۔۔

آپ جائیں ہم لوگ پانچ منٹ میں آرہے ہیں۔ رومان شاہ نے بیڈ پر لیٹے ہوئے ہی جواب دیا تھا۔۔ چلو اٹھو اگر تمہارا ماتم ختم ہو گیا ہو تو امی جان ناشتے پر بلارہی ہیں۔۔ مجھے نہیں جانا۔۔ یہ ادائیں مجھے مت دیکھاؤ۔ تم میری من پسند بیوی نہیں ہو۔ جو میں تمہارے نخرے اٹھاؤ گا۔

شاہ مجھے پتہ ہے کہ میں آپ کی من پسند بیوی نہیں ہوں۔ بار بار مجھے مت بتایا کریں۔ کیوں بار بار اپنی تعریف سن کر برا لگتا ہے۔۔ وہ تنزیہ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

اس کی طرف کروٹ لے کر تکیے پر کہنی ٹکائے اپنے سر کو اپنے ہاتھ کی سپورٹ دیے ہوئے لیٹا ہوا میرب پر طنز کر رہا۔۔

میرب نے اپنے منہ آنکھوں سے بازوؤں کو ہٹا کر غصے سے نظریں گوما کر رومان شاہ کی طرف دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ نے اپنے دونوں آئی برواٹھا کر، اپنی آنکھوں سے اسے اشارہ کرتے ہوئے اٹھنے کا کہا تھا۔ چلو امی جان انتظار کر رہی ہیں۔۔ مجھے بھوک نہیں ہے۔۔ میرب نے جواب دے کر پھر سے بازو اپنی آنکھوں پر رکھ لیا تھا۔۔

میرب میری ایک بات دھیان سے سن لو، تمہارے اور میرے درمیان کمرے کے اندر کیا چل رہا ہے۔

اس کا اندازہ میری ماں کو نہیں ہونا چاہیے۔ اگر تمہاری وجہ سے میری امی جان ذرا سی بھی پریشان ہوئی تو، مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔ اس لیے یہ سارے تماشے روم کے اندر رکھنا باہر جا کر بالکل نارمل بیہو کرنا۔ جیسے ایک نورمل ہسبینڈ اور وائف رکھتے ہیں۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شاہ سچ بتائیں ہمارے درمیان نارمل ہسبینڈ وائف جیسا کچھ ہے۔ میرب سوالیہ نظروں سے رومان شاہ کی طرف دیکھ کر پوچھ رہی تھی۔

پانچ منٹ پہلے نارمل جیسا سب کچھ بنانے تو لگا تھا۔ مگر تمہاری تو سانسیں بند ہونے لگی تھی۔ کہو تو ابھی بنادو تمہارا اور میرا رشتہ نارمل۔۔ اس نے رشتہ نارمل کو کھینچتے ہوئے کہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

میرب نے نفی میں سر کو ہلاتے ہوئے، اپنی نظریں دوسری جانب کر لی تھی۔ دوبارہ اس طرح سے حقارت سے نظریں پھیری تو، میں تمہاری جان نکال لوں گا۔ رومان شاہ میرب کے قریب ہو کر اس کی جبرے کو اپنے ہاتھ سے پکڑ کر زور سے دبائے ہوئے تھا۔

شاہ مجھے درد ہو رہا ہے چھوڑیں۔ میں نے غصے سے نظریں پھیریں تھی۔ حقارت سے نہیں۔۔۔ تمہیں غصہ کرنے کا حق بھی نہیں ہے وہ چلایا تھا۔۔۔ شاہ کو میرب کا اس طرح نظریں پھیرنا مہکی یاد دلا گیا تھا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

جھٹکے سے اس کے چپڑے کو چھوڑتا ہوا کھڑا ہوا تھا۔ چلو میرے ساتھ ڈائننگ ٹیبل پر اور اپنی شکل پر مسکراہٹ لاؤ۔

Posted On Kitab Nagri

- تاکہ امی جان کو لگنا چاہیے کہ تم میرے ساتھ بہت خوش ہو۔۔۔ میرب کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو بہہ رہے تھے۔

اس نے حیرت سے رومان شاہ کی طرف دیکھا۔۔ وہ روتے ہوئے، بیڈ سے اٹھ کر کھڑی ہوئی اپنا دوپٹہ ٹھیک کر رہی تھی۔

میں نے کہا اپنے چہرے پر مسکراہٹ لے کر آؤ میری امی جان کے سامنے تم خوش نظر آنی چاہیے ہو۔۔ شاہ آپ اتنے ظالم کیوں ہے۔۔ کیوں آپ اتنے سخت دل ہیں۔۔ کیوں میری محبت آپ کے دل کی ان سخت دیواروں کو توڑ نہیں پارہی۔۔

Kitab Nagri

آپ میری طرف ایک قدم بڑھا کر تو دیکھیں، میں خدا کی قسم آپ کے قدموں میں بچھ جاؤں گی۔۔ وہ روتے ہوئے رومان شاہ کے پاس آکر کھڑی ہوئی بڑی التجائیں نظروں سے بول رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے رونے میں رومان شاہ کو پانے کی اتنی تڑپ تھی کہ کوئی اور ہوتا تو قسم سے ایک منٹ پہ پگھل جاتا۔۔۔ مہک نے اپنی بے وفائی سے رومان شاہ کے دل میں اتنی نفرت بھر دی تھی۔ کہ میرب کی محبت پر مہک کی نفرت بھاری پڑ رہی تھی۔

تم یہ ڈائیلاگ رات کو بول لینا آج میری آفس سے چھٹی ہے فی الحال چلو امی جان تمہارا انتظار کر رہی ہے۔

میرب کی بات کو نظر انداز کرتا ہوا روم کے ہینڈل پر ہاتھ رکھ کر اسے گھما کر دروازہ کھولتے ہوئے باہر نکل گیا۔

Kitab Nagri

میرب نم آنکھوں کو صاف کرتے ہوئے نقلی مسکراہٹ اپنے چہرے پر سجا کر اس کے پیچھے پیچھے چل رہی تھی۔۔۔ جی جی بہن جی بہن جی انشاء اللہ بہت جلد میرب اور رومان آپ لوگوں سے ملنے آئیں گے۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ ٹیبل پر پہنچا تو اس کی ماں پہلے سے ہی میرب کی ماں سے بات کر رہی تھی۔ میرب کی ماں میرب کے آنے کا پوچھ رہی تھی۔ اور رومان شاہ کی ماں وعدہ بھی دے چکی تھی کہ رومان اور میرب ملنے کے لیے آئیں گے۔

حد ہے امی جان آپ کہنے سے پہلے مجھ سے پوچھ تو لیا کریں۔ مجھے نہیں جانا اور نہ ہی میں اس کو جانے دوں گا۔ فون بند ہوتے ہی رومان شاہ نے خراب موڈ سے اپنی ماں سے کہا۔ کیوں نہیں جانا تمہیں اور اسے کیوں نہیں جانے دو گے۔

مجھے نہیں جانا کیونکہ مجھے اسکے گھر جانا پسند نہیں ہے، اور اس کو میں نے اس لیے نہیں جانے دینا۔ کیونکہ اس کو بہت زیادہ عشق کا بخار چڑھا ہوا تھا۔ تو اب شادی ہو گئی ہے۔ اور یہ ٹک کر اپنے گھر میں رہے۔

www.kitabnagri.com

کیوں جب لڑکیوں کی شادی ہو جاتی ہے تو کیا ان کا مانکے سے تعلق ٹوٹ جاتا ہے۔ رومان شاہ کی ماں نے ناراض منہ بنا کر کہا تھا۔ امی جان۔ رومان چپ کر جاؤ ہر بات میں میرے ساتھ زبان درازی مت کیا کرو۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ کی بات کو بیچ میں کاٹتے ہوئے ہی اس کی امی نے اپنا حکم صادر کر دیا، کہ اسے کل میرب کو لے کر اس کے مانکے جانا ہے۔۔

حالانکہ رومان شاہ کی ماں کو اچھی طرح سے پتہ تھا کہ اس کا بیٹا اپنی ماں کے ساتھ زبان درازی کبھی نہیں کرتا۔۔

بس رومان پر اپنا رعب ڈال کر میرب کو اس کے مانکے بھیجنے کے لیے اس کی ماں نے یہ حربہ استعمال کیا تھا۔۔



اور تیر نشانے پر لگا تھا رومان شاہ چپ کر کے ناشتہ کرنے لگا۔۔ بس بیچ بیچ میں میرب کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے بیچاری میرب نے یہ ساری بات کی ہو۔۔

ooooooooo,

Posted On Kitab Nagri

ہاں جی جناب کیسا لگ رہا ہے ٹھیک ہو کر! بہت اچھا لگ رہا ہے، یہ سب تم دونوں کی مہربانی ہے کہ تم دونوں نے میری بد تمیزیاں کی برداشت میرا ساتھ نہیں چھوڑا کیا۔ ورنہ میں نے اپنی جو حالت کر لی تھی۔

وہاں پر تو اپنے گھر والے بھی ساتھ چھوڑ جاتے ہیں۔ احمر رومان شاہ اور ڈاکٹر شاہ زیب سے کہہ رہا تھا۔
آج احمر کا علاج مکمل ہو چکا تھا۔
اور اسے ہاسپٹل سے ڈسچارج کر دیا گیا۔ آج احمر کے ساتھ ساتھ رومان شاہ اور ڈاکٹر شاہ زیب کے لیے بھی بہت خوشی کا دن تھا۔

کہ آخر وہ اپنے دوست کو پھر سے ٹھیک کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ یعنی کہ تم ہمیں اپنی فیملی نہیں سمجھتے رومان شان احمر کی بات کا جواب دیا۔ نہیں یار میرا وہ مقصد نہیں تھا میں تو بہت خوش ہوں کہ مجھے تم دونوں کے جیسے دوست ملے۔

Posted On Kitab Nagri

جنہوں نے مجھے اس نشے کی دلدل سے باہر نکال لیا، ورنہ کتنے لوگ تو اس دلدل میں پھنس کر واپسی کا راستہ ہی بھول جاتے ہیں۔ ہر کوئی میرے جیسا خوش نصیب نہیں ہوتا۔ اور ہر کسی کو رومان شاہ اور ڈاکٹر شاہ زیب جیسے دوست نہیں ملتے۔

خوشی سے احمر کی آنکھیں نم ہو گئیں اور وہ ایک بازو ڈاکٹر شاہ زیب کے گلے میں ڈالے اور دوسرا رومان شاہ کے گلے میں ڈالے ہوئے اپنے دوستوں سے گلے مل رہا تھا۔

(چل چھوڑ دے یار ہن کی روا کے ساہ لویں گا)

(چلو چھوڑ دو یار اب کیا رلا کر سانس لو گے)

رومان شاہ کی مادری زبان پنجابی تھی۔ اور رومان شاہ اپنی زبان سے بہت محبت کرتا تھا۔ اس لیے اکثر جب وہ بہت خوش ہوتا تو، اپنی پنجابی زبان میں جملے بول جایا کرتا تھا۔

حالانکہ احمر اور شاہ زیب کی زبان پنجابی نہیں تھی۔ شاہ زیب پٹھان تھا تو اس کی زبان پشتو تھی۔ احمر مہاجر تھا تو اس کی زبان اردو سپیکنگ تھی۔

www.kitabnagri.com

مگر تینوں بچپن کے دوست تھے، تو اس لیے ایک دوسرے کی تھوڑی بہت زبان سمجھ جایا کرتے تھے۔ مصلہ تو رومان شاہ اور ڈاکٹر شاہ زیب کا تھا۔

کیونکہ احمر تو اردو سپیکنگ تھا اس لیے احمر کی زبان تو دونوں کو سمجھ میں آ جاتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

یہ تینوں لاہور میں اکٹھے ایک ہی جگہ پر رہتے تھے۔ ایک ساتھ ہی سکول جایا کرتے اور پھر ایک ساتھ ہی ان لوگوں نے کالج میں پڑھائی شروع کی۔ پھر وقت نے کروٹ لی تو احمر کے والد کا انتقال ہو گیا۔

تو وہ اپنے ماموں کے پاس کراچی شفٹ ہو گیا۔ اور ڈاکٹر شاہ زیب اور رومان شاہ وہیں پر رہ گئے۔ اس کے بعد رومان شاہ کے باپ کی ڈیٹھ ہوئی اور وہ اپنی ماں کے ساتھ کراچی آ گیا۔ اس طرح احمر اور رومان شاہ ایک پھر مل گئے۔

اس کے بعد اس ڈاکٹر شاہ زیب اپنی پڑھائی مکمل کر کے اپنی آگے کی ٹریننگ کے لیے کراچی جناح ہاسپٹل میں آ گیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

جہاں پر اس نے ٹریننگ کے ساتھ ساتھ اپنی جاب بھی سٹارٹ کر دی۔ پھر آہستہ آہستہ شاہ زیب کی ترقی ہوتی گئی۔

Posted On Kitab Nagri

اور آج ڈاکٹر شاہ زیب کا شمار بہت سینئر ہارٹ سرجنز میں ہوتا تھا۔ اور رومان شاہ ایک بہت کامیاب بزنس مین بن چکا تھا، جس کا خود کا بزنس 10 ملکوں میں ورک کر رہا تھا۔

مگر احمر کچھ خاص ترقی نہیں کر سکا، کیونکہ احمر کے مالی حالات پہلے بھی کبھی ٹھیک نہیں تھے۔ اور اب تو وہ اپنے ماموں کے پاس رہتا تھا۔

ایک آفس میں نارمل سی امپلائی کی جاب کرتا تھا۔ لیکن ان کے امیری غریبی نے کبھی ان کی دوستی میں کوئی فرق نہیں ڈالا۔

پلان کے مطابق آج دوپہر کو یہ تینوں اکٹھے ہوئے۔ اور خوب جشن کا ماحول بنا کر ان لوگوں نے انجوائے کیا۔ بہت ساری گپیں لڑانے کے بعد، اب وہ اپنے بچپن کی باتیں یاد کر کے ہنس رہے تھے۔

www.kitabnagri.com

کہ رومان شاہ کے موبائل پر اس کی امی جان کا فون آرہا تھا۔ السلام علیکم جی امی جان۔ رومان تم گھر کب تک آؤ گے۔

Posted On Kitab Nagri

امی جان میں نے آپ کو بتایا تو تھا کہ آج میں آفس سے سیدھا اپنے دوستوں کے ساتھ اوٹنگ پر جاؤں گا۔ کیونکہ مجھے احمر اور شازیب کے ساتھ کچھ ٹائم گزارنا ہے۔ کیا بات ہے امی جان آپ پریشان لگ رہی ہیں۔ اپنی ماں کی افسردہ آواز کو پہچانتے ہوئے رومان شاہ پوچھ رہا تھا۔

شاہ زیب تمہارے ساتھ ہے۔۔۔ جی امی جان خیریت آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے۔۔۔ ہاں میری طبیعت بالکل ٹھیک ہے۔۔۔ تم نے مرہا کے نکاح کے بارے میں شاہ زیب کو نہیں بتایا تھا۔

۔ امی جان پہلی بات تو میں یہ بات کسی کو بتانا ضروری نہیں سمجھتا۔

اور دوسری بات یہ کہ شاہ زیب کو پتہ ہے، مرہا کے نکاح کے بارے میں اب آپ سسپنس ختم کر کے مجھے بتائیں کہ کیا ہوا ہے۔
www.kitabnagri.com

شاہ زیب کے گھر والے میرہا کا رشتہ لینے کے لیے آئے ہوئے ہیں۔ شاہ زیب کے لیے۔۔ کیا؟ رومان شاہ نے حیرانی سے کہا۔۔ یہی تو میں تم سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا تمہیں اس بارے میں پتہ تھا۔
نہیں امی جان مجھے اس بارے میں کچھ نہیں پتا۔ اگر پتہ ہوتا تو میں آپ کو ضرور بتاتا۔ آپ فون بند کریں میں ذرا شاہ زیب سے بات کر کے آپ کو بتاتا ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ زیب اور احمر آپس میں گپے لڑا کر ہنس رہے تھے۔ کہ رومان شاہ فون پر بات کر کے واپس ان کے پاس آیا۔

اور اس کے تیور کافی بدلے ہوئے تھے جس کو دونوں نے نوٹ کیا۔۔ خیریت کس کا فون تھا۔ جو سن کر چہرے کے زاویے اس قدر بدلے ہوئے ہیں۔ احمر مذاق کر رہا تھا۔

لگتا ہے کہ بھابھی جان کا فون ہو گا اور انہوں نے شاپنگ کی لمبی چوڑی لسٹ سینڈ کی ہو گی، اس لیے نواب کا موڈ خراب ہو گیا ہے۔ شاہ زیب ہنستے ہوئے بولا۔۔ شازیب تمہارے گھر والے، میرے گھر پر، میری بہن کا رشتہ مانگنے گئے ہوئے ہیں۔

اس بات کا تمہیں پتہ تھا۔۔ رومان شاہ نے کافی سرد لہجے سے پوچھا۔۔ یار آرام سے بات کرو کیا ہو گیا ہے۔ احمر رومان شاہ کی سخت اور غصے والے انداز کو دیکھ کر گھبرا کر کھڑا ہو گیا تھا۔

رومان شاہ۔۔۔۔۔ شاہ زیب میری بات کا جواب دو تمہیں پتہ تھا۔

شازیب۔۔۔۔۔ ہاں پتہ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ --- تمہیں مرہا کے نکاح کے بارے میں بھی پتہ تھا۔ پھر تم نے رشتہ بھجوانے کی جرأت کیسے کی۔

شاہزیب --- یار تم نے خود ہی تو کہا تھا کہ تم بہت جلد مرہا کو اس نکاح سے آزاد کروادو گے۔

رومان شاہ --- اپنی زبان سے میری بہن کا نام بھی مت لینا، میں تمہیں ہمیشہ اپنا دوست سمجھتا رہا اور تم میرے ہی گھر پر گھات لگائے ہوئے تھے۔

شاہزیب --- رومان شاہ عقل کے ناخن لو۔ میں نے تمہارے گھر ایک عزت دار آدمی کی طرح رشتہ بھیجا ہے۔ میں نے ایسی کوئی حرکت نہیں کی جس کی وجہ سے تم مجھے یوں ذلیل کرو۔

www.kitabnagri.com

یار میرے خیال سے کوئی بہت بڑی مس انڈرسٹینڈنگ ہوئی ہے۔ تم دونوں بیٹھ کر آرام سے بات کرو دونوں کو تلخ کلامی کرتے ہوئے دیکھ کر احمریچ میں کودا۔ مجھے اس کے ساتھ کوئی بات نہیں کرنی ہے رومان شاہ نے دو ٹوک جواب دیا۔ کیوں میں نے ایسا کیا کر دیا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

جس کی وجہ سے تم مجھ سے بات نہیں کرنا چاہتے ہو۔ حد ہے یار کسی کے گھر باعزت طریقے سے رشتہ بھجوانا کب کا جرم ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر شاہ زیب بھی غصے میں آ گیا۔ تم نے اپنی عمر دیکھی ہے۔ میری عمر کے ہو تم۔ اور تم میری بہن سے شادی کی خواہش رکھتے ہو شرم آنی چاہیے تمہیں۔ کہاں لکھا ہے کہ اتج ڈفرنس ہو تو شادی نہیں ہو سکتی۔ یار رشتہ نہیں بھجوا یا جاسکتا۔ رومان شاہ اتنے پڑھے لکھے ہو کر کیسی جاہلوں جیسی باتیں کرتے ہو۔

اور جس سے نکاح کے بارے میں تم اس وقت بات کر رہے ہو، اس اے سی پی کی اتج تو مجھ سے بھی زیادہ ہے۔ وہ تو مجھ سے بھی کوئی دو تین سال بڑا ہے۔ تو جب اس کے لیے یہ نکاح جائز ہو گیا ہے تو پھر مجھ سے تمہیں کیا پر اہلم ہے۔

میں نے اس کمینے کے ساتھ بھی اپنی بہن کا نہ تو نکاح کروایا ہے اور نہ ہی ایکسیپٹ کیا ہے تمہیں سب پتہ ہے کہ جن حالات میں نکاح ہوا تھا اور اب امی جان کا حکم ہے کہ مرہا کو اس کے ساتھ ہی رخصت کیا جائے گا اور تم ایک بات اچھی طرح سے جانتے ہو کہ میں اپنی امی جان کا کوئی حکم بھی نہیں ٹال سکتا اس لیے اس کمینے کو بطور بہنوئی قبول کرنا میری مجبوری ہے۔ رومان شاہ کی اس جملے سے شاہ زیب کے اندر چھن سے کچھ ٹوٹا تھا شاہ زیب کا دل ٹوٹ گیا رومان شاہ کے اس جملے سے۔ اس نے کتنے خواب سجائے تھے مرہا کے لیے اپنی آنکھوں میں۔ وہ غصے سے رومان شاہ کی طرف دیکھتا ہوا بڑے بڑے قدم

Posted On Kitab Nagri

اٹھاتا ہوا گاڑی کی طرف چلا گیا احمر بیچارہ تو آوازیں دیتا رہ گیا مگر اس نے پیچھے پلٹ کر بھی نہیں دیکھا۔ رومان یار اس نے ایسا بھی کچھ غلط نہیں کیا جس کا تم نے اس طرح ری ایکٹ کیا ہے اب تم اس کی طرف داری کرو گے رومان شاہ نے غصے سے احمر کی طرف دیکھا، یار بات طرف داری کی نہیں ہے تم بھی میرے دوست ہو اور وہ بھی میرا دوست ہے میرے لیے تم دونوں ایک برابر ہو تم دونوں میں سے جو غلط ہو گا میں اس کو ہی بولوں گا اس وقت جو تم نے کیا وہ غلط تھا وہ تمہاری بہن میں انٹر سٹڈ تھا تو اس میں ایسی کوئی غلط بات نہیں ہے وہ شادی کرنا چاہتا تھا اور کسی کو پسند کرنا یا اس سے شادی کرنا کوئی گناہ یا غلط بات نہیں ہے۔ غلط تب ہوتا جب وہ غلط نظر سے دیکھتا مگر شادی کا ارادہ نہ رکھتا۔ مگر وہ تو مرہا کی پڑھائی کا انتظار کر رہا تھا کہ جیسے ہی مکمل ہو تو وہ تم سے بات کر سکے مگر کبھی اس میں اتنی ہمت اور جرأت نہیں تھی کہ وہ خود سے تم سے بات کر سکتا کیونکہ تمہارا یہی والا ایڈیٹیوڈ اسے تم سے بات نہیں کرنے دیتا تھا اب جب نکاح ہوا تو تم نے اس سے یہی کہا تھا کہ تم اپنی بہن کو اس اے سی پی کے ساتھ رخصت نہیں کرنا چاہتے تو اس نے اپنے ماں باپ کو بھی اسی لیے شاید بھیجا ہو گا کہ کہیں پھر سے مرہا کا رشتہ تم لوگ کہیں اور نہ کر دو تو اس طرح تم نے اس کی توہین کی ہے اور اس کا یہ ری ایکٹ غلط نہیں تھا۔ احمر کے سمجھانے پر رومان شاہ ٹھنڈا پڑ گیا تھا اسے بھی احساس ہوا کہ اس نے شاہزیب کے ساتھ غلط کر دیا ہے۔ تو وہ یہ بات یہاں پر رہ کر حل کرتا اس طرح سے جانے کا مطلب کیا ہے یار وہ یہاں پر کیسے کھڑا رہتا ہے اس وقت اس کا دل ٹوٹا ہے اور اس درد کو تم نے اور میں نے دونوں نے فیس کیا ہے تو

Posted On Kitab Nagri

ذرا سوچو اس وقت ہماری حالت کیا تھی تم تو پھر بھی سنبھل گئے تھے میں نے تو اپنی زندگی تک داؤ پہ لگا دی تھی تو ایسے میں اس کا اتناری ایکٹ بنتا ہے سنبھل جائے گا تو ٹھیک ہو جائے گا سمجھ جائے گا ساری بات کو مگر اس وقت اس کا دل ٹوٹا ہے اور اسے میری ضرورت ہے میرے خیال سے مجھے جانا چاہیے ہم۔ ہم جاؤ سنبھالو اسے اور میری طرف سے معذرت کرنا اگر مجھے پہلے آئیڈیا ہوتا تو شاید میں کچھ کر سکتا اس کے لیے، مگر اس وقت کچھ بھی میرے ہاتھ میں نہیں ہے۔ مرہا کا نکاح ہو چکا ہے۔ نہ تو امی جان اس نکاح کو توڑنا چاہتی ہیں اور نہ ہی وہ کمینہ اے سی پی اس نکاح کو ختم کرنا چاہتا ہے تو ایسے میں میرے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں ہے سوائے معذرت کے جو میں نے غلط جملے شازیب کو بولے ہیں ان کے لیے۔۔ شاہ زیب کو بولے گئے جملوں کے لیے، رومان شاہ اپنے دل میں بہت ندامت محسوس کر رہا تھا۔

○○○○○○○

شاہ میر کی پچھلے دو تین دن سے میرب سے بات نہیں ہوئی تھی۔ آج اس کا بہت دل کر رہا تھا کہ وہ اپنی بہن سے بات کرے۔ اس نے اپنا فون نکالا اور میرب کا نمبر ڈائل کیا، وہ اس وقت پولیس اسٹیشن میں اپنے آفس میں بیٹھا ہوا، اپنی چیئر کو گھماتا ہوا کچھ سوچ رہا تھا۔ السلام علیکم بھائی کیسے ہیں۔۔ وعلیکم السلام میں بالکل ٹھیک میرا بچہ میری پیاری بہنا آپ کیسی ہو۔ میں بھی ٹھیک۔ بھائی کی یاد نہیں آتی

Posted On Kitab Nagri

تمہیں۔ بھائی بہت آتی ہے مجھے آپ کی یاد۔ پھر ملنے کیوں نہیں آئی۔ بھائی شاہ مصروف تھے ان کے پاس ٹائم نہیں تھا۔ ٹائم نہیں تھا یا اس گھٹیا انسان کی نیت نہیں تھی۔

بھائی پلیز اس طرح سے مت بولیں مجھے اچھا نہیں لگتا۔ چلو جی سوری آپ کے شوہر محترم کو غلط بولنے کے لیے۔ وہ میرب کو مزاق کر رہا تھا۔ میں تمہیں لینے آؤں تم سے ملنے کو بہت دل کر رہا ہے۔۔ نہیں بھائی گھر میں مہمان آئے ہوئے ہیں۔ خیریت کون مہمان آئے ہوئے ہیں۔

بھائی وہ مرہا کا رشتہ لینے کے لیے آئے ہیں۔ کیا کس کا رشتہ لینے آئے ہیں۔ میرب نے اپنی زبان دانتوں تلے دبائی، اس کے منہ سے جلدی میں نکل تو گیا تھا کہ، میرہا کا رشتہ لینے کے لیے آئے ہوئے ہیں۔

مگر بعد میں اسے یہ یاد آیا کہ مرہا کا نکاح تو اس کے بھائی سے ہوا ہے۔ مگر اب پچھتانے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔ بات شامیر کے کانوں تک پہنچ چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

میر ہا بیٹا میں نے کچھ پوچھا ہے کون کس کا رشتہ لینے آیا ہے۔ شاہ میر کی آواز میں کافی تلخی آگئی۔۔ بھائی وہ وہ وہ۔ جواب دو میرب میں نے پوچھا کون آیا ہے مرہا کا رشتہ لینے کے لیے اس بار لہجہ بہت زیادہ سخت تھا۔

بھائی کوئی ڈاکٹر شاہ زیب کے امی ابو ہیں جو مرہا کا رشتہ لینے کے لیے آئے ہیں۔ اور مرہا کدھر ہے۔ بھائی وہ تو کالج گئی ہے۔ ٹھیک ہے میں تم سے بعد میں بات کروں گا، لیکن بھائی آپ تو کہہ رہے تھے کہ آپ کا بہت دل کر رہا ہے مجھ سے باتیں کرنے کو

کیونکہ تم نے مجھے بہت اچھی نیوز سنائی ہے، اس کے بعد میرے پاس باتیں کرنے کے لیے نہیں ہیں اور نہ ہی میرا موڈ ہے باتیں کرنے کا اس لیے میں بعد میں بات کروں گا۔ شاہ میر کی غصے سے نسیں پھٹنے والی ہو رہی تھی۔ وہ جھٹکے سے اپنی آفس کی چیئر سے اٹھ کر کھڑا ہوا اپنا موبائل اٹھا کر اپنی جیب میں ڈالتا ہوا فل یونیفارم میں ہی نکل کر اپنی جیب میں آکر بیٹھ گیا۔

www.kitabnagri.com

اس کا رخ سیدھا مرہا کے کالج کی طرف تھا۔ پولیس والا تھا اور اپنے طریقے سے اس نے مرہا کی ہر خبر جمع کر کے رکھی ہوئی تھی۔ جیسے کہ میرہا کس کالج میں پڑھتی ہے۔ مرہا کا پرفیسر کون ہے، میرہا کس ٹائم پر کون سا لیکچر لیتی ہے، کب کالج آتی ہے اور کب گھر آتی ہے۔ زیادہ تر رومان شاہ اسے کالج پک اینڈ

Posted On Kitab Nagri

ڈراپ کرتا ہے، یہ بات بھی وہ اچھی طرح سے جانتا تھا۔ مگر آج اسے کسی کا بھی ڈر نہیں تھا۔ اسے ہر حال میں اپنی بیوی سے ملنا تھا۔

مگر آج بھی اس نے کوئی بھی غیر قانونی طریقہ نہیں اپنایا تھا۔ آخر ایک پولیس والا تھا قانون کے دائرے میں رہ کر کام کرنا بہت اچھی طرح سے جانتا تھا۔

اس لیے جیسے ہی میرب کا فون بند ہوا تو اس نے رومان شاہ کی ماں کو فون ملایا، اور بنا ان کا جواب سنیں سلام کہنے کے بعد ان سے یہ کہہ دیا تھا کہ وہ آج مرہا کو کالج سے پک کر کے کچھ دیر اپنے ساتھ گھمانے کے لیے لے کر جائے گا۔ اور آپ اپنے بیٹے کو سمجھا دیجئے گا کہ کسی بھی طرح کا تماشا کریٹ نہ کرے۔

مرہا بیوی ہے میری اسے ساتھ لے جا کر شاپنگ کروانے کا تو حق رکھتا ہوں۔

www.kitabnagri.com

اس کا سخت لہجہ دیکھ کر رومان شاہ کی ماں کو اندازہ ہو گیا تھا۔ کہ اس کے کانوں تک مرہا کے رشتے والی بات پہنچ چکی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

سمجھدار عورت تھی اس لیے انہوں نے مرہا کے جانے کے لیے ہاں کہہ دیا۔ ویسے بھی ان کے دل کو یہ سوچ کراطمینان تھا کہ میرہا اس کی بیوی ہے اس کے نکاح میں ہے۔ تو کسی بھی طرح سے مرہا کا اس کے ساتھ جانا غلط نہیں ہے۔

مرہا اپنا آخری لیکچر لینے کے بعد کچھ دیر کے لیے آرام کی غرض سے باہر بنی ہوئی بینچرز پر بیٹھی ہوئی آرام سے سینڈوچ کھا رہی تھی۔

اور ساتھ میں ہاف لیٹر پیپسی لیے ہوئے منہ سے چھوٹے چھوٹے سپ لے رہی تھی۔ اسے کسی لڑکی نے آکر کہا کہ اسے پرنسپل صاحب آفس میں بلا رہے ہیں۔

اسے کوئی لینے کے لیے آیا ہے۔ بھائی اتنی جلدی لینے کے لیے کیوں آگئے ہیں ابھی تو ٹائم نہیں ہوا۔ وہ سوچتے ہوئے اپنے سینڈوچ اور پیپسی کو ہاتھ میں اٹھائے ہوئے پرنسپل کے آفس کی طرف آئی۔ اور پرنسپل سے اجازت لینے کے بعد وہ اندر داخل ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن پرنسپل کے ساتھ بیٹھی ہوئی ہستی کو دیکھ کر بچاری کے ہاتھ میں پکڑا ہوا سینڈوچ زمین بوس ہو چکا تھا۔

ویسے اس بندے کو دیکھ کر وہ خود بھی زمین بوس ہو جاتی تو حیرت کی بات نہیں تھی۔ آؤ آؤ میرا بیٹا آپ نے بتایا ہی نہیں آپ کا نکاح ہمارے شہر کے اے سی پی شامیر صاحب سے ہوا ہیں۔ مرہا بنا جواب دیے اٹھ قدم پیچھے کی طرف بھاگی، واپس آؤ مرہا کا ایک پاؤں دروازے کے اندر تھا اور ایک آفس کے دروازے کے باہر تو شاہ میر کی رعبدار آواز مرہا کے کانوں سے ٹکرائی۔ نہ چاہتے ہوئے بھی مرہا کے قدم وہیں پر سٹل ہو گئے۔ میں نے کہا واپس آؤ مرہا۔

شاہ میر نے پھر سے مرہا کو واپس آنے کے لیے کہا تو مرہا پلٹ کر بچوں کی طرح چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی ہوئی بڑی معصوم شکل بنا کر نظروں کو جھکائے ہوئے، آکر کھڑی ہو گئی، اس وقت وہ ایسے لگ رہا تھا جیسے مرہا کو سزا ملی ہو اور وہ پرنسپل کے سامنے کھڑی ڈر رہی ہو۔

ٹھیک ہے سر ہمیں اجازت دیجئے شاہ میر نے کھڑے ہو کر پروفیسر سے ہاتھ ملاتے ہوئے جانے کی اجازت طلب کی تھی۔ رومان شاہ تک میرا پیغام پہنچ چکا ہو گا وہ مرہا کو لینے نہیں آئے گا۔ اس لیے آپ پریشان نہ ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

مرہارومان شاہ کی بہن تھی اور رومان شاہ کی اجازت کے بغیر اسے بھیجنا پروفیسر کو گلے کا پھندہ لگ رہا تھا۔ مگر سامنے بھی اے سی پی شامیر بیٹھا تھا اسے بھی انکار نہیں کر سکتا تھا۔ بیچارے کی سانسیں اٹکی ہوئی تھی، جس کو دیکھ کر شاہ میر نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

مگر سر اگر آپ میری ایک بار رومان شاہ سے بات کروا دیتے تو اچھا ہو جاتا، پرنسپل کی دھیمی سی آواز نکلی۔ ایک منٹ رکھے میں آپ کی ان کی والدہ سے بات کرواتا ہوں۔ شاہ میر نے رومان شاہ کی ماں سے بات کروائی تو ان کے کہنے پر پرنسپل بیچارہ چپ تو ہو گیا مگر ڈرا ب بھی اس کے چہرے پر نظر آرہا تھا۔

شاہ میر ڈرتا تو کسی سے نہیں تھا اور مرہا کو لے جانے کے ہزار طریقے تھے۔ مگر وہ اپنی بیوی کو لیگل طریقے سے اپنے ساتھ لے جانا چاہتا تھا۔ اس لیے رومان شاہ کی ماں سے بات کروائی تھی۔

ہم کہاں جا رہے ہیں مجھے نہیں جانا آپ کے ساتھ بھائی ابھی تھوڑی دیر تک مجھے لینے آئیں گے۔ اور اگر میں ان کو یہاں پر نہیں ملی تو وہ بہت ناراض ہوں گے۔

Posted On Kitab Nagri

مرہا کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بنا جواب دیے شامیر آفس سے باہر آیا اور اپنی آنکھوں پر دھوپ سے بچاؤ والے سن گلاسز لگاتے ہوئے انگلی کے اشارے سے مرہا کو چپ رہنے کو کہا۔

آپ سمجھ نہیں رہے بھائی بہت ناراض ہوں گے مرہا کا رونا شروع ہو گیا۔ تمہاری امی جان کو بتا چکا ہوں کہ میں تمہیں کالج سے پک کر کے اپنے ساتھ لے کر جاؤں گا۔ وہ تمہارے بھائی کو بتا دیں گی اور اب اپنی زبان بند رکھنا میرا دماغ اس وقت بہت خراب ہے۔ مرہا میں نہیں چاہتا کہ میں یہاں پر کسی قسم کا کوئی تماشہ کر سیٹ کروں۔

مگر اب میں نے کیا کیا ہے جو آپ مجھے اس طرح سے غصے سے اپنے ساتھ لے جا رہے ہیں۔ وہ سو سو کر کے روتی ہوئی اپنی چھوٹی سی ناک کو رگڑتے ہوئے اپنے آنسوؤں صاف کر رہی تھی۔ سب بتاؤں گا اور بہت اچھی طرح سے بتاؤں گا آج کے بعد تم کچھ بھی بھولو گی نہیں۔

چپ چاپ گاڑی میں بیٹھو گاڑی کا دروازہ کھول کر شاہ میرا سے بیٹھنے کا اشارہ کر رہا تھا۔ میں نہیں بیٹھوں گی مجھے آپ کے ساتھ نہیں جانا مجھے بہت ڈر لگتا ہے آپ سے۔

اس وقت شاہ میر فل پولیس کی یونیفارم میں کھڑا ہوا۔ ویسے بھی بہت ڈیشنگ لگ رہا تھا اوپر سے اس کے چہرے پر غصہ سچ میں مرہا کو ڈرا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میرہا میراضبط مت آزماؤ بیٹھ جاؤ ورنہ اٹھا کر بٹھا دوں گا، مجھے اس میں بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ نن نہیں میں خود بیٹھ جاؤں گی۔ شاہ میر کے تیور دیکھ کر مرہانے گھبرا کر (نہیں) کے ٹکڑے کر دیے۔

مرہا شاہ میر کی دھمکی سے ڈر کر جلدی سے گاڑی کی سیٹ پر بیٹھ گئی۔ شاہ میر گیٹ بند کر کے دوسری طرف سے ہوتا ہوا، گاڑی کے اندر آ کر بیٹھ گیا، اور گاڑی سپیڈ سے وہاں سے نکالی۔

مرہا اپنے ہاتھوں کو مروڑ رہی تھی۔ اپنے ہاتھوں کو مروڑتی ہوئی گود میں رکھے بیٹھی مرہا سسکیاں بھرتے ہوئے، اپنے ہاتھوں کی پشت سے اپنے آنسو صاف کر رہی تھی۔

شاہ میر نے ڈیش بورڈ سے ٹشو باکس سے چار پانچ ٹشو کھینچتے ہوئے مرہا کے آگے کیے۔ کیا کروں میں ان کا مرہانے ایک نظر غصے سے شاہ میر کی طرف دیکھ کر اپنا منہ کھڑکی کی طرف کر لیا۔

ان پر آئل لگا کر ان کا پر اٹھا بناؤ اور اس کے بعد آملیٹ سے کھا لینا بے وقوف لڑکی ٹشوز سے اپنے آنسو صاف کرو کوئی دیکھے گا، تو کیا کہے گا کہ پتہ نہیں کون سا ظلم کر رہا ہے پولیس والا جو بیچاری لڑکی رو رہی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں تو ظالم ہیں آپ اور ظلم ہی کر رہے ہیں جس کی وجہ سے میں رو رہی ہوں۔۔ گڈ ویری گڈ اچھا کیا تم نے بتا دیا کہ میں ظالم ہوں اور میں تم پر ظلم کر رہا ہوں۔

اب تم فارم ❀ ہاؤس تک پہنچو اس کے بعد میں بتاتا ہوں کہ میں کتنا ظالم ہوں اور میں کتنا ظلم کر سکتا ہوں غصے سے شاہ میر نے اس کے ہاتھ میں ٹشو تھماتے ہوئے گاڑی کی رفتار اور بڑھادی تھی۔

15 منٹ کے سفر کے بعد گاڑی ایک خوبصورت فارم ہاؤس پر جا کر رکی فارم ہاؤس بہت خوبصورت بنایا گیا تھا چاروں طرف سبزہ ہی سبزہ تھا فارم ہاؤس کو دیکھ کر نظر آتا تھا کہ بنانے والے نے اس کو بڑی محبت اور لگن سے بنایا ہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

❀ فارم ہاؤس بہت خوبصورت تھا۔ شامیر مرہا کا ہاتھ پکڑ کر جیسے ہی فارم ہاؤس کے اندر داخل ہوا۔ تو فارم ہاؤس کے سارے نوکر جلدی سے سر جھکائے ہوئے شاہ میر کی جانب بڑے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

مگر شامیر نے ہاتھ کے اشارے سے سب کو دور ہٹنے کا کہا تھا۔ شاہ میر مرہا کو لے کر سیدھا فارم ہاؤس کے اندر داخل ہوا۔

فارم ہاؤس اندر سے بھی بہت خوبصورت بنا ہوا تھا۔ سامنے دو کمرے بنے ہوئے تھے۔ ایک کچن اور ایک شاندار ٹی وی لاؤنج جس میں بہت بڑی ایل سی ڈی لگی ہوئی تھی۔

اور بہت ہی خوبصورت صوفے رکھے ہوئے تھے۔ اور صوفوں کے سامنے ایک بہت بڑا شیشے کا ڈیزائنر ٹیبل اس پر کر سٹل سے بنے ہوئے خوبصورت شوپیس رکھے ہوئے تھے۔

دیوار پر سچی اسلامک خوبصورت سنری جس پر قرآنی آیت لکھی ہوئی تھی۔ وہ بہت ہی خوبصورت منظر پیش کر رہی تھی۔ گھر کی ایک ایک چیز یہ بتا رہی تھی کہ فارم ہاؤس بنانے والے نے اس کو بہت خوبصورتی اور دل سے سجایا ہے تھا۔

شاہ میر کے تیور دیکھ کر مرہا کا ڈر کے مارے برا حال تھا۔ مرہا کے ہاتھوں کی ہتھیلیوں میں پسینہ آیا ہوا تھا۔ دل دھک دھک دھک کر رہا تھا۔ شاہ میر اسے لے کر سامنے والے کمرے داخل ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

روم کے اندر آتے ہی اس نے مرہا کا ہاتھ چھوڑ کر روم کا دروازہ اندر سے بند کر دیا تھا۔
پلیز آپ مجھے جانے دیں مجھے آپ سے بہت ڈر لگ رہا ہے۔ آپ کیا کرنے والے ہیں۔ شاہ میرے قدم
اپنی طرف بڑھتے ہوئے دیکھ کر۔ وہ روتے ہوئے شاہ میرے پیچھے کی طرف قدم اٹھا رہی تھی۔

آج کے بعد تمہیں مجھ سے ڈر نہیں لگے گا۔ مجھے بتاؤ کہ تمہاری جرات کیسے ہوئی کسی اور سے اپنا رشتہ
چھوڑنے کی۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی۔

پہلے تم مجھے آپ آپ کہنا بند کرو میرا ایک نام ہے مجھے اس نام سے بلاؤ۔ مرہا کے کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے
جھٹکے سے اپنے قریب کرتے ہوئے۔ شاہ میرے اپنا چہرہ مرہا کے بے حد قریب کر لیا۔

www.kitabnagri.com

اس کے سر کے پیچھے ہاتھ رکھ کر اس کے بالوں کو ہلکا سا جھٹکا دیتے ہوئے اس کا چہرہ اپنی طرف اٹھایا
۔ شاہ میر کہہ کر بلاؤ مجھے۔ آپ اتنے بڑے ہیں میں آپ کا نام کیسے بلا سکتی ہوں مجھے شرم آتی ہے وہ
کانپتے ہوئے ہونٹوں سے روتی ہوئی بولی۔

Posted On Kitab Nagri

نام لو میر اور نہ آج ساری شرم اتار دوں گا۔ آج کہ بعد تمہیں مجھ سے کبھی شرم نہیں آئے گی۔ مرہا مجھے مجبور مت کرو کہ میں کچھ ایسا کر جاؤں جو میں نہیں کرنا چاہتا۔

شاہ میر کے الفاظ مرہا کے ہوش اڑا رہے تھے، ایک تو لفظ اتنے بے باک تھے اوپر تھے اسے خود کے اتنے قریب کیے ہوئے کھڑا تھا کہ اس کے لب بار بار اس کے لبوں سے ٹکرا رہے تھے۔

اسکی نزدیکوں سے مرہا کی سانسیں رکنے لگی تھیں۔ بولو اپنے ان خوبصورت لبوں سے میرا نام تمہارے لبوں کو پتہ ہونا چاہیے کہ میں تمہارا کیا لگتا ہوں، اور تمہارے ہو چکے شوہر کا نام کیا ہے۔۔۔ مجھ سے نہیں لیا جاتا آپ کا نام۔ میرہا کا ڈر اور شاہ میر کی قربت سے ہونٹ کانپ رہے تھے۔۔

مرہا۔۔۔ جانے دے مجھے آپ سے ڈر لگ رہا ہے۔

www.kitabnagri.com

شاہ میر۔۔۔ جب کسی اور سے رشتہ جوڑنے لگی تھی تب ڈر کیوں نہیں لگا۔

Posted On Kitab Nagri

مرہا۔۔۔ میں کسی سے رشتہ نہیں جوڑنے لگی تھی مجھے نہیں سمجھ آرہا کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ تمہارے گھر پر تمہارے بھائی جان ڈاکٹر شاہ زیب کا رشتہ آیا ہے کیا یہ بات تمہیں معلوم نہیں تھی۔

شاہ میر نے غصے سے ایک ایک لفظ کو چبا کر بولا۔ مرہا کی کمر پر اتنی زور سے ہاتھ رکھا ہوا تھا کہ اس کی ریڑ کی ہڈی میں سرسراہٹ اور درد شروع ہو گئی تھی آخر پولیس والے کا ہاتھ تھا۔ جو سارا دن مجرموں پر ڈنڈے برساتا تھا۔ مجھے نہیں پتا کہ کب شازیب بھائی کا رشتہ آیا ہے۔
- قسم کھاؤ۔ اللہ کی قسم مجھے نہیں پتا۔

مگر وہ کمینہ تمہارے گھر پر رشتہ لے کر پہنچ گیا ہے شاہ میر نے تھوڑی سی گرفت ڈھیلی کی تھی۔ مگر مجھے نہیں پتہ وہ ہونٹ باہر نکال کر سسکیاں لے کر رو رہی تھی۔ مرہا چپ کرو یا رتم پر سختی کرنے کا میرا کوئی ارادہ نہیں تھا۔

جب مجھے پتہ چلا کہ وہ تمہارے گھر پر رشتہ لینے گیا ہے تو میرے جسم میں آگ لگ گئی تھی یہ سن کر۔
بس اسی غصے میں تم پر سختی ہو گئی سوری۔ اس نے مرہا کو اپنے سینے سے لگالیا۔

Posted On Kitab Nagri

میرا اتنا غصہ تو بنتا تھا ای سی پی کی جان اگر کوئی میری بیوی کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھے تو میں اس کی آنکھ نکال لوں۔ اور یہاں پر تو یہ سالہ تو میری بیوی کے لیے اپنا رشتہ بھجوا چکا تھا۔
مگر مجھے کچھ بھی پتہ نہیں ہے۔ پھر بھی آپ مجھ پر اتنا غصہ کر رہے ہیں میری کوئی غلطی نہیں تھی۔ وہ بچوں کی طرح روتے ہوئے اپنی صفائی پیش کر تھی
مگر اپنے بچنے میں وہ ایک چیز بہت اچھی کر رہی تھی کہ وہ اب تک اس کے سینے کے ساتھ چمٹی ہوئی رو رہی تھی۔

اور یہ چیز شاہ میر کے دل کو اندر تک سکون دے رہی تھی۔ مرہا پلیز اپنے ان خوبصورت لبوں سے میرا نام لو۔

اسلام علیکم!
Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/003357500595)

یار میں سننا چاہتا ہوں۔ شاہ میر اس کے نازک لبوں پر اپنا انگوٹھا رپ کرتے ہوئے اس کی خوبصورت پنکڑیوں کو بڑی حسرت سے دیکھ رہا تھا۔ مجھے شرم آتی ہے۔ کیو ووں۔۔۔ پتہ نہیں۔۔۔ تو اے سی پی کے جان پتہ لگاؤ نا۔۔۔ مجھے نہیں لگانا۔۔۔ مگر مجھے لگانا ہے پلیز میرا نام لو۔۔۔ میرا کو اپنی گود میں اٹھا کر بیڈ کی طرف لے جا رہا تھا۔۔۔ یہ کلک کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔ اپنی بیوی کو پیار کرنے لگا ہوں۔۔۔ آپ ایسا نہیں کر سکتے اگر بھائی کو پتہ چل گیا تو وہ۔۔۔

اففففف ایک تو تمہارا بھائی ہر جگہ پہنچ جاتا ہے تم تھوڑی دیر کے لیے اپنے بھائی کی مالا چینی بند نہیں کر سکتی شاہ میر چڑ کر مرہا کی بات کو کاٹتے ہوئے بیچ میں ہی بولا۔ میں چپ نہیں کر سکتی آپ یہ غلط کر رہے ہیں اگر یہ بھائی کو پتہ چل گیا تو پھر مجھے بہت ڈانٹ پڑے گی۔

Posted On Kitab Nagri

کیا غلط کر رہا ہوں میں اور کیوں ڈانٹے گا تمہارا بھائی سالا اپنی بیوی کو پیار بھی نہیں کرنے دے گا۔

آپ میرے بھائی کو گالیاں مت دیں۔ بھائی کی بچی بھائی کے نام پر کیسے تڑپ جاتی ہو شوہر بیچارا یہاں تمہارے منہ سے صرف اپنا نام سننا چاہتا ہے وہ تمہارے منہ سے نہیں پھوٹ رہا۔

وہ مرہا کو بیڈ پر لٹا کر چہرے پر جھک گیا۔ ابھی وہ اپنے دل کی تھوڑی سی بات سننے ہی والا تھا کہ مرہا مچھلی کی طرح پھسلتی ہوئی اس کے نیچے سے نکل کر بیڈ سے اتر کر اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

اور بھاگ کر دروازے کی طرف گئی ہینڈل پر اپنا ہاتھ رکھ کر دروازہ کھما کر کھولنے ہی لگی تھی۔ یہ شامیر اس تک پہنچ گیا بھاگتے ہوئے مرہا کا دوپٹہ شاہ میر کے نیچے ہی رہ گیا تھا۔ وہ بنا دوپٹے اور جوتے کی ہی کھڑی ہوئی تھی۔

شاہ میر نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور گھماتے ہوئے مرہا کو دروازے کے ساتھ لگایا دیا۔

اس کے ہاتھوں کو اپنے ایک ہاتھ سے اس کی کمر کے پیچھے پن کر دیا۔ کیا لگتا ہے اے سی پی کی جان کہ تم ایک پولیس والے سے تیز بھاگ سکتی ہو۔ تم میر صرف اور صرف اے سی پی شامیر ملک کی اور اس بات کا احساس دلائے بنا تم یہاں سے نہیں جاسکتے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنی سخت داڑی والے کالوں کو مرہاروئی سے منجلی کالوں سے رگڑ رہا تھا۔ آہ آج مجھے کچھ چب رہا ہے۔ ہا ہا کچھ نہیں میری جان آپ کو اپنے شوہر کی داڑھی چب رہی ہے میری معصوم سی بیوی اس کو داڑھی کہتے ہیں۔ وہ قہقہہ کے ساتھ ہنسا تھا۔ کیونکہ مرہانے اتنی معصومیت سے رو دینے والی آواز سے کہا تھا۔ کہ اس کی ہنسی نہیں رک رہی تھی۔

بہت گندی داڑھی ہے آپ کی مجھے چب رہی ہے۔ ٹھیک ہے رخصتی کے بعد میں اس کے اوپر ٹیپ دیا کروں گا۔ نہیں مجھے رخصت ہو کے آپ کے پاس نہیں آنا۔

- ٹھیک ہے مت آنار رخصت ہو کر تم میرے پاس۔ پھر آج میں اپنی ساری حسرت پوری کر لیتا ہوں۔
اس کے بعد تم بیٹھی رہنا اپنے بھائی کے گھر پہ۔
www.kitabnagri.com

وہ اس سے دروازے سے لگتا ہوا اس کے نازک سے لبوں کو اپنے لبوں کی قید میں لے کر اس کی نمی کو پینے لگا تھا۔ وہ اپنے ایک ہاتھ سے میرا کہ دونوں ہاتھوں کو اس کی کمر کے پیچھے باندھے ہوئے تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اور دوسرے ہاتھ کو اس کے سر کے پیچھے رکھ کر اس کے سر کو پیچھے سے دبائے ہوئے تھاتا کہ مرہا کہ ہونٹ اس کے ہونٹوں سے الگ نہ ہو سکے۔ میرہا کی سانسیں روکے ہوئے وہ خود کتنا پر سکون ہو کر اپنی تشنگی مٹا رہا تھا۔

میرہا اپنی گھٹتی ہوئی سانسوں کو بحال کرنے کے لیے خود کو دشمن جاں کی قید سے چھڑوانا چاہ رہی تھی۔ مگر ایک پولیس والے کی پکڑ سے خود کو چھڑوانا اس نازک جان کے لیے آسان نہیں تھا۔

وہ جل مچھلی کی طرح تڑپ تو سکتی تھی مگر خود کو آزادی نہیں دلوا سکتی تھی۔

وہ ظالم بنا ہوا اس کی سانسیں پیے جا رہا تھا مگر جب اس کے گھٹتی ہوئی سانسوں کو شامیر نے خود محسوس کیا تو سر کو جھٹکتے ہوئے اس سے پیچھے ہوا، اور نظر بھر کر میرہا کے معوم چہرے کی جانب دیکھا جس کے اڑھی ہوئی رنگت اس کی گھٹتی ہوئی سانسوں کے بارے میں بتا رہی تھی۔

گندے ہیں آپ بہت گندے ہیں۔ وہ روتے ہوئے اپنی اکھڑی ہوئی سانسوں کو ٹھیک کر رہی۔۔ شامیر کے لبوں پر ہنسی آئی اب مجھے جانے دے ورنہ میں آپ کو بہت ماروں گی۔۔۔ کیسے ماریں۔۔۔ وہ پھر

Posted On Kitab Nagri

سے اس کی کمر پر ہاتھ رکھ کے اسے تھوڑا نزدیک کرنے لگا تھا کہ، اداوہوں س مرہانے بچوں کی طرح آوازیں نکال کے رونا شروع کر دیا تھا۔ شاہ میر نے ہنستے ہوئے اس کے لبوں پر اپنا ہاتھ رکھ کر اسے چپ کروایا۔

پاگل لڑکی پولیس والے کو ریپ کیس میں اندر کر واؤ گی کیا۔ چپ کچھ نہیں کہوں گا اگر چپ کر جاؤ گی تو -

مجھے گھر چھوڑ کر آئیے۔۔ چھوڑ آتا ہوں پہلے چپ کرو۔ اس نے جلدی سے اپنے آنسو صاف کر کے ایک منٹ سے پہلے اپنی آواز بھی بند کر لی تھی۔

Kitab Nagri

بنادو پٹے کے خستہ حالت میں کھڑی ہوئی وہ شاہ میر کے دل پر قہر ڈال رہی تھی۔ بڑی مشکل سے شاہ میر نے خود کو روکا ہوا تھا۔

شاہ میر کو خود بھی لگ رہا تھا کہ اسے مرہا کو چھوڑ آنا چاہیے۔ نہیں تو وہ کچھ ایسا کر جائے گا، کہ پھر اس سے مرہا چپ بھی نہیں کروائی جائے گی۔

Posted On Kitab Nagri

آئس کریم کھاؤ گی۔۔ نہیں۔۔ کیوں۔۔ آپ بس مجھے گھر چھوڑ آئے۔ ایک شرط پر پہلے بولو کے
شامیر آپ مجھے گھر چھوڑ آئے۔

گندے شاہ میر آپ مجھے گھر چھوڑ آئے۔ ہاگاڈ چلو آپ کے ان خوبصورت لبوں نے میرا نام تولیا۔ اور
میں کتنا گنداہوں یہ تو آپ کو رخصتی کے بعد پتہ چلے گا تب تک آپ عیاشیاں کر لیں۔ اور اب آپ کی
عیاشیوں میں زیادہ ٹائم نہیں بچا۔

آنے والے ایک ہفتے کے اندر آپ کی رخصتی ہونے والی ہے۔ تیار رہیے گا مگر ابھی تو میری پڑھائی
مکمل نہیں ہوئی۔

Kitab Nagri

مرہا پریشان ہو کر بولی۔ ہو جائے گی پڑھائی مکمل شادی کے بعد پڑھتی رہیے گا۔ روز آپ کو اپنے سینے
سے لگا کر اپنی گود میں بٹھا کر سبجیکٹ پڑھایا کروں گا۔ وہ مرہا کے نزدیک ہو کر سرگوشی میں بولا تو اس
کی الفاظوں کی شوخیوں سے مرہا کے پورے جسم میں بجلی کی لہریں دوڑ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ گھبرا کر پیچھے ہو گئی۔۔ وہ کھکھلا کے ہنسا تھا۔ چلو اے سی پی کی چھوٹی سی جان تمہیں چھوڑ کر آتا ہوں جا کر میری پناہوں میں آنے کے لیے تیاری کرو۔ آج تو میری قربتوں سے گھبرا کر فرار ہو کر جا رہی ہو۔۔

مگر رخصتی کے بعد کوئی بھی راہ فرار آپ کو میسر نہیں ہوگی۔ شامیر کی باتوں سے میرا کا دل بہت ڈر رہا تھا۔ ڈر سے اس کی جان حلق میں اٹکی ہوئی تھی وہ سوچ رہی تھی کہ پتہ نہیں۔ اس کے ساتھ کیا سلوک ہو گا۔

مگر یہ تو حقیقت تھی کہ آنا تو اسے اسی کی پناہوں میں تھا۔ چلو اپنا حلیہ درست کرو اور میں تمہیں تمہارے گھر چھوڑ کر آتا ہوں۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میرا کا دوپٹا ٹھیک کروا کر اس کے کاندھوں پر چادر ڈالتے ہوئے اسے بہت محبت بھری نظروں سے دیکھتا ہوا اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ لیے ہوئے گاڑی میں بٹھا کر اس کے گھر چھوڑنے کے لیے نکل پڑا۔

Posted On Kitab Nagri

امی جان پلیز مجھے بتائیں کہ آپ نے مرہا کو کہاں بھیجا ہے رومان شاہ کے انداز میں اپنی بہن کے لیے فکر تھی۔ وہ تڑپ رہا تھا۔ اس سے جاننا تھا کہ اس کی بہن کہاں ہے۔

رومان شاہ زیادہ تر اپنی بہن کو خود ہی پک اینڈ ڈراپ کرتا تھا۔ بہت ہی کم ایسا ہوتا کہ جب وہ ڈرائیور کے ساتھ جاتی اور اس وقت بھی وہ اپنی ماں کو یہ بول کر جاتا تھا کہ امی جان آپ مرہا کے ساتھ میں جائیں گی۔

مرہا کو گھر سے باہر جانے کی خود بھی عادت نہیں تھی اور رومان شاہ کی طرف سے بھی اس ایسی کوئی خاص آزادی نہیں دی گئی تھی۔ وہ ہمیشہ ضرورت کے تحت باہر جایا کرتی اور پھر بھی ساتھ میں رومان شاہ کی ماں ضرور ہوتی تھی۔ اس لیے آج مرہا کا اپنی ماں اور بھائی کے بنا غیر حاضر ہونا رومان شاہ کو ہضم نہیں ہو رہا تھا۔

امی جان پلیز بتادیں کہ مرہا کہاں ہے میرے دماغ کی نسیں پھٹ جائیں گی یہ سوچ سوچ کر کہ میرہا کہاں ہے آپ کی بار رومان شاہ کی آواز تھوڑی اونچی ہو گئی تھی میرب بھی اپنے روم سے نکل کر باہر آگئی۔

رومان مجھے تمہاری پریشانی کی سمجھ نہیں آرہی جب میں بتا رہی ہوں کہ میں نے اسے کہیں بھیجا ہے تو پھر تمہیں جاننے کا اتنا تجسس کیوں ہو رہا ہے۔ رومان شاہ کی ماں اصل میں اسے نہیں بتانا چاہ رہی تھی کہ

Posted On Kitab Nagri

مرہا شاہ میر کے ساتھ گئی ہے اسے پتہ تھا کہ اگر اس کو بتائے گی تو یہ اور چلائے گا اور غصے میں آجائے گا۔

شاہ میر کا تو نام سن کر ہی رومان شاہ کی زبان کڑوی ہو جاتی تھی۔ اور اس وقت تو معاملہ اس کی بہن کا تھا۔ امی جان آپ زیادتی کر رہی ہیں۔ میں آپ کی ہر بات پر اپنا سر جھکا دیتا ہوں جو کہ میرا فرض ہے۔ لیکن امی جان میں مرہا کے لیے کس قدر پوزیسیو ہوں یہ بات آپ سے بہتر کوئی نہیں جانتا۔ مگر آپ مرہا کے بارے میں مجھے نہ بتا کر بہت غلط کر رہی ہیں۔

رومان شاہ کی آواز میں ایک بھاری پن تھا نہ تو وہ اپنی ماں سے بد تمیزی کر سکتا تھا۔ اور نہ ہی اونچی آواز میں ان سے بات، اس لیے رومان شاہ نے اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا پانی کا گلاس زور سے دبایا تھا۔ جس سے کانچ کا گلاس ٹوٹ گیا اور اس گلاس کے کانچ کے ٹکڑے رومان چاہ کے ہاتھ کے اندر چب گئے تھے۔

رومان کے ہاتھ سے خون کے قطرے ٹپ ٹپ فرش پر گر رہے تھے۔ رومان شاہ کی ماں اور میرب دونوں خون دیکھ کر تڑپ کر پاس آئی تھی۔ مگر اس نے ہاتھ کے اشارے سے دونوں کو ہی خود سے پیچھے رہنے کو کہا تھا۔

امی جان پلیز آپ بتا کیوں نہیں دیتی کہ مرہا بھائی کے ساتھ گئی ہے۔ بے اختیار میرب کے منہ سے نکلا تو رومان شاہ نے چونک کر اپنی ماں کی جانب دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

امی جان کیا یہ سچ بول رہی ہے۔ رومان شاہ کی ماں کی جھکی ہوئی نظریں دیکھ کر رومان شاہ سمجھ گیا تھا کہ میرب سچ بول رہی ہے۔ امی آپ نے اس بے غیرت کے ساتھ میری بہن کو کیسے جانے دیا۔ اپنی زبان کو لگام دو رومان شاہ۔ اسی وقت شاہ میر مرہا کو لے کر گھر کے دروازے سے اندر داخل ہوا تھا۔ اس نے رومان شاہ کی بات سنی تو غصے سے بڑے بڑے قدم اٹھاتا ہوا پاس آکر چلایا۔ بیوی ہے میری نکاح ہوا ہے اس کا میرے ساتھ تم کسی بھی حق سے اسے میرے ساتھ جانے سے روک نہیں سکتے۔

اور یہ بے غیرت تم نے کس کو کہا ہے خبردار جو آج کے بعد تم نے مجھے اس طرح کا گھٹیا جملہ بولا تو میں تمہیں گھٹیا جملہ نہیں بول سکتا اور تم گھٹیا حرکت کر کے میری بہن کو اپنے ساتھ لے جاسکتے ہو۔ دونوں ایک دوسرے کا گریبان پکڑے ہوئے کھڑے تھے۔ بیوی ہے میری اگر میں اسے اپنے ساتھ لے کر گیا ہوں تو اس میں اتنا اچھلنے والی کیا بات ہے۔

اپنی بکو اس بند کرو اور بار بار اپنے منہ سے میری بہن کو بیوی بولنا بند کرو گھٹیا انسان۔ رومان شاہ نے اپنا پسٹل کمر سے نکالتے ہوئے اس کے کنپٹی پر رکھ دیا تھا۔ رومان بیٹا پاگل ہو گئے ہو اس کو نیچے کرو۔ رومان شاہ کی ماں رومان کا پسٹل والا ہاتھ پکڑ کر نیچے کر رہی تھی۔ تم یہ پسٹل دکھا کر کس کو دھمکا رہے ہو سارا

Posted On Kitab Nagri

دن ان کھیلوں سے کھیلنا میرا کام ہے۔ شاہ میر نے رومان شاہ کا کالر پکڑ کر کھینچتے ہوئے اپنا پسٹل اس کے کنپٹی پر تان لیا تھا۔ میر ہا اور میرب دور کھڑی ہوئی یہ سارا تماشا دیکھ کر روئے جا رہی تھی۔

تم دونوں میں ذرا سا بھی لحاظ ہے کہ تم دونوں میرے سامنے کھڑے ہوئے یہ کیا کر رہے ہو۔ رومان شاہ کی ماں اونچی آواز سے غصے میں بولی تو دونوں نے اپنے اپنے پسٹل نیچے کر کے اپنی جیب میں رکھ لیے۔ وہ دونوں اب شرم سے نظریں جھکائے ہوئے کھڑے ایک دوسرے کو گھور رہے تھے۔

امی جان آپ نے مجھے اپنا بیٹا کہا تھا اور آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ آپ وقت آنے پر خود مرہا کو میرے ساتھ رخصت کریں گی۔ تو اب میں چاہتا ہوں کہ آپ میرہا کو میرے ساتھ رخصت کر دیں۔ شاہ میر رومان شاہ کی ماں سے مخاطب تھا۔

سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ میں تمہارے ساتھ اپنی بہن کو رخصت کروں اپنے دل سے یہ بات نکال دو رومان شاہ، شاہ میر پر چلایا۔ رومان شاہ صرف تم ہی ضدی نہیں ہو۔ میں تم سے بھی بڑا ضدی ہوں اور اب یہ میری بھی ضد ہے کہ مجھے اسی ہفتے میں مرہا کی رخصتی چاہیے۔ شاہ میر کا انداز فیصلہ کن تھا۔ شاہ میر بیٹا میں نے جو وعدہ کیا ہے میں اسے پورا کروں گی تم فلحال چلے جاؤ اور اسی ہفتے کے اندر میں مرہا کی رخصتی کر دوں گی۔

رومان شاہ کی ماں نے شاہ میر کی طرف دیکھ کر اپنا فیصلہ سنایا۔ امی مجھے ابھی نہیں جانا مجھے پڑھنا ہے۔ دور کھڑی ہوئی مرہا جو رو رہی تھی اس نے بھی اپنا موقف بیان کیا۔

Posted On Kitab Nagri

تم چپ کر کے اپنے کمرے میں جاؤ میرب اس کو لے کر کمرے میں جاؤ تم دونوں۔ رومان شاہ کی ماں نے غصے سے میربا اور میرب کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔ اور شاہ میر تم بھی جاؤ میں تم سے فون پر بات کروں گی بیٹا فلحال تم چلی جاؤ۔ رومان شاہ غصے سے شاہ میر کی جانب دیکھ رہا تھا۔

شاہ میر رومان شاہ کی ماں سے سر جھکا کر پیار لیتے ہوئے وہاں سے چلا گیا۔ امی جان آپ نے مجھ سے بنا پوچھے میربا کی رخصتی کرنے کا فیصلہ کیسے کر لیا امی جان آپ آج مجھے ایک بات بتادیں کہ مرہا کے معاملے میں میرے فیصلے کی کوئی اہمیت ہے یا نہیں رومان شاہ اپنی ماں سے بہت خفا تھا۔

رومان تمہارے ہر فیصلے کی اہمیت ہے لیکن بیٹا بیٹیوں کے معاملے اس طرح سے حل نہیں کیے جاتے جس طرح سے تم اپنی انا کا مسئلہ بنا کر کر رہے ہو۔ تم نے ایک چھوٹی سی بات کو اتنا بڑا بنا دیا آج کے پڑھے لکھے دور میں تو لوگ اس بات کو نارمل انداز سے دیکھتے ہیں کہ ایک لڑکا اور ایک لڑکی ایک دوسرے کو سمجھنے کے لیے کچھ وقت ایک دوسرے کے ساتھ گزار لیں تو اس میں کچھ غلط نہیں ہے۔

www.kitabnagri.com

اور یہاں تو مرہا کا اس کے ساتھ نکاح ہو چکا ہے اور اگر وہ اسے کچھ دیر اپنے سات شاپنگ کروانے کے لیے لے گیا تو اس میں ایسی کیا قیامت آگئی ہے۔ امی جان آپ لوگوں کی باتیں مجھے مت سمجھائیں۔ اگر لوگ بغیر توں کی طرح یہ سب کرتے ہیں تو مجھے ان سب میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔ اپنی بہن کی حفاظت کرنا میرا فرض ہے۔ لوگ کیا کرتے ہیں مجھے ان سے کوئی لینا دینا نہیں۔

Posted On Kitab Nagri

تو ٹھیک ہے پھر تم اپنی بہن کو رخصت کر دو تاکہ یہ روز کی کچ کچ ختم ہو جائے۔ کیسے رخصت کر دوں ابھی تو اس کی پڑھائی مکمل نہیں ہوئی آپ کو جلدی کس بات کی ہے مجھے تو یہ سمجھ میں نہیں آرہی۔

رومان اب مرہا کا رخصت کر دینا ہی بہتر ہے اور رہی بات پڑھائی کی تو میری شامیر سے بات ہو چکی ہے۔ وہ شادی کے بعد بھی مرہا کی پڑھائی پر کوئی پابندی عائد نہیں کرے گا۔ مرہا اپنی مرضی سے جتنا چاہے اور جب تک چاہے پڑھ سکتی ہے۔

گڈویری گڈامی جان جب آپ سارے فیصلے کر چکی ہیں۔ سب کچھ ڈن ہے تو پھر تو بات کی کوئی گنجائش ہی نہیں بچتی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

رومان شاہ غصے سے قدم اٹھاتا ہوا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ روم کے اندر جاتے ہی اس نے روم کا دروازہ ٹھک کر کے بند کر دیا۔ روم کا دروازہ اتنی زور سے اس نے مارا تھا کہ اندر بیٹھی ہوئی میرب بیڈ سے اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ نے اندر آتے ہی اپنا غصہ اتارنے کے لیے سامنے پڑی ہوئی شیشے کی ٹیبل کو زور سے پاؤں مارا۔ رومان شاہ کا غصہ دیکھ کر میرب ڈر سے سمٹی ہوئی ایک سائیڈ پر کھڑی ہوئی تھی۔

یہ سب کچھ تمہاری وجہ سے ہو رہا ہے سارے فساد کی جڑ تم ہو تمہاری وجہ سے میری بہن کی زندگی بھی خراب ہو گئی ہے۔ رومان شاہ نے میرب کے سر پر ہاتھ رکھ پیچھے سے بالوں کو پکڑ کر کھینچتے ہوئے کہا۔ اچانک یوں بال کھینچنے سے میرب کی آنکھوں میں آنسوؤں آگئے تھے میرب کو تو لگ رہا تھا کہ آج اس کے بال شاہ نے جڑ سے ہی اکھاڑ دینے ہیں۔

شاپ پلینز چھوڑیں مجھے درد ہو رہا ہے ہونے دو درد جو درد تم دونوں بہن بھائیوں کی وجہ سے ہم دونوں بہن بھائی فیس کر رہے ہیں۔ اس کا حساب تمہارا باپ دے گا۔ شاہ آپ کے ہاتھ سے خون نکل رہا ہے۔ میرب رومان شاہ کے ہاتھ سے نکلتے ہوئے خون کو دیکھ کر تڑپ کر بولی تھی۔ نکلنے دو میری بات کو بدلو مت رومان شاہ قہر برساتی ہوئی آنکھوں سے میرب کو دیکھ رہا تھا۔ جتنا درد مجھے تمہاری شکل دیکھ کر ہوتا ہے اس سے زیادہ تکلیف مجھے یہ کانچ کے ٹکڑے لگنے سے نہیں ہو سکتی۔ شاہ کیوں ہر بات کے لیے آپ مجھے ذمہ دار ٹھہرا دیتے ہیں ہاں میں نے آپ سے پیار کیا ہو گئی مجھ سے غلطی، آپ کو حاصل کرنے کے لیے میں نے اپنی جان لینی چاہیے ہو گئی مجھ سے غلطی، مگر اس سے آگے میں نے کچھ نہیں

Posted On Kitab Nagri

کیا مرہا کو اغوا کر کے لے جانا اور اس سے نکاح کرنا یا آپ کا زبردستی مجھ سے نکاح کروانا اس سب میں میرا کوئی ہاتھ نہیں ہے تو پلیز آپ مجھے ہر بات کے لیے قصور وار ٹھہرانا بند کریں وہ درد سے روتی ہوئی بول رہی تھی۔

تم جتنی مرضی دلیلیں دے لو مگر سچ یہی ہے کہ نہ تمہاری نظر مجھ پر پڑتی اور نہ تم اپنی جان لینے والا ڈرامہ کرتی یہ سب کر کے تم نے مجھے تو حاصل کر لیا مگر میری بہن کی زندگی میں اپنے گھٹیا بھائی کو شامل کر کے تم نے میرے بہن کی زندگی بھی خراب کر دی۔

شاہ بس کر دے پلیز اللہ کا واسطہ ہے بس کر دے حد ہوتی ہے غصے کی، کس بات کا بدلہ لے رہے ہیں۔ میں نے آپ سے محبت کی اس بات کا بدلہ لے رہے ہیں۔ ایسا کیا گناہ کر دیا ہے میں نے جو آپ مجھے معاف نہیں کر سکتے۔ مجھ سے زبان درازی مت کرو رومان شاہ میرب کے جبرے کو اپنے ہاتھ سے زور سے پکڑ کر کھڑا تھا۔ آپ ایک کام کریں میرا گلا ہی دبا دیں۔ میرب رومان شاہ کا ہاتھ اپنے منہ سے ہٹاتے ہوئے غصے سے بول رہی تھی۔

میرا بس چلے تو میں تمہارا گلا بھی دبا دوں۔ بس آپ کا ہے مجھ پر آپ دبا دیں میرا گلا۔۔ روز روز کی اذیتوں سے جان چھوٹ جائے گی۔ میں نے تو آپ کو خود پر سارے بس اور حق دیے ہوئے ہیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ کے ہاتھوں سے مروں گی تو میرے لیے یہ بھی شرف کی بات ہوگی۔۔ نہیں دیکھی جاتی آپ کی آنکھوں میں اپنے لیے اتنی نفرت۔ آج میرب کے صبر کا پیمانہ بھی چھلک گیا تھا۔

وہ رومان شاہ کے ہاتھوں کو پکڑ کر اپنی گردن پر رکھ کر دبانے کو کہہ رہی تھی۔ نہیں ایک بار تمہیں مار کر اذیتوں سے چھٹکارا دے دینا تو تمہاری لیے خلاصی ہوگی۔ اور تمہاری جان کی خلاصی ہی تو میں نے ہونے نہیں دینی۔ یہ تو طے تھا کہ میں تمہیں اتنی اذیتیں دوں گا کہ تم پچھتاؤ گی کہ تم نے کس کانٹوں بھرے درخت سے اپنا دل لگایا ہے۔

میرب کو بیڈ پر دھکا دیتے ہوئے بڑی حقارت سے اس سے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا۔
شاہ میری بھی اپنے خدا سے دعا ہے کہ ایک دن آپ کے دل کو میرے لیے اتنا موم کر دے کہ آپ کے دل کی ہر دیوار پر میرب میرب لکھا ہو۔ وہ دن کبھی نہیں آئے گا جب رومان شاہ کے دل پر تمہارا نام لکھا ہو۔ آئے گا شاہ وہ دن ضرور آئے گا۔ مجھے یقین ہے کہ میرا رب میری محبت اور میرے آنسوؤں کو رائیگاں نہیں جانے دے گا۔

وہ رب جو اپنے بندے سے 70 ماؤں جتنا پیار کرتا ہے۔ وہ کیسے میری تڑپ کو نہیں دیکھے گا۔ ایک دن آپ کی نفرت میری سچی اور کھری محبت کے سامنے گھٹنے ٹیکے گی۔ ایک دن آئے گا کہ جب آپ کی

Posted On Kitab Nagri

آنکھیں صرف میرب کو دیکھنا چاہیں گی۔ ایک دن آئے گا کہ آپ کے کان صرف میرب کو سننا چاہیں گے۔ ایک دن آئے گا کہ میرالمس آپ کا جنون بن جائے گا۔

مگر میری بھی اپنے خدا سے دعا ہے کہ اس دن میں آپ کے پاس نہ رہوں۔ آپ بھی تڑپے میری محبت کے لیے جس طرح میں تڑپ رہی ہوں۔ آپ کی محبت کے لیے اور میرے حصے میں آپ کی نفرت آرہی ہے۔ تو آپ کے حصے میں میری جدائی آنی چاہیے۔

میرب اتنے درد اور طیش سے یہ الفاظ بول رہی تھی کہ رومان شاہ کے جسم میں ایک جھرجھری سی اٹھی تھی۔ اپنی بکواس بند کرو تم رہی اتنی پیر بابا جو یوں بد دعائیں دے رہی ہو۔

۔ پیر بابا نہیں ہوں مگر ایک انسان ضرور ہوں۔ میرا یقین ہے کہ میرا رب دعائیں اور بد دعائیں سنتا ہے۔ وہ روتے ہوئے اپنی ہتھیلیوں کو رگڑ کر بے دردی سے اپنے آنسو صاف کر رہی تھی۔

اتنی جلدی دعاؤں اور بد دعاؤں پر اتر آئی ہو۔ تمہیں تو بہت عشق تھا نا رومان شاہ سے، کہاں گیا تمہارا عشق لگتا ہے بھوت آہستہ آہستہ اترنا شروع ہو گیا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

- میرب کی حالت دیکھ کر رومان شاہ کا لہجہ تھوڑا نرم پڑ گیا تھا۔ اب بھی عشق ہے مگر آپ کے کڑوے الفاظ مجھ سے سنے نہیں جاتے۔۔۔ وہ روتے ہوئے اٹھ کر اپنا دوپٹہ بیڈ سے کھینچتے ہوئے گلے میں ڈال کر روم سے باہر جانے لگی تھی۔ کہاں جا رہی ہو۔۔۔ مرنے جا رہی ہوں۔ بعد میں مر لینا پہلے میرے لیے کچھ کھانے کو لے کر آؤ۔ اور سنوز ہر مت ڈال کر لانا۔ میرب کو چپ کر کے جاتے ہوئے دیکھ کر اسے بلانے کے لیے رومان شاہ نے پیچھے سے آواز دی۔

آپ کی جان لینے سے پہلے میں خود نامر جاؤں۔ وہ دروازے سے نکلتیں ہوئے اپنے جملوں سے اپنی محبت کا اظہار کر گئی تھی۔

وہ دروازہ بند کر کے جا چکی تھی مگر اس کے جاتے ہوئے جملوں سے جو وہ بول کر گئی تھی۔ رومان شاہ کے سخت ایٹیٹیوڈ والے چہرے پر کچھ سیکنڈ کی مسکراہٹ آئی تھی۔ میرب کے جانے کے بعد رومان شاہ واش روم میں آ گیا وہ اپنے ہاتھوں کو بیسن پر کھڑا ہوا دھو رہا تھا۔

اس کے دل کش مردانہ ہاتھ سے خون بڑی روانی کے ساتھ پانی سے دھل کر بہہ رہا تھا۔ پورا بیسن لال رنگ میں نہایا ہوا تھا۔ وہ اپنے ہاتھ دھو کر کمرے میں آ گیا۔ روم میں آ کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہو کر۔ اپنے ہاتھ کی ڈریسنگ کر رہا تھا۔ پائیوڈین سے سارے زخم روئی کے ساتھ صاف کر کے ہاتھ پر بینڈج لگا دیا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میرب رومان شاہ کے لیے کھانا گرم کر کے ڈش کے اندر رکھ رہی تھی۔ اور ساتھ میں روتے ہوئے اپنے آنسوؤں صاف کر رہی تھی۔ میرب! جی۔ کیا کر رہی ہو؟ رومان شاہ کی ماں کیچن میں سے آتی ہوئی آوازیں سن کیچن کی طرف آئی تھی۔ امی جان شاہ کے لیے کھانا گرم کر رہی ہوں۔ بیٹا تم رو رہی ہو۔ نہیں امی جان میں کیوں روؤں گی۔ وہ اپنے آنسوؤں چھپانے کے لیے اپنا رخ موڑ کر مائیکرو ویو سے کھانا نکالنے لگی۔ رومان نے کچھ کہا۔ نہیں امی جان کچھ نہیں ہوا آپ پریشان ناہو۔ جب بیٹی رو رہی ہو تو ماں پریشان نہ ہو ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ رومان شاہ کی میرب کا رخ اپنی طرف موڑ کر اپنے ہاتھوں سے اس کے آنسوؤں صاف کر رہی تھی۔

کیا کہا ہے رومان نے مجھے بتاؤ میں اس سے بات کرتی ہوں۔ نہیں امی جان انہوں نے کچھ نہیں کہا میرے سر میں درد ہو رہا ہے اس لیے میری آنکھوں میں آنسوؤں آگئے تھے۔ تم بھی اس اکڑوں کے ساتھ کھانا کھا لینا اور ٹیبلٹ بھی کھا لینا۔ میں مرہا کے ساتھ کھالوں گی۔ جی وہ صرف اتنا ہی بول سکی تھی۔ اس گلے میں آنسوؤں اٹکے ہوئے تھے۔ وہ اپنے آنسوؤں نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔ وہ ٹرے اٹھا کر جلدی رومان شاہ کی نظروں سے اوچھل ہو گئی۔ رومان شاہ کی ماں کی تجربا کار آنکھوں سے میرب اپنے آنسوؤں چھپانے کے باوجود بھی وہ دیکھ چکی تھی۔

رومان کب تک تم اس لڑکی کو مہک کی بے وفائی کی سزا دیتے رہو گے۔ رومان شاہ کی ماں لمبی سانس کھینچتے ہوئے سوچ کر رہ گئی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

میرب رومان شاہ کے لیے روم میں رکھی ہوئی ٹیبل پر کھانا لگا رہی تھی۔ رومان شاہ سامنے صوفے پر بیٹھ کر بظاہر تو اپنے فون پر کچھ دیکھ رہا تھا۔ مگر اس کی نظر میرب پر تھی۔ جو اپنے ہاتھوں سے بار بار اپنے آنسو صاف کر کے چھپا رہی تھی۔

شاہ کھانا لگ گیا ہے کھالیں۔ تم کہا جا رہی ہو۔ آپ کو مجھ سے کوئی کام ہیں۔ یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے۔ میں کچھ دیر کے لیے روم سے باہر جانا چاہتی ہوں۔ کیوں؟ تاکہ کھانا کھاتے ہوئے میری منہوس شکل دیکھ کر آپ کا موڈ خراب نہ ہو۔ وہ دروازے کے ہینڈل پر اپنا ہاتھ رکھ کر باہر جانے کے لئے تیار کھڑی تھی۔ اس کا رخ باہر کی جانب تھا۔

واپس آؤ۔ کیوں؟ مجھے تمہاری شکل دیکھ کر کھانا کھانا ہے۔ مگر آپ خود ہی تو کہتے ہیں کہ مجھے دیکھ کر آپ موڈ خراب ہو جاتا ہے۔

مجھ سے زبان درازی کرنے کی ضرورت نہیں ہے جب کہا ہے کہ واپس آؤ "اس کا مطلب واپس آؤ۔۔۔ رومان شاہ کی رعب دار آواز روم میں گونجی تھی۔ رومان شاہ کی رعب دار آواز کے بعد میرب مجبوری کے مارے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی ہوئی واپس پلٹ آئی تھی۔ وہاں نہیں میرے پاس آکر بیٹھو رومان شاہ نے صوفے کی طرف آنکھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

میرب کچھ کہنا چاہتی تھی مگر رومان شاہ کی رعب دار آواز کے بعد اس کی رعب دار نظروں کو دیکھ کر چپ چاپ دونوں ہاتھ گود میں رکھ کر صوفے پر بیٹھ گئی۔ کھانا کھاؤ مجھے بھوک نہیں ہے۔ کھاؤ گی تو لگ

Posted On Kitab Nagri

جائے گی رومان شاہ خود نیا والہ توڑ کر اپنے منہ میں ڈالتا بولا۔ کیا فارسی میں بولا ہے میں نے جو تمہیں سمجھ نہیں آیا۔

میرب کو کھانا نہ کھاتے دیکھ کر رومان شاہ نے کھانا کھاتے ہوئے اپنی نظریں اٹھا کر میرب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ مجھے بھوک نہیں ہے تو اب میں زبردستی کیسے کھاؤں۔ کم سے کم کھانا کھانے میں تو میری خود کی مرضی رہنے دے۔ تمہیں تمہاری مرضی سے سانس لینے دیتا ہوں، اتنا کافی نہیں ہے، نوالہ بنا کر میرب کے منہ کے آگے کرتے ہوئے کہا۔ تو مت لینے دیا کریں سانس۔ میں نے تو کہا ہے کہ گلابا کر بند کر دیں میری سانسیں ہمیشہ کے لیے۔ جب تمہاری سانسیں بند کرنی ہوں گی۔

تو اس کے لیے مجھے تمہاری اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔ اور گلابا کر سانسیں بند کرنے کے علاوہ بھی مجھے بہت سارے طریقے آتے ہیں۔

جب موقع ملے گا تو پہلے ان طریقوں سے تمہاری سانسیں روک کر تمہاری جان نکالوں گا۔ اس کی نظروں میں کچھ ایسا تھا کہ میرب گھبرا سی گئی تھی۔

اب کھانا کھاؤ یا سارا کھانا میرے ہاتھ سے کھانے کا ارادہ ہے۔ رومان شاہ ایک نوالہ کھلانے کے بعد میرب پر تنگ کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

خود کھالوں گی میں اللہ تعالیٰ نے مجھے ہاتھ دیے ہیں رومان شاہ کے طنز پر میرب نے نظر جھکائے ہوئے غصے سے کہا تھا۔ چلو پھر اپنے ہاتھوں کا استعمال کر کے دکھاؤ وہ میرب سے باتیں کرتے ہوئے ساتھ میں خود کھانا کھا رہا تھا۔

○○○○○○○

یار یہ ڈاکٹر شاہ زیب اتنا سڑا ہوا کیوں رہنے لگا ہے یہ تو بہت خوش مزاج ہوا کرتا تھا۔ شاہ زیب کو کافی دنوں سے ہر جو نیڑ سے غصے سے بولتے ہوئے دیکھ کر۔ آج ڈاکٹر شاہ زیب کا ایک ساتھی ڈاکٹر دوسرے ساتھی ڈاکٹر سے ڈاکٹر شاہ زیب کے بارے میں تبصرہ کر رہا تھا۔ ڈاکٹر ہما بھی کافی دنوں سے یہ نوٹ کر رہی تھی کہ ڈاکٹر شاہ زیب کافی روڈ بیسیو کر رہے ہے۔ مگر ڈاکٹر شاہ زیب کا منہ دیکھ کر پوچھنے کی ہمت نہیں کر پارہی تھی۔ شاہ زیب اپنے آفس میں بیٹھ کر فون پر مرہا کی پیچیدگی دیکھ رہا تھا۔ جو اس نے رومان شاہ کی بارات والے دن لی تھی۔ ڈاکٹر شاہ زیب میرہا کو بھول نہیں پارہا تھا۔ اس نے کتنے خواب سجائے تھے اپنی آنکھوں میں مرہا کو لے کر جو ایک ہی جھٹکے میں چکنا چور ہو گئے۔ کیوں اے سی پی کیوں تم نے مجھ سے ایک ہی پل میں سب کچھ چھین لیا۔ کیوں پوری دنیا میں تمہاری نظر مرہا پر ہی جا کر ٹھہر گئی۔ شاہ زیب خود سے ہی سوال کیے جا رہا تھا جب ڈاکٹر ہما آفس کے اندر داخل ہوئی۔ میں اندر آسکتی ہوں ڈاکٹر شاہ زیب۔ جی جی آئیے آئیے ڈاکٹر ہما۔ شاہ زیب

Posted On Kitab Nagri

دروازے کی طرف دیکھتا ہوا اپنے خیالات کی دنیا سے باہر آیا۔ ڈاکٹر شاہ زیب پتہ نہیں مجھے پوچھنا چاہیے یا نہیں مگر میں آپ کو لے کر کافی پریشان تھی آپ کافی اب سیٹ نظر آرہے ہیں۔

تو میں پوچھنا چاہتی تھی کہ گھر میں سب کچھ ٹھیک ہے کوئی سیریس پر اہلم تو نہیں۔ ڈاکٹر ہما کر سی پر بیٹھتے ہوئے بہت فکر کرنے والے انداز سے پوچھ رہی تھی۔

ڈاکٹر ہما پہلے دن سے ہی ڈاکٹر شاہ زیب کی پرسنلٹی سے بہت متاثر تھی۔ عمر میں تو وہ ڈاکٹر ہما سے بڑا تھا۔ مگر اس کی پرسنلٹی کو دیکھ کر پہلے دن سے ہی وہ ڈاکٹر ہما کو کافی اچھا لگا وہ اپنے دل میں ڈاکٹر شاہ زیب کے لیے ایک خاص احساس رکھتی تھی۔

اسی لیے اس وقت وہ ڈاکٹر شاہ زیب کے لیے کافی فکر مند نظر آرہی تھی۔ جی جی اللہ کا شکر ہے سب ٹھیک کوئی پریشانی نہیں ہے۔ ڈاکٹر شاہ زیب اپنی پریشانی ڈاکٹر ہما پر نہ ظاہر کہتے ہوئے بالکل نارمل انداز سے بول رہا تھا۔

ڈاکٹر ہما بالکل بھی شاہ زیب کی بات سے متفق اور مطمئن نہیں تھی لیکن منہ سے کچھ نہیں کہا نارمل بیہو کرتے ہوئے ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگی۔ مگر بیچ میں وہ ٹٹولتی ہوئی نظروں سے ڈاکٹر شاہ زیب کے

Posted On Kitab Nagri

چہرے کا درد جانے کی کوشش کر رہی تھی۔ جو شاہ زیب کے چھپانے کے باوجود اس کے اندر کے ڈپریشن کی وجہ سے اس کے چہرے پر نظر آرہا تھا۔

oooooooo

رومان بیٹا ایک بھائی کی طرح نہیں ایک باپ بن کر سوچو گے تو میرا فیصلہ غلط نہیں ہے۔
ہم مرہا کے ماتھے پر گھر بیٹھے ہوئے یہ طلاق کا کلنک کیوں لگوائیں۔
تم تو میرے اتنے سمجھدار بیٹے ہو کیوں تمہیں میری بات سمجھ میں نہیں آرہی۔ رومان کیوں تم نے مرہا کی رخصتی کو اپنی ضد اور انا کا مسئلہ بنا لیا ہے۔
رومان شاہ کی ماں نے رومان شاہ کو اپنے روم میں بلوایا تھا۔ بات کرنے کے لیے اب وہ اپنے بیٹے کو پاس بٹھا کر اس کی کمر پر اپنا ہاتھ رکھ کر پیار سے سہلاتے ہوئے بول رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

امی جان مجھے مرہا کے لیے وہ شخص پسند نہیں ہے۔ آپ میری اتنی سی بات کیوں نہیں سمجھ رہی۔
میں آپ کی ہر بات پر عاجزی سے سر جھکا دیتا ہوں۔ اب بھی میرا کوئی مقصد نہیں ہے کہ میں اپنی امی جان کا دل دکھاؤں یا ان کی کسی بات یا کسی فیصلے کو رد کروں مجھے پر اہم اس شخص سے ہے۔

Posted On Kitab Nagri

میں اس کو مرہا کے لیے ایکسیپٹ نہیں کر سکتا رومان شاہ نے بہت نرمی سے اپنی امی جان کو اپنی صفائی میں دلیل دی۔

رومان اگر تم اپنی اناغصے اور جن حالات میں یہ رشتہ ہوا ہے ان کو ایک سائیڈ پر رکھ دو۔ اس کے بعد مجھے بتاؤ کہ شاہ میر میں ناپسند کرنے والی کون سی چیز ہے۔ وہ پڑھا لکھا ہے خوب صورت ہے ایک اچھی پوسٹ پر فائض ہے۔

ایک اچھے خاندان سے تعلق رکھتا ہے اور سب سے بڑھ کر تمہاری بہن کو پسند کرتا ہے۔ میں نے اس کی نظروں میں مرہا کے لیے پسیندگی دیکھی ہے۔

آج کے دور میں ایسے رشتے ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتے اور خدا نے تمہاری بہن کے لیے گھر بیٹھے ایک اچھا رشتہ دیا ہے۔

تو ہم اسے صرف انا کی بھیٹ کیوں چڑھائیں۔ اور جو وہ عمر میں مرہا سے اتنا بڑا ہے اس کا کیا۔۔۔۔ وہ مرہا سے 12 سال بڑا ہے۔ کوئی بات نہیں رومان تم بھی تو میرب سے آٹھ سال بڑے ہو۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں تو امی جان میں نے میرب کو شادی کے لیے فورس نہیں کیا وہ تو خود زبردستی میری زندگی میں گھس آئی ہے۔

میرب جو اپنی ساس کے روم میں ان کے لیے چائے لے کر آئی تھی دروازے پر ہی اپنی تعریف سن کر کھڑی ہو گئی۔

رومان شاہ نے ایک نظر اٹھا کر میرب کی جانب دیکھا تھا۔ میرب چائے اپنی ساس کے پاس ٹیبل پر رکھتے ہوئے واپس پلٹ گئی۔

رومان کبھی سوچ کر بھی بول لیا کرو ہمیشہ تم اس بچی کا دل دکھاتے رہتے ہو تمہیں تو خوش ہونا چاہیے کہ وہ تم سے اتنا پیار کرتی ہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کہ اپنی جان کی بھی اس نے پرواہ نہیں کی مگر تم ہر وقت طنز کر کر کے اس بچی کا دل جلاتے رہتے ہو اور وہ اتنی صابر ہے کہ میرے پوچھنے پر بھی کبھی اپنے لبوں پر تمہاری شکایت نہیں لے کر آتی۔

Posted On Kitab Nagri

- آپ اپنی بہو کے گنگان بعد میں گالیجے گا پہلے آپ مدے کی بات کریں۔ مدے کی بات یہی ہے کہ اگلے اتوار کو میں میرہا کی رخصتی فکس کر رہی ہوں۔

اور میرے خیال سے میں نے تمہیں بہت اچھی طرح سے سمجھا دیا ہے اب تم کوئی بھی مسئلہ مت کھڑا کرنا رومان اپنی بہن کو راضی خوشی رخصت کرو اور اپنے فرض سے سرخرو ہو جاؤ۔

اور کل میرب کو ساتھ لے جا کر مرہا کی شاپنگ کروادینا۔ امی جان آپ چلے جانا مجھے کچھ ضروری کام ہے۔

رومان باقی سب کام بعد میں ہوتے رہیں گے کل تم میرب اور مرہا کو ساتھ لے جا کر مرہا کی شاپنگ کرواؤ گے۔

میں نے تمہیں پہلے بھی کہا ہے کہ باپ بن کر سوچو اور اپنا ظرف بڑا کرو شاہ میر کے لیے۔ بس میرے ظرف کو آزمانے کے لیے گھٹیا اے سی پی ہی بچا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ نے غصے سے نظریں پھیر کر کہا۔

اور میرب کو بھی شاپنگ کروانا جب سے رخصت ہو کر اس گھر میں آئی ہے سوائے تم نے اسے رلانے کے اور کچھ نہیں دیا۔ ہاں تو کس نے کہا تھا کہ زبردستی شادی کرے۔

زبردستی شادی کے ایسے ہی انجام ہوتے ہیں رومان شرم کرو اپنی بیوی کے بارے میں بولتے ہوئے کبھی سوچ بھی لیا کرو اب وہ عزت ہے تمہاری رومان شاہ کی ماں نے سرد لہجے سے کہا تو رومان شاہ اجازت طلب کرتے ہوئے اپنی امی جان کے کمرے سے نکل کر اپنے روم کی طرف چلا آیا۔

۔ دروازہ کھول کر اپنے روم کے اندر آیا تو روم میں لائٹ آف کر کے میرب سوچکی تھی۔ اس نے لائٹ آن کی اور سوتی ہوئی میرب پر ایک گہری نظر ڈالی۔ کبرڈ سے اپنا نائٹ سوٹ نکالا اور واش روم میں چلا گیا اور نائٹ سوٹ پہن کر واپس آ کر بیڈ پر بیٹھ گیا۔
www.kitabnagri.com

میرب گہری نیند میں سو رہی تھی اس کی کروٹ رومان شاہ کی طرف ہی تھی۔ رومان شاہ نے گہری نظروں سے میرب کے خوبصورت چہرے کی جانب دیکھا۔ میرب کے نازک سے گال کے اوپر رومان شاہ کی انگلیوں کے نشان تھے۔ جو آج اس نے اس کے جبرے کو پکڑ کر اسے دیے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

میرب کے نازک سے گالوں پر رومان شاہ کی انگلیوں کے پڑے ہوئے نشان اس کی گالوں کو اور بھی خوبصورت بنا رہے تھے۔

یا پھریوں کہیں کہ رومان شاہ کو اپنے دیے ہوئے نشان میرب کے نازک گلابی گالوں پر بہت خوبصورت لگ رہے تھے۔

رومان شاہ نے نظر بھر کر میرب کے پنک ہونٹوں کی جانب دیکھا تھا جو نمی سے بھرپور اپنی بھرپور خوبصورتی کے ساتھ رومان شاہ کی نظروں پر اپنی چھاپ چھوڑ رہے تھے۔

رومان شاہ پاؤں سے بیڈ کو رکھینچتے ہوئے اپنے اوپر اوڑھ کر اپنی سائیڈ پر لیٹ گیا۔ مگر اس کی نظریں بار بار میرب کے چہرے اور اس کے نیچرل پنک ہونٹوں پر جا کر رک رہی تھی۔ رومان شاہ کو اپنے اندر بہت تیزی سے کچھ بدلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

جس کو وہ ایکسیپٹ کرنے کے لیے تیار نہیں تھا مگر اس کا یہ بھرم بہت جلدی ٹوٹنے والا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میرب نے گہری نیند میں ہاتھ اٹھا کر رومان شاہ کے سینے پر رکھ دیا۔ آج اتنے سالوں بعد رومان شاہ کا دل ایک بار پھر پوری شدت کے ساتھ دھڑکا تھا۔

رومان شاہ نے میرب کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سینے سے ہٹا کر آرام سے بیڈ پر رکھ دیا۔ وہ اپنے دل کو پھر سے اجازت نہیں دینا چاہتا تھا کہ وہ کسی کے نام پر یوں دھڑک سکے۔ وہ اپنی کروٹ دوسری جانب لے کر آنکھیں بند کر کے سو گیا۔

میرب جو سونے کی ایکٹنگ کر رہی تھی اس آہستہ سے اپنی نم آنکھیں کھولی۔ میرب کو رومان شاہ کا اپنے اوپر سے ہاتھ ہٹانا برا لگا۔ اس کا نازک سادل ٹوٹ سا گیا۔ بے اختیار چھت کی طرف دیکھتے ہوئے اس کے لبوں سے دعا نکلی۔

اے اللہ شاہ کے دل میں میری اتنی محبت پیدا کر دے کہ ایک دن جس تڑپ سے میں خود کو شاہ کے پاس لے جانا چاہتی ہوں۔

اسی تڑپ سے شاہ بھی میری جانب اپنے قدم بڑھائے۔ میرب نے ہلکے سے اپنے لب ہلاتے ہوئے اپنے رب سے یہ دعا کی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسے کیا خبر تھی کہ اس کی دعا کسی اور کے کانوں تک بھی پہنچ گئی ہے۔ میرب رومان شاہ کی طرف سے کروٹ بدل کر دوسری جانب کروٹ لیتے ہوئے سو گئی تھی۔

میرب بہت گہری نیند میں سوتی تھی ہمیشہ میرب کو اس کی ماں سے ڈانٹ پڑا کرتی تھی۔ کہ لڑکی تم تو گدھے گھوڑے بیچ کر سوتی ہو چاہے۔ تمہیں کوئی گھر سے اٹھا کر لے جائے تمہیں تو تب بھی پتہ نہ چلے۔ آج اس کی اسی عادت کا کسی کو بہت فائدہ ہونے والا تھا۔

میرب خود تو گہری نیند میں سو گئی۔ مگر رومان شاہ کی آنکھوں کی نیند اڑا کر سوئی تھی۔ وہ کافی گہری نیند سو رہی تھی۔ رومان شاہ نے اس کی طرف کروٹ لیتے ہوئے سر کو اٹھا کر دیکھا۔ اور رومان شاہ کے ہاتھ نہ چاہتے ہوئے بھی میرب کی جانب اٹھ رہے تھے۔

www.kitabnagri.com

وہ سوتے ہوئے بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ رومان شاہ نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر آہستہ سے اس کی کروٹ اپنی جانب کی تھی۔

میرب گہری نیند میں تھی اسے کچھ پتہ نہیں چلا کہ کب اس کی کروٹ بدل کر وہ دشمن جاں اپنی طرف کر چکا تھا۔ میرب کا چہرہ بالکل رومان شاہ کے سامنے اور بے حد نزدیک تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اب وہ قریب سے اس کے گالوں پر دیے ہوئے اپنے نشانوں کو دیکھ کر۔ اپنے انابی لبوں تلے مسکرا رہا تھا۔ مسکراتے ہوئے اپنے نچلے ہونٹ کو اس نے اپنے دانتوں تلے دبایا۔
رومان شاہ بے اختیار گہری نیند میں سوتی ہوئی میرب کے چہرے پر جھک گیا۔
اور میرب کی گال جہاں پر اس کے جڑے کو سختی سے پکڑنے کے نشان تھے۔
رومان شاہ نے وہاں پر اپنے لب رکھ کر بہت زور سے چوما۔ اس کے لبوں نے اتنی زیادتی کے ساتھ
میرب کے گال کو چوما تھا کہ۔
گہری نیند میں سوتی ہوئی میرب ہلکا سا ہلی تھی۔ آخر رومان شاہ کے لبوں کا لمس تھا تو میرب محسوس کیسے
نہ کرتی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

رومان شاہ کے لبوں نے یہ شرف پہلی بار کسی کو بخشا تھا۔
رومان شاہ اس کے قریب سے قریب تر ہوتا جا رہا تھا۔ رومان شاہ اپنے دل کی سن کر اپنی سوچ کے
برعکس میرب کے گلے پر جھکا اور وہاں پر اپنی لبوں کے بہکے ہوئے لمس چھوڑ رہا تھا۔
میرب کی شرٹ کے گلے کو کاندھے کی سائیڈ پر تھوڑا سا کھسکاتے ہوئے۔ وہ اپنے منہ زور جزباتوں کے
آگے گھٹنے ٹیک کر میرب کی گردن پر اپنے لبوں سے تشنگی مٹانے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

میرب کی دودھ کے جیسی گوری رنگت رومان شاہ کے دل کو اور بہکا رہی تھی۔ رومان شاہ نے بڑی گہری نظروں سے اس کے خوبصورت دلکش سراپے کو دیکھا۔ جو رومان شاہ کے کثرتی لمبے چوڑے وجود کے سامنے چھوٹی سی نازک حسینہ لگ رہی تھی۔

وہ جتنا میرب کے قریب ہو رہا تھا اتنا ہی خود پر سے کنٹرول کھو رہا تھا۔ میرب کی گہری نیند کا رومان شاہ بھرپور فائدہ اٹھا رہا تھا۔

رومان شاہ اس کے نازک سے وجود کو دیکھ کر مسکرایا تھا۔ پاگل لڑکی خدا سے دعائیں کر کے میرے دل میں جو اپنے لیے محبت کے پھول کھلا رہی ہو۔

www.kitabnagri.com

اگر وہ پھول پوری طرح سے کھل گئے۔ تو بہت پچھتاؤ گی اپنی مانگی ہوئی دعاؤں پر۔ میں تمہاری سانسیں پی جاؤں گا۔ بہت چھوٹی اور نازک ہوا بھی بے وقوف لڑکی۔ رومان شاہ کی محبت کو جھیلنے کے قابل نہیں ہو۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ مدہوش سا ہو کر میرب کے وجود پر اپنی محبت کی چھاپے چھوڑ رہا تھا۔ رومان شاہ کے آتش لبوں کی گرمی سے میرب کی گہری نیند میں سانسیں تیز ہونے لگی تھیں۔

پاگل لڑکی کہاں تمہاری چھوٹی سی جان اور کہاں آتش فشاں رومان شاہ۔ بیوقوف لڑکی کہاں آکر تم نے اپنی جان پھنسا لی ہے۔

اپنے آتش لبوں کے لمسوں سے اس کو گہری نیند میں مچلتا ہوا دیکھ کر رومان شاہ کے لب مسکرا رہے تھے۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

اسے اس معصوم اور بے وقوف لڑکی پر ترس آنے لگا تھا۔ رومان شاہ نے پہلی بار اپنے دل میں یہ سوچا تھا کہ کیا یہ اتنی نفرت اور اس کے غصے کی مستحق ہے۔

اس کے دل نے نہ میں جواب دیا۔ رومان شاہ نے گہری نیند میں سوتی ہوئی میرب کے ہاتھ کو اٹھا کر اس کی کٹی ہوئی کلائیوں کو دیکھا۔ اور باری باری دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر وہاں پر اپنے لب رکھ کر چوم لیا۔ میرب کی نازک سی کلائیوں کو دیکھتے ہوئے رومان شاہ نے مسکراتے ہوئے سوچا۔

www.kitabnagri.com

کہاں پھنس گئی ہو میرب رومان شاہ، نہ تو تمہاری جان میری نفرت اور غصہ جھیلنے کے قابل ہے۔ اور نہ ہی میری محبت اور میری قربت کی تپش جھیلنے کے لائق۔ رومان شاہ اپنے لبوں کو سکون دیتے ہوئے میرب کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے تھوڑا سا چہرہ اوپر اٹھا کر میرب کے نازک سے چہرے کو بڑی غور سے دیکھا تھا اور اپنے ہاتھوں کے پیالے میں اس کے معصوم سے چہرے کو لے کر سوتی ہوئی میرب کی پنکھڑیوں پر اپنے آتش لب رکھ کر اپنی تشنگی سے اس کے لبوں کی نمی پینے لگا تھا۔

اس کے اس عمل سے میرب کے وجود میں ہلچل ہوئی اور وہ گہری نیند سے بیدار ہونے لگی۔ تو رومان شاہ اس سے دور ہٹ کر آنکھیں بند کر کے لیٹ گیا۔

میرب نے آنکھیں کھول کر ادھر ادھر دیکھا گہری نیند میں کچھ نہ سمجھ آنے پر۔ وہ دوبارہ سے سونے کی کوشش کرنے لگی میرب نیند میں ڈر گئی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ کہ یہ کیا ہوا اس نے دیکھا کر رومان شاہ سو رہا ہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ ڈر گئی تھی تو اس نے جلدی سے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر خود کو اس کے قریب کر لیا۔ اس کے اس عمل سے رومان شاہ کے لب مسکرا رہے تھے۔

بے وقوف لڑکی مجھ سے ڈر کر مجھ سے ہی چپک رہی ہے۔ حد ہے کتنی بے وقوف ہو تم یہ تو میں نے آج دیکھا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ مسکراتے ہوئے اپنے دماغ میں سوچ رہا تھا۔ میرب خود کو محفوظ کر کے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے ہوئے۔ پھر سے گہری نیند میں چلی گئی۔ رومان شاہ نے اسے گہری نیند میں دیکھ کر پھر سے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے خود کے قریب کرتے ہوئے سینے سے لگا لیا۔

میرب کہیں نہ کہیں کامیاب ہو چکی تھی رومان شاہ کے سخت دل کی دیواروں کو ہلانے میں۔ اس کا رب اس کی دعائیں اپنی بارگاہ میں قبول کر رہا تھا۔ رومان شاہ کا دل پگھل رہا تھا میرب کے لیے۔ بے شک میرب اس سب سے بے خبر سو رہی تھی۔ مگر قدرت شائد میرب کی جھولی میں رومان شاہ کی محبت کو ڈالنے لگی تھی۔ اب یہ محبت تھی۔ یا وقتی اٹرکیشن یہ تو وقت بتائے گا۔

www.kitabnagri.com

میرب کی آنکھ فجر کی نماز کے لیے کھلی تو وہ بیڈ سے اٹھنے لگی۔ میرب کی ساس ایک بہت ہی نیک خاتون تھی اور پانچ وقت کی نمازی وہ اکثر میرب کو نماز کی تاکید کیا کرتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس لیے اب میرب تقریباً پانچ وقت کی نماز ادا کرنے لگی تھی۔ آج بھی اس کی فجر میں خود سے ہی آنکھ کھلی تو وہ نماز کی نیت سے بیڈ سے اٹھنے لگی تھی۔

تو اسے اپنی اوپر بھاری پن محسوس ہوا۔ میرب نے آنکھیں ملتے ہوئے دیکھا تو اپنے اوپر رومان شاہ کو پایا۔ جو گہری نیند میں سویا ہوا اپنا ہاتھ میرب کے اوپر سے گزارتا ہوا آدھے سے زیادہ میرب کے اوپر لیٹا ہوا سو رہا تھا۔

اس کے خراٹے یہ بتا رہے تھے کہ وہ اس وقت گہری نیند میں ہے۔ رومان شاہ کو اپنے اتنے قریب پا کر میرب کی دھڑکنیں او تھل پو تھل ہونے لگی تھی۔

دل دھک دھک کرنے لگا تھا۔ وہ بار بار اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیر رہی تھی۔ رومان شاہ کی اتنی نزدیکی نے اس کا گلا تک خشک کر دیا تھا۔ اب میرب بی بی کو کیا پتہ تھا کہ شاہ رات کو اس کی نیند کا کتنا فائدہ اٹھا کر سویا تھا۔

میرب نے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے سوچا کہ اللہ میاں آپ نے میری دعا اتنی جلدی سن لی۔ میں نے رات کو دعا کی اور آپ نے فجر میں میری دعا قبول کر لی۔

Posted On Kitab Nagri

میرب نے نماز پڑھنے کے لیے جانا تھا اس لیے رومان شاہ کو دھکیل کر اپنی اوپر سے سائیڈ پر کرنا چاہا۔
اففففف اللہ میاں کتنا بھاری شریر ہے۔

میرب کے دھکیلنے سے رومان شاہ اپنی جگہ سے ٹس سے مس بھی نہیں ہوا تھا۔ میرب کی بڑبڑ سے
رومان کی نیند ڈسٹرب ہوئی تو اس کی آنکھ کھل گئی۔ اگر میرا شریر بہت بھاری ہے تو جو رات کو تم نے اپنا
ڈھائی کلو کا ہاتھ میری چھاتی پر رکھا ہوا تھا۔
اس کے بارے میں کیا خیال ہے رومان شاہ اس کے اوپر سے ہٹ کر اپنی جگہ پر لیٹتے ہوئے بولا۔

میں نے کب آپ کے سینے پر ہاتھ رکھا تھا میرب جلدی سے بستر سے اٹھتی ہوئی اپنی چپلیں پہنے لگی۔
اور رومان شاہ کو ایسے نظر انداز کر رہی تھی جیسے اس کی چوری پکڑی گئی ہو۔
کہاں جا رہی ہو رومان شاہ کی رعبدار آواز سے میرب کے قدم رک گئے۔ نماز پڑھنے جا رہی ہوں ویری
گڈامی جان کی صحبت میں تم تو نیک سیرت بن گئی ہو۔
چلیں آپ تو ہمیشہ سے امی جان کے پاس رہتے ہیں آپ کی سیرت تو بہت زیادہ اچھی ہوگی۔ اس لیے
آپ بھی اٹھ کر فجر کی نماز پڑھ لیں۔ میرب بنا پلٹ کر دیکھے جاتے جاتے بول کر گئی تھی ،

Posted On Kitab Nagri

oooooo

رومان شاہ فجر کی نماز ادا کر کے واپس سو گیا تھا سردیوں کے دن اور سردیوں کی راتوں میں بستر کا بھی اپنا ہی مزہ ہوتا ہے رومان شاہ کروٹ لے کر سوچتا ہوا اٹھ کر بیٹھ گیا۔
وہ بیڈ سے اٹھ کر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھا ہوا تھا۔ وہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر جمائی لیتا ہوا اس جانب دیکھ رہا تھا۔

جہاں پر رات کو میرب اس کے ساتھ چپک کر سو رہی تھی۔ رومان شاہ اپنے نچلے ہونٹ کے کنارے کو دانتوں تلے دبا کر بڑے دلکش انداز سے مسکرا رہا تھا۔

رومان شاہ گزری رات کے خوشگوار لمحوں کو یاد کر کے مسکرا رہا تھا۔ اس کی نظروں کے سامنے وہ منظر چل رہا تھا جب میرب اس کے لبوں کی گرمی سے گھبرا کر اٹھ گئی۔ اور ڈر کے مارے ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

اور جب کچھ سمجھ میں نہیں آیا تو ڈر کے مارے گھبرا کر اسی کے سینے سے لگ کر سو گئی تھی۔ رومان شاہ اپنے منہ پر دو انگلیاں رکھ کر اپنے ہاتھ کی مٹھی بنا کر بیٹھا ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

رات میں میرب کی ساتھ نزدیکیاں یاد کر کہ مسکرا رہا تھا۔ ویسے میڈم صبح صبح کہا چلی گئی ہے۔ آج رومان شاہ میرب کو دیکھنا چاہتا تھا۔ رومان شاہ اپنے پیروں کو بیڈ سے نیچے لٹکا کر اپنی چپل پہن کر روم سے باہر نکل آیا۔

اس کی نظریں میرب کو ڈھونڈ رہی تھی اس نے کچن میں جھانک کر دیکھا تو وہاں پر صرف زکیہ کچن کی ملازمہ کھڑی ہوئی برتن دھورہی تھی۔

وہ اپنے ٹراؤزر کی جیب میں ہاتھ ڈالے ہوئے اپنے قدم بڑھاتا ہوا اپنی ماں کے روم کی جانب آگیا۔ رومان شاہ کی ماں ہمیشہ کی طرح فجر کی نماز کے بعد کچھ دیر آرام کی غرض سے لیٹی ہوئی تھی۔

اب اس کا رخ مرہا کے کمرے کی جانب تھا۔ بنا فضول گھر میں ایک قدم بھی نہ اٹھانے والا رومان شاہ سب کمروں میں باری باری جھانک کر دیکھ رہا تھا۔

مرہا کے روم کے باہر سے ہی رومان شاہ کو اندازہ ہو گیا تھا۔ کہ میرب یہاں پر نہیں ہے۔ کیونکہ مرہا کے کمرے سے کسی بھی طرح کی کوئی آواز نہیں آرہی تھی۔

اور روم کی شانتی یہ بتا رہی تھی کہ میرہا باجی سو رہی ہے۔ رومان شاہ کو پریشانی ہونے لگی تھی کہ آخر میرب کہاں چلی گئی۔

Posted On Kitab Nagri

میرب چھت کی زمین پر الٹی پالٹی مارے ہوئے اداسی سے اپنی گال پر ہاتھ رکھ کر بیٹھی ہوئی، اور نظرے سامنے لگے ہوئے طوطوں (Love Birds) کے پنجروں پر تھی۔ اپنے کندھوں پر سانسوں کی تپش محسوس ہوئی تو میرب ڈر کر پیچھے مڑی، کیا کر رہی ہو تم یہاں؟ رومان اپنا ایک گھٹنا زمین پر لگائے اور دوسرے گھٹنے پر وزن ڈال کر بیٹھا ہوا تھا۔

بولو!! میرب کے چپ رہنے سے رومان تھوڑا سخت لہجے میں دوبارہ بولا، وہ۔۔۔۔۔ میں۔۔ میں جان بوجھ کر نہیں آئی اوپر امی جان نے کہا تھا وہ رومان شاہ کے سخت لہجے سے گھبرا کر بولی، اچھا۔۔۔۔۔ مجھ سے پوچھا؟؟ رومان شاہ شرارتی انداز سے بولا جی۔۔۔ کیا جی ایک آئی برواٹھا کر بولا۔ شاہ آپ سو رہے تھے۔۔ تو اٹھا دیتی۔۔ شاہ آپ گہری نیند میں تھے آپ جلدی نہیں اٹھتے بڑی معصومیت سے بولی۔

آنکھوں کو اچکاتے ہوئے آئی برواٹھا کر اشارہ کیا جیسے کہ کہنا چاہ رہا ہو۔ کہ یہ تو تم اپنے بارے میں بتا رہی ہو۔ رومان شاہ کی آنکھوں کا الگ انداز دیکھ کر میرب گھبرا کر بولی شاہ۔۔۔ دانہ ڈالے آئی تھی کس کو؟؟ ایک سائیڈ سے سائل دیتے ہوئے رومان شاہ شرارتی انداز سے بولا، پرندوں کو دونوں ہاتھوں سے پنجرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی، ہم نمم!! اب گھور کیوں رہے ہیں بتا تو دیا امی نے کہا تھا دانہ ڈالنے کو۔ پرندوں کو دانہ ڈالنے کو میرب نے خود ہی جلدی سے اپنا جملہ درست کیا۔ زیادہ زبان نہیں چل رہی تمہاری؟؟ اچھا تو امی جان نے تمہیں دانہ ڈالنے کو کہا تھا، تم ان کے رومنٹک مومنٹس کو

Posted On Kitab Nagri

کیوں خراب کر رہی ہو، میرب نا سمجھی سے رومان کی طرف دیکھنے لگی، آنکھوں کو گھماتے ہوئے پنجرے کی طرف رومان شاہ نے اشارہ کیا۔ میرب نے پنجرے کی جانب دیکھا تو، دبک کر پیچھے کی طرف میں ہوئی۔ پنجرے میں پرندے آپس میں رو مینس کر رہے تھے۔ میرب کے دبک کر تیزی سے پیچھے ہونے سے سیدھی رومان شاہ کے سینے سے آکر ٹکرائی، سسوسوری، کیا ہو گیا رو مینس وہ کر رہے ہیں اور گھبرا کر گر تم رہی ہو، اس کی کمر میں ہاتھ رکھ کر گرنے سے بچا کر اپنے ساتھ لگا لیا۔ ہم جواب دو میں نے کچھ پوچھا ہے، اپ سے کس نے کہا کہ میں ان کا۔۔۔ کب۔۔۔ رو مینس دیکھ۔۔۔ رہی تھی۔ گھبرا کر گھبرا کر لفظ توڑ توڑ کر بولی۔ اس کا دل دھک دھک دھک کر رہا تھا رومان شاہ کی نظروں کی تپش سے۔



چلو نہیں دیکھ رہی تھی تو اب میں رومانس کرتا ہوں تمہارے ساتھ اب دیکھ لینا۔ اس کے سوال سے گھبرا کر دور ہوئی۔ یہ۔۔ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔؟ چھوڑے مجھ۔۔ مجھے پلینز۔۔ کل تم نے مجھے کہا تھا کہ میں گلابا کر تمہاری سانسیں بند کر دوں یاد ہے۔؟؟ ہم۔۔ جی۔۔ کہا تھا پھر جواب میں میں نے بھی کچھ کہا تھا یاد ہے۔ اس نے ہاں میں سر کو ہلایا۔ کیا کہا تھا بتاؤ اس چھوٹے سے دماغ پر زور ڈال کر۔ آپ نے کہا تھا۔۔ گلابا نے کے۔۔ علاوہ اور بھی بہت سے۔۔ طریقے ہیں تمہا۔۔۔۔۔۔ تمہاری سانسیں بند

Posted On Kitab Nagri

کر۔۔ کرنے کے۔ ہم یادداشت اچھی ہے۔ کہتے ہی اسے بازو سے پکڑ کر دوبارہ اپنی طرف کھینچا۔ میرب اس کے ارادے جان کر کانپنے لگی۔۔ وہ اپنی بہکی بہکی نگاہوں سے دیکھتا ہوا میرب پر جھکا۔۔ شش شاہ۔۔ کیا کر رہے ہیں۔ اپنے دونوں ہاتھ شاہ کے سینے پہ رکھ کر پیچھے کی طرف زور دیتے ہوئے کہا۔ تمہیں بتانے لگا ہوں کہ گلابانے کے علاوہ کون کون سے طریقے ہوتے ہیں سانسیں بند کرنے کے۔۔ "بولتے ہی اس کے لبوں پر جھکا تھا کہ۔ میرب نے گھبرا کر اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لیا۔ تمہیں کتنی بار کہا ہے کہ مجھے یوں دھتکار کر منہ مت پھیرا کرووو۔

اس کا جبر ازور سے پکڑتے ہوئے غصے سے دانتوں کو پیستے ہوئے بولا۔ اس کا چہرہ اوپر اٹھا کر لبوں اپنے ہونٹوں میں غصے سے قید کر لیا، اور اپنا سارا غصہ اس کے نازک سے لبوں پر اتارنے لگا۔ میرب نے اپنے ہونٹوں پر جلن محسوس کر کے رومان شاہ کے سینے پر اپنے دونوں سے زور دیتے ہوئے اسے پیچھے کی طرف دھکیلا۔ اس کے دھکیلنے سے وہ پیچھے تو نہیں ہوا مگر اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر اس کی کمر پر پن کر دیے۔ اور اس کے ہونٹوں پر گرفت اور سخت کر دی۔ تھوڑا سا پیچھے کرتے ہوئے دیوار کے ساتھ لگا کر اپنی سختی والی گرفت کے ہونٹوں پر بنائے ہوئے اس کی سانسیں تنگ کیے کھڑا تھا۔ رومان شاہ کی سخت گرفت سے وہ اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پائی۔ سانس نہ آنے اور ہونٹوں پر جلن سے اس کی

Posted On Kitab Nagri

آنکھوں سے آنسوؤں نکل کر گالوں پر پھسل آئے۔ اس کے آنسوؤں رومان شاہ کے چہرے کو بھی بھگو رہے تھے۔

غصے کی کیفیت سے اپنی تشنگی کو مٹاتے ہوئے جب اسے، اپنی سختی کا احساس ہوا تو وہ آہستہ سے پیچھے ہو گیا۔ وہ سسکیاں لے کر نظریں جھکائے ہوئے رونے لگی۔ وہ پیچھے ہو کر اس کے چہرے پر گہری نظر ڈال کر مسکرایا۔ میرب کے نازک سے ہونٹوں پر رومان شاہ کی سختی سے کٹ لگ گیا۔ جس سے ننھی سی بوند ہونٹ کے کنارے پر لگی ہوئی تھی۔ کتنی نازک ہو تم، اور چلی تھی آتش فشاں رومان شاہ سے عشق کرنے وہ مسکراتے ہوئے واپس اس کے ہونٹوں پر جھک گیا۔ اور ننھی سی بوند کو اپنے ہونٹوں سے چنتے ہوئے پیچھے ہوا۔ وہ نظریں جھکائے ہوئے کھڑی شرم سے لال ہو رہی تھی۔ میرب بیٹا اگر پرندوں کو دانہ ڈال لیا ہو تو نیچے آؤ اور جا کر رومان کو اٹھاؤ۔ میرب اپنی ساس کی آواز سے گھبرا کر شاہ کو پیچھے کرنے لگی، تو شاہ نے غصے والی نظروں سے میرب کو دیکھا۔ تو میرب نے واپس اپنے ہاتھ شاہ کے بازو پر رکھ دیے۔ شاہ امی جان بلا رہی ہیں اگر وہ اوپر آگئی تو کیا سوچیں گی گھبراتے ہوئے بولی۔ کچھ نہیں سوچیں گی، وہ بھی تو یہی چاہتی ہیں کہ میں ان کی بہو سے پیار کروں۔ تو میں ان کا حکم مان کر وہی تو کر رہا ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

میرب بیٹا اوپر ہو یا نہیں میرب کی ساس کی پھر سے آواز آئی۔۔۔ امی جان کو آواز دو کہ تم نیچے آرہی ہو۔۔۔ مجھ سے بولا نہیں جا رہا پہلے آپ مجھے چھوڑیں۔ منہ سے بول کر آواز دو کہ تم آرہی ہو وہ ہنستی ہوئی نظروں سے غسیلے لہجے سے اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر بولا۔۔۔ مجھ سے نہیں بولا جا رہا وہ ممناتے ہوئے بھول کر نہ میں سر کو ہلا رہی تھی۔۔۔ بول رہی ہو یا سانسیں بند کرنے کا اگلا سٹیپ بتاؤں وہ گھورتے ہوئے بولا۔۔۔ امی جان۔۔۔۔۔ آرہی ہوں سس سس۔۔۔ وہ ڈر کر چیختے ہوئے بولی۔۔۔ وہ رومان شاہ کے ہاتھوں کے نیچے سے نکلتی ہوئی بھاگ کر دھڑ دھڑ سیڑھیوں سے نیچے چلی گئی۔

اس نے پیچھے پلٹ کر بھی نہیں دیکھا۔ رومان شاہ اس سے اپنے بچاؤ کے لیے تیزی سے بھاگتا ہوا دیکھ کر دیوار پر اپنا ایک ہاتھ رکھ کر کھل کھلا کر مسکرایا۔

Kitab Nagri

شاہ کی پہنچ سے سو کی سپیڈ بھاگتی ہوئی میرب نے نیچے آخری سیڑھی پر کھڑی ہوئی ساس کو دیکھ کر اس نے بامشکل اپنی بریک لگائی۔۔۔ اففف میرب بیٹا کیا ہو گیا ہے۔ آرام سے چلو گر جاؤ گی کیا چھت پر چڑیل دیکھ لی ہے۔۔۔ نہیں امی جان جن۔۔۔ کیا۔۔۔ کچھ نہیں امی جان۔۔۔ جاؤ جا کر رومان کو اٹھا دو آفس کے لیے۔۔۔۔۔ اب جاگتے ہوئے کو میں کیسے اٹھاؤں۔۔۔ میرب بیٹا کیا صبح صبح منہ میں بولے جا رہی ہو میں نے کہا جا کر رومان کو اٹھاؤ۔۔۔ امی جان وہ اٹھے ہوئے ہیں وہ تیزی سے بولی۔۔۔ اچھا اتنی

Posted On Kitab Nagri

صبح صبح وہ خود سے کیسے اٹھ گیا رومان شاہ کی ماں حیرت سے بولی۔۔۔ السلام علیکم امی جان سیڑھیوں سے اترتا ہوا رومان شاہ اپنی ماں کے آگے سر جھکا کر پیار لے رہا تھا۔۔۔ وعلیکم السلام آج میرا بیٹا صبح صبح کیسے اٹھ گیا۔۔۔ اور وہ بھی چھت پر خیریت تو ہے۔۔۔ رومان کی ماں اس کے سر پر پیار دیتے ہوئے حیرت سے پوچھ رہی تھی۔ امی جان آپ کی بہو کو بلانے گیا تھا۔ مجھے کچھ کام ہے سائیڈ نظروں سے میرب کی جانب دیکھتے ہوئے آنکھ کا اشارہ کیا۔۔۔ ہاں ہاں میرا بیٹا جاؤ رومان جو بول رہا ہے۔ اس کی بات سنو۔۔۔ رومان شاہ کی ماں اپنے بیٹے کے منہ سے اپنے بہو کا نام سن کر بہت خوش ہو گئی۔۔۔ وہ میرب کو کمرے میں جانے کا بول رہی تھی۔۔۔ نہیں امی جان میں کچن میں ناشتہ بنوانے میں زکیہ کی ہیلپ کر دیتی ہوں۔۔۔ وہ اپنی انگلی پر اپنے دوپٹے کے کونے کو لپیٹتے ہوئے کچن کی جانب تیزی سے قدم بڑھانے لگی۔۔۔ نہیں بیٹا زکیہ خود ناشتہ بنالے گی تم جا کر رومان کو آفس کی تیاری کرواؤ۔۔۔ رومان شاہ اپنی ماں کو میرب سے بات کرتے ہوئے چھوڑ کر اپنے روم کی جانب قدم بڑھا گیا۔۔۔ میرب چور آنکھوں سے جاتے ہوئے رومان شاہ کی جانب دیکھ رہی تھی۔

رومان شاہ نے جاتے جاتے واپس پلٹ کر میرے کی جانب دیکھا اور آنکھ کے اشارے سے اسے روم میں آنے کو کہا۔۔۔ میرب رومان شاہ کے بدلے ہوئے تیور دیکھ کر بہت گھبرائی ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

میرب بیٹا جاؤ دیکھو اب تو میرے اکڑ بیٹے کا دماغ کتنا ٹھیک ہو گیا ہے وہ تمہیں خود اپنے کام کے لیے بول رہا ہے۔۔۔ پتہ نہیں دماغ ٹھیک ہو گیا ہے یا خراب، میرب اپنی ساس کی بات سن کر اپنے منہ میں من من کر رہی تھی۔۔۔ میرب بیٹا تم میری بات سن رہی ہو یا نہیں۔۔۔ میرب کی اڑی ہوئی ہوائیاں اور منہ میں کرتی ہوئی من من سن کر رومان شاہ کی ماں نے میرب کو کاندھے سے ہلاک کر مخاطب کیا۔۔۔ جج جی۔ امی جان سن رہی ہوں۔۔۔ اس نے ہڑبڑا کر جواب دیا۔۔۔ چلو پھر شاباش جاؤ اور جا کر اپنے شوہر کی بات سنو۔۔۔ اسے کسی چیز کی ضرورت تو نہیں ہے دیکھو جا کر۔ بیٹا اپنے شوہر کے چھوٹے چھوٹے کام کرنے سے محبت بڑھتی ہے۔ میرب مجبوری کے مارے اپنی انگلی پر دوپٹے کے کونے کو لپیٹتی ہوئی چھوٹے چھوٹے قدم لے کر اپنی روم کی جانب جا رہی تھی۔

Kitab Nagri

اس کو اس وقت رومان شاہ سے بہت ڈر لگ رہا تھا رومان شاہ کا یہ انداز بالکل الگ اور نیا تھا۔

روم کے ہینڈل پر ہاتھ رکھ کر بڑی مشکل سے اس نے ہینڈل کو گھما کر ہمت جمع کرتے ہوئے روم کے اندر قدم رکھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

دروازے کو بند کر کے واپس پلٹی تو سامنے اس کی نظر رومان شاہ پر پڑی۔۔۔ شاہ پلیز شرٹ پہنیں اپنی۔۔۔ میرب نے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے کہا۔۔۔ میں کیوں شرٹ پہنوں دروازہ ناک کر کے آتے ہیں تمہیں اتنا بھی نہیں۔۔۔ وہ اپنی

رعبدار آواز میں بولا۔۔۔ آپ دروازہ اندر سے بلاک نہیں کر سکتے تھے۔۔۔ شرم تمہیں آرہی ہے مجھے نہیں میں دروازہ کیوں لوک کروں وہ اپنے قدم میرب کی جانب بڑھتا ہوا بولا۔۔۔ مجھے امی جان نے بھیجا ہے کہ آپ کو مجھ سے کوئی کام تو نہیں ہے۔۔۔

وہ گھبراہٹ سے کانپ رہی تھی۔۔۔ اسے کانپتے ہوئے شاہ نے دیکھ لیا تھا۔۔۔ اتنی گھبرائی ہوئی کیوں ہو۔۔۔

آپ پلیز شرٹ پہن لیں۔۔۔ اسے قریب آتا دیکھ کر میرب کے ہاتھ اور بھی کانپنے لگے وہ واپس دروازے کی جانب پلٹی۔۔۔

www.kitabnagri.com

- میرے شرٹ نہ پہننے سے تمہیں مسئلہ کیوں ہو رہا ہے۔ اس کے بازو سے پکڑ کر اسے روکتے ہوئے بولا۔۔۔ مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔ اب تو میں تمہیں ڈانٹ پہ نہیں رہا تو پھر ڈر کیوں لگ رہا ہے۔ اس سے تو اچھا تھا کہ آپ مجھے ڈانٹ ہی لیا کریں۔ آپ کے اس روپ سے تو مجھے زیادہ ڈر لگ رہا ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ نے کاندھوں سے پکڑ کر اس کا اپنی جانب کیا۔۔ شاہ پپ۔۔ پل۔۔ پلیز مجھے باہر جانے دیں۔۔ کیوں۔۔ کہا تو ہے کہ مجھے آپ سے ڈر لگ رہا ہے وہ اپنی نظریں دیوار پر جمائے ہوئے

تھی۔۔ میری طرف دیکھ کر کہو۔۔ شاہ آپ کو کیا ہو گیا ہے۔ رات کو تو آپ بالکل ٹھیک تھے۔ وہ شاہ سے نظریں چراتی ہوئی دروازے کے ساتھ چپکی ہوئی کھڑی تھی۔ شاہ نے اس کی دونوں طرف دروازے پر ہاتھ رکھے ہوتے تھے۔ خود کو تھوڑا مضبوط بناؤ میرب رومان شاہ تمہاری جان مجھے سہنے کے لیے زیر ہے۔۔ ج۔۔ جج۔۔ جی۔۔ "رومان شاہ اس کی حالت دیکھ کر مسکراتے ہوئے اسی کے انداز میں جی بولا۔۔ اور کیا کہہ رہی تھی تم کہ میں رات کو بالکل ٹھیک تھا۔ رات سے ہی تو میں خراب ہو گیا ہوا ہوں میرب شاہ۔۔ شاہ پلیز مجھے باہر جانے دیں میرب کی حالت ایسی تھی کہ ابھی رو دے گی۔۔ شششش۔۔ اب اگر باہر جانے والی بات کی تو سانسیں بند کرنے کا نیا طریقہ ایجاد کر کے دکھاؤں گا۔۔ چپ چاپ اندر آؤ اور مجھے آفس کے لیے تیار کرواؤ وہ اپنی رعبدار آواز میں بول کر اس سے پیچھے ہٹا۔۔ شاہ آپ کوئی بچے ہیں جو میں آپ کو تیار کرواؤں۔۔

Posted On Kitab Nagri

روز تو خود تیار ہو کر جاتے ہیں۔۔۔ آج بھی خود تیار ہو جائیں۔۔۔ میرب رومان شاہ کے ارادے اور تیور دیکھ کر اس قدر گھبرائی ہوئی تھی کہ۔ وہ کسی بھی صورت رومان شاہ کی نظروں سے اوجھل ہونا چاہتی۔ اب روز مجھے تم تیار کیا کرو گی سمجھی۔

اور آج کے بعد مجھ سے زبان درازی نہیں کرنا وہ سخت لہجے سے بول کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

اب پتھر کی مورت بن کر کیوں کھڑی ہوئی ہو قبر سے میرے لیے کپڑے نکالو۔۔۔ وہ شیشے میں اسے دروازے کے ساتھ چپکی ہوئی کھڑی دیکھ رہا تھا۔۔۔ کون سے والے کپڑے نکالوں۔۔۔ جو تمہیں پسند ہے۔۔۔ مجھے کوئی بھی پسند نہیں ہے۔۔۔ ویری گڈ تو پھر میں بنا کپڑوں کی ہی گومتا رہوں گا۔۔۔ کیا اااااا۔۔۔ آہستہ چلاؤ ابھی تک میں نے پیٹ پہنی ہوئی ہے۔۔۔ صرف شرٹ لیس ہوں۔۔۔ شاہ شرارتی انداز سے ڈریسنگ مرر کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے دونوں ہاتھ دینے پر باندھ کر کھڑا مسکرا رہا تھا۔۔۔ میرے پاس آؤ شاہ نے انگلی کے اشارے سے کہا۔۔۔ کیوں۔۔۔ تمہارا مسئلہ کیا ہے ہر بات پر کیوں کیوں۔۔۔ تمہارے پاس دو آپشن ہیں۔۔۔ پہلا یہ کہ جیسے میں چاہتا ہوں مجھے آکر اچھی بیویوں کی طرح آفس جانے کے لیے تیار کرو۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور دوسرا آپشن ہے کہ تم مجھے شوہر سارے حق --- پہلا پہلا آپشن۔ شاہ کی بات کو مکمل سنیں بنا پہلا آپشن ڈن کر چکی تھی --- اسے کہا رومان شاہ کی آتشی قربت برداشت تھی اسے پہلا آپشن ہی بہتر لگا۔۔۔ گڈ ویری گڈ تو دو منٹ سے پہلے اپنی پسند سے میرے لیے کپڑے نکالو اور آکر تیار کرواؤ۔۔۔ جی۔۔۔ اس کی سعادت مندی کے ساتھ بڑھتی ہوئی سپیڈ کو دیکھ کر رومان شاہ کا دل کر رہا تھا کہ وہ مر مٹے اس بے وقوف لڑکی پر۔۔۔ وہ کافی دیر تک قبر کے اندر اپنا سر گھسانے کے بعد ایک تھری پیس سوٹ سلیکٹ کر کے لے کر آئی۔۔۔ یہ ٹھیک ہے رومان شاہ کی سامنے کرتے ہوئے بولی۔۔۔ ہم۔۔۔ شرٹ پہناؤ مجھے۔۔۔ میں۔۔۔ ہاں تم۔۔۔ میں کیسے پہنا سکتی ہوں۔۔۔ میں تمہیں پہنا کر سکھاؤں۔۔۔ نہیں میں آپ کو پہنا دیتی ہوں گھبرا کر جلدی سے شرٹ اسے پہنانے لگی۔۔۔ شاہ اپنی دونوں باہیں پھیلا کر کھڑا ہوا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میرب اس کے بیک سائیڈ پر کھڑی ہو کر پہلے شرٹ کا ایک بازو پہناتے ہوئے اب دوسرا بازو پہنا کر فرنٹ سائیڈ پر آکر اس کی شرٹ کے بٹن بند کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

گھبراہٹ اور شرم سے اس کے ماتھے پر پسینے کی بوندیں چمکنے لگی۔ رومان شاہ اس کی ہر حرکت پر نظر رکھے ہوئے تھا۔

شاہ دبے دبے انداز سے میرب کی حالت دیکھ کر مسکرایا۔ شاہ کے سینے پر مردانہ وجہد کے شاہکار بال میرب کے گھبرانے کی اور بھی زیادہ وجہ بن رہے تھے۔۔۔ شاہ آپ کو کیا ہو گیا ہے چھوڑیں کیا کر رہے ہیں۔

رومان شاہ نے اس کے کمر پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ کر اسے قریب کیا تو میرب نے گھبرا کر اس کے چنگل سے نکلنا چاہا۔۔ جتنا چھوڑنا تھا چھوڑ چکا ہوں اب میرے خیال سے پاس آنے کا وقت ہے۔۔ وہ اسے اپنی باہوں میں کسے ہوئے کھڑا تھا۔ شاہ آپ کیا بول رہے ہیں مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا آ رہا۔۔ کھاپی کر اپنی جان ٹھیک کرو بہت ویک ہو میری قربت کو برداشت کرنے کے لیے۔۔

اب شاہ سے عشق کیا ہے تو اس کے عشق کو سہنے کے لیے خود کو قابل بناؤ۔ میرے خیال سے میں نے بہت صاف الفاظ میں تمہیں سمجھا دیا ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

اگر اب بھی سمجھ نہیں آئی تو اب ڈیمو نہیں دوں گا ابھی بیڈ پر لے جا کر پریکٹیکل کر کے دکھا دوں گا پھر سمجھتی رہنا کہ میں نے کیا کہا ہے۔۔

شب باقی کا آپ خود تیار ہو جانا مجھے امی جان بلارہی ہیں۔۔ رومان شاہ کی اتنی بے باک اور صاف صاف انداز میں نزدیکیوں کے بارے میں بتانا میرب کو شرم سار کر گیا تھا۔۔

وہ شاہ کی باہوں کے حصار سے نکلتی ہوئی سپیڈ سے دروازہ کھول کر نو دو گیارہ ہو گئی۔۔ تیز ترار رومان شاہ کو اندازہ تک نہیں ہوا کہ میرب رومان شاہ بھاگنے والی ہے۔۔

www.kitabnagri.com

وہ تو ہنستے ہوئے دروازے کی جانب دیکھ رہا تھا جہاں سے وہ ابھی ابھی بھاگ کر فرار ہو گئی تھی۔۔ رومان شاہ خود ہی تیار ہو کر ٹیبل پر پہنچا تو میرب کچن میں گھسی ہوئی زکیہ جی کی ہیلپ کر رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ کی ماں نے کتنی بار میرب کو آواز دے کر کہا تھا کہ رومان کے ساتھ آکر کھانا کھاؤ۔۔ مگر میرب میں ہمت نہیں تھی کہ وہ رومان شاہ کی نظروں کا سامنا کر سکے۔۔

اسی لیے وہ بہانے پہ بہانے بناتی ہوئی کچن میں ہی کھڑی رہی۔۔ زکیہ کچن سے باہر آئی تو رومان شاہ کی ماں نے اسے کسی کام سے اپنے روم میں بھیج دیا۔۔۔

رومان شاہ مو قے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اٹھ کر کچن کی جانب آگیا۔۔ رومان شاہ کی ماں دیکھ رہی تھی مگر پوچھا نہیں کہ وہ کچن کی جانب کیوں جا رہا ہے۔۔



بس مسکرا کر چپ ہو گئی۔۔ اپنے بیٹے کا بدلاؤ دیکھ کر انہیں سمجھ میں آرہا تھا کہ۔ ان کی بہوان کے بیٹے کے دل پر دستک دینے میں کامیاب ہو چکی ہیں۔۔

میرب صرف ٹائم ویسٹ کرنے کے لیے کچن میں کھڑی ہوئی شیلف پر آڑی ترقی لائیں کھینچ رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

کتنی دیر تم اس طرح میری نگاہوں سے خود کو بچاتی رہو گی۔۔ چیز کیا ہو تم پہلے مجھے پانے کے لیے بے تاب تھی۔۔ اور اب مجھ سے بھاگنے کے لیے بے چین ہو۔۔۔

رومان شاہ اس کی بے حد قریب کھڑا ہوا آہستہ سی آواز میں بول رہا تھا۔۔ میرب اپنی پشت شلف سے لگائے ہوئے مجرموں کی طرح نگاہیں جھکا کر کھڑی ہوئی تھی۔

اب یہ چوہے بلی کا کھیل ختم کرو میرب رومان شاہ۔ جب کہہ دیا ہے کہ خود کو میری قربت کے لیے تیار کرو تو یہ بھاگنے کا کوئی مقصد نہیں ہے۔۔۔

Kitab Nagri

نہیں تو رومان شاہ کو زبردستی اپنا حق لینا آتا ہے۔۔ پھر چاہے وہ پر اپرٹی ہو یا پھر خود کی بیوی سے اپنا حق وصول کرنا ہو۔۔ رومان شاہ کو سب کچھ بہت اچھی طرح سے لینا آتا ہے۔۔۔

اگر میں اپنا حق زبردستی وصول کروں گا تو میرے خیال سے تمہیں میرا یہ انداز کچھ خاص پسند نہیں آئے گا۔۔

Posted On Kitab Nagri

تو بہتر ہے کہ تم آرام سے خود کو میرے حوالے کر دو۔۔۔ آج تک جو تم میرے ساتھ عشق کی گنگان گاتی آئی ہو۔۔

میں بھی تو دیکھوں کہ میرے قربتوں کو جھیلنے کی تمہارے عشق میں کتنی طاقت ہے۔

۔ وہ اپنی بات سرگوشی کے انداز میں کرتا ہوا مکمل کر کے جاچکا تھا مگر میرب وہیں پر کھڑی ہوئی اس کے لفظوں کی گہرائی کو ماپ رہی تھی۔

oooooooo

آج رومان شاہ کا ستارہ عروج کی بلندیوں کو چھو رہا تھا۔ آفس میں بیٹھا ہوا خوشی سے آنکھیں بند کیے ہوئے۔ اپنی خوشی سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔
www.kitabnagri.com

کل رومان شاہ نے لاہور میں ایک بہت اہم ڈیل فائنل کرنے جانا تھا۔ لاہور میں ایک بہت ہی بڑی حویلی کی نیلامی ہونے والی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کل رومان شاہ نے ٹائم سے لاہور کے لیے نکلنا تھا تو اس لیے آج وہ مرہا اور میرب کی شاپنگ ڈن کروا کر جانی تھی۔

تاکہ اس کی امی جان پیچھے سے پریشان نہ ہو اور ویسے بھی رومان شاہ کی امی جان کا حکم تھا تو دنیا تو ادھر کی ادھر ہو سکتی تھی مگر وہ ٹال نہیں سکتا تھا۔

کچھ خاص اور اہم کام نیٹانے کے لیے رومان شاہ نے اپنے سیکٹری دلاور کو اندر بلایا۔۔۔ جی سر۔۔۔۔۔ دلاور کل ہمیں لاہور کے لیے نکلنا ہے۔ لاہور کی دو ٹکٹ فائنل کرو۔۔ لیکن سر آپ سے کافی دنوں سے ملنے کے لیے او ایس شاہ آرہا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

آج بھی وہ آپ سے ملنے کے لیے کافی دیر سے ویٹ کر رہا ہے۔۔ بول دو جا کر کہ میں بڑی ہوں، ابھی نہیں مل سکتا۔

جی سر۔۔ اور کل کی پوری تیاری رکھنا میں گھر جا رہا ہوں۔ جی سر۔۔ آج کوئی خاص میٹنگ تو نہیں ہے۔۔ نو سر۔۔ ہم پھر تو گڈ ہو گیا۔

اب تم جاؤ اور اویس شاہ کو نکالو یہاں سے۔
جی سر، دلاوردروازہ بند کر کے آفس روم سے باہر چلا گیا۔



رومان شاہ نے مسکراتے ہوئے لبوں سے ٹیبل پر رکھا ہوا اپنا سیل اٹھا کر میرب کا نمبر ملایا۔
کیا کر رہی ہو میرب کے فون اٹھاتے ہی میرب کے کانوں میں رومان شاہ کی رعبدار آواز گونجی۔

ناول ریڈ کر رہی ہوں۔ ونڈر فل مرہا تو بچی ہے تم بھی ساتھ میں شروع ہو گئی ہو یہ ناول پڑھنا یہ بھی کوئی کام ہے۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ میں بھی تو بچی ہوں۔۔۔ بڑی معصومیت منمنائی۔

آہاں س۔۔۔۔ بڑے ہی شرارتی انداز سے کہا۔

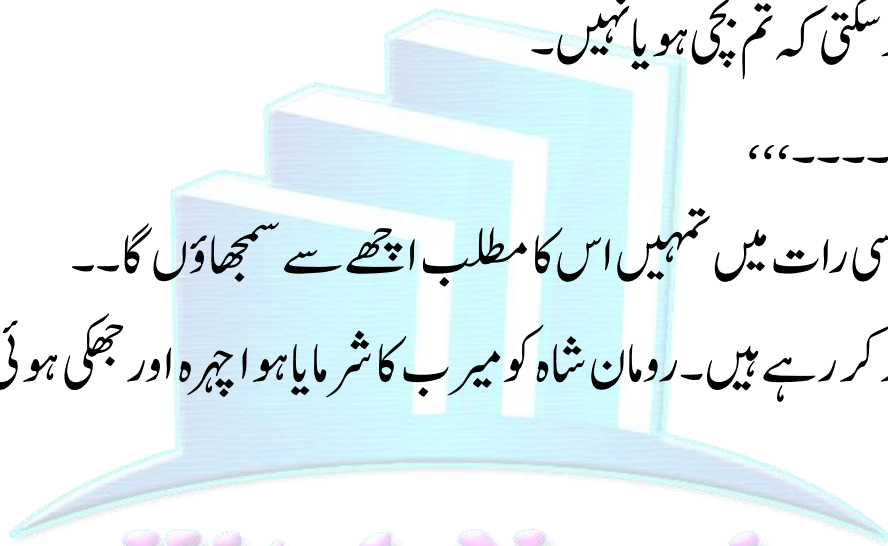
کیا۔۔۔۔۔ میرب کو رومان شاہ کا شرارتی لہجہ سمجھ میں آگیا تھا۔

یہ تم ڈیسا نیڈ نہیں کر سکتی کہ تم بچی ہو یا نہیں۔

مط۔۔۔۔۔ مطلب۔۔۔۔۔

مطلب یہ کہ۔۔۔ کسی رات میں تمہیں اس کا مطلب اچھے سے سمجھاؤں گا۔

شاہ آپ مجھے کنفیوز کر رہے ہیں۔ رومان شاہ کو میرب کا شرمایا ہوا چہرہ اور جھکی ہوئی نظریں نظر آرہی تھیں۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

چلو چھوڑو مجھے یہ بتاؤ کہ ناول میں ایسا کیا ہوتا ہے جو تم لوگ اسے اتنا خوش ہو کر ریڈ کرتی ہو مجھے بھی تو پتہ چلے۔

شاہ اس میں زندگی کی حقیقت ہوتی ہے۔۔۔ اپنی مرضی کی امیجینیشن کی دنیا ہوتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ نے ہنستے ہوئے میسج ٹائپ کیا۔۔ اگر شرمالیا ہو تو ریڈی ہو جاؤ اور مرہا سے بھی جا کر بولو
- میں پک کرنے آرہا ہوں شاپنگ کے لیے۔
اوکے۔۔ میرب کا فوراً رپلائی آیا۔

اور جو بات ہماری ان کمپلیٹ رہ گئی ہے اسے یہیں سے continue کریں گے 😊 ساتھ میں آنکھ
ونگ کرتی ہوئی ایموجی بھیجی۔
اب کی بار رومان شاہ کی سوچ کے مطابق اس کا بھی کوئی ریسپلائی نہیں آیا۔

oooooooo

Kitab Nagri

مرہا افسردہ سی ہو کر اپنی امی جان کی گود میں سر رکھے ہوئے لیتی ہوئی تھی۔۔ مرہا بیٹا اٹھوا اپنے کپڑے
سلیکٹ کرو تاکہ میں تمہارے ساتھ جانے والا بیک ریڈی کروا سکوں۔۔ مجھے کہیں نہیں جانا۔۔ میرہا
گود میں لیٹے ہوئے اپنی امی جان کے کمر میں ہاتھ ڈال کر ان کے ساتھ چپکی ہوئی بولی۔۔ میرہا بیٹا ایسا
کیسے چلے گا آپ کی پرسوں رخصتی ہے۔ امی جان میں آپ کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گی۔۔ بیٹا میرب بھی تو

Posted On Kitab Nagri

اپنی امی اور ابو کو بھائی کو چھوڑ کر آئی ہے۔ وہ ہمارے ساتھ کتنی خوشی خوشی رہ رہی ہے۔۔۔ امی جان میں ابھی چھوٹی ہوں۔۔۔ مرہانے معصومیت سے اپنی امی جان کی گلے میں باہیں ڈالتے ہوئے کہا۔

بیٹا میرب تو آپ سے بھی دو سال چھوٹی ہے۔ وہ بھی تو رخصت ہو کر ہمارے گھر آئی ہے۔ تمہارے بھائی کا تو مزاج دیکھو کتنا سخت اور غصے والا ہے۔۔۔ پھر بھی وہ بچی کبھی اف نہیں کرتی۔

مگر تم تو اس معاملے میں خوش قسمت ہو شاہ میر کتنا پیار کرتا ہے تم سے۔ اور اس کا تو لہجہ بھی تمہارے بھائی کی نسبت بہت سافٹ ہے۔ ان کے پیار سے ہی تو ڈر لگتا ہے میر ہادماغ میں سوچی۔۔۔

مرہا تم یہاں پر ہو میں تمہیں پورے گھر میں ڈھونڈ کر آئی ہوں۔۔۔ شاہ ہم دونوں کو شاپنگ کے لیے لینے آرہے ہیں۔۔۔ تم ریڈی ہو جاؤ میرب مرہا کو ڈھونڈتی ہوئی اپنی ساس کے روم میں آئی۔ ہاں ہاں بیٹا اٹھو جلدی سے جاؤ شاہ باش رومان تمہیں پتہ ہے تھوڑا جلد باز ہے وہ اتنی دیر انتظار نہیں کرے گا۔۔۔

امی مجھے نہیں جانا ہے میرے سر میں درد ہے۔ بیٹا تم اٹھو میں تمہارے لیے چائے بنوا دیتی ہوں اور تم پین کلر کھا کے چلی جانا۔ مرہا کی ماں بیڈ سے نیچے اتر کر چیلے پہن کر بولی۔

Posted On Kitab Nagri

میرب بیٹا آپ بھی چائے پیوگی۔ آپ کے لیے بھی بنوادوں۔۔۔ جی امی جان۔۔۔ تم دونوں جانے کے لیے تیار ہو جاؤ میں چائے بنواتی ہوں، بولتی ہوں کچن کی جانب چلی ہوئی باقی۔

بھابھی مجھے نہیں جانا سچ میں میرے سر میں درد ہے۔۔۔ آپ چلی جائیں آپ ہی میری بھی شاپنگ کر لینا۔۔۔ مرہا ایسے کیسے میں اپنی پسند سے تمہاری شادی کی شاپنگ کر لوں، یار تم چلو ساتھ میں اپنی پسند سے اپنی شاپنگ کرنا۔۔۔

بھابھی آپ کی چوائس بھی تو اتنی اچھی ہے آپ اپنی پسند سے لے آنا۔۔۔ مرہا میں تمہارے بھائی کے ساتھ اکیلی نہیں جاؤں گی۔۔۔ کیو ووو۔۔۔ جیسے کہ تمہیں تو پتہ نہیں ہے ناکہ تمہارا بھائی کیسا ہے۔

Kitab Nagri

میرب مرہا کے پاس بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولی۔۔۔ میرے بھائی بہت اچھے ہی۔ مرہا نے اپنے بھائی کی طرف داری کی۔۔۔ بھائی کی چمچی میرے بھائی بھی بہت اچھے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

بالکل بھی اچھے نہیں ہیں۔۔۔ کیوں ایسا کیا کیا ہے بھائی نے میرب نے شرارتی انداز سے پوچھا۔۔۔ وہ میری اتنی جلدی رخصتی کروا رہے ہیں۔۔۔ ہاں تو تمہارے بھائی نے تو میری رخصتی تم سے بھی پہلے کروا ل تھی۔ اس میں ایسا کیا ہے۔۔۔

بھابھی آپ نے اپنے بھائی کو دیکھا ہے کتنے بڑے۔۔۔ ہیں۔۔۔ میڈم آپ نے اپنے بھائی کو غور سے نہیں دیکھا آپ کے بھائی بھی اتنے۔۔۔ بڑے ہیں۔ میرب نے مرہ سے بھی بڑی باہیں پھیلا کر کہا۔۔۔ مرہ بیٹا کتنی دیر ہے آپ لوگوں کی۔۔۔ رومان شاہ کی آواز سے دونوں چونکی۔۔۔ بھائی بس پانچ منٹ میں، میں ریڈی ہو کے آتی ہوں۔۔۔ ٹھیک ہے جلدی آؤ امی جان تم لوگوں کو چائے کے لیے بلا رہی ہیں۔۔۔ اور تم میرے ساتھ آؤ مجھے تم سے کچھ کام ہے آنکھ کا اشارہ کرتے ہوئے میرب سے پہلے روم سے نکل گیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میرب گھبراتے ہوئے رومان شاہ کے پیچھے پیچھے چلتی ہوئی روم کے اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔ اب بتاؤ کتنا بڑا ہوں میں کیا بول رہی تھی تم۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

روم کے اندر آتے ہی شاہ نے اپنے پیچھے آتی ہوئی میرب کو ہاتھ سے پکڑ کر اپنی طرف کیا۔ اور روم کے دروازے پر اپنا ہاتھ رکھ کر دروازہ بند کرتے ہوئے میرب کی پشت کو دروازے کے ساتھ لگا دیا۔ اپنی ماں کے کمرے میں آتے ہوئے میرب کے یہ جملے رومان شاہ سن چکا تھا۔

بولو کتنا بڑا ہوں میں۔ بتاو مجھے۔ شاہ اس کے اوپر جھکتے ہوئے بول رہا تھا۔۔ شاہ مجھے کیا پتہ میں نے کبھی گنا ہی نہیں کہ آپ مجھ سے کتنے سال بڑے ہیں۔۔۔ اداواں ہو ووں۔۔ ایسے نہیں جس طرح مرہاکو بتا رہی تھی ویسے بتاؤ وہ شرارتی انداز سے بولا۔ آ۔۔ آپ۔۔ مجھ سے بہت بڑے ہیں۔۔ ہاتھوں سے بتاؤ کتنا۔ میرب نے نظریں جھکائے ہوئے تھوڑے سے ہاتھ پھیلا کر کہا اتنا۔۔ ناہ۔ کم ہے مرہاکو تم نے زیادہ بتایا تھا اتنا بتاؤ۔ اب میرب مزید اپنی بائیں پھیلا کر بولی اتنے۔۔ اب غصے والی نظروں سے شاہ نے میرب کی جانب دیکھا اور میرب نے فورن سے پہلے پوری بائیں پھیلا کر کہا اتنے۔۔۔۔۔۔۔ بڑے ہیں آپ مجھ سے۔ جب تم نے مجھ سے عشق کیا تھا تب کیوں نہیں سوچا کہ تمہارا شاہ تم سے اتنا۔۔۔۔۔ بڑا ہے۔ اپنے لفظوں پر زور دیتے ہوئے خمار دار لہجے میں کہا۔ شاہ اس کمر پر ہاتھ باندھ کر اسے اپنے قریب کر کے اس کی دھرکنوں کی تیز ہونے کی وجہ بن رہا تھا۔ شش

شش۔ شاہ پلیز تب آپ کو اتنا قریب آکر نہیں دیکھا تھا اس لیے وہ اٹک اٹک کر بولی۔ تو اب دیکھ لو اب تو میں منع بھی نہیں کروں گا۔ وہ خماری والے لہجے سے بولتا ہوا اس کے بالوں میں منہ چھپانے لگا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ --- ہم --- پلینز چھوڑیں مجھے شاپنگ کے جانا ہے --- میرب رومان شاہ کی سانسوں کی گرمی سے گبھرا گئی تھی ---

شاپنگ پر بھی تمہیں میرے ساتھ ہی جانا ہے پہلے مجھے یہ پتہ لگانے دو کہ میں تم سے کتنا بڑا ہوں۔ رومان شاہ کی ہاتھوں کی سختیاں اور لبوں کے لمس بڑھنے لگے تھے --- وہ میرب کو اپنے ساتھ لباس کی طرح اپنے ساتھ چپکائے ہوئے، اس کی سانسوں کو تنگ کیے کھڑا تھا --- رومان شاہ کو میرب کی قربت مسرور کر رہی تھی ---

میرب اس کی باہوں میں جکڑی ہوئی اس کی سانسوں کی تپش کو سہتی ہوئی باہوں میں مچل رہی تھی۔ اس کی تیز سانسوں کو دیکھ شاہ نے اپنا چہرہ پر اٹھایا۔ وہ مسکرایا رہا تھا۔ سچ میں تم میرے سامنے بہت چھوٹی ہو۔ میری اتنی سی قربت سے تمہاری دل کی دھڑکنیں اس قدر بے ترتیب ہوئی ہیں۔ تو جب میں اپنے حق وصول کرنے کے لیے تمہاری سانسوں سے زیادہ نزدیک آ جاؤں گا تو تب تمہارا کیا ہو گا۔ اور مسکراتے ہوئے خماری سے بولا۔ اب کچھ بولو گی نہیں میرب کو نظر جھکائے ہوئے شرم سے لال گلابی ہوتے ہوئے دیکھ کہا۔ نہیں نہ میں سر کو ہلایا۔ کیوں۔ مجھے جانے دے۔۔۔ یہ

Posted On Kitab Nagri

میرے سوال کا جواب نہیں ہے۔۔۔ میں نے کہا اب کچھ بول کیوں نہیں رہی ہو اس کا جواب دو۔۔ دروازے پر دونوں ہاتھ رکھے اس کے ساری راہ فرار بند کر کے کھڑا تھا۔۔۔ مجھے آپ سے شرم آرہی ہے۔۔۔ ہم یہ جواب اچھا ہے مجھے پسند آیا۔۔۔ اب چلو باقی شرم مانے کا موقع تمہیں رات کو دوں گا۔ اپنی آنکھ کو ٹیس کرتے ہوئے بول کر پیچھے ہٹا۔۔۔ چلیں۔۔۔ کہاں۔۔۔ میرب روم شاہ شاپنگ کرنے چلے تم تو میری اتنی سی قربت سے ہی اتنی بد خواص ہو گئی ہو۔۔۔

ہو تو مجھے تو ڈر ہے کہ میری پناہوں نے جب پوری طرح سے آؤ گی تو تمہاری یادداشت کا کچھ حصہ غائب نہ ہو جائے۔۔۔ اس کا ہاتھ پکڑتے کر اسے اپنے ساتھ روم سے باہر لے آیا۔۔۔

oooooooo

ہاں جی سب اوکے ہو گیا چلیں رومان شاہ نے میرب اور مرہا کی شاپنگ مکمل ہو کے دیکھ کر پوچھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

جی بس کل آکر میرہا کا لہنگا پک کرنا ہو گا اس میں ابھی کچھ فنشنگ باقی ہے۔ اور مرہا کی جو لری لیٹی ہے میرب نے بہت سمجھدار انداز سے جواب دیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مگر کل تو مجھے اپنی ایک ضروری میٹنگ کے لیے لاہور جانا ہے۔۔۔ تو پھر ہم لہنگا کیسے پک کریں گے۔۔۔ لہنگا ڈرائیور لے جائے گا تم لوگ فی الحال آؤ میرے ساتھ اور جو لری سلیکٹ کرو رومان شان نے میرب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

رومان شاہ نے مرہا کو بہترین شاپنگ کروائی تھی۔۔۔ کہیں پر بھی پیسوں کی کمی نہیں ہونے دی۔۔۔ ہر چیز بہتر سے بہترین لی گئی تھی۔

اب گولڈ کی جیولری دیکھی جا رہی تھی مرہا کے لیے۔۔۔ رومان شاہ نے مرہا کے لیے بہت بھاری چھ گولڈ کے سیٹ سلیکٹ کیے گئے تھے۔

اور ساتھ میں گولڈ کے کنگن اور کچھ الگ سے پہننے کے لیے رنگنز بھی سلیکٹ کی گئی تھی۔۔۔

تم نے اپنے لیے کچھ نہیں لیا رومان شاہ جیولری کی دکان پر بیٹھا ہوا اپنی کرسی سے پیچھے ہو کر میرب کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

- نہیں میرے پاس سب کچھ ہے۔۔ وہ سب کچھ پرانا ہے اپنے لیے نیا لو۔۔ میم کو بیسٹ جیولری دکھائیے۔۔ جی سر۔

- جیولری بوائے نے بہت سارے باکسز میرب کے آگے رکھے۔۔ ہوں س۔۔ دیکھوان میں سے کچھ پسند کرو رومان شاہ نے اپنے ہاتھ سے میرب کے آگے ایک باکس کرتے ہوئے کہا۔

- مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا کہ کیا لوں۔
- یہ لے لو یہ مجھے کافی پسند آرہا ہے رومان شاہ نے گلے میں پہننے والے خوبصورت لاکٹ چین پر ہاتھ رکھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- میرب نے ہاں میں سر کو ہلا کر ڈن کیا۔ اور کچھ چاہیے رومان شاہ نے اپنی رعبدار آواز سے میرب کی جانب دیکھتے ہیں پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

- نہیں چلیں کچھ نہیں چاہیے۔۔ رومان شاہ نے شاپنگ کے بعد اپنے ڈرائیور کو کال ملائی۔ اسے اوپر آنے کو کہا تھا۔ ڈرائیور سارے شاپنگ بیگ اٹھا کر گاڑی میں رکھنے کے لیے لے گیا۔۔

- رومان شاہ نے میرا اور میرب کو کھانے کو کہا تو دونوں کو کافی بھوک لگ رہی تھی دونوں نے ہاں میں جواب دیا۔۔

شاہ دونوں کو اپنے ساتھ لیتا ہوا مال کے کیفے ٹیریا میں آگیا۔۔ آرڈر کرو تم لوگ میں ذرا کال پر بات کر کے آتا ہوں۔



- رومان شاہ نے ان کو ٹیبل پر بٹھا کر آرڈر بک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے۔ آرڈر کرنے کے لیے کہا۔

- وہ ان سے تھوڑا دور کھڑا ہو کر کال سن رہا تھا۔ مگر ان کی جانب تھی۔
اور اس کے چہرے کی خوشی یہ بتا رہی تھی کہ بات بہت ہی کوئی خاص ہے۔

Posted On Kitab Nagri

- تم لوگ جلدی سے کھانا کھاؤ مجھے لاہور کے لیے آج ہی نکلنا ہو گا۔

کیونکہ آج کی ٹکٹ کنفرم ہو گئی ہے رومان شاہ نے سامنے پیزا چپس اور اپنی پسند کی چیزیں رکھی ہوئی میرب اور مرہا کے سرپر بم پھوڑا تھا۔

- مگر بھائی آپ کو تو کل جانا تھا۔۔۔ بچے ٹکٹ آج کی کنفرم ہوئی ہے تو مجھے آج ہی جانا ہو گا کیونکہ کام بہت ضروری ہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- اور تم اپنا منہ مت لٹکاؤ میں کل رات کو واپس آ جاؤں گا مرہا کا لٹکا ہوا چہرہ دیکھ کر رومان شاہ نے اپنی بہن کے سرپر ہاتھ رکھ کر شفقت سے کہا۔۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ نے ایک نظر میرب کی جانب بھی دیکھا تھا اس کے جانے کی خبر سے چہرہ تو اس کا بھی اتر گیا تھا۔۔

۔ مگر اس کے اترے ہوئے چہرے کو دیکھ کر رومان شاہ کے دل کو کہیں نہ کہیں اچھا لگ رہا تھا۔

۔ کہ کوئی اس کے جانے سے اس قدر اداس ہو رہا ہے۔۔ میرب کے چہرے کی اداسی رومان شاہ کی دل کو سکون دے رہی تھی۔۔۔

oooooooo

شاہ۔۔۔ ہوں س۔۔۔ جلدی آجائیے گا۔۔۔ کیوں۔۔۔ رومان شاہ اپنے کف کے بٹن بند کرتے ہوئے مرر کے سامنے کھڑا بالکل سپاٹ سے لہجے سے بولا۔

www.kitabnagri.com

۔ آپ کے بنا گھر اچھا نہیں لگتا۔۔۔ کیوں اچھا نہیں لگتا۔۔۔ شاہ پلیر خود ہی سمجھ جائیں نہ۔ میرب اپنی نظروں کو جھکائے ہوئے اپنے ہاتھوں پر نظر جما کر کھڑی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اداسی سے اور شرم سے لال ہوتی ہوئی میرب کی نیچرل خوبصورتی رومان شاہ کی دل کو بہکا رہی تھی۔۔

وہ سامنے ڈریسنگ کے مرر سے میرب پر اپنے نظریں جمائے ہوئے۔۔ بڑے لا پرواہ سے انداز سے لاہور جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا۔

۔ میں بن بولے کیسے سمجھوں۔ تم منہ سے کچھ بولو گی تو پتہ چلے گا نا کہ تم کیا کہنا چاہتی ہو۔

۔ ویسے تو شاہ کو دنیا جہان کی باتیں سمجھ میں آ جاتی ہیں۔ جو نہ بولا جائے وہ بھی ان کو سمجھ میں آ جاتا ہے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

۔ مگر اب بول رہی ہوں کہ آپ کے گھر سے جانے سے گھر اچھا نہیں لگتا تو، اس کا مطلب تو کوئی پانچ سال کا بچہ بھی سمجھ جائے گا۔ مگر شاہ کی موٹی بدھی میں اتنی سی بات نہیں آرہی، ویسے بہت بڑے بزنس مین اور سمجھدار بنتے ہیں۔

حالانکہ مطلب صاف تھا کہ میں ان کو بہت مس کروں گی۔

Posted On Kitab Nagri

میرب غصے سے اپنی نظریں دیوار پر جمائے ہوئے اپنے دماغ میں سوچ کر اپنے چہرے کے زاویے اوپر نیچے کر رہی تھی۔

۔ مرر میں اس کی حرکتیں دیکھ کر رومان شاہ مسکرا رہا تھا۔۔ میرب سب ڈن ہو گیا ہے۔۔ کچھ رہ تو نہیں گیا۔۔ رومان شاہ اپنا بیگ چیک کر کے بیگ کو ہینڈل سے پکڑ کر اپنے روم سے باہر نکل آیا۔



۔ شاہ کتنے روڈ ہیں آپ۔ کم سے کم جاتے ہوئے بندہ سلام دعا ہی لے لیتا ہے۔ میرب شاہ کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے اپنے منہ کے زاویے بدلتی ہوئی سوچتی آرہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- آہ اا۔۔ کہا گم ہو۔۔ رومان شاہ جان بوجھ کر میرب کے آگے چلتا ہوا ایک دم سے رکا۔ وہ اس کی بے خیالی کو دیکھ رہا تھا۔

- بے خیالی میں میرب آگے چلتے ہوئے رومان شاہ کو رکے ہوئے نہ دیکھنے کی وجہ سے سیدھی جا کر اس کی پشت سے ٹکرائی تھی۔

اور اب اپنا ماتھا پکڑ کر کھڑی ہوئی رومان شاہ کی طرف ایک ٹک دیکھ رہی تھی۔

- خیریت یہ تمہاری بدحواسیاں مجھے سمجھ میں نہیں آرہی۔۔ شاہ اس کی طرف اپنا رخ کرتے ہوئے، ایک آئی برو اٹھا کر عبدالر آواز میں بولا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- ویسے بڑا آپ کو میرے دل کی بات سمجھ آرہی ہے۔۔ کیا۔۔۔۔۔ کچھ نہیں۔

- ایک بار واپس آ لینے دو اس کے بعد تمہاری یہ بڑبڑاہٹ ہمیشہ کے لیے بند کر دوں گا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ سخت لہجے سے کہتا ہوا اپنی ماں کے روم کی جانب بڑھا جہاں پر اس کی ماں صوفے پر بیٹھی ہوئی تسبیح پڑھ رہی تھی۔

ٹھیک ہے امی جان پھر میں چلتا ہوں آپ ذرا مسکرا کر میری جانب دیکھیں۔۔ آپ سے وعدہ کیا ہے کہ میں کل ٹائم سے گھر پر پہنچ جاؤں گا۔۔

تو پھر آپ کا موڈ خراب کیوں ہے رومان صاحب اپنی ماں کے پاس بیٹھتے ہوئے ان کے پاؤں دبانے لگا



رومان تمہیں پتہ ہے کہ کل مرہا کا مایوں ہے پھر بھی تم جارہے ہو۔

۔ میرے دوہی بچے ہے۔ جن کی شادیاں میں بہت دھوم دھام سے کرنا چاہتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

تم نے اپنی مرضی سے بالکل سادگی سے رخصتی کروالی۔ اب ولیمہ بھی کرنے کے لیے تم فی الحال تیار نہیں ہو۔

اب مرہا کی شادی میں بہت اچھی طرح سے کرنا چاہتی ہوں اور تم یہاں پر نہیں ہو گے۔ تو یہ سب نہیں ہو سکے گا۔

رومان شاہ کی ماں اپنی ناراضگی جتاتے ہوئے اپنا چہرہ ایک سائیڈ پر کر کے بیٹھ گئی۔

میری پیاری امی جان آپ جیسا چاہتی ہیں۔ شادی ویسی ہی ہوگی۔ میں کہیں پر کوئی کمی بھی میں نہیں آنے دوں گا۔

Kitab Nagri

آپ میری اتنی سی بات سمجھے۔ کہ اگر جانا بہت ضروری ہوگا، تو اسی لیے میں جا رہا ہوں۔

مگر کل رات میں آپ کے پاس ہر صورت پہنچ جاؤں ہوں گا۔ یہ وعدہ ہے آپ کے بیٹے کا اپنی ماں سے۔

Posted On Kitab Nagri

اپنی ماں کے چہرے پر ہاتھ رکھ کر اوپر کرتے ہوئے ان کی ناراضگی دور کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

۔ امی جان اب آپ مجھے مسکرا کر رخصت کریں اپنی دعاؤں کے ساتھ۔ رمان شاہ صوفی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

رومان شاہ کی ماں نے اپنے بیٹے کی بات کا یقین کرتے ہوئے محبت سے گلے لگا کر ماتھا چومتے ہوئے ال بہت ساری دعاؤں سے اپنے بیٹے کو رخصت کیا۔

مرہا آپ نے اپنا اور امی جان کا دھیان رکھنا ہے۔ میں کل رات انشاء اللہ آپ لوگوں کے پاس ہر صورت پہنچ جاؤں گا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

۔ امی جان آپ مجھے باہر تک چھوڑنے نہیں آئے گی۔ اپنی ماں کو واپس صوفی پر بیٹھتے ہوئے دیکھ کر رومان شانے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں میرے گھٹنوں میں کافی درد ہے۔ میرب تمہیں باہر تک چھوڑ کر آئے گی۔ رومان شاہ کی ماں ایک عقل مند خاتون تھی وہ چاہتی تھی۔ کہ میرب رومان شاہ کو باہر تک چھوڑنے جائے۔

رومان شاہ کی ماں نے آنکھ کے اشارے سے مرہا کو ملنے کے بعد اسے بھی باہر جانے سے روک دیا۔

۔ رومان شاہ کا بیگ زکیہ ڈرائیور تک پہنچائی آئی تھی۔۔ رومان شاہ کا سامان گاڑی میں رکھا جا چکا تھا۔
میرب رومان شاہ کے ساتھ چلتی ہوئی باہر تک آئی تھی۔ رومان شاہ بنا بات کیے گاڑی کی طرف جا رہا تھا۔

رومان شاہ کے اس طرح چپ کر کے جانے سے میرب بہت اداس ہو گئی۔ وہ وہی مین ڈور کے پاس ہی رک گئی جب کہ رومان شاہ چلتا ہوا مین گیٹ کی طرف چلا گیا۔۔

شکل کیوں لٹکی ہوئی ہے۔۔ رومان شاہ کی آواز پر میرب نے چونک کر اوپر دیکھا۔۔ دونوں آئی برواٹھا کر آنکھوں کا اشارہ کرتے ہوئے مسکرایا۔۔ آپ واپس کیسے آگئے میرب حیرانی سے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

پیروں سے چلتا ہوا آیا ہوں۔ شاہ کا انداز شرارتی تھا۔ میرا وہ مطلب نہیں تھا۔ تو کیا مطلب تھا۔ اسے یوں شرماتا ہوا دیکھ کر رومان شاہ نے ایک ٹھنڈی سی سانس فضا میں چھوڑی۔

میرب کے ماتھے پر اپنے لبوں کا بوسہ دیتے ہوئے۔ بہت گہری نظروں سے اسے دیکھا۔ خیال رکھنا اپنا میں کل رات تک آجاؤں گا۔

۔ پہنچ کر فون کروں گا۔ اپنے فون کا بھی دھیان رکھنا۔ کہتے ہوئے مسکرا کر واپس مین گیٹ کی طرف چلا گیا۔



جبکہ میرب اس کے جانے کے بعد بندروں کی طرح اوچھل اوچھل کر اپنے دل کو تسکین دے رہی تھی۔ وہ بہت خوش تھی کہ جاتے ہوئے شاہ اسے اتنی محبت سے دیکھ کر اور مل کر گیا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

بے وقوف لڑکی "رومان شاہ اپنی گاڑی کے مرر سے اسے یوں اچھلتا ہوا دیکھ کر، اپنے انابی لبوں سے مسکرایا رہا تھا۔ میرب کی بچوں جیسی حرکتیں دیکھ کر رومان شاہ کو بہت ہنسی آرہی تھی۔

بے وقوف لڑکی تمہاری معصوم حرکتیں تمہارے شاہ کو بہت بہاتی ہیں۔ اور ایک دن تم اپنے شاہ کو اس طرح بہکا کر اپنی جان کا ہی عذاب بناؤ گی۔۔ وہ مسکرا کر سوچتا ہوا۔ گھر سے دور اپنی ایک بہت بڑی حسرت کو پورا کرنے جا رہا،

اب رونے کا کیا فائدہ ہے۔ جب وقت تھا تو نہ تو ہمیں خود عقل آئی نہ ہماری بیویوں نے ہمیں سمجھانے کی کوشش کی۔

ہم نے اپنے بھائی کی بیوہ اور اس کے یتیم بچوں کو اس گھر سے روتا ہوا نکالا۔ تو آج خدا نے ہمیں وہی واپس پلٹ کر دیا ہے تو آج پھر ہمارا رونا کسی کام کا نہیں ہے۔

ہاں بھائی صاحب ظلم تو ہم نے کیا ہے اور حد سے زیادہ کیا ہے۔ جس کی سزا اللہ تعالیٰ نے ہمیں بڑی اچھی طرح دی ہے اب نہ جائیداد رہی نہ عزت رہی نہ شہرت رہی نہ ہی گھر دونوں بھائی آپس میں گلے مل کر رو پڑے۔

Posted On Kitab Nagri

- وسیم میرے خیال سے ہمیں جا کر اپنے بھائی کی بیوہ اور اس کے یتیم بچوں سے معافی مانگ لینی چاہیے۔

- جب تک وہ ہمیں معاف نہیں کریں گے ہمارا رب بھی ہمیں کبھی معاف نہیں کرے گا۔ خدا نے کہا ہے کہ جب تک جس کا تم نے دل دکھایا ہے۔ وہ تجھے معاف نہیں کرے گا۔ تو میں بھی تیرے لیے اپنی معافی کے دروازے کبھی نہیں کھولوں گا اویس شاہ اپنے بھائی وسیم شاہ کو سمجھا رہا تھا۔

مگر بھائی صاحب آپ کو کیا لگتا ہے کہ اتنی آسانی سے وہ لوگ ہمیں معاف کر دیں گے۔ وسیم ہمیں کوشش تو کرنی چاہیے۔

www.kitabnagri.com

- بھائی صاحب آپ کتنی بار شہر گئے مگر واپس آ گئے۔ آپ نے بتایا نہیں کہ کیا آپ کی بھابھی اور رومیوں سے ملاقات نہیں ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

یا انہوں نے ہمیں معاف کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ وسیم شاہ نے اپنے بھائی اویس شاہ کی طرف جواب طلب نظروں سے دیکھا۔

اویس شاہ سے کچھ بولا نہیں گیا۔ مگر وقت کے اکڑے ہوئے انسان کو وقت نے ہی اس طرح سے توڑا تھا کہ آنسو اس کی گالوں سے بہہ رہے تھے۔

پاپا ہم لوگ کہاں جائیں گے مہک روتی ہوئی اپنے باپ کے گلے سے آکر لگی۔ بیٹا اللہ تعالیٰ کی اتنی بڑی زمین ہے جہاں پر ہم جیسے گنہگاروں کے لیے بھی کوئی نہ کوئی جگہ تو ہوگی۔

مہک کے باپ نے روتی ہوئی بیٹی کو گلے سے لگایا۔ پاس کھڑی ہوئی دونوں کی بیویاں رورو کے بے حال ہو رہی تھیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کیونکہ آج سارا عیش و عشرت یہ ٹھاٹ ان بان سب کچھ ختم ہونے والا تھا۔ ایک بھائی کو تو اس کے گناہوں کی، سزا خدانے اسے بے اولاد رکھ کر بہت اچھی طرح سے دی تھی۔ وسیم بے اولاد تھا وسیم کے پاس اولاد نہیں تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اور اولیس شاہ کی دو اولادیں آسم اور مہک تھیں۔ عاصم نے گاؤں کے ایک اور چوہدری کے بیٹے کے ساتھ مل کر گاؤں کی ایک غریب بے آسرا لڑکی کی عزت کو تار تار کیا تھا۔ ماں باپ کی غلط پرورش اور باپ کے پیسوں پر پلتی ہوئی بگڑی اولاد نے کسی کی بیٹی کی زندگی برباد کی۔

عاصم پر جب گاؤں والوں نے گھیرا تنگ کیا تو وہ اپنی جان بچا کر بھاگ کر اچی چلا گیا۔ اتنا بڑا گناہ کرنے کے بعد بھی اپنے بیٹے کو صحیح اور غلط کا فرق نہیں سمجھایا گیا بلکہ اسے سپورٹ دیکھ کر کراچی میں ہی ایڈمیشن کروادیا۔

Kitab Nagri

جہاں پر وہ اپنی پڑھائی مکمل کرنے لگا۔ مگر گاؤں کے کچھ بااثر لوگوں نے اس غریب کسان کی مدد کی۔ اور اس کی بیٹی کو انصاف دلانے کے لیے آگے بڑھے اس طرح کیس لاہور پولیس کے پاس فائل کر دیا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

مگر عاصم کراچی میں تھا۔ تو پولیس نے یہ کیس سندھ پولیس کے حوالے کر دیا۔ اور سندھ پولیس نے بہت جلد عاصم شاہ کو اپنی کسٹڈی میں لے لیا۔ اور اس کی بہت اچھی خاطر تواضع کی گئی۔ اس لیے بہت آسانی سے اس نے اپنا جرم بھی قبول کر لیا۔

اب تلاش اس کے ساتھی لڑکے کی بھی جاری تھی۔
اولیس شاہ نے اپنی جان لگا دی تھی اپنے بیٹے کو بچانے کے لیے۔ مگر ہر طرف سے ناکامی کا ہی سامنا کرنا پڑا۔ اولیس شاہ اپنا سب کچھ بیچ کر بھی اپنے بیٹے کو رہا کرانے میں ناکام رہا تھا۔

ایک رات وسیم شاہ کی اور اولیس شاہ کی فیکٹری میں آگ کے شعلے بھڑک اٹھے اب وہ شعلے کسی کی سازش کا نتیجہ تھے یا رومیوں اور اس کی مجبور ماں کی آنسو کا صلہ۔

www.kitabnagri.com

یہ تو وہ رب ہی بہتر جانتا تھا مگر فیکٹری جلنے سے ان کا کاروبار تباہ ہو گیا۔ سب مشینیں جل کر کباڑ کا ڈھیر ہو چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

لوگ ان کے ساتھ کام نہیں کرنا چاہتے تھے۔ کام کرتے بھی کیسے کام کرنے کے لیے کچھ بھی تو نہیں بچا۔ فیکٹری میں کپڑے کا سٹاک جل کر خاک بن گیا۔ کاروبار پوری طرح سے ٹھپ ہو گیا۔

اب عاصم شاہ کے کیس پر لگانے کے لیے اور گھر کے اخراجات پورے کرنے کے لیے زمینیں بیچی شروع کر دی گئی۔

عاصم شاہ نے جو کر توت کی تھی۔ اس کی اسے معافی اور رہائی بالکل نہیں ملی۔ اور نہ ہی ملنی تھی کیونکہ کیس سندھ پولیس کے ایک ایماندار افسر کے ہاتھ میں پہنچ گیا تھا۔

جس کو او ایس شاہ اور وسیم شاہ کی جانب سے ایک بہت بڑی رشوت آفر کی گئی۔
مگر جب بات نہیں بنی تو پھر سفارشی کروائی گئی۔
www.kitabnagri.com

مگر جب دیکھا کہ اس سے بھی کوئی فائدہ نہیں پہنچ رہا تو۔ او ایس شاہ نے اپنی پہنچ کے بل بوتے پر پولیس والے کے، ایک فیملی کے ممبر پر ایک کر وایا۔

Posted On Kitab Nagri

جس کی وجہ سے کیس اور بھی پیچیدہ ہو گیا۔ جو انسپیکٹر عاصم کا کیس ہینڈل کر رہا تھا۔ پہلے تو اپنی ایمانداری کی وجہ سے اس کیس سے پیچھے نہیں ہٹنا چاہتا تھا۔

مگر اب یہ کیس اس کی ضد بن چکا تھا۔ اس لیے عاصم کی رہائی کا ہر دروازہ وہ ایک کے بعد ایک بند کرتا جا رہا تھا۔

اور ادھر حالات بد سے بدتر ہوتے جا رہے تھے۔ اب نوبت یہاں تک ان پہنچی تھی کہ گھر کی بڑی حویلی کی نیلامی ہو رہی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

۔ مہک اور عاصم کا باپ اس وقت ایک بہت بڑی بیماری سے لڑ رہا تھا جس کا علاج بہت مہنگا اور بہت طویل تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مگر ان کے پاس علاج کے لیے پیسے تک نہیں تھے۔ آج ان کا آخری سرمایہ ان کی حویلی جن پر وہ کبھی ناگ بن کر بیٹھے ہوئے تھے۔

اور اس حویلی سے مظلوم بھائی کی بیوہ اور یتیم بچوں کو روتے ہوئے نکالا تھا۔ آج وہ حویلی کسی اور کی ملکیت بننے جا رہی تھی۔

سچ کہتے ہیں وقت پلٹتے دیر نہیں لگتی کل جو خود کو راجہ مہاراجہ سمجھتے تھے۔ آج وہ فقیر بن کر کھڑے ہوئے اپنے ہی گھر کی نیلامی ہوتے ہوئے۔ اپنی روتی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔ بس ایک سائن کی دوری رہ گئی تھی۔



مثال بالکل سوٹ بیٹھتی تھی۔

(جیڑے توڑ دے نے دل برباد ہون گے۔ آج کسے نوں روایا کل آپ رون گے۔)
تشریح:-

Posted On Kitab Nagri

جو توڑتے ہیں دوسروں کا دل وہ بھی ایک دن برباد ہوں گے جو آج کسی کو رلا رہے ہیں کل وہ وقت کے ہاتھوں خود روئیں گی۔

یہاں پر شاعر نے یہ واضح کر کے بتایا ہے کہ کسی کو رلانے والا خود کبھی سکون سے نہیں رہ سکتے۔۔ جس طرح آج رومیوں کے تایا چچا اور مہک عاصم ان کی بیویاں سب رومیوں اور اس کی مجبور ماں کے آنسوؤں کی قیمت چکا رہے تھے۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

مہک نے جو عیش و عشرت دیکھ کر اپنے ماموں کے بیٹے سے شادی کی۔ وہاں پر اس کو روپیہ پیسہ تو ملا۔ مگر شوہر کی نظروں میں وہ عزت نہیں ملی جو ایک بیوی کو ملنی چاہیے تھی۔۔ نہ کبھی اپنے شوہر کی نظروں میں وہ محبت دیکھ سکی جو ہمیشہ رومیوں کی آنکھوں میں اسے اپنے لیے نظر آتی تھی۔

دونوں کی آپسی ان بن اور نام ملتے ہوئے مزاجوں کی بنا پر۔ شادی زیادہ عرصہ تک چل ہی نہیں سکی۔۔ چھ مہینے بعد ہی مہک طلاق لے کر واپس اپنے مائیکے آکر بیٹھ گئی۔۔ مہک کی طلاق ہونے کے بعد مہک کی ننیال والوں سے بھی تعلقات کافی خراب ہو چکے تھے۔۔

www.kitabnagri.com

۔ اس لیے اب یہ لوگ ان سے بھی مدد نہیں مانگ سکتے تھے۔ آج اویس شاہ اپنی ہر گناہ کے لیے اپنے رب کے آگے شرمندہ تھا۔

اکلوتی بیٹی گھر واپس آکر بیٹھ گئی تھی۔ بیٹا جیل میں سڑ رہا تھا۔ گھر نلام ہو رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- خود ایک خطرناک بیماری سے چونچ رہا تھا۔

بے شک اللہ کی لاٹھی بے آواز ہے جب پڑتی ہے تو۔ بڑے بڑے طرم خان بھی سیدھے ہو جاتے ہیں۔ آج ان کی حالت دیکھ کر سب کو یہ کہاوت بہت اچھی طرح سے سمجھ آگئی ہوگی۔

کہ مت پیسے کے غرور میں کسی کے ساتھ برا مت کرو۔ کسی کو اتنی ہی اذیت دو جتنی خود کے لیے برداشت کر سکتے ہو۔ آج وقت کے مارے ہوئے کھڑے اپنے ہی حویلی کی نیلامی ہوتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔

oooooooo

500 کروڑ ایک 500 کروڑ دو۔۔۔ 600 کروڑ۔۔۔ 600 کروڑ ایک 600۔۔۔ کروڑ دو 600 کروڑ
تی۔۔۔ ساڑھے چھ سو کروڑ۔۔۔ 600 کروڑ ایک ساڑھے چھ سو کروڑ۔۔۔ 10 کروڑ۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- نیلامی کی اس بولی سے تالیوں کی گونج اٹھی تھی۔ اور نیلامی کرنے والا مالک اٹھا کر خوشی سے ڈیل ڈن کرنے ہی والا تھا کہ۔ کہ کسی کی بڑھتی ہوئی نیلامی کی رقم نے آواز نے اسے روک دیا۔۔ 15 کروڑ۔۔ 15 کروڑ ایک 15 کروڑ دو۔۔ 20 کروڑ۔۔ نیلامی کی اس رقم سے اب کوئی آواز دوبارہ نہیں ابھری تھی۔۔ نیلامی میں بیٹھے ہوئے لوگ اتنی بڑی رقم سے آگے بولی نہیں بڑھانا چاہتے تھے۔ 20 کروڑ ایک 20 کروڑ دو 20 کروڑ تین اور یہ حویلی 20 کروڑ نیلامی میں ڈن کی جاتی ہے مالک والے نے اونچی آواز میں سب کو آگاہ کرتے ہوئے کہا۔

- مبارک ہو دلاور صاحب یہ شاندار حویلی اور اس کی اندر کی خوبصورت اسائنمنٹ چیزیں آپ کی ہوئی۔۔ آپ یہاں پر سائن کر دیں۔۔ تاکہ ہم حویلی کے پیپر آپ حوالے کر سکے۔۔
Kitab Nagri
نہیں سائن اس حویلی کے مالک خود آکر کریں گے۔
- تو سر کیا آپ مالک نہیں ہیں۔۔ جی نہیں بس دو منٹ کا ٹائم دیجیے وہ ابھی پہنچتے ہی ہوں گے۔۔ لیجیے آگئے حویلی کے اصل مالک میں تو صرف ان کی طرف سے بولی لگا رہا تھا۔۔ مالک تو یہ ہیں دلاور خان ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے اپنی نظریں باہری راستے کی جانب کی۔۔

Posted On Kitab Nagri

دلاور خان کے ہاتھ کے اشارے کی جانب سب نے ہی دیکھا۔ جن میں گھر کے ممبران اور نیلامی میں آئے ہوئے سب لوگ بھی شامل تھے۔۔۔ آنے والے کی پرسنلٹی دیکھ کر سب کی نظریں اش اش کر اٹھی تھی۔

اس کی خوبصورت پرسنلٹی دیکھنے والوں کی نظروں پر اپنی چھاپ چھوڑ رہی تھی۔

اس کا گوارنگ کالے سوٹ میں چودویں کے چاند کی مانند چمک رہا تھا۔ بلیک کلر کے برینڈڈ کرتا شلوار پہنے ہوئے کاندھوں پر سکن کلر کی گرم شال ڈال کر اکڑی ہوئی مغرور چال سے چلتا ہوا آ رہا تھا۔ نظریں سامنے اپنی منزل پر مرکوز کیے ہوئے تھا۔

Kitab Nagri

شال کو گلے میں ڈال کر اس کے دونوں کانر سامنے کی طرف لٹکے رہیں تھے۔ جس سے اس کی پرسنلٹی اور بھی جاذبے نظر لگ رہی تھی۔۔ کرتے کے بازو فولڈ کیے ہوئے تھے۔ جس سے اس کے مردانہ بازو واضح نظر آرہے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

خوبصورت کلائیوں پر گہرے مردانہ بال اس کی مردانہ شخصیت کو اور بھی نکھار رہے تھے۔ اس نے ہاتھ خوبصورت بلیک اپیل کی ریسٹ واچ پہنی ہوئی تھی۔

ایسا لگ رہا تھا کہ اس گھڑی کی شعبہ بڑھ گئی ہے پہننے والے کے ہاتھ میں جا کر۔۔ ہاتھ میں پکڑا ہوا pro max iphone 15 "جس سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ آنے والے کے پاس پیسے کی کمی نہیں تھی۔

پیروں میں برانڈڈ شوز پہنے ہوئے تھے۔ جس سے وہ اپنی مردانہ وجاہت کے ساتھ چلتا ہوا خوبصورتی کے ساتھ قدم بڑھاتا ہوا نیلامی کے مائک سٹیج تک پہنچا تھا۔

وہ اس طرح سے گزر کر اسٹیج تک پہنچا کہ جیسے ارد گرد کوئی بھی نہ کھڑا ہو۔
- آنکھوں پر لگے ہوئے۔ دھوپ میں سے بچنے والے چشمے کی وجہ سے اس شخص کی آنکھوں کی گہرائیوں کو دیکھنے سے لوگ قاصر تھے۔

Posted On Kitab Nagri

- یہ لیجیے سر اور یہاں پر سائن کر دیں۔ اس آدمی نے فائل آگے کرتے ہوئے پین پکڑا یا۔۔ سر آپ کو حویلی بہت بہت مبارک ہو۔۔ سائن ہونے کے بعد، اب یہ خوبصورت دوائیڈ رقبے میں پھیلی ہوئی عالی شان حویلی رومان شاہ ولد تبریز شاہ کی ہو چکی تھی۔

آج رومان شاہ عرف رومیوں اس حویلی کا مالک تھا۔ جہاں سے ایک دن اسے بے عزت کر کے اسی کے حصے دستبردار کر کے نکال دیا گیا تھا۔

○○○○○○○

رومان شاہ کو دیکھ کر مہک کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔ جس رومیوں کو کبھی اس نے غریب اور گھر کا نوکر کہہ کر دھتکارا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آج وہ رومان شاہ بن کر واپس لوٹا تو مہک کا اپنی قسمت پر رونے کو دل کر رہا تھا۔

خوبصورتی میں تو وہ کبھی بھی کم نہیں تھا مگر وقت جوانی اور پیسے نے اسے اس قدر نکھار دیا تھا کہ۔ مہک کی نظر نہیں ہٹ رہی تھی رومان شاہ سے۔

Posted On Kitab Nagri

- یہ رومیوں ہے نا۔ بے اختیار مہک کی ماں کے لبوں سے نکلا۔ نہیں یہ رومان شاہ ہے رومیوں وہ تھا، جس کی ہمارے پاس کھڑے ہونے کی اوقات نہیں تھی۔

اور یہ رومان شاہ ہے جس کے پاس کھڑے ہونے کی ہماری اوقات نہیں ہے۔ رومان شاہ کا تایا بڑی حسرت اور فخر کی نظروں سے رومان شاہ کی جانب دیکھ رہا تھا۔

آپ کو پتہ تھا کہ رومیوں اتنا قابل ہو گیا ہے۔۔ کیا آپ یہ بات جانتے تھے۔ مہک کی ماں نے بڑے تجسس پھری نظروں سے دیکھتے ہوئے مہک کے والد سے پوچھا۔

ہاں پتا تھا۔۔ پھر ہمیں کیوں نہیں بتایا۔۔ جان کر تم لوگ کیا کر لیتے۔ رومیوں اور اس کی ماں سے معافی مانگتے۔۔ میں نے کوشش کی تھی، مگر ہمارے ماضی کے گناہ اتنے زیادہ تھے کہ رومیوں ہم سے نہیں ملنا چاہتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میں جب بھی عاصم کے سلسلے میں کراچی جاتا تھا۔ ہر بار رومیوں کے آفس جا کے رومیوں سے ملنے کی کوشش کرتا تھا۔

مگر ہر بار اس نے ملنے سے انکار کر دیا تھا۔ تو ایسے میں۔ میں تم لوگوں کو کیا بتاتا ہوں مہک کا والد مہک کی ماں اور باقی سب کو بتا رہا تھا۔ پایا اس نے تو ہماری طرف نظر بھر کر دیکھا بھی نہیں۔

وہ تو ایسے گزر کے گیا جیسے ہم وہاں پر اس کو نظر ہی نہ آئے ہوں۔ مہک اور اس کی ماں اولیس شاہ سے شکوہ کر رہی تھی۔۔

بیٹا ہم لوگوں نے جو ان کے ساتھ کیا اس کے بعد اس کا ایساری ایکٹ کرنا ہی بنتا ہے۔ مہک اور اس کی ماں چپ ہو گئی۔ کیونکہ حقیقت یہی تھی جو اولیس شاہ ان کو دکھا رہا تھا۔۔

oooooooooooo

مرہا تم جلدی سے یہ لہنگا اور چولی ٹرائل روم میں جا کر چیک کر لو تا کہ گھر جا کر کوئی پر اہلم نہ آئے۔ اور یار جلدی چیک کرنا ہمیں جلدی گھر پہنچنا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اور جا کر تمہارے مایوں کی تیاری بھی کرنی ہے۔ اگر شاہ آگئے تو وہ بہت ناراض ہوں گے۔ ہمارے اس طرح اکیلا ڈرائیور کے ساتھ آنے پر۔
تمہیں پتہ ہے کہ شاہ کو اس طرح ڈرائیور کے ساتھ ہمارا آنا بالکل پسند نہیں ہے۔
میرب اور مرہا جو ڈرائیور کے ساتھ مال میں آئی ہوئی تھی۔ ویسے تو وہ امی جان کی اجازت سے آئی ہوئی تھی۔

مگر رومان شاہ کو یہ پسند نہیں تھا کہ۔ وہ دونوں اس طرح اکیلی یہ ڈرائیور کے ساتھ گھومتی پھریں۔۔
اس لیے میرب کی تو اب ڈر سے جان نکلی ہوئی تھی۔



۔ بھابھی بھائی نے رات کو آنا ہے۔ ابھی ان کے آنے میں بہت ٹائم ہے۔ میرب کو اتنا گھبرا کر تیز تیز بولتے ہوئے دیکھ۔ مرہا میرب کو تسلی دے رہی تھی۔ حالانکہ سچ تو یہ تھا کہ جان مرہا کی بھی نکل رہی تھی ڈر کے مارے۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں مرہا مجھے پتہ ہے مگر ہمیں جلدی گھر پہنچنا ہے۔ اگر ان کا فون آگیا تو پھر کیا جواب دیں گے۔ ہاں بھابھی یہ بات تو میں نے سوچی ہی نہیں۔

۔ میری جان اب سوچ لو، اور مہربانی کر کے جلدی سے چیک کر کے واپس آؤ۔ تب تک میں تمہاری شادی کے ڈریس کے ساتھ کی بینگلز لے کر آتی ہوں۔ میں سلیکٹ کر لوں، یا تم آکر خود پسند کرو گی۔

میرب نے جاتے ہوئے پلٹ کر پوچھا۔ نہیں نہیں آپ خود ہی پسند کر لینا میں تب تک یہ ٹرائی کر کے آتی ہوں۔ مرہا اپنا لہنگا اور چولی لے کر ٹرائل روم کے اندر آگئی۔

www.kitabnagri.com

مرہا مرر کے سامنے کھڑی ہوئی نظریں نیچے کو جھکا کر بہت غور سے اپنا لہنگا دیکھ رہی تھی۔ جس پر بہت ہی خوبصورت موتیوں کے ساتھ چھوٹے چھوٹے نقشے اور کورے کے ٹکڑے لگا کر کام کیا ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ریڈ لہنگے پر گولڈن کام بہت ہی اٹھ رہا تھا۔ مرہاٹر ائل روم میں آکر بہت ہی اداس سی ہو کر اپنا شادی والا ڈریس چیک کر رہی تھی۔

وہ پورا ڈریس پہن کر مرر کے سامنے کھڑے ہو کر خود کو دیکھ رہی تھی۔ وہ رف سے چہرے میں بھی دلہن کا لباس پہنے ہوئے بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

وہ اپنے لہنگے کے کام کو دیکھنے میں اس قدر مگن تھی کہ اسے احساس ہی نہیں ہوا کہ کوئی کب اس کے اتنے پاس آکر اس کی ہر حرکت کو اپنی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

اسے احساس تو اس وقت ہوا جب کسی نے اپنے مضبوط بازوؤں سے اسے اپنے گھیرے میں لے کر کسا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آہ آہ۔۔۔ ششششش "چپ میں ہوں شاہ میر پاگل لڑکی۔ مرہا کی ڈر سے آنکھیں باہر آنے کو تھی۔۔۔ اگر شاہ میر وقت پر اس کے منہ پر ہاتھ نہ رکھتا تو مرہا نے پورا مال اکٹھا کر لینا تھا۔ میم آپ ٹھیک ہیں مرہا کی چیخنے کی آواز سے مال گرل باہر کھڑی ہوئی مرہا سے مخاطب ہو کر پوچھ رہی تھی۔

مرہا کے منہ پر شاہ میر نے اپنا ہاتھ رکھا ہوا تھا۔ مرہا کی پشت پر اپنا سینہ لگائے ہوئے ایک ہاتھ اس کے پیٹ پر باندھ کر اور دوسرا اس کے منہ پر رکھے ہوئے کھڑا تھا۔ آواز دو اسے کہو کہ تم ٹھیک ہو۔ شاہ میر نے آہستہ سے مرہا کے کان میں سرگوشی کی۔ مرہا نے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اشارہ کیا کہ یہ ہٹاؤ گے تو کہوں گی نہ۔ اوں۔۔۔ جلدی بولو اور اس کو کہو یہاں سے جائے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آپ یہاں پر کرنے کیا آئے ہیں۔ میری چھوٹی سی پولیس انسپیکٹر میری انوسٹیکیشن بعد میں کر لینا۔ پہلے وہ جو باہر کھڑی اس کو بولو کہ جائے۔۔۔ میم آپ کی آواز نہیں آرہی کیا میں اندر آؤں۔۔۔ نن۔۔۔ نہیں۔ آپ جائیں میں ٹھیک ہوں۔ مگر میم آپ کی چیخ سے تو بالکل نہیں لگ رہا تھا کہ آپ ٹھیک ہیں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اب میں کیسے بتاؤں کہ میں نے جن دیکھ لیا تھا۔۔۔ مرہانے غصے سے چہرہ پیچھے کی جانب مڑتے ہوئے شاہ میر کی جانب دیکھا۔

۔۔۔ جو دانت نکالتے ہوئے اپنی ٹھوڑی مرہا کے کاندھے پہ ٹکائے ہوئے اسے اپنی باہوں کے گھیرے میں لے کر کھڑا ہوا تھا۔



شرم اور ڈر سے مرہا کی سانس اٹکی ہوئی تھی۔ چلی گئی ہے وہ اب بتائیں آپ یہاں کیوں آئے ہیں۔
مرہانے شاہ میر کی باہوں سے نکلنے کے لیے اپنی کہنی کو اس کے پیٹ میں مارا۔

اففففففف۔۔۔ جنگلی لڑکی یہ کیا کر رہی ہو۔ اس کی پکڑ اور مضبوط ہوئی تھی۔۔۔ میں نے پوچھا آپ یہاں کیوں آئے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

اپنی بیوی کو شادی کے جوڑے میں دیکھنے کا سب سے پہلا حق اس کے شوہر کا ہوتا ہے بس وہی حق آزمانے آیا ہوں۔

۔ آپ میں کوئی شرم حیا بھی ہے یا نہیں۔ ایسے کوئی ٹرائل روم میں کپڑے چینج کرتی ہوئی لڑکی کو دیکھتا ہے۔

مرہا اپنی چھوٹی سی ناک کو سنگوڑ کر اور بھی چھوٹا کر کے غصے سے بول رہی تھی۔ پہلی بات کہ تم کوئی لڑکی نہیں ہو۔



نکاح ہو چکا ہے۔ اسلامی اور قانونی طور پر تم میری بیوی ہو اس لیے مجھے تمہیں دیکھنے کی پوری پوری آزادی حاصل ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اور دوسری بات لڑکی میں تمہارے چہنچ کرنے کے بعد آیا ہوں۔ "حالانکہ دل کے تو یہی ارادے تھے کہ، اپنی بیوی کو میں اسی حالت"۔۔۔ کتنے بے شرم ہیں آپ میرا ہانے شرم کے مارے اپنا ہاتھ شاہ میر کے منہ پر رکھا۔ اوو واماں۔۔۔

شاہ میر نے مرہا کے گال پر ایک زوردار کس کی تھی۔۔۔ کیا بد تمیزی ہے۔۔

اے سی پی کی جان اسے بد تمیزی نہیں۔ منہ میٹھا کرنا کہتے ہیں۔ آخر یار آج تم اپنا شادی کا ڈریس لے کر جارہی ہو تو منہ میٹھا کرنا تو بنتا ہے۔ وہ شرارتی ہو رہا تھا۔

سوٹ میرا ہے تو منہ میٹھا آپ کا کروانا کیوں بنتا ہے۔ مرہا نے اپنی کم عقلی اور معصومیت میں یہ جملہ بولا۔۔ ہم۔ یہ تو میں نے سوچا نہیں چلو کوئی بات نہیں ہے۔ ابھی تمہارا منہ میٹھا کروادیتا ہوں۔

اب مرہا کو اپنے جملے کی اہمیت تو پتہ چل چکی تھی۔ مگر اب ہو کچھ نہیں سکتا تھا۔ کیونکہ مقابل اس کے لبوں پر جھک کر اپنے لبوں کو سکون پہنچانے کے لیے اس کے ننے منے سے لبوں کو اپنی قید میں لے گیا۔

Posted On Kitab Nagri

اب مرہا اس کی گرفت میں سوائے تڑپنے کے اور کچھ نہیں کر سکتی تھی۔ آپ بہت گندے اور بہت بد تمیز ہیں۔

شاہ میر اس کے لبوں پر گستاخی کر کے پیچھے ہٹا تو مرہا نے غصے سے اس کے سینے پر ہاتھ کر پیچھے کرتے ہوئے کہا۔

شاہ میر کے لبوں کی سختی سے میرہا کی آنکھیں نم ہو گئی تھی۔ میری جان اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے تم نے خود ہی کہا کہ ڈریس تمہارا ہے تو منہ بھی میٹھا تمہارا ہونا چاہیے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تو میں نے تو بس تمہارے حکم کی تعمیل کی ہے۔ ☺ میں نے ایسا کچھ بھی نہیں کہا تھا۔ اچھا مجھے تو یہی سمجھ آئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

چلو ایک کام کرتا ہوں میں اپنی کس واپس لے لیتا ہوں وہ اس کے لبوں پر جھکا۔۔ پلیز پیچھے ہٹیں۔۔۔ ہا ہا۔۔ اوکے۔ اوکے۔ ریلیکس ہو جاؤ کچھ نہیں کرتا شاہ میر مرہا کی حالت دیکھ کر پیچھے ہو کر ہنسا۔۔

آپ کو اندر کس نے آنے دیا۔ آپ کیسے اندر آئے مرہانے حیرانگی سے پوچھا۔ مرہاجی شاید آپ کو یاد نہیں ہے، کہ آپ کا شوہر ایک پولیس والا ہے۔

جوہر کام جائز اور ناجائز طریقے سے کرنا جانتا ہے۔ ہاں اور آپ ناجائز طریقے سے ہی اندر آئے ہوں گے۔۔ نہیں فی الحال تو میں اندر بھی جائز طریقے سے آیا ہوں۔۔ اور مال میں آپ لوگوں کے پاس بھی جائز طریقے سے آیا ہوں۔

پلیز اب آپ چلے جائیں بھابھی چوڑیاں لے کر آتی ہوں گی۔

www.kitabnagri.com

نہیں میں تمہیں شاپنگ کروانے کے لیے آیا ہوں۔۔ اور ڈرو نہیں اپنی اور تمہاری ماں کی اجازت طلب کر رکھی ہے۔۔ مگر بھائی نے ساری شاپنگ کروادی ہے مجھے۔۔ یہ لہنگا چولی کا کلر مجھے بالکل پسند نہیں ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس لیے باہر چلو اور میری پسند کا، میرے فیورٹ کلر کا لہنگا لو۔ اور پیسے میں خود دوں گا۔ اپنے بھائی کو بولنا کہ اب وہ اپنے پیسے اپنی بیوی پر لٹایا کرے۔

اپنی بیوی پر پیسے لوٹانے کے لیے اس کا شوہر ہے۔ اب میں جا رہا ہوں تم چنچ کر کے باہر آؤ شاہ میرا ہستہ سے بولتا ہوا۔ ٹرائل روم سے نکل گیا۔

مرہا تو دیکھتی رہ گئی کہ یہ بندہ آیا کیسے اور گیا کیسے۔۔۔۔۔۔۔۔

بھائی آپ کب آئے۔ میرب جو مرہا کے ویڈنگ ڈریس کی میچنگ بینگلز لے کر واپس آرہی تھی۔ اچانک اپنے بھائی کو سامنے دیکھ کر کھکھلائی تھی۔

وہ مسکراتے ہوئے اپنے بھائی کے گلے ملی۔ کیسا ہے میرا بچہ۔ شاہ میر بھی اپنی لاڈلی کو بہن کو سامنے دیکھ۔ خوشی سے اسے اپنے ساتھ لگائے ہوئے اس کا حال چال پوچھ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

تم تو بچے ہم کو بھول ہی گئی ہو۔ شاہ میر نے ہنستے ہوئے ناراضگی کا اظہار کیا۔ نہیں بھائی میں آپ کو کیسے بھول سکتی ہوں۔

بس شاہ کا موڈ خراب ہو جاتا ہے میرے جانے کا نام سن کر میرب کے منہ سے پھسلا تھا۔ میرب کو احساس ہو گیا تھا کہ شاہ کے بارے میں۔ بھائی کو بتا کر اس نے غلط کر دیا ہے۔

کوئی بات نہیں دو دنوں کی بات ہے اس کے بعد جب خود کی بہن سے دور رہنا پڑے گا۔

تب اس اکڑو کو احساس ہو گا کہ کسی کی بہن کو دور رکھنا کتنا تکلیف دے عمل ہوتا ہے۔ شاہ میر شاہ میر کا لہجہ سخت ہو گیا۔ اور ساتھ میں ماتھے پر بے شمار بل پڑ گئے تھے رومان شاہ کا نام سن کر۔
بھائی آپ غلط سوچ رہے ہیں ایسا نہیں ہے کہ وہ مجھے جانے سے منع کرتے ہیں۔

بس امی جان کہتی ہیں کہ میرے جانے سے گھر میں رونق نہیں ہوتی۔ امی جان کی وجہ سے شاہ مجھے روکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنی بات کو چھپانے کے لیے ایک نیا جھوٹ بول رہی تھی۔ آخر میرب اپنے شاہ کی برائی اپنے بھائی سے کیسے کر سکتی تھی۔

۔ جبکہ اسے پتہ تھا کہ ایک سیر ہے تو دوسرا سوا سیر۔ ایک اینٹ ہے تو دوسرا پتھر۔ تو ایسے میں میرب کبھی بھی ان دونوں کا آپس میں تصادم نہیں چاہتی تھی۔

کیا آپ شادی کے بعد مجھے میرے گھر نہیں آنے دیں گے۔ ٹرائل روم سے واپس آتی ہوئی مرہا۔
شامیر اور میرب کی بات سن کر گھبرائی تھی۔

نہیں مرہا بھائی نے بس غصے سے بول دیا ہے۔ ایسا کچھ بھی نہیں ہو گا میرب نے دو قدم بڑھا کر اس کے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اسے خود کے پاس کیا۔
www.kitabnagri.com

۔ نہیں مجھے پتہ چل گیا ہے کہ جو سلوک بھائی آپ کے ساتھ کریں گے یہ بھی میرے ساتھ وہی سلوک کیا کریں گے۔

Posted On Kitab Nagri

- مرہا شاہ میر کی بات سن کر کافی پریشان اور گھبرائی ہوئی تھی۔ اس نے شاہ میر کی بات کو سچ ہی مانا تھا۔

شادی کے بعد تمہارا گھر وہ نہیں ہو گا بلکہ میرا گھر ہی تمہارا ہو گا۔ شاہ میر نے دو ٹوک انداز سے کہا۔
تو پھر کیا آپ مجھے اپنے گھر میں قید کر لیں گے ہمیشہ کے لیے۔ اس کی آنکھیں نم ہونے لگی تھی۔
ہاں اگر تمہارا بھائی میری بہن کو اپنے گھر میں قید کر کے رکھ سکتا ہے تو، پھر تم مجھ سے بھی یہی امید رکھنا۔ اس کا لہجہ کہیں سے بھی مذاق والا نہیں تھا۔

آپ مجھ سے شادی صرف بھائی سے بدلہ لینے کے لیے کر رہے ہیں۔ اگر تمہیں ایسا لگتا ہے تو پھر تم
- ایسا ہی سمجھو شاہ میر کا لہجہ اور تیور دونوں ہی خراب تھے۔

- میرب ہانکوں کو کی طرح کبھی اپنے بھائی اور کبھی مرہا کی جانب دیکھ رہی تھی۔

- بھائی آپ لوگ کیوں بات کو اتنا بڑھاوا دے رہے ہیں۔ بات اتنی بڑی تو نہیں تھی۔ جتنی بڑی آپ
لوگوں نے بنادی ہے۔ بھائی مجھے شاہ نے آنے سے منع نہیں کیا میں آپ کو بتا چکی ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

میرب کو اپنے الفاظوں پر ہی غصہ آرہا تھا۔ کہ اس نے کیوں اپنے بھائی سے شاہ کے بارے میں کہا۔

مرہا۔۔ ہوں س۔ شاہ کا فون آرہا ہے۔ کیا اا۔۔۔ میرب جو اپنا فون مرہا کے آگے کر کے نمبر دکھا رہی تھی۔ مرہا کے چونکنے سے میرب کے ہاتھ سے فون زمین پر گر گیا۔ اور فون کی سکرین ٹوٹ گئی۔ اور فون آف ہو گیا۔ فون بند ہو چکا تھا۔

میرب اسے بار بار آن کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ شاہ کے ڈر سے گھبرائی ہوئی میرب کے چہرے کے زاویے شامیر بہت غور سے دیکھ رہا تھا۔

Kitab Nagri

کیا ہو گیا ہے یہ آن کیوں نہیں ہو رہا۔ شاہ سمجھیں گے، کہ میں نے خود فون آف کیا ہے۔ میرب فون کرتے ہوئے ساتھ میں من کر رہی تھی۔

بھابھی بھائی کا فون میرے نمبر پر آرہا ہے۔ مرہا نے رنگ کی آواز پر اپنے فون کو ہینڈ بیگ سے نکال کر دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

فون سکرین پر جگمگاتا ہوا بھائی دیکھ کر مرہا کے قدموں تلے جان نکلی تھی۔ نمبر دیکھتے ہی فون میرب کے آگے کر دیا۔

میرہا پلینز تم کر لو نابات۔ میرب میں گھبراتے ہوئے فون ہاتھ سے میرب کی جانب کیا۔ بھابھی میں بھائی سے کیا کہوں گی۔ کہ ہم کہاں ہیں۔

۔ کیا ہو گیا ہے اگر رومان شاہ کا فون ہے تو اٹھاؤ کھا تھوڑی جائے گا۔
شاہ میر نے میرہا اور میرب کے ڈرے ہوئے چہرے دیکھ کر کہا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میرہا میں نے کہاں تھانا کہ جلدی کرو۔ ہم لوگ اگر یہاں سے جلدی نکل جاتے تو، اب تک ہم لوگ گھر پہنچ چکے ہوتے۔

Posted On Kitab Nagri

- میرب نے بنا شاہ میر کی بات کا جواب دیے۔ مرہا کا ہاتھ پکڑ لیا۔ میرہا چلو جلدی کرو۔ میرب کے سامنے رومان شاہ کی کھانے جانے والی نظریں تھیں۔

چلو اب جلدی چلو۔ میرب میرہا کا ہاتھ پکڑ کر گھسیٹے والے انداز سے ساتھ لے جا رہی تھی۔۔۔ میرب بیٹا کیا۔۔۔ ہو گیا ہے۔ کیوں اتنی گھبرائی ہوئی ہو۔ تم فون اٹھاؤ اور رومان شاہ کو بولو کہ تم مال میں ہو۔

اور میں ہوں تم لوگوں کے ساتھ اس لیے گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے شامیر تیز قدموں سے چلتا ہوا پاس آیا۔

آپ کو بھائی کا نہیں پتہ میں نے آپ سے کہا تھا ناکہ، میں نے سب کچھ خرید لیا ہے۔ پھر بھی آپ نے زبردستی اتنا کچھ لے کر دیں دیا ہیں۔ خواہ مخواہ میں اتنا ٹائم ویسٹ ہو گیا۔

میرے ساتھ گزارے ہوئے وقت کو تم ویسٹ ہونا کہتی ہو۔ شاہ میر کا لہجہ سرد ہوا۔
مرہا میرب کے ساتھ بھاگتی ہوئی چلی جا رہی تھی۔ میری بات کا جواب دو میرے ساتھ گزارا ہوا وقت تمہیں ویسٹ ہونا لگتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

مرہا کی بات شاہ میر کو بہت بری لگی تھی۔ ہاں آج آپ نے ہمارا ٹائم ویسٹ ہی کیا ہے۔ گڈ ویری گڈ تو ٹھیک ہے اب ہماری ملاقات رخصتی کے بعد ہی ہوگی۔

اور تب تک تم رہو اپنے بھائی کی ملکیت بن کر شامیر بے حد غصے سے مرہا کی جانب دیکھ رہا تھا۔ بھائی پلیز۔۔۔ شاہ میر نے ہاتھ کے اشارے سے میرب کو چپ رہنے کو کہا۔

بیٹا اگر آپ اپنے شوہر سے اتنا خوفزدہ ہوتی ہیں۔ اور ڈرتی ہے تو ذرا اپنے نند کو بھی بتایا کریں کہ شوہر کی ویلیوں کیا ہوتی ہے۔

Kitab Nagri

شامیر مرہا کی جانب دیکھتے ہوئے بہت سخت نظروں دیکھ طرز کر رہا تھا۔ میرب کا تو اس وقت خود کا دماغ کام نہیں کر رہا تھا۔ وہ کسی سے کیا کہتی۔

میں تم دونوں کو گھر ڈراپ کر دیتا ہوں شاہ میر نے اس بار مرہا کی جانب دیکھا بھی نہیں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ میر نے میرب اور مرہا کو دل کھول کر شاپنگ کروائی تھی۔ انفف یار میر اوپڈنگ ڈریس والا بیگ تو اندر ہی رہ گیا۔

- مرہا میرب سے بھی زیادہ گھبرائی ہوئی تھی۔ بھابھی بھائی کا فون پھر سے آرہا ہے۔ مرہا اپنے فون پر رومان شاہ کا نمبر دیکھ رہی تھی۔

حد ہے یار کیا ہو گیا ہے۔ تم لوگوں کو۔ رومان شاہ نہ ہو گیا کوئی توپ چیز ہو گیا۔ جو فون سے نکل کر تم لوگوں کو فائر مار دے گا۔ لہجہ بے حد غصے والا تھا۔

حد ہے، کس قدر ڈرا کے رکھا ہوا ہے تم دونوں کو اس نے شاہ میر کا موڈ سخت خراب ہو گیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ڈرا کر نہیں رکھا۔ بھائی ہماری کیئر کرتے ہیں۔ ان کو ہماری فکر ہوتی ہے۔ اس لیے ہمیں گھر سے اکیلا نہیں نکلنے دیتے۔ مرہا نے فون سے اپنے بھائی کی طرف داری کی۔

Posted On Kitab Nagri

جی مجھے پتہ ہے کہ آپ کے بھائی بہت کیئرنگ ہے۔۔۔ شاہ میر نے ساتھ میں چلتے ہوئے گھور کر کہا تھا۔
- مرہانے شاہ میر کے تیور دیکھ کر نظریں جھکالی۔

- شاہ میر غصے سے بولتا ہوا واپس مڑا اور جا کر مرہا کا ویڈنگ سوٹ لے کر آیا۔ جو وہ رومان شاہ کے فون کی ہڑبڑاہٹ سے مال میں بھول گئی تھی۔

وہ بگڑے ہوئے تیور لیے ہوئے۔ ویڈنگ سوٹ والے بیگ کو غصے سے مرہا کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے۔ ان کو آنکھ کے اشارے سے گاڑی کی طرف آنے کو کہا۔

www.kitabnagri.com

اپنے بھائی کا غصے والا موڈ دیکھ کر میرب بھی گاڑی میں خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔ اور مرہا کو تو یہ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اس کے ہاتھ پاؤں اپنے بھائی کے ڈر سے پھولے ہوئے ہیں۔ یا اس اکڑواہیسی پی کو دیکھ کر۔

Posted On Kitab Nagri

راستہ بہت خاموشی سے کٹ رہا تھا۔ کہ رومان شاہ کا پھر سے فون آگیا۔ بھا بھی پلیز فون اٹھالیں بھائی بار بار فون کر رہے ہیں۔ میرہانے فون میرب کے آگے کرتے ہو اور کہا تھا۔۔

میرب نے بڑی مشکل سے فون کو کانپتے ہاتھوں سے اپنے کان کو لگایا کیونکہ اور کوئی چارہ نہیں تھا۔

میرب۔۔۔ اسلام علیکم

رومان شاہ۔۔۔ واٹ دا ہیل از دس۔ فون کیوں نہیں اٹھا رہی ہو؟؟ رومان شاہ کی دھاڑنے میرب کے دل تک کو ہلا کے رکھ دیا تھا۔۔ ششہ۔۔ شاہ۔۔ میرا فون ٹوٹ گیا تھا اس لیے نہیں اٹھایا۔۔۔ لفظوں کو توڑتے ہوئے بولی۔

Kitab Nagri

۔۔ اور مرہا فون کیوں نہیں اٹھا رہی تھی۔ انداز اب بھی وہی تھا۔۔ تمہیں میری آواز سنائی دے رہی ہے۔ میرب کی جانب سے جواب نہ پا کر رومان شاہ کا غسیلہ لہجہ اور غسیلی آواز میرب کے کانوں میں زہر گھول رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ بیل بند تھی پتہ نہیں چلا میرب نے ایک اور جھوٹ بولا تھا۔ بس مجھے یہ بتاؤ کہ تم دونوں زندہ بھی ہو یا مر چکی ہو۔

رومان شاہ کا ٹیلا لہجہ سن کر اب میرب کا دل تو یہی کر رہا تھا کہ کہتی۔ پہلے تو زندہ تھی۔

مگر اب ضرور مر جائیں گی اس کے غصہ سے۔ مگر ڈر کر کچھ بولی۔ صرف سوچ کر رہ گئی تھی۔

میرب تم کہاں ہو لہجہ ایک دم سے سپاٹ ہوا تھا۔ شاہ مم۔۔ میں۔۔ ہاں تم۔۔ وہ اٹک اٹک کر بولی تھی

۔۔ میں اپنے کمرے میں ہوں۔۔ اور مر رہا کہاں ہے۔۔ وہ اپنے روم میں سٹی کر رہی ہے۔

www.kitabnagri.com

میرب نے بہت کانفیڈنٹ سے جواب دیا۔۔ امی جان کہاں ہیں اور کیا کر رہی ہیں۔۔ وہ وہ تسبیح کر پڑ رہی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

ہم۔۔۔ گڈ۔۔۔ تم سچ میں کمرے میں ہی ہو۔۔۔ جی شاہ۔۔۔ شاہ آپ رات تک پہنچ جائیں گی۔۔۔
ہاں پہنچ جاؤں گا۔

شاہ جلدی پہنچ جائیے گا آپ کے بنا گھر اچھا نہیں لگ رہا۔۔۔ مجھے پوری امید ہے۔ کہ میرے
آنے کے بعد بعد بھی اچھا نہیں لگے گا۔۔۔ جی۔۔۔ کچھ۔۔۔ نہیں۔۔۔ اللہ حافظ رات کو ملتے ہیں
۔۔۔ جی۔۔۔

میرب جھوٹ پہ جھوٹ بولے جارہی تھی شاہ میر فرنٹ شیشے میں اسے غصے سے دیکھ رہا تھا۔
۔ میرب بیٹا یہ کیا تھا۔ سوری بھائی۔۔۔ اگر سچ بتاتی تو شاہ بہت غصہ کرتے۔ غصے سے بچنے کے لیے جھوٹ
بولنا کوئی حل نہیں ہے۔
www.kitabnagri.com

۔ شامیر گاڑی کے سٹیرنگ پر نظریں جمع کر بیٹھا تھا۔ شاہ میر دونوں کو مین گیٹ کے سامنے ہی چھوڑ کر
چلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ میر میرب سے تو ملا تھا۔ مگر مرہا کی ناراضگی اپنے دل میں لیے ہوئے واپس چلا گیا تھا۔ اس نے جاتے ہوئے مرہا سے کوئی بات نہیں۔۔

oooooooooo

اللہ تیرا شکر ہے کہ میں شاہ کے آنے سے پہلے واپس آگئی ہوں میرب روم کا لاک کھولتے ہوئے بڑبڑائی۔۔

پہلے شاہ کے آنے سے پہلے جلدی سے فریش ہو جاتی ہوں پھر کچھ اور کروں گی۔۔۔ یہ کہتی ہوئی واش روم میں چلی گئی۔



فریش ہونے کی نیت سے۔۔۔۔۔ اففففففف!!!! میرب دونوں ہاتھوں سے ٹاول منہ پر رکھے ٹاول کو رپ کرتے ہوئے آرہی تھی۔

ہلکا سا ٹاول آنکھوں سے ہٹایا تو اس کی سیدھی نظر بیڈ پر لیٹے ہوئے رومان شاہ پر گئی۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ۔ شاہ۔ آپ کب آئے میرب گھبراتی ہوئی لفظ کپکپا کر بولی۔۔

میں اس وقت آیا جب امی جان تسبیح پڑھ رہی تھی بقول تمہارے۔۔ اور مرہا اپنے روم میں سٹی اور تم روم میں آرام آخری لفظ پر زور دیتے ہوئے بولا۔

شاہ۔ شاہ۔ می۔۔۔۔۔ میں وہ۔۔۔۔۔
آرام سے سوچ لو نیا جھوٹ۔۔ شاہ م۔۔۔ میں آپ کو بتانے والی تھی۔۔۔ میرب اتنی گھبراتی ہوئی تھی کہ اس کے لفظوں نے بھی اس کا ساتھ چھوڑ دیا۔۔ وہ اپنی بات کو لفظوں میں توڑ توڑ کر بول رہی تھی۔

کب بتانے والی تھی۔۔۔۔۔ ہاں!!! میرب کو آج نعمان شاہ کے تیور پرانے رومان شاہ جیسے لگ رہے تھے۔۔
www.kitabnagri.com

فون کر کے میں نے پوچھا تھا نا کہاں ہو تم لوگ تم نے ایک ایک کا جواب جھوٹ کا سہارا لیتے ہوئے دیا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ کہتے ہوئے رومان میرب کے روبرو آگیا۔ رومان کو اپنی طرف بڑھتے ہوئے دیکھ کر ڈر کر دو قدم پیچھے ہوئی۔

اپنی جگہ پر کھڑی رہو ایک قدم بھی پیچھے گیا نا تو تمہاری ٹانگیں توڑ دوں گا میں۔۔ رومان شاہ کا غصہ ساتویں آسمان کو چھو رہا تھا۔

اب بولو اتنے جھوٹ بولنے کی وجہ۔۔ شا۔۔ شاہ۔۔ می۔۔۔ صحیح سے بولو رومان شاہ دانتوں کو کچھکاتے ہوئے بولا۔۔۔ میرب مجھے جواب چاہیے۔

Kitab Nagri

میرب کی خاموشی رومان کو اور غصہ دلارہی تھی۔ شا۔۔ شاہ۔۔ می۔۔ می۔۔۔

میں نے کہا صحیح سے بولو اسی طرح سے جس طرح سے تم نے جھوٹ اپنا ایک ہی لائن میں بولا تھا بالکل اسی طرح سے۔

رومان نے میرب کے دونوں کندھوں کو جھنجوڑتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ۔۔ شاہ مجھے اپ سے ڈر لگ رہا ہے۔

اس وقت ڈر نہیں لگا تھا جب تم نے مجھ سے جھوٹ بولا تھا؟ رومان شاہ چیخا تھا۔

رومان شاہ اتنی زور سے چیخا تھا کہ میرب ہچکیوں سے رونے لگی۔
چپ مجھے اواز نہیں آنی چاہیے تمہاری۔ میرب نے ڈر کر اپنے منہ پر ہاتھ رکھے تھے۔
آواز بند کرنے کے لیے۔ وہ ہچکیوں کے ساتھ روتی ہوئی بہت معصوم لگ رہی تھی۔۔

میرب،،، میرب میں تم سے جتنا سوفٹ ہوتا ہوں تم اتنی ہی بے وقوفیاں کر کے مجھے واپس اسی مقام پر
لا کر کھڑا کر دیتی ہو۔
www.kitabnagri.com

شاہ مجھے معاف کر دیں میں آئندہ کبھی آپ سے جھوٹ نہیں بولوں گی وہ روتے ہوئے جھک کر رومان
شاہ کے سینے سے لگ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

میرب مجھے جھوٹ سے سخت نفرت ہے میں سب کچھ برداشت کر سکتا ہوں مگر جھوٹ نہیں۔۔

شاہ میں اپ سے وعدہ کرتی ہوں میں آپ سے کبھی جھوٹ نہیں بولوں گی کبھی بھی نہیں بولوں گی اپنا چہرہ اوپر کو اٹھا کر ہچکیوں سے روتی ہوئی بولی۔۔

شاہ اپ مجھ سے ناراض مت ہوئے گا میں نہیں بولوں گی اب جھوٹ۔

میرب کے لہجے میں رومان شاہ کو کھودینے کا ڈر واضح دکھائی دے رہا تھا جس کو دیکھتے ہوئے رومان شاہ کا لہجہ نرم پڑا۔

تمہیں میری ناراضگی سے فرق پڑتا ہے؟؟

جی شاہ بہت فرق پڑتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ اگر فرق پڑتا تو پھر تم جھوٹ نہ بولتی۔

شام میں ڈر گئی تھی اور ہم وہاں پر اکیلے نہیں تھے ہمیں ہمارے ساتھ بھائی بھی تھے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ وہاں کیا کرنے آیا تھا۔۔۔ ہمیں شاپنگ کروانے آئے تھے میرب نے اس بار صاف گوئی سے کام لیا۔

کیوں میں تو تم لوگوں کو شاپنگ کروا چکا تھا۔ اور تم لوگوں نے اگر اور شاپنگ کرنی تھی تو تمہیں مجھے بتانا چاہیے تھا۔۔۔ رومان شاہ کا لہجہ تھوڑا سرد ہوا۔

ہم نے بھائی کو منع کیا تھا مگر انہوں نے کہا کہ وہ اپنی بیوی کو شاپنگ کروانا چاہتے تھے۔۔۔ انہوں نے کہا کہ رومان شاہ اپنی بیوی پر لٹائے پیسے اپنی بیوی پر پیسے لوٹانے کے لیے میں ہوں۔

میرب نے آج کچھ بھی نہیں چھپانا تھا اب اس نے ہر بات سچ بول دی۔۔۔ میرب کے اتنا زیادہ سچ بولنے سے رومان شاہ کے لبوں تلے ہنسی پھیلی۔

ہمم پھر اور کیا کیا ہوا وہاں پر۔۔۔ پھر بھائی کو مرہا کا لہنگا نہیں آیا پسند وہ۔۔۔۔۔ بھائی کو چھوڑو تم اپنی بات بتاؤ تم نے وہاں پر کیا کیا اور کیا کیا خرید رومان شاہ نے میرب کی بات کو درمیان میں کاٹتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

میں نے کچھ بھی نہیں لیا۔۔ کیوں تمہیں کچھ نہیں چاہیے تھا؟؟ چاہیے تھا نہ.... کیا؟؟ شاہ مجھے گجرے چاہیے تھے۔۔ پھر لیے کیوں نہیں؟!! آپ کے ڈر سے مجھے گھر جلدی آنا تھا۔۔ ہم تم نے گجرے پہنے ہیں؟؟؟ رومان نے ایک ائی برو کو اٹھاتے ہوئے کہا۔۔

ہاں جی! میرب نے دھیمے سے لہجے میں بولا۔۔ تمہیں گجرے پسند ہیں!؟

بہت تنت زیادہ۔۔ جب لڑکی کو اس کا شوہر پہناتا ہے نا مجھے بڑے پیارے لگتے ہیں۔۔۔ کسی لڑکی کا شوہر اسے پہناتا ہے تو تمہیں کیوں اچھا لگتا ہے۔۔۔ شاہ اس میں فیلنگز ہوتی ہیں اس لیے مجھے اچھا لگتا ہے۔

Kitab Nagri

اور تم نے کہاں دیکھا یہ سب کچھ۔۔۔ میں نے ٹک ٹاک پر دیکھا ہے اچھا کیسے پہناتے ہے وہ گجرے۔

پہلے وہ اپنی بیوی کو پیار سے دیکھتے ہیں پھر اس کا ہاتھ پکڑ کے گجر ا پکڑتے ہوئے اس کے ہاتھ میں پہناتے ہیں (میرب نے اپنا ہاتھ جلدی سے رومان شاہ کے اگے کر دیا) پھر اپنی بیوی کے ہاتھ پر کس

Posted On Kitab Nagri

----- ہاں کس کرتے ہیں اس سے آگے بتاؤ اور کیا رومان شاہ نے میرب کے ہاتھ کو چومتے ہوئے کہا۔

آپ میری بات دھیان سے نہیں سن رہے۔۔ میرا ہلکے سے غصے کے انداز میں بولی اسے لگ رہا تھا کہ اس کا شاہ اس کی فیلنگز کو صحیح سے فیل نہیں کر رہا۔

ارے یار سن تو رہا ہوں۔۔۔ آپ فیل نہیں کر رہے نا افسردہ سے لہجے میں کہا۔

www.kitabnagri.com

اگر فیل کرنے بیٹھ گیا نا تو تم رات کے فنکشن کے لیے لیٹ ہو جاؤ گی۔۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ نہیں چھوڑو آگے بتاؤ۔۔۔ پھر،،،!! پھر لڑکی بھی مسکرا کے اپنے شوہر کو دیکھتی ہے۔۔ اچھا آگے!! بس ویڈیو ختم ہو جاتی۔

بس تم نے یہاں تک ہی دیکھا ہے؟؟؟ ہوتا ہی یہاں تک ہے۔۔ اچھا رومان شاہ کچھ سوچتے ہوئے بولا۔۔ چلو تم فریش ہو جاؤ میں امی جان سے مل کر آتا ہوں یہ کہتا ہوا دروازے تک پہنچا۔

شاہ۔۔۔ ہم آپ نے کچھ کھایا۔۔۔

شاہ اپ کا دھیان کدھر ہے میں آپ سے پوچھ رہی ہوں۔ رومان شاہ جو میرب کے خوبصورت سراپے پر نظر لگائے ہوئے کھڑا تھا۔ میرب کے دوبارہ بولنے پر ہوش میں کی دنیا میں آیا۔

www.kitabnagri.com

ہاں کیا پوچھ رہی تھی تم۔۔ میں نے پوچھا آپ کچھ کھائیں گے۔ ہاں۔۔ مختصر سا جواب دیا۔ کیا کھائیں گے۔ تمہیں آنکھ کے اشارے سے کہا۔ شاہ میں کھانے کا پوچھ رہی ہوں میں بھی تو کھانے کا ہی بتا رہا ہوں شاہ میں کوئی کھانا ہوں؟؟؟

Posted On Kitab Nagri

میرب نے رومان سے سوال کیا۔ پھر تم کیا ہو۔؟

میں انسان ہوں۔ اور تمہیں کسی نے بتایا ہے انسانوں کا خون سب سے لذیذ ہوتا ہے۔

اب یہ آپ کو کیسے پتہ آپ نے کبھی پیا ہے کیا۔

میرب اب بیچاری بڑی پریشان ہو رہی تھی رومان کی باتوں سے۔

پیا تو نہیں ہے پر تھوڑا سا چکھا ہے۔۔۔ شاہ آپ انسانی خون پیتے ہیں تو کیا آپ ویسپائر ہیں۔۔۔ میں انسانی خون نہیں پیتا بس اپنے ایک من پسند شخص کا خون پیتا ہوں۔

اچھا اور وہ انسان آپ کو خون پینے بھی دیتا ہے میرب رومان کے اس مذاق کو کچھ زیادہ ہی سیریس لینے لگی۔۔۔ ہاں!! بالکل پلا دیتا ہے۔
www.kitabnagri.com

اچھا کہاں سے پیتے ہیں آپ اس کا خون بڑی ہی معصومیت سے بولی۔۔۔ یہاں سے اپنے انگوٹھے سے میرب کے ہونٹوں کو رب کرتے ہوئے خماردہ لہجے میں بولا۔

Posted On Kitab Nagri

جب آپ نے یہاں سے اس کا خون پیا تو اس نے کچھ نہیں کہا۔ وہ بڑی ہی پریشان ہو گئی رومان کی باتوں سے۔

نہیں وہ رونے لگ گئی تھی۔ چھی!!! شاہ اپ کسی لڑکی کا خون پیتے رہیں۔

میرب کو رومان کی یہ بات بالکل پسند نہیں آئی۔۔۔۔۔ کیوں۔۔۔۔۔ بھائی وہ بڑی خوبصورت ہے۔
میں بھی تو خوبصورت ہوں۔۔۔۔۔ معصومیت سے بھرے لہجے میں بولی۔

آؤ تمہارا بھی پی لیتا ہوں۔۔۔۔۔ جی نہیں کوئی ضرورت نہیں۔ اپ اس کا ہی جا کر پییں خون۔

www.kitabnagri.com

چلو ٹھیک ہے اس کا ہی پی لوں گا فی الحال تو میں امی جان سے مل کر آتا ہوں۔

شاہ آپ نے آخری دفعہ کب پیا تھا اس کا خون۔۔۔۔۔ پانچ دن پہلے۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا میرب منہ لٹکائے ہوئے بولی رومان شاہ کو میرب کی حالت دیکھتے ہوئے بڑا ہی مزہ آرہا تھا۔

کہاں پیٹتے ہیں آپ اس کا خون،، م۔۔۔ میں۔۔۔ میرا مطلب کس جگہ پر جا کر پیٹتے ہیں۔

جگہ کوئی خاص نہیں جہاں موقع مل جائے چھت پر بیڈ روم میں میں کہیں پر بھی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

اچھا آپ نے آخری بار کس جگہ پر خون پیا۔۔۔ چھت پر۔۔۔ اچھا آپ اس کی چھت پر گئے تھے یا وہ آپ کے چھت پر آئی تھی۔ ہم دونوں کی چھت ایک ہی ہے۔

ہمممم۔۔۔ میرب کچھ سوچتے ہوئے چپ کر گئی۔۔۔ شاہ واہان کوئی نہیں تھا آپ نے جب خون پیا۔ پھر کچھ دیر بعد دوبارہ بولی۔۔۔

نہیں وہاں پر بہت سے طوتے تھے جو کہ خود بھی یہی کام کر رہے تھے۔ انہیں دیکھ کر تو مجھے بھی آئیڈیا آیا کہ مجھے بھی یہ کرنا چاہیے۔

یہ کہہ کر مسکراتے ہوئے روم سے نکل گیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

پیچھے میرب سوچتی رہی کہ چھت پر پانچ دن پہلے وہ گئی تھی۔۔۔ پھر رومان شاہ کا بنایا ہوا تمام منظر اسے ذہن میں آیا۔

ہائے اللہ!! یہ سب تو شاہ مجھے کہہ کر گئے ہیں۔ میرب تم کتنی بے وقوف ہو وہ کتنی آسانی سے تمہیں پاگل بنا گئے ہیں۔

میرب کو اپنی کم عقلی پر غصہ، ہنسی، اور شرم تینوں چیزیں بیک وقت آرہی تھی۔



oooooooo

السلام علیکم شاہ میر اپنی ماں کو پیچھے سے حق کرتے ہوئے بولا۔۔۔ جو شاہ میر کے کٹزن چلیج کر رہی تھی۔

وعلیکم السلام میری جان یاد آگیا تمہیں کہ تمہاری ایک ماں بھی ہے۔۔۔ ماما کیسی بات کر رہی ہیں آپ کو میں بھول سکتا ہوں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

آپ تو یہاں ہیں،، یہاں وہ اپنے دل والے مقام پر ہاتھ رکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے بولا۔
اچھا اب بڑمت لگاؤ۔۔۔ ویسے ماما آپ یہ کیا کر رہی ہیں میرے اتنے پیارے روم کو آپ دلہن کیوں
بنارہی ہیں۔

بیٹاجی! آپ کے روم کو دلہن اس لیے بنارہی ہوں۔۔ جس کو آپ لے کر آرہے ہیں نا وہ لڑکی ہے اور
وہ دلہن بن کے آپ کے روم میں آئے گی۔

تو وہ اس روم میں بھی تو آسکتی ہے نا۔۔
ہاں اس روم میں جس میں کوئی رنگ ہی نہیں بے رنگ سا۔ شاہ میر کی ماں منہ کا زاویہ بدلتے ہوئے بولی۔

www.kitabnagri.com

ماما پلیز اتنے پیاری تھیم ہے گرے اینڈ بلیک کی اس سے بے رنگا تو مت بولیں۔

Posted On Kitab Nagri

بے رنگا ہی ہے اب جسے لارہے ہونا وہ آکر تمہاری خوشیوں میں رنگ بھرے گی۔۔۔ تو اس کے آنے سے پہلے میں تمہارے روم میں رنگ بھر رہی ہوں۔

وہ مسکراتے ہوئے شاہ میر کے کان کو کھینچ کر بولی۔
آؤوووووو!! اوکے مائی ڈیر مام جیسا آپ کو اور آپ کی بہو کو اچھا لگے۔

گڈ تمہارے پاپا کدھر ہیں۔ وہ بھی عید کا چاند ہی بنے ہوئے ہیں کچھ پتہ نہیں کیا کر رہے ہیں۔۔۔ اور تیاریاں کہاں تک مکمل ہوئی ہیں تم دونوں باپ بیٹا مجھے کچھ نہیں بتاتے۔۔۔ جیسے میں تو گھر میں ہوں ہی نہیں نا وہ ہلکے سے غصے اور ناراضت کی کیفیت میں بولی۔

www.kitabnagri.com

نئی ممالیسی بات نہیں ہے آپ ہیں تو سب کچھ ہے اور آپ پریشان نہ ہوں سب کچھ مکمل ہو گیا ہے۔۔۔ میں اور بابا ابھی ریسپشن کا ہی پتہ کر کے آرہے ہیں۔

اچھارات کو ہمیں جانا ہو گا مرہا کے مائیوں کا سوٹ اور رسم ادا کرنے کے لیے۔

Posted On Kitab Nagri

ہممم!! صحیح ہے چلے جائیے گا لمبا سانس کھینچتے ہوئے بولا۔

تم نہیں چلو گے۔ نہیں ماما پ لوگ چلے جائیں میرا دل نہیں۔ آہا!! شاہ میر کی ماں کو شاہ میر کی بات کھٹکی۔۔

کیا کچھ ہوا ہے رومان بیٹے نے کچھ کہا ہے تمہیں۔؟
نہیں ماما اس سے تو میری ملاقات ہی نہیں ہوئی اور کچھ نہیں ہوا پریشان نہ ہوں ویسے میں تھک گیا ہوں
اس لیے کہا۔۔۔



شاہ میر کی بات ہے نا۔۔۔ جی جی ماما جان کی بات ہے میں اپ سے کچھ چھپا سکتا ہوں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

چلو ٹھیک ہے پھر تم آرام کرو ہم لوگ تیاری کرتے ہیں جانے کی اور تم دیکھ لو تمہیں اگر روم میں کچھ اور چینجنگ کروانی ہے۔۔۔

نہیں جی! مجھے تو کوئی چینجنگ نہیں کروانی آپ دیکھ لیں آپ اپنی بہو کے حساب سے، اور میرا کتنا روم رنگین کرنا ہے۔۔۔ میرا نہیں ہمارا اب وہ اس کا بھی پورا روم ہے ٹھیک ہے نا۔۔۔

اما کچھ زیادہ ہی نہیں طرفداری ہو رہی ہے اپنی بہو کی ایک دن میں ہی اپنا بیٹا پرایا کر دیا ابھی تو وہ محترمہ آئی بھی نہیں۔۔۔

تو کل آ ہی جانا ہے اللہ خیر کرے اور میں تو اس کی ہی طرفداری کروں گی آخر اتنی پیاری بہو ہے میری۔۔۔ بہو نہیں بلکہ بیٹی آرہی ہے میری ایک میرب گئی دوسری میرب آرہی ہے۔ شاہ میر کی ماں مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔ چلیں جی ٹھیک ہے جیسا آپ کہتی ہیں۔

اگر ماں بیٹے کی پیار بھری باتیں ختم ہو گئی ہوں تو بیگم صاحبہ مجھے ایک کپ چائے ملے گی۔

Posted On Kitab Nagri

میں جانتی ہوں ماما مگر ہمارے پاس اپریشن کے لیے پیسے نہیں ہیں کیا کر سکتے ہیں۔

بیٹا ایسے بھی تو نہیں چھوڑ سکتے نا انہیں اتنی تکلیف میں کچھ تو کرنا ہو گا نا۔

مما اپ ہی بتائیں کیا کر سکتی ہوں میں ہمارے پاس کچھ نہیں ہے جس سے ہم بابا کا اپریشن کروا سکے۔



ایک شخص ہے جو ہماری مدد کر سکتا ہے

دروازے سے آتا ہوا مہک کا چاچا بولا۔

www.kitabnagri.com

مہک اور اس کی ماں نے نہ سمجھی سے سر کو ہلایا۔

رومیو ہماری مدد کر سکتا ہے اس میں۔ مگر بھائی صاحب وہ ہماری مدد کیوں کرے گا ہم نے اس کے

ساتھ جو کیا وہ صحیح کیا تھا اس نے تو ہماری طرف ایک نظر بھی اٹھا کر نہیں دیکھا تو وہ کیا ہماری مدد کرنے

کے لیے راضی ہو گا۔

Posted On Kitab Nagri

مگر بھابھی اس کے علاوہ کوئی نہیں ہے جو ہمیں اتنی بڑی رقم دے ہم پہلے ہی بہت قرضے کے نیچے آئے ہوئے ہیں۔

اپ صحیح کہہ رہی ہیں مگر رومیو کا ایک ویک پوائنٹ ہے جس کی بات وہ کبھی بھی منع نہیں کر سکتا۔

چاچو کون ہے وہ مہک فوراسے بولی۔ سیمابھابھی اگر ہم اپنی التجا سیمابھابھی کے اگے رکھیں تو وہ ہماری مدد ضرور کریں گی اور ان کا کہا رومیو کبھی نہیں منع کرے گا۔

Kitab Nagri

ہاں بھائی صاحب اپ صحیح کہہ رہے ہیں مگر سیمابھابی کے ساتھ بھی تو ہم نے اچھا نہیں کیا نا ہم نے ان کے ساتھ کیا کیا تھا جب ان کو ہماری ضرورت تھی ہم نے انہیں بے گھر کر دیا تو انج وہ ہمیں کیوں سہارا دیں گے۔

Posted On Kitab Nagri

بھا بھی مجھے تو بس ایک یہی حل نظر آتا ہے باقی اپ دیکھ لیں مجھے تو اور دور دور تو کئی مسیحہ نظر نہیں آ رہا۔۔۔ یہ کہتا ہوا پریشانی کی حالت میں کمرے سے چلا گیا۔

مہک جی اگر تم رومیو سے بات کرو تو شاید وہ ہماری مدد کرنے کے لیے تیار ہو جائے ماما میں کیسے بات کر سکتی ہوں اور کس منہ سے بات کروں۔ آپ کو یاد ہے جب چھوٹے چاچو بیمار تھے اور رومیو ہمارے پاس مدد کے لیے آیا تھا۔۔ تو ہم نے انہی ہاتھوں سے اسے دھتکارا تھا اور منہ پھیر لیا تھا تو وہ ہماری مدد کیوں کرے گا۔



مجھے آج بھی وہ آنکھیں یاد ہیں جن سے آخری دفعہ وہ مجھے دیکھتا ہوا گیا تھا۔ پر بیٹا اب ہمارے پاس اور کوئی حل نہیں ہے جن ہاتھوں سے تم نے اسے دھتکارا تھا انہی ہاتھوں سے تم اس کے قدموں میں بیٹھ جانا اپنے باپ کی زندگی بچانے کے لیے۔

Posted On Kitab Nagri

oooooooooooo

میرادل اتنا بے چین کیوں ہو رہا ہے مجھے ان کو ایسے نہیں کہنا چاہیے تھا کتنے پیار سے وہ ہمیں شاپنگ کروا رہے تھے میں بھی تو بولنے سے پہلے نہیں سوچتی نا مرہا بڑی پریشانی کی حالت میں مرر کے سامنے بیٹھتے ہوئے یہ سوچ رہی تھی۔

ان کا کوئی بھی فون یا میسج نہیں آیا انہوں نے اپنا کہا سچ کیا کیا مجھے کال کرنی چاہیے۔

نہیں میں کال نہیں کروں گی میں کیا کہوں گی انہیں کال کر کے۔ ایسے تو وہ اور ناراض ہو جائیں گے میں کیا کروں اللہ جی مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

نہیں مرہا تمہیں فون کرنا چاہیے تم تھوڑی سی بھی ناراض ہو تو وہ فون کر کے پوچھتے ہیں مناتے ہیں تمہیں بھی کرنا چاہیے ایسے وہ اور ناراض ہو جائیں گے۔

Posted On Kitab Nagri

السلام علیکم! آپ مجھ سے ناراض ہیں سوری میرا وہ مطلب نہیں تھا میں آپ کو ناراض نہیں کرنا چاہتی تھی بس بھائی کے ڈر سے کہ اگر وہ ہمیں ساتھ دیکھ لیتے تو ناراض ہوتے اور میرا بھابھی بھی تو بہت پریشان تھی بھائی کا فون نہ اٹھانے سے اور ان کا فون بھی تو ٹوٹ گیا تھا اس لیے میں نے بس بس بھائی-----

---- بریک بھی لگا لو۔۔ شاہ میرا بولا فون اٹھاتے ہوئے مرہانے فوراً سے ایک ہی سانس میں اپنی پوری بات کہہ دی۔۔۔۔

تم نے فون کس لیے کیا ہے اپ کو منانے کے لیے یہ تم مجھے منارہی ہو۔۔۔ جی!! اس سے منانا کہتے ہیں تمہاری نظر میں۔۔ اچھا اب یہ بھی میں بتاؤں؟؟
www.kitabnagri.com

جیسے میں مناتا ہوں۔۔۔ وہ گندا والا مجھ سے نہیں منایا جاتا۔
تو بس ٹھیک ہے جب وہ منانا آجائے تو مجھے کال کر لینا، اب فون رکھو۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"میر" آپ میری بات سنیں بغیر فون نہیں رکھ سکتے میرا ہلکے سے غصے میں بولی۔

کیا کیا کہا تم نے دوبارہ بولنا۔۔۔۔

ہائے اللہ پھر میں نے کچھ بول دیا۔۔

نہیں تم نے کیا کہا میں نے کہا آپ میرا فون نہیں کاٹ سکتے میری بات سنے بغیر۔

نہیں اس سے پہلے کیا کہا اس سے پہلے میں نے کچھ بھی نہیں کہا تم نے میرا نام لیا ہے میں نے آپ کا نام کب لیا تم نے لیا ہے میرا نام۔۔۔۔ چلو! لو دوبارہ میرا نام۔

Kitab Nagri

آپ مجھ سے ٹھیک ہو گئے ہیں نہیں تو میں بھی نہیں بتاؤں گی۔

آپ کو آپ پہلے ٹھیک ہوں پھر میں آپ کو بتاؤں گی آپ کا نام اٹک سے فون بند کر دیا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا جی اے سی پی سے شرط لگائی جا رہی ہے ٹھیک ہے۔۔۔۔ اس شرط کا بدلہ اب میں اپنے انداز سے لوں گا سزا کے لیے تیار رہنا بیوی۔۔ ٹائپ میسج کرتے ہوئے میرب کو بھیجا۔

رہیں آپ ناراض میں بھی نہیں لوں گی دوبارہ آپ کا نام میر مرہا مسکراتے ہوئے دل میں بولی۔

oooooooo

جی امی جان اب بتائیں اگر کوئی کام رہ گیا ہے۔ تو میں فورن سے کروادیتا ہوں۔ رومان شاہ جو اپنی امی کے کہنے کے مطابق مرہا کی منہدی اور مائیوں کے ریسپشن کی ساری تیاریاں مکمل کروا کر اب اپنی ماں سے آگے کا پوچھنے آیا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

نہیں بیٹا کچھ بھی نہیں رہ گیا ہے وہ بہت خوش ہو کر اپنے بیٹے کی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے مسکرائی تھی۔

اب میری امی جان کو مجھ سے کوئی شکایت تو نہیں ہے نا۔ وہ اپنی امی جان کے ہاتھ پر بوسہ دیتے ہوئے مسکرایا۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں میرے بیٹے نے اپنی بہن کی رخصتی کی تیاریاں اتنے اچھے طریقے سے کی ہے اب میں کیوں اپنے بیٹے سے شکایت کروں گی۔

اگر اجازت ہو تو اب میں بھی جا کر تیار ہو جاؤں۔ جی بیٹا جاؤ اور تیار ہو کر آؤ جلدی آنا، اور میرب کو بھی دیکھنا وہ تیار ہو گئی ہے۔

بس مہمان کچھ دیر میں مہمان آنا شروع ہو جائیں گے، اس سے پہلے تم لوگ ویلکم کے لیے تیار ہو کر مین گیٹ پر جاؤ۔ جی جیسے میری پیاری امی جان حکم۔۔۔ جیتے رہو۔

رومان شاہ کے قدم اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہے تھے۔ اس کے دماغ میں کچھ چل رہا تھا۔ جس کو سوچ کر وہ مسکرایا تھا۔

روم کے اندر پہلا قدم رکھتے ہی، اس کی نظر سامنے کھڑی میرب پر پڑی جو افراتفری میں تیار ہو رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

مگر رومان شاہ کے قدم اس کی افراتفری دیکھ کر نہیں بلکہ اس کی فراک کی کھلی ہوئی زپ دیکھ کر رکے تھے۔

وہ کرسی پر بیٹھ کر نیچے کو جھکی ہوئی اپنی نظروں کو اپنے سینڈل پر مرکوز کر کے اس کی سٹرپ بند کرنے میں مگن تھی۔

وہ سینڈل کا سٹرپ بند نہ ہونے پر اس قدر اکتائی ہوئی تھی۔ کہ اپنی فراک کی کھلی زپ سے بھی لا تعلق تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

رومان شاہ احتیاط کھنگارا تھا۔ مگر وہ شاہ کو روم میں دیکھ کر بھی اپنی سینڈل سے تائی ہوئی سٹرپ بند کر رہی تھی۔

خیریت ہے کیوں اس بیچارے جوتے کے گلے پڑی ہوئی ہو۔ ایسا کیا قصور کر دیا ہے اسنے۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ نے اس کی زپ سے نظریں ہٹانے کی کوشش کرتے ہوئے اسے مخاطب کیا۔

مگر رومان شاہ کی بھٹکی ہوئی نظر بار بار جا کے اس کی خوبصورت مخملی گوری کمر پر جارہی تھی۔

شاہ سینڈل کا سٹرپ خراب ہو گیا ہے یہ بند نہیں ہو رہا۔ وہ اکتائی ہوئی اب رو دینے والی آواز سے بولی تھی۔

تو کوئی اور سینڈل پہن لو۔ نہیں اس ڈریس کے ساتھ یہی میچ ہو رہا ہے۔ میرب کی نظر اب بھی اپنی سینڈل پر تھی۔ جب کہ شاہ کی نظر اس کی کمر پر تھی۔ لاؤ مجھے دکھاؤ میں کر دیتا ہوں۔

Kitab Nagri

شاہ ایڑیوں کے بل میرب کی کرسی کے پاس بیٹھا گیا۔ شش۔۔ شاہ۔۔ آپ میرا سٹرپ کیوں بند کریں گے۔ میرب نے اپنا پاؤں پیچھے کرتے ہوئے حیرانی سے دیکھا۔

کیوں میں تمہارا سٹرپ بند نہیں کر سکتا۔ شاہ نے اپنی نظریں اوپر اٹھا کے میرب کی جانب دیکھا۔۔۔ نہیں کر سکتے ہیں۔۔۔ تو پھر پاؤں آگے کر و میرب کے پاؤں کو اٹھا کر شاہ نے اپنے گھٹنے پر رکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میرب کے خوبصورت پاؤں پر شاہ کی انگلیوں کے لمس لگے، تو میرب خود میں ہی سمٹ گئی۔ شاہ نے یہ بات محسوس کی تھی۔

اب کی بار شاہ نے جان بوجھ کر میرب کے پاؤں پر اپنا ہاتھ مس کیا جس سے میرب پھر سے خود میں سمٹی گود میں رکھے ہوئے ہاتھوں سے اس نے اپنی فراک کو مٹھیوں میں میچ لیا۔

شاہ کے انابی لبوں کے تلے ہلکی سی سائل بکھری تھی۔ مگر وہ میرب سے چھپا کر خود کو سٹریپ بند کرنے میں مصروف دکھارہا تھا۔

دو سینڈل میں شاہ نے میرب کے سینڈل کا سٹریپ ٹھیک کر دیا۔ سٹریپ بند کر کے نرمی سے میرب کے پاؤں کو گھٹنے سے اتار کر نیچے رکھ کر کھڑا ہو گیا۔

بس اتنی سی بات تھی۔ شاہ تھینک یو۔ کس لیے۔ میری سینڈل کا سٹریپ ٹھیک کرنے کے لیے۔

Posted On Kitab Nagri

- میرب شاہ کی نظروں کو دیکھ کر تھوڑا گھبرائی تھی۔ شاہ کی نظروں میں کچھ ایسا تھا جس کو دیکھ کر وہ گھبرائی تھی۔

اور اپنا رخ ڈریسنگ کی جانب کرتے ہوئے مرر میں دیکھ کر اپنا فائنل میک اپ ٹچ دینے لگی۔

شاہ صوفے پر ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ پر رکھ کر بیٹھ گیا۔ صوفے کی پشت پر اپنا ایک بازو پھیلائے ہوئے، دوسرے ہاتھ میں موبائل لیے ہوئے خود کو موبائل میں مصروف دکھا رہا تھا۔

حالانکہ ایسا نہیں تھا اس کی نظر بار بار کی پشت پر جا رہی تھی۔ جہاں سے اس کی گوری دھو دیارنگت والی کمر اسے بہکنے پر مجبور کر رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

فراک کی کھلی ہوئی زپ سے میرب کا خوبصورت نیٹ سے بنا ہوا براؤنڈ بلیک کلر کا (b) سٹریپ نظر آ رہا تھا۔ 🐒 اس کی گوری کمر پر وہ کالی ناگن بن کر لپٹا ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میرب بہت کنفیوز ہو کر تیار ہو رہی تھی۔ وہ خود پر رومان شاہ کی نظروں کی تپش کو محسوس کر رہی تھی۔ شاہ نظریں اس جسم پر آگ کا کر رہی تھی۔

رومان شاہ کی نظروں کی تپش اسے بہت کنفیوز کیے ہوئے تھے۔ اسی کنفیوزنگ میں اس کے ہاتھ سے ہیربرش نیچے گرا تھا۔

۔ پیلے کلر کی فراک پر شاکنگ پنک کلر کا کاہل دوپٹہ جس پر سلور کلر کا خوبصورت کام کیا ہوا تھا۔ اس کا گورارنگ دودھ کی طرح کھلا ہوا لگ رہا تھا۔

Kitab Nagri

وہ برش اٹھانے کے لیے نیچے جھکی تو بال پوری طرح سے کمر سے ہٹے گئے، رومان کا شاہ دل ہچکولے کھانے لگا تھا۔

سٹریٹ کیے ہوئے بال جو آدھے اس کی کمر پر جھول رہے تھے۔ اور آدھے آگے کی طرف کیے ہوئے بے حد خوبصورت لگ رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

ظالم لڑکی کیوں اپنے شاہ کے صبر کا امتحان لے رہی ہو۔ شاہ چور آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

شاہ کی نظر اس کے کانوں میں خوبصورت بڑے بڑے سلور کلر کے پہنے ہوئے جھمکوں پر پڑی تھی۔

- جو میرب کے ذرا سے بھی ہلنے سے اس کی پھولی ہوئی نازک سی گلابی گالوں کو چھو کر اسکے دل کے تار چھڑ رہے تھے۔

شاہ دور بیٹھا ہوا اس کے خوبصورت حسن کو سہرا رہا تھا۔ میرب کی صراہی دار گردن کی بیوٹی بون پر شاہ اپنا آپ ہار رہا تھا۔ وہ اس وقت سراپائے حسن قیامت بنی ہوئی کھڑی تھی۔ شاہ کے منہ توڑ جزباتوں نے شاہ کے اندر طوفان برپا کیا ہوا تھا۔

سنو!!!! جی۔۔ اپنے آپ کو سنبھال کے رکھنا تمہارے سر سے دوپٹہ نہ اترادیکھوں شاہ نے رعب دار آواز میں کہا۔

Posted On Kitab Nagri

جی ٹھیک ہے۔ میرب جو شاہ کی نظروں سے اس قدر گھبرائی ہوئی تھی کہ اس نے پلٹ کر نہیں دیکھا۔
تیار ہوتے ہوئے سرسری سے انداز سے جواب دیا۔

امی جان پوچھ رہی تھی کہ تمہاری اور کتنی دیر ہے۔۔۔ بس میں تیار ہو گئی ہوں چلے۔ وہ اپنا دوپٹہ سر پر
رکھ کر فائنل خود کو مرمر میں دیکھتی ہوئی باہر نکلنے کی نیت سے قدم بڑھانے لگی۔

رومان شاہ جو اس کی کھلی ہوئی زپ پر اپنی نظریں گاڑے ہوئے تھا۔ اس کے چلنے کا سن کر حیرانی سے
اس کی جانب دیکھا۔ آریو شور کہ تم بالکل تیار ہو رومان شاہ اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا ہوا اس سے پوچھ رہا
تھا۔
www.kitabnagri.com

وہ اپنے دونوں ہاتھ اپنی کمر پر باندھ کر کھڑا ہوا بہت رعبدار لہجے میں بولا۔۔۔ جی جی شاہ میں بالکل
تیار ہوں میرب نے ایک نظر خود کے ڈریس پر دوڑائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ کے قدم میرب کی جانب بڑھ رہے تھے۔ میرب کچھ حیران اور پریشان ہوتی ہوئی شاہ کے جانب دیکھ رہی تھی۔۔

ایسے دھیان رکھو گی تم خود کا شاہ نے خون خار آنکھوں سے میرب کی جانب دیکھا تھا۔

شاہ اب میں نے کیا کیا ہے اب تو آپ کے کہنے کے مطابق میں نے سر پر دوپٹہ بھی لے لیا ہے۔

انداز کافی معصوم اور ڈرا ہوا تھا۔ آہ۔۔ میرب کی کمر پر اپنا مضبوط مردانہ ہاتھ رکھتے ہوئے شاہ نے جھٹکے سے اسے اپنے ساتھ لگایا تھا۔

www.kitabnagri.com

جس سے میرب کی ہڈی پر درد کی ٹیس اٹھی تھی۔ جس سے اس کے منہ سے آہ کی آواز نکلی۔

Posted On Kitab Nagri

اپنی جگہ پر کھڑی رہو۔ اگر ہلنے کی کوشش بھی کی، تو جان نکال لوں گا، میرب جو اپنی کمر پر درد ہونے سے شاہ کے ہاتھ کو اپنی کمر سے ہٹانے کی کوشش کر رہی تھی۔ اب ڈر کے مارے اپنی جگہ پر ساکت کھڑی ہو گئی۔

۔ وہ سو سو سو کر رہی تھی۔۔ شاہ مجھے درد ہو رہا ہے۔ کہاں میرب کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھا تھا۔

میری کمر میں۔۔ اور جس حالت میں تم باہر جا رہی تھی۔ ایسے میں جو درد میرے دل میں اٹھنا تھا۔ اس کا کیا وہ اپنا چہرہ میرب کے بہت قریب کیے ہوئے کھڑا تھا۔

میرب رومان شاہ کے لفاظوں پر غور کر رہی تھی۔ مگر اس سے سمجھ میں کچھ نہیں آیا۔ شاہ مجھے سمجھ نہیں آ رہا آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔

شاہ کے ڈر اور شاہ کے ہاتھ کی سختی سے کمر میں اٹھنے والے درد سے آنسو اس کے گلے میں اٹکے ہوئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ کی عزت ہو کر خود سے اتنی لا پرواہی۔ ہاتھ اس کی کھلی زپ والی جگہ پر رکھا۔ نظریں اس کے چہرے پر تھی۔

شاہ کے ہاتھ کے لمس سے وہ سسکی تھی۔ شاہ کے سینے سے اس کی قمیض کو اپنی مٹھیوں میں چکڑ کر نظریں جھکالی۔ شاہ کا ہاتھ اس کی کمر پر اپنی گرمی چھوڑ رہا تھا۔ وہ سسکتی ہوئی اس کے سینے کے قریب ہوتی ہوئی اپنا منہ چھپا گئی۔

اب بتاؤ کہ تم اسی حالت میں باہر جانا چاہتی تھی۔ وہ سرگوشی میں بولا تھا۔ شاہ کے لبوں کی جنبش میرب اپنی گردن پر محسوس کر رہی تھی۔

جواب دو شاہ نے پھر سے سرگوشی کی تھی۔ میرب سے جواب دینا مشکل ہو رہا تھا۔ شاہ کی اتنی نزدیکیاں اور ہاتھوں کی بے باکیاں میرب جواب کیسے دیتی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ سینے پر اپنے دونوں ہاتھ رکھے ہوئے اپنا سر شاہ کے سینے میں چھپائے ہوئے لرزتی ہوئے وجود کو لیے
چپ چاپ ساکت کھڑی ہوئی تھی۔

تم میری بیوی ہو۔ خود کو سنبھال کر رکھنا۔ میں اپنی عزت کے معاملے میں تھوڑا نہیں بہت زیادہ پاگل
ہوں۔

رومان شاہ کے بولنے سے اس کے لبوں کی جنبش اور اس کے سانسوں کی گرمی میرب کی گردن پڑ رہی
تھی۔



جو میرب کے دل کی دھڑکنوں کو او تھل پو تھل کر رہی تھی۔
www.kitabnagri.com

شش۔ شا۔ شاہ۔ پلیز مجھے جانے دے امی میرا انتظار کر رہی ہیں شاہ کی بے قراریاں دیکھ کر میرب
گھبرا کر شرماتے ہوئے شاہ کے ہاتھ کی گرفت سے نکل کر باہر کی جانب بھاگنے لگی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

رک جاؤ تمہیں سمجھ میں نہیں آیا تھا کہ تم رومان شاہ کی عزت ہو پھر اسی حلیے میں باہر جانے کا سوچ رہی ہو۔

کیوں تم میرے ہاتھ سے مرنا چاہتی ہو۔ رومان شاہ کی رعبدار آواز پھر سے روم میں گونجی تھی میرب کے قدم وہیں پر رک گئے۔

رومان شاہ نے آنکھ کے اشارے سے میرب کو واپس آنے کے لیے کہا تھا۔ میرب جو دروازے کے بے حد قریب کھڑی ہوئی تھی۔ اس کے چہرے کی ہوائیاں اڑ رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

رنگ شرم سے لال ہوا پڑا تھا گھبراتے ہوئے ہاتھوں کو مروڑ رہی تھی۔ نفی میں سر کو ہلاتے ہوئے اس نے آنے سے انکار کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ کے سامنے اتنی جرات مت دکھایا کرو۔ جب میں نے کہا ہے کہ ادھر آؤ تو اس کا مطلب ہے کہ تمہیں آنا ہے وہ بھی ہر صورت۔ شاہ وہی پر کھڑے ہوئے رعبدار آواز سے پھر گر جاتا تھا۔

۔ شاہ مجھے آپ سے ڈر لگ رہا ہے۔

۔ بہت جلد تمہارے سارے ڈراتا ر دوں گا۔ جس ڈر کو تمہارا یہ چھوٹا سا دماغ محسوس کرتا ہے اس ڈر کو سچ ثابت کر دوں گا۔

۔ میرے پاس آؤ انگلی کے اشارے سے اسے پاس بلا رہا تھا۔ نظروں میں ایسی آگ تھی جس کو دیکھ کر میرب کو خود کی جان نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔



میرب اپنے ہاتھ کو بیک سائیڈ پہ لے جا کر اپنی زپ کو بند کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ میں نے کہا ادھر آؤ تمہیں سنائی نہیں دے رہا کیا۔ شاہ کا لہجہ سخت اور غصے والا ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ نظریں زمین پر گاڑے ہوئے اپنے ہاتھ کو بیک سائیڈ پر لے جا کر زب بند کرنے کی بے جا کوشش کرتے ہوئے۔

ساتھ میں چھوٹے چھوٹے قدم بھرتی ہوئی رومان شاہ کے پاس آرہی تھی۔ میرب کے پاؤں شاہ کی نظروں کے تقاضوں کو سمجھتے ہوئے آگے نہیں بڑھ رہے تھے۔

وہ بچی تو نہیں تھی اسے اچھی طرح سے سمجھ آرہا تھا کہ شاہ اس سے کیا چاہتا ہے۔

جہاں اسے بات کی خوشی تھی کہ شاہ خود سے اس کے قریب آرہا ہیں، وہاں حد سے زیادہ آنے والی شرم و حیا نے سے گھیرا ہوا تھا۔

وہ شاہ کے حکم کو مان کر خود کو شاہ کے قریب لانے کی بہت کوشش کر رہی تھی۔ مگر چند قدم دوری پر اس کی ہمت جواب دے گئی۔

تو وہ تھوڑا سا دور ہو کر رک گئی۔

Posted On Kitab Nagri

اب اس سے آگے آنے کے لیے کوئی خاص انوٹیشن دینا پڑے گا۔ رومان شاہ اپنی شعلہ بار آنکھوں سے اسے دیکھتا ہوا کہہ رہا تھا۔

- آپ مجھے یہیں پر بتادیں کہ آپ نے مجھے کیا کہنا ہے۔ وہ من من کرتے ہوئے بولی تھی۔ وہ اب بھی مسلسل اپنی زب کو بند کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ کیوں اس سے آگے آنے کے لیے ٹیکس لگتا ہے۔

وہ اپنی کمر پہ ہاتھ باندھے ہوئے کھڑا آئی برو کو اٹھا کر بہت پرکشش انداز سے کھڑا ہوا بول رہا تھا۔ اب کی بار اس نے خود میرب کی جانب قدم اٹھائے تھے۔

وہ رومان شاہ کے بڑھتے ہوئے قدموں کو دیکھ کر وہ دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔ رومان شاہ نے دو بڑے قدم اٹھا کر اس کے ہاتھ کو تھام لیا تھا۔

وہ اپنا رخ دوسری جانب کیے ہوئے نظریں جھکائے ہوئے تھی۔ اس کے رخ بدلنے سے رومان شاہ کی نظر پھر سے اس کی کھلی زب پر گئی۔

Posted On Kitab Nagri

اب کی بار رومان شاہ کی بے قراریاں اور منہ توڑ جذبات سر پر چڑھ کر بول رہے تھے۔ میرب کو بنا وقت دیے اس نے میرب کے ہاتھ کو مضبوطی سے تھام کر اپنی جانب کھینچا۔

میرب پھولی ہوئی سانسوں کے ساتھ ایک بار پھر سے رومان شاہ کے چٹانی سینے کے ساتھ آکر ٹکرائی تھی۔

میرب نے اوپر دیکھ کر اپنے سر پر ہاتھ رکھا۔ اور اپنی نظروں سے اپنے سر کی درد کی نوعیت کا شاہ کو احساس دلایا تھا۔



کیا سر میں درد ہو رہا ہے۔ شاہ اس کی نظروں کی نواہت سمجھ چکا تھا۔ ہاں آپ انسان کم اور پتھر زیادہ ہیں۔ اتنی زور سے میرا سر آپ کے ساتھ لگا ہے۔

مجھے تو ایسے لگا جیسے میرا سر کسی پہاڑ سے ٹکرا گیا ہو۔ وہ غصے اور شرم کی ملی جولی کیفیت سے بولی تھی۔ جب پہاڑ سے عشق کرنے کی ہمت اور جرات کی ہے تو۔

Posted On Kitab Nagri

تو پہاڑ سے ٹکرانے کی اور اس کی محبت اور شدتوں کو سہنے کی ہمت بھی پیدا کرو۔ بہت جلد تمہیں اسی پہاڑ کی شدتوں کو برداشت کرنا ہے۔

اس کی نظروں کے تقاضوں سے پہلے سے گھبرائی ہوئی میرب اور گھبرائی گئی تھی۔ شاہ پلیز آپ مجھے جانے کیوں نہیں دے رہے ہیں۔



میرب نے بے بسی سے شاہ کی جانب دیکھا تھا۔ کیسے جانے دوں ایک تو تمہارا حلیہ ابھی باہر جانے کے لائق نہیں ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اور دوسری وجہ میرا دل ہے۔ جس کو تم اپنی جگہ سے ہلا کر اسے بے چین کر دیا ہے۔ اور اب تم چاہتی ہو کہ میں تمہیں اتنی آسانی سے جانے دوں گا تو بہت۔۔۔۔۔ غلط سوچ رہی ہو۔ بہت پر زور دیتے ہوئے کہا تھا۔

تو کیا کرنے والے ہیں آپ میرے ساتھ۔ میرب کا سوال بہت بچکانہ تھا۔

مگر اس لہجہ اور معصومیت شاہ کے دل پر وار کر رہی تھی۔ کرنے کا تو بہت کچھ ارادہ رکھتا ہوں۔ مگر فی الحال تو مجھے تم سے کچھ لمحوں کا سکون چاہیے۔ آنکھوں میں شرارت تھی اور لہجے میں خماری۔۔

میں آپ کو سکون کیسے دے سکتی ہوں۔ میرب سمجھ کر بھی نا سمجھی سے بولی تھی۔

تمہیں کچھ بھی کرنے کی ضرورت نہیں ہے مجھے تمہارے وجود سے سکون چاہیے جو میں خود حاصل کر لوں گا۔ اس کے لہجے اور آنکھوں کا خمیازہ دیکھ کر میرب کا دل سو کی سپیڈ سے دھڑک رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ نے اسے اپنی باہوں میں کس کے اپنے ساتھ لگالیا تھا۔ شاہ کے جسم سے مردانہ پرفیوم کی اڑتی ہوئی مہک میرب کے دل کو بے قرار کر رہی تھی۔

آخر شاہ کی محبت کی طلبگار تو وہ ہمیشہ سے تھی۔ اب یہ کہنا تو غلط ہو گا کہ وہ شاہ کے قریب نہیں جانا چاہتی۔ مگر یہ الگ بات تھی۔ کہ شاہ کی قربت کو سہنا آسان نہیں تھا۔

شاہ کیا آپ کو مجھ سے پیار ہو گیا ہے۔ اس نے شاہ کی نظروں میں دیکھ کر ایک معصوم سا سوال شاہ کے سامنے رکھا تھا۔



یہ تو تمہیں میرے قریب آنے سے پتہ چلے گا۔ کہ پیار ہو گیا ہے یا نہیں یہ تو تمہارا قریب آنا ہی ڈیسا نڈ کر سکتا ہے۔ وہ بے باکی سے میرب کی کمر پر اپنے ہاتھوں کے لمس چھوڑ رہا تھا۔

میرب کو ہاتھ سے پکڑ کر گھماتے ہوئے۔ اس کی پشت اپنی جانب کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ تھوڑا نیچے جھکا اور اپنے لب میرب کی کھلی ہوئی زپ والی جگہ پر رکھ دیے۔ جہاں پر شاہ کی کب سے نظر تھی۔ رومان شاہ کے آتش لبوں کی جنبش سے میرب نے سسک کی بھری تھی۔
اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

www.kitabnagri.com
Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ نے اپنا ہاتھ میرب کے پیٹ پر کسا ہوا تھا۔ میرب چاہ کر بھی رومان شاہ کی گرفت سے بھاگنے کی کوشش نہیں کر سکتی تھی۔ اس میرب کو آگے کی طرف جھکار کھا تھا۔

رومان شاہ کے لمس اتنے جان لیوا تھے کہ میرب کے پورے بدن میں بجلی کی لہر سی دوڑ گئی تھی۔ میرب سے اپنا آپ ہی نہیں سنبھل رہا تھا۔

رومان شاہ نے جا بجا اس کی کمر پر اپنے آتش لبوں کے لمس چھوڑ رہا تھا۔ میرب کا وجود شاہ کے لمسوں سے پگھلنا لگا تھا۔

اس کا جسم ہولے ہولے کانپ رہا تھا۔ بے اختیار کے منہ سے سسکیاں نکلنے لگی تھی۔ سانسیں اکھڑنے لگی۔ وہ اپنی آنکھوں کو زور سے بند کیے ہوئے کھڑی تھی۔

رومان شاہ جھٹکے سے کھڑا ہوا تھا۔ وہ میرب کی فرنٹ سائیڈ پر آگیا۔ تھا۔ اس نے میرب کے سر کی بیک سائیڈ پر اپنا ہاتھ رکھا۔ اور دوسرا ہاتھ میرب کی کمر میں ڈالتے ہوئے، بالوں کو ہلکا سا جھٹکا دے کر سر کو اوپر کی جانب کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جس سے میرب کے خوبصورت لپسٹک سے سچے ہوئے ہونٹ شاہ کے سامنے اور بے حد قریب ہو گئے تھے۔ شاہ خماری سے آنکھیں بند کرتے ہوئے میرب کے لبوں پر جھکا۔

اور اس کے خوبصورت لبوں کو اپنے آتش لبوں کی قید میں لے گیا۔
اس نے کچھ ایسے انداز سے میرب کو اپنے ساتھ لگا کر جکڑا ہوا تھا ہوا تھا، کہ میرب کی ہر راہ فرار ظالم نے بند کر رکھی تھی۔ وہ اب دشمن جاں کے رحموں کرم پر کھڑی تھی۔

سوائے اس پہ رحم کے رحم کرنے تک وہ اپنے لیے کچھ بھی نہیں کر سکتی تھی۔

www.kitabnagri.com

اس کی نمی کو پیتے ہوئے شاہ مدحوش ہوتے جا رہا تھا۔ شاہ کی نفرت جتنی جان لیوا تھی۔ محبت اس سے کہیں بڑھ کے جان لیوا تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ بھی وہ اس ک تھوڑا قریب آیا میرب کی سانسیں تنگ کر گیا تھا۔ میرب کی اکھڑی ہوئی سانسیں شاہ کو نہ دکھائی دے رہی تھی نہ سنائی دے رہی تھی۔ میرب نے خود کو شاہ کی گرفت سے آزاد کروانے کی کوشش کی تھی۔

۔ میرب کو خود کو چھڑوانے کی سزا شاہ نے یہ مقرر کی تھی۔ کہ اس کے دونوں ہاتھ اپنے ایک ہاتھ سے اس کی کمر پر پن کر رکھے تھے۔

میرب کی سانسیں رکنے لگی تھی دل تھا کہ وہ چاہتا تھا کہ آج دیواریں توڑ کر باہر آجائیں۔ قدم تھے کہ وہ میرب کا وزن اٹھانے سے قاصر تھے۔

میرب اس وقت پوری کی پوری شاہ کے رحم و کرم پر کھڑی تھی۔ اس کا سارا وزن شاہ اپنے بازوؤں میں اٹھائے ہوئے تھا۔

لبے چوڑے شاہ نے میرب کو کمر سے پکڑ کر زمین سے تھوڑا اوپر اٹھا کر اپنے ساتھ لگا رکھا تھا۔ میرب اس وقت ہوا میں جھول رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ کا ہاتھ اس کی کمر پر تھا۔ اور میرب کا سارا وزن شاہ کے بازوؤں پر۔ اور شاہ کے لب تھے کہ میرب کے لبوں کو آزاد کرنے کے لیے تیار نہ تھے۔

میرب کو آج اپنی جان بہت مشکل میں لگ رہی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ شاہ آج ہونٹوں کی نمی کو اتنا پیے گا کہ آج کے بعد میرب کے ہونٹوں پر کبھی نمی نہیں آئے گی۔

شاہ اس وقت بالکل اپنے ہوش سے بیگانہ ہو کر اپنے کام مگن تھا۔ پتہ نہیں کتنی دیر بعد اس ظالم کو میرب پر تھوڑا ترس آیا تو بڑا احسان کرتے ہوئے۔

www.kitabnagri.com

۔ اس سے دور ہوا تھا۔ اور میرب کو ہوا سے فرش پر لینڈ بھی کروا دیا تھا۔
میرب ہونٹ کھولے ہوئے سانس لینے کی کوشش کر رہی تھی۔ میرب کا سانس اس قدر اکھڑا ہوا تھا کہ میرب کے سانس لینے کی آواز شاہ سن رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مگر اسے اپنے کیے پر کوئی شرمندگی نہیں تھی۔ گنی مچھوں تلے اس کے آتش لب مسکرا رہے تھے۔
میرب کی حالت دیکھ کر وہ ایسے مسکرا رہا تھا۔

جیسے کوئی قلع فتح کر کے کھڑا ہو۔ وہ ایسے مسکرا رہا تھا جیسے کوئی بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہو۔ جبکہ
میرب بھیگی پلکوں سے فرش پر نظریں جمع ہوئے تھی۔

میری طرف دیکھو شاہ کی کی خماری سے بھری ہوئی رو عبدالر آواز روم میں ایک بار پھر سے گونجی
تھی۔ میرب نے بامشکل اپنی پلکیں اٹھا کر شاہ کی جانب دیکھا۔

www.kitabnagri.com

- یہ رونا کس لیے، میرب رومان شاہ کیا اس کا مطلب یہ سمجھوں کہ تمہیں اپنے شوہر کی نزدیکیاں بری
لگتی ہیں۔ لہجہ تھوڑا سرد ہوا تھا۔ میں نے ایسا تو نہیں کہا، میرب نے شرم سے نظریں جھکا لی۔ میرب نفی
میں سر کو ہلا کر اپنی آنکھوں کی نمی کو صاف کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

تو پھر یہ آنسو کس لیے ہے۔ انداز اب بھی وہی تھا۔ مجھے سانس نہیں آرہی تھی۔ نہیں آرہی تو لاؤ دوبارہ سے تمہارے اندر اپنی سانسیں بھر دوں۔ اس نے ایک قدم اٹھایا۔ میرب نے اپنے دو قدم پیچھے کی طرف لیے تھے۔

نہیں نہیں مجھے سانس بالکل ٹھیک آرہا ہے۔ اس کی گھبراہٹ دیکھ کر رومان شاہ کے لبوں پر گہری مسکراہٹ آئی تھی۔

چلو آؤ میں تمہاری زپ بند کر دیتا ہوں۔ نہیں میں خود کر لوں گی میرب دو قدم اور پیچھے لے گئی تھی۔

کیوں میرے بند کرنے میں کیا دقت ہے، کچھ دیر پہلے تمہارا سٹریپ بھی تو بند کیا تھا۔ شاہ نے دو قدم اور اس کی جانب لیے تھے۔

میرب نے ایک قدم اور پیچھے کی جان اٹھایا تھا۔ مگر پیچھے پڑے بیڈ کی وجہ سے جگہ ختم ہونے پر وہ بیڈ پر گر چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ جلدی سے دوپٹہ ٹھیک کرتے ہوئے اٹھنے لگی تھی۔ کہ بیڈ اوپر ایک سائیڈ پر شاہ نے اپنا پاؤں رکھ دیا۔

گھٹنے پر اپنی کہنی رکھ کر کھڑا ہوا۔ وہ بالکل میرب کے پاس ہو کر اپنے۔ چہرے کو اس کے اوپر جھکائے ہوئے کھڑا تھا۔



۔ شاہ پلیز مہمان آنے والے ہیں۔ تو۔۔۔

آپ مجھے تیار ہونے دیں میرب شاہ کی اتنی خراب ٹون دیکھ کر اپنے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے اٹھنے کی کوشش کرنے لگی تھی۔

میں کیا کروں اگر مہمان آنے والے ہیں تو۔ اس سر پھرے شاہ کو تم نے خود ہی بہکایا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

میں نے کب بہکایا ہے۔ وہ رود دینے والی آواز سے بول رہی تھی۔ وہ اس وقت رومان شاہ کے سامنے ڈری ہوئی بچی لگ رہی تھی۔

تم نے ہی تو بہکایا ہے تمہیں اپنی زب بند رکھنی چاہیے تھی، اب تو شاہ بہک چکا ہے اپنی مرضی سے ہی ٹھیک ہو گا۔

مگر شاہ۔۔۔ شاہ کو بنا اپنی بات سننے اپنے اوپر جھکتے ہوئے دیکھ کر وہ بیڈ پر لیٹنے پر مجبور ہو گئی تھی۔۔

وہ اس کے اوپر فلیٹ ہو کر لیٹا ہوا، اپنا چہرہ اس کے بالوں میں چھپا کر اس کی گردن پر اپنے گرم لبوں کے لمس چھوڑ رہا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شاہ کو پتہ تھا کہ ٹائم بہت کم ہے اور اسے اس وقت نیچے جانا ہے۔ مگر وہ اپنے جذباتوں سے مجبور ہو کر بار بار میرب کے قریب جا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ۔۔ ہوں س۔ شاپ پلینز آپ تیار ہو جائیں اور مجھے بھی ہونے دیں مہمان آنے والے ہیں میرب منمناتے ہوئے بولی۔ ہم میرا بھی یہی خیال ہے۔ مگر یہ کمبخت آپ کے مخملی جسم کی خوشبو مجھے بار بار بہکا رہی ہے۔

خمار لہجے سے میرب کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے دیکھ کر کہا تھا۔ چہرے کو میرب کے چہرے کے ساتھ رب کرتے ہوئے اپنا خمار اتارنے کی ایک بے جا کوشش کر رہا تھا۔

شاہ جتنا میرب کے قریب جا رہا تھا۔ اتنا ہی زیادہ بہک رہا تھا بہت مشکل سے وہ اپنے لبوں کی جنبش میرب کے لبوں پر چھوڑتا ہوا، اٹھ کر کھڑا ہوا تھا۔

میرب بھی اکھڑی سانسوں کو سنبھالتے ہوئے جلدی سے کھڑی ہو کر اپنے ڈریس کو ٹھیک کر رہی تھی۔

جس پر شاہ نے سلوٹیں ڈال دی تھی۔ چلو میں فریش ہو کر آتا ہوں۔ تم میرے کپڑے نکالو۔ پہلے ادھر آؤ میں تمہاری زپ بند کروں۔

Posted On Kitab Nagri

"نن ن نہیں شاہ میں خود کر لوں گی" اب کی بار میرب نے اپنے دونوں ہاتھ سے شاہ کو روکا تھا۔

وہ ہنستا ہوا زبردستی میرب کی پشت پر آکر کھڑا ہو گیا تھا۔ وہ اپنی نگاہوں کو بہکنے سے روک کر اس کی زب بند کر رہا تھا۔

- ویسے سارا قصور آپ کی اسی زپ کا ہے میں تو روم میں کسی اور نیت سے آیا تھا مگر اس زپ نے مجھے بہکا کر کسی اور ہی ٹریک پر ڈال دیا۔ رومان شاہ سارا مدعا بے جان زپ پر ڈال رہا تھا۔



وہ زپ بند کر کے واش روم میں جا رہا تھا۔ میرے آنے سے پہلے روم سے جانے کی کوشش بھی مت کرنا۔

شاہ گھبرائی ہوئی میرب کے ارادے بھانپ چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ابھی کچھ باکی ہے جس کے لیے مجھے رکنا پڑے گا۔ وہ مرر میں اپنی لپسٹک کا حشر دیکھ کر غصے سے اکتائی ہوئی اپنے منہ میں بڈبڑائی تھی۔

ہاں ابھی بہت کچھ باکی ہیں ابھی تو صرف ایک ٹیلر دیکھا یا ہے۔ پھر تو ابھی باکی ہے میرب رومان شاہ

میرب کے ساتھ اپنے سر نیم پر زور دیتے ہوئے کہہ کر واش روم میں جا کر دروازہ بند کر چکا تھا۔

رومان شاہ میرب کی بڑبڑاہٹ سن کر واش روم کا دروازہ بند کرتے ہوئے اونچی آواز میں بولا تھا۔

Kitab Nagri

اففف اللہ اللہ شاہ کے کان کتنے تیز ہیں۔ اب کی بار صرف دل میں ہی سوچا تھا۔

میرا سارا میک اپ خراب کر دیا ہے۔ میرب اپنے خراب میک اپ کو ڈریسنگ مرر میں دیکھتے ہوئے ماتم منار ہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کتنا ٹائم لگا کر میں تیار ہوئی تھی۔ اور میں کتنی پیاری لگ رہی تھی شاہ سے برداشت نہیں ہوا۔ وہ اپنا میک اپ ٹھیک کرتے ہوئے کب سے غصے سے بڑبڑکیے جارہی تھی۔
ساری لپسٹک کا بیڑا غرق کر دیا ہے۔ بکڑ کہیں کہ ساری کی ساری کھا گئے ہیں۔

اف اللہ اگر 24 آور والے لپسٹک کا شاہ نے یہ حشر کیا ہے۔ تو نارمل لپسٹک کا کیا بنتا۔ وہ اپنے چھوٹے سے دماغ پر زور ڈالتے ہوئے سوچ رہی تھی۔

تمہیں نارمل لپسٹک لگانی ہی نہیں چاہیے۔ بلکہ میرے خیال سے تو تمہیں لپسٹک ہی نہیں لگانی چاہیے۔ شاہ کی اپنے اتنے قریب آواز سن کر وہ دبک کر دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔

اس کے پیچھے وہ دشمن جاں نہا کر کھڑا ہوا اپنے ٹاول سے سرپونج رہا تھا۔ میرب کا دبک کر پیچھے ہونا پھر سے اسے شکنجے میں جکڑ گیا تھا۔

رومان شک کے ہاتھ اس کے پیٹ پر تھے اور پشت پر رومان شاہ کا چٹان دار سینہ۔ میرب نے اپنا چہرہ پیچھے کی طرف گھما کر بے بسی والی نظر رومان شاہ پر ڈالی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

جیسے کہہ رہی ہو کہ میں پھر سے کہاں پھنس گئی ہوں۔ "ہاں کیا کہہ رہی تھی اب بولو۔۔ اس نے ٹاول کو بیڈ پر پھینک دیا تھا۔

وہ میرب کے بالوں کو گردن سے سائیڈ پر ہٹاتے ہوئے۔ نرمی سے وہاں پر اپنی ٹھوڑی رکھ چکا تھا۔

اس کے نہا کر ٹھنڈے ٹھنڈے چہرے کو اپنی گردن پر محسوس کر کے میرب کے رونکڑے کھڑے ہو گئے تھے۔

ایک تو رومان شاہ کا پھر سے اتنا قریب ہونا، اوپر سے نہا کر ٹھنڈا ٹھنڈا اس کا چہرہ میرب کی گرم گردن پر رکھنے سے میرب کے پورے جسم میں سن سناہٹ سی دوڑ گئی تھی۔

اس کے ڈارگ براؤن بالوں سے پانی ٹپ ٹپ میرب کی گردن پر گر رہا تھا۔
مجھے تمہاری کی لپسٹک کا فلیور بالکل پسند نہیں۔ اس دن چھت پر کس کرتے ہوئے مجھے تمہارے
ہونٹوں کا فلیور بہت زبردست لگا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آئندہ میں وہی فلیور چاہوں گا۔ اس لیے جب بھی میں تمہارے قریب آؤں مجھے لپسٹک سے سجے ہوئے ہونٹ نہیں چاہیے۔

آہستہ آہستہ سرگوشیاں کرتے ہوئے شاہ کے آتش لب میرب کی بیوٹی بون کو چھو رہے تھے۔

ٹھیک ہے شاہ جو کہیں گے میں کر لوں گی۔ مگر اس وقت پلیز مجھے تیار ہو کر نیچے جانے دیں۔ امی جان میرا انتظار کر رہی ہوگی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میرب نے ہاتھ جوڑنے والے انداز سے رومان شاہ کی منت کی تھی۔ اپنی قربت سے گھبرائی ہوئی۔
میرب کی چہرے کی ہوائیاں دیکھ کر رومان شاہ کا دل کھل اٹھا تھا۔
ہو جاؤ تیار باقی کا حصہ کتاب تم سے بعد میں کروں گا۔ رومان شاہ گہری نظروں سے میرب کی جانب دیکھتے ہوئے پیچھے ہٹا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

تمہاری تیاری پوری ہو چکی ہو۔ تو میرا ڈریس نکالو میں نے کون سا پہننا ہے۔
آپ مجھے بتادیں آپ کو کون سا ڈریس پہننا ہے۔ میں ابھی نکال دیتی ہوں۔

آہ آہ۔ میرب جلدی جلدی قدم اٹھاتی ہوئی قبر کی جانب جا رہی تھی۔ کہ ہائی ہیل پہنے ہوئے ابھی
موج کھا کر گرنے والی تھی۔

کہ رومان شاہ نے آگے بڑھ کر اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے گرنے سے بچا لیا تھا۔

بس اتنی تھی تمہاری محبت اور تمہارا عشق میری اتنی سی قربت سے تمہاری ہوائیاں اڑی ہوئی ہیں۔ زرا
چہرہ دیکھو اپنا۔
www.kitabnagri.com

میری تھوڑی سی قربت سے تم ادھر سے ادھر گرتی پھر رہی ہو۔ جب پورے کا پورا رومان شاہ تم پر
واضح ہو گا۔ تو کیا کرو گی۔

Posted On Kitab Nagri

میرب کی کمر میں پیچھے سے ہاتھ ڈالے ہوئے اس پر جھکے ہوئے میرب کو گرنے سے بچا کر کھڑا ہوا تھا۔

میرب گرنے کے ڈر سے آنکھیں بند کیے ہوئے شاہ کے کاندھوں کو اپنے ہاتھوں سے پکڑے ہوئے اپنی پشت کی جانب لٹکی ہوئی تھی۔

رومان شاہ اس وقت شرٹ لیس تھا سوائے بلیک ٹراؤزر کے اس نے کچھ بھی نہیں پہن رکھا تھا۔

شاہ پلیز چھوڑیں میں ابھی آپ کا ڈریس نکال دیتی ہوں۔ وہ پھر سے من مناتے ہوئے بولی تھی۔
میرب رومان شاہ میں نے آپ کو پکڑا نہیں آپ کو گرنے سے بچایا ہے۔

www.kitabnagri.com

اپنے ہوش حواس قائم رکھوا بھی تو کچھ بھی نہیں ہوا۔ اور تم بکھلا کر ادھر سے ادھر گر رہی ہو۔ جس دن رومان شاہ کی قربت کو جیلنا کے پڑے گا۔ کہی اس دن طاقت کی ڈرپیں نالگووانی پڑ جائیں۔

Posted On Kitab Nagri

ٹھک ٹھک ٹھک -- کون -- صاحب جی آپ کو بڑی بیگم صاحب بلارہی ہیں -- دس منٹ تک آرہا ہوں امی جان کو جا کر بتادو -- روم کا دروازہ کھٹکا تھا اور نوکرانی بلانے کے لیے آئی تھی --

میرب نے اللہ کا شکر ادا کیا تھا -- امی جان اس وقت اسے رحمت کافرشتہ لگ رہی تھی -- جنہوں نے پیغام بھیج کر میرب کی سانسوں کو راست پر آنے کا ٹائم بخشا تھا --

چلو جلدی سے میرے کپڑے نکالو پہلے ہی میں تمہاری وجہ سے بہت لیٹ ہو گیا -- رومان شاہ جا کر ڈریسنگ کے سامنے کھڑا ہو گیا -- میرب حیرانی سے شاہ کی جانب دیکھ رہی تھی -- کتنی آسانی سے وہ سارا کیس اس پر ڈال گیا تھا --

www.kitabnagri.com

تم مجھے بعد میں تاڑ لینا تمہیں بہت سارے موقع فراہم کروں گا -- اچھے تاڑ لینا -- فلحال مجھے ڈریس دو تاکہ میں تیار ہو جاؤں --

Posted On Kitab Nagri

وہ مرر کے اندر سے اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ آنکھ کو ٹیس کر کے مسکرایا تھا۔ میرب سر کو نفی میں ہلاتے ہوئے کبڑ کا دروازہ کھول کر اس میں سے شاہ کا ڈریس سلیکٹ کرنے لگی تھی۔

شاپ پلیز اگر آپ بتادیں کہ آپ کو کون سا ڈریس پہننا ہے۔ تو جلدی ڈسائیڈ ہو جائے گا۔ اور ہم لوگ نیچے جلدی چلے جائیں گے۔ میں ڈسائیڈ نہیں کروں گا۔

تم مجھے ڈسائیڈ کر کے بتاؤ کہ مجھے کیا پہننا ہے۔ شاہ نے دو ٹوکھا تھا۔ میرب شاہ کا اٹل جواب سن کر کبڑ کے کپڑے ادھر ادھر کرنے لگی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسے وائٹ گھدر کا سوٹ پسند آیا تھا۔ اور ساتھ میں ڈارک براؤن کلر کی واسکٹ نکالی تھی۔ مرر میں دیکھ کر رومان شاہ کے آتش لب مسکرائے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

اسے میرب کی چوائس اچھی لگی تھی۔ شاہ اگر خود بھی اپنے لیے سلیکٹ کرتا تو، اس فنکشن کے لیے یہی ڈریس نکالتا وہ اپنے دل میں میرب کی چوائس کو اپیلیٹ کر رہا تھا۔

میرب نے الماری کے اندر جھانک کر گہری نظروں سے دیکھا تھا۔ اسے سامنے پھولوں کے گجھرے نظر آئے تھے۔

ایک نہیں دو نہیں پورے بارہ جو ایک ڈنڈے کے اندر پروئے ہوئے تھے۔ میرب کے لبوں پر ہنسی کھلی تھی۔

شاہ یہ گجرے کس کے لیے ہیں وہ گجروں والا ڈنڈا اٹھا کر کبڈ سے باہر لے آئی تھی۔ "میرے لیے ہے" کیا اا۔۔ سنپل بیوقوف لڑکی تمہارے لیے ہے۔
www.kitabnagri.com

شاہ تھینک یو تھینک یو سسوسوچ۔ وہ خوشی سے بے اختیار آکر شاہ کے سینے سے لگ گئی۔ شاہ بہت بہت سارا تھینک یو آپ کو نہیں پتہ مجھے پھولوں کے گجرے کتنے۔۔۔۔۔ پسند ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

کتنے پر بہت زور دیتے ہوئے بولی تھی۔ وہ اپنے دونوں ہاتھ لمبے چوڑے شاہ کی کمر میں ڈالے ہوئے شاہ کے سینے کے ساتھ اپنے سر کو لگائے ہوئے کھڑی تھی۔

میرب۔۔۔۔۔جی۔۔۔۔۔تمہیں پتہ ہے کہ ہم بہت لیٹ ہو چکے ہیں۔۔۔۔۔جی۔۔۔۔۔تو پھر اب کیا تم
میرے ضبط کو آزما رہی ہو۔۔۔شاہ میں کچھ سمجھی نہیں میرب شاہ کے سینے سے سر کو پیچھے ہٹا کر بولی۔

مطلب یہ ہے کہ شاہ تو پہلے سے ہی تمہارے حسن کو دیکھ کر بہت بہکا ہوا ہے۔ اب تم خود سے آکر میرے سینے سے لگی ہو تو سوچو کہ میں خود پر کنٹرول کیسے کروں۔۔ میرا دل تو پہلے ہی تم میں اپنی دسترت میں چاہتا ہے۔

www.kitabnagri.com

سوری شاہ میرب نے شرم سے نظریں جھکائی۔۔ سوری کی ضرورت نہیں ہے۔ شاہ کو تمہارا پاس آنا اچھا لگا۔ مگر میرب رومان شاہ اس وقت شاہ سوائے خود پر کنٹرول کرنے کے کچھ نہیں کر سکتا۔

Posted On Kitab Nagri

ورنہ جس طرح سے تم آکر میرے سینے سے ٹکرائی ہو۔ تمہاری جان لینے کو دل کر رہا ہے۔ اس کا لہجہ قاتلانہ تھا۔

یہ میں نے کیا کر دیا ہے۔ میرب کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا، کہ وہ کیا کر بیٹھی ہے۔ میں نے جان بوجھ کر آکر شیر کے منہ میں اپنا ہاتھ ڈال دیا ہے۔

شاہ نے نرمی سے اس کی کلائیوں کو پکڑا اس کے ہاتھوں کو اپنے لبوں لگا لیا۔ ایک گجرے کو اس کی کلائی میں ڈال کر اب دوسری کلائی میں ڈال رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

نظر میرب کے چہرے پر مرکوز تھی جو نظریں جھکائے ہوئے فرش پر دیکھ رہی تھی۔

ہمم ایسے ہی گجھرے پہناتے ہیں تمہاری ٹک ٹاک پر کپلز۔ شاہ اس دن والی میرب کی باتوں کو دہرا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جی شاہ ب ایسے ہی پہناتے ہیں ثر ماتے ہوئے بولی تھی۔ ویسے تمہیں پتہ ہے تمہاری ٹک ٹاک پر
آدھی ویڈیو دکھائی جاتی ہے۔

نہیں شاہ پوری ویڈیو دکھاتے ہیں۔ میرب نے جلدی سے اپنی نالج بتائی۔ "تو پھر تو تمہیں پتہ ہو گا کہ
گجرے پہنانے کے بعد کیا ہوتا ہے" مطلب میرب کے پلے لکھ نہیں پڑا تھا۔

مطلب یہ کہ جو اتنی محبت سے گجرے پہناتا ہے، بدلے میں اسے بھی تو گفٹ ملتا ہو گا۔

نہیں ایسی تو میں نے کوئی ویڈیو نہیں دیکھی جس میں گجرے کے بدلے کوئی گفٹ دیا جاتا ہو۔ وہ نہ
سمجھی سے بول رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

مگر مجھے تو گجروں کے بدل گفٹ چاہیے۔ وہ ضدی سے انداز میں بولا تھا۔ شاہ آپکے پاس سب کچھ تو ہے آپ کو مجھ سے کیا گفٹ چاہیے۔ بتائیں میں لے آؤں گی۔

فنکشن کے بعد بتاؤں گا تم خود کو زہنی طور پر تیار رکھنا۔ ابھی جلدی سے تم میری تیاری مکمل کرواؤ۔

میرب بنا رومان شاہ کا مطلب سمجھے سر کوہاں ہلاتے ہوئے رومان شاہ کی تیاری کروانے لگی تھی۔

بیچ بیچ میں رومان شاہ کی یہ بے باکیاں جاری رہی تھی۔ جن سے میرب کنفیوز ہو کر کچھ نہ کچھ خراب کر رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

oooooooo

مرہا کو پھولوں سے بنی ہوئی بگی میں بٹھا کر سٹیج پر لایا جا رہا تھا۔ وہ یلو کلر کی میکسی پہنے ہوئے بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ میکسی پر خوبصورت پنک اور سلور موتیوں کا کام کیا ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

گلاب کے پھولوں سے بنا ہوا مانگ ٹیکا اس کے ماتھے پر سجا ہوا تھا۔ کانوں میں کلیوں اور گلاب کے پھولوں کی بالیاں پہن رکھی تھی۔ ہاتھوں میں پھولوں کے گجرے پہنے ہوئے تھے۔۔۔

ہاتھوں پر لگی شاہ میر کے نام کی مہندی کا بہت گہرا رنگ آیا تھا۔ پاس بیٹھی ہوئی میرب اسے چھیڑ رہی تھی۔ کہ اس کا بھائی اسے بہت پیار کرتا ہے۔ جس کا ثبوت اس کے ہاتھوں پر لگی ہوئی مہندی دے رہی ہے۔ مرہا میرب کی باتوں سے شرمناک رہی تھی۔ کچھ مہمان خواتین ماشاء اللہ کہہ رہی تھی۔ کچھ مہمان خواتین سٹیج پر آکر میرہا کو دعائیں دے رہی تھی۔

Kitab Nagri

بیٹی بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔ ایک مہمان خواتین خوشی سے مرہا کے سر پر پیار دیتے ہوئے بولی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میرب مرہا کے پاس ہی بیٹھی ہوئی تھی کیونکہ میرا بہت کنفیوز اور شرمائی ہوئی تھی تو امی جان کے سخت آرڈرز تھے کہ میرب کو میرا کے پاس ہی رہنا ہے۔

مگر میرہا کب سے خود پر نظروں کی تپش محسوس کر رہی تھی۔ اور وہ تپش وہ کچھ لمحے پہلے والی ہی تھی۔ میرب نے نظر گھما کر دیکھا تو اس کے اندازے کے مطابق، دور کھڑا ہوا رومان شاہ جو بظاہر فون پر کوئی ضروری کال کر رہا تھا۔



مگر اس کی نظروں کا مرکز میرب تھی۔۔۔ اس کے دیکھنے پر رومان شاہ نے اپنی آنکھ کو ٹیس کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- افف اللہ میاں "شاہ کیا چیز ہے" کہی بھی شروع ہو جاتے ہیں میرب نے جلدی سے اپنی نظریں جھکائے۔

وہ اپنے دماغ میں افف افف کراٹھی تھی رومان شاہ کی اس حرکت سے۔

oooooooo

جی امی جان اب بتائیں اگر کوئی کام رہ گیا ہے۔ تو میں فورن سے کروا دیتا ہوں۔ رومان شاہ جو اپنی امی کے کہنے کے مطابق مرہا کی منہدی اور مائیوں کے ریسپشن کی ساری تیاریاں مکمل کروا کر اب اپنی ماں سے آگے کا پوچھنے آیا تھا۔



نہیں بیٹا کچھ بھی نہیں رہ گیا ہے وہ بہت خوش ہو کر اپنے بیٹے کی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے مسکرائی تھی۔

اب میری امی جان کو مجھ سے کوئی شکایت تو نہیں ہے نا۔ وہ اپنی امی جان کے ہاتھ پر بوسہ دیتے ہوئے مسکرایا۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں میرے بیٹے نے اپنی بہن کی رخصتی کی تیاریاں اتنے اچھے طریقے سے کی ہے اب میں کیوں اپنے بیٹے سے شکایت کروں گی۔

اگر اجازت ہو تو اب میں بھی جا کر تیار ہو جاؤں۔ جی بیٹا جاؤ اور تیار ہو کر آؤ جلدی آنا، اور میرب کو بھی دیکھنا وہ تیار ہو گئی ہے۔

بس مہمان کچھ دیر میں مہمان آنا شروع ہو جائیں گے، اس سے پہلے تم لوگ ویکم کے لیے تیار ہو کر مین گیٹ پر جاؤ۔ جی جیسے میری پیاری امی جان حکم۔۔۔ جیتے رہو۔

رومان شاہ کے قدم اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہے تھے۔ اس کے دماغ میں کچھ چل رہا تھا۔ جس کو سوچ کر وہ مسکرایا تھا۔

روم کے اندر پہلا قدم رکھتے ہی، اس کی نظر سامنے کھڑی میرب پر پڑی جو افراتفری میں تیار ہو رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

مگر رومان شاہ کے قدم اس کی افرا تفری دیکھ کر نہیں بلکہ اس کی فراک کی کھلی ہوئی زپ دیکھ کر رکے تھے۔

وہ کرسی پر بیٹھ کر نیچے کو جھکی ہوئی اپنی نظروں کو اپنے سینڈل پر مرکوز کر کے اس کی سٹرپ بند کرنے میں مگن تھی۔

وہ سینڈل کا سٹرپ بند نہ ہونے پر اس قدر اکتائی ہوئی تھی۔ کہ اپنی فراک کی کھلی زپ سے بھی لا تعلق تھی۔



رومان شاہ احتیاط کھنگارا تھا۔ مگر وہ شاہ کو روم میں دیکھ کر بھی اپنی سینڈل سے تائی ہوئی سٹرپ بند کر رہی تھی۔

خیریت ہے کیوں اس بیچارے جوتے کے گلے پڑی ہوئی ہو۔ ایسا کیا قصور کر دیا ہے اسنے۔
رومان شاہ نے اس کی زپ سے نظریں ہٹانے کی کوشش کرتے ہوئے اسے مخاطب کیا۔

Posted On Kitab Nagri

مگر رومان شاہ کی بھٹکی ہوئی نظر بار بار جا کے اس کی خوبصورت مخملی گوری کمر پر جارہی تھی۔

شاہ سینڈل کا سٹرپ خراب ہو گیا ہے یہ بند نہیں ہو رہا۔ وہ اکتائی ہوئی اب رو دینے والی آواز سے بولی تھی۔

تو کوئی اور سینڈل پہن لو۔ نہیں اس ڈریس کے ساتھ یہی میچ ہو رہا ہے۔ میرب کی نظر اب بھی اپنی سینڈل پر تھی۔ جب کہ شاہ کی نظر اس کی کمر پر تھی۔ لاؤ مجھے دکھاؤ میں کر دیتا ہوں۔

شاہ ایڑیوں کے بل میرب کی کرسی کے پاس بیٹھا گیا۔ شش۔ شاہ۔ آپ میرا سٹرپ کیوں بند کریں گے۔ میرب نے اپنا پاؤں پیچھے کرتے ہوئے حیرانی سے دیکھا۔

کیوں میں تمہارا سٹرپ بند نہیں کر سکتا۔ شاہ نے اپنی نظریں اوپر اٹھا کے میرب کی جانب دیکھا۔۔۔ نہیں کر سکتے ہیں۔۔۔ تو پھر پاؤں آگے کر دے میرب کے پاؤں کو اٹھا کر شاہ نے اپنے گھٹنے پر رکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میرب کے خوبصورت پاؤں پر شاہ کی انگلیوں کے لمس لگے، تو میرب خود میں ہی سمٹ گئی۔ شاہ نے یہ بات محسوس کی تھی۔

اب کی بار شاہ نے جان بوجھ کر میرب کے پاؤں پر اپنا ہاتھ مس کیا جس سے میرب پھر سے خود میں سمٹی گود میں رکھے ہوئے ہاتھوں سے اس نے اپنی فراق کو مٹھیوں میں بیچ لیا۔

شاہ کے انابی لبوں کے تلے ہلکی سی سائل بکھری تھی۔ مگر وہ میرب سے چھپا کر خود کو سٹریپ بند کرنے میں مصروف دکھا رہا تھا۔

دو سینڈ میں شاہ نے میرب کے سینڈل کا سٹریپ ٹھیک کر دیا۔ سٹریپ بند کر کے نرمی سے میرب کے پاؤں کو گھٹنے سے اتار کر نیچے رکھ کر کھڑا ہو گیا۔

بس اتنی سی بات تھی۔ شاہ تھینک یو۔ کس لیے۔ میری سینڈل کا سٹریپ ٹھیک کرنے کے لیے۔

Posted On Kitab Nagri

- میرب شاہ کی نظروں کو دیکھ کر تھوڑا گھبرائی تھی۔ شاہ کی نظروں میں کچھ ایسا تھا جس کو دیکھ کر وہ گھبرائی تھی۔

اور اپنا رخ ڈریسنگ کی جانب کرتے ہوئے مرر میں دیکھ کر اپنا فائنل میک اپ ٹچ دینے لگی۔

شاہ صوفے پر ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ پر رکھ کر بیٹھ گیا۔ صوفے کی پشت پر اپنا ایک بازو پھیلائے ہوئے، دوسرے ہاتھ میں موبائل لیے ہوئے خود کو موبائل میں مصروف دکھا رہا تھا۔

حالانکہ ایسا نہیں تھا اس کی نظر بار بار کی پشت پر جا رہی تھی۔ جہاں سے اس کی گوری دھو دیارنگت والی کمر اسے بہکنے پر مجبور کر رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

فراک کی کھلی ہوئی زپ سے میرب کا خوبصورت نیٹ سے بنا ہوا براؤنڈ بلیک کلر کا (b) سٹریپ نظر آ رہا تھا۔ 🐒 اس کی گوری کمر پر وہ کالی ناگن بن کر لپٹا ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میرب بہت کنفیوز ہو کر تیار ہو رہی تھی۔ وہ خود پر رومان شاہ کی نظروں کی تپش کو محسوس کر رہی تھی۔ شاہ نظریں اس جسم پر آگ کا کر رہی تھی۔

رومان شاہ کی نظروں کی تپش اسے بہت کنفیوز کیے ہوئے تھے۔ اسی کنفیوزنگ میں اس کے ہاتھ سے ہیربرش نیچے گرا تھا۔

۔ پیلے کلر کی فراک پر شاکنگ پنک کلر کا کاہل دوپٹہ جس پر سلور کلر کا خوبصورت کام کیا ہوا تھا۔ اس کا گورارنگ دودھ کی طرح کھلا ہوا لگ رہا تھا۔

Kitab Nagri

وہ برش اٹھانے کے لیے نیچے جھکی تو بال پوری طرح سے کمر سے ہٹے گئے، رومان کا شاہ دل ہچکولے کھانے لگا تھا۔

سٹریٹ کیے ہوئے بال جو آدھے اس کی کمر پر جھول رہے تھے۔ اور آدھے آگے کی طرف کیے ہوئے بے حد خوبصورت لگ رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

ظالم لڑکی کیوں اپنے شاہ کے صبر کا امتحان لے رہی ہو۔ شاہ چور آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

شاہ کی نظر اس کے کانوں میں خوبصورت بڑے بڑے سلور کلر کے پہنے ہوئے جھمکوں پر پڑی تھی۔

- جو میرب کے ذرا سے بھی ہلنے سے اس کی پھولی ہوئی نازک سی گلابی گالوں کو چھو کر اسکے دل کے تار چھڑ رہے تھے۔

شاہ دور بیٹھا ہوا اس کے خوبصورت حسن کو سہرا رہا تھا۔ میرب کی صراہی دار گردن کی بیوٹی بون پر شاہ اپنا آپ ہار رہا تھا۔ وہ اس وقت سر پائے حسن قیامت بنی ہوئی کھڑی تھی۔ شاہ کے منہ توڑ جزباتوں نے شاہ کے اندر طوفان برپا کیا ہوا تھا۔

سنو!!!! جی۔۔ اپنے آپ کو سنبھال کے رکھنا تمہارے سر سے دوپٹہ نہ اترادیکھوں شاہ نے رعب دار آواز میں کہا۔

Posted On Kitab Nagri

جی ٹھیک ہے۔ میرب جو شاہ کی نظروں سے اس قدر گھبرائی ہوئی تھی کہ اس نے پلٹ کر نہیں دیکھا۔
تیار ہوتے ہوئے سرسری سے انداز سے جواب دیا۔

امی جان پوچھ رہی تھی کہ تمہاری اور کتنی دیر ہے۔۔۔ بس میں تیار ہو گئی ہوں چلے۔ وہ اپنا دوپٹہ سر پر
رکھ کر فائنل خود کو مرمر میں دیکھتی ہوئی باہر نکلنے کی نیت سے قدم بڑھانے لگی۔

رومان شاہ جو اس کی کھلی ہوئی زپ پر اپنی نظریں گاڑے ہوئے تھا۔ اس کے چلنے کا سن کر حیرانی سے
اس کی جانب دیکھا۔ آریو شور کہ تم بالکل تیار ہو رومان شاہ اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا ہوا اس سے پوچھ رہا
تھا۔
www.kitabnagri.com

وہ اپنے دونوں ہاتھ اپنی کمر پر باندھ کر کھڑا ہوا بہت رعبدار لہجے میں بولا۔۔۔ جی جی شاہ میں بالکل
تیار ہوں میرب نے ایک نظر خود کے ڈریس پر دوڑائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ کے قدم میرب کی جانب بڑھ رہے تھے۔ میرب کچھ حیران اور پریشان ہوتی ہوئی شاہ کے جانب دیکھ رہی تھی۔۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va3357500595)

Posted On Kitab Nagri

ایسے دھیان رکھو گی تم خود کا شاہ نے خون خار آنکھوں سے میرب کی جانب دیکھا تھا۔

شاہ اب میں نے کیا کیا ہے اب تو آپ کے کہنے کے مطابق میں نے سر پر دوپٹہ بھی لے لیا ہے۔

انداز کافی معصوم اور ڈرا ہوا تھا۔ آہ۔۔ میرب کی کمر پر اپنا مضبوط مردانہ ہاتھ رکھتے ہوئے شاہ نے جھٹکے سے اسے اپنے ساتھ لگایا تھا۔

جس سے میرب کی ہڈی پر درد کی ٹیس اٹھی تھی۔ جس سے اس کے منہ سے آہہ کی آواز نکلی۔

اپنی جگہ پر کھڑی رہو۔ اگر ہلنے کی کوشش بھی کی، تو جان نکال لوں گا، میرب جو اپنی کمر پر درد ہونے سے شاہ کے ہاتھ کو اپنی کمر سے ہٹانے کی کوشش کر رہی تھی۔ اب ڈر کے مارے اپنی جگہ پر ساکت کھڑی ہو گئی۔

۔ وہ سو سو سو کر رہی تھی۔۔ شاہ مجھے درد ہو رہا ہے۔ کہاں میرب کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میری کمر میں۔۔ اور جس حالت میں تم باہر جا رہی تھی۔ ایسے میں جو درد میرے دل میں اٹھنا تھا۔ اس کا کیا وہ اپنا چہرہ میرب کے بہت قریب کیے ہوئے کھڑا تھا۔

میرب رومان شاہ کے لفاظوں پر غور کر رہی تھی۔ مگر اس سے سمجھ میں کچھ نہیں آیا۔ شاہ مجھے سمجھ نہیں آ رہا آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔

شاہ کے ڈر اور شاہ کے ہاتھ کی سختی سے کمر میں اٹھنے والے درد سے آنسو اس کے گلے میں اٹکے ہوئے تھے۔

رومان شاہ کی عزت ہو کر خود سے اتنی لا پرواہی۔ ہاتھ اس کی کھلی زپ والی جگہ پر رکھا۔ نظریں اس کے چہرے پر تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ کے ہاتھ کے لمس سے وہ سسکی تھی۔ شاہ کے سینے سے اس کی قمیض کو اپنی مٹھیوں میں چکڑ کر نظریں جھکالی۔ شاہ کا ہاتھ اس کی کمر پر اپنی گرمی چھوڑ رہا تھا۔ وہ سسکتی ہوئی اس کے سینے کے قریب ہوتی ہوئی اپنا منہ چھپا گئی۔

اب بتاؤ کہ تم اسی حالت میں باہر جانا چاہتی تھی۔ وہ سرگوشی میں بولا تھا۔ شاہ کے لبوں کی جنبش میرب اپنی گردن پر محسوس کر رہی تھی۔

جواب دو شاہ نے پھر سے سرگوشی کی تھی۔ میرب سے جواب دینا مشکل ہو رہا تھا۔ شاہ کی اتنی نزدیکیاں اور ہاتھوں کی بے باکیاں میرب جواب کیسے دیتی۔

www.kitabnagri.com

وہ سینے پر اپنے دونوں ہاتھ رکھے ہوئے اپنا سر شاہ کے سینے میں چھپائے ہوئے لرزتی ہوئے وجود کو لیے چپ چاپ ساکت کھڑی ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

تم میری بیوی ہو۔ خود کو سنبھال کر رکھنا۔ میں اپنی عزت کے معاملے میں تھوڑا نہیں بہت زیادہ پاگل ہوں۔

رومان شاہ کے بولنے سے اس کے لبوں کی جنبش اور اس کے سانسوں کی گرمی میرب کی گردن پڑ رہی تھی۔

جو میرب کے دل کی دھڑکنوں کو او تھل پو تھل کر رہی تھی۔

شش۔ شا۔ شاہ۔ پلیز مجھے جانے دے امی میرا انتظار کر رہی ہیں شاہ کی بے قراریاں دیکھ کر میرب گھبرا کر شرماتے ہوئے شاہ کے ہاتھ کی گرفت سے نکل کر باہر کی جانب بھاگنے لگی تھی۔

www.kitabnagri.com

رک جاؤ تمہیں سمجھ میں نہیں آیا تھا کہ تم رومان شاہ کی عزت ہو پھر اسی حلیے میں باہر جانے کا سوچ رہی ہو۔

Posted On Kitab Nagri

کیوں تم میرے ہاتھ سے مرنا چاہتی ہو۔ رومان شاہ کی رعبدار آواز پھر سے روم میں گونجی تھی میرب کے قدم وہیں پر رک گئے۔

رومان شاہ نے آنکھ کے اشارے سے میرب کو واپس آنے کے لیے کہا تھا۔ میرب جو دروازے کے بے حد قریب کھڑی ہوئی تھی۔ اس کے چہرے کی ہوائیاں اڑ رہی تھی۔

رنگ شرم سے لال ہوا پڑا تھا گھبراتے ہوئے ہاتھوں کو مروڑ رہی تھی۔ نفی میں سر کو ہلاتے ہوئے اس نے آنے سے انکار کیا تھا۔

Kitab Nagri

رومان شاہ کے سامنے اتنی جرات مت دکھایا کرو۔ جب میں نے کہا ہے کہ ادھر آؤ تو اس کا مطلب ہے کہ تمہیں آنا ہے وہ بھی ہر صورت۔ شاہ وہی پر کھڑے ہوئے رعبدار آواز سے پھر گر جاتا تھا۔

- شاہ مجھے آپ سے ڈر لگ رہا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

- بہت جلد تمہارے سارے ڈر اتار دوں گا۔ جس ڈر کو تمہارا یہ چھوٹا سادماغ محسوس کرتا ہے اس ڈر کو سچ ثابت کر دوں گا۔

- میرے پاس آؤ انگلی کے اشارے سے اسے پاس بلا رہا تھا۔ نظروں میں ایسی آگ تھی جس کو دیکھ کر میرب کو خود کی جان نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

میرب اپنے ہاتھ کو بیک سائیڈ پر لے جا کر اپنی زپ کو بند کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ میں نے کہا ادھر آؤ تمہیں سنائی نہیں دے رہا کیا۔ شاہ کا لہجہ سخت اور غصے والا ہوا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ نظریں زمین پر گاڑے ہوئے اپنے ہاتھ کو بیک سائیڈ پر لے جا کر زب بند کرنے کی بے جا کوشش کرتے ہوئے۔

Posted On Kitab Nagri

ساتھ میں چھوٹے چھوٹے قدم بھرتی ہوئی رومان شاہ کے پاس آرہی تھی۔ میرب کے پاؤں شاہ کی نظروں کے تقاضوں کو سمجھتے ہوئے آگے نہیں بڑھ رہے تھے۔

وہ بچی تو نہیں تھی اسے اچھی طرح سے سمجھ آرہا تھا کہ شاہ اس سے کیا چاہتا ہے۔

جہاں اسے بات کی خوشی تھی کہ شاہ خود سے اس کے قریب آرہا ہیں، وہاں حد سے زیادہ آنے والی شرم و حیا نے سے گھیرا ہوا تھا۔

وہ شاہ کے حکم کو مان کر خود کو شاہ کے قریب لانے کی بہت کوشش کر رہی تھی۔ مگر چند قدم دوری پر اس کی ہمت جواب دے گئی۔

www.kitabnagri.com

تو وہ تھوڑا سا دور ہو کر رک گئی۔

اب اس سے آگے آنے کے لیے کوئی خاص انویٹیشن دینا پڑے گا۔ رومان شاہ اپنی شعلہ بار آنکھوں سے اسے دیکھتا ہوا کہہ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- آپ مجھے یہیں پر بتادیں کہ آپ نے مجھے کیا کہنا ہے۔ وہ من من کرتے ہوئے بولی تھی۔ وہ اب بھی مسلسل اپنی زب کو بند کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ کیوں اس سے آگے آنے کے لیے ٹیکس لگتا ہے۔

وہ اپنی کمر پہ ہاتھ باندھے ہوئے کھڑا آئی برو کو اٹھا کر بہت پرکشش انداز سے کھڑا ہوا بول رہا تھا۔ اب کی بار اس نے خود میرب کی جانب قدم اٹھائے تھے۔

وہ رومان شاہ کے بڑھتے ہوئے قدموں کو دیکھ کر وہ دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔ رومان شاہ نے دو بڑے قدم اٹھا کر اس کے ہاتھ کو تھام لیا تھا۔

وہ اپنا رخ دوسری جانب کیے ہوئے نظریں جھکائے ہوئے تھی۔ اس کے رخ بدلنے سے رومان شاہ کی نظر پھر سے اس کی کھلی زپ پر گئی۔

اب کی بار رومان شاہ کی بے قراریاں اور منہ توڑ جذبات سر پر چڑھ کر بول رہے تھے۔ میرب کو بنا وقت دیے اس نے میرب کے ہاتھ کو مضبوطی سے تھام کر اپنی جانب کھینچا۔

Posted On Kitab Nagri

میرب پھولی ہوئی سانسوں کے ساتھ ایک بار پھر سے رومان شاہ کے چٹانی سینے کے ساتھ آکر ٹکرائی تھی۔

میرب نے اوپر دیکھ کر اپنے سر پر ہاتھ رکھا۔ اور اپنی نظروں سے اپنے سر کی درد کی نوعیت کا شاہ کو احساس دلایا تھا۔

کیا سر میں درد ہو رہا ہے۔ شاہ اس کی نظروں کی نواہت سمجھ چکا تھا۔ ہاں آپ انسان کم اور پتھر زیادہ ہیں۔ اتنی زور سے میرا سر آپ کے ساتھ لگا ہے۔

مجھے تو ایسے لگا جیسے میرا سر کسی پہاڑ سے ٹکرا گیا ہو۔ وہ غصے اور شرم کی ملی جولی کیفیت سے بولی تھی۔ جب پہاڑ سے عشق کرنے کی ہمت اور جرات کی ہے تو۔

Posted On Kitab Nagri

تو پہاڑ سے ٹکرانے کی اور اس کی محبت اور شدتوں کو سہنے کی ہمت بھی پیدا کرو۔ بہت جلد تمہیں اسی پہاڑ کی شدتوں کو برداشت کرنا ہے۔

اس کی نظروں کے تقاضوں سے پہلے سے گھبرائی ہوئی میرب اور گھبرائی گئی تھی۔ شاہ پلیز آپ مجھے جانے کیوں نہیں دے رہے ہیں۔

میرب نے بے بسی سے شاہ کی جانب دیکھا تھا۔ کیسے جانے دوں ایک تو تمہارا حلیہ ابھی باہر جانے کے لائق نہیں ہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اور دوسری وجہ میرادل ہے۔ جس کو تم اپنی جگہ سے ہلا کر اسے بے چین کر دیا ہے۔ اور اب تم چاہتی ہو کہ میں تمہیں اتنی آسانی سے جانے دوں گا تو بہت۔۔۔۔۔ غلط سوچ رہی ہو۔ بہت پر زور دیتے ہوئے کہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

تو کیا کرنے والے ہیں آپ میرے ساتھ۔ میرب کا سوال بہت بچکانہ تھا۔

مگر اس لہجہ اور معصومیت شاہ کے دل پر وار کر رہی تھی۔ کرنے کا تو بہت کچھ ارادہ رکھتا ہوں۔ مگر فی الحال تو مجھے تم سے کچھ لمحوں کا سکون چاہیے۔ آنکھوں میں شرارت تھی اور لہجے میں خماری۔

میں آپ کو سکون کیسے دے سکتی ہوں۔ میرب سمجھ کر بھی نا سمجھی سے بولی تھی۔

تمہیں کچھ بھی کرنے کی ضرورت نہیں ہے مجھے تمہارے وجود سے سکون چاہیے جو میں خود حاصل کر لوں گا۔ اس کے لہجے اور آنکھوں کا خماریہ دیکھ کر میرب کا دل سو کی سپیڈ سے دھڑک رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

شاہ نے اسے اپنی باہوں میں کس کے اپنے ساتھ لگالیا تھا۔ شاہ کے جسم سے مردانہ پرفیوم کی اڑتی ہوئی مہک میرب کے دل کو بے قرار کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

آخر شاہ کی محبت کی طلبگار تو وہ ہمیشہ سے تھی۔ اب یہ کہنا تو غلط ہو گا کہ وہ شاہ کے قریب نہیں جانا چاہتی۔ مگر یہ الگ بات تھی۔ کہ شاہ کی قربت کو سہنا آسان نہیں تھا۔

شاہ کیا آپ کو مجھ سے پیار ہو گیا ہے۔ اس نے شاہ کی نظروں میں دیکھ کر ایک معصوم سا سوال شاہ کے سامنے رکھا تھا۔

یہ تو تمہیں میرے قریب آنے سے پتہ چلے گا۔ کہ پیار ہو گیا ہے یا نہیں یہ تو تمہارا قریب آنا ہی ڈیسا نڈ کر سکتا ہے۔ وہ بے باکی سے میرب کی کمر پر اپنے ہاتھوں کے لمس چھوڑ رہا تھا۔

Kitab Nagri

میرب کو ہاتھ سے پکڑ کر گھماتے ہوئے۔ اس کی پشت اپنی جانب کی تھی۔

شاہ تھوڑا نیچے جھکا اور اپنے لب میرب کی کھلی ہوئی زپ والی جگہ پر رکھ دیے۔ جہاں پر شاہ کی کب سے نظر تھی۔ رومان شاہ کے آتش لبوں کی جنبش سے میرب نے سسک کی بھری تھی۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ نے اپنا ہاتھ میرب کے پیٹ پر کسا ہوا تھا۔ میرب چاہ کر بھی رومان شاہ کی گرفت سے بھاگنے کی کوشش نہیں کر سکتی تھی۔ اس میرب کو آگے کی طرف جھکار کھا تھا۔

رومان شاہ کے لمس اتنے جان لیوا تھے کہ میرب کے پورے بدن میں بجلی کی لہر سی دوڑ گئی تھی۔ میرب سے اپنا آپ ہی نہیں سنبھل رہا تھا۔

رومان شاہ نے جا بجا اس کی کمر پر اپنے آتش لبوں کے لمس چھوڑ رہا تھا۔ میرب کا وجود شاہ کے لمسوں سے پگھلنا لگا تھا۔

Kitab Nagri

اس کا جسم ہولے ہولے کانپ رہا تھا۔ بے اختیار کے منہ سے سسکیاں نکلنے لگی تھی۔ سانسیں اکھڑنے لگی۔ وہ اپنی آنکھوں کو زور سے بند کیے ہوئے کھڑی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ جھٹکے سے کھڑا ہوا تھا۔ وہ میرب کی فرنٹ سائیڈ پر آگیا۔ تھا۔ اس نے میرب کے سر کی بیک سائیڈ پر اپنا ہاتھ رکھا۔ اور دوسرا ہاتھ میرب کی کمر میں ڈالتے ہوئے، بالوں کو ہلکا سا جھٹکا دے کر سر کو اوپر کی جانب کیا تھا۔

جس سے میرب کے خوبصورت لپسٹک سے سجے ہوئے ہونٹ شاہ کے سامنے اور بے حد قریب ہو گئے تھے۔ شاہ خماری سے آنکھیں بند کرتے ہوئے میرب کے لبوں پر جھکا۔

اور اس کے خوبصورت لبوں کو اپنے آتش لبوں کی قید میں لے گیا۔
اس نے کچھ ایسے انداز سے میرب کو اپنے ساتھ لگا کر جکڑا ہوا تھا ہوا تھا، کہ میرب کی ہر راہ فرار ظالم نے بند کر رکھی تھی۔ وہ اب دشمن جاں کے رحموں پر کھڑی تھی۔

سوائے اس پہ رحم کے رحم کرنے تک وہ اپنے لیے کچھ بھی نہیں کر سکتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس کی نمی کو پیتے ہوئے شاہ مدحوش ہوتے جا رہا تھا۔ شاہ کی نفرت جتنی جان لیوا تھی۔ محبت اس سے کہیں بڑھ کے جان لیوا تھی۔

وہ بھی وہ اس ک تھوڑا قریب آیا میرب کی سانسیں تنگ کر گیا تھا۔ میرب کی اکھڑی ہوئی سانسیں شاہ کو نہ دکھائی دے رہی تھی نہ سنائی دے رہی تھی۔ میرب نے خود کو شاہ کی گرفت سے آزاد کروانے کی کوشش کی تھی۔

۔ میرب کو خود کو چھڑوانے کی سزا شاہ نے یہ مقرر کی تھی۔ کہ اس کے دونوں ہاتھ اپنے ایک ہاتھ سے اس کی کمر پر پن کر رکھے تھے۔

میرب کی سانسیں رکنے لگی تھی دل تھا کہ وہ چاہتا تھا کہ آج دیواریں توڑ کر باہر آجائیں۔ قدم تھے کہ وہ میرب کا وزن اٹھانے سے قاصر تھے۔

میرب اس وقت پوری کی پوری شاہ کے رحم و کرم پر کھڑی تھی۔ اس کا سارا وزن شاہ اپنے بازوؤں میں اٹھائے ہوئے تھا۔

Posted On Kitab Nagri

لبے چوڑے شاہ نے میرب کو کمر سے پکڑ کر زمین سے تھوڑا اوپر اٹھا کر اپنے ساتھ لگا رکھا تھا۔ میرب اس وقت ہوا میں جھول رہی تھی۔

شاہ کا ہاتھ اس کی کمر پر تھا۔ اور میرب کا سارا وزن شاہ کے بازوؤں پر۔ اور شاہ کے لب تھے کہ میرب کے لبوں کو آزاد کرنے کے لیے تیار نہ تھے۔

میرب کو آج اپنی جان بہت مشکل میں لگ رہی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ شاہ آج ہونٹوں کی نمی کو اتنا پیے گا کہ آج کے بعد میرب کے ہونٹوں پر کبھی نمی نہیں آئے گی۔

www.kitabnagri.com

شاہ اس وقت بالکل اپنے ہوش سے بیگانہ ہو کر اپنے کام مگن تھا۔ پتہ نہیں کتنی دیر بعد اس ظالم کو میرب پر تھوڑا ترس آیا تو بڑا احسان کرتے ہوئے۔

Posted On Kitab Nagri

- اس سے دور ہوا تھا۔ اور میرب کو ہوا سے فرش پر لینڈ بھی کروا دیا تھا۔
میرب ہونٹ کھولے ہوئے سانس لینے کی کوشش کر رہی تھی۔ میرب کا سانس اس قدر اکھڑا ہوا تھا
- کہ میرب کے سانس لینے کی آواز شاہ سن رہا تھا۔

مگر اسے اپنے کیے پر کوئی شرمندگی نہیں تھی۔ گنی مچھوں تلے اس کے آتش لب مسکرا رہے تھے۔
میرب کی حالت دیکھ کر وہ ایسے مسکرا رہا تھا۔

جیسے کوئی قلع فتح کر کے کھڑا ہو۔ وہ ایسے مسکرا رہا تھا جیسے کوئی بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہو۔ جبکہ
میرب بھیگی پلکوں سے فرش پر نظریں جمع ہوئے تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میری طرف دیکھو شاہ کی کی خماری سے بھری ہوئی رو عبدالر آواز روم میں ایک بار پھر سے گونجی
تھی۔ میرب نے بامشکل اپنی پلکیں اٹھا کر شاہ کی جانب دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

- یہ رونا کس لیے، میرب رومان شاہ کیا اس کا مطلب یہ سمجھوں کہ تمہیں اپنے شوہر کی نزدیکیاں بری لگتی ہیں۔ لہجہ تھوڑا سرد ہوا تھا۔ میں نے ایسا تو نہیں کہا، میرب نے شرم سے نظریں جھکالی۔ میرب نفی میں سر کو ہلا کر اپنی آنکھوں کی نمی کو صاف کر رہی تھی۔

تو پھر یہ آنسو کس لیے ہے۔ انداز اب بھی وہی تھا۔ مجھے سانس نہیں آرہی تھی۔ نہیں آرہی تو لاؤ دوبارہ سے تمہارے اندر اپنی سانسیں بھر دوں۔ اس نے ایک قدم اٹھایا۔ میرب نے اپنے دو قدم پیچھے کی طرف لیے تھے۔

نہیں نہیں مجھے سانس بالکل ٹھیک آرہا ہے۔ اس کی گھبراہٹ دیکھ کر رومان شاہ کے لبوں پر گہری مسکراہٹ آئی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

چلو آؤ میں تمہاری زپ بند کر دیتا ہوں۔ نہیں میں خود کر لوں گی میرب دو قدم اور پیچھے لے گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کیوں میرے بند کرنے میں کیا دقت ہے، کچھ دیر پہلے تمہارا سٹریپ بھی تو بند کیا تھا۔ شاہ نے دو قدم اور اس کی جانب لیے تھے۔

میرب نے ایک قدم اور پیچھے کی جان اٹھایا تھا۔ مگر پیچھے پڑے بیڈ کی وجہ سے جگہ ختم ہونے پر وہ بیڈ پر گر چکی تھی۔

وہ جلدی سے دوپٹہ ٹھیک کرتے ہوئے اٹھنے لگی تھی۔ کہ بیڈ اوپر ایک سائیڈ پر شاہ نے اپنا پاؤں رکھ دیا۔

گھٹنے پر اپنی کہنی رکھ کر کھڑا ہوا۔ وہ بالکل میرب کے پاس ہو کر اپنے۔ چہرے کو اس کے اوپر جھکائے ہوئے کھڑا تھا۔

۔ شاہہ پلینز مہمان آنے والے ہیں۔ تو۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

آپ مجھے تیار ہونے دیں میرب شاہ کی اتنی خراب ٹون دیکھ کر اپنے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے اٹھنے کی کوشش کرنے لگی تھی۔

میں کیا کروں اگر مہمان آنے والے ہیں تو۔ اس سر پھرے شاہ کو تم نے خود ہی بہکایا ہے۔

میں نے کب بہکایا ہے۔ وہ رود دینے والی آواز سے بول رہی تھی۔ وہ اس وقت رومان شاہ کے سامنے ڈری ہوئی بچی لگ رہی تھی۔

تم نے ہی تو بہکایا ہے تمہیں اپنی زب بند رکھنی چاہیے تھی، اب تو شاہ بہک چکا ہے اپنی مرضی سے ہی ٹھیک ہو گا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مگر شاہ۔۔۔ شاہ کو بنا اپنی بات سنے اپنے اوپر جھکتے ہوئے دیکھ کر وہ بیڈ پر لیٹنے پر مجبور ہو گئی تھی۔۔

وہ اس کے اوپر فلیٹ ہو کر لیٹا ہوا، اپنا چہرہ اس کے بالوں میں چھپا کر اس کی گردن پر اپنے گرم لبوں کے لمس چھوڑ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ کو پتہ تھا کہ ٹائم بہت کم ہے اور اسے اس وقت نیچے جانا ہے۔ مگر وہ اپنے جذباتوں سے مجبور ہو کر بار بار میرب کے قریب جا رہا تھا۔

شاہ۔۔ ہوں س۔ شاپ پلینز آپ تیار ہو جائیں اور مجھے بھی ہونے دیں مہمان آنے والے ہیں میرب منمناتے ہوئے بولی۔ ہم میرا بھی یہی خیال ہے۔ مگر یہ کمبخت آپ کے مخملی جسم کی خوشبو مجھے بار بار بہکا رہی ہے۔

خمار لہجے سے میرب کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے دیکھ کر کہا تھا۔ چہرے کو میرب کے چہرے کے ساتھ ر ب کرتے ہوئے اپنا خمار اتارنے کی ایک بے جا کوشش کر رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

شاہ جتنا میرب کے قریب جا رہا تھا۔ اتنا ہی زیادہ بہک رہا تھا بہت مشکل سے وہ اپنے لبوں کی جنبش میرب کے لبوں پر چھوڑتا ہوا، اٹھ کر کھڑا ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میرب بھی اکھڑی سانسوں کو سنبھالتے ہوئے جلدی سے کھڑی ہو کر اپنے ڈریس کو ٹھیک کر رہی تھی۔

جس پر شاہ نے سلوٹیں ڈال دی تھی۔ چلو میں فریش ہو کر آتا ہوں۔ تم میرے کپڑے نکالو۔ پہلے ادھر آؤ میں تمہاری زپ بند کروں۔

"نن ن نہیں شاہ میں خود کر لوں گی" اب کی بار میرب نے اپنے دونوں ہاتھ سے شاہ کو روکا تھا۔

وہ ہنستا ہوا زبردستی میرب کی پشت پر آکر کھڑا ہو گیا تھا۔ وہ اپنی نگاہوں کو بہکنے سے روک کر اس کی زپ بند کر رہا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

۔ ویسے سارا قصور آپ کی اسی زپ کا ہے میں تو روم میں کسی اور نیت سے آیا تھا مگر اس زپ نے مجھے بہکا کر کسی اور ہی ٹریک پر ڈال دیا۔ رومان شاہ سارا مدعا بے جان زپ پر ڈال رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ زپ بند کر کے واش روم میں جا رہا تھا۔ میرے آنے سے پہلے روم سے جانے کی کوشش بھی مت کرنا۔

شاہ گھبرائی ہوئی میرب کے ارادے بھانپ چکا تھا۔

ابھی کچھ باکی ہے جس کے لیے مجھے رکنا پڑے گا۔ وہ مر ر میں اپنی لپسٹک کا حشر دیکھ کر غصے سے اکتائی ہوئی اپنے منہ میں بڈبڑائی تھی۔

ہاں ابھی بہت کچھ باکی ہیں ابھی تو صرف ایک ٹیلر دیکھا یا ہے۔ پھر تو ابھی باکی ہے میرب رومان شاہ

میرب کے ساتھ اپنے سر نیم پر زور دیتے ہوئے کہہ کر واش روم میں جا کر دروازہ بند کر چکا تھا۔

www.kitabnagri.com

رومان شاہ میرب کی بڑبڑاہٹ سن کر واش روم کا دروازہ بند کرتے ہوئے اونچی آواز میں بولا تھا۔

اففف اللہ اللہ شاہ کے کان کتنے تیز ہیں۔ اب کی بار صرف دل میں ہی سوچا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میر اسرار میک اپ خراب کر دیا ہے۔ میرب اپنے خراب میک اپ کو ڈریسنگ مرر میں دیکھتے ہوئے ماتم منار ہی تھی۔

کتنا ٹائم لگا کر میں تیار ہوئی تھی۔ اور میں کتنی پیاری لگ رہی تھی شاہ سے برداشت نہیں ہوا۔ وہ اپنا میک اپ ٹھیک کرتے ہوئے کب سے غصے سے بڑبڑکیے جارہی تھی۔
ساری لپسٹک کا بیڑا غرق کر دیا ہے۔ بکڑ کہیں کہ ساری کی ساری کھا گئے ہیں۔

اف اللہ اگر 24 آور والے لپسٹک کا شاہ نے یہ حشر کیا ہے۔ تو نارمل لپسٹک کا کیا بنتا۔ وہ اپنے چھوٹے سے دماغ پر زور ڈالتے ہوئے سوچ رہی تھی۔

تمہیں نارمل لپسٹک لگانی ہی نہیں چاہیے۔ بلکہ میرے خیال سے تو تمہیں لپسٹک ہی نہیں لگانی چاہیے۔ شاہ کی اپنے اتنے قریب آواز سن کر وہ دبک کر دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔

اس کے پیچھے وہ دشمن جاں نہا کر کھڑا ہوا اپنے ٹاول سے سرپونچ رہا تھا۔ میرب کا دبک کر پیچھے ہونا پھر سے اسے شکنجے میں جکڑ گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شک کے ہاتھ اس کے پیٹ پر تھے اور پشت پر رومان شاہ کا چٹان دار سینہ - میرب نے اپنا چہرہ پیچھے کی طرف گھما کر بے بسی والی نظر رومان شاہ پر ڈالی تھی۔

جیسے کہہ رہی ہو کہ میں پھر سے کہاں پھنس گئی ہوں۔ "ہاں کیا کہہ رہی تھی اب بولو۔۔ اس نے ٹاول کو بیڈ پر پھینک دیا تھا۔

وہ میرب کے بالوں کو گردن سے سائیڈ پر ہٹاتے ہوئے۔ نرمی سے وہاں پر اپنی ٹھوڑی رکھ چکا تھا۔

اس کے نہا کر ٹھنڈے ٹھنڈے چہرے کو اپنی گردن پر محسوس کر کے میرب کے رونکڑے کھڑے ہو گئے تھے۔

ایک تو رومان شاہ کا پھر سے اتنا قریب ہونا، اوپر سے نہا کر ٹھنڈا ٹھنڈا اس کا چہرہ میرب کی گرم گردن پر رکھنے سے میرب کے پورے جسم میں سن سناہٹ سی دوڑ گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے ڈارگ براؤن بالوں سے پانی ٹپ ٹپ میرب کی گردن پر گر رہا تھا۔
مجھے تمہاری کی لپسٹک کا فلیور بالکل پسند نہیں۔ اس دن چھت پر کس کرتے ہوئے مجھے تمہارے
ہونٹوں کا فلیور بہت زبردست لگا تھا۔

آئندہ میں وہی فلیور چاہوں گا۔ اس لیے جب بھی میں تمہارے قریب آؤں مجھے لپسٹک سے سب
ہوئے ہونٹ نہیں چاہیے۔

آہستہ آہستہ سرگوشیاں کرتے ہوئے شاہ کے آتش لب میرب کی بیوٹی بون کو چھو رہے تھے۔

ٹھیک ہے شاہ جو کہیں گے میں کر لوں گی۔ مگر اس وقت پلیز مجھے تیار ہو کر نیچے جانے دیں۔ امی جان
میرا انتظار کر رہی ہوگی۔

Posted On Kitab Nagri

میرب نے ہاتھ جوڑنے والے انداز سے رومان شاہ کی منت کی تھی۔ اپنی قربت سے گھبرائی ہوئی۔
میرب کی چہرے کی ہوائیاں دیکھ کر رومان شاہ کا دل کھل اٹھا تھا۔
ہو جاؤ تیار باقی کا حصہ کتاب تم سے بعد میں کروں گا۔ رومان شاہ گہری نظروں سے میرب کی جانب
دیکھتے ہوئے پیچھے ہٹا تھا۔

تمہاری تیاری پوری ہو چکی ہو۔ تو میرا ڈریس نکالو میں نے کون سا پہننا ہے۔
آپ مجھے بتادیں آپ کو کون سا ڈریس پہننا ہے۔ میں ابھی نکال دیتی ہوں۔

آہہ۔ میرب جلدی جلدی قدم اٹھاتی ہوئی قبر کی جانب جا رہی تھی۔ کہ ہائی ہیل پہنے ہوئے ابھی
موچ کھا کر گرنے والی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کہ رومان شاہ نے آگے بڑھ کر اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے گرنے سے بچا لیا تھا۔

بس اتنی تھی تمہاری محبت اور تمہارا عشق میری اتنی سی قربت سے تمہاری ہوائیاں اڑی ہوئی ہیں۔ زرا
چہرہ دیکھو اپنا۔

Posted On Kitab Nagri

میری تھوڑی سی قربت سے تم ادھر سے ادھر گرتی پھر رہی ہو۔ جب پورے کا پورا رومان شاہ تم پر واضح ہو گا۔ تو کیا کرو گی۔

میرب کی کمر میں پیچھے سے ہاتھ ڈالے ہوئے اس پر جھکے ہوئے میرب کو گرنے سے بچا کر کھڑا ہوا تھا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

میرب گرنے کے ڈر سے آنکھیں بند کیے ہوئے شاہ کے کاندھوں کو اپنے ہاتھوں سے پکڑے ہوئے
اپنی پشت کی جانب لٹکی ہوئی تھی۔

رومان شاہ اس وقت شرٹ لیس تھا سوائے بلیک ٹراؤزر کے اس نے کچھ بھی نہیں پہن رکھا تھا۔

شاہ پلیز چھوڑیں میں ابھی آپ کا ڈریس نکال دیتی ہوں۔ وہ پھر سے من مناتے ہوئے بولی تھی۔
میرب رومان شاہ میں نے آپ کو پکڑا نہیں آپ کو گرنے سے بچایا ہے۔

www.kitabnagri.com

اپنے ہوش حواس قائم رکھوا بھی تو کچھ بھی نہیں ہوا۔ اور تم بکھلا کر ادھر سے ادھر گر رہی ہو۔ جس
دن رومان شاہ کی قربت کو جیلنا کے پڑے گا۔ کہی اس دن طاقت کی ڈرپیں نا لگوانی پڑ جائیں۔

Posted On Kitab Nagri

ٹھک ٹھک ٹھک -- کون -- صاحب جی آپ کو بڑی بیگم صاحب بلارہی ہیں -- دس منٹ تک آرہا ہوں امی جان کو جا کر بتادو -- روم کا دروازہ کھٹکا تھا اور نوکرانی بلانے کے لیے آئی تھی۔

میرب نے اللہ کا شکر ادا کیا تھا۔ امی جان اس وقت اسے رحمت کافرشتہ لگ رہی تھی۔ جنہوں نے پیغام بھیج کر میرب کی سانسوں کو راست پر آنے کا ٹائم بخشا تھا۔

چلو جلدی سے میرے کپڑے نکالو پہلے ہی میں تمہاری وجہ سے بہت لیٹ ہو گیا۔ رومان شاہ جا کر ڈریسنگ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ میرب حیرانی سے شاہ کی جانب دیکھ رہی تھی۔ کتنی آسانی سے وہ سارا کیس اس پر ڈال گیا تھا۔

www.kitabnagri.com

تم مجھے بعد میں تاڑ لینا تمہیں بہت سارے موقع فراہم کروں گا۔ اچھے تاڑ لینا۔ فلحال مجھے ڈریس دو تاکہ میں تیار ہو جاؤں۔

Posted On Kitab Nagri

وہ مرر کے اندر سے اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ آنکھ کو ٹیس کر کے مسکرایا تھا۔ میرب سر کو نفی میں ہلاتے ہوئے کبڑ کا دروازہ کھول کر اس میں سے شاہ کا ڈریس سلیکٹ کرنے لگی تھی۔

شاپ پلیز اگر آپ بتادیں کہ آپ کو کون سا ڈریس پہننا ہے۔ تو جلدی ڈسائیڈ ہو جائے گا۔ اور ہم لوگ نیچے جلدی چلے جائیں گے۔ میں ڈسائیڈ نہیں کروں گا۔

تم مجھے ڈسائیڈ کر کے بتاؤ کہ مجھے کیا پہننا ہے۔ شاہ نے دو ٹو کہا تھا۔ میرب شاہ کا اٹل جواب سن کر کبڑ کے کپڑے ادھر ادھر کرنے لگی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسے وائٹ گھدر کا سوٹ پسند آیا تھا۔ اور ساتھ میں ڈارک براؤن کلر کی واسکٹ نکالی تھی۔ مرر میں دیکھ کر رومان شاہ کے آتش لب مسکرائے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

اسے میرب کی چوائس اچھی لگی تھی۔ شاہ اگر خود بھی اپنے لیے سلیکٹ کرتا تو، اس فنکشن کے لیے یہی ڈریس نکالتا وہ اپنے دل میں میرب کی چوائس کو اپیلیٹ کر رہا تھا۔

میرب نے الماری کے اندر جھانک کر گہری نظروں سے دیکھا تھا۔ اسے سامنے پھولوں کے گجھرے نظر آئے تھے۔

ایک نہیں دو نہیں پورے بارہ جو ایک ڈنڈے کے اندر پروئے ہوئے تھے۔ میرب کے لبوں پر ہنسی کھلی تھی۔

شاہ یہ گجرے کس کے لیے ہیں وہ گجروں والا ڈنڈا اٹھا کر کبڈ سے باہر لے آئی تھی۔ "میرے لیے ہے" کیا اا۔۔ سنپل بیوقوف لڑکی تمہارے لیے ہے۔
www.kitabnagri.com

شاہ تھینک یو تھینک یو سسوسوچ۔ وہ خوشی سے بے اختیار آکر شاہ کے سینے سے لگ گئی۔ شاہ بہت بہت سارا تھینک یو آپ کو نہیں پتہ مجھے پھولوں کے گجرے کتنے۔۔۔۔۔ پسند ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

کتنے پر بہت زور دیتے ہوئے بولی تھی۔ وہ اپنے دونوں ہاتھ لمبے چوڑے شاہ کی کمر میں ڈالے ہوئے شاہ کے سینے کے ساتھ اپنے سر کو لگائے ہوئے کھڑی تھی۔

میرب۔۔۔۔۔جی۔۔۔۔۔تمہیں پتہ ہے کہ ہم بہت لیٹ ہو چکے ہیں۔۔۔۔۔جی۔۔۔۔۔تو پھر اب کیا تم
میرے ضبط کو آزما رہی ہو۔۔۔شاہ میں کچھ سمجھی نہیں میرب شاہ کے سینے سے سر کو پیچھے ہٹا کر بولی۔

مطلب یہ ہے کہ شاہ تو پہلے سے ہی تمہارے حسن کو دیکھ کر بہت بہکا ہوا ہے۔ اب تم خود سے آکر میرے سینے سے لگی ہو تو سوچو کہ میں خود پر کنٹرول کیسے کروں۔۔ میرا دل تو پہلے ہی تم میں اپنی دسترت میں چاہتا ہے۔

www.kitabnagri.com

سوری شاہ میرب نے شرم سے نظریں جھکائی۔۔ سوری کی ضرورت نہیں ہے۔ شاہ کو تمہارا پاس آنا اچھا لگا۔ مگر میرب رومان شاہ اس وقت شاہ سوائے خود پر کنٹرول کرنے کے کچھ نہیں کر سکتا۔

Posted On Kitab Nagri

ورنہ جس طرح سے تم آکر میرے سینے سے ٹکرائی ہو۔ تمہاری جان لینے کو دل کر رہا ہے۔ اس کا لہجہ قاتلانہ تھا۔

یہ میں نے کیا کر دیا ہے۔ میرب کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا، کہ وہ کیا کر بیٹھی ہے۔ میں نے جان بوجھ کر آکر شیر کے منہ میں اپنا ہاتھ ڈال دیا ہے۔

شاہ نے نرمی سے اس کی کلائیوں کو پکڑا اس کے ہاتھوں کو اپنے لبوں لگا لیا۔ ایک گجرے کو اس کی کلائی میں ڈال کر اب دوسری کلائی میں ڈال رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

نظر میرب کے چہرے پر مرکوز تھی جو نظریں جھکائے ہوئے فرش پر دیکھ رہی تھی۔

ہمم ایسے ہی گجھرے پہناتے ہیں تمہاری ٹک ٹاک پر کپلز۔ شاہ اس دن والی میرب کی باتوں کو دہرا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جی شاہ ب ایسے ہی پہناتے ہیں ثر ماتے ہوئے بولی تھی۔ ویسے تمہیں پتہ ہے تمہاری ٹک ٹاک پر آدھی ویڈیو دکھائی جاتی ہے۔

نہیں شاہ پوری ویڈیو دکھاتے ہیں۔ میرب نے جلدی سے اپنی نالچ بتائی۔ "تو پھر تو تمہیں پتہ ہو گا کہ گجرے پہنانے کے بعد کیا ہوتا ہے" مطلب میرب کے پلے لکھ نہیں پڑا تھا۔

مطلب یہ کہ جو اتنی محبت سے گجرے پہناتا ہے، بدلے میں اسے بھی تو گفٹ ملتا ہو گا۔

نہیں ایسی تو میں نے کوئی ویڈیو نہیں دیکھی جس میں گجرے کے بدلے کوئی گفٹ دیا جاتا ہو۔ وہ نہ سمجھی سے بول رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

مگر مجھے تو گجروں کے بدل گفٹ چاہیے۔ وہ ضدی سے انداز میں بولا تھا۔ شاہ آپکے پاس سب کچھ تو ہے آپ کو مجھ سے کیا گفٹ چاہیے۔ بتائیں میں لے آؤں گی۔

فنکشن کے بعد بتاؤں گا تم خود کوزہنی طور پر تیار رکھنا۔ ابھی جلدی سے تم میری تیاری مکمل کرواؤ۔

میرب بنا رومان شاہ کا مطلب سمجھے سر کوہاں ہلاتے ہوئے رومان شاہ کی تیاری کروانے لگی تھی۔

بیچ بیچ میں رومان شاہ کی یہ بے باکیاں جاری رہی تھی۔ جن سے میرب کنفیوز ہو کر کچھ نہ کچھ خراب کر رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

oooooooo

مرہا کو پھولوں سے بنی ہوئی بگی میں بٹھا کر سٹیج پر لایا جا رہا تھا۔ وہ یلو کلر کی میکسی پہنے ہوئے بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ میکسی پر خوبصورت پنک اور سلور موتیوں کا کام کیا ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

گلاب کے پھولوں سے بنا ہوا مانگ ٹیکا اس کے ماتھے پر سجا ہوا تھا۔ کانوں میں کلیوں اور گلاب کے پھولوں کی بالیاں پہن رکھی تھی۔ ہاتھوں میں پھولوں کے گجرے پہنے ہوئے تھے۔۔۔

ہاتھوں پر لگی شاہ میر کے نام کی مہندی کا بہت گہرا رنگ آیا تھا۔ پاس بیٹھی ہوئی میرب اسے چھیڑ رہی تھی۔ کہ اس کا بھائی اسے بہت پیار کرتا ہے۔ جس کا ثبوت اس کے ہاتھوں پر لگی ہوئی مہندی دے رہی ہے۔ مرہا میرب کی باتوں سے شرمنا رہی تھی۔ کچھ مہمان خواتین ماشاء اللہ کہہ رہی تھی۔ کچھ مہمان خواتین سٹیج پر آکر میرہا کو دعائیں دے رہی تھی۔

Kitab Nagri

بیٹی بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔ ایک مہمان خواتین خوشی سے مرہا کے سر پر پیار دیتے ہوئے بولی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میرب مرہا کے پاس ہی بیٹھی ہوئی تھی کیونکہ میرا بہت کنفیوز اور شرمائی ہوئی تھی تو امی جان کے سخت آرڈرز تھے کہ میرب کو میرا کے پاس ہی رہنا ہے۔

مگر میرہا کب سے خود پر نظروں کی تپش محسوس کر رہی تھی۔ اور وہ تپش وہ کچھ لمحے پہلے والی ہی تھی۔ میرب نے نظر گھما کر دیکھا تو اس کے اندازے کے مطابق، دور کھڑا ہوا رومان شاہ جو بظاہر فون پر کوئی ضروری کال کر رہا تھا۔



مگر اس کی نظروں کا مرکز میرب تھی۔۔۔ اس کے دیکھنے پر رومان شاہ نے اپنی آنکھ کو ٹیس کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- افف اللہ میاں "شاہ کیا چیز ہے" کہی بھی شروع ہو جاتے ہیں میرب نے جلدی سے اپنی نظریں جھکائے۔

وہ اپنے دماغ میں افف افف کراٹھی تھی رومان شاہ کی اس حرکت سے۔

○○○○○○

رومان شاہ کی نظروں کی تپش میرب خود پر ہر لمحے میں محسوس کر رہی تھی۔ شاہ کا اسے بار بار دیکھنا اسے کو بہت اچھا لگ رہا تھا۔

- آخر اس کا معصوم دل بھی تو یہی چاہتا تھا کہ شاہ اس کی محبت کا جواب محبت سے ہی دے۔ مگر رومان شاہ کی نظروں کے حصار میں وہ بہت کنفیوز ہو رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

رومان شاہ کی فوکسی نظریں میرب پر ہی جمی ہوئی تھی۔ پھر چاہے وہ کسی سے بات کر رہا تھا۔ یا مہمانوں کو ویلکم اس کی نظروں کا مرکز میرب ہی بنی ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

چور آنکھوں سے دیکھ تو اسے میرب بھی رہی تھی۔ کیونکہ وہ ظالم اپنی پوری مردانہ وجاہت کے ساتھ تیار ہو کر مردوں والی سائیڈ پر کھڑا ہوا تھا۔

وہ وائٹ کھدر کے سوٹ پر ڈاک براؤن ویسکٹ پہن کر گلے میں اجرک ڈالے ہوئے بے حد جاذب نظر لگ رہا تھا۔

اس کے گورے چہرے پر چھوٹی چھوٹی ڈارک براؤن داڑھی اس سے بہت کشش بنا رہی تھی۔ گھنے بال جن کو جلد سے سیٹ کیا ہوا تھا۔



اور اس کی قمیض دو کھلے ہوئے بٹنوں کے اندر سے بالوں سے بھرا ہوا اس کا مضبوط سینہ میرب کے دل کی دھڑکنیں او تھل پو تھل کر رہا تھا۔

رومان شاہ کی رول کے مطابق لیڈیز اور جینٹس کا انتظام الگ الگ تھا۔ لیکن رومان شاہ ہر تھوڑی دیر کے بعد لیڈیز سائیڈ پر چکر ضرور لگا رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

کیونکہ ادھر والی سائیڈ کا پورا انتظام رومان شاہ کے ہاتھ میں تھا۔ ایک وسیع اریجنمنٹ کیا گیا تھا۔ کیونکہ رومان شاہ کی امی چاہتی تھیں کہ ان کی بیٹی کی شادی بہت شاندار طریقے سے ہو۔

اپنے بچوں کو لے کر ان کا کوئی بھی خواب پورا نہیں ہو سکا تھا۔ تو وہ مرہا کی شادی پر اپنے سارے ارمان پورے کرنا چاہتی تھی۔

اور رومان شاہ اپنی ماں کی اداس آنکھوں میں خوشی کے رنگ بھرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کر رہا تھا۔ رومان شاہ کی ماں نے زندگی میں ہمیشہ غم دکھ اداسی اور غربت دیکھی تھی۔

اس لیے رومان شاہ آج کامیابی کی بلندیوں پر پہنچ کر اپنی ماں کے ہر خواب کو پورا کرنا چاہتا تھا۔ بے شک رومان شاہ ایک بہت لائق بیٹا ثابت ہوا تھا۔

مرہا کی شادی میں ہر طرف گہما گہمی تھی۔ سیٹج پر میرب اور رومان شاہ کی ماں مرا کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔ سیٹج کے بیک گراؤنڈ کو گیندے اور گلاب کے پھولوں سے آراستہ کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

سائیڈوں پر دو بڑے گلدان رکھے گئے تھے جن کے اندر بڑے بڑے ٹیولپ کے بکے رکھے گئے تھے۔ جو بے حد خوبصورت لگ رہے تھے۔ ان گلدانوں کی وجہ سے سیٹج کو چار چاند لگے ہوئے تھے۔

پورے گارڈن کو لائٹوں سے آراستہ کیا گیا تھا۔ جو اس مانیوں کے فنکشن کو اور بھی خوبصورت اور دلکش بنا رہا تھا۔

مہمانوں کے استقبال کے لیے میرب لیڈیز سائیڈ پر کھڑی ہوئی تھی گھر کی بہو ہونے کے ناطے وہ ہر کسی کا خوشدلی سے ویلکم کر رہی تھی۔ شاہ اپنی دیوانی کو اس طرح سے گھر کے ماحول میں ٹھلتے ہوئے دیکھ کر بہت خوش تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

جینٹس سائیڈ پر مہمانوں کو ریسپو کرنے کے لیے رومان شاہ خود کھڑا ہوا تھا۔ رومان شاہ کی شخصیت بہت رعب دار اور پروقار تھی۔

Posted On Kitab Nagri

بے شک رومان شاہ کے خود کے رشتے دار اس شادی میں شامل نہیں تھے۔ مگر رومان شاہ کی ایک خاص پہچان اور مقام تھا۔ جس کی بنا پر لوگ دور دور سے اس شادی میں شرکت کرنے کے لیے آئے تھے۔ مرہا کو اپنے عزیز رشتوں کی کمی محسوس نہ ہو اس لیے مہندی کا فنکشن بھی بہت بڑھا بڑا رکھا گیا تھا۔ جس میں بہت بڑی بڑی ہستیاں شامل ہوئیں تھیں۔

شہر کے بہت مشہور بزنس مینوں کی فیملیز رومان شاہ کی بہن کی مہندی کا فنکشن اٹینڈ کرنے کے لیے آئے تھے۔

اپنے بیٹے کی اتنی شہرت اور بھائی چارے کو دیکھ کر رومان شاہ کی ماں بہت خوش تھی اس کے دل سے اپنے بیٹے کے لیے دعائیں نکل رہی تھیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مرہا کی مہندی کی رسم شروع ہو چکی تھی۔ سب سے پہلے مرہا کی امی مہندی لگا رہی تھیں۔ اللہ تمہیں خوش رکھے ہمیشہ مسکراتی رہو۔

Posted On Kitab Nagri

مرہا کی امی مرہا کا ماتھا چوم کر ساتھ نم آنکھوں سے بہت ساری دعائیں دے رہی تھی۔ اپنی بیٹی کی رخصتی کا سوچ کر ان کی آنکھیں بھر آئی تھی۔

امی جان مجھے نہیں جانا آپ کو چھوڑ کر مرہا اپنے پاس بیٹھی ہوئی امی جان کے سینے سے لگ کر رودی۔

نہیں بیٹا ایسے نہیں بولتے بیٹیوں کو تو ایک نہ ایک دن اپنے مانکے کو چھوڑ کر سسرال میں جانا پڑتا ہے۔ میری جان بیٹیوں کا اصل گھر اس کے شوہر کا گھر ہوتا ہے۔

مرہا کی ماں بہت شفقت کے ساتھ اپنی بیٹی کو سینے سے لگائے ہوئے سمجھا رہی تھی۔ نہیں مجھے ابھی نہیں جانا تھا آپ لوگ مجھے زبردستی میرے گھر سے ہی نکال رہیں ہو۔

وہ بچوں کی طرح بلک بلک کر روتے ہوئے بالکل مدھم آواز سے اپنی ماں سے شکوے کر رہی تھی۔ نہیں مرہا بیٹا ایسے نہیں بولتے یہ گھر ہمیشہ تمہارا مانیکہ رہے گا۔

Posted On Kitab Nagri

خدا تمہارے بھائی اور بھابھی کو سلامت رکھے تم ہمیشہ یہاں پر آسکتی ہو۔ چلیے بہن جی اب ہمیں رسم کرنے دیں آپ نے ہماری بیٹی کو بہت رلا دیا ہے۔ میرا کی ساس سیٹج پر آتے ہوئے مسکرا کر بولی۔

کیا کہا ہے آپ نے ہماری بیٹی کو جو ہماری بیٹی اس طرح سے رو رہی ہے۔ میرا کی ساس پاس بیٹھتے ہوئے شفقت سے میرا کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنے ساتھ لگا گئی۔

آپ کی بیٹی اپنا مانیکہ چھوڑنے پر بہت ادا ہے۔ میرا کی ماں نے اپنی آنکھیں صاف کرتے ہوئے کہا۔

میرا بیٹا آپ ایک ماں یہاں چھوڑ کر جائیں گی۔ تو وہاں پر آپ کو دوسری بھی ماں ہی ملے گی۔ میں آپ کی ساس نہیں آپ کی ماں ہوں۔

www.kitabnagri.com

اور تم مجھے میرا کی طرح ہی عزیز ہو اس لیے اپنے دکھی نہیں ہونا، ہم دونوں مل کر بہت مزے سے رہیں گی۔ بہت اچھی دوستیں بن کر، تمہاری اور میری اتج میں بس ایک دو سال کا فرق ہے۔ جس کو ہم اجسٹ کر لیں گے۔

Posted On Kitab Nagri

- مرہا کی ہنسی نکل گئی تھی اپنی ساس کی اس مذاق سے، اور پاس کھڑی ہوئی باقی خواتین بھی ہنسنے لگی تھی

-

سٹیج پر رونق لگ گئی تھی مرہا کی ساس کے آنے سے۔ اب مرہا کی ساس رسم ادا کر رہی تھی۔ میرہا کے ہاتھ پر نوٹ رکھ کر اس پر مہندی لگائی اور مانگ میں ایک انگلی ڈبو کر تیل لگا دیا۔ اب سامنے رکھے ہوئے خوبصورت اور لذیذ کیک جس پر بہت خوبصورتی سے لکھا ہوا تھا۔

"رسم حنا"

"شاہ میر  مرہا"

مہندی نائٹ۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس میں سے چمچ کے ساتھ تھوڑا سا کیک لے کر مرہا کی سانس نے اس کا منہ میٹھا کر دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

سٹیج بہت بڑا اور خوبصورت تھا۔ جہاں پر مرہا کی کالج کی کچھ دوستیں آئی تھیں۔ مرہا کی کچھ زیادہ دوستیں نہیں تھیں۔ جو چھ سات ہیلوہائے والی دوستی شامل ہونی تھی وہ اس وقت بیٹھی ہوئی ڈھول کی پرکیت گا رہی تھی۔

سٹیج پر میرب اور رومان شاہ کو بلوایا گیا تھا۔ تاکہ بھائی اور بھابی آکر مہندی کی رسم ادا کر سکیں۔ یلوکلر کی فراک پہنے ہوئے سر پر شاکنگ پنک دوپٹہ سلیقے سے اوڑھ کر رومان شاہ کے ساتھ چلتی ہوئی میرب شہزادی لگ رہی تھی۔

میرب نے رومان شاہ کی بات کا پورا دھیان رکھتے ہوئے ایک سیکنڈ کے لیے بھی سر سے دوپٹہ نہیں اترنے دیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اور رومان شاہ جس نے وائٹ کھدر کے سوٹ پر ڈارک براؤن ویس کاٹ پہن رکھی تھی۔، اور گلے میں اجرک ڈالی ہوئی تھی۔ ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے کوئی خوبصورت دلکش اکڑو مغرور وڈیر اپنی پوری شان و شوکت سے چلتا ہوا آ رہا ہو۔

Posted On Kitab Nagri

- میرب کی فراک کافی لانگ تھی جس کی وجہ سے وہ سیٹج پر بہت سنبھل پر کر چڑھ رہی تھی۔

میرب نے اپنی خوبصورت پلکیں اٹھا کر شاہ کی جانب دیکھا۔ جو اپنا ہاتھ میرب کے آگے کیے ہوئے تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی شہزادہ اپنی شہزادی کے آگے ہاتھ کیے ہوئے۔

میرب نے ہلکی سی سائل پاس کرتے ہوئے اپنا خوبصورت مہندی سے رچایا ہوا نازک سا ہاتھ شاہ کے مضبوط ہتھیلی پر رکھ دیا۔

میرب نے شرمنا کر پلکیں جکالیں تھی۔ شاہ نے اپنے مضبوط ہاتھ میں میرب کے ہاتھ کو کس لیا پکڑ لیا۔ اور اس سے پوری سپورٹ کے ساتھ سیٹج پر لے کر آیا تھا۔

www.kitabnagri.com

دونوں ایک دوسرے کے ساتھ پرفیکٹ جوڑی لگ رہے تھے۔ دیکھنے والوں کی نظریں اش اش کر اٹھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ماشاء اللہ ماشاء اللہ سیماجی آپ کی بہو اور بیٹی کی جوڑی تو چاند اور ستارے کی جوڑی لگ رہی ہے۔ مہمان آئی خواتین میں سے ہی کسی نے جب یہ کہا تو رومان شاہ نے نظر بچا کر میرب کو آنکھ دبا کر واہ وائی دی تھی۔

میرب نے جلدی سے شرما کر آنکھیں نیچے کر لی تھی۔ میرب کے شرمانے سے میرب اور بھی خوبصورت لگ رہی تھی۔

۔ اس کو یوں شرماتا ہوا دیکھ کر شاہ نے ٹھنڈی آہ بھری تھی۔
اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)

یلو کلمر میں میرب کا رنگ کھل رہا تھا اور میرب کو دیکھ دیکھ کر رومان شاہ کے دل پر چھریاں چل رہی تھی۔ رومان شاہ کا دل بے صبری سے میرب کو اپنی پناہوں میں چاہتا تھا۔ وہ جتنی خوبصورت لگ رہی تھی شاہ کا دل چاہ رہا تھا کہ سب کے بیچ میں سے اس کو غائب کر کے لے جائے۔ شاہ کو آج کی رات کا بہت انتظار تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مہندی کی رسم کے بعد کھانے کا دور شروع ہو چکا تھا۔ میرب اور رومان شاہ مرہا کی مہندی کی رسم ادا کر رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

- بیٹا دھیان سے مہندی لگائیں آپ کی دلہن کہیں نہیں جا رہی۔ اسے بعد میں دیکھ لیجئے گا۔ رومان شاہ کی نظر بار بار بھٹک کر میرب کی جانب جا رہی تھی۔

- تو رومان شاہ کی امی کی دوست کلثوم نے غور کرتے ہوئے مذاق سے کہا تھا۔ جس سے رومان شاہ خود بھی شرمایا تھا۔ اور جلدی سے رسم ادا کرتا ہوا سیٹج سے اتر گیا۔ سب خواتین ہنس رہی تھی رومان شاہ کے اس طرح سے جانے پر۔

کھانا بہترین اور اعلیٰ بنوایا گیا تھا رومان شاہ نے کہیں بھی کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی کھانے میں۔ بمبئی بریانی۔ ملائی بوٹی۔ سیخ کباب۔ تکا بوٹی۔ فنگر فرائی۔ فز گول گپے۔ حلوہ پوری چھولے بٹورے وغیرہ تھے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اور جگہ جگہ ٹیبلوں پر بڑے بڑے خوبصورت تھالوں کے اندر شاہی میوہ رکھا گیا تھا کھانے کے بعد مہمان شاہی میوہ کھا کر لطف اندوز ہو رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

رسم ادا کرنے اور کھانا کھانے کے بعد مہمان آہستہ آہستہ رخصت ہونا شروع ہو گئے بالکل ویکم والے طریقے سے ہی میرب اور رومان شاہ اپنی اپنی جگہوں پر تعینات کھڑے ہوئے مہمانوں کو الوداع کر رہے تھے۔

مہمان الوداع ہو چکے تھے۔ میرب مرہا کو اس کے روم میں چھوڑنے جا رہی تھی۔
- میرہا تم مال والے۔ ات کو لے کر ابھی تک بھائی سے ناراض ہو تم نے بھائی سے دوبارہ بات کرنے کی کوشش نہیں کی۔

میں نے کوشش کی تھی آپ کے بھائی صاحب ہی مجھ سے ناراض ہیں۔ تو میرہا تمہیں بھائی کو منانا چاہیے
تھانا صبح تمہاری رخصتی ہے اور تم دونوں ابھی تک ایک دوسرے سے ناراض ہو۔

بھابھی انہیں چاہیے کہ وہ مجھے منائیں کیونکہ میں اپنا گھر چھوڑ کر جا رہی ہوں۔ ایک تو زبردستی مجھ سے نکاح کیا پھر زبردستی اتنی جلدی رخصتی کروا رہے ہیں اوپر سے مجھ سے ناراض ہیں۔

میری جان روتے نہیں ہیں۔ بات کرتے کرتے رونے لگی تھی۔ بھابھی مجھے ابھی اپنا گھر چھوڑ کر نہیں جانا تھا۔ مجھے پڑھنا ہے۔ وہ سو سو کر کے روتی ہوئی میرب کے گلے لگ گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

میری جان تم شادی کے بعد بھی اپنی پڑھائی کنٹینیو رکھ سکتی ہو۔ بھائی اور ماما پاپا آپ کو بالکل بھی نہیں روکیں گے۔ میرے گھر والے اتنے سٹرک نہیں میری جان تم کیوں پریشان ہو رہی ہو۔

کیسے پریشان نہ ہوں ایک تو میں اپنا گھر اپنے بھائی اپنی امی جان کو چھوڑ کر جا رہی ہوں۔ اوپر سے آپ کے بھائی مجھ سے ناراض ہیں۔ مجھے بہت رونا آرہا ہے۔

میرا بچوں کی طرح شکایت لگاتے ہوئے رو رہی تھی اور ساتھ میں اپنے مہندی سے بھرے ہوئے ہاتھوں سے آنسو صاف کیے جا رہی تھی۔

چلو ٹھیک ہے تم رونا بند کرو امی جان دیکھیں گی تو پریشان ہو جائیں گی۔ میں نے بھائی کو تمہاری پکس سینڈ کی ہے تم جتنی خوبصورت لگ رہی تھی۔ اب تو بھائی تم سے ناراض رہے نہیں سکتے۔

آپ نے کیوں بھیجی ہیں میری تصویریں۔۔ مرہانا ناراض منہ بنا کر بولی۔ کیوں نہ بھیجتی آپ کی تصویریں اپنے بھائی جان کو۔ آپ کو دیکھنے کا سب سے پہلا حق میرے بھائی کا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس لیے میں نے آپ کی تصویریں سب سے پہلے بھائی کو بھیجی تھی۔ میرب نے کاندھا مار کر چھیڑتے ہوئے کہا تھا۔

میرب کے مذاق سے میرہانے شرما کر نظریں چرائی تھی۔

oooooooooooo

رومان شاہ سب مہمانوں کو رخصت کرنے کے بعد فارغ ہو کر گھر کے اندر داخل ہوا تھا۔ آج اس نے بہت مصروف دن گزارا تھا۔ وہ بہت تھکن محسوس کر رہا تھا۔

مگر اتنی تھکن کے باوجود اس کے آتش دِلکش لب مسکرا رہے تھے۔ کیونکہ آج وہ اپنی ساری تھکن میرب کے نازک سے وجود پر اپنی شدتیں لٹا کر اتارنے والا تھا۔

www.kitabnagri.com

یہی بات اسے اندر تک پر سکون کر رہی تھی۔ وہ میرب کے خیالات میں کھویا چلا آ رہا تھا۔ آہ۔۔۔ وہ مرہا کے روم سے آتی ہوئی میرب سے ٹکرایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا بات ہے بار بار مجھ سے ٹکرا کر کیا ثابت کرنا چاہتی ہو۔ شاہ میرب کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے قریب کرتے ہوئے گہری نظروں سے دیکھ کر کہہ رہا تھا۔ شاہ پلینز چھوڑیں کوئی دیکھ لے گا۔ وہ خود کو گرفت سے آزاد کرنے کے لیے شاہ کے ہاتھ اپنی کمر سے ہٹا رہی تھی۔

پہلے میری بات کا جواب دوبار بار مجھ سے آ کر کیوں ٹکراتی ہو۔ وہ آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ہوئے اسے خود کے قریب کیے کھڑا تھا۔ شاہ کی کمر گرم سانسیں میرب کے چہرے پر پڑ رہی تھیں۔ میرب نے شاہ کی سانسوں کی تپش سے گھبرا کر نظریں جھکا لی۔

میں جان بوجھ کر تو نہیں ٹکرائی آپ نے ہی مجھے دیکھا نہیں تھا۔ آپ ہی مجھ سے ٹکرائے ہیں۔ تم مجھ سے زبان درازی کر رہی ہو۔ شاہ نے مصنوعی غصے سے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا تھا۔

www.kitabnagri.com

نن۔۔ نن۔۔ نہیں۔۔ شاہ میں تو ایسا سوچ بھی نہیں سکتی۔ مرہا شاہ کے مصنوعی غصے سے ڈر کر توڑ توڑ کر بول رہی تھی۔ شاہ کو اس کا ڈرنا بہت اچھا لگ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ڈرتے ہوئے وہ بہت معصوم لگ رہی تھی جس میرب کو وہ تیز ترار اور چالاک سمجھتا تھا۔ وہ اندر سے اتنی ڈرپوک ہے یہ تو اسے اب پتہ چل رہا تھا۔

ابھی ابھی تو تم نے کہا ہے کہ تمہاری کوئی غلطی نہیں تھی۔ ساری غلطی میری ہے۔ اس کا کیا مطلب
-- سوری شاہ میرے منہ سے نکل گیا۔۔۔۔ میرب کے ڈر کو دیکھ کر شا کے آتش لب اندر ہی اندر
مسکرا رہے تھے۔۔

- کچن سے نکلتی ہوئی زکیہ کو دیکھ کر شاہ نے میرب کی کمر سے اپنے ہاتھ ہٹا لیے۔ روم میں جا کر میرا ویٹ کرو۔ شاہ نے بہت کم آواز میں کہا تھا جو بامشکل صرف میرب ہی سن پائی تھی۔

www.kitabnagri.com

کیوں ویٹ کروں وہ تھر تھراتے ہوئے بولی تھی۔ وہ میں تمہیں روم میں آکر بتاتا ہوں۔ شاہ کے ارادے سمجھ کر میرب کی جان نکلی رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ مجھے بہت نیند آرہی ہے۔ اگر سونے کی کوشش بھی کی تو جان نکال لوں گا۔ میرا ویٹ کرنا میں امی جان کی بات سن کر کچھ دیر تک آتا ہوں۔

شاہ نے کچھ ایسے انداز سے میرب کے اوپر گہری نظر ڈالتے ہوئے کہا تھا کہ میرب کو پیروں تلے زمین نکلتی ہوئی لگ رہی تھی۔

میرے خیال سے تمہارے دماغ میں میری بات بہت اچھی طرح سے آگئی ہوگی۔۔۔۔ اور میں کس لیے ویٹ کرنے کا بول رہا ہوں اتنی بچی نہیں ہوں کہ تمہیں سمجھ میں نہیں آ رہا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

۔ بہت شوق تھا نا تمہیں کہ میں تمہیں اپنی بیوی کے روپ میں قبول کروں تو اب گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف اپنے حق ہی وصول کروں گا کھاؤں گا نہیں۔

وہ حکم دے کر بڑے بڑے قدم بھرتا ہوا۔ اپنی امی جان کے کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا۔ میرب پسینے سے گیلی ہتھیلیوں کے ساتھ بڑے بڑے قدم اٹھاتی ہوئی روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

روم کا دروازہ بند کر کے اپنی پشت دروازے کے ساتھ لگا کر آنکھیں بند کیے ہوئے تھی۔ وہ بازو سٹریٹ کر کے مٹھیوں کو بند کیے ہوئے کھڑی لمبی لمبی سانسیں چھوڑ رہی تھی۔

oooooooo

جی امی جان آپ نے مجھے بلایا تھا۔ آؤ بیٹھو میرے پاس کچھ ضروری بات کرنی ہے۔ رومان شاہ کی امی کے چہرے پر پریشانی صاف نظر آرہی تھی۔

امی جان خیریت تو ہے آپ کچھ پریشان نظر آرہی ہیں۔ رومان شاہ اپنی ماں کے پاس بیٹھتے ہوئے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بہت تجسس سے پوچھ رہا تھا۔

Kitab Nagri

امی جان کیا کہنا چاہتی ہیں بولیں آپ کو کب سے اپنے بیٹے سے کچھ کہنے کے لیے اتنا سوچنے کی ضرورت پڑنے لگی۔

رومان شاہ نے محسوس کیا تھا کہ اس کی ماں کچھ کہنا چاہتی تھی مگر کہ نہیں پارہی تھی۔ رومان میری بات کو تحمل سے سننا اور میرے اس فیصلے کی قدر کرنا۔

Posted On Kitab Nagri

امی جان میں تو آپ کے ہر فیصلے کی قدر کرتا ہوں اور کرتا رہوں گا مگر اس طرح سے تمہیدیں باندھ کر آپ مجھے ڈرا رہی ہیں۔

۔ رومان میں چاہتی ہوں کہ مرہا کی رخصتی کے وقت تمہارے دونوں تایا اور ان کی بیویاں بھی شامل۔

۔ ایسا بالکل نہیں ہو سکتا اور کبھی بھی نہیں ہو سکتا رومان شاہ اپنی ماں کی بات سنتے ہی اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

رومان بیٹھو اور میری بات آرام سے سنو امی جان اس بات میں سننے کے لائق کچھ بھی نہیں ہے آپ مجھ سے میری جان بھی مانگے تو میں ہنستے ہوئے دے دوں گا۔ مگر آپ جو کچھ کرنے کا سوچ رہی ہیں۔ میں وہ ہر گز نہیں ہونے دوں گا۔

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ لوگ ہماری خوشیوں میں تو کیا ہمارے غم میں بھی شرکت نہیں کر سکتے۔ مجھے نفرت ہے ان لوگوں سے رومان شاہ کا لہجہ ایک دم کڑوا غصیلا ہو گیا تھا۔

رومان اتنا غصہ انسان کے خود کے لیے ہی ٹھیک نہیں ہوتا۔ تو امی جان آپ ان کا ذکر ہی مت کریں جن کا نام سن کر میرے اندر آگ لگ جاتی ہے۔

ان لوگوں نے ہمارے ساتھ کیا کیا تھا اپ بھول گئی ہوں گی میں نہیں بھولا۔ رومان شاہ کی آنکھیں انگارے برسا رہی تھیں۔

Kitab Nagri

۔ رومان اگر ہم بھی ان کی طرح ہی سوچیں گے تو ان میں اور ہم میں کیا فرق رہ جائے گا۔

تمہیں نہیں پتا رومان ان کے حالات اس وقت کیسے ہیں۔ "مجھے سب پتہ ہے"۔ رومان تمہیں کچھ بھی نہیں پتا اس وقت تمہارے بڑے تایا کینسر کی آخری سٹیج پر موت اور زندگی کی لڑائی لڑ رہے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

- "بہت اچھی طرح سے جانتا ہوں" اور تم نے مجھے بتانا ضروری نہیں سمجھا۔ سے رومان شاہ کی ماں حیرانی سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔

مجھے ان کی خوشیوں اور غم سے کوئی لینا دینا نہیں تھا۔ تو مجھے آپ کو بتانے کی ضرورت نہیں محسوس ہوئی۔ وہ اپنے دونوں ہاتھ کمر پر باندھے ہوئے غصے سے لال ہو کر کھڑا ہوا تھا۔

اور تمہیں پتہ ہے کہ عاصم جیل میں ہے "مجھے یہ بھی پتہ ہے" اور تمہیں پتہ ہے کہ ان کی حویلی نیلام ہو چکی ہے تمہارے تایا کی فیکٹری میں آگ لگنے سے سب کچھ جل کر ختم ہو گیا تھا۔

وہ لوگ اس وقت پر روڈ پہ آچکے ہیں "مجھے سب کچھ پتہ ہے امی جان" انہوں نے بہت کمزور کڑی پر ہاتھ ڈالا ہے میں جانتا ہوں کہ یہ ان کی سازش ہے۔

ان کو پتہ تھا کہ رومان شاہ اگر کہیں کمزور پڑے گا تو وہ صرف اپنی ماں کے سامنے اور امی جان اس بار آپ مجھے مجبور نہیں کریں گی۔

Posted On Kitab Nagri

اپنے بیٹے سے اس کا غرور مت چھینے رومان شاہ کی آنکھوں میں ایک درد تھا اگر وہ مرد نہ ہوتا تو شاید وہ درد آنسوؤں بن کر چھلک جاتے۔۔

مگر وقت کی کسوٹیوں پر تپ کر کندن بننے والا رومان شاہ رو تو نہیں سکتا تھا۔ مگر اس کی آنکھیں غصے سے لال انگارہ بنی ہوئی تھی۔۔۔۔

اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔۔ رومان تم یہ سب کچھ جانتے تھے۔ "جی سب کچھ جانتا تھا اور بہت اچھی طرح سے جانتا تھا"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اور مجھے ان کے حالات سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔ رومان اتنے سنگ دل مت بنو کہ انسان اور جانور کا فرق بھول جاؤ۔

Posted On Kitab Nagri

میں نے تمہاری ایسی تربیت نہیں کی۔ "امی جان آپ کو اللہ کا واسطہ ہے کہ مجھے ان لوگوں کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مت مجبور کیجیے گا"

۔ رومان کیا ان کی حویلی کے نیلامی کے پیچھے تمہارا ہاتھ تھا۔ "نیلام ہونے کے پیچھے میرا ہاتھ نہیں تھا۔۔۔ ہاں مگر نیلام ہونے پر اس حویلی کو میں نے خریدا ہے"

جس حویلی سے رومیوں کو دھکے دے کر نکالا گیا تھا۔ اس کی ماں کو بعزت کر کے نکالا گیا تھا۔

Kitab Nagri

"اس حویلی کو رومان شاہ نے خریدا ہے اور امی جان میں نے کچھ غلط نہیں کیا اور نہ ہی آپ کی تربیت کی توہین کی ہے"

Posted On Kitab Nagri

میں نے اپنی حق حلال کی کمائی سے وہ ہویلی خرید کر واپس لیا ہے اور آپ مجھے اسے واپس کرنے کے لیے تو بالکل بھی مت بولیے گا۔۔۔

آج رومان شاہ کے ہر الفاظ میں انکار ہی انکار تھا۔ رومان اگر میں کہوں کہ میں ان لوگوں کو زبان دے چکی ہوں تو کیا تمہیں منانے کے لیے اب مجھے تمہارے قدموں میں بیٹھنا پڑے گا۔

یا تمہارے قدموں میں اپنا دوپٹہ ڈال کر تمہاری منتیں کرنی پڑیں گی۔ "امی جان خدا کے لیے سوچ کر بولیے کیوں مجھے گنہگار کر کے جہنم کی آگ میں ڈالنا چاہتی ہیں"

"آپ میری ماں ہیں آپ کے قدموں تلے میری جنت ہے، پرامی جان آپ میرے ساتھ بہت غلط کر رہی ہیں جتنا غلط کہوں وہ کم ہو گا۔"

Posted On Kitab Nagri

"میں ان لوگوں کو معاف نہیں کر سکتا۔ نہیں ہے میرا ظرف آپ جتنا بڑا۔"۔ نہیں بھول سکتا میں اپنے بچپن کے وہ خوبصورت لمحات جن کو ان لوگوں نے بد صورت بنا دیا تھا"

"نہیں بھول سکتا میں اپنی جوانی کی وہ دھکے جو میں نے رومان شاہ بننے کے لیے کھائے ہیں۔"

"نہیں بھول سکتا میں اپنی وہ معصوم بہن کو جس کو لے کر ہم در بدر ہوئے اور میری بہن پر گھٹیا نظر ڈالنے والے"۔۔۔۔۔ رومان شاہ کہتے کہتے رک گیا تھا۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

"اسے آج بھی وہ لمحہ نہیں بولا تھا جب وہ اپنی بہن کو حراساں ہوتے ہوئے دیکھ کر چلایا تھا۔ نہیں بھول سکتا میں وہ دن جب آپ نوکروں کی طرح نجمہ کے گھر میں کام کرتی تھی"

"امی جان میں کچھ بھی نہیں بول سکتا رومیوں سے رومان شاہ کا سفر بہت مشکل تھا۔"

Posted On Kitab Nagri

"امی جان اس راستے میں بہت کانٹے تھے ان نکیلے کانٹوں پر چلتے چلتے آپ کے بیٹے کے پاؤں چھلنی ہو گئے تھے"

"یہ سفر طے کرتے کرتے کتنی راتیں رومیوں نے آنکھوں میں گزاری تھی"

"رومان شاہ کا مقام حاصل کرنے کے لیے زندگی کو جینے والا رومیوں کب مر گیا میرے اندر مجھے پتہ نہیں چلا"

"اور آپ چاہتی ہیں کہ میں ایک ہی پل میں ان کو معاف کر دوں تو امی جان آپ مجھے معاف کر دیں۔" میرا ظرف نہیں ہے اتنا بڑا، میں چاہوں تو تب بھی ان کو معاف نہیں کر سکتا۔"

۔ رومان شاہ کے چہرے جو تکلیف اور درد نظر آ رہا تھا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اس کی ماں اس کے درد کو سمجھ سکتی تھی۔ اس کا بولا ہوا ایک ایک لفظ سچ تھا وہ کچھ بھی تو غلط نہیں کہہ رہا تھا۔ اس کی جگہ کوئی بھی اور انسان ہوتا تو وہ بھی یہی کرتا۔

مگر وہ ایک نیک دل خاتون تھی اس لیے وہ نہیں چاہتی تھی۔ کہ رومان شاہ بھی ان کے ساتھ وہی سب کرے جو ان کے ساتھ ہوا تھا۔۔۔

رومان اپنا دل تھوڑا سا نرم کر لو تمہارے تایا جان کو ڈاکٹر کی ضرورت ہے وہ پل پل مر رہے ہیں۔

- "تو پھر میں کیا کروں اگر وہ مر رہے ہیں تو مر جائیں میرا باپ بھی پل پل مر رہا تھا۔ تب ان لوگوں نے مدد کی یہ لوگ تو ہمارے ساتھ بابا کو ہاسپٹل تک نہیں لے کر گئے تھے"

www.kitabnagri.com

- رومان ان کی گناہوں کی سزا ان کو خدا دے گا۔ ہم کون ہوتے ہیں کسی کو سزا دینے والے بیٹا تم اگر ان کی مدد کرو گے تو خدا تم پر راضی ہو جائے گا۔

Posted On Kitab Nagri

ان کے پاس علاج کے پیسے نہیں ہیں ان کے پاس رہنے کے لیے جگہ نہیں ہے۔ اور میں ان کو بول چکی ہوں کہ وہ یہاں پر آجائیں۔

اور تم اپنے تایا کا علاج کرواؤ گے۔ یہ میرا حکم ہے رومان۔ "امی جان اس حکم سے اچھا تھا کہ آپ یہ کہتی کہ رومان تم اپنی گردن کٹوا کر اپنا سر مجھے تحفے میں پیش کرو۔" تو میں خدا کی قسم ہنستے ہنستے اپنا سر کٹوا دیتا۔"

۔ مگر یہ مجھ سے نہیں ہو گا امی جان آپ کیوں نہیں سمجھ رہی۔۔۔ رومان میں زبان دے چکی ہوں کیا چاہتے ہو کہ میں اپنی زبان سے پھر جاؤں۔ "ہا۔۔۔۔۔ رومان شانے منہ اوپر کی جانب کر کے ایک ٹھنڈی آہ بھری تھی "واہ امی جان واہ میرے دشمنوں کو آپ نے زبان دے دی وہ بھی بنا مجھ سے پوچھے۔۔۔"

www.kitabnagri.com

"گڈ ویری گڈ امی جان۔"

Posted On Kitab Nagri

- تو ٹھیک ہے جو آپ کی مرضی ہے آپ کریں۔ یہ گھر بھی آپ کا ہے۔ اور سارا کاروبار بھی آپ کا۔
حکم بھی آپ کا، زبان اور فیصلہ بھی آپ کا۔

"رومان شاہ تو یہاں پر کہیں بھی نہیں ہے" آج آپ نے پھر سے رومان شاہ کو واپس بے بس رومیوں بنا دیا ہے۔ آپ جو چاہیں کر سکتی ہیں۔۔

"رومیوں کو کل بھی کوئی فیصلہ کرنے کی اجازت نہیں تھی" اور آج بھی نہیں ہے۔ وہ کہتے ہوئے زندگی میں پہلی بار غصے سے اپنی ماں کی بات کو یوں بچ میں چھوڑ کر کمرے سے نکل کر گیا تھا۔۔۔
اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/003357500595)

اے میرے رب میری بیٹے کو ان تکلیف دے لمحوں کی یادوں سے نکال دیں۔ اے میرے خدا میرا بیٹا بہت تکلیف میں ہے۔ تو اس کے دل کو موم بنادے۔ اور اس کے دل میں رحم بھر دے۔ تاکہ وہ ان بے رحم لوگوں کو معاف کر سکے۔ رومان شاہ کی ماں اپنے بیٹے کی تکلیف کو دیکھ کر بلند آواز سے اپنے رب سے دعا کر رہی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

○○○○○○○

اللہ میاں کتنا مشکل کام ہے یوں سچ سنور کر بیٹھنا میرا جو مہندی کے سٹیج پر تیار ہو کر بیٹھی بیٹھی بہت تھک گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- اب روم میں آکر اس نے سکھ کا سانس لیا تھا۔ دوپٹے کو پن آؤٹ کرتے ہوئے۔ اتار کر صوفے پر پھینک کر واش روم میں چلی آئی تھی۔

کپڑے چینج کرنے کی نیت سے اففف میں کپڑے تو لے کر ہی نہیں آئی۔ کیا مصیبت ہے وہ بہت تھکی ہوئی تھی اب چینج کر کے عشاء کی نماز پڑھ کر آرام کرنا چاہتی تھی۔۔۔ وہ کپڑے لے جانا بھول گئی تھی تو اب منہ میں بڑبڑ کرتی ہوئی واش روم کا دروازہ کھول کر باہر آئی تھی۔۔۔

اپنے کپڑے لینے مگر واش روم کا دروازہ کھول کر پہلا قدم ہی باہر رکھا تھا۔
آآ۔۔۔ شششش منہ بند آواز نہیں نکلتی چاہیے تمہاری۔۔۔ میرا ایک قدم واش روم کے اندر تھا۔
اور ایک باہر اس کی نظر سامنے بیڈ پر پڑی۔

www.kitabnagri.com

شاہ میر آرام سے تکیے کے پر سر رکھ کر ٹانگ پہ ٹانگ رکھے ہوئے آرام سے لیٹا ہوا ہے۔۔۔ مرہا کا منہ ڈر کر چیخ مارنے کے لیے کھلا تھا۔ مگر شاہ میر نے انگلی اٹھا کر چپ رہنے کو کہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اور دھمکی یہ تھی کہ اس کے منہ سے آواز نہیں نکلی چاہیے مرہانے جس طرح سے منہ کھولا تھا۔ اسی سپیڈ سے منہ کو بند کر لیا۔۔۔ وہ فل پولیس والی یونیفارم پہنے ہوئے مرہا کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا تھا۔۔

اپ۔۔۔ آپ یہاں اس وقت کیوں آئے ہیں۔۔۔ ڈر اور گھبراہٹ سے مرہا کے اوپر والی سانس اوپر تھی اور نیچے والی نیچے رہ گئی تھی۔ "بڑا ہی فضول سوال تھا"

تمہیں دیکھنے آیا ہوں پیار کرنے آیا ہوں۔۔۔ پلیز پیچھے ہٹیں آپ کو آج یہاں پر نہیں آنا چاہیے تھا۔ اگر بھائی نے دیکھ لیا تو ت۔

Kitab Nagri

۔ وہ اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ کر اسے خاموش کروا چکا گیا۔ اس کی کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنے ساتھ چپکائے ہوئے تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آپ کو شرم نہیں آتی ہے بس یہی کام آپ کو کرنا آتا ہے۔۔ مرہانے غصے سے شامیر کی جانب دیکھا تھا۔ "اے سی پی کی جان آتا تو مجھے بہت کچھ ہے بس آج رات کی دوری ہے۔ اس کے بعد ایسی بے کھل کے تمہارے سامنے آئے گا۔

اور تمہاری یہ بھائی والی رٹ بھی ختم ہو جائے گی۔ تمہارے اس بھائی سے تو میں تنگ آچکا ہوں۔ آپ میرے بھائی کے خلاف کچھ نہیں بولا کریں۔

اور پلینز پیچھے ہٹیں مجھے دوپٹہ لینے دیں وہ بنا دوپٹے کے کھڑی ہوئی تھی۔ اور شاہ میر کی نظریں اس کے خوبصورت لبوں سے ہوتی ہوئی۔

Kitab Nagri

اس کی خوبصورت سراپے پر جارہی تھی جس سے میرا کو بے حد شرم آرہی تھی۔ وہ شاہ میر کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے پیچھے کر کے۔۔۔ اپنے دوپٹے کی طرف بڑی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

یہ کیا کر رہیں ہے مجھے دوپٹہ لینے دیں۔ شامیر اس کو بازو سے پکڑ کھینچتے ہوئے دیوار کے ساتھ لگا کر کھڑا ہو گیا۔

۔ کیا ضرورت ہے تمہیں دوپٹے کی تمہارا شوہر ہوں نکاح ہو چکا ہے قانونی اور اسلامی طور پر تو میری بیوی ہو۔

پورا حق رکھتا ہوں تمہیں بنا دوپٹے دیکھنے کا۔۔۔ پلیز مجھے شرم آرہی ہے اور مجھے اچھا نہیں لگتا بنا دوپٹے کے کسی کے سامنے آنا۔



مگر مجھے بہت اچھا لگ رہا ہے تمہیں بنا دوپٹے کی دیکھ کر۔ اور میں کوئی نہیں تمہارا شوہر ہوں مجھے کسی سے مت ملایا کرو۔

Posted On Kitab Nagri

میرے چھوٹے پیکٹ بڑی بے صبری کے ساتھ میں اپنی زندگی میں تمہارے آنے کا انتظار کر رہا ہوں۔۔۔ وہ بہکتا ہوا اپنا منہ میرا کے بالوں میں چھپانے لگا۔۔

پلیز آپ یہاں سے چلے جائیں۔ اے سی پی کی اتنی نزدیکیاں میرا کی جان لے رہی تھی۔۔۔۔ چلا جاؤں گا آج کی رات گزارنے کے لیے مجھے تھوڑا سا سکون اکٹھا کر لینے دو انرومنٹک بیوی۔۔

۔۔۔ کل سے تو تم میرے پاس میرے اتنے ہی قریب ہو گئی۔ پھر تم مجھے خود سے دور جانے کا کہہ کے دکھانا، اگر تمہارے ہوش نہ ٹھکانے لگائے تو اے سی پی شاہ میرا نام نہیں۔۔۔۔

بس آپ کی ایسی گندی باتوں سے ہی مجھے بہت ڈر لگتا ہے۔۔۔۔ اسے شوہر کا پیار کرنا کہتے ہیں۔ صحیح نام رکھا ہے میں نے تمہارا انرومنٹک بیوی۔۔۔۔ وہ نرمی سے اس کی گالوں کو چوم رہا تھا اس کے ہاتھ اس کی کمر پر کسے ہوئے تھے۔

آپ اپنا ایسا پیار اپنے پاس رکھیں۔ وہ پوری طرح سے خود میں سمٹتے ہوئے شرم سے لال ہو رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- اپنے پاس تو نہیں رکھوں گا۔ اپنا پیار تم پر ہی برساؤں گا ایک بار تم ذرا میری کسٹڈی میں آ جاؤ اس کے بعد تمہارے اس ہر ایک نخرے اور خود سے دور کرنے کا حصاب لوں گا۔

"آہ آہ" میرا پلیر وہ آہستہ سے شاہ میرا نام لے کر سسکی تھی۔ "بولو میری جان" شاہ میر نے اس کے کان کی لو پر اپنے لب رکھ کر دانتوں سے ہلکا سا دباؤ دیا تھا۔

جس سے وہ سسکی تھی اور سسکتے ہوئے اس نے خماری میں اس کا نام بولا تھا۔ "اس کے لبوں سے دوسری بار اپنا نام سن کر اے سی بی کے دل کو بہت سکون ملا تھا۔"

"تمہیں پتہ ہے جب تمہارے یہ خوبصورت لب میرا نام لیتی ہو تو مجھے لگتا ہے کہ میرا نام بہت میٹھا اور خوبصورت ہے۔"

www.kitabnagri.com

"پھر سے اپنے خوبصورت لبوں سے میرا نام پکارو وہ گہری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔" نہیں مجھے شرم آتی ہیں آپ کا نام لینے سے "

Posted On Kitab Nagri

"آنے دو کتنی شرم آجائے گی اور ویسے بھی تمہاری یہ شرم تمہارے لیے ہی مشکلات کھڑی کرے گی"

"دیکھ لینا تم یوں شرمنا کر اے سی پی کو اتنا بہکاؤ گی کہ وہ تمہارے عشق میں پاگل ہو جائے گا۔ اور پاگل ہو کر تمہاری ہی جان نکالے گا"

"وہ کہتے ہوئے اپنی سخت داڑھی والے گالوں کو اس کی نازل سے گالوں سے رب کر رہا تھا۔

"میرہا کی ہتھیلیاں پسینے سے فل گیلی ہو چکی تھی۔" پلیز آپ یہاں سے چلے جائیں اگر کوئی آگیا تو کیا سوچے گا۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ٹھیک ہے بیوی چلا جاتا ہوں آج کی رات تم تھوڑا اور عیاشی سے اپنی نیندیں پوری کر لو۔"

کل سے تمہاری راتیں بھی میری اور تمہارے دن بھی اور تمہاری یہ اکھڑی ہوئی سانسیں بھی میری اور تمہارا یہ نازک خوبصورت سراپا بھی میرا اور تمہارے یہ خوبصورت مخملی ہونٹ بھی میرے وہ مرہا کی

Posted On Kitab Nagri

ہونٹوں پر انگلی رکھ کر انہیں پوائنٹ کر رہا تھا۔ وہ خماری سے اسے خود کے ساتھ لگائے ہوئے کھڑا تھا

۔ "کل سے تم پوری طرح اے سی پی شاہ میر کی ملکیت ہوگی۔ تم پر صرف اور صرف میرا حق ہوگا۔ وہ
اسکی گردن پر اپنے لبوں کے گرم گرم لمس چھوڑتا ہوا با مشکل پیچھے ہوا تھا "

"آج کی رات اچھی طرح اپنی نیندیں پوری کر لینا کیونکہ کل سے تو میں تمہاری راتوں کی نیندیں دن کا
سکون اور یہ پور سکون سانسیں چھین لوں گا" ---

اس کے لہجے کی خماری اور نظروں کے تقاضوں کو دیکھ کر مرہا کی جان نکل رہی تھی۔۔۔ وہ اس قدر
ڈری ہوئی تھی کہ اس سے اپنے پیروں پر کھڑا نہیں ہوا جا رہا تھا۔۔۔

لمبا چوڑا ہے اے سی پی فل یونیفارم میں کھڑا ہوا اسے دھمکا رہا تھا تو اس کا ڈرنا تو بنتا تھا۔۔۔۔۔

۔ چھ فٹ کا لمبا چوڑا اے سی پی سینہ۔ تان کر اسے اپنی باہوں کی گھیرے میں کسے ہوئے کھڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ مرہا کو دھمکی دیتے ہوئے ایسے لگ رہا تھا۔ جیسے کوئی پولیس والا ایک بچی کو دھمکی دے رہا ہو اور بچی سہم کر دیوار سے لگی ہوئی ہو۔۔۔۔۔

وہ مرہا کو دھمکی دے کر کھڑکی کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔ مگر پھر اٹے قدموں چلتا ہوا واپس مرہا کے قریب آیا تھا۔۔۔ اور اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اس کے لبوں کو اپنی قید میں لے گیا اے سی پی کا دل اس کے بس میں نہیں تھا۔۔۔

۔ خوبصورتی کی مورت بنی ہوئی کھڑی مرہا جو اس وقت اس کے نکاح میں تھی اس کی بیوی تھی اس پر پورا حق رکھتا تھا وہ بس یہی چیز اسے مرہا سے دور جانے نہیں دے رہی تھی۔۔۔

۔ واپس پلٹ کر جتنی شدت سے اس نے مرہا کے ہونٹوں کو اپنی قید میں لیا تھا مرہا کا ڈر سو گنا گنا بڑھ گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اے سی پی کی اس لبوں کی قید نے اسے اتنا تو سمجھا دیا تھا کہ اے سی پی اس کی جان کو بہت مشکل میں ڈالنے والا ہے۔۔

۔ وہ فلا دجیسا جسم رکھنے والا اے سی پی شامیر ملک مرہا کے لیے بہت کڑی سزا بننے والا تھا۔۔ میرہا کی نازک سی جان ایسی پی کے سامنے کچھ بھی نہیں تھی۔

وہ بامشکل اپنے لبوں کو اس کے لبوں سے الگ کر کے کھڑکی سے جاتا ہوا اسے آنکھ ٹیس کر کے گیا تھا۔۔ مرہا وہیں پر دیوار کے ساتھ لگی ہوئی اپنی سانسوں کو بحال کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

۔۔ اس کا دل دھک دھک کر رہا تھا سانسیں راہ راست پر آنے کو تیار نہیں تھی مگر اسے سی پی اس کی سانسوں کو پی کر اپنے لبوں کی پیاس بجھا کر آدھا سفر بھی طے کر چکا تھا۔۔

oooooooo

۔ میرب اپنی بھاری فراک چینج کر کے کر کے سکون کا سانس لیا تھا۔ اپنے چہرے کو میک اپ سے آزاد کر کے بلیک کلر کی پلین ٹراؤزر اور کرتی پہن کر مرہا کے سامنے کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اپنے ہاتھوں پر موچر انزل لگا رہی تھی کہ دھاڑ سے دروازہ کھلا اور غصے سے بھرا ہوا رومان شاہ روم کے اندر داخل ہوا تھا۔۔۔ جتنی زور سے دروازہ کھولا گیا تھا اس سے زیادہ زور سے بند کیا گیا تھا۔۔۔

اگر بیچارہ دروازہ بول سکتا تو ضرور اپنا درد بیان کر کے بتاتا کہ اسے کتنی تکلیف ہوئی ہے میرب اپنے جگہ پر ہل کر رہ گئی تھی۔۔۔۔

اس نے غصے سے اپنی واسکٹ کو اتار کر زور سے صوفے پر پھینکی دیا۔ رومان شاہ کی تیور دیکھ کر میرب کے حلق سے تھوک نیچے نہیں اتر رہی تھی۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ آخر شاہ کو کیا ہوا ہے۔ اب تو آپ نے قمیض کے بٹن کھول رہا تھا۔۔

میرب پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔ وہ کرتا اتار کر اسی انداز سے صوفے پر پھینک کر واش روم کے دروازے کو دھاڑ سے کھول کر دھاڑ سے بند کر گیا تھا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میرب تو دیکھتی رہ گئی کہ آخر ہوا کیا ہے۔۔ وہ شاہ کی قمیض کو اٹھا کر ہینگ کرتی ہوئی اس کے اوپر ہی ویس کوٹ لگا کر اسے کبڑ کے ہینڈل سے لٹکا کر صوفے پر بیٹھ گئی۔۔

وہ شاہ کے آنے کا انتظار کر رہی تھی۔ وہ پوچھنا چاہتی تھی کہ وہ اتنے غصے میں کیوں ہے۔ وہ بیٹھ بیٹھ کر تھک گئی تھی۔

تو اٹھ کر روم میں چکر لگانے لگی تھی۔ وہ کب سے روم میں ادھر سے ادھر چل رہی تھی۔۔ مگر شاہ کا شاید واش روم میں ہی رہنے کا ارادہ تھا۔۔ کم سے کم میرب کو تو یہی لگ رہا تھا۔۔

کافی دیر کے بعد وہ اپنا غصہ شاور کے نیچے کھڑا ہو کر نہا کر اتار آیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے بالوں سے پانی ٹپ ٹپ اس کے جسم پر ہی گر رہا تھا۔ وہ صرف ٹراؤزر پہنے ہوئے وداؤٹ شرٹ باہر آیا تھا۔ اس کا مضبوط کسرتی سینہ دیکھ کر میرب نے شرم سے نظر جھکالی تھی۔

مگر اسے اس طرح سے پانی میں بھیگا ہوا دیکھ کر وہ ڈر رہی تھی کہ شاہ بیمار پڑ جائے۔

۔ شاہ سر پہنچ لے آپ کو ٹھنڈ لگ جائے گی۔۔۔ اچھا ہے لگ جائے تو مر جاؤں گا قصہ ختم ہو جائے گا۔ وہ غصے سے بولتا ہوا جا کر بیٹھ کر بیٹھ گیا۔

میرب کا معصوم دماغ سمجھ تو نہیں پایا تھا کہ مسئلہ کیا ہے۔ مگر اسے اتنا سمجھ میں آ رہا تھا کہ شاہ دماغی طور پر بہت ڈسٹر ب ہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

۔ وہ ٹاول لے کر با مشکل قدم اٹھاتی ہوئی بیڈ پر بیٹھے شاہ کی جانب بڑی اور ٹاول سے ہمت جمع کر کے اس کا سر پہنچنے لگی تھی۔۔ غصے سے بھرے ہو شاہ نے اس کے ہاتھ سے ٹاول لے کر فرش پر پھینک دیا۔ مسئلہ کیا ہے تمہارا میں خود پہنچ سکتا ہوں اپنا سر تمہیں میری ماں بننے کی ضرورت نہیں ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اس پر چیخا تو میرب دو قد ڈر کر پیچھے ہو گئی۔۔ اس کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے تھے۔ دل درد کی ایک ٹیس اٹھی تھی۔ شاہ کے اس رویے سے۔

۔ وہ اپنی ہاتھوں کی پشت سے اپنے آنسو صاف کرتی ہوئی بیڈ کی دوسری جانب سے ہو کر بیڈ پر لیٹ گئی۔۔۔ بیڈ کو اپنے اوپر اوڑھ چکی تھی۔ وہ بیڈ کو ر کے اندر رو رہی تھی۔۔ اس کا روتے ہوئے ہل رہا وجود شاہ دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

اسے احساس تھا کہ اس نے میرب کو بنا غلطی کے ڈانٹا ہے۔ مگر وہ اس وقت کتنی تکلیف میں تھا، یہ وہ اس نہیں سمجھا سکتا تھا۔۔ کافی دیر یوں ہی گیلے بالوں سے بیڈ پر دونوں ہاتھ رکھے ہوئے بیٹھا رہا۔۔۔

اٹھ کر میرے بال خشک کر پیچھے کی جانب چہرہ گھما کر بولا تھا۔۔ مجھے پتہ ہے کہ تم جاگ رہے ہو۔۔ اس لیے فوراً اٹھ کر میرے بال خشک کرو۔۔۔

میرب کے رونے سے ہلنے والے جسم کو وہ دیکھ رہا تھا اس لیے اسے پتہ تھا کہ وہ جاگ رہی ہے۔ پہلے کر رہی تھی تو آپ نے مجھے ڈانٹ دیا۔۔ اب آپ خود کر لیں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- مجھ سے زبان لڑانے کی ضرورت نہیں ہے جو کہا ہے وہ اٹھ کر کرو میرا حکم ماننا تم پر فرض ہے۔۔
رعبدار دار آواز سے بولا تو میرب گھبرا کے اوپر سے بیڈ کو راتارتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔

وہ بیڈ کی دوسری جانب سے گھومتی ہوئی اس کے پاس آئی تھی زمین سے تولیہ اٹھا کر شاہ کا سر پہنچنے لگی تھی۔

- اس کے رونے سے اس کی خوبصورت بڑی بڑی آنکھوں کے اندر لال ڈورے پڑ گئے تھے۔۔ جو اس کی خوبصورتی کو اور بھی بڑھا رہے تھے۔۔۔

- رونے سے آنکھوں پر ہلکی ہلکی سو جن آگئی تھی۔ جس کو دیکھ کر شاہ کے دل کو تکلیف ہوئی۔۔۔

- شاہ پلینز چھوڑیں کیا کر رہے ہیں۔۔ شاہ کا اسے گود میں بٹھانا اسے شرم سے دوچار کر گیا تھا۔۔ وہ بیڈ سے ٹانگیں لٹکائے ہوئے بیٹھا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اور سامنے کھڑی ہوئی میرب جو ٹاول سے شاہ کا سر پہنچنے لگی تھی۔۔ شاہ۔ نے اس کی کمر کے گرد اپنی باہوں کا حصار بنا کر اسے اپنی گود میں بٹھالیا تھا۔ شاہ پلینز چھوڑیں میں آپ کے بال خشک کروں۔۔

"بہت فکر ہے نا تمہیں میری کہ کہیں میں بیمار نہ پڑ جاؤں میرب اپنے سر کو ہلایا"۔۔ تو پھر میری گود میں بیٹھ کر ہی میرے بال کو خشک کرو۔۔۔ وہ بہت گہری نظروں سے میرب کے چہرے کی جانب دیکھ رہا تھا"۔۔۔

۔۔ "شاہ۔۔ شاہ مجھ سے ایسے نہیں ہوگا"۔۔ وہ بات کرتے ہوئے اٹک رہی تھی۔۔۔ "کیوں۔۔۔ مجھے آپ سے شرم آتی ہے۔۔ "کیوں شرم آتی ہے"۔۔ بولو چپ کیوں ہو۔۔۔ شاہ اب میں اس بات کا کیا جواب دوں"۔۔۔ وہ آہستہ آہستہ من من کر کے بولی تھی۔۔۔

www.kitabnagri.com

جواب تو دینا پڑے گا "میری ہر بات کا جواب دینا تم پر لازم ہے۔ شاہ کی گود میں بیٹھے ہوئے اس کے کثرتی سینے کو دیکھ کر میرب کا جسم ہولے ہولے کانپ رہا تھا۔۔۔ "کانپ کیوں رہی ہو ٹھنڈ لگ رہی ہے" نہیں میرب نے نفی میں سر کو ہلایا تھا تو پھر کانپ کیوں رہی ہو۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ کے اس طرح کے سوالوں کا میرب کیا جواب دیتی۔۔ ان سوالوں کا جواب شاہ کو خود پتہ تھا مگر نہ جانے کیوں وہ میرب کو کنفیوز کیے ہوئے بیٹھا تھا۔

۔ شاہ پلیز چھوڑیں مجھے۔۔ آرام سے اپنی جگہ پر بیٹھی رہو اگر ہلنے کی کوشش بھی کی تو مجھ سے برا کوئی نہ ہو گا ظالم کی آواز میں اتنا رو عبادار تھا کہ میرب اپنی جگہ پر ساکت ہو گئی گئی۔۔

میرا سر خشک کرو میرب اپنے دونوں ہاتھوں سے ٹاول کو اٹھا کر اس کے سر پہ رکھتے ہوئے خشک کر رہی تھی۔۔ اس کے اس عمل سے وہ شاہ کے بہت نزدیک تھی۔۔ اتنی نزدیک کہ شاہ کی سانسوں کی گرمی میرب کی گردن کو چھو رہی تھی۔۔۔ اس نے میرب کو اپنی باہوں میں کچھ اس انداز سے کس رکھا تھا کہ اس کا نچلا حصہ تو ہلنے سے ہی قاصر تھا۔۔ میرب کا دل دھک دھک دھک کر رہا تھا۔۔ سر پہنچتے ہوئے اس کی کی سانسیں تیز ہونے لگی تھی شاہ کی گرم سانسوں کے پڑھنے سے۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ نے قریب ہوتے ہوتے اپنا سر اس کے دل والے مقام پر رکھ دیا تھا۔ اب منزر یہ تھا کہ شاہ اس کے سینے پہ سر رکھا کر اس کی کمر کے گرد اپنے بازو کسے ہوئے تھا۔۔ میرب کے ہاتھ شاہ کے کاندھوں پر تھے۔

---- "شاہ" ---- بولو جان شاہ سن رہا ہوں" ---- وہ۔ گمبھیر آواز میں بول رہا تھا۔۔۔ مجھے جانے دے۔۔۔ "کیسے جانے دوں تمہارے پاس آنے سے تو میری فرسٹریشن تھوڑی کم ہوئی ہے" ---- شاہ آپ کیوں پریشان ہیں۔۔۔ میرب نے ہمت کر کے سوال کیا تھا۔۔۔

- میرب ہر بات بتائی نہیں جاسکتی"۔۔ اس وقت تمہارے اس سوال کا میرے پاس کوئی جواب نہیں ہے وقت آنے پر ضرور بتا دوں گا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- فلحال تم سو جاؤ 'صبح مرہا کی رخصتی ہے' تمہیں بہت ساری تیاریاں دیکھنی ہوں گی۔۔۔ میرب کے سوال سے شاہ کے دماغ میں واپس اپنی امی جان کی ساری باتیں گھومنے لگی تھی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ نے اس کی کمر کے گرد سے اپنے ہاتھ اٹھائے تو میرب جلدی سے اٹھ کر اپنی جگہ پر چا کر سو گئی۔۔
وہ تو شاہ کے اس انداز سے ہی اس قدر گھبرائی ہوئی تھی کہ جان چھوٹتے ہی سو گئی تھی۔۔۔

۔ مگر سوئی ہوئی میرب کو شاہ بہت گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر ایک معصومیت تھی۔۔ جسے وہ آج صاف صاف دیکھ رہا تھا۔ اس کی معصومیت شاہ کے دل کو چھو رہی تھی۔

وہ آج پہلی بار شاہ اسے مہک سے کمپیر کر کے دیکھ رہا تھا۔۔۔ "اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے بہتر لے کر بہترین دیا ہے۔۔"

مہک اس کے لیے کبھی بھی بہتر نہیں تھی یہ بات وہ خود دماغ میں سوچ رہا تھا کہاں مہک تھی جس کی نظروں میں رومیوں کی کوئی ویلیو نہیں تھی۔۔۔

رومیوں اس سے کتنی محبت کرتا تھا مگر وہ لالچی لڑکی پیسوں کے پیچھے بھاگتی رہی۔۔ رومیوں کو ہمیشہ اس نے دھتکارا کبھی اس کی محبت کی قدر نہیں کی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مگر میرب کو رومان شاہ بہت رشک کی نظروں سے دیکھ رہا تھا ماں باپ کی لاڈلی بھائی کی چہیتی محلوں میں پلی جس کی کسی بات کو باپ اور بھائی نے کبھی رد نہیں کیا تھا۔۔۔۔

وہ کس طرح اس کے سامنے اپنی پلکیں بچھاتی تھی۔۔ میرب کی آنکھوں میں اپنے لیے محبت دیکھ کر شاہ کا دل پہلے دن سے ہی بہت پر سکون ہوتا تھا۔۔۔

مگر اس کے اندر کے دل چلے رومیوں نے کبھی اسے مہک سے آگے سوچنے ہی نہیں دیا تھا۔ مہک کی نفرت اس کے دل میں ایسی چھاپ چھوڑ کر گئی تھی۔۔۔



کہ رومان شاہ کو لڑکی ذات سے نفرت ہو گئی تھی۔۔ اسے لگتا تھا کہ ہر لڑکی مہک جیسی ہے ہر لڑکی صرف دولت کی بھوکی ہے۔۔ ہر لڑکی کو غریب رومیوٹ سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسے لگتا تھا لڑکی بے وفائی کے خمیر سے تیار کی گئی ہے۔۔ اسے عورت ذات سے نفرت ہو چکی تھی۔۔۔ مگر اس کا یہ سوچنا غلط تھا۔۔ اس بات کا احساس اسے میرب کے آنے کے بعد چلا تھا۔۔۔

ایک عورت ایک مرد سے اتنی سچی محبت بھی کر سکتی ہے 'یہ اسے میرب کی محبت کو دیکھ کر پتہ چلا تھا۔۔۔

وہ میرب کی بے پناہ محبت دیکھ کر بھی بھی نظر انداز کرتا رہا تھا۔۔۔ مگر اب میرب کی سچی محبت کے آگے رومان شاہ کی نفرت ہار گئی تھی۔۔۔

Kitab Nagri

آخر میرب رومان شاہ کے دل کو جیتنے میں کامیاب ہو چکی تھی۔ شاہ کے دل پر میرب کی محبت کی مہر لگ چکی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ کا دل میرب کے لیے دھڑک رہا تھا۔ شاہ کا دل میرب کو اپنی دسترت میں سانسوں کے نزدیک چاہتا تھا۔۔۔ فی الحال شاہ نے یہ ارادہ ترک اسی لیے کیا تھا کہ وہ میرب کو اس طرح جلد بازی میں اس گھٹن زدہ ماحول میں اپنی زندگی میں شامل نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

اس میں میرب کے لیے ایک سر پرانز ہنی مون پلان کیا تھا۔۔۔ یہ ارادہ اس نے میرب کو سٹیج پر بیٹھے ہوئے دیکھ کر بنایا تھا جب وہ بے حد حسین مائیوں کی دلہن کی طرف سچی ہوئی تھی۔۔۔

اور آج جس طرح اس نے غصے سے میرب کو بنا اس کی کسی غلطی کے ڈانٹا تھا اب تو اس نے اپنے ارادے کو پختہ کر لیا تھا کہ وہ میرب کو لے کر کچھ دن اس ماحول سے دور چلا جائے گا۔۔۔

www.kitabnagri.com

گہری نیند میں سوئی ہوئی میرب کے ساتھ رومان شاہ آکر لیٹ گیا تھا اسے گھسیٹتے ہوئے اپنے نزدیک کر کے اپنی پناہوں میں لے لیا۔۔۔ شاہ کے آتش لب مسکرائے تھے 'یہ سوچ کر کہ اس وقت اس کی بیوی گدھے گھوڑے بچ کر سو رہی ہے۔۔۔ اسے کچھ ہوش نہیں ہے کہ اس وقت اس کا شاہ اسے گھسیٹتے ہوئے اپنے ساتھ لگا چکا ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

کہاں گود میں بیٹھے ہوئے اس کی سانسیں رک رہی تھی اور اب اس کے اتنے قریب لیٹی ہوئی کو کچھ ہوش نہیں ہے وہ مسکراتے ہوئے اسے لے کر نیند کی وادیوں میں چلا گیا تھا۔۔

کل ایک نیا دن اور نئے حالتوں کے ساتھ ان کا انتظار کر رہا تھا۔۔

oooooooo

ماشاء اللہ ماشاء اللہ میرا بیٹا تو دولہا بن کر شہزادہ لگ رہا ہے۔ شاہ میر کی ماں شاہ میر کو دلہے کے روپ میں دیکھ کر صدقے واری جا رہی تھی۔۔

Kitab Nagri

وہ بلیک کلر کی شیر وانی کے ساتھ میچنگ کلا پہن کر کھڑا ہوا بہت خوبصورت لگ رہا تھا ساتھ میں میچنگ گھسہ پہن رکھا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- ماما کیا مطلب ہے اس وقت شہزادہ لگ رہا ہوں پہلے آپ کو کبھی میں شہزادہ نہیں لگا۔ شاہ میر نے اپنی ماں سے مذاق کیا تھا۔۔۔ نہیں میرا بیٹا تو ہمیشہ سے شہزادہ ہی تھا۔۔۔ وہ اپنے بیٹے کا ماتھا چومتے ہوئے بہت رشک سے بول رہی تھی۔۔۔

سوچ لیجئے ماما اپنی بہو کے آنے کے بعد کہیں آپ کے خیالات بدل نہ جائیں میں نے میرب سے سنا ہے کہ کل آپ اپنی بہو پر بہت صدقے واری جارہی تھی۔۔۔

ہاں تو میری بہو بہت اداس تھی اپنا گھر چھوڑنے پر تو میں کیوں نہ اپنی بہو پر صدقے واری جاتی اور تم شرم کرو ابھی سے میری بہت سے جلیس ہونا شروع ہو گئے ہو۔۔۔

Kitab Nagri

- مرضی ہے ماما آپ کی۔۔۔ مجھے تو ابھی سے ہی آپ کی محبت میں کٹوتی ہوتی ہوئی نظر آرہی ہے۔۔۔ وہ ہنستے ہوئے اپنی ماما کو تنگ کر رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

چلو اب باتیں نہیں بناؤ تمہارے بابا کب سے جلدی کی رٹ لگائے ہوئے ہیں ان کا کہنا ہے کہ ہمیں ٹائم سے پہنچنا چاہیے تو جلدی کرو میں باقی کے انتظام دیکھتی ہوں تم ریڈی ہو کر نیچے آ جاؤ۔۔۔۔۔

ہمیں وقت پر بارات لے کر ہال میں پہنچنا ہے۔۔ "ہائے میں کیسے بتاؤں کہ میں یہ گھڑیاں کیسے گن گن کر گزار رہا ہوں۔

میرا دل تو ان رسم و رواجوں کو مانتا ہی نہیں۔۔۔۔۔ میرا دل تو چاہتا ہے کہ میں جاؤں اور اپنی بیوی کو اپنی باہوں میں بھر کے اپنے ساتھ لے آؤں۔۔۔۔۔

مگر یہ مجبوریاں یہ دنیا کے بنائی ہوئی فضول رسمیں وہ اپنی ماں کے جانے کے بعد ٹھنڈی آہیں بھرتا ہوا سوچ رہا تھا۔۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

۔ چلو میری کم سن معصوم ڈرپوک بیوی تیار ہو جاؤ اے سی پی کی کڑی آزمائشوں پر پورا اترنے کے لیے۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

یہ اے سی پی تمہاری جان کو بہت مشکل میں ڈالنے والا ہے۔۔۔ تمہارے اس معصوم حسن اور نازک سراپے نے ان دنوں مجھے جتنی مشکل میں ڈالا ہے۔۔۔

اس سے زیادہ میں تمہاری جان مشکل میں ڈالوں گا۔ تمہارے اس معصوم چہرے نے میری راتوں کی نیند حرام کر کے رکھی ہوئی تھی۔۔۔

میں نے تو تم سے نکاح تمہارے بھائی کو امتحان میں ڈالنے کے لیے کیا تھا مگر بیوی تم نے تو ایسی بھی کوہی کڑے امتحان میں ڈال دیا۔

Kitab Nagri

اس کے دلکش لب اس کی گھنی مونچھوں تلے مسکرا رہے تھے۔۔۔

oooooooo

میرب کچن میں کھڑی ہوئی شاہ کی رات والی نزدیکیوں سے شرما کر سوچ رہی تھی کہ شاہ کتنا روٹنگ ہے

Posted On Kitab Nagri

شاہ کو دیکھ کر کوئی سوچ سکتا ہے کہ وہ اتنے رومینٹک ہیں۔ شکل سے کھڑوس نظر آنے والا شاہ اندر سے اتنا رومینٹک ہے اففف۔۔۔

وہ کچن میں کھڑی ہوئی خود سے ہی باتیں کر رہی تھی۔ جب اس کی ساس کچن میں داخل ہوئی تھی۔۔۔ "میرب" جی۔۔۔ اسلام علیکم امی جان وہ آگے بڑھی تھی پیار لینے کے لیے۔۔۔

وعلیکم اسلام میری بیٹی صبح کچن میں خیریت۔۔۔ جی امی جان میں اپنے لیے چائے بنانے کے لیے آئی ہوں۔۔۔ مگر بیٹا آپ ذکیہ کو بول دو۔۔۔ نہیں امی جان میں خود بنا لوں گی مجھے شاہ کے لیے بھی چائے بنانی ہے۔۔۔

Kitab Nagri

میں ان کے مطابق چیزیں سیکھنا چاہتی ہوں اگر کچھ بناؤں گی تو مجھے شاہ کے مطابق اس کی پسند کی چیزیں بنانی کیسے آئیں گی وہ بتاتے ہوئے نظر جھکا کر شرمارہی تھی۔۔۔

ہمم۔۔۔ میری بیٹی محنت کر رہی ہے اپنے شوہر کے دل میں اترنے کی رومان شاہ کی ماں میرب کو اپنے سینے سے لگا کر بڑی محبت سے بولی تھی۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

بہت اچھی بات ہے میں بہت خوش ہوں کہ تم رومان کی زندگی میں پھر سے رنگ بھر رہی ہو۔۔۔
میرب اپنی ساس کی اس بات کا مفہوم سمجھ نہیں پائی تھی۔۔۔
بس اسی طرح میرے بیٹے کو محبت دیتی رہنا۔ وہ دل کا بہت اچھا ہے۔ یہ بات میں نے تمہیں پہلے دن ہی بتائی تھی۔

اس میں کوئی کوٹ نہیں ہے کھراسونا ہے میرا بیٹا ایک بار اگر تم اس کے دل پہ لگے ہوئے تالے کی چابی
ڈھونڈ کر لگانے میں کامیاب ہو گئی تو۔ تو اس کے دل میں صرف تم ہی تم ہو گئی۔۔۔۔۔

اور مجھے لگتا ہے کہ میری بیٹی وہ چابی ڈھونڈنے میں کامیاب ہو گئی ہے وہ میرب کو پیار کرتے ہوئے
مسکرا رہی تھی۔۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

جبکہ میرب اپنی ساس کی باتوں پر نظر جھکائے ہوئے شرم سے لال ہو رہی تھی مگر اسے خوشی تھی اس
بات کی کہ وہ رومان شاہ کے دل پر دستک دینے میں کامیاب ہو گئی۔۔۔ جس کی گواہی خود رومان شاہ کی
ماں دے رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس کا دل پر سکون تھا یہ سوچ کر کہ آج شاہ اس کی طرف خود سے قدم بڑھا رہا ہے۔۔۔ بیٹا گھر میں کچھ خاص مہمان آئے ہیں ان کا خیال رکھنا اور رومان کو بھی جا کر بتا دو کہ اس کے ددیاں سے جو مہمان آنے تھے وہ اچکے ہیں۔۔۔

جی امی جان اپ مجھے بتادیں کیا کرنا ہے میں دیکھ لوں گی۔۔۔ میرب کب اتنی سلیقہ مند اور فرمانبردار ہو گئی تھی اسے شاہ کی محبت میں خود بدلتے ہوئے پتہ ہی نہیں چلا تھا۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

اس وقت وہ گھر کی ایک سمجھدار بہو نظر آرہی تھی۔۔۔ وہ جذباتی خود سر نوکروں کے ساتھ جھگڑا کرنے والی لاپرواہ میرب کو وہ کہیں پیچھے چھوڑ آئی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

بیٹا تم پہلے جاؤ اور رومان کو چائے دو اور خود بھی آرام سے پیو اس کے بعد میرے پاس آنا پھر میں تمہیں بتاؤں گی کہ کیا کرنا ہے۔۔۔۔

جی امی جان اس کے ساس کچن سے جا چکی تھی۔۔ اور میرب ڈش کے اندر چائے کے دونوں مگ رکھ کر اپنے روم کی طرف جارہی تھی۔۔۔

رومان شاہ صبح اٹھتے ہی پہلے چائے پیتا تھا ویسے تو وہ چائے اپنی صبح کی واک کے بعد پیتا تھا مگر آج شاہ فجر کی نماز پڑھ کے پھر بیڈ پر لیٹ گیا تھا۔۔۔۔



رات کو بھی بہت ٹینشن میں تھا اس لیے اس نے جگانا مناصب نہیں سمجھا تھا۔۔ مگر اب وہ چائے اس لیے لے کر جارہی تھی تاکہ وہ فریش ہو سکے اور مرہا کی رخصتی کی تیاری کے کام دیکھ لیں۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میرب کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی تو نظر سامنے سوئے ہوئے رومان شاہ گئی تھی۔۔۔۔۔ وہ بیڈ پر الٹا لیٹا ہوا تھا اس کے نیچے والے آدھے حصے پر بلینٹ تھا۔۔ مگر اوپر والا حصہ ویسے ہی ننگا تھا۔۔۔۔۔

اس کی چوڑی کمر پر میرب کی نظر پڑی تو میرب کے دل نے ایک زوردار بیٹ مس کی تھی۔۔۔۔۔ یہ سوچ کر کہ اتنا خوبصورت لمبا چوڑا شاہ اس کی ملکیت تھا۔۔۔۔۔

شاہ اٹھ کر جائیں چائے پی لیں وہ سائیڈ ٹیبل پر ڈش رکھتے ہوئے آہستہ سے بولی تھی۔۔ شاہ جو اس کے ہی انتظار میں جاگ رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ فی الحال باہر جا کر ان لوگوں کی منہوس شکلیں نہیں دیکھنا چاہتا تھا اس لیے کب سے وہ روم میں لیٹ کر ہی میرب کا انتظار کر رہا تھا اس کی نظریں میرب کو صبح صبح اپنے سامنے دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

پہلے تم ادھر آؤ میرے پاس سیدھا ہو کر تکیے پر لیٹ گیا تھا۔۔۔ ایک ہاتھ کو اپنے سر کے نیچے رکھے ہوئے دوسرے ہاتھ کی انگلی سے اس نے پاس آنے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

--جی۔ میں نے کہا پاس آؤ۔ شاہ پاس ہی تو ہوں۔۔ وہ بیڈ سے صرف ایک قدم ہی پیچھے کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

اتنا پاس آنے کو میں پاس بولتا ہوں سمجھی۔۔۔ وہ میرب کو ہاتھ سے کھینچ کر اسے اپنے سینے پر گرا چکا تھا۔۔۔۔



شاہ کے سینے پر گرنے سے میرب یکدم گڑبڑائی تھی۔۔۔۔ اس کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔ میرب کے گھنے ریشمی بال شاہ کے چہرے پر گھٹا بن کر پھیل گئے تھے۔۔۔۔

جب کہ وہ ایک بازو سر کے نیچے رکھے ہوئے دوسرا اس کی کمر کے گرد سختی سے حصار باندھ کر اسے سینے میں میچ گیا تھا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

یہ کیا کر رہے ہیں۔۔ میرب شاہ کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے فاصلہ بناتے ہوئے بولی جو کہ ناممکن
ٹھہرا۔۔۔ خاموشی سے لیٹی رہو۔۔۔۔ میرب کا نرم و نازک سراپہ شاہ کے حواسوں پر چھا رہا
تھا۔۔۔۔

جبکہ میرب کا دل زوروں سے تھک تھک کر رہا تھا جسے شاہ بخوبی محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔ یہ میرے پاس
آنے سے تمہارا دل اتنی سپیڈ کیوں پکڑ لیتا ہے وہ اس کے کان کے لو کو چھوتا ہوا سرگوشی نما بولا تھا۔۔۔
شاہ کے جسم سے آتی ہوئی کلون کی خوشبو میرب کی دھڑکنوں کو او تھل پو تھل کر کے دھڑکنوں کے
رقص کو بگاڑ رہی تھی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

امی جان کہہ رہی تھی کہ آپ کے ددیاں سے جو مہمان آنے والے ہیں وہ آچکے ہیں تو پھر میں کیا
کروں۔۔۔ وہ غصے سے چلایا تھا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور ایک ہی جھٹکے سے میرب کو خود سے دور کرتے ہوئے بیڈ پر اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔ آہ۔ اس کے جھٹکنے سے میرب کا ماتھا سائیڈ ٹیبل کے ساتھ ٹکرا گیا۔۔

--

oooooooo

سوری سوری وہ تیزی سے بیڈ سے اتر کر نیچے آیا تھا۔ دکھاؤ مجھے۔۔۔ شاہ پلیز مجھے چھوڑ دیں وہ روتے ہوئے اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھے ہوئے تھی۔۔ اسے بہت درد ہو رہا تھا۔۔ سوری یار میں تمہیں نقصان پہنچانا نہیں چاہتا تھا۔ وہ شرمندہ تھا۔ پلیز دکھاؤ مجھے۔۔

Kitab Nagri

۔ شاہ نے اسے کاندھوں سے پکڑ بیڈ پر بیٹھا دیا۔ وہ نیچے کو سر جھکائے ہوئے اس کی ماتھے پر لگی چوٹ کو دیکھ رہا تھا۔ ٹیبل کہ کونہ لگنے سے میرب کے ماتھے پر چھوٹا سا کٹ لگ گیا تھا اور اس میں سے خون نکل رہا تھا۔۔۔

میرب کے پاس بیٹھتے ہوئے اس نے سائیڈ ٹیبل کھول کر اس میں سے فرسٹ ایڈ باکس نکالا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ چھوڑ دیں میں خود کر لوں گی کٹ کی ڈریسنگ کرتے ہوئے میرب نے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا تھا۔۔۔ اور غصے سے اٹھ کر بیڈ سے کھڑی ہو گئی۔۔۔

"سوری یار کہ مجھ سے غلطی سے ہو گیا اس کی معافی مانگ تو رہا ہوں" وہ اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنی جانب گماتے ہوئے پھر سے اس کے ماتھے کی کٹ کے ڈریسنگ کرنے لگا تھا۔۔

- سی۔۔۔ پائوڈین لگنے سے میرب کے زخم پر جلن ہوئی تھی۔۔۔ جلن ہو رہی ہے وہ بے چین سا ہو کر اس کے ماتھے پر اپنے منہ پھونک مار رہا تھا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- شاہ آپ کیوں کرتے ہیں میرے ساتھ ایسا۔ کبھی تو شہد سے زیادہ میٹھے ہو جاتے ہیں اور کبھی زہر سے بھی زیادہ کڑوے اور زہریلے بن جاتے ہیں۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میں آپ کو سمجھ ہی نہیں پارہی ایک پل کے لیے تو مجھے ایسا لگتا ہے کہ میں آپ کے دل میں اپنی جگہ بنانے میں کامیاب ہو گئی ہوں ----

مجھے آپ کی آنکھوں میں پیار نظر آنے لگتا ہے دوسرے ہی لمحے آپ کا رویہ میری ذات کو دو ٹکے کا بنا دیتا ہے میں آپ کے اصلی روپ تو پہچان ہی نہیں پارہی ----

میرب کو تو شاہ ہر روپ میں ہی اچھا لگتا ہے -- اگر آپ مجھ سے ناراض تھے تو میں تو اس حال میں بھی آپ کے ساتھ بہت خوش تھی --

آپ کا ساتھ میرے لیے پوری دنیا سے بڑھ کر ہے۔ مجھے تو صرف آپ کا ساتھ چاہیے تھا۔ جو خدا نے میری جھولی میں ڈال دیا تو میں خود کو مکمل سمجھنے لگی تھی۔
جن حالات میں ہماری شادی ہوئی اس سے زیادہ کی تو میں نے آپ سے کبھی توقع ہی نہیں کی۔ مگر شاہ آپ کا یہ پل پل بدلتا رویہ میری سمجھ سے بالاتر ہے۔ --

Posted On Kitab Nagri

وہ بہت درد سے سسکیاں بھرتے ہوئے شاہ سے شکایت کر رہی تھی۔۔ بینڈج سے سٹیکر اتارتے ہوئے اس کے ماتھے پر چپکا کر رہا تھا۔۔

فرسٹ ایڈ باکس واپس سائیڈ ٹیبل کی ڈرار کے اندر رکھتے ہوئے کچھ دیر کی خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔ اپنی بات کا جواب نہ پا کر میر غصے سے طوفان کی طرح اٹھتی ہوئی روم سے باہر جا رہی تھی۔۔۔۔

کہ شاہ نے پیچھے سے آکر اس کے ہاتھ کو تھام لیا۔۔۔ میرب نے اپنے واپس پلٹ کر نہیں دیکھا تھا۔۔ وہ اسی پوزیشن میں باہر کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔

Kitab Nagri

تمہارے دل کو جو سہی لگتا ہے تم اس پر یقین کر لو۔۔ بہت دیر بولا تھا۔۔۔ میرب کا دل تو پاگل ہے اس کو تو یہ لگتا ہے کہ شاہ مجھ سے پیار کرنے لگا ہے۔۔۔ تو کیا میں اس پر یقین کر لوں وہ آنسوؤں سے بھری ہوئی آواز سے بول رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جب کہ مجھے پتہ ہے ایسا ہے نہیں وہ بہت ٹوٹے ہوئے دل سے بول رہی تھی۔۔۔ تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ جو تمہارا دل سوچ رہا ہے ویسا نہیں ہے۔۔

۔ ابھی کچھ دیر پہلے جو آپ کا میرے ساتھ رویہ تھا اس کو دیکھ کر تو کوئی پاگل بھی نہیں سوچ سکتا ہے کہ پیار کرنے والے اس طرح تکلیف نہیں دیتے۔۔۔

۔ وہ مجھ سے غلطی سے ہو گیا میرا کوئی ارادہ نہیں تھا تمہیں نقصان پہنچانے۔۔۔ اسکی پشت پر اپنا سینہ رکھتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لگا گیا تھا۔۔

۔ ابھی وہ کچھ اور کہنا چاہتا تھا کہ دروازہ کھٹکا تھا۔۔۔ صاحب جی بڑی بی بی جی آپ کو اور بھا بھی جی کو بلا رہی ہیں۔۔

نوکرانی آواز دے کر چاچکی تھی۔۔۔ تم جاؤ اور امی جان سے بول دو کہ میں کسی ضروری کام سے جا رہا ہوں۔۔۔۔ میرب نے حیرانی سے شاہ کی جانب دیکھا تھا

Posted On Kitab Nagri

- کیونکہ شاہ صبح اٹھتے ہی سب سے پہلے اپنی امی جان کو ملنے کے لیے ان کے روم میں جایا کرتا تھا۔

جب سے وہ اس گھر میں آئی تھی اس نے کبھی بھی رومان شاہ کو اپنی امی کی کوئی بات ٹالتے ہوئے نہیں دیکھا تھا اور نہ ہی کبھی ان کا بلاوا آیا ہو اور شاہ نہ گیا ہو ایسا کبھی نہیں ہوا تھا۔۔۔

اس لیے شاہ کا انکار میرب کی سمجھ میں نہیں آیا تھا۔۔ شاہ آپ کہاں جا رہے ہیں۔۔ مجھے کچھ تیاریاں دیکھنی ہیں میں وہ دیکھ کر آتا ہوں۔۔ شاہ کے الفاظ اور لہجہ ایک دوسرے سے میچ نہیں ہو رہا تھا۔۔

- تم ناشتہ کی بات پین کلر ضرور کھا لینا اسے فکر تھی میرب کی۔ آپ ناشتہ نہیں کریں گے۔۔ نہیں فی الحال مجھے ایک ضروری کام ہے۔ تم ناشتہ کر لینا امی کے ساتھ۔۔ میرب نے شاہ کے کپڑے نکال کر بیڈ پر رکھ دیے تھے جبکہ شاہ واش روم میں جا چکا تھا۔ کچھ ایسا تھا جو میرب کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنی ہی سوچوں میں گم کمرے سے باہر آئی تو ٹیبل پر کافی گیما گیمی کا ماحول تھا تو دو خواتین اور دو مرد سامنے بیٹھے ہوئے ناشتہ کر رہے تھے۔۔ جن میں سے ایک بیمار لگ رہا تھا۔ اس شخص کے چہرے کی ویرانی اور پیلاہٹ بتا رہی تھی کہ اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔

اور ان کے پاس ایک لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے نارمل سی شرٹ کے ساتھ کیپری پہنی ہوئی تھی اور مسٹر ڈکٹر میں اس کا رنگ کافی کھل رہا تھا۔ اس کے نین نقش کافی خوبصورت تھے مگر چہرے پر کافی اداسی کے تاثرات تھے۔۔

میرب چلتے ہوئے ٹیبل کے قریب آگئی۔ وہ سمجھ گئی یہ شاید یہ وہی مہمان ہیں جن کا ذکر امی جان نے کیا ہے۔ السلام علیکم۔ میرب نے پاس آکر ادب سے سلام کہا تھا۔ وعلیکم السلام۔۔ آؤ میرب بیٹھو ان سے ملو یہ رومان کے بڑے تایا ابو ہیں۔۔۔ اور یہ چھوٹے تایا۔۔۔ اور یہ رومان کی بڑی تائی ہیں۔۔۔ اور یہ چھوٹی تائی۔۔۔ اور یہ رومان کے بڑے تایا کی بیٹی مہک ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

میرب کی ساس نے میرب کو مہمانوں سے متعارف کروایا تھا۔۔ اور یہ میری بہو ہے میرب۔۔۔
رومان کی بیوی باقی سب لوگوں کی ایک تو بالکل نارمل تھا۔۔ مگر اس لڑکی کی ایک بہت عجیب تھا
اس کی آنکھوں میں عجیب اداسی اور درد کے تاثرات تھے جن کو میرب نے بخوبی دیکھا تھا۔۔۔

خواتین نے میرب کا حال چال پوچھا اور سب نے باری باری اس کے سر پر پیار دیتے ہوئے دعائیں
دی۔۔ سب لوگ ناشتہ کر رہے تھے۔۔۔ میرب اچھی بہو کی طرح زکیہ کے ساتھ کیچن سارے
انتظام کو دیکھنے لگی تھی۔۔۔

۔ حالانکہ اس کی ساس نے کافی بار اسے ناشتے کی ٹیبل پر بلایا مگر وہ نہیں آئی اور اس کا ریزن یہ تھا کہ
اسے ناشتہ شاہ کے ساتھ ہی کرنا تھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

میرب۔۔۔۔۔ جی امی جان۔۔۔ بیٹا رومان تیار نہیں ہوا امی جان تیار ہو رہے ہیں مگر ان کو کہیں ضروری
کام سے جانا ہے وہ کہہ رہے تھے کہ انہیں کچھ تیاریاں دیکھنی ہیں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ واپس آکر ناشتہ کریں گے میرب نے شاہ کی بولی ہوئی بات کو میرب دہرایا تھا۔۔ مگر بیٹا اس کو بولو کہ وہ ناشتہ کر کے جائے۔۔ امی جان میں نے کہا تھا۔۔ مگر انہوں نے منع کر دیا۔۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔
Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

وہ ہماری موجودگی میں نہیں آئے گا ہمیں پتہ ہے۔۔ ہم نے جو کچھ اس کے ساتھ کیا ہے اس کے بعد وہ ہم سے کبھی نہیں ملے گا۔ ہمیں بات کا آئیڈیا تھا آپ پریشان نہیں ہوں۔۔ بلکہ میرے خیال سے ہمیں اٹھ کر کمرے میں چلے جانا چاہیے تھا تاکہ وہ اپنے گھر میں آرام سے چل پھر سکے اور ناشتہ کر سکے

مہک کے بابا رومان کے بڑے تایا نے بولا تھا۔۔ نہیں نہیں بھائی صاحب ایسا کچھ نہیں ہے۔ سچ میں آج رخصتی کا دن ہے اور اسے بہت ساری تیاریاں دیکھنی ہوں گی۔۔ اس لیے وہ نہیں آیا ہو گا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

رمان شاہ کی ماں اس پر پردہ ڈالتے ہوئے بولی تھی۔۔ جبکہ حقیقت سے تو رومان شاہ کی ماں بھی اچھی طرح سے واقف تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

۔ وہ لوگ ناشتہ کر کے اپنے روم میں جا چکے تھے جبکہ رومان شاہ ابھی تک اپنے روم سے نکل کر نہیں آیا تھا۔۔ میرب ناشتے کا کام نپٹا کر روم میں واپس آئی تو شاہ سامنے تیار ہو کر کھڑا ہوا خود پر فیوم چھڑک رہا تھا۔ وہ میرب کو ڈریسنگ مرر میں سے دیکھ رہا تھا۔۔

تم نے ناشتہ کیا۔۔۔ نہیں۔۔۔ جواب شاہ کی امید کے مطابق آیا تھا۔۔۔ کیوں۔۔۔ آپ نے بھی تو نہیں کیا میں نے آپ سے پوچھا۔۔ وہ خود کو نارمل دیکھا رہی تھی۔۔

بیڈ کور کو فولڈ کر رہی تھی۔۔ بہت زیادہ بیویوں والا ایڈیٹیوڈ نہیں آگیا تم میں۔۔ شاہ اپنے کف کے بٹن بند کرتا ہوا چھوٹے قدموں کے ساتھ اس کے پاس آیا۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

۔ بیوی ہونے کا اور کوئی حق تو ملا نہیں کم سے کم ایڈیٹیوڈ تو بیویوں والا رکھ سکتی ہوں۔۔ لہجہ اداس تھا

--

Posted On Kitab Nagri

ہممم۔۔ تو تمہیں بیوی ہونے کا حق چاہیے۔ میرب جو بیڈ کور کو فولڈ کر رہی تھی شاہ اس کے پیچھے آکر کھڑا ہو گیا اور اس کے پیٹ پر ہاتھ باندھتے ہوئے اسے خود کے قریب کر لیا۔۔۔

میں نے ایسا تو نہیں کہا۔۔ شاہ کی بات کا مطلب سمجھ کر وہ شرمندہ ہوئی تھی۔۔ تو پھر کیا مطلب تھا تمہاری بات کا تم یہی جتا رہی تھی کہ میں تمہیں تمہاری بیوی ہونے کا حق نہیں دے رہا۔۔۔

اس کی شرمائی ہوئی حالت دیکھ کر شاہ محظوظ ہو رہا تھا۔۔۔ شاہ میرا ہر گزیہ مطلب نہیں تھا۔ وہ اس کی باہوں میں کسی ہوئی کھڑی شرم سے دوچار ہو رہی تھی۔۔۔

شاہ کی گرم سانسیں میرب کے کانوں کی لو کے اوپر پڑ رہی تھی کیونکہ شاہ نے اپنی ٹھوڑی میرب کے کاندھے پر رکھی ہوئی تھی۔۔۔ اور اپنی بازو اس کے گرد حائل کر رکھے تھے۔۔۔

شاہ کا یوں بار بار قریب ہونا میرب کو جتنا اچھا لگتا تھا اتنا ہی اس کی شرم اور گھبراہٹ کی وجہ بھی بنتا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میرب کا دل دھک دھک کر رہا تھا۔۔ اس کی ہتھیلیاں بھیگی ہوئی تھی۔۔ پیشانی پر پسینے کی بوندیں
چمکنے لگی تھی۔۔ شاہ اس کے ماتھے پر چمکتے پسینے کی بوندیں دیکھ کر آتش لبوں سے مسکرایا تھا۔۔

اگر میں کہوں کہ میں چاہتا ہوں کہ تم مجھ سے اپنا حق مانگو تو۔۔۔ وہ سرگوشی نما سرگوشی میں بولتا ہوا
اسے گھما کر چہرہ اپنی جانب کر چکا تھا۔

نن۔۔۔ نہیں۔۔ مجھے کوئی حق نہیں چاہیے وہ شرما کر اپنا چہرہ شاہ کے سینے میں چھپا گئی تھی۔۔ مگر میں
تو بہت جلد تمہیں تمہارے سارے حق دینے والا ہوں۔۔۔

اور اپنے سارے حق تم سے بڑے حق سے وصول بھی کروں گا۔۔۔ تیار رہنا شاہ پلیز ایسی باتیں نہ
کریں شاہ کی باتوں سے میرب کو ڈھیروں شرم و حیا نے آگھیرا تھا۔۔۔

وہ شای کی نزدیکیوں سے گھبرا کر یہاں سے غائب ہونا چاہتی تھی۔۔۔ مگر اس کی اس حکمت عملی کو
ناکام بنائے ہوئے شاہ اسے خود میں سما کر کھڑا ہوا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تمہیں پتہ ہے تمہارے یہ جسم کی خوشبو مجھے روز کتنا بہکاتی ہے۔۔ اور تمہاری یہ خوبصورتی قیامت ہے قیامت۔۔ تم اتنی خوبصورت ہو کہ اپنے دل کو لاکھ روکنے کے باوجود میرا دل آوارہ بھنورے کی طرح تمہارے حسن کے ارد گرد مڈلاتا رہتا ہے۔۔۔۔۔

شاہ کا یوں کھلے لفظوں میں اس کی تعریف کرنا میرب کی دل کی تاروں کو چھیڑ رہا تھا اس کے دل کی دھڑکنیں رقص کر رہی تھی شاہ کے الفاظوں کی دھن پر۔۔۔

۔ اسے خود کے کانوں پر یقین نہیں تھا جو شاہ اسے بول رہا تھا۔۔۔ شاہ۔۔۔ ہم۔۔ کیا آپ کو مجھ سے پیار ہو گیا ہے۔۔۔ میرب اپنا من پسند سوال شاہ سے پوچھ رہی تھی۔۔۔

اس کا جواب تو میں تمہیں تمہارے قریب آنے پر ہی دوں گا۔۔ شاہ پلیز جب اتنا کچھ بول دیا ہے تو یہ بھی کہہ دیں کہ آپ مجھ سے پیار کرتے ہیں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جب تم میری سانسوں میں اترو گی تو تمہیں پینے کے بعد تمہیں ٹیسٹ کر کے بتاؤں گا کہ مجھے تم سے پیار ہے یا نہیں۔۔

آخر وہ بھی رومان شاہ تھا اتنی آسانی سے تو میرب کے من پسند سوال کا جواب کبھی نہ دیتا۔۔۔ وہ بھی وقت کی بھٹی میں تپ کر کندن بنا ہوا کھراسونا تھا۔۔

ایسے کیسے اظہار محبت کر جاتا۔۔ جبکہ میرب اس کے ان الفاظوں کو سننے کے لیے بہت بے چین تھی۔۔ وہ چاہتی تھی کہ شاہ اپنے منہ سے اظہار محبت کرے۔۔

www.kitabnagri.com

- شاپ پلیز کہہ دیں نہ کہ آپ مجھ سے پیار کرتے ہیں وہ بچوں کی طرح ضد کرتے ہوئے اس کے سینے سے لگی ہوئی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

کہا ہے ناجب میرے قریب آؤ گی جب کھل کر میں تمہیں خود میں محسوس کروں گا۔۔ جب تمہاری سانسوں کو میں اپنی سانسوں میں انڈیلوں گا تو پھر بتاؤں گا کہ مجھے تم سے محبت ہے یا نہیں۔۔۔

الفاظ اور لہجہ اٹل تھا تو ٹھیک ہے پھر چھوڑیں مجھے جب آپ مجھے بتائیں گے تب ہی مجھے اپنے اتنے قریب کیجئے گا۔ وہ شاہ کے سینے پر زور دیتے ہوئے پیچھے ہونے لگی تھی۔۔ مگر اس کی یہ ہمت بیکار ثابت ہوئی تھی۔۔۔

شاہ نے اپنے کسرتی سینے کے ساتھ اسے اور بھی زیادہ کس گیا تھا۔ اس کی چھڑانے والی حرکت سے شاہ کی گرفت اور بھی سخت ہو گئی تھی۔۔۔

Kitab Nagri

۔ شاہ پلیز باہر مہمان آئے ہوئے ہیں چھوڑے مجھے ان کو جا کر دیکھنا ہے وہ خود کو چھڑانے کے لیے شاہ سے منت گراں داز سے بولی تھی۔۔۔

تو آئے رہنے دو گھر میں بہت سارے نوکر موجود ہیں۔ تم ان مہمانوں کی نوکر نہیں ہو شاہ کا لہجہ سخت ہوا تھا۔ اور ماتھے پر بل بھی نمودار ہونے لگے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

میرب ایک بار پھر شاہ کے لہجے اور چہرے کے بدلے زاویے کو سمجھ نہیں سکی تھی۔۔۔ شاہ وہ ہمارے مہمان ہیں اور امی جان کا آرڈر ہے کہ میں ان کا خیال رکھوں۔۔ وضاحت بیان کی تھی۔۔

تم ان کا کوئی کام نہیں دیکھو گی۔۔۔ "تم میرب رومان شاہ ہو" رومان شاہ کی بیوی کسی کی غلام یا نوکر نہیں ہو۔۔ جو یوں ہر عیرے غیرے کی خد متیں کرتی پھرے۔۔



۔ اور تم پر میرا حکم ماننا سب سے پہلے فرض ہے۔۔

www.kitabnagri.com

اپنے سٹیٹس کو سمجھو تمہارا لیول ان لوگوں سے بات کرنے کا نہیں ہے۔ اور تم ان کا کام کرتی پھر رہی ہو۔۔۔ اس کے کاندھوں کو زور سے پکڑ کر کھڑا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ چھوڑے مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔ کیا ہو جاتا ہے آپ کو۔۔۔ ایک دم سے شاہ کایوں اس کے کاندھوں کو زور سے دبانا میرب کے درد کی وجہ بنا تھا۔۔۔

۔ شاہ کو اپنی سختی والے رویے کا احساس ہوتے ہی گرفت ڈھیلی ہوئی تھی۔۔۔ میرے لیے ناشتہ لے کر آؤ بلکہ رہنے دو میں زکیہ کو بول دیتا ہوں۔۔۔ اس نے انٹر قوم پر زکیہ کو ناشتہ کے لیے کہا تھا۔۔۔ کچھ دیر بعد زکیہ جو کچن کی ملازمہ تھی وہ ناشتہ کی ٹرالی لے کر۔۔۔ کمرے کے اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ ٹرالی کو چھوڑ کر دروازہ بند کر کے جا چکی تھی۔۔۔ میرب شاہ کے غصے کو دیکھ کر منہ پھلائے ہوئے چپ چاپ صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ اسے شاہ کا یہ پل پل بدلتا ہوا رویہ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔۔۔

شاہ ٹرالی کو صوفے کے نزدیک کرتے ہوئے خود صوفے پر بیٹھ گیا تھا ایک پیلٹ کے اندر انڈا اور سلائس رکھتے ہوئے دو گ میں چائے ڈالی۔۔۔ اور سلائس کے ساتھ انڈا لگا کر نوالہ بناتے ہوئے میرب کے آگے کیا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

منہ کھولو آئی برو اٹھا کر شاہ کی جانب سے حکم دیا گیا۔۔۔ مجھے بھوک نہیں ہے شاہ کے پل پل بدلتے ہوئے رویے سے آخر کار میرب کو بھی غصہ آگیا تھا۔۔۔

منہ کھولو گی تو لگ جائے گی شاہ کا لہجہ حکم دینے والا ہی تھا۔۔ نہیں لگے گی کیونکہ مجھے سچ میں بھوک نہیں ہے۔۔۔ میرب اپنا چہرہ گھما گئی۔۔۔

میرب میرا دماغ خراب مت کرو میرے اندر زیادہ پیشتر نہیں ہے اس لیے چپ چاپ ناشتہ کرو تاکہ میں تمہیں دوائی دے سکوں۔۔۔ شاہ آپ ہر چیز کے لیے کیوں مجھ سے زبردستی کرتے ہیں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میرے خیال سے تمہیں نارمل طریقے سے میری کوئی بات بھی سمجھ میں نہیں آتی۔۔۔ نوالے کو واپس پلیٹ کے اندر رکھتے ہوئے میرب کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے۔۔ دوسرے ہاتھ سے اس کے چہرے کا رخ اپنی جانب کیا تھا۔۔

اپنے آتش لبوں کو میرب کے خوبصورت خوبصورت ہونٹوں پر رکھ کر ان کو سختی سے اپنی قید میں لے گیا۔۔

میرب اس اچانک ہوئی آفت سے گھبرا اٹھی تھی وہ اس کے لبوں کی نمی پیتے ہوئے قطرہ قطرہ اپنے اندر اندھیلے جارہا تھا۔

Kitab Nagri

اس کی سانسیں پی کر شاہ نے میرب کو منانے کا یہ نیا انداز اپنایا تھا۔۔ شاہ کا انداز بہت جان لیوا تھا۔۔ شاہ کے لب کم اور انگارے زیادہ تھے۔۔۔ میرب کے ہونٹوں کی نمی پی کر اس چہرے کی اڑی ہوئیاں دیکھ کر آنکھ دباتے ہوئے پیچھے ہوا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

میرے خیال سے اب تمہیں بھوک لگ گئی ہوگی۔۔ اگر نہیں لگی تو میں دوبارہ سے ٹرائی کر کے تمہیں بھوک لگوادوں گا۔۔ انداز بہت بے باک تھا میرب اس وقت نہ تو کچھ بولنے کی حالت میں تھی اور نہ آنکھیں اٹھا کر شاہ کی جانب دیکھنے کے۔۔

بس اپنی بے ترتیب سانسوں کو نارمل کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔ نوالہ پھر سے بنایا گیا اور میرب کے منہ کے آگے کیا۔۔ اب کی بار میرب نے ایک سیکنڈ سے بھی پہلے نیوالے کو اپنے منہ میں لے لیا تھا۔۔

اسے پتہ تھا کہ شاہ کا اگلا قدم کیا تھا کم سے کم وہ دوبارہ شاہ کو وہ موقع نہیں دینا چاہتی تھی۔۔ مگر دل میں ضرور سوچ رہی تھی کہ شاہ کتنی جان لیوا چیز ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

ظالم کا نہ تو غصہ برداشت کیا جاسکتا ہے نہ محبت آج پہلی بار میرب نے بھی خود کے دل میں یہی سوچا تھا کہ میرب کہاں پھنس گئی ہو۔۔۔۔ مگر اس پھسی ہوئی میرب کو شاہ کے نزدیکیاں بہت اچھی لگ رہی تھی۔۔۔۔

وہ الگ بات ہے کہ شاہ کی اتنی نزدیکیوں کو سہنا میرب جیسی نازک سی جان کے لیے آسان نہیں تھا۔۔۔۔ میرب کو ناشتہ شاہ نے اپنے ہاتھوں سے کروایا تھا خود بھی ساتھ میں ناشتہ کر رہا۔

۔۔۔۔ ناشتہ کرنے کے بعد ٹشو سے ہاتھ پہنچتے ہوئے کھڑا ہو گیا اور سال ٹیبل کے ڈرال سے میرب کے لیے پین کلر نکال کر لے کر آیا جو میرب نے صبح سے نہیں کھائی تھی۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

جگ سے پانی گلاس میں انڈیل کر میرب کے آگے کرتے ہوئے گولیاں اس کے منہ میں اپنے ہاتھ سے رکھی تھی میرب نے جلدی سے گلاس شاہ کے ہاتھ سے لے کر پی پانی پی لیا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میں اریجنٹ دیکھنے جا رہا ہوں تم میرے آنے سے پہلے ریڈی ہو جاؤ اور میرے کپڑے بھی نکال کر رکھ لینا اور باہر جا کر ان لوگوں کی غلامی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

ورنہ میرب مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا پیار سے سمجھا رہا ہوں اگر سمجھ جاؤ گی تو بہتر ہے۔۔ ورنہ مجھے اور بھی بہت سارے طریقے آتے ہیں سمجھانے کے۔۔

میرے خیال سے ان میں سے تمہیں کوئی بھی پسند نہیں آئے گا تو بہتر یہی ہے کہ میری بات کو دماغ میں رکھنا ہو وہ دھمکی دیتا ہو اور وہ سے باہر نکل گیا۔۔

oooooooo

مرہا کو پار لروالی نے گھر پر آکر تیار کر دیا تھا۔۔ میرہا دلہن کے جوڑے میں بے حد خوبصورت لگ رہی تھی مرہون ریڈ کلر کے لہنگے میں وہ چودھویں کا چاند لگ رہی تھی۔۔

چھوٹے چھوٹے کیوٹ نین نکش میک اپ سے بہت کھل رہے تھے مرہون ریڈ کلر کے جوڑے پر گولڈن نقشی کا کام کیا ہوا تھا ساتھ میں خوبصورت گولڈ کی جولری جو اسے اور بھی گریس فل بنا رہی تھی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

دونوں کلائیاں میٹل کی مہرون ریڈ چوڑیوں سے بھری ہوئی تھیں۔۔ گلاب کے گجرے ہاتھوں میں مہک رہے تھے۔ دونوں ہاتھوں میں بھری بھری مہندی بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

ماتھے پر لگی ہوئی ماتھاپٹی اسے شہزادیوں والی لک دے رہی تھی۔۔ ناک میں پہنی ہوئی باریک سی بالی نما نوزپن جس میں تین خوبصورت ڈائمنڈ کے موتی جڑے ہوئے تھے۔ اس کی خوبصورتی کو اور بڑھا رہے تھے۔۔

اس کے بھائی نے کہیں پر بھی کوئی کمی نہیں چھوڑی تھی یہ اسے دیکھنے والے کو بہت اچھی طرح سے اندازہ ہو رہا تھا۔۔ مہک تو اسے حیرانی سے دیکھے ہی جا رہی تھی۔۔۔

کہ کیا یہ وہی ڈری سہمی سی مرہا ہے جسے گھر میں کبھی کسی نے کوئی ویلیو نہیں دی تھی۔۔ اور اس کی یہ ساری تیاری رومیوں نے کروائی ہے یہ سوچ سوچ کر مہک بہت حیران تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ تورومان شاہ کا گھر دیکھ کر ہی پاگل ہو رہی تھی۔ اتنا خوبصورت اور وسیع گھر جس کی ہر چیز یہ ثابت کر رہی تھی کہ اس گھر کا مالک بہت امیر اور نفاست پسند ہے۔۔۔۔۔

پھر چاہے وہ گھر کے پردے تھے یا کچھے ہوئے خوبصورت کالین، گھر میں رکھا ہوا فرنیچر تھا یا رکھے ہوئے خوبصورت شو پیس، ہر چیز میں نفاست اور اس کی بیش قیمت ہونا صاف دکھائی دے رہی تھی۔۔۔

گھر کو دیکھ کر رومان شاہ کی دونوں تائیوں کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے تھے۔ اور اب مرہا کی تیاری اور اس کا خوبصورت مہنگا ڈریس اس کی مہنگی جیولری دیکھ کر تو منہ بند ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔ آخر فطرتی طور پر تو وہ جیسلس ہونے والی خواتین تھی۔۔۔

www.kitabnagri.com

اور گھر پر آئے ہوئے مہنگے پارلر سے لڑکیاں جو مرہا کو تیار کر رہی تھی۔ رومان شاہ نے اپنی بہن کو کہیں بھیجنا مناسب نہیں سمجھا تھا۔۔۔ اس لیے اسے تیار کرنے کے لیے مہنگے اور بہت مشہور پارلر سے لڑکیوں کو گھر بلوایا گیا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مہندی سے لے کر دلہن بننے تک کا سارا بندوبست گھر پر ہی تھا۔ مہک نے کیپری کے ساتھ کامدار کرتا پہنا ہوا تھا۔ ساتھ میں بڑا سا ڈیزائنر دوپٹہ تھا جس کو اس نے کاندھے پر لٹکایا ہوا تھا۔

۔ ڈیپ گلا جس میں خوبصورت آرٹیفیشل چین پین ہوئی تھی۔۔ کانوں میں بڑے بڑے جھمکے۔۔

اور گہرا میک اپ جیسا کہ وہ ہمیشہ سے کرتی تھی۔۔ اس کا لباس ہمیشہ سے اسی طرح کا جست ہی ہوتا تھا۔۔

۔ آج بھی اس نے اپنا من پسند فیشن کیا ہوا تھا۔ اس کا فیشن اور تیاری دیکھ کر کہیں سے بھی نہیں لگ رہی تھی کہ یہ ایک طلاق یافتہ لڑکی ہے۔ پیروں میں لمبی ہیل کھلے بال جو آدھے آگے اور آدھے پیچھے کو تھے۔۔۔

www.kitabnagri.com

فل تیار ہو کر اپنی طرف سے رومان شاہ پر بجلیاں گرانے کے لیے تیار تھی۔ اس کے دماغ میں آج بھی رومان شاہ کا وہی عکس چل رہا تھا۔ جب وہ حویلی کی نیلامی کے لیے لاہور آیا تھا۔ اس دن سے وہ رومان شاہ کی دیوانی ہوئی پھرتی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے تو کبھی سوچا نہیں تھا کہ جس رومیوں کو وہ یوں دھتکارتی تھی وہ ایک دن رومان شاہ بن کر اس کے سامنے آئے گا۔۔۔

۔ اس کی خوبصورتی اور اس کی مردانہ پرسنلٹی کو وہ اس دن سے لے کر آج تک نہیں بھول سکی تھی۔۔۔

وہ اسے دیکھنے کے لیے بے حد بے تاب تھی اس کی اتنی خوبصورت بیوی دیکھ کر تو مہک کی جلن اور بڑھ گئی تھی۔۔ اس جلن کی آگ بھڑک اٹھی تھی۔۔۔

میرب کو دیکھ کر اس کا دل یہ ماننے کو تیار نہیں تھا۔ کہ رومیوں اس کے سوا کسی اور کو اپنی زندگی میں داخل کر سکتا ہے۔۔۔

۔ اس دیوانے رومیوں کا عکس آج بھی اس کے دماغ میں نکش تھا۔ جو اس کے پیچھے مجنوں بن کر گھومتا تھا مہک کو آج بھی یہ لگتا تھا کہ وہ رومیوں کے دل میں اپنی جگہ بنا سکتی ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- بلکہ اس کو تو یہ لگتا تھا کہ وہ اب بھی رومیوں کے دل میں موجود ہے۔ آج بھی رومیو اسی سے پیار کرتا ہے۔ اب یہ بات کہاں تک حقیقت ہے یہ تو آنے والا وقت ہی بتائے گا۔۔۔

oooooooo

گاڑیاں ایک کے بعد ایک ہال میں پہنچ چکی تھیں۔ ایک گاڑی میں میرا اس کی امی اور ساتھ میں مہک بیٹھ کر آئی تھیں۔۔۔

جبکہ دوسری گاڑی میں مہک کے ماں باپ اور چچا چاچی ہال پہنچے تھے۔ رومان شاہ اور میرب ابھی تک نہیں پہنچے تھے۔۔۔

Kitab Nagri

کیونکہ شاہ نے میرب کے ہاتھ اپنی ماں کو پیغام بھجوادیا تھا کہ وہ سیدھا وہیں پر آئے گا۔ اور ان لوگوں کے جانے کے بعد وہ گھر سے نکلے گا۔ شاہ ان لوگوں کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اور اسے کسی بھی طرح سے مجبور نہ کیا جائے یہ پیغام بھی وہ اپنی امی جان تک پہنچا چکا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ کی ماں فی الحال کوئی ضد نہیں کر رہی تھی۔ اسے پتہ تھا کہ اس وقت رومان شاہ سے ضد کرنے کا مطلب ہے اسے اور سیکھ پا کرنا۔

اس کی ماں اس کی ضدی طبیعت سے واقف تھی۔ وہ ہر بار صرف اپنی ماں کے آگے اپنا سر ادب میں جھکا جاتا تھا۔

۔ ورنہ کوئی ایسی شخصیت نہ تھی جس کے سامنے رومان شاہ بنا اپنی مرضی کے جھکتا۔

مرہا کو فی الحال ہال کے کمرے کے اندر بٹھایا گیا تھا ابھی برات آنے میں کچھ دیر تھی۔ اور رومان شاہ میرب کا بھی ویٹ کیا جا رہا تھا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کچھ دیر کے بعد رومان شاہ اور میرب کی انٹری ہوئی تھی۔ وہ بلیک کلر کے سوٹ میں اور بھی زیادہ گورا لگ رہا تھا۔ اس کا گورا رنگ بلیک کلر میں چمک رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

فل بلیک سوٹ میں ساتھ میں میچنگ واسکٹ پہنے ہوئے تھا۔ پاؤں میں شوز ہاتھوں میں اپیل کے واچ
چھ فٹ کی ہائٹ چوڑا سینہ اور سب سے بڑھ کر اس کی وہ مردانہ چال جس پر لڑکیاں اپنا دل ہار دیتی تھی

مہک کی نظر انٹرس پر ہی تھی اس کی تو پہلی نظر رومان شاہ پر پڑی تو وہ شاہ کو دیکھتی ہی رہ گئی تھی۔ وہ
چلتا ہوا اکڑو مغرور شہزادہ لگ رہا تھا۔---

۔ جس اکڑی ہوئی چال سے چلتا ہوا وہ آ رہا تھا، مہک کی تو آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ ہی گئی۔

مگر اس کے ساتھ چلتی ہوئی میرب کو دیکھ کر اس کے تن بدن میں آگ لگ گئی تھی۔ میرب ڈاک
پرپل کلر کی کا مڈار میکسی پہنے ہوئے اس کے ساتھ چلتے ہوئے ایک پرفیکٹ چوڑی لگ رہی تھی۔

۔ اس کا میک اپ بالکل رومان شاہ کی پسند کا تھا۔ لائٹ میک اپ میں بھی وہ بے حد خوبصورت لگ رہی
تھی۔ بالوں کو سٹریٹ کر کے پیچھے کی جانب چھوڑا ہوا تھا۔---

Posted On Kitab Nagri

گلے میں پہنی ہوئی ڈائمنڈ کی نفیس سی جو لری اس کی خوبصورتی کو اور بھی اجاگر کر رہی تھی۔ سر پہ رکھا ہوا سلیقے سے دوپٹہ اس بات کی گواہی دے رہا تھا کہ اس نے خود کو رومان شاہ کی پسند کے مطابق ڈھال لیا ہے۔۔

مہک جانتی تھی کہ رومیوں کو ہمیشہ لڑکیوں کا سر پر دوپٹہ رکھنا ہی اچھا لگتا تھا اس لیے میرب کا اس طرح سے اپنے دوپٹے کو سنبھال کر چلنا اس بات کی گواہی دے رہا تھا۔ کہ اس کی بیوی کو اس کی پسند کا بہت خیال ہے۔۔

۔ رومان شاہ نے آتے ہی مہک کو دیکھ لیا تھا۔ مگر اسے نظر انداز کرتے ہوئے پاس سے گزر گیا۔ مہک کے دل کو

۔ تکلیف ہوئی تھی۔ یہ دیکھ کر کہ جو رومیوں ہمیشہ اس پر اپنی جان چھڑکتا تھا۔ آج وہ اسے یوں دیکھ کر اندیکھا کر کے گزر گیا تھا جیسے اس کی ہستی اسے نظر ہی نہ آئی ہو۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ نے نہ تو اپنے دونوں تایا کو بلایا نہ ان کی فساد دی بیویوں کو۔ رومان شاہ کے دماغ میں آج تک ان کے وہ روپے محفوظ تھے۔ وہ کچھ بھی بھولا نہیں تھا۔۔

کچھ دیر بعد برات آگئی شاہ میر پر پھولوں کی برسات کی گئی تھی۔۔ ویکم کے بعد اسے سٹیج پر بٹھایا گیا۔۔۔ مرہا کو پھولوں کی چادر کے نیچے سٹیج تک لایا گیا تھا۔۔

۔ شاہ میر نے سچی ہوئی اپنی دلہن کو بہت گہری نظروں سے دیکھا تھا۔ اس کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی اپنی اس معصوم دلہن کو دیکھ کر وہ پھولوں کی چادر تلے سیٹج تک آئی تھی۔۔۔

سٹیج پر شامیر نے اسی ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ بٹھایا لیا۔ جب کہ اپنا ہاتھ شامیر کے ہاتھ میں دیتے ہوئے میرب کے چہرے پر جو ڈر تھا اسے شاہ میر بخوبی دیکھ بھی سکتا تھا اور سمجھ بھی رہا تھا۔

مگر اس کا یہ ڈر شاہ میر کے دل دھڑکنوں کو بڑھا رہا تھا اس کا یہ ڈرا ہوا معصوم چہرہ شاہ میر کو بے حد خوبصورت لگ رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

گلاب کے پھولوں سے بنی ہوئی چادر کے چاروں کونوں کو مہک اور مرہا کی سہیلیوں نے پکڑا ہوا تھا۔ میرہا کی دونوں تائیاں اور اور تائے بہت حیرانی سے دیکھ رہے تھے۔۔

کہ جن بچوں کو انہوں نے اپنے گھر میں کوئی اہمیت نہیں دی تھی۔ آج ان کے نصیب خدا نے کتنے اچھے کیے تھے۔

۔ انہیں سیما کے قسمت پر رشک آرہا تھا جن کو میرب جیسی بہو اور شامیر جیسا داماد ملا تھا۔ اور ایک ان کی اولادیں تھی بیٹی طلاق یافتہ اور ریپ کے کیس میں بیٹا سلاخوں کے پیچھے تھا۔۔

۔ بے شک خدا کی لاٹھی بے آواز ہے یہ دنیا مکافات عمل ہے جو بیجو گے۔ اسے کاٹ کر ہی جانا ہو گا۔ ان لوگوں نے جو کچھ بیجا تھا آج اسی کو کاٹ رہے تھے۔۔

۔ مرہا اور شاہ میر کا نکاح تو پہلے سے ہو چکا تھا اس لیے باقی کی رسمیں ادا کرنے کے بعد کھانا کھلایا گیا تھا۔ اور اس کے بعد کے بعد رخصتی کا مشکل وقت آگیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ خود سے آکر شامیر کے گلے ملا تھا۔ کیونکہ اب وہ اپنی پیاری سی بہن کو اس شخص کے حوالے کرنے جا رہا تھا جو اسے بالکل نہ پسند تھا۔

- اپنی بہن کے لیے اس نے اپنے قدم اس شخص کی جانب بڑھائے تھے۔ شامیر نے بھی اپنے قدم آگے لیے تھے۔

- میری بہن کا دھیان رکھنا اگر اسے کسی بھی قسم کی تکلیف ہوئی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔ شاہ نے گلے ملتے ہوئے سرگوشی میں کہا تھا۔ آخر رومان شاہ تھا دھمکی دینے سے باز نہیں آیا۔

Kitab Nagri

وہ اب میری بیوی ہے اس کا خیال رکھنا میرا فرض ہے۔ اور اے سی پی شاہ میرا ملک اپنے فرض بہت اچھی طرح سے نبھانے جانتا ہے۔ اس کے لیے مجھے تمہاری صلاح کی ضرورت نہیں ہے۔ جواب اسی کے انداز سے دیا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

دونوں نے اتنی کم آواز میں بات کی تھی کہ پاس کھڑے ہوئے لوگوں کو بھی سمجھ میں نہیں آیا
--- مرہا اپنی ماں کے گلے لگ کر بہت رو رہی تھی ---

ایک تو وہ ابھی اپنا گھر نہیں چھوڑنا چاہتی تھی اوپر سے اس کی پڑھائی مکمل نہیں ہو سکی تھی۔۔ اور سب
سے بڑھ کر اسے شاہ میر سے بہت ڈر لگ رہا تھا۔۔۔

اسے ایسے لگ رہا تھا کہ وہ کسی چنگل میں پھنسنے والی ہے۔ وہ قید ہو جائے گی۔ اس کی جان نکل رہی تھی
جیسے جیسے رخصتی کا وقت نزدیک آرہا تھا۔ بے شک مرہا کی اتج 22 سال تھی مگر وہ اپنی اتج سے کہیں کم
نظر آتی تھی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اور اس کے بھائی نے اسے جس طرح چار دیواری کے اندر محفوظ کر کے پالا تھا۔ اس کا اس طرح سے
ڈرنا بالکل نارمل بات تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اوپر سے جو اے سی پی نے اپنی نزدیکیاں دیکھا کر اس پر سنسنی خیز پردے فاش کیے تھے اس سے میرا
اور بھی ڈری اور گھبرائی ہوئی تھی۔

اپنی ماں کے گلے لگ کر روتی ہوئی مرہا کو بامشکل رومان شاہ نے اپنی امی سے الگ کر کے اپنے ساتھ
لگاتے ہوئے پیار سے تسلی دی تھی۔۔۔۔

کہ بیٹیوں کو ایک دن اپنے گھر جانا ہوتا ہے۔۔ مگر مرہا کے دل کو صبر نہیں آ رہا تھا۔ اب وہ اپنے بھائی
کی گلے لگی ہوئی روئے جارہی تھی۔۔۔۔

اگر میک اپ واٹر پروف نہیں ہوتا تو اس وقت اس نے بلبٹوڑی بن جانا تھا۔۔ مشکل میرہا کو گاڑی میں
رومان شاہ نے بٹھایا تھا۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

شامیر گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر ساتھ میں آکر خود بیٹھ گیا۔ باقی سب لوگ الگ گاڑیوں میں گئے تھے
۔ شامیر مرہا کو اپنے ساتھ اپنی گاڑی میں لے کے جارہا تھا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

گاڑی ہال کے آگے سے رخصت ہو گئی آنکھیں تو رومان شاہ کی بھی نم تھی اپنی پیاری بہن کو رخصت کرتے ہوئے۔۔

اسکے دل سے مرہا کے لیے بہت سی دعائیں نکلی تھی، ادھر رومان شاہ کی ماں کی حالت بھی اپنی اکلوتی بیٹی کی رخصتی کے بعد کافی خراب تھی۔ اپنی ماں سے ناراضگی کے باوجود اپنے ساتھ لگا کر تسلی دے رہا تھا۔۔

۔ صبر رکھیں امی جان آپ خود ہی تو میری معصوم بہن کو اتنی جلدی رخصت کرنا چاہتی تھی۔ کتنے پیار سے وہ اپنی ماں کو ساتھ لگا کر تسلی دے رہا تھا۔۔۔

Kitab Nagri

اس فرمانبردار بیٹے کو پاس کھڑے ہوئے اس کے تائے اور تائیاں دیکھ رہیں تھے۔ عاصم رومان شاہ کی جوتی جیسا بھی نہیں تھا یہ خود اس کی تائی نے اپنے دل میں سوچا تھا۔۔۔

آج بیک وقت سب کے دماغ میں ایک ہی بات آئی تھی۔ جو گھر سے نکلتے ہوئے رومان شاہ کی ماں بول کر آئی تھی۔ کہ میرا بیٹا ایک دن اپنی محنت سے کامیابی کی ان بلندیوں پر ہو گا جس کو دیکھ کر آپ کی اولادوں کے سر چکر ا جائیں گے اور بے شک آج رومان شک ان بلندیوں پر پہنچ چکا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ کے شادی میں آئے ہوئے گیسٹ دوست اور ان کی فیملیز دیکھ دیکھ کر یہ لوگ حیران ہو رہے تھے۔ شہر کے مشہور بزنس مین اور اونچی اونچی ہستیاں اس شادی میں شامل ہوئیں تھی۔۔۔

رومان شاہ کے دوستوں میں احمر اپنی پوری فیملی کے ساتھ شامل ہوا تھا۔ جبکہ شاہ زیب کی فیملی آئی تھی وہ خود شامل نہیں ہوا تھا۔ جس کا ریزن میر ہا تھی وہ مرہا کو کسی اور کے ساتھ رخصت ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔۔

oooooooo

گاڑی ہال سے کافی دور آچکی تھی مگر مرہا سو سو کر کے روئے جا رہی تھی۔ اور ساتھ میں اپنے ہاتھوں پر ظلم کرتے ہوئے ہاتھوں کو مروڑ رہی تھی۔۔۔

www.kitabnagri.com

اپنے چہرے کا رخ اس نے سائیڈ مرر کی طرف کیا ہوا تھا۔۔۔ 15 منٹ کا سفر گزر چکا تھا مگر میرہا کے آنسوؤں تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شامیر کو اس کا یوں سسکنا بہت تکلیف دے رہا تھا۔ مگر وہ چاہتا تھا کہ میر ہا تھوڑے سے آنسوؤں بہا لے تاکہ اس کا دل ہلکا ہو جائے، مگر یہاں تو دل ہلکا ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔

مربا یار چپ کر جاؤ کتنا روؤ گی پچھلے 15 منٹ سے تم مسلسل روئے جا رہی ہو یا تم کون سا ملک سے باہر جا رہی ہو۔ ایک ہی شہر میں ہے جب کہو گی جتنی بار کہو گی ملوانے کے لیے لے آیا کروں گا انداز بہت پیار بھرا تھا۔۔۔

آپ اپنا ہاتھ پیچھے کریں اب آپ یہ مت سمجھیے گا کہ آپ کو موقع مل گیا ہیں۔ کہ آپ جب چاہیں یوں میرا خط پکڑ سکتے ہیں۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سب سے پہلے اس نے شاہ میر کا ہاتھ اپنے ہاتھ سے پیچھے کیا تھا۔۔۔ اوکے اوکے نہیں رکھوں گا ہاتھ تم چپ ہو جاؤ شاہ میر اسے ریلیکس کرنا چاہتا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شامیر نے اپنا ہاتھ فورن سے اس کے ہاتھ سے اٹھالیا اسے اس بزدل لڑکی کا بے ہوش ہونا اسے آج تک یاد تھا۔۔۔

جب رومان شاہ نے اسے اونچی آواز میں نکاح کا پوچھا تھا۔ تو وہ کیسے بے ہوش ہو گئی تھی۔۔۔ شاہ میر اپنے لیے کوئی ایسی سچویشن کھڑی نہیں کرنا چاہتا تھا اس لیے اس نے ہاتھ چھوڑنا ہی مناسب سمجھا تھا

آپ کو کیا پتہ مائیکہ چاہے ایک گھر چھوڑ کر ہی کیوں نہ ہو چھوڑتے ہوئے بہت۔۔۔
تکلیف ہوتی آپ لڑکوں کو اس تکلیف کا کیا پتہ ہو گا۔۔۔ اس نے شامیر پر طنز

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تھا۔۔۔

وہ پورے غصے سے بول رہی تھی جبکہ شاہ میر اپنے لبوں میں ہنس رہا تھا۔۔۔ اس یو نہی منہ پھلائے ہوئے پورا راستہ طے کیا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مگر اب وہ رونا بند کر چکی تھی کیونکہ اس وقت وہ غصے میں آگئی تھی۔۔۔ شاہ میر کی نظر مرہاسے ہٹ ہی نہیں رہی تھی وہ معصوم سی دلہن قیامت لگ رہی تھی۔۔

اوپر سے اس کا رویا ہوا روپ شامیر کی دھڑکنوں پر وار کر رہا تھا۔۔۔ شامیر کو لگ رہا تھا کہ آج اس کا گھر کسی دوسری سٹی میں شفٹ ہو گیا ہے۔۔۔۔

۔ راستہ کٹنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔ شاہ میر کی نظر بار بار اس کی نوزپن پر جا رہی تھی۔۔ جس کے نیچے والے کنارے پر لگے ہوئے چھوٹے چھوٹے خوبصورت ہیرے کے موتی اس کے لبوں کو چھو رہے تھے۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شاہ میر کو ان سے جلن محسوس ہو رہی تھی شامیر کا دل چاہ رہا تھا کہ ان ہیرو کو فوراً سے پہلے اس کے لبوں سے دور کر دے کیونکہ اس کے لبوں پر صرف اس کا حق تھا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

یہ موتی اس کو اپنے رقیب لگ رہے تھے اس کا دل چاہ رہا تھا کہ گاڑی چھوڑ کر میرہا کے خوبصورت
ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کی گرفت میں لے جائے۔۔۔

کہاں تھی تم۔۔۔ کمرے میں آتے ہی میرب کے کانوں میں رومان شاہ کی بھاری آواز سنائی تھی۔۔۔ وہ
کب سے میرب کا روم کے اندر ویٹ کر رہا تھا۔۔۔ میں مہک کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ مجھے اپنی
سہیلیوں کے قصے سنارہی تھی۔ شاہ بہت انٹر سٹنگ لڑکی ہے۔ میرب بہت خوش تھی کہ اسے گھر میں
کمپنی مل گئی ہے۔

اپنی خوشی میں وہ اس بات سے بے خبر تھی کہ جس کو وہ یہ خبر سنارہی ہے وہ کس قدر آگ بگولا ہو کر
بیٹھا ہوا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- تمہارے دماغ میں میری بات نہیں گھسی تھی۔ جب میں نے کہا تھا کہ تم ان لوگوں سے دور رہو گی۔
تو تمہاری نظر میں میری بات کی کوئی ویلیو ہے یا نہیں۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ جو میرب کے انتظار میں روم کے اندر چکر کاٹ رہا تھا تیزی سے چلتا ہوا میرب کے پاس آکر اس کے جبرے کو پکڑتے ہوئے کھینچ کر اسے دیوار کے ساتھ لگا دیا تھا۔ میرب اس اچانک ہوئی آفت سے ڈر گئی تھی کہاں وہ اتنی خوش اندر آئی تھی مگر اندر کا تا پیمان حد سے زیادہ گرم تھا۔

شش۔۔ شاہ وہ میں۔۔ شاہ کے آنکھوں کے انگارے دیکھ کر میرب کی آواز گلے میں اٹک گئی تھی۔ وہ میں وہ میں۔۔ کیا۔۔۔۔ تین گھنٹے سے میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں اور اب تمہارے حلق سے آواز نہیں نکل رہی۔۔ وہ اتنی زور سے چیخا تھا کہ میرب کے کان کے پردے پھٹنے کو تھے۔۔

وہ میں وہ میں چھوڑ کر مجھے بتاؤ کہ تمہاری نظر میں میری بات کی کیا اہمیت ہے۔۔ چہرہ غصے سے لال اور آنکھیں انگارہ ہو رہی تھی۔۔ جواب دو مجھے میرب کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

www.kitabnagri.com

۔ وہ نظروں سے کہہ رہی تھی کہ اگر جبر اچھوڑو گے تب بتاؤں گی نہ۔۔ آخر شاہ کے دماغ نے تھوڑا کام کیا تو جبرے سے ہاتھ کو ہٹایا۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ میری نظروں میں آپ کی بات کی بہت اہمیت ہے۔ شاہ وہ ہمارے گھر میں مہمان ہیں وہ مجھ خود بات کرنا چاہتی تھی۔۔۔

تو میں اسے کیسے اگنور کرتی جبرے کی درد سے میرب کی پلکیں بھیگی ہوئی تھی۔ مگر شاہ کو صفائی دینا ضروری تھی اس لیے اٹکتے ہوئے اس نے شاہ کو اپنی صفائی پیش کیتھی۔

اس دو ٹکے کی لڑکی کو اگنور نہیں کر سکتی تھی مگر شوہر کو کر سکتی۔ شاہ آئندہ نہیں بیٹھوں گی اور نہ ہی اس کے پاس جاؤں گی۔۔۔ پلیز ایک بار معاف کر دیں وہ بچوں کی طرح ڈری ہوئی معافی مانگ رہی تھی۔۔۔

Kitab Nagri

آئندہ کی بات چھوڑو جو پہلے کہا تھا اس پر عمل کیوں نہیں کیا۔ اس کا جواب دو مجھے۔۔ شاہ غلطی ہو گئی سوری بول تو رہی ہوں۔ آنسو میرب کے گلے میں اٹکنے لگے تھے۔

تمہارے سوری کرنے سے میرے ضائع ہوئے تین گھنٹے واپس آسکتے ہیں شاہ کو کس بات پر غصہ تھا یہ صرف اس کا دل جانتا تھا۔ مگر اس غصے کا شکار میرب ہو گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ آپ نے بھی تو مجھے دھکا دیا میرے سر پر چوٹ لگ گئی تھی مگر آپ نے سوری کہا تو میں نے آپ کو معاف کر دیا تھا۔ میرب نے بڑی معصومیت سے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

- تو اب تم میرے ساتھ مقابلہ کرو گی۔۔ شاہ میں نے ایسا تو نہیں کہا وہ گھبرا گئی تھی۔۔ شاہ کے غصے کی وجہ اسکے دل میں لگی ہوئی آگ تھی۔ یہ بات سوچ کر کہ اس کی بیوی ان لوگوں کے سامنے نوکر بن کر ان کی خد متیں کرتی پھر رہی ہے۔ جو لوگ شاہ کو زہر لگتے تھے پتہ نہیں ان کا وجود اپنی ماں کی وجہ سے وہ گھر میں برداشت کیسے کر رہا تھا۔

- اب وہ اپنی ماں کو تو کچھ بول نہیں سکتا تھا تو شکنجے میں بیچاری میرب آگئی۔۔

www.kitabnagri.com

رومان شک دل میں جو آگ تھی وہ میرب کو اس میں جلا رہا تھا۔ اس کے سوری کہنے اور من منانے کے بعد اب شاہ کے پاس لڑائی کا کوئی جواز نہیں رہا تھا۔۔ مگر شاہ کا غصہ اترنے کا نام نہیں لے رہا تھا اسی غصے میں وہ میرب کی گردن پر جھکا اور پورے زور سے گردن میں اپنے دانت گاڑ دیے۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ کی بے رحم شدت پر میرب کی چیچ تک حلق میں گھٹ کر رہ گئی شاہ کا غصہ اس وقت اس کے دماغ پر بہت حاوی تھا۔

اس کی دردناک چیک سے بھی شاہ پیچھے نہیں ہوا شاہ کے دیے ہوئے زخم سے میرب سسکیاں لے کر رو رہی تھی مگر شاہ اس کی گردن پر جھکا ہوا دانت تو نکال چکا تھا۔

مگر میرب کے نازک سے جسم کی نیچرل مہکتی ہوئی خوشبو شاہ کے نتھنوں سے ٹکرائی تھی۔ جو شاہ کے بہکنے کی وجہ بن گئی جبکہ میرب سسکیاں لے کر رو رہی تھی۔

۔ مگر شاہ اس کی گردن میں منہ چھپاتا ہوا جگہ باجگہ اپنے آتشیں لبوں کے لمس چھوڑ رہا تھا۔ اپنے منہ توڑ جذباتوں کے آگے شاہ کو اس وقت میرب کی سسکیاں بھی سنائی نہیں دے رہی تھی۔ اپنا ہاتھ میرب کی کمر میں حائل کر رکھا تھا۔

۔ میرب کو اپنی باہوں کے گھیرے میں کسے ہوئے اپنے ساتھ لگا کر اپنے گرم سانسوں اس کے چہرے پر ڈال رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ کی پھولی ہوئی گرم سانسوں سے میرب کی سانس رک رہی تھی۔۔ وہ ڈری ہوئی مجبور اس کے چٹانی سینے سے لگی ہوئی سسک رہی تھی۔

۔ مگر وہ پہ رحم میرب کی سسکیاں سن کہاں رہا تھا۔ میرب کے بالوں میں منہ چھپائے وہ اپنے دل کی آگ کو ٹھنڈا کر رہا تھا۔ جو ان دشمنوں کی وجہ سے اس کے سینے میں لگی ہوئی تھی۔

۔ اپنے دل کی آگ کو ٹھنڈا کرنے کے لیے وہ میرب کے قریب سے قریب تر ہوتا جا رہا تھا۔ شاہ غصے میں بہکتا ہوا جذباتوں کی لہروں میں ڈوبنے لگا تھا۔

شاہ سے ڈری ہوئی میرب ساکت کھڑی ہوئی تھی۔ اس کی سانسیں روانی سے نہیں آرہی تھی۔ دل تھا کہ دھک دھک کر کے ایک الگ ہی دھن تیار کر رہا تھا۔

۔ شاہ کا ہاتھ میرب کی کمر پر تھا وہ گہری نظروں سے اسے کے سر پہ کو دیکھ رہا تھا۔ وہ اپنے ہاتھ سے اس کی اس کی کمر سہلا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- کہ اس کی انگلی سے کچھ ٹکرایا تھا جو کہ میرب کی کرتے کی زپ تھی۔ اس کے مخملی جسم کی خوشبو بہکے ہوئے شاہ نے ایک ہی جھٹکے سے زپ کھول دیا تھا۔

- شاہ کے اس حرکت سے تو میرب سسک ہی اٹھی تھی "شاہ پلیز نہیں۔۔" کیوں نہیں "بالوں سے چہرہ اوپر اٹھاتے ہوئے بہت گمبھیرتا سے بول رہا تھا۔

شاپ پلیز مجھ سے غلطی ہو مجھے جانے دیں آئندہ میں اس مہک کے قریب بھی نہیں جاؤں گی۔ شاہ کی دیے ہوئے دانتوں کی تکلیف اور جگہ باجالمس چھوڑنے کے احساس نے میرب کو ایک انجانے درد اور بے چینی سے دوچار کیا ہوا تھا۔۔

تمہارے منہ سے میں اس کا نام نہ سنوت۔ شاہ نے آنکھیں دکھائی تھی۔۔ تمہارے لبوں پر صرف اور صرف میرا نام ہونا چاہیے۔ وہ اس کی نازک سی پنکھڑی پر جھک کر، اپنے دل کی آگ میں جلتے ہوئے اپنے آتش لبوں سے اس کی نازک پنکھڑیوں کی قطرہ قطرہ نمی پی کر اپنی پیاس بجھا رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے ہونٹوں کی تپش سے میرب کی نازک پنکڑیاں جلنے لگی تھی شاہ کے دانتوں کے بے رحم وار سے میرب کے نچلے ہونٹ کے کنارے پر کٹ لگ گیا تھا۔

شاہ اس وقت نہ جانے کیوں اتنا بے رحم بنا ہوا تھا۔ میر تکلیف سے سسکیاں بھر رہی تھی آنسو اس کی گالوں سے پھسل کر گردن پر آرہے تھے۔۔

۔ مگر شاہ اپنی من کی پیاس بجھانے کے بعد اپنی مرضی سے ہی پیچھے ہوا تھا۔ شاہ نے سستی ہوئی میرب کے چہرے پر گہری نظر ڈالتے ہوئے دیکھا تھا۔ شاہ پلینز مجھے جانے دیں۔ انداز منت کرنے والا تھا۔

کیوں تمہیں میرا نزدیک آنا برا لگ رہا ہے۔ پھر دور کیوں جانا چاہتی ہو۔ شاہ میں نے ایسا نہیں کہا۔ شاہ کے کے ڈر سے نظریں جھکا کر شاہ کے سینے پر گاڑے ہوئی تھی۔

نازک سی میرب کے سامنے لمبے چوڑے رومان شاہ کا کھڑا ہونا اسے ارد گرد سے دیکھنے سے قاصر کر رہا تھا۔ ناظریں سیدھی شاہ کے سینے پر ہی جا کر رک رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- جب میرے پاس آنے سے اعتراض نہیں تو پھر یہ انکار کیوں جواب طلب نظروں سے دیکھ رہا تھا۔
"شاہ پلیز اس وقت نہیں" --- ریزن دو --- دو ٹوک پوچھا۔ شش --- شاہ --- میں ابھی تیار نہیں
ہوں۔ اٹک اٹک کر بولی تھی۔

مجھے اس وقت تماری ضرورت ہے۔
میرب کی گردن پر شاہ کے دانتوں کی چپن بہت زیادہ تھی۔ جلن کیسے نہیں ہوتی شاہ نے پورا غصہ اس
کی نازک سی گردن پر اتارا تھا۔

اس کی گردن شاہ کے دانتوں کی چھاپ بن گئی۔ میرب کے انکار کو نظر انداز کرتے ہوئے شاہ نے
اس کا چہرہ دیوار کی جانب گھمایا تھا۔

www.kitabnagri.com

- نیچے جھک کر اپنے لب اس کی کھلی زپ سے نظر آتی ہوئی کمر پر رکھ دیے۔ شاہ ایک ہاتھ میرب کے
پیٹ پر تھا۔ اور دوسرے ہاتھ سے شاہ نے زیب والی سلٹ کو کھول کر کندھے کی جانب کر کے پکڑ رکھا
تھا۔ جس سے میرب کی آدھے سے زیادہ کمر شاہ کی نظروں کی حراست میں تھی۔ میرب کے جسم کی
خوشبو شاہ کو دیوانہ بنا رہی تھی۔ شاہ اس کی کمر پر اپنے لبوں کے تیز تیز لمس چھوڑ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میرب کے منہ سے بے اختیار سسکیاں نکل رہی تھی۔ اس کی خوبصورت کمرشاہ کے دل کو اور بہکار ہی تھی۔ شاہ زپ کی سلٹ کو دونوں ہاتھوں سے سائیڈ پر کر کے اس کی خوبصورت کمر پر نظریں گاڑے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

Posted On Kitab Nagri

اس کا گورا نازک ان چھو ا جسم آ تشی شاہ کو خود پر ٹوٹنے کی دعوت دے رہا تھا۔ لمس چھوڑتے ہوئے شاہ کے دانتوں کی چپن میرب محسوس کر کے سسکیاں بھرنے لگی۔۔

۔ شا کے لبوں کی گستاخیاں بڑھتی جا رہی تھی۔ میرب کی سانسیں تیز ہونے لگی تھی۔ اس کی چھوٹی چھوٹی دبی دبی سسکیاں پورے روم میں گونجنے لگی تھی۔

۔ میرب کانپ رہی تھی۔ شاہ کے آ تشی لبوں سے بچ کر میرب یکدم سائیڈ سے نکل کر شاہ سے دور جا کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔

۔ اس کا جسم کانپ رہا تھا اور زپ کے کھلنے سے میرب کی شرٹ بے ترتیب ہو چکی تھی۔۔ جس کو وہ اپنے ہاتھ سے سنبھالنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی شاہ نے نظر اٹھا کر خماری سے بھری ہوئی آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ اپنے قدم میرب کی جانب بڑھا رہا تھا وہ ڈرتی ہوئی اپنے قدم پیچھے لے جا رہی تھی۔ اور ساتھ میں اپنا سر نفی میں ہلا کر نہ آنے کا اظہار کر رہی تھی۔۔

وہ انگلی کے اشارے سے اسے پاس بلا رہا تھا۔ میرب۔۔ مجھے اس طرح کی مزاحمتیں بالکل پسند نہیں ہیں۔ شاہ پلیز مجھے جانے دیں وہ دروازے کی جانب لپکی تھی بنا اپنی حالت کی پرواہ کیے۔

- میرب شاہ کے انداز سے اس قدر ڈری اور گھبرائی ہوئی تھی کہ اس وقت اسے اپنے لباس کا بھی ہوش نہیں تھا۔ شاہ نے دو ہی قدموں میں فاصلہ طے کرتے ہوئے میرب کے ہاتھ کو تھام لیا۔۔

اسے گھماتے ہوئے واپس اپنی مضبوط باتوں کی گرفت میں لے لیا گیا۔ مجھے عورتوں کی اس طرح کی مزاحمتیں اور سرکشی بالکل پسند نہیں ہے۔
www.kitabnagri.com

- اتنی سی بات تمہاری موٹی عقل میں کیوں نہیں آتی کیوں میرے دماغ کو غلط ٹریک پر چلا رہی ہو، لہجہ بے حد سخت اور کٹیلا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ نے اتنی سختی سے اس کی کمر پر اپنی انگلیاں رکھ کر دبئی ہوئی تھی کہ میرب کی پسلیوں میں درد ہونا شروع ہو گیا۔

- تم بیوی ہو میری تم پر میرا پورا حق ہے۔ اگر میں وہ حق حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ تو تمہیں کس بات کی تکلیف ہے۔

یہ بات میری سمجھ میں نہیں آرہی اور کہاں ہے تمہارا سر پر چڑھ کر بولتا ہوا عشق۔ جو مجھے حاصل کرنا چاہتا تھا۔ آج کیوں میری گرفت سے یوں بھاگ کر میری بے قرار یوں کو بڑھا رہی ہو۔۔۔

شام کے یہ الفاظ میرب کو لہو لہان کر رہے تھے۔ میرب شاہ سے ایسی قربتوں کی توقع بالکل بھی نہیں کرتی تھی۔ اسے تو شاہ کی محبت چاہیے تھی۔
www.kitabnagri.com

"یہ لمس جنون نہیں" شاہ جس طرح سے اس کے قریب آ رہا تھا اس میں میرب کو محبت کہیں بھی نظر نہیں آرہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- صرف اس کے وجود کا لمس جنون تھا جو اسے بہکا رہا تھا۔ شاہ میں آپ کی بیوی ہوں تو کیا اس طرح زبردستی مجھے۔۔۔

- وہ کہتے کہتے رکی گئی۔۔ اس میں زبردستی کہاں سے آگئی احمق لڑکی کل تک تو تمہیں میرے قریب آنے سے کوئی اعتراض نہیں تھا۔۔۔

- آج ایسا کیا ہو گیا ہے
- کہ تمہیں یہ سب کچھ زبردستی لگنے لگا غصے سے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھ رہا تھا۔۔۔
میرپور شاہ کی لال آنکھوں سے خوف آرہا تھا۔۔۔ کیونکہ کل تک مجھے آپ کی آنکھوں میں اپنے لیے پیار نظر آرہا تھا اور آج مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ آپ کیا کرنا چاہتے ہیں۔۔۔

www.kitabnagri.com

میرب شرم سے خود کو سمیٹتے ہوئے شاہ سینے پر زور دے کر پیچھے ہٹی تھی۔ آنکھوں میں آنسوؤں اور درد تھا۔ آپ مجھے کچھ دنوں کے لیے پلیر جانے دے۔۔

Posted On Kitab Nagri

- کہاں جانے دوں تمہیں۔۔۔ غصے سے اس کے قریب آیا۔۔ اپنی پاپا کے گھر مجھے کچھ دن کی سپیس چاہیے میں آپ کے اس پل پل بدلتے ہوئے روپ کو نہیں سمجھ پارہی۔۔۔

میں نہیں ہوں اتنی سمجھدار میرب روتے ہوئے بنا اپنے کپڑوں کی پرواہ کیے صوفے پر جا کر اپنے گھٹنوں میں سر دے کر رونے لگی تھی۔۔۔

- شاہ نے اپنے دونوں ہاتھ اپنی کمر کی سائیڈوں پر رکھ کر چھت کی جانب منہ کر کے ایک گہری سانس چھوڑی۔ اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا کہ اس نے یہ کیا کیا ہے۔۔۔۔



میرب کھلی ہوئی زپ سے صوفے پر گھٹنوں میں سر دیے ہوئے بیٹھی تھی تو اس کی کمر صاف نظر آرہی تھی۔ وہ چلتا ہوا آیا اور میرب کی زب پر ہاتھ رکھ کر بند کرنے لگا تھا، کہ میرب نے دبک کر سر کو اٹھایا تھا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ نہیں کرنے لگا جلا د نہیں ہو زپ بند کرنے لگا ہوں ریلیکس ہو جاؤ۔۔ شاہ آپ یوں کیسے پل پل اپنے روپ بدل لیتے ہیں۔۔۔۔

میرب نے شکوہ گار آنکھوں سے کہا تھا۔۔ حالات انسان کو بدل دیتے ہیں انسان خود سے کبھی نہیں بدلتا۔۔ انداز میں بہت گہرا تھا۔۔۔

شاہ پلیز مجھے کچھ دن کے لیے چلے جانے دے۔ میرب جب سے رخصت ہو کر آئی تھی شاہ نے اسے نہیں جانے دیا تھا۔ میرب نے کبھی ضد بھی نہیں کی تھی۔ بلکہ اس نے اپنی ماما پاپا بھائی سب کو سمجھا دیا تھا کہ میں جب بھی آؤں گی اپنی خوشی اور رضامندی کے ساتھ شاہ کے ساتھ آؤں گی اس لیے اسے کوئی مجبور نہ کرے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مگر آج میرب بہت منت کرنے والے انداز سے شاہ سے جانے کی اجازت مانگ رہی تھی۔۔۔ تم۔۔ ابھی نہیں جاسکتی جواب اٹل انداز سے دیا گیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ زپ بند کر کے پیچھے ہو کر دونوں ہاتھ اپنی کمر پر باندھ کر کھڑا تھا۔ شاہ پلیز مجھے جانے دیں مجھے کچھ دن ماما پاپا اور بھائی کے ساتھ رہنا ہے۔۔۔۔

میں ان سے اداس ہو گئی ہوں پلیز شاہ مجھے جانے دے وہ روتی ہوئی رومان شاہ کے آگے ہاتھ جوڑ رہی تھی۔۔۔

- میرب تم فی الحال نہیں جا رہی کیونکہ مجھے تمہاری ضرورت ہے۔۔ شاہ جب مجھے لگے گا کہ میں آپ کی ضرورت پوری کر سکتی ہوں تو میں آ جاؤں گی۔۔۔۔

میرب کے انداز میں بہت درد تھا اسے لگ رہا تھا کہ شاہ صرف اس سے اپنی قربتوں کے لیے ہی روک رہا ہے جبکہ ایسا نہیں تھا۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

میرب اتنا مت مجھے میری ہی نظروں میں گر او معافی نہیں مانگوں گا پتہ ہے کہ میں نے تمہارے ساتھ بہت غلط کیا ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جو انداز میں نے تمہارے ساتھ اپنا یادہ ہرگز ایک محبت کرنے والے شوہر کا نہیں تھا۔۔ میرب کی گردن پر شاہ کی نظر پڑ رہی تھی۔ جہاں پر اسی کے دیے گئے نشان موجود تھے۔۔۔

اٹھو تمہاری گردن پر آء نمٹ لگا دوں۔۔ رہنے دے شاہ مت کریں یہ احسان ایک طرف زخموں پر مرہم لگاتے ہیں اور دوسری طرف خود ہی زخم دیتے ہیں۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے کہ تم وہاں جا کر پر سکون ہو جاؤ گی۔۔ میں نے تمہیں جو زخم دینے ہیں وہ میں تمہیں یہاں رکھ کر بھی دے سکتا ہوں اور وہاں آکر بھی دے سکتا ہوں۔۔۔

www.kitabnagri.com

کوئی مجھے روک نہیں سکتا نہ ہی میں کسی سے ڈرتا ہوں یہ بات ہمیشہ اپنے دماغ میں فکس کر کے رکھنا رومان شاہ کسی سے نہیں ڈرتا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ آپ اپنے الفاظوں پر غور کریں آپ کیا بول رہے ہیں کیا کہہ رہے ہیں مجھے تو لگتا ہے آپ کو خود بھی نہیں پتہ کہ آپ کیا بول رہے ہیں ---

اور آپ کیا چاہتے ہیں --- میرے خیال سے مجھے کچھ دیر کے لیے تم سے دور ہی چلے جانے چاہیے۔ اور غصے سے روم کا دروازہ کھولتے ہوئے روم سے باہر نکل آیا تھا۔ ---

کیونکہ میرب کے آخری الفاظ بالکل سچ تھے کہ اسے خود بھی نہیں پتہ تھا کہ وہ کیا سوچ رہا ہے اور کیا کہہ رہا ہے۔ ---

Kitab Nagri

- بے شک رومان شاہ وہاں پر بہت مضبوط بن کر کھڑا ہوا تھا اس نے نہ مہک کی جانب نظریں اٹھائیں اور نہ ہی اپنے دوسرے گناہ گاروں کی طرف مگر رومان شاہ کے اندر کارومیوں تڑپ گیا تھا اپنے گنہگاروں کو اپنی نظروں کے سامنے دیکھ کر۔ ---

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنی ماں کی ادب کی زنجیروں میں جکڑا ہوا کچھ بھی بول تو نہیں سکا تھا مگر اس کے نسوں میں غصہ زہر کی طرح دوڑ رہا تھا۔

۔ جن لوگوں نے ان کو بے گھر کیا بے آسہرہ کیا دھکے دیے مارا رومان شاہ وہ سب کو کیسے بھول جاتا۔

مہک کو دیکھ کر اسے بار بار رومیوں کی یاد ہی آرہی تھی مہک کا یوں بار بار اسے دھتکارنا اس کی ہی نظروں میں گرانا اسے نوکر بلانا اسے ہمیشہ کمترین سمجھنا وہ سب کچھ رومان شاہ کے سینے میں آگ لگا رہا تھا۔۔۔

اپنے سب گناہگاروں کے الفاظ اس کے کانوں میں آج بھی گونج رہے تھے۔ وہ نہ تو بھولنا چاہتا تھا اور نہ بھول پارہا تھا۔

اس نے اپنی اس نفرت کو اتنے سالوں تک اپنے اندر پال کر رکھا تھا یوں ہی تو نہیں اس نے رومیوں سے رومان شاہ تک کا سفر طے کر لیا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اپنے گنہگاروں کا سارا غصہ اس نے بے گناہ میرب پر نکالا تھا۔ یہ بھی تکلیف رومان شاہ کے دل کے اندر پیوست ہو گئی تھی۔ کہ اس نے میرب کے ساتھ جو کیا وہ بے حد غلط تھا۔۔۔۔

آخر رومان شاہ ایک باضمیر انسان تھا ایسا نہیں تھا کہ اسے اپنی بیوی کی عزت اور اس کی آبرو کی فکر نہیں تھی۔ وہ غصے میں پاگل ہو انہ جانے میرب کے ساتھ کیسے یہ سب کچھ کر گیا تھا۔۔۔۔

- وہ بڑے بڑے قدم بڑھاتا ہوا چھت پر آکر کھڑا ہو گیا تھا۔۔ چھت پر اپنی رکھی ہوئی سگرٹ کی ڈبیا کو اٹھا کر اس نے سگریٹ سلکا کر منہ میں ڈالا۔۔۔

- یہ ڈبیا چھت پر رکھنے کا مطلب یہی تھا جب کبھی رومان شاہ اپنے اندر کے دکھی رومیوں سے روبرو ہو کر ملنا چاہتا تو درد اتنا بڑھ جاتا تھا کہ اسے اس دھوئیں کی ضرورت پڑتی تھی۔۔۔

- ایک کے بعد ایک سگرٹ وہ سلکائے جا رہا تھا۔ وہ ایک ہاتھ کمر پر باندھے دوسرے ہاتھ سے سگرٹ کے کش لگا رہا تھا۔ اور نظریں کھلے آسمان پر چمکتے ہوئے چاند پر تھی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- چاند کے داغ کو دیکھ کر اسے میرب کی یاد آئی کہ اس نے بھی اس کی خوبصورت چاند جیسی گردن پر کیسے ظالم بن کر نشان دے دیا۔ جبکہ اس کی کوئی غلطی بھی نہیں تھی۔

وہ پاگل تو مجھ سے اتنا پیار کرتی ہے۔۔ کیوں میں مہک کا غصہ میرب پر نکال رہا ہوں۔ کیا میرب یہ سب ڈیزرو کرتی ہے وہ خود سے ہی سوال کر رہا تھا۔۔۔

- جب اسے اپنے پیچھے قدموں کی چاپ سنائی دی تھی۔۔۔ میرب تم چلی جاؤ مجھے فلحال تم سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔ میرا دماغ تھوڑا ٹھنڈا ہو جائے گا تو میں روم میں آکر تم سے بات کروں گا وہ بناپلٹ کر دیکھے ہوئے بولا تھا۔۔۔

Kitab Nagri

"رومیوں میں ہوں" اتنے سالوں کے بعد بھی اس کی آواز کو پہچاننے میں رومان شاہ غلط نہیں ہو سکتا تھا۔ یہ مہک کی آواز تھی رومان شاہ نے پلٹ کر دیکھا۔۔۔

- تم یہاں کیا کر رہی ہو رومان شاہ نے زہریلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔ تم سے ملنے آئی ہوں رومیوں تم نے تو ہال میں مجھے بالکل نظر انداز کر دیا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ فل بلیک کلر کا سوٹ پہنے ہوئے کھڑی تھی ڈیپ گلا پشت پر لٹکتی ہوئی بیک ڈیپ گلے کی ڈوریاں
۔۔ ہاف بازو کسی ہوئی قمیض۔۔ تنگ کیپری اور گلے میں دوپٹے نام کی کوئی چیز موجود نہیں تھی۔۔

مہک کا لباس آج بھی ویسا ہی تھا جیسا اتنے سالوں پہلے ہوا کرتا تھا۔ رومیوں کو کل بھی اس کا لباس ناپسند
تھا اور آج بھی ناپسند تھا۔ ناگواری سے رومان شاہ نے اپنی نظریں اس کے جسم سے ہٹائی جو اس وقت
کسی بھی مرد کو لبھانے کا سامان لگ رہی تھی۔۔۔۔

۔ اس کا پورا بدن کالے لباس سے واضح چھلک رہا تھا۔ اس کے انداز سے تو ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے وہ ایسا
حلیہ جان بوجھ کر بنا کر آئی تھی رومیوں کو جیتنے کے لیے۔۔۔

کم سے کم کسی غیر مرد کے سامنے آنے سے پہلے اپنے کپڑوں کا تو لحاظ کر لیا کرو اور نہیں تو سر پہ دوپٹہ ہی
لے لیتی شاید وہ تمہاری اس بے شرمی والے کپڑوں کو چھپانے میں کار آمد ثابت ہو جاتا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- سیدھا سیدھا تنز کیا گیا تھا۔۔۔ رومیوں تم میرے لیے غیر تو نہیں ہو لہجہ لبھانے والا تھا۔۔۔ رومیوں نہیں رومان شاہ کہوں رومیوں تو اسی دن اسی وقت ہی مر گیا تھا۔ جس دن تمہارے باپ تمہاری ماں اور تم نے اور تم نے مل کر مجھے بعزت کر کے نکالا تھا۔۔۔

- آج جو تمہارے سامنے کھڑا ہے وہ رومان شاہ ہے گردن اور سینہ تان کر بول رہا تھا۔۔۔ رومیوں پرانی باتیں چھوڑ دو نا۔

- ہمیں ہمارے کیے کی سزا مل گئی ہے رومیوں مجھے آج بھی وہ دن یاد ہیں جب تم مجھ پر مرا کرتے تھے تم کتنا پیار کرتے تھے مجھ سے میں ہی پاگل تمہارے پیار کی قدر نہیں کر سکی۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

- مجھے آج بھی یاد ہے تمہاری وہ تلاش کرتی ہوئی نظریں جو پورے گھر میں مجھے ڈھونڈتی تھی۔ میں نہیں بھولی وہ وقت جب تم میری ایک جھلک دیکھنے کے لیے سارا سارا دن میرے ہی کالج کے سامنے کھڑے رہتے تھے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- مجھے یاد ہے جب تم صبح سویرے غلاف کے پھولوں کا گلہ دستہ بنا کر میرے لیے لے کر آتے تھے
- کتنے کانٹے تمہارے ہاتھوں میں چپ جاتے تھے مگر پھر بھی تم ہر روز میرے لیے وہ گلابوں کا گلہ دستہ
ضرور لے کر آتے تھے۔۔۔

میں ہی پاگل اور نہ سمجھ تھی جو تمہارے پیار کی قدر نہیں کر سکی اور مجھے میرے کیے کی سزا مل چکی
ہے۔۔۔

- پلیز رومیوں مجھے پھر سے اپنالو میں وعدہ کرتی ہوں میں پوری کی پوری بدل جاؤں گی تم جیسا چاہو گے
میں ویسی بن جاؤں گی۔۔۔۔

Kitab Nagri

- پہلے تو صرف تم مجھ سے محبت کرتے تھے اب تو میں بھی تم سے محبت کرنے لگی ہوں۔ جس دن سے
میں نے تمہیں دیکھا ہے مجھے ایک پل سکون نصیب نہیں ہوا۔۔۔

- رومیوں تم تو مجھ سے اتنی محبت کرتے تھے نا اسی محبت کے صدقے مجھے معاف کر دو وہ چھوٹے
چھوٹے قدم لیتی ہوئی اس کے بے حد نزدیک آ کر اس کے سینے پر ہاتھ رکھے ہوئے تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

بے حد قریب ہو کر چہرہ اوپر کو کر کے اسے دیکھ رہی تھی رومان شاہ کا دل چاہ رہا تھا کہ اسے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹے ہوئے خود سے دور کرے۔ مگر وہ اس کے گھٹیا پن اور بے غیرتی کا لیول دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔

۔ کہ ایک عورت پیسے کو دیکھ کر کتنا گر سکتی ہے اس لیے مٹھیاں کمر پر میچے ہوئے چپ کھڑا ہوا تھا۔۔۔ دیکھو میری طرف رومیوں میں آج بھی وہی مہک ہوں جسے تم پاگلوں کی طرح پیار کرتے تھے۔۔۔

بالکل اس کے سینے کے ساتھ چپکی ہوئی کھڑی تھی۔ رحمان شاہ کا کسرتی سینا اور اس کے جسم سے اڑتی ہوئی مہنگے گلون کی خوشبو مہک کو اس کے قریب سے قریب تر لے جا رہی تھی۔۔۔

www.kitabnagri.com

oooooooo

۔ میرب جو رومان شاہ کہ اتنے غیر رویے کے باوجود شاہ کے لیے پریشان ہو رہی تھی۔۔ کہ شاہ پتہ نہیں کہاں ہے کب سے نکلے ہیں وہ شاہ کو ڈھونڈتی ہوئی چھت پر آئی تھی مگر چھت سے آتی ہوئی مدھم آوازوں کو سن کر وہیں پر رک گئی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور سامنے جو منظر اس نے دیکھا تھا اس سے اس کا سر چکرانے لگا تھا۔ اور جو الفاظ مہک بول رہی تھی وہ سن کر تم میرب کو لگا کس کے کانوں میں کوئی پگھلا ہوا سیسہ انڈیل رہا ہے۔۔۔

میرب کے دل سے سسکی نکلی تھی اس کا دل ٹوٹا تھا۔ دل ٹوٹنے کی آواز سسکی بن کر اس کے منہ سے نکلنے ہی والی تھی اس نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر دل ٹوٹنے والی سسکی کا دم توڑ دیا تھا۔۔۔

۔ وہ دیوار کے ساتھ لگ کر گلے میں آنسو اتار گئی جھانکتے ہوئے اس نے دیکھا تھا۔ وہ کیسے شاہ کے سینے سے لگی ہوئی کھڑی تھی۔

اور شاہ بھی کچھ بول نہیں رہا تھا میرب کا دل ٹوٹ گئی۔ ارومان شاہ کے لیے اس کے دل میں نفرت سی آگئی تھی۔

۔ جو میرب کبھی اپنا ڈریس ریپٹ نہیں کرتی تھی اس کا شوہر کسی اور کا ریپٹ کیا ہوا تھا یہ سوچ کر کہ جسم میں آگ لگنے لگی تھی نسیم غصے سے پھٹنے لگی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ دبے قدموں سیڑھیوں سے بڑے بڑے قدم بھرتی ہوئی روم کی جانب بھاگ رہی تھی۔ پاگلوں کی طرح بھاگتے ہوئے وہ راستے میں پڑی ہوئی ٹیبل سے ٹکرائی تھی۔۔۔۔۔

پاؤں کے کہ انگوٹھے کا ناخن ٹوٹ گیا تھا مگر اس کے دل میں جو درد تھا وہ اس درد کے سامنے یہ کچھ نہیں تھا اسے احساس بھی نہیں ہوا کہ اس کے پاؤں سے خون نکل رہا ہے۔۔۔

وہ گر کر اٹھی پھر سے بھاگتی ہوئی روم کا دروازہ کھول کر اندر آگئی۔۔۔ بیڈ پر آکر اوندھے منہ گری۔ وہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر سسکیاں بھر رہی تھی۔۔۔ جب کہ اس کا دل کر رہا تھا کہ وہ چیخ چیخ کر روئے۔۔۔ پورے گھر کو اپنے سر پہ اٹھالے۔۔۔ منہ کو زور سے الٹا لیٹے ہوئے تکیے میں گھسایا ہوا تھا تا کہ اس کی سکیاں باہر نہ نکلیں۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

oooooooo

تم جیسی گھٹیا عورت میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھی تمہاری وجہ سے میرا ہر عورت سے میرا اعتماد اٹھ گیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- رومان شاہ - ے اسے دھکا دیتے ہوئے خود سے الگ کیا تھا۔ دھکا دینے سے وہ زمین پر گری تھی مگر وہ بھی مہک تھی جس میں شرم نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔۔۔

- جو اپنے مفاد کے لیے تو کچھ بھی کر سکتی تھی آخر انسان کی فطرت کبھی نہیں بدلتی یہ مہک کو دیکھ کر اندازہ لگایا جاسکتا تھا۔۔۔

- مہک واپس سے اٹھتی ہوئی رومان شاہ کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اس کے سینے سے لگ گئی۔۔ رومیوں تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے تم مجھ سے پیار کرتے ہو۔۔۔

- میں بھی تو آج تم سے بہت پیار کرتی ہوں گھٹیا عورت تم مجھ سے نہیں میرے پیسے سے پیار کرتی ہو رومان شاہ اسے دھتکار کر خود سے الگ کیا تھا۔۔۔
www.kitabnagri.com

- نہیں میں تم سے پیار کرتی ہوں اور کہیں نہ کہیں یہ سچ بھی تھا کہ رومان شاہ کی خبر صورت پر سنلٹی کو دیکھ کر مہک اس پر مر مٹی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ہر حال میں رومان شاہ کو حاصل کرنا چاہتی تھی۔۔۔ میں تم سے پیار نہیں کرتا۔ جو تم سے پیار کرتا تھا وہ بے وقوف رومیوں تھا جس سے لوگوں کی پہچان نہیں تھی۔۔۔

اور میں رومیوں نہیں رومان شاہ ہوں جسے تم جیسے چہروں کی بہت اچھی طرح سے پہچان کرنی آتی ہے۔۔۔ غصے سے بھری رہبر آواز کہا۔۔۔

۔ رومیوں بھی مجھ سے پیار کرتا تھا اور رومان شاہ بھی مجھ سے ہی پیار کرے گا تم کل بھی میرے تھے اور آج بھی میرے ہو۔۔۔۔

اس کی ادا میں اپنے حسن کا غرور تھا اسی غرور میں وہ رومان شاہ پر اپنا حق جتا رہی تھی۔۔۔ غلط رومان شاہ صرف اور صرف میرب کا ہے۔ اور رومان اپنی بیوی کے علاوہ کسی دوسری عورت کو خود پر حرام سمجھتا ہے۔۔۔

www.kitabnagri.com

۔ جس کا حکم میرا رب بھی دیتا ہے میرے پاس میرا جائز رشتہ ہے مجھے تمہارے منہ لگنے کی ضرورت نہیں۔۔۔ تمہاری شکل دیکھ کر مجھے نفرت ہوتی ہے نفرت۔ رومان شاہ کے ایک ایک انداز سے مہک کے لیے نفرت نظر آرہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

رومیوں ہمارے درمیان تمہاری وقتی بیوی کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ رومان شاہ کو گریبان سے پکڑتی ہوئی اپنا حق جتا رہی تھی۔۔۔

۔ بکو اس بند کرو اپنی گھٹیا زبان سے میری بیوی کا نام لینے کی بھی کوشش کی تو زبان گدی سے کو کھینچ لوں گا۔ اور دوبارہ میرے گریبان پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش بھی مت کرنا۔ تمہارے ہاتھ کو اکھیڑ کر رکھ دوں گا۔ مجھے لاچار رومیوں مت سمجھنا۔۔

۔ اور اپنے اس گھٹیا وجود کو مجھ سے دور رکھو پھر سے پاس آ کر کھڑی مہک کو شانے دھکا دیتے ہوئے پیچھے کیا۔۔۔
www.kitabnagri.com

۔ ہوں س۔۔۔ بیوی۔۔۔ وہ بالکل بھی تمہارے لیول کی نہیں ہے۔ بے وقوف بچوں جیسی حرکتیں ہیں اس کی۔

Posted On Kitab Nagri

کہیں سے بھی وہ میچور لگتی ہے تمہارے قابل ہی نہیں۔۔ تمہارے سامنے بچی لگتی ہے وہ۔۔۔۔

ہاں وہ مجھ سے عمر میں کم ہے مگر وہ مجھ سے اتنا پیار کرتی ہے کہ میرے لیے اپنی جان دے سکتی ہے۔
رومان شاہ نے فخر سے بولا تھا۔ اگر وہ بچی ہے تو اسے سنبھالنے کے لیے میں ہمیشہ اس کے ساتھ
ہوں۔۔۔

پوری زندگی اس کے نخرے اٹھاتے رہنا کیونکہ وہ تمہاری عمر سے بہت چھوٹی ہے وہ کبھی بھی
تمہارے معیار پر پوری نہیں اتر سکتی۔۔ کہا تم فلاں جیسے مرد اور کہاں وہ پھول چڑھی کہیں سے بھی اس
کا اور تمہارا میچ نہیں ہے۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

مہک نے بھی قسم کھائی تھی کہ آج وہ ہر حربہ اپنائے گی رومان شاہ کو پھر سے اپنے قریب کرنے کا۔۔

اس کا اور میرا میچ ہے یا نہیں یہ مجھے تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ "ہو نوں۔۔۔۔۔ میچ تو میں
نے دیکھ ہی لیا ہے اگر تال میل اتنا اچھا ہوتا اتنی ہی انڈر سٹینڈنگ ہوتی تم دونوں میں تو اس وقت یہاں
پر کھڑے ہوئے سگرٹ نہیں پھونک رہے ہوتے۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

آنکھیں گھماتے ہوئے طنز کر رہی تھی۔۔۔ تم اپنے بارے میں سوچو تم کیا ہو۔ تمہیں تو تمہارے شوہر نے اپنی زندگی سے نکال باہر کیا ہے۔۔۔

اور تم آئی ہو میری زندگی کو جج کرنے میری ماں کا احسان سمجھو کہ تم گھٹیا لوگوں کو اس گھر میں رکنے کی اجازت دی گئی ہے۔۔۔ اور دوبارہ اگر تم میرے سامنے آئی تو تمہارا منہ توڑ دوں گا۔۔۔ شاہ اسے دھتکار کر پیچھے کرتا ہوا۔ سیڑھیوں پر بڑے بڑے قدم رکھتا ہوا نیچے اتر گیا۔۔۔

○○○○○○

شاہ روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا رات کے تقریباً دو بجنے والے تھے۔۔۔ میرب بیڈ کی دوسری جانب چہرہ کیے ہوئے کمبل اوڑھ کر لیٹی ہوئی تھی۔۔۔

شاہ کو لگا کہ شاید وہ سو گئی ہے اس لیے آہستہ سے اپنی کبڑ سے نائٹ سوٹ نکالتے ہوئے واش روم کی اندر چلا گیا۔۔۔ میرب جو جاگ رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- رورو کر اس کی آنکھیں سو جھی ہوئی تھی اس کی آنکھوں کے سامنے سے وہ منظر جا ہی نہیں رہا تھا جس طرح سے مہک شاہ کے سینے کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔۔۔

اور جو باتیں وہ کر رہی تھی وہ میرب کے دماغ سے نکلنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی آخر کیسے نکلتی وہ باتیں بھولنے لائق تھی بھی تو نہیں۔۔۔

تم ابھی جاگ رہی ہو رمان شاہ واش روم سے باہر آیا تو اس کی نظر ہلتے ہوئے میرب کے وجود پر پڑی تھی۔۔۔ میرب تم اب تک رورہی ہو۔۔۔ وہ ٹاول کو رکھتے ہوئے میرب کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے پاس آیا۔۔۔



- سوری یارا بھی تک اس بات کو لے کر روئی جا رہی ہو سوری آئندہ نہیں ہو گا ایسا کچھ بھی میں غصے میں تھا۔۔۔

- اس لیے سارا غصہ یار تم پر نکل گیا آئی ایم ریلی ریلی سوری شاہ نے اپنا ہاتھ میرب کی گال پر رکھنا چاہا تھا وہ میرب کے پاس بیٹھ گیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- دور۔۔۔۔۔ ہٹے مجھ سے میرب نے شاہ کو دھکا دے کر کے پیچھے کیا اور خود بیڈ پر پیچھے کو سرکتی ہوئی بیٹھ گئی تھی۔ اس کا رویہ بالکل بھی نارمل نہیں تھا جس کو شاہ نے نوٹ کیا تھا۔۔۔

- کیونکہ میرب کی اتنی اوقات نہیں تھی کہ وہ اتنی اونچی آواز میں رومان شاہ سے بات کرتی۔۔۔۔۔ حواس تو قائم ہے تمہارے کس بد تمیزی سے مجھ سے بات کر رہی ہو یہ کیا طریقہ تھا مجھے پیچھے کرنے کا شاہ کا اشارہ دھکے کی طرف تھا۔۔۔

- آپ مجھے طریقے مت سمجھائیں آج سب طریقے مجھے سمجھ میں آگئے ہیں۔۔۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں منہ سے کچھ بولو گی۔۔۔ مجھے آپ سے کچھ نہیں کہنا وہ غصے سے لال ہوتی ہوئی اپنے آنسوؤں کو بڑی بے دردی سے ہاتھوں کی پشت رگڑ کر صاف کرتے ہوئے بیٹھتے اتر گئی۔۔۔

وہ سو کی سپیڈ سے روم سے باہر جا رہی تھی۔ رومان شاہ نے پیچھے سے زبردستی پکڑ کر اسے کھینچتے ہوئے اپنے ساتھ لگایا تھا۔۔۔

ورنہ وہ اب تک دروازہ کھول کر باہر جا چکی ہوتی۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ --- کہاں جا رہی ہو

میرب --- کہیں بھی جاؤں آپ کو اس کا مطلب ---

رومان شاہ --- اس بکو اس کی وجہ ---

میرب --- میری ہر بات بکو اس ہی ہے میرب خود بھی ایک بکو اس ہے ---

رومان شاہ --- اب منہ سے کچھ بولو گی کہ تم یہ جل کٹری کیوں بنی ہوئی ہو۔

میرب --- میرا دماغ خراب ہو گیا ہے اس لیے ---

رومان شاہ --- دماغ خراب ہونے کے لیے دماغ کا ہونا بے حد ضروری ہے۔

میرب --- ہاں اگر دماغ ہوتا تو میں نے آپ سے پیار کرنے کی خطا کیوں کرنی تھی۔

Kitab Nagri

رومان شاہ --- اب تو خطا کر بیٹھی ہونا اب تو کچھ نہیں ہو سکتا۔

میرب --- ہو سکتا ہے۔

رومان شاہ --- کیا ہو سکتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

میرب --- میں اب آپ کے ساتھ نہیں رہ سکتی آپ کو چھوڑ کر ہمیشہ کے لیے چلی جاؤں گی۔۔ یہ ہو سکتا ہے۔

رومان شاہ --- جا کر دکھاؤ اگر تمہاری جان نہ نکال لوں تو۔۔

میرب --- جو بھی کرنا ہے کر لیں میں اب آپ کے ساتھ نہیں رہوں گی۔

رومان شاہ۔ اپنی مرضی سے زبردستی میری زندگی میں تم شامل ہوئی تھی اب تو صرف میری زندگی سے تمہیں موت ہی نکال سکتی ہے۔۔

www.kitabnagri.com

میرب --- تو ٹھیک ہے آپ سے دور جانے کے لیے مجھے موت بھی قبول ہے۔۔

رومان شاہ۔۔ میری اجازت کے بغیر تمہیں مرنے کی بھی اجازت نہیں ہے۔ مرنے کی بھی اجازت نہیں ہے۔

Posted On Kitab Nagri

میرب۔۔۔ آپ کے ساتھ رہنے سے تو مر جانا زیادہ بہتر ہے میری سانسیں گھٹ رہی ہیں آپ کے پاس ہونے سے۔ شاہ زبردستی اسے اپنی باہوں میں کسے ہوئے تھا ورنہ میرب کسی بھی لمحے روم سے باہر جاسکتی تھی اس کا غصہ دیکھ کر شاہ حیران تھا۔ میرب کے اندر اتنا زہر کہاں سے آیا تھا وہ سوچے جا رہا تھا۔۔۔۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

پلیز مجھے جانے دے ورنہ میں خود کو کوئی نقصان پہنچا لوں گی وہ چیخی تھی۔۔۔

- جانے دوں گا پہلے مجھے بتاؤ کہ تمہیں کیا ہوا ہیں تب تک تم میری باہوں کی حراست سے نہیں نکل سکتی۔ جب تک اپنا منہ نہیں کھولو گی۔۔۔ شاہ میں چھت پر آئی تھی جب آپ محبت کی داستان ایک دوسرے کے گلے لگ کر سنار ہیں تھے۔۔۔

- اب شاہ کو ساری بات سمجھ میں آچکی تھی میرب کا اس طرح سے تڑپنا اس کو سمجھ میں آرہا تھا کہ اس وقت وہ کیا محسوس کر رہی ہے۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شاہ۔۔ آپ کبھی میرے تھے ہی نہیں۔ میرب روتے ہوئے تڑپ کر شاہ کو خود سے دور دھکیل رہی تھی۔۔ جبکہ شاہ زبردستی اس کے پاس ہو کر اسے سینے سے لگا کر سمیٹنا چاہتا۔۔۔

تم اس وقت بہت زیادہ سوچ رہی ہو۔ تھوڑی نارمل ہو جاؤ بیٹھ کر بات کریں گے۔۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں شاہ کوئی بات نہیں ہوگی سب کچھ ختم ہو گیا ہے تو بات کیوں کرنی ہے۔۔

میرب تو پاگل تھی ہمیشہ سیراب کے پیچھے بھاگتی رہی جو کبھی حقیقت میں تھا ہی نہیں۔ وہ ہاتھ اٹھا اٹھا کر پاگلوں کی طرح بولے جا رہی تھی۔۔

۔ اس کے رونے میں اتنا درد اور تڑپ دی کہ رومان شاہ بار بار اسے ہاتھ سے پکڑ کر اپنی باہوں میں سمیٹ رہا تھا۔۔

۔ تمہارا شاہ صحرا میں نہیں تھا بے وقوف لڑکی وہ کل بھی تمہارا تھا آج بھی تمہارا ہے۔۔۔۔۔
تمہیں سب کچھ بتا دوں گا فی الحال یوں رو رو کر خود کو ہلکان مت کرو۔ پک پک کر کے اپنے ہی دماغ کو پکا رہی ہو۔۔۔۔۔

۔ ہاں ہاں تو کہا ہے نا میں پاگل ہوں بے وقوف ہوں نہ سمجھوں۔۔۔۔۔ اب مجھے جانے دیں آپ کے پاس اتنی خوبصورت چوائس موجود ہے تو پھر آپ کیوں میرے ساتھ اپنا قیمتی وقت ضائع کر رہے ہیں۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا وہ اپنے آپے باہر ہوتی ہوئی اپنے بالوں کو پکڑ کر کھینچ رہی تھی۔

- میرب میرب حوش میں آؤ پاگل ہو گئی ہو۔ شاہ اس کے دونوں ہاتھ زبردستی سختی سے پکڑے ہوئے کھڑا تھا۔

- کیونکہ وہ خود کو نقصان پہنچا رہی تھی اپنے منہ پر تھپڑ مار مار کر اس نے اپنی خوبصورت چہرے پر بے شمار نشان بنادیے۔۔۔ اس کی خوبصورت مخملی چہرے پر اس کی انگلیوں کی چھاپے واضح نظر آرہی تھی۔

- شاہ میرے ہاتھ چھوڑ دیں۔۔۔ وہ اپنے ہاتھوں کو کھینچ رہی تھی۔ چھوڑ دوں گا پہلے وعدہ کرو کہ خود کو وہ نقصان نہیں پہنچاؤں گی۔ میرب کیوں پاگلوں کی طرح خود کو اذیت پہنچا رہی ہو۔۔۔

- میں پاگل ہوں۔۔۔ وہ ہنس رہی تھی۔ آپ کے دل میں کسی اور کی محبت مجھ پر تھی اور مجھے پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔ کتنی بڑی پاگل ہوں میں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- آپ میرب کے کبھی نہیں تھے مجھے پتہ ہی نہیں چلا۔۔ میں تو ہمیشہ یہی سوچتی رہ گئی کہ آپ کا مزاج مجھ سے بہت مختلف ہے۔ میرا رہن سہن آپ جیسا نہیں۔ میں ویسٹن کپڑے پہنتی ہوں یہی سارے ریزن ہیں کہ آپ مجھے پسند نہیں۔

میرب تو خود کو آپ کے قابل ہی بناتی رہ گئی۔ مگر اصل حقیقت تو کچھ اور ہی تھی جسے میں بے وقوف سمجھ ہی نہیں سکی۔۔۔

ہاہا۔ وہ پاگلوں کی طرح روتے ہوئے ہنسنے لگی تھی۔ آپ کو پتہ ہے کہ میں یونیورسٹی میں خود کو بہت سمارٹ سمجھتی تھی۔ مجھے لگتا تھا کہ میں لوگوں کو ایک نظر دیکھ کر سمجھ جاتی ہوں کہ سامنے والے کے دل میں کیا چل رہا ہے۔۔۔

Kitab Nagri

اصل میں میرب کتنی بڑی بے وقوف تھی یہ تو مجھے آج پتہ چلا ہے۔۔۔

- میرب مجھے کچھ بولنے کا موقع دو گی تو میں تمہیں کچھ سمجھاؤں گا۔۔ رومان شاہ میرب کی حالت دیکھ کر بہت گھبراہوا تھا۔ میرب اپنے حواسوں میں نہیں تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

اچھچھا آپ کو میرے موقع کی ضرورت ہے۔ تو میں آپ کو موقع دے تو رہی ہوں۔ میں تو جا رہی ہوں نا آپ کو چھوڑ کر ہمیشہ کے لئے۔ آپ کو آزاد کر کے آپ میری طرف سے آزاد ہیں جیسے چاہے رہ سکتے ہیں۔ میں نے تو آپ کی آزادی ہی چھین لی۔

میں زبردستی آپ کی زندگی میں شامل ہو گئی۔ مگر آپ پریشان نہ ہو میں جیسے آئی تھی ویسے ہی آپ کی زندگی سے چلی جاؤں گی۔

اس سے زیادہ میں آپ کو اور کیا موقع دوں۔۔ آپ خوشی خوشی اپنی زندگی اپنی جان اپنی بچپن کی محبت آپ کا خوبصورت عشق مہک اس کے ساتھ ایک محبت بھری زندگی گزارنا۔

جس کے لیے آپ نے میری محبت کو دھتکارا مجھے کبھی اپنے دل میں جگہ نہیں دی۔۔ اتنی سی جگہ بھی نہیں دی وہ روتے ہوئے انگلی کے ہاف پورے کی طرف اشارہ کر رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- کبھی میری طرف محبت سے نہیں دیکھا کیسے دیکھتے آپ کے دل کا جام تو مہک کی محبت سے بھرا ہوا تھا۔ ساری محبت تو آپ اس کے نام کر چکے تھے۔ اس محبت سے بھرے ہوئے جام میں میرب کے لیے تو جگہ ہی نہیں تھی۔۔۔

وہ سسک سسک کر روتے ہوئے اپنے ہاتھوں سے اٹے سیدھے اشارے کر رہی تھی۔۔ شاہ کتنی خوش قسمت ہے نامہک جس کو آپ نے پیار کیا جس کو آپ نے چاہا۔۔

- میرب ہمیشہ حقیقت وہ نہیں ہوتی جو انسان کو دکھائی دیتی ہے ہر تصویر کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ تم صرف ایک ہی پہلو پر اپنا فیصلہ نہیں کر سکتی۔ کیوں خود کو۔ تکلیف دے رہی۔۔۔

- شاہ تکلیف لفظ بہت چھوٹا ہے میرب کو تو مر جانا چاہیے وہ کبھی روتے روتے ہنستی تھی اور کبھی ہنستے ہنستے رونے لگتی۔ شششش۔ خبردار اگر دوبارہ اپنے منہ سے ایسا لفظ نکالا تو۔ اس کے دل میں درد کی اک ٹیس اٹھی تھی شاہ نے میرب کے لب پر اپنی انگلی رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میں اپنے منہ سے ایسے ہی الفاظ نکالوں گی۔ بلکہ میں کر کے دکھاؤں گی میری زندگی میں جو کچھ مرضی کروں وہ شاہ کا ہاتھ اپنے منہ سے ہٹاتے ہوئے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر نہ ڈر ہو کر بولی۔۔

میرب تمیز سے بات کرو مجھے عورتوں کا اس انداز میں بات کہنا بالکل پسند نہیں ہے لہجہ سخت ہوا تھا شاہ کا۔۔

کوئی بات نہیں اگر آپ کو میرا لہجہ پسند نہیں ہے۔ آپ کو تو میں ہی پسند نہیں ہوں تو پھر کیا فرق پڑتا ہے میں جس بھی لہجے جس بھی انداز سے بات کروں۔ آج میرب کی آنکھوں میں ڈر نہیں صرف درد اور آنسو تھے۔۔

میرب میں تمہارے ہر سوال کا جواب دینے کے لیے تیار ہوں تمہاری ہر بات سر آنکھوں پر مگر میں بد تمیزی برداشت نہیں کروں گا۔۔

www.kitabnagri.com

تو شاہ کس نے کہا ہے کہ آپ میری بد تمیزی کو برداشت کریں۔ آپ کی کوئی مجبوری نہیں ہے مجھے برداشت کرنا۔۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے ابھی اور اسی وقت یہاں سے جانا ہے مجھے رہنا ہی نہیں ہے آپ کے ساتھ تو پھر بد تمیزی کرنے یا سہنے کا تو جواز ہی پیدا نہیں ہوتا۔۔۔

آنسوؤں سے بھری ہوئی آنکھوں سے شاہ کو پیچھے کرتی ہوئی۔ الماری سے بیک نکال کر بیڈ پر کھول کر رکھ دیا تھا۔ اور تیزی سے اپنی کبرڈ سے کپڑے نکالتے ہوئے اس میں بھرنے لگی تھی۔۔۔

تم یہاں سے نہیں جاسکتی۔۔ کیوں نہیں جاسکتی کیا آپ نے مجھے خرید لیا ہے۔۔ تم یہی سمجھو کہ میں نے تمہیں خرید لیا ہے تم اب میری ملکیت ہو۔۔۔ میرب کوئی پراپرٹی یا سامان نہیں ہے جسے آپ نے خرید لیا ہے میں جیتی جاگتی انسان ہوں۔۔۔

اور لاوارث بالکل نہیں ہوں جو آپ میرے ساتھ جیسا چاہے سلوک کر سکتے ہیں۔۔ تم میری پراپرٹی بھی ہو اور میں جیسا چاہوں تمہارے ساتھ سلوک بھی کر سکتا ہوں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اگر تمہاری اتنی بکواس برداشت کر رہا ہوں، تو اس کا ہر گزیہ مطلب نہیں ہے کہ تمہارے منہ میں جو بھی آئے گا تم بکتی چلی جاؤ گی۔۔۔ شاہ نے غصے سے میرب کو جبرے سے پکڑ کر کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اپنے قریب کر لیا۔۔۔

شاہ آپ یوں غصہ کر کے یا آنکھیں دکھا کر مجھے ڈرا نہیں سکتے۔ جو میرب آپ سے ڈرتی تھی۔ وہ آپ سے بہت پیار کرتی تھی۔۔۔ وہ آپ کو کھودینے کے ڈر سے ڈر جاتی تھی۔ اس لیے آپ سے زبان درازی نہیں کرتی تھی۔۔۔

مگر میں نہ تو آپ سے پیار کرتی ہوں اور نہ ہی میں آپ سے ڈروں گی۔ میرب نے شاہ کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جواب دیا۔۔۔

www.kitabnagri.com

رومان شاہ مجھے ڈرانا بند کریں کیونکہ میں نہ تو ڈروں گی اور نہ ہی چپ کروں گی مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا تو مطلب نہیں رہنا۔۔۔ آج میرب کے اندر وہی نہ ڈر سر پھری اور خود سر میرب نظر آرہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

کیا۔۔ کیا۔۔ کیا کہا تم نے۔۔ شاہ تعجب سے میرب کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔ میں نے کہا کہ آپ مجھے ڈرا اور دھمکا نہیں سکتے اور نہ ہی مجھے آپ کے ساتھ رہنا ہے۔۔ میرب نے غصے سے اپنی بات کو ریپیٹ کیا۔۔

نہیں۔۔ نہیں۔۔ ان سب باتوں کے درمیان بھی تم نے کچھ کہا ہے تم نے کہا "رومان شاہ" کیوں کہا۔ تم مجھے صرف شاہ کہہ کر بلاؤ گی۔۔ رومان شاہ کو میرب کا نام لینا بالکل اچھا نہیں لگا تھا رومان شاہ کو میرب کے منہ سے شاہ سننا ہی اچھا لگتا تھا۔۔ وہ اس پاگل لڑکی کو کیسے بتاتا کہ جب وہ اسے شاہ کہہ کر بلاتی ہے تو۔

۔ اس کے شاہ کا دل کتنی روانی سے دھک دھک کرتا ہے۔۔ جب وہ اسے شاہ کہہ کر بلاتی تو رومان شاہ کے آتش لب اندر ہی اندر مسکرا اٹھتے تھے۔۔ آج اس کا یوں رومان شاہ بولنا رومان شاہ کے دل کو آگ لگانے والی بات تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں اب سے میں آپ کو رومان شاہ کہہ کر ہی بلاؤں گی کیونکہ آپ میرے شاہ نہیں ہیں۔ جس شاہ کو میں نے پیار کیا تھا وہ صرف میرا تھا۔ اور ہمیشہ میرے دل میں اس شاہ کا عکس محفوظ رہے گا۔ آپ رومان شاہ ہو مہک کے رومان شاہ اس کا ایک ایک لفظ تیر کی طرح شاہ کے دل میں چب رہا تھا۔۔۔

میرب تم اس وقت اپنے حواسوں میں نہیں ہو۔ تم آرام سے سو جاؤ رات کے دو بج رہے ہیں اس وقت تم کہیں بھی نہیں جاسکتی اور نہ ہی میں تمہیں جانے دوں گا۔ صبح اٹھ کر اس مدے پر بات کریں گے۔۔۔

میں نہیں رکوں گی میں ابھی ہی جاؤں گی اور مجھے پتہ ہے کہ آپ کو میری فکر نہیں۔ فکر آپ کو اپنی بہن کی ہے۔۔۔



ہاں مجھے اپنی بہن کی بہت فکر ہے اور اگر تمہاری وجہ سے اس کی زندگی میں کوئی مشکل کھڑی ہوئی تو۔۔۔

میرب میں تمہاری جان نکال لوں گا پہلے بھی تمہاری وجہ سے میری بہن کو مجھے اتنی جلدی رخصت کرنا پڑا۔ میں تو ابھی اس کی شادی کرنے کے حق میں ہی نہیں تھا۔۔۔

نکال لیں میری جان مجھے آپ سے ڈر نہیں لگتا۔ وہ نہ ڈر انداز سے بولتی ہوئی کپڑے سمیٹ کر ہینڈ کیری میں ڈال رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میرا مجھے مجبور مت کرو کہ میں تمہارے ساتھ جانوروں والا رویہ استعمال کروں میرب کو ہاتھ سے پکڑ کر کھینچ کر اپنے ساتھ لگاتے ہوئے دوسرا ہاتھ اس کی کمر میں ڈال لیا۔۔

- رومان شاہ جتنا غلط آپ میرے ساتھ کر سکتے تھے۔ وہ کر چکے ہیں اس سے زیادہ کیا کریں گے۔۔۔

- کرنے کو تو میں بہت کچھ کر سکتا ہوں مگر فی الحال میں کرنا نہیں چاہتا۔۔ مگر پھر بھی اگر تم مجھ سے وہ سب کچھ کروانا چاہتی ہو تو ٹھیک ہے میں تیار ہوں۔۔

- دور رہیں مجھ سے خبردار اگر مجھے ہاتھ لگانے کی کوشش بھی کی تو "ہاتھ تو میری جان میں تمہیں پہلی رات ہی لگا چکا تھا"

www.kitabnagri.com

"ہاتھ کیا تمہیں تو میں نے اپنی سانسوں سے زیادہ نزدیک کر رکھا تھا۔ رومان شاہ کے قریب ہونے سے میرب نے اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- جو بالکل بھی کارآمد ثابت نہیں ہوئی۔۔۔ شادی کی پہلی رات ہی تمہیں میں نے اپنی سانسوں سے زیادہ نزدیک کر کے اپنے ساتھ لگالیا تھا۔

تمہارے جسم پر میرے ہاتھوں کے لمس تھے جب تم بے ہوش پڑی ہوئی تھی اور تمہیں یاد ہو گا کہ تمہارے کپڑے چینج تھے۔۔۔

وہ میں نے کیے تھے اس وقت تمہارا خوبصورت سراپہ بھی میرے زیر نظر آیا تھا۔ اگر میں چاہتا تو بہت کچھ کر سکتا تھا۔



اور میں کسی کا جواب دے بھی نہیں تھا۔۔۔ اگر نہیں کیا تو اس لیے کہ میں تمہیں پورے حق سے تمہارے ہوش و حواس میں خود کے قریب کرنا چاہتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اور آج کے بعد تم مجھے یہ گیان مت دینا کہ میں کیا کر سکتا ہوں۔ کرنے کو تو میں تمہاری سانسیں پی جاؤں تمہارے اتنے نزدیک ہو آجاؤں کہ تمہاری اور میری دھڑکنے ایک محسوس ہونے لگیں گی۔۔

اور میرے خیال سے اب وہ وقت آچکا ہے کہ مجھے یہ کر ہی لینا چاہیے۔۔ اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر خود بیڈ پر گر گیا تو میرب بھی اسی حالت میں اس کے اوپر آن گری تھی۔۔۔

گرنے سے اس کے ریشمی بال شاہ کے چہرے کے اوپر بکھر گئے تھے میرب جھپٹا کر اٹھنا چاہتی تھی۔ مگر شاہ کے ہاتھوں کی گرفت اس قدر مضبوط تھی کہ میرا ہل بھی نہیں سکی۔۔

میرب نے چڑ کر اپنے ناخن شاہ کے سینے میں کھوپ دیے۔۔ ہا ہا ہا۔۔ میری جنگلی ہرنی اس سے کچھ نہیں ہونے والا۔

۔ شاہ ایک چٹان ہے تمہارے یہ نازک ہاتھ اور ناخن میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ ہاں مگر۔۔۔۔۔ تمہارا یہ خوبصورت سراپہ میرا بہت کچھ بگاڑ رہا ہے۔۔ شاہ کی نظریں میرب کے گلے سے ہوتی ہوئی اس کے دل والے مقام تک جارہے تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس کی بے باک نظروں سے بچنے کے لیے میرب نے اپنا سر اس دشمن جاں کے سینے پر رکھ دیا۔۔۔

بہت ہی بے شرم ہے آپ۔۔ ہا ہا ہا۔ شاہ آتش لب قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔ ابھی میں نے پوری بے شرمی نہیں دکھائی کہاں ہے "جان شاہ"۔۔

اس نے میرب کے بالوں پر لب رکھ کر چوم لیا تھا۔۔ میں نہیں ہوں آپ کی جان آپ کی جان مہک ہے اور آپ اسی سے پیار کرتے ہیں۔۔

اس لیے مجھے یہ جھوٹا پیار اور تسلیاں دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ میرب کا غصہ برقرار تھا۔ اب نہ تو میں تمہیں چھوٹی تسلیاں دوں گا اور نہ ہی اپنی صفائی میں کچھ کہوں گا۔۔۔

وقت آنے پر ہی ساری بات ہوگی فی الحال تم چپ چاپ میرے ساتھ سو جاؤ کیونکہ تمہارے پاس اور کوئی۔۔۔ آپشن نہیں ہے۔۔ کوئی پر زور دیتے ہوئے بولا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- آپ چھوڑیں مجھے میں آپ کے ساتھ بالکل نہیں سوؤں گی شاہ کی گرفت سے نکلنے کی ایک اور کوشش کی تھی۔۔۔ سونا تو تمہیں میری ان پناہوں میں ہی ہو گا اور بے فکر رہو میری وارز ننگی نہیں ہے جو تمہیں کرنٹ لگ جائے گا۔۔۔

میرب کا غصہ اور بدحواسی دیکھ کر اس وقت رومان شاہ بالکل بھی اس پر ٹرسٹ نہیں کر سکتا تھا۔ وہ اس وقت خود کو نقصان بھی پہنچا سکتی تھی اور گھر سے بھاگ کر اس سے دور بھی جاسکتی تھی۔۔۔

اس لیے شاہ اسے اپنی باہوں کی گھیرے میں لیتے ہوئے سونا چاہتا تھا تا کہ وہ شاہ کی کسٹری سے بھاگ نہ سکے۔۔۔

Kitab Nagri

آپ اسی کو جا کر اپنے ساتھ لگا کر اپنی محبت نچھاور کریں۔۔۔ جس طرح سے لیلا مجنوں کی طرح ایک دوسرے کے ساتھ چپکے ہوئے کھڑے تھے۔۔۔

غلط اس سے تو وہ دور ہی کھڑی ہوئی تھی جتنا اس وقت تم میرے ساتھ چپکی ہوئی ہو۔۔۔ شاہ شرارتی ہونے لگا تھا اسے میرب کا جیلس ہونا سکون دے رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میرب کی زندگی میں اس کی کیا اہمیت تھی یہ اس کا رونا اور جیلس ہونا شاہ پر واضح کر ا گیا تھا۔۔۔

ہاں تو زبردستی مجھے اپنے ساتھ مت لگائیں مجھے کوئی شوق نہیں آپ کے ساتھ لگنے گا۔۔۔ آپ اسی کو جا کر اپنے ساتھ چپکائیں سینے سے لگائیں اور۔۔۔ وہ کہتے کہتے ہوئے رک گئی تھی مگر شاہ کو اس بات کا مفہوم بہت اچھی طرح سمجھ میں آ گیا تھا۔۔۔

۔ نہیں میں تو تمہیں ہی اپنے ساتھ لگاؤں گا تم پر اپنی محبت نچھاور کروں گا اور تم سے ہی وہ کہتے ہوئے کروٹ لے کر میرب کے اوپر آ گیا اور زبردستی میرب کے لبوں پر اپنے لب رکھ کر اس کی پنکڑیوں کو اپنی قید میں لے گیا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میرب کھٹی کھٹی ہوں ںں۔۔ کی آوازیں آرہی تھی۔ اس نے خود کو بچانے کے لیے بہت مزاحمت ک تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- مگر شاہ اس پر اس طرح سے ڈھیر ہوا پڑا تھا کہ میرب کو سانس لینا تک مشکل ہو رہا تھا۔ رومان شاہ آپ اس طرح سے زبردستی مجھے اپنے قریب نہیں رکھ سکتے۔ وہ غصے سے خود کو چھڑوانے کی کوشش جاری رکھے ہوئے تھی۔۔۔

- میں تمہیں اس سے بھی زیادہ قریب رکھنے کا حق رکھتا ہوں اب تم چپ چاپ سو جاؤ ورنہ اگر میں اپنے حق کا جائز استعمال کرنے پر اتر آیا تو ابھی تمہارے ہوش ٹھکانے لگا کر تمہاری جان نکال لوں گا۔۔۔ شاہ کے انداز میں کچھ ایسا تھا کہ میرب ڈر کر چپ ہو گئی تھی۔۔

- شاہ نے ساری رات میرب کو اپنی باہوں میں جکڑے رکھا تھا تا کہ وہ کچھ بھی غلط نہ کر سکے۔۔
- میرب کو نا جانے رات کے کس پہر نیند نے اپنی آغوش میں لے لیا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

میری جان اب تمہارے دل سے یہ سب بد گمانیاں نکالنے کے لیے مجھے کوئی بڑا قدم تو لینا پڑے گا۔۔ شاہ نے گہری نظر میرب کے چہرے پر ڈالی تھی۔۔ اس کے خوبصورت چہرے پر اس وقت بہت اداسی اور مایوسی نظر آرہی تھی۔

○○○○○○○

Posted On Kitab Nagri

مرہانے سارے راستے اپنا پھولا ہوا چہرہ ٹھیک نہیں کیا تھا۔ ACP ٹھنڈی آہیں بھرتا ہوا گھر تک کا سفر طے کر کے آیا تھا۔

۔ شاہ میر کی ماں استقبال کے لیے پھولوں کا تھال لے کر مین گیٹ پر کھڑی ہوئی تھی۔ جیسے ہی گاڑی آکر رکی تو شاہ میر کی ماں نے اپنے بہو اور بیٹے پر پھولوں کی برسات کر دی تھی۔۔۔
آخر ان کے اکلوتے بیٹے کی شادی تھی شاہ میر کی ماں متا لٹاتی ہوئی نظروں سے دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔۔۔

پورے گھر کو دلہن کی طرح سجایا ہوا تھا ہر طرف لائٹیں ہی لائٹیں لگی ہوئی تھیں۔۔۔ ماشاء اللہ ماشاء اللہ ویکم ہوم میری پیاری بہو شاہ میر کی ماں نے آگ بڑھ کر مرہا کو گلے لگاتے ہوئے اندر آنے کے لیے ویکم کہا تھا۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پاس کھڑے ہوئے زبیر صاحب نے بھی اپنی بہو کے سر پر پیار دیتے ہوئے ویکم کیا۔۔۔ مین گیٹ سے لے کر روم تک کے پورے راستے کو پھولوں سے سجایا گیا تھا۔۔۔۔۔ کمرے میں خوبصورت گلاب کے پھولوں کی مسحری سبھی ہوئی تھی۔

بیڈ کے چاروں طرف تازے گلاب کے پھولوں اور کلیوں کی لڑیاں لٹک رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

بیڈ کے کراؤن پر تین تازے گلاب کے پھولوں اور گرین پتوں کے کہ بکے بنا کر لگائے ہوئے تھے۔ جو بے حد خوبصورت لگ رہے تھے۔۔۔

- پورے کمرے میں گلاب کے پھولوں کی مہک روم کے ماحول کو بہت رومینٹک بنا رہی تھی۔ شاہ میر کا کمرہ بہت بڑا اور خوبصورت تھا۔ بڑے سے کمرے کی ایک سائیڈ پر کنگ سائز بیڈ رکھا ہوا تھا۔۔۔

سامنے دیوار کے ساتھ خوبصورت صوفاسیٹ رکھا گیا تھا۔ روم کے پردے بے حد خوبصورت لگ رہے تھے۔

Kitab Nagri

مرہا کو شاہ میر کی ماں نے بڑے پیار سے بیڈ پر بٹھا دیا تھا مرہا کا دل زور سے دھڑک رہا تھا۔ وہ بہت نروس ہو رہی تھی۔

اور اس کے نروس ہونے کی وجہ شاہ میر تھا ایک انجانا سا خوف جو اسے شاہ میر کے پاس آنے سے محسوس ہوتا تھا اس ڈر نے اس وقت اسے اپنے شکنجے میں لے رکھا تھا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور اس کی گھبراہٹ اس کے چہرے سے نظر آرہی تھی۔۔۔ کیا بات ہے بیٹا تم کیوں اس قدر گھبراہٹی ہوئی ہو یہ تمہارا اپنا گھر ہے۔ ہم بھی تمہارے اپنے ہیں شامیر کی ماں نے بڑی محبت سے پاس بیٹھ کر پیار سے کہا تھا۔۔۔

۔ شامیر اس وقت روم میں موجود نہیں تھا۔ روم میں چند ایک مہمان خواتین جو رہ گئی تھیں وہ تھی یا مرہا کی ساس۔۔۔ بیٹا آپ کو کچھ چاہیے تو مجھے بتاؤ۔۔۔ نہیں آنٹی مجھے کچھ نہیں چاہیے مرہا کی مری سی آواز آئی تھی۔۔۔

۔ بیٹا مجھے آنٹی مت کہو تم بھی مجھے شامیر کی طرح ماما کہہ کر بلاؤ گی تو مجھے بہت اچھا لگے گا۔۔۔ میرب کی طرح تم بھی تو میری بیٹی ہونا تو اس لیے تم بھی مجھے ماما ہی کہا کرو گی۔۔۔

۔ لہجے میں بہت شفقت اور محبت تھی۔۔۔ مرہا کچھ دیر کے لیے نارمل ہوئی۔۔۔ میں آپ لوگوں کے لیے کچھ کھانے کے لیے بھی بھجواتی ہوں اب تم آرام سے کمفر ٹیبل ہو کر لیٹ جاؤ بہت تھک گئی ہو گی

Posted On Kitab Nagri

ایک تو آج کل کی بچیوں پر ظلم کیا جاتا ہے اتنے بھاری بھاری کام والے لہنگے تیار کرتے ہیں یہ ڈیزائنر کہ اللہ کی پناہ ہے۔۔

۔ مجھے تو ترس آتا ہے بچاری معصوم بچیوں پر اتنی توان کی خود کی جان نہیں ہوتی جتنا ان کو بھاری لہنگے سے لا دیتے ہیں۔۔

۔ شاہ میر کی ماں ڈیزائنر کو س رہی تھی۔۔۔ "ماما" جاتی ہوئی شاہ میر کی ماں کو پیچھے سے مرہانے آواز دی۔۔۔ جی بیٹا کچھ کہنا چاہتی ہو میرہا کی سوالیہ نظر نظروں کو دیکھ کر وہ واپس آگئی تھی۔

جبکہ مہمان خواتین روم سے جا چکی تھی کیا بات ہے بیٹا تم مجھ سے کھل کر کچھ بھی کہہ سکتی ہو۔۔ ماما پلیز آپ میری امی کے جیسی ہیں نا آپ نے ابھی کہا کہ میں آپ کی بیٹی ہوں۔۔

۔ ہاں ہاں بیٹا تم میری بیٹی ہو بولو کیا کہنا۔۔ پلیز آپ مجھے اپنے ساتھ سلا لیں انداز بڑا ہی معصوم اور بچگانہ تھا شاہ میر کی ماں ہلکے سے مسکرائی تھی اس ڈری ہوئی معصوم لڑکی پر۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

بیٹا آپ یہاں پر آرام سے سو جائیں اور جس کا آپ کو ڈر ہے وہ آپ کے کمرے میں نہیں آئے گا آپ بے فکر ہو کر سو جائیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

یہ آپ کا کمرہ ہے اور آپ یہاں پر آرام سے سو سکتی ہیں وہ تسلی دیتے ہوئے مسکرائیں تھی۔۔۔ پکا وہ اس کمرے میں نہیں آئیں گے۔۔۔ مرہانے تسلی کرنی چاہیے تھی۔۔۔

جی میری جان وہ نہیں آئے گا میں اسے بول دیتی ہوں تم آرام سے روم لاک کر کے سو جانا۔ وہ مسکراتے ہوئے روم سے نکل گئی۔ سیڑھیوں پر شامیر اور اس کی ماں کا آنا سامنا ہو گیا شامیر بہت تیزی سے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے طوفان بن کر اپنے کمرے کی جانب آ رہا تھا۔

۔ شاہ میر کی ماں اسے روک کر کھڑی ہو گئی۔ بیٹا جی آپ اپنے کمرے میں نہیں جا سکتے۔۔۔ کیوں۔۔۔ لہجہ بہت حیرانی والا تھا۔۔۔ اس لیے کہ وہ بچی تم سے بہت ڈری اور گھبرائی ہوئی ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور اس بچی کی ماں یہ نہیں چاہتی کہ اس کی بیٹی اور زیادہ ڈرے۔ اس لیے میرے اکڑوں پولیس والے بیٹے آپ سٹڈی روم میں جا کر سو جائیں۔۔

اس کی ماما کان سے پکڑ کر پیار سے بولی۔۔ ماما یار حد ہو گئی ہے میں کیوں سٹڈی روم جاؤں میں تو اپنے روم میں ہی سوؤں گا انداز بہت ضدی تھا۔۔

۔ تم سٹڈی روم میں جا کر سو جاؤں یہ میرا آرڈر ہے۔۔ ماما یار حد ہے آج تک آپ نے کبھی سنا ہے کہ شادی کی پہلی رات ہی لڑکے کو سٹڈی روم میں سلایا گیا ہو بیچارہ سامنہ بنا کر بولا تھا۔۔

۔ میں نے تو آج تک یہ بھی نہیں سنا کہ ڈنگے کی چوٹ پر اپنی بہن کا نکاح کروا کر اسی کی بہن سے زبردستی نکاح کر لیا ہو۔۔

۔ ماما یار وہ کل کی بات تھی اب تو میں اپ کی بہو سے بہت پیار کرتا ہوں اور پلیز یہ ظلم میرے ساتھ مت کریں۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شرارتی بچے ٹھنڈ رکھو وہ تمہاری ہے کہیں بھاگی نہیں جا رہی اسے تھوڑا ریلیکس ہو جانے دو وہ اس وقت بہت گھبرائی ہوئی ہے اسے سنبھلنے کا موقع دو۔۔

- اس لیے تم چپ چاپ سٹڈی روم میں جاؤ میں تمہارے لیے کھانا بھجوا رہی ہوں۔۔ اور اگر کوئی چالاکی کی یا میری بیٹی کو تنگ کرنے کی کوشش کی تو بہت تھپڑ لگاؤں گی یہ یاد رکھنا ہاتھ اٹھا کر تھپڑ کا اشارہ کرتے ہوئے بولی۔۔

ماما حد ہے آپ نے تو اتنی جلدی پارٹی بدل لی ماما لگتا ہے آپ کی یادداشت چلی گئی ہے۔۔ وہ آپ کی بہو ہے اور میں آپ کا بیٹا ہوں۔۔ وہ اپنی ماں کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر اپنی ماں کی یادداشت واپس لانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

چپ چاپ چاکر سو جاؤ ورنہ بہت جوتے پڑیں گے تو میں شاہ میر۔۔ نہیں ماما لگتا ہے آپ کی یادداشت بالکل ٹھیک ہے کیونکہ آپ کو آج بھی یاد ہے کہ شاہ میر کو جوتے ہی پڑنے چاہیے۔

وہ دانت نکالتے ہوئے ہنستا ہوا اپنے روم کی جانب جا رہا تھا۔ شاہ میر کی ماں سیڑھیوں سے نیچے اتر چکی تھی شاہ میر کا سٹڈی روم اور روم بالکل ساتھ ساتھ تھے۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ میر پھر بھی باز نہیں آیا تھا اس نے گزرتے ہوئے اپنے روم کا ہینڈل گھما کر اندر جانے کی کوشش کی۔ مگر محترمہ اندر سے روم لاک کر چکی تھی۔ دیکھتا ہوں کب تک تم یوں روم روم لاک کر کے مجھ سے بچتی ہو۔۔۔

وہ غصے اور محبت کی ملی جولی کیفیت سے قدم سٹڈی روم کی طرف بڑھا گیا۔۔۔ روم میں آکر اس نے اپنے کپڑے چینج کر لیے تھے۔۔۔ بلیک کلر کا ٹراؤزر شرٹ پہنے ہوئے بہت بے چین سا ہو کر ایک ٹانگ کو اٹھا کر دوسری ٹانگ پر رکھ کر صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔

شامیر کی ماما نے اس کے سٹڈی روم کی کبڑ میں اس کے کافی سارے کپڑے لگا رکھے تھے۔۔۔ کیونکہ شامیر اکثر کام کرتے ہوئے سٹڈی روم میں ہی سو جایا کرتا تھا۔

- شاہ میر کو اس وقت بہت غصہ آ رہا تھا یوں اپنے ہی کمرے سے نکالے جانے پر۔
اس نے کتنے ارمان سجائے تھے اس رات کے لیے اور سارے ارمانوں پر پانی پھرتے ہوئے دیکھ شاہ میر تڑپ رہا تھا نہیں۔۔۔ خوبصورت چہرہ اس کی نظروں کے سامنے سے جا نہیں رہا تھا۔ اس نے تو پتہ نہیں

Posted On Kitab Nagri

راستہ کیسے طے کیا تھا یہ تو اس کا دل جانتا تھا۔۔ اور آج کی رات کی دوری اس کے اندر طوفان برپا کیے ہوئے تھے۔۔

- اچانک سے شاہ میر کے دماغ میں طوفانی آئیڈیا آیا تھا وہ مسکراتے ہوئے بیڈ سے اٹھا اور اس میں اپنا لیپ ٹاپ کھول کر بیٹھ گیا۔۔

- لیپ ٹاپ کی سکرین آن کرتے ہی نظر لیٹی ہوئی مرہا پر نظر گئی جو بیڈ پر لیٹ کر نظروں کو گھما کر پورے کمرے کا بڑے غور سے جائزہ لے رہی تھی۔۔

- شاہ میر کے لیپ ٹاپ اس کے روم کے کیمرہ سے کنکٹیڈ تھا۔ شاہ میر ایک پولیس والا تھا اور اس طرح کے آئیڈیا اس کے دماغ میں ہمیشہ رہتے تھے۔۔

اس نے تو اپنے کمرے میں رکھی ہوئی کچھ۔ خاص فائلز کی وجہ سے روم میں کیمرہ نصب کیا تھا مگر یہ کیمرہ اس کے اتنا کام آئے گا، یہ اس نے نہیں سوچا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنی دلہن بنی ہوئی بیوی کو بڑے غور سے دیکھ کر مسکرایا۔ مرہالاٹ جلا کر ہی لیٹی ہوئی ہے تھی۔۔۔

اپنی ڈرپوک بیوی کو وہ اتنا تو جان چکا تھا کہ اسے اندھیرے سے بہت ڈر لگتا ہے وہ جب بھی رات کو اسے ملنے گیا وہ یوں ہی لاسٹیں جلا کر رات کو دن بنا کر کے سوئی ہوتی تھی۔۔۔

۔ اس کے طوفانی دماغ میں ایک شیطانی آئیڈیا آیا تھا۔ اس نے اپنا فون نکال کر ایک میسج ٹائپ کیا تھا۔۔
آکر میرہا کے دروازے کی باہر والی سائیڈ پر کھڑا ہو گیا۔

اسے پتہ تھا کہ بہت جلد اس کی ڈرپوک بیوی دروازہ کھول کر باہر آئے گی اور اس کی امید کے مطابق مرہانے دروازہ کھولا اور لہنگے کو اٹھاتی ہوئی دو چار قدم باہر چل کر آگئی۔۔۔

www.kitabnagri.com

اسے اندھیرے میں کچھ نظر نہیں آیا تھا جبکہ نیچے ہال میں روشنی تھی اسی وقت اس کی نظر سے بچ کر پیچھے سے گزرتا ہوا شاہ میر روم کے اندر آگیا۔ روم میں آکر اس نے چوکیدار کو میسج ٹائپ کر کے لاسٹس آن کرنے کو کہا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- ایک سیکنڈ کے بعد ہی روم کی لائٹیں جگمگا اٹھی تھی تو نیچے کی طرف جاتی ہوئی مرہا واپس لوٹ کر روم کے اندر آگئی اور دروازے کو پھر سے اپنی سیوریٹی کے لیے لاک کر دیا۔

- آہ آہ آہ۔۔ آپ اندر کیسے آئے مرہا دروازہ بند کر کے واپس لوٹی تو شاہ میر اس کی پشت پر سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔۔

اور اچانک شاہ میر کو اپنے سامنے پا کر میرہانے زوردار چیخ ماری مگر روم ساؤنڈ پروف تھا آخر پولیس والے کاکمرہ تھا تو اس کی آواز روم سے باہر کیسے جاسکتی تھی۔۔

- اس لیے شاہ میر کو اس کے چیخنے کا ذرا سا بھی ڈر نہیں تھا۔ میری پیاری بیوی تمہیں کیا لگتا تھا کہ تم ماما کی سفارش کروا کر مجھے خود سے دور رکھ لو گی۔۔۔
www.kitabnagri.com

وہ اس کے قریب ہوتے ہوئے قدم بڑھا رہا تھا۔ مرہانے واپس مڑ کر جلدی سے دروازے کا ہینڈل گھمایا تھا۔ اووہوں۔۔۔۔ بھاگنے کی تو کوشش بھی مت کرنا۔۔ اسے جھٹکے سے گھما کر دروازے کے ساتھ لگایا تھا۔۔ اس کی کمر دروازے سے جا لگی تھی۔۔ نظر شاہ میر کے بالوں سے بھرے ہوئے سینے

Posted On Kitab Nagri

پر گئی تو سانس لینا بھول گئی۔۔ بلیک ٹی شرٹ کی بٹن سلٹ سے نظر آتا ہوا اس کا کثرتی سینہ میرب کے ڈر اور دل کی سپیڈ بڑھنے کی وجہ بن گیا۔۔

۔ وہ گہری نظروں سے اس سے دلہن بنی ہوئی دیکھ رہا تھا۔۔ آپ اندر کیسے آئے مرہا کپکپاتی ہوئی آواز میں بولی۔۔۔

۔ شاہ میر کی قربت اس کے حواسوں پر چھا رہی تھی۔۔۔۔

۔ پولیس والا ہوں میرے لیے ایسی چھوٹی موٹی سکیورٹیاں توڑنا کوئی مشکل کام نہیں ہے گہری نظروں سے دیکھتا ہوا اپنا ہاتھ اس کی گردن کے پیچھے رکھ کر اس کا چہرہ خود کے قریب کیا۔

۔ شاہ میر کے بھاری ہاتھ سے نکلتی ہوئی نرم گرم حدت سے اس کے جسم کرنٹ سا دوڑ گیا۔۔ پلیز مجھے جانے دیں یا آپ چلے جائیں مجھے آپ سے ڈر لگتا ہے وہ بہت گھبرائی اور شرمائی ہوئی تھی۔۔۔

۔ اس کی بات سے شامیر کی آنکھوں میں چمک ابھری تھی۔ لبوں پر دل فریب مسکراہٹ رقصم ہوئی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس کی والخانہ نظریں سامنے کھڑی اپنی شریک حیات پر جمی ہوئی تھی۔ جو دلہن کے روپ میں بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔۔ باریک باریک خوبصورت نین نقش شامیر کے دل کی تاروں کو چھیڑ رہے تھے۔۔۔

نظر بے اختیار اٹھ کر پھر سے اس کی ناک میں پہنی ہوئی تار والی نوز بن پر گئی تھی۔۔ اس کے باریک رقیب موتی پھر سے شامیر کی جلن کی وجہ بن رہے تھے۔ خوبصورت اسے گہری نظروں سے دیکھتا ہوا بولا۔

اپنا بھاری ہاتھ کی پشت اس کی گردن پر سہلا رہا تھا۔ اس کے ہاتھ کے لمس سے مرہانے تڑپ کر اس کی آنکھوں میں دیکھا جس میں خمار کا ایک جہاں آباد تھا۔

www.kitabnagri.com

اس کی خمار سے بھری ہوئی آنکھوں کے جہان کو دیکھ کر مرہانے فورن سے پہلے نظریں جھکا لی۔۔ شاہ میر نے دو انگلیاں اس کے چہرے کے نیچے رکھ کر چہرہ اوپر کی جانب اٹھایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اپنا بھاری ہاتھ اس کی گردن پر رکھ کر پھر سے سہلایا۔۔ مرہا کا دل پسلیاں توڑ کر باہر آنے کی حد تک دھڑک اٹھا تھا۔

۔ اسے اپنے قدموں سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔ اور جسم سے جان تو تب نکلتی ہوئی محسوس ہوئی جب شامیر نے اپنے دھکتے ہوئے لب پورے حق سے اس کی بیوٹی بہت پر اجماع کیا۔۔

مرہا کو لگا جیسے جلتا انگارہ اس کی بیوٹی بون پر رکھ دیا گیا ہے۔ بے ساختہ گرنے کے ڈر سے مرہا نے شامیر کی ٹی شرٹ کو سینے سے مٹھیوں میں دبو چالیا۔۔ تبھی شاہ میر نے ہاتھ اس کی نازک سی کمر میں حائل کرتے ہوئے اسے تھام لیا۔۔

وہ یونہی اس کی گردن پر جھکا ہوا اس کی گردن پر اپنے لبوں کے گرم گرم لمس چھوڑ رہا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

۔ اس کی سانسوں کی گرمی سے میرہا کا دل والا مقام کبھی اوپر اور کبھی نیچے ہو رہا تھا جو شاہ میر کو اور بھی بہکا رہا تھا۔ چھوڑیں وہ اپنے گرتے پڑتے وجود کو سنبھالتی ہوئی بامشکل بولی۔۔ تبھی شاہ میر نے چہرہ اٹھا کر مرہا کی جانب دیکھا اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اے سی پی کی جان خود کو میری قربت کے لیے تیار کریں آپ کے بغیر رہنا آپ سے تو رہنا ممکن نہیں ہے۔۔ اپنی بہکے ہوئے گرم لبوں سے اس کے آنسوؤں چن رہا تھا۔۔ اس کا رویا ہوا حسن اور بھی قاتلانہ لگ رہا تھا۔۔

اس کی خوبصورت روئی ہوئی آنکھوں کو دیکھ کر شامیر کو ترس کم اور پیار زیادہ آ رہا تھا۔ میری جان مجھ سے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے پتہ ہے میں تم سے کتنا پیار کرتا ہوں۔۔ اور میں اپنا پیار کہاں سے شروع کروں مجھے تو یہ سمجھ نہیں آرہی۔۔

اس کے خوبصورت دلکش سراپے کو گہری نظروں کے حصار میں لیے ہوئے تھوڑا نیچے جھکا اور اسے اپنی باہوں میں بھر کر بیڈ کی جانب قدم بڑھا رہا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

نظریں اس کے چہرے پر مرکوز تھی میرا ڈر اور شرم سے آنکھیں بند کیے ہوئے تھی۔۔ اسے بڑے آرام سے لے جا کر تکیے پر سر رکھتے ہوئے لٹایا تھا جیسے وہ کوئی کانچ کی گڑیا ہو جو ٹوٹ جائے گی۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے سامنے تو وہ معصوم گڑیا ہی لگ رہی تھی۔ لمبے چوڑے شاہ میر کے سامنے نازک سی جان شرم سے آنکھیں بند کیے ہوئے لیٹی بہت معصوم اور پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

- آہستہ سے اس کے پاس بیٹھ گیا جو اپنی آنکھیں بند کر کے خود کو محفوظ کیے ہوئے لیٹی تھی۔ دوپٹے کو پنوں سے آزاد کر کے اس کے سر کو بھاری دوپٹے سے آزادی دلوائی تھی۔۔۔

گھبراہٹ سے میر ہا کے ماتھے پر پسینے کی بوندیں نمودار ہونے لگی تھی جسے وہ بخوبی دیکھ رہا تھا۔ اس کی گھبراہٹ دیکھ کر اسے ترس بھی آرہا تھا۔۔۔ دماغ کہتا تھا کہ اس کو تھوڑا سا ٹائم دینا چاہیے۔۔۔

مگر وہ اپنے بے لگام آوارہ دل کا کیا کرتا جسے اس کی قربت درکار تھی۔ وہ اپنے بے لگام منہ توڑ جزیباتوں سے مجبور اسے اپنے قریب کرنا چاہتا تھا۔۔۔ اس کے ناک سے اپنی رقیب نوز پین کو آہستہ سے نکال کر بیڈ پر رکھ دیا۔۔۔۔۔ 24

❀ اس کی خوبصورت چھوٹی سی ناک پر اپنے آتش دہکتے ہوئے لب رکھ کر چوم لیا آخر اپنی رقیب اس نوز پین کو ہٹا کر وہاں پر اپنے لب رکھنے سے اس کے دل کو ٹھنڈک پہنچی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

نظر ماتھاپٹی پر گئی تھی۔ بڑی نرمی سے ماتھاپٹی کو اس کی خوبصورت کشادہ ماتھے سے ہٹا کر وہاں پر اپنے دہکتے ہوئے لب رکھ کر اپنی محبت کی مہر لگائی۔۔
آنکھوں کو سختی سے بند کیے ہوئے اس کے لمسوں کی گرمی نڈھال تڑپتی ہوئی کے کاندھے پر اپنے ہاتھ کا دباؤ بڑھانے لگی۔۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔
Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

لب اس کی خوبصورت آنکھوں پر رکھ کر بڑی محبت سے چوم لیا۔۔ اپنی گرم سانسوں کے بو سے اس کے چہرے پر دیتے ہوئے نظر پھسل کر اس کی نازک پنکھڑیوں پر آگئی۔۔ وہ لبوں پر جھکا اور نازک سے لبوں کو اپنی قید میں سختی سے لے گیا۔۔

۔ ہونٹوں کی نمی کو قطرہ قطرہ اس نے اپنے اندر اوٹ لینا شروع کیا اس کے اندر کی پیاس تھی کہ بجھنے کا نام ہی نہ لے رہی تھی۔ بنا اس معصوم جان کی اکھڑی ہوئی سانسوں کی پروا کیے ہر چیز سے بے نیاز اپنے من کی پیاس بجھا رہا تھا۔۔

اس کے نیچے دبک کر لیٹی ہوئی معصوم مرہا کا وجود بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپ رہا تھا۔۔ مگر acp بے رحم بنا اپنی تمنا پوری کرنے میں مگن رہا۔۔
www.kitabnagri.com

اس کی بے رحمی سے سانسیں پینے سے میرہا کی آنکھوں سے آنسوؤں بہنے لگے۔ میرہا کے آنسوؤں شاہ میر کی گالوں کو بھی گیلا کر گئے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شامیر نے چہرہ پر اٹھا کر مرہا کی جانب دیکھا یہ آنسوؤں کیوں میری جان ابھی تو میں نے ٹھیک سے اپنے من کی پیاس بجھائی بھی نہیں ہے۔ آواز بو جھل اور خماری سے بھری ہوئی تھی۔۔۔

میری ذرا سی قربت سے میرا یار سسک سسک کر رونے لگا ہے تو جو میرے اندر تمہارے لیے محبت کا طوفان اٹھ رہا ہے اس کو دیکھ کر میری جان کیا کرو گی۔۔۔

گہری آنکھوں میں جذبات کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا جس کو دیکھ کر مرہا نے گھبرا کر نظریں دیوار پر مرکوز کر لی۔۔۔

- مجھے آپ سے ڈر لگ رہا ہے آپ بہت گندے ہیں میری سانسیں بند ہو رہی تھی مجھے لگ رہا تھا کہ میں مر جاؤں گی وہ آنسوؤں بہاتی ہوئی اپنا درد سنار ہی تھی۔۔۔

اے سی پی کی جان مرنے نہیں دوں گا مگر تمہاری سانسوں کو اپنی سانسوں میں انڈیل کر یک جان ضرور کر دوں گا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

پلیز آپ مجھ سے دور رہیں مجھے آپ سے ڈر لگ رہا ہے۔ میرا کی گہری خوبصورت گالی آنکھوں میں ڈر کا ایک سمندر چھپا ہوا تھا۔ جس کو ایسی پی کی تیز نظریں صاف صاف دیکھ رہی تھی۔۔

- آپ سے دور رہنا ممکن نہیں ہے میری جان۔ بہکی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے اس کے کانوں سے بڑے بڑے جھمکوں کو اتار کر وہاں پر اپنے لب رکھ دیے۔۔۔

کانوں کی لو پر ہلکا سا دانتوں کا دباؤ دیا۔ میرا کے پورے وجود میں بجلی کی لہریں دوڑنے لگی تھی۔ وہ سسکا اٹھی تھی اے سی پی کے لوں کو دبانے سے۔

ہاتھوں میں پسینے آنے لگے دل دھک دھک کر رہا تھا۔ سانسیں اپنی نئی دھن تیار کر رہی تھی بے ترتیب ہو کر۔

- "پلیز نہیں"۔۔۔ مرا کی مری سی مزحمتیں شامیر کے کانوں سے ٹکرائی۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنے جذباتوں میں چور مرہا کی مزاحمت کو نظر انداز کرتے ہوئے خماری سے اس کے بالوں میں منہ چھپانے لگا تھا۔۔۔ مرہا کے گلے میں بھاری برائیدل سیٹ اس کے لبوں اور گردن کے بیچ میں رکاوٹ بن رہا تھا۔۔

بڑی نرمی سے نیکس کو گلے سے نکال کر الگ کرتے ہوئے نظر اس کی خوبصورت بیوٹی بون پر تھی۔ شاہ میر کی جذبات سے بہکی ہوئی گرم گرم کی سانسیں مرہا کی گردن کو جلا رہی تھی۔۔

مرہا کا دل تھا کہ پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو تیار تھا۔ اس کی ریڑ کی ہڈی میں سنسناہٹ سی دوڑ رہی تھی۔ شامیر کے لب اس کی بیوٹی بون پر براجمان ہو کر بڑی شدت سے اسے کوچوم رہے تھے۔

میرہا کو اپنے گلے پر جلن محسوس ہونے لگی تھی۔ وہ دشمن جاں اپنی ہر قصر اس کی نازک سی گردن پر نکال رہا تھا۔

لبوں کی سختیاں بڑھتی جا رہی تھی کہیں پر ہلکی ہلکی دانتوں کی چبن بھی محسوس کر رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ میر نے کروٹ لیتے ہوئے اسے اپنے اوپر کر لیا تھا۔ شامیر کا ہاتھ اس کے بالوں کے بنے ہوئے جوڑے پڑ گیا۔ جس کو کچھ اس انداز سے بنایا ہوا تھا کہ دوپٹے نکالنے سے سارے بال اس کی کمر پر آبشار طرح بکھر گئے۔

اس کے چہرے کے ساتھ اپنا چہرہ رب کرتے ہوئے اپنے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندری جذبات کو تسکین دینے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔

۔ مگر اس کا آوارہ دل اسے پوری طرح سے اپنی دسترت میں چاہتا تھا۔ اپنے سخت مردانہ ہاتھ اس کی کمر پر رکھ کر اسے دباتے ہوئے اپنے اندر سمانے لگا تھا۔ گرفت اتنی کسی ہوئی تھی معصوم جان کا سانس لینا مشکل ہو رہا تھا۔

Kitab Nagri

میرہا کی سانسیں رک رہی تھی اس کی حد سے زیادہ نزدیکیوں سے ڈر سے اس کی جان حلق میں ان اٹکی ہوئی تھی۔ گھبراہٹ سے تھوک ہلک سے اترنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

دوسری طرف شامیر جتنا اس کے نزدیک ہو رہا تھا وہ بہکتا ہی چلا جا رہا تھا۔ اسے واپس سے کروٹ لیتے ہوئے اپنے نیچے لے آیا مگر ہا کو دوسری طرف کروٹ دلا کر۔

Posted On Kitab Nagri

اس کی کرتی کی بیک ڈوریاں کھولنے لگا جیسے جیسے ڈوریاں کھلنے لگی مرہا کی دھو دیا خوبصورت کمر اس کی
خماری نظروں کے سامنے تھی۔۔۔

شاہ میر کی اپنی دھڑکیں بھی او تھل پو تھل ہو کر اپنا ہی رقص کر رہی تھی۔ آدھی ڈوریاں کھول کر ہی
اس کے صبر کا باند ٹوٹ چکا تھا۔۔۔۔۔ میر پلینز نہیں۔۔۔۔۔ شششش۔۔۔ کوئی مزاحمت مت کرنا میں
نہیں سننے والا مجھے ہر حال میں تمہارے وجود کو خود میں سمانا ہے۔

تمہارا یہ خوبصورت حسن مجھے کتنے دنوں سے پاگل کیے ہوئے ہیں آج مجھے پوری طرح سے تمہیں
حاصل کرنا ہے تم پر میرا پورا حق ہے۔ میری جان کچھ غلط نہیں کر رہا۔۔۔

Kitab Nagri

اپنے لبوں کو اس کی کمر پر رکھ کر ایک کے بعد ایک لمس چھوڑ رہا تھا۔۔۔

- "میر پلینز" میرہا کی نازک جان مضبوط اے سی پی کے لبوں کے گستاخیاں اور ہم گار جیسے گرم گرم
لمس برداشت نہیں کر پار ہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میری جان تم میری ہو اور میں تمہارا پھر یہ رکاوٹیں مت کھڑی کرو۔ آواز بہکی ہوئی تھی کمر پر کہیں کہیں میرا دانتوں کی چپن محسوس کر رہی تھی۔ جتنا بہکاؤں گی میں اتنی تمہاری جان کو مشکل کروں گا۔ وہ اس کے اوپر لیٹا ہوا اپنے دانتوں کی چپن دینے لگا تھا۔

چھن سے وہ سسکنے لگی تھی۔ وہ کرتی کو کمر سے آہستہ آہستہ سرکانے لگا تھا۔ اس کے دل فریب گورے بدن پر اپنی نظریں گاڑے ہوئے گہری نظروں سے دیکھ کر مسکرایا تھا۔ لب اس کی خوبصورت دھودیا نازک سی کمر پر پڑتے ہوئے پلوں پر گئی تھی۔

- جہاں پر دو کالے تل مل کر بیٹھے ہوئے اس کی کمر کی خوبصورتی کو بڑھا رہے تھے۔ بیوی کتنی خوبصورت ہو یا۔ تم مجھے اپنے حسن سے پاگل کر دو گی۔

www.kitabnagri.com

- اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر کروٹ بدل کر اس کا چہرہ اپنی جان کیا۔ اس کی خوبصورت آنکھوں میں اپنی قربت کے رنگ دیکھنا چاہتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مرہا کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا آنکھوں میں بہت رونے سے لالی اتری ہوئی تھی۔ شاہ میر دوپل کے لیے سمجھ نہیں پایا کہ یہ رونا شرم و حیا کا سبب ہے یا کچھ اور "مگر کچھ اور کو اس نے فوراً اپنے دماغ سے جھٹک دیا تھا۔

وہ کچھ بھی مرہا کے بارے میں غلط نہیں سوچنا چاہتا تھا میرہا اس کی پہلی محبت تھی۔ مگر کچھ تو ایسا تھا جسے وہ سمجھ نہیں پارہا تھا۔ بے شک میرہا شاہ میر سے بارہ سال چھوٹی تھی مگر اس کی عمر 22 سال تھی تو اس کے خیال سے ایسی کوئی کم عمر نہیں تھی جو اسے اپنے رشتے کی نزاکت کا پتہ نہ ہو۔

میر کی جان یہ رونا کس لیے ہے آپ کو خود میں سمانا۔ آپ کو پیار کرنا آپ کو اپنی پناہوں میں لینا میرا حق ہے میں صرف اپنا ایک جائز حق آپ سے لینا چاہتا ہوں وہ بھی بڑی محبت سے۔

www.kitabnagri.com

بہت پیار کرتا ہوں یا تم اس طرح سے رورور مجھے میری ہی نظروں میں شرمندہ کر رہی ہو۔ کیا میں نے کچھ غلط کر دیا ہے۔ شاہ میر نے ایک کے بعد ایک سوال کیا جس کا مرہا نے پلٹ کر کوئی جواب نہیں دیا بس سسکیاں لے لے کر روئے جا رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

کوئی پر اہلم ہے تو تم مجھے بتا سکتی ہو کیا مسئلہ ہے کیوں رو رہی تھی۔۔ اپنے ہاتھوں سے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔ مم۔ مم۔ مجھے آپ سے ڈر لگتا ہے۔ لفظوں کو توڑتے ہوئے بولی تھی۔۔

میری جان کیوں ڈر لگتا ہے میں کوئی اجنبی نہیں ہوں تمہارا شوہر ہوں میرا تم سے بہت پیار کرتا ہوں۔۔ میری جان تمہارے ڈر کی وجہ مجھے سمجھ میں کیوں نہیں آرہی ستائشی نظروں سے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا۔۔

وہ کانپ رہی تھی۔ اس کے اوپر سے ہٹتے ہوئے اس کے آدھے ادھورے بے لباس میں وجود کو بلینکٹ کے اندر کور کرتے ہوئے گہری نظروں سے اس کے ڈرے ہوئے چہرے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

پولیس والے کی نظر تھی دھوکہ نہیں کھا سکتی تھی اس کی دماغ کی نسیں گہری سوچ کی وجہ سے ابھرنے لگی تھی۔۔ شش رونا بند کرو میں تم سے دور رہوں گا کچھ نہیں کروں گا۔۔ پلیز رونا بند کر دو

Posted On Kitab Nagri

آرام سے سو جاؤ۔۔ اس سے دور ہو کر لیٹ گیا تھا۔ اپنے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے جذباتوں کے سمندر کو اس نے بڑی مشکل سے باندھ لگایا تھا۔۔

وہ اپنی جذباتوں کے آگے ہار کر کبھی بھی اپنی بیوی کو اس کی مرضی کے خلاف جا کر اپنے قریب کرنے والے مردوں میں سے نہیں تھا وہ حق میں محبت کا پابند شخص تھا۔۔

وہ حق کو حق سے نہیں محبت سے وصول کرنے پر یقین رکھتا تھا۔۔ میرا۔۔ بڑی محبت سے اس کا نام پکارتا تھا۔۔ جج۔۔ جی۔۔ اپنے کانپتے ہوئے وجود کو سمیٹے ہوئے بلیںکٹ کے اندر سے بولی تھی۔۔

۔ اٹھ کر کپڑے چینج کر لو اس طرح تم انکفر ٹیبل رہو گی لہجے میں بے پناہ پیار تھا۔۔ شاہ میر کے محبت والے لہجے سے مرہانے تھوڑی ہمت جمع کر کے اپنے چہرے سے بلیںکٹ اتار رہا تھا۔۔

میر ہا مجھے بہت تکلیف ہو رہی ہے کہ تم مجھ سے ڈر رہی ہو۔ تمہارے ڈر کی کیا وجہ ہے میں نہیں جانتا مگر تم مجھ سے ڈر رہی ہو مجھے شرمندگی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

شاید میرا رویہ ہی غلط تھا جس کی وجہ سے میری بیوی میری پناہوں میں خود کو محفوظ نہیں سمجھ سکی۔۔
میں سٹڈی روم میں جا رہا ہوں تم آرام سے یہاں پر سو جاؤ شاید امی کا فیصلہ بالکل ٹھیک تھا۔

مرہا کو شاہ میر کا اس طرح روٹھ کر جانا اچھا نہیں لگ رہا تھا وہ کہاں شاہ میر کو اس طرح ناراض کرنا چاہتی تھی۔ وہ اپنے اندر کا ڈر نا تو شاہ میر سے چھپا پار ہی تھی نہ ہی بتا پار ہی تھی۔۔ شاہ میر اٹھ کر روم سے چلا گیا تھا۔

مرہا بیڈ پر پڑی اب تک سسکیاں لے کر رو رہی تھی وہ ایسا بالکل نہیں چاہتی تھی جو ہو گیا تھا۔

○○○○○○○

ٹھک ٹھک میرب اور رومان شاہ کے روم کا دروازہ کھٹک رہا تھا۔ رات کو بہت دیر سے سونے کی وجہ سے صبح رومان شاہ اور میرب دونوں کی آنکھ فجر میں نہیں کھلی تھی۔ وہ بہت گہری نیند میں سوئے ہوئے تھے۔۔

www.kitabnagri.com

رومان شاہ اسے خود کے نقصان نہ پہنچانے کے ڈر سے اپنے ساتھ لگائے ہوئے اپنی باہوں کے سخت گرفت میں لیے پوری رات لیٹا رہا۔

Posted On Kitab Nagri

میرب کے ذرا سے ہلنے پر بھی رومان شاہ کی آنکھ گھبرا کر کھل جاتی تھی۔ شاہ کو ڈر تھا کہ وہ خود کوئی بھاری نقصان پہنچالے۔

۔ اس کی ضدی طبیعت سے شاہ اچھی طرح سے واقف تھا جو شادی سے پہلے اپنے شاہ کے لیے اپنی نسیں کاٹ سکتی تھی۔۔ آج شاہ کی بے وفائی پر وہ کیا کچھ کر سکتی تھی اس کا اندازہ شاہ لگا سکتا تھا۔۔

یہ ڈر شاہ کے دل میں گھر کر گیا تھا جس کی وجہ سے وہ پوری رات بے چینی رہا تھا۔ کچھ دیر پہلے ہی اس کی آنکھ لگی تھی۔ وہ بہت گہری نیند میں تھا۔۔

۔ دروازہ کھٹکنے کی آواز سے میرب ہڑبڑا کر اٹھی تھی۔ خود کو رومان شاہ کی گرفت میں دیکھ ناگواری سے نظریں اس کے چہرے پر ڈالتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ گئی۔

۔ بیڈ سے اٹھ کر کھڑی ہوئی چیلے پہن کر دروازے کی جانب قدم بڑھا گئی۔۔

Posted On Kitab Nagri

میں آپ لوگوں کے لیے چائے لے کر آئی تھی۔ میں نے سوچا کہ رومیوں کو صبح چائے پینے کی عادت ہے۔

۔ مہک چہرے پر دل فریب سے مسکراہٹ سجائے اپنے ہاتھ میں چائے کی ٹرے لیے ہوئے کھڑی تھی۔۔ کیا میں اندر آسکتی ہوں۔۔۔ جی جی بالکل آسکتی ہیں۔۔

آپ تشریف لے کر اندر آئیں آپ کو اجازت مانگنے کی کیا ضرورت ہے میرب نے جلد بھنے انداز سے کہا تھا۔ مہک صرف دیکھنے آئی تھی کہ رومان شاہ اور میرب کے درمیان تلخیاں کہاں تک پہنچی ہیں۔۔

Kitab Nagri

کیونکہ رات کو مہک کو پتہ تھا کہ میرب ان دونوں کو چھت پر دیکھ چکی ہے۔۔ وہ رومان شاہ سے چپک کر کھڑی ہوئی تھی۔ مہک پیچھے سیڑھیوں پر کھڑی ہوئی میرب کو بخوبی دیکھ سکتی تھی اس نے دیکھ کر بھی ان دیکھا کر دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ تو چاہتی ہی یہی تھی کہ ان دونوں کے درمیان غلط فہمیاں پڑھے جن میں وہ کچھ حد تک کامیاب ہو چکی تھی۔۔۔

جبکہ رومان شاہ کو نہیں پتہ تھا کہ میرب وہاں پر آئی تھی۔ اب وہ ان کے روم میں صرف چسکے لینے آئی تھی کہ اندر کیا چل رہا ہے۔۔۔

رومان شاہ جو لیٹا ہوا مہک کی آواز پر چونک کر اٹھا تھا۔ اس منہوس کی وجہ سے پہلے ہی ہماری زندگی میں کافی طوفان برپا ہو چکا ہے۔ اب یہ آفت صبح صبح کہا سے نازل ہو گئی ہے۔۔

اس ناگواری سے سوچا تھا۔ میرب دروازے کے آگے سے ہٹ چکی تھی مہک نے رات جیسا ہی گھٹیا لباس پہن رکھا تھا۔ ڈیپ گلے والی تنگ قمیض کے ساتھ تنگ کیپری پہنے ہوئے ہاتھ میں چائے کی ٹرے لیے ہوئے بڑے دلکش انداز سے چلتے ہوئے بیڈ کے پاس آئی تھی۔۔ سوٹ کافی ماڈرن تھا تو اس لیے دوپٹہ سرے سے تھا ہی نہیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ نے ناگوار نظریں اس کے چہرے پر ڈالتے ہوئے غصے سے دیکھا تھا اس کی نظروں میں اتنا غصہ تھا کہ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ اس کا منہ توڑ دے۔

مگر وہ مہک تھی جسے جو حاصل کرنا ہوتا تھا اس کے پیچھے وہ ہاتھ منہ دھو کر پڑ جاتی تھی۔ اس کی اس فطرت سے رومان شاہ بہت اچھی طرح سے واقف تھا۔۔۔

- دھاڑ پٹائی۔۔۔۔۔ واش روم کا دروازہ بند ہوا تھا۔۔ میرب غصے سے واش روم میں جا چکی تھی۔ واش روم کا دروازہ اتنی زور سے بند کیا گیا تھا کہ شاہ نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لیا۔۔۔ پکا دروازے کے قبضے اکھر گئے ہوں گے شاہ نے دل میں سوچا تھا۔۔

تم دفع ہو جاؤ میرے روم سے۔ صبح تمہیں شرم نہیں آتی یوں کسی کے بیڈ روم میں آتے ہوئے۔

رومان شاہ نے صاف صاف لفظوں میں اس کی بے عزتی کی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

کیا ہو گیا ہے رومیوں میں کب سے تمہارے روم میں پوچھ کر آنے لگی۔ ہم دونوں میں اتنی پردے
داریاں کب سے شروع ہو گئی۔۔ انداز بہت دلفریب اور لبھانے والا تھا۔

شاہ نے غصے سے بولنے کے لیے منہ کھولا تھا کہ اس سے پہلے۔ میرب جو واش روم سے واپس اپنے
کپڑے لینے کے لیے نکلی تھی۔۔۔

یہ بات سن کر اور بھی آگ بگولا ہو گئی۔ تو پھر تم ایسا کیوں نہیں کرتی اپنا سامان لے کر اسی روم میں
شفٹ ہو جاؤ۔ تم آرام سے یہاں پر رہو جب تمہیں کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔ تم دونوں
میں کوئی پردہ نہیں ہے تو پھر کیوں خواہ مخواہ دونوں دوری کی آگ میں جل رہے ہو۔

Kitab Nagri

۔ اور کیا نام لیا تھا تم نے رومیونائس نیم تم لوگوں میں تو اتنی محبت تھی کہ ایک دوسرے کے نام تک
رکھے ہوئے تھے۔۔ رومیوں کی جولیٹ تم یہاں آرام سے رہو مجھ سے شرمانے کی ضرورت نہیں
ہے۔۔۔

تمہارا رومیو کتنا ٹرپ رہا ہے اپنی جولیٹ سے ملنے کے لیے تم اس کو چائے پلاؤ یا اس کو چائے میں نہلاؤ
مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ بنا موقع دیے غصے سے بول کر واپس اپنے کپڑے لے کر واش روم میں چلی گئی۔ میرے خیال سے میری بیوی کے دماغ کو صبح صبح گرم کر کے اب تمہارے دل کو ٹھنڈک پہنچ گئی ہوگی۔

تو لہذا تم یہاں سے دفع ہو جاؤ تمہاری بہت مہربانی ہوگی۔۔ مہک میں تمہاری رگ رگ سے واقف ہوں۔ میری زندگی میں آگ لگانے کی کوشش مت کرو ورنہ میں تمہیں جلا کر بھسم کر دوں گا۔ مہک اس بار مجھ سے کسی بھی طرح کی انسانیت کی امید مت رکھنا۔۔

- میرب میری زندگی ہے میں بہت پیار کرتا ہوں اس سے۔ اور اگر تمہاری وجہ سے میری زندگی میں مسائل پیدا ہوئے تو میں تمہاری جان لے لوں گا۔۔۔

ایک ایک لفظ کو چباتے ہوئے بول رہا تھا تو رومیو لے لو نہ جان میں تو چاہتی ہوں کہ تم میری جان لو۔ میں بھی تمہاری ہوں اور جان بھی تمہاری ہے۔ وہ اس کے پاس ہوتے ہوئے بہکانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مہک تھوہ ہے تم جیسی عورت میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھی جو اپنے مفاد کے لیے اپنا آپ پیش کرنے لگ جاتی ہے۔۔

تم جیسی گھٹیا عورتوں کی وجہ سے اچھی عورتیں بھی بدنام ہیں۔۔ اگر تم میں تھوڑی سی بھی غیرت ہو تو تم یہاں سے دفع ہو جاؤ۔ اور دوبارہ میرے روم میں آنے کی جرأت مت کرنا۔۔

اور اگر میں نہ جاؤں تو۔۔ بہت ہی بے شرم ہو تم۔۔ اگر نہیں جاؤ گی تو میں تمہیں دھکے دے کر نکال دوں گا رومان شانے دے دے الفاظوں میں بولتے ہوئے اسے جانے کو کہا تھا۔۔

اونچی آواز صرف وہ اپنی امی جان کی وجہ سے نہیں کر رہا تھا۔ چاہے وہ اپنی امی جان سے جتنا بھی ناراض ہو۔۔ مگر اپنی امی جان کی ناراضگی کی وجہ وہ کبھی نہیں بن سکتا تھا۔۔

اپنی اتنی توہین ہونے کے بعد مہک روم سے روتی ہوئی جا چکی تھی۔ رومان شاہ نے ایک لمبی سانس بھرتے ہوئے پاس پڑی چائے کی جانب دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

سچ میں رومان شاہ کو صبح صبح چائے کی بہت طلب ہوتی تھی مگر اس وقت یہ چائے اسے زہر لگ رہی تھی۔۔

آپ کی جان چلی گئی کیا۔ واش روم سے باہر آتے ہی میرب کی زبان نے زہر اگلا تھا۔ میرب یار صبح صبح میں نے اس کو یہاں نہیں بلایا۔۔ رومان شاہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتے ہوئے اپنی صفائی دے رہا تھا۔۔ اس لیے تمہیں مجھ سے جھگڑا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اور نہ ہی میں صبح صبح جھگڑا کرنے کے موڈ میں ہوں۔ رات والے جھگڑے سے میرا سراسر ابھی تک درد کر رہا ہے وہ اپنے سر کو ہاتھ رکھ کر دبا رہا تھا۔۔

Kitab Nagri

۔ رومان شاہ آپ کا اور میرا جھگڑا ہے ہی نہیں میں جا رہی ہوں۔ رات کو میں اس لیے رک گئی تھی کہ رات میں جانا مناسب نہیں تھا۔ اور اب میں نہیں رکوں گی۔۔

آپ چاہے جتنے مرضی دھمکیاں دیں لے وہ مر کے سامنے کھڑی ہو کر جلدی جلدی اپنے بال برش کر رہی تھی۔ میرب نے خود ہی پیشی کھڑی کی تھی خود ہی وکیل بنی اور خود ہی جج بن کر فیصلہ سنایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جا کر دکھاؤ اگر تمہاری ٹانگیں نہ توڑ دوں تو پھر کہنا کہ رومان شاہ میرا نام نہیں۔۔۔ سمجھتی کیا ہو تم خود کو یوں بکواس کر کے تم مجھ سے دور چلی جاؤں گی ہاں۔ اور میں تمہیں اتنی آسانی سے جانے دوں گا ڈارلنگ تم میرے بارے میں بہت غلط سوچ رہی ہوں۔۔۔

آپ مجھے ڈرانے کی کوشش مت کریں۔ اگر میں جاؤں گی تو آپ کیا کر لیں گے۔ لگتا ہے کہ تمہاری یادداشت بہت کمزور ہے تو پھر سے یاد کرو اتنا چلوں۔ میں نے تمہیں رات کو بھی سمجھایا تھا کہ کرنے کو میں بہت کچھ کر سکتا ہوں۔۔۔

۔۔۔ دور ہٹ کر بات کریں مجھ سے اور میں آپ کی ان گیدڑ دھمکیوں سے ڈرتی۔۔۔ وہ اٹکتے ہوئے بول کر خود کو بہادر دیکھا رہی تھی۔
www.kitabnagri.com

تو ٹھیک ہے پھر کر کے دکھاؤں میں کیا کر سکتا ہوں۔ آ۔ آ۔ آپ مجھ سے دور رہیں۔ میں نے آپ کو کہا ہے کہ مجھے ہاتھ لگانے کی کوشش بھی مت کیجئے گا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاتھ لگانے کی پچی میں تو تمہاری کھڑا کھڑا سانس پی جاؤں۔ تم سمجھتی کیا ہو مجھے۔ سمجھانے کا موقع دو گی تو میں کچھ بکواس کر کے تمہیں بتاؤں گا کہ حقیقت کیا ہے۔۔

رومان شاہ کو میرب کے جانے والی بات سے غصہ آنے لگا تھا۔ وہ کہاں اسے خود سے دور کرنا چاہتا تھا۔ مگر یہ پاگل لڑکی سمجھنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔

میرب پلیز آرام سے بیٹھ کر میری بات سنو میں تمہیں ساری بات سمجھاؤں گا تمہاری ساری غلط فہمیاں دور کر دوں گا مجھے ایک دو۔۔

مجھے نہ آپ کو کوئی موقع دینا ہے نہ آپ کے ساتھ رہنا ہے۔۔۔ میرب غصے میں ضد پر اڑی ہوئی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

تو ٹھیک ہے پھر میں تو تمہیں خود سے دور نہیں جانے دوں گا کسی حال کسی صورت میں نہیں۔۔ تو بولو کیا کرو گی مجھ سے دور جانے کے لیے۔۔

Posted On Kitab Nagri

بولو جواب دو کیا کرو گی تم۔ دور تو میں تمہیں نہیں جانے دوں گا وہ بالکل اس کے پاس آ کر کھڑا ہوا
آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اس کے جواب کا منتظر تھا۔

میں آپ کے ساتھ نہیں رہوں گی مجھے طلاق۔۔۔ میرب یہ تمہاری پہلی اور آخری غلطی ہے دوبارہ
اس غلط الفاظ کا استعمال مت کرنا۔ ورنہ میں تمہاری جان لے لوں گا۔۔۔

اور جان ایسے انداز سے لوں گا کہ تمہیں میرا وہ انداز ہر گز پسند نہیں آئے گی میرے خیال سے بہت
سمجھدار ہو میری بات کو بہت اچھی طرح سے تم سمجھ چکی ہو۔۔۔

اور جانے کا تو تم بھول جاؤ کہ میں تمہیں جانے دوں گا چاہے تمہاری ٹانگیں توڑ کر تمہیں بیڈ پر کیوں نہ
ڈالنا پڑے۔

ٹوٹی ہوئی ٹانگوں والی بیوی منظور ہے مگر جانے نہیں دوں گا۔۔۔ رومان شاہ کی اکڑ اور ضد تم نے ابھی
تک دیکھی کہاں ہے۔ وہ دھمکی پر دھمکی دیے جا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آپ نے بھی ابھی تک میرب کی اکڑ اور ضد دیکھی کہاں ہے میں نے کہا ہے میں جاؤں گی تو مطلب جا کر رہوں گی۔۔

تمہاری ضد کی تو ایسی کی تیسری کرو ضد کر کے دکھاؤ ضد کیسی ہوتی ہے ضد وہ اس کے پاس ہوتے ہوئے اسے کھینچ کر اپنے ساتھ لگا گیا۔۔

اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے بچوں کی طرح اٹھا کر ڈریسنگ ٹیبل پر مرر شیشے کے سامنے بٹھا دیا تھا

Kitab Nagri

آپ مجھے اس طرح سے ڈرائے مت کانپتی ہوئی آواز سے بولی اب ڈراؤں گا نہیں اب دکھاؤں گا۔ تمہیں اپنی شدتیں کھل کر محسوس کرواؤں گا۔ تمہاری خوبصورت مہکتی ہوئی سانسوں کو ایسے روکوں گا تم یاد رکھو گے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

بہت کرلی میں نے تم سے نرمی سے بات میرا نرمی والا رویہ تمہارے دماغ میں نہیں گھس رہا۔ اب مجھے انگلی ٹیڈھی کرنی پڑے گی۔۔۔

۔ اس کے اعتراف میں اپنے مضبوط بازو رکھ کر اس کے اوپر جھکے ہوئے کھڑا تھا جبکہ میرب دبا کر مرر کے بیک سے لگی ہوئی تھی۔

تمہیں مجھ سے دور جانے کا بہت شوق ہے نا۔۔ جلدی سے تیار ہو جاؤ تمہیں چھوڑ کر آتا ہوں۔

مگر پہلے میرے لیے ناشتہ لے کر آؤ اور ناشتہ میں اورنج جو س ضرور بنا کر لانا۔۔ کیوں یہاں پر کوئی فرمائشی پروگرام چل رہا ہے جو میں آپ کے لیے اورنج جو س بنا کر لے کر آؤں رومان شاہ کی اسپیشل فرمائش پر میرب کو غصہ آگیا تھا۔

www.kitabnagri.com

اپنی فضول بکواس بند کرو اور جو کہا ہے وہ کرو۔ آپ اپنی جولیٹ کو بولیں کہ وہ اپنے رومیو کے لیے اورنج جو س اور ناشتہ بنائیں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میرب تم میرے صبر کا امتحان لے رہی ہو۔ اب اگر تم نہیں گئی تو میرا اگلا کیا قدم کیا ہو گا تم اچھی طرح سے جانتی ہو اور اب کی بار میں کوئی رائیت نہیں دوں گا۔

تمہاری سانسوں کو بند کر دوں گا اور تمہارے حلق سے ایک ایک سانس کو کھینچتے ہوئے پی جاؤں گا۔ اگر تم نے زبان درازی کی تو تمہاری ایسی حالت کر دوں گا کہ خود سے ہی منہ چھپاتی پھرو گے۔ کڑک لہجے سے گرج کر دھمکی دی تھی۔۔

ہمیشہ مجھ پر حکم جھاڑتے رہتے ہیں جا رہی ہوں۔ شاہ کی پہنچ سے دور ہو کر بول رہی تھی۔۔ جو کارنامہ خود انجام دیا ہے اگر وہ میں نے کیا ہوتا۔۔ تو میں تمہاری جان لے لیتا ہوں اب تک تمہیں دفنا کر بھی آچکا ہوتا۔ اور جو تمہارے اتنے نزدیک کھڑا ہوتا اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے دریا میں مچھلیوں کو بھی کھلا چکا ہوتا۔۔۔

www.kitabnagri.com

میرب کی آدھی بات حلق میں تھی کہ جاتی ہوئی میرب کو اونچی آواز میں جواب دے گیا تھا۔ اس کا اتنا بولنا ہی رومان شاہ کے تن بدن میں آگ لگا گیا تھا کہ کوئی میرب کے اتنا نزدیک ہو کر کھڑا ہوتا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میرب دھپ دھپ کرتی ہوئی غصے سے روم سے جاچکی تھی۔ پاگل لڑکی میں جان نہ لے لوں اگر کوئی تمہاری طرف نظر اٹھا کر بھی دیکھے تو۔

تم میری ہو صرف اور صرف میری تم میرب رومان شاہ ہو تمہارے خوبصورت لبوں پر تمہاری خوبصورت جسم پر تمہاری محبت اور تمہارے روم روم پر صرف رومان شاہ کا حق ہے۔۔۔

تمہیں چھونے کا تمہیں چاہنے کا تمہیں اپنی شدتوں سے توڑنے کا صرف اور صرف رومان شاہ کو حق ہے وہ اب غصے سے اپنے آپ سے ہی باتیں کیے جا رہا تھا دونوں ہاتھ بیڈ پر رکھتے ہوئے پاؤں لٹکا کر غصے سے پھنکار رہا تھا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

۔۔ رومان شاہ فریش ہو کر تیار ہو کر کھڑا ہوا تھا۔ میرب روم میں ناشتہ لے کر آئی منہ کے زاویے بہت ہی خراب تھے غصے سے ٹیبل پر ناشتہ لگا کر جا کر دور کھڑی ہو گئی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- ادھر آؤ اور یہاں پر بیٹھو۔۔ میں کیوں بیٹھوں آپ کا ناشتہ آپ کریں مجھے بھوک نہیں ہے۔۔ میں نے کہا ادھر آکر بیٹھو رومان شاہ غصے سے لفظوں کو چبا چبا کر بولا۔۔

با مشکل قدم اٹھاتی ہوئی پاس آکر تھوڑی دوری بنائے ہوئے صوفے پر بیٹھ گئی۔۔ جو س اٹھاؤ اور پیو۔۔ میں کیوں پیوں جو س آپ نے بنوایا ہے آپ ہی پیو۔

میرب۔۔ دماغ خراب مت کرو میں نے کہا جو س کا گلاس اٹھاؤ اور پیو ورنہ اپنے منہ میں بھر کر تمہیں پلاؤں گا۔۔



چھی گندے۔۔ میں خود پی لوں گی۔۔ چھی کی پچی جلدی پیو۔۔ میرب کے چھی کرنے پر رومان شاہ کی لبوں پر ہنسی گزری تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

گٹاگٹ کر کے غصے سے اس نے جو سہ پیا نہیں تھا اپنے اندر پھینکا تھا رومان شاہ اسے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا اس کو پتہ تھا یہ لڑکی بہت ڈھیٹ ہے ناشتہ نہیں کرے گی اس لیے اس نے اسے آفر بھی نہیں کی تھی۔۔۔

خود آرام سے ناشتہ کیا اور چائے پی کر اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔ چلو اٹھاؤ اپنا ہینڈ کیری اور چلو تمہیں تمہارے مائیکے چھوڑ آؤں۔

میرب کو تو ویسے ہی اس کے حکم کا انتظار تھا جلدی سے ہینڈ کیری کو پکڑتے ہوئے اپنا ہینڈ بیگ گلے میں ڈال کر اس سے بھی پہلے روم سے نکل رہی تھی۔۔۔

سنو باہر جاتی ہوئی میرب کو واپس بلایا تھا۔ اگر باہر جا کر کسی قسم کی بکو اس کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔ اگر کچھ کہا تو۔ سوچ لینا کہ میں تمہیں کہیں پر بھی جانے نہیں دوں گا یہیں پر میرے ساتھ گھٹ گھٹ کر مرنا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

باہر جا کر بالکل نارمل بیہیو کرنا اور امی جان کے پوچھنے پر تم یہ کہو گی کہ شاہ کسی ضروری کام سے جا رہے ہیں اور مجھے بھی اپنے ساتھ لے کر جا رہے ہیں۔۔ میں آپ کے کہنے پر جھوٹ کیوں بولوں۔۔۔ سچ کی دیوی آج سے پہلے تو تم نے کبھی جھوٹ بولا ہی نہیں ہے۔۔ جتنا کہا چپ چاپ ویسا کرو۔۔

اپنے اس خوبصورت چہرے پر ہنسی سجا کر جانا اگر ذرا سا بھی امی جان کو شک ہوا کہ ہمارے درمیان کچھ چل رہا ہے تو پھر نہ کہنا کہ میں نے بتایا نہیں۔۔۔

انداز دھمکی آمیز تھا میرب کو فی الحال رومان شاہ سے جان چھڑانی تھی اس لیے اس نے اس مدے کو زیر بحث نہیں لیا۔۔

Kitab Nagri

رومان شاہ کے کہنے کے مطابق میرب امی جان سے وہی کہا جو رومان شاہ نے بولنے کو کہا تھا۔۔

امی جان تو خوش تھے کہ کم سے کم رومان اسے اپنے ساتھ کہیں لے کر جا رہا تھا۔
میرب گاڑی کی پچھلی سیٹ پر آکر برجمان ہو کر بیٹھ گئی۔ فرنٹ سیٹ پر آؤ تمہارے باپ کا نوکر نہیں ہوں جو تم پیچھے جا کر بیٹھ گئی ہو۔ ڈرائیور سمجھ رکھا ہے مجھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ غرایا تھا۔ میرب شاہ کی غرانے والی آواز سے ڈر کر پیچھے سے اٹھ کر آگے آکر بیٹھ گئی۔ منہ غصے سے پھلائے ہوئے چہرہ باہر کی جانب کیے ہوئے تھی۔ کافی دیر منہ پھلائے بیٹھی رہی تھی اس کے بعد گہری نیند میں سو گئی۔

گہری نیند میں سوتے ہوئے سر شاہ کی جانب لٹکا گئی شاہ نے فوراً سے ہاتھ بڑھا کر اس کا سر اپنے کاندھے پر رکھ لیا محبت بھری نظروں سے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے ماتھے پر اپنی محبت کی مہر لگائی تھی۔ میری پاگل بیوی جان رومان شاہ۔ وہ اپنے آتش لبوں سے مسکرا رہا تھا نظر سامنے سٹیرنگ پر مرکوز تھی۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

احمر فضول کی باتیں مت کرو مجھے فی الحال شادی نہیں کرنی۔ حد ہے شاہ زیب تم اتنے پڑھے لکھے سمجھدار ہو کر اس طرح سے بیہیو کر رہے ہو مجھے بالکل سمجھ میں نہیں آرہا۔

Posted On Kitab Nagri

- احمر اور شازیب دونوں کیفے میں بیٹھے ایک دوسرے سے بحث کر رہے تھے مدعا شاہ زیب کی شادی تھی۔ جب کسی کو دل پہ چوٹ لگتی ہے تو اسے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ اس بات سے فرق نہیں پڑتا کہ کوئی پڑھا لکھا ہے یا نہیں یہ بات تم سے زیادہ اچھی طرح سے کوئی نہیں جان سکتا۔

- تنز کر رہے ہو احمد نے کچھ دیر ٹھہر سوچنے کے بعد کہا تھا۔ تنز نہیں کر رہا یا صرف تمہیں اپنے اندر کی فیلنگ سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

شاہ زیب نے اپنی بات کی سختی کو بدلتے ہوئے کہا تھا۔ احمر صرف تم اتنا سمجھنے کی کوشش کرو میں ڈاکٹر ہما کو اپنی زندگی میں شامل نہیں کر سکتا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کیوں کیا پر اہلم ہے ڈاکٹر ہما میں ویل ایجوکیٹڈ ہے خوبصورت ہے۔۔ اچھے خاندان سے تعلق رکھتی ہے۔۔ سب سے بڑھ کر تمہاری فیلڈ میں ہے۔۔ تم لوگ ایک دوسرے کو بہت اچھی طرح سے سمجھ سکتے ہو۔

Posted On Kitab Nagri

- اور وہ تمہیں خود آگے بڑھ کر پروپوز کر رہی ہے۔ تو مجھے تمہارے انکار کی وجہ سمجھ نہیں آرہی احمر
اسے سمجھانے کے لیے ہر ممکن کوشش کر رہا تھا۔ وہ اپنے دوست کو اس کی زندگی میں خوش دیکھنا چاہتا
تھا۔ وہ اسے اپنی طرح ایک اور احمر بننے ہوئے نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔

احمر یار تم میرے دوست ہو اس بات کو سمجھو کہ میں اپنے دماغ سے مرہا کو ابھی تک نہیں نکال سکا۔
اتنا آسان نہیں ہے یار کسی کو پیار کر کے ایک ہی جھٹکے سے اپنے دماغ میں سے نکالنا۔ شاہ زیب کا درد
اس کے چہرے پر واضح نظر آ رہا تھا۔۔۔

- مجھے تمہارے درد کا احساس ہے لیکن شاہ زیب جب ایک چیز واضح نظر آرہی ہے کہ ہمارے پاس
کوئی آپشن موجود نہیں ہے۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

اس کی شادی ہو چکی ہے اب اسے اپنی زندگی میں خوش رہنے دو۔۔۔ اور یہ مت بھولو کہ تمہارا اس
طرح سے مجنوں بننا ہمارے یار کے لیے باعث شرمندگی ہو گا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- تم دونوں میں پہلے ہی کافی تناؤ آچکا ہے تو پلیز اس تناؤ کو مزید مت بڑھاؤ۔ اس واقعہ کے بعد تم دونوں نے آپس میں کوئی رابطہ کرنے کی کوشش نہیں کی۔ پلیز شاہ زیب ہماری اس خوبصورت دوستی کو اس طرح سے خراب مت ہونے دو۔

- اسی وقت ویٹر چائے لیکر آیا تھا۔ دونوں کچھ دیر کے لیے چپ ہو گئے۔ بہت شکریہ شاہ زیب نے ویٹر سے کہا تھا۔ ویٹر جا چکا تھا۔۔۔

- احمر میں تمہاری ساری بات سمجھ رہا ہوں۔ رومان کی عزت پر آنچ نہ آئے اسے میری وجہ سے شرمندگی نہ ہو۔۔

Kitab Nagri

اسی لیے میں مرہا کی رخصتی میں بھی شامل نہیں ہوا۔۔ کیونکہ مجھے پتہ کہ تھا۔ کہ میں اسے کسی اور کا ہوتا ہوا دیکھ نہیں برداشت کر سکتا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اور میں یہ بالکل نہیں چاہتا تھا کہ میری وجہ سے رومان شاہ کو ہوئی کسی بھی طرح کی شرمندگی ہو۔۔۔ یا مرہا کی شادی شدہ زندگی میں میری وجہ سے کوئی پریشانی آئے جبکہ اس سب میں اس کی کوئی غلطی نہیں تھی۔۔۔

- اسے تو پتہ تک نہیں تھا کہ میں اس سے پیار کرتا ہوں۔۔۔ اس لیے میں رومان شاہ سے ملنے سے گریز کر رہا ہوں۔۔۔ مگر اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں ہے کہ میں اس سے اپنی دوستی خراب کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ یار ہم تینوں ایک دوسرے کی جان ہیں میں ہماری دوستی خراب کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔۔۔ میں بہت جلد رومان شاہ سے مل کر اپنی ساری غلط فہمیاں دور کر لوں گا۔ مگر فی الحال جو تم چاہتے ہو وہ نہیں ہو سکتا۔۔۔

Kitab Nagri

احمر اگر میں ڈاکٹر ہما کا پروپوزل مان کر شادی کر بھی لیتا ہوں۔ تو یہ ڈاکٹر ہما کے ساتھ زیادتی ہوگی۔ کیونکہ جو وہ ڈیزو کرتی ہے۔ میں اسے نہ تو وہ پیار دے سکوں گا۔ اور نہ ہی اپنی زندگی میں وہ اہمیت۔۔۔ تو میں کیوں اپنی اس ادھوری زندگی میں کسی اور لڑکی کی خوشیاں برباد کروں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- ڈاکٹر صاحب ایک عورت کے پیار میں بہت طاقت ہوتی ہے۔ وہ تمہاری سوچ کو بدل دے گی۔
- تمہارے دل میں وہ اپنی جگہ خود بنا لے گی۔ تم ایک قدم بڑھا کر تو دیکھو۔۔ احمر اب بھی اپنی بات پر قائم تھا۔۔

- احمر پلینز اس مدے پر ہم بعد میں بات کریں گے۔۔۔ نہیں ابھی اور اسی وقت اس وقت مدے پر بات ہوگی۔۔۔ میرے خیال سے تو تم اس مدے کو۔۔۔ مدے سے حقیقت بناؤ اور کر لو ڈاکٹر ہمارے شادی اپنی لائف کو آگے بڑھاؤ۔۔۔

- یار زندگی دوبارہ نہیں ملتی۔۔۔ اور اگر یہی بات اگر میں تم سے کہوں تو ڈاکٹر شاہ زیب نے ستائشی نظروں سے دیکھتے ہوئے احمر سے کہا تھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

- ہاں تو مجھے بھی لادو عریشہ میں کر لوں گا۔ اس سے شادی وہ ٹوٹے ہوئے دل سے مسکرایا تھا۔۔ عریشہ تو تمہیں نہیں مل سکتی کیونکہ اس کمینے نے تمہیں صرف ٹھیک کرنے کے لیے ایک چکمہ دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کہ تمہیں وہ عریشہ واپس لا کر دے گا۔ جب کہ ایسا کچھ نہیں ہونے والا میں جانتا ہوں۔۔۔ "کیا۔۔ تم جانتے تھے کہ صرف تمہارا علاج کروانے کے لیے رومان شاہ نے تمہیں یہ کہا تھا کہ عریشہ سے تمہیں واپس ملوائے گا۔۔

جہاں زیب میں حیرت زدہ ہو کر پوچھا تھا۔۔ آخر یار ہے وہ ہمارا اس کی رگ رگ سے واقف ہوں۔۔ وہ مسکرا رہا تھا۔۔ مجھے پتہ تھا کہ وہ اس لڑکی کو کبھی میری زندگی میں واپس نہیں آنے دے گا جس کی وجہ سے میری زندگی برباد ہو گئی۔۔۔

مگر یار اس کی دوستی پہ قربان جانے کو دل کرتا ہے۔ وہ مجھے واپس میری نورمل زندگی میں لے آیا۔۔ اس نے تب تک دم نہیں لیا جب تک اس نے مجھے ٹھیک نہیں کر لیا۔۔۔ احمر نے رومان شاہ کی تعریف کی تھی۔۔

Kitab Nagri

واہ یار تو تو چھپار ستم نکلا تجھے تو سب حقیقت پتہ تھی۔۔ شاہ زیب مزاق سے مسکرایا تھا۔ تو اب کیا تم اریشہ کا خیال اپنے ذہن سے نکال دو گے۔۔ شاہ زیب نے بہت تعجب سے پوچھا تھا۔۔۔

نکال چکا ہوں مجھے نہیں چاہیے وہ لڑکی جس کی وجہ سے میں اپنی ماں کے آنسو کی وجہ بنا اپنے دوستوں سے دور ہو گیا۔ اپنی زندگی سے دور ہو گیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

خدا ہر کسی کو تم دونوں جیسے یار نہیں دیتا اگر مجھے قسمت نے پلٹ کر زندگی جینے کا موقع دیا ہے۔ تو میں ہر گز اسے ضائع نہیں کرنا چاہوں گا۔ وہ بہت پر سکون لہجے سے بول رہا تھا۔۔

گڈ ویری گڈ بہت خوشی ہوئی جان کر کہ احمر تم خود سے اپنی زندگی کی طرف لوٹ آئے ہو۔۔ اب تم بھی پلیز اپنی زندگی کی طرف لوٹ آؤ اور اپنے دماغ سے مرہا کا خیال نکال دو۔۔
اس کا شوہر اس سے بہت پیار کرتا ہے اور وہ اے سی پی کبھی بھی میرا کو خود سے دور نہیں ہونے دے گا میں نے دیکھا ہے اس کی نظروں میں چھلکتا ہوا پیار۔۔

پلیز احمر اس طرح کی دل جلانے والی باتیں مت کرو۔۔ شازیب کو جلن محسوس ہوئی تھی۔۔ خدا اس کو سب خوشیاں دے جس کی وہ مستحق ہے۔۔ مگر یار فی الحال مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے جب اس کا نام کسی اور کے ساتھ لیا جاتا ہے۔۔

- ٹھیک ہے نہیں لوں گا نام مگر تم ڈاکٹر ہما کے پرپوزل پر نظر ثانی کرنا اور جواب میں ہاں میں آنا چاہیے۔۔ میں بہت جلد اس گانے پر بھنگڑا ڈالنا چاہتا ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

نچ لین دے مینو۔

یار دے ویاوچ۔

اچھا ڈانسر صاحب کوشش کروں گا کہ جلد ہی تمہیں موقع میسر ہو۔۔ ٹھمکے لگانے کا دونوں قہقہے لگا کر ہنس اٹھے تھے۔

oooooooo

وہ لیپ ٹاپ کھولے ہوئے بیٹھا بے حد مصروف انداز سے کچھ فائل ٹھیک کر رہا تھا۔۔ جو کہ اس کے نیو پروجیکٹ کی تھی۔۔ ان دنوں کام بہت زیادہ تھا مگر پھر بھی وہ سارے کام چھوڑ کر اپنی بیوی کے ساتھ اپنی الجھنے سلجھانے کے لیے کراچی کے سائیڈ ایریا پر آیا ہوا تھا۔۔

Kitab Nagri

۔ جہاں پر اس کا رہنا ایک خوبصورت چھوٹا سا پارٹمنٹ تھا اپارٹمنٹ بہت مہنگی سوسائٹی میں لیا گیا تھا

-

Emmar Apartment"

DHA"

Karachi

Posted On Kitab Nagri

میں رومان شاہ نے میرب کو گفٹ کرنے کے لیے ایک سیپریٹ اپارٹمنٹ خریدا ہوا تھا۔ جو سوسائٹی سے بہت دور تھا۔ یہ اپارٹمنٹ اس نے میرب کے لیے خریدا تھا جو اسے شادی پر نہ کچھ دینے کی وجہ سے۔۔ بطور گفٹ دینا چاہتا تھا مگر یہ گفٹ اسے اس طرح سے دکھائے گا یہ اس نے نہیں سوچا تھا۔

- شام ڈھلنے لگی تھی۔ سورج غروب ہونے کو تھا۔ مگر میرب جی ابھی تک سو رہی تھی۔ یا پھر یوں کہیں کہ سلائی گئی تھی۔۔۔

- میرب بہت غصے میں تھی۔ شاہ جان چکا تھا کہ وہ اب ناڈر کر چپ کرے گی اور نا ہی پیار سے۔ وہ ہر صورت شاہ کو چھوڑ کر جانا چاہتی تھی۔

Kitab Nagri

- شاہ کے ماضی میں مہک کا ہونا میرب کے لیے باعث تکلیف بن چکا تھا۔ وہ اس وقت غصے اور جلن کی اس سیٹیج پر تھی کہ وہ خود کو نقصان پہنچا کر بھی خود کو شاہ سے دور کرنے کے لیے تیار تھی۔۔

-۔ مگر شاہ اسے خود سے دور کیسے کرتا۔ وہ اپنے شاہ کے دل میں اپنی جگہ بنا چکی تھی۔۔ اس کے دور جانے کا سوچ کر ہی اس کے شاہ کا دل بند ہونے لگتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- لیپ ٹوپ کو بند کر کے وہ بیڈ پر بے سد پڑی ہوئی میرب کو گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ کچھ آوارا لٹیں اس کے خوبصورت چہرے پر آئی ہوئی تھی۔ وہ سوتے ہوئے بہت معصوم لگ رہی تھی۔
- چہرے پر پریشانی اور دکھ کے تاثرات بکھرے ہوئے تھے رنگ زردی مائل ہو رہا تھا۔۔۔
شاہ چلتے ہوئے اس کے پاس آکر بیٹھ گیا تھا۔ وہ تکیے پر سر رکھے ہوئے کروٹ لے کر سو رہی تھی۔ شاہ بیڈ سے ٹانگیں لٹکا کر۔ اپنا ایک ہاتھ اس کی کمر سے گزارتے ہوئے بیڈ پر رکھ کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔
نظریں اس کے دل فریب سراپے میں مگن تھی۔۔۔ باہر ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی روم کی خاموشی اور باہر گرتی ہوئی بارش کی بوندوں کی آواز سے ایک الگ ہی دھن بن رہی تھی۔۔۔

خاموشی کا پہرہ تھا کیونکہ جس سوسائٹی میں یا اپارٹمنٹ تھا وہاں آبادی بہت کم تھی۔ کراچی سے کافی سائیڈ پر یہ ایریا تھا جو ساحل سمندر کے بے حد نزدیک تھا۔۔۔
www.kitabnagri.com

یہ اپارٹمنٹ بالکل دبئی سٹائل سے تیار کیا گئے تھے۔ یہ اپارٹمنٹ صرف دو اور چار کمروں پر ہی مشتمل تھے۔ شاہ نے میرب کے لیے دو کمروں والا اپارٹمنٹ لیا خرید ا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

کیونکہ وہ یہاں پر صرف اس کے ساتھ حسین اور خوبصورت لمحات قید کرنے کے لیے ہی آنا چاہتا تھا تو اس لیے چار کمرے والے اپارٹمنٹ کی اسے ضرورت نہیں۔

کھڑکی سے باہر سمندر کا ویو بے حد خوبصورت منظر پیش کرتا تھا۔ سوسائٹی بہت مہنگی تھی اور ابھی پوری طرح تیار نہیں تھی اس لیے بہت کم اپارٹمنٹ تیار تھے۔
اس لیے ماحول بہت پرسکون تھا باہر کسی بھی طرح کے شور شرابے یا ٹریفک کے آواز نہیں تھی۔ شاہ گہری نظروں سے میرب کے خوبصورت چہرے کو دیکھ رہا تھا۔
شاہ اپنے ہاتھ سے اس کے چہرے پر آئی ہوئی آوارہ لٹوں کو پیچھے کر رہا تھا۔ میرب کی چھوٹی چھوٹی گرم چلتی ہوئی سانسیں شاہ کے ہاتھ پر پڑ رہی تھی تاکہ وہ اپنی جان شاہ کے خوبصورت چہرے کو پوری طرح سے دیکھ سکے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اٹھو جانے شاہ تمہارا شاہ تمہارے اٹھنے کا انتظار کر رہا ہے۔۔ اٹھو اور کرو مجھ سے جھگڑا تاکہ میں اپنی جنگلی ہرنی کو سب حقیقت سے آگاہ کر سکوں۔۔ اپنے ہاتھ کی پشت کو اس کے گال پر رب کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے ہاتھ کے لمس کی حدت سے وہ نید سے گسسا کر اٹھنے لگی تھی۔۔ اس کے مردانہ ہاتھ کی گرمی کو میرب نیند میں بھی محسوس کر کے سسکا اٹھی تھی کیونکہ شاہ کا ہاتھ گالوں سے ہوتے ہوئے اس کی گردن پر آچکا تھا۔۔

نظر اس کے خوبصورت دل فریب سراپے پر مرکوز تھی۔ اس کے خوبصورت دلفریب سراپے کو سانسوں کے ساتھ کے ساتھ اوپر نیچے ہوتے دیکھ کر۔ شاہ کے لبوں کی مسکراہٹ گہری ہوتی جا رہی تھی۔۔

گھر بھی اکیلا ہونا ارد گرد کسی بھی طرح کا شور نہ تھا۔ باہر سے آتی ہوئی بارش کی بوندوں کی ٹپ ٹپ اور ساتھ میں چلتی ہوئی ہوا کی سنسناہٹ اور روم میں پڑا ہوا جود جس پر وہ پورا حق رکھتا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

اس وقت یہ ساری باتیں شاہ کو بہکانے کے لیے کافی تھی۔ اس کے محبت سے بھرے بے لگام جذبات بے قابو ہو رہے تھے۔۔ وہ گہری نظروں سے دیکھ کر اپنے ہونٹ کے کنارے کو دباتے ہوئے مسکرایا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اپنی انگلی کو اس کی گردن پہ رکھتے ہوئے لائن کھینچتے ہوئے دل تک لے آیا تھا۔ ابھی ارادہ تو اس سے بھی زیادہ کا تھا۔ وہ اس وقت وہ کر رہا تھا جو اس کا دل چاہتا تھا۔ مگر مردانہ ہاتھ کی گرمیوں سے میرب سسک کر آنکھیں کھول کر اٹھ گئی تھی۔۔۔

- یہ۔۔۔ کک۔ کک۔ کیا کر رہے ہیں آپ وہ گھبرا کر آدھے لفظوں توڑتی ہوئی بول کر پیچھے کو سرکتی ہوئی اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔ بہت کچھ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا "اور ہوں"۔۔۔ اچھا ہوا کہ محترمہ کی آنکھ کھل گئی ہے کب سے تمہارے اٹھنے کا ویٹ کر رہا ہوں۔۔۔

میری جھگڑالو ہر نی وہ اپنا چہرہ اس پر جھکاتے ہوئے سرگوشی میں بولا تھا۔ اس کے لبوں کی جنبش سے نکلتی ہوئی گرم سانس اس کے کان کی لوں پر پڑی تھی۔ اس کے دل کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوئی تھی۔۔۔

وہ اور گھبرا کر پیچھے ہونے کو تھی کہ پیچھے بیڈ گراؤن کی ٹیک سے جا لگی پیچھے جگہ ہی نہ تھی اس کے فرار ہونے کی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ کی آنکھوں میں آنچ دیتے ہوئے جذباتوں سے وہ پوری طرح سے گھبرا گئی تھی۔۔ پاس پڑے ہوئے دوپٹے کو کھینچتے ہوئے میرب نے اپنے گلے میں لپیٹ لیا تھا۔۔ شاہ کی بے باک نظریں اسے اندر تک جاتی ہوتی ہوئی محسوس ہو رہی۔۔۔

- یہ کیا بد تمیزی ہے کسی سوتی ہوئی لڑکی کے کوئی اتنے نزدیک ہو کر بیٹھتا ہے۔ وہ غصے سے جنگلی ہرنی کی طرح ٹیڈی نظریں کرتی ہوئی بول رہی تھی۔۔

پہلی بات تو تم میری بیوی ہو کوئی غیر لڑکی نہیں۔۔ میری جنگلی بیوی تمہیں اتنے قریب سے دیکھنے کا پورا حق ہے مجھے۔

Kitab Nagri

- حق تو مجھے تمہیں یوں بے لباس دیکھنے کا بھی ہے۔ مگر وہ الگ بات ہے کہ میں بہت شریف سا بندہ ہوں میں نے ابھی تک اپنے اس حق کا استعمال کیا نہیں ہے۔۔ وہ اپنی بے باک نظروں سے مسکرا کر جتا گیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ کے جملے نے میرب کے کانوں سے آگ لگادی تھی۔ وہ تو سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ شاہ اتنا بھی بے باک ہو سکتا ہے۔۔۔ وہ حیرت سے آنکھیں پھاڑے ہوئے شاہ کو دیکھ رہی تھی شرم سے گال لال گلابی ہو رہے تھے۔۔۔

- اتنا چھپاؤ مت خود کو مجھ سے۔۔ کافی خوبصورت ہے تمہارا یہ دل فریب سراپہ۔۔ آنکھ کو دباتے ہوئے اشارہ اس کے دل والے مقام کی جانب کیا۔۔
اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)

میں کہاں ہوں۔۔ میرا مطلب ہے کہ ہم لوگ کہاں ہے اس وقت۔۔ وہ شاہ کی باتوں سے گھبرا کر۔۔
شاہ کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے سوال کر گئی۔۔

جانے من تم اس وقت پوری طرح سے میری قید میں ہو۔۔ تم اس وقت ہمارے گھر سے بہت دور
کراچی کے ایک سائیڈ ایریا پر ہو۔۔ یہاں پر دور دور تک تمہیں جانے کے لیے کوئی چیز نہیں ملے
گی۔۔

اس لیے اگر تمہارے خرافاتی دماغ میں یہاں سے بھاگنے یا فراری کا کوئی پلان ہے تو اسے فورن ڈس
کنیکٹ کر دو۔ کیونکہ کچھ فائدہ نہیں ہونے والا وہ اپنی فتاحی مسکراہٹ کے ساتھ مسکراتا ہوا بول گیا
تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شرم نہیں آتی یوں دھوکے سے مجھے یہاں لے کر آتے ہوئے۔۔ مگر مجھے پتہ کیوں نہیں چلا جب آپ مجھے یہاں لا رہے تھے۔۔ وہ باتوں کے بیچ میں سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے سوچنے لگی تھی۔۔ مگر اسے کچھ بھی یاد نہیں آ رہا تھا سوائے اس کے کہ وہ گھر سے اپنی ماما کی طرف جانے کے لیے نکلی تھی۔۔

۔۔ وہ پچھلی سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی جبکہ شاہ نے غصے سے اسے فرنٹ سیٹ پر آنے کو کہا تھا۔۔ وہ غصے سے سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی اور اس سے آگے کا اسے کچھ بھی یاد نہیں تھا۔۔۔۔۔ اس کے بعد اس کی آنکھ کھلی تھی۔۔ اور یہ ظالم اسے قید ہونے کی خوشخبری سن رہا تھا۔۔۔۔۔

۔۔ اپنے چھوٹے سے دماغ پر اتنا زور مت ڈالو میں بتا دیتا ہوں کہ تمہیں پتہ کیوں نہیں چلا۔۔ پتہ کیسے چلتا میری جنگلی ہرنی جس اورنج جو س کو تم نے گٹا گٹ کر کے اپنے اندر انڈیلا تھا۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

اس میں نیند کی دوا موجود تھی تو اس لیے تم بڑے آرام سے میرے ساتھ فرنٹ سیٹ پر میرے ہی کاندھے پر سر رکھ کر سو کر آئی ہو۔۔ اس کے اطراف میں دونوں بازو رکھے ہوئے اس سے بیڈ سے ٹیک لگانے پر مجبور کر گیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

چہرہ اس کے بے حد قریب کیے ہوئے اس کے اڑی ہوئی ہوائیوں کے آتے جاتے رنگ دیکھ رہا تھا۔۔۔

- اور اس کے آگے کا سفر میں نے تمہیں اپنی باہوں میں اٹھا کر کیا۔۔ یعنی کہ میں تمہیں ہمارے فلائٹ پر اپنی باہوں میں اٹھا کر لایا ہوں۔۔۔ کیوں"

- کیونکہ گاڑی اوپر روم تک آ نہیں سکتی تھی۔ اس لیے وہ شرارتی نظروں سے دیکھتے ہوئے اس کی ہر بات کا بڑی ہوشیاری سے جواب دے رہا تھا۔۔۔

- زیادہ اپنی فتح کے جشن منانے کی ضرورت نہیں ہے جیسے مجھے لے کر آئے ہیں ویسے چھوڑ کر آئے میرب نے اپنی ساری ہمت جمع کر کے شاہ کو دھمکاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

- صدقے جاؤں اب تم اس قابل تو ہو گئی ہو کہ شاہ کو دھمکیاں دے سکتی ہو۔ وہ بہت تنزیہ اس پر مسکرایا تھا۔۔

میں آپ کو کوئی دھمکیاں نہیں دے رہی بس آپ مجھے ماما کے گھر چھوڑ کر آئیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ خود میں سمٹتے ہوئے شاہ کی گرم سانسوں سے فاصلہ بنانے کی کوشش کر رہی تھی۔ جو اس کے چہرے پر جھکا ہوا نہ جانے کیا ثابت کرنا چاہتا تھا۔۔

پلیز مجھ سے تھوڑا دور ہو کر بات کریں اس طرح سے ڈرانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ میرب میں یہاں پر تمہیں ڈرانے یا دھمکانے کے لیے ہرگز نہیں لے کر آیا میں چاہتا تھا کہ میں آرام سے بیٹھ کر تمہاری ساری غلط فہمیاں دور کروں تم جو سوچ رہی ہو وہ پوری طرح سے سچ نہیں ہے۔۔۔

آدھی ادھوری باتوں کو سن کر تم نے اپنے دماغ میں جو سکیچ تیار کیا ہے پلیز اس سے ہمارے رشتے کو خراب مت کرو۔ وہ سیریس ہو کر سمجھانے لگا تھا۔۔۔

- رومان شاہ مجھے آپ کی کسی بات پر یقین نہیں ہے اور نہ ہی مجھے آپ سے کوئی صفائی چاہیے اگر آپ اتنے سچے ہوتے تو مجھے ساری حقیقت سے پہلے آگاہ کر دیتے۔۔۔

- مگر آپ کے دل میں تو مہک کی محبت کا سمندر پورے عروج پر تھا تو آپ مجھے کیوں بتاتے اس لیے اب کسی بھی صفائی کی گنجائش نہیں ہے۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میرب میں سب کچھ تمہارا برداشت کروں گا کیونکہ مجھے لگتا ہے کہ تم اس وقت رائٹ ہو جو کچھ تم نے دیکھا اور سنا اس سے تمہارا اس طرح کاری ایکٹ میں برداشت کر سکتا ہوں۔۔۔۔

- مگر اب دوبارہ اپنی زبان سے مجھے صرف شاہ کہہ کر بلانا رومان شاہ کو اس کا بار بار رومان شاہ کہنا زہر لگ رہا تھا۔ میں آپ کو ہر گز شاہ کہہ کر نہیں بلاؤں گی۔ آپ رومان شاہ ہیں اور میں آپ کو رومان شاہ ہی کہوں گی۔۔۔

- وہ ضدی انداز سے بول رہی تھی۔ میرب کی آنکھوں میں بھی غصے کی تپش وضیاد کھائی دینے لگی تھی۔ تو ٹھیک ہے جب تم کچھ سمجھنا چاہتی ہی نہیں تو مجھے سمجھانے کی ضرورت کیا ہے۔۔۔

www.kitabnagri.com

- ایسے تو پھر ایسے ہی صحیح اب لے کر دکھاؤ اپنی منہ سے میرا غلط نام وہ قریب ہو کر اس پر جھکا تھا۔۔ شاہ کے نزدیک میرب کا اسے رومان شاہ بلانا غلط نام تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اسے اس کے خوبصورت لبوں سے شاہ ہی سننا تھا۔ اب یہ اس کی ضد بن چکی تھی۔۔۔ میرب سٹ پٹائی تھی اس کے قریب ہونے سے۔ اس کے سینے پر دباؤ دیتے ہوئے پیچھے کر کے۔ سو کی سپیڈ سے بیڈ سے اتر کر کمرے سے باہر کی جانب بھاگی روم کا دروازہ کھول کر وہ بھاگتے ہوئے ٹی وی لاؤنج میں آچکی تھی۔۔۔

- اب ارادہ باہر کا دروازہ کھول کر بھاگنے کا تھا۔ مگر وہ بند دروازے کے ہینڈل کو بار بار گھمار ہی تھی۔۔۔ کیا لگتا ہے کہ تمہیں اگر میں یہاں تک لے آیا ہوں تو اتنی آسانی سے تمہیں یہاں سے جانے دوں گا۔ میرب رومان شاہ تمہارے فرار ہونے کا ہر راستہ مجھ سے ہو کر گزرتا ہے۔ وہ اس کے پیچھے پیچھے چلتا ہوا آیا تھا۔۔۔

- اس لیے فضول میں خود کو ہلکان مت کرو کیونکہ تمہاری یہ خواہش میں پوری کرنے والا ہوں۔ وہ اپنی بات میں اپنے جذباتوں کا تقاضا کر گیا تھا۔۔۔
www.kitabnagri.com

- آپ نے اگر میرے ساتھ کچھ غلط کرنے کی کوشش بھی کی تو، میں اپنی جان لے لوں گی، اس کی باتوں کا مفہوم میرب اچھی طرح سے سمجھ رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- تمہیں کیا ضرورت ہے اپنی جان لینے کی۔۔ تمہاری جان میں اپنے انداز سے لوں گا۔ تمہاری سانسیں پی کر تمہیں اپنی شدتیں دے کر۔۔ اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کھینچ کر اسے اپنے کاندھے پر اٹھا لیا تھا۔۔۔

- میرب بچوں کی طرح ٹانگیں مارتے ہوئے خود کو چھڑوانے کی بے جاں کوشش کر رہی تھی۔۔ جب کہ وہ چند قدموں میں ہی روم کے اندر آچکا تھا۔۔ اسے بیڈ پر پٹختے ہوئے جاگ کر روم کے دروازے کو لاک کر چکا تھا۔۔

- آپ میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے مجھے آپ سے طلاق چاہیے۔ وہ شاہ سے ڈرتے ہوئے بیڈ پر سکروں کرتی ہو پیچھے کی جانب ہو کر بولی تھی۔۔ اس کا یہ بولنا رومان شاہ کے تن بدن میں آگ لگا گیا تھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

- میں تمہاری ہر بات کو اگنور کر رہا تھا مگر اب یہ بات بول کر تم نے اپنی حد پار کر دی ہے۔ میں نے تمہیں کل بھی یہ سمجھایا تھا کہ یہ تمہاری پہلی اور آخری غلطی ہے مگر تم باز نہیں آئی اب بھگتنا جو ہو گا تمہارے ساتھ۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میری نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھا رہی ہو۔ اس کی کلائیوں پر اپنی پکڑ مضبوط کرتے ہوئے سرد لہجے میں گرج اٹھا تھا۔ وہ پیچھے کی جانب گر چکی تھی۔ اور وہ گھٹا بن کر اس کے اوپر چھایا ہوا اس کی نازک کلائیوں پر اپنی گرفت سخت سے سخت تر کر تا جا رہا تھا۔۔

- کلائیوں پر رومان شاہ کے سخت ہاتھوں کی شدت سے وہ بلبلا اٹھی تھی۔ شاہ کے ڈر سے اس کی چیخ تک حلق میں گھٹ کر رہ گئی تھی۔ اس سے ڈرا ہوا دیکھ کر شاہ کو اور بھی غصہ آیا تھا۔

- اسے پتہ تھا کہ میرب اس سے ڈرتی ہے مگر اپنی زبان سے زہر اگلنا نہیں چھوڑ رہی تھی۔ شاہ اس کے کچھ سیکنڈ پہلے بولے ہوئے الفاظ کو یاد کیا اور سیخ پا ہوا۔۔

www.kitabnagri.com

- شاہ نے تھوڑا سا اوپر ہوتے ہوئے اپنی شرٹ کے بٹن کھول کر شرٹ کو دور اچھال دیا۔ یہ دیکھتے ہی میرب ماہی بے آب کی طرح تڑپ اٹھی۔ ہتھیلیاں پینے پینے سے بھگنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

- آپ۔۔۔ آپ میرے نزدیک نہیں آسکتے وہ سہمی سہمی آواز میں بولی۔ شاہ استہزایہ نظروں سے دیکھ کر ہلکا سا قہقہا لگا کر ہنسا تھا۔۔۔ بے وقوف لڑکی تمہیں اب تک میری طاقت اور میرے حقوق کا اندازہ نہیں ہوا ہے۔۔۔ اس وقت خود کو دیکھو کس حالت میں ہو۔ اب بھی تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہارے نزدیک نہیں آسکتا۔ اس کے یوں کہنے پر وہ شاہ کی گرفت میں ساکت سی بے بسی کی تصویر بنے ہوئے آنسوؤں بہانے لگی تھی۔۔۔

وہ اس کی رونے کی پرواہ کیے بغیر اپنے مضبوط ہاتھوں سے اس کی نازک کلائیوں کو لاک کیئے ہوئے تھا۔ اس کے دوپٹے سے بے نیاز سراپے پر گہری نظر ڈالتے ہوئے اس کی ٹانگیں تک اپنی ٹانگوں میں لاک کر چکا تھا۔۔۔

Kitab Nagri

- ہاتھ بڑھاتے ہوئے سائیڈ ٹیبل سے میوزک پلیئر کا ریموٹ کنٹرول اٹھا کر روم کے اندر مدھم آواز سے سونگ پلے کر کے آنکھ دبا کر واپس اپنے کام پر لگ گیا۔۔۔ سونگ کے بول سن کر میرب اور بھی شرم سے لال ہونے لگی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- جتنا بے شرم خود ہے اس سے کہیں زیادہ بے شرم سونگ پلے کیا ہے میرب نے شرم سے لال اور غصے سے پیلا ہوتے ہوئے اپنے دماغ میں سوچا تھا۔

❀ تو آج مینو نیڈے نیڈے آلیں دے "تم آج مینو نیڈے نیڈے آلیں دے" سوئیے اپنے حسین دے اُتے

سوئیے اپنے حسن دے اُٹھے۔

❀ تو مینو تھوڑا حق تاجتالین دے۔

تو مینو تھوڑا حق تاجتالین دے۔

تم آج مینو نیڈے نیڈے آلیں دے

تم آج مینو نیڈے نیڈے آلیں دے ♥ www.kitabnagri.com

میرب کو اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ اس اڈیل آتش فشاں پہاڑ کی ماند پھیلے ہوئے رومان شاہ کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

۔ اس کی ساری ہٹ دھرمی سارا غصہ ساری بک بک دوپل میں ہی ختم ہو گئی تھی۔۔ شاہ کی آنکھوں میں
خمار کا ایک جہاں بہت دور تک پھیلا ہوا نظر آ رہا تھا۔

[illegible]

۔ اوہ کاہدہ رکھدی اے تو اوہلا

دل کھند امین تینو بولاں

اوہ کا ہدہ رکھ دی اے تو اوہلا

دل کہند امین تاں بولاں

تم آج مینو خود چھ سما لین دے

تم آج مینو خود چھ سما لین دے

Posted On Kitab Nagri

تو اوج مینو نیڈے نیڈے آ لین دے۔

تو اوج مینو نیڈے نیڈے آ لین دے ❀

۔ اپنے آتش لبوں سے جب اس کی پنکھڑیوں کو قید کر کے نمی کا پہلا قطرہ اپنے اندر انڈیلا تو میرب بن
جل کے مچھلی کی طرح تڑپ اٹھی تھی۔۔ اس کی تڑپ سے شاہ نے اپنے دانتوں کا دباؤ اور بڑھا دیا تھا
۔ اس کی بے رحمی پر میرب کی سسکیاں برآمد ہونے لگی۔۔۔

❀ اوج بھاہا وچ تو مینو بھر لے

آج اپنا مینو کر لے

اوج بھاہا وچ تو مینو بھر لے

آج اپنا مینو کر لے

تم آج دووے سہ ایک ہو لین دے

تم آج دووے سہ ایک ہو لین دے

تم آج مینو نیڈے نیڈے آ لین دے



Posted On Kitab Nagri

تم آج مینو نیڈے نیڈے آ لین دے

- اس کے غصے کے آگے وہ ساکت ہو گئی تھی جو تھوڑی بہت مزاحمت بچی تھی وہ بھی دم توڑنے لگی۔۔ اس کی ہر مزاحمت پر وہ پہلے سے زیادہ ضدی ہو کر اس پر قابض ہوتا جا رہا تھا۔۔

وہ بے رحم بنا ہوا اس کی سانسوں کو پوری طرح سے اپنے اندر انڈیل چکا تھا۔ یہاں تک کہ میرب کے لبوں سے نکلتا ہوا خون اسے اپنے حلق میں اتارتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔

مگر وہ ظالم بنا ہوا آج پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں تھا۔ وہ ہر بار اسے اپنی گرفت میں لے کر چھوڑ دیتا تھا کیونکہ وہ اسے زبردستی اپنی زندگی میں شامل نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

- مگر یہ لڑکی ہر بار اس کے صبر کا ضبط لیتی تھی۔ آج وہ کسی بھی طرح کی رعایت دینے کے موڈ میں نہیں تھا۔ آج اس کا دماغ پوری طرح سے ٹھکانے لگا کر اپنی شوہر ہونے کی پاور دکھا رہا تھا۔۔

- میرب اب صرف سسک رہی تھی اس کی مزاحمتیں پوری طرح سے دم توڑنے لگی۔۔ اس کی دم توڑتی مزاحمتوں کو محسوس کر کے شاہ نے اپنے ظالم لمس سے اسے آزادی بخشی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ سے آزادی ملتے ہی سسکیوں کے ساتھ میرب اپنی سانسوں کو بحال کر رہی تھی جبکہ شاہ اپنی فتح والی مسکراہٹ کے ساتھ ایکسرے مشین والی آنکھوں سے اس کے سراپے کو دیکھ رہا تھا۔

میرب پوری طرح سے سہمی ہوئی تھی اس کی سہمی ہوئی نظروں کو دیکھ کر اس کے آتش لب بہت پرکشش انداز سے مسکرائے تھے۔۔۔

بس جانے شاہ ختم ہو گئی تمہاری ہیکڑی اتنی سی تمہاری جان ہے کہ میری زرا سی قربت سے سہم گئی ہو تو کیوں لیتی ہو یا میرے ساتھ بچے۔۔۔

Kitab Nagri

وہ سرگوشی کرتے ہوئے چہرہ اس کے ساتھ زب کرنے لگا اس کی بیرڑ کی چبن میرب کو پھر سے سسکا گئی تھی۔۔ میرب اسے خوف سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

اسے اس طرح ڈر کر خوف سے دیکھتے ہوئے شاہ نے غصے سے اپنی مٹھیاں میچ لی تھی۔۔۔ وہ کیسے اس سے تکلیف دے سکتا تھا جس کے لبوں کا جام پی کر کچھ دیر پہلے وہ کتنا مسرور ہو گیا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اس کے لبوں میں جو سکون تھا وہ اسے کہیں بھی اور نہیں ملنے والا تھا۔ اسے دکھ ہوا تھا یہ سوچ کر کہ جن لبوں کی نرمی سے اسے اتنا سکون ملا اس پر وہ کیسے بے رحمی دکھا سکتا تھا۔۔۔

- کٹ لگے ہوئے ہونٹوں سے نکلتے خون کے قطروں کو واپس لب رکھ کر بہت نرمی سے چن رہا تھا۔ جبکہ میرب کا وجود بالکل ساکت اور بے چان تھا۔ اس بار اس نے کوئی مزاحمت نہیں کی تھی۔۔۔

- یہ میں کیا کرنے جا رہا تھا اپنی ہی محرم اپنی بیوی اپنی محبت سے زبردستی کرنے کا میں کیسے سوچ سکتا ہوں۔۔۔ یہ جتنا بھی لڑ لے اکڑ دیکھا لے آخر ہے تو ایک کمزور عورت تو کیوں میں اس پر اپنی سختیاں دکھا رہا ہوں۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- اب کی بار نمی کو بہت نرمی سے پی رہا تھا۔ ساتھ میں چھوٹی چھوٹی خون کی بوندوں کو بھی اپنے اندر اتار لے گیا۔ شاہ کے تھوڑا سے نرمی سے وہ اور زیادہ رونے لگی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اس کے ساتھ کون سا رویہ اختیار کرنا چاہیے۔ وہ اپنی کن پٹی پر ہاتھ رکھتے ہوئے۔ اپنے بے قابو جذباتوں کو قابو کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

- شاہ سے نہ تو میرب کی ہچکیاں اور سسکیاں برداشت ہو رہی تھی اور نہ ہی رعنائیوں سے بھرا ہوا دودھیانرم وجود۔ اس کی خوبصورت مخملی گوری گردن پر نظر پڑتے ہی آنکھوں میں خماری کی سرخیاں پھر سے تیز ہونے لگی تھی۔۔۔

- تمہاری اتج کیا ہے شاہ کے لبوں سے بے اختیار نکلا تھا۔ کیا اااا۔۔۔ میرب نے چونک کر پوچھا۔۔۔ بہری ہو سمجھ میں نہیں آیا میں نے کہا تمہاری عمر کیا ہے لہجہ پھر سے سخت ہوا۔۔۔ میں نے پوچھا تمہاری عمر کیا ہے جواب نہ آنے پر اب کی بار لفظوں کو چبا کر بولا تھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

- آپ کیا سو رہے تھے جب نکاح نامے پر میری عمر لکھی گئی تھی اپنی حالت پر ماتم کرتی ہوئی میرب غصے سے جواب دے گئی۔۔۔ جو پوچھا ہے وہ بتاؤ میں نے پوچھا تمہاری اتج کیا ہے اب کی بار صرف اتج بتانے کے لیے ہی تمہارے لب کھلے شاہ کرج اٹھا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"20 سال۔ ہممم۔ مطلب کہ مجھے برداشت کر سکتی ہو وہ آئی برو کو اٹھا کر مسکرایا تھا۔ اس کے انداز میں اس کی فتح نظر آرہی تھی اس کو دیکھ کر میرب کو غصے سے آگ لگ گئی تھی۔

۔ کیوں کر رہے ہیں آپ میرے ساتھ ایسا جب اٹپ مجھ سے پیار ہی نہیں کرتے تو پھر کیوں مجھے اس طرح سے ذلیل کر کے اپنے نزدیک کر کے۔۔۔

۔ جائے اپنی جولیٹ کے پاس اور یہ سب جو آپ میرے ساتھ کر رہے ہیں اس کے ساتھ جا کر کیجئے۔۔ قریب ہوتے ہوئے شاہ کے سینے پر غصے سے ناخنوں سے نوچتی ہوئی ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں بول رہی تھی۔۔۔



۔ میرب مہک سے پیار بے وقوف رومیوں نے کیا تھا۔ جو اپنی کم عقلی میں اس سے پیار کر بیٹھا۔ مہک کے ساتھ اب میرا کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ نفرت کرتا ہوں میں اس سے۔ بار بار میری اس خوبصورت رات کے درمیان اس کو مت لاؤ۔۔

Posted On Kitab Nagri

شان غصے سے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا۔ میں کیسے یقین کر لوں آپ نے کبھی میری طرف محبت سے نہیں دیکھا کبھی مجھ سے پیار نہیں کیا وہ سسکتے ہوئے رو رہی تھی۔۔ اور اسے اپنے سینے سے لگا کر کھڑے ہوئے تھے۔۔

۔ اپنے سینے پر اس کے ناخنوں کی خراشوں کو دیکھ کر اس کے لبوں پر ہنسی اڑ آئی تھی۔۔ شاہ آج اس کی ساری غلط فہمیوں کو دور کر کے اپنے رشتے کو آگے بڑھانا چاہتا تھا۔۔

۔ وہ جانتا تھا کہ میر خود بھی یہ چاہتی ہے۔۔ مگر اپنی ضدی طبیعت اور اپنے جلن سے مجبور میرب کبھی یہ ایکسیپٹ نہیں کرے گی۔۔۔

Kitab Nagri

۔ میرب تم میری پوری بات سنو میں تمہاری ہر غلط فہمی کو دور کر دوں گا میری جان ایک بار میری بات سنو تو صحیح وہ اس کی غلط فہمیاں دور کرنے کے لیے ایک بار پھر سے اس کے آگے جھکا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے آپ کی کسی بات کا یقین نہیں ہے مت دیں آپ مجھے صفائیاں، اور پیچھے ہٹیں۔ وہ پھر سے آپ سے باہر ہونے۔ وہ اس وقت جتنی بھی بد تمیزی کر رہی تھی وہ صرف اس کا اپنے شاہ کے لیے پوزیسو ہونا تھا۔۔

شاہ کو پتہ تھا کہ اس کے سینے میں جو جلن ہے اسے صرف شاہ کی قربت ہی ٹھنڈا کر سکتی ہے۔ اپنی سینے پر پڑی ہوئی خرچوں کو دیکھ کر۔ وہ مسکرا رہا تھا۔ اپنے لبوں پر ہوئے ظلم کا اس نے بہت اچھی طرح سے حساب لیا تھا۔۔۔

شاہ کے سینے پر پڑی خرچوں سے خون کی کئی چھوٹی چھوٹی بوندیں نکل رہی تھی جو شاہ کو تکلیف سے کہیں زیادہ خوشی اور سکون دے رہی تھی۔۔۔

www.kitabnagri.com

یہ بے وقوف لڑکی مجھ سے کتنا پیار کرتی ہے شاہ اس کی محبت کی گہرائی ناپتے ہوئے اپنے رشتے کو آگے بڑھانے کا ٹھان چکا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- پاگل لڑکی میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں تم سر سے لے کر پیر تک قیامت ہو۔ تم جیسا حسن آج سے پہلے میں نے نہیں دیکھا۔۔۔ اگر میں اتنی خوبصورت ہوں تو پھر آپ مجھے پسند کیوں نہیں کرتے وہ سسکتی ہوئی کانپتے لبوں سے بولی تھی۔۔۔۔

"جان شاہ مجھے تم پسند ہو میری جان۔۔۔ مجھے تمہارے اس خوبصورت چہرے کی مسکراہٹ پسند ہے۔" تمہارا مجھ سے شرمنا پسند ہے "میری قربتوں سے گھبرا انا پسند ہے۔" تمہارا میرے لیے بدلنا پسند ہے "تمہارا میرے لیے اپنے سر پر دوپٹہ اوڑھنا پسند ہے" میرے گھر کو اپنا گھر سمجھنا مجھے پسند ہے "میرے لیے تمہارا گھر داری سیکھنا مجھے پسند ہے" اگر میں کہوں کہ میری جان مجھے تم ساری کی ساری پسند ہو "اگر تم مجھے نہ پسند ہوتی تو تم آج شاہ کی گرفت میں بھی نہ ہوتی۔۔۔

Kitab Nagri

- شاہ اپنی ناپسند چیز کو کبھی اپنے پاس نہیں رکھتا اور تمہیں تو پہلے دن سے میں نے اپنی سانسوں سے زیادہ نزدیک کر لیا تھا۔۔۔ تو تم کیسے کہہ سکتی ہو کہ میں تمہیں پسند نہیں کرتا۔۔۔

- پسند تو تم مجھے پہلی نظر میں ہی آگئی تھی۔ اور پیار تب ہو گیا جب تم نے میرے لیے اپنی نسلیں کاٹ کر اپنی جان لینی چاہی تھی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

بس دھوکہ کھایا ہوا دل ماننے کو تیار نہیں تھا۔ یا یوں کہوں کہ میں نے اپنے دل کو مجبور کر رکھا تھا کہ تمہاری محبت کے چکروں میں نہ پڑے۔۔۔

- وہ محبت سے اسے سمجھاتا ہوا اس کے لبوں پر چکا۔۔ میرب جھٹکے سے اپنا منہ پھیر گئی تھی۔ اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر دباؤ دے کر پیچھے کرنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

- شاہ نے سر د نظروں سے اسے دیکھا تھا یوں چہرہ گھمانے پر۔۔ ایسی غلطی دوبارہ مت کرنا میرب۔ اس سے دھمکائی ہوئی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔

- میرب شاہ کی کچھ دیر پہلے والی جنونیت سے ڈری ہوئی تھی۔۔ شاہ کو پتہ تھا کہ آج اگر اس نے نرمی دکھائی تو یہ ضدی لڑکی کبھی اپنی رشتے کو آگے نہیں بڑھنے دے گی۔۔

Posted On Kitab Nagri

۔ اس کی ضدی بیوی کو جو زبان سمجھ میں آتی تھی آج شاہ اسے اسی زبان میں سمجھانے والا تھا۔۔۔ اس کی محرم تھی اس کی محبت تھی اور آج اسے یہ کہنے میں کوئی جھجک نہیں تھی کہ وہ اس کی خوبصورتی سے بہک چکا ہے۔۔۔

اور شاہ آج اسے یہ حق نہیں دینے والا تھا کہ وہ اسے خود سے دور رکھتی۔

۔ کیونکہ یہ بے وقوف لڑکی سمجھ نہیں سکتی تھی کہ مرد اور عورت کے جذبات میں کیا فرق ہوتا ہے۔۔ ایک شوہر جب پوری اتھارٹی کے باوجود اپنی بیوی سے دور رہتا ہے تو یہ اس کا احسان ہوتا ہے۔ مگر اس ضدی لڑکی کو کون یہ سمجھا سکتا تھا۔۔

۔ وہ اس کے جذباتوں کے سمندر کو پوری طرح سے دیکھ چکی تھی بڑی چالاکی سے شاہ کو پیچھے کرتی ہوئی نیچے سے نکل کر بیڈ سے بھاگ کر اترنے لگی تھی۔۔

۔ اس سے پہلے کہ وہ اپنی چالاکی دکھا کر بھاگنے میں کامیاب ہوتی شاہ اس کی کلائی سے کھینچ کر اسے خود پہ گرانے کامیاب ہو چکا تھا۔۔ نونو نو۔۔ جان شاہ جو سین کچھ دیر پہلے کنٹینر تھا اس کا کلائمیکس تو آج رات

Posted On Kitab Nagri

ہو کر رہے گا۔۔ اگر محبت اور شرافت سے خود کو مجھے سونپ دو گی تو وعدہ کرتا ہوں کوئی تکلیف نہیں دوں گا۔ بڑی محبت اور نرمی سے خود میں سمیٹ لوں گا۔

۔ اور اگر زحمت کرو گی تو میری شدتیں تم پر ڈبل ہو جائیں گی اب بیوی مرضی تمہاری ہے۔۔ میں خود کو آپ کو کبھی بھی نہیں سونپوں گی انداز اب بھی وہی ضدی تھا۔

ممنہم۔۔ ایز یوش جیسے میری پیاری بیوی کی مرضی یعنی کہ تمہیں اپنے شوہر کی شدتیں ڈبل چاہیے۔۔ بالوں کو پیچھے سے پکڑتے ہوئے ہلکا سا جھٹکا دے کر چہرے کو اپنے مقابل کر لیا۔۔

۔ بھیگتی ہوئی رات کے ساتھ میرب کی مزحمتوں پر شاہ کے گرفت اور حصار اور بھی تنگ ہوتا چلا جا رہا تھا۔۔ پوری طرح سے اس پر قابض ہوا اس کے پور پور پر اپنی محبتوں کے لمس چھوڑ رہا تھا۔

۔ ایک کے بعد ایک کپڑوں سے بے نیاز جسم کو وہ اپنے اندر سما چکا تھا۔ اسے بلینکٹ کے اندر اپنے ساتھ کور کیے ہوئے دو جسم ایک جان بنے ہوئے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

۔ میرب اب اس حالت میں نہ تھی کہ کوئی مزاحمت کھڑی کرتی لبوں سے گلے تک کا سفر آتش لب
لمسوں کی مدد سے طے کرتے ہوئے دل کے مقام پر آ کر رکے گئے تھے۔۔۔

۔ میرب کی سانسیں تیز ہونے لگی تھیں۔۔ شاہ کی شدتیں بڑتی جا رہی تھیں۔ اس کی نازک سی جان سسکیاں لے کر رو رہی تھی۔ مگر آج شاہ پوری طرح سے بے رحم بنا اس کی مخملی بدن کے روم روم پر اپنی محبت کی شدتیں برسا کر اسے اپنا بنا رہا تھا۔۔۔۔۔

- اس نے ایک گہری سسکی بھری تھی جس سے دونوں ایک جان ہو چکے تھے اس کی آنکھوں سے بہتے ہوئے آنسوؤں اپنے لبوں سے پی رہا تھا۔۔۔ محبت میں شدتوں کو سہنا لازم ہوتا ہے جان شاہ اس کی سسکی کو سن کر خماری سے اس کے کان میں سرگوشی کر گیا۔۔۔ گزرتی رات کے ساتھ وہ میرب سے جانے شاہ بن چکی تھی۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم۔۔ وعلیکم اسلام۔ شاہ میر کی ماں مسکراتے ہوئے روم میں داخل ہوئی تھی۔ مرہا نماز پڑھ کر بیٹھی ہوئی قرآن پاک پڑھ رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- ماشاء اللہ میری بیٹی تو صبح صبح اٹھ گئی شاہ میر کی ماں صبح صبح مرہا کو قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہوئے دیکھ مسکرا کر پاس آئی تھی۔۔

- اس کے سر پر بڑی محبت سے ہاتھ رکھا تھا۔ میر ہاتلاوت قرآن پاک کر چکی تھی تو قرآن کو چوم کر اپنی جگہ پر واپس رکھ کر اپنی ساس کے پاس آکر کھڑی ہو گئی۔۔۔

- شامیر تو نہیں آیا تھا روم میں۔۔۔
"نہیں"

مرہانے بامشکل جواب دیا تھا۔ کیسے بتاتی کہ اس کی نظریں شاہ میر کو ہی تلاش کر رہی ہیں۔ وہ رات کو جس طرح سے روم سے نکل کر گیا تھا۔ مرہا تب سے بے چین تھی وہ شاہ میر کو ہر گز ناراض نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

- میر ہابیٹا کوئی پریشانی ہے، مرہا کے اداس چہرے کو دیکھ کر اس کی ساس نے سوال کیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- نہیں آنٹی پریشان تو نہیں ہوں۔۔ وہ اپنے اور شاہ میر کے درمیان ہوئی بات کو اپنی ساس کے ساتھ
ڈسکس نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

- میں نے کہا تھا نا کہ مجھے آنٹی نہیں ماما کہہ کر بلاؤ مجھے اچھا لگے گا۔ وہ مصنوعی غصہ دکھاتے ہوئے بولی
تھی۔۔

- سوری آئندہ سے ماما ہی کہوں گی۔ مرہانے کھوئی کھوئی نظروں سے روم کے دروازے کی جانب دیکھتے
ہوئے جواب دیا۔ اس کی نظریں شاہ میر کا انتظار کر رہی تھی۔

- نہیں بیٹا سوری مت بولو بس پیارا سا تیار ہو کر نیچے آؤ میں تم لوگوں کے لیے ناشتہ لگوا رہی ہوں۔ ذرا
میں شاہ میر کو اٹھالوں وہ پیار سے ماتھا چومتے ہوئے سے نکل گئیں تھیں۔۔۔

www.kitabnagri.com

- میرہا کافی دیر تک بیٹھی شاہ میر کا انتظار کرتی رہی۔ مگر وہ نہیں آیا۔ روم کا دروازہ کھٹکا تو میرہا فوراً سے
کھڑی ہو گئی۔ اسے شاہ میر کا انتظار تھا۔ تو اسے لگا شاہ میر ہی آیا ہے۔ مگر نوکرانی آئی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اس کی ساس کا بلاوالے کر۔ بھابھی جی آپ کو بڑی بی بی جی ناشتے پر بلا رہی ہیں۔ جی آتی ہوں۔
- نوکرانی پیغام دے کر جا چکی تھی۔۔

- مرہابو جھل دل سے سیڑھیوں سے اترتی ہوئی ڈائننگ ٹیبل پر پہنچی تھی۔ ٹی پنگ کلر کی کامدار فراک پہنے ہوئے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ مانو جیسے کوئی کر سٹل کی گڑیا چلتی ہوئی سیڑھیوں سے آرہی ہو۔ میک اپ اس نے کافی لائٹ کیا ہوا تھا۔ مگر لائٹ میک اپ میں بھی اس کی خوبصورتی کھل رہی تھی۔ گھنی پلکوں پر لگا ہوا مسکارا بے حد خوبصورت لگ رہا تھا۔ بنالائٹ کے بھی آنکھیں بہت وسیع اور گہری لگ رہی تھی۔ وہ کرسی کو کھینچتے ہوئے بیٹھ گئی تھی۔۔

- اس کی ساس اور سر نے مسکرا کر ویلکم کرتے ہوئے اس سے ڈائننگ ٹیبل پر ناشتے کی دعوت دی۔۔
www.kitabnagri.com

- شاہ میر اسے ٹیبل پر بھی کہیں نظر نہیں آیا تھا۔ اس کی متلاشی ہوئی نظروں کو دیکھ کر۔ مرہابا کی ساس نے مسکراتے ہوئے ملک صاحب کو اشارہ کیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

ان دونوں کی تجربہ کار نظریں دیکھ رہی تھی۔ کہ میرا شاہ میر کو دیکھنا چاہتی ہے۔ اور اس کی نظریں اسی کو ڈھونڈ رہی ہیں۔

۔ ان کو یہ دیکھ کر بہت خوشی ہو رہی تھی۔۔ ملک صاحب بھی مسکرائے تھے میرا کی ڈھونڈتی ہوئی نظروں کو دیکھ کر۔۔

۔ مگر میرا کے ساس سسرمنہ سے کچھ اس لیے نہیں بولے تھے۔ کہ میرا شرمناہ جائے میرا نے ناشتہ برائے نام ہی کیا تھا۔۔

۔ برائے نام ناشتہ کے بعد وہ روم میں چلی آئی تھی۔ وہ نیچے ناشتہ کی ٹیبل پر پوچھنا چاہتی تھی کہ شاہ میر کہاں ہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

۔ مگر اسے شرم آرہی تھی یوں شادی کے پہلے ہی دن شاہ میر کے بارے میں پوچھنا اسے بہت عجیب لگ رہا تھا۔

۔ شاہ میر کا اتنا زیادہ ناراض ہونا میرا کو بے چین کر گیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

oooooooo

ٹھک ٹھک ٹھک - کون - دروازہ کھٹکنے پر اندر سے آواز آئی تھی تمہارے سسرال والے ہیں۔
تمہاری خدمت کرنے کے لیے آئے ہیں۔ تو جلدی سے دروازہ کھولو تاکہ ہم تمہاری خاطر تواضع کر
سکیں۔

اے سی پی شامیر کی گرجدار آواز سے اندر کھڑے ہوا چوہدری خرم جاوید چوہدری جاوید کا بیٹا لڑ
گیا تھا۔

اور بھاگنے کی کوشش مت کرنا کیونکہ پولیس کی بھاری نفری نے تمہیں چاروں طرف سے گھیر رکھا
ہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اے سی پی کی بھاری آواز پھر سے گرجی تھی۔ اندر کھڑا ہوا خرم جو بھاگنے کی ترکیب سوچ رہا تھا
اے سی پی کی گرجدار آواز سے اپنی جگہ پر ساکت ہو گیا۔

ڈر سے اس کے قدموں تلے سے زمین پھسل رہی تھی۔ گنہگار چاہے جتنا بھی بھاگ لے آخر وہ اپنے
انجام تک پہنچ ہی جاتا ہے جیسے اس وقت خرم اپنے انجام کو پہنچنے والا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- ماتھے پر پسینہ دل میں پولیس کا ڈر اس کے چہرے کو بھیانک بنا رہا تھا۔ آخر اے سی پی نے عاصم کے ساتھی ریپسٹ تک پہنچ ہی گئے تھے۔۔

- کتنے دنوں کی بھاگ دوڑ کے بات اے سی پی کو آج صبح چار بجے کے قریب مکبر کا فون آیا تھا۔
- کہ جاوید چودری کا بیٹا منظور کالونی میں چھپا ہوا تھا۔ اس نے وہاں پر اپنے لیے ایک کرائے کا مکان لے رکھا تھا۔ جہاں پر اس وقت وہ پولیس کے ڈر سے چھپ کر بیٹھا تھا۔۔

- کالونی ڈی ایچ اے ڈیفینس سے کافی دور تھی۔ کورنگی والی سائیڈ پر تھی کافی اندر جا کر اس نے مکان لیا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- وہ بھی جانتا تھا کہ پولیس اسے ڈھونڈ رہی ہے۔ اے سی پی شامیر کو صبح چار بجے مکبر کا فون آیا۔ تو اس نے فوراً سے ایکشن لیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- بھاری نفری لے کر وہ وہاں پر پہنچ چکا تھا۔ اس وقت مکان کے چاروں طرف پولیس ہی پولیس تھی۔ اس کے بھاگنے کے سارے راستے بند ہو چکے تھے۔۔

- اگر تمہارا لکا چھپی کا شوق پورا ہو گیا ہو تو۔ دروازہ کھولو تاکہ تمہیں عزت کے ساتھ ہم لوگ اپنی حراست میں لیں لے۔

- نہیں تو اگر ہم تم تک پہنچ سکتے ہیں تو تمہیں بل سے نکالنا میرے لیے کوئی مشکل کام نہیں ہے۔۔

- شاہ میر کی رو عبدالر آواز سے چوہدری کے بیٹے کی ٹانگیں کانپ رہی تھی۔ ڈر سے اس کی جان نکل رہی تھی مگر اس نے دروازہ نہیں کھولا تھا۔۔

Kitab Nagri

- اے سی پی نے اپنے اپنے حوالدار کو اشارہ کرتے ہوئے دروازہ توڑنے کا حکم دیا تھا۔ اگلے پانچ منٹ کے اندر دروازہ توڑ کر پولیس اندر داخل ہو چکی تھی۔۔

- سب سے آگے اے سی پی شامیر خود تھا شاندار پر سنیلٹی کے ساتھ چلتا ہوا خرم آیا تھا۔ ڈرے ہوئے چوہدری کے بیٹے کو بالوں سے پکڑتے ہوئے گھسیٹ کر باہر لے کر آیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- ہتھکڑی لگاؤ اس کو۔۔۔۔۔ اے سی پی شاہ میر نے حوالدار سے کہا تھا۔۔۔

- سر مجھے معاف کر دیں میں نے کچھ نہیں کیا۔ سارا پلان عاصم کا تھا۔ مجھے عاصم نے کہا تھا یہ سب کرنے کو وہ لڑکا ہاتھ جوڑتے ہوئے کانپ رہا تھا۔

- وہ لڑکا اپنی صفائی دینے کی کوشش کر رہا تھا۔ کتے اپنی زبان بند رکھ یہ تو میں خود پتہ لگا لوں گا کہ غلطی کس کی تھی۔۔

- اے سی پی کو اس پر کسی بھی طرح کا رحم نہیں آ رہا تھا۔ تم مردود پیتے بچے تھے ایک عورت کی عزت کیا ہوتی ہے تمہیں تو پتہ ہی نہیں تھا۔ اسے بالوں سے پکڑ کر کھینچ کے اسی انداز سے لے کر جا رہا تھا۔۔

- بے غیرت اگر کوئی تمہیں تمہاری ماں کی عزت پر ہاتھ ڈالنے کو کہے گا تو کیا تم اس کی بہکاوے میں آ جاؤ گے۔۔

Posted On Kitab Nagri

- سور کی اولاد ہر کسی کی بہو بیٹی کی عزت ایک جیسی ہوتی ہے۔ تم جیسے گندی نالی کے کیڑے جو ماں باپ کی حرام کی کمائی پر عیاشیاں کر کے پلتے ہو۔۔

- غریب لوگوں کی بہو بیٹیوں کو تم لوگ بھیڑ بکریاں سمجھتے ہو۔ گھٹیا انسان بیٹی امیر کی ہو یا غریب کی سب کی عزت عزت ہوتی ہے۔

- تمہاری کھال تو میں ایسے ادھیڑوں گا کہ تمہارے لوں لوں کام اٹھے۔ ریپسٹ لوگوں سے اے سی پی شامیر کو اتنی چڑ تھی۔ کہ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ یہی پر کھڑے کھڑے اس کی کھال ادھیڑنی شروع کر دے مگر اسے جو بھی کرنا تھا قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے کرنا تھا۔۔

Kitab Nagri

- سرجی میری کوئی غلطی نہیں ہے مجھے معاف کر دیں۔۔ معاف تو تجھے میں تھانے لے جا کر کرتا ہوں۔ اگر تیری چمڑی ادھیڑ کر اس کے جوتے ناز سلوائے تو ایسی بھی شامیر ملک نام نہیں ہے میرا۔

- انصاف کے تقاضوں کو تو لے والا بہادر نہ ڈراے سی پی اسے کھینچتے ہوئے چیپ میں ڈال چکا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- ارد گرد کافی جھوم اکٹھا ہو چکا تھا۔ کچھ لوگ پولیس کو دیکھ کر ڈرے ہوئے تھے۔ اور کچھ لوگ سیلفیاں بنانے میں مصروف تھے۔۔

- اے سی پی اپنی جیب میں بیٹھ چکا تھا۔ باکی کی نفری بھی ڈالے میں بیٹھ چکی گئی۔ اے سی پی کے اشارے سے گاڑیاں وہاں سے آگے پیچھے نکل چکی تھیں۔۔

- شامیر کے نمبر پر گھر سے کال آرہی تھی۔ مگر اس وقت وہ کال اٹھانے کے موڑ میں بالکل نہیں تھا۔ شاہ میر جب کبھی بھی مجرموں کے ساتھ ہوتا تو اس کا یہ اصول تھا وہ گھر کے آئے ہوئے فون کم ہی اٹھاتا تھا۔۔

فون کٹ کرنے پر کچھ دیر بعد اس کی ماما کے نمبر سے میسج آیا تھا جس کو پڑھ کر اس کے انابی لب مسکرا اٹھے تھے۔

- دو انگلیوں کو فولڈ کرتے ہوئے کہنی کو گاڑی کی ونڈو پر رکھ کر نظریں سامنے مرکوز کیے ہوئے تھا۔ گنی مونچھوں کے تلے اس کے لب مسکرا رہے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اے سی پی صاحب جلدی گھر تشریف لے آئے۔ آپ کی دلہن بہت بے صبری سے آپ کا انتظار کر رہی ہے۔۔

- اس کی آنکھیں آپ کو ڈھونڈ رہی ہیں مگر لبوں سے کچھ بھی پوچھ نہیں رہی۔ شاید شرم رہی ہے بیچاری۔ کوئی اس طرح اپنی نئی نویلی دلہن کو بن بتائیں چھوڑ کر جاتا ہے۔۔۔
- شاہ میر اپنی ماما کا لمبا چوڑا میسج پڑھ کر مسکرا رہا تھا۔ مرہا کا اس کے لیے ویٹ کرنا۔ اور اس کی نظروں کا اسے ڈھونڈنا سن کر اسے بہت اچھا لگ رہا تھا۔۔

- ماما میں گھر لیٹ آؤں گا۔ ایک ضروری کیس ہے جسے آج نپٹانا ہے اپنی بہو سے کہیں کہ کھانا کھا کر آرام سے سو جائے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- ویسے بھی آپ دونوں نے مل کر رات کو بھی مجھے میری ہی کمرے سے بے دخل کر دیا تھا۔ اس سزا تو آپ کی بہو کو ملنی چاہیے۔۔
- مسکراتے ہوئے میسج ٹائپ کر کے فون کو واپس جیب میں رکھ چکا تھا۔۔

○○○○○○○

Posted On Kitab Nagri

میرب کی آنکھ کھلی تو اس نے پوری طرح سے خود کو شاہ کی گرفت میں پایا تھا۔ وہ اس کی پشت سے اپنا سینہ لگا کر اپنا ایک ہاتھ اس کی کمر سے گزارتے ہوئے اس سے اپنے ساتھ لگا کر گہری نیند میں سویا ہوا تھا۔۔۔

- میرب کے جسم پر اس وقت شاہ کی شرٹ تھی۔۔۔ وہ شاہ کا ہاتھ اپنے اوپر سے ہٹا کر اٹھنے لگی تھی۔۔۔

"اوہوں ںں۔۔ آرام سے لیٹی رہو۔ شاہ کی باہوں کے گرفت سے نکلنے پر شاہ کی بھاری آواز میرب کے بالکل کان کے پاس ابھری تھی۔۔۔

- مجھے نماز پڑھنی ہے۔ میرب کی من منائی اور شرمائی ہوئی آواز پر شاہ نے تکیے سے تھوڑا سا سر اٹھا کر نیند سے بھری ہوئی آنکھوں سے اس کے چہرے پر ایک نظر ڈالی تھی۔۔۔ جہاں پر اس وقت حد سے زیادہ شرماہٹ چھائی ہوئی تھی۔۔۔

- میرب میں اتنی بھی ہمت نہیں تھی کہ وہ شاہ کی آنکھوں میں دیکھ سکتی۔ شاہ نے پوری رات اسے اپنی باہوں کی سخت گرفت لیے اپنی شدتوں سے دوچار تھا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- پوری رات کی شدتوں کے بعد بھی وہ ظالم بنا اسے اٹھنے نہیں دے رہا تھا۔

- ٹھیک ہے جاؤ نماز پڑھ کے خدا کو راضی کر لو۔ اس کے بعد ذرا واپس سے اپنے مجازی خدا کے پاس آؤ۔ اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر اٹھتی ہوئی میرب کو اپنے چہرے پر جھکا چکا تھا۔۔

- لب اس کے لبوں پر رکھ کر رات والی ٹون میں واپس آنے ہی لگا تھا۔ کہ میرب نے سینے پر دباؤ دیتے ہوئے پیچھے کیا آپ میں صبر نام کی کوئی چیز ہے بھی یا نہیں۔ انسان ہیں یا جن۔۔

- رات کی شدت سے ٹوٹی ہوئی میرب کو آخر غصہ آگیا۔۔ ہا ہا ہا۔ قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔ دشمن جاں ہنستا ہوا اتنا جازبے نظر لگ رہا تھا کہ کچھ دیر کے لیے غصے سے دیکھتی ہوئی میرب اس کی قاتلانہ ہنسی کو تکتی رہ گئی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- بناشرٹ کے کسرتی مضبوط جسم دیکھ کر میرب کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی۔ وہ تھوڑا سا اٹھ کر کہنی تکیے پر ٹکا کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

- ابھی تو میں نے اپنا جن والا روپ دکھایا ہی نہیں ہے تم ابھی سے مجھے جن مت کہو یا۔۔۔ وہ سے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

- ذرا نماز پڑھ کر فارغ ہو کر واپس آؤ پھر بتاتا ہوں۔ کہ میرا جن والا روپ کیسا ہے۔ اس کی دھمکی پر میرب ہوش کی دنیا میں واپس آئی تھی۔۔۔

- میں واش روم سے نکلوں گی نہیں میرب نے نظر جھکائے ہوئے اپنا دوپٹہ کھینچا درست کیا تھا۔۔۔ اس نے شاہ کی بے باک نظروں سے خود کو چھپنے کی کوشش کی تھی۔ کیونکہ شاہ کی نظریں اس کے جسم کے آر پار ہوتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

- میری ہی پر اپرٹی کو مجھ سے چھپانے کی کوشش کر رہی ہو جان شاہ بہت غلط بات ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ آپ کو پتہ ہے کہ آپ بہت بے شرم ہے۔ شاہ نے کچھ اس انداز سے اس کے سراپے کی جانب اشارہ کیا تھا، کہ وہ شرم کے مارے وہ پانی پانی ہوتے ہوئے جلدی سے واش روم میں جا کر بند ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

- کیا کروں بنا بے شرم بنے میری بیوی کو میری کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی شاہ اونچی آواز میں بولا تھا۔۔۔۔

- فجر کی نماز کا ٹائم ختم ہو رہا تھا۔ اس لیے شاہ جلدی سے اٹھا اور ساتھ والے روم میں جا کر غسل کر کے فجر کی نماز کے لیے جا کر جائے نماز پر کھڑا ہو گیا۔۔۔

- فجر کی نماز پڑھنے کے بعد روز کے معمول کے مطابق قرآن پاک کی چند آیتوں کی تلاوت کر کے اپنے رب کے حضور شکر ادا کیا تھا۔

- آج خدا نے اس کو ہر خوشی سے نواز دیا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا، کہ رب اپنے بندے کی زندگی میں ہر کمی کو وقت آنے پر آخر پورا کر ہی دیتا ہے۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- جیسے آج اس کی زندگی میں محبت کی کمی کو پورا کر دیا تھا۔ آج میرب کو پا کر اس کے دل میں جو سکون تھا وہ سکون اسے کبھی بھی مہک سے محبت کر کے حاصل نہیں ہو سکتا تھا۔ ----

- "بے شک رب اپنے بندے تو کو بہتر نہیں بہترین دیتا ہے۔۔ آج اس کا اس بات پر یقین پہلے سے بھی زیادہ پختہ ہو گیا تھا۔ ----

- "اسے میرب کی صورت میں ایک چاہنے والی شریک حیات ملی تھی۔ اور آج اس کے دل میں صرف اور صرف میرب کی ہی محبت تھی۔ ----

- "دل کی ہر دیوار پر صرف میرب کا نام تھا۔ دھڑکنوں کی شور میں صرف میرب کے نام کی دھن سنائی دے رہی تھی۔ ----
www.kitabnagri.com

" آج اسے یہ کہنے میں بالکل بھی دقت نہیں تھی کہ وہ میرب رومان شاہ سے بے حد محبت کرتا ہے۔ ----

Posted On Kitab Nagri

- اور اسے ہمیشہ اپنی سانسوں سے زیادہ نزدیک رکھنا چاہتا ہے۔ اس کا وجود اسے سکون دیتا ہے۔ اس کی آنکھیں صرف اپنی میرب کو دیکھنا چاہتی ہیں۔۔ اس کے ہونے سے کمرے میں رونق آ جاتی ہے۔۔۔۔۔

- اس کے دور جانے کا سوچ کر ہی اس کا شاہ ڈر جاتا تھا۔۔ اب تو بس اسے اپنے یار کے دل سے اپنے لیے بد گمانیوں کو ختم کرنا تھا۔۔۔

- اپنے یار کو یہ یقین دلانا تھا کہ رومان شاہ صرف اس کا ہے اور مرتے دم تک اس کا ہی رہے گا۔۔۔

- "اس کے شاہ کی ہر دھڑکن پر جان شاہ کا نام ہے بس اس بات کا اسے یقین دلانا باقی رہ گیا تھا۔ اور اس یقین کو وہ یہاں سے پختہ کر کے لے جانا چاہتا تھا تا کہ کسی بھی مہک کی اتنی اوقات نہ ہو کہ وہ دوبارہ ان دونوں میں کسی بھی طرح کی بد گمانی پیدا کر سکے۔۔۔۔۔

- میرب کو الگ تھلگ کر کے گھر سے دور لانے کا یہی مقصد تھا کہ وہ اپنے رشتے کو مکمل کر کے میرب کے دل سے بد گمانیاں ختم کر سکے۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اور جب وہ واپس گھر جائیں تو مہک کے پھیلائے ہوئے فساد کی مایا خود ہی محبت کی دیواروں سے ٹکرا کر لوٹ جائے۔۔۔ ❀۔۔۔ وہ واپس روم میں آیا تو میرب سامنے ہی صوفے پر بیٹھی ہوئی ظالم نظروں سے اس کی طرف ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

- کیونکہ اس کی نظریں دروازے پر ہی مرکوز تھی تو دروازہ کھول کر اندر انٹرہوتے ہی شاہ نے اس کی نظروں کو نوٹس کیا تھا۔۔۔

- میرب نماز اور قرآن پاک پڑھ چکی تھی تو اب صوفے پر بیٹھی ہوئی غصے سے کبھی فون اور کبھی دروازے کو گھور رہی تھی کیونکہ فون پر مہک کا میسج آیا تھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

- نمبر فون میں سیو نہیں تھا ان نون نمبر دیکھ کر میرب کے دل نے کہا تھا کہ یہ نمبر مہک کا ہی ہے۔۔۔

- تو اس لیے اس نے میسج اوپن کر کے پڑھا تھا۔ مگر میسج پڑھ کے بعد اس کے غصے کو مزید ہوا مل گئی تھی۔ ابھی اس نے آدھا میسج ہی پڑھا تھا کہ ایک اور میسج کی ٹون بج اٹھی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

۔ میرب کو تو پہلے والا میسج پڑھ کے ہی آگ لگی ہوئی تھی۔ اس نے دوسرا میسج اوپن ہی نہیں کیا تھا۔ اس سے فون کو واپس ٹیبل پر پٹخ دیا تھا۔۔۔

۔ اتنی دیر میں شاہ روم کا دروازہ کھول کر اندر انٹر ہو چکا تھا۔ میرب نے زہرا گنتی ہوئی نظروں سے شاہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

"خیریت تو ہے اب یہ صبح صبح دوبارہ سے تم ناگن روپ میں کیوں آگئی ہو۔ شاہ مسکراتے ہوئے دونوں ہاتھ اپنی کمر پر باندھ کر اس کے پاس آ کر کھڑا ہوا تھا۔"

- "آپ کی جان مند کا میسج آیا ہے پڑھ لیجئے۔ بہت بے قرار ہے آپ سے بات کرنے کے لیے۔۔۔۔۔
دونوں ہاتھ سینے پر باندھے ہوئے آنکھوں کو گول کر کے ناک کو چڑھاتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

- "میری جان من تو میری نظروں کے سامنے بیٹھی ہوئی ہے۔۔ آنکھوں سے اس کی طرف اشارہ کیا تھا۔۔"

Posted On Kitab Nagri

- "میں آپ کی جان مند نہیں ہوں۔ وہ ہے آپ کی جان مند جان بہار آپ کی جولیٹ اور پتہ نہیں کیا کیا ہیں۔۔۔"

- "میرب غصے بھری ہوئی نگاہوں سے دیکھ کر نا جانے کیا بولے جا رہی تھی۔ اسے خود بھی نہیں پتا تھا کہ وہ اپنی جلن میں کیا کیا بول رہی ہے۔۔۔"

- "افففف جان شاہ اتنی جلن اور اتنی جیلیسی آئی لائک اٹ مجھے بہت اچھی لگ رہی ہے۔۔۔ وہ صوفے پر اس کے پاس بیٹھ کر اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے اپنے قریب کر گیا تھا۔۔۔"

- "جیلیس ہوتی ہے میری جوتی، میری بلا سے آپ اسے اپنی جان کہیں وہ آپ کو اپنا جگر کہے، آپ اس کے پاس جائیں وہ آپ کے پاس آئے یا آپ دونوں مل کر بھاڑ میں جائیں۔ مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔"

- "میرب کمر سے شاہ کا ہاتھ ہٹاتے ہوئے انگارہ بنی ہوئی تھی۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

- "جب تمہیں فرق نہیں پڑتا تو پھر یہ جلن کس لیے ہے۔ کمر پر گرفت اور بھی سخت ہوئی تھی۔ اسے اپنے اور بھی قریب کر گیا تھا۔ اتنا قریب کہ اس کے لب ذرا سے ہلنے پر بھی شاہ کے لبوں سے ٹکرا رہے تھے۔۔۔۔"

- "میں بالکل بھی جیس نہیں ہوں کہتے ہوئے میرب کی پلکیں بھگنے لگی تھی۔۔۔۔۔ جیس تو وہ تھی اس کا دل کہاں برداشت کر سکتا تھا کہ اس کے شاہ کو صبح کوئی اتنے محبت بھرے مسج بھیجے۔۔۔۔"

- "لگتا ہے رات کو میری محبت میں کافی کمی رہ گئی ہے۔ جو جو میرے یار کو ابھی تک یقین نہیں آیا میری وفاؤں پر۔۔۔۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- "اپنے لبوں کو اس کی پلکوں پر رکھ کر پلکوں پر بنے ہوئے آنسوؤں کے موتیوں کو چنے لگا تھا۔۔۔۔"

- "میرب کیا تم مجھے ایک موقع نہیں دو گی کہ میں تمہیں اپنی صفائی میں کچھ کہہ سکوں۔۔۔۔۔ جو تم نے میرے ساتھ اتنی محبت کی اس محبت میں اتنی سی بھی گنجائش نہیں نکل سکتی، کہ تم مجھے صرف ایک

Posted On Kitab Nagri

کا موقع دے سکو۔۔۔۔۔ وہ اس کی بھیگی ہوئی پلکوں کو دیکھ کر بڑی امید سے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔۔ اس کی آنکھوں میں کچھ ایسا تھا جس کو دیکھ کر میرب نہ نہیں کر پائی تھی۔۔۔۔۔

- پلیز ایک بار بیٹھ کر میری پوری بات کو سن لو اس کے بعد تمہارا جو بھی فیصلہ ہو گا میں اس کو ریسیکٹ دوں گا۔۔۔۔۔

- "مگر اس فیصلے کے بعد بھی تمہیں خود سے دور نہیں جانے دوں گا۔ کیوں کہ تمہیں خود سے دور کرنا اب تمہارے شاہ کے بس میں نہیں رہا۔ یہ کہتے ہوئے اس کی آنکھوں میں میرب کے لیے بے پناہ محبت چھلک رہی تھی۔۔۔۔۔ جس میرب باخوبی دیکھ سکتی تھی۔۔۔۔۔"

- "ہاں مگر جان شاہ جب تک تم نہیں چاہو گی، میں تمہارے قریب نہیں آؤں گا۔ یہ وعدہ ہے تمہارے شاہ کا تم سے۔۔۔۔۔"

- "اس کی باتوں سے اس کی آنکھوں میں کچھ ایسے دلائل نظر آرہے تھے کہ میرب نے شاہ کی بات سننے کے لیے۔ چپ ہو کر حامی بھری لی۔۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

- "تھینک یو جان شاہ اپنے شاہ کو ایک موقع دینے کے لیے۔ بڑی محبت سے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر چومتے ہوئے آنکھوں سے لگا کر تھینک یو بول رہا تھا۔۔۔۔۔"

- "میں تم سے کچھ بھی چھپاؤں گا نہیں ایک ایک بات پوری ایمانداری سے بتاؤں گا۔۔۔ مگر تم اپنے دل کے دروازوں کو میرے لیے کھول کے رکھنا۔ ساری سچائی کے بعد مجھے پورا یقین ہے کہ تم مجھے معاف کر دو گی۔۔"

- "یہ کہہ کر شاہ نے اپنے ماضی کے سیاہ پنوں سے ایک کے بعد ایک پردے اٹھانے شروع کیے تھے۔ میرب یہ سچ ہے کہ ایک وقت تھا کہ جب میں نے مہک کو بہت پیار کیا۔۔۔۔۔"

www.kitabnagri.com

- "مگر مہک نے کبھی میرے پیار کو رسپیٹ نہیں دی اس نے ہمیشہ میری محبت کو دولت سے تولہ اور ہمیشہ میری محبت اس کی دولت کے سامنے بہت کم رہی تھی۔۔۔۔۔"

- "بات شروع ہوئی تو رومان شاہ نے کوئی بھی بات میرب سے چھپائی نہیں تھی۔ ماضی کے ہر پن کو اس نے پوری ایمانداری کے ساتھ میرب کے سامنے رکھا تھا۔۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

- "پھر چاہے وہ اس کی مہک کے ساتھ محبت تھی۔ یا گھر والوں کا اس سے نا انصافی کرنا، یا اس کے بابا کی موت سے جڑے ہو واقعہ تھا، یا مرہا کے ساتھ وہ حادثہ پیش آنارومان شانے کوئی بھی بات اپنی شریک حیات سے چھپائی نہیں تھی۔۔۔

- "مگر تاریخ کے ہر پنہ کو پوری ایمانداری سے پڑھتے ہوئے رومان شاہ کی روح تک چھلنی ہونے لگی تھی۔ رومان شاہ کی پلکیں ماضی کے تلخ یادوں سے نم ہونے لگی تھی۔۔۔

- "جب مرہا اور اس کے بابا کی بات ہوئی تو رومان شاہ کی ہر ایک بات میں اس کی سچائی صاف نظر آرہی تھی۔۔۔ میرب کو اپنے شاہ پر پوری طرح سے یقین آچکا تھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

- "ہاتھ بڑھا کر شاہ کی نم پلکوں کو صاف کرتے ہوئے اپنے شاہ کے سینے کے ساتھ سر لگا کر اس کی سچائی کو قبول پورے دل سے قبول کر رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- "سوری شاہ میں نے آپ کو اتنا غلط سمجھا میرب کو اپنے کہے ہوئے الفاظوں پر شرمندگی ہو رہی تھی۔
میں نے کتنا غلط سمجھا تھا اپنے شاہ کو۔ اسے اس بات کا احساس ہو گیا تھا۔۔۔

- "شاہ کو تمہاری معافی نہیں تمہاری محبت چاہیے۔۔۔" شاہ کی بھاری مدھم اور سنجیدہ آواز پر میرب
نے سینے سے سر کو اٹھا کر شاہ کے چہرے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔
- "میرب کی محبت تو ہمیشہ سے آپ کے لیے تھی۔ پلکوں کو جھکا کر بڑی شرم سے بولی تھی۔۔۔

رومان شاہ۔ "ہمم تو پھر ہم اب شروع کریں۔
میرب۔۔۔۔۔ کیا!!!

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com -- "ہماری گولڈن نائٹ۔۔۔

میرب۔۔۔ "تو جو رات کو تھی وہ کیا تھا
میرب شرمنا کر پیچھے ہوتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- رومان شاہ "وہ تو میں نے اپنی بگڑی ہوئی بیوی کا دماغ ٹھیک کرنے کی ایک چھوٹی سی کوشش کی تھی۔
شاہ شرارتی انداز سے بولا تھا۔۔۔۔

"شاہ کے شراتی تیور دیکھ کر مرہاس کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی۔ شاہ کے
ایک دم سے بدلتے ہوئے تیور دیکھ کر وہ دور جانے لگی تھی۔

- "کہ شاہ نے شرما کر جاتی ہوئی میرب کو کلائی سے پکڑ کر واپس اپنی جانب کھینچا تھا۔۔۔۔ وہ جھٹکے سے
واپس شاہ کے اوپر آن گری تھی۔ اب منظر یہ تھا کہ وہ پوری طرح سے شاہ کے اوپر گری ہوئی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com! علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

- "اور شاہ نے اس کی کمر کے پیچھے بڑی مضبوطی کے ساتھ اپنے دونوں ہاتھ آپس میں باندھ رکھے تھے۔ وہ اسے پوری طرح سے خود پر جھکائے اس کا چہرہ بالکل اپنے مقابل کیے ہوئے تھا۔ شاہ نے اس کی آنکھوں میں خماری سے دیکھا تھا۔۔۔"

www.kitabnagri.com

- "اس کے بالوں کو کید کیے ہوئے کیچر کو اتار کر دور اچھال دیا تھا۔ جس سے اس کے کچھ دیر پہلے نہا کر ہوئے ہلکے ہلکے گیلے ڈارک براؤن سلکی بال پوری طرح سے کھل کر شاہ کے چہرے پر بکھر گئے تھے۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

- "شاہ نے اپنا چہرہ اس کے بالوں میں چھپایا تو شاہ کی گرم سانسیں میرب کی گردن پر دھک اٹھی تھی۔۔

- شاہ پلیز۔ شاہ کی سانسوں کی گرمی سے میرب کے پورے جسم میں بجلی کی لہر سی دوڑ گئی تھی۔ وہ شرما کر خود کو چھڑوانے کی بے جا کوشش کر رہی تھی۔۔ اس کی کوشش کو شاہ پوری طرح سے ناکام بنا چکا تھا۔۔۔

- "وہ تو اس وقت کسی اور ہی موڈ میں تھا آخر میرب اسے معاف کرنے کا سینٹ تو دے چکی تھی۔۔ تو اب شاہ کو اور کس اجازت کہا تھی۔۔۔

Kitab Nagri

- "تم نے کہا کہ تمہارا پیار ہمیشہ سے میرے لیے تھا۔ تو اس پیار کی تھوڑی سی جھلک دکھاؤ مجھے۔ تاکہ تمہارے شاہ کو یقین آئے کہ تم سچ میں مجھ سے پیار کرتی ہو۔ لہجے میں گمبھیر لہجے سے بولا تھا۔۔۔

"اس کے نرم بالوں کی خوشبو اپنی سانسوں میں اترتے ہوئے اس نے اپنا چہرہ اس کی ریشمی بالوں سے باہر نکال لیا تھا۔۔ اس کے چہرے سے تھوڑا سا فاصلہ بنا کر اس کی خوبصورت آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- "کیا کروں اپنا پیار ثابت کرنے کے لیے۔ وہ شرماتے ہوئے نظریں گھما گئی تھی۔۔۔۔۔" کوئی زیادہ مشکل کام نہیں ہے بس مجھے لپ کس کر دو ثابت ہو جائے گا کہ تم اپنے شاہ سے بہت پیار کرتی ہو۔ بڑے آرام سے اپنی بات اس کے سامنے رکھ کر مسکرایا تھا۔۔۔۔۔

- "کیا ایا۔۔۔۔۔ وہ آنکھیں پھاڑ کر دیکھتے ہوئے چلا اٹھی تھی۔۔۔۔۔"

- "کیا ہو گیا ہے میں نے کوئی ایسی انوکھی بات تو نہیں کی، جو تم اتنا چلا اٹھی۔ ہو، آج سے پہلے کس کا نام نہیں سنا کیا۔۔۔۔۔"



ویسے میں نے رات کو جتنی نہیں کس سے تمہیں کی ہیں، اس کا کچھ نہ کچھ تو واپس مجھے ملنا چاہیے۔ اس نے دونوں آئی برواٹھا کر شرارتی اشارہ کیا تھا۔۔۔۔۔

- "اس کا شرمایا اور گھبرایا ہوا چہرہ دیکھ کر شاہ کو بہت مزہ آیا آ رہا تھا۔۔۔۔۔ آخر وہ اپنی ضدی بیوی کو منانے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ اور یہ خوشی شاہ کو اندر سے بہت پر سکون کر رہی تھی۔۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

- "شاہ پلینز چھوڑیں مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے۔۔۔۔۔ میرب ابھی تک رات والی اس کی قربتوں کی تھکن اتار نہیں پائی تھی کہ شاہ پھر سے رات والی ٹون میں آنے لگا تھا۔۔۔

"بھوک تو مجھے بھی بہت لگی ہے۔۔۔ وہ اپنے نچلے ہونٹ کے کنارے کو دبا کر پڑھے شوخ انداز سے مسکرایا تھا۔

وہ میرب کی بات کو کوئی اور ہی رنگ دے چکا تھا۔۔۔ شش۔۔ شاہ مجھے سچ میں بھوک لگی ہے۔ شاہ کی نظروں سے گھبرائی ہوئی میری لفظوں کو توڑتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

- "جان شاہ مجھے بھی سچ میں بہت بھوک لگی ہے آنکھ کو دباتے ہوئے پھر سے لفظوں کو دہرایا تھا۔۔ شاہ۔۔۔ شششش جان شاہ اب دوری ممکن نہیں رہی۔۔۔۔۔

- "اس کے لبوں پر انگوٹھارپ کرتے ہوئے بہت گہری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ تمہارے شاہ نے تو اپنے دل کو پہلے ہی بامشکل روک رکھا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- "اور گزری ہوئی رات کے بعد تو دور رہنا ممکن ہی نہیں۔ مجھے پتہ تھا کہ جب بھی تمہارے قریب آؤں گا تو بہت سکون پاؤں گا۔

- مگر اتنا سکون تمہارا یہ نازک وجود مجھے دے گا اس کا مجھے آئیڈیا نہیں تھا۔ آنکھوں میں خماری لیے اپنے مضبوط ہاتھ سے اس کی خوب صورت گردن کو سہلارہا تھا۔۔۔۔۔

- "اس کے ہاتھوں سے نکلتے ہوئے گرمی سے میرب کی ریڈ کی ہڈی میں سناہٹ سی دوڑ گئی تھی۔۔۔۔۔ پلیز پہلے مجھے کچھ کھا لینے دے آپ کو پتہ ہے میں نے کل سے ناشتہ تک نہیں کیا۔ میرب شاہ کو پھر سے اسی ٹون میں آتا دیکھ کر روہی پڑی تھی۔۔۔۔۔

- "شاہ کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا کہ سچ میں میرب نے کل ناشتہ بھی نہیں کیا تھا۔ اس نے صرف کل صبح ایک گلاس اورنج جو س پیا تھا جس میں شاہ نے نیند کی دواملا دی تھی۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے بعد وہ اسے یہاں پر لے کر گیا تھا۔ اور پھر اسے شام کو کہیں جا کر ہوش آیا تھا۔ اس کے بعد شاہ اسے پوری رات اپنی قربتوں میں لیے ہوئے ہلکان کرتا رہا تھا۔۔۔۔۔

۔ اس سارے دورانیے میں شاہ کو کہیں بھی یاد نہیں آیا کہ میرب نے کھانا نہیں کھایا حالانکہ کھانا تو شاہ نے خود ہی نہیں کھایا تھا۔ مگ وہ شرمندہ تھا کہ اس نے اپنی بھوی کا خیال کیوں نہیں کیا۔۔۔

"اور اب صبح پھر سے شاہ کو اسی ٹون میں آتے دیکھ کر میرب آخر رو ہی پڑی تھی۔ کہاں وہ آتش پہاڑ
جیسا لمبا چوڑا رومان شاہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور کہاں برگریزوں پر پلی ہوئی نازک سی جان میرب شاہ کی
شدتوں کو یاد کر کے اس کے قدموں تلے سے زمین ہی نکل گئی تھی۔۔۔

۔ "اس گلے میں سانس اٹک گئی تھی یہ سوچ کر کہ اگر وہ دوبارہ سے شاہ کے شکنجے میں آگئی تو اس کا کیا بنے گا۔۔ شاہ کو اس کے معصوم ڈری ہوئی صورت دیکھ کر ہنسی بھی آرہی تھی اور ترس بھی۔۔"

Posted On Kitab Nagri

- "سوری یار مجھے تو یاد ہی نہیں رہا کہ میری بیوی کو بھوک لگی ہوگی۔ کیونکہ تمہارے نزدیک آنے کے بعد میری بھوک تو پوری طرح سے مٹ چکی ہے۔۔۔۔ نظریں اس کی دل والے مقام پر ڈالے ہوئے پڑی بھی باقی سے بول رہا تھا۔۔۔۔۔"

- "ہاں آپ کو کیوں بھوک لگے گی پوری رات تو آپ نے۔۔۔۔۔" وہ کہتے کہتے خاموش ہو گئی تھی۔۔۔ وہ شرما کر اپنی نظریں دیوار کی جانب کر کے ہاتھوں کو مروڑنے لگی تھی۔۔۔۔ جلد بازی میں اسے خود بھی احساس نہیں ہوا تھا کہ وہ کیا بول رہی ہے۔۔۔۔

- "ہاں ہاں کہہ دو کہہ دو جان شاہ کہ پوری رات تو میں نے تمہیں کھانے میں گزار دی ہے تو مجھے بھوک کہاں سے ہوگی۔۔۔۔۔" ویسے یہ بات ہے پوری طرح سے سچ ہے۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

- "کیونکہ تمہیں کھا کر میں تو اپنی بھوک مٹا چکا ہوں۔ چلو تمہاری بھوک مٹانے کا بندوبست کرتا ہوں۔ گال سے کس کرتے ہوئے اسے آزادی بخشی تھی۔۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

وہ جلدی سے کھڑی ہو کر اپنے کپڑوں کو درست کرنے لگی تھی جو شاخ نے اپنی گرفت میں لیے ہوئے
ادھر ادھر کر دیے تھے۔۔۔

کیا کھانا ہے بتاؤ میں لے کر آتا ہوں۔ میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گی مجھے اکیلے میں ڈر لگتا
ہے۔۔۔۔

۔ "اگر تم راستے میں بھاگ گئی تو۔۔۔ شاہ نے تو۔۔۔ پر زور دیتے ہوئے کہا تھا۔۔

Kitab Nagri

"جو خود سے آپ کی قید میں خوشی خوشی آیا ہو وہ بھاگ کر کہاں جائے گا میرب نے ایک نظر اٹھا کر شاہ
کی جانب دیکھتے ہوئے بڑی محبت سے بولا تھا۔۔۔۔

۔ "ہائے میرا بچہ اتنا جان لیوا ڈائلاگ مت بولو شاہ کی جان لوگی کیا۔ وہ دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے ٹھنڈی
آہ بھر کر بولا تھا کہ میرب کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اس طرح ہنسوں مت جانے شاہ تمہارے شاہ کا ایمان ڈولنے میں زیادہ ٹائم نہیں لگے گا۔ وہ ہنستے ہوئے تھوڑا میرب کے نزدیک ہوا تھا۔۔۔

- "شاہ پلینز پہلے آپ چل کر میرے ساتھ کچھ کھانے کو لائیں مجھے بہت بھوک لگی ہے۔ ورنہ میں آپ کو ہی کھا جاؤں گی۔۔۔ وہ دونوں ہاتھوں کا اشارہ کرتے ہوئے پیچھے ہوئی تھی۔۔ بھوک سے اس کے پیٹ میں چوہے کبڈی کھیل رہے تھے۔۔۔

"چلو مگر جانے سے پہلے میری محبت کی مہروں کو اچھی طرح سے دوپٹے سے کور کر لو۔ وہ تھوڑا سا پاس ہو کر سرگوشی کی تھی۔۔۔۔۔ میرب رومان شاہ کی بات کا مفہوم سمجھ نہیں سکی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

- "مطلب۔۔۔ وہ ستائشی نظروں سے شاہ کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔

- "ادھر آؤ میں مطلب سمجھاتا ہوں اس کے دونوں کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اسے ڈریسنگ مرر کے سامنے لے آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میرب کی نظر جیسے ہی سامنے مرر پر پڑی اس کی نظریں شرم سے جھک گئی تھی۔۔ اس کی خوبصورت دودھ جیسی گوری گردن پر شاہ کے لمسوں کے جگہ باجگہ چھوٹے بڑے نشان نظر آرہے تھے۔۔

- "ریڈ نشانوں پر وہ انگلی رکھ کر دائرے بناتا ہوا وہ ڈریسنگ کے شیشے میں دیکھ کر فحشیاہ والی مسکراہٹ مسکرا رہا تھا۔۔

" وہ شرم کر پیچھے کو مڑتی ہوئی آکر شاہ کے سینے میں سر چھپا گئی تھی۔ شاہ دونوں ہاتھوں کی گرفت میں لیے اسے اپنے سینے سے لگا کر ہنستے ہوئے اس کے بالوں پر اپنے لب رکھ کر چوم رہا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

"جان شاہ آج سے اپنا بہت خیال رکھنا ہمارے روم سے باہر جانے سے پہلے خود کو اچھی طرح سے کور کر لینا۔ کیونکہ ایسی خوبصورت مہریں اب روز شاہ لگانے والا ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"اس کی بات پر میرب اور بھی سینے میں سردھسانے لگی تھی۔۔ اب تم اپنے شاہ کا ضبط آزما رہی ہو اتنے قریب آؤ گی تو میں پھر سے تم پر قابض ہونے میں ٹائم نہیں لگاؤں گا۔۔۔"

"اب سوچ لو تم نے کھانا کھانا ہے یا پھر میں تمہیں کھانا شروع کروں۔۔ اس کے بولتے ہی میرب جلدی سے پیچھے ہوئی تھی۔۔۔ دونوں میرب کے یوں گھبرا کر جلدی سے پیچھے ہونے پر شاہ کھل کھلا کر قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔۔۔"

"وہ قہقہہ لگاتے ہوئے اتنا خوبصورت لگ رہا تھا کہ میرب کو اپنی قسمت پر رشک آنے لگا تھا۔ جس شاہ پر وہ پہلی نظر میں اپنا دل ہار چکی تھی۔ آج اس شاہ پوری طرح سے اپنا بنانے میں کامیاب ہو چکی تھی۔۔۔ اپنے شاہ کے زبان سے اپنے لیے اظہار محبت وہ پوری طرح سے سرخرو ہو گئی تھی۔۔۔۔"

www.kitabnagri.com

۔ "باقی کا مجھے تم بعد میں دیکھ لینا کوئی پابندی نہیں ہے شاہ تمہارا ہے جب چاہو جتنی بار چاہو دیکھ سکتی ہو۔ مگر ابھی چلو ہمیں کھانے کے بعد گھر کے لیے بھی نکلنا ہے آج میربا کے ولیمے کا فنکشن

-----ہے

Posted On Kitab Nagri

وہ ہنستے ہوئے گاڑی کی چابی وال سے اتارتا ہوا میرب کا ہاتھ پکڑ کر اپنے خوبصورت اپارٹمنٹ سے لفٹ میں بیٹھ کر نیچے آ رہا تھا۔

آہہ آہ۔ وہ ٹارچر روم کے اندر الٹا لٹکا ہوا اے سی پی کے ڈنڈوں کی مار سے درد سے چیخنے مار رہا تھا۔

اللہ کے واسطے مجھے معاف کر دو مجھے مت مارو میں سب کچھ بتاتا ہوں۔ وہ ایسی بھی شامیر کی مار سے بلبلا تے ہوئے چیخ چیخ کر بول رہا تھا۔

اے سی پی شاہ میر ملک کا ڈنڈا جب مجھوں پر برستا تھا تو بڑوں بڑوں کی زبانیں خود بخود کھل جاتی تھیں۔ جیسے اس وقت اس چوہدری کے بیٹے کی زبان کھل چکی تھی۔

جو کچھ دیر پہلے کہہ رہا تھا کہ اس کا کوئی قصور نہیں ہے اب وہ اپنا سارا قصور ماننے کے لیے تیار ہو چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- چل پانچ منٹ کے اندر ساری بکواس کرو۔ شاہ میر نے حولد ار کو اشارہ کرتے ہوئے فائل منگوائی تھی۔
- اب چوہدری کے بیٹے کی زبان سے نکلا ہوا ہر لفظ قلم بند کر لیا گیا تھا۔۔۔۔۔

- اے سی پی شاہ میر پوری طرح سے پسینے سے بھیگا ہوا تھا۔ آخر اس نے اس چوہدری کے بیٹے کی اتنی خدمت کی تھی تو اتنا پسینے میں بھیگنا تو اے سی پی کا لازم تھا۔۔۔

- اے سی پی کے بیٹے کہ جسم پر ڈنڈوں کے بے شمار نشان پڑے ہوئے تھے وہ اب بے سدھ پڑا ہوا تھا۔۔۔

- اس کتے کو کھانا ڈالو اور ہوش میں لاؤ باقی کامیں کل صبح آکر دیکھوں گا۔ وہ بولتے ہوئے ٹارچر روم سے باہر نکل آیا تھا۔۔۔

- شاہ میر کا آج ولیمے کا فنکشن تھا اور آج صبح چار بجے سے وہ گھر سے غائب تھا آج صبح گھر سے نکلتے ہوئے اس نے کسی کو بھی نہیں جگایا تھا۔ سوائے چوکیدار کے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- ایک تو وہ ساری رات ویسے ہی میرا کولے کر بہت پریشان تھا۔ میرا اس کے قریب آکر بھی کیوں قریب نہیں ہوئی کیوں وہ اپنے شوہر کی نزدیکیوں سے اتنا ڈرتی ہے۔۔۔

- جس کو پہلے وہ صرف فطرتی شرم و حیا سمجھتا تھا اب اس کے دماغ میں بہت سارے سوال اٹھنے لگے تھے۔۔

- وہ یہ سوچ سوچ کر پوری رات بے چین تھا کہ جس لڑکی کو وہ اتنا پیار کرتا ہے اس کی زندگی میں پریشانی کی اصل وجہ کیا ہے۔۔۔۔

- اوپر سے چار بجے کے قریب مکبر کا فون آگیا تھا کہ مجرم کا پتہ لگایا ہے۔۔۔ اے سی پی نے اپنا سارا غصہ چوہدری کے بیٹے پر ہی نکالا تھا۔ وہ گھر سے نکلتے ہوئے اپنی ماما کے نمبر پر ایک میسج چھوڑ کر آیا تھا۔

- شاہ میر کی ماما بہت پریشان ہو جاتی تھی ویسے تو اسے پتہ تھا کہ اس کے بیٹے کی جس طرح کی نوکری ہے اس کے بیٹے کو کبھی بھی کسی بھی وقت جانا پڑ سکتا ہے۔۔۔ مگر وہ ایک ماں تھی جب بیٹا گھر میں نہیں ملتا

Posted On Kitab Nagri

تو لازم سی بات ہے کہ ایک ماں چاہے پولیس والے کی ہو یا نارمل سولین کی پریشان تو ہو ہی جاتی ہے۔۔۔۔

- اور وہ اپنی ماں کو پریشان ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔

اب شاہ میر جلد از جلد گھر پہنچنا چاہتا تھا تقریباً دوپہر کے ساڑھے 12 بج چکے تھے۔۔۔

○○○○○○○

ہممم شاہ کھانا بہت ہی مزے کا تھا۔ کل کی بھوکی میرب نے بہت مزے لے کر کھانا کھایا تھا اور اب وہ کھانا کھا کر بہت مزے لیتی ہوئی بتا رہی تھی۔۔۔

Kitab Nagri

- مگر اس کا شاہ تو بس اس کے کھانے کا انتظار کر رہا تھا کہ کب میرب بی بی کھانا کھا کے فارغ ہو اور وہ اپنی دل کی باقی حسرتیں پوری کر سکے۔۔۔

- وہ تو کب سے کھانا کھا چکا تھا۔۔۔۔ اب بس اسے کھاتے ہوئے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اس کا منصوبہ تو رات کو میرب نے لڑائی جھگڑا کر کے خراب کر دیا تھا۔ مگر وہ بھی رومان شاہ تھا اپنے منصوبے کو ناکام ہوتے دیکھنا اس کی فطرت میں ہی نہیں تھا۔۔۔

- اس وقت وہ اپنی بھوکی بیوی کا پیٹ بھرنے کا انتظار کر رہا تھا۔ میرب کھانے سے فارغ ہو کر برتن اٹھا کر سنک میں رکھ رہی تھی۔۔۔

جب کہ رومان شاہ طوفان سے پہلے والی خاموشی کے ساتھ چپ چاپ اسے ادھر سے ادھر جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔۔

- شاہ آپ چائے یا کافی پییں گے۔ میرب چائے پینے کا موڈ ہو رہا تھا۔ تو اس نے شاہ سے بھی پوچھا تھا

www.kitabnagri.com

- شاہ کھانے کے بعد چائے کا بھی اپنا ہی مزہ ہوتا ہے نا۔ وہ چائے کا پانی چولے پر رکھ کر شاہ سے پوچھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- میری ان رومینٹک بیوی تمہیں اس وقت کہی سے بھی لگتا ہے کہ میں چائے یا کافی پینے کے موڈ میں ہوں۔۔

- وہ ڈاننگ ٹیبل سے اٹھتے ہوئے میرب کے پاس آیا۔۔ اس کی پشت پر آن کھڑا ہوا تھا۔۔
- وہ چائے کے ابلتے ہوئے پانی میں پتی ڈال رہی تھی۔ تو پھر آپ کیا پینے کے موڈ میں ہیں۔ وہ مسکراتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔۔

- تمہیں نہیں پتا کہ میں کیا پیوں گا۔ شاہ نے اس پیٹ پر ہاتھ بکرا سے اپنے اور قریب کر لیا تھا۔۔

- مجھے کیسے پتہ چلے گا۔ کہ آپ کا کیا پینے کو دل چاہ رہا ہے۔۔۔ آپ بتادیں جو کہیں گے میں بنادوں گی۔
- چائے کافی یا گرین ٹی میرب کا دھیان اب بھی چائے کافی اور گرین ٹی پر ہی تھا۔۔۔

- جب کہ شاہ کے دماغ میں کچھ اور ہی چل رہا تھا۔۔

- تمہیں زحمت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے جو بھی پینا ہے میں اس کا انتظام خود کر سکتا ہوں۔۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ چائے کے ابلتے ہوئے قہوے کا چولہا بند کر چکا تھا۔
- شاہ یہ کیا کیا مجھے چائے پینے ہے۔ آپ نے چولہا کیوں بند کیا ہے۔
- وہ ناراض منہ بنا کر بولی تھی۔

تمہارا دل کیا کر رہا ہے۔ اس کے بارے میں ہم بعد میں سوچیں گے۔ میرا دل کیا کر رہا ہے پہلے تم اس کے بارے میں سوچو۔

- میرب کو اب سمجھ میں آیا تھا کہ شاہ کون سے چینل سے بول رہا ہے۔ شاہ پلیز مجھے چائے پینے دیں اس کے بعد ہمیں گھر جانا ہے اور گھر جا کر مرہا کے ولیمے کے فنکشن کی تیاری بھی کرنی ہے۔۔۔

- وہ شاہ کے ارادے جان کر ایک ہی سانس میں ساری بات بول گئی تھی۔ وہ اپنے پیٹ پر بندے شاہ کے ہاتھوں کی گرفت کو چھڑوانے لگی تھی۔ حالانکہ شاہ کی گرفت سے میرب کا نکلنا ممکن ہی نہیں تھا۔۔۔

- شاہ نے جان بوجھ کر ہاتھوں کی گرفت ڈھیلی کی تھی۔ وہ ڈری ہوئی میرب کی حرکتیں دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میرب شاہ کے ہاتھ کی گرفت ڈھیلی دیکھتے ہی جلدی سے فرج کی جانب لپکی اور جلدی سے فرج میں سے جا کر دودھ والا جگ نکالنے لگی تھی۔۔

۔۔۔۔۔ شش۔۔۔۔۔ شاہ کیا کر رہے ہیں شاہ کی حرکت سے میرب شرم سے پانی پانی ہو گئی تھی
۔ اس کی پشت پر کھڑے ہو کر شاہ کے ہاتھوں نے حرکت ہی کچھ ایسی کی تھی کہ وہ سسک اٹھی تھی۔۔
۔ جان شاہ تم نے میرا سارا پلان رات کو خراب کر دیا ہے اب مجھے اپنا پلان مکمل کرنا ہے۔
۔ اس کی گردن سے بالوں کو سائیڈ پر کرتے ہوئے وہاں پر اپنے آتش لب رکھ کر چوم رہا تھا۔۔

۔ جو کچھ سوچ کر میں یہاں پر آیا تھا اسے پورے کیے بنا تو میں ہر گز نہیں جاؤں گا۔ سرگوشی کرتے ہوئے اس کے کان کی لو پر ہلکا سا دباؤ دیا تو۔ میرب کے پورے جسم میں بجلی سی دوڑ گئی تھی وہ سسک اٹھی تھی۔

- کیا پلان تھا آپ کا۔ میرب حیرانی سے شاہ کی بات سن رہی تھے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

بتاتا ہوں ڈارلنگ اتنی بھی کیا جلدی ہے۔ اسے گھماتے ہوئے اس کا اپنی جانب کر لیا۔ میرب نے ایک نظر اٹھا کے شاہ کی آنکھوں میں دیکھا۔ شاہ کی آنکھوں میں اس وقت خماری ہی خماری تھی وہ گہری نظروں سے میرب کی جانب دیکھ رہا تھا۔

شاہ ہم لیٹ ہو رہے ہیں ہمیں جلدی سے نکلنا چاہیے۔ میرب نے نگاہیں جھکاتے ہوئے ایک بات بنائی تھی۔ کیونکہ وہ اس وقت اتنی گھبرائی ہوئی تھی کہ اسے خود بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ شاہ سے ایسا کیا کہے جس سے شاہ جلدی سے جانے کو مان جائے۔

پہلی بات تو دیر میں ہونے نہیں دوں گا اور دوسری بات اگر دیر ہو بھی جائے تو ہو جانے دو۔ کیونکہ شاہ جو بات اپنے دماغ میں سوچ لیتا ہے۔ اسے پورا کیے بنا اسے سکون نہیں ملتا شاہ۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

آپ نے ایسا کیا سوچ لیا ہے۔ بنا کچھ پو لے نیچے جھکا اور میرب کو اپنی گود میں اٹھایا۔ شاہ کے تیور دیکھ کر میرب کی سانسیں رک رہی تھی ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو رہے تھے۔ کچھ کچھ تو اسے اندازہ ہو رہا تھا کہ شاہ کہ دماغ میں کوئی کافی بڑا پلان چل رہا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اسے اپنی گود میں اٹھا کر دوسرے روم میں لے آیا تھا۔ اس روم میں میرب کل سے نہیں گئی تھی۔۔۔ کیونکہ وہ پہلے والے روم سے باہر آئی ہی نہیں تھی۔ اب نکلی تھی تو صرف کچن کی حد تک محدود تھی

۔ میرب کو گود میں اٹھائے ہوئے ہی شاہ نے ہینڈل گھما کر دروازے کا لاک کھولا تھا۔۔۔ شاہ بہکی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

۔ جب میرب نے روم کے اندر دیکھا تو وہ حیران رہ گئی۔ روم کو بالکل وائٹنگ نائٹ کی طرح سجایا گیا تھا۔۔۔ بیڈ کے چاروں طرف پھولوں کا کالین بنا ہوا تھا۔ بیڈ کے چاروں طرف اصلی پھولوں کی لڑیاں لٹک رہی تھیں۔۔۔

۔ پورے روم میں گلاب کے پھولوں کی مہک ہی مہک تھی۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے آج کسی نئے دلہا اور دلہن کو اس روم میں لایا جانا تھا۔ اور شاہ اسے اٹھا کر لے آیا۔۔۔

جان شاہ یہ پلان تھا میرا۔ میں اپنی گولڈن نائٹ یہاں پر گزارنا چاہتا تھا۔ مگر تم نے میری بات پر یقین نہ کر کے۔ میری گولڈن نائٹ خراب کر دی ہے۔ مگر شش۔۔۔ ش۔ شاہ اب تو ہماری گولڈن نائٹ گزر چکی ہے نا تو ہمیں گھر چلنا چاہیے میرب اٹکتے ہوئے بولے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

گولڈن نائٹ کیسی ہوتی ہے یہ تمہیں ابھی پتہ چل جائے گا۔ میری جان میں اپنی گولڈن نائٹ منائیں بنایہاں سے نہیں جاؤں گا۔ اسے اپنی گود سے اتار کر اس کے گرد اپنی باہوں کا گھیرا کسے ہوئے اس چہرے پر گہری نظریں بنائے ہوئے تھا۔

- نہیں شش۔۔۔ شاہ غلط بات ہے آپ رات کو اپنی گولڈن نائٹ منا چکے ہیں۔ اب آپ مجھے گھر لے کر چلیں شاہ کی آنکھوں میں بہتے خماری کے دریا کو دیکھ کر میرب کانپ گئی تھی۔

- وہ تو شاہ کی کل کی شدتیں ابھی نہیں بھول پائی تھی۔ کہ شاہ کے منہ سے گولڈن نائٹ کا سن کر میرب کے قدموں طرح سے جان نکلنے لگی تھی۔۔۔

www.kitabnagri.com

- ادھر آؤ کہاں چلی ہوا ہوائی بن کر۔۔۔ آہستہ آہستہ کسک کر باہر جاتی ہوئی میرب کی کلائی پکڑ کر واپس اپنی جانب کھینچتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ پلینز نہیں۔۔۔ میرب نے نفی میں سر کو ہلاتے ہوئے کہا تھا۔۔ کیوں نہیں کیا نہیں
۔۔۔ ہوں س۔۔ منہ سے بول کر بتاؤ۔۔۔ وہ مسکرے انداز سے دونوں کے آئی برواٹھا کر اس کی
آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔۔

شاہ آپ سمجھ جائیں میں کیا کہنا چاہتی ہوں شرماتی ہو گئی نظریں پھیر گئی تھی۔۔

- میں کیسے سمجھ سکتا ہوں تمہارے دل کی بات میں کوئی نجومی تھوڑا ہوں شاہ میرب کی حالت دیکھ کر
مخطوظ ہو رہا تھا۔۔

- ہاں بڑے معصوم ہیں نا جو آپ کو سمجھ میں نہیں آرہا کہ میں کیا کہہ رہی ہوں وہ نظروں کو گھماتی ہوئی
بنا آواز سوچ رہی تھی۔۔۔
www.kitabnagri.com

جو کچھ دماغ میں سوچ رہی ہو میری جان وہ زبان سے کہو گی تو مجھے سمجھنے میں آسانی ہو گی۔
- میرب کے نظروں اور چہرے کے بدلتے ہوئے زاویوں کو دیکھ کر شاہ سمجھ رہا تھا کہ وہ کیا سوچ رہی
ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

۔ ابھی وہ کچھ اور کہتا کہ شاہ کے فون کی بیل بجی تھی۔ شاہ نے ناگواری سے فون جیب سے نکال کر دیکھا تھا۔ مگر فون پر چمکتے ہوئے نمبر کو دیکھ کر شاہ نے اپنے تیور فوراً سے نور مل کر لیے۔۔

رومان شاہ۔۔ اسلام علیکم جی امی جان۔

امی جان۔۔۔ رومان بیٹا تم لوگ گھر کب آؤ گے آج مرہا کا ولیمہ ہے تمہیں یاد ہے نا۔

رومان شاہ۔۔۔ جی امی جان یاد ہے ہم ڈائریکٹ ہال میں پہنچ جائیں گے۔

امی جان۔۔۔ چلو ٹھیک ہے بس میں نے یہی پوچھنے کے لیے فون کیا تھا۔ ٹائم سے پہنچ جانا لیٹ مت ہونا کیونکہ مرہا تم لوگوں کا ویٹ کر رہی ہو گی جی امی جان۔ اللہ حافظ کے بعد فون بند ہو چکا تھا۔۔

۔ شاہ۔۔۔ جی شاہ کی جان۔۔۔ میرے خیال سے ہمیں گھر چلنا چاہیے ہم لیٹ نہ ہو جائیں میرب نے جلدی جلدی جان چھڑانے کے خاطر اپنا خیال پیش کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- نہیں تم اپنے چھوٹے سے دماغ پر اتنا زور مت دو۔۔ ہم بالکل بھی لیٹ نہیں ہوں گے۔۔ ہم پورے ٹائم پر پہنچ جائیں گے فی الحال تم ادھر ادھر کی باتیں کر کے میری گولڈن نائٹ میں مداخلت پیدا مت کرو۔

- مگر شاہ اب تو دن ہو چکا ہے نا تو پھر گولڈن نائٹ کیسے ہو سکتی ہے۔ میرب اپنی گھبراہٹ میں خود ہی باتوں میں پھنستی جا رہی تھی۔

- تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے میری جان شاہ گولڈن دن منانے کے بعد گھر چل کر گولڈن نائٹ بھی منالے گا۔۔ تم بے فکر رہو ابھی تم نے اپنے شاہ کو پوری طرح سے سمجھا نہیں ہے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- اس لیے ٹینشن مت لو وہ میرب کی بات کو کوئی اور ہی رنگ دے گیا تھا۔ پہلے سے شرماتی ہوئی میرب نے اور بھی شرم کر نظریں جھکالی تھی۔۔

اور شاہ کی بے باقی پر اس کا دل دھک دھک دھک کر رہا تھا۔ ایک تو وہ شاہ کی نظروں سے اس قدر گھبرائی ہوئی تھی کہ اس سے تو صحیح سے بات نہیں ہو پا رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اوپر سے دل نے ایک الگ ہی رقص شروع کر رکھا تھا جس سے وہ اور بھی نروس ہو رہی تھی۔۔ مگر شاہ کو اس کی حالت دیکھ کر بہت مزہ آرہا تھا۔

میرا گھبرائی ہوئی شکل دیکھ کر شاہ کی مسکراہٹ بند ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

یہ پکڑو اور پہن کر آؤ اس نے ٹیبل پر رکھا ہوا ایک شاپنگ بیگ اٹھا کر اس کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے بھاری رہبردار آواز سے کہا۔۔

میرب نے بامشکل شاک کے ہاتھ سے شاپنگ بیگ پکڑا تھا۔ شاپنگ بیگ کے اندر دیکھنے میں کوئی ڈریس لگ رہا تھا۔۔ کھول کے دیکھو میں تمہارے لیے بہت خوبصورت گفٹ لے کر آیا ہوں۔۔

www.kitabnagri.com

- میرب نے جب اسے نکال کر دیکھا تو میرب نے ایک منٹ سے پہلے اسے واپس شاپنگ بیگ کے اندر ڈال دیا تھا۔ شرم سے اس کا چہرہ لال ٹماڑ ہو گیا تھا اور آنکھیں باہر آنے کو تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ -- مم -- میں یہ ہرگز نہیں پہنوں گی میرب نے شاپنگ بیگ کو وہیں ٹیبل پر پٹختے ہوئے -- اس نے اپنے قدم باہر کی جانب بہت تیزی سے اٹھائے تھے --

- مگر وہ برق رفتار سے اس سے بھی پہلے جا کر دروازے کے سامنے براجمان ہو کر کھڑا ہو گیا تھا۔ جانے مند کہاں جا رہی ہو۔ شاہ سے فراری مشکل ہی نہیں ناممکن ہے میری جان۔
- اپنی پشت دروازے کے ساتھ لگائے ہوئے کھڑا تھا جبکہ میرب کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگا کر چہرہ اپنے مقابل کر لیا۔

- شاہ پلیر آپ سمجھنے کی کوشش کریں میں یہ نہیں پہن سکتی مجھے بہت شرم آئے گی یہ پہن کر۔ لہجہ منت و سماجت کرنے والا تھا۔ بہت ہی کم اور من منائی ہوئی آواز سے بول رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

- آپشن نہیں ہے تمہارے پاس ڈریس تو تمہیں ہر صورت میں پہننا پڑے گا اب یہ تمہاری مرضی ہے کہ تم یہ ڈریس خود پہنو گی یا میں تمہیں پہناؤں۔

مجھے ہر صورت تمہیں اس ڈریس میں دیکھنا ہے وہ حکمرانہ انداز میں اسے کہہ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ کم سے کم اس کو ڈریس تو مت بولیں وہ شاہ سے دوری بناتے ہوئے شرم سے لال ہو کر بولی۔۔

ہاں مجھے پتہ ہے کہ یہ ڈریس نہیں ہے یہ ایک خوبصورت نائٹی ہے جس کو تم پہنو گی تو مجھے بہت اچھا لگے گا۔۔

شاہ یہ ایک خوبصورت نہیں بے ہودا نائٹی ہے جسے میں ہر گز نہیں پہنوں گی۔۔ تو ٹھیک ہے پھر میں پہنا دیتا ہوں۔

- وہ شاہ کی گرفت سے نکل کر اپنے قدم پیچھے کی جانب لے جاتے ہوئے اپنے سر کو نہ میں ہلا رہی تھی۔۔۔

- جبکہ شاہ نے قدم اس کی جانب اٹھانے لگا۔۔۔
www.kitabnagri.com

- جان شاہ بہت غلط بات ہے اپنے شوہر کی پیار سے لائی ہوئی چیز کی توہین کر رہی ہو۔ شاہ شوخ نظروں سے دیکھتا ہوا بولا۔

- ہاں تو شوہر کوئی ڈھنگ کی چیز بھی تو لا سکتا تھا نا۔ کیا ضرورت تھی اتنی گھٹیا نائٹی لے کر آنے کی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میرب تو ناٹٹی کو دیکھ کر شرم سے پانی پانی ہو رہی تھی جبکہ شاہ اس کی خستہ حالت دیکھ کر محظوظ ہو رہا تھا۔۔۔

- اب تم اپنے شوہر کے لائے ہوئے گفٹ سے خامیاں بعد میں نکال لینا۔ پہلے جا کر اسے پہن کر آؤ۔ جب تک میں تمہیں یہ پہنے ہوئے نہیں دیکھوں گا۔۔

- میری گولڈن نائٹ شروع نہیں ہوگی۔ اور اگر میری گولڈن نائٹ ادھوری رہ گی تو میں تمہیں فنکشن میں نہیں لے کر جاؤں گا۔ جس کے لیے تم اتنی اتاولی ہو رہی ہو۔۔

- اگر میری گولڈن نائٹ خراب ہوئی تو میں تمہارا ولیمے پر جانا کینسل کر دوں گا۔ وہ کڑے لفظوں میں اسے دھمکی دے رہا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- میرب نے پانیوں بھری آنکھوں سے شاہ کی جانب دیکھا۔ وہ اپنی ضد پر اڑا ہوا تھا۔ جبکہ میرب کوچ میں مرہا کے ولیمے میں جانے کی بہت جلدی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- آخر شاہ میر اس کا اکلوتا بھائی تھا وہ اپنے بھائی کی خوشی میں شرکت کرنا چاہتی تھی۔ اور ویسے بھی جب سے وہ رخصت ہو کر آئی تھی۔

ایک بار بھی تو اپنے مائیکے نہیں گئی۔ شادی جن حالات میں ہوئی تھی نہ تو کبھی میرب نے جانے کی ضد کی اور نہ ہی اس کے گھر والوں نے کبھی مطالبہ کیا۔

- وہ ان کے رشتے کو ٹائم دینا چاہتے تھے تاکہ یہ اپنی الجھنوں کو سلجھا کر ایک اچھے ہمسفر کی طرح اپنی زندگی کو راہ راست پر لاسکیں۔

- اور آج اس کا جانا کنفرم تھا میرب کے دل میں جانے کی بہت خوشی تھی۔۔۔ تو شاہ نے اس کے جانے اور رکنے کے بیچ میں کمبخت نائی کو لا کھڑا کیا تھا۔

www.kitabnagri.com

اب عالم یہ تھا کہ ایک طرف آگ تھی اور دوسری طرف کنواں اگر شاہ کی بات نہیں مانتی تو وہ اس سے اس کے بھائی کے ویسے میں لے جانے سے انکار کر رہا تھا۔۔۔

اور اگر مانتی تو اسے کڑے امتحان سے گزرنا پڑتا جس نائی کو نظریں بھر کے اس سے دیکھا نہیں جا رہا تھا اسے بیچاری کیسے پہنتی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میرب تم صرف ٹائم ویسٹ کر رہی ہو اگر تم ولیمے میں جانا نہیں چاہتی تو پھر صاف صاف بتا دو کیوں اپنا اور میرا ٹائم برباد کر رہی ہو۔

- جبکہ رومان شاہ اچھی طرح سے جانتا تھا کہ میرب کتنی ایکسائٹڈ ہے اپنے بھائی کے ولیمے میں جانے کے لیے۔

- شاہ آپ اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ میں جانا چاہتی ہوں۔

- تو جان من میں نے کب انکار کیا ہے کہ میں تمہیں نہیں لے جا رہا۔ بس تم یہ نائیٹ پہن کر آ جاؤ اور مجھے پیار کرنے کا تھوڑا سا موقف کافراہم کر دو۔ تو بات بن سکتی ہے گہری نظروں سے اس کے سراپے کو دیکھتے ہوئے بولا۔

Kitab Nagri

- جب میرب کو لگا کہ اس کے پاس اور کوئی آپشن موجود نہیں ہے تو وہ بھیگی ہوئی آنکھوں سے شاپنگ بیگ اٹھا کر واش روم میں جا کر بند ہو گئی۔

- وہ آتش لبوں سے مسکراتا ہوا اس کے باہر آنے کا ویسٹ کر رہا تھا

- کافی دیر ویسٹ کے بعد شاہ اٹھ کر واش روم کے دروازے کے باہر آ کر کھڑا ہو گیا۔

Posted On Kitab Nagri

میرب۔۔۔جی۔۔۔جان شاہ تمہیں راہ فرار نہیں مل سکتی۔ دروازہ کھولو اور باہر آ جاؤ۔۔ شاہ آپ بہت گندے ہیں آپ کو ذرا بھی شرم نہیں آتی۔۔

۔ میری جان مجھے بہت اچھی طرح سے پتہ ہے کہ میرے اندر کون کون سی خوبیاں موجود ہیں۔

تم میری تعریف بات میں کر لینا۔ میں تمہیں بہت سارے موقع فراہم کروں گا۔
اور یہ جو تم اندر کھڑی ہوئی آنسوں بہا رہی ہو ان کو بھی ضائع مت کرو کیونکہ ان کو بہانے کے بہت موقع دوں گا۔

Kitab Nagri

۔ اسے میرب کی حالت قابل رحم لگ رہی تھی۔ مگر وہ الگ بات ہے کہ وہ اس وقت رحم کرنے کے موڈ میں نہیں تھا۔

۔ میرب نے بامشکل دروازہ کھولا تھوڑے سے کھلے ہوئے دروازے سے شاہ نے اپنا ہاتھ اندر کیا تھا۔
میرب نے اپنی نازک ہتھیلی کو مشکل شاہ کی مضبوط ہاتھ کے اوپر رکھ دیا۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ مضبوطی سے اس کے ہاتھ کو تھامے ہوئے اسے باہر لارہا تھا۔ وہ نظروں کو جھک کر کانپتے وجود کے ساتھ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا رہی تھی۔۔۔

وہ بامشکل باہر نکلی تھی۔ شاہ نے اپنی مسکراہٹ کو دبانے کے لیے نچلے ہونٹ کے کنارے کو دانتوں سے دبایا تھا۔۔

- بیوٹی فل۔۔۔ اتنی ہاٹ اور خوبصورت لگ رہی ہو خواہ مخواہ اتنا ٹائم ضائع کروا دیا۔۔۔۔ حالانکہ یہ ٹائم ہم اپنی گولڈن نائٹ نہیں بلکہ ڈے میں ایڈ کر سکتے تھے۔۔۔۔

Kitab Nagri

- شاہ آپ بہت بے شرم ہیں نظروں کو دربار پر مرکوز کیے ہوئے بولی۔۔

- مجھے بہت اچھی طرح سے پتہ ہے کہ میں بہت بے شرم ہوں۔۔۔ میرب کو اپنی باہوں میں اٹھاتے ہوئے بیڈ پر لے آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس کو بیڈ پر لیٹاتے ہوئے اپنی دی ہوئی خوبصورت چھوٹی سی نانٹی میں اس سے دیکھ کر بڑی خماری ہوئی نظروں سے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔

جب کہ میرب اس کی نظروں کی تپش سے شرماتی ہوئی چہرہ ادھر ادھر گھما کر رہی تھی۔ وہ اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے کھول رہا تھا۔

جبکہ نظریں اس کے دلکش سراپے پر مرکوز تھیں۔ اپنی شرٹ اتار کر ایک سائیڈ پر رکھ چکا تھا۔ اس کا کثرتی سینہ دیکھ کر میرب کا دل پسلیاں توڑ کر باہر آنے کی حد تک دھڑک اٹھا تھا۔ وہ جیسے جیسے اس پر جھک رہا تھا اس کے جسم سے اڑتی ہوئی رومینٹک کلون کی خوشبو میرب کی سانسوں کو مہکا رہی تھی۔۔۔

ہاتھ اس کی گردن پر رکھ کر شاہ رگ سہلاتے ہوئے اس کے لبوں پر جھک گیا۔ اس کی نازک پنکھڑیوں کو اپنے آتش لبوں میں پوری طرح سے قید کر چکا تھا۔ اس کی سانسوں کو پینے لگا۔۔ وہ برسوں کا پیاسا بنا ہوا اس کے لبوں کی نمی کا قطرہ قطرہ اپنے اندر انڈیل رہا تھا۔۔

جبکہ میرب کے پورے وجود میں شاہ کے لبوں کی گرمی سنسنی پھیلانے ہوئے تھی۔ وہ اپنی مرضی سے نمی کو پیتے ہوئے مدہوش سا ہو کر بہکی نگاہوں سے اس کے دلکش وجود کو دیکھ رہا تھا۔ میرب لمبے لمبے سانس بھر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ اسے بند آنکھوں سے لمبے لمبے سانس بھرتے دیکھ کر دوبارہ خمار کے عالم میں اس کے ہونٹوں پر جھکا اپنی طلب پوری کر رہا تھا۔ اس نے مدہوشی کہ عالم میں اپنی طلب پوری کرتے ہوئے اس کے ہونٹوں سے گردن تک کا فاصلہ طے کیا اور اپنے نرم گرم لمس چھوڑ رہا تھا۔

- دونوں کی دھڑکنیں بے ساختہ یک زبان میں ایک ہی دھن پر رقص کر رہی تھی۔

- اب وہ گردن سے نیچے کا سفر طے کر رہا تھا۔ کمرے کی معنی خیز خاموشی میں دونوں کی تیز سانسوں کا شور بھرپا تھا۔

Kitab Nagri

- اب اس کے بے لگام لب گردن سے دل کے مقام پر آن رکے تھے۔ تو میرب نے بے ساختہ بیڈ کی چادر کو مٹھیوں میں میچ لیا۔ وہ آنکھوں کو بند کر کے سانس روک کر لیٹی ہوئی تھی۔

- شاہ نے اس کے ہاتھ سے چادر کو چھوڑا کر اپنا مضبوط ہاتھ اس کی نازک ہتھیلی پر رکھ کر اپنی انگلیاں اس کی انگلیوں میں پھنسا لی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنی من مانیاں کرتے ہوئے اپنی محبت کی ہر بوند کو بڑی شدت سے اس پر برسار رہا تھا۔۔۔
ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اس کی شدتوں میں اضافہ ہو رہا تھا۔ اسکے خوبصورت بدن سے اپنی دی ہوئی
نائی کو جدا کر کے بیڈ سے نیچے پھینکتے ہوئے بڑے فخریہ انداز سے مسکرایا۔

- میرب آنکھیں کھولو اور میری طرف دیکھو۔ شش۔ شاہ۔ ہ۔ آ۔ آپ۔ پ۔ پلیرز۔ شرم
سے لال ہوتی ہوئی میرب نے بامشکل یہی کہا۔

- بس جان شاہ اتنی ہی تھی تمہاری محبت کہ میرے عشق کی اتنی سی قربت سے تمہارے منہ سے الفاظ
تک صحیح سے ادا نہیں ہو رہے۔ ایک بار اپنے شاہ کی طرف دیکھو تو سہی جس کو حاصل کرنے کے لیے
تم اپنی جان پر کھیل گئی تھی۔ شاہ پلیرز چپ کر جائیں میں آپ کی جان لے لوں گی۔۔

- جس حالت میں میری جان تم میری باہوں میں پڑی ہو۔ جان تو تم میری پہلے ہی لے چکی ہو۔ اگر اس
سے زیادہ بھی لینا چاہتی ہو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں میں تو بڑی آسانی سے تمہیں اپنی جان دینے کے
لیے تیار ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

- اس کی حالت سے محظوظ ہوتے ہوئے اس پر اپنی شدتیں لٹا رہا تھا شاہ کی شدتوں سے میرب کی سسکیوں میں اضافہ ہونے لگا تھا۔

- اپنی شدتیں اس پر لٹا کر یہ نڈھال سی میرب کو اپنے سینے پر لیٹا کر پر سکون انداز میں لیٹا ہوا تھا۔
- جب کہ وہ شاہ کی شدتوں سے ٹوٹی ہوئی ایک شرمایا ہوا چہرہ اس سینے میں چھپا رہی تھی۔

oooooooo

شامیر پولیس اسٹیشن سے جیسے ہی گھر پہنچا تو وہ سیدھا اپنے کمرے میں آیا۔ شاہ میر سیڑھیوں پر لمبے لمبے ڈنگ بھرتا ہوا اپنے روم کی جانب آ رہا تھا۔

- جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوا سامنے جائے نماز پر حجاب کے حالے میں بیٹھی مرہا کو آنکھیں بند کر کے دعا مانگتے دیکھا۔

- اس کا چہرہ اتنا پر نور لگ رہا تھا کہ شاہ میر کے لیے نظر ہٹانا مشکل ہو گیا۔ مگر وہ مرہا پر یہ ثابت کرنا چاہتا تھا کہ وہ اس سے ناراض ہے۔

- اس لیے اسے انور کرتا ہوا الماری سے اپنے کپڑے لے کر واش روم میں بند ہو گیا بند ہو گیا۔
مرہا نماز سے فارغ ہو کر بیڈ پر بیٹھی ہوئی شاہ میر کا باہر نکلنے کا انتظار کر رہی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ شاہ میر اس سے ناراض ہے۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ دیر بعد شاہ میر فریش ہو کر بلیک ٹراؤزر پہنے ہوئے ٹاول گلے میں ڈال کر شرٹ لیس ہی باہر آیا۔

- مرہا کو پوری طرح سے اگنور کرتے ہوئے ڈریسنگ مرر کے سامنے جا کر ٹاول سے اپنے بال رگڑنے لگا۔

وہ ایسے ظاہر کروا رہا تھا جیسے اس کے سواروم میں اور کوئی وجود نہیں ہے ٹھیک ہے مرہا کو اس کا یوں اگنور کرنا بہت تکلیف دے رہا تھا۔ وہ بیڈ سے اٹھ کر چلتی ہوئی شاہ میر کے پاس اکر کھڑی ہو گئی۔ اس کے پاس اکر کھڑے ہونے پر بھی شاہ میر نے کوئی ری ایکشن نہیں دیا۔

میر کیا آپ مجھ سے ناراض ہیں۔ اور ہو گئی وہ بہت کم اواز میں نظریں جھکائے ہوئے بولی۔ تمہیں لگتا ہے کہ تم نے مجھے کوئی ایسا حق دیا ہے جس حق سے میں تم سے ناراض ہو سکوں۔ شاہ میر لا پرواہی سے بولا۔

- مجھے پتہ ہے کہ آپ مجھ سے ناراض ہیں آپ کو ناراض کرنے کا یا تکلیف دینے کا میرا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ مرہا نظریں جھکائے آنکھوں میں پانی لیے کہہ رہی تھی۔

- پلیز آپ میری بات کو سمجھنے کی کوشش کریں۔۔۔ میں تو سمجھنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ مگر نہیں سمجھ پارہا کہ ایسا کیا ہے جو تمہیں اندر ہی اندر پریشان کر رہا ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میں شوہر ہوں تمہارا تم مجھ پر اتنا تو یقین کر سکتی ہو کہ مجھ سے اپنے دل کی بات شیئر کر سکو۔۔

مرہا میں جاننا چاہتا ہوں کہ ایسی کون سی بات ہے جس نے تمہیں اس قدر پریشان کر رکھا ہے۔
شاہ میر کا اتنا کہنا تھا کہ مرہا کی آنکھ سے آنسو گرا جسے شاہ میر نے بہت محبت سے اپنے ہونٹوں سے چن لیا۔

- وہ اس کی معصوم چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیے ہوئے بڑی محبت سے دیکھ رہا تھا۔
- مرہا میں ان آنسوؤں کی وجہ جاننا چاہتا ہوں کہ ایسی کون سی بات ہے جو تمہیں اس قدر تکلیف دے رہی ہے۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- اسے اپنے ساتھ لگا کر بڑی عقیدت سے اس کے ماتھے پر لب رکھ گیا۔ اسی دوران روم کا دروازہ نوک
ہوا اور بیوٹیشن آئی تھی۔

- شاہ میر ڈریسنگ روم میں تیار ہونے کے لیے چلا گیا اور بیوٹیشن مرہا کو ولیمے کے فنکشن کے لیے تیار
کرنے لگی

Posted On Kitab Nagri

oooooooo

چچی جان یہ میرب اور رومیوں کب تک گھر واپس آئیں گے آج تو مرہا کا ولیمہ ہے۔

۔ مہک بڑی میٹھی چھری بنی ہوئی رومان شاہ کی ماں کے پاس آکر کھڑی ہوئی تھی۔

۔ وہ لوگ سیدھے ہال میں پہنچ جائیں گے مہک بیٹا تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ مہک کی رومان شاہ کو ڈھونڈتی ہوئی نظروں کو سمجھتے ہوئے بولی تھی۔

www.kitabnagri.com

۔ اور میں بیٹا میں تمہیں ایک مشورہ دینا چاہتی ہوں کہ تمہارے ابا کی طبیعت ٹھیک نہیں جس کی وجہ سے میں نے اپنا دل نرم کر لیا اور تم لوگوں کو یہاں پر رہنے کی اجازت دی۔

Posted On Kitab Nagri

تاکہ تمہارے ابا کا اچھی طرح سے علاج ہو سکے۔ تمہارے حالات اس وقت کیسے ہیں یہ تم سے بہتر کوئی نہیں جانتا۔

۔ جبکہ رومان کبھی نہیں چاہتا تھا کہ تم لوگ یہاں پر آکر رکھو تو بہتر ہو گا کہ تم رومان کی زندگی سے اور اس کے معاملات سے دور رہو۔

بیٹا میرب اور رومان کی ذاتی زندگی میں دخل اندازی مت کرنا۔ ورنہ حالات بہت خراب ہو سکتے ہیں۔

۔ میں نے پہلے ہی با مشکل رومان کو راضی کیا ہے تم لوگوں کے لیے۔ میرے خیال سے بیٹا تم اتنی سمجھدار تو ہو کہ میری بات کا مفہوم سمجھ گئی ہو گی۔

www.kitabnagri.com

۔ جی چچی جان آپ کو میری طرف سے کوئی شکایت نہیں ہو گی مہک کو اپنی چچی کی بات بالکل بھی اچھی نہیں لگی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

مگر اس وقت وہ اپنی چچی سے بگاڑ نہیں سکتی تھی کیونکہ اسے پتہ تھا کہ رومیوں کی ماں ہمیشہ سے اس کی کمزوری تھی۔

اور اس کمزوری کو بھلا مہک کیسے ہاتھ سے جانے دیتی۔۔۔۔۔ مہک اپنے دل کا حال اپنی چچی کو بھلا کیسے بتاتی کہ اس کے دل میں کس قدر آگ لگی ہوئی ہے۔

۔ اسے رومیو کا میرب کا یوں اچانک لے کر غائب ہو جانا بالکل اچھا نہیں لگا تھا۔ اس نے تو پتہ نہیں کیا کیا سوچ رکھا تھا کہ جتنا جتنی غلط فہمی اس نے پھیلائی ہے اس کے بعد تو وہ کسی بڑے دھماکے کی منتظر تھی



۔ مگر یہاں تو رومان شاہ میرب کو لے کر ہی غائب ہو چکا تھا۔ اب اسے رومان شاہ کے واپس آنے کا بے تابی سے انتظار تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- میرب اور رومان شاہ مرہا کے ولیمے میں پہنچیں گے یا نہیں۔ بس یہی انفارمیشن نکلوانے کے لیے وہ اپنی چچی کے پاس میٹھی چھری بن کر آئی تھی۔

- مگر اب وہ چچی کا رد عمل دیکھ کر تھوڑا مایوس اور تھوڑا غصے کے عالم میں وہ واپس پاؤں پٹکتی ہوئی اپنی ماں کے کمرے میں آگئی۔۔

- خیریت ہے کیوں آگ بگولا ہو کر آرہی ہو روم میں بیٹھی ہوئی مہک کی ماں نے ستائشی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

Kitab Nagri

- یہ چچی جان خود کو سمجھتی کیا ہے غصے سے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

- کیا کہا ہے تمہاری چچی نے مہک کی ماں نے حیرانی سے پوچھا۔۔۔ وہ مجھ سے کہہ رہی تھی کہ مجھے رومیو کی زندگی سے دور رہنا چاہیے اور مجھے ان کے ذاتی معاملات میں دخل اندازی نہیں کرنی چاہیے۔

Posted On Kitab Nagri

- تو اس میں اس نے غلط کیا کہا ہے۔ ہمیں یہاں پر سر چھپانے کی جگہ ملی ہے۔ تمہارے باپ کا علاج شروع ہو رہا ہے۔

- تو کیوں تم یہاں پر کیوں ایسی حرکتیں کر کے ہمیں یہاں سے نکلوانے پر تلی ہوئی ہو۔
- امی آپ مجھے مت سمجھائیں کہ مجھے کیا کرنا چاہیے مجھ سے ایک بار پہلے یہ غلطی ہو چکی ہے۔ اب میں دوبارہ رومیوں کو دور کر کے وہ غلطی نہیں دہرانا چاہتی۔

- مجھے ہر صورت میں رومیوں کی زندگی میں اور دل میں اپنی جگہ بنانی ہے مہک ضدی انداز میں بولی۔

www.kitabnagri.com

- بے وقوف لڑکی شاید تم نے رومیوں کی آنکھوں میں اس لڑکی کے لیے محبت نہیں دیکھی۔ وہ کبھی بھی اپنی بیوی کو چھوڑ کر تمہاری جیسی بد دماغ لڑکی کے ساتھ کوئی رشتہ نہیں بنائے گا۔

- مہک عقل کے ناخن لو مہک کی ماں اپنی بیٹی کو سمجھانے کی بے جا کوشش کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- مگر مہک کے دماغ پر تو اس وقت رومیو کو پانے کا جنون طاری تھا تو اس کے پلے اس کی ماں کی بات کہاں پڑھنے والی تھی۔

اور اب تو مرہا میرب کے بھائی کی بیوی ہے تو ایسے میں کم عقل لڑکی تمہیں لگتا ہے کہ رومیو اپنی بہن کا گھر خراب ہونے دے گا۔ وہ بچپن سے ہی اپنی ماں اور بہن کے لیے کتنا پوزیسو تھا یہ بات کیا تم نہیں جانتی۔

- میرے خیال سے میں نے آپ کے کمرے میں آکر ہی غلطی کی ہے۔ بجائے کہ آپ میری بات سمجھیں اور رومیو کی زندگی میں میری جگہ بنانے میں میری مدد کریں۔

www.kitabnagri.com

آپ فضول میں مجھے تبلیغ دینے بیٹھ گئی ہیں وہ بد تمیزی سے کہہ رہی تھی۔ مہک کبھی تمیز سے بھی بات کر لیا کرو ماں ہوں میں تمہاری۔

Posted On Kitab Nagri

تم نے مرہا اور رومیو کو نہیں دیکھا کہ وہ اپنی ماں سے کتنے ادب سے بات کرتے ہیں۔ مہک کی ماں مہک کے بد تمیزی پر تمللا اٹھی تھی۔

وہ اپنی ماں کی بات کو انور کرتے ہوئے۔ غصے سے روم کا دروازہ کھول کر پاؤں پٹختی ہوئی چلی گئی۔

۔ اے اللہ اس لڑکی کو عقل دے پتہ نہیں یہ کیوں ایسی حرکتیں کر کے ہمارے سر سے چھت چھیننا چاہتی ہے۔

۔ یہ ہمارے کیے گناہوں کی سزا ہے جو ہماری اولاد ایسی نکلی ہے۔ بیٹا کسی کی بیٹی کی عزت خراب کر کے جیب میں جیل میں بند ہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

۔ اور بیٹی اپنی آکڑ اور غرور میں طلاق لے کر گھر پر بیٹھی۔ اور اب بھی اس لڑکی کو سکون نہیں ہے۔

اے اللہ ہمارے گناہوں کے لیے ہمیں معاف کر دے ہمیں پتہ ہے کہ ہم نے بہت گناہ کیے ہیں۔ مہک کی ماں چھت کی طرف منہ کرتے ہوئے اپنے رب سے دعا کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

oooooooo

شاہ --- ہم --- مجھے اٹھنے دیں مجھے ظہر کی نماز پڑھنی ہے۔ وہ میرب کو اپنی اپنے سینے پر لٹا کر پر سکون لیٹا ہوا تھا۔

اب تم نے وجہ بہت پختہ دی ہے۔ کہ میں روک نہیں سکتا۔

- ورنہ ابھی میرا کوئی موڈ نہیں ہے تمہیں خود سے دور کرنے کا۔ بی بہکی نگاہوں سے دیکھتا ہوا پھر سے بالوں میں منہ چھپانے لگا۔

- شاہ میں جاؤں۔۔۔ ہم جاؤ۔۔۔ گبھیر آواز میں بہکتا ہوا بالوں میں مجھ چھپائے ہوئے تھا۔

- اس کی گردن پر جگہ باجگہ چھوڑ رہا تھا۔ اس کے لبوں کی گرمی سے میرب کے پورے وجود میں

کپکپاہٹ سی طاری ہوئی۔۔۔ شاہ۔۔۔ شاہ پلیز۔۔۔ ہم۔۔۔

- چھوڑیں گے تو جاؤں گی نا۔ وہ شاہ کے لمسوں سے گھبرائی ہوئی منمنائی۔

- جان شاہ میں تو چھوڑنا چاہتا ہوں مگر یہ کمبخت دل ماننے کو تیار نہیں ہے۔

Posted On Kitab Nagri

- تو آپ اپنے دل کو سمجھائیں کہ اتنی زیادہ سرکشی اچھی نہیں ہوتی۔ وہ شرمائی ہوئی سی شرارتی لہجے میں بولی۔

- میری جان میں نے کوشش کی تھی اپنے دل کو سمجھانے کی مگر زلٹ زیر و آیا ہے۔ وہ بھی تھوڑا شوخ ہوتے ہوئے کروٹ لے کر اس کے اوپر آگیا۔ بہکی ہوئی نظروں سے چہرہ اوپر کرتے ہوئے کہا۔
- اس کی خماری سے بھری آنکھوں کو دیکھ کر میرب اس نیچے پڑی سٹ پٹاگئی۔

- شاہ پلینز مجھے اٹھ کر نماز پڑھنی ہے وہ شاہ کو واپس اسی ٹون میں آتے دیکھ کر گھبرائی گئی۔
- ایک شرط پر جانے دوں گا گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے --- وہ کیا --- کس
می --- کیا اااا --- وہ چلائی --- کیا ہو گیا ہے میں نے کون سی ایسی انوکھی بات بول دی جو تم چیخ
اٹھی ہو وہ ہنستے ہوئے بولا ---
www.kitabnagri.com

- یہ انوکھی بات ہی ہے۔ آپ پچھلے تین گھنٹوں سے کیا کر رہے تھے جواب آپ کو --- وہ کہتے
ہوئے شرمناک اپنی نظروں کا رخ پھیر گئی۔

Posted On Kitab Nagri

- حد ہے یار میں تو تمہیں اتنی بولڈ لڑکی سمجھتا تھا۔ تم سے تو کس کا نام نہیں لیا جا رہا۔ تم نے کس کیا خاک کرنی ہے مجھے لگتا ہے ساری محنت مجھے خود ہی کرنی پڑے گی بیچارہ اسامہ بنا کر بولا۔

- جی نہیں آپ کو کوئی محنت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ پلیز مجھے جانے دے مجھے نماز کے لیے دیر ہو رہی ہے۔

- میرب میری بات اچھی طرح سے دماغ میں بٹھا لو کہ جو بات میں ایک بار کہہ دوں اسے ماننا تم پر فرض ہے۔ اور اگر بات میری محبت کی ہو پھر تو مزاحمت کی گنجائش ہی نہیں بچتی۔

- یری جان جو بات میں ایک بار کہہ دوں اسے بنا ضد اور مزاحمت کیے مان جایا کرو۔ کیونکہ اس کے سوانہ تو اس وقت تمہارے پاس کوئی آپشن ہے اور نہ اس کے بعد کوئی آپشن ہو گا۔ وہ حکمرانا انداز میں بولا۔

- اور مزاحمت کی صورت میں تمہیں ہی دقت ہوگی کیونکہ ہر مزاحمت کے بعد میں اپنی قربتوں کو تم پر اور قابض کر دوں گا۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ ہمیں دیر ہو رہی ہے میں تو صرف اس لیے کہہ رہی تھی شاہ کے سرد مہری والے لہجے سے میرب
ڈر کر من منائی۔

- کیونکہ میرب کے بس میں نا تو شاہ کی محبت کو جھیلنا تھا اور نہ ہی غصے کو۔۔۔

- اور جان شاہ جو بات میں کر دوں اس پر یقین رکھا کرو۔ وہ لوہے کی لکیر ہوتی ہے جب میں نے کہا ہے
کہ میں تمہیں ٹائم سے تمہارے بھائی کے ولیمے پر لے جاؤں گا۔ تو پھر بار بار ایک ہی بات کو دہرا کر
میرے اس خوبصورت لمحات میں رکاوٹ مت پیدا کرو۔

وہ اپنے سخت داڑھی والے گالوں سے اس کی نازک سی گالوں کو رب کرتے ہوئے اپنے بھکتے ہوئے
دل کو سکون پہنچا رہا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- وہ جتنا میرب کے قریب ہو رہا تھا۔ اس کا دل اتنا ہی بغاوت کر رہا تھا۔ اس کی سخت داڑھی کی چبن
سے میرب نے سسکی بھری۔

Posted On Kitab Nagri

- میری جان کے ٹوٹے مت سسکیاں بھرو۔ فل وقت کے لیے میں تمہاری اس ننھی سی جان کو بخش رہا ہوں۔ باقی کی کسر ہمارے بیڈ روم میں چل کر پوری کروں گا۔ وہ کہتا ہوا ماتھے پر لب رکھ کر بڑی محبت سے چوم کر کھڑا ہو گیا۔

- اب جلدی سے اٹھو اور فریش ہو جاؤ اس سے پہلے کہ میں اپنا ارادہ بدل لوں۔ لیٹی ہوئی میرب کے آگے اپنے ہاتھ کو بڑھا کر اس سے اٹھنے میں سپورٹ دیتے ہوئے بولا۔ اس کے مضبوط ہاتھ پر میرب نے اپنی پسینے سے بھیگی ہوئی ہتھیلی رکھ دی۔
- میں بھی فریش ہو کر اتا ہوں وہ کہتے ہوئے روم سے نکل گیا۔

○○○○○○○

- رومان شاہ فریش ہو کر ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑا ہوا اپنے گلے میں ڈالے ہوئے ٹاول سے اپنے سر کو رگڑ رہا تھا۔
www.kitabnagri.com

اس کے آتش لب مسکرا رہے تھے دماغ میں گھبرائی اور شرمائی ہوئی میرب کا چہرہ لیے ہوئے تھا۔ تم رومان شاہ کو اتنا بدل دو گی ایسا تو میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا میرب رومان شاہ۔

Posted On Kitab Nagri

- تمہاری سچی محبت کے آگے میری بناوٹی نفرت ہار گئی۔ شکریہ میری زندگی میں آنے کے لیے۔ شکریہ میری زندگی کو اتنا خوبصورت بنانے کے لیے۔ وہ اپنے ذہن میں سوچتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔

- ٹرن ٹرن۔ مین ڈور پر بیل بج رہی تھی۔ میرب کے خیالوں میں گم رومان شاہ ایک ہاتھ سے ٹاول سے اپنا سر رگڑتے ہوئے۔ دوسرا ہاتھ جیب میں ڈال کر ہلکے قدموں سے چلتا ہوا باہر دروازے طرف آیا۔

- اسلام علیکم سر۔۔۔ وعلیکم السلام۔۔۔ "Yes I Am!!!!!! Are you Rumaan shah?" ہلکی سی سائل پاس کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

!Sir

You're Parcel

Please sigh here.

Yeah Sure!

Thank you Sir!

And please will definitely shop from our website again.

Posted On Kitab Nagri

Yes of course! In Sha Allah . Okay Sir have a great day today Allah

Hafiz.

Thank you Allah Hafiz

رومان شاہ پارسل رسیو کرتے ہوئے میرب کے پاس آیا۔ میرب تم ابھی تک باہر نہیں آئی۔ میری مدد کی ضرورت ہے۔ بیڈ پر پارسل رکھتے ہوئے اونچی آواز میں شوخ ہوتا ہوا بولا۔

۔ اتنی دیر میں میرب فریش ہو کر واش روم سے باہر آئی۔ رومان شاہ کی محبت کا مان پا کر وہ اور بھی نکھری نکھری لگ رہی تھی۔ شاہ نے پارسل رکھتے ہوئے نظریں اٹھا کر میرب کی جانب دیکھا۔

۔ وہ رومان شاہ سے شرمناک نظر میں چراتی ہوئی بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ اس گیلے گیلے بال جو کمر سے نیچے تک کسی خوبصورت آبخار کی مانند بکھرے ہوئے تھے۔

وہ شاہ کی کچھ دیر پہلے والی قربتوں سے شرماتی ہوئی نظریں چرا کر ڈریسنگ مرر کے سامنے جاکھڑی ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ ہیمز ڈرائی سے اپنے بال خشک کرنے رہی تھی۔ جب کہ رومان شاہ کی نظریں اس کے نکھرے نکھرے سراپے پر مرکوز تھی۔

- وہ قاتلانہ مسکراہٹ اپنے آتشی لبوں پر سجائے ہوئے قدم جھوٹے جھوٹے قدم اٹھاتا ہوا میرب کی پشت پر آن کھڑا ہوا۔

- میرب مجھے کیوں لگتا ہے کہ تمہارا آج اپنے بھائی کے ولیمے میں جانے کا ارادہ نہیں ہے۔ اپنا سینہ اس کی پشت پر لگاتے ہوئے اپنی مضبوط باہوں کا دائرہ اس کے گرد کس لیا۔
- وہ اپنی بہکی ہوئی نظروں سے مرر کے اندر سے اسے شرم سے لال پڑھتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔
- میں جانا چاہتی ہوں آپ ایسا کیوں بول رہے ہیں۔ ہیمز ڈرائی کو اس کے ہاتھ سے لے کر شاہ ڈریسنگ پر رکھ چکا تھا۔

www.kitabnagri.com

- جان شاہ تمہارا یہ نکھر نکھراروپ مجھے تم سے دور ہونے ہی نہیں دے رہا۔ لاکھ کوشش کرنے پر بھی میرادل بغاوت کرنے پر تلا ہوا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

- سرگوشی میں کہتا ہوا مدہوش سی سانسیں اس کی گردن پر ڈالے ہوئے لب اس کی گردن پر رکھ چکا تھا۔

- میرب کے گیلے گیلے بدن کی خوشبو سے وہ پوری طرح بہک رہا تھا۔ لب اس کی خوبصورت گردن پر رکھ کر گرم لمس چھوڑا تو میرب گھبرا کر اس کی گرفت سے نکل کر دور کھڑی ہو گئی۔

- اس کا یوں گرفت سے نکل کے جانا شاہ کو بے حد برا لگا۔ شاہ نے غصے والی نظریں اٹھا کر میرب کی جانب دیکھا۔

- وہ شاہ کی ٹون سے گھبرائی ہوئی کانپتے وجود کے ساتھ اس سے کچھ قدم دور ہو کر نظریں جھکائے کھڑی تھی۔
www.kitabnagri.com

- اس کی ڈری ہوئی شکل دیکھ کر شاہ کی ہنسی نکل گئی۔ شش۔ شا۔ شاہ۔۔۔ پ۔ پ۔۔۔ پل۔۔۔ پلینز اب آپ اپنے جذبات اور دل کو کنٹرول میں رکھیے۔ مجھے سچ میں ولیمے میں جانا ہے ہم آلریڈی لیٹ ہو گئے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

- ابھی آپ مجھے جلدی سے گھر لے کر چلیں میرے سب کپڑے اور چیزیں وہیں پر ہیں۔ مجھے جا کر تیار بھی ہونا ہے اور آپ کے ارادے دیکھ کر تو مجھے بالکل نہیں لگتا کہ آپ نے مجھے لے کر جائیں گے۔
- وہ شاہ کے تیور دیکھ کر اس قدر گھبرائی ہوئی تھی کہ بنا رکھے ایک ہی سانس میں ساری بات بول گئی۔۔۔۔ ہا ہا ہا وہ قہقہہ لگا کر ہنستا ہوا اس کے قریب آیا۔

- میرب نے ڈرتے اور گھبراتے ہوئے دو قدم پیچھے کی جانب لیے جب کہ شاہ اس کا یہ ارادہ ناکام بنا چکا تھا۔

- اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے جھٹکے سے اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔ شاہ نے اتنے زور سے جھٹکا دے کر اسے خود کے قریب کیا کہ میرب کو اپنی ہڈی چٹختی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

- میری تھوڑی سی محبت تم سے برداشت نہیں ہو رہی تم تو مجھ سے اتنی محبت کرتی ہو۔ میری جان ابھی تو میں نے اپنے پیار کی تھوڑی سی جھلک ہی تم پر ظاہر کی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

- اور تم اس قدر گھبرا گئی ہو سوچو جب تمہیں میں اپنی محبت کا ٹھاٹھے مارتا ہوا سمندر دکھاؤں گا تو تمہاری کیا حالت ہوگی۔

- میری جان میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ میں تمہیں لیٹ نہیں ہونے دوں گا تم اپنے شاہ پر یقین رکھا کرو۔ اگر میں نے اپنی بیوی سے وعدہ کیا ہے تو میں اس وعدے سے ہر صورت پورا کروں گا۔

- بڑی محبت سے کہتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگا کر بولا۔ شاہ کے لہجے میں اس قدر نرمی اور محبت پا کر میرب کی نازک سی پنکھڑیاں خوشی سے کھل کھلا اٹھی۔

- شاہ میں تو صرف اس لیے کہہ رہی تھی کہ ہمارے پاس ٹائم کم ہے اور ہمیں گھر جانے میں کافی ٹائم لگ جائے گا۔

- مجھے بہت اچھی طرح سے تیار ہونا ہے۔ تاکہ میں بھائی کے ولیمے میں بہت خوبصورت لگوں بڑی معصومیت سے اپنے دل کی بات بول رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- جان شاہ اور کتنا خوبصورت لگنا چاہتی ہو شاہ تو پہلے ہی تم پر پوری طرح سے فدا ہے۔ پہلے ہی میرا یہ بے لگام دل میرے بس میں نہیں۔ اب اپنے شاہ کے دل پر اور کتنی بجلیاں گرانا چاہتی ہو شوخ انداز میں بول کر مسکرایا۔

"شاہ --- بڑی محبت سے میرب نے شاہ کا نام پکارا ---" جی جان شاہ اس نے بھی بڑی عقیدت سے جواب دیا گیا تھا۔

- آپ مجھے پلیز سیلون لے جائیں وہ بڑی محبت اور عاجزی سے بول رہی تھی۔

"میری جان آپ سیلون نہیں جاسکتی ---" کیوں --- میرب نے حیرانی سے پوچھا۔

www.kitabnagri.com

- میری بیوی کو کوئی اور ہاتھ لگائے مجھے یہ بالکل بھی برداشت نہیں ہے۔ مگر شاہ وہاں پر بھی لڑکیاں ہی ہوتی ہیں میرب اپنے وضاحت دی۔

Posted On Kitab Nagri

کوئی عورت بھی تمہارے ضرورت سے زیادہ قریب آئے مجھے وہ بھی ناگوار ہے۔ فیصلہ کن انداز سے بول رہا تھا۔

- "مگر شاہ --- میرب کچھ باتیں ایسی ہیں جو تم فورن سے مان لیا کرو۔ کیونکہ میری محبت میں ایک حدود ایک دائرہ مقرر ہے۔

- "میری جان تمہیں اس دائرے میں خوشی خوشی رہنا ہے۔ مجھے بالکل پسند نہیں ہے کہ تم پالرسیلون جاؤ۔

- شاہ پھر آپ سلون والی لڑکی کو گھر بلا دیجئے۔ وہ مجھے گھر آکر تیار کر دے۔
- میری جان میرے خیال سے تم نے فریش ہوتے وقت خود پر غور سے نظر نہیں ڈالی۔

- ورنہ تم خود ہی کسی اور سے تیار ہونے کے بارے میں نہیں سوچتی۔ وہ مسکریے انداز بولا۔
- میرب شاہ کی باتوں کا مفہوم سمجھ نہیں پائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- اس کی نظروں کا تجسس دیکھتے ہوئے شاہ نے اس کے کاندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے ڈریسنگ مرر کے سامنے لا کھڑا کیا۔

- آنکھوں سے اس کی گردن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مسکرایا۔

- میرب کی گردن پر شاہ کی محبت کی مہریں واضح نظر آرہی تھیں۔ میرب نے شرما کر نظریں جھکائیں اور گھومتے ہوئے شاہ کے سینے میں سر چھپا گئی۔

- میری جان یہ تو چند ایک ہیں۔ جن کو دیکھ کر تم شرما گئی ہو۔ شاید تم نے خود پر غور نہیں کیا کہ میری محبت کی مہریں جگہ باجگہ ثبت ہے۔

www.kitabnagri.com

- اب میری محبت کی مہریں دیکھ کر خود شرم سے لال ہو رہی ہیں۔ سوچو اگر یہ وہ پارلروالی لڑکی دیکھ لے تو پھر۔۔ وہ کہتے ہوئے رکا اور کھلا کھلا کر ہنسا تھا۔

- بے وجہ پارلروالی لڑکی بھی شرم سے لال ہو جائے گی۔۔

وہ۔ میرب کی حالت سے لطف اندوز ہو رہا۔ نہیں آپ مجھے گھر لے چلیں میں خود تیار ہو جاؤں گی۔

Posted On Kitab Nagri

- "وہ ہار مانتے ہوئے بولی۔۔۔" گھر کیوں جانا ہے۔۔۔ "شاہ ظاہر سی بات ہے میرے کپڑے کا سیمیٹکس جیولری سب کچھ تو گھر پر ہے۔

- اب میں ان سب چیزوں کے بغیر تو تیار نہیں ہو سکتی میرب نے اپنا بہت بڑا مسئلہ شاہ کے سامنے رکھا۔ ہمم۔۔۔ یہ تو بہت بڑا مسئلہ ہے۔

- شاہ اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اسے بیڈ کے جانب لے آیا۔۔۔ بیڈ کے اوپر ایک باکس اور دو پارسل رکھے ہوئے تھے۔ جن کو دیکھ کر میرب کی آنکھیں چمک اٹھی تھیں۔

- شاہ یہ کیا ہے میرب نے تجسس بھری نظروں سے شاہ کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

- خود ہی کھول کر دیکھ لو وہ دونوں ہاتھ سینے پر رکھ کر اشارہ پارسل کی جانب کرتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

- میرب ایک ٹانگ بیڈ سے لٹکا کر دوسری فولڈ کیے ہوئے بیٹھ گئی۔ وہ جلدی سے ایک پارسل کھولنے لگی۔

- واؤ شاہ یہ کتنا خوبصورت ہے کس کے لیے ہے۔

پارسل کے اندر ایک خوبصورت ڈریس تھا۔ شاہ نے اسے زمین کو چھوتی روزپنک کلر کی لونگ امبریلا فراک جس کی سلیوز اور بارڈر گولڈن اورپنک کلر پہ فل ہینڈ ایبراڈری سے بھرا ہوا تھا۔

- شاہ یہ میرے لیے ہے۔ وہ بیڈ پر کھڑی ہو کر اپنی فراک کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بڑی خوشی سے بولی۔

- ہوووووو! (آئی برو کو اٹھاتے ہوئے اشارہ کیا) جیسے کہہ رہا ہو کہ کیا۔
میں نے پوچھا شاہ کیا یہ میرے لیے ہے بڑے ہی شوخ شوخیلے لہجے میں بولی۔

- آءءء نہیں! پارسل لگتا ہے غلط آگیا یہ تو میں نے اپنے لیے آرڈر کیا ہے۔

مذاق نہ کریں مجھے پتہ ہے یہ آپ نے میرے لیے منگوایا ہے۔

تو بس پھر پوچھ کیوں رہی ہو پاگل لڑکی اور اب جلدی سے باقی کے پارسل بھی کھولو۔

Posted On Kitab Nagri

اب میرب نے اپنے شاہ کی بات پر عمل کرتے ہوئے جلدی سے دوسرا پیکٹ کھولا۔۔۔ جس میں سے کاسمیٹک کی تمام ورائٹی نکلی ان تمام چیزوں سے جائزہ لگا سکتا تھا کہ شاہ نے کتنی محنت اور محبت سے سب خریدا ہے۔۔۔۔۔ میک اپ میں پرائمر سے لے کر میک اپ فکسر تک تمام چیزیں موجود تھیں۔

- میرب ایک ایک کر کے تمام پروڈکٹ کو دیکھ رہی تھی مگر جیسے جیسے وہ دیکھ رہی تھی اس کے منہ کے زاویے بدل رہے تھے جس کو رومان شاہ نے بھی بخوبی دیکھا۔۔

- اب وہ کبھی غصے سے شاہ کی جانب دیکھتی تو کبھی بیڈ پر بکھری ہوئی میک اپ کی چیزیں کو دیکھتی۔
- شاہ یہ سب کچھ کس کے لیے ہے آخر کار اس نے غصے کو ضبط کرتے ہوئے پوچھ ہی لیا۔۔

- نہیں مجھے لگتا ہے کہ یہ پارسل بھی غلط آگیا ہے یہ پارسل بھی میں نے اپنے لیے ہی منگوایا تھا۔
- شاہ میں اس وقت مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں۔ وہ دو ٹوک لہجے میں بولی۔

- حد ہے یار سب کچھ تمہارے لیے ہی ہے۔ یہ کس طرح کا سوال تم بار بار دہرا رہی ہو وہ سپاٹ لہجے میں بولا۔ رومان شاہ اس کے بدلتے ہوئے اتار چڑھاؤ کو سمجھ نہیں پا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ آپ کو کیسے پتہ ہے لڑکیوں کی سب چیزوں کا۔۔۔ اب اس کا کیا مطلب، کہ مجھے کیسے پتہ یار مجھے سب پتہ ہے لڑکیوں کی چیزوں کے بارے میں۔ وہ اوور کو نفیڈینٹ ہوتے ہوئے بولا۔

- آپ کو ان سب چیزوں کے بارے میں کیسے پتہ کیا آپ نے پہلے بھی کبھی یہ سب چیزیں کسی کے لیے منگوائی ہیں۔۔

- ہاں یار بہت ساری لڑکیوں کے لیے۔ اسی لیے تو مجھے اتنی نالج ہے ان چیزوں کے بارے میں۔ شاہ اپنی باتوں میں خود ہی الجھ گیا۔

- میرب بنا کچھ بولے چیزوں کو وہیں چھوڑ کر بیڈ سے اتر گئی۔۔۔ شاہ آپ کیوں کرتے ہیں میرے ساتھ۔ میرب کی آنکھوں سے آنسوؤں جھلکے۔
www.kitabnagri.com

- میرب کیا چل رہا ہے تمہارے دماغ میں صاف صاف بولو۔ شاہ یہ سب کچھ آپ نے مجھ سے پہلے کس کو لے کر دیا ہے میں بس اتنا جاننا چاہتی ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

ویٹ ویٹ ویٹ لسن! میرب تمہارے دماغ میں جو خرافات چل رہے ہیں ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔ (وہ میرب کے بدلتے ہوئے رویے کو بخوبی جان چکا تھا کہ اس کے دماغ میں مہک چل رہی ہے۔)

ہاں تو شاہ میں یہی تو جاننا چاہتی ہوں کہ آپ کو لڑکیوں کی چیزوں کے بارے میں اتنا ڈپیلی کیسے پتہ۔۔

شاہ میر بھائی کو تو لپسٹک کے شیڈز تک کا نہیں پتہ ان کو تو سارے کلرز ایک جیسے ہی لگتے ہیں کبھی غلطی سے بلش ان لینے بھیج دیا جائے تو وہ لوشن اٹھا کر لے آتے ہیں۔

پھر آپ کو کیسے پتہ پرائمر لیکوڈ ہائی لیٹر آئی کنسیلر میک اپ فکسر وغیرہ۔ کیونکہ یہ وہ چیزیں ہیں جو کوئی پروفیشنل ہی سمجھ سکتا ہے۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ایک عام انسان کو ان چیزوں کے بارے میں کچھ نہیں پتا۔ اس کا استعمال کیا ہے اور کدھر کرنا ہے۔ یا اس کی نالج میں ہو گا جس نے پہلے بھی ایسا گفٹ کسی کو دیا ہو۔

Posted On Kitab Nagri

- پروفیشنل آرٹسٹ آپ ہیں نہیں تو پھر میں کیا سمجھوں خود ہی آپ بتادیں۔۔ میرب یار آئی سویر یہ بیڈ پر جو سامان بکھرا ہوا ہے۔۔۔ اوو یارااا مینوں تے اینا چیزاں دے بارے کک وی نہیں پتہ ہے۔۔ کے کیڑی شے کتھے لائی دی۔

کیا!!!! کی پنجابی زبان اس کے سر کے اوپر سے گزر گئی۔
اوو وہہہ! میں نے کہا یہ جو بیڈ پر سامان بکھرا ہوا ہے مجھے ان میں سے کسی کے بارے میں کچھ نہیں پتہ یہ لڑکیوں کے کام ہیں وہی جانے کس کو کہاں لگانا ہے۔
تو پھر آپ یہ سب کیسے جانتے ہیں وہ بڑی معصومیت سے بولی۔
تم بیٹھو میں تمہیں تفصیل سے سمجھاتا ہوں تمہیں ایسے تو سمجھ انی نہیں ہے۔ یار یہ سب کچھ میں نے آن لائن منگوایا ہے یہ تو تم جانتی ہو اب کیسے منگوایا ہے یہ تمہیں بتانے لگا ہوں۔
میں نے کال کر کے ویب انر سے سے بولا کہ لڑکیوں کی تمام میک اپ پروڈکٹ جو وہ آج کل یوز کرتی ہیں وہ سب مجھے بھیج دے اے ٹو زی تک جس میں کوئی کمی پیشی نہ آئے میری بیوی کے پاس بہانہ نہ ہو کہ اب مجھے پار لرنہیں لے کے گئے جس وجہ سے میں اچھے سے تیار نہیں ہو سکی اس نے کہا اوکے سر اور اس نے پھر اپنی کال اپنی سیل گرل کی جانب ٹرانسفر کر دیتی جی سر اپ کا میسج مجھے مل گیا ہے سر اپ پریشان نہ ہو اپ کو ہر چیز بیسٹ کوالٹی میں ملے گی۔۔۔ پھر اس نے کہا سر اپ اپنی رائے کچھ دینا چاہتے

Posted On Kitab Nagri

ہیں تو میں نے اسے بھی یہی سیم کہا کہ مجھے لڑکیوں کے کسی چیز کے بارے میں کچھ نہیں پتا بس اپنی مرضی ہر چیز بیسٹ بھیجے اور ہر چیز پر فیکٹ ہونی چاہیے جو میری بیوی کو پسند ہے بس اتنی سی کہانی تھی اور تم پتہ نہیں اپنے اس چھوٹے سے دماغ میں کیا کیا سوچ کے بیٹھ گئی ہو بے وقوف لڑکی۔

پکی بات ہے شاہ!!! میرب اگر تمہیں اب بھی کوئی شک و شبہ ہے تو پھر سوری اس سے زیادہ میں ایکسپلین نہیں کر سکتا۔

میں رومان سپاٹ سے لہجے میں بولا۔

سوری شاہ! میرا یہ مطلب نہیں تھا میرب رومان کے اف موڈ کو دیکھتے ہوئے پشیمان لہجے میں بولی۔۔۔
چھوڑو یار تمہاری سوری کا میں کیا کروں میرا تو تم نے موڑ کا بیڑا غرق کر دیا نا کتنی محبت سے میں نے تمہارے لیے سب کچھ سلیکٹ کیا اور تمہاری سوئی ان نیلے پیلے رنگوں پر آکر رک گئی۔

نئی شاہ میں نے سب کچھ دیکھا ہے سب کچھ بہت پیارا ہے مجھے بہت پسند آیا ہے وہ جلدی سے شاہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولی۔ کیا خاک پسند آیا ہے ایک فراق پر تمہارا کچھ اچھاری ایکشن تھا۔۔۔ اور باقی چیزوں پر تم خود ہی سوچ لو کہ تمہارا کیا ریلیکٹ ہے اور کچھ چیزیں تم نے ابھی تک کھول کر بھی نہیں دیکھی جو میں نے خود سلیکٹ کی ہیں تمہارے لیے۔

شاہ اپنے ہاتھ کو میرب کے ہاتھ سے چھڑاتے ہوئے سے ٹاول سے اپنے سر کو رب کرتے ہوئے مرر کے

Posted On Kitab Nagri

سامنے آرکا۔

وہ تقریباً بھاگتے ہوئے قدموں سے شاہ کے پاس آئی۔ شاہ میری طرف دیکھیں اور بات سنیں میری۔ تم بولو میں سن رہا ہوں وہ فل اگنور کرتے ہوئے بولا۔ شاہ ایسے نہیں پلیز میری طرف دیکھیں اور میری بات سنیں۔ وہ اپنا ہاتھ شاہ کی گال پر رکھتے ہوئے اس کے منہ کا رخ اپنی طرف کرتے ہوئے بولی۔ شامہ میں آپ کو ناراض نہیں کرنا چاہتی تھی۔ اور نا ہی میرا مقصد آپ کا دل دکھانا نہیں تھا بس آپ اتنے خوبصورت ہیں کہ مجھے یہ سوچ کر ڈر لگتا ہے کہ کوئی لڑکی آپ کو مجھے سے چھین نالے۔

میرب کے چہرے پر اس وقت اتنی معصومیت تھی کہ شاہ مصنوعی غصہ دکھاتے ہوئے اس کی باتوں کو بڑے غور سے سنتے ہوئے اور اس کے معصوم چہرے پر صدقے وار جا رہا تھا۔

اسے میرب کا یہ انداز بھی اچھا لگا۔۔۔ ہمہمم تو پھر کر لیتی میری بات پہ یقین جب میں اتنی دیر سے بکواس کر رہا تھا۔

دیکھیں شاہ اب آپ ایسے غصہ نہیں کر سکتے میرے ساتھ وہ اپنے حق کا استعمال کرتے ہوئے بولی۔ کیوں اب ایسا کیا ہو گیا ہے۔ کیونکہ اب میں وہ میں، آپ۔۔ میرب خود ہی اپنے الفاظوں میں الجھ گئی کہ اس نے کیا بول دیا۔

میں وہ کیا کچھ بولو گی تو سمجھ لگے گی نا۔۔

شاہ ایک آئی برو کو اٹھاتے ہوئے بولا،، جسے سمجھ تو سب آ رہا تھا پھر بھی وہ نہ سمجھ بنا بیٹھا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ میں جانتی ہوں آپ کو سب سمجھ رہا ہے بس آپ مجھے تنگ کرنے کے لیے بول رہے ہیں نادیکھیں
آپ خود سمجھ جائیں میں کیا کہنا چاہتی ہوں ----
کیوں تم میری بات سمجھی تمہیں تو میں نے سب بتایا پھر بھی تم نہ سمجھی۔
کیونکہ شاہ میں آپ کی بیوی ہوں۔
(میرب کو سمجھ لگ گئی تھی کہ اب اس کا شاہ اس کو خالی ہاتھ تو نہیں جانے دے گا اپنی مطلب کی بات
اس کے منہ سے اگلا کر رہے گا)۔
اوو وہہ اچھا! پہلے تم کیا تھی،،،،، میرے خیال میں پہلے بھی تم میری بیوی ہی تھی۔
شاہ آپ مجھے تنگ کر رہے ہیں نا مجھے سب پتہ ہے وہ اپنے معصومانہ لہجے میں بولی۔
ہمممم!! اب بولو شاہ شرارتی لہجے میں بولا۔
نہیں شاہ آپ خود سمجھ جائیں مجھے شرم آرہی ہے۔ میں آپ کا فیس دیکھ کے نہیں بتا سکتی۔
تو اس کا حل ہے میرے پاس لائٹ آف کر کے بیڈ پر چلتے ہیں پھر نہیں آئے گی شرم اور نہ ہی میرا فیس
نظر آئے گا۔
شاہہہہہہ! وہ گھبرا کر تھوڑا پیچھے ہوئی اور ڈرینگ کے ساتھ لگی۔

Posted On Kitab Nagri

اب تم مجھے بتا رہی ہو یا تمہیں سچ میں بیڈ پر لے کے جاؤں۔۔
نہی۔۔۔ نہ۔۔۔ نہیں میں بتا رہی ہوں۔
گڈ تو پھر بتاؤ جلدی سے۔۔

دیکھیں اب تو ہماری گولڈن نائٹ بھی ہو چکی ہے۔۔ توووووو !!
تو مجھے آگے نہیں پتہ وہ رومان شاہ سے خود کو چھڑاتے ہوئے دو قدم آگے کو نکلی جسے فوراً سے پہلے
رومان شاہ نے اپنے ٹاول کی مدد سے کھینچ کر واپس اپنی باہوں میں لے آیا۔

گولڈن نائٹ ہو چکی ہے تو اس کا کیا مطلب کہ اب تمہیں مجھ پر روعب جمانے کا لائسنس مل گیا
ہے وہ شوخ ہوتے ہوئے بولا۔۔

www.kitabnagri.com

میں نے ایسا تو نہیں کہا۔۔۔ مگر میں نے کہا ہے کہ تم مجھ پر روعب ڈال سکتی ہو وہ مسکراتے ہوئے اس
کارخ پلٹ کر اپنی طرف کرتے ہوئے بولا۔ اور کیا کہہ رہی تھی تم کہ میں بہت خوبصورت ہوں اور
تمہیں ڈر ہے کہ کوئی لڑکی مجھے تم سے چھین نہ لے۔

Posted On Kitab Nagri

- تم اپنے دل سے اس طرح کے وسوسے نکال دو جانے شاہ رومان شاہ آج بھی تمہارا ہے اور ہمیشہ تمہارا ہی رہے گا۔

- بس ذرا اپنے پیار کو مجھ پر وسیع کر دو کیونکہ تمہارے اس دل میں رکھے ہوئے پیار سے میرا پیٹ نہیں بھرتا۔

- اس کو وہ مجھ پر نچھاور کر و جان شاہ تو پھر دیکھنا کہ شاہ کیسے تمہارے ارد گرد منڈلاتا رہے گا۔
- اپنا چہرہ اس کے مقابل کرتے ہوئے تھوڑا سا جھکا اور اپنے لب اس کی نازک پنکڑیوں پر رکھ کر پنکھڑیوں کو اپنے آتش لبوں کی قید بھی لے گیا۔

- بڑی نرمی سے محبت جدا جتاتے ہوئے کی ہونٹوں کی نمی کے چند قطرے پی کر اسے اپنی محبت کا پورا مان جاتا گیا۔ وہ اپنے دونوں ہاتھ اس کے سینے پر رکھے ہوئے آنکھیں بند کر کے اس کی بے تابوں سے پرسکون ہو رہی تھی۔۔

- وہ بنا شرت پہنے ہوئے صرف ٹراؤزر پہن کھڑا ہوا تھا۔ اس کے کسرتی سینے پر ہاتھ رکھے ہوئے میرب کا دل دھک دھک کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- چلو اب جلدی سے دوسرے پار سلز بھی کھول کر دیکھو اور تیار ہو جاؤ اگر اتنی نزدیک کھڑی رہی گی تو میں اپنی گارنٹی نہیں دے سکتا کہ میں تمہیں لے کر جاؤں گا یا نہیں۔

- وہ ہنستے ہوئے بولا ہنستے ہوئے ظالم اتنا خوبصورت لگ رہا تھا کہ ایک پل کو تو میرب کا دل بھی کہہ رہا تھا کہ اسے نہیں جانا مگر بات اس کے بھائی کی تھی تو وہ رک نہیں سکتی تھی۔

- میرب نے دوسرا پار سل کھولا تو اس میں ڈریس کے ساتھ کی میچنگ جو لری تھی۔ شاہ یہ بہت خوبصورت ہے میرب جو لری کو دیکھ کر بچوں کی طرح چہک کر بولی۔

www.kitabnagri.com

- خوبصورت تو یہ تب ہوگی جب تم اسے پہنوگی وہ بیڈ پر ٹانگ جمائے ہوئے جھک کر کھڑا اس کے چہرے پر آتے جاتے خوشی کے رنگ دیکھ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- میرب کا پورا ادھیان اپنی جو لری اور چیزوں پر تھا جب کہ شاہ کی نظروں کا مرکز میرب کا خوبصورت چہرہ تھا جہاں اس وقت پر سکون خوشی نے ڈیرا جمایا ہوا۔

۔ اب اس نے تیسرا والا پارسل کھولا جس میں سے گولڈن کلر کی بہت خوبصورت ہائی کی سینڈل نکلی جو بے حد خوبصورت اور نازک بنی ہوئی تھی۔

- شاہ اس کی ہیل کتنی لمبی ہے آپ چھوٹی ہیل والی سینڈل منگواتے میرے لیے۔ وہ ہیل کو دیکھ کر پہلے تو بہت خوش ہوئی مگر بعد میں اتنی لمبی کھیل دیکھ کر وہ شاہ کی جانب دیکھتے ہوئے بولی۔

میں نے جان بوجھ کر لمبی ہیل والی سینڈل منگوائی ہے۔۔۔۔۔" کیوں۔ حیرانی سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔ تم نے اپنی ہائٹ نہیں دیکھی اتنی چھوٹی سی لگتی ہو میرے سامنے مجھے کس کرنے میں بہت نیچے جھکنا پڑتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ شوخ انداز میں کہتا ہوا گہری نظروں سے کہ اسے دیکھ کر مسکرایا۔۔ میرب نے شرم سے نظریں نیچے جھکائی۔

۔ شاہ میں چھوٹی نہیں ہوں بڑی ہوں۔۔۔۔۔ اووووہہوں چھوٹی تو تم مجھ سے ہوتا زیادہ نیچے جھک کر مجھے کس کرنی پڑتی ہے۔ اب سے تمہیں کس کرتے وقت پہلے تمہاری ہائی ہیل پہنو گی اس کے بعد میں کس کروں گا وہ میرب کے چہرے پر حیا کے رنگ دیکھ کر اور بھی شوہوتے ہوئے اسے تنگ کرنے لگا۔

۔ شاہ آپ بہت۔۔۔۔۔ 'رومینٹک ہو مجھے پتہ ہے میرب کی بات آدھی ابھی اس کے منہ کے اندر ہی تھی کہ شاہ نے اپنی تعریف بیان کر دی۔۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

۔ آخر میرب اپنے شاہ کو پانے میں کامیاب ہو گئی تھی آج شاہ کے دل پر میرب کی محبت کی مہر لگ چکی تھی

Posted On Kitab Nagri

- میرب تیار ہو رہی تھی اور شاہ ڈریسنگ کی سائیڈ پر کھڑا ہوا اسے دیکھ رہا تھا۔ شاہ پلیز آپ اپ روم سے جائیں آپ اس طرح دیکھتے رہیں گے تو مجھ سے تیار نہیں ہوا جائے گا۔

- شاہ کی ایکسرے مشین جیسی آنکھوں کو دیکھتے ہوئے میرب نے آخر شاہ کو جانے کا بول ہی دیا۔

-- نہیں تمہیں تیار ہونے میں میری ہیلپ کی ضرورت ہوگی تو میں تمہاری ہیلپ کر دوں گا وہ شرمائی ہوئی میرب کو دیکھ کر اور بھی محظوظ ہوتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

- مجھے آپ کی ہیلپ کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ آپ جائیں اور خود تیار ہو لیں۔ آپ مجھے ہیلپ نہیں بلکہ مجھے دیکھ دیکھ کر کنفیوز کر رہے ہیں۔

- میں اپنی بیوی کو دیکھ رہا ہوں تمہیں اس میں کیا دقت ہے وہ مسکراتے ہوئے اس کے قریب آیا اور کمر میں ہاتھ ڈال کر اور اسے اور بھی نروس کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ پلینز جائیں۔۔۔۔۔ "اچھا جا رہا ہوں تم جلدی سے تیار ہو جاؤ میں بھی ریڈی ہو کے آتا ہوں۔ شاہ نے اپنے دل پر پتھر رکھتے ہوئے جانے کا فیصلہ کر ہی لیا۔

- کیونکہ اب وہ سچ مچ لیٹ ہو رہے تھے۔ کچھ دیر بعد شاہ تیار ہو کے روم میں داخل ہوا تو اس کی نظر سامنے کھڑی ہوئی میرب پر پڑی جو فل ریڈی کھڑی ہوئی فائنل خود کو مرر کے اندر دیکھ رہی تھی۔

- شاہ میں کیسی لگ رہی ہوں ڈریسنگ ٹیبل کے مرر سے شاہ کو اندر آتے ہوئے دیکھ کر اسی پوزیشن میں کھڑی ہوئی بولی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- شاہ بتائیں نا میں کیسی لگ رہی ہوں شاہ جو اسے دیکھ کر سکتے کے عالم میں کھڑا ہوا تھا۔ دوبارہ سے بولنے پر حوش کی دنیا میں واپس آیا۔

Posted On Kitab Nagri

- قیامت لگ رہی ہو۔ گہری نظروں سے سر سے لے کر پاؤں تک دیکھتے ہوئے کہا۔ میرب بہت خوبصورت لگ رہی تھی شاہ کی تو نظریں تو اس سے ہٹ ہی نہیں رہی تھی۔۔

- تمہارے گلے میں پہنی ہوئی چین کہاں ہے۔ شاہ وہ میں نے اتار دیا ہے وہ میں بعد میں پہنوں گی اس ڈریس کے ساتھ میچ نہیں ہو رہی تھی۔

- میں کہا تھا نا کہ وہ چین مت اتارنا تمہیں اجازت نہیں ہے اس سے اتارنے کی۔

- مگر شاہ وہ ایک عام سی چین ہی تو ہے اور وہ اس کے ڈریس کے ساتھ میچ نہیں ہو رہی میرب نے وضاحت دیتے ہوئے۔

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

- وہ عام چین نہیں ہے شاید تم نے اسے غور سے نہیں دیکھا۔ شاہ نے سامنے ڈریسنگ پر رکھی ہوئی چین کو اٹھایا اور میرب کی پشت پر آکر کھڑا ہو گیا آگے کی طرف سے ہاتھ لے جا کر پیچھے لاتے ہوئے چین کی حک بند کرتے ہوئے مرر میں اس کو دیکھ رہا تھا۔

- میرب کے ہاتھ کو بڑی نرمی سے پکڑتے ہوئے میرب کی انگلی سے لاکٹ کو پیش کیا۔ تو لاکٹ کے اندر خوبصورت جانے شاہ لکھا ہوا جگمگا اٹھا۔

- میرب اسے مرر میں دیکھ کر خوش ہو کر مسکرائی شاہ مجھے تو یہ پتہ ہی نہیں تھا کہ اس کے اندر میرا نام لکھا ہوا ہے۔۔

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

- تو شاہ کیا جب آپ نے مجھے یہ لاکٹ اور چین دیا تھا تب آپ مجھ سے پیار کرنے لگے تھے۔ میرب اپنے دماغ میں چلتے ہوئے سوال کا جواب چاہتی تھی۔ اگر اس پر جانے شاہ لکھا ہے تو اس کا مطلب تو واضح ہے کہ میں تم سے اس وقت بھی محبت کرتا تھا۔

- ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے اس کی خوشی کے چہرے کے رنگوں کو دیکھ رہا تھا۔ اب یہ چین تمہارے گلے سے اترنی نہیں چاہیے۔۔ حکمرانا انداز میں کہا تھا۔

- میرب مسکراتی ہوئی ہاں میں سر کو ہلا کر حامی بھر گئی۔ اب وہ کیوں اتارتی اس لوکٹ چین کو جس کی اہمیت کا اسے اندازہ ہو چکا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- اور جان شاہ یہ اپار ٹمنٹ بھی آپ کا ہے۔ آپ اس کی مالک ہو یہ میری طرف سے تمہارے لیے شادی کا گفٹ ہے۔

Posted On Kitab Nagri

- میرب تو خوشی سے سما نہیں پا رہی تھی شاہ کیا سچ میں یہ ہمارا ہے۔ نہیں جانے چاہیے تمہارا ہے تمہارے نام پر ہے۔

- تھینک یو تھینک یو سوچ۔ وہ مسکراتے ہوئے شاہ کے سینے سے لگ گئی۔

- میرا کوئی تھینک یو نہیں بنتا تھینک یو تمہارا میری زندگی میں آنے کے لیے میری زندگی کو خوشیوں سے بھرنے کے لیے۔ رومان شاہ کو واپس خود سے ملوانے کے لیے۔۔۔ اور میری جان شاہ بننے کے لیے وہ کہتے ہوئے آج پوری طرح سے میرب پر اپنی محبت عیاں کر چکا تھا۔

www.kitabnagri.com

- اب چلو ورنہ میں سچ میں نہیں جاؤں گا۔ اور نہ تمہیں لے کر جاؤں گا۔ دو گھنٹے لگا کر میں نے اپنے دل کو سمجھا کر مطمئن کیا تھا کہ ہمیں یہاں سے جانا چاہیے۔

Posted On Kitab Nagri

- اور دو سیکنڈ نہیں لگے تمہارے اس ظالم حسن کے سامنے کہ میرا دل واپس وہیں پر آن کھڑا ہوا ہے
قیامت لگ رہی ہو دل تو چاہتا ہے کہ --- شاہ پلیر اب آپ کا دل جو بھی چاہتا ہے اسے کنٹرول میں
رکھے۔

- بہت بے لگام ہے آپ کا دل۔ وہ شاہ کی بدلتے ہوئے ٹون کو دیکھ کر شرماتے ہوئے گبھرا کر شاہ کی
بات کو بیچ میں ہی کاٹتے ہوئے بولی تھی۔

- اگر جانا اتنا ضروری نہ ہوتا تو پھر میں تمہیں بتاتا ظالم لڑکی اتنی حسین لگ رہی ہو کہ میرا بالکل موڑ
نہیں ہے جانے کا۔۔۔ شاہ پلیر چلیں نا وہ شاہ کی کمر پر ہاتھ رکھ کر باہر کی جانب دکھلتے ہوئے بولی۔
- وہ دونوں مسکراتے ہوئے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر اپنے خوبصورت اپارٹمنٹ سے باہر رہے
تھے۔۔۔

oooooooo

Posted On Kitab Nagri

- شاہ میر تیار ہو کر ڈریسنگ روم سے نکلتا ہوا سیدھا ہال میں آیا۔ ہاں جی بر خور دار ہو گئے تم تیار شاہ میر کو آتے دیکھ کر ملک زبیر چمکتی آنکھوں سے بولے۔

ہاں جی میں تو تیار ہو گیا ہوں۔۔۔ مگر مجھ سے زیادہ تو آپ تیاری کر کے بیٹھے ہوئے ہوئے ہیں۔

شاہ میر شرارتی انداز صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔ ہاں تو میں مجھے تیار ہونے کا حق نہیں ہے۔ آخر میرے شہزادے بیٹے کا ولیمہ ہے۔

- یہ بات تو ٹھیک ہے کہ آپ کو میرے ویسے کی بہت خوشی ہے مگر آپ اگر اتنے خوبصورت اور ہینڈ سم لگیں گے تو مجھے کون دیکھے گا۔ یار ہم کہاں سے ہینڈ سم اور خوبصورت لگ رہے ہیں اور ہمیں کس نے دیکھنا ہے۔

www.kitabnagri.com

- ہماری طرف تو تمہاری ماں دیکھنا گوارا نہیں کرتی پاس سے گزرتی ہوئی شاہ میر کی ماں کو دیکھ کر ملک زبیر شوخ انداز سے بولے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

- ملک صاحب ولیمہ آپ کے بیٹے کا ہے آپ کا نہیں۔ جو میں آپ کو دیکھنے کے لیے بیٹھ جاؤں۔ شاہ میر کی مامانداق سے ہنستے ہوئے شاہ میر کے پاس صوفے پر آکر بیٹھ گئی۔

- بالکل رائٹ کہا آپ نے ماما۔ اپنی ماما کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کے محبت سے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے شاہ میر فخریہ انداز سے بولا۔

- بیگم غلط کر رہی ہیں اپنے بیٹے کے ساتھ مل کر ہمیں ایک سائیڈ پر کر دیا ہے آپ نے۔
- آپ ماں بیٹا یہ مت بھولیں کہ اشنے والی نئی حکومت میں اس گھر کی حکمران میری بہو مرہا ہوگی۔

- میں تو اپنی بہو سے بنا کر رکھوں گا پھر دیکھوں گا تم دونوں ماں بیٹے کو میں اپنی بہو سے کیسے ٹھیک کرواتا ہوں۔

- بھئی میں تو خود اپنی بہو سے بنا کے رکھوں گی۔ بلکہ وہ میری بہو نہیں بیٹی ہوگی۔ بالکل میرب کی طرح اس معاملے میں، میں بھی آپ کے ساتھ ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

ہمارے گھر میں صرف میری بہو کی ہی چلے گی۔ شاہ میر کی ماں پارٹی بدلتے ہوئے اپنے شوہر کی ہاں میں ہاں ملانے لگی۔

۔ ماما کتنی غلط بات ہے آپ نے دو سیکنڈ نہیں لگائے پارٹی چینج کرنے میں اور آپ پاپا کی سائیڈ پر ہو گئے ہو۔

۔ بیٹا جی میں پاپا کی سائیڈ نہیں اپنی بہو کی سائیڈ پر ہوں۔۔۔۔۔ ماما مجھے لگ رہا کہہ مارے گھر میں پولیٹیکس چل رہی ہیں۔۔۔۔۔ سب لوگ ایک ہی پارٹی میں ہو گئے ہیں۔ اس کی بات پر تینوں قہقہہ لگا کر ہنسنے پڑے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

۔ شاہ میر جا کر ہماری بہو کو دیکھو اس کی تیاری میں کتنی دیر ہے ہم لوگ ٹائم سے نکلیں ہال کے لیے۔۔۔۔۔ جی ماما جا رہا ہوں۔ پتہ نہیں وہ پارلروالی کیوں میری اچھی خاصی خوبصورت بیوی کے چہرے پر اتنی لیپا پوتی کر رہی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

- پچھلے دو گھنٹوں سے اس کے چہرے پر ظلم کیے جا رہی ہے۔ شامیر افسوس کن نظروں سے کہتا ہوا اٹھا۔

- اور بڑے بڑے قدم بھرتا ہوا سیڑھیاں چڑھ کر اپنے روم میں داخل ہوا۔ مگر نظریں جب سامنے اٹھی تو پلٹنا بھول گئی تھی۔-----○○○○○

۔ جی میم آپ دیکھ لیں اگر کوئی کمی ہے تو بتا دیجئے میں ٹھیک کر دیتی ہوں ورنہ تو اوور لک بہت خوبصورت لگ رہی ہے۔۔

۔ بہت پر زور دیتے ہوئے پارلر والی نے مرہا کی خوبصورتی کو سراہا۔۔

نہیں آپ جائیں تھینک یو سوچ۔۔۔

مرہا نے بہت مدھم آواز سے کہا۔

جی میم پائلروالی اپنا سامان اٹھا کر روم سے باہر چلی گئی۔

مرہا فل تیار ہو کر مر کے سامنے کھڑی ہوئی اپنی فائنل لک دیکھ رہی تھی۔ وہ سکین کلر کی میکسی پہنے ہوئے اور ساتھ میں بھاری کامدار دوپٹہ جس پر گولڈن کام کیا ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میچنگ جو لری پہنے ہوئی تھی جو بہت ایکسپینسو اور خوبصورت تھی۔ جب شامیر میں روم داخل ہوا تو اسے دیکھا تو دیکھتا ہی رہ گیا۔

وہ اپنے ولیمے کی ڈریس میں بے حد حسین لگ رہی تھی۔۔ اور اپنے حسن سے شامیر پر بجلیاں گرا رہی تھی۔ شامیر چاہ کر بھی اس سے نظریں ہٹا نہیں پارہا تھا۔

وہ مسکراتا ہوا گہری نظروں سے دیکھتا ہوا اس کے قریب آ کر کھڑا ہوا۔ شاہ میر کے دروازہ کھولنے پر مرہانے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا۔

اے سی پی کی جان اتنی خوبصورت لگ کر کیا اے سی پی کی جان لینے کا ارادہ ہے۔ وہ گہری نظروں سے دیکھتا ہوا اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر جھٹکے سے اسے خود کے قریب کر گیا۔

www.kitabnagri.com

شاہ میر کی تعریف مرہانے شرما کر پلکیں جھکالی۔ بہت پیاری لگ رہی ہو میں نے تو سوچا کہ پارلروالی میری بیوی کی خوبصورتی کو خراب کر دے گی مگر یہاں تو اس نے میری بیوی کی خوبصورتی میں چار چاند لگا دیے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اس کی نازک مخملی گالوں پر اپنی سخت داڑی والے گال رب کرتے ہوئے مدہوش سا ہو رہا تھا۔
سی آہ۔۔

اس کی بیڑی کی چو بھن سے میرہانے سسکی بھری تھی۔

شاہ میر نے اس کی مدہم سی سسکی کی آواز پر اپنا چہرہ اوپر کر کے اس کی جانب دیکھا۔

اس کی جھکی ہوئی پلکیں اور شرم سے لال چہرے کو دیکھ کر شاہ میر کے انابی لب مسکرائے۔۔۔
وہ مسکراتا ہوا جاذب نظر لگ رہا تھا۔

اپنی مسکراہٹ کو دبانے کے لیے اس نے اپنے دانتوں تلے اپنے نچلے ہونٹ کے کنارے کو دبا لیا۔۔۔

میری جان کو داڑھی سے چبن ہوئی ہے۔ شاہ میر نے محبت بھرے لہجے سے پوچھا۔۔۔ جی
۔۔۔ میرہانے بہت کم آواز میں کہا۔ میری جان اتنی سی چبن تو برداشت کرنی ہوگی شاہ میر نے مسکرا
کر کہا۔۔۔
www.kitabnagri.com

اگر آپ کو میری داڑھی کی چو بھن اچھی نہیں لگتی تو کیا میں اپنی داڑھی کٹوا دوں مجھے کوئی اعتراض نہیں
اپنی بیوی کے لیے کلین شپ بن سکتا ہوں۔۔۔
نہیں میں نے ایسا تو نہیں کہا۔

Posted On Kitab Nagri

میں تو اس لیے کہہ رہا ہوں کہ تمہیں میری داڑھی اچھی نہیں لگتی شاہ میرا اس کے منہ سے کچھ اگلوانا چاہتا تھا اور جس میں وہ کامیاب بھی ہو گیا۔
نہیں آپ کی داڑھی مجھے بہت اچھی لگتی ہے اور آپ اس میں بہت خوبصورت نظر آتے ہیں میرا ہانے بے اختیار بول دیا۔

مگر اپنے جملے کی تیزی پر جلدی سے آنکھیں نیچے کرتے ہوئے زبان کو دانتوں تلے دبایا۔۔۔
ہممم بس یہی پتہ لگانا تھا مجھے کہ میری بیوی کو میری داڑھی اچھی لگتی ہے یا نہیں۔۔۔
شاہ میر نے مسکراتے ہوئے اپنے لب اس کے ماتھے پر رکھ دیے۔۔۔
یہ سچ تھا کہ شاہ میر کی خوبصورتی میں اس کی داڑھی بے حد اہم کردار ادا کرتی تھی شامیر کی چھوٹی چھوٹی داڑھی اس کے چہرے کو اور بھی جاذب نظر بناتی تھی اور اس کی پرسنلٹی پر بہت سوٹ لگتی تھی۔۔۔
یہ بات تو اسے بہت بار اس کے دوست اور گھر والوں نے کہی مگر آج وہ یہ بات مرہا کے منہ سے سن کر بہت سرور حاصل کر رہا تھا۔۔۔
اچھا بتاؤ تمہیں اور کیا مجھ میں اچھا لگتا ہے۔۔۔
وہ شوخ انداز سے بول رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے نہیں پتہ میرہانے شرماتے ہوئے نظر جھکا کر اس کی گرفت سے نکلنا چاہا جسے شاہ میر نے ناکام بناتے ہوئے اور بھی سختی سے اپنی گرفت میں لے لیا گرفت اس قدر مضبوط ہو چکی تھی کہ مانو آج وہ اپنے سینے میں ہی مرہا کو چھپالے گا۔۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va3357500595)

Posted On Kitab Nagri

بتانا تو پڑے گا کہ میری پیاری بیوی کو مجھ میں اور کیا اچھا لگتا ہے یا پھر کہہ دو کہ تمہیں مجھ میں کچھ بھی اچھا نہیں لگتا۔۔۔

میر پلینز۔۔۔ چھوڑے مجھے شرم آرہی ہے مجھ سے نہیں بتایا جائے گا مرہانے پلکیں جھکاتے ہوئے شرما کر کہا وہ شرماتے ہوئے اتنی خوبصورت لگ رہی تھی کہ شاہ میر کا دل بالکل بھی (ولیمہ) ریسپشن میں جانے کا نہیں کر رہا تھا۔۔۔ ہائے۔۔۔ جب تم میر کہہ کر اپنے ان خوبصورت لبوں سے میرا نام لیتی ہو مر مٹنے کو دل چاہتا ہے میرا۔۔۔

شامیر ٹھنڈی آہ اہ بھرتے ہوئے اس کی خوب صورت پنکھڑیوں جیسے لبوں کو اپنے انگوٹھے سے سہلاتے ہوئے بولا۔۔۔

اس کے ہاتھوں کے لمس سے مرہا کے پورے بدن میں بجلی کی لہر سی دوڑ گئی۔۔۔
پھر سے میرا نام لو شاہ میر اس کے لبوں سے اپنا نام بار بار سننا چاہتا تھا۔۔۔
www.kitabnagri.com
میر۔۔۔

نظریں جھکائے ہوئے ہی بولا۔۔۔

پھر سے کہو۔۔۔

میر۔۔۔

پھر سے ایک بار اور کہو مجھے بہت سرور اتا ہے تمہارے لبوں سے اپنا نام سن کر۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جی نہیں میں اب نہیں بولوں گی۔

اچھا جی کیوں نہیں بولے گی۔۔۔

کیونکہ ہمیں ہال میں پہنچنا ہے ہمیں دیر ہو رہی ہے مرہانے ایک اپنی طرف سے ٹھوس ریزن دیا۔۔۔
میں تو ایسے ریسپشن پر نہیں جاؤں گا۔۔ ب اپنی خمار الود نظریں مرہا کے چہرے پر ٹکاتے ہوئے
بولا۔۔۔

اپ کیوں نہیں جائیں گے؟۔۔۔ مرہانے فوراً سے پلکیں اٹھا کر شامیر کی جانب دیکھا۔۔۔ جو اسے اپنے
باہوں کے گھیرے میں لیے اپنے سینے کے ساتھ لگا کے کھڑا تھا۔۔۔
شاہ میر کے اتنے نزدیک ہونے سے مرہا کی ہتھیلیاں پسینے سے تر ہو گئی۔۔۔

میرہا کا دل دھک دھک کر کے باہر آنے کو تیار تھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

سمپل پہلے میرا منہ میٹھا کرواؤ!! پھر چلوں گا میں ہمارے ولیمے کے فنکشن میں یہ پھیکا اور بنا کچھ کھائے
پیے والا ولیمہ مجھے نہیں چاہیے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تو آپ نیچے سے آئے ہیں آپ کچھ کھاپی لیتے اور منہ میٹھا کر لیتے اب میں آپ کو روم میں کیسے کچھ کھلا سکتی ہوں۔

میر ہانا اس کی بات کا مفہوم سمجھے اپنی ہی دھن میں بول گئی۔۔۔

میں نے جس چیز سے منہ میٹھا کرنا ہے وہ نیچے موجود نہیں تھی میر کی جان۔۔۔ مطلب۔۔۔ مرہا کو اب بھی شاہ میر کی بات سمجھ میں نہیں آئی تھی۔۔۔

مطلب کہ میر امنہ میٹھا تم اپنے ان خوبصورت ہونٹوں سے کرواؤ گی مرہا کے ہونٹوں کو سہلاتے ہوئے بڑی شدت بھری نظروں سے دیکھ کر بولا۔۔۔

شاہ میر پلینز مرہانے گھبرا کر اپنی کمر پر رکھے ہوئے شاہ میر کے ہاتھوں کو ہٹانا چاہا۔۔۔

www.kitabnagri.com

میر کی جان ہلکان مت کرو خود کو میری گرفت سے تم کبھی نہیں نکل سکتی تمہاری جان اتنی مضبوط نہیں ہے کہ میری مضبوط باہوں کا دائرہ توڑ سکے۔۔۔

اور رہی منہ میٹھا کرنے کے بات تو وہ میں ہر صورت کر کے جاؤں گا کیونکہ ولیمہ ایسے نہیں ہوتا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ولیمے کے لیے پہلے اچھی بیویاں اپنے شوہر کا منہ میٹھا کر داتی ہیں۔۔۔
اور تم رات کو بھی میرے ساتھ بہت نا انصافی کر چکی ہو اب اس سے زیادہ نا انصافی میں برداشت نہیں
کروں گا۔۔۔

شاہ میر کے لہجے میں کچھ کچھ ضد نظر آرہی تھی اور کچھ حکم۔ مرہا کے بولتے لبوں پر جھک کر خاموش
کروا گیا۔۔۔

اس کی نازک سی پنکھڑیوں کو اپنے لبوں کی قید میں لیے گیا۔ سانسوں کو رکھتے ہوئے محسوس کر کے مرہا
نے شاہ میر کے سینے پر دباؤ دے کر اس کی گرفت سے دور ہونا چاہا مگر اس کی کوشش پر شاہ میر نے اس
کی کمر پر اپنے ہاتھوں کا دباؤ اور بھی زیادہ سخت کر دیا شدت سے لبوں کی نمی کو پیتے ہوئے وہ مدہوش ہو
رہا تھا۔۔۔
www.kitabnagri.com

مرہا کی اکھڑی ہوئی سانسوں کی پرواہ کیے بنا اس کے لبوں کی نمی کا ایک ایک قطرہ اپنے اندر انڈیل رہا
تھا۔۔۔

اپنی معصوم محبت کو اپنی سینے سے لگا کر اس کے لبوں کا نشہ کرتے ہوئے شاہ میر اپنے مدہوش و حواس میں
بالکل نہیں تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مرہا شاہ میر کے کرتے کو سختی سے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے تھی۔۔۔
مرہا کو اپنی سانسیں رکتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔۔ مرہا نے شاہ میر کو دھکا دے کر پیچھے کرنا چاہا لیکن
اس کا شاہ میر پر کوئی خاص اثر نہ ہوا۔۔۔
شاہ میر پوری طرح سے اس کے اوپر جھکا ہوا اس کی سانسوں کو اپنے سانسوں میں سما رہا تھا ہاتھ اس کی
کمر پر رکھ کر اسے زمین پر گرنے سے سپورٹ دے رکھی تھی۔۔۔
کافی دیر بعد شاہ میر نے مرہا پر ترس کھاتے ہوئے اسے آزاد کیا۔۔۔ مرہا کی تیز سانسیں جو کہ گلے میں
اٹک رہی تھی۔۔۔
مرہا کا دل سو کی سپیڈ میں دھڑک رہا تھا کہ جو میکسی کے اوپر سے ہی دھک دھک کرتا ہوا صاف دکھائی
دے رہا تھا۔۔۔
خوبصورت آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی سانسوں کی روانی پوری نہ ہونے کی وجہ سے۔۔۔۔
مرہا نے شکوہ کن آنکھوں سے شامیر کو دیکھا۔۔۔
www.kitabnagri.com
سوری میر کی جان تمہارے اندر اتنا نشہ ہے کہ میں دیکھوں نا ہوش میں ہوتے ہوئے بھی ہوش میں
نہیں رہا یہ میرہا کی کھلی ہوئی آنکھوں کو دیکھ کر شامیر نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔
شاہ میر مرہا کے ہونٹوں پہ پھر سے جھکنے ہی والا تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ میر بیٹا کتنی دیر ہے باہر مہمان انتظار کر رہے ہیں۔۔۔

حال میں مہمان بار بار مرہا اور شاہ میر کا پوچھ رہے تھے جس وجہ سے شاہ میر کی ماں کو بلانے کے لیے انہیں آنا پڑا۔۔۔

جی ماما ہم لوگ آرہے ہیں شاہ میر نے اپنی ماں کو جواب دیا۔۔۔۔
میر کی جان باقی رات کو یہیں سے
کانٹینیو کریں گے۔۔

تم جلدی سے اپنا حلیہ درست کرو پھر ہم چلتے ہیں۔

بیگم صاحبہ کتنی دیر ہے آپ کے بیٹے اور میری بہو کی۔۔ سارے

مہمان ریسپشن ایریا میں ہمارا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔

www.kitabnagri.com

۔۔۔ زبیر صاحب نے اپنی بیگم کو سیڑھیوں سے اترے ہوئے بولا۔۔۔

جی بس وہ لوگ آرہے ہیں ہم لوگوں کو بھی نکلنا چاہیے۔

ویسے کیا بات ہے زوجہ محترمہ آج بہت حسین لگ رہی ہیں ہمیں تو پرانے دن یاد آگئے۔۔۔

چھوڑو یا شاہ میر کے ولیمے کو ہم اپنے ولیمے کو سیلیبریٹ کرتے ہیں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

زبیر صاحب اپنی بیوی کو کندھے سے پکڑ کر اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بڑے ہی شوخ انداز میں بولے۔
چھوڑیں بھی ملک صاحب آپ تو کہیں بھی شروع ہو جاتے ہیں۔۔۔ اور کبھی موقع کی نزاکت کو سمجھ
جایا کریں۔۔

یہ باتیں اب آپ کو زیب نہیں دیتی اب آپ بہو اور داماد والے ہو گئے ہیں۔
وہ مسکراتے ہوئے تھوڑا پیچھے ہٹ کر بولی۔
اب مجھے یہ بتائیں میں آپ کو کچھ دیر پہلے کہہ کے گئی تھی کہ ساری مٹھائیاں وغیرہ اور گفٹس جو ہیں وہ
آپ گاڑی میں رکھوا دیں آپ نے رکھوائے۔
جی بیگم سب کچھ رکھوا لیا ہے بس اب تو آپ کے چلنے کی دیر ہے اور مسکراتے ہوئے بولے۔
جی تو چلیں پھر کس کا انتظار ہے وہ مسکراتے ہوئے دونوں گھر سے نکل گئے۔۔

oooooooo

السلام علیکم امی جان۔

Posted On Kitab Nagri

وعلیکم السلام بیٹا کیسے ہو اور میرب کیسی ہے۔

جی امی جان ہم دونوں ٹھیک ہیں اپ بتائیں اپ کیسی ہیں۔

ہاں بیٹا میں بھی ٹھیک ہوں تم لوگ نکلے وہاں سے کہ ابھی تک نہیں؟

جی بس امی جان ہم لوگ نکل رہے ہیں اپ پہنچ گئی ہیں ہاں میں؟

نہیں بیٹا بس ہم لوگ نکلنے لگے تھے تو مجھے خیال آیا کہ تم لوگوں سے پوچھ لوں کہ کتنی دیر ہے تم لوگوں کی وقت پر پہنچ تو جاؤ گے نا۔۔۔

امی جان اپ پریشان نہ ہو اپ بس نکلے ہم بھی پہنچ رہے ہیں اور میں اپ سے پہلے پہنچ جاؤں گا بے فکر رہیں۔

چلو ٹھیک ہے بیٹا خیریت سے آؤ گاڑی زیادہ تیز مت چلانا ٹھیک ہے نادھیان سے آؤ اللہ حافظ
جی امی ٹھیک ہے آپ بھی دھیان سے جائیں اللہ حافظ۔۔۔

شاہ امی جان کیا کہہ رہی تھی؟

جان شاہ تم امی جان کو چھوڑو تم وہ سنو جو میں کہہ رہا ہوں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور میرے شاہ کیا کہہ رہے ہیں؟ میرب شوخ انداز سے بولی۔۔

-

(چن سجنائے نیڑے نیڑے ہو۔۔۔)

کیندیاں نگاہاں میتھوں دور نہ کھلوں)۔۔۔

رومان شاہ گاڑی کو سٹارٹ کرتے ہوئے چھوڑ میرب کی کمر کی بیک سے ایک بازو گزارتے جھٹکے سے خود کے قریب کرتے ہوئے سونگ کے دو بول گنگنایا۔۔۔
رومان شاہ کی بہکی ہوئی نظروں میں دیکھ کر حیرانگی سے شاہ کو دیکھا۔۔۔

کیونکہ شاہ کا بولا ہوا رومینٹک پنجابی سونگ میرب کو بالکل بھی سمجھ نہیں آیا تھا۔۔۔

Kitab Nagri

میرب کی حیرانگی کو سمجھتے ہوئے رومان شاہ نے ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے اپنا سر پکڑ لیا۔۔۔

میرب میری جان تم یوں حیرانگی سے دیکھ کر میرے رومینٹک موڈ کا ستیاناس کر دیتی ہو۔ کبھی تو میری جان اپنے پنجابی شاہ کے لب و لہجے کو سمجھنے کی کوشش کیا کرو۔۔۔

شاہ پلیز اپ مجھے یہی لائنز اردو میں سمجھا دیں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہممم۔۔۔ میری چاند جیسی محبوبہ میرے قریب آو۔۔۔
میری نظریں کہہ رہی ہیں مجھ سے دور مت رہو۔۔۔

یہ سن کر میرب بلش کرتے ہوئے بولی۔ تو شاہ اپ یہی بات مجھے اردو میں بولا کریں۔۔۔

(میری جان اردو وچ مینو چس نہیں اندی۔۔۔)

شاہ اب یہ کیا تھا؟ میرب ایک دفعہ پھر حیرانگی سے بولی۔۔۔ میرب کی ایسی شکل دیکھ کر شاہ کا گاڑی
کے اندر بے ساختہ قہقہہ گونج اٹھا۔۔۔

شاہ اپ اس طرح کے الفاظ بول کر مجھے کنفیوز کر دیتے ہیں۔۔۔
مجھے بتائیں کہ اب آپ نے کیا بولا ہے؟

www.kitabnagri.com

میرب ناراض سامنہ بناتے ہوئے بولی۔۔۔

ناراض مت ہو شاہ کی جان میں ابھی سمجھاتا ہوں۔۔۔ میری جان اردو میں اپنی فیلنگز کو بیان کرتے
ہوئے مجھے وہ مزہ نہیں آتا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

پنجابی میری مادری زبان ہے (and I love it)

(I feel good to express my feelings in Punjabi.)

میرب نے شاہ کی بات کو سمجھتے ہوئے سر ہلایا۔۔۔

شاہ آپ اپنی مادری زبان سے اتنی محبت کرتے ہیں میرب نے شاہ کو پیار بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں بالکل ایسے ہی جیسے میں تم سے محبت کرتا ہوں۔۔۔

○○○○○○

تمام مہمان ہال میں پہنچ چکے تھے۔۔۔

ملک زبیر صاحب اور ان کی اہلیہ حال میں مہمانوں کے استقبال کے لیے کھڑے تھے۔۔۔

رومان شاہ کی گاڑی ہال کی پارکنگ ایریا میں رکی۔۔۔

رومان شاہ گاڑی سے اتر اور گھوم کر دوسری سائیڈ سے آکر اس نے میرب کی طرف کا دروازہ کھولا۔۔۔

اپنا مضبوط ہاتھ میرب کے اگے پھیلا دیا۔۔۔ میرب اس کی نے اپنا نازک ہاتھ شاہ کے مضبوط ہاتھ پر

دیا۔۔۔

شاہ نے میرب کو محبت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں دبا لیا۔۔۔

میرب اپنی بھاری کامدار فراک سنبھالتے ہوئے گاڑی سے اتری۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میرب شاہ کے بازو میں ہاتھ ڈالے محبت بھری نظروں سے شاہ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔
رومان شاہ اور میرب دونوں مسکراتے ہوئے ہال کی طرف چل دیے۔۔۔
مہک اپنی نظروں کا زاویہ ٹھیک کرو ہمارے لیے کوئی نئی مشکل مت کھڑی کر دینا۔۔۔
مہک کی ماں مہک کی جیلیسی بھری نظریں جو میرب اور رومان کا تعاقب کر رہی تھی ان کو دیکھتی ہوئی
بولی۔۔۔

آپ کو میری نظریں دکھائی دے رہی ہیں اور وہ جو میرے رومیو کے ساتھ چپک کر چل رہی ہے اس کا
کیا۔۔۔

مہک کا لہجہ انتہائی بد تمیزی اور غصے والا تھا۔۔۔
کم عقل لڑکی وہ بیوی ہے اس کی۔۔۔

پورا حق ہے اسے اس کے ساتھ چلنے کا۔۔۔

مہک کی ماں دانت پیستے ہوئے بولی۔۔۔ www.kitabnagri.com

اس کو کوئی حق نہیں ہے اس رومیو کے ساتھ ایسے چلنے کا رومیو کل بھی میرا تھا رومیو آج بھی میرا
ہے۔۔۔ میں رومیو کو واپس حاصل کر کے رہوں گی۔۔۔

نے ضدی انداز میں کہا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں رومیو کو پانے کا جنون صاف دکھائی دے رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

بے وقوف لڑکی تم اسے کل کا کمزور رومیو مت سمجھو۔

وہ آج کارومان شاہ ہے اگر تم نے اس کی بیوی کی طرف انکھ اٹھا کر بھی دیکھا تو وہ تمہاری ہستی مٹا دے گا

ہمارے پاس پہلے ہی سرچکا چھپانے کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے تم خود تو ذلیل ہو گئی ساتھ میں ہمیں بھی کرواؤ گی۔۔۔

امی آپ چپ رہیں یہ میرا مسئلہ ہے میں خود ہینڈل کر لوں گی۔۔۔

کیسے ہینڈل کرو گی تم یہ سب۔۔۔ تمہاری انہی حرکتوں کی وجہ سے تمہیں طلاق ہوئی ہے۔۔۔

ہاں تو آپ کا وہ بھتیجہ میرے لائق نہیں تھا اچھا ہوا اس سے جان چھوٹ گئی ورنہ میں رومیو کو کیسے پاتی۔۔۔

مہک مجھے تو لگتا تھا کہ تم میں عقل کی کمی ہے مجھے تو آج پتہ چلا کہ تم میں عقل ہی نہیں ہے اپنے خوابوں کی دنیا سے باہر آ جاؤ۔۔۔

چلیں بھا بھی آپ کیوں کھڑی ہیں یہاں پہ اندر چلتے ہیں ہال میں۔۔۔

رومان شاہ کی ماں اپنی گاڑی سے اترتے ہوئے مہک سے بحث کرتی ہوئی اپنی جھٹانی کے پاس رک کر کہنے لگی۔۔۔

جی جی چلتے ہیں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مہک کی ماں مہک کو گھورتے ہوئے اپنی دیورانی کے ساتھ چل دی۔۔۔

○○○○○○

میر پلیر سامنے دیکھ کے گاڑی چلائیں۔۔۔

شاہ میر جو گاڑی چلاتے ہوئے بار بار مرہا کی طرف دیکھ رہا تھا مسکرا دیا۔۔۔

میر کی جان تو کس نے کہا تھا اتنا خو بصورت لگنے کو کہ میں نظر ہی نہ ہٹا سکوں۔۔۔

بس کر دیں نا میر آپ بھی نا۔۔۔

مرہا شرماتے ہوئے نظریں جھکا کر بولی۔۔۔

کیا بس کر دوں ابھی تو میں نے کچھ شروع ہی نہیں کیا۔۔۔

میر شوخ لہجے میں بولا۔۔۔

ابھی سے نہ اتنا شرمناؤ ابھی تو تمہیں بہت سے موقع دینے ہیں شرمانے کے۔۔۔

شاہ میر کی بات کا مفہوم سمجھتے ہوئے مرہا کے گال دہک اٹھے۔۔۔

ڈاکٹر اور مریض بات کرتے ہیں۔ تو عام طور پر مریض ڈاکٹر سے یہ توقع کرتا ہے کہ ڈاکٹر اس کے

ساتھ بہت ہمدردی اور محبت سے بات کرے۔

Posted On Kitab Nagri

- اور جب ڈاکٹر مریض کی علامات - میڈیکل ہسٹری اور دیگر تفصیلات پوچھتے ہیں۔

- تو اگر مریض ڈاکٹر پر پوری طرح سے اعتماد کر کے بتاتا ہے تو ایک

ڈاکٹر کو علاج کرنے میں بہت حد تک کامیابی ہوتی ہے۔ اور ایک ڈاکٹر کو ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ پیشینٹ کی ہسٹری جاننا بے حد ضروری ہوتی ہے۔

- پیشینٹ کی فیملی ہسٹری پیشینٹ کے ارد گرد کا ماحول جاننا بے حد ضروری ہوتا ہے اس سے مریض کے علاج لیے ہمارے لیے مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔

- یاد رہے کہ پیشینٹ کا علاج شروع کرنے سے پہلے history جاننا بہت ضروری ہوتی ہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

For example.

Family history...

Occupation...

یاد رکھیں کہ۔۔

Listen your patient..

Good communication between you and your patient....

Posted On Kitab Nagri

Okay.....

Any one have question???

Yes sir I have a question ?

Yes sure!!!

سراگر پیشنت کسی گھبراہٹ کی وجہ سے اپنی بات نہ بتا سکے تو اس صورت میں کیا کرنا چاہیے۔۔۔
تو مریض کے ساتھ اپنی بونڈنگ بڑھائیں اور لہجہ ہمدردانہ رکھیں۔۔۔۔۔ جیسا کہ میں آپ کو پہلے بھی بتا
چکا ہوں ڈاکٹر ہما کے سوال پر ڈاکٹر شاہ زیب نے کلیئر کرتے ہوئے جب جواب دیا۔

۔۔۔ آج ڈاکٹر شازیب کامیٹنگ میں ایک عام لیکچر تھا۔ وہ بلوکلر کی جینز کی پیٹ کے اوپر سکائی بلوکلر کی
شرٹ پہنے ہوئے بہت جاذب نظر لگ رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

۔۔۔ ڈاکٹروں والے وائٹ کوٹ کے اوپر گلے میں سٹیٹھو سکوپ پہن رکھا تھا۔ آنکھوں میں گلاسز لگائے
ہوئے کھڑا ڈاکٹر میٹنگ روم میں لیکچر دے رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

او کے تھینک یو میٹنگ از اور ڈاکٹر شاہ زیب کہتے ہوئے میٹنگ روم سے باہر آگیا۔۔۔ ڈاکٹر شاہ زیب پلیز کیا آپ کچھ دیر مجھ سے بات کر سکتے ہیں۔

۔ ڈاکٹر ہما ڈاکٹر شاہ زیب کے پیچھے پیچھے میٹنگ روم سے باہر آئی۔۔ ڈاکٹر ہما کی آواز پر ڈاکٹر شاہ زیب رک گیا۔۔ ڈاکٹر شاہ زیب جو کافی دنوں سے ڈاکٹر ہما کو انگور کر رہا تھا۔
۔ کیونکہ وہ جس سوال کا جواب اس سے چاہتی تھی وہ خود اس سوال کا فیصلہ نہیں کر پارہا تھا۔۔۔
تو وہ ڈاکٹر ہما کو کیا جواب دیتا۔ اسی لیے ڈاکٹر ہما کی سوالیہ نظروں سے کتراتا ہوا وہ میٹنگ روم سے باہر آیا تھا۔

۔ مگر اب جب وہ اس کے پیچھے آئی تو اب بات سننا مجبوری تھی۔۔۔۔۔ جی بتائیں وہ دونوں پاکٹس کے اندر ہاتھ ڈالے ہوئے سر سری انداز میں بولا۔۔۔ ڈاکٹر کیا ہم ایک ساتھ چائے پی سکتے ہیں۔ اور چائے پیتے ہوئے ہم بات بھی کر لیں گے۔

ڈاکٹر ہما نے ڈاکٹر شاہ زیب کی انگور نس کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔۔۔ ڈاکٹر ہما مجھے ایک ایمر جنسی ہے پشینٹ کو چیک کرنے جانا ہے۔ ڈاکٹر شاہ زیب نے صاف صاف بہانہ بنایا تھا ڈاکٹر ہما سے جان چھڑوانے کے لیے۔

Posted On Kitab Nagri

- ڈاکٹر شاہ زیب اگر آپ مجھ سے بات نہیں کرنا چاہتے تو پلیز صاف صاف بتادیں اس طرح بہانے مت بنائیں ڈاکٹر ہما مایوس لہجے میں کہتے ہوئے جانے لگی۔

ڈاکٹر ہما میرا یہ مطلب نہیں ہے چلیں ہم بیٹھ کر بات کرتے ہیں ڈاکٹر شازیب ڈاکٹر ہما کا مایوس چہرہ دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

شازیب کے ساتھ مرہا کی محبت کو لے کر جو ہوا ڈاکٹر شاہ زیب بالکل بھی ویسا ڈاکٹر ہما کے ساتھ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔

Kitab Nagri

مگر وہ اپنے دل میں مرہا کے سوا فی الحال کسی کو جگہ بھی نہیں دے پا رہا تھا۔ وہ دونوں چلتے ہوئے ہاسپٹل کے کیفٹیریا میں آ گئے۔۔۔۔

دونوں کرسیوں کو کھینچتے ہوئے ٹیبل پر بیٹھ گئے ڈاکٹر ہما کے چہرے پر اس وقت پوری طرح سے مایوسی چھائی ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

شازیب نے چائے کا آرڈر دیا۔ ویٹر کے جانے کے بعد نظریں جھکا کر بیٹھی ہوئی ڈاکٹر ہما کی جانب۔

۔ ڈاکٹر ہما مجھے پتہ ہے کہ آپ مجھ سے کیا سوال پوچھنا چاہتی ہیں فیحال میرے پاس آپ کے سوال کا کوئی جواب نہیں ہے۔

صرف اسی لیے میں آپ سے بات کرنے سے کترار ہا تھا۔۔۔ میرا ہر گز مطلب آپ کا دل دکھانا نہیں تھا۔ شاہ زیب شرمندہ نظروں سے دیکھتا ہوا بولا۔

ڈاکٹر شاہ زیب مجھے پتہ ہے کہ آپ مجھ میں انٹر سٹڈ نہیں ہیں۔ اور ایسی کوئی زور زبردستی بھی نہیں۔ بس میں آپ سے اتنا پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا آپ کسی اور میں انٹر سٹڈ ہیں۔۔

www.kitabnagri.com

۔ ڈاکٹر ہما نے جواب طلب نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ پلیز شاہ زیب مجھے حقیقت سے آگاہ کر دے تاکہ مجھے قدم پیچھے ہٹانے میں آسانی ہو۔

۔ جب تک مجھے حقیقت نہیں پتہ چلے گی کہیں نہ کہیں میں آپ کے لیے امید لگائے رکھوں گی۔

Posted On Kitab Nagri

تو بہتر ہے کہ آپ ایک ہی بار حقیقت بتا کر میری امید ختم کر دیں ڈاکٹر ہما بہت مایوس لہجے سے بول رہی تھی۔۔۔۔

ڈاکٹر ہما دیکھو میں آپ سے کچھ چھپاؤں گا نہیں۔ میں کسی میں بہت زیادہ انٹر سٹڈ تھا مگر اب ان کی شادی ہو گئی ہے۔

تو ان میں انٹر سٹڈ رہنے کا میرے پاس کوئی ریزن نہیں ہے۔۔ جب آپ خیالوں کی دنیا میں کسی کے ساتھ اس قدر انو لو رہتے ہیں کہ آپ نے اس کے ساتھ اپنی دنیا آباد کر رکھی ہوتی ہے۔

تو اس دنیا سے نکلنے کے لیے بہت ٹائم کی ضرورت پڑتی ہے۔ شاید میں بھی اس وقت اسی سچو لیشن میں ہوں۔ شاہ زیب کے دل کا درد اس کے چہرے پر ڈاکٹر ہما صاف دیکھ سکتی تھی۔۔۔۔

۔ کہیں نہ کہیں ڈاکٹر ہما کو یہ سن کر بہت تسکین ہوئی تھی کہ اب وہ انٹر سٹڈ نہیں ہے۔۔۔ ڈاکٹر ہما کی ٹوٹی ہوئی امید نے پھر سے دم بھرنا شروع کر دیا۔

Posted On Kitab Nagri

-- ڈاکٹر شاہ زیب کوئی جلدی نہیں ہے میں آپ کا انتظار کر سکتی ہوں اور اگر آپ اپنے دل کو سنبھالنے میں کامیاب ہو گئے۔ تو پلیز میری طرف ضرور دیکھیے گا۔

اگر آپ نے مجھے اپنی زندگی میں شامل ہونے کا موقع دیا تو میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں کہ میں ایک بہت اچھی ہم سفر ثابت ہوں گی۔

ڈاکٹر ہما آپ ایک بہت قابل ڈاکٹر ہیں اور اس سے کہیں زیادہ اچھی انسان ہے۔ آپ مجھ سے کہیں زیادہ بہتر ڈیزرو کرتی ہے۔ فلحال میں آپ کو کوئی جھوٹی امید نہیں دلانا چاہتا۔

-- ڈاکٹر شازیب میری چھوڑیں آپ اپنی بات کریں کہ آپ مجھ سے کہیں زیادہ بہتر ڈیزرو کرتے ہیں اور میں شاید کہیں نہ کہیں آپ کے قابل نہیں ہوں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- نہیں پلیز ڈاکٹر ہا ایسی کوئی بات نہیں ہے جیسا آپ سمجھ رہی ہیں آپ بہت اچھی اور قابل ہیں مگر میں اپنے اس دل کا کیا کروں جس نے بہت سال کسی سے بہت محبت کی۔ اور اپنی یک طرفہ محبت کو اپنے دل میں سنبھال کے رکھا مگر وہ ایک دم سے جب مجھ سے چھن گئی۔۔۔۔

مجھے یہ ساری دنیا فضول اور بیکار لگنے لگے کوشش کر رہا ہوں اپنے دل کے بکھرے ہوئے ٹکڑوں کو سنبھالنے کی جس دن کامیاب ہو گیا۔ آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں آپ کی محبت کو بڑی عقیدت سے اپنی زندگی میں شامل کر لوں گا۔

- ڈاکٹر شازیب سے ڈاکٹر ہما کا مایوس چہرہ دیکھا نہیں جا رہا تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ جس درد سے وہ خود گزرا ہے۔ اسی درد سے کسی اور کو بھی اس کی وجہ سے گزرنا پڑے۔

محبت کی تڑپ اور جدائی کیسی ہوتی ہے یہ بات اس سے بہتر کوئی نہیں جانتا تھا ڈاکٹر ہما کو امید کا دامن تھماتے ہوئے وہ دونوں اٹھ کر واپس اپنی اپنی ڈیوٹی پر جا رہے تھے۔۔۔

oooooooo

Posted On Kitab Nagri

- کیا ہوا ہے اتنے خطرناک تیور کیوں ہے تمہارے۔ رومان شاہ نے میرب کے غصے والے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

آپ مجھ سے بات مت کریں غصے سے نظر گھما کر مصنوعی ہنسی چہرے پر سجائے ہوئے میرا بولی۔۔۔۔

میری جان تمہیں غصہ کس بات کا ہے اور میں تم سے بات کیوں نہ کروں۔۔ رومان شاہ حیرانی سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔

اور آس پاس چلتے ہوئے مہمانوں اور رشتے داروں کا لحاظ کرتے ہوئے وہ بھی اپنے چہرے پر مسنوی مسکراہٹ سجائے ہوئے تھا۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آپ نے مہک کے ساتھ کیوں پکس بنوائی۔ غصے سے آگ بگولا ہو کر کہا۔

- میری جان کے ٹوٹے میں نے اس کے ساتھ کوئی پک نہیں بنوائی میں تو شاہ میر اور مرہا کے ساتھ پک بنوا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اگر وہ زبردستی آکر وہاں ہمارے ساتھ کھڑی ہو گئی تو میں کیا کرتا وہاں سے اٹھ جاتا تو سوچو وہاں مرہا کی رپوٹیشن پر کتنا اثر پڑتا۔۔۔

آپ چپ چاپ بیٹھے رہے مجھے فلحال آپ سے کوئی بات نہیں کرنی مجھے اس وقت آپ پر بہت غصہ آرہا ہے۔

۔ وہ آپ کی سائیڈ پر ہی آکر کیوں بیٹھی مہک کایوں اچانک سیٹج پر آکر شامیر کے ساتھ بیٹھ کر تصویر بنوانا میرب کے دل کو آگ لگا گیا تھا۔۔۔

رومان شاہ نے ٹھنڈی آہ بھری تھی میرب وہ جب تک یہاں پر رہے گی اس طرح کی چپ ہر کتیں وہ ضرور کریں گی۔

www.kitabnagri.com

میں بہت جلد اس کا یہاں سے جانے کا بندوبست کر دوں گ۔ اپلیز تم اس کے گھٹیا حرکتوں کی وجہ سے ہمارے بیچ میں مس انڈر سٹینڈنگز مت بڑھانا رومان شاہ نے سمجھانے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

رومان میرے خیال سے مرہا کو ہم یہیں سے ساتھ لے کر چلتے ہیں تمہارا اس بارے میں کیا خیال ہے۔۔۔

رومان شاہ کی امی اچانک سے چلتے ہوئے رومان شاہ کے پاس آکر مشورہ مانگ رہی تھی کس نے۔۔۔ رومان شاہ اور میرب نے اپنے چہرے کے تاثرات نارمل کرتے ہوئے امی جان کی جانب دیکھا۔۔۔۔

جی امی جان آپ کو جس طرح مناسب لگے۔ رومان شاہ نے فیصلہ اپنی امی جان پر ہی چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔

Kitab Nagri

ہاں میرے خیال سے یہی مناسب ہے کہ ہم لوگ میرہا کو ہال ہی سیدھا لے کر چلتے ہیں۔ میں نے تو کہا تھا کہ شاہ میر بھی ساتھ میں چلے مگر اس کا شاید کوئی ضروری کیس ہے جس کے لیے اسے جانا ہے۔ وہ کہہ رہا تھا کہ وہ صبح آئے گا اور کل کا دن وہ ہمارے ساتھ ہی گزارے گا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میرب کی والدہ کہہ رہی ہیں کہ میرب کو ہم لوگ یہیں پر چھوڑ جائیں کل جب شامیر آئے گا تو وہ بھی ساتھ میں آجائے گی۔۔۔۔

و کہ رہی تھی کہ جب سے میرب کی رخصتی ہوئی ہے نہ تو اپنے مانگے کے ملنے آئی ہے اور نہ ہی رکنے کے لیے اس کی امی کافی زور دے رہی ہیں میرب کے رکنے پر۔۔۔۔۔

رومان شاہ کی ماں ساری تفصیل اپنے بیٹے کے گوش گزار کر اس کی رائے جاننا چاہتی تھی۔۔۔

- امی جان یہ سارے معاملے میں میرب کے رکنے کی بات کہاں سے آگئی رومان شاہ میرب کے رکنے پر بے زار منہ بناتے ہوئے بولا۔۔۔

Kitab Nagri

شاہ ماما بالکل صحیح تو کہہ رہی ہیں میں جب سے رخصت ہو کر آئی ہوں۔ ایک بار بھی میں ماما کے گھر نہ رکنے کے لیے گئی ہوں نہ ہی ملنے کے لیے۔۔۔۔۔

میرب تم سے میں نے رائے مانگی۔ نہیں نا۔۔۔ اس لیے تم اپنے قیمتی رائے اپنے پاس رکھو۔ جب ضرورت ہوگی تو تمہاری رائے جان لوں گا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ کی نظروں میں دیکھنے کی تو اس وقت میرب میں ہمت نہیں تھی اسی لیے نظروں کو زمین پر گاڑی ہوئی کھڑی تھی۔

اپنی ادا سی کی بہت فکر ہے تمہیں۔ اور میرا کیا میں کیسے رہوں گا تمہارے بنا۔ وہ اپنے دونوں ہاتھ پاکٹ میں ڈالے ہوئے کھڑا۔ ارد گرد سے بے نیاز اسے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

شاہ بس ایک دن کی تو بات ہے میں نے کون سا وہاں پر مہینوں رکنا ہے۔۔۔۔

۔ مہینوں رکنے والی بات تو تم بھول جاؤ اور فی الحال میں تمہیں ایک دن بھی رکنے کی اجازت نہیں دے سکتا انداز حکمرانہ تھا۔۔۔۔۔ شاہ اس طرح ماما ناراض ہو جائیں گی، پلیز مجھے ایک بار جانے دیں۔۔۔۔۔ وہ التجائی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

۔ اگر تم جاؤ گی تو میں تم سے بہت سخت ناراض ہو جاؤں گا پھر تم منانے کی کوشش بھی کرو گی تو نہیں منا سکو گی۔۔

Posted On Kitab Nagri

مگر شاہ میں ماما سے کوا انکار کیسے کر سکتی ہوں۔ میرب جو سچ میں اپنی ماما پاپا سے بہت اداس تھی۔ وہ شاہ کو اپنی دلیلوں سے مطمئن کرنا چاہتی مگر میرب کی دلیلیں شاہ پر بالکل بھی اثر انداز نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔

یہ میرا مسئلہ نہیں ہے کچھ بھی کہو۔ مگر تم رکنے سے انکار کرو گے اور رکنے کی صورت میں کڑی سزا کے لیے تیار رہنا۔۔

۔ وہ اپنا حکم میرب پر صادر کر کے چلتا ہوا مرہا اور شاہ میر کی جانب چلا گیا۔۔۔

oooooooo

مرہا ایوری تھنگ اوکے سب ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ فوٹو سیکشن کے دوران مرہا اچانک سے بہت گھبرائی ہوئی تھی جسے شاہ میر کی نظروں نے فوراً نوٹس کیا۔ اس کے ہاتھ ہلکے ہلکے کانپ رہے تھے۔ یا یوں کہیں کہ اس کا پورا وجود ہی کانپ رہا تھا۔۔۔۔۔

۔ ماتھے پر پسینے کی بوندیں چمک رہی تھی گھبرا کر مرہا نے اپنا ہاتھ شاہ میر کے ہاتھ پر رکھ کر زور سے پکڑا تو شاہ میر نے مرہا کے چہرے کی جانب دیکھا جو اس وقت پسینے کی بوندوں سے بھرا ہوا چمک رہا تھا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مرہا کیا بات ہے تمہاری طبیعت ٹھیک ہے شاہ میر نے فوٹو سیکشن روکتے ہوئے میرہا کو سامنے رکھا ہوا پانی کا گلاس تھمایا۔۔۔ ریلیکس میرہا کیا بات ہے کیوں اس قدر گھبرائی ہوئی ہو۔۔۔۔۔
مرہا نے شاہ میر کے ہاتھ سے پانی کا گلاس پکڑ کر پینا چاہا مگر گھبراہٹ اور کپکپی کی وجہ سے سارا پانی اس کے اوپر گر گیا۔۔۔

۔ شاہ میر اس کی گھبراہٹ کو سمجھ نہیں پارہا تھا مگر اتنا ضرور سمجھ رہا تھا کہ میرا اس وقت حد سے بھی زیادہ گھبرائی ہوئی ہے۔۔۔۔۔

۔ پیچھے ہٹے میں نے کہا پیچھے ٹہیں۔۔۔ رومان شاہ جو مرہا کی حالت دور سے آتا ہوا دیکھ رہا تھا لوگوں کو سائیڈ پر کرتے ہوئے چلایا۔۔۔ رومان شاہ کی دھاڑ سے اسٹیج کے گرد دائرہ بنا کر کھڑے ہوئے سب لوگ دور ہو گئے۔۔۔

مرہا میرا بچہ کیا بات ہے رومان شاہ مرہا کے پاس صوفے پر بیٹھتے ہوئے گھبرائی ہوئی نظروں سے دیکھ کر پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

- بھائی پلیز مجھے یہاں سے لے چلیں۔۔۔ مرہا گھبراتے ہوئے اپنے کے ساتھ لگ گئی۔ مرہا کے چہرے پر ایک وہشت طاری تھی۔۔۔۔

وہ اپنے بھائی کے ساتھ لگی ہوئی کانپ رہی تھی آنسو اس کے گلے میں اٹکے ہوئے تھے۔۔

- شاہ میر مرہا کی گھبراہٹ اور ڈر کو جانچتی ہوئی نظروں سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

رومان شاہ کے آنے سے وہ مرہا سے دور ہو کر کھڑا ہو گیا۔ کیونکہ مرہا کی حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے۔۔ اس وقت اس کے بھائی سے زیادہ کمفرٹبل مرہا کسی کے ساتھ نہیں ہو سکتی تھی۔۔۔۔

- مرہا بیٹا مجھے بتاؤ کیا بات ہے کیوں میرا بچہ اتنا ڈرا ہوا ہے رومان شاہ مرہا کو کاندھے سے ہلا کر مخاطب کر رہا تھا مگر مرہا بے جان سی ہو صوفے کی پشت کی جانب گر گئی۔۔۔۔ جس سے شاہ میر اور رومان شاہ اور بھی زیادہ گھبرا گئے تھے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

رومان شاہ مرہا کو باہوں میں اٹھاتے ہوئے باہر اپنی گاڑی کی طرف لے جا رہا تھا۔۔۔۔ رومان مرہا کو کیا ہوا ہے۔ رومان شاہ کی امی مرہا کو یوں رومان شاہ کی باہوں میں لٹکتے ہوئے بے ہوش دیکھ کر گھبراتے ہوئے آوازیں دیتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔۔۔۔

امی جان آپ بس گاڑی میں آکر بیٹھیں رومان شاہ بنار کے تیز قدموں کے ساتھ چلتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اللہ خیر کرے میرے بچوں کی خوشیوں کو پتہ نہیں کس کی نظر لگ گئی ہے رومان شاہ کی ماں بولتے ہوئے رومان شاہ کے پیچھے پیچھے قدم اٹھا رہی تھی۔۔۔

- شامیر رومان شاہ کے قدم سے قدم ملاتے ہوئے چلتا ہوا آ رہا تھا۔۔ شاہ میران کے ساتھ ہی جا کر گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔۔

- شاہ میر کی امی جان اپنی گود میں مرہا کا سر رکھے ہوئے دعائیں پڑھ پڑھ کر اس پر پھونک رہی تھی۔۔۔

- گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے رومان شاہ بار بار پیچھے کی جانب مڑ کر مرہا کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

- شاہ میر کی سانسیں گلے میں اٹکی ہوئی تھی مرہا کی زرد رنگت دیکھ کر۔۔ مرہا کو بے ہوش اور بے جان دیکھ کر شاہ میر کو خود کا دل رکتا ہوں محسوس ہو رہا تھا۔

- اس کی نظر کے سامنے بار بار مرہا کا روم میں تیار ہو کر شرمایا اور نکھر اچہرہ آ رہا تھا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

oooooooo

- میرہا کے ہاتھ پر ڈرپ لگی ہوئی تھی۔ وہ ابھی تک کی ہوش میں نہیں آئی تھی۔ شاہ میر دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے گہری سوچتی ہوئی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔
شاہ میر بے ہوش مرہا کو ڈرپ لگے ہوئے دیکھ کر سوچ رہا تھا کہ ایسا کیا ہے جو اس کی نظروں سے اوجھل ہے۔۔۔

ایسا کیا ہے جس کی اس کی نظریں دیکھ کر بھی دیکھ نہیں پارہی۔۔۔۔۔ اتنی دیر میں شاہ میر کا فون بجا جس پر اس کے بابا کی کال ارہی تھی۔۔۔۔۔ جی بابا۔۔۔ بیٹا تم لوگ کہاں ہو کون سی سائیڈ پہ ہو ہم لوگ نیچے کھڑے ہیں ذرا ہمیں بتاؤ۔۔۔

بابا آپ وہیں رکیں میں آتا ہوں شاہ میر کہتا ہوا روم سے باہر نکل گیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

oooooooooooo

ڈاکٹر نبیہ ان کو کیا ہوا ہے۔۔۔ ڈاکٹر شاہزیب کا مرہا کو دیکھتے ہوئے پہلا سوال۔۔۔ ڈاکٹر نبیہ روم میں مرہا کی ڈرپ کو ٹھیک کر رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

سر ان کو شدید ذہنی دھچکا لگا ہے۔ صاف الفاظوں میں کہوں تو ان کو نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے۔۔۔ فی الحال یہ خطرے سے باہر ہیں۔۔۔ مگر آئندہ ایسا ہوا تو ان کے دماغ کی نس بھی پھٹ سکتی ہے۔۔۔

کیا ہو سکتا ہے ان کے ساتھ وہ بڑی گہرائی میں سوچتا ہوا بولا۔۔۔ سر کیا آپ انہیں جانتے ہیں پہلے سے شاہزیب کہ چہرے کے اتاؤ چڑھاؤ کو دیکھتے ہوئے ڈاکٹر انابیہ بولی۔۔۔ جی یہ میرے بیسٹ فرینڈ کی سسٹر ہیں۔۔۔ وہ جو باہر کھڑے ہیں۔۔۔؟؟۔۔۔ ڈاکٹر انابیہ کا دوسرا سوال۔۔۔
نہیں وہ ان کے ہسپینڈ ہیں۔۔۔ وہ جو ساتھ۔۔۔

یہ آپ نے جو میڈیسن بتائی تھی یہ وہ اور کچھ چاہیے تو مجھے بتائیں۔۔۔ روم میں انیٹر ہوتے ہوئے رومان شاہ بولا۔۔۔۔۔ نہیں سر سب کچھ ٹھیک ہے آپ ان کے کیا لگتے ہیں۔۔۔ ڈاکٹر انابیہ یہ میرے بیسٹ فرینڈ رومان شاہ، اور یہ ان کی سسٹر ہیں۔۔۔ شاہزیب درمیان میں بولا۔

انہیں کیا ہوا ہے آپ مجھے تھوڑا ایکسپلین کر سکتی ہیں؟؟؟

Posted On Kitab Nagri

جی سر میں نے سب کچھ ڈیٹیل میں ڈاکٹر شاہزیب کو بتا دیا ہے آپ ان سے سے پوچھ لیں یہ آپ کو زیادہ اچھے سے ایکسپلین کر سکتے ہیں۔۔۔ بیکاز آپ لوگوں کا ایک فیملی ریلیشن بھی ہیں تو۔۔۔ آئی تھنک آپ لوگ ایک دوسرے کو زیادہ اچھے سے سمجھا سکتے ہیں سو آپ کمفرٹبل بھی ہوں گے۔۔۔ جی جی آپ دوسرے پشٹنٹ کو چیک کریں میں نے اچھے سے سمجھا دوں گا ڈاکٹر شاہزیب بولا۔۔۔ جی سر تھینک یو وہ کہتی ہوئی روم سے باہر چلی گئی۔۔۔ ن

رومان کیسے ہو۔۔۔ ٹھیک تم بتاؤ؟؟؟ رمان شاہ نے بھی دو ٹوک میں جواب دیا۔۔۔ ویسے مجھے مناسب تو نہیں لگ رہا مگر پوچھنا ضروری ہے۔۔۔ کہ مرہا اپنی میرٹ لائف میں خوش تو ہے نا؟؟؟

وہ خوش ہے یا نہیں تم کون ہوتے ہو پوچھنے والے تمہیں کس نے رائٹ دیا کہ تم میری بیوی کے بارے میں یہ سوال کرو۔۔۔ رمان شاہ کے جواب دینے سے پہلے شاہزیب نے ڈاکٹر شاہزیب کو جواب دیا۔۔۔

جو آیا تو روم میں مرہا کو دیکھنے تھا مگر ان دونوں کے درمیان کی باتوں کو سن کر وہیں رک گیا مگر ڈاکٹر شاہزیب نے یہ بات کی تو اس سے برداشت نہ ہو اور فوراً اس نے جواب دیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ایک ڈاکٹر ہونے کے ناطے میرا یہ سوال پوچھنا فرض ہے اگر تمہاری جگہ کوئی اور بھی ہوتا تو میں اس سے بھی یہی سوال کرتا کیونکہ میں ایک ڈاکٹر ہوں یہ میرا پیشہ ہے۔۔

ڈاکٹر شاہ زبیبی اکھڑے ہوئے لہجے میں بولا۔۔

ہاں تو ڈاکٹر ہو تو ڈاکٹر والے سوال کرو کسی کی پرسنل لائف میں مت گھسو۔۔

شاہ میر نے بھی اپنے تیور دکھاتے ہوئے بولا۔

اگر سوال کسی کی لائف سے کنیکٹ ہو تو ہمارا رائٹ بنتا ہے کہ ہم ان سے ہر طرح کا سوال کر سکیں ٹھیک ہے جس طرح سے تمہارا کام ہے ناکہ ہر مجرم سے سچ اگلوانا۔۔

تو اس طرح سے ہمارا بھی کام ہے کہ پیشٹ کو چیک کرنے سے پہلے اس کی مکمل ہسٹری کو جاننا۔ اس سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ پیشٹ کو کس طرح کا ٹریٹمنٹ چاہیے۔۔

ہاں تو تم ہسٹری جاننا تم ہماری میرٹ لائف میں کیوں گھس رہے ہو شاہ میر کا غصہ ابھی بھی کوئی کچھ کم نہ ہوا۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں تو ہسٹری کو دیکھ کے پت ---- یار پلیز ریلیکس ہو جاؤ۔۔۔

تم دونوں ایجوکیٹڈ ہو کے کس طرح سے بے وقوفوں کی طرح لڑ رہے ہو دونوں پہلے تو ریلیکس ہو پھر تہمل سے ایک دوسرے کی بات سنو اس طرح سے ہم کسی بات کا حل نہیں نکال سکتے نا۔۔۔
رومان شاہ عقل کا مظاہرہ کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔

رومان شاہ کو سب سمجھ رہا تھا کہ شاہ میر شاہزیب پر کس بات کا غصہ نکال رہا ہے اس لیے اسے لگا کہ ان دونوں کو فل وقت خاموش کروانا ہی بہتر ہے۔۔۔

تو بس رومان اس سے بول دو کہ یہ مرہا کے متعلق کوئی بات نہ کرے اور ویسے پوری سٹی میں تمہیں ایک یہ گھٹیا ہاسپٹل ہی ملا تھا۔۔۔ شاہ میر دھیمے سے لہجے میں چیختا ہوا بولا۔

Posted On Kitab Nagri

ایکسیوزمی۔۔ شاہ زیب انی برو کو اٹھاتے ہوئے بولا۔۔۔۔ یار پلیز تم دونوں چپ ہو جاؤ رومان شاہ آخر غصے میں بولا۔۔۔۔ شاہ میر پلیز یار اب تم کچھ نہیں بولو گے وہ ایک ڈاکٹر ہے اور ڈاکٹر ہونے کے ناطے وہ ہمیں سب کچھ بتا رہا ہے۔۔۔۔

شاہ زیب تم بھی تھوڑا سا یار اپنے لہجے میں صبحاؤ لاؤ اور بتاؤ کہ مرہا کو کیا ہوا ہے اس وقت ہمارے لیے مرہا کی کنڈیشن کے بارے میں جاننا سب سے زیادہ ضروری ہے نہ کہ ہم فالتو کی بحث کرتے رہے تم دونوں اپنی بحث کو چھوڑ کر پلیز یار بتاؤ کہ مرہا کی کنڈیشن ایسی کیوں ہے۔۔۔۔

تم دونوں میرے روم میں آؤ وہاں بیٹھ کر بات کرتے ہیں شاہ زیب کہتا ہوا اگے چل پڑا۔۔۔۔ میں کہیں نہیں جا رہا تمہیں جانا ہے تو تم جاؤ میں بولا اس کو کال کر کے میرا کسی اور ہاسپٹل میں ایڈمٹ کروا تا ہوں۔۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

میری بات سنو شاہ میر،،، دیکھو یہ وقت نا بحث کا، نہیں ہے اس وقت ہمیں ایک جان ہو کر میرہا کی کنڈیشن کے بارے میں پتہ لگانا ہے کہ آخر اس سے کیا ہوا ہے آج سے پہلے تو اس کی ایسی کنڈیشن کبھی نہیں ہوئی تو آج ایسی کیا وجہ بنی ہے کہ وہ ایک دم سے اتنی ڈپریشن میں چلی گئی میں مانتا ہوں کہ وہ درہی

Posted On Kitab Nagri

سمی رہتی تھی اور وہ ہے دوسری لڑکیوں سے تھوڑا سینسٹو مگر آج سے پہلے وہ اس طرح سے بے ہوش ہو کے ہاسپٹل نہیں آئی۔۔۔

تو تمہارا بھی کہنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ میرے ساتھ خوش نہیں ہے۔۔۔؟؟؟

شاہ میر نے رومان شاہ کی بات کا الگ ہی مطلب نکالا۔۔۔
ارے نہیں یار میں نے ایسا کچھ نہیں کہا ایک بھائی ہونے کے ناطے مجھے مرہا کی آنکھوں میں نظر اتا ہے کہ وہ تمہارے ساتھ کتنی خوش ہے۔۔۔

Kitab Nagri

رومان شاہ کو شامیر کی حالت سمجھ آرہی تھی کہ اس کی میرڈلائف پر کس طرح سے انگلیاں اٹھائی جا رہی تھیں۔۔۔۔۔ رومان شاہ پہلے دن سے ہی جانتا تھا کہ شاہ میر مرہا کو کتنا پسند کرتا ہے اور اسے اس بات کا بھی اندازہ ہے کہ مرہا کی اس کنڈیشن کے پیچھے شاہ میر نہیں ریزن کوئی اور ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اس لیے وہ شاہ میر سے بہت ہی تحمل اور محبت بھرے لہجے میں بات کر رہا تھا اور اسے سمجھا رہا تھا۔

تو بس رومان پھر بحث کس بات کی مجھے لے جانے دو میری بیوی کو میں اچھے سے ڈاکٹر کو اسے چیک اپ کرواتا ہوں اسے کچھ نہیں ہوا بس تھوڑی سی تھکن کی وجہ سے اس کی طبیعت ایسی ہو گئی ہے اور باقی جو وجہ ہے وہ میں خود میں پتہ لگوا لوں گا مجھے اس ڈاکٹر کے منہ نہیں لگنا۔

شامیر دیکھو میری بات سنو!! اس وقت مرہا کی کنڈیشن نہیں ٹھیک یہ تم بھی جانتے ہو اور رہی بات ڈاکٹر شاہزیب کی یار تمہارے دماغ میں جو چل رہا ہے وہ پاسٹ تھا گزر چکا ہے..

اب ایسا کچھ نہیں اس کا فیوچر تمہارے ساتھ ہے وہ ایک ڈاکٹر ہے اور ڈاکٹر ہونے کے ناطے وہ ہمیں جو بتا رہا ہے وہ رائٹ ہے اور وہ پہلے سے ہمیں جانتا ہے اس لیے اس سے کچھ چھپا نہیں وہ ہمیں اچھے سے بتا سکے گا کہ آخر اس سے مسئلہ کیا ہے۔

پر تم بھ ---- پلیزیار ریکویسٹ ہے ---- چلو ایک دفعہ ہمیں اس کے کین میں جانا چاہیے۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ، شاہ میر کی بات کو کاٹتے ہوئے بولا۔۔

فائن شاہ میر سخت لہجے میں بولا اور دونوں اٹھ کر ڈاکٹر شاہ زیب کے کیمین کی طرف چل پڑے۔۔

امی جان آپ چپ ہو جائیں دیکھیں آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی مرہا ٹھیک ہو جائے گی مرہا کو کچھ نہیں ہو گا شاہ،، اور بھائی دونوں ہیں نا ان کے پاس وہ بھی تھوڑی دیر میں آ کے ہمیں بتا دیں گے کہ اس سے کیا ہوا ہے۔۔

میر ب اپنے معصومانہ لہجے میں اپنی ساس کو تسلی دیتے ہوئے بولی۔۔۔ جو تسبیح پڑھتے ہوئے ساتھ میں آنسو بہا رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

ختم انٹر سٹنگ امین بیٹا بس دعا کرو وہ جلدی سے ٹھیک ہو جائے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

بہن جی اپ پریشان نہ ہو کچھ نہیں ہوتا ہو جاتا ہے آج کل کی بچیاں نہ تو کچھ صحیح سے کھاتی ہیں اوپر سے شادی کی تھکن بھی اپ پریشان نہ ہو ہم ہماری بہو کو بالکل صحیح کر کے لے کر جائیں گے مرہا کی ساس مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔

جی انشاء اللہ میرب کی ماں بھی تھوڑا سا مسکرائی چلیں اپ لوگ بیٹھے ہیں میں اپ لوگوں کے لیے چائے لے کر آتا ہوں ملک زبیر بولے۔۔۔۔۔

oooooooo

رومان رکومیری بات سنو۔۔ ڈاکٹر شاہزیب کے کیمین سے نکلتے ہوئے شاہ میر نے رومان شاہ کو روکا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کیا تمہیں سمجھ آرہی تھی جو ڈاکٹر شاہزیب نے کہا۔

رومان شاہ نظریں جھکائے بنا جواب دیے کھڑا ہوا تھا۔

ایسی کون سی بات ہے جو تم مجھ سے چھپا رہے ہو کیا ہوا ہے اس کے پاسٹ میں۔۔۔؟؟؟

Posted On Kitab Nagri

مجھ سے کچھ مت چھپانا جو بات ہے مجھے صاف صاف بتاؤ میرا حق ہے کہ میں اپنی بیوی کے بارے میں سب کچھ جانو کہ ایسی کون سی چیز ہے جو میری بیوی کو پریشان کر رہی ہے اور آج اس کی یہ حالت ہے۔۔۔

کیونکہ ڈاکٹر شاہ زیب کی باتوں سے مجھے اس بات کا تواں اذہ ہو گیا ہے کہ مرہا کی لائف میں کچھ تو ایسا گزرا جو میری نظروں سے او جھل رہا مگر تم اسے بخوبی جانتے ہو۔۔۔۔۔

،

رومان پلیز تم میرے صبر کا امتحان مت لو اپنی اس چپی کو توڑو اور مجھے بتاؤ کہ مرہا کے ساتھ کیا ہوا ہے۔

۔ بنا بات کی تہہ تک جائے میں پیچھے نہیں ہٹوں گا شاہ میر فیصلہ کن انداز سے بولا۔ شامیر کی بات سن کر رومان شاہ نے اپنی نظریں نیچے جھکا لی۔

۔ رومان کیا اس کا مطلب میں یہ سمجھوں کہ اس کی معصومیت کا کسی نے فائدہ اٹھایا ہے۔ شاہ میر رومان شاہ کی چپ کا مفہوم سمجھتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں تم یہی سمجھو یا میں یوں کہوں کہ یہی حقیقت ہے تو غلط نہ ہو گا۔ رومان شاہ نے بہت کم آواز میں کہا۔۔۔

۔ تو رومان اگر مرہا کی کوئی غلطی نہیں تو تم کیوں شرم سے نگاہیں جھکائے کھڑے ہو شاہ میر کو رومان شاہ کا اس قدر شرمندہ ہونا اچھا نہیں لگا۔

شاہ میر میری بہن کے دامن پر کوئی داغ نہیں ہے جب اس کے ساتھ یہ حادثہ پیش آیا اس وقت وہ بہت چھوٹی اور معصوم تھی۔

مگر وہ اپنے دماغ سے اس بھیانک عکس کو نکال نہیں پائی جس کی وجہ سے وہ بہت سینسٹو اور ڈری سہمی رہتی ہے۔

۔ شاہ میر تم اسے کبھی غلط مت سمجھنا وہ بہت معصوم ہے یہ بولتے ہوئے رومان شاہ کی آنکھیں بھر آئی

Posted On Kitab Nagri

- رومان کیا تم پاگل ہو کہ تم مجھے میری ہی بیوی کی کردار کی گواہی دے رہے ہو اس کی کردار کا گواہ میں خود ہوں، اور تمہاری پرورش پر تو مجھے اس وقت بھی کوئی شک و شبہ نہیں تھا، جب تم مجھے اور میں تمہیں ایک آنکھ نہیں بہاتے تھے۔

اب تو ہمارے بیچ میں ایک رشتہ قائم ہو چکا ہے۔ رومان تم نے اپنی بہن کی پرورش بہت اچھی کی ہے، اور تم نے سوچ بھی کیسی لیا کہ میں مرہا کے کردار پر کوئی انگلی اٹھاؤں گا۔

- شاہ میر کے ان الفاظوں نے رومان شاہ کو بہت ہمت دی رومان شاہ نے نظریں اٹھا کر شامیر کی جانب دیکھتے ہوئے خود سے آگے بڑھ کر اسے گلے لگا لیا۔

"شکریہ یار اس گھڑی میں ہمارے ساتھ کھڑا رہنے کے لیے۔ رومان شاہ کو شامیر کے لفظوں سے بہت ہمت ملی تھی۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

کیسی باتیں کر رہے ہو اجنبیوں کے جیسی، اگر وہ تمہاری بہن ہے تو میری بیوی بھی ہے، جتنا تمہارا فرض ہے اس کی حفاظت کرنا۔۔۔ اس سے کہی زیادہ میرا فرض ہے کہ میں اس کی حفاظت کروں اور اس کے ہر دکھ درد میں اس کے ساتھ کھڑا رہوں۔۔۔۔

تم پریشان نہیں ہو۔ وہ جو کوئی بھی ہے۔۔۔ اب وہ میرا مجرم ہے میں اس تک پہنچ جاؤں گا۔

اتنا تو میں جان چکا ہوں وہ جو کوئی بھی تھا اس وقت حال میں موجود تھا۔۔۔۔۔ واٹ تم اتنی گارنٹی سے کیسے کہہ سکتے ہو کہ وہ شخص اس وقت ہال میں موجود تھا رومان شاہ نے حیرانی سے پوچھا۔۔

کیونکہ مرہاسارے راستے میرے ساتھ بالکل ٹھیک آئی تھی۔ اسے کوئی ڈپریشن نہیں تھا اور نہ ہی اس نے کوئی ایسی بات کی جس سے مجھے لگا ہو کہ اس کے دماغ میں کوئی پریشانی ہے۔۔۔۔

- میرا اچانک سے سٹیج پر بیٹھی ہوئی ایک دم سے گھبرائی تھی کیونکہ اس کی آنکھوں نے کچھ تو ایسا دیکھا، جس سے اس کے ماضی کا گہرا تعلق تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- آخر شاہ میر ایک پولیس والا تھا تو اس کے پولیس والے دماغ نے فوراً سے سارا سکیچ پک کیا۔۔۔ رومان کیا تم اس شخص کا چہرہ پہچانتے ہو۔۔۔

- اس گھٹیا انسان کو تو میں ہزاروں کی بھیڑ میں بھی پہچان جاؤں شاہ میر کے سوال کا رومان شاہ نے فوراً سے جواب دیا۔۔

- تو ٹھیک ہے اب تو اور بھی آسان ہے اس کو ڈھونڈنا تم فی الحال میرے ساتھ باہر چلو ہم چل کر ہماری فیملی کو بتاتے ہیں کہ مرہا تھکن کی وجہ سے بے ہوش ہوئی تھی۔

ٹینشن کی کوئی بات نہیں ہے اس کے بعد ہم دونوں سی سی ٹی وی کی فوٹیج دیکھتے ہیں۔۔ ہم دونوں مل کر اس خبیث کو ڈھونڈ نکالیں گے۔
www.kitabnagri.com

○○○○○○○

میرہا بیٹا اب ہم لوگ چلتے ہیں۔ مرہا کی امی جان مرہا کے پاس بیٹھی ہوئی اس کے بالوں کو پیار سے سہلاتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

امی جان میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گی۔ مرہا تکیے سے سر کو اٹھا کر اپنی امی جان کی گود میں رکھتے ہوئے بچوں کی طرح ضدی انداز میں بولی۔

نہیں مرہا بیٹا آپ فی الحال اپنے گھر پہ رکیں یہاں پر سب لوگ ہیں آپ کا خیال رکھنے کے لیے۔۔۔۔۔ رومان شاہ اپنی ماں کا جواب سنے بنا ہی مرہا سے مخاطب ہو کر بولا۔۔۔۔۔ میرے خیال سے رومان ہمیں مرہا کو ساتھ لے کر چلنا چاہیے وہاں پر جانے سے اس کی طبیعت اور بہتر ہو جائے گی رومان شاہ کی امی کو رومان کا یوں مرہا کو رکھنے کا بولنا اچھا نہیں لگا۔۔۔۔۔

امی جان میرے خیال سے مرہا کو فی الحال اپنے گھر رکھنا چاہیے اگر ہم اس کو ساتھ لے کر جائیں گے۔

تو اس طرح شاہ میر کو اس کی فکر لگی رہے گی۔ اور شامیر اپنے کام اس وقت کافی مصروف ہے وہ بار بار ہماری طرف آجا نہیں سکے گا۔۔۔

کوئی پریشانی کی بات نہیں میرہا اب ٹھیک ہے۔ شامیر کا جب بھی ٹائم لگے گا تو وہ مرہا کو لے کر ہماری طرف چکر لگالیں گے۔۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ --- شاہ میر کی نظروں میں مرہا کے لیے فکر مندی دیکھ کر اندر ہی اندر بہت مستمعین اور خوش تھا۔۔۔

اور وہ اس رشتے کو اور مضبوط ہوتا ہوا دیکھنا چاہتا تھا، تاکہ اس کی بہن اپنے گھر میں خوش رہے --- شاہ میر بے شک منہ سے کچھ بول نہیں رہا تھا مگر رومان شاہ کی جانچتی ہوئی نظریں یہ سمجھ چکی تھی کہ شمیر کہیں نہ کہیں مرہا کو بھیجنے میں ابھی انٹر سٹڈ نہیں تھا، اس لیے رومان شاہ نے عقلمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مرہا کو رکنے کا کہا۔۔۔



مگر بھائی میں جانا چاہتی ہوں۔۔۔ مرہا نے بچوں کی طرح منہ بناتے ہوئے اپنے بھائی سے کہا۔۔۔ مرہا بیٹا جب بھائی بول رہا ہے کہ آپ کو رکنا چاہیے تو میرے خیال سے ضد نہیں کرو۔ رومان شاہ کی ماں اپنے عقل مند بیٹے کی فیصلے کو انڈر سمجھتے ہوئے مرہا کو سمجھا رہی تھی۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں بھی ابھی دو چار دن میری بیٹی ہمارے پاس رہے گی اور میں اپنی بیٹی کو اچھی طرح سے کھلا پلا کر صحت مند بناؤں گی۔۔۔

اتنے سارے مہمانوں کے ہجوم کی وجہ سے میری بیٹی بے ہوش ہو گئی تھی مرہا کی ساس مسکراتے ہوئے بیڈ کی دوسری جانب سے اس کے پاس آکر بیٹھ گئی، اپنا ہاتھ اس کے کاندھے پر رکھ کر اسے اپنے سینے سے لگا کر بڑی شفقت سے بول رہی تھی۔۔۔

چلیں امی جان ہم لوگ چلتے ہیں۔ مرہا کو آرام کرنے دیں۔ رومان شاہ نے ٹیبل سے اپنی گاڑی کی چابی اوٹھاتے ہوئے کہا۔

رومان بیٹا آپ لوگ کھانا کھا کر جایئے رومان کی ساس بیڈ سے کھڑی ہوتے ہوئے بولی۔
نہیں انٹی جزاک اللہ ابھی ہم لوگ گھر کے لیے نکلیں گے کھانے کا پھر کبھی کھائیں گے ابھی رات کافی ہو چکی ہے۔
www.kitabnagri.com

پتہ نہیں بیٹا وہ دن کب آئے گا۔ شادی کے بعد تو آپ کبھی ہمارے گھر رکنے کے لیے آئے ہی نہیں رومان شاہ کی ساس شکوہ گاہ نظروں سے دیکھتی ہوئی بولی۔۔۔۔۔ انشاء اللہ میں بہت جلد میرب کو

Posted On Kitab Nagri

لے کر آؤں گا اور آپ کی اس شکایت کو میں بہت جلد دور کر دوں گا، رومان شاہ تسلی دیتے ہوئے مسکرایا۔۔۔۔

تو بیٹا کیا آپ میرب کو بھی واپس اپنے ساتھ لے کر جا رہے ہیں کم سے کم اسے تو چھوڑ جائیں جب سے رخصت ہو کر گئی ہے۔

کبھی رکنے کے لیے آئی ہی نہیں میں بہت اداس ہو گئی ہوں اپنی بیٹی سے۔ کہتے ہوئے میرب کی ماں کی آنکھیں نم ہو گئی۔۔۔۔

آنٹی پلیر روئیں نہیں آپ اپنی بیٹی کو آج اپنے پاس روک لیں، شاہ میرب کی ماں کی آنکھوں میں آنسوؤں دیکھ کر رومان شاہ کا دل پگھل گیا۔

Kitab Nagri

حالانکہ یہ فیصلہ اس کے لیے کتنا مشکل تھا یہ بات تو اس کا دل ہی جانتا ہے۔۔۔۔ میرب کو وہیں چھوڑ کر رومان شاہ اپنی ماں کو لے کر گھر کی طرف نکل آیا۔

○○○○○○

رومان کیا تمہیں پورا یقین ہے کہ یہ وہی شخص ہے۔ رومان شاہ نے سی سی ٹی وی کیمرہ دیکھ کر جس شخص کی نشاندہی کی تھی، اس شخص کو دیکھ کر اے سی پی شامیر کا جھٹکا لگا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس گھٹیا شخص کو پہچانے میں میں کوئی بھول نہیں کر سکتا رومان شاہ نے غصے بھری نظروں سے سی سی ٹی وی فوٹیج کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

- کیا تم اس شخص کو جانتے ہو ، شامیر کے حیران چہرے کو دیکھتے ہوئے رومان شاہ نے سوال کیا۔۔۔۔۔ ہاں میں اس شخص کو بہت اچھی طرح سے جانتا ہوں یہ مجھ سے جو نیئر تھا میں نے اس کے ساتھ بہت سال کام کیا ہے مگر اس وقت اس کا ٹرانسفر لاہور میں ہے۔۔۔

- اور یہ گھٹیا انسان میرا بہت اچھا دوست بھی ہے۔۔۔ میں تو کبھی سوچ بھی نہیں سکتا کہ یہ گھٹیا انسان ایسی حرکت بھی کر سکتا ہے۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- اب اس کا کیا کرنا ہے تم مجھے یہ بتاؤ اگر تم اس کو جانتے ہو تو اس تک پہنچنا تمہارے لیے اور بھی آسان ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ رومان اب تم بے فکر رہو، اب وہ تمہارا نہیں میرا مجرم ہے، مرہا کی ہر ایک آنسو اس کا ازالہ کرنا پڑے گا۔

Posted On Kitab Nagri

- فی الحال مرہا کو میں اس ماحول سے کچھ دن کے لیے دور لے کر جانا چاہتا ہوں واپس آکر اس کے گناہوں کا حصہ کروں گا۔۔۔۔۔ میرے خیال سے اب ہمیں گھر کے لیے نکلنا چاہیے میں نے چھٹی کی درخواست دے دی ہے۔۔۔ مجھے پوری امید ہے کہ مجھے چھٹی مل جائے گی وہ دونوں آپس میں باتیں کرتے ہوئے شاہ میر کے آفس روم سے باہر آ گئے۔

اب تم گھر جاؤ مرہا تمہارا انتظار کر رہی ہو گی۔ اور میں بھی گھر چلتا ہوں امی جان مجھ سے ملا بنا سوائیں گی نہیں۔۔۔ پہلے ہی میرے اس طرح گھر سے آنے کی وجہ سے پریشان تھی۔۔۔۔

بہت سوال کر رہی تھی امی جان کہ میں اس وقت کہاں جا رہا ہوں مگر میں اس وقت ان کو کچھ بھی بتا کر پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔ رومان تم نے نابتا کو بہت اچھا کیا۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

- بہتر ہے کہ ہم گھر والوں کو اس معاملے سے دور ہی رکھیں گے بہتر ہو گا کہ تم میرب سے بھی یہ معاملہ ڈسکس مت کرنا۔۔۔۔۔ اوکے پھر ملتے ہیں اور مرہا اور تم نکلنے سے پہلے مجھے بھی انفارم کر دینا۔۔۔۔۔ ہاں انشاء اللہ ضرور ہاتھ ملاتے ہوئے دونوں اپنی گاڑیوں میں بیٹھ کر اپنی اپنے گھر چل

دیے۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

oooooooooooo

ڈاکٹر ہما میں آپ سے شادی کرنے کے لیے تیار ہوں آپ بتائیں میں کب اپنے گھر والوں کو کب آپ کی طرف بھیجوں۔۔۔ ڈاکٹر شاہ زیب نے ایک دم سے ڈاکٹر ہما کو فون کر کے بولا تو ڈاکٹر ہما تو چند سیکنڈ کے لیے سکتے میں آگئی اس کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا جواب دے۔۔

ہیلو ڈاکٹر ہما آپ میری بات سن رہی ہیں ڈاکٹر شاہ زیب فون پر کوئی آواز نہ پا کر بولا۔۔۔۔۔ جی جی میں آپ کی آواز سن رہی ہوں، بس آپ نے جو بولا وہ میرے لیے خوشی سے کہیں زیادہ تھا، تو اس لیے میری خوشی سے آواز نہیں نکلی۔ مدھم آواز میں مسکراتے ہوئے بولی۔۔

تو ٹھیک ہے آپ مجھے بتا دیجیے کہ میں کب اپنے گھر والوں کو آپ کی طرف بھیجوں۔۔۔ جی میں آپ کو رات تک بتا دوں گی۔ ڈاکٹر ہما کی تو خوشی سے آواز نہیں نکل رہی تھی اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا تھا کہ جو وہ سننا چاہتی تھی ڈاکٹر شاہ زیب وہی بول رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

ڈاکٹر شاہ زیب اللہ حافظ کہہ کے فون بند کر چکا تھا۔۔ شاہ زیب کا دل رات سے بہت بری طرح سے دکھی تھا۔ جب سے شاہ میر نے اسے کڑے لفاظوں میں اپنی بیوی سے دور رہنے کو کہا کل شاہ میر کے الفاظوں نے اسے اندر تک جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا۔۔

اس نے کل دل سے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اپنی زندگی میں آگے بڑھ جائے گا وہ ڈاکٹر ہما کا ہاتھ تھام لے گا اس نے۔ دل سے یہ عہد کیا تھا کہ وہ پوری کوشش کرے گا اس رشتے کو پوری ایمانداری سے نبھانے کی، آخر ڈاکٹر ہما اتنی محبت سے پہل کرتے ہوئے اس کی جانب قدم بڑھا رہی تھی۔ اسی چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے ڈاکٹر شاہ زیب نے ڈاکٹر ہما کو فون پر اپنی ہاں کا اقرار کر دیا تھا۔۔۔

oooooooo

رومان شاہ۔۔۔ کیا کر رہی ہو؟

میرب۔۔۔ "ماما کے روم میں ہوں ان سے باتیں کر رہی ہوں۔"

رومان شاہ۔۔۔ "اپنے روم میں جاؤ"

میرب۔۔۔ "کیوں"

رومان شاہ۔۔۔ "روم میں جاؤ بتاتا ہوں اور اب کوئی سوال مت کرنا۔"

میرب کے فون پر رومان شاہ کے ٹیکسٹ میسج آرہے تھے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ میں ماما سے باتیں کر رہی ہوں اب میں کیسے ان کے پاس سے اٹھ کر اپنے روم میں جاؤں کتنے دنوں کے بعد میری ماما سے ملاقات ہوئی ہے۔۔۔۔

میرب میرا دماغ پہلے ہی اپنی جگہ کھسکا کا ہوا ہے۔ مجھے روم میں کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا۔ اور اگر تم نہیں چاہتی کہ میں آدھی رات کو دن دندنا ہوا تمہیں لینے آ جاؤں، تو چپ چاپ اپنے روم میں جا کر مجھ سے بات کرو۔۔۔۔

رومان شاہ کا دھمکی بھرا میسج پڑھ کر میرب ٹھنڈی آہ بھرتی ہوئی ماتھے پر ہاتھ رکھ کر رہ گئی۔۔۔ اللہ میاں کہاں پھنس گئی ہوں۔
اس سے تو بہتر تھا کہ یہ مجھے چھوڑ کر ہی نہیں چاہتے اب میں ماما کو کیا بولوں میرب دل میں سوچتی ہوئی کڑ کر رہ گئی۔۔۔۔۔

میرب بیٹا جاؤ جا کر رومان سے بات کر لو۔ میرب کی ماں میرب کے فون پر آتے ہوئے میسج، اور اس کے چہرے کے بدلتے ہوئے زاویے کو دیکھ کر مسکراتی ہوئی بولی۔۔۔

- سوری ماما وہ شاہ کو مجھ سے کچھ ضروری بات کرنی تھی میرب شرماتا کر بات بناتے ہوئے بولی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

۔ جی بیٹا میں اسی لیے تو کہہ رہی ہوں کہ آپ جا کر اپنے روم میں آرام سے شاہ کی ضروری بات بھی سنو۔ اور آرام سے سو جاؤ تم کافی تھکی ہوئی ہو۔۔۔ میرب کی ماں کو اپنی بیٹی کا شرمایا ہوا چہرہ دیکھ کر ہنسی آرہی تھی۔۔۔

۔ ماما۔۔۔ پلیز میرا مذاق تو مت اڑائیں میرب بچوں کی طرح اپنی ماما کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی۔۔۔ اچھا نہیں اڑاتی مگر جاؤ جا کر رومان سے بات کرو۔۔۔

میں بعد میں کر لوں گی۔ میرب کو اپنی ماں کے سامنے یوں تومان شاہ سے بات کرتے ہوئے پکڑے جانے پر شرم آرہی تھی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

۔ نہیں بری بات ہے فوراً سے جاؤ اور جا کر اپنے شوہر سے بات کرو، شوہر کی بات نہ سننے پر، اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتا ہے، بیوی کا اولین فرض اپنے شوہر کا حکم ماننا ہے۔۔۔ اس لیے اب تم میرے بیٹے کو تنگ مت کرو اور جا کر اس سے بات کرو۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میرب میں بہت خوش ہوں تمہارے لیے کہ رومان تم سے اتنا پیار کرتا ہے۔۔ آج میری فکر دور ہو گئی
رومان کو تمہارے لیے اس قدر بے چین دیکھ کر میرب کی ماں مسکراتے ہوئے اپنی بیٹی کے ماتھے پر
لب رکھ کر چوم رہی تھی۔۔۔

oooooooo

تمہیں مجھ پر ترس نہیں آ رہا تھا پاگل لڑکی ایکسیوز دیے جا رہی تھی۔ رومان شاہ میرب کی ویڈیو کال پر
آتے ہی بھڑک اٹھا تھا۔۔۔۔۔

شاہ میں آپ کو ایکسیوز نہیں دے رہی تھی ماما مجھ سے باتیں کر رہی تھی تو مجھے یوں اچانک ماما کے پاس
سے اٹھ کر آنا اچھا نہیں لگ رہا تھا۔ میرب منمناتے ہوئے نظر جھکائے شاہ کی بات کا جواب
دیا۔۔۔۔۔

تمہیں صرف اپنی اور ماما کی فکر ہو رہی تھی۔ اور میرا کیا رومان شاہ نے گہری نظروں سے اس کے
ڈرے سہمے حسن کو دیکھا۔۔۔ وہ نظری جھکائے ہوئے بچوں کی طرح معصوم چہرہ بنا کر رومان شاہ کی
بات کا جواب دے رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

میری طرف دیکھو۔۔۔ میرب نے آہستہ سے پلکیں اٹھا کر ویڈیو کال پر رومان شاہ کی جانب دیکھا۔۔۔ "مجھے تمہارے بنانیند نہیں آرہی لینے آؤں گہری نظروں سے دیکھتا ہوا خمار الود لہجے میں بولا۔۔۔ شاہ پلیز یہ کوئی ٹائم ہے آنے آپ سے ایک رات کا گزارا نہیں ہو رہا۔۔۔ میرب شاہ کی آنکھوں میں خمار دیکھ کر شر ماتے ہوئے بلش کرنے لگی۔۔۔



(ہائے ظالم اس قدر اپنا گرویدہ کر لیا ہے آپ نے کہ اب تو ایک ایک سیکنڈ آپ کے بنا ہمیں صدیوں سے بھی زیادہ طویل لگنے لگا ہے۔) کیا بات ہے شاہ آپ تو چند گھنٹوں کی دوری سے ہی دکھی شاعر بن گئے ہیں۔ میرب شاہ کے خمار بھرے انداز میں شاعری بولتے ہوئے دیکھ کر کھکھلا کر ہنسی۔۔۔۔۔ ظالم لڑکی ہنس لو جتنا ہو سکتی ہو۔ واپس سے میری حراست میں آنے کے بعد اگر تمہاری ایک ایک سیکنڈ کی دوری کو میں نے اپنی شدتوں سے پورا ناکیا تو رومان شاہ میرا نام نہیں۔۔۔۔۔ شاہ پلیز اگر ایک رات کے لیے چھوڑ گئے ہیں تو اب دھمکیاں دے کر ڈرائیں تو مت۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- تمہیں اندازہ بھی ہے کہ یہ ایک رات میرے لیے کتنی مشکل بنی ہوئی ہے ابھی دس منٹ نہیں ہوئے مجھے روم میں آئے ہوئے کہ یہ روم مجھے کاٹنے کو دوڑ رہا ہے۔ آئندہ تمہیں کبھی بھی رات کو رکنے نہیں دوں گا۔ جب بھی جاؤ گی دن کو ملنے کے لیے جانارومان شاہ فیصلہ سنا چکا تھا۔

شاہ کو تمہاری محبت اور تمہاری عادت ہو چکی ہے، اس بات کا فائدہ مت اٹھانا جان شاہ۔ کبھی تم مجھ پر فدا تھی۔ مگر آج تمہارا لمس میرا جنم بن چکا ہے اس لیے اب دوری نہ ممکن نہیں رہی۔

اس لیے آج کے بعد یوں فاصلوں کو بڑھا کر میرے آتش عشق کو ہوا مت دینا۔ ورنہ انجام کی صورت میں میری شدتوں کو سہنا تم پر لازم ہو گا۔۔۔

- میری جان تمہاری چند گھنٹوں کی دوری نے مجھے یہ بتا دیا ہے کہ تم میرے لیے نشہ بن گئی ہو۔
- شاہ کی آنکھوں میں خماری کا ایک جہان آباد نظر آ رہا تھا۔ جس کو دیکھ کر میرب نے گھبراتے ہوئے نظریں جھکالی۔

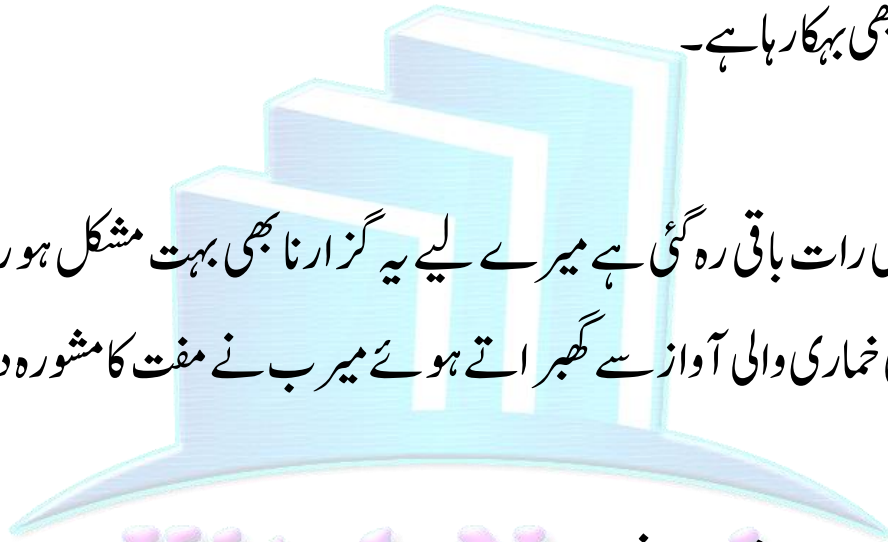
- میرب کا دل شاہ کی خماری بھری نظروں سے گھبرا کر بے ترتیب دھن بجانے لگا۔۔۔۔۔ دھڑکنے خوشی اور شرم ملی جلی کیفیت سے رقص کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- اس کا دل کب سے شاہ کی زبان سے ایسے ہی لفظ سننا چاہتا تھا جو آج کل شاہ بار بار بول کر میرب کی جان لینے پر تلا تھا۔۔۔

بس کرو مت اتنا شرماؤ میری جان، کیوں اپنے شاہ کے صبر کا امتحان لے رہی ہو، تمہارا یہ شرمایا ہوا چہرہ تمہارے شاہ کو اور بھی بہکا رہا ہے۔

- یہ جو چند گھنٹوں کی رات باقی رہ گئی ہے میرے لیے یہ گزارنا بھی بہت مشکل ہو رہا ہے۔۔۔ شاہ پلیر آپ سو جائیں شاہ کی خماری والی آواز سے گھبراتے ہوئے میرب نے مفت کا مشورہ دیا۔۔۔



رومان شاہ۔۔۔ "میری جان مجھے نیند نہیں آرہی

www.kitabnagri.com

میرب۔۔۔ "مگر شاہ مجھے آرہی ہے

رومان شاہ۔۔۔ "ہاں تو تم سو جاؤ

Posted On Kitab Nagri

میرب --- "شاہ جب تک آپ کا فون بند نہیں ہوگا میں کیسے سو سکتی ہوں --- میرب نے معصوم انداز سے سوال کیا۔

۔ فون کو ایک جگہ پہ سیٹ کر کے رکھ دو، اور تم سو جاؤ، مجھے تمہیں دیکھے بنانیند نہیں آئے گی۔ مجھے کم سے کم محسوس کرنے دو کہ تم میرے پاس ہو۔۔

شاہ پلیز آپ بھی تھکے ہوئے ہیں سو جائیے میرب نے منت کرتے ہوئے کہا۔
میری جان تھکا ہوا تو میں سچ میں بہت ہوں، مگر میری تھکن سونے سے نہیں اتر سکتی، میری تھکن اتارنے کے لیے تمہارا میرے پاس میری باہوں میں ہونا ضروری ہے۔

بے باقی سے بول کر مسکرا دیا۔ میرب نے کافی مزاحمتیں کھڑی کرنے کی کوشش کی، جو کہ رومان شاہ کے ہر جواب پر دم توڑ رہی تھی، آخر میرب بہت تھکی ہوئی تھی اس لیے تکیے پر سر رکھتے ہی سو گئی۔

۔ جب کہ رومان شاہ اس کو گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے آتش لبوں سے مسکرا رہا تھا۔ اپنی انگلی کو فون کی سکرین پر رکھتے ہوئے میرب کے خوبصورت پنکھڑیوں کو رب کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- اس نے اپنے لب میرب کی پنکھڑیوں پر رکھتے ہوئے سکرین کو چوم لیا۔ آئی لو یو جان شاہ۔۔

"ظالم لڑکی کتنی پر سکون ہو کر

سورہی ہو، اور یہاں تمہیں اپنی پناہوں میں لیے بنا میری آنکھوں میں نیند آنے کے لیے تیار نہیں ہ۔

- "لگتا ہے کہ آج کی رات آنکھوں

میں ہی کٹنے والی ہے رومان شاہ نہ جانے کتنی دیر تک خود سے باتیں کرتے ہوئے میرب کو سکرین پر دیکھ کر مسکراتا رہا۔

Kitab Nagri

صبح چار بجے کے قریب جا کر نیند کی دیوی رومان شاہ پر مہربان ہوئی تو وہ تکیے پر الٹا لیٹا ہوا گہری نیند میں چلا گیا

oooooooooooo

مرہا۔۔۔ ہوں ںں "میری جان اٹھنے کا ارادہ نہیں ہے۔ رات کی دوائیوں کے زیر اثر سوئی ہوئی مرہا کو شامیر پاس بیٹھا ہوا بڑی محبت سے جگا رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے بالوں میں پیار سے انگلیاں پھیرتے ہوئے بڑی محبت سے اپنی نظریں اس کے چہرے پر مرکوز کیے ہوئے تھا۔۔۔ مرہانے نیند کی خماری سے بھری ہوئی آنکھوں سے شاہ میر کی جانب نظریں اٹھا کر دیکھا۔۔۔۔۔

اٹھ جاؤ میری جان مجھے بہت بھوک لگی ہے مجھے اپنی پیاری بیوی کے ساتھ ناشتہ کرنا ہے۔ شاہ میر کے لہجے میں ایک الگ ہی محبت اور نرمی تھی جس کو مرہا کے دل نے محسوس کرتے ہوئے ایک بیٹ مس کی تھی۔۔۔۔

- مرہانے کہیں نہ کہیں اپنے دماغ میں یہ سوچ رکھا تھا کہ کل ویسے والے حادثے کے بعد شاہ میر اس سے ناراض ہو گا اور اس سے سوال پوچھے گا۔

مگر شامیر کے رد عمل سے ایسا کچھ بھی ظاہر نہیں ہو رہا تھا۔ مرہاسو چتی ہوئی نظروں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔ کہ شاہ میر نے ابھی تک اس سے کوئی سوال کیوں نہیں کیا بلکہ شاہ میر کا لہجہ پہلے سے زیادہ نرم اور محبت بھرا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میری جان مجھے تم بعد میں اتنے غور سے دیکھ لینا فی الحال تو میرا بھوکا پیٹ مجھے بد دعائیں دے رہا ہے۔ اٹھ جاؤ تاکہ ہم ناشتہ کر سکیں۔۔۔ مرہاجو بڑے غور سے شاہ میر کے چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے سوچ رہی تھی شاہ میر کے بولنے پر شرماتے ہوئے بیڈ سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔

مرہا چیل پہنتی ہوئی واش روم میں فریش ہونے چلی گئی۔۔۔۔۔ جبکہ شاہ میر اپنے دماغ میں اس کے بارے میں سوچ رہا تھا جس کی وجہ سے مرہانے اتنے سال ڈرے اور سہمے ہوئے گزارے تھے۔۔۔

شاہ میر کا خون کھول رہا تھا یہ سوچ کر کہ اس گھٹیا انسان جسے وہ اپنا ایک اچھا دوست سمجھتا تھا۔ اس نے میرا کے معصوم بچپن پر ایک کالا عکس چھوڑا جس کو وہ اتنے سالوں بعد بھی بھلانا سکی تھی۔

اب شاہ میر کو سب دھندلی تصویریں صاف دکھائی دے رہی تھی کیوں وہ جب بھی مرہا کے نزدیک جاتا تو مرہا گھبرا جاتی تھی۔۔۔ کیوں وہ مرہا کی آنکھوں میں ہر بار اپنے لیے محبت محسوس کرتا تھا۔۔۔ مگر ساتھ میں ایک انجان سا ڈر بھی اس کی آنکھوں میں صاف دکھائی دیتا تھا جس کو شاہ میر سمجھنے کی کوشش کرنے کے باوجود بھی سمجھ نہیں سکا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- کمینے تمہارے تو میں اتنے ٹکڑے کروں گا کہ کوئی گن بھی نہیں سکیں گا۔ مگر اس سے پہلے مجھے میری معصوم محبت کو اس ڈر کی دنیا سے دور لے جا کر اس کے دل میں اپنے لیے چھپی ہوئی محبت کو اجاگر کرنا ہے۔۔۔۔

- اس کے دل میں اپنی اتنی جگہ بنانی ہے کہ وہ اپنے زبان سے مجھ سے محبت کا اعتراف کرے۔۔۔ اسے اپنی محبت کا مان اور اعتماد اس قدر دینا ہے کہ اس کے دماغ سے تمہارے گندے عکس کا ڈر نکل جائے۔۔۔

- شامیر سوچتے ہوئے بیڈ سے کھڑا ہو گیا۔ وہ میرا کو کشمیر لے کر جانا چاہتا تھا۔ تاکہ جہاں پر جا کر وہ مرہا کے دل سے اس ڈر کو ہمیشہ کے لیے ختم کر کے مرہا کے اور اپنے رشتے بے حد مضبوط بنا سکے۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

وہ مرہا کو اپنا بھرپور وقت دے کر اپنے رشتے کو آگے بڑھانا چاہتا تھا کیونکہ اب یہ بے حد ضروری ہو گیا تھا اسے لگتا تھا کہ جیسے جیسے وقت گزرے گا مرہا اس سے اور دور ہوتی جائے گی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ اس ڈر کو اپنے رشتے پر حاوی نہیں ہونے دے سکتا تھا۔ شاہ میر ایک سمجھدار سلجھا ہوا پڑھا لکھا انسان تھا اسے پتہ تھا کہ اس سب کے لیے اس کا گھر سے اور کام سے دور ہو کر ہونا بے حد ضروری ہے

اس نے ایک ویک کی چھٹی بڑی مشکل سے لی تھی کیونکہ عاسم والے کیس کو شاہ شامیر خود ہینڈل کر رہا تھا۔۔۔

- اس لیے اس کا جانا بہت مشکل تھا مگر اسے اپنے رشتے کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے چھٹیوں کا فیصلہ کرنا پڑا تھا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- شاہ میر کے کام کا ریکارڈ بہت اچھا تھا۔ شاہ میر کبھی فضول میں چھٹی نہیں لیتا اس لیے اللہ کا شکر تھا کہ اسے چھٹی مل گئی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- 15 دن کی چھٹی اپلائی کی مگر صرف ایک ہفتے کی ہی پاس ہوئی آج شام کو مرہا اور شاہ میر کو کشمیر کے لیے نکلنا تھا۔۔۔

oooooooooooo

بھائی آپ نے بہت اچھا فیصلہ کیا ہے مرہا کو لے کر جانے کا اس سے آپ دونوں کو ایک ساتھ ٹائم سپینڈ کرنے کا موقع ملے گا۔

- بیٹا میں بھی میرب کی بات سے اتفاق کرتی ہوں تم نے بہت اچھا کیا اس طرح تمہیں بھی کچھ دن کام سے چھٹی مل جائے گی۔

- ورنہ تو تمہاری جان ہی نہیں چھوڑتی کام سے۔ مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ سارے کیس میرے بیٹے کے کھاتے میں ہی ڈال دیتے ہیں۔۔۔

نہیں میری پیاری ماما ایسا کچھ نہیں ہے بس ان دنوں مصروفیت تھوڑی زیادہ ہو گئی ہے۔ ایک ضروری کیس ہینڈل کر رہا ہوں اس کے بعد میں اپٹ کے ساتھ کہیں گھومنے کا پلان ضرور بناؤں گا۔

وہ اپنی ماں کی گلے میں باہیں ڈالتے ہوئے ڈائننگ ٹیبل کی کرسی کی پشت پر آن کھڑا ہوا۔۔۔ میرا پیارا بیٹا میری بہو کو لے کر جاسکتا ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مگر صبح صبح اپنی ماں کو بڑ مت لگاؤ اتنے سالوں میں تو تم کبھی ہمارے ساتھ گھومنے گئے نہیں آج کیسے تمہیں خیال آگیا کہ تمہیں ہمیں لے کر گھومنے بھی جانا چاہیے شامیر کی ماں شامیر کے کان کھینچتے ہوئے مسکرائی۔۔۔

بڑ نہیں لگا رہا سچ کہہ رہا ہوں اب مجھے عقل آگئی ہے۔ میں بڑا ہو گیا ہوں اب مجھے لگنے لگا ہے کہ مجھے اپنی فیملی کو لے کر باہر جانا چاہیے شاہ میر شوخ ہو کر ہنستے ہوئے بولا۔۔۔

وہ اپن ماں کے ماتھے پر لب رکھتے ہوئے ساتھ والی کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔۔ اپنے روم سے ڈائنگ ٹیبل پر آتے ہوئے ملک زبیر نے یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا تو مسکرا دیا۔۔۔

www.kitabnagri.com

- خیریت تو ہے صبح ہی صبح میری بیوی سے اتنی محبت کیوں جگائی جا رہی ہے۔۔ ملک زبیر ڈائنگ ٹیبل پر کرسی کھینچتے ہوئے بیٹھ گئے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

آپ کی بیوی میری ماں ہیں اور میں اپنی پیاری ماں سے محبت جتا رہا ہوں تو آپ کیوں اتنا جیس ہو رہے ہیں ---

شاہ میر شوخ ہو کر مذاق کرتا ہوا بولا --- بر خودار بے شک یہ تمہاری ماں ہے مگر تم ذرا ہماری بیوی سے دور رہا کرو ---

اب تو تمہاری شادی کر کے تمہیں اتنی خوبصورت بیوی لے کر دی ہے تو تم میری بیوی کو چھوڑ کر اپنی بیوی کو توجہ دیا کرو ---

ملک زبیر بھی صبح صبح کا شوخ انداز میں اپنے بیٹے کو مذاق کرتے ہو بولے --- بھائی اب آیا نامزہ اب آیا اونٹ پہاڑ کے نیچے مرب کو اپنے بھائی کی کھلی اڑتے ہوئے دیکھ بڑا مزہ آرہا تھا ---

- آپ کے بر خودار مجھے مکھن اس لیے لگا رہے تھے کیونکہ یہ اپنی بیوی کو لے کر ہنی مون کے لیے مری جا رہے ہیں ---

Posted On Kitab Nagri

اور ان کو لگتا ہے کہ میں روایتی ساسوں کی طرح اپنا موڈ کہیں خراب نہ کر لوں تو یہ بیچارے مجبوراً مجھے مکھن لگا رہے تھے۔۔۔

شاہ میر کی ماں نے بھی شامیر کی ٹانگ کھینچنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔ سب نے شامیر کو چاروں طرف سے گھیر لیا تو شامیر کی شکل دیکھ کر میرب اور اس کے

ممی پاپاتنیوں ایک دم قہکا لگا کر ہنس پڑے تھے۔۔۔

بھائی کی شکل دیکھو ایک پولیس والے ہو کس قدر گھبرا گئے ہیں میرب ہنستے ہوئے بولی۔۔۔

بیٹا جی جتنا بھی بڑا پولیس والا کیوں نہ ہو مگر جب بات ساس اور بہو کی آتی ہے تو بڑے بڑوں کے چھکے چھوٹ جاتے ہیں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ملک زبیر شاہ میر کی نازک حالت کو دیکھ کر ہنستے ہوئے چائے کاسپ لیتے ہوئے بولے۔۔۔ بس بھئی
چپ کر جاؤ آپ سب تو میرے بیٹے کے پیچھے ہی پڑ گئے ہیں۔۔۔

۔ شاہ میر کی ماں نے اپنی بیٹی کی حالت دیکھ کر اس کا ساتھ دیا۔۔۔ ماما آپ بھی کچھ کم نہیں ہیں۔ شاہ میر
ہنستے ہوئے ناشتہ کرنے لگا۔۔۔

۔ کب نکلنا ہے تم دونوں نے ملک زبیر نے سوال کیا۔ آج شام کو شاہ میر نے ناشتہ کرتے ہوئے
مصروف لہجے میں جواب دیا۔

۔ تم لوگوں نے پیکنگ کر لی ہے شاہ میر کی ماما نے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔ نہیں ماما ابھی تو نہیں کی۔ ناشتہ
کے بعد کریں گے۔۔۔

۔ واہ بھائی کریں۔۔۔ گے۔۔۔۔۔ میرا بھائی جو کہیں جاتے ہوئے اپنا موبائل تک بھول جاتا تھا، اب وہ
پیکنگ کرے گا۔ میرب نے بات کو کھینچتے ہوئے پھر سے مذاق کیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میرب کی بچی سدھر جاؤ تمہیں تو میں آج واپس چھوڑ کے آتا ہوں تم تو بڑی تیز ہو گئی ہو اپنے بھائی کی ٹانگ کھینچے جارہی ہو۔۔۔ شاہ میر نے پیار سے میرب کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

oooooooo

بیوٹی فل پلیس میر پلینز مجھے یہاں کے بارے میں کچھ بتائیں نا۔ شاہ میر کے ساتھ چلتی ہوئی مرہا ارد گرد کے منظر کو بہت خوشی سے دیکھ رہی تھی وہ دونوں ہوٹل روم کی جانب آرہے تھے۔۔۔

آزاد کشمیر کو جنت نظیر وادی کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ پاکستان کے خوبصورت ترین مقامات میں کشمیر کا ایک اپنا اہم مقام ہے۔ کشمیر کی خوبصورت وادیوں کا کوئی ثانی نہیں۔ اور یہاں کی خوبصورتی کو دیکھنے کے لیے سیاح دور دور سے یہاں پر آتے ہیں۔۔۔ جیسے ہم کراچی سے اتنی دور کشمیر کی خوبصورتی سے لطف اندوز ہونے آئے ہیں۔۔۔ یہ بہت پرسکون جگہ ہے یہاں کے لوگ بہت محبت کرنے والے ہوتے ہیں۔۔۔

www.kitabnagri.com

میر یہاں پر کتنی ٹھنڈ ہے مرہا اپنے بازوؤں کو سہلاتے ہوئے شاہ میر کے ساتھ چل رہی تھی۔۔۔۔۔ روم میں چلو تمہیں کرما گرم کشمیری چائے پلاتا ہوں۔۔۔۔۔ ہوٹل کی جانب چلتے ہوئے مرہا اپنے بازوؤں کو سہلانے کے ساتھ ساتھ ارد گرد کے خوبصورت مناظر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مرہا کشمیر پہلی بار آئی تھی اونچے اونچے پہاڑ اور سرسبز وادیاں دیکھ کر اسے بہت اچھا لگ رہا تھا۔
ہر طرف سے ڈھکے ہوئے پہاڑ ایک خوبصورت منظر پیش کر رہے تھے۔ آسمان ایسے لگ رہا تھا جیسے
پہاڑوں کے اوپر ہی جھکا ہوا ہو۔۔۔۔۔

اور خوبصورت ندی کے اوپر برف کی لیئر دیکھ کر میرب کی آنکھیں خوشی سے چمک رہی تھیں۔ میریہ
کتنا خوبصورت منظر ہے پوری ندی کے اوپر برف جمی ہوئی ہے ہم یہاں پر اپنی پک بناتے ہیں مرہا خوشی
سے بچوں کی طرح فرمائش کرتے ہوئے بولی۔۔۔

ہاں ہاں میری جان ہم لوگ یہاں پر بہت سی پکس بنائیں گے اور میں اپنی جان کو پورا کشمیر گھماؤں گا
مگر فی الحال ہمیں ہوٹل روم میں جانا ہے کیونکہ تمہاری طبیعت تھکن سے خراب ہو سکتی ہے شاہ میر فکر
مندى سے بولا۔۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

-- شاہ میر کی نظر مرہا کے اوپر تھی وہ مرہ کے خوشی کے ہر لمحے کو اپنی آنکھوں میں قید کر کے لے جانا
چاہتا تھا، جس کی شروعات اس نے آتے ہی کر دی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ میرر یسپشن سے اپنے روم کی چابی لیتے ہوئے اپنے ہینڈ کیری کو کھینچتے ہوئے، مرہا کو لے کر اپنے روم میں آگیا۔۔۔

۔ سامان والے بیگ کو ایک سائیڈ پر لگاتے ہوئے شامیر فریش ہونے کی غرض سے واش روم میں چلا گیا

میرہا چلتے ہوئے ونڈومرر کے سامنے آگئی۔ پردہ ہٹا کر باہر کے خوبصورت منظر کو دیکھنے لگی شام کا وقت ہو رہا تھا۔۔۔

۔ چاروں طرف سے ڈھکے ہوئے پہاڑ سفید چادر اوڑے ہوئے تھے درختوں لے لے درختوں کے اوپر برف کی جھال لٹ رہی تھی۔۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

۔ کچھ مقامی لوگ اور کچھ سیاہ باہر چلتے پھرتے نظر آرہے تھے وہ اس منظر کو بہت غور سے دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ میر واش روم سے باہر آیا۔ میرہا کو کھڑکی کے سامنے بڑے غور سے باہر کی جانب دیکھتے ہوئے۔۔ وہ مسکرایا کیونکہ میرہا کے چہرے پر خوشی مسکراہٹ بن کر بکھری ہوئی تھی جس کو دیکھ کر اسے بہت سکون ملا۔۔

وہ چلتا ہوا میرہا کی پشت پر اپنا سینہ رکھتے ہوئے اس کے گرد اپنے مضبوط باہوں کا گھیرا بنا کر کھڑا ہو گیا۔۔ شاہ میر کے یوں اچانک آنے سے میرہا دبک کر رہ گئی۔

- میر آپ نے تو مجھے ڈرا ہی دیا۔ میرہا نے مدھم سی آواز میں کہا۔۔ میر کی جان تمہیں میرے ہوتے ہوئے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

Kitab Nagri

- تمہارا میر ہر وقت اپنی جان کی حفاظت کرنے کے لیے موجود ہے۔ میرے ہوتے ہوئے میری بیوی کو گرم ہوا بھی چھو نہیں سکتی۔ تم صرف میری بیوی نہیں میری پہلی محبت ہو۔ میرہا تم مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہو وہ کہتے ہوئے میرہا کے بال گردن سے ہٹا کر اس کے کاندھے پر اپنی ٹھوڈی ٹکا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شامیر کی باتوں میں ایک الگ تحفظ کو مرہا محسوس کر رہی تھی۔۔۔ مرہا۔۔۔ جی۔۔۔ آپ کو مجھ پر یقین ہے کہ میں آپ کی حفاظت کر سکتا ہوں بہت گہری سوچ سوچتے ہوئے بولا۔۔۔ جی۔۔۔ میرا جی سے کام نہیں چلے گا۔۔

مجھے لفظوں میں بتاؤ کہ تم مجھ پر یقین کرتی ہو مجھے اس قابل سمجھتی ہو کہ میں اپنی بیوی کی حفاظت کر سکتا ہوں۔۔۔۔

جی مجھے یقین ہے کہ آپ میری حفاظت کر سکتے ہیں کیونکہ آپ ایک پولیس والے مرہا کے معصوم جواب پر شاہ میر جو گہری سوچ میں تھا ہنسنے لگا۔۔۔۔ میری جان پولیس والا میں دنیا کے لیے ہوں تمہارے لیے میں تمہارا شوہر ہوں۔۔ اور تمہاری حفاظت میں ایک شوہر کی طرح کرنا چاہتا ہوں جو مجھ پر فرض ہے۔۔۔

- میں اس یقین کے بارے میں پوچھ رہا ہوں۔۔۔ آپ کی اتنی بڑی بڑی باتیں میری سمجھ میں نہیں آتی پلیز آپ سیدھے سیدھے لفظوں میں مجھے بتایا کریں کہ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ میرا کو یہ سوال اس کے عقل سے بڑا لگ رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

-ہائے صدقے جاؤں تمہارے بھائی کی پرورش پر جس نے میری بیوی کو اتنی اچھی پرورش تھی کہ
میری بیوی دنیا داری سے کتنی دور ہے۔ ایک عام سا سوال میری جان تمہیں اتنا بڑا لگ رہا ہے۔۔۔
مت زور دو اپنے چھوٹے سے دماغ پر وقت آنے پر خود سمجھ جاؤ گی۔۔۔
روم کا دروازہ کھٹکا تھا شاہ میر مرہا سے دور ہوتے ہوئے دروازہ کھول کر ویٹر سے کھانے والی ٹرائی اندر
لے کر آیا۔۔۔

میر ہا فریش ہو کر آؤ میں کھانا نکالتا ہوں۔۔۔ گرم کھانے کی خوشبو سے مرہا کی بھوک بھی بھڑک اٹھی
تھی وہ جلدی سے فریش ہونے واش روم میں چلی گئی۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

oooooooooooo

میں آفس سے واپسی پر تمہیں لینے آ جاؤں گا تیار رہنا۔۔۔ رومان شاہ کا صبح صبح ہی میرب کو میسج وصول
ہو چکا تھا۔۔۔ میرب میسج پڑھ کر مسکرا رہی تھی۔ پتہ نہیں شاہ آپ نے کل کی رات کیسے گزاری ہے
میرب مسکراتے ہوئے سوچ رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ شاہ کی محبت کو پا کر پوری طرح سے خود کو مکمل محسوس کر رہی تھی۔ اتراتے ہوئے خود کو آئینے میں دیکھ کر روم سے نکل کر اپنے ماما کے پاس چلی گئی۔۔

- وہ آج رومان شاہ کے آنے سے پہلے والا سا روقت اپنی ماما کے ساتھ گزارنا چاہتی تھی۔ کیونکہ اسے پتہ تھا کہ اب دوبارہ شاہ کبھی اسے رات کو یہاں پر نہیں رکنے دے گا۔۔
- وہ ایک رات میں ہی شاہ کی بے تابیاں دیکھ چکی تھی۔۔۔

oooooooooooo

رومان شاہ آفس کے لیے تیار ہو کے اپنے روم سے نکلا۔ آج کافی دنوں بعد وہ ڈائننگ ٹیبل پر ناشتہ کرنا چاہتا تھا مگر ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے ہوئے اپنے دیوال والوں کو دیکھ کر اس کا موڈ صبح ہی خراب ہو گیا تھا۔۔۔

وہ غصے سے اپنے روم کی جانب واپس آ رہا تھا اپنا والٹ وغیرہ اٹھانے کے لیے تاکہ بنا ناشتہ کیے ہی آفس جاسکے۔ مگر اس کی امی جان کی آواز آئی جس پر وہ واپس پلٹنے پر مجبور ہو گیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

رومان تمہارے تایا تم سے کچھ کہنا چاہتے ہیں رمان شاہ کے رکنے پر اس کی ماں نے وضاحت دی۔۔۔ امی جان میں ان کی کوئی بات بھی نہیں سننا چاہتا۔۔۔ رومان شاہ نے ناگواری سے جواب دیتے ہوئے واپس اپنے کمرے کا رخ لینا چاہا۔۔

رومان رک جاؤ میرا حکم ہے رومان شاہ کی ماں نے پھر سے آواز دی۔۔۔ اس سے پہلے کہ رومان شاہ کچھ اور بولتا رومان شاہ کا تایا اپنی کرسی سے اٹھتا ہوا مشکل چل کر رومان شاہ کے پاس آکر کھڑا ہو گیا۔ اور نیچے جھکتا ہوا اس کے قدموں میں بیٹھ گیا۔

رومان بیٹا مجھے معاف کر دو میں اپنے گناہوں پر بہت شرمندہ ہوں وہ روتے ہوئے رومان شاہ کے قدموں میں بیٹھا ہوا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

رومان شاہ جتنا بھی سخت دل بن جائے مگر اس کا دل اندر سے بہت سافٹ تھا اور اس کی ماں نے اس کی ایسی پرورش نہ کی تھی کہ وہ کسی بزرگ کو اپنے قدموں میں بٹھائے۔۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ نے اپنے تایا کو کندھوں سے اٹھاتے ہوئے کھڑا کر دیا ان کی حالت اس وقت بڑی ناساز تھی۔

۔ زرد رنگ جو اس بات کی دلیل تھی کہ وہ ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اس خطرناک بیماری کی وجہ سے موت کے قریب جا رہے ہیں تھے۔

۔ رومان مجھے معاف کر دو شاید تم مجھے معاف کر دو تو میں آسانی سے مر سکوں وہ رو رہے تھے۔۔۔ پلیز آپ روئیں نہیں میں آپ کو معاف کر چکا ہوں۔۔

رومان شاہ نے سر سری انداز سے کہا اور انہیں پاس پڑی ہوئی کرسی پر بٹھا دیا۔۔۔ اس کے دوسرے تایا اور دونوں تائیاں بھی آکر پاس کھڑی ہو گئی اور معافی مانگنے لگی رومان شاہ جو اتنے سالوں سے سخت بنا ہوا تھا ان کو یوں اپنے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑے ہوئے دیکھ کر ان کو معاف کرنے پر مجبور ہو گیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ٹھیک ہے میں نے آپ کو معاف کیا مگر اس سے زیادہ کی امید مجھ سے مت رکھیے گا۔ شاید آپ لوگوں کے ساتھ میں دلی محبت والا رشتہ کبھی بھی قائم نہیں کر سکوں گا۔۔

کیونکہ میرے بچپن پر آپ لوگوں کے سخت جملوں کی مہریں اس طرح سے پیوست ہیں کہ میں چاہ کر بھی ان کو مٹا نہیں سکتا وہ کہتے ہوئے اپنے روم کی جانب چل دیا۔۔۔۔۔
اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔
www.kitabnagri.com

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

از

بھائی صاحب آپ لوگ پریشان نہ ہوں انشاء اللہ مجھے پورا یقین ہے کہ ایک نہ ایک دن رومان کا دل آپ لوگوں کے لیے بالکل صاف ہو جائے گا۔ رومان شاہ کی ماں سب کچھ سمجھتے ہوئے بھی رومان شاہ کے یوں جانے سے شرمندہ سے انداز میں بولی۔۔۔۔۔

نہیں بھابھی آپ کو شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے اس نے ہمیں معاف کر دیا، ہمارے لیے اتنا ہی کافی ہے، ہم نے جو کچھ آپ لوگوں کے ساتھ کیا ہے اس کے بعد ہمیں تو معافی کی امید ہی نہیں تھی۔۔۔۔۔ رومان شاہ کی ماں کی بات پر رومان شاہ کے بڑے تایا جو مہک کے والد تھے شرمندہ ہوتے ہوئے بولے۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

oooooooo

- اے سی پی کی جان میرے علاوہ اتنی گہری سوچ میں کس کو سوچا جا رہا ہے۔ بالکل اس کے قریب آکر کھڑا ہوا پوچھ رہا تھا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ میر جو مرہا کو سویا ہوا چھوڑ کر کچھ دیر باہر واک کرنے کے لیے گیا تھا۔ شاہ میر مرہا کی صحت کو لے کر بہت فکر مند تھا وہ چاہتا تھا کہ میرا اچھی طرح سے اپنی نیند پوری کرے تاکہ اس کا سٹریس لیول کم ہو سکے۔۔۔

وہ جب واپس آیا تو مرہا اپنے خیالوں کی دنیا میں گم وند و مر رہے باہر کی جانب دیکھ رہی تھی۔ وہ اتنی گہری سوچ میں تھی کہ اسے روم میں آئے شاہ میر کا بھی پتہ نہیں چلا۔۔۔

مم۔ می۔۔ میں کچھ بھی سوچ تو نہیں رہی تھی، وہ گہری سوچ سے نکلتے ہوئے گھبرائی ہوئی بولی۔ مرہ کے ماتھے پر پسینے کی بوندیں یہ بات ثابت کر رہی تھی کہ وہ اپنے دماغ میں کسی ٹینشن والی بات ہو ہی سوچ رہی تھی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شاہ میر کے بلانے پر مرہا کاری ایکٹ ایسے تھا جیسے اس کی کوئی چوری پکڑی گئی ہو۔ وہ گھبرائے ہوئے جواب دے

کر شاہ میر سے دور ہونے لگی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مرہا کیا بات ہے کوئی پریشانی ہے کوئی ایسی بات ہے میری جان جو تمہیں اندر ہی اندر کھائے جا رہی ہے۔ تو تم مجھ پر بھروسہ کر کے مجھے بتا سکتی ہو۔ میں تمہارے ہر دکھ کا مداوا کر دوں گا۔ مگر تم مجھے بتاؤ تو صحیح کے آخر کون سی بات ہے جو تمہیں اس قدر ڈپریشن میں لے جاتی ہے۔۔۔۔

شاہ میر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے قریب کھڑا کرتے ہوئے بڑی نرمی سے کہا۔۔۔ مرہا نے پلکیں اٹھا کر شامیر کی جانب دیکھا۔۔۔ شامیر کا دل تڑپ سا گیا تھا مرہا کی آنکھوں میں درد اور ویرانی دیکھ کر۔ وہ سب کچھ جان تو چکا تھا مگر وہ مرہا پر کچھ بھی خود سے ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا۔

۔ وہ مرہا کا اعتماد جیت کر اسے وہ مان دینا چاہتا تھا کہ مرہا خود سے اپنا درد اس کے ساتھ شیئر کرے۔ اس کی بھیگی پلکیں اور کانپتے ہوٹ دیکھ کر شاہ میر کے دل میں درد کی ٹیسیں اٹھنے لگی تھیں۔ وہ مرہا کو قریب کرتے ہوئے اپنے بازو کے دائرے میں لے کر سینے سے لگائے ہوئے کھڑا تھا۔۔۔

میری جان کیوں خود پر اتنا ظلم کر رہی ہو، ایک بار مجھے پر اعتماد کر کے بتاؤ تو صحیح، کہ کون سی بات ہے تمہارے دل میں جو تمہیں سکون نہیں لینے دیتی۔

Posted On Kitab Nagri

- کیوں تمہیں مجھ پر یقین نہیں ہے کیوں تم اپنے درد کو اپنے اندر رکھ کر اسے ناسور بنا رہی ہو۔ شاہ میر
روانی سے بولتا چلا گیا۔

- وہ اپنا چہرہ اس کے مضبوط سینے میں چھپائے کر ڈری ہوئی بچوں کی طرح رونے لگی۔۔۔
مرہا آئی لو یو بہت۔۔۔۔۔ پیار کرتا ہوں میں تم سے اور کوئی بھی چیز ایسی نہیں ہے جو تمہیں مجھ سے دور
کر سکتی ہے۔ اور نہ ہی کوئی ایسی بات ہے جس کی وجہ سے میں تم سے پیار کرنا کم کر سکتا ہوں۔۔۔ اس ڈر
کو اپنے دل سے نکال کر مجھے بتاؤ میری جان کے کون سی بات تمہیں اذیت دے رہی ہے۔ میں قسم
کھاتا ہوں کہ تمہارے ہر درد کی میں دوا بن جاؤں گا۔۔۔۔۔

وہ اتنی نرمی اور محبت سے یہ جملے بول رہا تھا کہ مرہا کے رونے میں تیزی آنے لگی اس کی ہچکیاں تیز
ہونے لگی تھی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس کے سینے پر اپنے سر کو زور سے ٹکائے اس کی شرٹ کو سینے سے مٹھیوں میں پکڑے ہوئے ہچکیوں
کے ساتھ رو رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس کا پورا وجود اس کے اندر کے درد کی شدت سے کانپ رہا تھا۔ شاہ میر نے باہوں کی گرفت سخت کرتے ہوئے احساس دلایا کہ وہ ہے اس کے ساتھ ہے۔۔۔۔

مگر اسے رونے دیا تاکہ اس کا دل ہلکا ہو جائے پتہ نہیں کتنی دیر وہ یوں ہی ہچکیوں سے روتی رہی تھی۔ (میر) اس کی آنسوؤں میں ڈوبی ہوئی مدھم سی آواز شاہ میر کے کانوں سے ٹکرائی تو شاہ میر اسے اپنے سینے سے لگائے ہوئے اسے محسوس کر رہا تھا۔ بولو میر کی جان اس کی مدھم سی آواز کا جواب شاہ میر نے بڑی محبت بھرے لہجے سے دیا۔۔۔۔۔

کیا آپ ہمیشہ مجھ سے ایسے ہی پیار کریں گے بڑا سوالیہ سا انداز تھا اس کا۔۔۔۔۔ کیوں میر کی جان کو کوئی شک ہے شاہ میر اب بھی اسے اپنے سینے سے لگائے ہوئے کھڑا تھا۔۔۔۔۔ آپ کو اگر میرے بارے میں کچھ پتہ چلے تو آپ مجھ سے پیار کرنا چھوڑیں گے تو نہیں نا۔ وہ اپنے سوالوں میں شاید شاہ میر کا اعتماد بھرا جواب سننا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

میر کی جان میں تم سے اتنی محبت کرتا ہوں کہ کوئی بھی دنیا کی ایسی چیز نہیں جس کی وجہ سے میں تم سے محبت کرنا چھوڑ سکوں۔ اگر میری جان کہے تو اپنا دل چیر کر دکھا دوں جس پر صرف مرہا میر اور میرا ہی لکھا ہوا ہے۔۔۔۔۔ کیوں میری بیوی مجھ پر اعتماد نہیں کر پار ہی مجھے افسوس ہے خود پر کہ میں تمہارا اعتماد

Posted On Kitab Nagri

جیتنے میں ناکام ہو رہا ہوں، کیوں تمہیں میری نظروں میں اپنے لیے بے پناہ محبت نظر نہیں آرہی میرے
کے لہجے میں بہت درد تھا۔۔۔ مجھے لگتا ہے کہ میں بہت برا شوہر ہوں۔۔۔
نہیں میرا ایسے مت بولیں آپ بہت اچھے ہیں۔ آپ بہت۔۔۔۔۔ زیادہ اچھے ہیں بہت پر زور دیتے
ہوئے بولی۔۔ شاہ میر کی بات پر مرہانے اپنا چہرہ پیچھے کرتے ہوئے شاہ میر کی جانب دیکھا۔۔ اس کا
پورا چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔۔

میری جان اگر میں اچھا ہوں تو آج مجھے اپنا ہر دکھ بتادو۔ تم اپنی ساری ٹینشن سارے دکھ مجھے دے دو
میں بدلے میں اپنی جان کی زندگی میں خوشیاں اور محبت کے رنگ بھر دوں گا۔

شاہ میر نے اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرے ہوئے بڑی محبت بھرے انداز سے کہا۔
مرہا کتنی دیر اس کی آنکھوں میں دیکھتی رہی اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے مرہا کی آنکھوں سے
آنسوؤں روانی سے بہتے جا رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

م۔۔۔۔۔۔۔ میرا اگر میں آپ کو سب بتا دوں گی تو آپ مجھ سے نفرت کرنے لگیں گے وہ روتی
ہوئی آواز میں لفظوں کو توڑتے ہوئے بولی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میر کبھی اپنی جان سے نفرت کر ہی نہیں سکتا، یہ ممکن ہی نہیں ہے۔۔ وہ اس کی آنکھوں پر اپنے لب رکھتے ہوئے اس کی گھنی پلکوں سے ایک ایک آنسو کو بڑی محبت سے چن رہا تھا۔۔۔۔ آپ بہت اچھے ہیں۔ میر میں آپ کے لائق نہیں ہوں۔۔۔

۔ اس کا فیصلہ تم مجھے کرنے دو۔۔ اور میرا فیصلہ یہ ہے کہ تم سے زیادہ لائق ہم سفر مجھے مل ہی نہیں سکتا تھا۔۔۔ میرا آپ میری حقیقت جانیں گے تو اپنا فیصلہ بدل لیں گے۔۔۔ آنسوؤں سے بھیگی ہوئی آواز میں بے یقینی کے الفاظ لیے ہوئے بولی۔۔۔

میر کی جان جب انسان کسی سے کو دل و جان سے چاہتا ہے تو وہاں پر کوئی بھی حقیقت معنی نہیں رکھتی ۔ معنی رکھتا ہے تو صرف اس انسان کا ساتھ۔ مجھے تم چاہیے ہو، تمہاری محبت چاہیے، تمہارا ساتھ چاہیے، ماضی کی تلخ یادوں سے باہر آ جاؤ میرا میں تمہارے مجرم کو اپنے ہاتھوں سے سزا دوں گا، مگر تم اس کا لے عکس کی پر چھائی ہماری آنے والی خوشیوں پر مت ڈالو۔۔۔۔۔ مرہا میں نے زندگی میں ضرور کچھ نیک کام کیا ہو گا جو خدا نے تمہیں میرے نصیب میں لکھ دیا۔۔۔۔ میں کتنا خوش قسمت ہوں کہ خدا نے مجھے اتنی معصوم اور پاکیزہ بیوی دی۔ میں اپنے رب کا جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے۔

Posted On Kitab Nagri

- اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر محبت بھری نظریں اس کی چہرے پر مرکوز کیے ہوئے تھا۔

میر میں پاکیزہ نہیں ہوں کانپتے ہوئے ہونٹوں سے بولی۔۔۔ مرہا آج کے بعد تم اپنے بارے میں ایسا کبھی نہیں کہو گی۔ شاہ میر کے کہنے کے انداز میں ایک تڑپ تھی ہیں۔۔۔

- میر آپ میرے بارے میں کچھ نہیں جانتے میں کسی کی زندگی میں اس طرح سے شامل نہیں ہونا چاہتی تھی۔ مگر آپ نے مجھے موقع ہی نہیں دیا کہ میں آپ کو کچھ سمجھایا بتا سکتی۔ اور میرے اندر کاسچ مجھے ہر وقت جنبھوڑے رکھتا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ اس سچ کو جاننے کا آپ کو پورا حق ہے۔ مگر آپ کو حقیقت بتا کر میں آپ کو خود سے دور نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔

میرہا کے منہ سے آخری الفاظ سن کر شاہ میر کے دل کو تسکین ہوئی کہ مرہا اسے کھونے سے ڈرتی ہے۔ میر کو پوری طرح سے ابھی تک تم نے جانا نہیں ہے میری جان۔ میر کبھی بھی تم سے دور نہیں ہو سکتا اس ڈر کو اپنے ذہن سے پوری طرح سے نکال دو۔۔۔۔

آپ ایک بار بیٹھ کر میری ساری حقیقت جان لیں اس کے بعد آپ کا جو بھی فیصلہ ہو گا مجھے منظور ہے

--

Posted On Kitab Nagri

آج بھی اس کی روح کانپ جاتی تھی وہ بھیانک دن یاد کر کے۔۔

وہ تو اس وقت اتنی معصوم تھی کہ شاید کبھی اپنا درد بھی کسی کو بیان نہ کر پاتی کسی کو بتانے کی تو اس میں ہمت نہیں تھی میرا شروع سے ہی شائیں اور سہمی سہمی رہنے والی بچی تھی۔۔

اور حادثے نے اس کی شخصیت کو پوری طرح سے ختم کر دیا۔ رومان شاہ نے اس کے اندر اعتماد بھرنے کی جو کوشش کی تھی اس سے کچھ بہتری تو آئی مگر وہ کبھی بھی زیادہ لوگوں سے گھل مل نہیں سکی تھی۔۔۔۔۔

۔ اپنے آنسوؤں کی روحانی میں وہ شاہ میر کو اپنا درد سناتی چلی گئی اس کا درد سن کر شاہ میر کا دل پھٹ رہا تھا۔ شاہ میر اس کے کانپتے ہوئے وجود کو اپنی باہوں میں سمیٹے ہوئے کھڑا تھا۔۔

۔ وہ اپنا سر شاہ میر کے سینے پر رکھے ہوئے کھڑی بتاتے ہوئے مسلسل روئے جا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ میر کو اس کے اندر کی ڈری ہوئی لڑکی صاف نظر آرہی تھی۔ جو اس وقت بھی اپنے ساتھ ہونے والے اس گھنوں واقعہ کو بتاتے ہوئے ڈر رہی تھی۔۔

۔ میر آپ کو پتہ ہے کہ اس دن جب بھائی نے دیکھا تو وہ پہلی بار نہیں تھا اس گھٹیا انسان نے اس طرح کی حرکتیں کئی بار پہلے بھی کی تھیں۔ میں امی اور بھائی کو بتانا چاہتی تھی، مگر مجھ میں ہمت نہیں تھی مجھے ڈر لگتا تھا۔ کہیں بھائی اور امی مجھے ہی غلط نہ سمجھیں۔۔۔

اور وہ کمینہ مجھے ہمیشہ ڈرا کر چپ کروا دیتا تھا۔ میں بہت بے وقوف تھی جو کبھی اپنے دل کی بات امی اور بھائی سے کہہ نہیں سکی وہ کہتے ہوئے سسک کر رو رہی تھی۔

Kitab Nagri

۔ بھائی اس دن فرشتہ بن کر گھر آئے تھے اور مجھے اس درندے کے چنگل سے چھڑا کر اپنی حفاظت کی دنیا میں لے آئے۔

۔ اس دن کے بعد بھائی نے میری اتنی حفاظت کی کہ میری طرف اٹھنے والی ہر نظر کو پہلے بھائی کا سامنا کرنا پڑتا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اس کے باوجود بھی میں کبھی خود میں اتنی ہمت جمع نہیں کر سکی کہ میں بتاتی کہ اس گھٹیا انسان نے میرے ساتھ کیا کیا وہ دانت پیستے ہوئے بتا کر بلند آواز میں رونے لگی۔۔۔۔

- شامیر کو بہت بڑا دھچکا لگا تھا یہ سن کر مگر اس نے مرہا پر کچھ ظاہر نہیں ہونے دیا اسے پتہ تھا کہ اتنی مشکل سے جو اس میں بتانے کی تھوڑی سی ہمت آئی ہے۔

- وہ آج کے بعد اس ہمت کو کبھی اکٹھا نہیں کر پائے گی شامیر نے جتنا سوچا تھا اس سے کہیں زیادہ برا میرا کہ ساتھ ہوا تھا۔۔۔



www.kitabnagri.com

اور اس سے بڑھ کر اسے یہ بات

بہت تکلیف دے رہی تھی کہ اتنے سالوں سے مرہا اپنے اندر ہی اندر گھٹتی رہی۔۔ وہ کسی کو بتا نہیں سکی میرا کو اپنے سینے سے لگائے ہوئے کتنی دیر تک چپ کھڑا رہا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- بس مرہا بس اب تم نے اپنا سارا درد مجھے سنا دیا آج کے بعد تم اس بھیانک حادثے کو یاد کر کے کبھی نہیں روگی۔

- میرا وعدہ ہے کہ تمہارے مجرم کو اس کے انجام تک پہنچا کر ہی سانس لوں گا وہ کہتے ہوئے اپنے مضبوط بازوؤں کی گرفت اس کے گرد اور بھی کس گیا۔۔۔ آج سے وہ تمہارا نہیں میرا مجرم ہے اور اپنے مجرموں کو اے سی پی شاہ میر کبھی معاف نہیں کرتا وہ اپنے دانتوں کو پیستے ہوئے بولا۔

oooooooooooo

وہ اپنا سارا دکھ شاہ میر کو سنا کر پتہ نہیں کتنے سالوں بعد آج سکون کی نیند سوئی تھی۔
اس کے سینے پر سر ٹکائے ہوئے وہ کتنی پر سکون لگ رہی رہی تھی۔ شاہ میر تکیے پر سر رکھے ہوئے سیدھا لیٹا ہوا ایک ہاتھ سر کے نیچے رکھے اور دوسرا اس کی گرد لپیٹے ہوئے تھا۔

www.kitabnagri.com

شاہ میر اس کے معصوم چہرے کو بہت گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ جہاں پر اس وقت بھی معصومت ہی معصومیت دکھائی دے رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ میر کو یہ سوچ سوچ کر غصہ رہا تھا۔ کہ اس درندے کا اتنے سالوں پہلے جب یہ بچی تھی کیسے ضمیر مان گیا جو اس معصوم سی گڑیا کو اندھیروں کی دلدل میں دھکیل گیا۔۔۔ شاہ میر نے اپنے لب اس کے ماتھے پر رکھتے ہوئے عقیدت سے چوم لیا۔۔۔۔

میر کی جان بس آج جتنا تم نے رونا تھا رو لیا آج کے بعد میر اتم سے وعدہ ہے کہ میں کبھی تمہاری آنکھوں می کبھی آنسو نہیں آنے دوں گا۔ تمہارا ہر دن خوشیوں سے طلوع ہو گا۔ اور ہر شام کا سورج میری محبت کی پناہوں میں پرسکون غروب ہو گا۔۔۔۔ شاہ میر کتنی دیر تک اس کے معصوم سوئے ہوئے چہرے کو دیکھتا رہا۔ ایک حسین صبح کے انتظار میں میں وہ نیند کی وادیوں میں جانے لگا۔۔

oooooooooooo

رومان بیٹا آپ لوگ کھانا کھا کر جانا آج میں تمہارا کوئی بہانہ نہیں سنوں گی رومان شاہ جو آفس سے سیدھا میرب کو لینے آیا تھا اس کی ساس ضد کر رہی تھی کہ وہ یہاں سے کھانا کھا کر جائے۔۔۔

ٹھیک ہے آنٹی تھوڑا جلدی کیجئے گا کیونکہ مجھے گھر جا کر آفس کا ضروری کام کرنا ہے۔۔۔ جی جی بیٹا میں ابھی کھانا لگواتی ہوں آپ مرہا کے روم میں جا کر فریش ہو کر آجائیں رومان شاہ میرہا کے ساتھ چلتا ہوا

Posted On Kitab Nagri

اس کے روم میں آیا فریش ہونے کے لیے۔۔۔ آہ۔۔۔ شاہ کیا کر رہے ہیں کوئی دیکھ لے گا۔۔۔ تو دیکھ لینے دو، اپنی خود کی ذاتی بیوی سے پیار کر رہا ہوں کوئی دیکھتا ہے تو دیکھ لے۔۔۔۔۔

مرہا کے روم کی طرف جاتے ہوئے مرہا کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے خود کے قریب کرتے ہوئے کسی اور ہی موڈ میں بولا تھا۔۔۔ خمار اس وقت شاہ کی آنکھوں اور لہجے سے صاف ٹپک رہی تھی۔۔۔۔۔ شاہ پلینز۔۔۔ ماما دیکھ لیں گی تو کیا سوچیں گے۔ کچھ تو شرم کیجیے میرب شرماتے ہوئے شاہ کے سینے پر زور دیکھ کر اسے پیچھے دھکیل رہی تھی۔۔۔۔۔

کچھ نہیں سوچیں گی۔ بلکہ وہ تو یہی کہیں گی کہ واہ کتنا اچھا ہے میرا داماد میری بیٹی سے اتنا پیار کرتا ہے۔ شاہ شوخ انداز سے کہتے ہوئے اپنے لب میرب کے لبوں کے قریب لے جانے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔۔ میرب نے شاہ کے منہ پر ہاتھ رکھ کر شاہ کا یہ منصوبہ ناکام کر دیا۔۔۔۔۔

شاہ آپ کتنے بے شرم ہیں کہیں پر بھی شروع ہو جاتے ہیں۔ میرب نے مسکراتے ہوئے شاہ کے کس والے ارادے کو ناکام بنا دیا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

(تینوں کی لگدائے سونے ایویں تو میرے کولوں بچ جائیں گی شیر نوجنا ترساویں گی اور اونہاں آئی تیری جان داد دشمن بنے گا۔)

شاہ اب آپ کیا بولے جارہے ہیں شاہ کا پنجابی رومینٹک لہجہ میرب کے سر کے اوپر سے گزر گیا۔۔۔

آج میں بالکل بھی یہ بتانے کے موڈ میں نہیں ہوں کہ میں نے کیا کہا ہے آج تم میرے شدتوں سے
میری بات کا معنی سمجھنے کی کوشش کرنا۔۔۔ جان شاہ گھر چلو تمہیں پورا موقع دوں گا میری اس بات
کا مطلب سمجھنے کے لئے۔۔۔۔

شاہ آپ مجھے دھمکیاں بعد میں دے لیجئے گا۔ پہلے چل کر فریش ہو جائیں ماما کھانے پر ہمارا ویٹ کر رہی ہیں۔ میرب کو اپنی باہوں میں قید کیے ہوئے راہداری کے بیچونچ کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔

۔ ہممم چلوروم میں چل کر میں فریش ہو لیتا ہوں۔۔ وہ تو کسی اور ہی موڈ میں بولا۔ فریش ہونے کا تو اس کا کہیں سے بھی ارادہ نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

میرب جو اس کے آگے آگے چلتی ہوئی روم میں داخل ہوئی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- دروازہ ٹھاک سے بند کرتے ہوئے میرب کی کلائی کو پکڑ کر اسے واپس اپنی طرف کھینچ لیا۔ اسے دروازے کے ساتھ لگاتے ہوئے گہری نظروں سے دیکھ کر مسکرایا۔۔۔ شش۔۔۔ شاہ کیا کر رہے ہیں۔ میرب شاہ کے ارادے کو بھانپتی ہوئی اٹک کر بولی۔۔۔۔

- "پیار کر رہا ہوں جو کل رات سے تمہیں نہیں کیا۔ جان شاہ کل کی رات تمہارے بنا مجھے کتنی لمبی لگ رہی تھی آج تم گھر چل کر میری ہر ایک شدت سے اسے محسوس کرنا۔۔۔۔۔"

کہتا ہوا میرب کو دروازے کے ساتھ لگا کر اس کی کمر کی دونوں سائیڈوں پر سختی سے ہاتھ رکھتے ہوئے اس کی نظریں بے باکی سے اس کی خوبصورت سراپے پر مرکوز تھی۔۔۔۔ شاہ پل۔۔۔۔ شش بہت بولتی ہوئی اس کے لبوں پر انگلی رکھ کر اسے چپ کر وا دیا۔۔۔۔ کمر کی دونوں سیٹ پر ہاتھ رکھے ہوئے اس کی چیکس پر بڑی نرمی سے لب رکھ کر چوم لیا، سر اٹھا کر اس کے چہرے کی جانب دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ کی نزدیکی سے میرب کا دل دھک دھک کرنا شروع کر رہا تھا میرب اپنی آنکھیں بند کر کے کھڑی ہوئی تھی۔ شاہ کے لبوں کی لمس وہ شاہ کے پیچھے ہٹنے کے بعد بھی اپنی گال پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

وہ اپنا منہ اسکے بالوں میں چھپا کر اس کی خوبصورت گردن پر اپنے جزیباتوں سے چور لبوں کے نرم اور گرم لمز چھوڑ رہا تھا۔ اس کے لبوں کی گرمی سے میرب نے گھبرا کر شاہ کے کاندھوں پر ہاتھ رکھ لیا۔۔

۔ وہ میرب کی بند آنکھیں اور اپنے کاندھوں پر رکھے ہوئے ہاتھ دیکھ کر پیچھے ہوتا ہوا مسکرایا۔۔۔ میری جان میرے عشق کی تپش میں مت بہکیے۔ فریش ہو کر آتا ہوں کھانا کھا کر گھر چلیں اس کے بعد ہمارے روم میں جتنا بھی بہکنا چاہیں بہک سکتی ہیں۔

www.kitabnagri.com

شاہ کی آواز پر میرب ہوش کی دنیا میں واپس آئی۔۔۔ وہ سارا ملبہ میر پر ڈال کر مسکراتا ہوا واش روم کی طرف جا رہا تھا۔۔۔۔۔ شاہ میں آپ کی جان لے لوں گی میرب شاہ کی بات سے شرماتے ہوئے چیخی۔۔۔۔۔ پوری اجازت ہے لے لینا مگر گھر جانے کا ویٹ کرو وہ شرارتی انداز سے چاتا ہوا رک گیا۔

Posted On Kitab Nagri

- آنکھ دباتے ہوئے بولا۔۔۔ شاہ کے اس انداز سے میرب اور بھی شرم سے لال ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

oooooooo

میر۔۔۔۔۔ میر۔۔۔۔۔ ہوں س۔۔۔ میرب فجر کی نماز سے فارغ ہو کر شامیر کو نماز کے لیے اٹھا رہی تھی۔۔۔ جو کہ رات کو بہت لیٹ سویا تھا۔ تو اس وقت بہت گہری نیند میں ایک میٹھی آواز کو محسوس کر رہا۔۔۔۔۔ میرا اٹھ جائیں اور نماز پڑھ لیں نماز کا ٹائم ختم ہو رہا ہے۔۔۔۔۔ شامیر الٹا ہوا گہری نیند میں تھا اور مرہا بیٹھ کے پاس کھڑی ہوئی اسے اٹھا رہی تھی۔۔۔۔۔

- یہ۔۔۔۔۔ کک۔ک۔ کیا کر رہے ہیں وہ شرما تے ہوئے بولی۔۔۔ شاہ میر کروٹ لے کر سیدھا ہوتے ہوئے اس کی کلائی کو پکڑ کر اپنی اوپر گر اچکا تھا۔۔۔۔۔ مم۔۔۔ مم۔۔۔ میں اپنی بیوی سے پیار کر رہا ہوں میرب کی نقل اتارتے ہوئے لفظوں کو توڑ کر بولا۔۔۔۔۔ میر۔۔۔ جی میر کی جان اس کے شرما تے ہوئے لال ٹماٹر جیسے چہرے کو گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

پلیز چھوڑیں مجھے اس کے مضبوط سینے پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ کر نظریں چراتی ہوئی بولی۔۔۔۔ چھوڑنے کے لیے میں نے تھوڑا پکڑا ہے۔۔۔۔ اب تو ساری زندگی تمہیں یوہی اپنی سینے سے لگائے رکھنے کا ارادہ ہے۔۔۔۔ کیوں آپ کو کوئی کام کاج نہیں کرنا۔۔۔۔ کھانا پینا نہیں ہے۔۔۔۔ وہ شرارتی لہجے سے مسکراتی ہوئی بولی۔۔۔۔ آج شاہ میر کی محبت کا مان پا کر مرہانے پہلی بار شاہ میر کے اتنا نزدیک ہوتے ہوئے سے مذاق کیا تھا۔۔۔۔

۔۔۔۔ کام کاج بھی کر لوں گا پہلے اپنی خوبصورت پیاری بیوی کو جی بھر کر پیار کو کر لوں کہتے ہوئے کروٹ لے کر اس کے اوپر آگیا۔۔۔۔

اس کی نرم گالوں کو باری باری اپنے ہاتھ سے سہلاتے رہا تھا۔۔۔۔ میر ہا آنکھیں بند کیے ہوئے اس کے مضبوط ہاتھوں کے لمس کو محسوس کر رہی تھی۔ اس لمس میں اسے آج اپنے لیے تحفظ محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔ شاہ میر کے رات کو بولے ہوئے ہر الفاظ نے مرہا کو ایک نئی زندگی بخشی تھی۔۔۔۔

۔۔۔۔ آج کی صبح میر ہا کے لیے خوشیوں کا پیغام لے کر آئی تھی آج کی صبح میر ہا خود کو سالوں سے دیکھتی ہوئی ان گندی نظروں سے محفوظ سمجھ رہی تھی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

آج جسم میں پوست ہوتی ہوئی گندی نظروں کے سامنے اس کہ شوہر کی مضبوط محبت کھڑی تھی۔

۔ مرہا بچپن سے لے کر آج تک ان وحشت زدہ آنکھوں کو روز محسوس کرتی تھی ان آنکھوں میں درندگی اور گندگی ہی گندگی نظر آتی تھی۔۔۔۔ شوہر کی محبت اتنی طاقت کی حامل ہوتی ہے یہ مرہا کو آج پتہ چلا تھا۔۔۔ جس درد کو وہ اتنے سال خود سے دور نہیں کر سکی۔ اس درد کو شاہ میر کی محبت بھری ایک رات کی باتوں نے اس سے دور کر دیا تھا۔۔۔۔۔ شامیر اس کی گردن پر اپنے لب رکھے ہوئے لمس چھوڑتے جا رہا تھا وہ مرہا کی قسم سے اٹھتی ہوئی خوشبو سے بہک رہا تھا۔۔۔۔۔ میر۔۔۔۔۔ میر۔۔۔۔۔ ہم۔۔۔ وہ گردن پر چکا ہوا گمبھیر آواز میں بولا۔۔۔۔۔ میر فجر کی نماز کا ٹائم ختم ہو رہا ہے پلیز اٹھ کر نماز پڑھ لیں شاہ میر کی خماری بھرے لمس سے مرہا کے دل کی دھڑکنے او تھل پو تھل ہو رہی تھی۔۔۔۔۔ تم نے نماز پڑھ لی ہے۔ وہ اپنا چہرہ اوپر اٹھا کر پوچھ رہا تھا۔

جی میں نے پڑھ لی ہے آپ بھی جا کر پڑھ لیں۔۔ وہ اپنے اوپر کھٹابن کر لیٹے ہوئے شاہ میر کو اپنے ہاتھوں سے دکھیلے ہوئے بولی۔۔۔۔۔ آج تیار رہنا ہم لوگ گھومنے چلیں گے آج میں اپنی پیاری بیوی کو کشمیر کی سیر کرواؤں گا۔ اور اس کے بعد رات کو آکر اپنی گولڈن نائٹ کو سیلیبریٹ کریں گے۔۔ وہ اتنی بے باکی سے بولتے ہوئے مسکرایا تھا کہ مرہا شرم سے پانی پانی ہو گئی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اس کے اس قدر شرمائے ہوئے چہرے کو دیکھ کر شامیر لطف اندوز ہو کر اس کے گال پر کس کر کے مسکراتا ہوا اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

- کچھ شرمنا رات کے لیے بھی رکھ لینا میری جان کیونکہ رات کو تو میں تمہیں بہت سارے موقع دوں گا شرمانے کے۔۔

- آئی لو یو بس میری جان۔۔۔ اسی طرح سے میری باتوں سے شرماتی اور مسکراتی رہو میرے دل کو بہت سکون ملتا ہے۔۔۔۔

Kitab Nagri

- وہ وہ مسکراتے ہوئے فریش ہونے کے لیے واش روم میں چلا گیا اور میرا وہیں بیڈ پر لیٹی ہوئی شامیر کی محبت سے مطمئن ہو کر مسکرا دی۔۔۔۔

وہ شامیر کی محبت بھرے لمس کو یاد کر کے شرماتے ہوئے اپنے چہرے پر دونوں ہاتھ رکھ کر لیٹی گئی

Posted On Kitab Nagri

واہ یار تم تو بڑے چھپے ہوئے رستم نکلے میں تو تمہیں سمجھاتا ہی رہ گیا اور تم نے تو چٹ منگنی کرنے کا ارادہ بنا لیا۔

۔ شاہ زیب نے احمر کو بتایا کہ اس نے ڈاکٹر ہما کا پروپوزل ایکسیپٹ کر لیا ہے۔ اور بہت جلد وہ دونوں منگنی کرنے والے ہیں۔ اسی بات پر احمر ڈاکٹر شاہ زیب کی ٹانگ کھینچ رہا تھا۔۔۔۔

۔ جب پروپوزل ایکسیپٹ نہیں کر رہا تھا تب بھی تمہیں تکلیف تھی۔ اور اگر اب کر لیا ہے تو اس میں بھی تمہیں پر اہلم ہے۔ شاہ زیب چڑ کر بولا۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

نہیں یار میں بہت خوش ہوں تمہارے لیے ناراض کیوں ہو رہے ہو میں تو مذاق کر رہا تھا احمر کو ڈاکٹر شاہ زیب کے دل کا حال پتہ تھا اس لیے اس نے فوراً سے وضاحت پیش کی گیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ڈاکٹر صاحب آج کل آپ کو غصہ کچھ زیادہ ہی آنے لگا ہے آپ تھوڑا کول رہنے کی دوا کھایا کریں --- مجھے غصہ آتا نہیں تم جیسے لوگ مجھے غصہ دلاتے ہو۔ ڈاکٹر شاہ زیب کا دل کل مرہا کی حالت دیکھ کر بہت دکھا ہوا تھا۔ اوپر سے شامیر کی کڑوی باتوں نے اس سے اور بھی آبدیدہ کر دیا۔۔۔

۔ شاہ زیب یار کیا بات ہے کیا تم نے ڈاکٹر ہما کو کسی پریشتر میں آکر ہاں کی ہے۔۔۔۔ شاہ زیب کے چڑے ہوئے لہجے کو دیکھ کر احمر نے سوال کیا۔۔۔

۔ بس یار اس بات کو چھوڑو میں نے ہاں کہہ دی ہے، اب چاہے مجبوری میں کی ہے یا خوشی میں اس سے کیا فرق پڑتا ہے شاہ زیب نے بے حد دکھی انداز میں جواب دیا۔۔۔۔۔

شاہ زیب تم مجھے بتاؤ گے کہ آخر کیا ہوا ہے اچانک تمہاری نہ ہاں میں کیسے بدل گئی۔۔۔۔

کل مرہا کو بے ہوشی کی حالت میں ہاسپٹل لایا گیا تھا۔ اس کی حالت بہت خراب تھی۔ اور اس کا وہ سڑو شوہر بھی ساتھ میں ہی تھا۔ بنا بات کے فضول میں میرے ساتھ منہ ماری کر کے گیا ہے۔۔۔۔۔۔

او آئی سی تو مجھے اب سمجھ میں آیا کہ تم نے اسی چڑ میں ڈاکٹر ہما کو ہاں کہہ دی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- یار پلیز اگر ہاں کی ہے تو پوری کوشش کرنا کہ اس رشتے کو اچھی طرح سے نباسکو۔۔۔ میرا تمہارا ماضی تھا اور ڈاکٹر ہما تمہارا آنے والا مستقبل۔ تو پلیز ماضی کی باتوں کو لے کر اپنا مستقبل خراب مت کرنا احمر سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں ایمریارتنا تو میں سنگ دل نہیں ہوں جو اپنے ماضی کی وجہ سے ہما کے ساتھ کچھ بھی غلط کروں گا اتنا تو تم اپنے دوست پر یقین رکھو ہاں مگر یار کل کا پتہ نہیں مگر آج میں مرہا کو اپنے دل سے نکال نہیں پا رہا ہے۔۔۔۔

اور کل اس کی حالت دیکھنے کے بعد تو مجھے اور بھی عجیب سے خیالات نے گھیر رکھا ہے، کہیں نہ کہیں میں یہ سوچنے پر مجبور ہوں کہ کیا میرا اپنی میرٹ لائف میں خوش ہے بھی یا نہیں۔ مگر پھر میں اپنے دل کو یہ سوچ کر اطمینان دے رہا ہوں کہ۔ جس طرح سے اس کا اکڑو شوہر اس کے لیے پوزیسو ہو رہا تھا اسے دیکھ کر تو ایسا لگتا ہے کہ وہ مرہا سے پیار کرتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اللہ کرے کہ میری یہ سوچ سچ ثابت ہو وہ جہاں بھی رہے خوش رہے۔ میں اپنی وجہ سے اس کی لائف میں کسی بھی طرح کی کمپلیکیشنز نہیں چاہتا۔ اسی لیے میں نے شادی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ایک تو میں رومان سے پڑی ہوئی دوستی میں دراڑ کو پھر سے بھرنا چاہتا ہوں۔ اور دوسرا اگر مرہا کے شوہر کے دماغ میں کوئی شک و شبہ ہو تو وہ ختم ہو جائے۔۔۔

۔ میں نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے اس معصوم لڑکی کی زندگی میں کوئی ہلچل پیدا ہو۔ کیونکہ اس سب میں اس کی کوئی غلطی نہیں اسے تو یہ پتہ بھی نہیں کہ کوئی شخص اس کے ساتھ اپنی دنیا بسائے ہوئے تھا۔۔۔۔

کہتے ہوئے شاہ زیب کی آنکھیں نم ہوئیں تھی جس کو اس نے فوراً سے چھپا لیا مگر احمر اس کی نم آنکھیں دیکھ چکا تھا۔۔۔۔

شاہ زیب تم پریشان نہ ہو میں جانتا ہوں کہ تمہارے لیے یہ فیصلہ آسان نہیں تھا مگر مجھے پوری امید ہے کہ ڈاکٹر ہما ایک بہت اچھی ہمسفر ثابت ہوگی اور آنے والے وقت میں تمہیں اپنے فیصلے پر بہت پر اوڈ فیل ہوگا۔ احمر ڈاکٹر شاہ زیب کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کے تسلی بخش انداز میں بولا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو ڈاکٹر شاہ زیب سنجیدہ مزاج سے بولا۔۔۔ چلو ٹھیک ہے یار پھر ایک کام کرتے ہیں آج رات کو گید رنگ اریخ کرتے ہیں میرے گھر پر۔۔۔ احمر نے ڈن کرنے والے انداز سے کہا۔۔۔۔

پہلے اس نواب سے تو پوچھو کہ وہ آنا چاہتا بھی ہے یا نہیں جب سے شادی ہوئی ہے اس نے تو رابطے ہی توڑ رکھے ہیں۔

۔ ابھی تو سالے کی پسند سے شادی نہیں ہوئی۔ بھابھی نے زبردستی کی ہے۔ اگر پسند کر کے کرتا تو لگتا ہے گھر کے اندر ہی بند ہو جاتا کبھی باہر ہی نہ آتا۔۔۔

Kitab Nagri

ڈاکٹر شاہ زیب نے ہنستے ہوئے رومان شاہ کا ذکر کیا تھا۔ رومان شاہ کی بات کرتے ہی دونوں قہقہہ لگا کر ہنسنے لگے۔ آخر رومان شاہ میں ان دونوں کی جان بستی تھی۔ اس کے ہونے سے ان تینوں کی دوستی مکمل ہو جاتی تو اسے یہ کیسے بھول سکتے تھے۔۔۔۔۔

oooooooo

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ اور میرب کھانا کھانے کے فوراً بعد وہاں سے اپنے گھر کے لیے نکل آئے تھے مگر گاڑی میں بیٹھے ہوئے رومان شاہ کی نظریں اور زبان سے میرب کا اثر ماثر ماکر بر حال ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

- میرب میری طرف دیکھو۔۔ رومان شاہ کی بے باک نظروں سے تنگ آکر

میرب نے اپنا رخ مرر کی جانب کر کے بیٹھ گئی۔۔۔

میں نہیں دیکھوں گی۔ کیوں نہیں دیکھو گی؟۔۔ گاڑی چلاتے ہوئے ایک ہاتھ سٹیئرنگ پر رکھے ہوئے اور دوسرے ہاتھ کو میرب کی ٹھوڑی پر رکھتے ہوئے اس کا رخ اپنی جانب کیا۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کیونکہ شاہ آپ۔۔ بہت۔۔۔ میرب کہتے ہوئے رک گئی۔۔۔۔۔ میں بہت رومینٹک ہوں مجھے پتہ ہے۔ اس کے سوا اور کچھ تم میری ہستی کے بارے میں بتانا چاہو تو شوق سے بتا سکتی ہو مجھے بہت اچھا لگے گا۔ رومان شاہ مسکرتے انداز میں بولا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ آپ کو پتہ ہے جب آپ مجھ سے ناراض رہتے تھے ناتب بہت اچھے تھے۔ اب تو آپ اپنے لفظوں سے میرا آپ کی طرف دیکھنا تک محال کر دیتے ہیں۔ میرب شرم سے سرخ ہوتے ہوئے الفاظوں کو با مشکل بولی۔۔۔۔۔

جان شاہ اب اپنا جگر اتھوڑا تگڑا کرو جب رومان شاہ سے عشق کرنے کی ہمت کی ہے تو اس کی جنونی محبت اور بے باک لہجے کو بھی سہنے کا حوصلہ رکھو۔۔۔

۔ شوخ لہجے سے کہتا ہوا اپنے ہاتھ کی پشت کی دو انگلیوں سے اس کی گال سہلا رہا تھا۔۔۔۔ شاہ پلینز گاڑی سامنے دیکھ کر چلائیں۔ رومان شاہ کے ہاتھوں کے لمس سے میرب کے پورے وجود میں سنسنی سی دوڑ گئی۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ٹھیک ہے پھر تم میرے سامنے میری گود میں آکر بیٹھ جاؤ میں گاڑی سامنے دیکھ کر چلا لوں گا۔۔۔ شاہ۔۔۔ کچھ بھی بول دیتے ہیں آپ۔ میرب نے شرماتے ہوئے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- پلیز چپ کر کے گاڑی چلائیں۔ اوکے فائن میری طرف دیکھو بالکل تنگ نہیں کروں گا۔ مگر میری ایک شرط ہے اب رومان شاہ کے دماغ میں ایک نئی طوفانی بات آئی۔۔۔

- ٹھیک ہے آپ کی جو بھی شرط ہے میں ماننے کو تیار ہوں مگر شاہ پلیز اس کے بعد آپ پورا راستہ مجھے بالکل تنگ نہیں کریں گے۔ میرب نے بنا رومان شاہ کی شرط کو سننے حامی بھر لی۔۔۔

ہاں ہاں میری جان میرا وعدہ ہے کہ میں پورا راستہ تمہیں بالکل تنگ نہیں کروں گا۔۔۔۔۔ کیونکہ میری جان اس کے بعد تمہیں تنگ کرنے کی ضرورت ہی نہیں پیش آئے گی۔۔۔۔۔

- وہ مسکرا سا منہ بناتے ہوئے ہنس کر بولا۔۔۔ "مطلب۔۔۔ میرب کو رومان شاہ کا مسکرا چہرہ دیکھ کر اندازہ ہونے لگا تھا کہ اس کے شاہ کے دماغ میں ضرور کوئی کچھڑی پک رہی ہے۔۔۔

- مطلب یہ کہ مجھے ایک کس چاہیے تم دے دو تو میں پورے راستے تمہیں تنگ نہیں کروں گا جتنا بھی تنگ کرنا ہے پھر گھر جا کر ہی کروں گا۔۔۔ پرومیں اپنی گردن پر ہاتھ رکھتے ہوئے وعدہ کر رہا تھا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- جی نہیں شاہ ایسا کچھ بھی نہیں ہونے والا آپ چپ چاپ گاڑی چلائیں اور یہ سڑک ہے۔ ہمارا بیڈ روم نہیں میرب شاہ کی اس شرط کو سننے کے بعد گھبرا اٹھی تھی۔۔۔۔۔

- اب اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا کہ اس نے رومان شاہ کی شرط تو سنی نہیں اور جلدی بازی میں حامی بھر لی تھی۔۔۔۔۔

سوچ لو میرب رومان شاہ تم مجھے منع کر کے میری ضد کو بھڑکا رہی ہو گہری نظریں اس پر مرکوز کیے ہوئے بولا۔۔



- شاہ پلیز اس طرح راستے میں تھوڑی ایسے کام کیے جاتے ہیں۔ میرب شاہ کی تیکھی نظروں سے ڈر کر سمجھانے کی بے جا کوشش کر رہی تھی۔۔

- مگر وہ ٹھہرا رومان شاہ جس کی الٹی کھوپڑی میں اپنے سوا کسی کی بات نہیں گھس سکتی تھی۔ اور میرب کے معاملے میں تو آج کل رومان شاہ کا دل بے لگام ہوا پھرتا تھا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- ارد گرد نظریں دوڑا کر دیکھو یہاں پر بالکل بھی ٹریفک نہیں ہے۔۔ اور دور دور تک کوئی نظر بھی نہیں آرہا ہے تم فضول کی مزاحمتیں کھڑی کر رہی ہوں۔۔

- کیوں میرے رومینٹک موڈ کو تباہ کرنے پر تلی ہوئی ہو۔۔۔ جان شاہ جب میں تمہیں اپنی قربت میں چاہوں، تو پلیز مجھے منع کر کے میری ضد کو طیش مت دیا کرو۔ کیونکہ ضد میں آکر تو رومان شاہ وہ کر جاتا ہے جس کو کرنے کے بارے میں وہ خود بھی نہیں سوچتا۔۔۔۔

- میری جان مجھے کس چاہیے۔ وہ بھی ابھی اور اسی وقت نہ کی گنجائش نہیں ہے۔ شاہ سچ ضد پر اتر آیا تھا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ٹھیک ہے آپ اپنی آنکھیں بند کریں میرب ہتھیار ڈالتے ہوئے من منائی ہوئی آواز میں بولی۔۔۔۔
میری جان اگر چلتی ہوئی گاڑی میں آنکھیں بند کروں گا، تو گاڑی کیسے چلاؤں گا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ویسے بھی "آنکھیں بند کر کے کس کا مزہ کیا خاک آئے گا میرب کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا سوائے رومان شاہ کی بات ماننے کے۔۔۔ کیونکہ رومان شاہ کے تیور دو سیکنڈ میں ہی بدلنے لگے تھے۔۔۔

اور میرب رومان شاہ کا غصہ افورڈ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ میرب نے بڑی مشکل اپنا چہرہ رومان شاہ کے قریب لے جاتے ہوئے۔ شاہ کے گال پر اپنے لب رکھ کر معصوم سی کسی کر دی۔۔۔

۔ رومان شاہ آنکھیں پھاڑے ہوئے حیرت سے میرب کا چہرہ پیچھے جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ وہ بڑی بہادری سے ننھی منی کس کر کے واپس اپنی جگہ پر براجمان ہو کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

چہرے پر تیور ایسے تھے جیسے بڑا ہی کوئی کارنامہ انجام دے چکی ہوں۔ اور شرمات ایسی تھی جیسے شاہ کے بے حد قریب اس کے باہوں کے گھیرے میں ہو۔

۔ اب کیوں اس طرح میری طرف دیکھ رہے ہیں۔ رومان شاہ کی پھٹی پھٹی نظریں دیکھ کر میرب نے حیرانی سے سوال کیا میرب یہ کیا تھا۔۔۔ ایک ہاتھ سٹرنگ پہ رکھے ہوئے ایک آئی برو کو اٹھا کر حیرانی سے پوچھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

کیا مطلب شاہ کس تھی --- میرب نے شاہ کی حیرانی کو کم کرنے کے لیے فوراً سے بتایا --- کیا تھا --- شاہ نے دوبارہ سے کنفرم کرنا چاہا تھا کہ واقعہ ہی یہ کس تھی ---

- شاہ بار بار مجھ سے نہیں بتایا جائے گا - مجھے شرم آتی ہے - میرب نے شرماتے ہوئے نظریں جھکالی

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں - تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے -

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں -

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں -

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

رومان شاہ ---- شرم آنی بھی چاہیے اس بات پر نہیں کہ تم نے کس دی ہے۔۔۔ بلکہ اس بات پر کہ جو تم نے مجھے دی ہے اسے کس تو بالکل نہیں کہہ سکتے ہیں۔۔۔
- میں تمہیں چار پانچ سال کا چھوٹا سا بچہ لگتا ہوں جو تم مجھے ایسی چنی منی سی گال پر کس دے کر خوش کر لوگی۔۔۔ شاہ کو اپنے موڈ کے مطابق کس نہ ملنے پر غصہ ہی آگیا تھا۔۔۔

اس نے تو میرب کی کس اپنے لپس پر سوچ رکھی تھی مگر یہاں تو میرب جی گال پر کس کر کے بہت آسان جتانے والے انداز میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- شاہ پلیر ناراض مت ہوں میں گھر جا کر آپ کو آپ کی مرضی کے مطابق کس دے دوں گی۔۔۔ میرب رومان شاہ کا خراب موڈ دیکھ کر جلدی سے بولی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تمہیں گھر جا کر اتنی زحمت کرنے کی ضرورت نہیں ہے، مجھے جو کچھ چاہیے ہو گا وہ میں خود لے سکتا ہوں، تم اپنا احسان اپنے پاس رکھو، رومینٹک موڈ کا بڑا غرق کر دیا ہے تم نے۔ میرب کی سوچ سے کہیں زیادہ شاہ اس وقت بھڑک اٹھا تھا۔۔۔ باقی کا سارا راستہ خاموشی میں کٹا کیونکہ میرب نے ایک دو بار نظریں اٹھا کر شاہ کے جانب دیکھا۔ مگر وہاں پر سرد تاثرات دیکھ کر وہ بولنے کی ہمت نہیں جھٹلا پائی۔۔۔۔۔

oooooooo

- میر پلیز سامنے سے ہٹیں مجھے تیار ہونے دے۔ مرہا ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑی ہوئی تیار ہو رہی تھی۔ اور شامیر ڈریسنگ مرر کے ساتھ ایک لگائے ہوئے کھڑا اسے محبت بھری گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

Kitab Nagri

- ایک تو شاہ میر نے اسے پہلے ہی پینٹ کے ساتھ کر شرٹ پہنا کر اوپر لمبا کوٹ پہنا دیا تھا مرہا نے ایسی ڈریسنگ کبھی نہیں کی تھی اس لیے وہ پہلے ہی بہت انکفر ٹیبل فیل کر رہی تھی۔ اوپر سے شاہ میر کب سے ڈریسنگ کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے کھڑا اس سے گہری نظروں سے دیکھے جا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مرہا اس کی نظروں سے بہت کنفیوز ہو رہی تھی۔۔۔ میری جان میں نے تمہیں تیار ہونے سے روکا تو نہیں ہے۔ اگر یہ بندہ ناچیز کھڑا ہوا اپنی بیوی کو دیکھ کر دور سے اپنا دل خوش کر رہا ہے اس میں تمہارا کیا جاتا ہے۔۔۔

میری نظریں تمہارے حسن کا صدقہ اتار رہے ہیں۔ وہ بہکی ہوئی نظروں سے دیکھ کر خماری بھری لہجے میں بولتا ہوا اس کے قریب آ رہا تھا۔ مرہا اس کے بڑھتے ہوئے قدموں کو دیکھ کر قدم پیچھے کی جانب اٹھانے لگی۔۔۔

شامیر نے آگے بڑھ کر اس کی کلائی کو مضبوطی سے تھام لیا۔ جھٹکے سے اسے اپنی جانب کھینچتے ہوئے اس کی پشت کو اپنے سینے سے لگا کر اپنے لب اس کی نازک سے گردن پر رکھ کر ایک محبت بھرا لمس چھوڑا۔

۔۔۔ مم۔۔۔ میر نہیں۔۔۔ شاہ میر کے یوں کلائی تھام کر کھینچتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لگانے سے مرہا کے چہرے پر ڈر کے وہی تاثرات ظاہر ہونے لگے تھے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میرہا میری جان تم میری بیوی ہو، میری عزت میری محبت ہو، اب تو بات محبت سے بڑھ کر عشق کی گہرائیوں تک پہنچ چکی ہے، میری جان میری محبت کو اس درندے کی وحشت سے مت مشابہ

دو۔۔۔۔۔

میں تمہارا محرم ہوں اور تم پر حق مجھے اس خدا نے دیا ہے۔ تمہیں چھوہنا تمہارے قریب آنا اور تم سے رشتہ بنانا اس سب کی اجازت مجھے ہمارا خدا دیتا ہے۔۔۔

نکاح کے تین بولوں کی اہمیت کو سمجھو پلیز میرہا ایک قدم میری جانب بڑھا کر تو دیکھو۔۔ میں تمہیں اپنی محبت سے تھام لو گا۔ صرف ایک قدم میری محبت کی دہلیز پر رکھو میں تمہیں اپنی چاہت کے تحت پر بٹھالوں گا۔ ایک قدم میری جانب بڑھاؤ میں تمہیں اپنے اندر رسالوں گا۔۔

۔ مگر جب تک تم پورے دل سے میری ہونے کے لیے تیار نہیں میں کوئی زور زبردستی نہیں کروں گا۔

۔ میں نے تم سے شادی زبردستی کی مگر اس رشتے کو آگے بڑھانے کا فیصلہ تمہارا ہو گا۔ میں محبت میں زبردستی کا قائل نہیں ہوں۔ وہ مرہا کے ہاتھ کو چھوڑتے ہوئے دور ہوا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میر میں آپ کو ناراض نہیں کرنا چاہتے میں آپ کو کیسے بتاؤں کہ یہ ڈر مجھے آپ کی جانب قدم بڑھانے ہی نہیں دیتا۔ میر ہانے بے چین ہو کر جاتے ہوئے شامیر کا ہاتھ تھام لیا۔۔۔

اس نے اپنی بات کو بڑے شرمندہ انداز کہا۔۔۔ کہتے ہوئے اس کی آنکھوں سے بے اختیار آنسوؤں چھلک کر باہر آ گئے۔ جو چیخ چیخ کر میر ہا کے دل پر اور روح پر لگے ہوئے زخموں کی گواہی دے رہے تھے۔۔۔۔

- میری جان صرف ایک بار تھوڑی سی ہمت کر کے میری محبت کی پناہوں میں آ کر تو دیکھو، تمہارے ہر درد کی دوا میری قربت ہے۔ میری قربت تمہاری روح پر لگے ہوئے ہر زخم کو دھو دے گی، میری جان ایک بار تو اپنے شوہر پر اعتماد کر کے دیکھو۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

شاہ میر کی اس قدر محبت بھری میٹھی باتوں سے میر ہا کا دل بھر آیا تھا روتے ہوئے معصوم بچوں کی طرح اس کے ہونٹ کانپ رہے تھے۔۔۔۔۔

وہ دل سے شامیر کی محبت کو سمجھ رہی تھی۔ اسے شاہ میر کی آنکھوں میں اپنے لیے بے پناہ محبت نظر آرہی تھی مگر چاہ کر بھی اپنے ڈر سے جیت نہیں پارہی تھی۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میری جان رو نہیں جب تک تم کفر ٹیبل نہیں ہوگی میں وعدہ کرتا ہوں میں تمہارے قریب نہیں آؤں گا۔۔۔ آپ مجھ سے ناراض تو نہیں ہیں۔ مرہاجونہ تو اپنے ڈر سے پوری طرح سے جو بچ پارہی تھی اور نہ ہی شاہ میر کو خود سے دور ہوتے دیکھ سکتی تھی۔۔۔

۔ میں اپنی جان سے کبھی ناراض ہو ہی نہیں سکتا اس لیے اپنے دماغ سے اس طرح کی باتیں نکال دو۔ خوش رہو میں تمہیں یہاں پر گھمانے کے لیے لے کر آیا ہوں۔

۔ ہم لوگوں نے یہاں پر بہت سی اچھی یادیں اکٹھی کرنی ہے کل کو ہم اپنے بچوں کو دکھائیں گے کہ ان کے مئی پاپا کتنے رومینٹک ہوا کرتے تھے۔۔۔

www.kitabnagri.com

بس پلیز تم اپنے سٹریس سے باہر آؤ اور انجوائے کرو۔۔۔ بچوں والی بات پر مرہاشرما کر نظریں جھکائے بلش کر رہی تھی۔۔۔

ہائے صدقے جاؤں میرے ہونے والے بچوں کی ماں اتنی خوبصورت ہے میری زرا سی رومینٹک باتوں سے اتنا بلش کرتی ہے لگتا ہے کہ میرے بچے تو گلاب کے جیسے پنک ہی پیدا ہوں گے۔ شاہ میر

Posted On Kitab Nagri

مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ چلو اب جلدی سے تیار ہو جاؤ ہم لوگوں کو نیلم ویلی کے لیے نکلنا ہے۔۔۔۔۔ جس جگہ کا آپ نام بتا رہے ہیں وہاں پر کیا ہے دیکھنے کے لیے۔۔۔

- مرہا کشمیر پہلی بار آئی تھی تو اس لیے اسے یہاں کے بارے میں کچھ زیادہ پتہ نہیں تھا۔۔۔۔۔ ویسے تو یہاں پر بہت سے خوبصورت مقامات ہیں دیکھنے کے لیے کشمیر کو جنت کا ٹکڑا کہا جاتا ہے مگر یہاں کی مشہور جگہ میں سے ایک جگہ نیلم ویلی نیل نیلم ویلی کو آزاد کشمیر کی ایک مشہور ترین جگہ سمجھا جاتا ہے۔ جو نہایت ہی خوبصورت اور دلکش ہے۔ وادی نیلم اپنی خوبصورتی سے سیاحوں میں بہت مشہور ہے۔ ہر سال پاکستان اور بیرون ملک سے سیاح بڑی تعداد اس وادی میں گھومنے آتے ہیں۔۔۔ یہاں پر گھوم پھر کر لوگ بہت سکون محسوس کرتے ہیں اور اپنا سارا سٹریس بھول جاتے ہیں یہاں پر قدرت کے بہترین نظارے دیکھنے کو ملتے ہیں۔۔۔

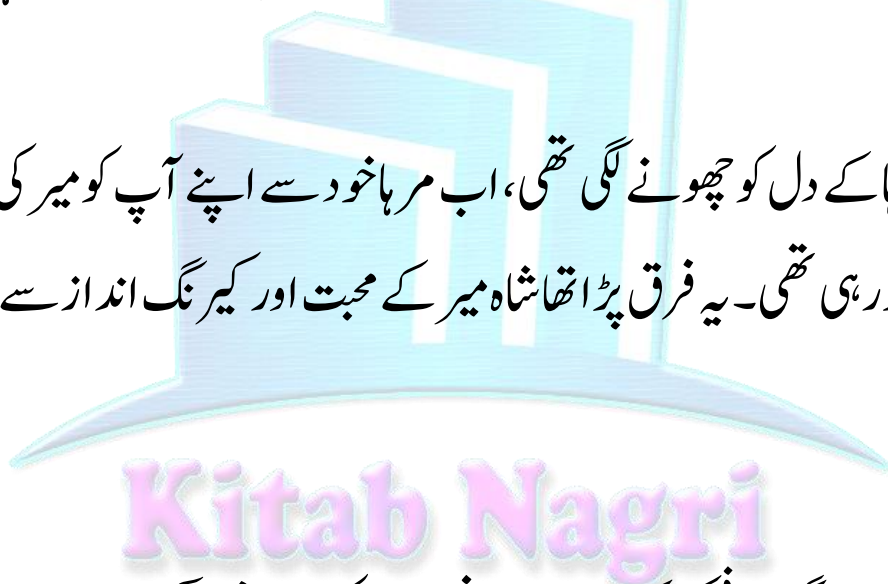
www.kitabnagri.com

- میر کیا پہلے بھی یہاں پر آئے ہیں۔۔۔ اس جگہ کے بارے میں اتنی جانکاری سن کر مرہانے سوال کیا۔۔۔۔۔ ہاں آیا تھا بہت پہلے کالج کے دنوں میں دوستوں کے ساتھ ایک دوبار آیا تھا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے بعد مصروفیات اتنی زیادہ ہو گئی کہ کبھی اس طرح گھومنے پھرنے کا موقع ہی نہیں ملا، مگر یہ ٹور میری زندگی کا سب سے خوبصورت ترین ٹور ہو گا کیونکہ اس ٹور میں میری محبت میرے ساتھ ہے کہتے ہوئے شاہ میر نے بڑی محبت بھری نظر مرہا کے چہرے پر ڈالی وہ اپنے ہر انداز سے اسے اپنی محبت کا احساس دلانا چاہتا تھا جس میں کہیں نہ کہیں وہ آہستہ آہستہ کامیاب بھی ہوتا جا رہا ہے۔۔۔۔

شاہ میر کی باتیں مرہا کے دل کو چھونے لگی تھی، اب مرہا خود سے اپنے آپ کو میر کی محبت کے لیے تیار کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ یہ فرق پڑا تھا شاہ میر کے محبت اور کیرنگ انداز سے۔۔۔



oooooooo

احمر آج نہیں تم کل کا پروگرام فکس کر لو میں آج نہیں آسکوں گا مجھے کچھ ضروری کام ہے۔۔۔۔ کیوں آج تم نے کشمیر آزاد کروانے کے لیے جانا ہے رومان شاہ کے گید رنگ میں نہ آنے کا سن کر احمر نے بھڑک کر کہا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تویار اگر کل گید رنگ کریں گے تو کون سا مسئلہ ہو جائے گا۔ رومان شاہ اس وقت کہیں بھی جانے کے موڈ میں نہیں تھا۔۔ کیونکہ اسے تو گھر جا کر میرب کے کسبل نکالنے تھے۔۔۔

اسے اپنی کس نہ ملنے کا کی وجہ سے بہت تب چڑھی ہوئی تھی۔ راستے میں اس طرح احمر کا فون آنا کہ وہ تینوں گید رنگ کے لیے اکٹھے ہو رہے ہیں، تو رومان شاہ کو یہ بات بالکل بھی اچھی نہیں لگی۔۔۔

۔ اور رومان زیادہ شوخیاں دکھانے کی ضرورت نہیں ہے تم سے پوچھا نہیں گیا کہ تم گید رنگ میں آرہے ہو یا نہیں میں نے صرف تمہیں بتانے کے لیے فون کیا ہے کہ تم آرہے ہو اور آنے کا مطلب ہے کہ تم ہر صورت آؤ گے۔ اپنی باتوں کو کھینچتے ہوئے احمر نے کہا۔۔۔۔

۔ ٹھیک ہے آ جاؤں گا، ویسے بھی کون سا تم بغیر توں نہیں مان جانا ہے میرے کہنے سے، تم لوگوں کی ہمیشہ سے یہی گندی عادت رہی ہے کہ تم لوگ پوچھتے نہیں ہو، صرف فیصلہ مجھ پر تھوپتے ہو، اس لیے میرے لیے یہ کچھ شاکنگ بات نہیں ہے، تیاری رکھو کمینوں میں آدھے گھنٹے میں پہنچ رہا ہوں۔۔۔۔۔

رومان شاہ نے فل غصے میں بولتے ہوئے حامی بھری۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

احمر ---- تھینک یو سوچ تم کتنے اچھے دوست ہو قسم سے یار فوراً سے مان جاتے ہو۔ چاہے تمہاری مرضی ہو یا نہ ہو احمر کو رومان شاہ کے آنے کی اس قدر خوشی تھی کہ اس کا غصے والا لہجہ بھی اس نے اگنور کر دیا۔ ----

رومان شاہ ---- لعنت ہے تم پر بعزتی کروا کر بھی تمہیں مزہ ہی آتا ہے احمر کے جوک پر رومان شاہ نے جواب دیا۔ کہتے ہوئے رومان شاہ کی بھی ہنسی نکل گئی۔ ----

کوئی بات نہیں ہمارے پنجابی یار کی فطرت ہے گالیاں دینا اور دوستوں کو بعزت کرنا اس لیے ہمیں نا اس بات کی عادت ہو چکی ہے احمر نے قہقہہ لگا کر ہنستے ہوئے کہا۔ ----

www.kitabnagri.com

۔ جی نہیں میں میرے یاروں کی حرکتیں بھی ویسی ہیں گالیاں کھانے والی اور بعزت ہونے والی جیسے کہ اس وقت بنا پلان کے مجھے تم لوگ بلارہے ہو، یار شادی شدہ بندہ ہوں میرے خود کے بھی کوئی پلان ہو سکتے ہیں۔ ----

Posted On Kitab Nagri

- رومان شاہ نے ایک نظر میرب کے چہرے پر ڈالی جو رومان شاہ کے غصے سے ڈری ہوئی چپ چاپ بیٹھی ہوئی تھی۔ ہاں ہاں یار ہم نے کون سا تمہیں ساری رات اپنے پاس رکھنا ہے ایک ڈیڑھ گھنٹہ کی بات ہے اس کے بعد جو تمہارے پلان ہیں جا کر پورے کر لینا۔۔۔۔

- احمر نے بات کو کچھ اور رنگ دے دیا تھا، اپنا منہ بند کر ورنہ اگر ایسی چسپیڑے لگاؤں گا نا کہ تجھے واپس سے نشے میں ہونے والی فیلنگ آئے گی۔۔۔۔

- مائیک اوپن تھا شاہ زیب اور احمر دونوں رومان شاہ کی بات سن کر قہقہہ لگا کر ہنستے تھے اور رومان شاہ نے فون بند کر کے سامنے ڈیش بورڈ پر رکھ دیا۔۔۔

Kitab Nagri

oooooooo

میں ایک ڈیڑھ گھنٹے تک واپس آ جاؤں گا اور خبردار جو تم نے سونے کی کوشش بھی کی تو۔ میرب کو گاڑی سے اتار کر رومان شاہ سیدھا احمر اور شاہ زیب کے پاس جا رہا تھا مگر جاتے ہوئے میرب کو دھمکی دیکھ کر گیا کہ وہ اس کے آنے سے پہلے سو نہیں سکتی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ اگر نیند آگئی تو اس میں تو میرا کوئی قصور نہیں ہے میرب جو ذہن میں پلان بنا رہی تھی کہ جیسے ہی شاہ اپنے دوستوں کی جانب جائے گا، تو وہ آرام فرمائے گی مگر اپنے پلان پر پانی پھرتے ہوئے دیکھ کر میرب نے من مناتے ہوئے کہا۔۔۔

- نہیں میری جان اگر تمہیں نیند آگئی تو اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے اور پھر آکر جو میں تمہارا حشر کروں گا اس میں بھی میرا کوئی قصور نہیں ہوگا۔۔۔ وہ گہری نظروں سے دیکھتا ہوا سرد لہجے میں بولا۔۔۔

- شاہ آپ بہت ظالم ہیں چھوٹی سی بات پر موڈ بنا لیتے ہیں میرب شاہ کی دھمکی کے جواب میں منہ بسورتی ہوئی بولی۔ تم میرے آنے سے پہلے سو کر دکھانا اس ظالم کا مطلب تو تمہیں میں آکر سمجھاؤں گا۔۔۔۔۔

- اگر تم اپنی ناخیریت چاہتی ہو تو میرب سونا مت میں بتا کر جا رہا ہوں پھر مت کہنا کہ میں نے تمہیں آگاہ نہیں کیا۔ دھمکی دے کر آنکھوں پر گوگل لگاتے ہوئے گاڑی واپس گیٹ سے بیک کرتا ہوا نکل گیا۔۔۔۔۔ مجھے تو نیند آرہی ہے میں تو جا کے سوؤں گی جو بھی کرنا ہے کر لینا ہر وقت دھمکیاں دیتے

Posted On Kitab Nagri

رہتے ہیں اکڑو شاہ کہیں کے۔۔۔ میرب شاہ کے جانے کے بعد اپنے منہ میں بڑھاتی ہوئی گھر کے اندر داخل ہوئی اس بات سے بے خبر کہ اوپر کھڑی ہوئی مہک ان کی آپس میں ہونے والی ساری بات چیت کو سن چکی تھی۔۔۔

oooooooooooo

رومان اب تم دونوں آپس میں بالکل ٹھیک ہو جاؤ یا ایک چھوٹی سی غلط فہمی کو لے کر تم لوگوں نے ایک دوسرے سے دوری بنا رکھی ہے۔۔

جو کہ مجھے بالکل اچھی نہیں لگ رہی ہم آپس میں بیٹھ کر غلط فہمی کو دور بھی تو کر سکتے ہیں۔۔

احمر نے رومان شاہ اور ڈاکٹر شاہ زیب کے بیچ میں میرا والی بات کو لے کر جو مس انڈر سٹینڈنگ ہوئی تھی اس کے بارے میں بات کر رہا تھا۔۔۔
www.kitabnagri.com

۔ نہیں یا ایسی کوئی بات نہیں ہے میرے دل میں شاہ زیب کے لیے کچھ غلط نہیں ہے۔ شاید اس وقت میں بھی کچھ زیادہ ہی ری ایکٹ کر گیا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اب میرے دل میں کوئی بھی غلط فہمی نہیں ہے شاہ زیب کو لے کر بس پچھلے دنوں کچھ مصروفیات بہت زیادہ رہی جس کی وجہ سے میں تم لوگوں سے مل نہیں سکا۔۔۔

اور نہ ہی اس بات کو کلیئر کرنے کا مجھے موقع ملا۔ تم بھی اس بات کو چھوڑ دو رومان شاہ نے تسلی بخش انداز سے کہا۔۔۔

تو ٹھیک ہے پھر اٹھ کر ایک دوسرے کو گلے لگاؤ۔۔۔ ہاں ابھی لگالیتے ہیں اس میں کون سی بڑی بات ہے رومان شاہ اور ڈاکٹر شاہ زیب ایک دوسرے کے گلے ملے اور احمرے بھی دونوں کے گرد اپنے بازو پھیلا کر دونوں کے گلے لگ گیا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

۔ تینوں دوست بہت دنوں بعد اکٹھے ہوئے تو وقت کا پتہ ہی نہیں چلا وہ پچھلے تین گھنٹے سے بیٹھے ہوئے آپس میں کپے مار رہے تھے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اب تو رومان شاہ کو بھی واپس جانا بھول چکا تھا باربی کیو کے مزے اڑاتے ہوئے ساتھ میں گپے ہانک رہے تھے تو وقت کا پتہ کیسے چلتا۔۔۔

- میرے خیال سے اب مجھے چلنا چاہیے تمہاری بھابھی میرا انتظار کر رہی ہوگی میں صرف گھنٹے ڈیڑھ گھنٹے کا بول کر آیا تھا۔

- اور کمینوں تم دونوں نے تو اتنا ٹائم لگا دیا ہے۔ رومان کو اچانک سے خیال آیا تو وہ اپنا موبائل اٹھا کر جیب میں ڈالتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا گیا۔۔۔

- ہاں بھئی جاؤ اب تو ہمارا یار شادی شدہ ہے ہو چکا ہے تو اس کے پاس ہمارے لیے ٹائم کم بچتا ہے۔ عنقریب یہ صاحب بھی بیوی بچوں والے ہو جائیں گے بچہ میں بچارا اکیلا بنجارا۔۔۔ احمر رومان شاہ کو جاتے ہوئے دیکھ کر مسکینوں والی شکل بنا کر بول رہا تھا۔۔۔

- اپنی بکواس بند کرو تم بنجارے کا بھی بہت جلد حل نکال دیں گے کوئی ڈھونڈ لیں گے تمہارے لیے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ضرورت نہیں ہے شاہ میر نے مرہا کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کے بڑے محبت بھرے لہجے سے کہا ----

مگر میر میں نے اکثر فلموں میں دیکھا ہے کہ چیئر لفٹ ٹوٹ جاتی ہے تو پھر انسان کھائیوں میں گر جاتا ہے اور وہاں سے آپ کو کوئی بھی ڈھونڈ نہیں سکتا ----

- میر ہانے اپنا معصوم سا ڈر شاہ میر کے گوش گزارا ---- میری جان وہ سب فلموں میں ہوتا ہے وہ سب شوٹ کرنے کے لیے دکھایا جاتا ہے ----

- یہاں پر بہت سکیورٹی ہوتی ہے چیئر لفٹس کو باقاعدہ چیک کیا جاتا ہے ان کی سروس کروائی جاتی ہے ایسے تھوڑی لوگوں کی جانوں کے ساتھ کھیلنے کے لیے یہ چیئر لفٹس لگائی ہیں ----

- اور میری جان تھوڑا سادل بڑا کرواے سی پی شامیر ملک کی بیوی ہو تم ---- اور تمہارا شوہر جو کسی چیز سے نہیں ڈرتا ہے ----

Posted On Kitab Nagri

- اور میری پیاری بیوی چھوٹی چھوٹی چیزوں سے ڈر جاتی ہے میری جان ڈرو مت میرے ساتھ بیٹھو کچھ
بھی نہیں ہو گا۔ دیکھو وہ سامنے دیکھو بچے بیٹھے ہوئے ہیں
وہ دیکھو کتنی لڑکیاں کے چیئر لفٹ کے اندر بیٹھی ہوئی ہیں۔۔۔۔

اور کتنا انجوائے کر رہی ہیں آپ لڑکیوں کی طرف مت دیکھیں انہوں نے کپڑے اچھے نہیں پہنے
ہوئے۔۔۔۔

- ہا ہا شاہ میر نے ہلکا سا تھقہ لگایا کیونکہ وہ کافی ماڈرن لڑکیاں تھیں۔ ان کے کپڑے بھی کافی ٹائٹ تھے۔
لڑکیاں کافی فیشن ایبل لگ رہی تھیں۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

- شامیر کو ہنسی ان پر نہیں اپنی معصوم چھوٹی سی بیوی کی جلسی پر آئی تھی۔

- جو حکم آپ کہیں تم کہو تو میں اپنی آنکھیں بند کر کے ہی چیئر لفٹ میں بیٹھ جاتا ہوں، شاہ میر نے سینے
پر ہاتھ رکھ کر تھوڑا سا سر کو جھکاتے ہوئے حکم بجالانے والا سٹائل اپنایا تھا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- جی نہیں اب میں نے ایسا بھی نہیں کہا کہ آپ آنکھیں بند کر لیں بس آپ اس طرح کی چیپ لڑکیوں کو نہیں دیکھیں گے۔ مرہانے پہلی بار بڑے حق سے شاہ میر کو کسی چیز سے روکا تھا جو کہ شاہ میر کو بہت اچھا لگا۔۔۔۔

- ٹھیک ہے ڈن تمہارا میر کسی بھی لڑکی کی طرف نہیں دیکھے گا چیئر لفٹ پر بیٹھتے ہوئے مرہا کا دل بہت گھبرا رہا تھا اس کے دل کی دھک دھک دھک میر کے کانوں تک آرہی تھی۔۔۔۔

- وہ چیئر لفٹ میں بیٹھے ہوئے شاہ میر کے ساتھ چپکی ہوئی تھی شمیر نے ایک ہاتھ اس کے کاندھے سے گزارتے ہوئے دوسرے کاندھے پر رکھ کر اسے بالکل اپنے ساتھ میچ رکھا تھا۔۔۔۔

شاہ میر تو باہر کے نظارے دیکھ ہی نہیں پار رہا تھا کیونکہ اس کی نظریں تو آنکھیں بند کر کے سانس روکے ہوئے بیٹھی مرہا پر تھی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جو اس کے سینے میں سر چھپائے خود کو محفوظ سمجھ رہی تھی۔ میرا آنکھیں کھول کے دیکھو بھر کتنے خوبصورت نظارے ہیں یا ایسے کیا فائدہ ہے یہاں پر آنے کا اگر تم نے کچھ دیکھا ہی نہیں تو۔۔۔

۔ نہیں مجھے کچھ نہیں دیکھنا بس اب جلدی سے مجھے چیئر لفٹ سے اتاریں مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔

اوکے اوکے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے تم جس محفوظ مقام پر سر رکھے ہوئے ہو یہیں پر رکھے رہو۔

میرے خیال سے تو ہمیں چیئر لفٹ میں ہی رہنا چاہیے مجھے تو بہت اچھا لگ رہا ہے تمہارا اس قدر قریب ہونا میرا نے شامیر کی بات پر شرمنا کر اس کے سینے پر ایک مکہ جڑا۔۔۔ افف ظالم لڑکی شاہ میر نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔ اب شوہر کے دیکھنے پر بھی پابندی عائد کروں گی۔۔۔

۔ جی پابندی ہے۔ آپ آرام سے باہر کے حسین نظارے دیکھے جو آپ مجھے دکھانا چاہتے تھے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"تیرے چہرے سے نظر نہیں ہٹتی نظارے ہم کیا دیکھیں۔ تجھے مل کر بھی پیاس نہیں گھٹتی نظارے ہم کیا دیکھیں"

۔ شاہ میر نے اپنا چہرہ میر ہاکہ بے حد قریب کرتے ہوئے سونگ کا بول گنگنایا۔۔۔ شاہ میر نے اپنا چہرہ مرہ کے اس قدر اوپر جھکایا ہوا تھا کہ شاہ میر کی گرم گرم سانسیں مرہاکے ٹھنڈے ٹھنڈے چہرے سے ٹکرا رہی تھی۔۔۔

۔ شاہ میر کی گرم سانسوں نے مرہا کے دل کو زوروں سے دھڑکنے پر مجبور کر دیا تھا۔ گرم سانسوں کی گرمی سے گھبراتے ہوئے مرہانے شاہ میر کے سینے پر رکھے ہوئے اپنے ہاتھوں سے شاہ میر کی جیکٹ کو کس کے پکڑ لیا۔۔۔

www.kitabnagri.com

اب شاہ میر کے لب مر حاکى خوبصورت گالوں كے اتنے قریب تھے تو بنا شرارت كیے تو واپس نہیں پلٹ سكتے تھے۔۔ شامیر نے بے اختیارى میں اپنے لب اس كى گال پر ركھ كر زور سے كس كى۔ م۔۔ م۔۔۔۔ میر مت كریں كوئى ديكھ لے گا۔

Posted On Kitab Nagri

- تو دیکھ لینے تو کشمیر کی خوبصورت وادیوں میں رو مینس کے لیے اپنی ذاتی بیوی ساتھ لایا ہوں۔۔ اگر کوئی دیکھتا ہے تو بڑے شوق سے دیکھے۔ کم سے کم لوگوں کو رومانس کرنے کے لیے نیا آئیڈیا ملیں گا۔

- لوگوں کو پتہ ہونا چاہیے کہ چیئر لفٹ صرف ڈرنے کے لیے نہیں بلکہ رو مینس کرنے کے لیے بے حد زبردست قسم کا پوائنٹ ہے۔ مرہا کشمیر کی باتوں سے شرمائے ہوئے اس کے سینے کے ساتھ چپکی ہوئی تھی۔۔۔ جہاں مرہا شاہ میر کی گرم سانسوں سے خود کے دھڑکنوں کو بے ترتیب ہونے سے روک نہیں پارہی تھی۔۔۔

- وہیں شاہ میر بھی مرہا کی چھوٹی چھوٹی سانسیں جن کو اپنے سینے پر محسوس کر رہا تھا وہ سانسیں شاہ میر کے دل کی رفتار بھی بڑھانے کی بجائیں رہی تھی۔۔۔

www.kitabnagri.com

- شاہ میر نے مرہا کو کشمیر کی خوبصورت مناظر دکھائے وہاں کے ٹرڈیشنل کھانوں سے لطف اندوز کرایا۔ مرہا نیلم ویلی کی خوبصورت ندی کو دیکھ کر بہت خوب خوش تھی۔ مرہا نے وہاں پر بہت انجوائے کیا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اور خود سے شاہ میر کے ساتھ پکس بنا رہی تھی وہ بچوں کی طرح اچھل اچھل کر اپنی خوشی کا اظہار کر رہی تھی۔ اس سارے دورانہ میں شاہ میر بار بار اس کے کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنے نزدیک کر کے ہی کھڑا ہوا تھا۔ مگر مرہا کے چہرے پر شاہ میر نے کہیں بھی اس ڈر کو محسوس نہیں کیا۔ وہ اس وقت بہت مطمئن ہو کر شاہ میر کے ساتھ چل رہی تھی۔ یہاں تک کہ جہاں وہ پانی یا اونچائی کو دیکھ کر تھوڑا ڈر جاتی تو جلدی سے شاہ میر کے ہاتھ کو تھام کر خود کو محفوظ کر لیتی۔

شاہ میر کے لیے یہ بات بے حد خوشی کا باعث تھی۔ آج شاہ میر کو مرہا کے اندر کی وہ ڈری سہمی ہوئی بچی بہت خوش دکھائی دے رہی تھی۔۔۔۔



Posted On Kitab Nagri

- گھر کے اندر والے گیٹ پر مہک کب سے ادھر سے ادھر چکر لگا رہی تھی۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے وہ کسی کا بڑی بے چینی کے ساتھ انتظار کر رہی ہو۔۔۔۔

- رومان شاہ نے جیسے ہی گھر کا دروازہ کھول کر اندر قدم رکھا تو مہک اسے سامنے ہی واک کرتی ہوئی نظر آئی۔۔۔

- رومان شاہ اسے نظر انداز کرتا ہوا پاس سے گزر رہا تھا۔۔۔

- مہک کی توقع کے مطابق رومان شاہ اس سے انکسور کرتا ہوا گزرا تو مہک نے آگے بڑھ کر تیزی سے جاتے ہوئے شاہ کا ہاتھ پکڑا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

رومان شاہ۔۔۔ یہ کیا بد تمیزی ہے؟

مہک۔۔۔ "شاہ یہ بد تمیزی نہیں ہے یہ میرا پیار ہے جو مجھے یہ سب کرنے پر مجبور کر رہا ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ ---- "مہک میری نظروں میں پہلے ہی تمہاری کوئی عزت نہیں ہے اب یہ سب کر کے کیوں مزید خود کی توہین کروا رہی ہو" -- رومان شاہ نے بہت سخت لہجے سے کہا ----

رومان شاہ نے جھٹک کر اپنا ہاتھ مہک کے ہاتھ سے چھڑا لیا۔ "رومان کیوں تم مجھے اس طرح اگنور کر رہے ہو ----

پہلے تم مجھ سے بہت پیار کرتے تھے آج میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں۔ مہک نے بات کرتے ہوئے ایک قدم شاہ کی جانب بڑھایا تھا۔ شاہ نے اس سے دوری بنانے کے لیے دو قدم پیچھے کو بڑھا لیے ----



۔ مہک مت خود کو اتنا گراؤ کہ ایک وقت آئے کہ تم خود کو پہچان ہی نہ سکو۔ شرم و حیا ایک عورت کا گہنا ہوتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

- اپنا نہیں تو کب سے کم عورت ذات کی عزت کا ہی لحاظ کر لو، تم جو چوری چھپے مجھ سے ملنے کی موقع ڈھونڈتی رہتی ہو۔ اس کے پیچھے تمہارا کیا مقصد چھپا ہے۔ تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں بے وقوف ہوں مجھے سمجھ میں نہیں آتا۔۔۔۔

- میرے اور میری بیوی کے درمیان غلط فہمیاں پیدا کرنا بند کرو تمہیں اس سے کوئی بھی فائدہ نہیں مل سکتا۔

- مہک ایک بات تو تم میرے بارے میں بہت اچھی طرح سے جانتی ہو میں جس بھی رشتے کو چاہتا ہوں اس کو پورے دل سے نبھانا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔۔۔

- جب میں تم میں انٹر سٹڈ تھا اس وقت تم نے صرف پیسے کو ترجیح دی اور آج بھی تم پیسے کو ہی ترجیح دے رہی ہو۔۔

- تمہیں میری طرف میری دولت کھینچ کر لا رہی ہے اب تمہارے سامنے وہ بے وقوف رومیو نہیں کھڑا جس کو تمہارے مقصد سمجھ میں نہیں آتے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

- آج تمہارے سامنے شہر کا چھٹا ہوا جانا مانا بزنس مین کھڑا ہے، جس کا واسطہ روز ہزاروں لوگوں سے پڑتا ہے اور ہزاروں لوگوں میں بہت سے چہرے تم جیسے ہوتے ہیں، جنہوں نے اپنے چہرے کو چھپانے کے لیے بہت سے پردے گرارکھے ہوتے ہیں۔۔۔۔

- مگر اب رومان شاہ کی نظر اتنا پرکھنا سیکھ گئی ہے کہ کیا کھرا سونا ہے اور کیا پیتل اس لیے تم مجھ پر اپنا ٹائٹ ویسٹ مت کرو تمہارے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں آنے والا۔۔۔۔۔

- میری بیوی مجھ سے بے لوث بے حد محبت کرتی ہے اور اس کی محبت کے سامنے تم جیسی ہزاروں مہک بھی آکر ہمارے درمیان بدگمانیاں پیدا کرنے کی کوشش کرے تو رومان شاہ چٹان بن کر سب بدگمانیوں کو چکنا چور کر دے گا۔۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

- رومان شاہ نے الفاظ اتنے کڑوے انداز سے بولے تھے کہ کوئی بھی غیرت مند لڑکی ہوتی تو شاید ڈوب مرتی ہے مگر یہ تو مہک تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- مہک کو جب کوئی چیز حاصل کرنی ہوتی ہے تو اس وقت تو نہ اسے اپنے گھر والوں کی عزت کی پرواہ ہوتی ہے اور نہ اپنی عزت کی۔ اس وقت بھی وہ یہی کر رہی تھی۔۔۔ رومان شاہ کی اتنی کڑوی باتیں سننے کے باوجود وہ اپنی بات سے ٹس سے لمس نہیں ہوئی۔۔۔

رومیو تم میری بات کا یقین کیوں نہیں کرتے مجھے تمہاری دولت سے نہیں تم سے محبت ہے رومیو دولت تو مجھے شادی کر کے مل گئی تھی۔

اگر نہیں ملا تو وہ پیار تھا جو مجھے صرف تم دے سکتے ہو مجھے پتہ ہے کہ میرا ماضی ایسا رہا ہے کہ تم مجھ پر یقین نہیں کر پارہے مگر یہی سچ ہے کہ میں اب تم سے بہت محبت کرتی ہوں۔۔۔

- تم چاہو تو مجھ سے قسم لے لو مجھے تمہاری دولت سے کوئی غرض نہیں مجھے تم چاہیے ہو رومیو میں تمہاری محبت کو نہیں بھول پارہی پلیز میرا ہاتھ تھام لو۔۔۔
www.kitabnagri.com

- رومان تم ایک بار بیٹھ کر میری بات سنو میں تمہیں میرب کو چھوڑنے کے لیے تھوڑا کہہ رہی ہوں۔
تم میرب کو رکھو اپنے ساتھ۔

Posted On Kitab Nagri

- مگر رومان ہماری اس محبت کو یاد کرو جو تم سے صرف مجھ سے کرتے تھے میرب سے تمہارا زبردستی کا رشتہ جوڑا ہے مگر رومان تمہارا اور میرا دل کا رشتہ ہے بچپن سے تم نے مجھے پیار کیا ہے۔

- میں مانتی ہوں کہ میری غلطی ہے کہ میں اس وقت تمہارے پیار کو پہچان نہیں سکی تو ٹھیک ہے نا میری غلطی کی سزا مجھے خدا نے دے دی ہے۔۔۔

- پلیز میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں مجھے ایک موقع دو میں تمہیں وہ مہک بن کر دکھاؤں گی۔
- جیسی مہک تم ہمیشہ چاہتے تھے۔ مہک باتیں کرتی ہوئی رومان شاہ کے قریب آگئی تھی۔۔

- ہاتھ جوڑتے ہوئے اب وہ رومان شاہ کے سینے پر اپنے ہاتھ رکھنا چاہتی تھی رومان شاہ کے وجہ پر سنیلٹی خوبصورتی اور بھرپور مردانگی مہک کو اپنی طرف کھینچ رہی تھی۔۔۔

- تمہیں سمجھانا مطلب پتھر کے ساتھ اپنا سر پھوڑنا ہے۔ رومان شاہ مہک کے ہاتھ کو جھٹکتے ہوئے پیچھے ہوا۔ جو اس کے سینے پر رکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اور غصے سے بڑے بڑے قدم اٹھاتا اپنے روم کی جانب بڑھ گیا مہک نے پیچھے سے روتے ہوئے مدھم سی آواز میں دو تین بار پکارا مگر رومان شاہ بنا پلٹے چلتا ہی گیا۔

oooooooooooo

رومان شاہ روم کے اندر داخل ہوا تو مدھم سی روشنی نے اس کا استقبال کیا میرب کروٹ لے کر کمبل اوڑھے ہوئے لیتی تھی۔۔۔

- رومان شاہ مہک کی بے تکی باتوں کی وجہ سے اس وقت اتنے غصے میں تھا کہ میرب کو سویا ہوا دیکھ کے اس نے اللہ کا شکر ادا کیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- کیونکہ رومان شاہ اپنا غصے والا موڈ میرب کو نہیں دکھانا چاہتا تھا۔ وہ صوفے پر بیٹھا ہوا اپنے شوز اتار کر اب اپنے موزے شوز کے اندر رکھ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اپنے موڈ کو لائٹ کرنے کے لیے رومان شاہ الماری سے اپنا نائٹ سوٹ نکال کر واش روم کے سامنے رکھی ہوئی چپلیں پہنتے ہوئے واش روم میں چلا گیا۔

oooooooo

شاہ آپ میرے ہیں صرف اور صرف میرے۔ مہک اگر آپ کو مجھ سے چھیننا چاہتی ہے تو میں اسے اس کے مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہونے دوں گی میرب نے بھیگی پلکوں سے آنسو صاف کرتے ہو سوچا۔۔۔

میرب جو کچن سے پانی لینے کی غرض سے جا رہی تھی اسی وقت رومان شاہ اور مہک کے بیچ ہوئی ساری باتیں وہ سن چکی تھی۔

حالانکہ اس نے دیکھا تھا کہ رومان شاہ نے اسے منہ توڑ جواب دیا ہے مگر پھر بھی میرب کا دل بہت دکھ ہوا تھا، اسی لیے وہ رومان شاہ کے آنے سے پہلے کمبل میں لیٹ گئی، کیونکہ وہ اپنے آنسو رومان شاہ پر ظاہر نہیں کرنا چاہتی۔۔۔۔

رومان شاہ فریش ہو کر اپنے غصے کو کافی حد تک کم کرنے کے بعد ٹاول سے سر کو رگڑتے ہوئے باہر آیا وائٹ کلر کا ٹراؤزر پہنے ہوئے گلے میں ٹاول ڈال رکھا تھا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑا ہو کر سر خشک کرنے کے ساتھ اپنی نظریں بیڈ پر کمپل میں دبک کر لیٹی ہوئی میرب پر رکھے ہوئے تھا۔

- میرب جو سونے کی بھرپور ایکٹنگ کر رہی تھی اس کی نظر رومان شاہ کے کسرتی سینے پر پڑی جس پر ابھی تک پانی کے قطرے کھڑے تھے۔

- میرب کی نظر جیسے ہی رومان شاہ کے کسرتی جسم پر گئی فوراً اس نے کمبل اپنے منہ پر کھینچتے ہوئے شرم سے سانس روک لی۔

- میری ڈرامہ کوائن اٹھ جاؤ کیونکہ میں تمہیں دیکھ چکا ہوں کہ تم جاگ رہے ہو، رومان نے مرر میں دیکھتے ہوئے ہی کہا۔ ----

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- دیکھ چکے ہیں تو دیکھتے رہیں کم سے کم روم میں آتے ہوئے کپڑے تو پہن لیا کریں، میرب نے کمبل کے اندر سے آواز دی، کیونکہ رومان شاہ کا قصر تی جسم دیکھ کر میرب کا دل زور و شور سے دھڑکنا شروع کر چکا تھا۔ ----

Posted On Kitab Nagri

- پہلی بات تو یہ کہ میں نے کپڑے پہن رکھے ہیں اور دوسری بات اگر میں بنا کپڑوں کے بھی آ جاؤں تو مجھے تو نہیں لگتا کہ اس میں کچھ غلط ہے کہ روم میں میری ایک عدد بیوی کے سوا اور کوئی نہیں ہے

رومان شاہ ہنستے ہوئے ٹاول کو صوفے پر پھینکتے ہوئے میرب کی جانب قدم بڑھانے لگا۔ شاہ پلینز پہلے جا کر شرٹ پہنے، شاہ نے میرب کے منہ سے کمبل ہٹایا تو میرب نے شرما کر اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ لیے۔۔۔۔

- اپنی بیوی کے پاس آنے سے پہلے میں شرٹ پہن کر آؤں، ماشاء اللہ کافی پردہ نشین خیالات ہیں تمہارے، میری جان بیوی کے پاس آنے سے پہلے شرٹ کو پہنا نہیں جاتا اتارا جاتا ہے۔۔۔

www.kitabnagri.com

- رومان شاہ کمبل کا کونا اٹھا کر میرب کے کمبل کے اندر گھس چکا تھا۔ شاہ پلینز شرٹ۔۔۔ شششش
چپ چاپ لیٹی رہو ورنہ تمہاری شرٹ کو بھی وقت سے پہلے غائب کر دوں گا اگر دوبارہ مجھے شرٹ پہننے والی بات کہی تو اس کے لبوں پر انگلی رکھ کر۔ اس کی بات کو بیچ میں ہی کاٹتے ہوئے، اتنی بے باقی سے بولا کہ میرب کا منہ کھلے کا کھلا ہی رہ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

میرب کے خوبصورت مخملی کھلے ہونٹوں کو دیکھ کر شاہ کا دل بے ایمان ہونے لگا تھا۔ وہ گہری نظروں سے میرب کے مخملی ہونٹوں کو دیکھتے ہوئے شاہ بے اختیار میرب کے لبوں پر جھک گیا۔۔۔

- وہ میرب کے سر کے پیچھے سے ہاتھ رکھتے ہوئے اپنے آتش سلگتے ہوئے لب میرب کے مخملی ہونٹوں پر رکھ کر بڑی شدت سے اس کے مخملی ہونٹوں کو اپنے آتش لبوں کی قید میں لے گیا۔۔۔

یہ سب شاہ نے اتنا اچانک سے کیا کہ میرب کو سنبھلنے کا موقع تک نہیں ملا۔ شاہ کے اس اچانک وار سے میرب پوری طرح سے پھڑپھڑائی مگر وہ معصوم جان یہ بھول گئی تھی، کہ اس وقت وہ پہاڑ جیسے آتش رومان شاہ کی پکڑ میں آچکی ہے تو پھڑپھڑانے سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہونے والا۔۔۔

www.kitabnagri.com

اس کی پھڑپھڑاہٹ کو شاہ پوری طرح سے روکتے ہوئے اس پر قابض ہو رہا تھا اس کی ٹانگوں کو اپنے ٹانگوں سے پن کر کے ٹانگوں کو اپنی جگہ پر ساکت کر چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ایک ہاتھ اس کے سر کے نیچے اور دوسرے ہاتھ سے میرب کا ہاتھ پکڑے ہوئے اوپر کی طرف کوپن کر کے اس کی نازک سی انگلیوں میں اپنی سخت مردانہ انگلیاں پھسا کر اسے پوری طرح سے بے بس کر کے، اس کے لبوں کی نمی کو بڑی شدت سے پیتے ہوئے مدہوش سا ہو رہا تھا۔۔۔

اس کے مخملی ہونٹوں کی نمی کو کچھ اس انداز سے اپنے اندر انڈیل رہا تھا جیسے صدیوں سے پیاسا ہو وہ اتنی شدت سے ہونٹوں کی نمی کو پی رہا تھا کہ میرب کا سانس لینا مشکل ہو گیا۔

مگر شاہ نے اسے کچھ اس طرح سے جکڑ رکھا تھا کہ وہ اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پار ہی تھی۔۔۔

۔ جب تھوڑا سا شاہ کو اس کے مخملی ہونٹوں کی نمی پینے کے بعد صبر آیا تو وہ اپنی پھولی ہوئی سانس لے ہوئے اپنا چہرہ اوپر اٹھا کر میرب کے چہرے کی جانب دیکھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

۔ جو شاہ کی شدت بھری کس سے اکھڑی ہوئی سانس لے لیٹی تھی اس کی آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی

Posted On Kitab Nagri

سوری مائی بیوٹی فل وائف اب کسی نشا آور کونشے کی طلب ہو رہی ہو اور پورے ایک دن کے بعد اسے
نشہ دستیاب ہو تو اس کا حشر میرے جیسا ہی ہو گا۔۔۔

رومان شاہ کو اپنے کیے پر کوئی شرمندگی نہیں تھی میرب نے تھوڑی سی آزادی پاتے ہی مکہ شاہ کے
سینے پر برسایا۔۔۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

- شاہ کے منہ سے آہ کی آواز نکلی، درد سے نہیں مسکرے پن سے --- ظالم لڑکی ایک کس لینے پر کوئی اتنی زور سے مکہ مارتا ہے شاہ مصنوعی درد دکھاتے ہوئے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر بولا ---

آپ مجھے پہلے یہ بتائیں کہ آپ نے کہا تھا کہ آپ ایک ڈیڑھ گھنٹے تک آجائیں گے، اور پورے چار گھنٹے کے بعد آپ واپس گھر آئے ہیں ---

مجھے تو دھمکی دے کر گئے تھے کہ اگر میں سوئی تو آپ میرا براہِ حشر کریں گے اب آپ کے لیے کون سی سزا ہے وہ بھی بتا دیجیے میرب شاہ کے چہرے کی جانب دیکھتی ہوئی غصے سے بولی ---

www.kitabnagri.com

- میری جان میرے لیے بھی وہی سزا ہے جو تمہارے لیے تھی اب تم میرا براہِ حشر کرو میں تو فل تیار ہوں اپنا حشر برا کروانے کے لیے شاہ بازو پھیلا کر بیڈ پر لیٹ گیا ---

شاہ آپ کو پتہ ہے کہ آپ بہت نہیں بہت --- زیادہ بے شرم ہے میرب شاہ کے الفاظوں سے گھبراتی ہوئی بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی ---

Posted On Kitab Nagri

- میری ان رومینٹک بیوی اس کو بے شرمی نہیں رومینس کہتے ہیں اتنی موٹی موٹی کتابیں پڑی ہیں تم نے مگر اس چھوٹے سے لفظ کا مطلب تمہیں سمجھ میں کیوں نہیں آتا۔

، رومان شاہ مسکرا سا چہرہ بنا کر شوخ لہجے سے بولا اور بیڈ سے اٹھتا ہوا میرب کی جانب آرہا تھا۔۔۔

شاہ اگر آپ لیٹ آئے ہیں تو آپ کی سزائیں تجویز کروں گی اور آپ کی سزا یہ ہے کہ آپ چپ چاپ سو جائیں اور مجھے تنگ مت کریں، میرب شاہ کے اپنی جانب اٹھتے ہوئے قدموں کو دیکھ کر تیزی سے بولی۔۔۔

Kitab Nagri

- میری جان ابھی تک تم نے اپنے شاہ کو اچھی طرح سے سمجھا نہیں اتنا شریف نہیں ہوں میں جو تمہاری ایسی سزا کو قبول کر کے چپ چاپ لیٹ جاؤں گا۔

Posted On Kitab Nagri

- سزا دینی ہے تو ڈھنگ کی دو جیسی سزا میں تمہارے لیے تجویز کرتا ہوں یہ بے ایمانی والا کام مت کرو وہ کہتے ہوئے میرب کی جانب بڑھا۔ میرب شاہ کے تیور دیکھ کر خود کو بچانے کے لیے بھاگتی ہوئی بیڈ کی دوسری جانب جار کی تھی۔۔۔۔

- سوچ لو جان شاہ جتنا تڑپا ہوگی بدلے میں میں تمہاری جان کو اتنا ہی مشکل کروں گا مسکراتے ہوئے آنکھ دبا کر بولا۔۔۔

- شاہ پلیر رات بہت ہو چکی ہے سو جائیں اور مجھے بھی سونے دیں مجھے سچ میں بہت نیند آرہی ہے دیوار کے ساتھ لگی ہوئی شاہ کی منت کرنے والے انداز سے بولی۔۔۔۔

- بنا اپنے حساب کتاب پورے کیے میں تو ہر گز سونے والا نہیں ہوں، پہلے ہی پورا ایک دن اور ایک رات تم مجھ سے دور رہی ہو، دوسرا گاڑی میں ایک بیہودہ سی بچوں والی چنی منی کسی دے کر تم نے میرا دماغ خراب کر دیا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اور اب تم چاہتی ہو کہ میں سو جاؤں تو میرب رومان شاہ ایسا کچھ بھی نہیں ہونے والا، میں تو حساب کتاب کا بہت پکا آدمی ہوں

-، بنا میرا بقایا جات دیے میں تمہیں ہر گز سونے نہیں دوں گا اس لیے شرافت سے میرا بقایا جات جھکتا کر دو ورنہ مجھے تو زبردستی لینے میں بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے وہ کہتا ہوا میرب کے بالکل قریب آگیا

دیوار کے ساتھ چپک کر کھڑی ہوئی میرب کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ایک ہاتھ سے اوپر کی طرف پین کر کے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اپنے ہاتھ سے اس کی خوبصورت گردن کو سہلا رہا تھا، نظر میر کی چہرے پر مرکوز تھی جو شاہ کے ہاتھوں کے لمس سے شرم سے لال ہو رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

-- اسے نرمی سے گھما کر اس کی پشت اپنی جانب کرتے ہوئے اس کے بالوں کو گردن سے ہٹا کر وہاں پر اپنی انابی لب کر چوم رہا تھا۔۔۔

- شاہ کے آتش لبوں کی تپش سے میرب کے منہ سے ہلکی سی سسکی نکلی میرب نے اپنے دونوں ہاتھ دیوار پر رکھے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

میرب کی کرتی پر لگی ہوئی زپ کو شاہ اپنے لبوں سے نیچے کی جانب کھول رہا تھا۔۔۔

- اس کی خوبصورت دودھیا مخملی کمر کو

اپنے لبوں سے چوم رہا تھا۔ شاہ کے لبوں کی گرمی سے میرب کے منہ سے ہلکی ہلکی سسکیاں نکلنے لگی تھیں۔۔۔ اور وہ سسکیاں شاہ کو اور بھی بہکار ہی تھیں۔۔۔

www.kitabnagri.com

- وہ اس کے کاندھے سے کرتی کو ہٹا کر اب وہاں پر اپنے آتش لبوں سے اس کی خوبصورت مخملی گردن پر اپنی محبت کی مہرے لگا رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ میرب کا رخ پھر سے اپنی جانب کر چکا تھا کرتی پوری طرح سے کاندھوں سے سرکتی ہوئی نیچے کی جانب ہو چکی تھی۔

وہ ایک ہاتھ سے اپنی کرتی کو سنبھال رہی تھی اور دوسرا ہاتھ شاکر کاندھے پر رکھا ہوا تھا اس وقت وہ پوری طرح سے شاہ کے رحم و کرم پر تھی اگر وہ شاہ کا کاندھا نہیں پکڑتی تو شاید زمین پر ہی گر جاتی۔۔۔۔

آہ آہ۔۔ شاہ نے میرب کی خوبصورت بیوٹی بون پر اپنے دانتوں کا دباؤ دیا تو میرب کی منہ سے آہ نکلی تھی۔۔۔

وہ میرب کی کی خوبصورت گردن پر جگہ باجگہ اپنے ہونٹوں کے لمس چھوڑتے جا رہا تھا میرب کی سانسیں اکھڑنے لگی تھیں۔

- شاہ کے کسرتی سینے سے میرب کے کاندھے لگنے سے میرب کے پورے جسم میں جلا دینے والی حرارت پیدا ہونے لگی تھی۔ اس کے پورے وجود میں سنسنی سی دوڑ گئی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

لب اس کی بیوٹی فون پر رکھ کر اپنی جنونیت دکھا رہے تھے، شاہ کا ایک ہاتھ اس کی کمر پر رکھا ہوا تھا۔

- شاہ نے کھلی ہوئی زپ سے میرب کی کمر کو اپنے ہاتھ سے سہلاتے ہوئے انگلیاں اس کی کمر میں زور سے دبائی تو انگلیوں کی سختی کی وجہ سے میرب کے منہ سے سسکی نکلی۔۔۔

شاہ اس کے مخملی بتن کی رانائیوں کو دیکھ پوری طرح سے بے قابو ہوتا ہوا میرب کی کمر پر دونوں طرف ہاتھ رکھتے ہوئے اس سے اوپر کو اٹھا کر اسے بیڈ پر لے آیا۔۔۔

- میرب آنکھیں بند کیے ہوئے تیز تیز سانس لے رہی تھی۔ شاہ اس کے لبوں پر چکا اپنی پیاس بجھا رہا تھا۔
www.kitabnagri.com

- وہ اس کے نازک لبوں کی نمی کو اپنے اندر قطرہ قطرہ انڈیل کر میرب کی سانسوں کو تنگ کیے ہوئے تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ نے اپنا چہرہ اوپر اٹھا کر میرب کی جانب دیکھا وہ آنکھیں بند کیے ہوئے تیز سانس لے رہی تھی۔
اس کی حالت دیکھ کر شاہ اور بھی بے قابو سا ہوتا ہوا اس کی گردن پر جھکا گیا۔۔۔

- وہ گردن پر جگہ پر جگہ اپنی آتش لبوں کے نرم اور گرم لمس چھوڑ رہا تھا لمسوں کی گرمی سے میرب
شاہ کے نیچے مچل رہی تھی۔۔۔۔

- میرب کے پورے وجود میں بجلی کی لہریں دوڑ رہی تھی، شاہ کے لبوں کی گرمی کی شدت اتنی تھی کہ
میرب کو اپنا جسم چلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

- اب وہ گردن سے ہوتا ہوا اس کے کاندھوں پر آچکا تھا۔ اپنے کاندھوں پر میرب شاہ کے لبوں کے
لمس محسوس کرتے ہوئے کہیں کہیں پر شاہ کے دانتوں کی چپن کو محسوس کر کے سسکا اٹھتی تھی
۔۔۔۔

- مگر وہ دشمن جاں اس کی سسکیاں سن کہا رہا تھا۔ وہ تو اپنی ہی دھن میں مست میرب کے مخملی جسم
سے اپنے من کی پیاس بجھا رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ کے بے باک لب کہیں رکنے کو تیار ہی نہیں تھے۔ شاہ نے جب میرب کے پیٹ سے کرتی کو ہٹاتے ہوئے وہاں پر اپنے لب رکھے تو میرب تو سسک ہی اٹھی تھی۔۔۔۔

۔ شش۔۔ شاہ۔۔۔۔ پ۔۔۔۔ پلیر نہیں۔۔ میرب نے شاہ کے کاندھے دونوں طرف سے پکڑتے ہوئے، نفی میں سر ہلا لفظوں کو توڑتے ہوئے منع کیا تھا۔۔۔۔

۔ مگر وہ بہکا ہوا شاہ کپ میرب کی انکاری سن رہا تھا اپنے کاندھوں سے اس کے ہاتھ ہٹا کر بڑی نرمی سے اپنے لبوں سے چومتا ہوا سائیڈ پر رکھ چکا تھا۔۔

۔ بھر سے اپنے لب میرب کے پیٹ پر رکھتے ہوئے وہاں پر اپنے ہونٹوں کی جگہ باجگہ لمس چھوڑ رہا تھا۔۔۔۔

۔ میرب شاہ کے نیچے پڑی ہوئی سکیاں بھر رہی تھی، شاہ کے لبوں کی گرمی سے وہ تکیے کے دونوں کونے اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے مٹھیوں میں میچ کر لیٹی ہوئی تھی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ خود میں شاہ کی شدتوں کو سہنے کی ہمت اکٹھی کر رہی تھی۔ گذرتے ہوئے لمحوں کے ساتھ شاہ اور بھی بے قابو ہو رہا تھا۔

۔ وہ پاؤں سے کمبل کو کھینچ کر اپنے اور میرب کے گرد لپیٹ چکا تھا۔

۔ وہ اپنے میرب کی بچی کچی کرتی کو اس کے خوبصورت جسم سے الگ کرتے ہوئے بیڈ سے نیچے پھینک کر وہ اس کی خوبصورت جسم کی رہنمائیوں کو پوری طرح سے اپنی آنکھوں میں سما رہا تھا۔



میرب آنکھیں بند کیے ہوئے تیز سانسیں لیتے ہوئے شاہ کے رجمو کر حم پر تھی اس کی کمر پر پڑتے ہوئے خوبصورت بل دیکھ کر اپنے آتش لبوں سے مسکرایا۔

Posted On Kitab Nagri

اپنے لب اس کی دودیا کمر پر پڑھتے ہوئے بلوں پر رکھ کر اپنے دانتوں کا ہلکا سا دباؤ دے کر وہاں پر اپنی محبت کی ایک مہر لگانے جیسا لمس چھوڑ چکا تھا۔

۔ شاہ کے لب اٹھتے ہی وہاں پر شاہ کے لبوں کی مہر لگ چکی تھی جسے وہ واضح دیکھ کر مسکرایا تھا۔ میرب کی تیز ہوتی سانسیں اور سسکیاں شاہ کو بہت حد تک بہکا چکی تھی۔۔۔

۔ اب شاہ بے قابو ہوا میرب کی خوبصورت نازک سے وجود پر اپنی محبت کی شدتیں لوٹا رہا تھا، شاہ کی شدتوں سے میرب کی سانسیں اور سسکیاں تیز ہونے لگی تھی۔۔۔

۔ شاہ نے میرب کی سسکیاں روکنے کی کوشش نہیں کی کیونکہ اس کی سسکیاں شاہ کو بہت مسرور کر رہی تھی۔

۔ وہ اپنی شدتیں پوری طرح سے اس کے نازک وجود پر لٹا کر اپنی محبت کو مطمئن کر کے اس کے ساتھ بیڈ پر لیٹا ہوا اپنی سانسیں بحال کر رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- جب کہ اس کی شدت سے ٹوٹی ہوئی میرب اسی کے سینے میں منہ چھپائے بیٹی ہوئی تھی۔

oooooooo

شاہ آپ بہت گندے ہیں آپ کو مجھ پر ذرا سا بھی ترس نہیں آیا اتنا شاہ کی شدتوں سے ٹوٹی ہوئی میرب نے شاہ سے شکوہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

میری جان شاہ تم سے اتنا پیار کرنے لگا ہے کہ اب تم اپنے شاہ کی نسوں میں نشہ بن کر دوڑتی ہو تمہارا یہ نازک وجود مجھے بھی حد سکون دیتا ہے اور اگر تم پر ترس کھاؤں گا تو پھر اپنا نشہ کیسے پورا کروں گا وہ کہتے ہوئے کروٹ لیتا ہوا میرب کے اوپر آگیا۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

- مجھے آپ سے بات نہیں کرنی شاہ کی شدتوں سے ٹوٹی ہوئی میرب کو شاہ کی بے رحمی پر غصہ آرہا تھا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اچھا میری طرف دیکھو سوری آئندہ پوری کوشش کروں گا۔ وعدہ نہیں کر رہا مگر کوشش کروں گا کہ میں اپنی نازک مزاج بیوی پر نرمی والی شدتوں سے محبت ظاہر کروں۔۔۔۔۔

- میرب کی آنکھوں میں آنسوؤں دیکھ کر شاہ نرم پڑھ گیا۔ وہ میرب کی آنکھوں پر اپنے لب رکھتے ہوئے نرمی سے اس کی خوبصورت آنکھوں سے آنسوؤں چن رہا تھا۔۔۔۔۔

جان شاہ اب تمہارا شاہ تو ایسا ہی ہے یا تو تم اپنے شاہ کو ایسے ہی قبول کرو یا پھر مجھے اجازت دو کہ میں اپنی سختی والی محبت کسی اور پر جا کر لٹا سکوں شاہ نے مذاق سے کہا مگر میرب نے غصے سے شاہ کی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

وہ رونے لگی تھی۔۔۔ میرب یار میں مذاق کر رہا تھا میرب کو یوں تڑپ کر روتے ہوئے دیکھ شاہ گھبرا گیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

آپ مذاق نہیں کر رہے مجھے پتہ ہے کہ وہ مہک ہر وقت آپ کو مجھ سے چھیننے کی کوشش میں لگی رہتی ہے، اور اب تو آپ کو بھی میں آپ کے قابل نہیں لگ رہی اسی لیے آپ کے منہ سے یہ بات نکلی ہے آنسوؤں سے بھیگی ہوئی آواز میں روتے ہوئے کہا۔۔۔

- میری جان ایسا کچھ بھی نہیں ہے میں تو صرف ایک مذاق کر رہا تھا شاہ تو تم سے دور جانے کا سوچ بھی نہیں سکتا، تمہارے اندر شاہ کی جان بستی ہے پاگل لڑکی، میرب کے ماتھے پر لب رکھ کر بڑی محبت سے چومتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

- پھر آپ نے ایسا کیوں کہا میں کوشش تو کرتی ہوں نا آپ کے مطابق بننے کی میں کیا کروں اگر آپ کی ش۔۔۔ وہ کہتے ہوئے شرم سے نظر جھکائے چپ ہو گئی۔۔۔

www.kitabnagri.com

- میرب میری جان تم جیسی ہو شاہ کو ایسی ہی پسند ہو میری شدتوں سے روتی ہوئی اور میری شدتوں کو سہنے کی کوشش کرتی ہوئی۔ مجھے بہت اچھی لگتی ہو اور یار میں نے مذاق میں بولا تھا مجھے تو صرف اور صرف تم چاہیے ہو۔ تمہاری محبت چاہیے ابھی تو شاہ کو تم سے اپنے پیارے پیارے بچے بھی چاہیے تم تو ابھی سے ہی رونے لگی ہو۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- بچوں کا نام سن کر میرب شرماتے ہوئے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ گئی۔ اور شاہ زوردار کہہ کر لگتا ہوا ہنسنے لگا۔ اسے اپنے بچوں کی شرمائی ہوئی ماں پر بہت پیار آ رہا تھا۔۔۔

oooooooooooo

بابا آپ کو کیا ہو رہا ہے مہک رو رہی تھی۔ اس کے بابا کی حالت دیکھ کر سب کمرے میں اکٹھے ہو گئے تھے۔۔۔

- مہک کی ماں مہک کے چچا اور چچی اور رومان شاہ کی ماں بھی کمرے میں موجود تھی۔ کیونکہ مہک کے پاپا کی حالت بہت زیادہ خراب ہو رہے تھی۔۔۔

Kitab Nagri

وہ ایک ہی سانس میں لگاتار کھانسی کیے جا رہے تھے اور کھانسی کھانسی کر ان کا سانس پھولنے لگا تھا۔۔۔ وہ کھانستے ہوئے اپنے منہ پر رومال رکھ کر صاف کر رہے تھے کیونکہ ان کے منہ سے بار بار بلڈ آ رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- بلڈ کو دیکھ کر پورے گھر والے بے حد پریشان تھے مہک اور اس کی ماں مسلسل رو رہی تھی۔۔۔ رومان شاہ کی ماں اور مہک کی چچی ان کو حوصلہ دے رہی تھی مہک کا چچا اپنے بھائی کے پاس بیٹھا ہوا اپنے بھائی کا منہ صاف کر رہا تھا۔۔۔ گھر میں اس وقت بہت ہی افسردہ ماحول تھا۔۔۔

oooooooo

ٹھک ٹھک ٹھک۔۔۔ یہ کون ہے اس وقت رومان شاہ جو پڑھے رومینٹک انداز سے میرب کے اوپر لیٹا ہوا اس سے اپنے بچوں کے بارے میں ڈسکس کر رہا تھا۔

اچانک سے رات کے دو بجے دروازہ کھٹکھٹنے سے بے زار منہ بناتے ہوئے رومان شاہ نے دروازے کی جانب دیکھا۔۔۔ کون ہے۔۔۔ صاحب جی بڑی بی بی بلا رہی ہیں۔۔۔ آپ کے تایا جان کی طبیعت بہت خراب ہے ان کو ہاسپٹل لے کر جانا ہے۔۔۔

- رومان شاہ کی اکھڑی ہوئی سخت آواز پر نوکرانی نے ڈرے اور من مناتے ہوئے انداز میں پیغام دیا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- ٹھیک ہے آپ جائیں میں آتا ہوں۔۔۔ رومان شاہ میرب سے ہٹے ہوئے بیزاری سے بولا۔۔۔ امی جان نے بھی فضول میں ان لوگوں کو گھر میں رکنے کی اجازت دی ہے۔۔۔

ان احسان فراموش لوگوں کے حالات ٹھیک تھے تو ان لوگوں کو ہماری کوئی پرواہ نہیں تھی۔ تو میرا باپ تکلیفیں لیتا ہوا اس دنیا سے چلا گیا۔ اور ان لوگوں نے احساس تک نہیں کیا۔ اور اب ان کی تیمارداری امی جان پتہ نہیں مجھ سے کیوں کروانا چاہتی ہیں۔۔۔

رومان شاہ بیڈ پر دونوں ہاتھ رکھے ہوئے ٹانگیں لٹکا کر غصے سے بیٹھ گیا غصے سے رومان شاہ کے ماتھے پر بل پڑنے لگے تھے۔۔۔ اور ماضی کو یاد کرتے ہوئے نسے ابھر آئی تھی۔۔۔

Kitab Nagri

شاہ آپ کو ان کی مدد کرنی چاہیے اگر ان لوگوں نے آپ کے ساتھ غلط کیا ہے تو اس کی سزا اللہ تعالیٰ ان کو ضرور دے گا مگر کسی مرتے ہوئے کا احساس کرنا ایک انسان کا فرض ہے۔۔۔

اور شاہ آپ بہت اچھے انسان ہیں مجھے پتہ ہے کہ آپ کسی کو درد میں نہیں دے سکتے تو پلیز آپ جا کر ان کی ہیلپ کر دیں۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میرب خود کو کمبل سے کور کرتی ہوئی شاہ کے کاندھے پر اپنا ہاتھ رکھ کر سمجھانے والے انداز سے بولی۔۔۔

- رومان شاہ نے محبت بھری نظروں سے میرب کے چہرے کی جانب دیکھا اور دل ہی دل میں خوش ہوا کہ اس کی بیوی اتنی سمجھدار اور رحم دل ہے۔۔۔

- ہم۔ ٹھیک ہے میں چینج کر کے جا رہا ہوں۔ تم بھی اپنا حلیہ درست کر کے باہر آ جاؤ واش روم میں کپڑے چینج کر تا ہوا روم سے نکل گیا۔

Kitab Nagri

oooooooo

مرہا اٹھ جاؤ میں تمہیں یہاں پر سونے کے لیے نہیں لے کر آیا جلدی سے اٹھو۔۔۔۔۔ میر مجھے ابھی نہیں اٹھنا مجھے بہت ٹھنڈ لگ رہی ہے اور باہر بہت سردی ہے میں کل بہت تھک گئی تھی اس لیے مجھے آج کہیں نہیں جانا میرا کمبل میں پوری طرح سے خود کو چھپائے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تو کراچی سے اتنی دور میں تمہیں سونے کے لیے لایا ہوں نکمی لڑکی اٹھو اور تیار ہو جاؤ شاہ میر اسے کب سے آوازیں دے رہا تھا مگر میر ہا بستر سے باہر نکلے کو تیار نہیں تھی ----

میر ہا کے بچی چھوڑو کمبل کی جان اور نکلو باہر شاہ میر نے میر ہا کے اوپر سے کمبل کھینچتے ہوئے کہا۔۔۔ میر کیا ہے مجھے کہیں نہیں جانا باہر کتنی ٹھنڈ ہے مجھے آج سارا دن روم میں ہی رہنا ہے وہ کمبل واپس اپنے اوپر کرتے ہوئے بچوں کے جیسا منہ بنا کر بولی۔۔۔

سوچ لو اگر روم میں رہو گی تب بھی میں تمہیں سکون سے رہنے نہیں دوں گا سوچ لو اب تم نے ٹھنڈ میں باہر جا کر انجوائے کرنا ہے۔۔۔۔۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

- یاروم میں رہ کر شاہ میر اپنی بات ادھوری چھوڑ کر اسے گہری نظروں سے دیکھتا ہوا مسکرایا تھا۔۔۔ نہیں میں ابھی پانچ منٹ میں تیار ہو جاتی ہوں۔۔۔

- ہم لوگ گھومنے ہی چلیں گے شاہ میر کی بات کا کچھ کچھ مطلب سمجھتے ہوئے میرا ایک منٹ سے پہلے کمبل سے

باہر آچکی تھی۔ وہ اپنے پاؤں میں چپل پہنتی ہوئی۔ اپنے کپڑے لے کر واش روم میں بند ہو گئی۔۔۔ اس نے شاہ میر کی جانب پلٹ کر دیکھا تک بھی نہیں تھا۔

ہائے میری جان کب تک تم اپنی اے سی پی سے بچو گی۔ ایک نہ ایک دن تو تمہیں میرے بازوؤں کے شکنجے میں آنا ہی ہے اس دن میں اپنی ہر ایک بے تابی کا تم سے گن گن کر حساب لوں گا۔۔

Posted On Kitab Nagri

بہت تڑپا رہی ہو تم مجھے شامیر سوچتے ہوئے نچلے لب کو دبا کر مسکرا رہا تھا۔۔۔
اب تم ایک منٹ سے پہلے بھی تیار ہو گئی اب میری جان کو ٹھنڈ نہیں لگ رہی۔۔۔ شامیر مرہا کو فٹافٹ
سے تیار ہوتے دیکھ کر مذاق اڑا رہا تھا۔

میر کیا ہے اگر تیار نہیں ہو رہی تھی تو بھی آپ باتیں سن رہے تھے۔ اور اب تیار ہو گئی ہوں تو بھی
آپ میرا ہی مذاق اڑا رہے ہیں۔ مرہا معصومیت سے شامیر کی اصل بات کے مد کو نظر انداز کرتی ہوئی
بولی۔۔۔

یعنی کہ میری بیوی اپنے شوہر کے رومینس سے ڈر کر فٹافٹ سے تیار ہو گئی ہے۔ شاہ میر بھی کہاں اپنی
بات پوری کیے بنا پیچھے ہٹنے والوں میں سے تھا۔۔۔
میر آپ کو اس بات کے سوا اور کوئی بات نہیں آتی مرہا شاہ میر کی بات سے شرماتے ہوئے بولی۔

www.kitabnagri.com

ہائے میری جان تمہارے میر کو کیا کیا آتا ہے کبھی موقع تو دے کر دیکھیے شامیر ٹھنڈی آہ بھرتے
ہوئے مرہا کی کمر میں ہاتھ ڈال کر جھٹکے سے اسے اپنے قریب کرتے ہوئے بولا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مم۔۔ مم۔۔ میر یہ کیا کر رہے ہیں مرہا شامیر کی نظروں میں دیکھتی ہوئی لفظوں کو توڑ کر بولی۔۔ شاہ
میر نے غور سے مرہا کے چہرے کی جانب دیکھا جہاں پر اس وقت صرف فطرتی شرم و حیا موجود تھی۔
مگر اس ڈر کے آثار اسے مرہا کے چہرے پر کہیں نظر نہیں آئے۔۔۔

۔ شاہ میر یہ بات کل سے محسوس کر رہا تھا کہ مرہا اب اس کے ساتھ کمفرٹیبل محسوس کرتی ہے۔ بس
ایک مشرقی لڑکی کی طرح وہ اپنے شوہر سے شرماتی ہے۔۔۔۔

۔ میری جان تم تو میری ذرا سی نزدیکی سے ہی گھبرا جاتی ہو۔ جو میرے اندر تمہارے لیے جو پیار کا
سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے اس کو کیسی جھیلوں گی۔۔

۔ میرہا کو کمفرٹیبل دیکھ کر شاہ میر نے اپنی محبت کے چھوٹے چھوٹے قدم اس کی جانب بڑھانے شروع
کر دیے تھے۔۔

۔ کیونکہ شاہ میر کو پتہ تھا کہ اس فاصلے کو اس نے خود ہی کم کرنا ہے میرہا فطرتی طور پر ایک بہت شرمیلی
سی لڑکی تھی۔ جو شامیر کے لیے فیلنگ محسوس کر کے بھی منہ سے کبھی نہیں بول سکتی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- مرہا تمہاری نازک سی جان دیکھ کر شاہ میر ملک نے اپنے جذباتوں پر پہرے لگا رکھے ہیں۔۔۔ تمہیں کیسے بتاؤں کہ تمہارے اتنے پاس ہو کر تم پر سارے حق رکھتے ہوئے تم سے دور رہنا میرے لیے کتنا مشکل ہے۔۔۔

- میرہا کا معصوم چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرے ہوئے آنکھوں سے محبت کی پہنچاڑ کر رہا تھا۔ اس کے لفظوں میں اتنی مٹھاس تھی کہ میرہا کا دل شاہ میر کے لیے پگھلنے لگا تھا۔۔۔

- اس کی خالص محبت سے بھری ہوئی باتیں مرہا کے دل کے دروازے شامیر کے لیے کھولنے لگی تھی۔ مرہا اب شامیر کی محبت بھری آنکھوں کے سحر میں کھوتی جا رہی تھی۔۔۔

- ابھی تک میرا پیار میرا عشق میرا جنون میرے بے لگام جذبات میری جان کچھ بھی تو نہیں دیکھا تم نے پھر بھی تم اتنا گھبراجاتی ہو شامیر کی باتوں سے میرہا کا وجود آہستہ آہستہ کانپ رہا تھا جس کو شامیر باخوبی محسوس کر سکتا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

To be continue....

- میرا جب میں نے تمہیں پہلی بار دیکھا تھا اس دن سے میں نے تمہیں یکطرفہ بہت پیار کیا ہے۔ ہر رات میری آنکھوں نے تمہارے لیے خواب سجائے۔ میرے خوابوں میں تمہارے ساتھ میں نے خود کو مکمل ہوتے دیکھا۔۔۔ اپنی خوابوں کی خوبصورت دنیا میں تمہارے ساتھ میں نے اپنا ایک مکمل ہوتا ہوا جہان دیکھا۔

- شاہ میر آپ مجھ سے اتنی محبت کرتے ہیں۔ اپنا چہرہ اوپر کو کرتے ہوئے شاہ میر کی جانب دیکھ کر بولی۔۔۔ مرہا کی آنکھوں میں اک بے یقینی سی تھی جس کو شاہ میر کی نظریں دیکھ چکی تھی۔۔۔

- میں تم سے اتنا پیار کرتا ہوں جتنا جسم اپنی روح سے کرتا ہے، میں تم سے اتنا پیار کرتا ہوں جتنا دل اپنی دھڑکنوں سے کرتا ہے، میں تم سے اتنا پیار کرتا ہوں جتنا مرنے والا اپنی سانسوں سے کرتا ہے،

- اگر اس سے زیادہ میری پیار کی گہرائی کو ناپنا چاہتی ہو تو ایک بار کہہ کر دیکھو شاہ میر ملک ہستے ہستے تمہارے لیے اپنی جان دے سکتا ہے۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ اب بھی میرا ہا کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرے ہوئے کھڑا تھا میرا شاہ میر کی باتوں کو بڑے غور سے سن رہی تھی ----

- تو کیا آپ نے مجھ سے شادی بھائی سے بدلہ لینے کے لیے نہیں کی اور نہ ہی میرب کی سکیورٹی کے لیے کی تھی --

- مرہا میں تم سے جھوٹ نہیں کہوں گا جب تک میں نے تمہیں دیکھا نہیں تھا تو میرا مقصد صرف میرب کی ہی سکیورٹی تھا --

- میں نے تم سے نکاح میرب کی سکیورٹی کے لیے کیا تھا مگر جب میں نے تمہیں پہلی بار دیکھا اس کے بعد تو میں اپنے دل کی حفاظت نہیں کر پا رہا تھا تو میں نے مرہا کی سکیورٹی کیا کرنی تھی ----

www.kitabnagri.com

- میری معصوم سی چور میرا دل پہلی نظر میں ہی چراچکی تھی نکاح پر دستخط کرتے ہوئے میرے دل میں تمہارے لیے محبت تھی - میرا کوئی بھی سکیورٹی پلان نہیں تھا --

Posted On Kitab Nagri

- اس لیے اپنے دماغ سے یہ فضول کے وسوسے نکال دو اگر تم غور سے دیکھو گی تو میری آنکھوں میں تمہیں اپنے لیے بے انتہا محبت نظر آئے گی۔۔۔

- تمہیں میرے کسی بھی رویے سے یہ لگتا ہے کہ میں نے تم سے نکاح بدلہ لینے کی خاطر کیا ہے۔ شاہ میرا آہستہ آہستہ ایک کے بعد ایک سوال کا جواب دیتے چلا گیا۔۔ میرا بہت پر سکون ہو کر اس کی سب باتیں سن رہی تھی۔۔۔

- شاہ میری محبت کی سچائی کا اثر مرہا پر ہونے لگا تھا۔ کیونکہ مرہا شاہ میر کی باتیں سنتے ہوئے خود ہی شاہ میر کے سینے کے ساتھ اپنا سر ٹکا کر کھڑی ہو گئی۔ ایسا مرہا نے پہلی بار کیا تھا۔۔۔۔

Kitab Nagri

oooooooooooo

دیکھو رومان میری ڈاکٹر سے ساری بات ہو چکی ہے میں تمہیں کوئی جھوٹی تسلی نہیں دینا چاہتا۔ تمہارے تایا کا کیس جو ڈاکٹر ہینڈل کر رہا ہے وہ میرا بہت اچھا دوست ہے اگر صاف لفظوں میں کہوں تو تمہارے تایا جان کے پاس وقت بہت ہی کم ہے۔

Posted On Kitab Nagri

- ان کا کینسر آخری سٹیج پر ہے اس سٹیج پر آکر مریض کا علاج ناممکن ہو جاتا ہے اب ہم دوائیوں سے ان کی تکلیف کو تو کم کر سکتے ہیں مگر انہیں واپس زندگی کی طرف نہیں موڑ سکتے۔۔۔

- ویسے تو زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے وہ چاہے تو کسی کو ایک سانس سے بھی واپس موڑ کر لا سکتا ہے۔ مگر ان کی کنڈیشنز اور ان کی رپورٹس جو کہہ رہی ہیں اس کے مطابق تم لوگ اپنے تایا جان کو گھر لے جاؤ۔۔۔

وہ کچھ دنوں کے مہمان ہیں

ان کے گھر پر خدمت کرو وہ اپنی فیملی کے ساتھ رہیں گے تو آخری لمحات میں اچھا فیل کریں گے۔۔۔

Kitab Nagri

- باقی میڈیسن وغیرہ جو ضروری ہیں وہ ریکمنڈ کر دی جائیں گی آگے جیسے تم لوگوں کی مرضی ہاسپٹل میں ایڈمٹ کروانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میں یہ ایزادوست تمہیں رائے دے رہا ہوں۔ ڈاکٹر شاہ زیب کی ساری بات سن کر رومان شاہ کا دل کہیں نہ کہیں بہت دکھی ہو گیا تھا چاہے وہ جتنا مرضی ناراض ہو جتنی مرضی اسے ان سب سے شکایتیں تھیں۔۔۔۔

۔ مگر تایا کے ساتھ آخر اس کا خون کا ایک رشتہ تھا تو ایسے میں رومان شاہ خوش تو نہیں ہو سکتا تھا۔۔ ان کی حالت دیکھ کر رومان شاہ نے اپنے تایا کے گھر والوں کو ساری حقیقت سے آگاہ کر دیا تھا۔۔۔

سوائے اس کے تایا کے باقی گھر کے سب افراد اس حقیقت سے واقف تھے کہ اس کے تایا جان کچھ دنوں کے مہمان ہیں۔۔۔۔

Kitab Nagri

۔ گھر کا ماحول کافی ڈپریشن زدہ اور گھٹا گھٹا رہنے لگا تھا گھر آکر رومان شاہ کا بھی زیادہ تر وقت اپنے تایا کی عیادت کرتے ہوئے ان کے کمرے میں گزر جاتا۔ گھر میں کسی بھی طرح کی گہما گہمی نہیں رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

- رومان شاہ کی تایا کی حالت دن بدن خراب ہوتی جا رہی تھی اب تو وہ کھانا پینا تک چھوڑ چکے تھے۔ وہ زیادہ تر نیم بے ہوش حالت میں ہی رہتے اور جب اٹھتے تو کئی کئی گھنٹوں تک کھانستے ہی رہتے تھے۔ ایسے میں ان کو سانس بھی ٹھیک سے نہیں آتا تھا۔

oooooooooooo

شاہ میر اور مرہا واپس کراچی آچکے تھے شامیر نے مرہا پر کسی بھی طرح کی زور زبردستی نہیں کی، کیونکہ رشتے کو آگے بڑھانے کا فیصلہ وہ مرہا پر چھوڑ چکا تھا۔

- مگر اب میرہا اس کے ساتھ بہت کم فریبل فیل کرتی تھی شامیر بھی واپس آکر کافی مصروف ہو گیا تھا۔ عاصم والا کیس اپنے آخری پڑاؤ پر چل رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

- بہت جلد عاصم والے کیس کا فیصلہ ہونے والا تھا فی الحال سب کی زندگیاں بہت مصروف اور رکی ہوئی تھی۔۔۔

oooooooooooo

Posted On Kitab Nagri

میر --- میر --- می --- ر --- ر --- میراحال نے دو تین بار شاہ میر کو آواز دی مگر شاہ میر رات کو بہت لیٹ آیا تھا۔ اور نیند پوری نہ ہونے کی وجہ سے۔ اس لیے اس وقت وہ بہت گہری نیند میں تھا۔ اب کی بار مرہا کو شرارت سو جھی اور وہ میر کے کان کے پاس ہو کر میر کا نام چیختے ہوئے بولی تھی۔ ---

۔ اففف شرارتی لڑکی میرے کان کے پردے پھاڑنے کا ارادہ ہے کیا۔ شاہ میر اپنے کان پر ہاتھ رکھ کر نیند سے گھبرا کر اٹھا۔۔۔ ہی ہی ہی۔۔۔ مرہا شاہ میر کو ڈر کر اٹھتے ہوئے دیکھ کر اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے ہوئے ہی ہی کر کے ہنس رہی تھی۔۔۔

۔ شاہ میر کی ڈری ہوئی حالت دیکھ کر مرہا کو اتنا اچھا لگا کہ اس کی ہنسی نہیں رک رہی تھی۔۔۔ مرہا اپنی ہنسی میں اتنی مگن تھی کہ شاہ میر کب بیڈ سے اتر کر اس کے پاس آن کھڑا ہوا تھا اسے یہ بھی پتہ نہیں چلا۔۔۔

ہووو۔۔۔ ہنسو ہنسو اب ہنس کے دکھاؤ بہت مزہ آ رہا تھا نا تمہیں میری ڈری ہوئی حالت دیکھ کر، اب میری جان کی بولتی کیوں بند ہو گئی ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ میر مرہا کے قریب آکر دونوں ہاتھ سینے پر باندھے ہوئے کھڑا تھا۔ آئی برو کو اٹھاتا ہوا مسکرا کر بولا
تو مرہا کی ہنسی چھو منتر ہو چکی تھی۔۔۔

۔۔۔ وہ۔۔۔ وہ۔۔۔ مجھے ضروری کام ہے میں ابھی ماما کی بات سن کر آتی ہوں مرہا شاہ میر کے پاس
آنے سے ڈر کر باہر روم کے دروازے کی جانب لپکی۔۔۔

۔ شاہ میر اس کا یہ ارادہ پوری طرح سے ناکام بنا چکا تھا وہ مرہا سے پہلے دوہی قدموں میں فاصلہ طے کر
کے دروازے کے سامنے آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔

مم۔۔ م۔۔ میر۔۔ سوری میں آئندہ آپ کو بالکل بھی تنگ نہیں کروں گی پلیز مجھے جانے دے میرہا
بچوں کی طرح اپنی غلطی کو ایکسیپٹ کرتے ہوئے کانوں کو ہاتھ لگا کر سوری بول رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ میر نے اپنی سروس میں ہزاروں مجرموں کو سوری کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ مگر اتنا معصوم مجرم اس نے اپنی لائف میں پہلی بار دیکھا، جو اپنی غلطی فٹافٹ مانتے ہوئے سوری کرنے پر بھی آمادہ ہو چکا تھا۔۔۔

- میں تو تمہیں ایسے معاف نہیں کروں گا۔ شاہ میر اپنے دونوں ہاتھ مرہا کے کاندھے پر رکھتے ہوئے مصنوعی غصے سے بولا۔۔۔

- کیونکہ اسے مرہا کا معصوم ڈرا ہوا چہرہ دیکھ کر بہت اچھا لگ رہا تھا، وہ جان بوجھ کر اسے تھوڑا اور تنگ کرنے کے موڈ میں تھا۔۔۔

- مگر مرہا جو شاہ میر کے مصنوعی غصے والے موڑ کو سچ سمجھ رہی تھی۔ بچوں کی طرح اس کے ہونٹ کانپنے لگ گئے تھے۔۔۔

"میر پلیز مجھے معاف کر دیں میں نے کہا تو ہے کہ آئندہ میں کبھی اس طرح کی بد تمیزی آپ کے ساتھ نہیں کروں گی۔

Posted On Kitab Nagri

- دو آنسو اس کی پلکوں کی باڑ کو توڑتے ہوئے اس کی کومل سی گالوں سے پھسل کر نیچے آگئے تھے۔

- اس کے معصوم چہرے پر آنسوؤں کو دیکھ کر شاہ میر اپنا مصنوعی غصہ برقرار نہیں رکھ سکا۔۔۔ مرہا میری جان میں مذاق کر رہا تھا۔ کیا تم اپنے میر کو اتنا سا بھی نہیں سمجھ سکی کہ میر تم پر غصہ کر ہی نہیں سکتا۔۔۔

"ریلیکس ہو جاؤ میرہا کو اپنے دونوں ہاتھوں سے دائرے میں لے کر اپنے سینے سے لگا کر بولا۔۔۔

"میر آپ بہت گندے ہیں آپ نے

مجھے ڈرا دیا تھا مجھے لگا آپ سچ میں مجھ پر غصہ ہیں۔۔۔

"پلیز آپ مجھ پر غصہ مت ہوا کریں مجھے آپ کے غصے سے ڈر لگتا ہے وہ بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر شاہ میر کے سینے پر سر رکھے ہوئے رو رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- او کے پروٹس میر اپنی جان پر کبھی غصہ نہیں کرے گا۔۔۔ مگر اب کے لیے تم اپنے میر کو معاف کر دو میر سے غلطی ہو گئی۔ شاہ میر پیچھے ہو کر اپنے کان پکڑے ہوئے کھڑا تھا۔۔۔

"شاہ میر کو یوں کان پکڑے ہوئے کھڑا دیکھ کر مرہا کی ہنسی چھوٹ گئی آپ اپنے کان مت پکڑیں آپ ایک پولیس والے ہیں آپ کا کام لوگوں کو کان پکڑانا ہے۔۔۔۔۔ وہ ہنستے ہوئے خود سے شاہ میر کے سینے سے پھر آن لگی تھی شاہ میر اپنی باہوں کے گرفت اس پر سخت کرتے ہوئے اسے اپنے سینے میں میچ گیا۔۔۔

مرہا۔۔۔۔۔ جی۔۔۔۔۔ آج مجھے جلدی سے ریڈی کر کے بھیج دو آج مجھے کوٹ جانا ہے۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

- خیریت تو ہے آپ کو کوٹ کیوں جانا ہے۔۔۔ آج وہ جو تمہارے تایا کے بیٹے کا کیس چل رہا ہے ناکیا نام ہے اس کا عاصم اس کا فیصلہ ہونے والا ہے تو مجھے کوٹ جلدی پہنچنا ہے۔۔۔

- میر کیا عاصم بھائی کو پھانسی لگا دیا جائے گا۔۔۔ مرہا نے بہت افسردہ سامنہ بنا کر پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

- پتہ نہیں اب یہ تو اس لڑکی کے بیان پر ڈیپنڈ کرتا ہے کہ اس کو عمر قید ہوتی ہے پھانسی ہوتی ہے یا پھر وہ باعزت بھری ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ تو اس لڑکی کا بیان ہی فیصلہ کرے گا۔۔۔

- کیس میں وہ کتنا انوالو تھا یا نہیں اس کے بارے میں تو وہ لڑکی ہی صحیح جانتی ہے۔۔۔۔۔
اور اس کے بیان پر ہی عدالت کا فیصلہ ٹکا ہوا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ اس معصوم لڑکی کے ساتھ جو ہوا وہ بہت غلط تھا اسے انصاف تو ملنا چاہیے۔۔۔

- میر۔۔۔ جی بولے میر کی جان شاہ میر جو بات کرتے ہوئے واش روم میں جانے لگا تھا مرہا کی آواز پر پلٹ کر دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔
- میر آپ میرے گناہ گار کو بھی سزا دلوائیں گے نا اور میر بیان بھی اتنا ہی معنی رکھے گا۔ مرہا کے دماغ میں اپنے گنہگار کو لے کر سوال اٹھا تھا۔۔۔

- میر کی جان تم بیوی اے سی پی شاہ میر ملک کی بیوی ہو۔ تم جس طرح کی سزا اس کے لیے تجویز کرو گی اس کو وہی سزا ملے گی۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اس لیے دوبارہ میری جان کی آنکھوں میں آنسو نہیں آنے چاہیے شاہ میر نے مرہا کی پلکوں پر آئے ہوئے آنسو اپنے لبوں سے چختے ہوئے کہا۔۔۔

- میرا جب تم اس گھٹیا کو یاد کر کے درد سے روتی ہو تو مجھے خود پر شرمندگی ہونے لگتی ہے کہ میں کہیں نہ کہیں کم پڑ گیا ہوں، اپنی محبت کو لے کر کیوں میری محبت اتنی شفا بخش نہیں ہے کیوں میری محبت تمہارے زخموں پر مرہم کا کام کر نہیں کرتی۔۔۔

- کیوں مجھے بار بار تمہیں اپنی محبت کی دلیل دے کر بتانا پڑتا ہے کہ میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں۔ میں سوچتا ہوں کہ اگر میری محبت میں اتنا دم ہے تو کیوں میری محبت تمہاری آنکھوں میں آنسو آنے سے روک نہیں پاتی۔
www.kitabnagri.com

یہ بولتے ہوئے شاہ میر کے لہجے میں بہت درد تھا۔۔

- نہیں میر آپ غلط سمجھ رہے ہیں آپ تو بہت اچھے ہیں۔ اور یہ آپ کی محبت ہی ہے جو مجھے پر اعتماد بنا رہی ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں میں آئندہ کبھی بھی اس گھٹیا شخص کو یاد کر کے روؤں گی نہیں۔ مرہا شاہ میر کی بے حد قریب ہو کر اس کے چہرے کے دونوں جانب ہاتھ رکھ کر بے اختیار بول رہی تھی۔۔۔۔

- وعدہ کرو کہ آج کے بعد تم اس گھٹیا انسان کا نام اپنی زبان سے نہیں لو گی۔۔۔

- میر مجھے آپ کی قسم میں کبھی اس کا ذکر بھی نہیں کروں گی۔ بس آپ مجھ سے ناراض مت ہو میر ہا کو شاہ میر کے ناراض ہونے سے ڈر لگتا تھا۔

- آخر میر کی آنکھوں میں تو مرہا نے خود کو واپس پایا تھا۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں اپنی جان سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

- اور اس گھٹیا شخص کو اس کے انجام تک پہنچا کر چھوڑوں گا۔ اب تم یہ سب مجھ پر چھوڑ دو اب وہ تمہارا مجرم نہیں ہے۔ اب وہ میرا مجرم ہے۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- تمہارا کام صرف مجھ سے پیار کرنا ہے۔ پلیز میرے پیار کو ایکسیپٹ کر لو یار۔ خود کو میرے پیار کے رنگوں میں رنگ لو مرہا۔ شادی کو چار مہینے ہونے کو ہیں کیوں اپنے شوہر کے صبر کا امتحان لے رہی ہو۔۔۔۔

- پلیز ہمارے اس رشتے کو مکمل ہونے دو میری جان مت تڑپاؤ اپنے میر کو، جب جب تم میرے اتنے قریب آتی ہو میرا دل بے قابو ہونے لگتا ہے۔

- پتہ نہیں کتنے پہرے لگا کر میر نے اپنے دل کو روک رکھا ہے جو ہر پل اپنی مرہا کو اپنے بے حد قریب چاہتا ہے۔

Kitab Nagri

- شاہ میر نے گہری نظریں اس کے چہرے پر ڈالتے ہوئے اپنے لب مرہا کے ماتھے پر رکھ کر بڑی عقیدت بھرالمس چھوڑا تھا، جسے مرہا نے آنکھیں بند کر کے بنا کسی میں مزاحمت کے قبول کر لیا تھا۔۔۔

oooooooo

رومان شاہ کافی دیر سے اپنے تایا کے روم میں بیٹھا ہوا ان کی عیادت کر رہا تھا مگر اس کی نظریں میرب کو ڈھونڈ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- کیونکہ ایسا کبھی نہیں ہوتا تھا کہ رومان شاہ گھر آئے اور میرب سے کہیں دکھائی نہ دے۔۔

- وہ ہمیشہ رومان شاہ کا ویٹ

کرتی ہوئی گیٹ کے سامنے یا پکن میں ہی نظر آتی تھی مگر آج نہ تو وہ رومان شاہ کو پکن میں نظر آئی نہ ہی وہ اس کے پیچھے اس کے تایا کے روم میں آئی تھی۔ اس کا دل بہت بے چین سا ہو رہا تھا۔

- یہ لیجیے پانی مہک ٹرے میں پانی کا گلاس رکھے اور مسکراہٹ اپنے چہرے پر سجا کر رومان شاہ کے لیے پانی لے کر آئی تھی۔۔۔

رومان شاہ گھر آتے ہی پانی ضرور پیتا تھا اور میرب رومان شاہ کی اس عادت سے باخوبی واقف تھی۔ اس لیے ہمیشہ جب وہ اپنے تایا کی عیادت کے لیے آ کے بیٹھتا تو میرب پیچھے پیچھے پانی کا گلاس لے کر آ جاتی تھی۔۔ نو ٹھینکس مجھے پیاس نہیں ہے رومان شاہ پانی پینے سے انکار کرتے ہوئے اپنی ماں سے مخاطب ہوا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- امی جان میرب کہاں ہے۔ بیٹا اس کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی اس نے صبح سے کچھ خاص کھایا پیا بھی نہیں ہے۔

- میں اس کے کمرے میں کھانا اور فروٹ بھی بھجوا چکی ہوں مگر اس نے سب ویسے ہی واپس کر دیا۔

- میں خود بھی گئی تھی اس کی طبیعت کا پوچھنے کے لیے مگر وہ کہہ رہی تھی کہ امی جان میرا کچھ بھی کھانے کو دل نہیں کر رہا۔

- جب دل کرے گا تو میں آپ کو بتا دوں گی فلحال مجھے آرام کرنے دیں۔ رومال شاہ کی ماں نے پورے دن کا حوالہ دے دیا۔

امی جان اگر میرب کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی تو آپ مجھے فون کر دیتی یا میرب خود فون کر دیتی۔ میں اسے ڈاکٹر کے پاس لے جاتا رومان شاہ بڑا بے چین سا ہو کر کھڑا ہو گیا تھا۔

- اسے میرب کی فکر ہونے لگی تھی۔ اور وہیں پاس کھڑی ہوئی مہک چل کر کوئلہ ہو رہی تھی رومان شاہ کو یوں میرب کی لیے فکر مند ہوتا دیکھ کر۔

Posted On Kitab Nagri

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ جا کر میرب کا خون ہی کر دے۔ وہ تو بہت خوش تھی کہ آج بہت دنوں بعد رومان اسے اکیلا میسر تھا۔ ورنہ تو میرب ہر جگہ رومان شاہ کے آگے پیچھے ہی رہتی تھی۔

۔ رومان شاہ کو یوں جاتا ہوا دیکھ کر میرب بھی آگ بگولا ہو کر روم سے نکل گئی تھی۔۔

oooooooooooo

رومان شاہ باہر ٹیبل پر رکھا ہوا لیپ ٹاپ والا بیک اٹھاتے ہوئے اپنے روم کی جانب قدم بڑھا رہا تھا۔ کہ پیچھے سے کوئی آکر اس کی پشت سے چپک گیا۔۔

۔ رومان شاہ کو یہ پہچاننے میں دیر نہیں لگی تھی کہ یہ گھٹیا حرکت اس گھر میں سوائے مہک کے اور کوئی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

ڈسکسٹنگ مہک اس سے زیادہ بے ہودہ حرکت کی توقع میں تم سے کر نہیں سکتا تھا۔ رومان شاہ نے مہک کی کلائی جو رومان شاہ کے سینے پر بندھی ہوئی تھی اسے پکڑتے ہوئے زور کا جھٹکا دے کر اسے اپنے سامنے کی طرف لے آیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- تمہارا باپ زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا ہے اور تمہیں اس طرح کی چیپ اور گھٹیا حرکتیں سوجھ رہی ہیں۔۔۔

- سچ میں تمہیں اپنی عزت کا ذرا سا بھی خیال نہیں ہے۔ تو کم سے کم اپنے باپ کی عزت کا ہی خیال کر لو۔ اگر اپنے کی عزت کا خیال بھی نہیں کر سکتی، تو مجھ پر مہربانی کرو شروع سے ہی میرا کردار بہت صاف اور شفاف رہا ہے،

- اس لیے پلیز اپنا یہ گندگی بھرا وجود مجھ سے دور رکھو مجھے کوفت ہوتی ہے یہ سوچ کر کہ کبھی میں نے تم جیسی گھٹیا کردار کی لڑکی سے محبت بھی کی تھی۔۔۔

www.kitabnagri.com

- رومان شاہ نے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے گہر الود نظروں سے کہا۔۔۔

- رومان میں تم سے بہت پیار۔۔۔۔۔ شٹ اپ یو شٹ اپ اگر دوبارہ اپنے منہ سے محبت لفظ کی توہین کی تو تمہاری زبان نکال کر تمہاری ہتھیلی پر رکھ دوں گا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- بس بہت سمجھالیا میں نے تمہیں تمیز سے، اب اگر تم نے اس طرح کی چیپ حرکت کی تو میں تمہاری جان لے لوں گا۔

اور ایک سیکنڈ سے پہلے تمہارے باپ کی بیماری کا لحاظ کیے بنا تمہیں دھکے دے کر اس گھر سے باہر نکال دوں گا۔

- دفع ہو جاؤ ہٹو میرے رستے سے مجھے اپنی بات کر دار اور باضمیر بیوی کے پاس جانا ہے یہ لفظ نہیں تھے مہک کے لیے تیزاب کی بوندیں تھی جو جاتے ہوئے رومان شاہ اس پر پھینک کر گیا تھا۔

oooooooo

- میرب کیا بات ہے۔ رومان شاہ میرب کے پاس بیڈ پر بیٹھتے ہوئے اس کے بالوں میں انگلیاں سہلاتے ہوئے بڑی محبت بھری آواز سے پوچھ رہا تھا۔

شاہ آپ کب آئے میرب رومان شاہ کو دیکھتے ہی بیٹھ سے اٹھ کر بیٹھنے لگی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- اوووو ہوں۔۔۔ اٹھنے کی ضرورت نہیں ہے آرام سے لیٹی رہو اور مجھے بتاؤ میری جان کو کیا ہوا ہے۔

- کچھ نہیں بس بڑی عجیب سی کیفیت ہو رہی ہے۔ میرب کو اپنی خود کی بیماری ہی سمجھ میں نہیں آرہی تھی تو وہ شاہ کو کیا بتاتی ہے۔۔۔
- اور تم نے کھانا بھی نہیں کھایا۔

شاہ مجھے بھوک نہیں تھی۔ میرب منہ بسورتے ہوئے بولی۔۔

میرب کتنی بار کہا ہے کہ کھانے میں لا پرواہی مت کیا کرو پہلے ہی تمہاری جان اتنی چھوٹی سی ہے کہ مجھے اپنے جذباتوں پر پہرے لگانے پڑتے ہیں۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- اور اب تم بیمار ہو کر لیٹ گئی ہو تو میں ہلکان کسے کروں گا، شاہ مذاق میں موڈ میں بولا۔۔۔ شاہ
- اااا۔۔۔ آپ کی بات یہیں سے شروع ہوتی ہے اور یہیں پر ہی جا کر ختم کیوں ہوتی ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میرب جو شاہ کی گود میں سر رکھے ہوئے تھی۔ شاہ کے سینے پر مکے برساتے ہوئے چیخی تھی۔۔۔
آہ۔ ظالم لڑکی مارتے ہوئے تمہارے ہاتھوں میں کتنی جان
آجاتی ہے۔ اور جب میری محبت کو سہنے کی بات آئے تو وقت سے پہلے تمہاری ہتھیلیوں میں پسینہ آنے
لگتا ہے۔۔۔

۔ رومان شاہ میرب کے ہاتھوں کو پکڑ کر اس کے اوپر ہی لیٹتا چلا گیا۔۔ شاہ۔۔ پلیز آج نہیں۔ میرب
منت کرنے والے انداز سے بولی۔۔۔۔
ایک شرط پر تمہاری جان بخش سکتا ہوں اگر تم ابھی میرے ساتھ ڈاکٹر کے پاس چلنے کے لیے تیار ہو جاؤ
تو۔۔۔

Kitab Nagri

رومان شاہ کا یہ سارا ڈرامہ میرب کو ڈاکٹر کے پاس لے جانے کے لیے ہی تھا۔ رومان شاہ کو میرب کی
کاہل طبیعت کا اچھی طرح سے پتہ تھا کہ وہ اس وقت کبھی بھی ڈاکٹر کے پاس جانے کے لیے راضی نہیں
ہوگی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اور اپنی طبیعت کی وجہ سے وہ اس وقت رومان شاہ کی قربتوں کو سہنے کو بھی تیار نہیں ہوگی۔ اسی لیے رومان شاہ نے اس کے سامنے یہ سچویشن رکھی تھی اور اسے اچھی طرح سے پتہ تھا کہ میرب کا فیصلہ کیا ہوگا۔۔۔

- میں ابھی چینج کر کے آتی ہوں اور ہم ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں میرب رومان شاہ کے نیچے سے مچھلی کی طرف پھسلتی ہوئی دو سیکنڈ کے اندر بیڈ سے اتر کر الماری کپڑے نکالنے لگی۔۔۔

رومان شاہ ٹانگ پہ ٹانگ رکھے ہوئے تکیے پر سیدھا لیٹا ہوا تھا۔ وہ دونوں ہاتھ اپنے سر کے نیچے رکھ کر اپنے آتش لبوں سے مسکرا کر میرب کا تیزی سے تیار ہونا دیکھ رہا تھا۔۔۔

بہن جی آپ روئیں نہیں اگر عاصم بے قصور ہے تو انشاء اللہ اللہ تعالیٰ اسے ضرور اس کیس سے رہائی دلا دے گا۔۔۔

www.kitabnagri.com

- عاصم کی ماں جائے نماز پر بیٹھی ہوئی رو رو کر گڑ گڑاتی ہوئی اپنے رب سے دعا کر رہی تھی آج عاصم کے کیس کی اہم سنوائی تھی تو ایک ماں اپنی ممتا کے ہاتھوں مجبور اپنے بیٹے کے لیے اپنے رب سے دعا گو تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- رومان شاہ کی ماں اسے اس طرح بلک بلک کر روتے ہوئے دیکھ کر اسے تسلی دینے کے لیے پاس آکر بیٹھ گئی تھی۔۔

- بہن جی آپ تو بہت نیک خاتون ہیں آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ عاصم بے قصور ہو اور اسے باعزت بری کر دیا جائے۔۔

ہمارے ماں بیٹی کے جینے کا واحد سہارا عاصم ہے وہ رومان شاہ کی ماں کے ہاتھ پکڑ کر بڑی آبدیدہ ہو کر بول رہی تھی۔

- بہن جی میں تو ایک گنہگار سی بندی ہوں یہ تو اللہ کی ذات جانتی ہے کہ وہ میری پڑھی ہوئی نمازوں کو بھی قبول کرتا ہے یا نہیں۔۔

www.kitabnagri.com

اللہ کے نزدیک تو ہر انسان ایک جیسا ہے ہر انسان کے دل سے نکلنے والی دعا میرا رب سنتا ہے۔ اور جس طرح آپ اپنے رب کے سامنے سجدہ ریز ہو کر رو رہی ہیں انشاء اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ آپ کی دعائیں ضرور سنے گا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اور اگر عاصم بے قصور ہے تو انشاء اللہ وہ جلد رہا ہو جائے گا آپ اس طرح سے پریشان نہ ہوں اگر آپ اس طرح سے ٹوٹ گئی تو مہک کو کون سنبھالے گا رومان شاہ کی ماں تسلی دیتے ہوئے بولی۔

- بہن جی آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے اس مصیبت کی گھڑی میں ہمارا ساتھ دیا ہمارے پاس تو ان کے علاج تک کے پیسے نہیں تھے جس رومیو کو ہم نے بعزت کر کے دو ٹکے کا سمجھ کر گھر سے نکالا آج وہی رومیو ہماری ساری ذمہ داری اٹھائے ہوئے ہے۔۔۔

- بے شک یہ دنیا مکافات عمل ہے ہم نے جو کیا اس کی سزا ہمیں دنیا میں ہی مل رہی ہے بیٹا جیل میں ہے شوہر زندگی کی آخری سانسیں گن رہا ہے اور مہک کی تربیت میں نے اتنی خراب کی کہ آج وہ صحیح اور غلط کا فرق ہی نہیں سمجھتی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مہک کی ماں باتیں کرتے ہوئے زور و قطار رو رہی تھی۔۔ بس بہن جی اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں بے شک وہ ذات بڑی بے نیاز ہے اور معاف کرنے والی ہے۔ اور صبر رکھیے اللہ تعالیٰ ضرور آپ کی مشکلوں کو آسان کرے گا مہک کی ماں بڑے تسلی بخش انداز میں تسلی دے رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

oooooooo

سر کیا آپ اپنی وائف کا خیال نہیں رکھتے میرب کے چیک اپ ہونے کے بعد رومان شاہ اور میرب ڈاکٹر کے سامنے اس کے کلینک میں بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔

ڈاکٹر میں آپ کا مطلب سمجھا نہیں میری وائف ٹھیک تو ہے کوئی سیریس پر اہلم تو نہیں رومان شاہ بے حد پریشان لہجے میں ڈاکٹر سے پوچھ رہا تھا۔۔

۔ دیکھیے سر میں آپ سے حقیقت بالکل چھپاؤں گی نہیں کیونکہ مریض کے گھر والوں کو اس کے بارے میں سچ جاننے کا پورا حق ہوتا ہے اس لیے میں آپ کو صاف لفظوں میں بتا دیتی ہوں کہ آج کہ بعد آپ کو ان کا بہت زیادہ خیال رکھنا پڑے گا۔

www.kitabnagri.com

۔ اور بہت ساری کیئر بھی کرنی پڑے گی ان کی ڈائٹ کا بہت خیال رکھنا ہو گا ان کے غصے اور چڑچڑے پن کو بھی آپ کو برداشت کرنا پڑے گا۔

Posted On Kitab Nagri

- ڈاکٹر بہت سیریس انداز سے بتا رہی تھی ڈاکٹر پلیز آپ مجھے یہ بتائیں گی کہ میری وائف کو آخر ہوا کیا ہے کل تک تو یہ بالکل ٹھیک تھی، رومان شاہ بار بار میرب کے جانب دیکھ رہا تھا اور ٹینشن سے رومان شاہ کے ماتھے پر پسینے کی بوندیں نمودار ہونے لگی تھی۔۔۔

- سر ریلیکس ریلیکس آپ تو بہت زیادہ پریشان ہو گئے ہیں میں تو بس آپ کو اتنی بڑی خوشخبری سنانے سے پہلے تھوڑا سا ڈرا کر پریپیر کرنا چاہ رہی تھی مجھے نہیں آئیڈیا تھا کہ آپ اس قدر ڈر جائیں گے۔ کوئی خطرے کی بات نہیں ہے آپ کی وائف بالکل ٹھیک ہیں اور آپ کے لیے خوشخبری یہ ہے کہ آپ بہت جلد بابا بننے والے ہیں اور یہ کیوٹ سی ماما بننے والی ہے۔۔۔

- رومان شاہ نے ایک لمبی اور ٹھنڈی سانس لیتے ہوئے کرسی کی پشت سے اپنا سر ٹکالیا۔ ڈاکٹر آپ نے تو میری جان نکال دی۔۔۔

www.kitabnagri.com

- رومان شاہ سے اپنے چہرے کی خوشی چھپائے نہیں چھپ رہی تھی رومان شاہ نے میرب کی جانب مسکراتے ہوئے دیکھ بنا ڈاکٹر کا لحاظ کیے میرب کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے خود کے نزدیک کر کے اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھ کر بڑی عقیدت اور محبت سے چوم کر اسے مبارک باد دی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ کیا کر رہے ہیں ڈاکٹر بیٹھی ہے سامنے میرب نے پیچھے ہوتے ہوئے شرما کر رومان شاہ کو ڈاکٹر کے ہونے کا احساس دلایا۔۔۔

تو کوئی بات نہیں ڈاکٹر صاحبہ کو بھی پتہ ہے کہ آفیشل بیوی ہے میری اب اتنی بڑی خوشی کو ہضم کرنا اتنا آسان کام تھوڑی ہے اس کو سیلیبریٹ کرنے کے لیے کوئی تو چاہیے رومان شاہ ہنستے ہوئے پیچھے ہو کر بولا۔۔۔

جی جی آپ اپنی خوشی کو سیلیبریٹ کریں مجھے کوئی objection نہیں ہے ڈاکٹر دونوں میں اتنا پیار اور کیئر دیکھ کر خوش ہو رہی تھی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- سراب آپ کو ان کا بہت زیادہ خیال رکھنا ہو گا کہ کیونکہ یہ فزیکل طور پر بہت ویک ہیں، آپ کو ان کی ڈائنٹ پلان کا بھرپور خیال رکھنا ہو گا تاکہ ماں اور بچہ دونوں صحت مندرہ سکے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- جی جی ڈاکٹر آپ مجھے ڈائٹ پلان سمجھا دیجئے انشاء اللہ میں کہیں بھی کوئی کمی نہیں رہنے دوں گا ڈاکٹر کی بات پر رومان شاہ نے مسکراتی ہوئی نظروں سے میرب کی جانب دیکھا میرب نے شرما کر آنکھیں نیچے جھکا رکھی تھی۔۔۔

یہ میں نے کچھ ملٹی وٹامن لکھ دیے ہیں یہ آپ کو انہیں روٹین سے کھلانے ہونگے۔ اور کھانے میں فروٹ اور دودھ کا استعمال زیادہ کرنا ہے۔ ان کے ارد گرد کا ماحول خوشگوار رکھنا ہے اگر شروعات سے ہی ماں خوش رہے اور ماحول اچھا ملے تو ایک تندرست بچہ دنیا میں آتا ہے۔۔

- اور اگر ماں ارد گرد کے ماحول سے مطمئن نہ ہو تو اس کا آنے والے وقت میں ماں اور بچے کی صحت پر بہت غلط اثر پیدا ہو سکتا ہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آپ کو میں یہ سب کچھ ڈرانے کے لیے نہیں بتا رہی آپ کا یہ پہلا بی بی ہے تو ایک ڈاکٹر ہونے کے ناطے آپ کو آگاہ کرنا میرا فرض ہے۔

Posted On Kitab Nagri

- نہیں نہیں ڈاکٹر آپ مجھے سب کچھ اچھی طرح سے سمجھائیں، کیوں کہ مجھے اپنے بچے اور وائف کی صحت بے حد عزیز ہے، رومان شاہ نے مطمئن لہجے سے کہا۔

- تو ٹھیک ہے پھر آپ ان کو ہر ماہ روٹین چیک اپ کے لیے بھی لے کر ضرور آئیے گ۔ اور باقی سب تفصیل تو میں نے آپ کو سمجھا دی ہے۔ اور ان کو پہلے تین مہینے وزن وغیرہ بالکل نہیں اٹھانا ہے۔

- یہ ان کے لیے بہت زیادہ احتیاط کے دن ہے۔ ایک تو یہ ان کا پہلا بی بی ہے اور دوسرا یہ فزیکل طور پر بہت ویک ہے۔۔ انشاء اللہ نیکسٹ ٹائم جب آپ آئیں اور گے تو میں ان کی میڈیسن چینیج کر دوں گی۔۔

Kitab Nagri

- ڈاکٹر میں سب چیزوں کا بہت اچھی طرح سے خیال رکھوں گا بس میرا ایک چھوٹا سا سوال ہے رومان شاہ کہتے ہوئے رکا تھا۔۔

- جی جی آپ کھل کر پوچھیں آپ کا جو بھی سوال ہے ڈاکٹر نے رومان شاہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میں اپنی وائف سے بہت پیار کرتا ہوں تو ہمارا یہ بی بی میرے پیار میں رکھاوٹ تو نہیں پیدا کرے گا اس سے کسی بھی طرح کا کوئی کمپلیکیشن تو پیدا نہیں ہو گا بس میں یہ جاننا چاہتا تھا۔۔۔

- رومان شاہ نے نظریں جھکائے ہوئے اپنا سب سے بڑا اور اہم سوال ڈاکٹر تک پہنچایا۔۔۔

میرب شرمندہ سی ہوتی ہوئی نظریں جھکا کر ہکی ہکی ہو کر بیٹھی تھی اسے یہ تو پتہ تھا کہ شاہ اس کے ساتھ بے باک باتیں کرتا ہے، مگر یوں ڈاکٹر کے سامنے بھی بول جائے گا یہ اس سے اندازہ نہیں تھا۔



- نہیں سر آپ بے فکر رہیں آپ کا بی بی آپ دونوں کے بیچ میں رکاوٹ پیدا نہیں کرے گا۔ سب کچھ اوکے ہے آپ بے فکر رہیے۔ جب ضرورت ہوگی تو میں بتا دوں گی۔۔۔ رومان شاہ کے سوال پر ڈاکٹر نے لبوں کے اندر ہی مسکراتے ہوئے سیریس انداز سے جواب دیا۔۔۔۔

- رومان شاہ ڈاکٹر ز سے تھینک یو بولتے ہوئے کلینک سے باہر آچکا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ آپ کتنے بے شرم ہیں کہیں بھی کچھ بھی بول دیتے ہیں میرب کلینک سے باہر آتے ہی شاہ پر برس پڑی۔۔

- بھئی اس میں بے شرمی والی کون سی بات ہے میرا ایک اہم سوال تھا جو میں نے ڈاکٹر سے پوچھ لیا اب تم مجھ پر اس طرح سے ناراض مت ہو رومان شاہ معصوم چہرہ بنا کر میرب سے ڈرنے کی ایکنگ کرتے ہوئے بولا۔۔۔

- یہ بھی کوئی ڈاکٹر سے پوچھنے والا سوال تھا میرب آنکھیں دکھاتے ہوئے بولی۔۔

- میرے لیے تو یہ بہت اہم سوال تھا کیونکہ میں نہیں رہ سکتا اپنی بیوی سے دور تو اس لیے میں نے سٹیٹ فارورڈ ڈاکٹر سے پوچھ لیا۔ تو اس میں غلط کیا ہے۔۔۔

- میرب دانت پیستے ہوئے نفی میں سر ہلا گئی جیسے کہہ رہی ہو کہ شاہ آپ کا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔
- یوں آنکھیں مت دکھاؤ میرے بی بی کی چھوٹی سی کیوٹا ماما رومان شاہ نے میرب کا غصہ کم کرنے کے لیے کہا تو میرب شرماتے ہوئے نظر گھما گئی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تم جلدی سے گھر چلو میرب میں تمہیں گلے لگانے کے لیے اس قدر ایکسائیٹڈ ہوں میرا تو بس نہیں چل رہا کہ میں تمہیں یہیں پر گلے لگا کر مبارک باد پیش کرو۔۔ رومان شاہ نے گاڑی کی جانب جاتے ہوئے ایکسائیٹڈ ہوتے ہوئے کہا۔

۔ شاہ پلیز ایسی کوئی بھی حرکت مت کیجئے گا۔ میرب رومان شاہ سے کچھ بھی ایکسیپٹ کر سکتی تھی۔ میرب یا ایک ہگ تو بنتی ہے۔ یار اتنا بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے میں نے تو مجھے اپنی خوشی سیلیبریٹ تو کرنے دو۔۔۔

رومان شاہ میرب کو تنگ کرنے کے لیے تھوڑا سا نزدیک ہوا تو۔۔ میرب ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے جلدی سے پیچھے ہو کر گاڑی کا گیٹ کھول کر اندر بیٹھ چکی تھی۔۔۔
۔ رومان شاہ قہقہہ کر لگا کر ہنستے ہوئے دوسری جانب سے ہو کر گاڑی کے اندر بیٹھ گیا۔۔۔

oooooooo

Posted On Kitab Nagri

- مہک گھر میں گہما گہمی دیکھ کر جلن کے مارے آگ بگولا ہو کر جلی ہوئی بلی کی طرح پورے گھر میں گھوم رہی تھی۔

- رومان شاہ نے گھر آنے سے پہلے ہی اپنی امی جان کو فون پر یہ خوشخبری سنا دی تھی۔ اور ساتھ میں دلاور سے کہہ کر گھر میں چھوٹی سی پارٹی بھی اریج کر رکھی تھی۔

- پارٹی کی اریجنٹ اور رومان شاہ کے گھر میں آنے والی خوشی کو سن کر میں مہک کی جلن اور حسد ساتویں آسمان کو چھو رہا تھا۔ رومان شاہ اور میرب کے آنے سے پہلے مرہا شاہ میر اور میرب کے ممی پایا سب آچکے تھے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- گھر کے افراد کے علاوہ، صرف

میرب کے ممی پایا کو ہی

انوائٹ کیا گیا تھا۔ میرب کو اس سب کے بارے میں کچھ بھی پتہ نہیں تھا۔ کیونکہ رومان شاہ نے ساری بات دلاور سے ٹیکسٹ پر ہی کی تھی۔۔

oooooooo

Posted On Kitab Nagri

- شاہ وہ دیکھو ممی پاپا کی گاڑی کھڑی ہوئی ہے لگتا ہے ممی پاپا آئے ہوئے ہیں۔ میرب نے گاڑی کے اندر سے ہی اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔

- شاہ کیا آپ نے ممی پاپا کو بتا دیا ہے ہماری گڈ نیوز کے بارے میں، میرب نے حیرانی سے شاہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔

- نہیں میری تو کوئی بات نہیں ہوئی۔ رومان شاہ میرب کو سر پر اتر دینا چاہتا تھا اس لیے اس نے صاف انکار کر دیا تھا۔

میرب اپنی ممی پاپا کی گاڑی اپنے گھر پر دیکھ کر ایکسا سٹڈ ہوتی ہوئی گاڑی کے رکتے ہی گاڑی سے اترنے لگی تھی، کہ رومان شاہ کی بھاری آواز میرب کے کانوں سے ٹکرائی میرب آرام سے اپنی جگہ پر بیٹھی رہو۔

- میں آکر تمہیں اتارتا ہوں
اور اب تم کسی بھی طرح کی اچھل کو نہیں کرو گی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ اس کا مطلب ہے اب آپ میری ہر چیز پر پابندی لگا دیں گے۔ میرب نے منہ بسورتے ہوئے
کہا۔۔۔۔۔۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va7500595)

Posted On Kitab Nagri

میری جان ہر چیز پر پابندی نہیں

لگاؤں گاہیں جو چیزیں تمہیں نقصان دے سکتی ہیں ان پر پابندی ضرور عائد کر دوں گا۔

۔ وہ کہتے ہوئے گاڑی کی دوسری جانب سے گھوم کر میرب کے گیٹ کی طرف آیا اور گاڑی کا دروازہ کھول کر میرب کے آگے اپنا مضبوط ہاتھ پھیلائے مسکراتا ہوا اسے باہر آنے کا اشارہ کر رہا تھا۔

۔ میرب نے منہ بسورتے ہوئے شاہ کے ہاتھ پر اپنا مضبوط نازک سا ہاتھ رکھ دیا میرب کو ابھی سے اندازہ ہونے لگا تھا کہ شاہ اس کی سیکیورٹی کے لیے اس پر بہت ساری پابندیاں عائد کر دے گا۔ میرب کو اپنی آزادی خطرے میں لگ رہی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

oooooooo

ویلم ہوم میرے پیارے پوتے کے پیارے مئی پاپا جیسے ہی میرب اور رومان شاہ گھر کے دروازے سے اندر داخل ہوئے تو رومان شاہ کی ماں نے آگے بڑھ کر اپنے بہو اور بیٹے کا پر جوش انداز سے ویلم کیا۔

Posted On Kitab Nagri

- رومان شاہ کی ماں نے پہلے میرب کو گلے لگایا اور ماتھا چوم کر بہت سی دعائیں دیں۔ پھر رومان شاہ کو گلے ملتے ہوئے اسے بھی بہت ساری دعاؤں سے نوازا تھا۔ وہ بہت خوش تھی رومان شاہ کے گھر میں آنے والی خوشخبری کو سن کر۔۔

- میرب سر پر انز تھی گھر کے اندرونی ماحول کو دیکھ کر کیونکہ لاؤنچ کو رنگ برنگے غباروں سے سجایا ہوا تھا۔ سامنے ہی ٹیبل پر خوبصورت کیک رکھا ہوا نظر آرہا تھا۔

- میرب کے ممی بابا اور شامیر اور مرہا بھی آئے ہوئے تھے۔ سامنے ہی رومان شاہ کی دونوں تائیاں اور تائے بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔

- مہک کے بابا کی حالت کچھ زیادہ ٹھیک نہیں تھی تو اس لیے انہیں ویل چیئر پر لا کر بٹھایا گیا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

- دیکھنے میں ان کی حالت کچھ خاص ٹھیک نہیں لگ رہی تھی مہک بھی بظاہر خوشی چہرے پر سجائے ہوئے ایک طرف کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اچانک سر پرانز دیکھ کر میرب بہت خوش تھی۔ میرب جلدی سے جا کر اپنی ماما کے گلے لگ گئی وہ شرماتے ہوئے چہرہ اور نظریں جھکائے ہوئے مسکرا رہی تھی۔

- رومان بیٹا آپ دونوں کو بہت بہت مبارک ہو ملک زبیر رومان شاہ سے گلے ملتے ہوئے بولے۔

- میرب کی والدہ بھی آگے بڑھ کر رومان شاہ کے سر پر پیار دیتے ہوئے اس کی پیٹھ تھپتھا کر مبارک باد دینے لگی۔۔

- بھائی بہت بہت مبارک ہو مرہا اپنے بھائی کے گلے لگتے ہوئے چہک کر بولی تھی۔۔۔

خیر مبارک خیر مبارک آپ کو بھی مبارک ہو چھوٹی سی پھوپھو جان رومان شاہ نے مسکراتے ہوئے مرہا کے سر پر تھکی لگائی تھی۔۔۔

شامیر نے میرب کے سر پر پیار سے ہاتھ رکھا تو میرب شرماتے ہوئے شاہ میر کے گلے لگ گئی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- سدا خوش رہو اللہ تعالیٰ تمہیں بہت ساری خوشیوں سے نوازے ہمیشہ مجھے ایسے ہی ہستی مسکراتی ہوئی ملو شاہ میر نے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے میرب کو بہت ساری دعائیں دی۔۔

- رومان شاہ کی دونوں تائیوں نے بھی آگے بڑھ کر رومان شاہ اور میرب کو مبارکباد دی اور بہت ساری دعائیں دی۔

- رومان کے چھوٹے تایا نے بھی دونوں کو مبارکباد دی پیار دیا اور رومان شاہ کی ماں کو بھی بہت ساری مبارکباد دی۔۔

- رومان شاہ کے بڑے تایا جو سب کے بچے میں موجود تو ضرور تھے مگر ان کی کنڈیشن ایسی نہیں تھی کہ وہ کچھ بھی کہہ سکتے اس لیے ان کو تھوڑی دیر کے بعد ہی روم میں واپس لے جا کر آرام کی غرض سے لٹا دیا گیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- مہک نے بھی مجبوراً صرف دکھاوے کی خاطر آگے بڑھ کر میرب اور رومان شاہ کو مبارک باد دی۔
رومان شاہ نے تو اس کی مبارک کا جواب تک بھی نہیں دیا تھا جبکہ میرب اچھے طریقے سے مہک کے
گلے ملی۔۔۔

- رومان شاہ اور میرب نے کیک کا ٹاسب نے چھوٹی سی خوشی کو بہت اچھے طریقے سے سیلیبریٹ کیا تھا

oooooooooooo

میربھائی اور میرب کتنے خوش لگ رہے تھے۔ مرہانے روم میں آتے ہی خود کے دماغ میں سوچتے
ہوئے شامیر سے کہا۔

Kitab Nagri

- ہاں بات ہی بہت خوشی کی ہے اللہ تعالیٰ جب اولاد جیسی نعمت عطا کرتا ہے تو انسان خود کو مکمل
محسوس کرتا ہے۔

- کسی بھی رشتے کو مضبوط کرنے کے لیے اولاد ایک اہم کڑی ہوتی ہے اولاد ہونے کے بعد دو لوگ
ایک مضبوط رشتے میں جڑ جاتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ میر نے مرہا کی بات کا بہت گہرائی سے جواب دیا تھا۔ شاہ میر کی بات کا مطلب مرہا بہت اچھی طرح سے سمجھ گئی۔ مگر منہ سے ظاہر نہیں ہونے دیا اسے بھی پتہ تھا کہ شاہ میر اب اپنے رشتے کو آگے بڑھانا چاہتا ہے۔۔۔

میر عاصم بھائی والے کیس کا کیا ہوا۔ آپ صبح بتا رہے تھے کہ آج عاصم بھائی کے کیس کا فیصلہ ہے، مرہا نے بات بدلتے ہوئے کہا۔۔

- ہاں میں تمہیں بتانا بھول گیا تھا کہ عاصم کے بارے میں اس لڑکی نے یہ بیان دیا ہے کہ یہ اس وقت وہاں موجود تو تھا مگر اس نے اس لڑکی کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں کی بلکہ یہ ان کو منا کر رہا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

- مگر اس نے آکر نہ تو پولیس میں ایف آئی آر درج کروائی الٹا پولیس کو گمراہ کرنے کے لیے پولیس کے آگے آگے بھاگتا اور چھپتا رہا اسی جرم میں اسے چھ ماں کی قید ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

- اس کے بعد اسے باعزت بری کر دیا جائے۔۔۔ شاہ میر نے صبح کوٹ میں ہونے والے فیصلے کے بارے میں
مرہا کو تفصیل بتائی۔۔۔

- چلو اللہ کا شکر ہے کہ تائی جان کہ جینے کا واحد سہارا ہے عاصم بھائی اگر وہ باعزت بری ہو کر آجائیں
گے تو تائی اور مہک کی زندگی آسان ہو جائے گی۔۔۔

- مرہا تم ان کا ٹاپک چھوڑو اور ادھر آؤ میرے پاس بیٹھو مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔ شاہ
میر مرہا کی کلائی پکڑتے ہوئے اسے اپنے ساتھ صوفے پر بٹھاتے ہوئے بولا۔۔۔

www.kitabnagri.com

میر آپ اتنا سسپنس کیوں بڑھا رہے ہیں مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے جلدی بتائیں نا شاہ میر جو مرہا کے
چہرے کی جانب گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے اس کے دونوں ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھوں میں لیے
ہوئے بیٹھا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- مرہا جیسا کہ تمہیں پتہ ہے کہ عاصم والا کیس بہت دیر سے چلتا آ رہا تھا۔ اب اس کے اس کا تو فیصلہ ہو چکا ہے، تو کافی دیر سے میرا ٹرانسفر پنجاب کے ایک گاؤں میں ہونا تھا جو عاصم والے کیس کی وجہ سے رکا ہوا تھا۔۔۔

- جیسے ہی عاصم والا کیس ختم ہوا ہے تو میرا ٹرانسفر لیٹر آچکا ہے اس لیے مجھے کل صبح کی فلائٹ

سے لاہور جانا ہو گا۔ شاہ میر نے بڑے تحمل سے ٹھہر ٹھہر کر ساری بات مرہا کو بتائی۔۔۔

- یعنی کہ میر آپ مجھے یہاں پر اکیلا چھوڑ کر جانے کی بات کر رہے ہیں مرہا نے جانچتی ہوئی نظروں سے شامیر کی جانب دیکھا۔۔۔

- میرہا میری جان اب تم ایک پولیس والے کی بیوی ہو تو اس سب کے لیے تمہیں اپنے آپ کو ہمیشہ تیار رکھنا پڑے گا میرا ٹرانسفر کبھی بھی کہیں بھی ہو سکتا ہے۔۔۔

آپ مجھے بھی اپنے ساتھ لے کر چلے میں آپ کے بنا یہاں پر اکیلے نہیں رہوں گی مرہا نے تڑپ کر شامیر کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میری جان وہ جگہ تمہارے لائق نہیں ہے وہ پنجاب کا ایک بہت چھوٹا سا گاؤں ہے جہاں پر اس گاؤں کے چوہدری نے لوگوں کی زمینوں پر زبردستی قبضہ جمایا ہوا ہے اس گاؤں میں نہ تو ٹھیک سے لائٹ آتی ہے۔

۔ نہ ہی آمدت کا کوئی بہترین ذریعہ ہے تو تم ایسی جگہ پر جا کر کیا کرو گے تم بور ہو جاؤ گی میری جان، شاہ میر نے میر ہا کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے سمجھانے کی کوشش کی۔

۔ جہاں اسے مرہا کی تڑپ دیکھ کر خوشی محسوس ہوئی تھی وہیں سے یہ دکھ بھی تھا کہ وہ مرہا کو ایسی جگہ پر ہرگز ساتھ نہیں لے جاسکتا کیونکہ وہ جگہ کسی بھی طرح سے مرہا کے لائق نہیں تھی۔۔۔۔

۔ میر پلینز آپ مجھے چھوڑ کر نہیں جاسکتے مجھے نہیں رہنا آپ کے بغیر مجھے یہ کمرہ اچھا نہیں لگتا۔ بات کرتے ہوئے مرہا کی خوبصورت آنکھوں سے آنسوؤں چھلکنے لگے تھے۔

۔ میر آپ کو پتہ ہے جب آپ کام پر جاتے ہیں تو میں سارا دن آپ کا ویٹ کرتی ہوں کہ کب آپ آئیں گے۔

Posted On Kitab Nagri

- آپ کے جانے کے بعد مجھے دن بہت لمبا لگنے لگتا ہے تو سوچیں جب آپ چلے جائیں گے تو میں آپ کے بغیر کیسے رہوں گی۔۔۔

- مرہا شاہ میر کی کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اپنا سر شامیر کے سینے میں چھپا کر رونے لگی تھی۔۔۔

- مرہا میری جان میرا کون سا دل کر رہا ہے تم سے دو جانے کو پتہ ہے یہ بات تمہیں بتانے کے لیے میں نے کتنی ہمت اکٹھی کی ہے۔

- مگر میری جان یہ میرا کام ہے اگر میں ایمو شٹل ہو کر فیصلے کروں گا تو اس طرح سے میں اپنے فرض سے چونک جاؤں گا۔

- گاؤں کے لوگوں کو میری بہت ضرورت ہے وہاں پر لوگ کھانا کھانے سے تنگ ہو چکے ہیں۔ کیونکہ غریب کسانوں کی زمینوں پر وہ چوہدری زبردستی قابض ہوا بیٹھا ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- جب تک وہ غریب کسان کھیتی باڑی نہیں کریں گے تو کھائیں گے کیا۔ اور کہاں سے اپنے بیوی بچوں کا گزارا کریں گے۔ تو بتاؤ ایسی صورت میں کیا میں ان کی مدد کرنے سے انکار کر دوں۔۔۔

- نہیں میر میں نے ایسا تو نہیں کہا کہ آپ ان کی مدد کرنے سے انکار کر دیں۔۔

میری جان ڈرا سفر روکنے کا مطلب یہی ہو گا۔ کہ میں ان غریب لوگوں کی مدد کرنے سے انکار کر رہا ہوں۔۔

- تمہارا میر تو خود تم سے دور نہیں رہ سکتا۔ میر کی جان تو تم میں ہی اٹکی رہے گی۔۔۔ تم پریشان نہیں ہو میں تمہیں روز دن میں پتہ نہیں کتنی بار فون کروں گا ویڈیو کال کروں گا اور میں ملنے بھی آتا رہوں گا۔۔۔

www.kitabnagri.com

شامیر مرہا کو مطمئن کرنے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- میر پلینز آپ کیوں نہیں سمجھ رہے آپ مجھے اپنے ساتھ لے چلیں وہ جیسی بھی جگہ ہوگی میں گزارا کر لوں گی۔ مرہا شامیر کے چہرے کی دونوں طرف ہاتھ رکھتے ہوئے منت کرنے والے انداز میں بول رہی تھی۔۔۔۔

- بولتے ہوئے مرہا کے لب شدت سے رونے کی وجہ سے کانپ رہے تھے شامیر کو اس کے معصوم چہرے پر ترس آرہا تھا اس کے یوں رونے سے شامیر کو اپنا دل بند ہوتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

- وہ اپنی جان کی آنکھوں میں ایک آنسو اپنی وجہ سے برداشت نہیں کر سکتا تھا اور یہاں مرہا اس کی وجہ سے آنسو کی بو چھاڑ لگائے ہوئے تھی۔۔۔

- پہلے تم رونا بند کرو اس کے بعد میں تمہاری بات سنوں گا شاہ میر نے اپنی ہاتھوں سے مرہا کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

- میں ابھی چپ کر جاؤں گی بس آپ مجھے اپنے ساتھ لے چلیں میرہانے بچوں کی طرح جلدی سے اپنی ہاتھوں سے اپنے آنسو پونچھ لیے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اس کی حالت دیکھ کر شاہ میر کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی تھی آج پہلی بار مرہا کی آنکھوں میں شاہ میر کو وہ جذبہ نظر آرہا تھا جس کو دیکھنے کے لیے وہ کب سے بے چین تھا۔۔۔

- آج پہلی بار مرہا کی آنکھوں سے اپنے لیے محبت نظر آئی تھی، یہ آنسو شاہ میر کی محبت کے لیے بہائے جارہے تھے۔۔

- مرہا مجھے تمہیں وہاں پر لے کر جانے سے کوئی پر اہم نہیں ہے بس ریزن یہ ہے کہ تم وہاں پر بور ہو جاؤ گے، وہاں کچے مکانات ہیں اور وہاں کا ماحول بالکل بھی تمہارے لیے سو ٹیبل نہیں ہے۔۔

Kitab Nagri

- میر آپ جہاں ہوں گے وہ جگہ میرے لیے ہے دنیا کی سب سے بہترین جگہ ہوگی اور میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں کہ میں آپ کو بالکل تنگ نہیں کروں گی۔ میں آپ کے لیے کھانا بھی پکالیا کروں گی۔ میں آپ کے کپڑے بھی دھو دیا کروں گی۔ جو کچھ بھی کرنا ہو گا میں سب کچھ کر لوں گی۔ بس آپ مجھے اپنے ساتھ لے چلیں مرہا ایک ہی سانس میں بولتی چلی گئی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اور اگر وہاں گاؤں کی پرسکون فضا میں تمہیں اپنے قریب پا کر میرا موڈ رومینس کرنے کو کیا اور میں خود کے جذباتوں پر لگام نہیں ڈال سکا تو پھر تم مجھے معاف کر دینا شاہ میرا لہجہ بہت شرارتی ہو رہا تھا۔

- مرہانے اس بات کا جواب نہیں دیا مگر اس کا شاہ میر کے سینے میں اسی طرح سرچھپائے رکھنا شاید اس بات کی دلیل تھی کہ میر ہاشامیر کا ساتھ پانے کے لیے اپنے رشتے کو آگے بڑھانے کو بھی تیار ہے۔۔۔۔

- اب شاہ میر کے پاس سے انکار کرنے کا کوئی ریزن بچا نہیں تھا شاہ میر کی محبت میں پگھلتی ہوئی مرہاشاہ میر کے ساتھ ہر حال میں رہنے کو تیار تھی۔۔۔۔

www.kitabnagri.com
اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

۔ تو پھر ٹھیک ہے کرو تیاری لے کے چلتا ہوں تمہیں گاؤں کی سیر کروانے اگر تم ایسا ہی چاہتی ہو تو،

میرے لیے اس سے بڑی خوشی کی بات اور کیا ہوگی کہ ہر دن اور ہر رات میری جان میرے ساتھ ہوگی شاہ میر نے اسے اپنی باہوں کی گرفت میں کستے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

oooooooooooo

میرب اپنے روم میں جا چکی تھی جبکہ رومان شاہ میرب کے مائیکے والوں کو سی آف کرتا ہوا واپس آ رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- جب اسے دلاور کی کال آئی تھی وہ کال سننے کے لیے وہیں۔ پر رک گیا تھا۔

- مگر دلاور ہماری طرف سے تو یہ ڈیل ڈن تھی۔ تو پھر یہ ایشوز کس لیے پیدا ہو رہے ہیں۔
- سر شاید یہ کوئی نیا کمپیوٹر آن کھڑا ہوا ہے اور وہ لوجسٹکس میں ہائی کوالٹی دے رہا ہے اس لیے ہمارے لیے ہماری یہ ڈیل وہ لوگ ریجیکٹ کر رہے ہیں۔

مگر دلاور بجٹ تو ہمارا بھی لو ہے اور کوالٹی تو ہم بھی ہائی دے رہے ہیں ایسا کون سا نیا کمپیوٹر آگیا ہے جو ہم سے بہتر کوالٹی ہم سے بھی لوجسٹکس میں دے رہا ہے مجھے یہ بات بالکل سمجھ میں نہیں آئی۔



سربات تو مجھے بھی سمجھ میں نہیں آئی مگر مارکیٹ میں یہی افواہیں ہر طرف پھیلی ہوئی ہیں۔

تمہارے خیال سے کیا کرنا چاہیے رومان شاہ نے دلاور سے مشاورت چاہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

سر میرے خیال سے آپ کو ایک دفعہ ترکی جا کر خود سارا جائزہ لینا چاہیے وہاں جا کر ہی آپ کو اصل حقیقت کے بارے میں پتہ چلے گا کہ یہ کوئی سازش ہے یا سچ میں کوئی ہم سے بہترین بہتر پیشکش لے کر آیا ہے۔۔۔

- تو ٹھیک ہے پھر ڈن کرو میں ایک دو دن کے اندر اندر ہی جا کر سارا جائزہ لے کر آتا ہوں اور تم بھی میرے ساتھ چلو گے ریڈی رہنا کہتے ہوئے رومان شاہ فون بند کر کے جیب میں ڈالتا ہوا گھر کے اندر داخل ہوا۔۔۔

oooooooooooo

رومان شاہ جیسے ہی گھر کے اندر داخل ہوا تو رومان شاہ کے تایا تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے باہر کی جانب آ رہے تھے۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تایا جی خیریت تو ہے اپنے تایا کے
چہرے کی اڑی ہوئی رنگت دیکھ کر رومان شاہ نے سوال کیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

رومان بھائی صاحب کو صحیح سے سانس نہیں آرہا۔ مجھے لگتا ہے کہ ہمیں ان کو ہاسپٹل لے جانا پڑے گا نم آنکھوں سے گھبرائے ہوئے ہوئے لہجے میں بولے۔۔۔

۔۔۔ جی میں ابھی ایسبولنس کو فون کرتا ہوں تھوڑی ہی دیر کے بعد ایسبولنس دروازے پر آن کھڑی ہوئی تھی اپنا سائرن بجاتی ہوئی۔ رومان شاہ کے تایا کو ایسبولنس میں بیٹھا کر ہاسپٹل لے جایا جا رہا تھا۔۔۔

ہاسپٹل لے جانے سے پہلے ہی راستے میں ہی رومان شاہ کے تایا اپنا دم توڑ چکے تھے۔۔۔۔۔ ہاسپٹل لے جانے پر ڈاکٹر نے تصدیق کر دی تھی کہ ان کی ڈیٹھ ہو چکی ہے ماحول انتہائی سوگوار ہو گیا تھا۔۔۔

۔۔۔ رومان شاہ کی بڑی تائی کی چیخیں اور مہک کی درد سے رونے کی آوازیں انتہائی ماتم کا ماحول بن گیا تھا۔ رومان شاہ کے تایا کی ڈیڈ باڈی کو گھر لے کر آیا گیا اور ان کی تدفین کا انتظام کر کے انہیں سپرد خاک کر دیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- گھر میں اس وقت بہت افسردہ ماحول تھا رومان شاید اس وقت ان سب کو دلاسہ دینے کے سوا کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ رومان شاہ کو ایک آدھے دن میں ترکی کے لیے بھی نکلنا تھا اوپر سے میرب کی حالت بھی بہت سینسٹو تھی رومان شاہ کو خود بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہیے۔۔۔۔۔

oooooooooooo,

ہاں بھی شامیر یہ تم نے بہت اچھا فیصلہ کیا ہے جو تم مرہا کو اپنے ساتھ لے کر جا رہے ہو آخر بھائی تمہارے بنا پکی گھر میں اکیلی بور ہو جاتی۔

- ملک زبیر ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھے ہوئے ناشتہ کرنے کے ساتھ ساتھ بہت خوش ہو کر شاہ میر سے کہہ رہے تھے۔

Kitab Nagri

- جب کہ شاہ میر کی ماں کا چہرہ تھوڑا اترا ہوا تھا اپنے بہو اور بیٹے کے جانے سے وہ اپنے مگ میں چائے انڈیلتے ہوئے چپ چاپ افسردہ سا چہرہ بنا کر بیٹھی ہوئی تھی۔

- ماما آپ کچھ نہیں بول رہی کیا بات ہے آپ ہمارے جانے سے خوش نہیں ہیں کیا۔ شاہ میر نے ٹوس اپنے منہ میں ڈالتے ہوئے چائے کا سپ لے کر اپنی ماں کے افسردہ چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

- نہیں بیٹا میں تم دونوں کے ایک ساتھ جانے سے بہت خوش ہوں مگر تم دونوں کے چلے جانے سے میرے گھر سے رونق ختم ہو جائے گی۔ شاہ میر کی ماں کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

- او میری پیاری ماما آپ پریشان نہ ہوں میں اپنی پیاری ماما کو روز فون کیا کروں گا اور جب میری ماما کا حکم ہو گا میں

ملنے آ جایا کروں گا۔ آپ کی آنکھوں میں آنسو مجھے بہت تکلیف دیتے ہیں۔

- ماما آپ تو میری اس روٹین سے ہمیشہ سے واقف تھی کہ آپ کے بیٹے کو کبھی بھی کہیں پر بھی ٹرانسفر ہو کر جانا پڑ سکتا ہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- شاہ میر اپنی کرسی سے اٹھ کر اپنی ماں کی جانب چلتا ہوا آیا وہ کرسی کی پشت پر کھڑا ہو کر اپنی ماں کے گلے میں ماہ ڈال کر اپنی ماں کے سر پر پیار سے بوسہ دیتے ہوئے بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- بھائی اب تم میری بیگم کو رلانے کے بعد مسکے مت لگاؤ۔ ملک زبیر نے اپنی بیگم کو دلاسا دیتے ہوئے شاہ میر کی ٹانگ کھینچی تھی۔

- جی نہیں میں اپنی ماما کو مسکے نہیں لگا رہا میری ماما کا جو حکم ہو گا میں وہی کروں گا اگر میری ماما چاہتی ہیں کہ میں یہ ٹرانسفر کروادوں تو ٹھیک ہے میں ان غریب لوگوں کو منع کر دیتا ہوں اور کہہ دیتا ہوں کہ بھئی میں اپنی ماما کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا۔

- بتائے میری ماما کا کیا حکم ہے شاہ میر اپنی ماما کے حکم کے اگے سر جھکا دے گا۔ وہ اب بھی اپنی ماں کے گلے میں باہیں ڈالے ہوئے وہ کھڑا پوچھ رہا تھا۔

نہیں بیٹا تم جاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں کامیاب کرے اور تم ان لوگوں کو انصاف دلانے میں کامیاب رہو بس میں کیا کروں ایک ماں ہوں بیٹے کے جانے سے ماں کا دل جتنا مرضی مضبوط ہو دکھی تو ہو ہی جاتا ہے۔

- اور اب تو تم میری بہو کو بھی ساتھ لے کر جا رہے ہو تو بس تھوڑا سا میرا دل بھر آیا تھا مگر تم بے فکر ہو کر جاؤ وہ اپنے بیٹے کی گال تھپتھپاتے ہوئے پیار سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

- پکاب آپ روئیں گی تو نہیں نا۔ شاہ میر اپنا چہرہ آگے کی جانب جھکا کر اپنی موم کے چہرے کی جانب دیکھتا ہوا بولا۔

- پکاب میں بالکل نہیں روؤں گی تم دونوں بے فکر ہو کر خوشی خوشی جاؤ۔ وہ مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

- مرہا چپ چاپ بیٹھی ہوئی سب کچھ دیکھ رہی تھی کہیں نہ کہیں اسے بھی یوں گھر سے جانے کا دکھ تھا اسے پتہ تھا کہ شاہ میر کی ماما ایک دم سے کیلی ہو جائیں گی مگر وہ اپنے دل کا کیا کرتی جو شاہ میر کے بنا رہنے کو تیار نہیں تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- اسے تو خود یہ احساس پہلی بار اتنی شدت سے ہوا تھا کہ شاہ میر اس کی زندگی میں کیا مقام رکھتا ہے شامیر کے جانے کے نام سے جس طرح سے مرہا کا دل تڑپا تھا اس تڑپ نے مرہا پر بہت کچھ واضح کر دیا تھا جس کو بہت جلد وہ اپنی میر پر عیاں کرنے والی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اب سب مل کر ناشتہ کرتے ہوئے آپس میں جانے کے بارے میں باتیں کر رہے تھے۔

oooooooo

- میرب ---- جی۔۔۔ میری جان اٹھنے کا ارادہ نہیں ہے آج کیا۔ میرب گھر کے ماحول اور کچھ اپنی تبعیت کو لے کر کافی نڈھال سی تھی۔

- اب صبح وہ اکثر رومان شاہ کے اٹھانے پر ہی اٹھتی تھی گھر کا ماحول ایک دم سے ایسے ہو گیا تھا کہ وہ اپنی خوشی کو بھی اچھی طرح سے سیلیبریٹ نہیں کر سکے تھے۔

- کچھ دن تو افسوس کے لیے آنے والے لوگوں کی وجہ سے گھر میں کافی آنا جانا لگا رہا۔ جس کی وجہ سے رومان شاہ میرب پر بھی اچھی طرح سے توجہ نہیں دے سکا تھا۔

www.kitabnagri.com

- آج بھی رومان شاہ اٹھ کر فجر کی نماز پڑھنے کے بعد میرب کو اٹھا رہا تھا جو کافی نڈھال سے طبیعت لیے ہوئے لیٹی ہوئی تھی۔

- شاہ نماز میں کتنا وقت باقی رہ گیا ہے مجھ سے اٹھا نہیں جا رہا میرے سر میں درد دھورہا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

- میرب نے رومان شاہ کے اٹھانے پر لیٹے ہوئے مدھم سی آواز میں کہارومان شاہ اس کے پاس بیٹھا ہوا اس کے بالوں میں اپنی انگلیاں پھیرتے ہوئے بڑی محبت بھری نظروں سے اس کے نازک سے وجود کو دیکھ رہا تھا۔

اس کے لبوں تلے مسکراہٹ آئی تھی یہ سوچ کر کہ اس کے نازک سے وجود میں اس کا بچہ پرورش پا رہا ہے۔

- میرب کی طبیعت پہلے سے بہت چینیج تھی ایک تو کھانے کے بعد آنے والی ابکائیوں نے اس کے ناک میں دم کر رکھا تھا۔

- کچھ بھی کھایا پیا اسے ہضم نہیں ہوتا تھا اور کچھ کھانے کو خاص اس کا دل بھی نہیں کرتا تھا۔۔۔ شاہ بتائیں نا نماز میں کتنا ٹائم رہ گیا ہے رومان شاہ کا جواب نہ پا کر میرب نے دوبارہ سے پوچھا رومان شاہ جو اپنی سوچ میں گم تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- میری جان نماز میں بہت کم ٹائم رہ گیا ہے تم اٹھ کر نماز پڑھ لو اس کے بعد آرام کر لینا۔ اس کے ماتھے پر لب رکھ کر عقیدت سے چومتے ہوئے کہا۔

- شاہ میری طبیعت کب تک ایسی رہے گی، میرب نے بیزار سامنہ بناتے ہوئے کہا۔

- میری جان پہلی بات تو میں بھی پہلی بار ہی پایا بن رہا ہوں، اس لیے مجھے آئیڈیا نہیں ہے کہ کب تک تمہاری طبیعت ایسی رہے گی، مجھے تو اتنا پتہ ہے کہ اس سارے پروسیجر میں ہمارے پیارے بیٹے یا بیٹی کو آنے کے لیے نو ماہ کا وقت چاہیے۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- اس سے زیادہ کے بارے میں ہم ڈاکٹر سے چل کر پوچھیں گے یا پھر امی جان ہمیں اچھا گائیڈ کر سکتے ہیں۔ وہ میرب کے سوال پر ہنستا ہوا بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ویسے بھی میری جان ابھی تو بامشکل دس دن بھی نہیں گزرے اور میری جان اکتا گئی ہے ابھی تو نو ماہ ہمارے شہزادے یا شہزادی نے آپ کو تنگ کرنا ہے۔

- رومان شاہ نے مسکراتے ہوئے میرب کا سر گود میں رکھتے ہوئے کہا۔ شاہ آپ کو ہنسی آرہی ہے میری حالت پر میرب میں منہ پھلاتے ہوئے کہا۔

- نہیں میری جان میں کب ہنس رہا ہوں شاہ نے اپنی ہنسی کو بامشکل روکتے ہوئے کہا۔

- شاہ مجھ سے کچھ کھایا نہیں جاتا مجھے بھوک لگتی ہے مگر مجھے کچھ بھی اچھا نہیں لگتا۔ چیزوں کی سمیل سے میرادل خراب ہونے لگتا ہے۔

www.kitabnagri.com

میرب اس وقت اپنا دکھ رومان شاہ سے شیر کر رہی تھی۔ چلو ہم ڈاکٹر کے پاس چلیں گے نیکسٹ وزٹ پر تو ان سے پوچھیں گے کہ ایسا کیوں ہوتا ہے اور اس کا کیا علاج ہے۔۔

- رومان شاہ نے تسلی دیتے ہوئے کہا۔ چلو ابھی تم اٹھ کر فجر کی نماز پڑھ لو ورنہ قضا ہو جائے گی۔

Posted On Kitab Nagri

- میرب نے بامشکل اپنے نڈھال سے جسم کو اٹھایا اور بیڈ سے اتر کر چپلیں پہنتی ہوئی کچھ دیر بیڈ پر بیٹھی رہی۔

- اس کے بعد اٹھ کر وضو کے لیے چلی گئی رومان شاہ گہری سوچ سوچتے ہوئے بیڈ کے کراؤن سے سر لگائے ہوئے تھا۔

- اسے آج ہر صورت ترکی کے لیے نکلنا تھا فلائٹ بھی کنفرم ہو چکی تھی بس رومان شاہ کی میرب کو بتانے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔

Kitab Nagri

- اوپر سے میرب کی جس طرح کی نڈھال سی کنڈیشن تھی وہ خود بھی چھوڑ کر میرب کو چھوڑ کر جانا نہیں جا رہا تھا مگر دلاور کے کہنے کے مطابق رومان شاہ کا ایک دفعہ جانا بے حد ضروری تھا کیونکہ ترکی کے ڈیلر سے جو ڈیل ڈن ہوئی تھی وہ کسی اور کے ہاتھ میں اتنی آسانی سے جاتے ہوئے تو رومان شاہ نہیں دیکھ سکتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- میرب وضو کر کے اسٹڈی روم میں جا کر فجر کی نماز پڑھ رہی تھی۔ تو رومان شاہ ٹیکسٹ پر دلاور سے جانے کی بات ڈسکس کرنے لگا۔

- وہ فون کر کے صبح صبح میرب کا موڈ خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اسے پتہ تھا جیسے ہی میرب اس کے جانے کا سنیں گی تو اس کا موڈ خراب ہونا تو لازم تھا۔

- گر جنے والا رومان شاہ آج خود ڈرا ہوا بیٹھا تھا۔ اسے اپنی حالت پر ترس بھی آرہا تھا اور ہنسی بھی۔



- خیریت ہے شاہ آپ اتنی گہری سوچ میں میرے سوا کسے سوچ رہے ہیں میرب سر پر حجاب کیے ہوئے دوپٹے کو کھولتے ہوئے رومان شاہ کے پاس آکر بیٹھ گئی۔

- کسی کو نہیں شاہ کی اتنی جرات کیسے ہو سکتی ہے کہ وہ اپنی میرب کے علاوہ کسی اور کو سوچے۔

Posted On Kitab Nagri

- تو کیا آپ مجھے اکیلا چھوڑ کر جانا چاہتے ہیں میرب رومان شاہ کے سینے سے سر اٹھاتی ہوئی جلدی سے بولی۔

- میری جان مجبوری ہے اگر نہیں جاؤں گا تو بزنس میں بہت گھاٹا ہو جائے گا شاہ نے میرب کے گال پر پیار سے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

- مجھے نہیں پتہ کیا ہو گا اور کیا نہیں مگر آپ مجھے یوں اکیلا چھوڑ کر نہیں جاسکتے۔ میں آپ کو جانے نہیں دوں گی۔



- میرب نے شاہ ہاتھ اپنی گال سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے غصے سے کہا۔

www.kitabnagri.com

- میرب۔ میرب۔ میری طرف دیکھو شاہ نے اس کے جھکے ہوئے چہرے کو ٹھوڈی پر ہاتھ رکھ کر اوپر کرتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

- میری جان اگر تمہاری کنڈیشن سفر کے لائق ہوتی تو میں تمہیں اپنے ساتھ لے جاتا مگر تمہیں پتہ ہے کہ ڈاکٹر نے غیر ضروری سفر سے تمہیں سفر سے منا کیا ہے۔

- تو اب ہم اپنے بچے کی جان کے ساتھ رسک تو نہیں لے سکتے نا۔

- میرا جانا بھی بہت ضروری ہے میری جان میری بات سمجھنے کی کوشش کرو میں ایک دو دن کے اندر ہی اپنا سارا کام نپٹا کر واپس آ جاؤں گا۔

- ہاتھوں کے پیالے میں میرب کا چہرہ بھرتے ہوئے رومان شاہ نے محبت سے بھرے ہوئے سمجھانے والے لہجے سے کہا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- ایک دو دن میں نہیں رہ سکتی آپ کی بنا۔ میرب کا اب بھی وہی جواب تھا میرب پلیز۔۔۔ میری جان سمجھنے کی کوشش کرو۔ پلیز کو لمبا کھینچتے ہوئے کہا۔
میرب اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی۔ وہ غصے سے شاہ کی کوئی بات سننے کو تیار نہ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- میرب کو غصے سے جاتا ہوا دیکھ شاہ جلدی سے بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا شاہ نے جاتی ہوئی میرب کی کلائی پکڑ کر اسے اپنی باہوں کی سخت گرفت میں لے کر زبردستی اپنے سینے سے لگا لیا۔۔۔

میرا میری جان کیوں میرا جانا تم مشکل کر رہی ہو قسم سے میں تمہیں خود بھی اس حالت میں چھوڑ کر نہیں جانا چاہتا مگر یار مجبوری ہے میری جان سمجھنے کی کوشش کرو ہمارے بچے کا فیوچر سکیور کرنے کے لیے اس کے پایا کو کام تو کرنا پڑے گا نا میری جان۔۔۔

شام آپ کیوں نہیں سمجھتے مجھے آپ کے بنائند نہیں آتی میرب نے روتے ہوئے شاہ کا سینہ پیٹ کر کہا۔۔۔

Kitab Nagri

ہا ہا ہا۔ او میری جان نیند تو مجھے بھی نہیں آتی تمہارے بنا شاہ کھل کھلا کر قہقہہ لگا کر بولا۔۔۔

- آپ میرا مذاق اڑا رہے ہیں میرب شاہ کے سینے پر ہاتھ رکھ کر شاہ کو پیچھے کرتے ہوئے منہ بھلا کر روتی ہوئی بولی۔

Posted On Kitab Nagri

- میں بھلا اپنی جان کا مذاق اڑا سکتا ہوں اپنے دل سے پوچھ کر بتاؤ اسے واپس اپنی جانب کھینچتے ہوئے اپنی باہوں کی سخت گرفت میں لے چکا تھا۔

- پلیز۔۔ پلیز۔۔ اپنے شاہ کا جانا مشکل مت بناؤ۔ ایک بار مسکرا کر اجازت دے دو تا کہ میں آسانی سے جاسکوں۔

- پرومیں میں جلد از جلد اپنے سارے کام نپٹالوں گا اور اپنی جان کے پاس واپس آ جاؤں گا۔ اس کی آنکھوں پر اپنے لب رکھ کر اس کی گھنی کالی پلکوں سے آنسوؤں کو چنتے ہوئے کہا۔

- تمہیں کیا لگتا ہے کہ وہاں جا کر مجھے بہت پر سکون نیند آئے گی۔ بالکل بھی نہیں شاہ کو بھی جب تک تمہارے جسم کی رعنائیوں کی خوشبو اپنے سانسوں میں اترتی ہوئی محسوس نہیں ہوتی۔ اس وقت تک نیند تو تمہاری شاہ کو بھی نہیں آتی۔

- تمہارے ان لبوں سے جب تک مجھے نشہ نہیں ملتا میرا دن شروع نہیں ہوتا۔ اس کے مخملی ہونٹوں پر اپنے مضبوط ہاتھوں کے انگوٹھے سے سہلاتا ہوا بہکی ہوئی نگاہوں سے دیکھ کر بولا۔

Posted On Kitab Nagri

- ٹھیک ہے چلے جائیے گا مگر یہ صبح صبح اپنی ٹون خراب کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میرب روتے ہوئے ہلکا سا مسکرا کر کے پلکیں جھکائے ہوئے بولی، وہ شاہ کی نظروں کا بہکنا سمجھ رہی تھی۔

- جان شاہ اب تو ٹون خراب ہو چکی ہے اسے ٹھیک کرنا مشکل ہی نہیں ہے ناممکن ہے شاہ نے اس کی کمر پر گرفت سختی کرتے ہوئے اسے اور بھی اپنے قریب کر لیا۔

- شاہ صبح صبح کا ٹائم ہے آپ کیا کر رہے ہیں۔ شاہ کو بہک کر اپنے اوپر جھکتے ہوئے دیکھ میرب شرماتا کر بولی۔

- چلو صبح کا تھوڑا سا ٹائم آگے پیچھے کرنے کی کوشش کر لیتا ہوں۔ میں آج آفس نہیں جا رہا کیونکہ میری رات کی فلائٹ ہے۔

- دلاور ساری تیاریاں کر لے گا میں گھر سے ڈائریکٹ ایئر پورٹ جاؤں گا۔

Posted On Kitab Nagri

"تو جان شاہ کھاپی کر خود کو تیار کر لو شاہ جانے سے پہلے دو دن کے لیے انرجی اکٹھی کر کے لے کر جائے گا۔"

نو نو شاہ ایسا کچھ نہیں ہو گا کیونکہ میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ میرب شاہ کی شدتوں سے بڑی اچھی طرح سے واقف تھی اور اب تو تقریباً 10 دن ہو گئے تھے کہ شاہ صاحب کو انرجی نہیں ملی تھی کیونکہ گھر کا ماحول ہی ایسا تھا تو اب شاہ اس کا کیا حشر کرنے والا تھا یہ میرب کو اچھی طرح سے پتہ تھا۔

یس یس شاہ کی جان ایسا ہی ہو گا بچنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ اپنے شاہ کی نیت سے تم اچھی طرح سے واقف ہو اور اس وقت تمہارے شاہ کی نیت تم پر خراب ہو چکی ہے۔ تو چپ چاپ خود کو میرے حوالے کرو نہیں تو قسم سے تمہیں کھا جاؤں گا۔ شاہ نے میرب کی مچھلی گال پر ہلکے سے دانت کاٹتے ہوئے کہا۔

آہ۔۔ شاہ۔۔ شاہ کے دانتوں کی چبن سے میرب کے منہ سے ہلکی سی سسکی نکلی۔ مگر وہ سسکی کو اگنور کرتا ہوا میرب کے گال کے ساتھ اپنی سخت بیرڈ والے گال کو رب کرتے ہوئے مسرور ہو رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ۔۔۔ ہوں س۔۔ شاہ اب بھی وہ اپنی دھن میں مست اس کی گالوں پر اپنی گال رب کرتے ہوئے
گھبمیر آواز میں بولا۔

۔ شاہ اب آپ کو مجھ پر تھوڑا ترس کھانا چاہیے کیونکہ اب میری کنڈ لیشن پہلے جیسی نہیں ہے میرب
اپنے جان چھڑوانے کے لیے اپنی کنڈ لیشن کا حوالہ دیا۔

۔ سچ میں آج کل میرب کی طبیعت کافی نڈھال اور تھکی تھکی رہتی تھی ایسے میں وہ شاہ کی قربت کی
سختیاں برداشت بالکل نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

۔ میری جان کے ٹوٹے تمہاری کنڈ لیشن کے لحاظ سے مجھے کتنی سختی دکھانی ہے اتنی عقل ہے تمہارے
شاہ میں اس لیے یہ فضول کی بچکانہ مزاحمتیں کھڑی مت کرو۔

۔ میں اسی لیے ڈاکٹر سے اوکے کا سائن لے کر آیا ہوں اس کی گردن پر لب رکھتے ہوئے ایک زوردار لو
بائٹ کرتے ہوئے ایک بار پھر میرب کو سکھنے پر مجبور کر دیا۔

Posted On Kitab Nagri

ٹھک ٹھک ٹھک۔ شاہ بہت بہکے ہوئے انداز سے میرب کو خود کے قریب کیے ہوئے اس کی گردن پر جھکا ہوا تھا جب دروازہ کھٹکنے کی آواز آئی۔۔

۔ اوں ہوں یہ صبح کون ڈسٹرب کرنے آگیا ہے رومان شاہ نے ناگواری سے میرب کی گردن سے اپنے لب اٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ کون۔۔۔۔۔ رومان شاہ نے بیزار سی آواز دی۔۔۔۔۔ صاحب جی بڑی بی بی جی ناشتے کی ٹیبل پر آپ کو اور بھابھی جی کو بلا رہی ہیں۔۔۔۔۔ نوکرانی پیغام پہنچا کر جا چکی تھی۔۔۔۔۔

۔ چلیے ناشتہ کرنے چلتے ہیں آپ کی ساس کو بہت فکر ہے اپنی بہو کی ان کو پتہ ہے کہ ان کی بہو کی جان تو کھاپی کر بھی ان کے بیٹے کو سہنے کی ہمت نہیں رکھتی تو بنا کھائے پیے تو کہیں بے ہوش ہی نہ ہو جائے۔

۔ رومان شاہ میرب کی نازک مزاجی کا مذاق اڑاتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑ کر ناشتے کے لیے ساتھ لے جاتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میرب نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے چپ رہنا ہی مناسب سمجھا کیونکہ شاہ نے کچھ غلط بھی نہیں کہا تھا یہ سچ تھا کہ شاہ کی شدتیں میرب کا حشر نشر کر دیتی تھی۔

oooooooo

السلام علیکم امی جان رومان شاہ ناشتے کی ٹیبل پر آتے ہی سب سے پہلے ہمیشہ کی طرح اپنی امی جان کے سامنے سر جھکاتے ہوئے ادب سے بولا۔

- وعلیکم اسلام میرے ٹیبل کی رونق آگئی رومان شاہ اور میرب کی طرف مسکرا کر دیکھتے ہوئے بولی۔

- اسلام علیکم امی جان میرب نے بھی اپنی ساس کے آگے سر جھکاتے ہوئے ادب کا مظاہرہ کیا۔

و۔۔۔ علیکم اسلام میری پیاری بیٹی اب کیسی طبیعت ہے۔

www.kitabnagri.com

- بڑی شفقت سے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے بولی۔

- امی جان طبیعت تو ٹھیک ہے

مگر۔۔۔۔۔ میرب کو اپنی کیفیت سمجھ میں نہیں آتی تھی اس لیے نظر جھکائے ہوئے چپ سی کر گئی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میرب کی شرماہٹ اور چپی دیکھ کر میرب کی ساس اور اس کی دونوں جیٹھانیاں جو پاس ہی ٹیبل پر بیٹھی ہوئی ناشتہ کر رہی تھی ہنسنے لگی۔

۔ پریشان مت ہو بیٹا پر گیننسی میں اس طرح کی طبیعت ہو جاتی ہے تم گھبراؤ نہیں اور اچھی ڈائٹ لینے کی کوشش کیا کرو میرب کی ساس نے بڑے پیار سے کہا۔ میرب نے ہاں میں سر کو ہلا کر جی کہا۔۔۔ ٹیبل پر بیٹھے ہوئے سب افراد بہت خوش تھے سوائے مہک کے۔۔

۔ ناشتہ کرتی ہوئی مہک کے گلے میں ڈبل روٹی کا سلائز پھنسنے لگا تھا میرب کو اس طرح سے خوش دیکھ کر

www.kitabnagri.com

۔ اوپر سے رومان شاہ کی نظریں جو میرب پر صدقے واری جارہیں تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- یہ دیکھ کر مہک کے دل میں جو حسد اور جلن تھی میرب کے لیے۔ رومان شاہ کی محبت بھری نظریں جلتی ہوئی آگ پر تیل کا کام کر رہی تھی۔

- رومان شاہ ناشتہ کرتے ہوئے ساتھ بیٹھے ہوئے میرب کو بار بار ایسے دیکھ رہا تھا جیسے کتنے دنوں کے بعد دیکھ رہا ہو۔

- اور مہک کا بس نہیں چل رہا تھا کہ میرب کو وہاں سے اٹھا کر اس جگہ پر خود براجمان ہو کر بیٹھ جائے اور رومان شاہ کی محبت بھری نظروں کی حقدا روہ ہو۔

- میرب تم یہ اور نج جو س پیو تمہاری صحت کے لیے بہت اچھا ہے رومان شاہ نے خود میرب کے لیے جو س ڈالتے ہوئے اس کے آگے کیا۔
www.kitabnagri.com

- شاہ نہیں مجھ سے صبح نہیں پیا جائے گا۔ مجھے فی الحال کچھ بھی نہیں کھانا میرب نے نامیں سر کو ہلاتے ہوئے ہاتھ سے جو س پیچھے کیا۔

Posted On Kitab Nagri

- میرب جوس تو پینا پڑے گا تم نے رات کو بھی کچھ نہیں کھایا تھا رومان شاہ نے زبردستی اور نج جوس والا گلاس میرب کے منہ کو لگا دیا میرب نے دوسپ لینے کے بعد خراب سامنہ بناتے ہوئے نہ کہا کہ وہ اور نہیں پی سکتی۔۔۔

- میرب پورا گلاس فنش کرو جب کہا ہے کہ تمہیں جوس پینا ہے تو مطلب پینا ہے۔ رومان شاہ نے تھوڑی سی آنکھیں دکھا کر زبردستی میرب کو پورا گلاس پلا دیا تھا۔
میرب گنداسا منہ بناتی ہوئی شاہ کے ڈر سے پی گئی شاہ نے اب گلاس واپس ٹیبل پر رکھ دیا تھا۔

شاہ کے لیے میرب کی اس قدر کیئر دیکھ کر مہک اپنی مٹھیاں میچ لی تھی جبکہ باقی ٹیبل پر بیٹھے ہوئے سب لوگ بے حد خوش تھے رومان شاہ اور میرب کی محبت کو دیکھ کر رومان شاہ کی بے حد کیئر کو دیکھ کر۔

www.kitabnagri.com

سوائے اس جل لکڑی مہک کے

Posted On Kitab Nagri

اور آگ تو مہک کے وجود میں غصے کی آگ تو اس وقت لگی جب مہک کی نظر رومان شاہ کے ہاتھ پر پڑی رومان شاہ نے سب کو آپس میں باتیں کرتے ہوئے مصروف پا کر ٹیبل کے نیچے سے میرب کا ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھ میں دبار کھا تھا۔

۔ بس پھر تو مہک کی جلن اس کے آپے سے باہر ہونے لگی وہ کرسی کو ایک دم سے پیچھے دھکیلتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

۔ وہ اپنے روم کی جانب تیزی سے جارہی تھی جبکہ اس کی امی نے پیچھے سے آواز دے کے پوچھا بھی کہ مہک کیا ہوا ہے تو مہک نے بناپٹے اور بنا جواب دیے ہی بد تمیزوں کی طرح چلی گئی۔ ٹیبل پر بیٹھے ہوئے کسی بھی فرد کو یہ پتہ نہیں تھا کہ مہک کیوں اس طرح سے آگ بگولا ہو کر اٹھ کر چلی گئی ہے۔

۔ جبکہ رومان شاہ کو اچھی طرح سے اندازہ تھا کہ مہک کو کیا ہوا ہے مگر اس کی بلا سے مہک جائے بھاڑ میں اسے کون سا مہک سے کوئی لینا دینا تھا۔ وہ تو اپنے محبوب کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں اس لیے پکڑ کے بیٹھا ہوا تھا کہ یہ ایک دودن کی دوری رومان شاہ کے لیے بھی کاٹنی بہت مشکل تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میرب نے تو اسے رو کر اپنا غصہ اور فیلنگ بتادی۔ جب کہ رومان شاہ کو اپنے دل میں دبا کر ساتھ لے کر جا رہا تھا۔

- یہ تو اس کا دل ہی جانتا تھا کہ وہ اندر سے کتنا تڑپ رہا ہے میرب کی کے دور ہونے سے یہ دو دن کی دوری اسے دو سال لگ رہی تھی۔

- اگر میرب پریگنٹ نہ ہوتی تو رومان شاہ اسے اپنے ساتھ لے کر ہی جاتا اس نے تو پتہ نہیں ایک دن کتنی مشکل سے گزارا تھا۔ جب وہ اپنی ماں کے گھر پر رکی ہوئی تھی۔

www.kitabnagri.com

- اور اب اسے مجبوری کے تحت خود چھوڑ کر دو تین دن کے لیے جانا پڑ رہا تھا۔ ایسے میں رومان شاہ اپنا آج کا سارا دن صرف میرب کے ساتھ ہی گزارنا چاہتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- تو اس کی بلا سے مہک جائے بھاڑ میں جو بھی سوچتی ہے سوچتی رہے رومان شاہ اپنے دماغ میں سوچ کر رہ گیا۔۔

- امی جان میں ضروری کام سے ترکی جا رہا ہوں۔ میری صبح چار بجے کی فلائٹ ہے تو میں اپنے روم میں ہی آرام کروں گا۔ کیونکہ آنے والے دو تین دن میرے لیے کافی بزی رہیں گے۔ تو پلیز آپ کوشش کیجئے گا کہ مجھے کوئی ڈسٹرپ نہ کرے۔۔۔۔۔

جی بیٹا آپ جاؤ اور آرام کرو اور خیریت سے جانا میں صبح چار بجے تمہیں جگادوں گی۔ نہیں امی جان میں چلا جاؤں گا آپ بے فکر رہے۔ میں الارم لگا کر سوؤں گا۔

www.kitabnagri.com

- اور دوسرا یہ کہ میں گھر سے تقریباً 10 بجے تک چلا جاؤں گا کیونکہ مجھے دلاور کے ساتھ کچھ خاص ڈسکس کرنی ہے تو وہ ہم لوگ مل کر کر لیں گے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- ٹھیک ہے بیٹا جیسے آپ کی مرضی تو تم آرام کرو جا کر کوئی تمہیں ڈسٹرب نہیں کرے گا رومان شاہ اپنی ماں سے پیار لے کر۔ میرب کو ساتھ آنے کا اشارہ کرتے ہوئے اپنے روم کی جانب چل دیا۔

oooooooo

مرہا پلین میں بیٹھتے ہی کچھ دیر

بعد سو گئی شاہ میر جو مرہا سے باتیں کر رہا تھا۔ مرہا کا جواب نہ پا کر اس کی جانب متوجہ ہوا۔ مرہا کو آرام سے سوئے ہوئے دیکھ کر مسکرا دیا۔۔۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

- کر لو میری جان اپنی نیند اچھے سے پوری کر لو کیونکہ اب تم اے سی پی شاہ میرے شکنجے میں خود آکر پھنسی ہو۔

- میری نازک سی جان گاؤں کے پرسکون ماحول میں تمہیں خود کے اتنے قریب پا کر تنہائی میں اے سی پی کا بہکنا تو کنفرم ہے۔۔۔

- وہ شرارتی لبوں سے مسکراتا ہوا مرہا کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر اس کے لٹکے ہوئے انکفر ٹیبل سر کو اپنے کاندھے پر آرام دے پوزیشن میں رکھتے ہوئے سوچ کر مسکرا دیا۔۔۔

○○○○○○○

یہ مرکیوں نہیں جاتی کیوں آگئی یہ میرے اور رومیوں کے بیچ میں
اللہ میاں ہو گئی مجھ سے ایک بار غلطی رومیوں کو چھوڑ کر مگر اس کی سزا مجھے مل چکی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

- مہک کمرے میں آکر بیڈ پر پڑے ہوئے تکیوں کو زمین پر پٹکتے ہوئے اپنا غصہ نکال رہی تھی۔ اور ساتھ میں خود کو بے قصور اور مظلوم سمجھ کر رب سے شکوے اور شکایتیں کر رہی تھی۔

- رومیو میرا ہے اور ہمیشہ میرا ہی رہے گا میرب میں بہت جلدی تم سے رومیوں کو واپس چھین لوں گی۔

- تم جب میرے رومیوں کے ساتھ اس طرح سے گھومتی ہو اور وہ تمہیں محبت بھری نظروں سے دیکھتا ہے میرا دل چاہتا ہے کہ میں تمہارا منہ نوچ لوں مہک لفظوں کو چبا چبا کر روم میں اکیلی ہی بکواس کر رہی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

oooooooooo

آآ۔ شاہ کیا کر رہے ہیں، آپ کو تو روم میں آکر آرام کرنا تھا نا۔

- شاہ روم میں اندر قدم رکھتے ہی پیچھے آتی ہوئی میرب کی کلائی پکڑ کر بنا جھٹکا دیے۔ نرمی سے کھینچ کر اپنی جانب کرتے ہوئے روم کے دروازے کو اپنی ٹانگ سے بند کر چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- ہاں تو میں نے کچھ غلط بھی نہیں کہا اب میں آرام ہی تو کرنے لگا ہوں اور میرا آرام اور سکون تم ہو جان شاہ۔

- وہ میرب کو وہی دروازے کے ساتھ پن کیے کھڑا گہری نظروں سے دیکھ کر آنکھ کو دباتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔

- شاہ آپ کو پتہ ہے آپ ایکٹنگ بہت اچھی کر لیتے ہیں اگر آپ بزنس مین نہ ہوتے تو بہت ہی اچھے ایکٹر ہوتے۔

- میرب شاہ کے مسکراتے چہرے کی جانب دیکھ کر خود بھی مسکرا کر بولی تھی۔

- بہت بہت شکریہ آپ کی نوازش ہے کہ آپ نے میری صلاحیتوں کو پہچان کر مجھے بتایا کہ میرے اندر اور کون سی کوالٹی موجود ہے۔

Posted On Kitab Nagri

- اب تم میری صلاحیتوں کو چھوڑو اور مجھے جلدی سے لپ کس دو مجھے بھی تو پتہ چلے کہ میری بیوی کے اندر کون کون سی صلاحیتیں موجود ہیں۔ رومان شاہ شوخ انداز سے اپنے آتش لبوں پر انگلی رکھتے ہوئے بولا۔

- شاہ یہ کیٹاگری آپ کی ہے تو یہ کام آپ خود ہی کیا کریں میرب نے شرماتے ہوئے نظریں جھکا کر کہا۔

- کیوں جان من کہاں لکھا ہے کہ یہ کیٹاگری صرف شوہر کی ہوتی ہے رومان شاہ نے میرب کی ٹھوڑی پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس کا چہرہ اوپر کیا۔

Kitab Nagri

- جواب دو۔ کیا بیوی کا فرض نہیں ہوتا کہ وہ بھی اپنے شوہر پر اپنا پیار ظاہر کرے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے تھوڑا سا سنجیدہ انداز سے پوچھا تھا۔

- شاہ آپ چھوٹی سی بات پر مجھ سے ناراض ہو رہے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

- میرب کبھی کبھی چھوٹی سی بات میاں بیوی میں محبت کی کمی کا باعث بھی بن جاتی ہے۔ جب شوہر اپنی بیوی کو بہت محبت اور پیار کرتا ہے تو شوہر بھی بدلے میں اپنی بیوی سے محبت کی توقع رکھتا ہے۔

- تو شاہ میں آپ سے پیار کرتی ہوں بہت زیادہ پیار کرتی ہوں میرب نے جلدی سے اپنی محبت کی وضاحت دی۔

- مجھے پتہ ہے میری جان کہ تم مجھ سے بہت محبت کرتی ہو مگر اس محبت کو مجھ پر ظاہر بھی تو کیا کرو۔ اور آج تو مجھے تم سے لپ کس چاہیے۔ جو تم خود مجھے دو گی رومان شاہ سیریس اور ضدی سے انداز میں کہہ رہا تھا۔



- میرب کو پتہ تھا کہ اب شاہ کی سوئی اس بات پر اٹک چکی ہے اس کے دو ہی حل ہیں یا تو شاہ کی بات مان لی جائے یا بھر شاہ کو ناراض کر کے ترکی بھیج دے۔

- میرب شاہ کی ناراضگی برداشت نہیں کر سکتی تھی اس لیے اسے دوسرا آپشن بہتر لگا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- ٹھیک ہے شاہ پھر آپ اپنی آنکھیں بند کریں۔۔۔

- میں اپنی آنکھیں بند کیوں کروں؟

کیونکہ مجھے شرم آتی ہے۔ میرب نے شاہ کو کس دینے کا فیصلہ کر تو لیا تھا مگر اسے خود کس کرتے ہوئے بہت شرم آرہی تھی۔ شادی کے بعد یہ پہلی بار میرب شاہ کو خود سے کس کرنے والی تھی جو کہ میرب کے لیے بہت مشکل کام تھا۔

Kitab Nagri

- مگر اب راہ فرار نہیں تھی کیونکہ انکار کا مطلب تھا شاہ کی ناراضگی اور اتنے پیار کرنے والے شوہر کو وہ دو دن کے سفر پر ناراض کر کے تو ہرگز نہیں بھیجنا چاہتی تھی۔

- میری جان جب شرم تمہیں آرہی ہے تو پھر آنکھیں بھی تم بند کرو مجھے تو بالکل شرم نہیں آرہی اس لیے میں تو ہرگز آنکھیں بند نہیں کروں گا۔ انداز شرارتی اور اٹل تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ اب میں آپ کی بات مان تو رہی ہوں پلیز آنکھیں بند کر لے نا
میری خاطر میرب نے بیچارہ سا۔ منہ بنا کر شاہ کی منت کی تھی۔۔

- شادی کے اتنے مہینوں بعد پہلی کس ملنے والی ہے مجھے تمہاری طرف سے اور اس کے لیے بھی میں
اپنی آنکھیں بند

کر لوں تمہیں شاہ کیا چھوٹا سا بچہ لگتا ہے۔ "مسز میرب رومان شاہ۔

- شاہ آپ کو پتہ ہے آپ بہت ضدی ہیں۔ میرب نے غصے والا منہ بنا کر کہا تھا۔

Kitab Nagri

- جب اتنی اچھی طرح سے جانے شاہ تم اپنے ضدی شاہ کو جانتی ہو تو پھر کیوں فضول کی مزاحمتیں کر
کے میرا قیمتی وقت ضائع کر رہی ہو۔

- اس کی کمر پر اپنے ہاتھ کا دباؤ بڑھاتے ہوئے اسے اور اپنے قریب کرتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

- میری ایک چھوٹی سی فرمائش تم پوری نہیں کر سکتی اگر تم نے یہ فرمائش مجھ سے کی ہوتی تو اب تک میں تمہیں دس بار لپ کس دینے کے بعد تمہارے ان مخملی ہونٹوں کو بھی آدھا کھا چکا ہوتا۔

- شوخ ہوتے ہوئے اس کے ہونٹ پر اپنے دانتوں سے ہلکا سا کاٹتے ہوئے کہا۔

- شاہ۔۔۔ پلیز یہ مت کیا کریں مجھے درد ہوتا ہے۔ شاہ کے دانتوں کے دباؤ سے اس نے سسکتے ہوئے اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

- اب مجھے تم یہ بتاؤ کہ تم میری لپ کس دے رہی ہو یا پھر میں ترکی جانے کی تیاری کروں اور ٹائم سے پہلے ہی جا کر ایئر پورٹ بیٹھ جاؤں، شاہ نے اب کی بار میرب کو دھمکی دی تھی۔

www.kitabnagri.com

- اوکے کرتی ہوں۔ میرب نے ہار مانتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ ہم جلدی کرو میں بالکل ریڈی ہوں اپنی کمر پر دونوں ہاتھ باندھ کر اس کی جانب گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

- میرب نے شاہ کی نظروں سے بچنے کے لیے آنکھیں بند کر لیں اور اپنی ایڑیوں کو اوپر اٹھایا۔ کیونکہ شاہ اور میرب کی ہائٹ میں کافی فرق تھا میرب کو شاہ کے لبوں تک پہنچنے کے لیے اپنی ایڑیاں اٹھانی پڑ رہی تھی۔۔

- میرب نے اپنی طرف سے ایڑیاں اٹھا کر آنکھیں بند کیے ہوئے اپنی ہائٹ برابر کی تھی۔ مگر اب بھی اس نے محسوس کیا کہ اس کے لب صرف شاہ کی گردن تک ہی آرہے ہیں۔

- وہ پریشان سی ہو گئی تھی کہ اب کیا کریں کوئی چارہ نہیں تھا اس لیے آنکھیں کھول کر دیکھا کہ آخر اس کے لب شاہ کے لبوں تک کیوں نہیں پہنچ پارہے۔

Kitab Nagri

- اب اسے شاہ کی شیطانی دیکھ کر غصہ آیا تھا کیونکہ شاہ اپنی ایڑیاں اوپر کر کے اپنی ہائٹ کو اور بھی اوپر لے گیا تھا جس کی وجہ سے میرب بچاری ایڑیاں اٹھا کر بھی شاہ کے لبوں تک نہیں پہنچ پارہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- اب میرب غصے سے پیچھے ہٹنے لگی تھی کہ شاہ نے جلدی سے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے اوپر اٹھالیا۔ اس کی کمر کی دونوں جانب ہاتھ رکھ کر جب شاہ نے اسے اوپر اٹھایا تو اب اس کی ہانٹ شاہ سے بھی لمبی ہو چکی تھی۔

اور اب اس کا چہرہ شاہ کے چہرے کے اوپر جھکا ہوا تھا۔ آئی برواٹھا کر بہکی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے اشارے سے اپنے ہونٹ باہر نکال کر شاہ اسے کس کرنے کو کہہ رہا تھا۔

- میرب نے پھر سے اپنی آنکھیں بند کی اور ہاتھ شاہ کے کاندھوں پر رکھے ہوئے تھے۔ اپنے محملی ہونٹ نرمی سے اپنے شاہ کے آتش لبوں پر رکھتے ہوئے۔ ایک چھوٹی سی کس کی اور جلدی سے اپنے لب پیچھے کر لیے شاہ اتنے میں ہی بے حد خوش تھا۔

www.kitabnagri.com

- کیونکہ اسے پتہ تھا کہ میرب جتنا کر چکی ہے اس کے لیے یہ بہت بڑی بات ہے۔ اب شاہ کی باری تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ کو کہاں اتنی ننھی منی سی کسی سے صبر آنے والا تھا۔ اب وہ میرب کو اسی پوزیشن میں اٹھائے ہوئے دیوار کے ساتھ پن کیے کھڑا تھا۔

- میرب کی دونوں ٹانگیں شاہ کی کمر پر لپٹی ہوئی تھی جو کہ میرب نے نیچے گرنے کے ڈر سے شاہ کی کمر کے پیچھے پن کر رکھی تھی۔

- اب شاہ میرب کے منجلی ہونٹوں کو اپنے آتش لبوں کی قید میں لیے ہوئے پوری شدت سے نمی کا ہر قطرہ اپنے اندر اندیل رہا تھا۔

- شاہ نے میرب کی سانسیں مشکل کر رکھی تھی۔ مگر میرب اپنی طرف سے بہت صبر کا مظاہرہ کر رہی تھی کیونکہ اسے اپنے شاہ کو ناراض کر کے نہیں بھیجنا تھا۔

- شاہ جتنی شدت سے اس کے لبوں سے نمی چوس رہا تھا میرب اتنی ہی سختی سے شاہ کے کاندھوں کو دبوچ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- میرب کے ناخنوں کی چبھن شاہ اپنے کاندھوں پہ محسوس کر رہا تھا۔ مگر شاہ کو وہ چبن بھی میٹھی ہی لگ رہی تھی۔

- شاہ اپنے دل کی پیاس بجھا کر پیچھے ہٹا تو میرب آنکھیں بند کیے تیز تیز سانس لے رہی تھی۔

- شاہ کو اس کی اکھڑی ہوئی سانسیں دیکھ کر اس پر بہت پیار آرہا تھا۔

- شاہ پلیر مجھے نیچے اتاریں۔۔۔ اس نے میرب کو دیوار کے ساتھ پن کر کے پوری طرح سے اسے اپنے رحم و کرم پر کر رکھا تھا۔ میرب کا پورا وزن شاہ کے اوپر تھا۔ وہ گرنے کے ڈر سے شاہ کی کمر کے گرد اپنی دونوں ٹانگیں پن کیے ہوئے تھی۔

www.kitabnagri.com

- اور اپنے ہاتھ شاہ کے کاندھوں پر رکھ کر مضبوطی سے پکڑے ہوئے خود کو گرنے سے بچا رہی تھی۔

- نہیں ابھی مجھے اسی پوزیشن میں اور کس چاہیے۔ اس کے مخملی ہونٹوں پر نمی دیکھ کر شاہ کا دل ابھی بھرا نہیں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- اس نے تو صرف میرب کو تھوڑی سی سانس لینے کے لیے آزادی بخشی تھی۔ وہ بھی صرف اس کی پریگنسی کی وجہ سے ورنہ تو شاہ اسے سانس لینے کی بھی مہلت نہیں دیتا تھا۔

- شاہ بس اور نہیں۔ مجھ سے سانس نہیں لیا جا رہا تھا۔ پلیز میرب کاندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے نفی میں سر ہلا کر منع کر رہی تھی۔

- میری جان تھوڑی سی سانس اپنی مشکل کر لو یہ دودن تمہارے بنا کاٹنے میرے لیے بہت مشکل ہے



- مجھے کچھ تو انرجی اپنے اندر سیف کر لینے دو۔ جس سے میں تم سے دودن کی دوری برداشت کر سکوں

- وہ کہتے ہوئے میرب کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنے چہرے پر واپس جھکا چکا تھا۔

پھر سے اس کے منہ کی ہونٹوں کو اپنی قید میں لیے میرب کی سانس سے پیتے جا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- بہت دیر کے بعد جب پیچھے ہوا تو میرب کی سانسیں پہلے سے کہیں زیادہ تیز تھیں وہ تیز دھڑکنوں کے ساتھ بڑی بڑی سانسیں لے رہی تھیں۔

- اب شاہ کی نظر اس کی خوبصورت گردن پر آئی لب اس کی گردن پر رکھ کر وہاں پر اپنے لمس چھوڑ رہا تھا۔

- اتنی شدت بھرے لمس تھے کہ میرب کو اپنی جان نکلتی ہو محسوس ہو رہی تھی کہیں لبوں کی گرمی اور کہیں شاہ کے دانتوں کی چبن میرب کو بے حال کیے ہوئے تھی۔

- میرب کے منہ سے سسکیاں نکلتے لگی تھی شاہ نے بڑی نرمی اسے نیچے اتارا اور جھک کر اسے اٹھاتا ہوا بیڈ تک لے آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- اگلے کچھ سیکنڈ میں میرب کی کرتی اس کے نازک وجود سے الگ کرتے ہوئے زمین پر پھینک چکا تھا۔
اپنے مضبوط ہاتھ کی ہتھیلی اس کے پورے وجود پر پھیر رہا تھا۔ شاہ کے ہاتھوں کی گرمی سے اسے اپنے
پورے وجود میں بجلی کی لہریں دوڑتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

- شاہ کے ہاتھوں کی گرمی سے اس کا نازک سا وجود کو جلس رہا تھا۔ وہ اب لبوں سے گالوں تک کا سفر
کرتے ہوئے گردن سے ہوتا ہوا دل والے مقام پر آن رکا تھا۔۔

- شاہ کی سختی بڑھنے لگی تھی حالانکہ شاہ اپنی جانب سے بہت کوشش کر رہا تھا کہ وہ میرب کو ایسی
کنڈیشن میں سختی نہ دے۔

Kitab Nagri

- مگر پھر بھی وہ خود کو روک نہیں پا رہا تھا میرب کی سسکیاں تیز ہونے لگی۔

- وہ اپنے مضبوط ہاتھ اس کی نازک ہتھیلیوں پر رکھ کر انگلیاں اس کی انگلیوں میں پھنساتے ہوئے اسے
پر اپنی سے قابض ہو تا جا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- اس کی ٹانگوں تک کوپن کر چکا تھا اب میرب کے پاس کوئی بھی راہ فرار نہیں تھی۔ اور اس بار وہ اپنے شاہ کی محبت سے فرار ہونا بھی نہیں چاہتی تھی۔

- وہ اپنے نازک سے وجود پر شاہ کی شدتوں کو سہتی ہوئی کہیں کہیں اپنی محبت کا احساس بھی اپنے لبوں سے دلار ہی تھی۔

- جس سے شاہ کا دل مسرور ہو کر اور بھی بہک رہا تھا اپنی محبت کی شدتیں شاہ اس پر لٹاتا جا رہا تھا۔

- اور میرب کے دل کی دھڑکنیں بڑھتی جا رہی تھی پورے روم میں شاہ کی شدتوں سے کو سہتی ہوئی میرب کی سسکیاں گونج رہی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- شاہ اپنی محبت کی بارش میرب پر پوری طرح سے برسا چکا تھا اب وہ اسے اپنے باہوں میں لیے اسے اپنے اوپر لٹا کر بہت پر سکون انداز سے لیٹا ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ۔۔ ہوں۔۔۔ آپ کو پتہ ہے آپ اپنی محبت کے بارے میں بہت ظالم ہیں شاہ کی شدتوں سے ٹوٹی ہوئی میرب نے شاہ کے سینے پر سر رکھے ہوئے شکایت بھرے انداز سے کہا۔۔

ہا ہا۔۔ میرب سچ میں بہت کوشش کرتا ہوں کہ اپنی محبت تم پر نرمی سے برساؤں مگر تمہارے خوبصورت بدن کی رعنائیاں دیکھ کر میں بہک جاتا ہوں۔

۔ اور تمہارے وجود سے اڑتی ہوئی تمہارے بدن کی نیچرل خوشبو مجھے ہوش سے بیگانہ کر دیتی ہے اور اسی مدحوشی میں میری محبت کی شدتیں کب سختی میں بدل جاتی ہے مجھے تو خود بھی پتا نہیں چلتا۔
۔ وہ میرب کو اپنے سینے پر لٹائے اپنی باہوں کی گرفت میں لے کر اپنی بے گناہی بتا رہا تھا۔ میرب کو شاہ کے وضحت پر ہنسی بھی آئی تھی اور پیار بھی۔ وہ بنا کچھ بولے شاہ کی کے سینے پر سر رکھے ہوئے پر سکون لیٹی ہوئی تھی۔

ooooooooo,

۔ میرب کو اپنے سینے پر لیٹے ہوئے دیکھ رومان شاہ نے بڑی محبت سے میرب کے ماتھے کو چوم لیا۔

Posted On Kitab Nagri

میرب بہت گہری نیند میں تھی اس لیے شاہ نے اسے اٹھانا مناسب نہیں سمجھا اسے بڑی نرمی سے اپنے اوپر سے ہٹا کر بیڈ پر تکیے پر سر رکھ کر لیٹا دیا۔

۔ خود اس کے پاس سے آرام اٹھ کر فریش ہونے چلا گیا۔ روم میں کسی بھی طرح کے ہلچل اور آواز نہ ہو اس کا اس نے پوری طرح سے دھیان رکھا ہوا تھا۔

۔ اسے پوری فکر تھی کہیں زرا سی آواز سے بھی میرب کی آنکھ نہ کھل جائے۔
وہ جانتا تھا کہ اس کی بیوی کے لیے اس وقت آرام کتنا ضروری ہے۔

۔ وہ فریش ہو کر ٹاول سے اپنا سر اور بدن پھنچتے ہوئے واش روم سے نکل کر روم میں آیا تھا۔

www.kitabnagri.com

۔ وہ اپنے کپڑے نکالنے کے لیے الماری کی جانب جا رہا تھا کہ اس کی نظر صوفے پر رکھے ہوئے اپنے کپڑوں کی جانب گئی۔

Posted On Kitab Nagri

- صوفے پر بہت سلیقے سے اس کی پینٹ شرٹ کوٹ ٹائی اور موزے رکھے ہوئے تھے۔ پاس ہی نیچے شاہ کے سوٹ سے میچنگ شوز بھی نکال کر رکھے ہوئے تھے۔

- شاہ نے مسکرا کر سوئی ہوئی میرب کی جانب دیکھا جسے اپنی شاہ کی اتنی فکر تھی کہ وہ سب کچھ پہلے سے سیٹ کر کے رکھ چکی تھی۔ اور یہ اس نے کب کیا یہ تو شاہ کو پتہ بھی نہیں تھا۔

- اسے اپنی سوئی ہوئی پیاری بیوی پر بہت پیار آیا۔ وہ شرٹ پہن کر ڈریسنگ مرر کے سامنے بٹن بند کر رہا تھا۔ اس کی نظریں مرر سے میرب کو ہی دیکھ رہی تھی۔

- جو شرٹ رات کو شاہ نے پہنی ہوئی تھی اس وقت وہ میرب کے زیب تن تھی۔ وہ اپنے شاہ کی شرٹ کو پہنے ہوئے تکیے پر سر رکھ کر بے فکر سو رہی تھی۔ اس بات سے بے خبر کہ کوئی اس سے بڑی محبت بھری نظروں سے دیکھ رہا ہے۔

- جس شاہ پر میرب مرتی تھی جس شاہ کے لیے وہ اپنی جان تک دینے کے لیے تیار تھی۔ آج وہ شاہ اس کو کتنی محبت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- اس کے سلکی بالوں کی لٹیں اس کے خوبصورت چہرے پر بکھری ہوئی شاہ کو جیس کر رہی تھی۔

- شاہ اپنی شرٹ کے بٹن بند کرتے ہوئے اس کے پرسکون چہرے کو دیکھ کر چلتا ہوا اس کے پاس آکر بیٹھ گیا۔

- وہ اپنی انگلی کے پوروں سے بڑی نرمی کے ساتھ اس کے چہرے پر آئی ہوئی لٹوں کو اس کے کانوں کے پیچھے کر رہا تھا۔

- شاہ کی انگلی کی حدت سے میرب گہری نیند میں ہلکی سی کھسمائی تھی۔ مگر بہت لیٹ سونے کی وجہ سے نیند سے بیدار نہیں ہو سکی تھی۔
www.kitabnagri.com

- شاہ نے بڑی محبت سے اس کے پرسکون کشادہ پیشانی پر اپنے لب رکھ کر عقیدت بھرا لمس چھوڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ کے آتش لب میرب کی دودھیا گردن پر اپنی محبت مہریں دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔ اس کی گال پر بھی شاہ کے دی ہوئی محبت کی مہروں کے مدھم سے نشان نظر آرہے تھے۔

- جن کو دیکھ کر شاہ اپنے نچلے ہونٹ کے کنارے کو دانتوں تلے دبا کر مسکراتا دیا۔ بلیںکٹ کے اوپر سے ہی میرب کے پیٹ پر اپنے لب رکھ کر۔۔ اس ننھے سے آنے والے وجود کو محسوس کرتے ہوئے شاہ کے دل ایک نئے احساس کو محسوس کیا تھا۔۔۔

- دوپل کو شاہ کو یہی لگا کہ اس کے لب سچ میں سامنے پڑے ہوئے اپنے بچے کہ نازک سے خوبصورت چہرے پر ہیں۔

Kitab Nagri

- یہ احساس اتنا خوبصورت تھا تو جب وہ سچ دنیا میں آئے گا تو اس وقت وہ کیا محسوس کرے گا شاہ دل میں سوچ کر خوش ہوا تھا۔

- وہ بڑی احتیاط سے پیچھے ہوا اور اپنی تیاری کر کے بنا آواز کیے کمرے سے نکل گیا۔

- کیونکہ وہ میرب کو نیند سے بیدار نہیں کرنا چاہتا تھا اور نہ ہی جاتے ہوئے اس کا افسردہ چہرہ دیکھ پاتا۔

Posted On Kitab Nagri

- اس وقت اس کے چہرے پر جتنا سکون تھا شاہ اسی سکون کو اپنی آنکھوں میں سمائے ہوئے ترکی جا رہا تھا۔

- آنے والے دودن جتنے میرب کے لیے مشکل تھے اتنے ہی شاہ پر بھی بھاری پڑنے والے تھے۔

- اسے اپنے دل کے خلاف جا کر دودن تک اپنی جان شاہ سے دور رہنا تھا شاہ نے کتنی مشکل سے اپنے قدم دروازے کے باہر رکھے تھے یہ تو اس کا دل ہی جانتا تھا۔ شاہ اپنے دل سے ہی جنگ کر رہا تھا اپنے محبوب کو یوں چھوڑ کر جانا کس قدر مشکل ہوتا ہے یہ آج کوئی شاہ کے دل سے پوچھتا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- شاہ کو جاتے ہوئے دیکھ کر

میرب اس تکلیف کو میر محسوس نہ کرے اس لیے شاہ نے اس کا سویا رہنا ہی مناسب سمجھا تھا۔

oooooooooooo

شاہ میر مرہا کو لے کر گاؤں کی حدود میں داخل ہو چکا تھا اس کی جیب کچے پکے راستوں سے ہوتی ہوئی گاؤں کی جانب رواں دواں تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- پیچھے نفری کا ڈالا بھی آرہا تھا جو

شاہ میر کی سکیورٹی کے لیے تھا ویسے تو شامیر کو گاؤں سے باہر شہر میں ایک
اچھا سرکاری گھر دیا گیا تھا۔

- مگر شامیر نے خود ہی گاؤں میں رہنے کا فیصلہ کیا تھا تا کہ وہ غریب کے کسانوں کی ڈھال بن سکے۔ وہ
ہر وقت گاؤں میں رہ کر اچھی طرح سے ان کی حفاظت بھی کر سکتا تھا۔ شاہ میر ایک بہت ذمہ دار
پولیس آفیسر تھا اس لیے اس کا ٹرانسفر یہاں پر کیا گیا تھا۔

- وہ جس بھی کیس میں ہاتھ ڈالتا پوری ایمانداری سے اس کے کیس کو پایا تکمیل تک پہنچا کر ہی دم لیتا تھا

www.kitabnagri.com

- گاؤں میں کسی کا ڈرنہ ہونے کی وجہ سے وہ ذمہ زمیدار زیادہ شوخ ہو کر لوگوں پر قابض ہو رہا تھا
- اسے لگتا تھا کہ وہ سب سے زیادہ طاقتور ہے اور کوئی اس کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا۔

Posted On Kitab Nagri

- اس لیے اے سی پی شامیر نے گاؤں میں ہی رہنے کا فیصلہ کیا۔ حالانکہ یہاں پر رہنا کافی مشکل تھا۔
- کیونکہ یہ ایک بہت ہی قدیم اور چھوٹا سا گاؤں تھا۔ جہاں پر کچھ خاص سہولتیں موجود نہیں تھیں۔

- یہاں پر لوگ آج بھی ہینڈ پمپ کا استعمال کرتے تھے۔ تقریباً سارے گاؤں کے مکانات کچے مٹی سے تعمیر کیے ہوئے تھے۔ مگر اس گاؤں میں ایک چیز بہت اچھی تھی۔ کہ یہاں کے لوگ کافی صفائی پسند اور محبت کرنے والے ہمدرد لوگ تھے۔۔

- کچے گھروں کو بھی بڑی نفاست سے رکھا گیا تھا جہاں شہر کی دنیا میں گھروں کو رینویٹ کرنے کے لیے پینٹ کا استعمال کیا جاتا تھا۔

Kitab Nagri

- مگر یہاں پر آج بھی مٹی کے لیکوڈ سے گھروں کی دیواروں پر پینٹ کیا جاتا تھا۔ اور گھروں کو بہت ہی قدیم طریقے سے چھوٹی چھوٹی دیواروں کے ساتھ جاذب نظر بنایا ہوا تھا۔

- گاؤں میں ہر طرف ہریالی ہی ہریالی تھی یہاں کے کسانوں کی محنت ان کی کھیتی باڑی کی سرسبز وادوں میں نظر آتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- آج بھی لوگ یہاں پر بیلوں کی مدد سے کنویں سے پانی نکالا کر گھروں میں پینے کے لیے لے کر جاتے تھے۔

- یہاں پر آج بھی گاؤں کی عورتیں تندور پر روٹیاں لگوا کر لے جاتی تھی۔

- پورے گاؤں میں ایک میٹھے پانی کا کنواں تھا جہاں سے گاؤں کی عورتیں پینے کا میٹھا پانی مٹکے میں بھر کے اپنے گھروں میں لے جاتی تھی۔

- گاؤں میں بجلی تو تھی مگر زیادہ تر غائب ہی رہتی تھی مگر گاؤں کی آ بو ہوا اتنی ٹھنڈی تھی کہ یہاں پر جون جولائی میں گرمی کا احساس نہیں ہوتا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- ہر گھر میں درخت موجود ہونے کی وجہ سے فضا ہر وقت صاف ستھری اور ٹھنڈی تھی۔ آج کل تو ویسے ہی بہار کا موسم چل رہا تھا تو موسم ویسے ہی بہت خوشگوار تھا۔

- شاہ میر اور مرہا جیسے ہی گاؤں کی حدود میں داخل ہوئے چھوٹے چھوٹے بچے جیپ کو دیکھ کر پیچھے پیچھے بھاگتے ہوئے

Posted On Kitab Nagri

آ رہے تھے۔

مرہا کو ایک بات بہت عجیب لگی اکسر لوگ پولیس کو دیکھ کر ڈر جایا کرتے تھے مگر یہاں پولیس کو دیکھ کر لوگوں کے چہروں پر ایک عجیب سی چمک اور خوشی نظر آرہی تھی۔

۔ میریہ سب لوگ پولیس کو دیکھ کر اتنا خوش کیوں ہو رہے ہیں مرہا نے حیرانی سے لوگوں کے چہروں کو دیکھ کر کہا۔

۔ کیونکہ یہاں پر کوئی بھی پولیس والا اس قابض زمیندار کے ڈر سے ٹکتا نہیں ہے۔ اور جو ٹکتے ہیں وہ رشوت لے کر ان کے کتے بن جاتے ہیں اور ان بچارے کسانوں کے لیے کچھ بھی نہیں کرتے۔

www.kitabnagri.com

۔ ان لوگوں کو بہت دیر سے حکومت نے یہ لارا لگا رکھا تھا کہ یہاں پر اے سی پی شامیر ملک کا ٹرانسفر کر دیا جائے گا۔ مگر میں عاصم والے کیس میں پھنسا ہوا تھا۔

۔ تو میرا ٹرانسفر رکا ہوا تھا۔ اس لیے آج ان کو میرے آنے کی بہت خوشی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

- مرہا کو یہ جان کر بہت خوشی ہوئی تھی کہ لوگ شامیر کو اس قدر پسند کرتے ہیں اور اس کا شوہر اتنا بہادر ہے کہ لوگ اس کو اپنا مسیحا سمجھتے ہیں اس کے دل نے خوشی سے ایک بیٹ مس کی تھی

- لوگ ہاتھ ہلا ہلا کر شامیر کو سلام کر رہے تھے۔

- شاہ میر بھی ان کو بہت خوشی سے ہاتھ ہلاتا ہوا سلام کا جواب دے رہا تھا۔
شاہ میر میں ایٹمیوڈ نام کی کوئی چیز نہیں تھی وہ ان غریب لوگوں کو بڑی محبت کی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

Kitab Nagri

- آج مرہا کو شاہ میر کا ایک نیاروپ دیکھنے کو ملا تھا اور لوگوں کے دلوں میں اس کے لیے کس قدر محبت اور یقین تھا یہ لوگوں کے چہروں پر سچی ہوئی خوشی اور چمک سے مرہا کو پتہ چل رہا تھا۔

oooooooooooo

احمر اور شاہ زیب دونوں اپنے فیورٹ کیفے میں بیٹھے ہوئے چائے پی رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

- بھائی بہت بہت مبارک ہو تمہیں منگنی کی آخر ڈاکٹر ہمانے ہمارے ڈاکٹر صاحب کو پھنسا ہی لیا احمر نے دانت نکالتے ہوئے مذاق کیا تھا۔

- خیر مبارک مگر یار اس کمینے کے بغیر مجھے تو منگنی کا بھی مزہ نہیں آنے والا شاہ زیب نے خراب موڑ سے جواب دی تھا۔

یار اس کی بھی مجبوری تھی۔

- نہیں تو تمہیں بھی پتہ ہے کہ وہ اس طرح تمہاری منگنی کا ریسپشن چھوڑ کر کبھی نہیں جاتا۔

- احمر نے رومان شاہ کی طرف داری کرتے ہوئے شاہ زیب کو سمجھایا تھا جو اس وقت رومان شاہ کے نہ آنے پر بہت خراب موڑ میں بیٹھا ہوا تھا۔
www.kitabnagri.com

- تم اس وقت اس کی طرف داری مت کرو اگر میری جگہ تمہاری منگنی ہوتی اور ہم دونوں میں سے کوئی نہیں آتا تو پھر تمہیں احساس ہوتا کہ اس وقت میں کیا فیل کر رہا ہوں۔ احمر کی طرف داری پر شاہ زیب نے غصے سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

- ہائے یار پہلے میری منگنی تو ہونے دو پھر تم دونوں نہ بھی آئے تو کوئی فرق نہیں پڑتا احمر نے شاہ زیب کا موڈ لائٹ کرتے ہوئے کہا تھا۔

- بتاؤ کوئی لڑکی نظر میں ہے تو پہلے تو تمہاری منگنی کروادیتے ہیں شاہ زیب نے ہنستے ہوئے اس کی ٹھنڈی ہائے کا جواب دیا تھا۔

- لڑکی تو ہے یار میری نظر میں مگر اس کے لیے بھی رومان شاہ کا ماننا ضروری ہے اس نے توفی الحال مجھے کوئی لفٹ ہی نہیں کروائی۔

- یعنی کہ سچ میں تمہاری نظر میں کوئی لڑکی ہے شاہ زیب نے حیرانی سے پوچھا تھا۔

www.kitabnagri.com

ہاں یار لڑکی تو ہے احمر نے مسکراتے چہرے سے جواب دیا۔

- کون ہے اور رومان اس کو کیسے جانتا ہے ساری بات فٹافٹ بتاؤ کمینے میں تم دونوں کو پل پل کی خبر پہنچاتا ہوں، اور بے غیرتوں تم دونوں نے مجھے بتانا ضروری نہیں سمجھا۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ زیب نے چٹکی بجاتے ہوئے ساری انفارمیشن فٹافٹ سے بتانے کو کہا تھا۔

۔ یار کچھ کنفرم ہوتا تو بتاتا اور رومان شاہ اس لیے جانتا ہے کیونکہ وہ اسی کی کزن ہے۔۔

۔ آئی تھنک تم اس کے تایا کی بیٹی مہک کی بات کر رہے ہو۔

۔ ہاں بالکل صحیح پہچانا مجھے وہ کافی اچھی لگی تھی اور گھر والوں کا بھی شادی کے لیے کافی دباؤ ہے تو میں نے رومان شاہ سے بات کی تھی۔ مگر اس نے کچھ خاص رسپانس نہیں دیا۔

Kitab Nagri

۔ یار رومان شاہ کو منانا کون سا مشکل کام ہے اس کو واپس آنے دو مل کر دونوں اس سے بات کریں گے۔ بس تم یہ دعا کرو کہ وہ لڑکی راضی ہو جائے تم نے کون سا رومان سے شادی کرنی ہے جو رومان کا ماننا لازم ہے۔ اس کو تو ہم منا ہی لیں گے مسئلہ تو لڑکی کا ہے اس کا ماننا ضروری ہے۔ شاہ زیب بہت ایکساٹڈ ہو کر بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- یار میں دل سے تمہارے لیے بہت خوش ہوں آخر تم نے شادی کا اسٹیپ تو لیا۔ شاہ زیب نے دوستی والے سٹائل سے شیک ہینڈ کرتے ہوئے کہا۔

- ہاں یار میں نے بھی سوچا کہ جب وہ مجھے چھوڑ کر پر سکون زندگی گزار سکتی ہے تو پھر میں کیوں اپنی زندگی کو خراب کر رہا ہوں۔

اپنے گھر والوں اور دوستوں کے لیے بھی مشکل بنا ہوا ہوں احمر نے سنجیدہ انداز سے کہا تھا۔

- بہت اچھا فیصلہ کیا ہے تم نے اور یہی رائٹ فیصلہ تھا کسی کی خاطر زندگی کو روک لینا عقلمندی نہیں ہے۔ اور ویسے بھی یار ہم دونوں ہی محبت کے معاملے میں بد قسمت رہے ہیں۔

چلو اب جو ہماری زندگی میں آئیں گی ہم انہی سے محبت کریں گے اور انہی سے محبت کی توقع رکھیں گے۔ ڈاکٹر شاہ زیب نے ٹوٹے ہوئے دل سے مسکراتے ہوئے کہا۔

oooooooo

- گاؤں میں پہنچتے پہنچتے شاہ میر اور مرہا کو شام ہو گئی تھی۔ راستے میں کھانا وغیرہ تو کھا کر آئے تھے اس لیے ان کو کوئی خاص بھوک نہیں تھی اور گاؤں والوں نے بہت خوش دلی سے خالص دودھ میں چائے بنا کر بھیجی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- اور ساتھ میں دیسی انڈے بوائٹل کر کے بھجوائے تھے۔ گاؤں والوں نے کھانے کے لیے بہت کہا تھا مگر شاہ میر نے انکار کر دیا کیونکہ شامیر اور مرہادونوں کو ہی بھوک نہیں تھی۔

- اور شاہ میر کو اس طرح سے مہمان نوازی کروانا پسند بھی نہیں تھا یہ تو صرف گاؤں والوں کی محبت کے لیے اس نے چائے اور انڈے وغیرہ لے لیے تھے۔

- گاؤں میں جو گھرانے کورکنے کے لیے ملا تھا صاف ستھرا چھوٹا سا ایک گھر تھا جس میں ایک ہی کمرہ اور سامنے چھوٹا سا برآمدہ بنا ہوا تھا۔ کچا مکان تھا اور صحن میں واش روم اور ہینڈ پمپ لگا ہوا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- کمرے کے اندر دو چار پائیاں رکھی ہوئی تھیں جو گاؤں کے سٹائل میں ہی الگ الگ رکھ کر ان پر خوبصورت سی پنجابی دریاں بچھا رکھی تھیں۔

دوسفید کلر کے تکیے رکھے ہوئے تھے جن پر بہت خوبصورتی سے ہاتھ کی کڑھائی کی گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- بستر بالکل صاف ستھرے اور نیو تھے گاؤں والوں کی نفاظت اور محبت گھر کی صفائی ستھرائی میں نظر آرہی تھی۔

- قدیم سٹائل کی دو کرسیاں اور ایک ٹیبل رکھا ہوا تھا ٹیبل کے اوپر ہاتھ سے کڑھائی کیا ہوا ایک کپڑا ڈالا ہوا تھا اور کرسیوں کے اوپر ہاتھ سے کڑھائی کیے ہوئے دو کیشن رکھے ہوئے تھے۔
- دیوار کے ساتھ چھوٹا سا مرر لگا ہوا تھا گاؤں والوں نے اپنی طرف سے بہت اچھا انتظام کیا تھا جو شاہ میر اور مرہا کو بہت پسند آیا۔

- باقی کے پولیس فورس کو رکنے کے لیے الگ کر دیا گیا تھا شاہ میر کا سارا سامان رکھتے ہوئے فورس کے آدمی شاہ میر سے اجازت طلب کرتے ہوئے جا چکے تھے۔

www.kitabnagri.com

- شاہ میر باہر کا دروازہ بند کر کے واپس اندر آیا تو مرہا اپنے کاندھوں سے چادر اتار کر اسے فولڈ کرتی ہوئی کمرے کو بڑے غور سے دیکھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- ہاں جی میری بیوی کو گھر پسند آیا شامیر آہستہ سے چلتا ہوا مراہا کی پشت پر آن کھڑا ہوا اور ہاتھ اس کے پیٹ پر باندھ لیے۔ اپنی ٹھوڑی اس کے کاندھے پر ٹکا کر پوچھا۔

- جی بہت خوبصورت گھر ہے۔ شاہ میر آپ کو پتہ ہے کہ میں نے ہمیشہ اس طرح کے گھر صرف کتابوں میں دیکھے ہیں۔ جہاں پر پنجابی کلچر دکھایا جاتا تھا مجھے بہت اچھا لگ رہا ہے یہاں پر آکر کتنی پیارے لوگ ہیں اور کتنی پر سکون جگہ ہے نا۔ مراہا نے بڑی خوش دلی سے دیکھتے ہوئے کہا۔

- مگر میری جان یہاں پر لائف شہر سے بہت زیادہ مختلف ہوگی یہاں پر پانی استعمال کرنے کے لیے ہینڈ پمپ کو چلانا پڑے گا۔ اور باقی سب تم صبح اٹھ کر دیکھ لینا۔ اب تم اپنی خوشی سے یہاں پر آئی ہو مگر پھر بھی میری طرف سے یہ آفر مجود ہے کہ جب بھی تم بور ہونے لگو تو میں تمہیں واپس بھجوا دوں گا۔

www.kitabnagri.com

- آپ نے ابھی سے جانے کی باتیں شروع کر دی ہیں مجھے تو لگتا ہے کہ آپ مجھے یہاں پر رکھنا ہی نہیں چاہتے۔ مراہا نے شاہ میر کے ہاتھ اپنے پیٹ سے ہٹاتے ہوئے ناراضگی کا اظہار کیا۔

Posted On Kitab Nagri

- کیوں جی میں تمہیں اپنے پاس کیوں نہیں رکھنا چاہوں گا مرہا کو واپس اپنی جانب کھینچتے ہوئے اپنے دونوں بازو اس کے کمر پر باندھ کر اسے اپنے قریب کرتے ہوئے پوچھا تھا۔

- کیونکہ آپ کو آزادی چاہیے آپ چاہتے ہیں کہ آپ آزادی سے گھومے پھریں اور اگر میں ساتھ رہوں گی تو بیوی کی طرح نقطہ چینی کرتی رہوں گی، تو آپ کی آزادی خطرے میں رہے گی۔ مرہانے منہ کے زاویے بدلتے ہوئے بڑی ادا سے کہا تھا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

- پتہ نہیں کون کمبخت آزادی چاہتا ہے میں تو چاہتا ہوں کہ تم مجھے ہمیشہ اپنا قیدی بنا کر رکھو۔ اپنی خوبصورت باہوں کا قیدی، اپنی خوبصورت ریشمی زلفوں کا قیدی۔ وہ بہکتی ہوئی نگاہوں سے دیکھ کر اس کے ہاتھوں کو پکڑتے ہوئے اپنے لبوں سے لگا کر چوم رہا تھا۔

- میں بہت تھک گئی ہوں آپ میرے ساتھ چلیں مجھے منہ ہاتھ دھونا ہے مرہا نے شاہ میر کی ٹون خراب ہوتے دیکھ کر اس کا چینل بدلنے کے لیے کہا تھا۔

- ہاں جی چلو تمہیں ہینڈ پمپ پر منہ دلواتا ہوں۔ شاہ میر مرہا کا ہاتھ پکڑ کر اسے باہر صحن میں لے آیا۔ ہینڈ پمپ کے پاس نیو صابن رکھا ہوا تھا۔ گاؤں والوں نے اپنی طرف سے ہر چیز کا دھیان رکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ میر نے خود ہینڈ پمپ چلاتے ہوئے مرہا کا منہ دھلوا یا تھا۔ اور اپنی جیب سے رومال نکالتے ہوئے مرہ کے آگے کیا مرہانے رومال سے اپنا ہاتھ منہ خشک کر لیا۔ کیونکہ ابھی تک سارا سامان پیک تھا تو ٹاول اس وقت اویلیبل نہیں تھا۔

- میر موسم خراب ہو رہا ہے نا آسمان پر گنے بادل دیکھ کر مرہانے آسمان کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا۔ ہاں موسم تو کافی خراب ہو رہا ہے لگتا ہے بارش ہونے والی ہے۔ شاہ میر نے بھی آسمان کی جانب دیکھتے ہوئے پیشگوئی کی تھی۔

- ہوائیں بھی کافی تیز چل رہی تھی تو ہینڈ پمپ سے منہ دھونے کے بعد میں مرہا کو سردی کا احساس ہونے لگا تھا۔ گاؤں کی آب و ہوا کافی ٹھنڈی تھی۔ اوپر سے بارش کا موسم اور تیز ہوائیں بہار کے موسم میں بھی دسمبر والی فیلنگ آنے لگی تھی۔

- میر ہاشاہ میر کے ساتھ جلدی جلدی قدم اٹھاتے ہوئے کمرے میں واپس چلی آئی۔ کیونکہ باہر ہلکی ہلکی بوند اباندی شروع ہو چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- مگر صحن سے روم میں آتے آتے ایک دم سے شروع ہوئی بوند اباندی سے ان کے کپڑے کافی نم ہو گئے تھے۔

- شاہ میر نے دونوں کے بیگ اوپن کیے اور اپنے اپنے بیگ سے چینیج کرنے کے لیے کپڑے نکالے۔

- اب مسئلہ تھا چینیج کرنے کا کیونکہ یہاں پر واش روم تو تھا نہیں جس میں جا کر وہ چینیج کر لیتے۔ واش روم تو صحن میں تھا اور وہاں پر بارش ہو رہی تھی اور واش روم پوری طرح سے اوپن تھا۔ اس لیے باہر جانے کا مطلب تھا اور بھی بھیگ جانا تو ایسے میں وہ باہر جانے والی غلطی تو نہیں کر سکتے تھے۔ بارش میں بھی تیزی آنے لگی تھی۔

Kitab Nagri

میر مجھے کپڑے چینیج کرنے ہیں مرہانے کپڑے ہاتھ میں لیے ہوئے بڑی مدھم سی آواز میں کہا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- کپڑے تو مجھے بھی چنچل کرنے ہیں شاہ میر کو مرہا کی بات کا مطلب تو اچھی طرح سے سمجھ میں آگیا تھا
- مگر وہ مسکراہ سامنہ بنا کر وہ معصومیت سے بولا۔ جیسے اسے پتہ ہی نہ چلا ہو کہ مرہا کیا کہنے کی کوشش کر
رہی ہے۔

- میر میرا مطلب ہے کہ باہر بارش ہو رہی ہے اور روم میں میں کپڑے کیسے بدل سکتی ہوں۔۔۔۔۔ مرہا
نے نظر جھکائے ہوئے کہا۔۔۔

- کیوں تم روم میں کپڑے کیوں نہیں بدل سکتی شاہ میر مرہا کی حالت سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔

- میں۔ آپ کے سامنے کپڑے کیسے بدل سکتی ہوں مرہا نے نظریں ادھر ادھر کرتے ہوئے کہا۔

- تم روم میں کپڑے بدل سکتی ہو، مجھے تو کوئی پرالہم نہیں ہے تمہارے روم میں کپڑے بدلنے سے، شاہ
میر مدے کی بات پر آنا ہی نہیں چاہتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- میر سمجھنے کی کوشش کریں میں آپ کے سامنے کپڑے کیسے بدل سکتی ہوں مرہانے شرمائے ہوئے نظریں جھکا کر بڑی مشکل سے الفاظ ادا کیے تھے۔

- میں تمہارا شوہر ہوں تم میرے سامنے کپڑے چیلنج کر سکتی ہو سینے پر ہاتھ باندھے ہوئے گہری نظروں سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

- جی نہیں میں آپ کے سامنے کپڑے نہیں بدل سکتی مرہانے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔

- مگر میڈم باہر بہت زیادہ بارش ہو رہی ہے میں بیچارہ بندہ بارش میں کہاں جاؤں تم ہی بتاؤ۔ اب کی بار شاہ میر نے مسکراتے ہوئے سیریس کہا تھا سچ میں باہر بہت تیز بارش تھی تو وہ کہاں جاتا۔

www.kitabnagri.com

- آپ باہر والے روم میں چلے جائیں مرہاروم کے آگے چھوٹے سے چھتے ہوئے برآمدے کی بات کر رہی تھی۔ جس کے چاروں طرف کوئی دیوار نہیں تھی اس لیے سیدھی بارش چاروں طرف سے اندر آرہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- وہاں جانے کا مطلب بھی بھینگنا ہی تھا اور اوپر سے ٹھنڈی اور تیز ہوائیں بھی چل رہی تھی شاہ میر کو تو روم میں کھڑے ہوئے کپکی سی ہو رہی تھی۔ ایسے میں باہر جا کر بھینگنے کی تو اس میں بالکل ہمت نہیں تھی۔

- مرہا تم نے باہر دیکھا ہے وہ روم نہیں ہے کیونکہ روم کے چاروں طرف دیواریں ہوتی ہیں۔ مگر باہر تمہارے کہنے کے مطابق جو روم ہے اس کے چاروں طرف سے بارش کی بونچاڑا ندر آرہی ہے۔

- اور اوپر سے ٹھنڈی اور تیز ہوائیں چل رہی ہیں۔ تم کیا چاہتی ہیں کہ تمہارا شوہر یہاں پر آتے ہی بیمار پڑ جائے۔

غریب کسانوں کی مدد کیا میں نے خاک کرنی ہے آتے ہی میں بیمار ہو جاؤں تو۔

- تو ٹھیک ہے میں چینج کیے بنا ہی سو جاتی ہیں مرہا نے اپنا سلیوشن خود ہی نکال لیا تھا۔

- پاگل لڑکی بیمار ہونے کا ارادہ ہے۔ میں چینج کیے بنا ہی سو جاتی ہوں شاہ میر نے اس کی نقل اتارتے

ہوئے اسی کے سٹائل میں کہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

۔ ابھی شاہ میربات کر ہی رہا تھا کہ لائٹ چلی گئی تھی۔ گاؤں میں اکثر ایسا ہوتا تھا جب کبھی بارش آتی تو لائٹ بند کر دی جاتی تھی تاکہ کوئی حادثہ پیش نہ آئے۔

۔ لیجئے اب تو کوئی پراہلم نہیں ہے اب تو تم روم میں کپڑے بدل سکتی ہو لائٹ جانے پر شاہ میر نے مرہا کی پراہلم کا حل نکالتے ہوئے کہا۔

۔ نہیں میں ایسے ہی سو جاتی ہوں ویسے بھی کپڑے کچھ زیادہ گیلے نہیں ہیں، مرہا کو بہت جھجک محسوس ہو رہی تھی شاہ میر کی موجودگی میں کپڑے بدلنے پر۔ حالانکہ کمرے میں بہت اندھیرا تھا۔

۔ مرہا چپ چاپ کپڑے چنچ کر واگر گیلے کپڑوں کی وجہ سے تمہاری طبیعت خراب ہوئی تو مجھ سے برا کوئی نہ ہو گا۔ اب کی بار شاہ میر نے تھوڑا سختی سے کہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- مگر میر میں آپ کے سامنے کیسے۔۔۔۔۔ میری جان روم میں جتنا اندھیرا ہے تمہیں لگتا ہے کہ میں کوئی ایلین ہوں جو مجھے اندھیرے میں کچھ نظر آرہا ہو گا۔ شاہ میر نے اس کی بات بچ میں کاٹتے ہوئے کہا تھا۔ پھر بھی تمہاری تسلی کے لیے میں اپنی آنکھیں بند کر کے اپنی منہ پر ہاتھ رکھ لیتا ہوں۔

- نہیں آپ اپنا منہ بھی دوسری طرف کر کے رکھنا مرہانے اپنی سکیورٹی تھوڑی اور بڑھادی تھی۔ اور آپ کو قسم ہے جو آپ نے آنکھیں کھولی یا منہ ادھر کیا تو۔۔

- اوکے بابا تم آرام سے کپڑے چینج کرو، اور یقین رکھو کہ تمہارا شوہر بہت ایماندار پولیس آفیسر ہے بے ایمانی نہیں کریں گا۔

Kitab Nagri

- شاہ میر کو مرہا کی شرم پر ہنسی آرہی تھی۔ میری جان کب تک مجھ سے اتنی شرم کرو گی ایک نا ایک دن تو تمہیں میری پناہوں میں آنا ہی ہو گا بھر اپنی اپنی ہر ایک تڑپ کا گن گن کر حساب لوں گا۔
- وہ دوسری طرف رخ کیے ہوئے مرہا کے حکم کے مطابق بند آنکھیں کر کے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہوا سوچ کر اندھیرے میں مسکرا رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

آہ آہ آہ آہ آہ۔۔۔ مرہا کی بہت اونچی آواز میں چیخ پورے روم میں گونجی تھی۔ میرہا ریلیکس کچھ نہیں ہوا شاہ میر نے اونچی آواز میں کہا تھا۔ اور رخ بدل کر مرہا کی جانب اندھیرے میں بھاگ کر آیا۔ اس سے پہلے کہ وہ مرہا تک پہنچتا مرہا بھی بھاگ کر اسی کی طرف آرہی تھی۔

اندھیرے میں دونوں ایک دوسرے کو دیکھ نہیں پا رہے تھے۔ دونوں ایک ہی سمت بھاگنے کی وجہ سے ایک دوسرے سے ٹکرائے۔ مرہا زور سے شاہ میر کے فولادی سینے کے ساتھ ٹھاہ کر کے ٹکرائی تھی۔

مرہا زوردار بجلی کڑکنے سے ڈر گئی تھی اسی گھبراہٹ میں اس کے منہ سے بھیانک چیخیں نکلی تھی۔ شاہ میر کو آئیڈیا تھا کہ مرہا ڈر گئی ہے۔ اسی لیے وہ مرہا کی جانب بھاگ کر آیا تھا۔

میر مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔ وہ شاہ میر کے سینے سے لگی ہوئی تھی۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھ شاہ میر کی کمر پر باندھ رکھے تھے۔ اس کی دھڑکنیں اتنی تیز تھی کہ جیسے ابھی دل کی دیواریں توڑ کر باہر آجائیں گی۔

Posted On Kitab Nagri

- گاؤں کے کھلے علاقے میں آسمانی بجلی کڑکنے کی آواز اس قدر بھیانک ہوتی تھی کہ گاؤں والے خود بھی اکثر آسمانی بجلی کڑکنے سے ڈر جاتے تھے۔

- تو مرہا کے لیے تو یہ سب کچھ بہت الگ اور نیا تھا اس لیے وہ ضرورت سے کچھ زیادہ ہی ڈر گئی تھی۔ باہر اب بھی بہت تیز بارش ہو رہی تھی اور بار بار آسمانی بجلی کڑکنے کی آوازیں آرہی تھی گاؤں کے کھلے علاقے میں رات کے وقت دور کہیں سے کتوں کی بھونکتی ہوئی آوازیں، رات کو اور بھی بھیانک بنا رہی تھی۔

- میری جان میں ہوں تمہارے پاس ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ اسے اپنی مضبوط باہوں کے گھیرے میں لیے اپنے تحفظ کا احساس دلاتے ہوئے بولا۔

www.kitabnagri.com

- وہ شاہ میر کی کمر میں سختی سے ہاتھ ڈالے ہوئے اس کے سینے میں چہرہ چھپائے ہوئے کانپ رہی تھی۔ اسے چپ کر داتے ہوئے شاہ میر کو اب احساس ہوا کہ وہ جب ڈر کے اس جانب بھاگی تو اس کے جسم پر شرٹ موجود نہیں تھی۔ وہ اپنی شرٹ اتار چکی تھی، اور اسی دوران بجلی کی کڑکڑاہٹ سے وہ گھبرا کر شاہ میر کی جانب بھاگی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ میر جب اسے ریلیکس کروانے کے لیے اس کی پیٹھ سہلارہا تھا اس وقت اس کے ہاتھوں نے اس کی نرم و ملائم کمر کو بے لباس محسوس کیا تھا۔ پہلے تو صرف مرہا کا دل زور سے دھڑکتا ہوا پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو تھا۔ مگر اب تو شاہ میر کا اپنا دل بھی پسلیاں توڑ کر باہر نکلنے کو بے قرار ہو رہا تھا۔

- جب مرہا کی تھوڑی سی گھبراہٹ کم ہوئی۔ تو اس سے اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا۔ اب وہ سوچ کر شرم سے پانی پانی ہو رہی تھی کہ اس سے کیا غلطی ہو گئی ہے۔

- اب وہ اندھیرے میں شرم سے لال ہوتی ہوئی شاہ میر سے دور ہونے لگی تھی۔ مگر شاہ میر اس کے نرم ملائم جسم کو محسوس کر کے اب اسے خود سے دور کرنے پر آمادہ نہ ہوا۔ اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر جھٹکے سے اس سے واپس خود کے قریب کر لیا۔۔۔ م۔۔۔ م۔۔۔ اس نے تیز دھڑکنوں کے رقص میں اٹکتے ہوئے الفاظوں میں میر کا نام لیا۔

www.kitabnagri.com

- میر کی جان اب خود اتنی قریب آکر ایسے موسم میں دور مت جاؤ۔ دور جانے سے تو اچھا ہے کہ اپنے ہاتھوں سے میر کی جان لے لو۔

Posted On Kitab Nagri

- میری جان تمہارے میر کا دل اور اس کے منہ زور جذبات اس وقت میر کے بس میں نہیں ہے اور یہ ماحول میری جان تمہاری ایک غلطی نے پیدا کیا ہے۔

- پلیز اب میرے دسترت میں خوشی سے آ جاؤ اس سے زیادہ اپنے میر کی محبت کا امتحان مت لو۔ تم پر پورا حق رکھتے ہوئے پچھلے اٹھ مہینوں سے دوری بنا کر رکھنا میرے لیے کس قدر مشکل تھا یہ میں شاید لفظوں میں کبھی بیان نہ کر سکوں۔

- اور میں آج بھی یہ لکیر کبھی خود سے کر اس نہیں کروں گا جب تک میر کی جان تم اپنی ہاں کا اظہار نہیں کرو گی۔

- شاہ میر نے گھمبھیر آواز میں اس کے کان کی لو کو اپنے انابی لبوں سے چومتے ہوئے سرگوشی کرتے ہوئے کہا تھا۔

- اس کی آواز میں اتنی شدت اور محبت تھی کہ مرہا اپنے میر سے دور ہو ہی نہیں پائی تھی۔ وہ کیسے بتاتی کہ وہ کب سے اپنے میر کی محبت میں گرفتار ہو چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- اور اس محبت کی شدت کا احساس مرہا کو تب ہوا جب شاہ میر نے اسے چھوڑ کر گاؤں آنے کے لیے کہا تھا۔

- اس نے اسی وقت سوچ لیا تھا کہ وہ بہت جلد ہی شاہ میر کو بتا دے گی کہ صرف شاہ میر ہی اس محبت نہیں کرتا۔ بلکہ وہ بھی اپنے میر سے بہت بہت زیادہ کرنے لگی ہے۔

- مگر آج اپنے میر کو اپنے نازک وجود سونپ کر وہ اپنی محبت کا احساس اسے دلانا چاہتی تھی۔ اس لیے چپ چاپ خود کو اس کی دسترت میں دیتے ہوئے اپنا آپ کے حوالے کر دیا۔ وہ اس کے سینے میں سر چھپا کر اسی کی بازوؤں میں خود کو محفوظ کر کے کھڑی ہو گئی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میر کی جان کیا میں تمہاری ہاں سمجھوں مرہا کو اپنے سینے سے ساقط لگی ہوئی کھڑی دیکھ شاہ میر نے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

شامیر کے انابی لب اندھیرے میں مسکرا رہے تھے۔ بے شک مرہانے منہ سے کوئی جواب نہیں دیا۔ مگر اس کے مضبوط کسرتی سینے پر ہاتھ رکھ کر اپنا منہ اس کے سینے میں چھپائے ہوئے اپنی جگہ پر کھڑے رہنے کا مطلب یہی تھا۔

تھینک یو سوچ میر کی جان میں ہماری اس رات کو اتنا خوبصورت بناؤں گا کہ جب بھی ہم یاد کریں گے۔ تو ہمیشہ یہ رات ہمارے لیے خوشی کا باعث ہوگی ہلکے سے سرگوشی کرتے ہوئے اسے اپنے مضبوط بازوؤں کے گرفت میں اور بھی کس گیا تھا۔

مرہا کے کانپتے ہوئے وجود کو اپنی باہوں میں بھر کر پاس پڑی ہوئی چارپائی پر بڑے آرام سے اس نے لٹا دیا تھا۔ چارپائی پر رکھی ہوئی موٹی چادر اٹھا کر اس نے مرہا کے اوپر ڈال دی کیونکہ سردی سے اس کا وجود آہستہ آہستہ کانپ رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

شاہ میر اپنی گیلی شرٹ کے بٹن کھولتے ہوئے شرٹ کو زمین پر پھینک چکا تھا۔ اس نے اپنے موبائل کی ٹارچ جلا کر روم میں مدھم سی روشنی کر دی۔

Posted On Kitab Nagri

- ٹارچ کی مدھم سی روشنی سے مرہانے چادر کھینچتے ہوئے اپنے چہرے کو ڈھانپ لیا۔ شاہ میر کی قربت کا سوچ کر ہی مرہا کا دل دھک دھک کر رہا تھا۔

- وہ تو اندھیرے میں ہی شاہ میر کی نظروں کو محسوس کرتی ہوئی شرم سے لال ہو رہی تھی۔ اب روشنی میں تو وہ شاہ میر کی نظروں کو ہرگز برداشت کرنے کی حالت میں نہیں تھی۔ شاہ میر کی نظروں سے خود کو بچانے کے لیے اس نے چادر کا سہارا لیا۔

- وہ چادر کا کونا اٹھاتے ہوئے میرہا کے ساتھ لیٹ گیا۔ شاہ میر نے مرہا کے گال پر ہاتھ رکھ کر اس کا رخ اپنی طرف کرتے ہوئے اپنا چہرہ اس کے اوپر جھکایا ہوا تھا۔ مم۔۔۔ میر پلیز لائٹ نہیں لفظوں کو توڑتی ہوئی مدھم آواز میں بولی۔

Posted On Kitab Nagri

- میر کی جان تمہارے چہرے پر اپنی قربت کے رنگ دیکھنے کا پورا حق ہے مجھے۔ پلیز مجھے میرے اس حق سے محروم تم نہیں کر سکتی۔ اپنی سخت بیرڈ والے گال کو نرمی سے اس کی مخلی گالوں سے باری باری رپ کرتے ہوئے بہکی ہوئی آواز میں بولا۔

- میر پلیز لائٹ بند کر دے مجھے شرم آرہی ہے اپنا سر اس کے سینے میں چھپاتے ہوئے آہستہ سے کہا۔

- میر کی جان تم پر قربان ہو۔ مگر لائٹ بند نہیں ہو سکتی کیسے اپنی اس خوبصورت رات میں تمہارے چہرے پر اپنی تڑپتی ہوئی قربت کے رنگ نہ دیکھوں۔ یہ ممکن نہیں ہے میری جان۔ پلیز آج کی رات یہ مزاحمتیں کھڑی نہ کرو۔

Kitab Nagri

- مجھے محسوس کرنے دو اپنی محبت کو اپنی باہوں میں۔ آج کی رات شرم و حیا کے سارے پردے گرا کر خود کو میرے حوالے کر دو۔

Posted On Kitab Nagri

- میری جان تمہیں دیکھنے کا تمہیں چھونے کا تمہیں محبت سے چومنے کا پورا حق ہے میرے پاس۔ آج کی رات مجھے سارے خوبصورت حق دے دو پلیز۔۔۔۔۔ وہ اتنی محبت سے میرا سے اپنے حق مانگ رہا تھا۔ جن کو زبردستی پانے کا بھی اس کے پاس پورا اختیار تھا۔۔۔

- میرا نے اس کی محبت کے آگے گھٹنے ٹیکتے ہوئے آنکھیں بند کر لی وہ آج اپنے میر کو اس کے سارے حق دینا چاہتی تھی۔۔۔ وہ حق جس کی اجازت اسے خدا نے دی تھی۔۔۔

- جب اس نے سارے حق رکھتے ہوئے کبھی اسکے وجود پر زبردستی حق نہیں جتایا تھا تو آج مرہانے بھی دل سے خود کو اپنے میر کے حوالے کر دیا۔

اس کے کانوں میں پہنی ہوئی چھوٹی چھوٹی پلین بالیاں کو شاہ میر اپنے لبوں سے کھول رہا تھا اس کے لبوں کی حدت سے مرہا کے پورے بدن میں سنسنی سی دوڑ گئی تھی۔

وہ اپنے ہاتھوں سے بالیاں اتار کر زمین پر پھینک چکا تھا۔ وہ اپنے انابی لبوں کو اس کی نازک پنکھڑیوں پر رکھتے ہوئے اپنی قید میں لے گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ بڑی شدت سے پنکھڑیوں کو محبت کا احساس دلاتے ہوئے پیچھے ہٹا۔ میرب آنکھیں بند کیے ہوئے تیز سانس لے رہی تھی۔

- وہ اس کی بند آنکھیں شرمائے ہوئے چہرے اور تیز سانسوں کو دیکھ کر انابی لبوں سے مسکراتا ہوا پھر سے اس کی نازک نمی سے بھرپور پنکھڑیوں پر جھک گیا۔

- اب کی بار شدت پہلے سے کہیں زیادہ تھی نہ جانے کیسی طلب تھی جو اس کے پاس جانے سے اور بھی بڑھتی جا رہی تھی۔

پتہ نہیں کتنی دیر کے بعد اپنی طلب پوری کر کے پیچھے ہٹا اور اس کی نازک سی گردن پر جھک گیا۔ اس کی گردن پر اپنے لبوں کے نرم گرم لمس چھوڑتے جا رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

- لمسوں کی شدت سے مرہا کے منہ سے سسکیاں نکلنے لگی تھی۔ کتنی دیر تک وہ اپنی لمس گردن پر ہے لٹا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- گردن سے اس کے سلگتے ہوئے لب جب دل والے مقام پر کر کے تو مرہ کی سسکیاں اور بھی تیز ہونے لگی تھی۔ دل والے مقام پر لمس چھوڑتے ہوئے وہ اور بھی بہکتا ہوا بے قابو سا ہو رہا تھا۔

- اس کے ہاتھوں کے لمس میرا اپنے پورے وجود پر محسوس کر رہی تھی۔ اس کے لمسوں میں اتنی شدت تھی کہ اسے اپنا پورا وجود ٹھنڈ کے موسم میں بھی جلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

- وہ اپنی گزری ہوئی تمام راتوں کا بڑی محبت سے حساب کتاب پورا کر رہا تھا۔
- وہ اپنی محبت کی بارش میرا کے پورے وجود پر برسا رہا تھا۔ وہ اپنی محبت کے معاملے میں حساب کتاب کا بہت پکا تھا۔ کہیں پر بھی کوئی کسر نہیں چھوڑ رہا تھا۔ وہ اپنی ہر ٹرپ اور ہر گزری ہوئی رات کا بڑی اچھی طرح سے حساب برابر کر رہا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- کہیں اس کی محبت میں بے حد نرمی آ جاتی تھی۔ تو کہیں اس کے بے لگام جذباتوں کی سختیاں محسوس کر کے وہ سسکا اٹھتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ اس کی محبت کی شدتوں کو بڑی ہمت سے برداشت کرنے کی کوشش کر رہی تھی مگر وہ مضبوط سخت جان اے سی پی شاہ میر ملک تھا۔ اس کو سہنا مرہا جیسی نازک سی جان کے لیے اتنا سہا نہیں تھا۔

- وہ تو مدھم سی روشنی میں اس وقت کے دودھ جیسے گورے اور ریشم جیسے مخملی بدن کی رعنائیاں دیکھ کر بہکتا ہی چلا جا رہا تھا۔ اس کے وجود سے اٹھتی ہوئی خوشبو اسے مدہوش سا کر رہی تھی۔۔۔

- اب پورے روم میں دونوں کی تیز سانسوں کی آوازیں آرہی تھیں۔ میر کی شدتوں سے میرہا کے منہ سے سسکیاں اور تیز ہونے لگی تھیں۔

- شاہ میر بار بار اس کی نازک پنکڑیوں پر اپنے انابی لب رکھ کر اس کی معصوم سسکیاں کو دبا دیتا۔۔۔

- وہ گزرتی ہوئی رات کے ساتھ اپنی محبت کے سارے حساب اس کے نازک سے وجود سے بڑی محبت کے ساتھ وصول کر رہا تھا۔

- مگر اس کی شدتوں میں بھی مرہا تحفظ اور محبت کو صاف محسوس کر رہی تھی۔ آج اسے اپنے وجود پر اپنے شوہر کی پاک اور باحفاظت محبت کا کور چڑھتا ہوا محسوس ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

- آج وہ خود کو اتنی شدتوں کے بعد بھی بے حد ہلکا پھلکا محسوس کر رہی تھی۔ آج وہ اپنی شوہر کی پاک محبت کو خود پر بچھی ہوئی دیکھ کر اپنے وجود کو اتنے سالوں بعد پاک محسوس کر رہی تھی۔

- اس کے میر کو اجازت کیا ملی تھی پوری رات شاہ میر نے اپنی محبت سے اسے بے حال کر رکھا تھا۔۔۔

- صبح چار بجے کے قریب جا کر بڑی مشکل سے اس نے میر ہا کی جان بخشی تھی۔ مرہا اس کی شدتوں سے اس قدر ٹوٹی ہوئی تھی کہ شاہ میر کی محبت سے جان چھوٹے ہی۔
کب اس کی آنکھ لگی اسے پتہ ہی نہیں چلا تھا۔ اس کی آنکھ تو تب کھلی جب باہر سے آتی ہوئی ہلکی ہلکی روشنی نے اسے خوش آمدید کہا۔

Kitab Nagri

- آج وہ اپنے شوہر کی محبت میں پوری طرح سے رنگ چکی تھی۔ مرہا نے جب نیند کی خماری سے جاگتے ہوئے آنکھیں کھولی تو خود پر وزن محسوس کرتے ہوئے اپنے اوپر دیکھا۔۔۔ وہ ہلکے سے مسکرائی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ میر اپنے لمبے چوڑے مضبوط کثرتی جسم کو پوری طرح سے اس کے اوپر براجمان کیے ہوئے لیٹا ہوا تھا۔

- مرہانے شرماتے ہوئے ہلکے سے مسکرا کر اپنے میر کے پرسکون اور خوشی سے چمک والے چہرے کو دیکھا تھا۔

- مرہا کو پتہ تھا کہ اس کے میر چہرے پر یہ خوشی اس کی محبت کو پوری طرح سے پالینے کی ہے۔

- بے اختیار میر ہا کا ہاتھ میر کے کال پر گیا اس نے بڑی محبت سے شاہ میر کے گال پر ہاتھ پھیرتے ہوئے ہلکے سے لب ہلا کر آئی لویو کہا تھا۔۔۔۔۔
- آئی لویو ٹو میر کی جان شاہ میر نے مسکراتے ہوئے سر اوپر اٹھا کر اس کے آہستہ سے سرگوشی میں بولے گئے آئی لویو کا جواب دیا۔۔۔

- میر آپ جاگ رہے تھے مرہانے شرماتے ہوئے نظریں اور ہاتھ شاہ میر کے اوپر سے ہٹاتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

- نہیں میں تو سو رہا تھا مگر میرے کانوں نے میری بیوی کے میٹھی آواز سنی جو صبح صبح مجھے بڑے پیار سے آئی لویو کہہ کر جگا رہی تھی۔ اوووو واماں۔۔۔ شاہ میر نے اپنے لب اس کی کال پر رکھ کر بڑے زور سے آواز والی کس کی تھی۔

- آپ نے خواب دیکھا ہے میں نے تو آئی لویو نہیں کہا۔ مرہا اپنی چوری پکڑے جانے پر شرماتے ہوئے صاف مکر گئی۔

- اچھا جی۔۔۔ سوچ لو پولیس والا ہوں ایک منٹ سے پہلے جھوٹ پکڑ لوں گا اور پکڑے جانے پر سزا بھی دے سکتا ہوں۔

وہ مرہا کے اوپر ہی لیٹا ہوا اس کے چہرے سے ریشمی زلفوں کو ہٹاتے ہوئے اسے پیار بھری دھمکی دے رہا تھا۔

- مجھے پتہ ہے کہ آپ مجھے کبھی سزا نہیں دے سکتے۔ اس نے بڑے مان سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

- اور تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ میں سزا نہیں دے سکتا۔
- کیونکہ مجھے پتہ ہے کہ آپ مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں۔

- ہاں تو پیار کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ میں سزا نہیں دے سکتا۔ مگر یہ الگ بات ہے کہ وہ سزا بھی میرے پیار کا ہی حصہ ہوگی، میری سزا دینے کا سٹائل بھی الگ ہوگا بالکل میری منفرد محبت کے جیسا۔ وہ آج مرہا کی محبت کو پوری طرح سے پا کر بہت خوش تھا۔

آج اس نے اپنے سارے حق بڑی محبت اور مرہا کی رضامندی سے حاصل کر لیے تھے۔
اور اپنے جائز حقوق لے کر جو خوشی اس کے اندر تھی وہ اس کے چہرے پر بھی صاف نظر آرہی تھی۔

- میرے پلےز پیچھے اٹھیں آپ بہت بھاری ہیں میرہا کے اوپر شا میر جو پوری طرح سے پھیل کر لیٹا ہوا تھا مرہا کی سانس سے دب رہی تھی اس کے بھاری بھر کم وجود کے تلے۔ اوپر سے شاہ میر کی محبت بھری خماری والی باتیں میرہا کو اور بھی شرم سے لال کر رہی تھی۔

مگر میر کی جان اس وزن کو اب تمہیں ہر رات --- اور ہو سکتا ہے کبھی کبھی دن میں بھی برداشت کرنا پڑ جائے ---

Posted On Kitab Nagri

- کیونکہ بہت تڑپایا ہے تم نے مجھے اپنی محبت اور قربت کے لیے، وہ مسکراتا ہوا اپنے نچلے ہونٹ کو دانتوں تلے کچل کر اس کے اوپر سے ہٹ گیا۔

- وہ صرف اس کے اوپر سے ہٹا ضرور تھا مگر اپنا مضبوط بازو اس کی کمر میں ڈالے ہوئے اس کو اپنے ساتھ لگا کر لیٹا ہوا تھا۔

- اوپر سے ایک ہی چارپائی پر دونوں کے لیے جگہ کم تھی اس لیے پہلے شاہ میر مرہا کے اوپر اپنی جگہ بنائے ہوئے تھا۔ اور اب مرہا شاہ میر کے ساتھ پوری طرح سے چپکی ہوئی لیٹی تھی۔

- کچھ تو شاہ میر نے اسے اپنی گرفت میں مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا۔ اور کچھ چارپائی بھی چھوٹی ہونے کی وجہ سے مرہا کے پاس کوئی بھی راہ فرار نہیں تھی۔

- میر پلینز مجھے اٹھنے دیں مجھے بھوک لگی ہے۔ وہ میر کے بازو کو اپنے اوپر سے ہٹاتی ہوئی اٹھنے لگی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میری جان مجھے بھی بہت زور سے بھوک لگی ہے پہلے مجھے تھوڑی سی بھوک مٹالینے دو پھر تمہاری بھوک مٹانے کا میں بہت زبردست انتظام کر دوں گا۔

اسے واپس کھینچ کر اپنے اوپر ڈالتے ہوئے اس کے سر آپے کو بہت گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ اس کے ارادے بالکل بھی اچھے نہیں تھے۔ وہ تو کسی اور ہی موڈ میں بول رہا تھا۔ اس کی بھوک کھانے سے مٹنے والی تو بالکل بھی نہیں لگ رہی تھی۔

- مم۔۔ میر۔۔ پلیز پہلے کھانا شاہ میر کی آنکھوں کے بدلتے ہوئے رنگ دیکھ کر مرہانے گھبراتے ہوئے کہا وہ زبردستی اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

Kitab Nagri

- ایسے تو نہیں جانے دوں گا۔ مجھے اپنی بھوک مٹالینے دو اس کے بعد تمہاری بھوک کا بہت اچھا انتظام کروں گا۔

- وہ شرارتی لبوں سے مسکراتا ہوا شوخ لہجے میں بولا۔۔ وہ مرہانے کے سر کے پیچھے سے ہاتھ رکھ کر دباؤ ڈال کر اسے اپنے چہرے پر جھکا چکا تھا۔ اس کے ریشمی بالوں میں خماری سے منہ چھپا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- میر پوری رات آپ نے اپنی بہت بھوک مٹالی ہے اب پلیز میری بات سنیں۔ میر کی خراب ہوتی ہوئی ٹون کو دیکھ کر مرہا کی جان نکل رہی تھی۔

- مگر جان میری بھوک مٹی نہیں ہے نہ مسئلہ تو یہ ہے وہ شرارتی ہوتا ہوا مرہا کی حالت سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔

- پلیز مجھے سچ میں بہت بھوک لگی ہے شاہ میر نے گزری ہوئی رات مرہا سے اپنی محبت کے ایک ایک منٹ کا حساب بڑی اچھی طرح سے برابر کیا۔

- اب مرہا میں شاہ میر کی شدتوں کو سہنے کی بالکل بھی ہمت نہیں تھی وہ تقریباً منت کرنے والے انداز میں اسے روک رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ میر کو اس کی چھوٹی سی جان پر ترس آنے لگا تھا وہ جس طرح سے منت کرتے ہوئے بول رہی تھی۔ شاہ میر نے اپنے دل پر جبر کرتے ہوئے اپنے بے لگام جذباتوں کو روک کر میر کی جان کی بھوک مٹانے کا انتظام کرنے کا فیصلہ کیا۔

- اوکے فریش ہو جاؤ۔ میں ناشتے کا انتظام کرتا ہوں۔ اس نے مسکراتے ہوئے اس کی کمر پر گرفت ڈھیلی کر دی۔

- اپنی جان چھوٹے ہی میر ہا فوراً سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ وہ چارپائی کے پاس پڑی ہوئی اپنی چپلیں پہنتے ہوئے جلدی سے جا کر سامنے پڑی ہوئی کرسی سے اپنی چادر کو اٹھاتے ہوئے خود کو کور کرنے لگی۔

- کیونکہ اس کے گلے میں شاہ نے میر کی شرٹ تھی۔ وہ گہری نظروں سے میرا کے خلیے کو دیکھ کر اپنے انابی لبوں سے مسکرا رہا تھا۔

اس کی نظر شرٹ کے کھلے دو بٹنوں پر تھی اس سے پہلے کہ اس کی نظر اس کی خوبصورت سراپے پر جاتی مرہا خود کو چادر میں کور کر چکی تھی۔ وہ جھٹکے سے چارپائی سے اٹھ کر مسکراتا ہوا اس کی جانب چلتا ہوا آیا۔

Posted On Kitab Nagri

میری جان اب تو شرم کے سب پر دے گر چکے ہیں اب خود کو یوں چھپا کر کیوں مجھے اور بہکا رہی ہو۔ اس کی پشت پر سینہ لگا کر گال کو چومتے ہوئے اس کے حیا کے رنگوں سے لال چہرے کو بڑے غور سے دیکھتے ہوئے مسکرایا۔ چلو جلدی سے فریش ہو جاؤ بلکہ مجھے ہی ہینڈ پمپ چلانا پڑے گا۔ تو میں ہینڈ پمپ اپنی شرطیں تم پر لاگوں کرتے ہوئے ہی چلاؤں گا۔

- اور میری شرط یہ ہے کہ ہینڈ پمپ چلانے والے خدمت گزار بندے کو آپ اپنی خوبصورتی سے محروم نہیں رکھیں گی۔ می۔۔۔۔۔ ر۔۔۔ پلیز تنگ مت کریں

شاہ میر کی باتوں سے لال ہوتی ہوئی مرہانے چیخ کر اسے دروازے سے باہر کی جانب دھکیل دیا۔ ہا ہا ہا

۔ وہ قہقہہ لگاہنستا ہوا ہینڈ پمپ سے واش روم میں پانی کا انتظام کرنے چلا گیا تھا۔

www.kitabnagri.com

میر آپ کتنے بے شرم ہیں میر ہاشر ماتے ہوئے روم کا دروازہ بند کر کے اپنے کپڑے چنچ کر رہی تھی۔
میر ہانے دماغ میں سوچا۔۔

○○○○○○○○○○

پپاس کی شدت سے میرب کی آنکھ

Posted On Kitab Nagri

فجر کی اذان پر خود بخود ہی کھل گئی۔۔

میرب نیند کی خماری میں آنکھیں ملتی ہوئی بیڈ پر اٹھ کر بیٹھ گئی۔
بے اختیار اس کی نظر شاہ کی جگہ پر گئی جو خالی تھی۔
اس کی نظر جلدی سے سامنے لگی ہوئی گھڑی پر گئی۔ جو اس وقت صبح کے چار بج رہی تھی۔۔۔

۔ مطلب میں اتنی گہری نیند میں سو رہی تھی کہ مجھے شاہ کے جانے کا پتہ ہی نہیں چلا۔ میرب کا چہرہ
ایک دم سے مرجھا گیا۔

میرب نے شاہ سے بات کرنے کے لیے جلدی سے سائیڈ ٹیبل سے فون اٹھایا تو
اس کی نظر فون کے نیچے پڑے ہوئے پیپر پر گئی۔
اس نے فون چھوڑ کر پیپر اٹھالیا جس پر شاہ کی تحریر تھی۔

السلام علیکم جان شاہ!!

مجھے پتہ تھا میری جان اٹھتے ہی سب سے پہلے مجھ سے بات کرنے کے لیے فون اٹھائے گی۔ مگر میں اس
وقت فلائٹ پر ہوں تو میں فون نہیں اٹھاپاؤں گا تو جان شاہ تم نے پریشان نہیں ہونا۔

Posted On Kitab Nagri

اور سٹریس تو بالکل نہیں لینا۔ اپنا اور ہمارے بی بی کا بہت زیادہ خیال رکھنا ہے۔ یہ تمہارے شاہ کا حکم ہے۔

میں نے تمہارے لیے ایک ویڈیو ریکارڈ کی ہے تمہارے فون میں سیو ہے۔ اس کو دیکھ لینا کیونکہ تمہارے لیے یہ دو تین گھنٹے بہت مشکل ہوں گے تو تم میری ویڈیو دیکھ کے تم اور بے بی مجھے اپنے پاس ہی محسوس کرنا۔

۔ اور اپنے دل کے سکون کے لیے میں تمہارے سوئی ہوئی کی ویڈیو بنا کر لے آیا ہوں جسے دیکھ کر میں اپنے دل کو سکون دوں گا۔ اور جیسے ہی پلین لینڈ ہو گا میں تم سے ہی بات کروں گا۔

Kitab Nagri

اور اٹھتے ہی تم نے اور نج جو س پینا ہے اور اچھے سے ناشتہ بھی کرنا ہے اور میڈیسن لے کر اپنے روم میں ہی اچھے سے آرام کرنا ہے۔

اور مہک سے تو بہت زیادہ دور رہنا ہے۔

(I love your) جان شاہ

Posted On Kitab Nagri

میرب پڑھ کر بہت خوش ہو گئی۔ شاہ کی فکر اور محبت بھری باتوں سے اس کے دل نے ایک زور کی بیٹ مس کی تھی۔ اس نے جلدی سے سائیڈ ٹیبل پر رکھا ہوا اپنا اٹھا کر شاہ کی ویڈیو اوپن کی۔

ہاں جی میرا چہرہ دیکھ کر میری جان کے چہرے پر سائل آگئی ہے۔ ویڈیو شروع ہی شاہ کی اس بات سے ہوئی تھی اور سچ میں شاہ کا چہرہ دیکھتے ہی میرب کا چہرہ کھل اٹھا تھا۔ اب تم یہ سوچ رہی ہو گی کہ مجھے کیسے پتہ کہ تمہارے چہرے پر سائل آگئی ہے؟
- سچ میں میرب یہی تو سوچ رہی تھی۔

تو میری جان مجھے اپنی جان شاہ کے دل کی ہر بات کا پتہ ہے۔

جیسے میرا میری جان کو دیکھ کر خوش ہو جاتا ہے اور میرے لبوں کی سائل کی وجہ تم ہو۔

اسی طرح میری جان کے دل میں بھی صرف میں ہوں اس کے لبوں پہ ہنسی کی وجہ بھی اس کا شاہ ہے۔۔ آئی لو یو اپنا خیال رکھنا بہت جلد تم سے کال پر بات کرتا ہوں۔۔۔۔۔

شاہ کی ویڈیو کو میرب نے پتہ نہیں کتنی بار دیکھا تھا۔ اپنے لب سکریں پر کر سکریں پر لگی ہوئی شاہ کی پکچر کو بڑی شدت سے چوم لیا۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ آپ کتنے خوبصورت ہیں۔ آپ میری جان ہیں۔ آپ کو نہیں پتہ کہ میں خود کو کتنی خوش قسمت سمجھتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو میرے نصیب میں لکھا ہے۔

اور آپ کی محبت بھی صرف اور صرف میری ہے شاہ تصویر میں بے حد خوبصورت نظر آ رہا تھا۔ وائٹ کلر کا کرتا شلوار پہنے ہوئے کھڑا گلے میں بلیک کلر کا سٹالر ڈالا ہوا تھا۔ کھلے ہوئے دو تین بٹنوں سے نظر آتی ہوئی اس کی کسرتی چھاتی خوبصورت ہونے کے ساتھ شاہ کے پکچر سیکیسی بھی لگ رہی تھی۔

۔ شاہ پکچر میں بہت ڈیشنگ نظر آ رہا تھا۔

اس خوبصورت مغرور چہرے پر ہلکی سی سائل قیامت ڈھا رہی تھی۔۔۔ پکچر میں وہ اتنا خوبصورت نظر آ رہا تھا کہ کوئی بھی دیکھتا تو اس کی نظر اش اش کر اٹھتی۔

www.kitabnagri.com

۔ جیسے اس کی دیوانی میرب اس وقت شاہ کی پکچر کو اپنے سینے سے لگائے ہوئے آنکھیں بند کر کے اپنے شاہ کو اپنے پاس فیل کر رہے تھے۔۔۔۔

oooooooooooo

Posted On Kitab Nagri

- فریش ہو کر مہاروم میں چلی گئی۔ اور شاہ میر باہر صحن میں کھڑا ہوا بارش کے بعد نکلے سورج سے نکھرے نکھرے دن کی دھوپ میں خود کو کافی فریش محسوس کر رہا تھا۔ اگر مجھے پتہ ہوتا کہ یہ گاؤں مجھے اتنا اس آئے گا تو سچ میں میں عاسم والا کیس چھوڑ کر پہلے ہی مرہا کو لے کر یہاں آجاتا۔ میں نے تو کبھی سوچا ہی نہیں تھا کہ گاؤں میں آتے ہی مجھے اتنا بڑا سر پرانز ملے گا وہ اپنی گزری ہوئی خوبصورت رات کو سوچ کر مسکرا رہا تھا۔----

- وہ اپنے حوالدار کا نمبر ملا رہا تھا تا کہ وہ مرہا اور اپنے لیے ناشتہ منگوا سکے۔ اسے احساس تھا کہ وہ مرہا کی نازک سی جان کو وہ بہت ہلکان کر چکا ہے۔

- اور اب اسے انرجی کے لیے کھانے میں کی سچ میں بہت ضرورت ہے۔۔۔۔۔ اس سے پہلے کے حوالدار شاہ میر کا فون اٹھا تا گھر کے باہر والے دروازے کی کنڈی کھٹکنے لگی۔ شاہ میر نے فون کال کاٹتے ہوئے دروازے کی جانب میں قدم بڑھائے۔۔۔

- شاہ میر نے دروازہ کھولا تو سامنے

گاؤں کی کچھ عورتیں ناشتہ لے کر آئی تھیں۔ انہوں نے بڑے ادب سے شاہ میر کو سلام کہا۔ شاہ میر نے بھی بڑے اخلاق سے وعلیکم اسلام کہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- صاحب جی ہم آپ اور آپ کی بیوی کے لیے ناشتہ لے کر آئے ہیں۔

- ایک عورت نے ٹوٹی پھوٹی سی اردو میں کہا۔ گاؤں میں پڑی لکھی عورتیں بہت کم تھی اس لیے لوگوں کو اردو بولنے کا زیادہ شعور نہیں تھا۔ مگر ان کے خلوص اور محبت میں کوئی کمی نہیں تھی۔

- آپ نے کیوں زحمت کی پلیز ہم لوگ کھانا رینج کر لیتے شاہ میر کو یوں گاؤں کے لوگوں سے اپنی خدمت کروانا مناسب نہیں لگ رہا تھا۔

- نہیں سر آپ اتنی دور سے اپنی بیوی کو لے کر ہماری حفاظت کے لیے آئے ہیں تو ہمیں اپنی خدمت کا اتنا موقع تو دے کے ہم آپ کے لیے کھانا بنا کر لاسکے۔
www.kitabnagri.com

- آپ لوگوں کی حفاظت کرنا میرا فرض ہے میں آپ پر کسی بھی طرح کا احسان نہیں کر رہا ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

- سرجی آپ کی بیوی اور آپ ہمارے گاؤں میں مہمان ہیں ہمیں اپنی مہمان نوازی کرنے دے ہمیں بہت اچھا لگے گا۔ میں آپ کی مہمان نوازی کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں مگر ہم یہاں پر مہمان نہیں بن کر رہنا چاہتے بلکہ اس گاؤں کو ہم اپنا گھر ہی سمجھیں گے جب تک میرا ٹرانسفر یہاں پر ہے۔

- آپ بی بی جی سے کہہ دیں کہ ہم گھر کی صاف صفائی بھی کر دیا کریں ان کو کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ اسی عورت نے کہا تھا جو شاید تھوڑی پڑھی لکھی تھی۔ جو آتے ہی ناشتے کے لیے بھی بولی تھی۔ اس کی اردو کچھ بہتر لگ رہی تھی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

- ٹھیک ہے جی جب آپ انسٹ کر رہے ہیں تو لائیے آج دے دیجئے ناشتہ اور بہت بہت شکریہ آپ سب لوگوں کی محبت کا۔ مگر پلیز آپ لوگ یہ تکلف روز مت کیا کرنا میں انشاء اللہ گھر میں ہی کھانے کا پورا انتظام کر دوں گا میری وائف خود بنا لیا کریں گی۔۔۔ ویسے آپ چاہیں تو اپنی بی بی سے روز آکر مل سکتی ہیں تاکہ وہ گھر میں اکیلی بور نہ ہو۔۔۔

جی یہ تو ہماری خوش قسمتی ہوگی اگر ہمیں آپ کی بیوی کے پاس بیٹھنے کا اور باتیں کرنے کا موقع ملے۔۔۔

www.kitabnagri.com

- ایک عورت نے جواب دیا مگر باقی سب کے خوشی والے چہرے دیکھ کر پتہ چل رہا تھا کہ وہ سب اے سی پی صاحب کی بیوی سے ملنے کے لیے کافی پر جوش ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ میر نے ان کا شکریہ ادا کر کے ناشتہ لے لیا۔ وہ عورتیں سلام کہتے ہوئے جا چکی تھیں۔

شاہ میر کنڈی لگا کر اندر آیا تو میر ہاسا منے کھڑی ہوئی مرر میں دیکھ کر اپنے بالوں میں کنگھی کر رہی تھی۔

اس کے خوبصورت ریشمی بال کمر سے نیچے تک جھول رہے تھے۔

- شاہ میر نے کھانے والی ڈش اور چائے والا تھر مس ٹیبل پر رکھ دیا۔
آپ اتنی جلدی کھانا لے کر آگئے ہیں۔ مرہانے جلدی سے کنگی چھوڑ کر ناشتے کی خوشبو سونگتے ہوئے
شاہ میر کے پاس آکر کہا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- جی ہاں میں کوئی تمہارے جیسا ہوں جو اپنی بیوی کو بھوک سے تڑپاؤں گا۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھ
اس کے کاندھے پر رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میر آپ کو پتہ ہے آپ کا پیٹ نہیں بھر سکتا۔ اس لیے پلیز مجھے ناشتہ کرنے دے شاہ میر کے ہاتھ اپنے کاندھوں سے ہٹاتے ہوئے وہ مسکرا کر باہر جانے لگی۔

- تم پہلے اپنا ناشتہ ختم کرو پھر بتاتا ہوں تمہیں کہ میرا پیٹ تمہاری محبت سے ایک ہی رات میں کیسے بھر سکتا ہے اتنے مہینے تڑپانے کے بعد تم ایک رات میں حساب برابر کرنا چاہتی ہو میری چالاک بیوی۔

- وہ بھی مسکراتا ہوا اس کے پیچھے پیچھے آتا ہوا کہہ رہا تھا۔ وہ شرماتے ہوئے اس کے آگے چل رہی تھی بنا جواب دیے۔۔۔

- دونوں نے ناشتہ کے لئے ہینڈ پمپ سے اپنے ہاتھ دھو رہے تھے۔ شاہ میر کی گہری مسکراتی ہوئی نظریں ہینڈ پمپ پر ہاتھ دھوتے ہوئے میرا سے ہٹ نہیں رہی تھی۔

- روم کے اندر واپس آکر دونوں اپنے ہاتھ ٹاول سے ہاتھ خشک کر رہے تھے۔ وہ دونوں پرانے ڈیزائن کی کرسیوں پر آکر بیٹھ گئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

- سامنے رکھی ہوئی ٹیبل پر ناشتے والی ڈش سے شامیر نے کپڑا ہٹایا تو اندر گرما گرم پراٹھے اور آملیٹ بنا ہوا تھا۔

اور ساتھ میں بسکٹ اور تھرمس میں گرما گرم خالص دودھ کی چائے تھی۔

- دونوں کو اس وقت بہت بھوک لگی ہوئی تھی اس لیے اتنا ہیوی ناشتہ دیکھ کر دونوں نے ایک دوسرے کی شکلیں دیکھی۔ کیونکہ ان کی ڈائٹ کے حساب سے یہ ناشتہ بہت ہیوی تھا۔

- میر صبح صبح پراٹھے مرہانے منہ بناتے ہوئے کہا کیونکہ اس کو پراٹھے وغیرہ کھانے کا بالکل ایکسپیرینس نہیں تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- میری جان میں نہیں لے کر آیا گاؤں کی کچھ عورتیں ہمارے لیے بہت خلوص سے بنا کر لائی تھی۔ تو میں منع نہیں کر سکا آج کھالو۔ شام تک میں گھر پر ہی سلنڈر اور کچن کے سارے سامان کا انتظام کر دوں گا۔

Posted On Kitab Nagri

تمہیں کھانا بنانا آتا ہے شاہ میر نے نوالہ بنا کر اس کے منہ میں ڈالتے ہوئے پوچھا۔۔
- ہاں کچھ بیسک سے کھانے بنانے آتے ہیں جو امی جان نے مجھے سکھائے تھے مگر مجھے روٹی بالکل نہیں
بنانی آتی۔

- کیونکہ امی جان مجھے جب بھی روٹی بنانی سکھاتی تھی مجھ سے کبھی بھی گول روٹی نہیں بنتی تھی مرہانے
بڑے افسوس سے کہا۔

- تم جیسی بھی بناؤ گی تمہارا میر بہت خوشی سے کھالیا کرے گا، اگر تمہیں پکانے میں پرالیم نہ ہو تو، ورنہ
تو میں روٹیاں بازار سے خرید کر لیا کروں گا اگر تم ایزی ہو کر کھانا بنا سکتی ہو تو ٹھیک ہے نہیں تو تھوڑی
بہت کلنگ تو مجھے بھی آتی ہے۔ سالن میں بنا لیا کروں گا اور روٹیاں ہم بازار سے لے لیں گے۔ شاہ میر
نے کسی بھی طرح کا میر ہا پر دباؤ نہیں ڈالا تھا۔
www.kitabnagri.com

- نہیں میر میں اتنی بھی پھوہڑ نہیں ہوں۔ مجھے امی جان نے بیسک کھانے بنانے سکھائے ہیں اور باقی
کے میں یوٹیوب سے دیکھ کر سیکھ لوں گی۔ میں آپ کے لیے کھانا بنانا ضرور سیکھوں گی اور مجھے بہت
خوشی ہوگی اگر میں آپ کے لیے کھانا اپنے ہاتھوں سے بناؤں گی۔

Posted On Kitab Nagri

- بس کبھی کھانا صحیح نہیں بنے تو آپ مجھے ڈانٹے گا مت وہ شاہ میر کے ہاتھ سے نوالے کھاتے ہوئے ہنستے ہوئے بولی۔

ہو ہی نہیں سکتا کہ بھی تمہیں کھانے کے لیے ڈانٹوں تم جیسا بھی کھانا بناؤ گی میرے لیے وہ ولڈ کا سب سے بیسٹ کھانا ہو گا۔

اس لیے تم بے فکر ہو کر روز روٹیاں سالن جلا کے پکانا میں کھالیا کروں گا شاہ میر ہلکا سا قہقہہ لگا کر ہنستے ہوئے بولا۔

- جی نہیں میں اچھا کھانا بنانے کی پوری کوشش کروں گی آپ میرا مذاق مت اڑائیں۔ دونوں ہنستے ہوئے باتیں کرتے کرتے ناشتہ کر رہے تھے۔

oooooooo

چچی جان میرب ناشتہ کرنے کے لیے ٹیبل پر کیوں نہیں آئی۔ آج اس کا میاں گھر نہیں ہے تو کیا وہ بھی ناشتہ کرنے کے لیے روم سے نہیں نکلے گی۔

Posted On Kitab Nagri

- مہک کو صبح اٹھ کر یہ پتہ چلا تھا کہ رومان شاہ دو تین دن کے لیے ترکی کیا ہے۔ سب لوگ بیٹھے ہیں آرام سے ناشتہ کر رہے تھے مگر وہ جیس بلی میرب کو ڈھونڈ رہی تھی۔

- کیونکہ رومان شاہ کے ہوتے ہوئے تو وہ میرب سے بات تک نہیں کر سکتی تھی اسے تنگ کرنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

- رومان شاہ کے غیر موجودگی میں اسے ایک زبردست موقع ملا تھا جو وہ ضائع نہیں کرنا چاہتی تھی۔ اسے میرب کو ٹارچر کر کے اپنے جلتے ہوئے دل کو سکون پہنچانا تھا۔

- مہک بیٹا تم میرب کی فکر نہ کرو وہ روم میں رہے یا روم کے باہر یہ اس کا اپنا گھر ہے۔ آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔

- میرب کی ساس نے بڑے اچھے الفاظوں میں مہک کو میرب سے دور رہنے اور اس کی زندگی میں مداخلت کرنے سے منع کیا۔

- چچی جان آپ مجھے غلط سمجھ رہی ہیں

میں تو صرف اس کی فکر کر رہی تھی کیونکہ رومان گھر پہ نہیں ہے تو کہیں وہ بورنہ ہو جائے،

Posted On Kitab Nagri

- میں نے سوچا کہ چلو میں اس کو کمپنی دینے کے لیے کچھ دیر اس کے پاس بیٹھ جاتی ہوں۔ زہر سے بھری ہوئی مہک نے میٹھے لہجے سے کہا۔۔۔

- نہیں بیٹا وہ بہت بالکل بور نہیں ہوگی۔ کیونکہ رومان اسے بور ہونے ہی نہیں دے گا جیسے ہی وہ ایئر پورٹ پر لینڈ کرے گا تو وہ میرب کو فون کر لے گا۔

- اور جب تک وہ وہاں پر رہے گا وہ مسلسل میرب کو اپنی کمپنی وقتاً فوقتاً دیتا رہے گا۔ ویسے بھی میرب کو اس وقت آرام کی ضرورت ہے تو رومان نے خود ہی اسے کہا ہے کہ وہ روم میں آرام کرے۔

- رومان شاہ نے رات کو اپنی ماں کو بھی یہ تاکید کر دی تھی کہ میرب کو مہک سے دور ہی رکھا جائے۔ اس لیے وہ ہر بات کا دو ٹوک جواب دے رہی تھی۔

- مگر چچی جان وہ ناشتے کے لیے تو ٹیبل پر آئے گی نا۔ مہک کو کہیں چین نہیں آ رہا تھا کہ وہ کس طرح میرب تک رسائی حاصل کرے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میں نے اس کا ناشتہ روم میں بھجوا دیا ہے باقی اسے کوئی ضرورت ہوگی تو میں ہوں میں دیکھ لوں گی۔
مہک کی چچی اچھے لہجے سے اس کی بعزتی کر کے اسے میرب سے دور رہنے کا ہی کہہ رہی تھی۔۔۔

- مہک شاید ابھی کچھ اور بولتی مگر اپنی ماں کی آنکھ کی گھوری ڈالنے پر چپ ہو کر ناشتہ کرنے لگی۔ مگر
اب بھی اس کے شیطانی دماغ میں کچھ نہ کچھ تو ضرور چل رہا تھا۔

oooooooo

- میرب کب سے شاہ کے فون کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔ وہ اپنے شاہ سے بات نہ ہونے پر بہت بے
چین ہو رہی تھی۔

Kitab Nagri

- وہ شاہ کو سوچتے ہوئے آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر لیٹی ہوئی جب اس کے کان میں موبائل کی رنگ ٹون
سنائی تھی۔

- اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر پاس پڑا ہوا موبائل اٹھایا فون سکرین پر شاہ کا نام اور اس کی
خوبصورت پک جگمگا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

میرب کی آنکھوں میں ایک چمک آگئی، اس کے لب مسکرا رہے تھے۔

- کچھ دیر پہلے مرجھائے ہوئے چہرے پر اب خوشی سے اسکے گال بلش کرنے لگے تھے مانو جیسے شاہ اس کے سامنے آکر بیٹھ گیا۔

- اسلام علیکم میری جان میرے دل کی دھڑکن مائی لو کیسی ہو ویڈیو کال اٹھاتے ہی شاہ نے ایک ساتھ میرب کی تعریف میں سارے الفاظ کہے۔

- میں ٹھیک ہوں آپ ٹھیک سے پہنچ گئے کھکھلاتے چہرے سے مسکرا کر وہ صرف اتنا ہی بولی۔

- جی میری جان میں بالکل ٹھیک سے پہنچ گیا ہوں اور امی جان سے بات کرنے کے بعد سب سے پہلا فون وعدے کے مطابق میں نے اپنی جان کو ہی کیا ہے۔ ابھی تم دیکھ سکتی ہو کہ میں ایئرپورٹ پر ہی کھڑا ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ آپ جلدی سے اپنا کام ختم کر کے واپس آجائیں مجھے کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا۔ شاہ کو سامنے دیکھ کر میرب کے دل نے اور بھی سرکشی شروع کر دی۔ اور دل کے ہاتھوں مجبور میرب نے شاہ کو بڑی تڑپ سے یہ کہا۔

۔ میری جان میں جلد از جلد کام ختم کر کے تمہارے پاس آجاؤں گا ابھی تو میں نے لینڈ کیا ہے، اور میری جان مجھے واپس آنے کا بھی بولنا بھی شروع ہو گئی ہے وہ اپنے آتشی لبوں سے بڑے دلکش انداز سے مسکرا کر بولا۔

۔ وہ اتنی دلکشی انداز میں مسکرا رہا تھا کہ پاس سے گزرتی ہوئی دو ترکش لڑکیوں نے بڑی گہری نظروں سے شاہ کی جانب دیکھا اور وہ مسکراتے ہوئے گزر گئی۔

www.kitabnagri.com

۔ وہ بیچاری بھی کیا کرتی وہ ظالم بلیک کلر کے تھری پیس میں بلیک ہی شرٹ پہنیں بے حد خوبصورت مغرور شہزادہ لگ رہا تھا اس کا چھ فٹ کوٹھ کرتا ہوا قد اور گوری رنگت کسرتی سینا لڑکیوں کی توجہ کا مرکز تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- اوپر سے میرب سے بات کرتے ہوئے اس کے چہرے پر جو سائل تھی وہ کسی بھی لڑکی کو مارنے کے لیے کافی تھی۔

شاہ آپ چل کر گاڑی میں بیٹھے میرب کا لہجہ اور تیور ایک دم سے بدل گئے۔ کیونکہ وہ پاس سے گزرتی ہوئی لڑکیوں کی نظر شاہ کی جانب دیکھ چکی تھی اور اسے ہر گز گوارا نہیں تھا کہ اس کے شاہ کو کوئی اور دیکھے اور مسکرائے۔۔۔

- خیریت جان شاہ مسکراتے ہوئے خوبصورت چہرے پر ایک دم سے کالے بادل کیوں چھا گئے ہیں۔ شاہ نے میرب کے بدلتے ہوئے چہرے کے زاویے دیکھ کر سوال کیا۔ کیونکہ یہاں سے گزرتی ہوئی لڑکیاں آپ کو دیکھ کر گھور رہی ہیں اور وہ آپ کو نظر لگا دیں گے آپ چل کر گاڑی میں بیٹھے۔

www.kitabnagri.com

میری جان تم پریشان مت ہو میں آج ہی اپنے لیے عبا یا خرید لوں گا اور کل سے تمہیں میں نقاب میں نظر آیا کروں گا۔ لڑکیوں کی کیا جرات کے وہ تمہارے شاہ کو نظر لگائیں۔ میرب کے خراب موڈ کو صحیح کرنے کے لیے شاہ نے جوک مارا۔

Posted On Kitab Nagri

- ویری فنی شاہ جب آپ کو مذاق کرنا نہیں آتا تو مت کیا کریں آپ چل کر گاڑی میں بیٹھیں وہ شاہ کو گاڑی میں بٹھا چکی تھی اور اب اپنے سر پہ دوپٹہ لے کر آیت الکرسی تین بار پڑھ کر اپنے شاہ پر دم کرنے کے لیے تصویر پر بھونیں مار رہی تھی۔۔۔

- اپنی بیوی کی فکر دیکھ کر شاہ اپنے لبوں پر دو انگلیاں رکھے ہوئے فون سکریں پر دم کرتی ہوئی بزرگ اماں کو دیکھ مسکرا رہا تھا۔

- شاہ اب آپ اپنے ہوٹل پہنچیں میں امی جان سے کہتی ہوں کہ وہ آپ پر دعائیں پڑھ کر پھونکیں تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کو لڑکیوں اور حاسدوں کی نظروں سے بچا کر رکھے۔۔۔

www.kitabnagri.com

- شاباش میرے آنے تک تم دونوں ساس اور بہو نے یہی کام کرنا مسکراتے ہوئے کہہ کر فون بند کر چکا تھا۔۔۔

oooooooo

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ استنبول کے ایک مشہور ہوٹل میں رکا تھا جہاں پر زیادہ تر مشہور بزنس مین میٹنگز کے لیے آتے تھے۔ جس کا نام

"Çırağan Palace Kempinski" استنبول کا شاندار ہوٹل اور ذائقہ غذائی کا جنت

استنبول کا Çırağan Palace Kempinski ہوٹل فخر اور شاندار کی پیشوا ہے، جہاں سے آپ بزنس میٹنگز کے دوران ہر جوان پہلوانی محسوس کریں گے۔

یہاں آپ کو لاکھوں سال پرانی تاریخ ہوا محسوس ہوتا ہے۔ جبکہ میٹنگ کے دوران آپ کا مزیدار خوراک اور خصوصیات کی دیکھ بھال کا خیال رکھا جاتا ہے۔۔۔
بزنس میٹنگز ہوٹل بزنس میٹنگز کے لئے مکمل فیسلیٹیز فراہم کرتا ہے، جس میں میٹنگ روم ویڈیو کانفرنس کی سہولتیں اور بزنس ایکسیکیوٹو کلب شامل ہیں۔

ہوٹل، استنبول میں بزنس اور ذائقہ غذائی کے دونوں میں شاندار تجربے کا یقینی مکمل ہے۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اور رومان شاہ جب بھی ترکی آتا تھا تو زیادہ تر وہ اپنی میٹنگ اسی ہوٹل میں کرتا یہاں پر اس کا ایک میٹنگ اپارٹمنٹ ہمیشہ بک ہی رہتا تھا۔ اس لیے اسے یہاں آکر کوئی دشواری نہیں پیش آتی۔۔۔

- وہ ابھی ہوٹل میں آکر چیک آؤٹ ہوا تھا کہ شاہ زیب کی کال آرہی تھی۔ سلام دعا کے بعد شاہ زیب نے رات کے فنکشن کے لیے رومان شاہ کی امی اور میرب بھابھی کو خاص انوائٹ کرتے ہوئے آنے کا کہا۔۔۔

- شاہ زیب امی جان تو آجائیں گی مگر میرب کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اور میں یہاں پر اس کے ساتھ بھی نہیں ہوں تو وہ کمفرٹیبل فیل نہیں کرے گی۔ رومان شاہ میرب کو بھیجنے میں انٹر سٹنگ نہیں تھا۔

- رومان یاریہ تو کوئی بات نہ ہوئی ایک تو تم خود میری منگنی میں شامل نہیں ہو رہے اور اب تم بھابھی کو آنے سے بھی منع کر رہے ہو شاہ زیب کو برا لگا رومان شاہ کا ایکسکیز دینا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ زیب میں تمہاری بھابھی کو منع نہیں کر رہا مگر یار اس کی کنڈیشن ایسی نہیں ہے وہ بہت جلدی گھبرا جاتی ہے شور شرابے سے میں تو صرف اس لیے بول رہا ہوں۔ اور میرا یہاں آنا بہت ضروری تھا کیونکہ معاملات کافی خراب ہو رہے تھے آخر رومان شاہ اپنے بیسٹ فرینڈ کو ناراض بھی نہیں کر سکتا تھا۔

- ہر خوشی ہر غم میں شاہ زیب اور احمر اس کے ساتھ کھڑے رہے تھے تو رومان شاہ ان کی خوشیوں میں پیچھے کیسے ہٹ سکتا تھا۔

- ہم بھابھی کا پورا خیال رکھیں گے جب مجھے لگے گا کہ بھابھی کفر ٹیبل نہیں ہے میں فوراً سے بھابھی کو گھر بھجوا دوں گا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- مگر تمہاری غیر موجودگی میں پلیزیار بھابھی کو تو بھیج دو کیونکہ میری امی جان سے بات ہوئی تھی تو انہوں نے بھی بھابھی کو لانے سے منع کیا اس لیے تو میں نے تمہیں کال کی ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ زیب اس پہلے رومان شاہ کی ماں سے بات کر چکا تھا اور انہوں نے میرب کو لانے سے انکار کر دیا۔ کیونکہ وہ اپنے بیٹے کے پوزیوین سے اچھی طرح سے واقف تھی۔۔

- اوکے یار ٹھیک ہے مگر پلیز اب اپنی بھابی کا پورا خیال رکھنا جب وہ انکمفر ٹیبل فیل کریں تو پلیز انسٹ مت کرنا اور اسے فورن گھر واپس بھجوا دینا۔

- رومان شاہ نے شاہ زیب کا دل رکھتے ہوئے حامی تو بھر لی تھی مگر پتہ نہیں رومان شاہ کا دل کیوں اندر سے بہت گھبرا رہا تھا۔ میرب کو یوں اپنے بغیر اکیلے بھجتے ہوئے۔

- حالانکہ بظاہر اسے کچھ بھی غلط محسوس نہیں ہو رہا تھا کیونکہ ساتھ میں امی جان تھی اور اسے پتہ تھا کہ شاہ زیب اور اس کے گھر والے میرب کی صحت کے لحاظ سے اسے بہترین ماحول فراہم کریں گے مگر رومان شاہ اپنے اندر کی گھبراہٹ کو سمجھ نہیں پا رہا تھا۔۔۔

oooooooo

- ڈاکٹر ہما کی خوشی کا آج کوئی ٹھکانہ نہیں تھا اس نے تو امید ہی چھوڑ دی تھی کہ اسے شاہ زیب ملے گا۔ مگر اس کی سچی محبت نے آخر شاہ زیب کا دل اس کے لیے نرم کر دیا۔

Posted On Kitab Nagri

- ڈاکٹر ہما پارلر سے تیار ہو کر اپنی امی ابو اور دونوں چھوٹی سسٹرز کے ساتھ حال میں جا رہی تھی جہاں پر منگنی کا فنکشن اریج کیا گیا تھا۔

- وہ تیار ہو کر بے حد خوبصورت لگ رہی تھی اس نے سلور کلر کی لونگ میکسی پہنی ہوئی، جس پر بہت ہی نفیس موتیوں اور کورے کا کام کیا ہوا تھا۔ ڈاکٹر ہونے کی وجہ سے وہ میک اپ میں کم ہی نظر آتی تھی۔

- اس لیے آج پارلر سے تیار ہو کر فل میک اپ میں وہ بے حد حسین لگ رہی تھی۔۔۔

oooooooooooo

- میرب تم شاہ زیب کی انگیجمنٹ کے ریسپشن میں امی جان کے ساتھ چلی جاؤ رومان شاہ نے میرب کو فون کیا تھا۔

- شاہ مجھے نہیں جانا آپ کے بناء اور میری طبیعت بھی ٹھیک نہیں ہے مجھے کھانوں کے سمیل سے قہہ آتی ہے۔

میرب نے ویڈیو کال پر شکل بگاڑتے ہوئے کہا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- ہا ہا ہا۔۔ میری جان شکل تو سیدھی کر کے بتاؤ رومان شاہ اس کی شکل کے بگڑتے ہوئے زاویے کو دیکھ کر قہقہہ لگاتے ہوئے ہنسا۔۔۔۔۔ میں تو خود تمہیں اکیلے بھیجنے میں انٹر سٹڈ نہیں ہوں مگر یا شاہ زیب بہت زیادہ فورس کر رہا ہے۔

- اگر بالکل منع کر دوں گا تو وہ ناراض ہو جائے گا کیونکہ میں بھی یہاں پر نہیں ہوں تو پلیز میری جان تم میرے خاطر تھوڑی دیر کے لیے چلی جانا ان کی خوشی میں شامل ہونے کے لیے۔۔۔۔۔

- جی نہیں میں نہیں جاؤں گی کیونکہ وہاں پر بہت زیادہ کھانوں کی سمل ہوگی میرب نے ضدی انداز میں ناک سنگوڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

میری جان پلیز میرے لیے۔۔۔۔۔

- شاہ آپ کیوں مجھے زبردستی بھیجنا چاہتے ہیں مجھے نہیں جانا امی جان چلی جائیں گی۔

Posted On Kitab Nagri

- پلیز تھوڑی دیر کے لیے اس کے بعد تم آجانا تمہیں کوئی فورس نہیں کرے گا۔

پکا اگر کسی نے روکا تو میں تب بھی نہیں رکوں گی۔۔۔

- پکا میری جان تمہیں کوئی نہیں رکے گا تم تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد واپس آجانا۔

- ٹھیک ہے چلی جاؤں گی صرف آپ کے کہنے کی وجہ سے جا رہی ہوں ورنہ وہاں پر جتنے کھانے ہوں گے ان کی سمل سے میرا دل خراب ہونے لگے گا اور میں کھانا کھلنے سے پہلے ہی آجاؤں گی۔۔۔

- ہاں ٹھیک ہے تم کھانا کھانے سے پہلے ہی آجانا۔ رومان شاہ نے بڑی مشکل سے میرب کو جاننے کے لیے راضی کیا تھا۔ مگر اس سے پہلے مجھے کس دے دو۔ تاکہ میری میٹنگ اچھی ہو وہ اپنے لپس پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا تھا۔

- شاہ جب آپ واپس آئیں گے تب آپ کو کس سے ملیں گے وہاں پر آپ کو کچھ بھی نہیں ملنے والا وہ شرارتی ہوتے ہوئے مسکرائی۔

Posted On Kitab Nagri

- سوچ لو جانے مند شاہ سے پنگے لے رہی ہو زرا گزری ہوئی رات کو یاد کر لو۔ اس سے کہیں زیادہ تمہاری جان کو مشکل کر دوں گا واپس آنے پر۔

- اس لیے بہتر ہے کہ مجھے کس دو مجھے ٹائم سے میٹنگ کے لیے جانا ہے۔ دھمکی آمیز انداز میں بول کر آنکھیں دکھا رہا تھا۔

- شاہ آپ دور جا کر بھی دھمکیاں دینے سے باز نہیں آسکتے میرب بھی شاہ کی محبت کے مان سے بھری ہوئی تھی۔



- اسے بھی اپنے شاہ کی محبت پر بڑا ناز تھا۔ اور جب سے وہ ماں بننے والی تھی اسے پتہ تھا کہ شاہ اس کو اپنی پلکوں پر بٹھاتا ہے۔ وہ اس کہ ہر نخرے کو اٹھانے کے لیے تیار ہے اور وہ اس پر غصہ نہیں کر سکتا۔ اس لیے میرب بھی سامنے سے آنکھیں دکھاتے ہوئے بولی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میری جان کے ٹوٹے یہ دھمکی نہیں ہے مانا کہ اب میں تم پر غصہ نہیں کر سکتا کیونکہ تم پر غصہ کرنے کا مطلب ہے تمہاری اور بی بی کی صحت کا نقصان مگر پیار سے تمہیں بری اچھی طرح ہلکان کر سکتا ہوں یہ حق رائے اب بھی میرے پاس موجود ہے۔۔۔

آرام سے مجھے کس دوور نہ سزا کے لیے تیار رہنا بات تو صرف تین دنوں کی ہے اس کے بعد آکر ایک کس کو میں ضرب دے کر کتنی بنا دوں گا یہ تو مجھے خود بھی نہیں پتا۔۔۔۔۔

اوووو وواں (٩)(٩)(٩)۔۔۔ یہ لیں ہر کام میں دھمکیاں۔۔۔۔۔ مجھے تو لگتا ہے کل کو آپ کا بے بی بھی مجھے دھمکیاں ہی دیتا رہے گا۔ میرب نے ہونٹوں کو گول کر کے لمبی کس دے کر کہا۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

۔ بالکل میری اولاد بالکل مجھ جیسی ہوگی۔ اور دھمکیاں دینا تو اس کے خون میں شامل ہے۔ اور وہ صرف دھمکیاں نہیں دے گا۔ اپنے باپ کی طرح دھمکیوں کو سچ بھی کر کے دکھایا کرے گا وہ اپنے بچے کا سن کر مسکرا کر بولا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- چلو اب تم آرام کرو میں ذرا فرش ہو کر میٹنگ میں جا رہا ہوں۔ رومان شاہ کو میٹنگ کے لیے دیر ہو رہی تھی اس لیے اس نے جلدی سے فون بند کر دیا۔۔۔

oooooooooooo

میرب کا بالکل بھی شاہ زیب کی منگنی کے فنکشن میں جانے کا دل نہیں کر رہا تھا مگر رومان شاہ کے بہت مجبور کرنے پر وہ انکار نہیں کر سکی تھی۔

وہ تیار ہو کر اپنی ساس کے ساتھ آکر گاڑی میں بیٹھی تو مہک پہلے سے ہی تیار ہو کر گاڑی میں بیٹھی ہوئی تھی میرب کو اسے دیکھ کر حیرانی ہوئی۔

- مگر اپنی ساس کے تیور دیکھ کر میرب کو یہ سمجھنے میں دیر نہیں لگی کہ مہک شاید زبردستی ان کے ساتھ جا رہی ہے کیونکہ امی جان کا موڑ اور چہرے کے زاویے کافی خراب لگ رہے تھے۔

www.kitabnagri.com

جبکہ مہک ڈیٹ لوگوں کی طرح دانت نکال کر مسکرا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- میرب بھی چپ چاپ اپنی ساس کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ گئی بنا کوئی سوال کیے کیونکہ اسے ماحول دیکھ کر ہی اندازہ تھا کہ امی جان مہک کو ساتھ لے جانے میں انٹر سٹڈ نہیں ہے اس لیے اس نے سوال کر کے مزید ماحول کو خراب نہیں کیا تھا۔

- شاہ زیب اور اس کی فیملی نے رومان شاہ کی ماں اور میرب کا بہت اچھے طریقے سے ویلکم کیا۔

- میرب تھوڑی دیر فنکشن اٹینڈ کرنے کے بعد گھر جانا چاہتی تھی کیونکہ کھانے کی سمل سے اس کا دل مچنے لگا تھا
اسے قہہ والی فیلنگ محسوس ہو رہی تھی۔

- امی جان پلیز مجھے گھر بھجوا دیں میری طبیعت ٹھیک نہیں۔ میرب کے کہنے پر اس کی ساس فوراً سے کھڑی ہو گئی میرب کے ساتھ جانے کے لیے مگر شاہ زیب کی فیملی امی جان کو روکنے کے لیے بہت انسٹ کر رہی تھی۔

- خود شاہ زیب نے بھی امی جان اور مہک کو روکنے کا کہا تھا تا کہ وہ کھانا کھا کر جائے۔

Posted On Kitab Nagri

امی جان آپ رک جائیں میں ڈرائیور کے ساتھ چلی جاتی ہوں۔

نہیں بیٹا میں تمہارے ساتھ چلتی ہوں تمہارا اکیلے جانا مناسب نہیں ہے رومان کو بالکل اچھا نہیں لگے گا کہ تم یوں گھر میں اکیلی رہو۔

۔ کیونکہ مہک کی ماں اور چچی اور چچا دو کو اچانک پنجاب جانا پڑا تھا کیونکہ مہک کی نانی کی طبیعت بہت زیادہ خراب تھی وہ لوگ تو مہک کو بھی ساتھ لے کر جانا چاہتے تھے مگر مہک نے جانے سے انکار کر دیا۔

مگر امی جان اگر آپ یوں میرے ساتھ چلی جائیں گی تو شاہ زیب بھائی کی فیملی کو اچھا نہیں لگے گا کہ ہم ساتھ بنا کھانا کھائے یوں اجنبیوں کی طرح چلے گئے۔

ہاں بیٹا یہ بھی بات ٹھیک ہے۔ میرب کے کی ساس کافی کمشتمکش میں لگ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

امی جان آپ پریشان نہیں ہوں میں اپنا خیال رکھ لوں گی ویسے بھی ایک دو گھنٹوں کی بات ہے میرب نے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

۔ ٹھیک ہے بیٹا پھر تم چلی جاؤ میں ڈرائیور کو بلوادی ہوں۔
چچی جان آپ پریشان نہیں ہوں میں میرب کے ساتھ چلی جاتی ہوں۔

۔ نہیں تمہیں جانے کی جانے کی ضرورت نہیں ہے تم سے تو اچھا ہے کہ میرب اکیلی ہی گھر چلی۔ میرب کی ساس نے دل میں سوچا۔۔۔
مگر وہ مہمانوں کے سامنے اس طرح کے الفاظ بول نہیں سکتی تھی۔

www.kitabnagri.com

۔ میرب کی ساس کے لاکھ روکنے کے باوجود مہک میرب کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر گھر جا چکی تھی۔

۔ رومان شاہ کی ماں اس وقت میرب کی بہت فکر ہو رہی تھی اور اپنے بیٹے کے غصے سے ان کا دل بھی بہت خراب ہو رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ان کو پتہ تھا کہ جب رومان شاہ کو پتہ چلے گا کہ میرب کے ساتھ صرف
مہک گھر پر گئی ہے تو رومان شاہ کی الٹی کھوپڑی گھومنے میں ٹائم نہیں لگے گا۔۔۔
وہ کھانے کے چند نوالے لے کر جلد از جلد شاہ زیب اور اس کی فیملی سے اجازت لینا چاہتی تھی تاکہ وہ
میرب کے پاس جاسکیں

oooooooooooo

مہک پورے راستے میرب سے بہت ساری گپیں مارتے ہوئے آئی تھی جس کا میرب نے صرف وہ ہاں
ہوں میں ہی جواب دیا کیونکہ رومان شاہ کی بات اس کے دماغ میں تھی کہ اسے مہک سے دور رہنا
ہے۔۔

میرب آتے ہی سیدھی اپنے روم میں چلی گئی۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

۔ گھر پہنچتے ہی رومان شاہ کی ویڈیو
کال آرہی تھی۔

۔ ابھی روم میں آکر میرب نے ویڈیو کال آن کر کے شاہ سے سلام ہی لیا تھا کہ باہر کچھ گرنے کی آواز
آئی۔

Posted On Kitab Nagri

- میرب روم کا دروازہ کھول کر باہر دیکھنے کے لیے نکل رہی تھی۔ رومان شاہ نے اسے منع بھی کیا کہ میرب تمہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے گھر میں نو کر ہیں وہ خود دیکھ لیں گے۔۔

- مگر میرب باضد ہو کر قدم اٹھاتے ہوئے روم سے باہر آئی۔ میرب کی ایک بھیانک چیخ کے ساتھ کال بھی

ڈسکنیکٹ ہو گئی تھی۔

ویڈیو کال کٹ جانے پر رومان شاہ پاگلوں کی طرح میرب کو آوازیں دے رہا تھا۔۔ اس کا دل اسے الٹ کر رہا تھا کہ میرب کے ساتھ ضرور کچھ غلط ہو گیا ہے۔

- اور جس طرح کی دردناک چیخ میرب کے منہ سے نکلی تھی وہ رومان شاہ کے کانوں میں گونج رہی تھی۔

- رومان شاہ نے گھر کا پی ٹی سی

Posted On Kitab Nagri

ایل نمبر گھمایا تھا مگر گھر میں فون کوئی نہیں اٹھا رہا تھا۔ رومان شاہ کے چہرے پریشانی سے پسینے کی بوندیں نمودار ہونے لگی تھیں۔

اے اللہ میرا دل جو سوچ رہا ہے وہ نہ ہونے دینا۔ اے اللہ میری میرب کو اپنے حفظ و امان میں رکھنا وہ لڑکی میری زندگی ہے اسے کچھ مت ہونے دینا۔

۔ رومان شاہ ادھر سے ادھر روم میں چلتا ہوا مسلسل نمبر ڈائل کر رہا تھا۔ کافی دیر کے بعد گھر کی ایک ملازمہ نے فون اٹھایا۔۔۔۔۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

کہاں مر گئے تھے تم لوگ رومان شاہ فون اٹھاتے ہی چلایا۔۔۔۔۔ صاحب جی میرب بی بی سیر ھیوں سے نیچے گر گئی ہیں اور ان کو بہت زیادہ چوٹیں آئی ہیں ہم لوگ بی بی جی کو گاڑی میں ڈال کر ہاسپٹل بھیج رہے تھے اس لیے فون نہیں اٹھایا تو نوکرانی نے ہانپتے ہوئے بتایا۔۔

امی جان کدھر ہیں رومان شاہ کی آواز فون کا سپیکر پھاڑتے ہوئے باہر آرہی تھی۔۔۔۔۔ صاحب جی بڑی بی بی جی تو ابھی تک فنکشن سے واپس ہی نہیں آئی ہیں صرف میرب بی بی اور مہک بی بی گھر آئی تھی۔ رومان شاہ کی گرجنے والی آواز سے نوکرانی کی ٹانگیں کانپ رہی تھی۔۔۔

- میرب کے ساتھ گاڑی میں کون ہے۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ کی سانسیں اکھڑی ہوئی تھی اور چہرے پر پسینے کی بوندیں اب لکیریں بن کر پھسل کر نیچے آنے لگی تھی۔

۔ صاحب جی مہک بی بی اور زکیہ دونوں گاڑی میں میرا بی بی کے ساتھ ہے۔۔ فون ٹھک سے بند کر دیا گیا تھا۔۔۔

واٹ دا ہیل۔۔۔۔ مجھے اسی بات کا ڈر تھا رومان شاہ نے ٹھک سے فون بند کر دیا۔۔۔

oooooooooooo

شاہ زیب کی منگنی کا فنکشن اپنے اختتام کو پہنچ چکا تھا۔ شاہ زیب خان خود رومان شاہ کی ماں کو سی آف کر کے گاڑی میں بٹھانے کے لیے ہال سے باہر آیا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

۔ اسی وقت اس کے فون پر رومان شاہ کا فون آرہا تھا شاہ زیب نے خوش دلی سے فون اٹھایا تھا اسے لگا کہ شاید رومان شاہ نے اسے مبارک باد دینے کے لیے فون کیا ہے۔۔۔

اسلام علیکم شاہ زیب نے سلام کیا۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ زیب خان میرب سیڑھیوں پھسل کر سے گر گئی ہے اور اسے ہاسپٹل لے جایا جا رہا ہے۔ اس کو وہاں لے جانے سے پہلے تم وہاں پر پہنچو رائٹ ناؤ۔۔۔۔۔

- رومان شاہ کی درد سے تڑپتی ہوئی گرج ڈاکٹر شاہ زیب کے کانوں تک پہنچ چکی تھی۔۔۔۔۔

- واٹ۔۔۔۔۔ بھا بھی سیڑھیوں سے ک

یسے گر گئی ڈاکٹر شاہ زیب نے حیرت زدہ لہجے سے اونچی آواز میں کہا تو گاڑی میں بیٹھتی ہوئی رومان شاہ کی ماں نے پلٹ کر دیکھا۔

Kitab Nagri

- اب تمہیں ساری تفصیل یہی کھڑے کھڑے چاہیے یا تم ہاسپٹل پہنچو گے۔ رومان شاہ اس وقت بے حد غصے

اور تکلیف کی کیفیت سے گزر رہا تھا وہ شاہ زیب خان پر پھر سے چلا کر بولا۔۔۔۔۔

- ہاں ہاں میں جا رہا ہوں تم پریشان مت ہو میں سب کچھ سنبھال لوں گا

Posted On Kitab Nagri

شاہ زیب کان کو فون لگائے اپنی گاڑی کی جانب بڑھ رہا تھا۔

- رومان شاہ فون بند کر چکا تھا شاہ زیب نے اپنی جانب بہت ٹینشن سے آتی ہوئی رومان شاہ کی ماں کو میرب کے گرنے کا واقعہ بتایا۔

- شاہ زیب بیٹا مجھے بھی اپنے ساتھ لے کر چلو، میری ہی غلطی ہے مجھے میرب کے ساتھ جانا چاہیے تھا۔

- وہ مجھے تاکید کر کے گیا تھا یہ مجھ سے کیا ہو گیا۔ اے اللہ میرے بچے کی اولاد اور بیوی کی حفاظت کرنا، میرے بیٹے کی جان بستی ہے میرب میں اے اللہ میرے پوتے اور بہو کو اپنے حفظ و ایمان میں رکھنا۔ میرے بیٹے نے اپنی زندگی میں بہت دکھ اور پریشانیاں دیکھی ہیں۔

- میرب آکر میرے بیٹے کی زندگی کو خوشیوں سے بھر دیا ہے اے اللہ میرے بیٹے کی اس خوشی کو کسی کی نظر مت لگنے دینا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ٹینشن سے ہاتھ جوڑتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کر رہی تھی۔ ان کے چہرے پر اس وقت اتنی ٹینشن تھی کہ شاہ زیب کو ان کی بھی فکر ہونے لگی تھی۔

۔ وہ انہیں دلاسہ دیتے ہوئے اپنے ساتھ گاڑی میں بٹھا کر تیزی سے گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے ہاسپٹل کی جانب جا رہا تھا۔ اس نے راستے میں ہی ڈاکٹر ہما کو فون کر کے بتایا کہ وہ ایمر جنسی میں نکلا ہے۔

ساری صورت حال سے ڈاکٹر ہما کو جب آگاہ کیا تو، ایک ڈاکٹر ہونے کے ناطے اس نے کسی بھی طرح کا غلط رد عمل ظاہر نہیں کیا۔ بلکہ اس نے کہا کہ وہ بھی بہت جلد ہاسپٹل پہنچ جائے گی۔

۔ رومان شاہ اور ڈاکٹر شاہ زیب کی دوستی سے وہ بہت اچھی طرح سے واقف تھی اس لیے اسے ڈاکٹر ہونے کے علاوہ بھی احساس تھا کہ رومان شاہ شاہ زیب کے لیے کس اہمیت کا حامل ہے۔

oooooooo

دلاور خان میر اواپس جانے کا انتظام کرو فوراً سے پہلے رومان شاہ نے اپنے سیکرٹری کو فون کر کے اپنے پاس طلب کیا۔ جو کہ ترکی میٹنگ کے لیے اس کے ساتھ آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- مگر سر میٹنگ روم میں سب آپ کا انتظار کر رہے ہیں رومان شاہ کا یوں اچانک جانے کا سن کر دلاور خان نے یاد دہانی کروائی۔

تم نے سنا نہیں میں نے کہا میرا پاکستان جانے کا انتظام کرو۔ my wife's life is in danger۔۔۔ سوری سر مجھے پتہ نہیں تھا۔ رومان شاہ کی غصے والی دھاڑ سے دلاور خان اپنی جگہ پر ہل کر رہ گیا۔

- اب تو پتہ چل گیا ہے تو میرا منہ مت دیکھو میرے پاس ٹائم نہیں ہے مجھے جلد از جلد پاکستان پہنچنا ہے دلاور خان کو سر جھکائے ہوئے کھڑا دیکھ رومان شاہ ایک بار پھر چلایا۔
- اس کی آواز روم میں خون خوار شیر کی طرح گونج رہی تھی۔

- آئی ایم سوری سر چھوٹا منہ اور بڑی بات ہے۔ مگر اگر آپ یہ میٹنگ اٹینڈ کر لیں تو باقی میں سنبھال لوں گا۔

- یہ ڈیل اٹینڈ نہ کرنے کا مطلب ہے کروڑوں کا نقصان دلاور خان رومان شاہ کا بہت وفادار بندہ تھا۔
اس لیے اسے رومان شاہ کے بزنس کی بہت فکر تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- بھاڑ میں جائے کروڑوں کی ڈیل۔۔ رومان شاہ اپنی وائف کے لیے ایسی ہزاروں ڈیلز Lost کر سکتا ہے۔

- جی سر میں ابھی آپ کے جانے کا انتظام کر دیتا ہوں رومان شاہ کے دوبارہ دھاڑنے پر دلاور خان کی ٹانگیں کانپ رہی تھی۔

- کیونکہ رومان شاہ اپنے ملازمین کے ساتھ اس طرح کا رویہ بہت کم استعمال کرتا تھا اسے فضول میں اپنے ملازمین کو ڈانٹنا بالکل پسند نہیں تھا۔ اور جب کبھی وہ اس طرح کا لہجہ اور غصہ استعمال کرتا تھا تو ملازمین کے پیروں تلے سے زمین کھسک جاتی۔
جیسے اس وقت رومان شاہ کا غصہ دیکھ کر دلاور خان کی روح پرواز کرنے کو تھی۔

oooooooo

- شاہ زیب میرب کو ہاسپٹل لانے سے پہلے ہی ہاسپٹل پہنچ چکا تھا۔ اور سارے انتظام مکمل ہونے کو تھے جب وہ لوگ میرب کو لے کر ہاسپٹل پہنچے۔ کیونکہ ہاسپٹل کا راستہ شاہ زیب کی جانب

Posted On Kitab Nagri

سے کم تھا اور رومان شاہ کے گھر سے کافی دور تھا۔ میرب کو جب ہاسپٹل لے کر آئے تو اس کی حالت کافی خراب تھی۔

اس کے پورے جسم پر چوٹیں آئیں تھیں۔

۔ اسے بے ہوشی کی حالت میں لایا گیا تھا۔ ڈاکٹر شاہ زیب نے فوراً سے پہلے لیڈی ڈاکٹرز کے ساتھ اسے اپریشن تھیٹر میں بھیج دیا۔

میرب کی حالت دیکھ کر ڈاکٹر شاہ زیب کو اندازہ ہو گیا تھا کہ میرب کی حالت بہت خراب ہے۔ اوپر سے رومان شاہ کا بار بار فون آرہا تھا۔

۔ رومان بھابھی کی حالت بہت خراب ہے اور ڈاکٹر تمہارے سائن مانگ رہے ہیں۔ تمہارے سائن کے بنا آپریشن نہیں ہو سکتا۔ ڈاکٹر شاہ زیب فون کر کے رومان شاہ کو آگاہ کر رہا تھا۔ ابھی اس نے اپنی بات مکمل نہیں کی تھی کہ رومان شاہ بیچ میں ہی بول پڑا۔

۔ تمہیں پتہ ہے کہ میں اس وقت آؤٹ آف کنٹری ہوں اگر میں یہاں پر ہوتا تو کب کا پہنچ بھی جاتا اور تمہارا ڈاکٹر ہونے کا کیا فائدہ ہے۔

Posted On Kitab Nagri

- اگر میری بیوی کی جان بچانے کے لیے آپریشن میرے ایک سائن کی وجہ سے رک جائے۔ رومان شاہ غصے اور درد کی ملی جولی کیفیت سے بول رہا تھا۔

- یار تم نے میری پوری بات سنی ہی کہاں ہے۔ میرے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ میں ابھی کے لئے ہینڈل کر لوں گا۔ میں بھابھی کا آپریشن رکنے دوں نہیں گا مگر تم جلد از جلد پاکستان پہنچو۔ اور آکر میں تم سارا پروسیجر دیکھ لینا۔ شاہ زیب نے اپنی بات کی تصدیق کرتے ہوئے کہا۔

- جہاں کہو گے آکر سائن کر دوں گا۔ مگر شاہ زیب میرب کو کچھ نہیں ہونا چاہیے۔ یہ سوچ لینا اس لڑکی میں تیرے یار کی جان بستی ہے۔ رومان شاہ اس وقت بہت ٹوٹا ہوا تھا۔ ----

www.kitabnagri.com

- رومان تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو میں تم سے جھوٹ نہیں بول سکتا کیونکہ بھابھی کی کنڈ لیشن بہت خراب ہے۔ تم جلد از جلد پہنچو رومان شاہ کو یہ جملے تیر کی طرح لگے تھے۔
- کیونکہ وہ ڈاکٹر شاہ زیب کے منہ سے کوئی مطمئن جواب چاہتا تھا۔ --

Posted On Kitab Nagri

شاہ زیب خان اس طرح کے الفاظ مت بولو میں تمہارے منہ سے ہمت بھرے جملے سننا چاہتا ہوں
- یار اس وقت میری ہمت بنو رومان شاہ کی آواز میں اتنا درد تھا کہ ڈاکٹر شاہ زیب کو خود کا دل پھٹتا ہوا
محسوس ہوا۔

- رومان شاہ میری دل سے دعا ہے کہ اگر میں نے زندگی میں کوئی نیکی کی ہے تو اس کے صدقے اللہ
تعالیٰ تمہاری خوشیوں کو نظر بد سے بچائے مگر یار میں تمہیں صرف حقیقت سے آگاہ کر رہا ہوں اس
طرح کے جملے بولتے ہوئے مجھے
کتنی تکلیف ہو رہی ہے یہ میں تمہیں بیان نہیں سکتا۔۔۔

- رومان شاہ کی تڑپ بھری آواز سن کر ڈاکٹر شاہ زیب نے اپنی مجبوری بیان کی۔

www.kitabnagri.com

- شاہ زیب تم اس کے لیے بیسٹ ڈاکٹر اور بیسٹ ٹریمنٹ کا انتظام کرو میں اگلے چار سے پانچ گھنٹوں
میں تمہارے پاس پہنچ جاؤں گا۔

- میری فلائٹ کا وقت ہو گیا ہے۔ چیک آؤٹ کرنے کے لیے رومان شاہ کا فون بند ہو چکا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

oooooooo

خبر میرب کے گھر والوں تک بھی پہنچ چکی تھی ملک زبیر اور ان کی وائف ہاسپٹل میں بھاگتے ہوئے آئے تھے۔۔

میرب کی ماں مسلسل رو رہی تھی اپنی اکلوتی بیٹی کی حالت پر جب کہ رومان شاہ کی ماں روتے ہوئے میرب کی ماں کو دلاسا دے رہی تھی۔

صبا اور سارا جو میرب کی بیسٹ فرینڈز تھی ان کو بھی میرب کی ماں نے فون کر کے بتایا تھا کیونکہ وہ سہیلیاں کم اور بہنیں زیادہ تھی۔ کافی عرصے سے ان کی ملاقات میرب سے نہیں ہوئی تھی اور آج ملاقات ہوئی تو ان کی دوست اس حالت میں تھی وہ دونوں وٹینگ روم میں بیٹھے ہوئے رو کر میرب کی حالت ڈسکس کر رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

میرب اس وقت آپریشن تھیڑ میں تھی اس کا آپریشن جاری تھا نرسز بھاگ کر کبھی کچھ لینے کے لیے باہر آتی تو کبھی بھاگ کر آپریشن تھیڑ کے اندر چلی جاتی تھی۔ مہک بھی کرسی پر بیٹھی ہوئی بہت پریشانی سے آپریشن تھیڑ کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- ڈاکٹر شاہ زیب ڈاکٹروں کے ساتھ بار بار رابطہ کر رہا تھا مگر ابھی تک اسے کوئی اچھی نیوز نہیں مل رہی تھی۔

- ڈاکٹر ہما بھی اپنی انگلیجمنٹ کا ڈریس چینج کر کے نارمل کپڑوں میں ہاسپٹل پہنچ چکی تھی اور اس وقت وہ کھڑی ہوئی ڈاکٹر شاہ زیب سے میرب کی حالت دریافت کر رہی تھی۔

oooooooo

شاہ میر کو جب اپنی جان سے پیاری بہن میرب کی حالت کے بارے میں پتہ چلا تو اس کے قدموں تلے سے زمین نکل گئی تھی۔

شاہ میر نے جانے کی اجازت طلب کی تھی مگر اسے اجازت نہیں ملی کیونکہ اس وقت شاہ میر کے آنے کی وجہ سے گاؤں کے حالات اور بھی خراب ہو چکے تھے۔

- کیوں کہ وہ زمیندار اور بھی طیش میں آگیا تھا ایسے میں گاؤں والوں کو زمیندار کے رحم و کرم پر چھوڑ کے جانابے وقوفی کا عمل تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- مگر پھر بھی شاہ میر نے اپنی بہن کی محبت میں چھٹی کی درخواست منظور کروانے کی کوشش کی جو کہ نہ ہو سکی تھی۔

- اب وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے اور تڑپنے کے علاوہ فی الحال کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ مگر فون پر وہ اور مرہادونوں گھر والوں کے رابطے میں تھے۔

- وہ پل پل کی خبر لے رہے تھے مگر اس وقت میرب کو ہوش نہیں تھا اور اس کا آپریشن چل رہا ہے۔

- میرب جائے نماز بچھائے ہوئے اپنے بھائی اور بھابی کی خوشیوں کی دعا مانگ رہی تھی۔۔۔ شاہ میر بھی فی الحال تھانے سے گھر آگیا وہ مسلسل اپنی کمر پر ہاتھ باندھے صحن میں ادھر سے ادھر چکر لگا کر اپنے بہن کے لیے دعا گو تھا۔

- وہ اپنے رب سے دعا کر رہا تھا کہ اللہ میری بہن کو تندرستی اور صحت والی زندگی عطا فرمائے۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ دعاؤں کے ساتھ ساتھ ہر کچھ دیر کے بعد ہاسپٹل فون کر کے پوچھ رہا تھا کہ میرب کا کیا حال ہے
- مگر فی الحال کوئی اچھی خبر نہیں تھی۔۔

oooooooo

رومان شاہ نے یہ چار سے پانچ گھنٹوں کا سفر کس طرح طے کیا تھا یہ تو صرف اس کا دل جانتا تھا۔ یہ چار
پانچ گھنٹے اسے چار پانچ صدیوں کی طرح طویل لگے۔ ہر ایک منٹ میں وہ کتنی موتیں جیا اور مرا تھا۔

- اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اڑ کر اپنی میرب کے پاس پہنچ جائے اسے خود پر غصہ تھا کہ وہ کیوں
میرب کو چھوڑ کر آیا۔۔

- اسے میرب کی وہ تڑپ اور رونے والی آنکھیں نظر آرہی تھی۔ وہ اپنے شاہ کو خود سے دور نہیں بھیجنا
چاہتی تھی۔

www.kitabnagri.com

- اب رومان شاہ کو اپنے دل کی وہ کیفیت بھی سمجھ میں آرہی تھی۔ کیوں اس کا دل میرب کو چھوڑ کر
جاتے ہوئے ایک انجانے سے خوف میں مبتلا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- کیوں گھر سے جاتے ہوئے اس کا دل اس قدر گھبراہٹ کا شکار ہوا تھا۔ اس کی میرب کے ارد گرد اتنا بڑا خطرہ منڈلا رہا تھا۔ اور وہ سمجھ ہی نہیں پایا اب اسے اپنی غلطی کا بڑی شدت سے احساس ہو رہا تھا۔ ----

اپنی گاڑی سے اتر کر رومان شاہ بھاگتا ہوا ہاسپٹل کے اندر داخل ہوا تھا وہ ایئر پورٹ سے اترتے ہی مسلسل ڈاکٹر شاہ زیب کے رابطے میں تھا۔ اس وقت بھی وہ کان سے فون لگائے ہوئے بھاگتا ہوا آ رہا تھا۔

- ڈاک بلوکلر کی پینٹ کوٹ پہنے ہوئے جس پر گرے کلر کی چیک تھی بیچ میں لائٹ گرے شرٹ پہنے پریشان شہزادہ لگ رہا تھا وہ بھاگتے ہوئے۔

Kitab Nagri

- وہ بھاگتا ہوا سیدھا اسی جگہ پہنچ گیا جہاں میرب تھی۔ میرب کا آپریشن ہو چکا تھا اور اسے روم میں شفٹ کر دیا گیا میرب کی حالت کی پل پل کی اسے خبر تھی کیونکہ وہ ڈاکٹر شاہ زیب سے رابطہ کیے ہوئے میرب کے لیے ہر سٹیپ خود لے رہا تھا۔ ----

Posted On Kitab Nagri

وہ بھاگتا ہوا سیدھا شاہ زیب کے پاس پہنچا تھا حالانکہ وٹینگ ایریے میں سب بیٹھے ہوئے تھے جو اسے دیکھ رہے تھے اور وہ بھی سب کو دیکھ چکا تھا مگر اسے اس وقت صرف شاہ زیب سے مل کر میرب تک جاننا۔

شاہ زیب نے رومان شاہ کے پریشان چہرے کو دیکھتے ہوئے کوئی سوال جواب نہیں کیا صرف اشارہ کر کے میرب کا روم بتایا۔ رومان شاہ فوراً اشارے کی جانب بھاگتا ہوا میرب کے روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔۔۔۔۔

وہ سامنے ہی بیڈ پر ساکت لیٹی ہوئی تھی اس کے دونوں جانب ڈرپس لٹک رہیں تھیں۔ اس کے ایک ہاتھ پر گلو گوز کی ڈرپ چڑھی ہوئی تھی، اور دوسرے ہاتھ پر بلیڈ والی بوتل چل رہی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

ماتھے پر لگی ہوئی پٹی جو شاید سر پر چوٹ لگنے کی وجہ سے لگائی گئی تھی۔

اس کے خوبصورت چہرے پر خراشوں کے نشان لگے ہوئے تھے۔ شاہ دھڑکتے دل اور پھولی ہوئی سانس کے ساتھ ہوا میرب تک پہنچا۔

Posted On Kitab Nagri

- اسے اپنی میرب کا مسکراتا چہرہ یاد آ رہا تھا۔ وہ میرب کے پاس بیڈ پر ٹانگیں لٹکائے ہوئے بیٹھ گیا۔

- اپنے ہاتھ کی ہتھیلی پھیلا میرب کی گال پر رکھتے ہوئے اس کی آنکھیں نم ہوئیں جس کو اس نے فوراً سے صاف کر لیا کیونکہ وہ رومان شاہ تھا اپنے دل میں درد سمانے کا حوصلہ تھا اس میں۔

- اسے پتہ تھا کہ ہوش میں آنے کے بعد میرب کو اس کے حوصلے اور ہمت کی بہت ضرورت ہے اگر وہ ٹوٹ گیا تو میرب کو کوئی سنبھال نہیں سکے گا۔

- وہ بنا ہاسپٹل کے روم کا سوچے میرب کے چہرے پر جھکا تھا۔ وہ ہاتھوں کے پیالے میں اس کا چہرہ بھرے اس کے ماتھے کو چوم رہا تھا۔
www.kitabnagri.com

اس کی آنکھیں اس کے خوبصورت ہونٹ اس کے گال رومان شاہ پاگلوں کی طرح میرب کے چہرے کو چومتا جا رہا تھا اور یہ اس کی محبت تھی کہ اسے اس وقت کچھ احساس نہیں تھا کہ وہ ہاسپٹل میں

ہے۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ بے ہوش پڑی ہوئی میرب کو خود کے ساتھ لگائے ہوئے تھا۔ وہ میرب کے اوپر کتنی دیر تک وہ جھکا رہا تھا۔ اسی دوران کچھ بے لگام آنسو اس کی اجازت کے بغیر درد سے مچلتے ہوئے اس کی آنکھوں سے نکل کر میرب کے چہرے کو بھی بگورہے تھے۔۔۔ وہ چہرہ اٹھا کر بڑے غور سے میرب کے زرد پڑے ہوئے چہرے کو دیکھ رہا تھا اس کے خوبصورت چہرے پر کتنی ہی خراشیں آئی تھیں۔

- وہ اپنی آنکھوں کو صاف کرتا ہوا جھٹکے سے میرب کے پاس سے اٹھ کر روم سے باہر نکلا۔
- وہ باہر کھڑے ہوئے شاہ زیب اور ڈاکٹر ہما کے پاس سے بڑی تیزی سے گزر کر ویٹنگ روم کی طرف گیا۔۔۔

- ڈاکٹر شاہ زیب بھی رومان شاہ کے پیچھے پیچھے چلتا ہوا آیا تھا۔ اسے سمجھ نہیں آیا تھا کہ رومان شاہ بنا اس سے کچھ بات کیے اتنے غصے میں ویٹنگ ایریا کی جانب کیوں جا رہا ہے۔۔۔۔۔

- ویٹنگ ایریے کے اندر جاتے ہی سب لوگ رومان شاہ کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے تھے۔ مگر رومان شاہ سب کو نظر انداز کرتا ہوا آخری کرسی پر بیٹھی مہک کے پاس آیا۔

Posted On Kitab Nagri

- رومان شاہ نے اس کے منہ پر اتنی زور سے تھپڑ مارا کہ مہک کرسی سے نیچے گر پڑی۔۔۔ سارا اور صبا نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا تھا یہ نظارہ دیکھ کر۔

- جب کہ ملک زبیر اور اس کی بیگم جو اپنی بیٹی کی وجہ سے بہت آبدیدہ حالت میں تھے۔ وہ حیرت بھری نظروں سے رومان شاہ کا یہ روپ دیکھ رہے تھے۔

- رومان شاہ کے پیچھے آتا ہوا ڈاکٹر شاہ زیب اور ڈاکٹر ہمدردوازے پر رک گئے تھے اندر کا تانپان اتنا گرم دیکھ کر۔۔۔

- کیا بد تمیزی ہے یہ۔۔۔ مہک زمین سے کھڑی ہوتی ہوئی اپنے گال پر ہاتھ رکھے ہوئے کھا جانے والی نظروں سے رومان شاہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھ رہی تھی۔

- رومان شاہ نے اس کی بات کا جواب دینے کے بجائے اس کی دوسری گال پر اس سے بھی زیادہ سختی والا تھپڑ رسید کیا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- رومان شاہ کا تھپڑ کھا کر تو بڑوں بڑوں کے قدم زمین سے ہل جاتے تھے۔ تو مہک تو ایک لڑکی تھی وہ لڑ
کھڑا کر کرسی کے اوپر جاگری تھی۔

- اس کی دونوں گال پر رومان شاہ کے ہاتھوں کی انگلیوں کے نشان چھپے ہوئے تھے بعضی اور تھپڑ کی
سختی کی وجہ سے مہک کی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے تھے۔۔۔

- رومان بیٹا کیا پاگل ہو گئے ہو کیا میں نے تمہاری یہی تربیت کی ہے کہ تم ایک لڑکی پر ہاتھ اٹھاؤ گے۔
رومان شاہ کی ماں رومان شاہ کو اس قدر غصے میں دیکھ کر جلدی سے اس کے پاس آکر اس کا ہاتھ پکڑ کر
بولی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- امی جان پلیز اس وقت نہیں آپ کو پتہ ہے کہ آپ کے سامنے اونچی آواز میں بات کرنے کا میں کبھی
سوچ بھی نہیں سکتا۔ اس لیے پلیز آپ اس وقت مجھ سے دور رہیں۔

Posted On Kitab Nagri

- کیونکہ میں اس وقت اپنے سینسز میں نہیں ہوں اور میں نہیں چاہتا کہ میں کوئی ایسی گستاخی کر جاؤں جس کی وجہ سے دوزخ کی آگ مجھ پر واجب کر دی جائے۔

- وہ اپنی امی جان کے ہاتھ سے ہاتھ چھڑاتے ہوئے بے حد غصے والے چہرے سے لفظوں کو دبا کر رکھتے ہوئے تمیز کے دائرے میں رہ کر بول رہا تھا۔۔۔۔۔

- میں نے آپ کو جاتے ہوئے بار بار تاکید کی تھی کہ امی جان میرب کو اس گھٹیا لڑکی سے دور رکھنا۔۔۔۔۔



- مگر امی جان آپ نے کیا کیا آپ نے میرب کو اس گھٹیا لڑکی کے ساتھ اکیلے ہی گھر بھیج دیا۔۔۔۔۔

- امی جان میں کبھی بھی ان لوگوں کو اپنے گھر میں رکھنے کے لیے راضی نہیں تھا۔ مگر آپ نے زبردستی اپنا فیصلہ مجھ پر تھوپ دیا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

آپ کا بیٹا ہونے کے ناطے میں نے سر جھکاتے ہوئے آپ کے فیصلے کو قبول کیا۔

آپ نے کہا کہ میں اپنا ظرف بڑا کروں امی جان آپ کے کہنے پر میں نے وہ بھی کر لیا۔ اس کے باپ کے علاج سے لے کر تدفین تک ہر چیز میں نے اپنی طرف سے اچھی کرنے کی کوشش کی۔

میں نے ان کے برے وقت میں ان کے ساتھ کھڑا رہا صرف امی جان آپ کے لیے۔۔۔۔

مگر امی جان اس بار میں آپ کو بار بار یہ کہہ کر گیا تھا کہ امی جان مجھے اس کے ارادے نیک نہیں لگتے۔ امی جان پلیز میرب کو اس سے دور رکھیے گا۔ مگر امی جان آپ نے اپنے بیٹے کی بات کو ذرا برابر اہمیت نہیں دی۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اور امی جان دیکھیے آج کیا ہو گیا۔ میری بیوی زندگی اور موت کے بیچ میں جھول رہی ہے۔ اس کی وجہ سے میری زندگی کی اتنی بڑی اور قیمتی خوشی مجھ سے چھن گئی۔۔۔۔۔

مجھے بتائیں کہ جب وہ ہوش میں آئے گی میں اسے کیا جواب دوں کہ میں اس کے اپنے گھر میں اس کی حفاظت نہیں کر سکا۔

Posted On Kitab Nagri

میں ناکام ہو گیا اپنی بیوی اور آنے والے بچے کی حفاظت کرنے میں یا میں یہ کہوں کہ مجھے اپنا کاروبار اس قدر عزیز تھا کہ میں اسے چھوڑ کر چلا گیا یہ جانتے ہوئے کہ گھر میں چھپے ہوئے دشمن اسے نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

۔ رومان شاہ کا ایک الفاظ سچ تھا اس لیے رومان شاہ کی ماں نظر جھکائے چپ چاپ اپنے بیٹے کی باتیں سن رہی تھی اس کا بیٹا اپنی ماں کے ساتھ گستاخی اور بے ادبی نہیں کر رہا تھا اسے پتہ تھا کس وقت اس کا بیٹا کس کرب اور کس تکلیف سے گزر رہا ہے۔

اس نے جو چیز کھوئی تھی وہ دنیا کی کوئی دولت اسے واپس نہیں دکھا سکتی تھی۔

Kitab Nagri

اور جس لڑکی کو وہ اس وقت اپنی جان سے بھی زیادہ چاہتا تھا اس کی زندگی کی ابھی تک کوئی گارنٹی نہیں تھی ایسے میں اس کا یہ ری ایکشن اس کی ماں کو بالکل غلط نہیں لگ رہا تھا مگر بیٹا تم اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہو کہ میرب کو جو نقصان پہنچا ہے وہ اس کی وجہ سے نمان شاہ کی ماں نے سوال کیا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ویری نائس کیسچن ---- اپ سب لوگ میرے ساتھ ایک بار گھر چلو شاہزیب اپ دونوں میرب کا خیال رکھنا میں تھوڑی دیر میں واپس آتا ہوں ان کو موقع واردات پر لے جا کر سب کچھ دکھانا بے حد ضروری ہے تاکہ کل کو ان کو یہ نہ لگے کہ یہ بیچاری مظلوم تھی اور میں نے اس پر کوئی ظلم کیا ہے اس کا اشارہ مہک کی جانب تھا وہ سب کو لے کر گھر پہنچ چکا تھا اس کے ساتھ ساتھ ملک زبیر بڑی تیزی سے سیڑھیاں چڑھ رہے تھے کیونکہ وہ بھی جاننا چاہتے تھے کہ آخر اس کی بیٹی کے ساتھ ہوا کیا ہے جبکہ مہک کے رنگ اڑے ہوئے تھے مگر مہک کو بازو سے زبردستی گھسیٹتے ہوئے رومان شاہ کے ساتھ ہی لے جا رہا تھا۔۔۔۔

- اپنے روم کے باہر آ کر رومان شاہ نے مہک کا ہاتھ چھوڑ دیا۔۔۔ وہ نظریں ادھر سے ادھر دوڑا رہا تھا۔ کیونکہ رومان شاہ کو خود بھی یہ نہیں پتہ تھا کہ میرب کو مہک نے کس طرح سے گرایا ہے، مگر اس کے دل کو یہ کنفرم پتہ تھا کہ یہ مہک کے سوا اور کوئی نہیں کر سکتا۔۔۔ اسے پتہ تھا کہ جب سے میرب کے پریگنٹ ہونے کی خبر مہک کو پتہ چلی ہے۔ مہک کے دل میں جلن اور حسد کی آگ شدت پکڑ چکی ہے یہ بات کبھی بھی رومان شاہ کی نظروں سے چھپی ہوئی نہیں تھی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ جانتا تھا کہ میرب کا گرنا کوئی حادثہ نہیں تھا۔ بلکہ ایک سوچی سمجھی سازش تھی۔ رومان شاہ کو فی الحال کوئی ثبوت نظر نہیں آ رہا تھا وہ ادھر ادھر نظر گھمائے دیکھ رہا تھا۔۔۔

- ہاں دکھائیں کیا ثبوت ہے کہ میں نے میرب کو گرایا ہے۔ مہک نے جب دیکھا کہ رومان شاہ کو فی الحال کوئی ثبوت نظر نہیں آ رہا تو وہ اپنی سچائی کو ثابت کرنے کے لیے چلائی۔۔۔۔

- چپ چاپ کھڑی رہو اگر ایک لفظ بھی منہ سے نکالا تو کھڑکی سے اٹھا کر نیچے پھینک دوں گا پھر اوپر جا کے خدا کے سامنے اپنی سچائی اور بے گناہی ثابت کرتی رہنا۔۔۔

- رومان شاہ نے اس کا جبراً غصے سے پکڑتے ہوئے کہا تھا۔ عورتوں پر ہاتھ اٹھانا اور ان کے ساتھ بد تمیزی کرنا رومان شاہ کا نیچر نہیں تھا۔
www.kitabnagri.com

- مگر اس وقت نہ تو رومان شاہ کے سامنے کوئی اور عورت تھی اور نہ یہ بات کسی عام عورت سے وابستہ تھی۔

یہ بات اس کی بیوی جسے وہ اپنی جان سے بھی زیادہ پیار کرنے لگا تھا۔ یہ بات اس میرب کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اور اس کے سامنے ہمیشہ اس کے ہر درد کی وجہ بننے والی مہک تھی۔۔۔ اس لیے رومان شاہ کا ہاتھ بار بار غصے سے اس کی جانب اٹھ رہا تھا۔۔

۔ رومان بیٹا تم ہمیں ثبوت دکھاؤ اس لڑکی کو چھوڑ دو فی الحال کے لیے۔۔۔

۔ ملک زبیر نے رومان شاہ کو طیش میں دیکھتے ہوئے اس کے کاندھے کو تھپتھا کر اسے مہک سے پیچھے کیا۔۔۔۔

۔ اپنے سر کے کہنے پر رومان شاہ جیسے ہی مہک سے پیچھے ہوا اس کے پاؤں کے نیچے کوئی چیز آئی تھی جسے اس نے بہت غور سے دیکھتے ہوئے نیچے سے اٹھالیا۔

www.kitabnagri.com

۔ وہ بہت باریک ساقچا تھا۔ اس کو ہاتھ میں اٹھا کر اب رومان شاہ کا شک یقین میں بدل گیا۔۔ رومان شاہ نے چیختے ہوئے گھر کے تمام ملازمین کو بلایا گھر کے تمام ملازمین سامنے آ کر کھڑے ہو گئے وہ سر جھکائے ہوئے بے حد ڈرے ہوئے چہرے لیے رومان شاہ کے سامنے کھڑے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

جن میں گھر کی صفائی کرنے والی ملازمین چوکیدار کھانا پکانے والی زکیہ اور امی جان کی خدمت کرنے والی شہناز سب کے سب موجود تھے۔۔۔

- جب میرب بی بی گری تھی اس کے بعد گھر کی صفائی کی گئی تھی مجھے فوراً بتاؤ۔۔۔

- صاحب جی مجھے نہیں پتہ کیونکہ میں تو بی بی جی کے ساتھ ہاسپٹل چلی گئی تھی۔ زکیہ نے اپنی صفائی پیش کی جب کہ چوکیدار نے یہ کہہ کر جان چھڑائی کہ وہ تو باہر تھا اسے کچھ معلوم نہیں۔۔۔

www.kitabnagri.com

- اب بچی تھی گھر کی دو صفائی والی ملازمین اور ایک جو امی جان کے پاس ہر وقت رہتی تھی ان کا خیال رکھنے کے لیے۔۔۔ اس سے پہلے کہ صفائی والی دونوں عورتیں بولتی امی جان کے پاس رہنے والی عورت بول پڑی تھی۔۔۔ جی صاحب

Posted On Kitab Nagri

جی بی بی جی کو لیجانے کے بعد جانے کے بعد ان دونوں نے یہاں پر ٹوٹے ہوئے گلدان کی وجہ سے صفائی کی تھی میں نے دیکھا تھا جب بی بی جی کو لے کر گئے تو یہ صفائی کر رہی تھی۔۔۔

۔ اور صفائی کرتے ہوئے تم لوگوں کو یہاں سے جو ملا تھا۔ ان کو تم لوگوں نے کہاں پھینکا ہے۔ رومان شاہ کی دھاڑ پر دونوں صفائی والی لڑکیاں جلدی سے ڈسٹ بن اٹھا کر لے کر آئی تھی۔۔ اور رومان شاہ کی سوچ کے مطابق اس میں کافی سارے کنچے موجود تھے جو ٹوٹے ہوئے گلدان کے ساتھ ہی ڈسٹ بن میں پھینکے ہوئے تھے۔۔۔ میرے خیال سے اب مجھے آپ لوگوں کو یہ بتانے کی ضرورت نہیں پڑے گی کہ میرب کیسے گری۔۔۔

۔ اور میرا شک مہک پر کیوں ہے بلکہ شک نہیں مجھے تو پورا یقین تھا اور ہمیشہ رہے گا۔ اس سے پہلے کہ میں اس کی جان لے لوں اس کو میری نظروں کے سامنے سے ہٹالیں۔۔۔

۔ رومان شاہ نے کھر آلود نظروں سے مہک کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اب اپنا گنا ثابت ہوتے دیکھ مہک جلدی سے اپنے کمرے کی جانب چلی گئی کیونکہ جھوٹ کی گنجائش نہیں تھی۔۔۔۔

- امی جان اب بھی آپ کو کسی صفائی کی ضرورت ہے تو میں موجود ہوں۔ آپ مجھ سے پوچھ سکتی ہیں۔۔۔۔

اب کی بار رومان شاہ نے اپنی ماں کی جانب دیکھتے ہوئے یہ الفاظ بہت ترز بھرے لہجے سے کہے۔۔۔

- اس سے پہلے کہ وہ اپنا غصہ ضبط نہ کر پاتا۔ وہ اپنی امی جان کو وہ بے حد پیار اور ان کی بے حد عزت کرتا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- وہ پانی ماں کے سامنے کوئی گستاخانہ الفاظ نابل جائے۔ وہ اپنی گاڑی لیتا ہوا ہاسپٹل واپس نکل چکا تھا۔۔۔

oooooooo

Posted On Kitab Nagri

میر پلیز فون کر کے پوچھیں نا کہ میرب کو ہوش آیا ہے یا نہیں۔ مرہا جائے نماز سے اٹھ کر صحن میں ٹینشن سے پھرتے ہوئے شاہ میر کے پاس آئی تھی۔

۔ نہیں ابھی تک میرب کو ہوش نہیں آیا ہے۔ مرہا تم اس کے لیے بہت دعا کرو۔ ماما بتا رہی ہیں کہ ڈاکٹر کے کہنے کے مطابق کی حالت بہت خراب ہے۔۔

۔ میرہا وہ میری بہن نہیں میرے لیے میری بیٹی کی طرح ہے۔ ایک تو مجھے جانے کی چھٹی نہیں مل رہی اور اس وقت گاؤں کے حالات بھی بے حد خراب ہیں مجھے سمجھ نہیں آ رہا میں کیا کروں۔



۔ شاہ میرہا کو بہت درد بھرے لہجے سے

بتا رہا تھا۔۔۔

۔ میر آپ پلیز پریشان نہیں ہو انشاء اللہ اللہ تعالیٰ میرب کو بالکل ٹھیک کر دے گا ہم ان کے لیے دعا کر رہے ہیں نا۔

Posted On Kitab Nagri

آپ اتنے پریشان نہ ہوں نہ خود کو اذیت دیں میرا شامیر کے سینے سے لگتی ہوئی اس سے دلاسا دے رہی تھی۔

اسے بھی تو اپنے بھائی اور بھابھی کی خوشیاں بے حد عزیز تھی وہ بھی اس وقت بہت تکلیف میں تھی۔۔۔ مگر وہ لڑکی تھی جو بہت ہی کمزور دل تھی۔ شاہ میر کو ہمت دیتے ہوئے وہ شاہ میر کے ہی سینے میں سر چھپائے ہوئے رو رہی تھی۔
اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔
www.kitabnagri.com

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

whatsapp _ 0335 7500595

- مرہامیری جان پہلے تم خود تو ہمت رکھو اس طرح رو کر مجھے ہمت دو گی۔

شاہ میر اسے اپنی باہوں کے دائرے میں لیتے ہوئے چپ کروا رہا تھا۔

- میر بس اللہ تعالیٰ جلدی سے میرب کو ٹھیک کر کے بھائی اور میرب کی خوشیاں پھر سے ان کی جھولی میں ڈال دیں۔۔

- آمین ثم آمین شاہ میر نے بلند آواز میں کہا تھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

oooooooo

،
رومان مجھے بھی بتاؤ گے کہ آخر کیا ہے۔ تم کیوں اپنی کزن پر ہاتھ کیوں اٹھا رہے تھے اور کیوں سب کو گھر لے کر گئے تھے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

آخر یار تمہارا دوست ہوں اتنا جاننے کا حق تو رکھتا ہوں رومان شاہ جب واپس ہاسپٹل آیا تو شاہ زیب جو اس کے اس طرح سے جانے پر بہت ٹینشن میں تھا اس نے رومان شاہ سے سوال کیا۔۔

۔ شاہ زیب تمہیں سب کچھ بتا دوں گا مگر ابھی میں کچھ بھی بتانے اور سمجھانے کے پوزیشن میں نہیں ہوں تم مجھے میرب کی ساری کنڈیشن بتاؤ۔ رومان شاہ نے اس کی بات کو بیچ میں ہی کاٹتے ہوئے کہا۔۔

۔ اگلے 48 گھنٹوں میں بھابھی کا ہوش میں آنا بہت ضروری ہے دعا کرو کہ وہ ہوش میں آجائیں اگلے 48 گھنٹے بھابھی کے لیے بہت کریٹیکل ہیں۔ شاہ زیب نے بے حد پریشان کن لہجے سے کہا۔۔

پلیز تم ساری فائلز پر سائن کر دو۔ ڈاکٹر شاہ زیب نے رومان شاہ کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے دلاسا دینے والے انداز سے کہا۔۔۔

۔ ڈاکٹر شاہ زیب کے ساتھ جا کر رومان شاہ سب جگہ پر سائن کر رہا تھا۔ سائن کرتے ہوئے رومان شاہ کے پہلی بار ہاتھ بھی کانپ رہے تھے۔ حالانکہ یہ ساری کاروائی ہو چکی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- مگر اب بھی میرب اور اپنے بچے کی زندگی اور موت کے کاغذوں پر دستخط کرتے ہوئے رومان شاہ کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔

- اسے ہمت دینے کے لیے شاہ زیب اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہوا تھا رومان شاہ کاغذات سائن کر کے ایک ٹھنڈی سانس فضا میں چھوڑتا ہوا کھڑا ہو گیا۔۔

- مجھے میرب کے روم میں جانا ہے رومان شاہ نے شاہ زیب کی جانب دیکھتے ہو کہا۔ رومان بھا بھی کے پاس نر سز ہیں۔ اور ہر کچھ دیر کے بعد ہم جا کر بھا بھی کو دیکھتے رہیں گے۔۔

تم یہی میرے پاس رہو شاہ زیب کو پتہ تھا کہ میرب کی حالت دیکھ کر رومان شاہ بہت اذیت میں رہے گا۔

www.kitabnagri.com

مگر رومان شاہ کہاں رکھنے والا تھا وہ زبردستی کر کے میرب کے روم میں چلا گیا۔۔

oooooooo

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ نے ان 48 گھنٹوں میں ایک گھڑی بھی سو کر نہیں دیکھا تھا وہ روم میں میرب کے پاس ہی بیٹھا ہوا اپنے خدا سے دعا کر رہا تھا کہ کسی طرح یہ 48 گھنٹے پورے ہونے سے پہلے میرب کو ہوش میں آجائے۔

۔ وہ روم سے صرف تھوڑی دیر کے لیے باہر جاتا جب وہ مسجد میں جا کر نماز پڑھتا اور خدا کے سامنے سجدہ ریز ہو کر رو کر اس کی زندگی کی دعائیں مانگتا۔۔۔ وہ میرب کے پاس خود ہی رات اور دن کو رکا ہوا تھا اس نے سب کو یہ کہا تھا کہ صرف دور سے میرب کو دیکھ کر چلے جائیں وہ اپنی میرب کے پاس خود رک کر اس کا خیال رکھ سکتا ہے۔

۔ آخر اس کے سجدوں کو خدا نے قبول کر لیا خدا نے اس کے آنسوؤں کو دیکھتے ہوئے اس کی سچی محبت کو زندگی بخش دی۔

www.kitabnagri.com

۔ میرب کو ہوش آگیا تھا وہ جب نماز پڑھ کے واپس آیا تو ڈاکٹر نے اسے باہر ہی یہ خبر دے دی تھی کہ پیشینٹ کو ہوش آگیا ہے۔۔۔۔۔ رومان شاہ نے آسمان کی جانب دیکھتے ہوئے اللہ کا شکر ادا کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- سرپینٹ کسی شاہ کا نام بار بار لے رہی ہے وہ کسی شاہ سے ملنا چاہتی ہے شاید نرس نے باہر آکر ڈاکٹر سے کہا۔

- جی یہ ہے پینٹ کے شاہ۔۔۔ ان کے ہسپینڈ مسٹر رومان شاہ۔ جانیے جناب آپ کی وائف نے ہوش میں آتے ہی سب سے پہلے آپ کا نام لیا ہے اس کا مطلب کہ آپ کی وائف آپ سے بہت زیادہ اٹیچ ہیں۔ اور بہت زیادہ پیار کرتی ہے۔

- کیونکہ پینٹ اکثر ہوش میں آتے ہی ان لوگوں کا نام لیتے ہیں جن کے وہ بے حد قریب ہوتے ہیں۔۔۔ ڈاکٹر نے مسکرا کر ہاتھ کے اشارے سے رومان شاہ کو روم میں جانے کو کہا رومان شاہ کے لب مسکرا رہے تھے یہ سوچ کر کہ اس کی جان اسے اتنا پیار کرتی ہے کہ اتنی تکلیف کے بعد ہوش میں آئی تو اسے اپنے شاہ کا نام یاد تھا۔۔۔۔

oooooooo

وہ روم کا دروازہ کھول کر تیزی سے قدم بڑھاتا ہوا میرب کے پاس آیا وہ آہستہ سے آنکھیں کھول کر اسے دیکھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- میرب میری جان کیسی ہو اس کہ پاس
آکر بے اختیار اس پر جھکا اور اپنے لب اس کے ماتھے پر رکھ کر بڑی عقیدت
بھرا لمس چھوڑ کر اسے اپنے ساتھ لگائے ہوئے اس کا حال پوچھ رہا تھا۔۔

- میں نے آپ سے کہا تھا شاہ مجھے چھوڑ کر مت جائیں مگر آپ نے میری ایک نہیں سنی آپ چلے گئے
مجھے اکیلا چھوڑ کر۔۔۔

وہ رومان شاہ کے سینے پر زور دیتے ہوئے رومان شاہ کو پیچھے دھکیل رہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں بے
حد درد کے آنسوں تھے۔

- رومان شاہ اس کے اس رویے کے لیے پہلے سے تیار تھا اسے پتا تھا کہ میرب خوش میں آتے ہی آپے
سے باہر ہو جائے گی اس لیے وہ شاکنگ نہیں تھا۔۔۔

آئی ایم سوری میری جان مجھے پتہ ہے کہ تمہیں اس طرح سے چھوڑ کر مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی
ہے۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ میرب کا چہرہ اپنی جانب موڑتے ہوئے بڑے پیار سے سمجھا رہا تھا۔
آپ کے سوری کہنے سے آپ میرا بچہ واپس آجائے گا۔ بتائیں مجھے میرا بچہ واپس لا کر دے سکتے
ہیں۔۔۔

- بولے شاہ وہ خود پر جھکے ہوئے رومان شاہ کے گریبان کو پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے چیخیں۔۔

تم ہائپر نہیں ہو تمہاری طبیعت خراب ہو جائے گی میری جان پلیز۔

- ہو جانے دیں میری طبیعت خراب اللہ کرے میرے بچے کی طرح میں بھی
مر جاؤں وہ روتے ہوئے رومان شاہ کو دھکے دے کر خود سے دور کر رہی تھی۔

میرب۔۔۔ دوبارہ یہ الفاظ اپنے منہ سے نکالنے سے پہلے یہ سوچ لینا کہ تم اکیلی نہیں مرو گی تمہارے
ساتھ تمہارا شاہ بھی مر جائے گا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- تم میری زندگی ہو تم پر میری اولاد بھی قربان مگر تمہیں کچھ نہیں ہونا چاہیے۔

تم میری چلتی ہوئی سانسوں کی ضمانت بن چکی ہو۔

- دوبارہ اس طرح کا الفاظ اپنے منہ سے مت نکالنا رومان شاہ کو میرب کے اس جملے سے بہت تکلیف ہوئی تھی۔۔۔

شاہ مجھے نہیں پتہ مجھے میرا بچہ واپس لا کر دیں۔ وہ رومان شاہ کی سینے سے قمیض پکڑتے ہوئے سسکیوں کے ساتھ رو رہی تھی۔

- ہوش میں آنے کے بعد ایک دم سٹریس لینے سے میرب واپس بے ہوش ہو گئی۔۔۔ رومان شاہ نے چیخ کر ڈاکٹر ز کو روم میں بلایا۔۔۔

Kitab Nagri

- رومان شاہ کی دھاڑ پر باہر کھڑا ہوا ڈاکٹر اور نرسز فوراً روم میں آچکی تھی میرب کا پی پی چیک کیا جا رہا تھا جو کہ اس وقت بہت ہائی تھا۔ ڈاکٹر نے فوراً سے میرب کو اینجائیو ٹینسن کا انجیکشن لگایا تاکہ میرب کا پی پی کنٹرول ہو سکے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- سر آپ کچھ دیر میرے ساتھ میرے آفس میں تشریف لائیں۔ میرب کو ٹریمنٹ دینے کے بعد نرس کو وہیں پر رکنے کا اشارہ کرتے ہوئے ڈاکٹر رومان شاہ کو اپنے ساتھ آفس میں لے کر آگیا۔۔۔

دیکھیں سر میں آپ کو اس بات سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کی وائف اس وقت دماغی طور پر بہت زیادہ سٹریس میں ہیں۔

- اپنا بچہ کھونے کا انہوں نے بہت زیادہ سٹریس لیا ہے اگر اس طرح کے ڈپریشن جھٹکے انہیں بار بار آتے رہے تو ان کی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے۔

- جیسا کہ آپ کو پتہ ہے کہ وہ بہت زیادہ کریٹیکل کنڈیشن سے باہر آئی ہیں سر پر چوٹ لگنے کی وجہ سے ان کا بہت زیادہ بلڈ ضائع ہوا ہے۔ ایسے میں ان کا بی پی شوٹ کرنا یا بے ہوش ہونا ان کی جان کے لیے خطرہ بن سکتا ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- آپ ان کے ہسپینڈ ہیں اور آپ کو بہتر پتہ ہو گا کہ وہ کہ آپ ان کو کس طرح سے ریلیکس فیل کروا سکتے ہیں۔ کیونکہ ان کا دماغی طور پر ریلیکس رہنا بے حد ضروری ہے۔ اگر اس طرح کے مزید ڈپریشن کے جھٹکے ان کو لگے اور وہ بے ہوش ہوئیں تو پھر آئی ایم سوری شاید ہم بھی کچھ نہ کر سکے۔۔۔

- ڈاکٹر نے بہت کلیئر لی بتایا تھا کہ میرب کے لیے سٹریس لینا کس قدر خطرناک ہو سکتا ہے۔۔

- پلیز ڈاکٹر آپ اس کا اچھی طرح سے ٹریٹمنٹ کریں میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ دوبارہ نہ تو وہ ڈپریشن میں جائے گی۔ اور نہ ہی بے ہوش ہوگی۔

رومان شاہ کو اپنی محبت پر بہت مان تھا اسے لگتا تھا کہ وہ اپنی محبت سے میرب کو ریلیکس بھی کر سکتا ہے اور ڈپریشن سے باہر بھی لالے آئے گا وہ ڈاکٹر سے بات کر کے واپس میرب کے روم کی جانب جا رہا تھا۔۔

oooooooo

مرہا مبارک ہو اللہ کا شکر ہے کہ میرب کو ہوش آ گیا ہے میری ماما سے بات ہوئی تھی۔
- یا اللہ تیرا شکر ہے کہ کوئی اچھی خبر بھی سننے کو ملی مرہا نے بھی اللہ کا شکر ادا کیا۔

Posted On Kitab Nagri

- مگر بیڈ نیوز یہ ہے کہ ان کی زندگی میں آنے والی پہلی خوشی کو ڈاکٹر زبچا نہیں سکے شاہ میر نے میرب کے مس کیرج کے بارے میں بتایا۔

- اففف چلو اللہ تعالیٰ میرب اور بھائی کو تندرستی اور صحت والی زندگی عطا کرے اللہ تعالیٰ ان کی جھولی پھر سے بھر دے گا۔ اور انشاء اللہ بہت جلدی ان کی زندگی میں دوبارہ سے خوشیاں آئیں گی۔ مرہا پہلے تو یہ نیوز سن کر بہت دکھی ہو گئی مگر پھر جلدی سے شامیر کو ہمت دیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

- انشاء اللہ اللہ تعالیٰ میرب کی زندگی میں پھر سے اولاد جیسی نعمت کی خوشی اسے نصیب کرے۔۔۔۔۔ اوکے پھر میں فون رکھتا ہوں آج میری زمیندار کے ساتھ میٹنگ ہے دعا کرنا کہ کوئی اچھا فیصلہ ہو سکے۔۔۔

میری دعائیں ہمیشہ آپ کے ساتھ ہے انشاء اللہ بہت جلد آپ گاؤں والوں کو انصاف دلانے میں کامیاب ہو جائیں گے اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کرے۔۔ آمین۔۔ مرہانے دعا دے کر فون بند کر دیا تھا۔۔۔

oooooooo

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ مسجد سے ظہر کی نماز ادا کر کے میرب کے ہاسپٹل روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔ اس نے اندر قدم رکھتے ہی یہ دیکھ لیا تھا کہ میرب ہوش میں تھی۔ مگر رومان شاہ کو دیکھ کر اس نے اپنی آنکھیں بند کر لی شاید وہ اپنے شاہ سے بہت زیادہ ناراض تھی اور وہ بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

- رومان شاہ چلتے ہوئے آکر میرب کے پاس بیڈ پر بیٹھ گیا اس کے ایک ہاتھ سے ڈرپ اتار دی گئی تھی مگر ہاتھ پر اب بھی بینڈج لگی ہوئی تھی۔

- وہ اپنے مضبوط ہاتھوں میں اس کا نازک سا ہاتھ لے کر اپنے ہونٹوں سے لگا کر چوم رہا تھا۔ میرب جو خود کو نیند میں دکھانے کی ایکٹنگ کر رہی تھی رومان شاہ کے لبوں کی حدت سے سبک اٹھی تھی۔۔۔

Kitab Nagri

- اپنا ہاتھ شاہ کے لبوں اور ہاتھوں سے اس نے نرمی سے پیچھے کر لیا اب اس نے آنکھیں کھول لی تھی۔ کیونکہ وہ جان چکی تھی کہ شاہ کو پتہ ہے کہ وہ جاگ رہی ہے۔۔۔

- وہ اپنا چہرہ ناراضگی سے دوسری جانب کیے ہوئے اپنا ہاتھ پیچھے کر کے اپنے سینے پر رکھ کر لیٹی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- میری جان کب تک تم اپنے شاہ سے اس طرح ناراض رہہ کر نظریں چراتی رہو گی۔ شاہ نے نرمی سے اس کی گال پر ہاتھ رکھ کر اس کا چہرہ اپنی جانب کیا میرب نے شاہ کا ہاتھ پھر سے پیچھے ہٹا کر اپنا رخ واپس دوسری جانب موڑ لیا تھا۔۔۔

- جان شاہ کیا مجھے معافی نہیں مل سکتی۔ مجھے پتہ ہے کہ میری غلطی ہے کہ میں تمہیں چھوڑ کر چلا گیا۔ اگر مجھے پتہ ہوتا کہ میرے جانے کے بعد میری میرب کے ساتھ ایسا کچھ ہو جائے گا تو خدا کی قسم اگر میرا پورا بزنس بھی ڈوب جاتا تو میں تب بھی تمہیں چھوڑ کر جانے کا تصور بھی نہیں کرتا۔

- جانا تو دور کی بات ہے۔ مجھے بتاؤ میں اپنی اس غلطی کا کس طرح سے ازالہ کروں میں نہیں برداشت کر سکتا میرب تمہاری یہ بے رخی۔ یہ ناراضگی یہ مجھ سے نظریں چرانا۔۔۔

- نہ ہی تمہاری یہ چپ مجھ سے برداشت ہو رہی ہے تمہیں جتنا غصہ ہے مجھ پر نکال لو مگر چپ مت رہو۔

Posted On Kitab Nagri

- مجھ سے جو ہو گیا ہے میں وہ وقت تو واپس نہیں لا سکتا مگر تمہارے آگے ہاتھ جوڑ کر معافی ضرور مانگ سکتا ہوں کہ تم مجھے معاف کر دو رومان شاہ نے میرب کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔۔۔

- شاہ کیا کر رہے ہیں۔ آپ اس طرح سے میرے آگے ہاتھ جوڑ کر کیا مجھے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بھی گنہگار ثابت کریں گے۔۔

- رومان شاہ کے جڑے ہوئے ہاتھوں کو میرب نے فوراً سے پکڑ کر الگ کرتے ہوئے تڑپ کر کہا تھا۔
وہ اب بھی رومان شاہ کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے اپنے شاہ کے جھکے ہوئے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

- تو کیا کروں تم بتاؤ میری غلطی کی کیا سزا ہے۔ میں تو ہر سزا کے لیے تیار ہوں۔ مگر میں وہ وقت واپس نہیں لا سکتا۔

- میرب مجھے نہیں اندازہ تھا کہ میری جان کے ساتھ اس قدر غلط ہو جائے گا رومان شاہ بہت ٹوٹے ہوئے لہجے سے میرب سے کہہ رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ میں کیا کروں آپ میری تکلیف کو نہیں سمجھ رہے۔ شاہ ہمارا بچہ نہیں رہا آپ کو پتہ ہے میں نے کتنے خواب سے سجائے تھے۔

کہ ہمارا بچہ آئے گا تو میں یہ کروں گا ہمارا بچہ آئے گا تو میں وہ کروں گی۔۔ وہ تڑپ کر روتے ہوئے شاہ کو بتا رہی تھی۔۔۔

- شاہ آپ کو پتہ ہے میں اپنے خیالوں میں ہمارے بچے کو آپ کے سینے پر کھیتے ہوئے دیکھتی تھی۔ وہ اپنے نازک ہاتھوں سے آپ کے چہرے کو گدگدارہا ہوتا تھی۔

- میں نے تصور میں یہ سب دیکھا تھا آپ کتنے خوش تھے ہمارے بچے کے ساتھ میرے وہ سارے خواب ٹوٹ گئے سب کچھ ختم ہو گیا شاہ اس لیے مجھے آپ پر غصہ آرہا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ اگر آپ نہیں جاتے تو شاید آپ اس حادثے کو روک سکتے تھے۔۔

- میرب کے اندر کا درد کھل کر اس کی آنکھوں سے بہہ رہا تھا۔۔ شاہ نے اس کی کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے تھوڑا سا اوپر اٹھا کر اسے اپنے سینے سے لگا رکھا تھا۔ میرب شاہ کے سینے میں سر چھپائے

Posted On Kitab Nagri

ہوئے تڑپ تڑپ کر اپنا درد شاہ کو سنار ہی تھی ---

- شاہ مجھے خود پر بھی بہت غصہ ہے کیوں میں آپ کے روکنے کے باوجود باہر گئی کیوں گئی۔ میرے بچے کی جان جانے میں سب سے بڑا ہاتھ میرا خود کا ہے۔
- میرب نے جزباتی ہو کر اپنے چہرے پر تھپڑ مارنے کے لیے ہاتھ اٹھائے تھے۔ شاہ نے جلدی سے اس کے ہاتھوں کو پکڑ لیا۔

- خبردار اگر اپنے منہ پر تھپڑ مارا تو تم پر تمہارے چہرے پر تمہارے دکھ سکھ پر تمہاری ہر چیز پر صرف میرا حق ہے۔ آج کے بعد اپنے اس خوبصورت چہرے پر اگر تم نے ہاتھ اٹھایا تو میرب مجھ سے برا کوئی نہ ہو گا۔
www.kitabnagri.com

- تمہیں مجھ پر غصہ ہے تو تم تھپڑ بھی مجھے ہی مارو رومان شاہ نے میرب کا ہاتھ پکڑ کر اپنے چہرے پر مارنے کے لیے اٹھایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- میرب نے جلدی سے اپنا ہاتھ کھینچ کر پیچھے کر لیا۔ وہ اپنے شاہ سے اس طرح کی گستاخی کیسے کر سکتی تھی وہ تو ایسا سوچ بھی نہیں سکتی تھی کرنا تو دور کی بات ہے۔۔

- شاہ پلینز مجھے گنہگار تو مت کریں۔ مجھے آپ پر غصہ ہے مگر اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ میں آپ کے ساتھ اس طرح کی بد تمیزی کروں گی آپ میرے شوہر ہیں۔۔

- میرب تھوڑی دیر کے لیے یہ سوچو کہ اگر ہمارا بچہ ہم سے دور نہیں جاتا۔ اور ہم دونوں الگ ہو جاتے مجھے کچھ ہو جاتا تو کیا تم میری جدائی برداشت کر لیتی۔۔۔

- شاہ اللہ نہ کرے کہ آپ کو کچھ ہو میں مر جاؤں گی اگر آپ کو کچھ ہو اتو۔۔ شاہ میں آپ سے ناراض ضرور ہوں مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں آپ سے پیار نہیں کرتی۔

- شاہ آپ اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں۔۔ آپ میرب کی زندگی ہو۔۔ شاہ کے اس الفاظ سے میرب اندر تک ہل گئی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ کی کمر میں ہاتھ ڈال کر سینے میں سختی سے اپنا چہرہ چھپائے ہچکیوں سے رو رہی تھی۔۔۔

- شاہ نے اپنے سینے پر میرب کے آنسو گرتے ہوئے محسوس کیے شاہ کی قمیض گیلی ہو رہی تھی میرب کے روانی سے بہتے ہوئے آنسوؤں کی شدت سے۔

- میری جان رونا بند کرو تمہارے یہ آنسو مجھے بہت تکلیف دیتے ہیں میرب میں تمہاری آنکھوں میں ہمیشہ خوشیاں اور چمک دیکھنا چاہتا ہوں۔ لیٹ جاؤ تمہارے ہاتھ سے بلڈ نکل رہا ہے۔۔۔

- میرب نے جب جھٹکے سے ہاتھ اٹھا کر جب شاہ کی قمر میں ڈالے تو میرب کی بلڈ والی پن ہلنے سے میرب کے ہاتھ سے بلڈ نکل آیا تھا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- خون شاہ کی قمیض پر بھی لگا اور خون کے قطرے بیڈ شیٹ پر بھی گر رہے تھے رومان شاہ نے جلدی سے نرس کو بلوا کر ڈرپ ٹھیک کروائی۔۔۔ نرس جا چکی تھی شاہ واپس بھی میرب کے پاس آکر بیٹھ گیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میرب میں نے کہا اب تم روؤ گی نہیں۔ شاہ نے بنا ہاسپٹل کے روم کا لحاظ کیے۔ اپنے لب میرب کی آنکھوں پر رکھتے ہوئے۔ اس کی خوبصورت موٹی موٹی آنکھوں سے بہتے ہوئے آنسوؤں کو اپنے لبوں سے چن لیا۔۔۔

شش۔۔۔ شاہ۔۔۔ کیا کر رہے ہیں یہ ہاسپٹل کا روم ہے ہمارا گھر نہیں شاہ کو اپنے اتنے قریب ہوتے دیکھ میرب نے شرما کر شاہ کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے شاہ کو پیچھے کیا۔۔۔

- روم ہاسپٹل کا ہے مگر بیوی تو میری ذاتی پر اپرٹی ہے نا۔۔۔ شاہ اپنی میرب کو اتنے دنوں بعد یوں شرماتے دیکھ کر کھل اٹھا تھا۔۔۔ بلکہ اتنے دنوں کے بعد صلح ہونے کی خوشی میں کس تو بنتی ہے۔ کتنے دنوں سے میں نے کچھ میٹھا نہیں کھایا تو تمہارے ٹھیک ہونے کی خوشی میں جلدی سے میرا منہ میٹھا کرواؤ۔۔۔

www.kitabnagri.com

- میں نے کب کہا کہ میں آپ سے ناراضگی چھوڑ کر صلح کر چکی ہوں میرب کے چہرے پر بھی ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔

Posted On Kitab Nagri

- مطلب ابھی اور اپنے شاہ سے منتیں کروانے کا ارادہ ہے۔ اپنے انگوٹھے کو میرب کے پنک پٹکھڑیوں پر رب کرتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔

- جی نہیں مجھے اپنے شاہ سے منتیں کروانے کی کوئی ضرورت نہیں بس مجھے آپ سے ایک وعدہ چاہیے جو آپ مجھ سے ابھی اور اسی وقت کریں گے۔

- میرب کی آنکھوں میں ایک الگ سی ضد شاہ کو بخوبی نظر آرہی تھی اور شاہ نہیں چاہتا تھا کہ میرب وہی وعدہ مانگ لے جس کے بارے میں وہ سوچ کر گھبرا رہا تھا۔

- میری جان وعدے کرنے کے لیے ہمارا بیڈ روم ہے وہاں پر چل کر تم مجھ سے اپنے سارے وعدے لے لینا۔ اگر یہاں پر وعدے لیے تو پھر میں بھی اپنے حساب کتاب کرنے بیٹھ جاؤں گا۔ پھر تمہارے لیے ہی مشکل ہو جائے گی۔

www.kitabnagri.com

- وہ شوخ ہوتے ہوئے بات کا رخ پڑی ہو شکاری سے بدل کر کسی اور جانب ہی لے گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- جو وعدہ میرب مانگنے والی تھی شاہ یہ وعدہ فحال اسے نہیں دے سکتا تھا اسے اپنی میرب کی جان بہت عزیز تھی۔ ان 48 گھنٹوں میں میرب کو کھو ہو دینے کے ڈرنے شاہ کے دل کو پوری طرح سے یہ احساس دلادیا تھا کہ میرب اس کی زندگی میں کیا معنی رکھتی ہے۔

- شاہ آپ پہلے میرا وعدہ سن تو لیں۔ شاہ کے ناسنے پر میرب منہ بناتے ہوئے بولی۔

- کہا تو ہے گھر چل کر بیڈ روم میں آرام سے اپنے سینے پر لٹا کر تم سے تمہارا وعدہ پوچھوں گا۔

اگر تمہیں جلدی ہے تو پھر تیار ہو جاؤ کچھ دیر کے لیے ڈرپ کو اتار کر ہاسپٹل کے روم میں اسی بیڈ پر وعدے پکے کر لیتے ہیں۔ اس کے بعد نرس کو بلوا کر ڈرپ دوبارہ لگوا دوں گا۔

www.kitabnagri.com

- آخر وہ بھی رومان شاہ تھا وہ بھی اپنی میرب کو اس بات سے دور رکھنے کے لیے اپنی بہترین ٹکنیک استعمال کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- افف شاہ پلیز میں نے ایسا تو نہیں کہا شاہ کی باتوں سے میرب نے اپنی نظریں دیوار پر مرکوز کرتے ہوئے کہا۔۔۔

آپ جا کر ڈاکٹر سے پوچھیں کہ وہ مجھے چھٹی کب دیں گی۔ رومان شاہ کی محبت بھری شوخ نظریں اپنے چہرے پر محسوس کرتے ہوئے میرب نے فی الحال شاہ کو وہاں سے کھسکنے کو کہا تھا۔۔۔

- جان شاہ چھٹی کی کیا بات ہے میں ابھی جا کے ڈاکٹر سے کہہ دیتا ہوں کہ میری بیوی بالکل ٹھیک ہے۔ اور اسے اپنے شاہ کے ساتھ بیڈ روم میں اپنے بیڈ پر لیٹ کر کچھ وعدے لینے ہیں تو ہمیں پلیز جلدی سے چھٹی دے دیں ہم۔۔۔



- شاہ پلیز تنگ مت کریں میں نے ایسا تو نہیں کہا مجھے گھر جانا ہے میں بور ہو گئی ہوں۔ میرب نے ہلکا سا چلاتے ہوئے کہا۔ اسی وقت راؤنڈ پر ڈاکٹر چیک آپ کے لیے آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- ڈاکٹر جیسے ہی روم کا دروازہ کھٹکھٹا کر اندر داخل ہوا۔ میاں بیوی کو آپس میں یوں مسکراتے ہوئے دیکھ کر وہ بھی مسکرا دیا۔۔۔

- ویری گڈ لگتا ہے آپ نے وعدے کے مطابق اپنی وائف کو ڈپریشن سے دور کر ہی لیا ہے۔ بہت اچھی بانڈنگ ہے آپ ہسپینڈ وائف میں آئی ایم امپریسڈ۔

ڈاکٹر نے ہنستے ہوئے ایپریشیٹ کیا اور میرب کا چیک اب کرتے ہوئے انگوٹھا دکھا کر اوکے کا سائن دیا کہ میرب اب بالکل ٹھیک ہے۔

- سر میری وائف یہاں پر بہت بور ہو چکے ہیں تو آپ ہمیں ڈسچارج کب کریں گے بتا دیجئے۔ رومان شاہ نے مسکرا سامنے بناتے ہوئے کہا۔۔۔
www.kitabnagri.com

- جی آپ چاہیں تو ابھی جاسکتے ہیں کیونکہ باقی کی چوٹیں تو آہستہ آہستہ ہی ٹھیک ہوں گی۔ سب سے بڑی پر اہلم تھا ان کا مینٹلی طور پر ٹھیک ہونا اس کے ڈاکٹر تو آپ ہیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اور ہم سے کہیں زیادہ بہتر آپ اپنی وائف کا علاج کر سکتے ہیں۔ بس اسی طرح ان کا خیال رکھیں اور جتنا یہ خوش رہیں گی ٹینشن سے دور رہیں گے اتنی جلدی یہ ریکور کریں گے۔ باقی ان کی جو بظاہری چھوٹیں ہیں وہ انشاء اللہ آہستہ آہستہ ٹھیک ہو جائیں گی۔۔۔

- اور یہ جو ان کی ٹانگ پر چوٹ لگی ہے یہ کچھ دن لے گی کیونکہ یہ چوٹ ہڈی کو جا کر لگی ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ ہڈی تو ٹوٹنے سے بچ گئی ہے۔ مگر ہڈی پر دباؤ کافی زیادہ آیا ہے۔ جس کی وجہ سے ان کو سہی طرح سے چلنے پھرنے کے لیے کچھ دن لگیں گے۔۔۔

- میں بھی میڈیسن لکھ کر بھجوا دیتا ہوں۔ آپ چاہیں تو ابھی جاسکتے ہیں رومان شاہ نے ڈاکٹر کو تھینک یو بولتے ہوئے ہاتھ ملا یا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- ڈاکٹر روم سے جا چکا تھا۔۔۔ چلیے میڈم ہو جائیے تیار چلتے ہیں ہمارے گھر ہمارے بیڈ روم میں ہمارے بیڈ پر کیونکہ وہاں چل کر تم نے میرے ساتھ بہت سارے وعدے کرنے ہیں۔ اور میں نے ان وعدوں کو پکا اور مضبوط کرنا ہے۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ آپ جائیں اور جا کر دوائیوں والی لسٹ لے کر آئیں تاکہ ہم گھر جا سکیں آپ ترکی جا کر بہت زیادہ تیز ہو کر نہیں آگئے۔۔۔ جان من میں تو ہمیشہ سے ہی تیز تھا لگتا ہے تم نے غور نہیں کیا کبھی۔۔۔

رومان شاہ میرب کو ٹینشن والی سائیڈ پر جانے ہی نہیں دے رہا تھا۔ وہ اسے ڈپریشن سے نکال کر ہنستے ہوئے گھر لے جانا چاہتا تھا۔۔۔

وہ دل میں یہ سوچ کر جا رہا تھا کہ اس کے ارد گرد کی سب ٹینشنز کو وہ بہت جلدی دور کر دے گا۔

oooooooooooo

ملک صاحب اس بار آپ کی نہیں چلے گی آپ کو میری بات ماننی پڑے گی میں اپنی بیٹی کو اس سازشی لڑکی کے ساتھ اس گھر میں نہیں چھوڑ سکتی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میں ہاسپٹل سے ڈسچارج ہونے پر میرب کو سیدھا اپنے گھر لانا چاہتے ہوں۔ میرب کی ماں اس کے باپ سے اپنی بیٹی کی سکیورٹی کو لے کر بحث کر رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- بیگم فی الحال ہمارا اس مدے میں بولنا فضول ہے کیونکہ ہمیں اپنی بیٹی کی خوش قسمتی پر فخر کرنا چاہیے کہ اسے اتنا محبت کرنے والا شوہر ملا ہے۔

تم نے رومان شاہ کی آنکھوں میں ہماری بیٹی کے لیے بے حد محبت اور فکر نہیں دیکھی۔ اگر دیکھ لیتی تو شاید آپ اسے ہمارے گھر میں لانے کا مطالبہ نہیں کرتے ملک زبیر اپنی بیوی کی بات سے متفق نہیں تھے۔۔۔

- ملک صاحب میں نے رومان شاہ کی محبت اور ہماری بیٹی کے لیے فکر مند ہونے سے کب انکار کیا ہے۔ مگر آپ ایک ماں کی فکر کو بھی سمجھیں وہ سازشی لڑکی ابھی تک اس گھر میں موجود ہے اور جتنا نقصان وہ میری بیٹی کا کر چکی ہے، کیا گارنٹی ہے کہ اس سے آگے وہ میری بیٹی کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی۔

www.kitabnagri.com

میں اپنی اکلوتی بیٹی کی جان کے ساتھ کوئی رسک تو نہیں لے سکتی۔۔۔۔

- بیگم ہمیں اس بات کی بھی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے جو لڑکا پچھلے چھ دن سے ہم دن رات ہماری بیٹی کے سر پر کھڑا ہے ایک منٹ کے لیے بھی وہ اس سے دور نہیں ہوا اپنی نیند اپنا کھانا پینا اس

Posted On Kitab Nagri

نے خود پر حرام کیا ہوا ہے تو کیا لگتا ہے کہ اس حادثے کے بعد وہ میرب کی حفاظت کے لیے کوئی قدم نہیں اٹھائے گا۔۔۔

۔ وہ یوں ہی اسے اس لڑکی کے ساتھ رہنے دے گا میرے خیال سے ہمیں فی الحال تھوڑا سا ویٹ کرنا چاہیے دیکھنا چاہیے کہ رومان شاہ ہماری بیٹی کے لیے کیا فیصلہ لیتا ہے۔۔

۔ اور اگر مجھے لگے گا کہ رومان شاہ ہماری بیٹی کی حفاظت کے لیے کچھ نہیں کر رہا تو پھر جو آپ جو کہیں گی میں وہ مان کر آپ کے ساتھ کھڑا ہوں۔

۔ آپ اتنا پریشان ہو کر خود کی طبیعت خراب نہ کریں۔ میرب صرف آپ کی نہیں میری بھی بیٹی ہے مجھے بھی فکر ہے میرب کی۔ بس کچھ دن آپ رومان شاہ کے فیصلے کا انتظار کریں۔۔۔۔

۔ ملک زبیر ایک بہت سمجھدار جانے مانے بزنس مین تھے جن کو سچے کھرے کی بہت اچھی طرح سے پہچان تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- اور رومان شاہ کا تو وہ تب سے فین تھا جب میرب کا اس سے رشتہ بھی طے نہیں ہوا تھا۔ وہ تو چھوٹی سی عمر میں اس کے بہترین بزنس سے ہی بہت متاثر تھا۔ اور مارکیٹ میں جو رومان کی اہمیت اور عزت تھی اس کا تو ملک زبیر پہلے دن سے ہی بہت فین تھا۔

- ان کو اپنے داماد پر پورا بھروسہ تھا کہ وہ میرب کے ساتھ کچھ بھی غلط نہیں ہونے دے گا اس لیے وہ اپنی بیوی کو مطمئن کر رہا تھا۔۔۔

oooooooo

رومان شاہ میرب کو لے کر گھر پہنچا تو رومان شاہ کی امی جان آگے سے آئی تھی میرب کا ماتھا چومتے ہوئے انہوں نے میرب کا استقبال کیا۔ اللہ تیرا شکر ہے کہ میری بچی خیریت سے گھر واپس آئی۔

رومان شاہ میرب کو اپنی باہوں میں اٹھائے ہوئے سیڑھیاں چڑھ کر اپنے روم میں جا رہا تھا۔ کیونکہ میرب فی الحال ٹانگ پر لگنے والی چوٹ کی وجہ سے زیادہ چل پھر نہیں سکتی تھی۔۔

- مہک کے ماں اور چچا چچی بھی واپس آچکے تھے انہوں نے بھی آگے بڑھ کر میرب کا حال چال تو پوچھا مگر ان کی نظروں میں بے حد شرمندگی تھی۔ مہک کی کر تو توں کی وجہ سے۔۔

Posted On Kitab Nagri

- جبکہ مہک رومان شاہ اور میرب کو گھر میں کہیں نظر نہیں آئی تھی شاید وہ اس وقت اپنے روم میں منہ چھپائے بیٹھی تھی۔۔

- شاہ نے خود میرب کو بڑے آرام سے بیڈ پر سیٹ کر کے لیٹایا تھا۔۔ روم میں آتے ہی میرب کو اپنے وہ خوشی والے سارے پل یاد آنے لگے۔

اس کی آنکھیں ایک دم بھر آئی تھی اپنے پر یگنسی کے خوشی والے لمحات جو اس نے اس کمرے میں گزارے ان کو یاد کر کے۔

- رومان شاہ نے فوراً اسے پاس بیٹھتے ہوئے اپنی باہوں میں بھر لیا۔۔۔ میرب اگر اب تم دوبارہ روؤ گی تو مجھے یہ لگے گا کہ، میری محبت تمہارے لیے کوئی معنی نہیں رکھتی۔۔

- میری جا تمہارا شاہ جب تمہارے پاس ہوتا ہے تو تم خود کو کیوں مکمل محسوس نہیں کرتی۔۔

- کیا بچہ تمہارے لیے مجھ سے زیادہ بڑھ کر تھا۔ شاہ آپ دونوں کی ایک الگ الگ جگہ ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ ہمارا بچہ تھا شاہ --- میرب کی آنکھوں سے ایک بار پھر تڑپ کر آنسوؤں چھلک آئے تھے۔۔

- میرب سب کچھ چھوڑ کر میری طرف دیکھو میری محبت کو محسوس کرو۔۔۔ شاہ تو اپنے میرب کو پا کر ہمیشہ خود کو مکمل محسوس کرتا ہے۔

- تم میرے پاس ہوتے ہوئے کیوں اپنے آپ کو مکمل محسوس نہیں کر رہی ہو۔۔۔

- خود کو ٹینشن سے نکال کر میری جانب دیکھو۔ تمہارا شاہ تمہارے بنا نہیں رہ سکتا اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- تم اپنے شاہ کے کمرے کی اس کے دل کی رونق ہو۔ اپنے شاہ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہو۔ تم نے خود کو ٹھیک کرنا ہے میرے لیے۔۔۔

- شاہ بڑی محبت سے اس کے چہرے کو چوم رہا تھا۔ میرب نے اپنا سر شاہ کے سینے سے لگا رکھا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ کے سینے سے اٹھتی ہوئی کلون کی خوشبو میرب کو سکون دے رہی تھی۔ کیونکہ یہ وہ خوشبو تھی و جس کو وہ جب بھی محسوس کرتی تھی تو، اسے صرف اپنے شاہ کی موجودگی کا ہی احساس ہوتا تھا۔

وہ میرب کو اپنے سینے سے لگائے ہوئے اسے ٹینشن سے دور کر کے پر سکون کر رہا تھا۔
- مگر خود ایک بہت گہری سوچ میں ڈوبا ہوا کچھ سوچ رہا تھا۔۔۔ کچھ ایسا سوچ رہا تھا۔ جو میرب کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔۔۔

oooooooooooo

- میرب گہری نیند میں سو رہی تھی رومان شاہ اس کے پاس سے آہستہ سے اٹھ کر اپنا فون لے کر باہر بلکونی میں چلا آیا تھا۔۔ اس نے کچھ سوچتے ہوئے نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
احمر تم مجھ سے میرے گھر پر آکر مل سکتے ہو رومان شاہ نے احمر کا نمبر ڈائل کیا تھا۔ اور اس کے فون اٹھاتے ہی رومان شاہ نے اس سے پہلا سوال یہی کیا۔۔۔

ہ۔ اں رومان میں مل سکتا ہوں تمہارے گھر پر آکر مگر سب خیریت ہے مجھے ٹینشن رہی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

- ٹینشن لینے والی کوئی بات نہیں ہے۔ تمہارے ساتھ مہک کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔ تم مہک سے شادی کرنے میں انٹر سٹڈ تھے۔ بس اسی حوالے سے بات کرنی ہے۔ رومان شاہ کا لہجہ بھی حد سپاٹ اور سیریس تھا۔۔۔

- ہاں یار میں مہک کے بارے میں اب بھی سیریس ہوں اگر تم مجھے اس بات کے لیے بلا رہے ہو تو میں تھوڑی دیر میں پہنچتا ہوں۔۔۔

- احمر نے خوش ہو کر شوخ لہجے سے کہا کیونکہ وہ مہک کے معاملے میں کافی سیریس تھا۔ اور اس وقت احمر کو اس سے بڑی خوشی کی خبر نہیں مل سکتی تھی۔

Kitab Nagri

- رومان شٹ ٹک کر کے فون بند کر چکا تھا۔۔۔ فون بند کر دیا کمال ہے یار سالہ بننے سے پہلے ہی اتنا ایڈیٹیوڈ دکھا رہا ہے یہ بندہ بعد میں میرے ساتھ کیا کرے گا رومان شاہ کا فون بند ہونے پر فون کی جانب دیکھتے ہوئے مذاق سے بڑبڑایا۔

Posted On Kitab Nagri

- رومان شاہ فون بند کر کے آہستہ سے بلکونی کا دروازہ کھول کر روم میں واپس آیا آیا میرب اب بھی گہری نیند میں سو رہی تھی۔ کیونکہ ڈاکٹر نے اسے دماغی سکون کی دوا باقی دواؤں کے ساتھ ڈوز میں شامل کر کے دی تھی۔

تاکہ وہ دماغی طور پر سکون رہیں اور اچھی نیند لیں اس لیے میرب کو اس وقت ارد گرد کا کچھ بھی پتہ نہیں تھا۔

- روم میں مدھم سی روشنی تھی جس میں میرب کا پر سکون سویا ہوا چہرہ شاہ بخوبی دیکھ سکتا تھا۔ وہ بیڈ کے دوسری جانب سے چلتا ہوا میرب کے پاس آکر بیٹھ گئے۔

- میرب میں ہمیشہ خود کو تمہارا گنہگار سمجھوں گا۔ کاش اس دن تمہاری تڑپ کو دیکھ کر میں رک جاتا، کاش میں تمہیں چھوڑ کر نہیں گیا ہوتا۔۔۔ تو آج ہمارا بچہ ہمارے پاس ہوتا۔ میرب تم نے تو رو کر اپنے شاہ کے سینے پر سر رکھ کر اپنا غم مجھے سنا کر اپنا دل ہلکا کر لیا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

- میں تو مرد ہونے کے ناطے وہ بھی نہیں سکتا کیونکہ اگر میں رویا تو تم سے چپ نہیں کروایا جاؤں گا
- میں تمہیں کیسے بتاؤں کہ ہمارے بچے کے لیے میری آنکھوں نے بھی کتنے خواب سجائے ہوئے تھے
- میرے دل نے بھی تصور میں اس کے نرم ہاتھوں کی گداہٹ محسوس کی تھی۔۔

- جاتے ہوئے تمہارے پیٹ پر لب رکھ کر مجھے یہ محسوس ہوا تھا کہ جیسے سامنے میرا چھوٹا سا بچہ
میرے جسم کا ٹکڑا میرے سامنے کھیل رہا ہو۔۔ میرے لبوں نے اسی کا لمس ہی محسوس کیا تھا۔

- میں گیا ہوا وقت تو واپس نہیں لا سکتا مگر میری جان آج میں خود سے ایک وعدہ کرتا ہوں۔

- میرب حالات چاہے جیسے بھی ہو۔ تم میرے لیے میری وہی میرب رہو گی۔ تمہارا شاہ جتنا پیار تم سے
آج کرتا ہے۔ آنے والے وقت میں تم میرے پیار میں اضافہ ہی پاؤ گی۔۔۔

- زندگی کے کسی موڑ پر تم میرے پیار کو کم نہیں پاؤ گی۔ وقت کی سفاکی ہمارے درمیان کوئی دراڑ پیدا
نہیں کر سکے گی۔ تمہارے ہر قدم میں تمہارا شاہ تمہارے ساتھ کھڑا ہو گا۔ تمہاری طرف آنے والے
ہر دکھ درد کو پہلے مجھے سے ہو کر گزرنا ہو گا۔ یہ تمہارے شاہ کا تم سے وعدہ ہے۔

Posted On Kitab Nagri

میرب کے پاس بیٹھا ہوا شاہ جو اسے بہت گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ کسی گہری سوچ کو سوچتے ہوئے شاہ نے یہ سارا الفاظ اپنے دماغ میں سوچ کر دل ہی دل میں میرب سے وعدہ کیا تھا کہ وہ زندگی کے ہر موڑ پر اس کے ساتھ کھڑا رہے گا۔

oooooooo

دیکھو احمر میں تمہیں کسی بھی طرح کے اندھیرے میں نہیں رکھنا چاہتا تم نے مجھ سے مہک کی بارے میں بات کی ہے میں خاموش اس لیے ہو گیا تھا کہ تم پہلے سے زندگی میں چوٹ کھائے ہوئے ہو اور میں نہیں چاہتا تھا کہ تمہیں وہ سب کچھ دوبارہ سے فیس کرنا پڑے۔۔۔

- مہک کو ڈیوڑھ چکا ہے یہ بات تو تم پہلے سے جانتے ہو مگر ایک حقیقت اور ہے۔ جسے میں تمہارا دوست ہونے کے ناطے میں تم سے چھپا نہیں سکتا۔ اگر تمہیں وہ حقیقت بھی قبول ہے تو پھر میں آگے بات کرتا ہوں۔

- رومان شاہ باہر لون میں بیٹھ کر احمر سے ڈسکس کر رہا تھا کیونکہ وہ احمر کو گھر کے اندر لا کر مہک اور اس کے گھر والوں کو الرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- رومان دیکھو مجھے نہیں پتہ کہ تم مجھے کیا بتانے والے ہو۔ مگر عریشہ کے بعد کوئی لڑکی میرے دل کو بہت اچھی لگی ہے تو وہ مہک ہے میں اس سے محبت کرنے لگا ہوں اگر میں یہ کہوں تو غلط نہیں ہو گا۔ اور جذبے انسان کے بس میں نہیں ہوتے اس کے بعد بھی اگر تمہیں لگتا ہے کہ کچھ ایسا ہے جو تمہیں مجھے ضرور بتانا چاہیے۔

- تو تم بتا دو مگر شاید تمہاری کسی بات سے میرا فیصلہ نہیں بدلے گا احمر بہت سنجیدہ انداز میں بول رہا تھا۔۔۔ رومان شاہ نے شروع سے اینڈ تک ساری حقیقت مہک اور اپنے بارے میں جو تھی اس سے احمر کو آگاہ کر کیا۔۔

ساری حقیقت جاننے کے بعد احمر کچھ لمحے تو یوں ہی خاموشی سے بیٹھا رہا شاید اس کے پاس الفاظ نہیں تھے وہ کیا کہتا۔

- مگر اس کے بعد اس نے اپنی چپ کو توڑتے ہوئے رومان شاہ کی جانب دیکھ کر کہا۔۔۔ دیکھو رومان کسی میں انٹر سٹڈ ہونا کسی کو پسند کرنا میں میرے نزدیک یہ کوئی غلط بات نہیں ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

- ہم پڑھے لکھے باشعور لوگ ہیں اور پڑھے لکھے معاشرے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس نے تمہیں پسند کیا کیونکہ یار تو خوبصورت ہی اتنا ہے کہ ہم جیسوں لڑکوں کے دل پھسلنے لگتے ہیں تجھ پر تو مہک بیچاری تو ایک لڑکی ہے۔۔۔ شٹ آپ رومان شاہ نے بے وقت مذاق پر آنکھیں دکھائی۔

- مجھے اس کی پچھلی زندگی سے کوئی ایشو نہیں ہے اور رہی آگے والی زندگی تو اس کے لیے تو اسے میں خود ٹھیک کر لوں گا کیونکہ عریشہ سے دھوکہ کھانے کے بعد اب لڑکیوں کو سیدھا کرنے والے بہت ساری ٹرس میں نے سیکھ لیے ہیں۔۔

- احمر ہمیشہ کی طرح بے وقت مزاق کر رہا۔ مگر اور سچ میں وہ مہک کے لیے بہت زیادہ سیریس تھا اس لیے اس سے ان سب باتوں نے اسے کوئی افیکٹ نہیں کیا۔۔۔

www.kitabnagri.com

- تو ٹھیک ہے پھر میں جلد از جلد نکاح چاہتا ہوں تم کل یا پرسوں تک اپنی فیملی کو لے کر آؤ اور اس نکاح کر کے لے جاؤ۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- یار تھوڑا ٹائم تو دو اتنی جلدی ابھی تو میں نے اپنے گھر والوں سے کسی طرح کا ذکر بھی نہیں کیا اور تم مجھے فوراً سے نکاح کرنے کا کہہ رہے ہو۔۔

- نکاح تو تمہیں انہی دو دنوں میں کرنا پڑے گا نہیں تو پھر میری طرف سے خوش رہنا۔ میں اس کا نکاح کسی اور جگہ کر دوں گا۔ کیونکہ فی الحال مہک اپنی جیلیسی میں میری بیوی کے لیے خطرہ بنی ہوئی ہے۔

- اور میں میرب پر کسی بھی طرح کا خطرہ افورڈ نہیں کر سکتا اپنی زندگی میں اپنی سب سے قیمتی چیز کھو چکا ہوں اور اس سے زیادہ کی ہمت مجھ میں نہیں ہے۔

- اوکے اوکے یار یہ مت بولو کہ میں کہیں اور اس کا نکاح کر دوں گا تھوڑی سی تو ٹھنڈ رکھو میرے جذباتی یار۔۔

- میں جیسے بھی ہو اپنی فیملی کو منا کر لے آؤں گا ٹھیک ہے نکاح کے بعد میں ویسے کا فنکشن کر لوں گا مگر نکاح سادگی سے کر کے میں مہک کو رخصت کر کے لے جاؤں گا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اب پلیز یہ لفظ دوبارہ مت بھولنا کہ تم اس کا نکاح کہیں اور کر دو گے بس اتنا سوچ لو کہ بے شک تمہیں اس سے بہت ساری پرابلمز ہیں مگر میں اس کے لیے کافی سیریس ہوں۔۔۔

- رومان شاہ اور احمر کے بیچ میں ہوئی بات کا کسی کو بھی فلحال پتہ نہیں تھا اور مہک کا رشتہ ڈن ہو چکا تھا احمر گاڑی لے کر اپنے گھر کی طرف نکل گیا جب کہ رومان شاہ واپس اپنے روم کی جانب چلتا ہوا جا رہا تھا۔۔

oooooooo

واہ یار مجھے تو لگتا تھا کہ میری شادی پہلے ہوگی مگر یار تم نے تو یہاں پر چھکا لگا کر گیم ہی اپنے ہاتھ میں کر لی ہے۔ چلو کوئی بات نہیں تم کر لو پہلے نکاح میں کچھ دن صبر کر لوں گا۔
شاہ زیب کو جیسے ہی احمر کی شادی کا پتہ چلا وہ بے حد خوش اور شاکنگ بھی تھا۔ تمہارے گھر والے پرسوں تک نکاح کے لیے راضی ہو گئے۔ شاہ زیب نے احمر سے سوال کیا۔

- ہاں یار ہو گئے کیونکہ وہ بھی کہیں نہ کہیں مجھے اپنی زندگی میں سیٹل دیکھنا چاہتے ہیں۔ بس مہک کے ڈیوڑھی کو لے تھوڑے سے ایشوز ہوئے تھے۔ مگر اب وہ بھی میں نے سب سیٹ کر لیا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

- میں تمہارے لیے بہت خوش ہوں سچ میں دل سے یار تمہیں اس طرح اپنی لائف میں سیٹ ہوتا دیکھ کر میرے دل کو بہت خوشی ہو رہی ہے۔

- فائنلی ہم تینوں دوست میرڈ ہو جائیں گے۔ شاہ زیب نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ تھوڑی اور بات چیت کے بعد احمر اور شاہ زیب کا فون بند ہو چکا تھا

oooooooooooo

ماما میں یوں زبردستی کسی سے بھی شادی نہیں کروں گی۔ مہک کی ماں سے رومان شاہ ساری بات کر چکا تھا۔ یا یوں کہیں کہ وہ اپنا فیصلہ سنا چکا تھا کہ ان کی بیٹی کا پرسوں نکاح ہے۔۔۔

Kitab Nagri

- اور مہک نے اپنی بیوہ ماں کے سامنے اور کوئی راستہ چھوڑا بھی نہیں تھا بیٹا جیل میں اور بیٹی نے ناک میں دم کر رکھا تھا ایسے میں اسے رومان شاہ کا فیصلہ غلط بھی نہیں لگا اس لیے اس نے چپ چاپ رومان کے فیصلے پر سر خم کر دیا۔۔۔

- مگر اب سارا مسئلہ تو مہک کا تھا جو اپنی ماں کے سامنے چیخ کر نکاح سے انکار کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- مہک تم نے کوئی اور راستہ چھوڑا ہے جو میں تمہارے نکاح سے انکار کروں۔ تم نے میرب اور رومان کی ہستی کھیلی زندگی میں آگ لگادی۔ کیا ضرورت تھی تمہیں اس طرح کی گھٹیا حرکت کرنے کی مہک کے ماں غصے سے مہک کو کاندھوں سے پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے بولی۔

- کیونکہ میں نہیں برداشت کر سکتی اس لڑکی کو رومیوں کے ساتھ وہ میرا ہے۔ اور جب وہ اس کے ساتھ ہستی ہوئی چلتی ہے، اس پر اپنا حق جماتی ہے تو مجھے زہر لگتی ہے۔۔۔ میرا دل چاہتا ہے کہ میں اسے شوٹ کر دوں مہک نے بد تمیزی سے اپنی ماں کے ہاتھ جھٹکتے ہوئے چلا کر کہا۔۔۔
ہمت ہے تو اس کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھو اگر میں تمہاری آنکھیں نہ نوچ لوں تو رومان شاہ میرا نام نہیں۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- تم نے اسے جتنا نقصان پہنچانا تھا پہنچا چکی اب اگر تم نے اس کی طرف غلط نگاہ سے دیکھا بھی تو خدا کی قسم مجھ سے برا کوئی نہ ہوگا۔

Posted On Kitab Nagri

- میں سب رشتے سب لحاظ بھول جاؤں گا میں یہ بھی بھول جاؤں گا کہ تم ایک لڑکی ہو۔ مہک جب اپنی ماں سے بات کر رہی تھی تو اچانک رومان شاہ روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا اور مہک کی بات وہ بھی سن چکا تھا۔ جس کا جواب رومان شاہ نے بہت سخت الفاظوں میں دیا۔۔۔

- میں کسی بھی ایرے غیرے سے شادی نہیں کروں گی رومان شاہ کو دیکھ کر اسی ایٹھیوڈ سے مہک بولی تھی۔

- شادی تو تم کرو گی اور انکار کا حق اس وقت تمہارے پاس موجود نہیں ہے اگر تم اور چار دن یوں ہی آزادی سے گھومتی رہی، تو تم اپنے ماں باپ اور ہمارے لیے مزید شرمندگی کا باعث بنو گی اور جو تم میرا نقصان کر چکی ہو اس کا ازالہ تو تم مر کر بھی نہیں کر سکتی۔ میں تو پھر بھی تمہارے گھر بسانے کی بات کر رہا ہوں رومان شاہ بھی چلاتے ہوئے بولا تھا۔
www.kitabnagri.com

- اور جس کو تم ایرا غیرہ کہہ رہی ہو وہ تم سے لاکھ گنا بہتر ہے۔ خوبصورت ہے ویل ایجوکیٹر اور اچھی خاصی پوسٹ پر اس وقت فائز ہے۔

Posted On Kitab Nagri

- تمہاری حرکتوں کو لے کر دیکھا جائے تو تم بالکل اسے ڈیزرو نہیں کرتی۔ پتہ نہیں اس نے تم میں ایسا کیا دیکھ لیا جو تمہارے لیے پروپوزل بھیجا دیا۔۔۔

- ہاں تو اس کو منع کر دو مت کریں مجھ پر احسان مجھے پروپوز کر کے۔ میں نے اس کے ساتھ شادی نہیں کرنی۔ اور یہ میرا اٹل فیصلہ ہے۔ تم مجھے اس طرح سے زبردستی مجبور نہیں کر سکتے۔ مہک اپنی ضدی انداز میں چلاتے ہوئے انکار کر رہی تھی۔۔

- کرنے کو تو میں بہت کچھ کر سکتا ہوں۔ بہتر ہے کہ تم مجھے مجبور مت کرو تمہیں یہ نکاح کرنا ہو گا وہ بھی ہر صورت۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- اپنی بیٹی کو سمجھا دیجئے ورنہ مجھ سے برا کوئی نہ ہو گا نکاح تو اس کا احمر کے ساتھ ہی ہو گا پھر چاہے اس کی ٹانگیں توڑ کر اسے چلنے پھرنے سے مجبور کر کے ہی مجھے کیوں نہ رخصت کرنا پڑے۔۔

Posted On Kitab Nagri

- رحمان شاہ نے پاس کھڑی ہوئی اس کی ماں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اسے اپنی بیٹی کو سمجھانے کو کہا تھا۔۔۔

باپ مر گیا ہے بھائی جیل میں سزا بھگت رہا ہے۔ کم سے کم بے حس لڑکی اپنی بیوہ ماں پر ہی ترس کھا لو۔۔۔۔

- تم مجھے مت سمجھاؤ کہ مجھے کس پر ترس کھانا چاہیے اور کس پر نہیں میں تم سے شادی کرنا چاہتی تھی۔ اور میں تو میرب کو بھی تمہارے ساتھ قبول کرنے کو تیار تھی۔ تمہیں مجھ پر ترس آیا نہیں نہ اس لیے اب تم مجھے ترس کے گیان مت دو۔۔

- سو سال تک کسی نے کتے کی دم کو زمین میں دبا کر رکھا تھا۔ مگر جب اسے نکالا تو وہ پھر بھی ٹیڑھی کی ٹیڑھی رہی تھی۔ یہ مثال تم پر بالکل فٹ بیٹھتی ہے مہک کی ضدی اور بے وقوفی والی باتوں کو سن کر رومان نے بہت غصے سے یہ کہاوت سے سنائی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

۔ کل شام کو آپ کی بیٹی کا نکاح ہے اپنی زبان میں اگر آپ اسے سمجھا سکتے ہیں تو سمجھا دیجیے۔ ورنہ مجھے بہت سی زبانیں آتی ہیں اس طرح کے بگڑے ہوئے لوگوں کو سمجھانے کے لیے۔۔ رومان شاہ غصے بھری نظریں مہک پر ڈالتا ہوا یہ بول کر روم کے دروازے سے باہر نکل گیا۔

۔ اس نے روم کا دروازہ دھاڑ سے بند کیا تھا جیسے کہ روم کا دروازہ نہ ہو۔ بلکہ مہک کا منہ ہو۔ جس پر وہ اپنا غصہ نکال کر گیا ہو۔۔۔

oooooooo

رومان شاہ اپنے روم کا دروازہ کھول کر بڑی آہستگی سے قدم رکھتے ہوئے روم میں داخل ہوا۔ وہ بہت آرام سے اس نے روم کا دروازہ بند کیا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ میرب کی نیند ڈسٹرب۔۔۔

۔ جبکہ میرب اس کے آنے سے پہلے جاگ چکی تھی اور شاہ کو بڑے آرام سے اندر داخل ہوتے ہوئے وہ دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔۔

۔ ارے میرب میری جان تم جاگ رہی ہو۔ میرب کو مسکراتے ہوئے دیکھ کر شاہ اس کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے بولا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- جی میں تو جاگ رہی ہوں۔ آپ مجھے بتائیں یہ چوروں کی طرح آپ کہاں گئے تھے۔ اور اب یوں چوروں کی طرح روم میں کیوں داخل ہو رہے ہیں۔۔

- میری جان نہ تو میں چوروں کی طرح روم سے باہر گیا تھا۔ نہ ہی چوروں کی طرح واپس آ رہا ہوں، میں تو بس اپنی پیاری بیوی کی نیند خراب نہ ہونے کے ڈر سے روم میں کسی طرح کی آہٹ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔

رومان شاہ بڑی محبت بھری نظروں سے دیکھتا ہوا مسکرا کر اس کے پاس بیٹھ گیا۔



میرب۔۔۔ آپ روم سے باہر گھر کیوں تھے؟

www.kitabnagri.com

شاہ۔۔۔ ضروری کام تھا!

میرب۔۔۔ ایسا کون سا ضروری کام ہے جو آپ مجھے نہیں بتا سکتے!

Posted On Kitab Nagri

شاہ۔۔۔ میں اپنی جان سے کوئی بھی بات چھپانا ضروری نہیں سمجھتا مگر فی الحال تم اپنی صحت پر دھیان دو، یہ سب فضول باتیں تمہیں بات میں بھی پتہ چل جائیں گی۔ وہ میرب کا ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھ میں لے کر دوسرے ہاتھ سے رب کرتے ہوئے بہت آہستہ میں بول رہا تھا۔۔۔

- ٹھیک ہے بعد میں بتا دیجیے گا مگر شاہ مجھے سب باتیں پتہ ہونی چاہیے میرب کی سوئی اس وقت بچوں کی طرح ایک بات پر اٹک سی گئی تھی۔

- ہاں جی وعدہ تمہارے ٹھیک ہونے کے بعد تمہیں ہر ایک بات بتا دوں گا فی الحال اپنی صحت کا خیال رکھو۔ اور جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ تاکہ میں اپنے جذباتوں کو آزاد کر سکوں۔

- مطلب کون سے آپ کے جذبات ہیں جن کو آپ نے باندھ کر رکھا ہے۔ میرب شاہ کی بات سمجھ کر جان بوجھ کر شرارتی انداز سے پوچھ رہی تھی۔

- سوچ لو اگر میں ابھی بتانے پر آمادہ

Posted On Kitab Nagri

ہو گیا تو میری نازک مزاج زخمی بیوی سے برداشت نہیں ہو گا۔ شاہ بھی شوخ ہوتے ہوئے ایک ہاتھ پیڈ پر رکھ کر اس کے اوپر جھکتا ہوا بولا۔

شش۔۔ شاہ۔۔ میری ٹانگ میں بہت درد ہو رہا ہے۔ شاہ کا بہکتا ہوا لہجہ اور نظریں دیکھ کر میرب نے جلدی سے شاہ کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے کیا۔۔۔

۔ اور لگے ہاتھ شاہ کو اپنی ٹانگ کی درد کا بھی بتا دیا جو کہ اسے سچ میں ہو رہی تھی۔۔ پہلے تم جلدی سے کچھ کھا لو اس کے بعد میں تمہیں پین کلو دیتا ہوں۔

۔ میرب کی ٹانگ کا درد سنتے ہی شاہ کا رومینٹک موڈ رفو چکر ہو چکا تھا۔ اس وقت میرب کی صحت سے زیادہ اس کے لیے کچھ بھی معنی نہیں رکھتا۔۔۔
www.kitabnagri.com

۔ شاہ آپ مجھے پین کلو دے دیں۔ مجھے بھوک نہیں ہے میرب نے اپنا منہ بسورتے ہوئے کہا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میں نے تم سے پوچھا کہ تمہیں بھوک ہے یا نہیں چپ چپ اٹھو اور کھانا کھاؤ میں نے بھی تمہاری وجہ سے کچھ نہیں کھایا میں تمہارے جاگنے کا ویٹ کر رہا تھا۔
- اس لیے کھانے میں کوئی بھی ڈرامے بازی مت کرنا۔ شاہ نے محبت بھری آنکھیں دکھاتے ہوئے میرے سے کہا۔

- شاہ اب آپ مجھے زبردستی کھانا کھلائیں گے میرب نے بچوں کے جیسے منہ بناتے ہوئے کھانے سے انکار کیا۔

- بالکل اگر تم کھانا نہیں کھاؤ گی تو میں تمہارے ساتھ ہر طرح کی سختی کرنے کا حق رکھتا ہوں۔

Kitab Nagri

- رومان شاہ میرب کے منہ کے بدلتے ہوئے زاویے کو اگنور کر کے زکیہ کو انٹرکام پر کھانے کا بول چکا تھا۔

- کہاں جا رہی ہو۔ میرب کو آہستہ آہستہ بامشکل بیڈ سے خود کو گھسیٹ کر نیچے اتارتے ہوئے دیکھ کر رومان شاہ نے سوال کیا۔

Posted On Kitab Nagri

- مجھے فریش ہونے کے لیے واش روم میں جانا ہے۔۔

- ہاں تو مجھے کہو میں تمہیں لے کر چلتا ہوں۔ دوبارہ اس طرح سے خود کو تکلیف دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں موجود ہوں ہر وقت تمہارے پاس۔

اس طرح ٹانگ کا زخم جلدی ٹھیک نہیں ہو گا۔ تم خود سے ٹانگ پر کسی بھی طرح کا دباؤ نہیں ڈالو گی۔ شاہ نے تھوڑے سے سخت لہجے سے میرب کو سمجھایا۔
- ٹھیک ہے نہیں دباؤ ڈالوں گی۔ پھر آپ ایک کام کریں مجھے اٹھا کر فریش ہونے کے لیے واش روم میں لے چلیں میرب نے اپنی ناک سکوڑتے ہوئے شاہ کو یوں ہی بول دیا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

مگر شاہ تو پہلے ہی یہ سب کرنے کو تیار کھڑا تھا وہ نیچے جھکتا ہوا میرب کو اپنی باہوں میں اٹھا کر مسکراتا ہوا اسے واش روم تک لے کر آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- تاکہ میرب آرام سے فریش ہو سکے میرب کا دل شاہ کی محبت پر صدقے وارے جا رہا تھا۔ میرب فریش ہونے کے بعد جب باہر آنا چاہتی تھی۔ تو شاہ حکم کے مطابق میرب نے شاہ کو آواز دی تھی۔ تو شاہ جو باہر ہی کھڑا ہوا تھا۔ فوراً سے اندر آکر میرب کو اٹھا کر باہر لے آیا۔۔۔

- زکیہ کھانا لے کر آئی تو شاہ نے ٹرالی اندر کرتی ہوئی زکیہ کو باہر سے ہی چلتا کر دیا۔۔

شاہ نے میرب کے آگے نیپکن رکھتے ہوئے۔ بڑی محبت سے وہ میرب کو خود کھانا کھلا رہا تھا۔ جیسے میرب کوئی چھوٹی سی بچی ہو اور اس کے نخرے اٹھا رہا تھا۔

Kitab Nagri

- میرب کو آج اپنی قسمت پر فخر اور ناز ہو رہا تھا۔ اتنا اکڑا اور سر پھرار ومان شاہ میرب کو اپنی پلکوں پہ بٹھائے ہوئے۔ اس طرح اس کے ناز اٹھا رہا تھا جیسے کہ وہ کوئی شہزادی ہو اور وہ مغرور اکڑو شہزادہ اپنی شہزادی کے ناز اٹھا رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ کل سے یہ بیماروں والا کھانا مجھے مت کھلائیے گا۔ میں نہیں کھاؤں گی۔ میرب نے سوپ پیتے ہوئے منہ بنا کر کہا جو کہ بہت ہی لائٹ اور ہیلدی تھا۔۔۔

- جب تک تم ٹھیک نہیں ہوتی چپ چاپ اسی طرح کا کھانا تمہیں کھانا ہے۔ یہ تمہاری صحت کے لیے بے حد ضروری ہے۔

- اس کے بعد میری جان جس طرح کا کھانا چاہے گی میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے بنا کر دیا کروں گا۔ مگر ابھی کے لیے تمہیں صرف ہیلدی کھانا کھانا ہے اور یہ میرا آرڈر ہے۔ میرب کو سوپ پلاتے ہوئے سٹرک انداز سے بولا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تائی جی آج آپ کی بیٹی کا نکاح ہے میرے خیال سے مجھے آپ کو ریلانز کروا کر بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ اپنی بیٹی کو تیار رکھیے گا۔۔۔

- رومان شاہ صحن میں بیٹھی ہوئی اپنی امی جان کے پاس مہک کی ماں کو دیکھ کر اس ان کو آگاہ کرنے کے لیے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

- رومان بیٹا یہ مہک کے بارے میں ہی مجھ سے بات کر رہی ہے اس کو تو کوئی اعتراض نہیں ہے بلکہ خوشی ہے کہ اس کی بیٹی کا فرض ادا ہو رہا ہے۔

- مگر وہ بد دماغ لڑکی کسی بھی طرح نکاح کے لیے رضامند نہیں ہو رہی رومان شاہ کی ماں نے بے حد پریشان کن انداز میں رومان شاہ کی تائی کی بات اس تک پہنچائی تھی۔۔۔۔

- تائی جی آپ کی بیٹی کو نکاح تو ہر صورت میں کرنا پڑے گا، اب چاہے اس کی رضامندی ہو یا نہ ہو۔ مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

Kitab Nagri

- اگر آپ کی بیٹی آپ کے بس میں نہیں ہے تو پھر مجھے بتا دیجئے میں اپنے طریقے سے اسے سمجھا بھی دوں گا اور نکاح کے لیے منا بھی لوں گا۔۔۔

- میں اپنی زندگی کی بیش قیمتی چیز کو کھو کر اسے کسی بھی صورت معاف نہیں کر سکتا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- یہ شاید میری ماں باپ کی دی ہوئی اچھی تربیت ہے جس کی وجہ سے میں نے کوئی غلط سٹیپ نہیں لیا۔ ورنہ تو میں اسے جیل کی صلاحوں کے پیچھے بھی بہت آرام سے کروا سکتا تھا۔
- جہاں بیٹھی یہ سزا بھگتی رہتی۔ اور میرے لیے یہ سب کرنا مشکل کام نہیں تھا۔

- اگر میں اپنے ماں باپ کی نیک تربیت کو لے کر چپ چاپ اس کو باعزت نکاح کر کے اس گھر سے دفع کرنا چاہتا ہوں تو مجھے مجبور مت کریں کہ میں کوئی غلط قدم اٹھاؤں۔

- ورنہ مجھے درندگی پر اترنے میں ٹائم نہیں لگے گا۔ رومان شاہ نے بے حد کڑے اور سخت الفاظوں میں یہ جملے بولے تھے۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- مہک کی ماں نظریں جھکائے شرمندگی سے چپ کر کے بیٹھی ہوئی تھی۔ جبکہ رومان شاہ کی ماں نے رومان شاہ کو یہ سمجھانے کی کوشش کی کہ اس میں اس کی ماں کا کوئی قصور نہیں ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- جس کے جواب میں رومان شاہ نے بھی یہ کہہ دیا کہ قصور تو میرب کا بھی کچھ نہیں تھا جو اس سے اتنی بڑی سزا ملی۔۔

- اس لیے امی جان آپ مجھے یہ مت بتائیں کہ کس کا قصور ہے یا کس کا نہیں۔۔۔۔۔ قصور تو ان کا بھی ہے کاش ان لوگوں نے ہمارے ساتھ دشمنی نبھانے کے بجائے اپنے بچوں کی اچھی تربیت پر اپنے وقت کو وقف کیا ہوتا، تو شاید آج نتائج یہ نہ ہوتے۔۔۔۔۔

- رومان شاہ کے الفاظ کڑے ضرور تھے مگر اس کے ایک ایک الفاظ میں سچائی تھی۔
- سارا بچپن تو مہک کی ماں نے خود کو ایک عظیم ہستی سمجھ کر رومان شاہ کی ماں کو نیچا دکھاتے ہوئے گزار دیا۔ اور باقی کا وقت فیشن کرتے ہوئے گزارا۔ ایسے میں اپنے بچوں کی اچھی تربیت کرنے کا تو ان ٹائم ہی نہیں ملا تھا۔۔۔۔۔

- اب میں جا رہا ہوں آپ کی بیٹی کو سمجھا کر نکاح کے لیے تیار کروانے اب مہربانی کر کے میرے کام میں کوئی بھی انٹرفیئر مت کرنا۔ رومان شاہ غصے سے تنے ہوئے چہرے سے واپس گھر کے اندر آ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

- رومان شاہ غصے سے چلتا ہوا مہک کے دروازے کو دھاڑ سے کھول کر اندر داخل ہوا تھا مہک اندر بیڈ پر بڑے آرام سے لیٹی ہوئی تھی۔ اسے لگتا تھا کہ وہ نکاح سے انکار کر چکی ہے تو اب سارا معاملہ حل ہو گیا ہے۔ اب کوئی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ شاید وہ یہ بھول گئی تھی کہ اس بار اس نے پنگار رومان شاہ سے لیا ہے جو اس کا نکاح کروا کر ہی دم لے گا۔

- یہ کیا بد تمیزی ہے کسی کے روم میں آنے سے پہلے نوک کیا جاتا ہے اتنی بھی تمیز نہیں ہے۔ مہک جو بیڈ پر الٹی لیٹی ہوئی تھی، جلدی سے بیڈ پر سے کھڑی ہوتی ہوئی بہت تلخ لہجے سے بولی۔۔۔

- تمیز صرف رومان شاہ تمیز کے قابل لوگوں کو ہی دکھاتا ہے اور تم کسی بھی اینگل سے تمیز لائیک نہیں ہو۔ اس لیے رومان شاہ جیسا منہ ویسا ہی تھپڑ رسید کرتا ہے۔ رومان شاہ نے اس سے بھی زیادہ تیکھے لہجے سے جواب دیا۔

www.kitabnagri.com

- اور کیا بکو اس کرتی پھر رہی ہو تم کہ نکاح نہیں کرو گے۔ آئی برواٹھا کر مہک سے دوری پر کھڑے رہتے ہوئے رومان شاہ دونوں ہاتھ اپنی کمر پر باندھے ہوئے کھڑا تھا۔ وہ بہت لیٹیٹیوڈ اور رعبدار انداز سے پوچھ رہا تھا۔ یلوکلر کے ٹی شرٹ اور ٹراؤزر میں اس کا کثرتی جسم جو نمایاں ہو رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ رف سی حالت میں بھی ایک اکڑ اور مغرور شہزادہ ہی لگ رہا تھا۔ اتنے غصے میں بھی کھڑا ہوا وہ بے حد جاذب نظر تھا۔

- مہک کیسے نہ اس کو دیکھ کر مرتی اور اس رف حالت میں بھی تو قیامت ہی ڈھا رہا تھا۔ حسن کی چلتی پھرتی مثال ایک پرفیکٹ پر سنیلٹی چھ فٹ سے نکلتا ہوا قد جوڑا سینہ گوار رنگ ہلکی ہلکی بیرڈ ہاف سیلوز سے نظر آتے ہوئے مضبوط مردانہ بازو جو گھنے بالوں سے بھرے ہوئے تھے۔ جو اس کی مردانہ شخصیت کو اور بھی نکھار رہے تھے۔ گھنی مونچھوں تلے آتش لب جس کو دیکھ کر لڑکیاں اش اش کر اٹھتی تھیں۔

Kitab Nagri

رومیو میں تمہارے سوا کسی اور سے نکاح نہیں کر سکتی رومیو میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں۔ کیوں تم میرے ساتھ ایسا ظلم کر رہے ہو۔ وہ قدم اٹھاتی ہوئی رومان شاہ کے قریب آتے ہوئے بول رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- تم مجھے اپنی زندگی میں شامل کر کے تو دیکھو میں تمہیں اتنا پیار دوں گی کہ تم اس میرب کو بھول جاؤ گے۔۔۔

- رومیو اس پیار کو یاد کرو جو تم مجھ سے کرتے تھے۔ ایک بار مجھے معاف تو کر کے دیکھو۔۔۔ ہو گئی مجھ سے غلطی تمہیں کھونے کے بعد مجھے احساس ہو گیا تھا کہ میں نے اپنی زندگی کی کتنی قیمتی چیز کو کھو دیا ہے۔ مگر اس وقت تم

جا چکے تھے اور میری شادی ہو گئی مگر رومیو میں کبھی بھی تمہیں بھلا نہیں سکی۔۔

- میں اپنی غلطی کا ازالہ کرنے کے لیے تیار ہوں پلیز رومیو مجھے اپنالو۔

- میں اس میرب کو تمہارے ساتھ نہیں دیکھ سکتی۔۔ اور وہ کیا تمہیں خاک محبت دے گی۔ بچی لگتی ہے وہ تمہارے سامنے تمہارا اور اس کا کوئی جوڑ نہیں ہے۔۔۔

- تم صرف میرے ساتھ ہی اچھے لگتے ہو۔۔۔ ہم دونوں ایک پرفیکٹ جوڑی ہے۔ مہک سامنے لگے ہوئے مرر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی جہاں رومان شاہ کے ساتھ کھڑی ہوئی مہک کا عکس

Posted On Kitab Nagri

نظر آرہا تھا۔ وہ رومان شاہ کو خاموش دیکھ کر یہ سمجھ بیٹھی کہ رومان شاہ اس کی محبت کے بہکاوے میں آگیا ہے وہ بڑے دل کش انداز سے رومان شاہ کے قریب ہوتی جا رہی تھی۔
اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

www.kitabnagri.com
Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.kitabnagri.com)

۔۔۔ دور رہہ کربات کرو پہلی بات

Posted On Kitab Nagri

تو یہ کہ آج کے بعد مجھے رومیو کہہ کر مت بلانا۔ رومیو کہنے کا حق صرف میرے بابا کو تھا اور رومیو تو اسی دن مر گیا جس دن تم لوگوں نے رومیوں کو بعزت کر کے اسی کے گھر سے اسی کے باپ کی جائیداد سے بے دخل کر کے نکال دیا تھا۔۔۔

۔ رومیو اسی دن مر گیا تھا جس دن اس کے باپ کو اتنی تکلیف میں دیکھ کر تم لوگوں نے ہمدردی کے قدم ہمارے ساتھ نہیں بڑھائے۔۔۔

۔ رومیو اسی دن مر گیا تھا جس دن تم نے یہ کہا تھا کہ مجھ میں اور گھر کے نوکروں میں کوئی فرق نہیں ہے۔۔۔

Kitab Nagri

۔ اور آج جو تمہارے سامنے کھڑا ہے وہ رومان شاہ ہے، میرب کا شاہ جس کا دل بھی میرب کا ہے۔ روح بھی میرب کی ہے۔ جسم بھی میرب کا اور محبت بھی میرب کی ہے۔۔۔

۔ آج کا رومان شاہ پورے کا پورا صرف میرب کا ہے میرب کی محبت رومان شاہ کی نسوں میں خون کی مانند دوڑتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

- میرب کی محبت رومان شاہ کے لیے ایک نشہ ہے جسے نہ ملنے پر رومان شاہ خود کو پل پل مرتا ہوا محسوس کرتا ہے۔

- اور کوئی بھی عقلمند انسان اپنی زندگی کو جان بوجھ کر داؤ پر نہیں لگا سکتا۔۔

- اور تم اپنا مقابلہ میرب سے کر رہی ہو تم میری میرب کی جوتی کے برابر بھی نہیں ہو کہاں میری میرب جو سر سے لے کر پاؤں تک صرف مجھ سے پیار کرتی ہے۔۔

- جس کو میری جائیداد دولت سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ جسے شروع سے لے کر اب تک صرف اپنے شاہ کی محبت چاہیے تھا۔
www.kitabnagri.com

- جس کا نازک سادل صرف اپنے شاہ کے لیے دھڑکتا ہے۔ جس کی خوبصورت آنکھوں میں دولت کی ہوس نہیں بلکہ اس کے شاہ کی محبت نظر آتی ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اور کیا کہا کہ وہ میرے سامنے کھڑی ہوئی بچی لگتی ہے۔ تو کوئی بات نہیں میں اس کے سامنے کھڑا ہوا
بڑا لگتا ہوں تو پیار بھی میں اسے زیادہ کر لیاں کروں گا۔ یہ پر اہلم تو solve ہو گئی۔۔۔

- اور اب شرم کرو گھر میں تمہارے نکاح کی باتیں چل رہی ہیں۔ اور تم اب بھی مجھ پر ڈورے ڈالنے
کی کوشش کر رہی ہو۔ کچھ تو لڑکی ہونے کا مان رکھ لو۔ رومان شاہ نے ہاتھ کے اشارے سے اسے خود
سے دور رہنے کو کہا۔۔۔

- رومان تم مجھ پر کوئی بھی الزام لگاؤ میں ماننے کو تیار ہوں مگر میرا کریکٹر ٹھیک نہیں یہ الزام مجھ پر
مت لگانا اس بات سے تم بھی اچھی طرح سے واقف ہو کہ میرا کریکٹر خراب نہیں ہے۔۔۔

Kitab Nagri

- ہاں مانتی ہوں کہ ہمیشہ سے میں rich لڑکے سے شادی کرنا چاہتی تھی مگر اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں
کہ میں دل پھینک ہوں یا میرا کریکٹر مشکوک ہے۔

- تم میری بات پر یقین نہیں کرو گے مجھے پتہ ہے کیونکہ میرا ماضی ہی ایسا رہا کہ تمہارا نا یقین کرنا میرے
لیے کوئی حیرت کی بات نہیں۔

Posted On Kitab Nagri

- مگر رومان میں تم سے تب بھی بہت پیار کرتی تھی۔ مگر شاید گھر میں جو تمہاری امیج تھی اس کی وجہ سے میں یہ بات کبھی کہہ نہیں سکی تھی۔

- ہمیشہ menuplate کرتی رہتی تھی کہ مجھے مامو کے گھر جانا ہے اور اپنی پوزیشن کو سٹر انگ کرنا ہے۔ امی کی باتوں میں آکر میں نے مامو کے گھر شادی تو کر لی۔۔۔

مگر شادی کر کے ہم دونوں میں یہی ایشوز رہے تھے کیونکہ شاید میں اسے وہ محبت کر ہی نہیں سکی جو وہ ڈیزرو کرتا تھا۔ اور یہ چیزیں آگے چل کر بہت کڑی صورت حال اختیار کر گئی۔۔۔

- اور ہمارا رشتہ ٹوٹنے کی نوبت آگئی اس لیے رومان پلیز مجھے ایک موقع دے دو تمہاری خاطر میں میرب کو بھی قبول کر لوں گی۔۔۔

- اگر تم مرہا کی وجہ سے میرب کو نہیں چھوڑنا چاہتے کہ کہیں میرہا کا گھر خراب نہ ہو جائے تو، میں میرب کو بھی تمہاری ذات کی خاطر قبول کر لوں گی۔

Posted On Kitab Nagri

- مگر پلیز تم مجھ سے نکاح کر لو مہک کا انداز منت کرنے والا تھا اور وہ ہاتھ جوڑ کر التجائی انداز سے بول رہے تھی۔

- مہک تمہارے ڈھیٹ پن کی داد دینی چاہیے۔ اگر تم میں تھوڑی سی بھی سیلف ریسپیکٹ ہوتی تو شاید تم یہ بات نہ کرتی۔

- جتنا کچھ میں تمہیں سنا چکا ہوں اس کے بعد بھی تمہیں لگتا ہے کہ تمہاری ان فضول بکواس کا میرے اوپر کسی بھی طرح کا کوئی اثر ہو رہا ہو گا۔ ڈسکسٹ مجھے پتہ ہے کہ تمہارا کریکٹر خراب نہیں مگر یہ تمہارے بیہودہ الفاظ جو اس وقت ایک شادی شدہ مرد جو اپنی بیوی سے بہت پیار کرتا ہے اسے لبھانے کے لیے تم یوز کر رہی ہو ان کو سن کر تمہیں لگتا ہے کہ کوئی بھی تمہارا ابا کر دار ہونا مان سکتا ہے۔

- تم نے جو میری بیوی کے ساتھ کیا اس کے بعد تو مجھے چاہیے تھا کہ اصولاً میں تمہیں جیل کی صلاحوں کے پیچھے ڈلوادیتا جہاں پر لیڈیز کا نسٹیبیل تمہاری چٹری ادھیڑ دیتی۔

Posted On Kitab Nagri

مگر میں نے ایسا نہیں کیا اس لیے نہیں کہ مجھے تم پر بڑی محبت یا ترس آرہا رہا تھا۔ اس لیے کہ میں اپنے ہی گھر کی عزت کو اچھالنا نہیں چاہتا تھا نہ چاہتے ہوئے بھی تم میرے تایا کی بیٹی ہو اور یہ بات یہاں پر سب لوگ جانتے ہیں۔۔۔

- تمہارے لیے تمہاری عزت کوئی معائنہ نہیں رکھتی مگر میرے لیے میری عزت بہت میٹر کرتی ہے۔ اس لیے تمہیں ایک بار پھر باعزت طریقے سے جینے کا موقع دے رہا ہوں۔ بہتر ہے کہ اب تم چپ چاپ احمر سے نکاح کر کے یہاں سے اپنی اس منہوس شکل کو لے کر چلی جاؤ،

- ورنہ مہک اس کے بعد مجھ سے کسی بھی طرح کے نرمی کی توقع مت رکھنا جب تک عاصم اپنی سزا کاٹ کر جیل سے باہر نہیں آتا میں چاہتے ہوئے بھی تمہاری ماں اور تمہارے دیگر گھر والوں کو یہاں سے نہیں بھیج سکتا۔۔۔

- اور میں تمہیں عاصم کے آنے تک یہاں پر برداشت نہیں کر سکتا تو اس کا ایک ہی حل ہے کہ تم نکاح کرو اور چپ چاپ یہاں سے چلی جاؤ نہیں تو دوسرا حل میرے پاس موجود ہے اور تمہیں پتہ ہے کہ

Posted On Kitab Nagri

میں وہ بھی کر سکتا ہوں۔ اگر تم نے نکاح والی بات نہ مان کر مجھے مجبور کر دیا تو میں اپنے غصے میں یہ قدم بھی اٹھا لوں گا۔

۔ میں تمہیں پولیس کے حوالے کر دوں گا اب یہ تمہیں ڈیسائیڈ کرنا ہے کہ تمہیں نکاح کر کے باعزت طریقے سے اپنا گھر بسانا ہے۔ یا اپنے اوپر ایک اور داغ لگاتے ہوئے سلاخوں کے پیچھے جا کر پولیس کے ڈنڈے کھانے ہیں۔

۔ فیصلہ تم پر ہے اور اس فیصلے میں چند ایک گھنٹے باقی ہیں جب احمر کی فیملی والے آئیں گے تو میں کسی بھی طرح کا تماشہ نہیں چاہتا۔ چپ چاپ نکاح کے تین بول پڑھ کر اپنے شوہر کے ساتھ اس گھر سے روانہ ہو جانا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

۔ اور تمہاری اطلاع کے لیے عرض ہے کہ وہ تم جیسی بد دماغ بد تمیز لڑکی سے پیار کرتا ہے۔ اس نے تمہارے لیے پرنسپل خود بھیجا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

- تو کم سے کم اس کی محبت کی قدر کر کے اپنا گھر بسانا نہیں تو ایز پوش تم بھاڑ میں جاؤ جو بھی کرو بس میرے گھر سے چلی جاؤ۔ مجھے اس سے آگے تم سے کوئی لینا دینا نہیں ہے رومان شاہ نے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے کہا تھا۔

- اس کے ہر ایک لفظ میں اس کے غصے کی کڑواہٹ اور صاف چھلک رہی تھی۔

رومان شاہ کے لہجے کی تپش سے مہک کو اندر تک اپنا وجود جلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ رومان شاہ دھاڑ سے دروازہ کھول کر روم سے جا چکا تھا۔۔۔

- جبکہ مہک اپنا آخری داؤ کھیل کر بھی ہار گئی تھی۔ اب وہ بیڈ پر لیٹی اونڈھے منہ سسکیاں لے کر اونچی آواز میں رو رہی تھی شاید وہ اپنی محبت کو ہمیشہ کے لیے کھو دینے کا ماتم منا رہی تھی۔

oooooooooooo

شاہ آپ کہاں ہیں میرب کی آنکھ کھلی تو رومان شاہ کو روم میں نہ پا کر میرب نے رومان شاہ کو فون ملا یا۔

Posted On Kitab Nagri

- رومان شاہ نے پہلی بیل پر ہی میرب کافون اٹھالیا۔ شاہ کی جان میں روم میں ہی آرہا ہوں بلکہ آچکا ہوں۔۔

- اپنے کان کو فون لگائے رومان شاہ دروازہ کھول کر اندر آچکا تھا کیونکہ وہ مہک سے بات کرنے کے بعد سیدھا اپنے روم کی جانب ہی آرہا تھا۔

- اسے پتہ تھا کہ اب کسی بھی وقت میرب کی آنکھ کھل سکتی ہے۔ اس سے پہلے کے وہ روم میں داخل ہوتا۔ چند قدم کی دوری پر ہی میرب کافون آگیا۔۔

- شاہ آپ صبح صبح اٹھ کر کہاں گئے تھے۔ میرب کی نظروں میں ایک عجیب سا شک تھا جس کو شاہ نے باخوبی محسوس کیا۔
www.kitabnagri.com

میری جان امی جان سے ملنے گیا تھا یوں شک کی نظروں سے مجھے مت دیکھو۔ کیونکہ تمہاری محبت کے چکروں میں پڑ کر شاہ اب کسی کے کام کا نہیں رہا۔ اس لیے کسی بھی طرح کی غلط فہمی کو اپنے دماغ میں مت آنے دو میری جان۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- مجھے اپنی شاہ پر شک نہیں ہے شک تو مجھے اس دنیا والوں پر ہے جن کی بری نظریں میرے شاہ پر ٹکی ہوئی ہیں۔ میرب کی بات کا مطلب شاہ بخوبی سمجھ رہا تھا کیونکہ میرب کا اشارہ مہک کی جانب تھا۔۔۔
- دنیا والوں کے چاہنے سے فرق نہیں پڑتا جان شاہ۔ تمہارا شاہ تو سر سے پاؤں تک تیرے ہی عشق میں ڈوبا ہوا ہے۔۔۔

(ساڑھے دل اتے سجنادی دے ناں مہر لگی۔ کسے ہو ردی ساڈے دل نو لوڈ نئی)

- رومان شانے پنجابی میں یہ کہا تھا۔

Kitab Nagri

(ہمارے دل پر محبوب کے نام کی مہر لگی کسی اور کی ہمارے دل کو ضرورت نہیں)

- شاہ آپ ادھر میرے پاس آکر بیٹھے میرب نے اپنا ہاتھ شاہ کی جانب بڑھاتے ہوئے۔ سوچتی ہوئی نظروں سے دیکھ کر کہا۔

Posted On Kitab Nagri

- جان شاہ تم حکم کرو شاہ آپ کے پاس سے اٹھے گا ہی نہیں۔ شاہ میرب کی فکر یہ نظر کو دیکھتے ہوئے بڑی محبت سے اسے مطمئن کرتے ہوئے بولا۔۔۔

- شاہ مجھے پتہ ہے کہ آپ مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں۔ شاہ مجھے آپ کی محبت پر شک نہیں بس میں یہ چاہتی ہوں کہ آپ مہک سے دور رہیں۔

- اس لڑکی کی جلسی کی کوئی حد نہیں ہے۔ شاہ میں نے اپنا بچہ کھو دیا صرف اس لڑکی کی جلسی کی وجہ سے۔

- اب شاہ میں آپ کو نہیں کھوسکتی اس کی آنکھوں میں مجھے نظر آتا ہے کہ وہ آپ کو مجھ سے چھین لے گی۔

یہ کہتے ہوئے میرب کی آنکھوں سے بے اختیار آنسوؤں چھلک کر اس کی گالوں پر پھسل گئے تھے۔۔۔
- میری جان تم میری محبت پر اتنا یقین رکھو ایک مہک تو کیا ہزاروں مہکیں بھی مل کر مجھے تم سے چھیننے کی کوشش کریں۔ تب بھی ان کو ناکامی ہی نصیب ہوگی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میرب کے پاس بیٹھ کر اس کے خوبصورت چہرے کو بڑی نرمی سے اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر اسے بہت گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا۔

- شاہ آپ میرے ہیں۔ صرف میرے میں اپٹ کو کسی کے ساتھ بھی شیئر نہیں کر سکتی۔۔۔ کوئی آپ کی طرف دیکھے میں یہ بھی برداشت نہیں کر سکتی۔

۔ اگر آپ کو کسی نے مجھ سے چھیننے کی کوشش کی تو میرب مر جائے گی اس کے آنسوؤں اور رونے کی
آواز میں شدت
آگئی تھی۔۔

ششششش۔۔۔۔۔ چپ اب تمہارا ایک آنسوں بھی ضائع نہیں ہونا چاہیے، تمہارے آنسوؤں میرے لیے بہت قیمتی ہے۔ اس طرح تم اپنی خوبصورت آنکھوں کو اذیت دے کر ان بیش کی قیمتی موتیوں کو ضائع نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ اپنے آتش لب اس کی گھنی پلکوں پر رکھتے ہوئے پلکوں کی باڑ سے ایک ایک موتی کو بڑی محبت سے چختے ہوئے اسے اپنی محبت کا مان دیتے ہوئے چپ کروا رہا تھا۔۔۔
- سوائے رب کی ذات کے دنیا کی کوئی طاقت مجھے تم سے چھین نہیں سکتی۔

- صرف تم ہی اپنے شاہ سے محبت نہیں کرتی۔ تمہارا شاہ بھی تم سے بے پناہ عشق کرتا ہے۔ تو تمہارے عشق میں۔ میں اس طرح سے جکڑا جا چکا ہوں کہ میں خود بھی چاہوں تو آزاد نہیں ہو سکتا۔

- اس لیے اپنے دماغ سے ہر ڈر ہر وہم کو نکال دو۔ اور جس ڈر کہ تم بات کر رہی ہو۔ اس کو تو آج رات کو میں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس گھر سے رخصت کروا کر ہی دم لوں گا۔۔۔

مطلب۔۔ میرب نے حیرانی سے پوچھا۔

- آج رات کو مہک اور احمر کا نکاح ہے تمہاری سب سے بڑی پریشانی کو احمر رخصت کروا کر اپنے ساتھ لے جائے گا۔

Posted On Kitab Nagri

- آپ مہک کا نکاح احمر بھائی سے کروا رہے ہیں۔ احمر بھائی کتنے سلجھے ہوئے انسان ہیں۔ اور آپ ان پلے اس چلاک لو مڑی مہک کو باندھ کر اچھا تو نہیں کر رہے۔ میرب کو مہک کا نکاح احمر سے سن کر بہت حیرت ہوئی تھی۔۔۔۔

- میں نے آپ کے احمر بھائی سے کوئی زبردستی نہیں کی بلکہ وہ خود ہی تمہارے کہنے کے مطابق اس چلاک لو مڑی میں انٹر سٹڈ تھا۔

- اس عاشق صاحب نے خود ہی مہک کے لیے پروپوزل بھیجا تھا۔ میرے ترکی جانے سے پہلے اس وقت میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ مگر اس کی اس کر توت کے بعد تو میں اسے اپنے گھر میں رکھنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ رومان شاہ کا اشارہ میرب کو سیڑھیوں سے گرانے کی طرف تھا۔۔۔

- اس لیے میں نے احمر کے پروپوزل پر نظر ثانی کرتے ہوئے احمر سے بات کی مگر میں نے احمر سے کوئی بھی بات چھپائی نہیں ہے۔

Posted On Kitab Nagri

ہر ایک بات اسے حرف با حرف بتادی تھی۔ مگر پھر بھی اس نے اپنی رضامندی سے مہک سے نکاح کرنا چاہا تو پھر میں کیا کر سکتا تھا۔۔۔

- اب تمہارا احمر بھائی جانے اور یہ چالاک لومڑی بہر حال میں تو اس کو اپنے گھر میں اس سے زیادہ برداشت نہیں کر سکتا۔

- چلو ٹھیک ہے اگر احمر بھائی خود اپنی مرضی سے اس چالاک لومڑی کو شادی کر کے لے جانا چاہتے ہیں۔ تو پھر مجھے کوئی اعتراض نہیں میرے لیے تو خوشی کی بات ہے۔
- یہ میرے شاہ کی جان چھوڑ کر چلی جائے گی میرب نے چہکتی ہوئی آواز میں کہا۔۔۔

www.kitabnagri.com

- شکر ہے پریشانی کے بادل چھٹ گئے۔ اور میری جان شاہ کا خوبصورت کھلا ہوا چہرہ مجھے دیکھنے کو ملا۔
- میرب کا پر سکون چہرہ اور آواز سن کر رومان شاہ نے اسے اپنی باہوں کے مضبوط دائرے میں کس لیا۔
اس کے سر پر لب رکھ کر محبت اور مان سے بھر ا بوسہ دیا۔

oooooooo

Posted On Kitab Nagri

- یہ جو تم لوگوں نے غریبوں کے پیسے سے حرام کھا کھا کر اپنے پیٹ بڑے کر رکھے ہیں ان کو چھوٹا کرنے کا وقت آگیا ہے۔ سب لوگ لائن میں سیدھے کھڑے ہو سب لوگ لائن میں سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔

- یا یہ نیا سے سی پی تو بڑا سخت ہے۔ نہ تو یہ زمیندار کے روعب سے ڈرتا ہے اور نہ ہی سننے میں آیا ہے کہ یہ رشوت لینے دینے کا روادار ہے۔

- لگتا ہے آج تو ہماری شامت آگئی ہے کیونکہ آج اس نے اپنا چارج سنبھال لیا ہے۔ پولیس والے لائن بناتے ہوئے آپس میں گزر پھسر کر رہے تھے۔

- یہ تم لوگ دیہاتی عورتوں کی طرح آپس میں کھسر پھسر بعد میں کر لینا پہلے ایک لائن میں سیدھے کھڑے ہو رائٹ ناؤ۔ اے سی پی شاہ میر کی گرجدار آواز سے آدھے سیکنڈ سے بھی پہلے گاؤں کے پولیس تھانے کی نفری لائن میں کھڑی ہو چکی تھی۔۔۔

- وہ اپنے ہاتھ میں پولیس والی سٹک لیے غضب ناک نظروں سے دیکھتا ہوا ایک ہاتھ کمر پر باندھے ادھر سے ادھر جاتے ہوئے پولیس والوں کے بڑے ہوئے پیٹ کو بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- سب کے سب اپنے پیٹ اندر کر اور چھاتی باہر --- میں نے کہا پیٹ اندر چھاتی باہر ---
- سرجی اس سے زیادہ پیٹ اندر نہیں جا رہا ایک بہت بڑے پیٹ والے سپاہی نے اپنا درد بیان کرنا
چاہا۔

- جب غریب کسانوں کا خون چوس کر حرام کے پیسے سے اپنا پیٹ بھرو گے تو پیٹ اندر کیسے جائے گا۔
اے سی پی
شاہ میر ملک نے دھاڑ کر کہا تو پوری نفری کانپ گئی تھی۔

اور یہ کیا ہے۔ یہ جوتے یونیفارم کے ساتھ ہوتے ہیں۔ ایک سپاہی نے گھر والے نارمل شوز یونیفارم کے
ساتھ پہن رکھے تھے۔ اے سی پی شاہ میر نے ناگوار نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

www.kitabnagri.com

- میگنیزین نکالو لگاؤ گنکو لوڈ کرو اور ان لوڈ کرو 10 سیکنڈ کے اندر اندر رائٹ ناؤ۔

Posted On Kitab Nagri

- نفری جو زمیندار کے دبدبے سے ہر وقت ڈری رہتی تھی۔ جنہوں نے پتہ نہیں کتنے سالوں سے گولی چلا کر بھی نہیں دیکھی تھی۔

- ان سے نہ تو میگزین نکال کر 10 سیکنڈ کے اندر گن لوڈ ہوئی اور نہ ان لوڈ ہوئی شاہ میر نے قہر برساتی ہوئی نظروں سے سب کی جانب دیکھا۔۔۔

- ایسے نکالتے ہیں میگزین۔ تم لوگو کو اپنی گن کے بیسک چیزوں کے بارے میں نہیں پتا۔ اور تم لوگ خود کو پولیس والے کہتے ہو۔



- اور تم جیسے نکموں کو حکومت اس بات کے پیسے دیتی ہے کہ تم لوگ عوام کی خدمت کرو۔ اور تم لوگ حکومت کا پیسہ کھا کر ان غریب لوگوں کا خون چوستے ہو اور حفاظت کے نام پر سارا دن لمبی تان کر سوتے ہو۔ یا جاز زمیندار کے کتے بن کر اس کے تلوے چاٹتے رہتے ہو۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- تم لوگوں نے آخری دفعہ گولی کب چلائی تھی --- میں نے پوچھا تم لوگوں نے آخری دفعہ گولی کب چلائی تھی۔ سب کی خاموشی پر شامیر کا دل کر رہا تھا کہ ایک ایک کو شوٹ کر دے مگر وہ ہر کام قانون کے دائرے میں رہ کر کرنے کا عادی تھا۔۔

ساری نفری بندوق میں اندر میگنیزین نکالے اور ڈالیں۔۔ گن کو لوڈ کریں اور پھر ان لوڈ کریں شام تک مجھے تم لوگوں کی پریکٹس مکمل چاہیے۔۔

- آسان بخش تم کچھ دیر میں مجھے اندر آ کے کمرے میں ملو۔۔۔۔۔ سب کو پریکٹس میں لگا کر نفری کے ایک آدمی جس کا نام اسان بخش تھا اسے اپنے آفس میں آنے کا کہہ کر۔ شاہ میرا اپنے آفس کی جانب چل دیا کیونکہ اس کے فون پر مرہا کا فون آرہا تھا۔۔۔۔۔

oooooooooooo

- اسلام علیکم میری جان کیسے اپنے شوہر کی یاد آگئی میری انرومنٹک بیوی کو۔۔
وہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بڑے رومینٹک انداز سے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میں نے یہ پوچھنے کے لیے فون کیا ہے کہ آج آپ پورے سات منٹ لیٹ ہیں اور آپ ابھی تک گھر کیوں نہیں پہنچے۔

ہممم۔ تو اب پولیس والے کی بھی انویسٹیشن ہوا کرے گی۔۔۔

- جی بالکل ہوا کرے گی آپ مجھے فوراً بتائیں کہ آپ پورے ساتھ منٹ لیٹ کیوں ہے۔۔

- میم میں ذرا اپنی نفری کا دماغ ٹھیک کر رہا تھا اور آج پورا چارج میرے ہاتھ میں آچکا ہے تو اس لیے دیر ہو گئی۔۔۔

Kitab Nagri

- وہ سب تو ٹھیک ہے مگر جو آپ پورے سات منٹ لیٹ ہوئے ہیں اس کی سزا آپ کو ضرور ملے گی۔
مرہا کو ہنسی آرہی تھی اپنی ایکٹنگ پر جسے وہ بامشکل روک کر بول رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- جی میم میں دس منٹ میں آپ کے حضور حاضر ہو جاؤں گا۔ پھر آپ جو بھی سزا دیں گی۔ یہ بندہ ناچیز خوشی خوشی قبول کر لے گا۔ مگر باشرط ہے کہ سزا میری پسند کی ہونی چاہیے شاہ میر کو مرہا کایوں مذاق کرنا بہت اچھا لگ رہا تھا۔

- جی نہیں سزا تو سزا ہوتی ہے اور وہ دینے والے کی مرضی ہوتی ہے کہ وہ کس طرح کی سزا دینا چاہتا ہے ایسی کوئی بھی ڈیمانڈ آپ مجھ سے نہیں کر سکتے۔۔

- وہ تو میری جان میں گھر آکر بتاؤں گا کہ میں ڈیمانڈ کر سکتا ہوں یا اور بھی بہت کچھ کر سکتا ہوں۔ آپ کو سزا دینے کا پورا حق ہے۔ مگر مجھے بہت سخت سزا چاہیے کیونکہ مجھے لگتا ہے میں نے غلطی بہت بڑی کی ہے تو سزا بھی دھما کے دار ہونی چاہیے۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میر آپ کو پتہ ہے کہ آپ بہت بے شرم ہے۔ اس لیے میں فون بند کر رہی ہوں۔ مرہا نے شاہ میر کی گول گول

بے باک الفاظوں کو سمجھتے ہوئے شرم سے لال ہو کر ٹھک سے فون بند کر دیا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- کبوتر اگر اپنی آنکھیں بند بھی کر لے تو آنے والا خطرہ ٹل نہیں جاتا۔ فون بند کرنے سے کچھ نہیں ہو گا۔

- پلیز میم میرے لیے کڑی سزا تیار رکھیے گا۔ نہیں تو پھر خود میری سزا کے لیے تیار رہنا۔
- شاہ میرا میسج پڑھ کر مرہا پچھتا رہی تھی کہ اسے کیا ضرورت تھی جان بوجھ کر شیر کے منہ میں ہاتھ ڈالنے کی۔

اسے پتہ تھا کہ اب تو وہ اپنا موڈ سزا کے لیے بنا کر ہی گھر آئے گا۔

- ویسے بھی میرب کی ٹینشن کی وجہ سے دوبارہ شاہ میر کو اپنی محبت میں مرہا پر برسائے کا موقع ہی نہیں ملا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- کیونکہ وہ دماغی طور پر بہت پریشان تھا اب جب کہ میرب کی حالت کافی بہتر تھی۔ اوپر سے مرہا کی باتوں نے شاہ میر کے سوئے ہوئے سارے جذباتوں کو جگا کے رکھ دیا تھا۔ اب تو میرہا کی شامت پکی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- کھانا بنانے کی ضرورت نہیں ہے میں نے آرڈر کر کے شہر سے منگوایا ہے۔ آتے ہوئے لے کر آؤں گا۔ فریش ہو کر میرے فیورٹ کلر کا ڈریس پہن کر تیار ہو جاؤ۔۔۔

(آئی لو یو میر کی جان تمہارا عاشق تمہارا شوہر اے سی پی شامیر ملک)

oooooooo

- اگر مجھے کچھ دیر کی اجازت ہو تو میں جا کر احمر اور تمہارے دیے گئے نام کے مطابق اس چالاک لومڑی کا نکاح کرواؤں۔ کیونکہ سب مہمان نیچے اکٹھے ہو چکے ہیں۔ رومان شاہ نے تیار ہو کر نیچے جانے کی میرب سے اجازت مانگی۔۔

- اجازت ہے جاسکتے ہیں مگر پہلے میرے پاس آئے میرب کے ٹانگ میں چوٹ لگنے کی وجہ سے۔ میرب بیڈ سے خود زیادہ اٹھ نہیں سکتی تھی۔ اس لیے ہر چھوٹے بڑے کام کے لیے وہ اپنے شاہ کو اپنے پاس بلاتی۔۔

- رومان شاہ نے بلیک کلر کا شلوار کرتا پہنا ہوا تھا۔ جس میں اس کا گورا رنگ قہر ڈھا رہا تھا۔ حالانکہ رومان شاہ نے کچھ خاص تیاری نہیں کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- مگر گھر میں نکاح کے لیے آئے ہوئے مہمانوں کی وجہ سے صرف فریش ہو کر بلیک کلر کا کرتا شلوار پہن رکھا تھا۔ اس سادگی میں بھی اس کی خوبصورتی قیامت ڈھا رہی تھی۔

- جی کیا حکم ہے بندہ ناچیز کے لیے رومان شاہ نے کف کی سٹڈ بند کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

- اتنا دور نہیں میرے پاس آئیں۔ میرب جو کہ بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی۔ پاس کھڑے ہوئے رومان شاہ کو ہاتھ کے اشارے سے اپنے پاس ہونے کو کہہ رہی تھی۔۔

- جان شاہ تھوڑا سا صبر کر لو میں بس نکاح والا کام نیٹا کر آ جاؤں۔ اس کے بعد جتنا کہو گی نزدیک آ جاؤں گا۔
www.kitabnagri.com

- رومان خود کو بڑا معصوم پریسزنٹ کرواتے ہوئے۔ اپنے دونوں ہاتھ اپنے سینے بند باندھ کر اپنی عزت بچانے والی ایکٹنگ کرتے ہوئے بولا تو۔ میرب شرم سے لال پڑ گئی تھی۔ اسے اندازہ نہیں تھا کہ شاہ اس کی بات کا یہ مطلب نکال لے گا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ۔۔۔ میرا ایسا کوئی مطلب نہیں تھا۔ اور نہ ہی میرا ایسا کوئی ارادہ ہے آپ فضول کے وہم اپنے دماغ میں مت پالیں۔ میں تو آپ کو اپنے پاس اس لیے بلارہی تھی کہ میں آپ کو کالائیگا لگا سکوں۔
- اب آپ اتنے خوبصورت لگ رہے ہیں اگر جاتے جاتے وہ چالاک لومڑی آپ کو نظر لگا کے چلی گئی تو۔

- میرب نے اپنی صفائی میں بولتے ہوئے کہا۔ مگر اس کے چیکس شرم اتنے بلش کر رہے تھے کہ شاہ کو اپنے جوک پر ہنسی آنے لگی۔۔۔

- اوکے اوکے مجھے لگا کہ شاید میری بیوی کا رومانس کا موڈ ہو رہا ہے۔ میں تو ڈر ہی گیا تھا۔ رومان شاہ میرب کے پاس بیٹھتے ہوئے گھبرانے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے بولا۔
- جی نہیں میرا آپ کی طرح ہر وقت رومانس کرنے کا موڈ نہیں ہوتا اس طرح کے شوق آپ کے ہیں اور آپ کو ہی مبارک ہو۔۔۔

- میرب بلش کرتی ہوئی گالوں سے منہ بسور کر اپنی آنکھ میں چھوٹی انگلی

Posted On Kitab Nagri

سے کا جل لگا کر شاہ کے کان کے پیچھے لگا کر اپنا ہاتھ پیچھے کر چکی تھی۔

یہاں پر تو مجھے نظر لگنے کا خطرہ ہی نہیں تھا۔ خطرہ تو مجھے یہاں پر ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ مجھے یہاں پر نظر لگ جائے گی۔ تم جلدی سے ادھر نظر کاٹیکہ لگاؤ رومان شاہ نے اپنے لبوں پر انگلی رکھتے ہوئے بڑے مسکریے انداز سے کہا۔

ٹھیک ہے ابھی لگا دیتی ہوں۔۔۔ میرب نے اپنی آنکھ سے کا جل لیتے ہوئے رومان شاہ کی لبوں پر کا جل لگا دیا۔۔۔ اب وہ کھکھلا کر ہنس رہی تھی۔۔۔ اسے پتہ تھا کہ رومان شاہ کون سا نظر کاٹیکا لگانے کی بات کر رہا تھا۔ اب وہ اپنے جوک پر دانت نکال کر قہقہے لگاتی ہوئی ہنس رہی تھی۔۔۔

www.kitabnagri.com

اچھا جی میری بلی مجھے ہی میاؤں اب بتاتا ہوں تمہیں کہ شوہر کی نظر کیسے اتارتے ہیں رومان شاہ اس کے دونوں ہاتھ جو اپنے چہرے پر رکھ چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کیونکہ اسے بھی پتہ تھا کہ آگے کیا ہونے والا ہے۔ رومان شاہ نے اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر اوپر کی طرف پن کر دیے۔ اپنے مضبوط ہاتھوں کی انگلیاں اس کی نازک کانچ جیسی انگلیوں میں پوری طرح سے پھنساتے ہوئے اسے تکیے پر پن کر چکا تھا۔

۔ وہ اس کے نازک سے لبوں پر جھکا ہوا تھا۔ میرب نے اپنا چہرہ ادھر ادھر کر کے بچنے کی بہت کوشش کی مگر رومان شاہ کی پکڑ سے بچنا میرب کے لیے آسان نہیں تھا۔

۔ وہ اپنے آتش لب زبردستی میرب کی پنکھڑیوں پر رکھ کر ان کو اپنی قید میں لے گیا۔ میرب کو شاہ کو تڑپانے کی اچھی خاصی سزا مل رہی تھی۔

۔ وہ میرب کے لبوں کی نمی کو اتنی شدت سے اپنے اندر اندیل رہا تھا کہ میرب مچلنے لگی تھی۔ میرب کا سانس لینا تک مشکل کر دیا تھا دشمن جاں نے۔

۔ ابھی تو وہ میرب کی جان کو اور بھی مشکل میں ڈالتا اگر اسے نیچے جا کر نکاح کروانے کی جلدی نہ ہوتی تو۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ جب پیچھے ہٹا تو رومان شاہ کی خود کی بھی سانس اکھڑی ہوئی تھی۔ جس کو بحال کرنے کے ساتھ وہ کھکھلا کر مسکرا بھی رہا تھا۔ کیونکہ اس کی جو سی پنکھڑیوں کا ذائقہ ابھی تک اس کے لبوں پر تھا۔۔۔

- میرب نے ہاتھ چھوٹے ہی شاہ کے سینے پر دو تین مکے زور سے برسائے تھے۔۔۔

- ایسے بھی کوئی کس کرتا ہے مجھے سانس نہیں آرہی تھی وہ غصے سے بولی۔۔

- مجھے تو ایسے ہی کس کرنے میں مزہ آتا ہے اور ویسے بھی اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے۔ تمہارے ان نازک لبوں کی پکڑیوں میں اتنا نشہ ہے کہ میں مدہوش ہو جاتا ہوں۔ اور مجھ معصوم سے پیچھے نہیں ہٹا جاتا تو میں کیا کروں۔۔۔

www.kitabnagri.com

وہ سارا قصور میرب کی خوبصورت پنکھڑیوں کا بنا رہا تھا۔۔۔ شاہ چلے جائیں ورنہ میں آپ کے ساتھ کچھ کرنا بیٹھوں۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میرب کے لب پر کٹ لگنے سے میرب کو جلن سی محسوس ہوئی تو اس نے اپنی انگلی سے اپنی ہونٹ کو ٹچ کرتے ہوئے انگلی کو دیکھا تو اس پر ایک ننھی سی بوند خون کی دیکھ کر میرب بھڑک اٹھی تھی۔۔۔

- میں تو چاہتا ہوں کہ تم کچھ کر کے دکھاؤ۔ میں ذرا نکاح والے معاملے سے فارغ ہو کر آتا ہوں۔ تم خود کو تیار کرو۔

- شاہ آپ بہت گندے ہیں۔ وہ شاہ کے پیچھے زور سے تکیہ پھینکتے ہوئے اپنا غصہ نکال رہی تھی۔

- کچھ دیر ویٹ کرو ابھی واپس آتا ہوں پھر بتانا کہ میں کتنا گندا ہوں اور کتنا اچھا آرام سے بیٹھ کر اس مدے پر بات کریں وہ میرب کی حالت پر ہنستے ہوئے روم سے جا رہا تھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

- ایسا کچھ نہیں ہونے والا کیونکہ میری ٹانگ میں بہت درد ہے۔ میرب نے اونچی آواز میں وارننگ دی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- کوئی بات نہیں میں جہاں سے نظر کا ٹیکا لگو کر آیا ہوں وہیں سے continue کر کے کام چلا لوں گا
تمہاری معصوم ٹانگ کو میں کوئی تکلیف نہیں دی دوں گا۔

رومان شاہ کس کی بات کر رہا تھا وہ ہنستے ہوئے روم کا دروازہ کھول کر جا چکا تھا۔ جبکہ میرب ابھی تک سی
سی کرتی ہوئی اپنی ہونٹ کو سہلار ہی تھی۔

- شاید اس کا شاہ کچھ زیادہ ہی سختی کر کے گیا تھا۔ کیونکہ کٹ تھوڑا گہرا لگنے کی وجہ سے میرب کو ہلکا سا
درد بھی محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ مگر یہ درد اتنا میٹھا تھا کہ میرب ہلکے سے مسکرا دی تھی۔۔

oooooooooooo

احمر کے گھر والے مہک کے لیے ویڈنگ سوٹ لے کر آئے تھے۔۔۔ رومان شاہ کی دھمکیاں دینے پر
بامشکل مہک نے سوٹ پہنا تھا۔
www.kitabnagri.com

- اگر تم نے باہر آ کر کسی بھی طرح کا تماشہ کیا تو اس بار قسم سے مہک میں تمہیں شوٹ کر دوں گا۔

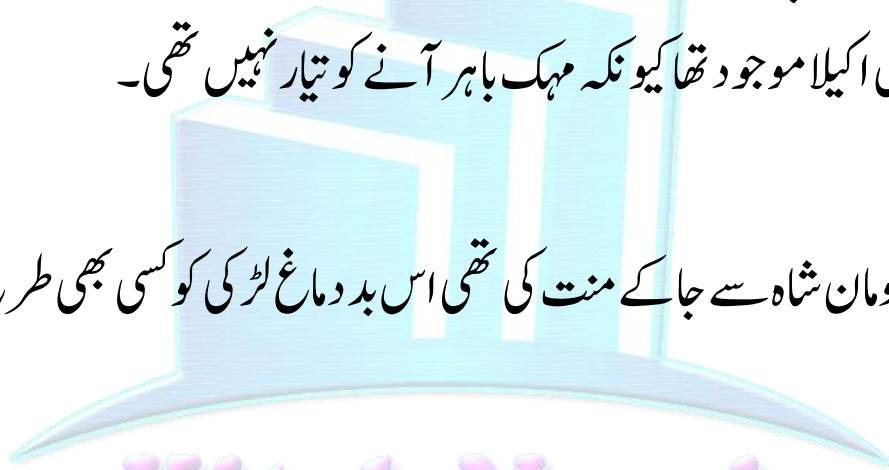
- اچھا ہے تم مجھے شوٹ کر دو۔ ویسے بھی زبردستی کروا کر تم مجھے شوٹ ہی کر رہے ہو۔۔

Posted On Kitab Nagri

- مہک تم چاہتی کیا ہو اچھا خاصہ خوبصورت ویل ایجوکیٹر لڑکا مل رہا ہے۔ اوپر سے وہ تمہیں پیار بھی کرتا ہے جس کے تم بالکل بھی لائک نہیں ہو۔

- اس سے زیادہ تمہیں کیا چاہیے مجھے تو یہ سمجھ نہیں آرہا۔ رومان شاہ نے چلاتے ہوئے کہا۔ وہ اس وقت مہک کے کمرے میں اکیلا موجود تھا کیونکہ مہک باہر آنے کو تیار نہیں تھی۔

- مہک کی ماں نے رومان شاہ سے جا کے منت کی تھی اس بددماغ لڑکی کو کسی بھی طرح باہر لے کر آئے



- مجھے تم چاہیے ہو رومان صرف تم۔
www.kitabnagri.com

- کر لو مجھ سے نکاح کیوں اتنے ضدی ہو گئے ہو تم تو ایسے کبھی نہیں تھے۔

- تم تو مجھ پر مرتے تھے۔ آج کیوں تم مجھ سے دور بھاگنے کے لیے مجھے کسی اور کے گلے باندھ رہے ہو۔

Posted On Kitab Nagri

- مہک دلہن بنی بھاگتی ہوئی اچانک رومان شاہ کے سینے سے آن لگی تھی اور رومان شاہ کی کمر میں ہاتھ ڈال کر زبردستی اس کے سینے سے لگ کر رو رہی تھی۔۔۔

- ڈسکسٹنگ پاگل ہو گئی ہو۔ رومان شاہ نے زور سے دھکا دیتے ہوئے مہک کو خود سے دور کیا۔۔۔۔

- ہاں ہاں میں پاگل ہو گئی ہوں تمہارے پیار نے مجھے پاگل کر دیا ہے۔۔ کیا کروں میں تم کسی بھی طرح تو ماننے کو تیار نہیں ہو۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- میں ایسا کیا کروں کہ تمہیں یقین آجائے کہ میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں۔۔۔۔ مہک سچ مچ اس وقت پاگل لگ رہی تھی۔۔

- تم احمر سے شادی کر لو مجھے یقین

Posted On Kitab Nagri

آجائے گا کہ تم مجھ سے بہت پیار کرتی ہو۔۔۔ اور میری عزت رکھنے کی خاطر تم نے چپ چاپ اپنا گھر
بسا لیا ہے۔

- رومان شاہ نے اس کے پاگل انداز کو دیکھتے ہوئے تو اپنا لہجہ تھوڑا نرم کر لیا۔

[illegible]

۔ آنسوؤں سے بھیگی ہوئی آنکھوں سے وہ ہچکیوں سے روتے ہوئے بول رہی تھی۔۔

۔ ان سب فضول باتوں کا اب کوئی مطلب یا مقصد نہیں ہے باہر سب لوگ انتظار کر رہے ہیں۔ چپ چاپ باہر آ جاؤ ورنہ مہک میں ایسا کچھ کر گزروں گا جس کا پچھتاوا چاہے ساری زندگی مجھے رہے۔

Posted On Kitab Nagri

- مگر تمہارا قصہ تو ہمیشہ کے لیے ختم کر دوں گا۔ تم نے جتنا کچھ کر لیا ہے اس سے زیادہ سہنے کی مجھ میں تو ہمت نہیں ہے۔۔۔

- رومان شاہ کے لہجے اور آنکھوں میں اتنا قہر تھا کہ مہک کا پورا وجود لرز گیا۔۔۔ اب رومان شاہ کے ہاتھوں سے گولی کھا کے مرنے سے تو زیادہ بہتر تھا کہ وہ نکاح کر کے احمر کے ساتھ ہی چلی جاتی۔۔۔۔۔ مہک چاہے جتنا مرضی رومان شاہ کے عشق میں مبتلا ہو مگر اسے اپنی جان بہت عزیز تھی۔۔

- وہ کبھی بھی رومان شاہ کے ہاتھوں سے مرنا تو بالکل نہیں چاہتی تھی۔ اس لیے اب سوائے احمر کے ساتھ نکاح کرنے کے اس کے پاس اور کوئی چارہ نہیں تھا۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

oooooooooooo

احمر کی فیملی کے علاوہ شاہ زیب اور ڈاکٹر ہما آئے تھے زیادہ لوگوں کو نکاح میں مدعو نہیں کیا گیا تھا۔

- بڑی سادگی سے نکاح ہونے کے بعد مہک کو احمر کی پھولوں سے سچی ہوئی گاڑی میں بٹھا دیا گیا۔ رومان شاہ نے احمر کو اپنے پاس بلایا تھا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- تمہیں تمہاری بیوی کی خوبیوں سے بہت اچھی طرح سے میں نے تمہیں آگاہ کر دیا ہے۔ ان سب خوبیوں کو جاننے کے بعد بھی تم اس کے ساتھ نکاح کرنے کے لیے خود راضی ہوئے ہو۔۔۔

- اور اگر اب نکاح کے بعد تم سے تمہاری بیوی سنبھالی نہ گئی تو لعنت ہے تمہارے مرد ہونے پر۔ پہلے تم سے اپنی گرل فرینڈ عریشہ نہیں سنبھالی گئی۔۔۔

- مگر اب یہ تمہاری بیوی ہے اس کو لگام ڈال کے رکھنا جیسے مرضی رکھو۔ مگر اسے قاعدے قانون سکھانا اب تمہاری ذمہ داری ہے رومان شاہ نے صاف صاف لفظوں میں احمر سے یہ کہا تھا کہ وہ اپنی بیوی پر اپنا حق جما کر اسے اس کی حدود دکھائے۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

- میرے پنجابی یار کبھی تھوڑے الفاظوں کو تمیز سے بھی بول لیا کرو۔

- احمر نے ہنستے ہوئے رومان شاہ سے کہا کیونکہ رومان شاہ کے سیدھے

صاف کھرے جملوں کے وہ لوگ عادی تھے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ زیب اور احمر کو پتہ تھا کہ رومان شاہ اپنی بات ہمیشہ صاف ستھرے الفاظوں میں ہی بیان کرتا ہے۔۔۔

۔ اس لیے یہ ان کے لیے کوئی حیرانگی کی بات نہیں تھی۔۔۔

۔ جناب مجھے بہت اچھی طرح سے پتہ چل گیا ہے کہ میری بیوی اڑیل دماغ ہے۔ یہ بات اگر تم مجھے نہ بھی بتاتے تب بھی مجھے پتہ تھا۔۔۔

Kitab Nagri

۔ کیونکہ تمہارے خاندان سے ہے تو اس کا اڑیل ہونا تو لازم تھا۔ آخر کو تمہاری ہی کزن ہے رومان شاہ کے اڑیل ہونے کا احمر مزاق سے طعنہ مار رہا تھا۔۔۔

۔ اب تم چپ چپ چلے جاؤ گے یا یہاں سے جوتے کھا کر جانے کا ارادہ ہے رومان شاہ نے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- جا رہا ہوں اب تم میرے سالے بن گئے ہو تمیز سے پیش آیا کرو جاتے جاتے احمر بھی اپنی کمینی حرکت کر کے گیا تھا۔۔

- رومان شاہ نے جاتے ہوئے اس کی کمر پر کس کر مکا چڑھ دیا تھا۔ سالے والی بات پر۔۔۔۔ حالانکہ رومان اسے ساری حقیقت سے آگاہ کر چکا تھا پھر بھی جان بوجھ کر جاتے ہوئے وہ دانت نکالتے ہوئے اسے سالابول کر گیا تھا۔۔۔۔،

- مرہا شاہ میر کا فیورٹ بلو کلر پہن کر بہت کھلی کھلی اور خوبصورت لگ رہی تھی۔ شاہ میر نے پہلی بار اسے اپنے من پسند کلر کو پہن کر تیار ہونے کے لیے کہا تھا۔

- مرہا کو اس بات کی بہت خوشی تھی کہ وہ اپنے میر کے لیے تیار ہو رہی ہے۔ بلو کلر کی کیپری کے ساتھ سیم کلر کا نارمل سا کرتا اور ڈیزائنزدوپٹہ لے کر وہ بالکل نازک سی گڑیا لگ رہی تھی۔۔۔

- بالوں کو سیٹ کر کے اس نے کھلا چھوڑ رکھا تھا۔ میک اپ کے نام پر مسکارا اور لائٹ سی لپسٹک لگائی ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- مرہا کو خود بھی زیادہ میک اپ کا شوق نہیں تھا اور شاہ میر بھی زیادہ میک اپ کو پسند نہیں کرتا تھا۔

- اس لیے اس نے اپنے میر کی پسند سے میک اپ بہت لائٹ کیا کانوں میں گولڈ کی چھوٹے چھوٹے ایرنگ پہنتے ہیں ہوئے تھے۔۔۔

- اپنی فائنل لک آئینے میں دیکھتے ہوئے مرہا خود ہی شرمائی۔ کیونکہ کافی دنوں بعد وہ تیار ہو کر کافی خوش تھی اتنے میں باہر کا ڈور بجا تھا۔۔۔۔

- وہ بھاگتی ہوئی بنا پوچھے دروازہ کھول چکی تھی۔ اسے لگا کہ شاید شامیر آیا ہے کیونکہ اس کے آنے کا وقت ہو چکا تھا۔ شاہ میر نے تقریباً 10 منٹ تک آنے کا کہا تھا۔۔۔

- اور تقریباً 10 منٹ سے زیادہ کا ٹائم ہو چکا تھا اسے کنفرم تھا کہ شاہ میر ہی آیا ہو گا اس لیے اس نے بنا آواز دیے دروازہ کھول دیا۔۔۔

- ماشاء اللہ اے سی پی نے گھر میں تو پٹاخہ رکھا ہوا ہے۔ اتنی خوبصورت بیوی کو چھوڑ کر خامخواہ آدمی رات تک تھانے میں خوار ہوتا رہتا ہے۔ کتنا بد نصیب شخص ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

کک۔۔کک۔۔کون۔۔کون ہو تم لوگ پیچھے ہٹو دو تین لمبے چوڑے مسٹنڈے جو دروازے پر
کھڑے ہوئے اپنی مونچھوں
کو تاؤ دے رہے تھے۔۔۔

- شیطانی ان کے چہروں سے صاف چھلک رہی تھی ان کے بھیانک چہروں سے ان کے ارادے صاف
نظر آرہے تھے کہ
وہ کسی نیک ارادے سے نہیں آئے۔۔۔

- مرہا جو اپنی ایکسائمنٹ میں دروازہ کھول بیٹھی تھی۔ اب وہ دروازے کو دھکادے کر زبردستی بند
کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ جو کہ وہ لمبے چوڑے مسٹنڈے ناکام بنا چکے تھے۔
- ان کے دھکے دینے سے مرہا جو دروازہ بند کرنے کی کوشش کر رہی تھی زمین پر جاگری تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- خوبصورت دل نشیں گڑیا کیوں خود کو ہلکان کر رہی ہو۔۔۔۔۔ تمہارے نازک ہاتھ اس طرح کے دروازے بند کرنے کے لیے نہیں ہے۔۔۔ بلکہ مخملی سیج پر بیٹھ کر ہم جیسے شہزادوں کا دل بہلانے کے لیے بنی ہو تم۔۔۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va3357500595)

Posted On Kitab Nagri

- وہ لڑکے قدم اٹھاتے ہوئے مونچھوں
کو تاؤ دے کر گھر کے اندر داخل ہو رہے تھے۔۔۔

پلیز چلے جائیں یہاں سے مرہاز مین پر پیچھے کی جانب سکروں کرتی ہوئی کانپ رہی تھی۔ وہ ڈرتے ہوئے
رورہی تھی مرہا تو پہلے سے ہی ایک بہت ڈری اور سہمی رہنے والی لڑکی تھی۔

- جس ڈر کو اپنی محبت سے شاہ میر نے بڑی مشکل سے کم کیا تھا مگر آج ان غنڈوں کے ارادے دیکھ کر
میرہا کو اپنے بچپن کی وہ سہمی ہوئی مرہا یاد آگئی۔۔۔

- ایک لڑکے نے آگے بڑھ کر مرہا کی کلائی تھام کر اسے جھٹکے سے کھڑا کرتے ہوئے۔ قہقہہ لگا کر ہنستے
اسے اپنی جانب کھینچا تھا۔
www.kitabnagri.com

- مرہا اپنا توازن برقرار نہ رکھتے ہوئے اس کے ساتھ آکر ٹکرائی تھی وہ بد تمیزی پر اتر آیا تھا۔۔۔ وہ مرہا
کو اپنی باہوں

میں کسنے کی کوشش کر رہا تھا۔ جبکہ مرہا روتی ہوئی سے دھکے مار رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- کہاں جا رہی ہو میری جان ایک تو اے سی پی نے اتنی خوبصورت بیوی کو گھر کے اندر چھپا کے رکھا ہوا۔ کوئی اتنی خوبصورت چیز کو اس طرح چھپا کے رکھتا ہے ان لڑکوں کا شیطانی ہنسنا مرہا کو لرزے پر مجبور کر رہا تھا۔

- ایک تو اتنی مشکل سے اتنی خوبصورت چیز ہاتھ لگی ہے۔۔ اور تم یوں مچھلی کی طرح میرے ہاتھ سے پھسل رہی ہو۔ آج تو تم ہمارے ڈیرے کی رونق بنو گی جان مند۔۔۔

- اس لڑکے نے شاید شراب پی رکھی تھی اس کے منہ سے آتی ہوئی بدبو سے مرہا نے اپنے ناک پر ہاتھ رکھ لیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- وہ لڑکا شاید سب کا سر کوپ لگ رہا تھا کیونکہ باقی اس کے پیچھے کھڑے ہوئے اسے دیکھ کر خوش ہو رہے تھے مگر بد تمیزی صرف وہی لڑکا کر رہا تھا جو دیکھنے میں کافی خوبصورت اور کسی اچھے گھر کا لگ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- پلیز مجھے چھوڑیں میں نے آپ کا کیا بگاڑا ہے کیا دشمنی ہیں آپ کی میرے ساتھ۔ مرہا کانپتے ہونٹوں کے ساتھ رو رہی تھی۔ جس سے اس کا خوبصورت روتا ہوا حسن اس لڑکے کو اور بھی اپنی جانب اٹریک کر رہا۔

- نہ تو ہماری تمہارے ساتھ کوئی دشمنی ہے۔ اور نہ ہی تم نے ہمارا کچھ بگاڑا ہے دشمنی تمہارے شوہر کے ساتھ ہے اور ہمارا سب کچھ بگاڑ بھی تمہارا شوہر ہی رہا ہے۔
- ہم تمہیں سزا دینے آئے تھے تاکہ تمہارے شوہر کو تڑپہ سکے۔

- مگر تم تو اتنی خوبصورت ہو کہ تم پر چودری خرم کا دل آگیا ہے۔ اب تو تم میرے ڈیرے کی زینت بنو گی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- میں تو میں تیرے شوہر کو سزا دینا چاہتا تھا۔ مگر تمہارا حسن تو میرے لیے ہی سزا بن گیا ہے۔

- وہ شیطانی مسکراہٹ لیے۔ گندی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ میرہا کو زبردستی کا ندھے پر اٹھا کر اس نے اپنی گاڑی میں ڈال دیا۔

Posted On Kitab Nagri

- مرہارو رہی تھی۔ وہ اس کے کمر پر زور سے اپنے ہاتھوں کے مکے بھی مار رہی تھی۔ مگر وہ نشے میں دھت اس معصوم کی ہتھیلیوں کی تھپیڑوں سے خوش ہو رہا تھا۔

- گاؤں کی کچھ عورتیں یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی۔ مگر کوئی بھی مرہا کی مدد نہیں کر سکتا تھا۔

- کیونکہ وہ گاؤں کے چودری کا بیٹا تھا گاؤں والے تو اپنی بہو بیٹیوں کی عزت کی رکھوالی نہیں کر پاتے تھے وہ بیچارے مرہا کی کیا مدد کرتے۔۔۔

- مگر انہیں اس بات کا بہت دکھ تھا کہ وہ اے سی پی کی بیوی کی حفاظت نہیں کر پار ہے۔ وہ روتی ہوئی مرہا کو زبردستی گاڑی میں ڈال کر وہاں سے لے جا چکے تھے۔۔۔

- ان کے جانے کے کچھ ہی دیر بعد

شاہ میر بہت اچھے موڈ میں کھانا لے کر گھر کے آیا۔ اس نے جیسے ہی جیب گھر کے باہر روکی۔ گاؤں کی عورتیں اور کچھ مرد تیزی سے بھاگتے ہوئے اس کے پاس آئے۔

Posted On Kitab Nagri

اور اسے بتایا کہ بھابھی کو چوہدری کا بیٹا خرم زبردستی اٹھا کر لے گیا ہے۔

- واٹ۔ کب شاہ میر نے چیختے ہوئے پوچھا تھا۔ سرجی بس ابھی آپ کے آگے آگے ہی وہ بھابھی جی کو گاڑی میں ڈال کر لے گیا ہے۔ اس کے ساتھ چار پانچ اس کے مسٹنڈے دوست بھی تھے۔۔

-۔ شامیر جلدی سے واپس جیب میں بیٹھا گیا غصے سے اس کے ماتھے پر بے شمار بل پڑ رہے تھے۔ وہ جیب کو اڑاتا ہوا وہاں سے نکلا۔۔

- اس نے فوراً سے اپنے فون کی لوکیشن آن کی تھی۔ کیونکہ مرہا کے ہاتھ میں پہنا ہوا پریسلٹ جس میں ایک چپ تھی اور وہ چپ شاہ میر کے موبائل سے کنیکٹ تھی۔۔۔

- جس سے اسے مرہا کی لوکیشن کا پتہ لگانے میں ذرا بھی دقت نہیں ہوئی۔۔ لوکیشن کے مطابق وہ لوگ 10 منٹ کے فاصلے پر تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ لوگ ابھی شاید گاڑی میں ہی موجود تھے کیونکہ لوکیشن کا فاصلہ کم زیادہ ہو رہا تھا۔۔

- شاہ میر نے اپنی نفری کو فون کر کے الرٹ کرتے ہوئے اپنی لوکیشن بھیجی تھی۔ مرہامیری جان بس کچھ دیر پیشنٹ رکھنا۔۔

- تمہارا میرا گلے چند منٹوں میں تمہارے پاس ہو گا بھروسہ رکھنا میری محبت پر مجھے پتہ ہے کہ اس وقت تم دماغی طور پر کس کنڈیشن سے گزر رہی ہو۔

- شاہ میر اکیلے میں ہی خود سے باتیں کرتا ہوا تیز رفتار سے اپنی جیب کو اڑاتا ہوا لے جا رہا تھا۔ پریشانی سے اس کے ماتھے پسینے کی بوندیں نمودار ہو رہی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

- شاہ میر کی نظر مسلسل اپنے موبائل کی لوکیشن پر تھی۔ اب ان کی گاڑی رک چکی تھی کیونکہ ایک ہی جگہ کی لوکیشن شو ہو رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- اور شاہ میر کی نفری بھی اس کی جیپ سے کچھ ہی دوری پر تھی۔ اس کی نفری مسلسل شامیر کے رابطے میں تھے۔

oooooooo

مہک اور احمر گاڑی میں اکیلے تھے اور مہک کی فطرت سے رومان شاہ اسے اچھی طرح آگاہ کر چکا تھا۔ اس لیے احمر نے رسک نہ لیتے ہوئے اپنے لیے ایک ہنی مون سویٹ بک کروایا تھا۔۔

- احمر نہیں چاہتا تھا کہ پہلے ہی دن مہک کا امپریشن گھر والوں پر غلط پڑے کیونکہ وہ مہک کے مزاج سے فی الحال بالکل واقف نہیں تھا۔۔

- آپ کفر ٹیبل ہیں مہک جو غصے سے بھری ہوئی چپ چاپ بیٹھی ہوئی اپنے ہاتھوں اور مروڑ رہی تھی۔ احمر کے پوچھنے پر مہک نے کھا جانے والی نظروں سے احمر کی جانب دیکھا تھا۔۔

- کیا میں نے کوئی گستاخانہ جملہ بول دیا ہے جو آپ یوں ڈرانے والی نظروں سے میری طرف دیکھ رہی ہیں احمر نے اپنی عادت سے مجبور مذاق کیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- ابھی پوچھ رہے ہو کہ کیا میں کمفرٹبل ہوں یا نہیں۔ نکاح کرنے سے پہلے مجھ سے پوچھا تھا کہ کیا میں تم سے نکاح کرنے کے لیے رضامند بھی ہوں یا نہیں۔۔۔۔

- مہک نے منہ کھولا تو تڑک تڑک کرتی ہوئی اس کی زبان سے احمر کو پتہ چل گیا تھا کہ رومان شاہ کی باتیں کافی حد تک سچ تھی اس بندی کو قابو کرنا کافی مشکل کام تھا۔۔۔۔

- تم نے جو کچھ میرب بھابھی کے ساتھ کیا اس کے بعد تم سے پوچھنے کا موقع مجھے رومان شاہ نے دیا ہی نہیں۔ اگر موقع ملتا تو ضرور تم سے پوچھتا کہ تم مجھ سے نکاح کرنے کے لیے راضی ہو یا نہیں احمر کا موڑ اب بھی مذاق والا ہی تھا۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- اوہو تو اب سمجھی کہ وہ اپنی بیوی کی تعریفوں کے پل پہلے سے تمہارے سامنے باندھ کر مجھے ظالم بے حس اور بد تمیز ثابت کرنے کے بعد اس نے میرا نکاح تمہارے ساتھ کروایا ہے۔۔۔۔

- مہک نے غصے سے بھری آواز میں اپنے جملوں کو ترتیب دینے کی کوشش کی۔

Posted On Kitab Nagri

- رومان شاہ نے جو بھی کہا اس بات سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ میں نے تم سے نکاح کی حامی اپنی خوشی سے بھری تھی۔

- کیونکہ مجھے تم پسند تھی تمہارا گزرا ہوا کل سب کچھ پیچھے رہ گیا مجھے تمہارے ماضی سے کوئی لینا دینا نہیں ہے بشرط یہ کہ تم ہماری آنے والی زندگی کو اچھے نظریے سے دیکھو۔

- اور میرے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلو میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں تمہارے لیے ایک بہت اچھا ہم سفر ثابت ہوں گا۔

Kitab Nagri

- احمر نے پر تحمل لہجے سے مہک کو سمجھانے کی پہلی کوشش کر دی تھی۔

- تمہاری اتنی لمبی چوڑی تقریر کا صرف میرے پاس ایک جواب ہے اور وہ یہ کہ مجھے تم سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔

Posted On Kitab Nagri

- میرا نکاح تمہارے ساتھ زبردستی کروایا ہے۔ اور تم جہاں تک مجھے لگتا ہے اس بات سے تم اچھی طرح واقف ہو۔۔۔

اس لیے مجھ سے کسی بھی طرح کی امید مت رکھنا۔ جتنی مجھ سے امیدیں لگاؤ گے اتنا ہی بعد میں تمہیں پچھتنا پڑے گا۔۔

- کیونکہ میں نہ تو تمہارے ساتھ رہنا چاہتی ہوں اور نہ مجھے تمہاری ان لچھے دار باتوں میں الجھنا ہے۔
- مہک کا انداز انتہائی بد تمیزی والا تھا۔۔

- مہک تمہیں اندازہ ہے کہ تم کس لہجے میں مجھ سے بات کر رہی ہو۔ تم ایک پڑھی لکھی لڑکی ہو۔
میرے خیال سے تمہیں یہ بتانے کی ضرورت تو نہیں ہے کہ ہمارے مذہب میں شوہر کا کیا رتبہ اور مقام ہے۔۔۔

- میں اس طرح کے جملے ابھی تم سے بولنا ہی نہیں چاہتا تھا۔ کیونکہ میں تمہیں پورا موقع دینا چاہتا ہوں تاکہ تم سٹیبل ہو سکو۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- مگر تم جس طرح کی زبان مجھ سے استعمال کر رہی ہو ڈسکسٹنگ اس سے تم بالکل بھی ایک پڑھی لکھی اور باشعور لڑکی نہیں لگ رہی۔۔۔۔

- کسی بھی رشتے کو بننے کے لیے وقت درکار ہوتا ہے اور میرے خیال سے ہمیں اپنے اس رشتے کو وقت دینا چاہیے جو تمہاری طرف سے شاید زبردستی ہے مگر میں نے بہت دل اور خوشی سے اس رشتے کو قبول کیا ہے۔۔۔۔۔

- احمر مہک کو بہت اچھے انداز سے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔ کیونکہ وہ اپنے رشتے کی شروعات میں ہی کسی بھی طرح کی بد مزگی نہیں چاہتا تھا۔ مگر ایک بات سچ تھی اس نے جتنا سوچا تھا یہ رشتہ اس کے لیے اس سے کہی زیادہ ٹف سچویشن پیدا کرنے والا تھا۔ جس کا اسے چند منٹوں کے بعد ہی اندازہ ہونے لگا تھا۔۔۔۔

oooooooooooo

- شاہ کہاں ہیں آپ۔۔۔۔۔ میرب نے کافی دیر انتظار کے بعد رومان شاہ کا نمبر ڈائل کیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- بس میں تھوڑی دیر میں اوپر آ رہا ہوں وہ میں ایک ضروری کال سن رہا تھا مہک کی رخصتی کے بعد رومان شاہ کو ترکی والے ادھورے پروجیکٹ کے مسئلے کے لیے فون آیا گیا، تو وہ اسے سننے کے لیے وہیں گارڈن ایریا میں ہی کھڑا ہو گیا تھا۔ اس لیے اسے میرب کے پاس جانے کے لیے دیر ہو گئی۔۔۔

- مجھے تو لگا کہ شاید آپ مہک کے ساتھ ہی چلے گئے ہو جو آنے میں اتنی دیر ہو گئی۔۔ میں کب سے آپ کا ویٹ کر رہی ہوں۔ میرب کی غصے سے بھری ہوئی آواز شاہ کے کانوں میں پڑی تو شاہ فون کان کو لگائے بڑے بڑے قدم لیتا ہوا سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے اپنے روم تک پہنچا تھا۔۔۔

- سوری جان کال تھوڑی لمبی ہو گئی تو میرے ذہن میں نہیں رہا کہ تم روم میں اکیلی ہو۔ اور رومان شاہ نے روم کا دروازہ کھولتے ہی فون کٹ کر کے اپنی جیب میں ڈالتے ہوئے۔ اپنی غلطی کا اعتراف کیا۔۔۔

www.kitabnagri.com

- میرب کا سو جھا ہوا منہ دیکھ کر رومان شاہ کو اندازہ ہو گیا اس کی مسز کا موڑ حد سے زیادہ خراب ہے اور وجہ اس کا لیٹ ہونا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- آپ کو میرا ذرا سا بھی احساس نہیں اور نہ ہی آپ مجھ سے پیار کرتے ہیں۔ اگر پیار کرتے ہوتے تو آپ کو میری فکر ہوتی میں کب سے روم میں اکیلی پڑی ہوئی آپ کا انتظار کر رہی ہوں۔

- مجھے واش روم میں جانا تھا مجھ سے اٹھا بھی نہیں گیا۔ اور اٹھنے کے چکر میں، میں بیڈ سے گر گئی تھی۔

- میرب کی آنکھوں میں آنسوں تھے
اور وہ رو رہی تھی اسے اپنے شاہ پر غصہ بھی بہت تھا۔ اور اس کے پاؤں میں گرنے کی وجہ سے درد بھی ہو رہا تھا۔

- آئی ایم سوری میری جان تم مجھے فون کر دیتی میں فورن آ جاتا۔۔۔
مجھے فون کرتے ہوئے ٹائم کا اندازہ نہیں ہوا۔ ورنہ تمہارا شاہ ایسی کتا ہی کبھی نہیں کر سکتا تھا۔

- اور یہ کیسی بول دیا میری جان تم نے کہ تمہارا شاہ تمہاری فکر نہیں کرتا اور نہ ہی تم سے پیار کرتا ہے
- تم شاہ کی جان ہو میری غلطی کی سزا دینے کا حق ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

- مگر میرے پیار پر شک کرنے کا نہیں وہ جلدی سے میرب کے پاس بیٹھ گیا اپنے ہاتھوں سے اس کے آنسوؤں پونچ کر اسے بڑے پیار سے چپ کروا رہا تھا۔ اس کو بیڈ پر اٹھا کر بیٹھا دیا۔ اسے اپنے مضبوط بازوؤں میں کستے ہوئے۔ شاہ نے اسے اپنے مضبوط سینے میں چھپا لیا۔

- میرب کے گرنے کا درد شاہ کے چہرے پر نظر آرہا تھا۔۔۔
- وہ اپنی ناراضگی کا اظہار شاہ کے سینے میں منہ کو چھپائے رو کر کر رہی تھی۔۔۔

- جانے شاہ کیا مجھے اس کی غلطی کی معافی نہیں مل سکتی۔ تمہارے یہ آنسو میرے دل پر گر رہے ہیں



- آپ کو پتہ ہے کہ مجھ سے چلا نہیں جاتا پھر بھی آپ نے آنے میں اتنی دیر کر دی۔ وہ سو سو کر کر روتے ہوئے بولی۔۔۔

- میری جان اب معافی مانگ تو رہا ہوں ایک بار معاف کر دو آئندہ کبھی اپنی جان کو اس طرح دیر تک چھوڑ کر نہیں جاؤں گا۔ جب تک تم بالکل ٹھیک نہیں ہو جاؤ گی پرومیں۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- بہت درد ہو رہا ہے؟

- نہیں درد زیادہ نہیں ہو رہا مگر غصہ بہت زیادہ آرہا تھا اس لیے مجھے رونا آگیا۔ میرب نے بڑی معصومیت سے اپنے سچ کا اعتراف کیا۔۔۔

- اوہو میری جان کو اتنا زیادہ غصہ آجاتا ہے۔ مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا آج کے بعد غلطی سے بھی غلطی نہیں ہوگی۔ آج کے لیے معذرت اب بتاؤ بندہ اپنی بیگم کی خدمت کرنے کے لیے کیا کر سکتا ہے۔

- مجھے واش روم میں لے کر چلے۔۔۔

Kitab Nagri

- جی جناب ابھی لے کر چلتا ہوں رومان شاہ نے میرب کو اپنی باہوں میں اٹھا کر چیکس پر لبوں سے ہلکی سی چھیڑ خانی کرتے ہوئے اسے واش روم کے اندر پہنچا دیا تھا۔

- اب آپ جائیں یہاں کیوں کھڑے ہوئے ہیں۔ رومان شاہ اپنے سینے پر ہاتھ باندھے ہوئے کھڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- میں تو سوچ رہا تھا کہ میں یہیں پر کھڑا رہتا ہوں ہو سکتا ہے میری بیگم کو میری ضرورت پڑ جائے۔ اور میں اپنی بیگم کی خدمت میں جلدی حاضر نہ ہو تو میری بیگم پھر سے ناراض ہو جائے گی۔۔۔

- جی نہیں آپ باہر جائیں آپ یہاں پر کھڑے نہیں رہ سکتے اور آپ کی بیگم ہر چھوٹی چھوٹی بات پر ناراض نہیں ہوتی میرب نے آنکھیں دکھاتے ہوئے رومان شاہ کو باہر جانے کو کہا۔۔۔۔

- سوچ لو میں تو حاضر ہوں اگر کہو گی تو تمہیں شاور بھی دلوادوں گا۔ رومان شاہ کا موڈ کافی شوخ اور رومینٹک ہو رہا تھا۔۔۔

جی نہیں اپ کو اٹلی لمبی چوڑی زحمت کرنے کی ضرورت نہیں ہے اپ جائیں اور جب مجھے آپ کی ضرورت ہوگی میں آپ کو بلوالوں گی۔ میرب نے رومان شاہ کی طرف شرماتے ہوئے دیکھ کر جانے کو کہا۔۔۔۔

- اوکے جیسے تمہاری مرضی ویسے اب تم اپنے شوہر پر شکوہ نہیں کر سکتی کیونکہ میں تو تمہاری مدد کرنے کو تیار تھا۔ رومان شاہ بڑا بیچارہ تھا منہ بنا کر واش روم کا دروازہ بند کرتے ہوئے باہر نکل گیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

oooooooo

- میر کہاں ہیں۔۔ مجھے لے جائیں مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔ میر ہا کو ایک کمرے کے اندر چوہدری خرم نے بیڈ پر پٹخ دیا تھا اس کے ارادے انتہائی خطرناک اور گندے لگ رہے تھے۔۔۔

- تمہارا میر چاہ کر بھی میرے ڈیرے تک نہیں پہنچ سکتا۔ اور جب تک وہ پہنچے گا تب تک تمہاری عزت کی دھجیاں اڑ چکی ہوں گی۔۔

- وہ روتی ہوئی شاہ میر کو پکار رہی تھی۔ چوہدری خرم اس کا مذاق اڑا رہا تھا۔

- اس کی شکل دیکھنے میں جتنے خوبصورت تھی۔ لہجہ اور ارادے اتنے ہی بد صورت اور بھیانک تھے۔۔

www.kitabnagri.com

- مرہا کا پورا وجود کانپ رہا تھا وہ بیڈ پر بیٹھی ہوئی بنا دوپٹے کے اپنے ہاتھوں سے اپنے آپ کو ان درندوں کی نظروں سے کور کر رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- یار ویسے ایک بات ماننی پڑے گی کہ اے سی پی کی بیوی ہے تو بے حد خوبصورت۔ خرم اپنے دوستوں کے ساتھ کچھ دیر کے لیے روم سے باہر نکلا ہوا تھا۔ وہ روم کے باہر کھڑے ہو کر آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ اور ان کی ساری ڈیسکشن مرہاروم کے اندر بیٹھ کر سن رہی تھی۔۔۔

- میر پلینز آجائیں ان کے گندے ارادوں کو پورا مت ہونے دیجیے گا اگر کسی نے مجھے چھوا بھی تو آپ کی قسم مرہا جائے گی۔۔

- مرہا کو آپ نے ایک بار پھر سے جینا سکھایا ہے مرہا آپ کی نظروں سے خود کو دیکھنے کے بعد خود سے پیار کرنے لگی تھی۔

- پلینز میرا اب اگر میرہا محبت کے اس مقام سے گری جہاں پر اس کو آپ نے بٹھایا ہے۔ تو اب کی بار میرہا جی نہیں سکے گی۔

- وہ روتے ہوئے دعائیں کر رہی تھی اپنے میر کو بلارہی تھی، اس کے دل سے نکلی ہوئی دعائیں اور سچی پکار میر کے دل تک پہنچ رہی تھی۔ اس کا میر اس تک پہنچ چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- کیونکہ مرہانے باہر گولیاں چلنے کی آوازیں صاف سنی تھی۔ باہر ہونے والی ہلچل اور بھاگم دوڑ سے میرا کہ کانپتے ہوئے لب ہلکے سے مسکرائے تھے۔۔

- وہ جان چکی تھی کہ اس کا میرا سے ڈھونڈتا ہوا اسے لینے کے لیے آگیا ہے۔۔

- یہ کمینہ اے سی پی اتنی جلدی یہاں پر پہنچ کیسے گیا۔ اس کو ہماری لوکیشن کیسے پتہ چلی۔ باہر وہ لڑکے اپش میں گھبراہٹ بھری واٹرز سے باتیں کر رہے تھے۔

- یار اس لڑکی کو چھوڑو اور اس وقت یہاں سے اپنی جان بچا کر نکلو وہ کھر دماغ اے سی پی اگر ہم تک پہنچ گیا تو ہماری ضمانت تک نہیں ہونے دے گا۔۔

www.kitabnagri.com

- اے سی پی شاہ میرے چرچے ہم نے اس سے پہلے سن تو رکھیں ہیں کہ اس کی زبان سے کہیں زیادہ اس کی بندوق کی گولیاں بولتی ہیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

- مرہا کو نہیں پتہ تھا کہ باہر کیا ہو رہا ہے۔ بس وہ تو باہر سے آنے والی آوازوں سے یہ اندازہ لگا رہی تھی کہ اس کا محافظ اس کا میرا اس تک پہنچ آیا ہے۔ دھڑ دھڑ کرتی گولیوں کی آوازیں آرہی تھی۔

- شاید گولیاں ان لڑکوں کو بھی لگی تھی کیونکہ ان کی درد سے چیخنے کی آوازیں بھی میرا سن رہی تھی۔ چیخو پکار اور گولیوں کی آوازیں سن کر پہلے سے ڈری ہوئی میرا اور بھی ڈر کر تھر تھرا کانپ رہی تھی۔۔۔

- وہ بیڈ پر اپنے گھٹنوں میں سر دیے ہوئے بیٹھی کانپ رہی تھی۔ اس کا پورا جسم پسینے سے بھیگا ہوا تھا اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ اٹھ کر دروازے کے پاس جا کر دیکھتی کہ باہر کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔

- بہادر تو وہ کبھی بھی نہیں تھی۔ مگر شاہ میر کی محبت نے اس کے اندر خود مختاری اور بہادری کے ذرے بھرنے شروع کر دیے تھے وہ بہادری کی دہلیز پر قدم رکھی رہی تھی کہ اس حادثے نے میرا کو پھر سے ڈرا کر رکھ دیا تھا۔۔۔

- دھاڑ کی آواز سے روم کا دروازہ کھلا بھاری قدم چلتے ہوئے تیزی سے اس کی جانب آرہے تھے۔ مرہا کے منہ سے ڈر کے مارے چیخیں نکلنے لگی تھی۔ جب کسی نے اس کے کندھوں پر بھاری ہاتھ رکھے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- پلیز مجھے چھوڑ دیں مجھے ہاتھ مت لگانا وہ اپنے گھٹنوں میں سر دیے ہوئے اپنی آنکھوں کو بند کر کے گھٹنوں کے گرد مضبوطی سے ہاتھ باندھے ہوئے بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ اونچی آواز میں چیخیں مار کر بول رہی تھی۔۔

مرہا۔۔۔۔۔ مرہا۔۔۔۔۔ میری جان میں ہوں۔ شاہ میر نے زور سے اس کے کاندھوں سے ہلا کر اسے اپنی موجودگی کا احساس دلایا تو۔ مرہا نے سر اٹھا کر دیکھا اس کی جانب دیکھا۔۔۔

- رورو کر اس کی آنکھیں سو جھ چکی تھی۔ چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔۔۔ مسلسل رونے کی وجہ سے آنکھیں لال سرخ ہو رہی تھی۔۔ اس کا پورا جسم پسینے میں بھیگا ہوا تھا وہ ڈر سے کانپ رہی تھی۔۔۔۔۔

- شاہ میر کا دل بند ہونے لگا تھا مرہا کی حالت دیکھ کر۔۔۔

مم۔۔۔ مم۔۔۔ میر۔۔۔ میر وہ اتنی ڈری اور گھبرائی ہوئی تھی کہ اس نے میر کا

Posted On Kitab Nagri

نام با مشکل لفظوں کو توڑتے ہوئے لیا تھا۔۔۔۔

- میر جس کے اوپر جھکا ہوا تھا۔ وہ اپنا ایک گھٹنا فولڈ کر کے بیڈ پر رکھ کر اسے بلارہا تھا۔۔۔۔ وہ میر کو دیکھتے ہی جھپٹ کر میر کے سینے سے آن لگی تھی۔۔

- میر کی کمر میں سختی سے ہاتھ باندھے وہ میر کی سینے میں سر دیے بہت اونچی آواز سے سسکیاں لیتی ہوئی بچوں کی طرح رو رہی تھی۔۔۔۔

- اس کے رونے میں اتنا درد تھا کہ میر کو خود کا دل پھٹتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ ایک بات کا میر کے دل کو پورا یقین تھا کہ اس کی میر ہا کے ساتھ اس نے کچھ غلط نہیں ہونے دیا تھا۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

- کیونکہ شاہ میر نے ان کو اتنا ٹائم ہی نہیں دیا تھا۔ اس سے پہلے وہ ان تک پہنچ چکا تھا۔ مگر میر ہا اس قدر ڈری اور سہمی ہوئی تھی کہ شاہ میر سے سنبھالنی مشکل ہو رہی تھی۔۔۔۔

- وہ گھٹنوں کے بل بیڈ پر بیٹھی ہوئی شاہ میر کی گلے میں باہیں ڈال کر میر کے سینے سے لگی ہوئی تھی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- مرہا میری جان میری جانب دیکھو تمہارا میرا گیا ہے میں کچھ نہیں ہونے دوں گا اپنی جان کو۔ مرہا
میری جان دیکھو تو صحیح میری جان۔۔۔

- وہ اس وقت اتنی گھبرائی ہوئی تھی کہ اس کا دماغ کچھ بھی سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتا تھا۔۔۔ وہ شاہ
میر کی شرٹ کو اپنی مٹھیوں میں میچے ہوئے اس کی گردن میں اپنا منہ چھپائے ہوئے سسکیاں لیے جا
رہی تھی۔۔۔۔

- وہ اس وقت کچھ بھی بولنے کی حالت میں نہیں تھی اس سے پہلے کی شاہ میرا سے پیار سے دلا سادے
کر اپنی موجودگی کا احساس دلاتا۔۔۔ مرہا اس کے ہاتھوں میں ہی لٹک گئی۔

www.kitabnagri.com

- مرہا سٹریس کی وجہ سے بے ہوش
ہو گئی تھی میرا کو اسی بات کا ڈر تھا۔ اسے پتہ تھا کہ مرہا اتنا سٹریس ہینڈل نہیں کر پائے گی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ میر نے اپنی شرٹ کو جلدی سے اتارا وہ اس وقت فل یونیفارم میں تھا۔ شاید ان گھٹیا لوگوں کی کھینچا تانی میں مرہا کہ ایک شرٹ کے ایک طرفہ بازو کی سلائی نکل گئی تھی۔۔۔۔

- شاہ میر نے اپنی شرٹ اتار کر جلدی سے مرہا کو پہنا دی تھی۔۔۔

- وہ خود اس وقت صرف پیٹ اور وائٹ بنیان میں ملبوس تھا۔ مرہا کو اپنی باہوں میں اٹھائے ہوئے وہ روم سے باہر نکلا تھا۔۔۔۔

- اس کی نفری ان سب کو زخمی حالت میں پولیس ڈالے میں ڈال کر ان کے سسرال لے جانے کی تیاری کر رہیں تھیں۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- میرہا کو شاہ میر نے اس انداز سے اٹھایا تھا کہ اس کا چہرہ کسی کو بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔ اور نا ہی شاہ میر کے ہوتے ہوئے اب کسی کی اتنی اوقات تھی کہ وہ اس کی عزت کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھتا ان کو تو اس وقت اپنی جان کے لالے پڑے ہوئے تھے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- مرہا کا چہرہ شاہ میر کے سینے کے ساتھ لگا ہوا تھا۔ وہ مرہا کو اپنی جیب میں ڈالتا ہوا قریبی ایک چھوٹے سے ہاسپٹل میں لے آیا تھا۔۔

- جہاں پر مرہا کو ٹریمنٹ دیا گیا مگر ڈاکٹر نے کچھ خطرے کی بات نہیں بتائی سٹریس کی وجہ سے بے ہوش ہوئی تھی ڈاکٹر نے یہی ریزن دیا۔۔

- کچھ دیر کے بعد میرہا کو ہوش آگیا تھا مگر وہ اس وقت کچھ بھی بول نہیں رہی تھی۔ اور نہ ہی کسی کی جانب دیکھ رہی تھی۔ وہ ہوش میں آتے ہی میر کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اس کے سینے سے واپس آن لگی تھی۔۔۔



- اسے اس وقت سب سے محفوظ جگہ شامیر کا سینہ لگ رہا تھا۔ جہاں پر لگ کر شاہ میر کی باہوں کے گھیرے میں وہ خود کو بحفاظت محسوس کر رہی تھی۔۔۔

- مرہا کی کنڈیشن دیکھتے ہوئے ڈاکٹر نے ڈسچارج کر دیا۔ اور شاہ میر مرہا کو جیب میں اپنے بازوؤں میں اٹھا کر جیب میں ڈال کر بٹھاتے ہوئے سیدھا گھر لے کر آیا۔

Posted On Kitab Nagri

- سارے راستے اس نے صرف ایک ہاتھ سے جیپ چلائی تھی۔ دوسرا ہاتھ وہ مرہا کے کاندھے پر رکھ کر اسے ساتھ لگایا ہوئے تھا۔۔۔

- میرہا نے بھی اپنا ہاتھ شمیر کی کمر سے ہٹایا ہی نہیں۔ وہ ایک سیکنڈ کے لیے بھی میر سے دور نہیں ہونا چاہتی تھی۔ مرہا کا دل اس وقت بھی دھک دھک کی تیز رفتار سے ہی چل رہا تھا۔۔

- شاہ میر نے گاڑی اپنے گھر کے سامنے روکی تو گاؤں والے بڑی بے صبری سے گھر کے سامنے شاہ میر اور مرہا کا انتظار کر رہے تھے۔ شاہ میر نے مرہا کو اپنی باہوں میں اٹھائے ہوئے گاڑی سے اتارا تو گاؤں کی کچھ عورتوں نے دروازہ کھول دیا۔۔۔

www.kitabnagri.com

- شاہ میر مرہا کو اپنے ساتھ لگائے ہوئے دروازے کی کنڈی لگاتا ہوا گھر کے اندر داخل ہو گیا۔۔ شاہ میر اور مرہا کی کیفیت کو سمجھتے ہوئے گاؤں والے چپ چاپ اپنے گھروں کی جانب چل دیے تھے بنا کچھ سوال کیے ہوئے۔۔

Posted On Kitab Nagri

- ان کے لیے تو اتنا ہی کافی تھا کہ ان کا اے سی پی صاحب اپنی بیوی کو لے کر صحیح سلامت گھر پہنچ گیا ہے۔۔۔

- شاہ میر نے بڑے آرام سے میرہا کو چار پانی پر لیٹا کر پیچھے ہونے لگا تو میرہا نے اپنے بازو شاہ میر کی گردن میں ڈالیں ہوئے تھی۔ وہ نفی میں سر کو ہلاتے ہوئے شاہ میر کو خود سے دور جانے سے منع کر رہی تھی۔۔۔

مم۔۔۔ ممیر۔۔۔ میر آپ مجھے چھوڑ کر کہیں نہیں جانا۔۔۔

- میری جان میں تمہیں چھوڑ کر کہیں نہیں جا رہا۔ تمہیں دوا دینی ہے اس کے لیے دودھ گرم کرنے لگا ہوں۔

- مجھے کوئی دوا نہیں کھانی میر آپ میرے پاس رہیں۔ شاہ میر کو کھینچ کر اپنے پاس کرتے ہوئے اس کی آنکھوں میں اب بھی ڈر کے شدید تاثرات نظر آرہے تھے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- کہیں نہیں جا رہا۔ میری جان آرام سے سو جاؤ تمہارا میر ہے تمہارے پاس۔ اس کے ساتھ لیٹتے ہوئے اس کو اپنے سینے پر لیٹا کر اپنی مضبوط باہوں کا دائرہ اس کی گرد لپیٹ کر اسے اپنی حفاظت میں ہونے کا احساس دلایا۔

- اپنی ہاتھوں سے اس کی کمر کو سہلاتے ہوئے۔ اپنے لب اس کی گال پر رکھ کر اپنے لبوں سے بھی اس کو احساس دلارہا تھا کہ وہ ہے اس کے پاس ہے اور وہ محفوظ ہے اپنے میر کی حفاظت میں ہے۔

- شاہ میر نے محسوس کر رہا تھا کہ اس کے قریب ہونے اس کے چھونے سے اس کے ہاتھوں کے لمس کی حدت سے میر ہا پر سکون ہونے لگی تھی۔
- اس کے دل کے دھڑکنے کی رفتار میں بھی کمی آنے لگی۔۔۔

- شامیر کروٹ لیتے ہوئے اس کے اوپر آگیا اس کی آنکھوں پر اپنے لب رکھ کر لبوں کی گرمی میر ہا حق کو محسوس کرواتے ہوئے۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کو بڑی محبت بھرے انداز سے اپنے لبوں سے چن رہا تھا۔ اس کی گالوں پر اپنے لب رکھ کر اپنی محبت کی بے شمار لمس چھوڑ رہا تھا۔
- شاہ میر کے اس کے قریب سے قریب تر ہوتا جا رہا تھا۔ اپنی محبت اور عقیدت بھرے لمس اس کے پورے وجود پر چھوڑتا ہی جا رہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ مرہا کہ ڈر کا علاج اس کی قربت ہے۔

- اس کی ہاتھوں کی حدت سے میرہا کا وجود جو ڈر سے کانپ رہا تھا وہ پر سکون ہونے لگا تھا۔ شاہ میر اس کے پورے وجود پر اپنے محبت کی مہریں لگاتے ہوئے سے یہ احساس دلایا تھا کہ وہ اس کی ہے۔۔۔
- اور ہمیشہ اس کی ہی رہے گی شاہ میر نے الفاظ زبان سے نہیں گئے تھے مگر جیسے جیسے رات گزر رہی تھی۔

Kitab Nagri

- مرہا کے وجود پر شاہ میر کی محبت کی دائرے تنگ ہوتے جا رہے تھے۔ اس کی قربت میں میرہا پر سکون ہو گئی تھی۔ اپنی محبت کی انمول بارش میں وہ میرہا کو پوری طرح سے بگو کر اب اسے اپنے سینے پر لٹائے ہوئے گہری سوچ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- جبکہ میرہا اس سینے پر سر رکھے ہوئے نیند میں چلی گئی تھی۔ وہ اس وقت خود کو اپنے محافظ کے ہاتھوں میں سوئپ کر بے خوف ہو کر سو رہی تھی۔۔۔

- اس کے چہرے پر سکون دیکھ کر شاہ میر نے شکر کا کلمہ پڑھا۔ اس کے گرد اپنی مضبوط بازوؤں کا دائرہ بنا کر اسے اپنے ہونے کا احساس دلار کھا تھا۔

- وہ کچھ دیر کے لیے اٹھنا چاہتا تھا۔ کیونکہ اسے اپنی نفری سے بات کرنی تھی۔ کتنی بار کوشش کرنے کے بعد بھی وہ ناکام رہا کیونکہ اس کے ذرا سے بھی ہلنے سے مرہا کی آنکھ کھل جاتی تھی۔

- اور وہ شاہ میر کو خود سے دور نہیں ہونے دے رہی تھی۔ اور اس وقت مرہا کو زبردستی چھوڑنے کا مطلب تھا کہ وہ واپس خود کو غیر محسوس سمجھنے لگے گی۔

- اس لیے شامل نے ہاتھ بڑھا کر اپنے موبائل اٹھا کر اپنی نفری کو کچھ میسج ٹائپ کر کے بھیج دیے۔ مرہا کو اپنے مضبوط بازو کے دائرے میں کسے ہوئے لیٹا رہا۔

Posted On Kitab Nagri

- نیند تو نہ اسے آنی تھی نہ آئی اس کے سینے میں جو آگ لگی ہوئی تھی کہ اس کے ہوتے ہوئے اس کی بیوی گھر کے اندر کتنی غیر محفوظ تھی۔۔۔

- وہ کتنی آسانی سے اس کی بیوی کو اٹھا کر لے گئے یہ بات میر کو اندر ہی اندر کھائے جا رہے تھے۔۔۔ وہ اپنے رب کا شکر ادا کر رہا تھا کہ اس کے رب نے اسے راستہ دکھایا اور بروقت وہاں پہنچا کر اپنی بیوی کو باحفاظت واپس لانے کا موقع دیا۔۔۔

oooooooooo,

تم مجھے یہ بتانا پسند کرو گی کہ یہ سب تم کیا کر رہی ہو۔ مہک روم میں آتے ہی اپنا غصہ اپنی جولری پر اتارتے ہوئے ڈریسنگ پر اپنی جولری اتار کر بد تمیزی سے پٹخ رہی تھی۔۔۔

- اللہ نے آپ کو آنکھیں دی ہیں تو ان کا استعمال کر کے دیکھ سکتے ہو کہ میں کیا کر رہی ہوں لہجہ انتہائی بد تمیزی والا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اللہ کا شکر ہے کہ اللہ نے مجھے آنکھیں دی ہیں اور میں دیکھ سکتا ہوں کہ تم اس وقت اپنی جیولری جو کہ بے زبان ہے اس پر فضول کا غصہ نکال رہی ہو۔

- مگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں اتنی خوبصورت شکل کے ساتھ جو زبان دی ہے مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ یہ اتنی کڑوی کیوں ہے احمر نے اب بھی تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے مزاق کے انداز میں کہا تھا۔

- میری زبان بھی ایسی ہے اور میں خود بھی ایسی ہوں اگر نکاح کرنے سے پہلے چھان بین کر لیتے تو اچھی طرح سے پتہ چل جاتا۔ بالوں میں بنے ہوئے جوڑے کی پنہ نکال کر بد تمیزی سے ادھر ادھر پھینک رہی تھی۔

- مہک پلیرز بہو سیلف ہر چیز کی ایک لمٹ ہوتی ہے میں تمہارے ساتھ کسی بھی طرح کی نہ تو بد تمیزی کرنا چاہتا ہوں اور نہ سختی اس لیے پلیرز اپنے لہجے کو کنٹرول میں رکھ کر بات کرو۔

- مجھے نہ تو بد تمیزی کرنا پسند ہے اور نہ بد تمیزی کو برداشت کرنا پسند ہے تو بہتر ہو گا کہ تمہیں جو بھی بات کرنی ہے تمیز کے دائرے میں رہ کر رو اب کی بار احمر کا لہجہ تھوڑا سخت ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

- مگر مجھے تو بد تمیزی کرنا ہی پسند ہے اور میں اپنا لہجہ میں تمہارے لیے کیوں بدلوں میں جیسی ہوں۔
ایسی ہی رہوں گی اور مجھے آنکھیں دکھانے کی ضرورت نہیں ہے مجھے تم سے بالکل بھی نہ تو ڈر لگ رہا
ہے اور نہ کبھی لگے گا۔۔

- تو ٹھیک ہے پھر مجھے اپنا لہجہ چنچ کر ناپڑے گا اور میرا چنچ کیا ہوا لہجہ اور طریقہ مجھے پوری امید ہے کہ
تمہیں بالکل پسند نہیں آئے گا۔

- اپنا کوٹ اتار کر صوفے پر پھینکتے ہوئے اب کی بار احمر نے انتہائی غصے والے لہجے سے کہا اور اپنے قدم
اٹھاتا ہوا وہ مہک کی جانب بڑھ رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

- مجھ سے دور رہ کر بات کرو

کیوں تم میں اس وقت کرنٹ آیا ہوا ہے جو تمہارے پاس آنے سے مجھے بھی لگ جائے گا۔ سپاٹ لہجے
سے قدم اٹھاتا ہوا اس کے مقابل اشن کھڑا ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر جھٹکے سے اسے اپنے قریب کیا ہاتھ کی سختی اتنی زیادہ تھی کہ مہک کو خود کی ریڈ کی ہڈی کڑکڑا کر ٹوٹی ہوئی محسوس ہوئی۔

- یہ کیا بد تمیزی ہے اپنی کمر سے احمر کے ہاتھ کو چھڑاتے ہوئے نہ گوار نظر دیکھ کر کہا۔ احمر کے اس انداز سے ایک تھوڑی دیر کے لیے ڈر کی ایک لہر تو مہک کے چہرے سے ہو کر گزری تھی۔۔۔

- اسے بد تمیزی نہیں شوہر کا حق کہا جاتا ہے۔ میں نے تو یہی سوچا تھا کہ تمہیں تمیز سے سنبھلنے کا ٹائم دوں گا۔ مگر تمہاری باتیں اور تمہارا ایڈیٹیوڈ تو مجھے کچھ اور ہی کرنے پر مجبور کر رہا ہے جبرے سے پکڑ کر چہرے کو اپنے مقابل کرتے ہوئے کہا۔۔۔

www.kitabnagri.com

- پیچھے ہٹو اور دوبارہ اس طرح کی بد تمیزی مجھ سے کرنے کی جرات بھی مت کرنا میں کوئی عام لڑکی نہیں ہوں جو تمہارے اس طرح کے رعب ڈالنے سے ڈر جاؤں گی۔ مہک نے احمر کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے پیچھے کی جانب دھکا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

- تم خود کو سمجھتی کیا ہو۔ خود کی توہین پر احمر غصے سے جو لڑکھڑا کر پیچھے کی جانب گرنے ہی والا تھا مہک پر جھپٹ پڑا۔ مجھے تو لگا تھا کہ میں تمہیں اپنے پیار سے ہینڈل کروں گا مگر تم تو پیار سے ہینڈل کرنے والی چیز ہی نہیں ہو۔

- اب تو تمہیں میں اپنے اس انداز سے باور کرواؤں گا۔ جس سے آج تک میں نے خود کو بھی روبرو نہیں کروایا۔

- احمر کے دماغ میں رومان شاہ کی بات آئی تھی کہ اگر تم سے اپنی بیوی نہ سنبھالی گئی تو لعنت ہے اس کے مرد ہونے پر اور احمر کو رومان شاہ کی یہ جملے سچ ثابت نہیں کرنے تھے۔۔۔

Kitab Nagri

- مہک سے پہلے عریشہ جس کو احمر نے دل سے پیار کیا مگر وہ اس کے باوجود دھوکہ دے کر چلی گئی۔ احمر اب دوبارہ سے دھوکا کھانے نہیں چاہتا تھا اس لیے اب تو وہ دماغی طور پر تیار تھا کہ اسے مہک کو ہر حال میں محبت سے یاز بردستی اپنے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کرنا ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اور مہک کے اڑیل دماغ سے اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ مہک وہ لڑکی نہیں جو محبت سے اس کے ساتھ رہے گی۔ بے شک وہ خوبصورت تھی۔ اور اس کی خوبصورتی سے ہی احمر متاثر ہوا تھا۔ مگر اس کے اصل رنگ تو کچھ گھنٹوں میں ہی احمر کے اوپر عیاں ہو گئے۔

- پانچ منٹ ہیں تمہارے پاس فریش ہو کر چیلنج کرنے کے لیے کیونکہ گھونگھٹ اٹھانے والا سین تو تم نے چھوڑا نہیں۔ اور جو لری تم پہلے ہی اتار چکی ہو اس میں تمہیں میری مدد کی ضرورت نہیں تھی۔

- اب صرف تمہارے جسم پر یہ شادی کا جوڑا بچہ ہے تو اس کو اتارنے کی محنت بھی تم خود کرو اور پانچ منٹ میں چیلنج کر کے بیڈ پر پہنچو۔۔

Kitab Nagri

- مجھے ویٹ کرنا بالکل پسند نہیں ہے وہ کہہ کر شرٹ کے بٹن کھول کر اسے اتارتا ہوا شرٹ کو فرش پر پھینکتے ہوئے بیڈ پر جا کر اپنے سر کے نیچے دونوں ہاتھ رکھ سیدھا لیٹ گیا تھا۔۔

- احمر کے الفاظوں سے مہک کے تو 14 طبق روشن ہو گئے تھے اسے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ یہ جو دیکھنے میں تو بے حد خوبصورت تھا۔ وہ الگ بات تھی کہ مہک کی آنکھوں میں رومان شاہ بسا ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس لیے اس کی آنکھوں کو کوئی اور مرد بھاتا ہی نہیں تھا۔ مگر یہ بھی سچائی تھی کہ احمر بے حد خوبصورت تھا۔ نارمل سا قد خوبصورت کثرتی جسم ڈاگ براؤن آنکھیں۔ گھنی مونچھیں ہلکی ہلکی بیرڈ۔ ماڈرن سٹائلش سٹائل بے حد پڑھی لکھی سو برپر سنلٹی دیکھنے میں خوبصورت چاکلیٹ ہیر و لگتا تھا

مگر جس انداز سے اس نے مہک کو دھمکی دی مہک تو پھٹی پھٹی آنکھوں سے اب تک بیڈ پر لیٹے ہوئے احمر کو دیکھے
جاری تھی۔۔۔



چینج کر کے آجاؤ قریب سے آکر اچھی طرح سے مجھے دیکھ لینا۔۔

مہک کو یوں ٹکٹکی باندھے ہوئے دیکھ احمر اسے ہوش کی دنیا میں واپس لایا۔

میں انہی کپڑوں میں سوؤں گی میرا کپڑے چینج کرنے کا موڈ نہیں ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- تو ٹھیک ہے تمہاری مرضی آجاؤ ویسے بھی کچھ دیر کے بعد تو یہ کپڑے بھی تمہیں اپنے اس خوبصورت وجود پر نظر نہیں آئیں گے۔۔۔

- گہری نظروں سے اسے سر سے پاؤں تک دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

- تم میرے ساتھ کسی بھی طرح کی زبردستی کرنے کی کوشش مت کرنا ورنہ میں اتنا شور مچاؤں گی کہ پورے ہوٹل کے لوگ اکٹھے ہو جائیں گے۔ مہک نے اپنی طرف سے ایک بہت بڑی دھمکی احمر کو دی اور اس سے پورا یقین تھا کہ احمر اس کی اس دھمکی سے ڈر جائے گا۔۔۔

Kitab Nagri

- جب کہ ایسا بالکل نہیں ہوا تھا۔ تمہیں جو کرنا ہے تمہیں پوری آزادی ہے تم کر سکتی ہو تم اپنا یہ شوق بھی پورا کر کے دیکھنا میں بھی تو دیکھوں کہ تم کتنا چیخ سکتے ہو۔

- اچھا ہے جتنا زیادہ چیخو گی اتنا زیادہ مجھے تم پر قابض ہونے میں اچھا لگے گا مگر تمہاری کوئی بھی مزاحمت آج تمہیں مجھ سے بچا نہیں سکتی۔ اور یہ حالات مہک

Posted On Kitab Nagri

بی بی تم نے خود پیدا کیے ہیں۔

۔ میں تو ایسا تمہارے ساتھ کچھ بھی نہیں کرنا چاہتا تھا اور اب اگر تم نہیں چاہتی کہ جو میں بول رہا ہوں وہ تمہارے ساتھ پریکٹیکل کر کے دکھاؤں تو چپ چاپ چینج کر کے آ جاؤ۔۔

۔ تمہیں کیا لگتا ہے کہ تم مجھے یوں دھمکیاں دو گے اور میں ڈر کر سہم کر چینج کر کے تمہارے پاس حاضر ہو جاؤں گی۔ تو ایسا کچھ بھی نہیں ہونے والا میں تمہارے ساتھ ایک بیڈ پر نہیں سوؤں گی۔ میں یہاں صوفے پر سوؤں گی اور تم وہاں بیڈ پر سونا۔

۔ اور اپنی لمٹ کر اس کرنے کی کوشش بھی مت کرنا مہک اپنے لہنگے کو اٹھا کر سنبھالتی ہوئی صوفے پر لیٹ گئی تھی۔۔۔

www.kitabnagri.com

۔ جب کہ احمر اب بھی اس کی حرکت کو دیکھ کر چپ تھا وہ اپنی اس خوبصورت رات کو کوئی غلط رنگ نہیں دینا چاہتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- مگر مہک تھی کہ اسے یہ بات بالکل سمجھ میں ہی نہیں آرہی تھی۔ وہ تو رومان شاہ کو کھونے کا غم اپنے سر پر سوار کیے ہوئے سارا غصہ احمر پر اتار رہی تھی۔۔۔

- چھوڑیں مجھے کیا بد تمیزی ہے احمر مہک کو اپنی باہوں میں اٹھا کر زبردستی بیڈ تک لے آیا اور مہک کو بیڈ پر پٹخنے والے انداز میں لٹایا۔۔۔

- ابھی تک بد تمیزی نہیں کی اب کرنے کا پورا ارادہ رکھتا ہوں۔۔۔

- کیا کرنے والے ہیں آپ میرے ساتھ بیڈ پر اٹھ کر پیچھے کی جانب سکروں کرتی ہوئی مہک کے چہرے پر ڈر کے تاثرات واضح نظر آرہے تھے۔۔۔

- تمہارے حوش ٹھکانے لگانے لگا ہوں جو کہ بے حد ضروری ہیں تمہیں بتانے لگا ہوں کہ شوہر کے حقوق کیا ہوتے ہیں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- پیچھے ہٹو شرم نہیں آتی اپنی بیوی کے ساتھ زبردستی کرتے ہوئے احمر جو اس کے اوپر کھٹابن کر چھایا ہوا تھا اس کی چھاتی پر مکے مارتے ہوئے مہک خود کو اس کی گرفت سے چھڑاتے ہوئے بول رہی تھی۔۔

- نانس چلو تم میری یادداشت اتنا تو کام کرنے لگی ہے کہ تمہیں یاد آگیا کہ میں تمہارا شوہر ہوں اور تم میری بیوی ہو اور مجھے تمہارے ساتھ زبردستی نہیں کرنی چاہیے۔۔۔

- ہاں یاد ہے مجھے کہ تم نے مجھ سے نکاح کیا ہے اور میں تمہاری بیوی ہوں اکھڑی ہوئی سانسوں سے احمر کو گھورتے ہوئے مہک نے کہا۔۔۔

Kitab Nagri

- چلو اب تمہارا چچنیں مارنے کا ٹائم ہو گیا ہے کیونکہ اب میں جو کرنے والا ہوں اس کے بعد تمہارا چچنیں مارنا ضروری ہو گا۔۔۔

کک۔۔۔ کک۔۔۔ کیا۔۔۔ کیا کرنے والے ہیں لفظوں کو توڑتی ہوئی بولی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- کچھ نہیں بی بی رو مینس ہی کروں گامار کٹائی کرنے والا بندہ نہیں ہوں میں۔ تمہیں اپنی شدتوں سے ہی سزا بھی دوں گا۔ اور پیار بھی کروں گا۔

- اب تم نے میری شدتوں کو پیار سے سہنا ہے یا بطور سزا قبول کرنا ہے یہ تمہاری مرضی۔ وہ گہری نظروں اس کے سر اُپے کو دیکھتے ہوئے اس پر جھکنے لگا۔۔۔

- مہک جھپٹا کر پیچھے کو ہوئی احمر اس کے دونوں ہاتھوں پر اپنے مضبوط ہاتھ رکھ کر اسے بیڈ کے ساتھ لگا چکا تھا۔

- اس کے ہاتھوں کو اپنی انگلیوں میں پھنسا کر بیڈ پر پن کرتے ہوئے اس پر گھٹا بن کر چھا گیا۔۔۔

www.kitabnagri.com

- احمر اس کو چھوڑنے کے موڈ میں بالکل نہیں تھا اس کی بیوی تھی۔ وہ پورا حق رکھتا تھا اس بات کا اس کے دل کو اطمینان تھا۔ اور مہک کو اگر وہ آج اپنے قریب نہیں کرتا تو اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ مہک ان دونوں کے درمیان میں فاصلہ مزید بڑھا دے گی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- جب کہ احمر مہک کو ایسا کوئی موقع دینا ہی نہیں چاہتا تھا اس لیے کہ آج کی رات وہ مہک کو شوہر ہونے کے سارے حقوق بتانے والا تھا۔

- مہک کے ہاتھوں کے بعد اپنی ٹانگوں میں اس کی ٹانگیں لپٹے ہوئے ان کو بھی پن کر چکا تھا۔

- اس نے پوری طرح سے مہک کو اپنے قابو میں کرتے ہوئے اس کے غصے اور بیزار چہرے پر نظر ڈالی۔۔

- تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے مہک چلائی تھی۔ میں تمہارے ساتھ سب کچھ کر سکتا ہوں اور کر کے دکھاؤں گا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- بہت منمنائیاں کی ہیں تم نے اپنی زندگی میں اب تم احمر علوی کی بیوی ہو۔ تم پر پورا حق ہے میرا اور آج میں اپنا ہر ایک حق تم سے وصول کر کے تمہیں یہ احساس دلاؤں گا کہ شوہر کے حقوق کیا ہوتے ہیں۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اگر تمہارے ہوش ٹھکانے لگا کر تمہیں انسان نہ بنایا تو مہک احمر علوی نام نہیں میرا۔ شکل سے شریف نظر آتا ہوں۔

۔ مگر اتنا شریف ہوں نہیں کہ تم مجھے خود کے قریب نہ آنے دو اور میں تمہارے حکم کا انتظار کرتا رہوں۔۔۔

۔ مہک اس کے نیچے پڑی ہوئی چھٹیڑا ہی تھی جبکہ وہ اس وقت پوری طرح سے بے بس تھی۔ نہ تو وہ اپنے ہاتھ ہلا پار ہی تھی اور نہ ہی اپنی ٹانگیں۔۔

۔ وہ اس کے ہونٹوں پر جھک کر اس کے ہونٹوں پر اپنے انابی لب رکھتے ہوئے بڑی سختی سے اس کے پنکھڑیوں کو اپنی لبوں کی قید میں لے گیا۔۔۔
www.kitabnagri.com

۔ اس کی نمی کو اس نے اتنی سختی سے اپنے اندر انڈیلا کے مہک کی سانسیں رک رہی تھی۔ وہ تڑپ رہی تھی۔ مگر احمر اس پر قابض ہو اس کی سانسوں کو پیتا جا رہا تھا۔۔

۔ اسے نہ تو اس پر اس وقت ترسا رہا تھا اور نہ ہی وہ اسے چھوڑنے کا اس وقت کوئی ارادہ رکھتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- مہک کو اپنے ہونٹوں پر جلن محسوس ہو رہی تھی۔ مگر وہ تو اپنی پیاس بجھانے میں اس قدر مگن تھا کہ اس کی آنکھوں سے نکلنے والے آنسوؤں کو بھی وہ نہیں دیکھ رہا تھا۔
اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

Posted On Kitab Nagri

- یایوں کہیں کہ وہ جان بوجھ کر نظر انداز کر رہا تھا۔ وہ اسے احساس دلانا چاہتا تھا کہ وہ اس کا شوہر ہے۔
وہ اس پر پورا حق رکھتا ہے۔۔۔۔

- وہ اسے یوں دھتکار نہیں سکتی۔ کتنی دیر کے بعد اپنی مرضی سے جب مہک تڑپ کر جھٹپٹانا بھی چھوڑ
چکی تھی تو وہ پیچھے ہٹا۔ مہک کے دونوں ہونٹوں پر کٹ لگنے سے ننھی ننھی خون کی بوندیں خود پر ہوئے
ظلم کا اظہار کر رہی تھی۔۔۔

- مگر احمر علوی ان بوندوں کو دیکھتے ہوئے آنکھ دبا کر اپنی پہلی کامیابی کو سیلیبریٹ کرتے ہوئے مسکرا
رہا تھا۔۔۔۔

Kitab Nagri

- اس کے ہاتھ اب بھی مہک کی انگلیوں میں پھنسے ہوئے تھے مہک کی پلکوں پر آنسوؤں دیکھ کر
ہونٹوں کو گول کرتے ہوئے اس کے پورے چہرے پر پھونک مار رہا تھا۔

- مہک نے اپنے چہرہ غصے سے دوسری جانب موڑ لیا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- تمہیں شرم نہیں آتی اپنی بیوی کے ساتھ پہلی رات کو اس طرح کرتے ہوئے۔ انسوؤں سے بھیگی ہوئی پلکوں سے اس کے نیچے پڑی ہوئی اب بھی اپنی اکڑ کو کم کرنے کے لیے تیار نہ تھی۔۔۔

- اگر بیوی تمہارے جیسی بد دماغ اور بد تمیز ہو تو اس کے حوش ٹھکانے لگانے کے لیے شوہر کو اس طرح کے حکمت عملی کرنی پڑتی ہے۔ احمر کو اپنے کیے پر کوئی شرمندگی نہیں تھی۔۔۔۔

- احمر صرف اسے احساس دلارہا تھا کہ وہ اس کا شوہر ہے اور وہ اس کے ساتھ سب کچھ کرنے کا زبردستی اسے اپنے قریب لانے کا پورا حق رکھتا ہے۔

- جبکہ وہ مہک کے ساتھ زبردستی کرنا نہیں چاہتا تھا یہ محض اس کا دماغ درست کرنے کے لیے احمر کا ایک طریقہ تھا۔
www.kitabnagri.com

- اسے اپنی باہوں کے گھیرے میں لے کر احمر کچھ دیر کے لیے اپنے بہکے ہوئے جذباتوں کو خاموش کرنے کے لیے لیٹ گیا۔ کیونکہ مہک کو سبق سکھانے کے چکر میں اس کے بے لگام جذبات اس پر حاوی ہو گئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

- اور وہ اپنے جذباتوں کے بہکاوے میں آکر مہک کے ساتھ کچھ بھی غلط نہیں کرنا چاہتا تھا احمر انتہائی سمجھدار اور سلجھا ہوا انسان تھا۔ وہ اپنے ہاتھوں سے کبھی بھی اپنی بیوی کو یوں بھی آبرو نہیں کرنا چاہتا تھا۔

- مہک کی جگہ کوئی اور عقلمند لڑکی ہوتی تو اپنی قسمت پر ناز کرتی ہے کہ اس کی حصے میں احمر جیسا سلجھا ہوا شخص آیا ہے۔ جو اسے پیار بھی کرتا تھا۔

- مہک نے کتنی بار احمر کی باہوں کی گرفت سے نکلنا چاہا مگر اس کی یہ کوشش پر ہر بار احمر پہلے سے زیادہ مضبوط گرفت کر کے ناکام بنا دیتا جب مہک جھپٹا کر تھک گئی تو۔۔۔

www.kitabnagri.com

- احمر بھی آنکھیں بند کر کے لیٹ گیا لیٹے ہوئے احمر کی آنکھ لگ گئی مہک آہستہ سے سرک کر اس کی باہوں کے دائرے سے نکل گئی۔

- جلدی سے اپنے اپنے گلے میں ویڈنگ سوٹ والا دوپٹہ ڈالتے ہوئے دروازے کی جانب لپکی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس ہینڈل گھمانے پر اندازہ ہوا کہ دروازہ چابی سے لاک تھا۔ وہ غصے سے لمبی سانس بھرتے ہوئے واپس مڑی۔

۔ آہستہ سے قدم اٹھاتی ہوئی جا کر احمر کی پینٹ کی پاکٹ سے چابی نکالنے لگی۔۔ کیونکہ چابی کا ہلکا سا کی چین باہر نکلا ہوا تھا۔ جس پر روم کا کوڈ نمبر لکھا ہوا تھا۔

۔ مہک سمجھ گئی کہ یہ روم کی چابی ہے مگر اس سے پہلے کے وہ چابی نکالتی ہے۔ احمر نے اس کی کلائی پکڑ کر اچانک سے آنکھیں کھولی اور جھٹکے سے مہک کو اپنی جانب کھینچا مہک اس کو کراس کرتے ہوئے اس کی اگلی جانب بیڈ پر آن کی تھی۔ وہ کروٹ لے کر سیدھا اس کے اوپر آگیا۔۔

۔ تم سدھر نہیں سکتی مہک کیا کرنے جا رہی تھی۔ تمہیں لگتا ہے کہ تم بھاگ سکتی ہو تو انتہائی غلط اور بے وقوفی والی سوچ ہے تمہاری۔۔

Posted On Kitab Nagri

- بیوی اتنی سکیورٹی تو میں کر کے سویا تھا۔ مجھے اندازہ تھا کہ تم اس طرح کی حرکت بھی کر سکتی ہو۔۔۔ اور ماشاء اللہ تم میری امیدوں پر پوری اتر رہی ہو۔ اور اگر دوبارہ تم نے روم سے باہر نکلنے کی کوشش کی تو تمہاری ٹانگیں توڑ کر معذور بنادوں گا۔۔۔

- کیونکہ میں بار بار تمہارے پیچھے یوں بھاگ نہیں سکتا۔ اس کو جڑے سے پکڑ کر سختی سے ایک ایک لفظ چبا کر بول رہا تھا۔۔۔

- کیونکہ اسے مہک کا یہ انداز انتہائی برا لگا تھا۔ وہ سپیڈ سے بیڈ سے اٹھا اور پاکٹ سے چابی نکال کر مہک کو دکھا رہا تھا۔ اور مہک کو دیکھا کر چابی کو اس نے ونڈو کا شیشہ کھولتے ہوئے باہر پھینک دیا۔۔۔

Kitab Nagri

- اب تمہاری پریشانی ختم ہو گئی اس لیے اب چپ چاپ سو جاؤ مہک اس سے پہلے کہ میں اس چابی کی طرح تمہیں بھی اٹھا کر ونڈوز سے نیچے پھینک دوں اب کوئی بھی حرکت مت کرنا تم آ لریڈی میرا دماغ بہت خراب کر چکی ہو۔

Posted On Kitab Nagri

- اور اگر اس سے زیادہ خراب ہو تو شاید میں کچھ ایسا کر گزروں جس کا بعد میں مجھے خود بھی پچھتاوا ہو۔
وہ دھمکی دیتا ہوا غصے سے دھڑام کر کے بیڈ پر گر کر الٹا لیٹ گیا تھا۔

- جبکہ یہ چابی پھینکنے والے اس کے انداز سے مہک سچ میں ڈر گئی تھی۔ اس لیے اب اس نے کوئی حرکت نہیں کی چپ چاپ سمٹ کر لیٹی رہی۔

- احمر نے ہاتھ اس کے اوپر سے گزارتے ہوئے کھینچ کر سختی سے اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔ اب کی بار مہک نے اس پر بھی کیوں ری ایکٹ نہیں کیا۔ کیونکہ وہ سچ میں احمر کے رویے کو لے کر بہت ڈر گئی تھی۔ وہ جسے چاکلیٹ ہیرو سمجھ رہی تھی اس کا ایکشن ہیرو والا روپ دیکھ کر مہک دنگ رہ گئی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

oooooooo

- شاہ میں خود کپڑے چنچ کر لوں گی درد میری ٹانگ میں ہے میرے ہاتھوں میں نہیں۔ شاہ کب سے میرب کو تنگ کر رہا تھا کہ آج وہ میرب کو خود اپنے ہاتھوں سے چنچ کر دوا کر تیار کرے گا۔

Posted On Kitab Nagri

- مگر میں تو تمہیں چیلنج کروا کر رہوں گا میرے چیلنج کروانے سے پر اہلم کیا ہے۔ تمہارا شوہر ہوں پورا حق ہے مجھے کہ میں تمہیں پورا دیکھ سکوں۔ آخر میری بیوی اتنی خوبصورت ہے تو بیماری کی بہانے اس کی تیمارداری کرنے کا پورا حق ہے مجھے۔۔

- آپ کی بیوی اتنی بیمار نہیں ہے کہ اس کو آپ کی اتنی تیمارداری کی ضرورت پڑے میں اپنے کپڑے خود چیلنج کر لوں گی۔۔ شاہ پلینز دور ہٹے شاہ آج پورے موڈ میں میرب کو تنگ کر رہا تھا۔۔

- ناٹ فیئر جان شاہ بہت غلط کر رہی ہو تم میرے ساتھ۔ ایک تو تمہاری بیماری کا لحاظ کرتے ہوئے میں تمہاری خدمت کر رہا ہوں۔ اوپر سے تم مجھے خمرے دکھا رہی ہو۔ کوئی بات نہیں اب تم ٹھیک ہوتی جا رہی ہو ایک ایک بات کا گن کر بدلہ لوں گا۔۔۔

www.kitabnagri.com

- دھمکیاں مت دیں جب میں ٹھیک ہو جاؤں گی تو دیکھا جائے گا مجھے چیلنج کرنے دیں۔ اور مجھے نیچے ٹیبل پر لے کر چلیں مجھے آج روم میں ناشتہ نہیں کرنا۔

- چلو ٹھیک ہے چیلنج خود کر لینا مگر پہلے مجھے مارنگ کس دو شاہ میرب بیڈ سے اٹھنے ہی نہیں دے رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- اور جب سے آپ اٹھے ہیں وہ ⑤ kisses کون سے کھاتے میں ڈالی ہے آپ نے جو آپ ہر دو منٹ کے بعد کر رہے ہیں۔ میرب نے حیرت سے شاہ کی جانب دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

- یار تم میری ⑤ kisses پر نظر مت رکھا کرو نظر لگ جاتی ہے۔ اور ویسے بھی وہ kisses میں نے اپنی محنت سے لی ہے مارنگ کس تم مجھے خود دو گی۔

- تم مجھے باتوں میں مت الجھاؤ جلدی سے مجھے مارنگ کس دو شاہ اس کے اوپر دراز ہو کر لیٹا ہوا اپنے لپس پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے کس کرنے کو کہہ رہا تھا۔

Kitab Nagri

- شاہ اپ کا پیٹ نہیں بھرتا مجھے اتنی ⑤ kisses کر کے۔

- تمہارے شاہ کا بس چلے تو وہ تمہیں کھا جائے۔ میرب کی گال پر دانتوں کے سختی سے kiss کرتے ہوئے بہکی نگاہوں سے دیکھ کر بولا۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ پلیز دانتوں سے مت کاٹا کریں مجھے درد ہوتا ہے میرب سسک کر بولی۔
اور جب تم میرے دیے ہوئے درد سے سسکتی ہو تمہارے شاہ کو بہت سکون ملتا ہے۔ اور جب میری
محبت کی مہریں تمہارے خوبصورت وجود اور چہرے پر مجھے نظر آتی ہیں۔ تو میرا دل اش اش کر اٹھتا
ہے میری جان کے ٹوٹے۔

- وہ اس کی دوسری گال پر بھی اپنے دانت ہلکے سے گاڑتے ہوئے دلفریب انداز سے بولا۔
شاہ۔ شاہ۔۔۔ ہم۔۔۔ اس کے بالوں میں منہ چھپائے ہوئے اس کے اوپر دراز ہو کر دیتا ہو گمبھیر آواز
میں بولا۔



- پلیز مجھے چیخ کرنے دے۔ کر لو چیخ میرے رومینس کی دشمن جب بھی رومینٹک موڈ میں ہوتا
ہوں تمہیں کچھ نہ کچھ یاد آ جاتا ہے۔۔۔

- ویسے میرے پیارے شاہ ایسا کون سا وقت ہوتا ہے جب آپ رومینس کے موڈ میں نہیں ہوتے پیار
سے روٹھے ہوئے شاہ کے گلے میں اپنی باہوں کا ہار ڈالتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

- میں ناراض ہوں مجھے مت بلاؤ اب جا کر تم چیلنج کرو۔ شاہ اپنا مسنوی غصہ دیکھاتے ہوئے اپنا رخ دوسری جانب موڑتے ہوئے لیٹ گیا۔۔

- میں اپنے شاہ کو منالوں کی میرب اس کے اوپر جھکتے ہوئے پیار سے شاہ کی گال پر اپنا ہاتھ رکھ کر اس کا منہ اپنی جانب کرتے ہوئے بولی۔۔۔

شاہ۔۔ جتنا مرضی بنالوں میں نہیں مانوں گا

میرب۔۔۔ اچھا جی اگر میں نے بنا لیا تو۔



- شاہ۔۔۔ منالو جو مانگو گی انعام میں دوں گا۔

- میرب۔۔۔ شاہ سوچ لیں میں تو آپ کو منالوں کی آپ مکر مت جانا۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ --- شاہ اپنے قول اور اپنی زبان سے کبھی نہیں پھرتا تم جانتی ہو۔

- تو پھر تیار ہو جائیں میں آپ کو منانے لگی ہوں میں بھی تو دیکھوں کہ میرا شاہ مجھ سے کتنی دیر تک ناراض رہ سکتا ہے۔

وہ مسکراتے ہوئے بول کر کروٹ لیتی ہوئی شاہ کے اوپر آگئی تھی۔

- شاہ کی گردن سے شرٹ کو ہٹاتے ہوئے وہاں پر اپنے لب رکھ کر زور سے لو بائٹ کرتے ہوئے شاہ پر پوری طرح سے جھکی ہوئی تھی۔

Kitab Nagri

- میرب کی پنکھڑیوں کے لمس سے شاہ کے ہاتھ بے اختیار میرب کی کمر پر آگئے شاہ کے ہاتھوں کی سختی کو میرب اپنی کمر پر محسوس کر رہی تھی۔

- میرب کو پتہ تھا کہ اس کے لمس سے شاہ خود کو سنبھال نہیں پارہا مگر اب بھی وہ ڈھیٹ بنا ہوا یہ ثابت کر رہا تھا کہ وہ میرب سے ناراض ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

- آج میرب نے بھی شاہ کی آخری حد دیکھنی چاہی تھی۔ اپنی نازک سی پنکڑیوں کو آنکھیں بند کر کے شاہ کے آتش لبوں پر رکھ کر نرمی سے شاہ کی آتش لبوں سے نمی کے چند قطرے پیتے پیچھے ہٹی تھی۔۔۔

- بس پھر کیا شاہ اپنی ناراضگی برقرار نہیں رکھ سکا تھا۔ وہ کروٹ لیتے ہوئے جھٹکے سے میرب کے اوپر آیا۔

- میری بیوی چالاک ہو گئی ہے اب تمہیں سمجھ میں آنے لگا ہے کہ تمہارے شاہ کی کمزوری کیا ہے۔ وہ پوری طرح سے میرب کی پنکھڑیوں پر جھک کر اس کی نمی کی قطروں کو اپنے اندر انڈ لیتے ہوئے قابو ہوتا جا رہا تھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

- اس سے پہلے کہ وہ پوری طرح سے بے قابو ہوتا اس کے فون پر آفس سے کال آرہی تھی۔ کال دلاور کی تھی۔ اس لیے سننا ضروری تھا اسے پتہ تھا کہ دلاور کبھی بھی ضروری کام کے سوا فون نہیں کرتا۔ وہ میرب سے دور ہٹتا ہوا سائیڈ ٹیبل سے فون اٹھا کر دلاور سے بات کرنے لگا تھا

Posted On Kitab Nagri

○

oooooooooooo

- مجھے ٹاول دو مہک ابھی سو رہی تھی کہ اس کے کانوں میں احمر کی آواز سنائی دی وہ شاید واش روم میں فریش ہو رہا تھا۔

صبح صبح اٹھ گیا ہٹلر کا دادا۔ مہک نے غصے سے آنکھیں کھولتے ہوئے واش روم کی جانب دیکھ کر کہا۔
- مہک اگر تم بہری نہیں تو میں نے کہا مجھے ٹاول دو احمر نے اب کی بار پہلے سے اونچی آواز میں کہا۔

- میں آپ کی نوکر نہیں ہوں جو صبح صبح آپ کے حکم بجالاتی پھروں۔

- نوکر نہیں مگر بیوی ہو اس لیے اٹھ کر میرا حکم ماننا تم پر فرض ہے۔ اور صبح صبح منہ ماری مت کرو اٹھ کر ٹاول پکڑو مجھے۔

Posted On Kitab Nagri

- اگر نہ پکڑاؤں تو؟؟؟

- تو میں بنا کپڑوں کے باہر آ جاؤں گا۔

- بہت ہی بد تمیز ہیں آپ اور بے شرم بھی مہک نے چلاتے ہوئے کہا۔

- مجھے پتہ ہے میرے گن بعد میں بتالینا پہلے شرم کی دیوی مجھے ٹاول پکڑاؤ اس سے پہلے کہ میں سچ مچ بنا کپڑوں کے باہر آ جاؤں۔۔۔

Kitab Nagri

- نہیں نہیں پکڑا رہی ہوں۔ احمر کے بنا کپڑوں کے باہر آنے والی دھمکی سے مہک ڈر گئی تھی کیونکہ رات سے احمر جس طرح اس پر اپنے پر سنلٹی واضح کر رہا تھا وہ یہ بھی امید کر سکتی تھی کہ سچ میں کہیں احمر بنا کپڑوں کے باہر نہ آ جائے۔۔

Posted On Kitab Nagri

- مہک گھبرا کر بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ اور دروازہ کھٹکھٹا کر ٹاول آگے کیا احمر نے اپنا ہاتھ باہر نکال کر مہک سے ٹاول پکڑ لیا۔۔۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

www.kitabnagri.com
Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.kitabnagri.com)

"آہ آہ آہ یہ کک کیا کر رہے ہیں،"

Posted On Kitab Nagri

میر۔۔۔ بولو میر کی جان شاہ میر جو تھانے جانے کے لیے یونیفارم پہن کر تیار کھڑا تھا۔
- آپ مجھے پھر اکیلا چھوڑ کر جا رہے ہیں شاہ میر کے پاس آکر اس کے سینے کے ساتھ لگ بازو اس کی کمر میں ڈال کر کھڑی ہو گئی۔۔

- تم پریشان نہ ہو میری جان ایک بار مجھ سے غلطی ہو گئی مجھے اندازہ نہیں تھا کہ زمیندار اور اس کا بیٹا اس قدر گھٹیا ذہنیت کے مالک ہے کہ وہ میرے گھر پر اٹیک کریں گے۔

- ورنہ یہ مہلت تو میں ان کو کبھی نہیں دیتا کہ وہ میرے گھر کی جانب آنکھ اٹھا کر بھی دیکھتے اب اس کی گھٹیا ذہنیت کا اندازہ مجھے ہو گیا ہے اس لیے تم بے فکر رہو۔
- گھر کے چاروں طرف فل سکیورٹی کا انتظام میں نے کر دیا ہے اور تمہارے پاس محلے کی کچھ عورتیں موجود رہیں گی تم بور نہیں ہو گی۔

- اور کوئی بھی پر اہلم ہو تو مجھے فون کر کے فوراً بلا لینا۔ مگر میری جان میرا جانا ضروری ہے۔ اگر جاؤں گا نہیں تو ان کو انجام تک کیسے پہنچاؤں گا۔

Posted On Kitab Nagri

- اور گاؤں والوں سے جو میں نے وعدہ کیا ہے کہ میں ان کو ان کی زمینیں واپس لے کر دوں گا۔ ان کو انصاف کیسے دلوں گا اگر میں اپنے کام پر نہیں گیا تو۔ مرہا کو اپنے باہوں کے دائرے میں لیے ہوئے بڑی محبت سے اسے سمجھا رہا تھا۔۔۔

- میری پوری بات سمجھنے کے باوجود بھی مرہا کا ڈر کم نہیں ہوا۔ اس کی آنکھوں سے بے اختیار آنسوؤں آگئے جو شاہ میر کے سینے پر لگنے سے شاہ میر کو احساس ہوا کہ مرہا رو رہی ہے۔۔۔

- میری جان تمہارے رونے سے مجھے یہ محسوس ہوتا ہو رہا ہے کہ میں اپنی بیوی کی حفاظت کرنے میں ناکام رہا۔ پلیز مجھے موقع دو کہ میں یہ ثابت کر سکوں کہ میں تمہاری حفاظت کر سکتا ہوں۔

www.kitabnagri.com

- تمہارا یہ رونا مجھے کمزور کر رہا ہے
شاہ میر نے مرہا کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے کہا۔۔۔

- میر آپ میری ایک بات مانیں گے شاہ میر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کانپتے ہونٹوں سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

- میری جان تم ہزار باتیں کرو میرا اپنی جان کی ہر بات سن رہا ہے مگر یوں گھبراؤ اور ڈرو مت۔ میں تمہاری آنکھوں میں یہ ڈر نہیں دے سکتا میرے ہوتے ہوئے تم اتنی خوفزدہ ہو یہ میرے لیے مرنے کا مقام ہے۔۔

- میرا آپ مجھے واپس بھیج دیں میں یہاں نہیں رہنا چاہتی۔۔

- مطلب کہ میری جان اس قدر ڈر گئی ہے کہ اسے اتنا یقین نہیں رہا کہ اس کا میرا اس کی حفاظت کر سکے گا۔۔

Kitab Nagri

- ایسا نہیں ہے میرا میں اپنے اندر سے وہ ڈر نہیں نکال پا رہی میری روح تک یہ سوچ کر لرز جاتی ہے کہ اگر آپ اس دل ٹائم پر نہیں پہنچتے تو کیا ہوتا۔ میرا میں آپ کی ہوں صرف آپ کی۔ اگر آپ کے سوا کوئی مجھے چھوئے گا تو میں مر جاؤں گی۔

Posted On Kitab Nagri

- یہ بولتے ہوئے میرہا سسکیوں سے رونا لگی تھی۔ اس کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ گرتے ہوئے آنسوؤں اور لرزتے ہونٹوں سے نکلتی ہوئی سسکیاں اس کے دل کے ڈر کو صاف دکھا رہی تھی۔۔

- شاہ میر جانتا تھا کہ میرہا اس وقت بے حد ڈری ہوئی ہے اور وہ میر کو اپنے آس پاس چاہتی ہے۔

- جبکہ اسے چھوڑ کر جانا اس وقت میر کی مجبوری تھی۔ کیونکہ وہ بھی تو ان کو سزا دینا چاہتا تھا جن کی وجہ سے اس کی بیوی کی آنکھوں میں اس قدر ڈر اور وحشت پھیلی ہوئی تھی۔۔

- بے شک اس نے مرہا کے سامنے خود کو نارمل رکھا ہوا تھا مگر شاہ میر کے دل میں اس وقت جو غصے کی آگ بھڑک رہی تھی۔

- وہ تو شاہ میر نے مرہا پر واضح ہی نہیں ہونے دی تھی کیونکہ پہلے سے ڈری ہوئی مرہا کو شاہ میر اور نہیں ڈرانا چاہتا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میری بیوی کو کوئی چھوئے اس سے پہلے میر مر نہ جائے گا۔ پلیز مرہا یہ مت بولو کہ میں تمہیں واپس چھوڑ آؤں۔ مجھے بزدل مت سمجھو مجھے ایک موقع دو تاکہ میں تمہیں اپنی بہادری سے تحفظ کا احساس دلا سکوں۔ اگر تم چلی گئی تو میں یہی سمجھوں گا کہ عورتوں کی حفاظت کرنے والا اے سی پی شامیر ملک اپنی خود کی بیوی کو تحفظ نہیں دے سکا اور وہ ڈر کر واپس چلی گئی۔۔

- کیا تم یہ چاہتی ہو کہ میں اسی سوچ میں گھٹ گھٹ کر ختم ہو جاؤں۔۔

- نہیں میر اللہ آپ کو میری بھی عمر لگا دے۔ میر میں نے آپ سے کبھی نہیں کہا مگر میر میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں۔۔۔

Kitab Nagri

- میر آپ کی آنکھوں میں دیکھ کر میرا خود سے پیار کرنے کو دل کرنے لگا ہے۔ میں خود سے نفرت کرتی تھی مجھے اپنے وجود سے نفرت تھی۔

- میر آپ کی محبت نے ہی تو مجھے یہ سکھایا کہ میں بھی نارمل زندگی گزار سکتی ہوں میں بھی نارمل لڑکیوں کی طرح رہ سکتی ہوں۔ مجھے بھی ایک بہت محبت کرنے والا شوہر مل سکتا ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اور مجھے پتہ ہے میرا میر بزدل نہیں ہے۔ میرا میر بہت بہادر ہیں۔ مگر میں بہت بزدل اور بہت ڈرپوک ہوں۔

- میرے دل سے ڈر نہیں جا رہا اور اب آپ کام پر جا رہے ہیں آپ کے ہوتے ہوئے میں خود کو محفوظ سمجھتی ہوں جیسی آپ گھر سے جائیں گے تو پھر سے وہی آوازیں میرے کانوں میں گونجنے لگیں گی اس لیے میں آپ کی نوکری کے بیچ میں رکاوٹ نہیں بننا چاہتی۔

- اگر میں گھر پر رہوں گی تو آپ کا دماغ بھی میری طرف لگا رہے گا اور اپنا کام آپ پورے فوکس سے نہیں کر سکیں گے اس لیے آپ مجھے واپس بھیج دیں۔

www.kitabnagri.com

- تم میری ذمہ داری ہو اور کام بھی میری ذمہ داری اس لیے میں یہ دونوں کام ایک ساتھ کر سکتا ہوں۔ آج کے بعد یہ مت بولنا کہ میں تمہیں واپس چھوڑ آؤں۔ جتنی خوشی مجھے یہ سن کر ہوئی تھی کہ تم میرے ساتھ یہاں پر آنا چاہتی ہو۔ اس سے کہیں زیادہ دکھ مجھے آج ہوا ہے کہ میری بیوی ان غنڈوں کے ڈر سے مجھ سے دور جانا چاہتی ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میں سب کچھ سنبھال لوں گا بس تم اپنے میر پر یقین رکھو گھر میں میں نے کیمرے نصب کروادیے ہیں۔ گھر پر ہر وقت میری نظر ہوگی اور ہر وقت تمہارے پاس دو چار خاص خواتین کی میں نے ذمہ داری لگا دی ہے۔ وہ تمہارے پاس رہیں گی تاکہ تم بور نہیں ہو۔

- گھر کے ارد گرد سیورٹی ہوگی تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے شاہ میر نے اس کو اپنی باہوں میں لے کر سینے سے لگا کر اپنی مضبوط بازوؤں کا تحفظ دیتے ہوئے سب باتیں کہی تھی۔

- میر کی باتوں میں اتنی محبت اور اپنائیت اور سکون تھا کہ میر ہا اپنے میر کو انکار نہیں کر سکی۔۔۔

www.kitabnagri.com

- اب میں کیا سمجھوں کہ تم بالکل ٹھیک ہو۔ اس کی ٹھوڑی پر ہاتھ رکھ کر چہرے کو اوپر کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

- میر ہا نے اپنے سر کو ہاں میں ہلایا۔

Posted On Kitab Nagri

- گڈ ویری گڈ - شاہ میر نے اس کے آنسوؤں اپنے لبوں سے چنتے ہوئے صاف کیے - چلو اب میں دشمنوں کا کام تمام کر کے آتا ہوں ----

- مگر اس سے پہلے مجھے ذرا چار جنگ کی ضرورت ہے - فٹافٹ مجھے چارج کرو اور کام پر بھیجو میر کا انداز تھوڑا شوق ہوا -

- میں سمجھی نہیں میر ہانے بڑی معصومیت سے کہا کیونکہ اس کے دماغ میں کہیں بھی رو مینس والی بات نہیں تھی ----

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- میرا مطلب ہے کہ مجھے ان اپنے خوبصورت ہونٹوں سے لپ کس دو تا کہ میں فریش ہو کر جاسکوں - اور مجھے پتہ چلے کہ میری جان اس وقت بالکل ٹھیک ہے - اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا ----

Posted On Kitab Nagri

- مرہانے شرما کر اپنی نظریں جھکائی وہ شرما رہی تھی۔ اچانک شاہ میر کے رومینٹک ہونے پر ڈری ہوئی
مرہا کے گال بلش کرنے لگے تھے۔۔۔

اففف۔۔ اے سی پی کی جان اتنا مت شرمایا کرو تمہارا یہ شرمانا مجھے کام نہیں کرنے دیتا۔ سارا دن میری
نظروں کے سامنے تمہارا یہ خوبصورت شرمایا ہوا چہرہ رہتا ہے۔ اور میرا دل بے قابو ہو جاتا ہے۔ اور وہ
مجھے گھر آنے پر اکساتا ہے۔ اس کے گال پر بڑی محبت سے لب رکھتے ہوئے چوم رہا تھا۔۔

oooooooo

- مہک نے جب احمر کو ٹاول پکڑا یا تو احمر نے شرارت سے مہک کا ہاتھ کھینچا مہک دروازے کے اندر کی
جانب لٹ گئی تھی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- یہ کیا بد تمیزی ہے میرا ہاتھ چھوڑو۔

- بد تمیزی تو ابھی کرنی ہے پہلے سے ٹائٹل مت دو مجھے۔ احمر نے اس بار اس کا ہاتھ اور بھی زور سے اندر
کی جانب کھینچا تو مہک لڑکھڑاتے ہوئے واش روم کے اندر آگئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- اس نے اپنی آنکھیں زور سے بند کر لی۔ جبکہ احمر سینے پر ہاتھ باندھے ہوئے واش روم کے دروازے کے آگے

کھڑا تھا تاکہ وہ باہر نہ جاسکے مہک نے ابھی تک نکاح والا لہنگا اور کرتی پہن رکھا تھا۔

- تم صرف شکل سے شریف نظر آتے ہو تمہاری حرکتیں بالکل لفنگوں کے جیسی ہیں۔ دروازہ کھولو اور مجھے باہر جانے دو۔ مہک نے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے۔

- میں تو تمہیں ہر گز باہر نہیں جانے دوں گا۔ میرا تو آج واش روم میں ہی رومینس کا موڈ ہو رہا ہے۔ بہکی ہوئی آواز میں بول کر احمر اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنسی روکنے کی کوشش کر رہا تھا۔

- بھاڑ میں جاؤ تم اور بھاڑ میں جائے تمہارا رومینس مجھے باہر جا رہے ہیں تو ورنہ۔

- ورنہ کیا کرو گی پہلے اپنی آنکھوں سے ہاتھ ہٹا کر میری طرف دیکھو تو صحیح بعد میں ورنہ والی دھمکی بھی دے لینا۔ احمر نے مہک کی دونوں کلاسیاں پکڑتے ہوئے اس کے چہرے سے ہاتھ ہٹائی۔

Posted On Kitab Nagri

- پلینز مجھے جانے دو۔۔

- پہلی بار مہک کا لہجہ تھوڑا نرم تھا اور اس نے پلینز لفظ کا استعمال کیا احمر نے حیرانی سے مہک کی جانب دیکھا جو آنکھیں بند کیے ہوئے کھڑی تھی۔ اس کے دونوں کلائیاں احمر کے ہاتھ میں تھیں۔۔

- تم اپنی آنسو اپن کر سکتی ہو میں نے کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ پاگل لڑکی مجھے بھی اپنی عزت بہت عزیز ہے ایسے ہی تھوڑی تمہارے سامنے اپنی عزت نلام کر دوں گا مجھے بھی تو کچھ حاصل ہونا چاہیے۔۔

- تو یہ بات تم پہلے نہیں بتا سکتے تھے کتنی دیر سے میں نے اپنی آنکھیں بند کی ہوئی ہیں۔

- میری آنکھوں میں درد ہونے لگا تھا۔۔ مہک نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو احمر نے گرے کلر کا ٹراؤزر اور شرٹ پہن رکھا تھا۔۔۔
www.kitabnagri.com

- مہک کی نظر اس پر جا کر ٹھہر سی گئی تھی۔ ابھی ابھی نہا کر فریش ہوئے گیلے گیلے بالوں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ ٹی شرٹ کے گول گلے سے نظر آتے اس کے کسرتی سینے کے بال ہاف

Posted On Kitab Nagri

بازوؤں والی ٹی شرٹ سے نظر آتے اس کے جم والے ڈولے۔ بالوں سے بھرے ہوئے بازو کھڑے کھڑے نین نقوش دیکھنے میں بے حد جاذب نظر لگ رہا تھا۔

۔ ہینڈ سم ہوں نا آئی برواٹھا کر خود کو ٹک ٹکی باندھے ہوئے دیکھ احمر نے کہا۔۔

غلط فہمی ہے تمہاری کہ تم ہینڈ سم ہو اور میں تمہیں دیکھ رہی تھی پیچھے ہٹو مجھے باہر جانا ہے۔ احمر کو ہاتھوں کے زور سے ہٹاتے ہوئے واش روم کا دروازہ کھول کر باہر آگئی احمر بھی اس کے پیچھے پیچھے گلے میں ٹاول ڈالے ہوئے سر کو پہنچتا ہوا باہر آیا۔۔

۔ میں نے دیکھا کہ تم مجھے گھور رہی تھی مرر کے سامنے کھڑے ہو کر سر کو پونچھے ہوئے نظریں مہک پر رکھ کر بولا۔

www.kitabnagri.com

۔ اگر کسی کو اپنے بارے میں خوش فہمی ہو جائے تو اس کا کوئی علاج نہیں اور تم تو مجھے ویسے ہی کھسکے ہوئے لگتے ہو۔ اس لیے تم سے بات کر کے میں اپنا دماغ خراب نہیں کرنا چاہتی۔۔۔ پٹخنے والے انداز میں بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- دماغ خراب ہونے کے لیے دماغ ہونا بھی ضروری ہے۔ مرر کے اندر دیکھتے ہوئے تنزیہ مسکرا کر آہستہ سے بولا جبکہ مہک سن چکی تھی۔

- جب مجھ میں دماغ نہیں تھا تو پھر کیوں مجھ سے نکاح کیا وہ غصے سے بیڈ سے اٹھ کر اس کے پاس آن کھڑی ہوئی تھی۔ اسے گھور کر دیکھتے ہوئے اپنے سوال کا جواب مانگ رہی تھی۔

- مجھے نکاح تم سے کرنا تھا۔ تمہارے دماغ سے تھوڑی اور ویسے بھی کمبخت دل کو پہلی نظر میں تم سے پیار ہو گیا۔ اس لیے نکاح کرنا ضروری تھا ورنہ تو میں نے نکاح کے بغیر بھی اپنے دل کو خوش کر سکتا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- اففففففف۔۔ اللہ میاں یہ کہاں پر پھنسا دیا مجھے۔۔۔ تم مجھے روز اسی طرح سے ٹارچر کیا کرو گے۔۔ وہ اپنے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے جھنجھلا کر بول رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- نہیں اگر تم چاہو تو میں ٹارچر کرنا چھوڑ کر بہت کچھ اور بھی کر سکتا ہوں۔ گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے مسکرے انداز سے ہنسا رہا تھا۔۔۔

- پیچھے ہٹیں پلیز میرے سر میں بہت درد ہو رہا ہے۔ احمر کو خود کے نزدیک ہوتے ہوئے دیکھ کر، اس کے سینے پر زور سے ہاتھ رکھ کر پیچھے کی جانب کرتے ہوئے گھبرا کر پلٹی۔

- اتنا جتنی ہی کیوں ہو کہ سر میں درد ہونا شروع ہو جائے۔ وہ واپس سے مرر کے سامنے اپنے بال بنانے لگا۔



- پلیز میرا تمہارے ساتھ جھگڑا کرنے کا کوئی موڈ نہیں ہے۔۔۔

- کیسے ہو گا آج کا کوٹا تو تمہارا پورا ہو گیا ہے۔ منہ میں بڑبڑاتا تھا۔ وہ مرر میں اسے تلملاتا ہوا دیکھ کر اپنے لبوں میں مسکرا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مہربانی کر کے کھانا آرڈر کر دیں مجھے بھوک لگی ہوئی ہے۔ مہک احمر کے ساتھ بحث کرنے کے موڈ میں نہیں تھی۔۔۔

۔ کیونکہ ایک رات میں اسے اتنا تو اندازہ ہو گیا تھا اس بندے سے بحث میں جیتنا اتنا آسان نہیں ہے۔ اور اس نے کل سے کچھ کھایا بھی نہیں تھا۔ تو اسے اس وقت شدید بھوک لگی تھی چوہے اس کے پیٹ میں ڈانس کر رہے تھے۔۔

۔ فریش ہو کے چینیج کر لو کھانا آرڈر کر دیتا ہو۔ احمر نے بڑی نرمی سے پیش آتے ہوئے جواب دیا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

۔ مہک کو بھی بہت بھوک لگی تھی اس لیے وہ بھی چپ چاپ اٹھ کر اپنے سوٹ کیس جو رات کو اس کی ماں نے اس کے کپڑوں سے بھر کے ساتھ میں رکھوا دیا تھا۔
اس میں سے اپنے لیے ایک کیجول ساڑاؤز رثرٹ نکال کر واش روم کی جانب بڑھ گئی۔۔

oooooooo

Posted On Kitab Nagri

- بھابھی کیسی ہیں آپ

- اللہ کا شکر ہے۔ بھائی آپ کیسے ہیں۔

ڈاکٹر ہما اور شاہ زیب اپنی شادی کا کارڈ دینے رومان شاہ کے گھر پر آئے تھے۔

- آج کافی دنوں کے بعد میرب رومان شاہ کے ساتھ باہر لان میں بیٹھی ہوئی تھی۔ کیونکہ اس کی ٹانگ کا درد کافی حد تک بہتر ہو گئی تھی۔ اب اسے چلنے پھرنے میں درد محسوس نہیں ہوتا تھا۔۔۔

- بھابھی آپ امی جان اور باقی سب گھر کے لوگ خاص انوائسٹڈ ہیں۔

Kitab Nagri

- اس کو چاہے مت لے کے آنا کوئی ایشو نہیں ہے۔ شاہ زیب نے رومان شاہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا۔

- میرب اور ہما تو صرف مسکرا کر

چپ ہو گئی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- تیرے جیسے کمینے دوست سے یہی توقع رکھی جاسکتی ہے۔ رومان شاہ نے مصنوعی غصے سے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔

- چل تم بھی آجانا کیا یاد کرو گے بھابھی کے صدقے اور امی جان کے وجہ سے تم بھی ڈرائیور بن کے ساتھ آجانا کوئی بات نہیں۔۔۔۔

- نہیں تم اپنی بھابی اور امی جان کو ہی انوائیٹ کرو میں تو نہیں آنے والا تیری شادی میں۔۔۔

Kitab Nagri

- رومان بھائی آپ میری طرف سے انوائٹڈ ہے میرے بھائی بن کے ڈاکٹر نے کہا۔

- واہ تم نے تو شادی سے پہلے ہی پارٹی چیلنج کر لی ہے۔ شاہ زیب نے ڈاکٹر ہما کی جانب دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

Posted On Kitab Nagri

- تھینک یو سوچ دیکھا اب اگر میری بہن نے مجھے عزت دی تو تم سے وہ بھی ہضم نہیں ہو رہا۔ تم اپنی بھابھی کو انوائٹ کرو تو وہ ٹھیک اگر میری بہن مجھے اسپیشل فیل کروانے کے لیے مجھے انوائٹ کرے تو وہ غلط۔

- شازیب خان سدھر جاؤ اب شادی ہونے والی ہے بھابھی جی ذرا اس کی لگام کس کے رکھنا بڑی چیز ہے یہ بندہ رومان شاہ نے ڈاکٹر ہما کو آگاہ کرتے ہوئے کہا۔۔

- تم سے بڑی چیز نہیں ہوں میں رومان شاہ اگر میری معصوم بھابھی تمہارے ساتھ گزارا کر رہے ہیں تو میں تو ویسے ہی شریف سا بندہ ہوں۔۔۔

Kitab Nagri

- تم اپنی بھابی کو الٹیاں پٹیاں مت بڑھاؤ ہما میں بہت شریف سا بندہ ہوں یہ سب میرے بارے میں غلط بیانی کر رہا ہے۔ وہ چاروں گپے مارتے ہوئے ہنس رہے تھے۔۔

- جب زکیہ چائے لے کر آئی چائے کے ساتھ سینوچ اور سمو سے تھے۔ گرما گرم سمو سوں کی خوشبو اور خوشگوار موسم میں لان میں بیٹھے ہوئے سب انجوائے کر رہے تھے۔۔۔

oooooooo

Posted On Kitab Nagri

- شاہ میر نے تھانے میں جا کر چوہدری کے بیٹے خرم کی اینٹ سے اینٹ بجا دی تھی۔ اس کے کیے کی سزا اسے بہت اچھی طرح سے اے سی پی شاہ میر ملک دے چکا تھا۔۔۔
اس کی ایسی دھلائی کی کہ اب تو اپنے قدموں پر اس سے چلا نہیں جا رہا تھا چوہدری اپنے بیٹے کو رہا کروانے آیا تھا مگر اے سی پی شاہ میر ملک اسے لمبی سزا دے کر جیل میں بجوانا چاہتا تھا۔۔

- جبکہ چوہدری بہت چالاک اور سمجھدار تھا اسے اندازہ تھا کہ اگر ایک بار اغوا کے کیس میں اے سی پی نے اس کے بیٹے کو جیل میں ڈال دیا تو وہ کسی بھی صورت اسے اتنی آسانی سے باہر نہیں آنے دے گا۔
اس لیے اس نے ڈیل رکھی کہ وہ کسانوں کی زمینیں واپس کر دے گا بدلے میں اے سی پی اس کے بیٹے رہا کر دے شاہ میر کو یہ ڈیل اچھی لگی تھی۔۔۔

- اور ویسے بھی اے سی پی کے ڈنڈے کھانے کے بعد اب دوبارہ کبھی بھی چوہدری کا بیٹا ایسی ذلیل حرکت کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

- اس کا پالا کبھی شاہ میر جیسے پولیس آفیسر سے پڑھا ہی نہیں تھا۔ اس لیے پولیس کی پاور کا اسے آئیڈیا نہیں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- شامیر نے چودری کی ڈیل مانتے ہوئے پہلے سب زمینداروں کو ان کی زمینوں کے کاغذات واپس کروائے تھے۔ اس کے بعد اس نے چودری کے بیٹے کو رہا کیا۔ چودری کے بیٹے نے اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے شاہ میر سے معافی مانگی تھی۔۔۔

- اے سی پی شاہ میر ملک نے ایک بہادر پولیس آفیسر ہونے کا حق ادا کر دیا تھا اس نے ظالم زمیندار کے ساتھ بڑی بہادری کے ساتھ مقابلہ کیا۔۔

- بلکہ اس مقابلے کو جیت کر زمیندار کو زیر کرتے ہوئے ساری زمینیں واپس لے کر گاؤں والوں کو دینا شروع کر دی تھی۔ اے سی پی شاہ میر ملک کی بہادری نے اسے گاؤں کا حقیقی ہیرو بنا دیا۔۔

www.kitabnagri.com

- سب گاؤں والوں کو باری باری زمینوں کے کاغذات واپس کرتے ہوئے شاہ میر کو کافی ٹائم لگ گیا تھا۔ گاؤں والے بہت خوش تھے۔ بہت دعائیں دے رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ لوگ ابھی نہیں چاہتے تھے کہ شاہ میر کا ٹرانسفر ہو۔ اس سارے دوران میں شاہ میر اپنے گھر سے بالکل غافل نہیں ہوا تھا۔ گھر پہ نصب کیمروں سے اس کی نظر اپنی مرہا پر تھی۔

- جو اس وقت گاؤں کی عورتوں کے ساتھ بیٹھی ہوئی کافی مطمئن نظر آرہی تھی۔ وہ کرسی پر بیٹھی ہوئی کسی بات پر کھکھلا کر ہنسنے جارہی تھی۔ اس کے کھکھلائے ہوئے چہرے کو دیکھ کر شاہ میر پر سکون ہو گیا۔

- مگر اس کے کھلے ہوئے چہرے کو دیکھ کر شاہ میر کی جذباتوں نے بھی انگڑائی لی ویسے بھی وہ فارغ ہو کر اب گھر ہی جانے والا تھا۔

Kitab Nagri

oooooooooooo

- مہک کو کافی بھوک لگی ہوئی تھی اس نے جم کر ناشتہ کیا۔ ایسے کیا دیکھ رہے ہو اب کیا میرے کھانے کو بھی نظر لگاؤ گے۔ احمر جو بڑے پیار سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا مہک اسے اپنی جانب دیکھتے ہوئے چڑ کر بولی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- مسز مہک احمر علوی نظر نہیں لگا رہا بس یہ سوچ رہا ہوں۔ جلدی سے تم کھانا کھالو اور ذرا بیوی ہونے کا فرض بھی ادا کرو آخر میں نے اس روم کا اچھا خاصہ رینٹ دیا ہے۔۔۔

- مطلب مہک جو کھانے کے بعد پانی پی رہی تھی پانی اس کے گلے میں ہی اٹک گیا تھا۔۔۔

- مطلب یہ کہ میں تمہیں ہنی مون سویٹ بک روم میں صرف کھانے اور سونے کے لیے تو نہیں لایا۔
بے بی میں رو مینس کی بات کر رہا ہوں رات کو تم تھکی ہوئی تھی۔

- میں نے تمہیں آرام کرنے کا پورا موقع دیا اب میں بہت تھکا ہوا ہوں ذرا میری تھکن اتارنے کے لیے بیڈ پر حاضر ہو جاؤ۔۔۔

www.kitabnagri.com

- تمہیں کس چیز کی تھکن ہو گئی ہے مہک پانی کا گلاس ٹیبل پر رکھتے ہوئے جلدی سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- مجھے وہ تھکن ہو گئی ہے جو صرف رومانس سے ہی اترے گی۔ بلیک کلر کے ٹراؤزر اور شرٹ میں اس کا خوبصورت سراپہ بہت دلکش لگ رہا تھا۔ احمر گہری نظروں سے اس کے سراپے کو دیکھ رہا تھا مہک نے گھبرا کر اپنا رخ دوسری جانب کر لیا۔

- مجھے اس طرح سے مت دکھا کرو رخ بدلتے ہوئے مہک نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

میں تو ایسے ہی دیکھوں گا پورا حق ہے تمہیں ہر طرح سے دیکھنے کا مجھے۔ وہ جھٹکے سے کرسی سے اٹھا تھا۔ رخ بدل کر کھڑی ہوئی مہک کے پشت پر آن کھڑا ہوا۔

- اس کے پیٹ پر مضبوطی سے اپنے ہاتھوں کے گرفت مضبوط کرتے ہوئے اپنا سینہ اس کے ساتھ لگائے کھڑا تھا۔

- مہک نے جھپٹا کر دور ہونا چاہا مگر اس کی یہ جدوجہد ناکام ثابت ہوئی تھی۔ آخر وہ جتنی مرضی مضبوط بن لے مگر ایک مرد کی پکڑ تھی جس سے نکلنا آسان نہیں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- چھوڑو۔۔۔۔۔ مجھے۔۔۔ مجھے تمہارا بار بار یوں نزدیک آنا زہر لگتا ہے۔ مجھے نہ تو تم پسند ہو۔ نہ تمہارا میرے نزدیک آنا پسند ہے۔۔۔ مجھے کراہت آتی ہے جب تم میرے نزدیک آتے ہو۔۔

- اور مجھ پر یہ حق حق بول کر حق جمانا بند کرو۔ وہ بے حد بد تمیزی سے بولتی چلی گئی تھی بنا یہ سوچے کہ اس کا انجام کیا ہونے والا ہے۔۔۔

- کیا کہا تم نے تمہیں میرے پاس آنے سے میرے چھونے سے کراہت ہوتی ہے احمر نے دانت پیستے ہوئے جھٹکے سے اس رخ سیدھا کرتے ہوئے اپنی طرف کیا اس کی کمر پر سختی سے ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

- ہاں۔۔ ہاں بالکل ٹھیک سنا تم نے مجھے نفرت ہے تم سے تمہارے چھونے سے کراہت محسوس ہوتی ہے۔ مجھے سے دور رہو۔ کوئی حق نہیں ہے تمہارا مجھ پر۔۔۔

- اور خبردار اگر حق جمانے کی کوشش بھی کی تو مجھ سے برا کوئی نہ ہو گا۔ مہک اپنی کمر سے اس کا ہاتھ زبردستی ہٹاتے ہوئے چڑک کر بولا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- حق تو میرا تم پر پورا ہے۔ اور یہ حق میں تمہیں اب استعمال کر کے دکھاتا ہوں شوہر کے حقوق کیا ہوتے ہیں تم اس سے ناواقف ہو۔۔

- اب تمہیں اپنے حقوق سے واقف کروانا ضروری ہو گیا ہے۔۔۔

- دور رہو مجھ سے اگر زبردستی کرنے کی کوشش کی تو میں چلاؤں گی۔۔

- چلاؤ۔۔۔۔۔ چلاؤ کر دکھاؤ میں بھی تو دیکھوں تم کتنا چلا سکتی ہے۔ اس کے جبرے کو سختی سے دباتے ہو وہ بھی چلایا۔ مہک کو لگ رہا تھا کہ آج اس کا جبرٹا ٹوٹ ہی جائے گا جتنی سختی سے اس نے پکڑ رکھا ہے۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- اس کی کمر پر اپنی گرفت مضبوط کرتا چلا گیا تھا۔ وہ گھبرا کر پیچھے کی جانب ہوتی چلی گئی تو پیچھے دیوار سے جا لگی تھی۔۔۔

- وہ اپنے ایک ہاتھ سے مہک کے دونوں ہاتھوں کو دیوار کے اوپر کی جانب پن کر چکا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- بچاؤ بچاؤ وہ چلا رہی تھی۔ احمر نے اپنے لب اس کی پنکڑیوں پر رکھ کر سختی سے اپنے لبوں کی قید میں لے گیا۔

- سختی اتنی زیادہ تھی کہ مہک کی سانسیں اٹکنے لگی تھی۔ وہ ہاتھوں کو اوپر کی طرف پن کیے ہوئے ظالم بنا کھڑا تھا۔ ہونٹوں پر چھپن اور جلن سے مہک رونے لگی تھی۔۔

- مگر احمر کو اس وقت اس قدر غصہ تھا کہ اس پر مہک کے رونے اور سسکنے کا کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔

- جب پیچھے ہوا تو مہک کی پنکھڑیوں کا حشر نشر ہو چکا تھا۔

www.kitabnagri.com

اس سے پہلے کہ مہک کچھ کہتی وہ اپنے لب اس کی گردن پر رکھ چکا تھا۔ اس کی گردن پر جگہ باجگہ وہ اپنے لبوں کے لمس جوڑ رہا تھا۔ جن میں دانتوں کی چھن بہت زیادہ تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- مہک کی گردن پر احمر کی مہروں کے نشان نظر آرہے تھے۔ وہ سسک رہی تھی۔ مگر اب اس سے کچھ بولا نہیں جا رہا تھا۔ کیونکہ احمر اس قدر تیش میں تھا کہ مہک کو اس سے ڈر لگ رہا تھا۔

- گردن پر غصہ اتارنے کی اس نے کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی مہک سسکیوں کے ساتھ رو رہی تھی۔ مگر وہ اپنے کام میں لگن تھا۔ اور یہ مقام وہ خود لے کر آئی تھی۔ ایک مرد کو بیوی ہونے کے باوجود یہ احساس دلانا کہ اس کے وجود سے اسے کڑھت آتی ہے تو اس کا انجام ایسا ہی ہوتا ہے۔

- وہ مہک کی شرٹ کو ایک ہی جھٹکے میں اتار کر زمین پر پھینک چکا تھا۔ مہک نے اپنے لفظوں سے احمر کو اس طرح سے چھلنے کیا کہ وہ اس سے وہ کروارہی تھی جس کے بارے میں وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا ایک مرد سب کچھ برداشت کر سکتا ہے مگر اپنی توہین نہیں۔

www.kitabnagri.com

تت۔۔۔تت۔۔۔تم۔۔۔میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے وہ لفظوں کو توڑتی ہوئی گلے میں اٹکے ہوئے آنسوؤں سے بامشکل بولی۔

Posted On Kitab Nagri

کر سکتا ہوں بیوی ہو تم میری تم پر پورا حق حاصل ہے مجھے جو حق میں محبت اور پیار سے لینا چاہتا تھا مگر تم جیسی بد دماغ لڑکی یہی ڈیزو کرتی ہو۔۔

۔ جس وجود سے تمہیں کراہت آتی ہے آج میں تمہیں اس کے اتنے قریب کر دوں گا۔ کہ پھر تم خود

سے بھی کراہت کرتی رہنا۔ بولتے ہوئے وہ نیچے جھکا
اس کو دونوں ہاتھوں سے زبردستی میں گود میں اٹھا کر بیٹھ تک لے آیا تھا۔۔

۔ وہ ہاتھوں سے اپنے برہانہ وجود کو چھپانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔۔۔

۔ وہ اپنی ٹی شرٹ کو اتار کر فرش پر پھینکتے ہوئے۔ اس کے اوپر جھک جھکا۔۔

www.kitabnagri.com

۔ مہک نفی میں سر کو ہلاتے ہوئے اسے خود کے قریب آنے سے منع کر رہی تھی اپنے ہاتھ اس کے
سینے پر رکھتی ہوئی اسی پیچھے کودھکیلنے کے پوری کوشش کرتے ہوئے خود کو اس کی قربت سے بچا رہی
تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اس کی نازک سی ہتھیلی پر اپنے مضبوط ہاتھ پھیلا کر رکھتے ہوئے اس کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں اس طرح سے پھنسائی کہ اس کی مہک کی انگلیوں میں درد ہونے لگا تھا۔

- اس کے ہاتھوں کو تکیے کی جانب پن کرتے ہوئے وہ اس کی بالوں میں اپنا منہ چھپاتا ہوا اس کی گردن پر جھکا ہوا اب بھی اس کی گردن پر اذیت ہی دے رہا تھا۔۔۔

- وہ سسک کر جب رونے لگی تو اپنا چہرہ اوپر کر کے مہک کی جانب دیکھا تھا۔

- میں یہ سب نہیں کرنا چاہتا تھا مجھے یہ سب کرنے کے لیے تم نے مجبور کیا ہے۔ تمہاری جرت کیسی ہوئی کہ تم نے یہ کہا کہ تمہیں مجھے سے کرہت آتی ہے۔۔۔

www.kitabnagri.com

- تمہارا شوہر ہوں کوئی مذاق نہیں کہ جو بھی منہ میں آئے گا تم بکتی چلی جاؤ گی۔۔۔

- آج کے بعد ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا شریف ہوں بے غیرت نہیں آج کے بعد اس طرح کے الفاظ منہ سے نکلنے سے پہلے ہزار مرتبہ سوچنا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اس کے غصے سے بولنے پر مہک چپ کر کے رہ گئی تھی۔ کیونکہ اس کی آنکھوں میں اس قدر غصہ تھا کہ اس کی آنکھیں لال ہو رہی تھیں۔۔

- اس کے چہرے پر جھک کر اس کی نازک سی پنکڑیوں پر اپنے لب رکھتے ہوئے اپنی قید میں لے گیا۔۔۔

- مگر اب اس کی سختی میں تھوڑی سی نرمی آنے لگی تھی۔ مہک کو اس طرح سے روتے ہوئے درد سے سسکتا دیکھ کر وہ تھوڑا نرم پڑ گیا تھا۔

- وہ ظالم نہیں تھا صرف مہک کے الفاظوں کی چبن سے اس نے یہ سب کچھ کیا۔۔ لبوں کی نمی کو پیتے ہوئے۔ اب اس کے چہرے پر اپنے انابی لبوں کے گرم لمس چھوڑ رہا تھا۔۔۔

- جبکہ مہک ساکت آنکھیں بند کیے لیٹی تھی۔ گردن سے ہوتا ہوا دل والے وہ مقام پر آن پہنچا تھا۔ مہک کے منہ سے اب اس کے لمسوں کی شدت سے سسکیاں نکلنے لگی تھیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اس کے لمسوں سے مہک کے سانسیں تیز ہونے لگی تھی۔ وہ کروٹ لیتی ہوئی دوسری جانب اپنا رخ موڑ گئی۔

احمر کی نظر اس کی کمر پر پڑتی ہوئی سلوٹوں پر تھی۔۔۔

- بے شک وہ بد تمیز اور بگڑی ہوئی تھی۔ مگر اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ خوبصورت بھی حد سے زیادہ تھی۔ اس کا خوبصورت سراپہ اور اس کی دودھ سے زیادہ گوری کمر پر پڑتے ہوئے بل احمر کو اس پر اپنا اپنا پیار نچھاور کرنے پر مجبور کر رہا تھا۔۔

- اس نے بے اختیار اپنے لب اس کی کمر پر پڑھتے ہوئے لبوں پر رکھ دیے۔ اس کے لبوں کے سلگتے ہوئے لمس سے وہ سسک کر چادر کو اپنی مٹھیوں میں میچ چکی تھی۔۔

- ہر گزرتے پل کے ساتھ اس پر قابض ہوتے ہوئے اپنا پورا حق جتا رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

- اس کے وجود پر اپنے لبوں کی مہریں لگاتے ہوئے اسے سسکنے پر مجبور کر رہا تھا۔ روم میں آتی اس کی تیز سانسیں اور سسکیاں جو اس بات کا ثبوت دے رہی تھی۔ کہ وہ اپنے حق پوری طرح سے حاصل کر چکا تھا۔۔۔

ooooooooo,

Posted On Kitab Nagri

اگر تمہارا سوگ ختم ہو گیا ہو تو اٹھ کر فریش ہو جاؤ ہمیں گھر چلنا ہے۔۔ خود کو کمبل میں لپیٹے ہوئے
مہک آنکھوں سے اشک بار جاری کیے ہوئے تھی۔

احمر اس کے پاس سے اٹھتا ہوا اسے آرڈر زدے کر خود فریش ہونے چلا گیا تھا۔

۔ تم صرف نام کے پڑھے لکھے ہو تم نے جو حرکت کی ہے۔ ایسے تو کوئی جاہل بھی اپنی بیوی کے ساتھ
نہیں کرتا اسے واش روم میں جاتا دیکھ مہک آگ بگولا ہو کر بولی تھی۔

۔ اس نے پلٹ کر خون خوار نظروں سے دیکھتی ہوئی مہک کی جانب دیکھا۔ اپنے دانتوں تلے نچلے
ہونٹ کے کنارے کو دبا کر آنکھ دباتے ہوئے مسکرایا۔

www.kitabnagri.com

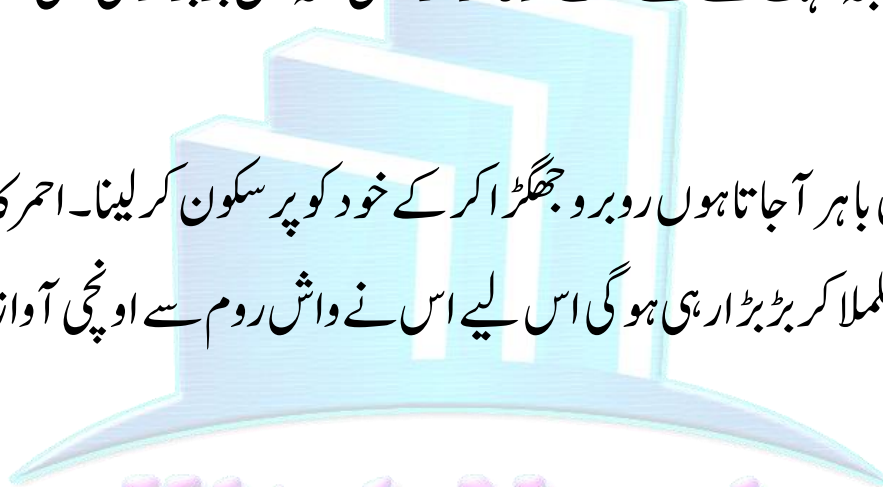
۔ اس کے مسکرا نے سے مہک کو اور بھی غصہ آرہا تھا اس کے مسکرا نے سے مہک کو ایسا لگ رہا تھا کہ
جیسے وہ اپنی فتح کا جھنڈا گھاڑ کر مہک پر اب تنزیہ مسکرا رہا ہو۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- بے بی مجھے بھی چند گھنٹے تمہارے ساتھ گزارنے کے بعد ہی پتہ چلا ہے کہ میں جاہل ہوں۔ کیا کروں
مجبوری تھی کیونکہ میری بیوی بہت بڑی جاہل ہے۔ اور اسے صرف جہالت کی زبان ہی سمجھ آتی ہے۔

- اسی لیے میرا جاہل اور جنگلی بننا ضروری تھا۔ وہ مسکرا کر لفظوں کے تیر اس پر برساتا ہوا واش روم میں
جا کر بند ہو چکا تھا۔ جبکہ مہک غصے سے آگ بگولا ہو کر بیٹھی منہ میں بڑبڑا رہی تھی۔۔۔

کچھ دیر صبر کر لو میں باہر آجاتا ہوں روبرو جھگڑا کر کے خود کو پرسکون کر لینا۔ احمر کا اندازہ تھا کہ مہک
اس وقت غصے سے تلملا کر بڑبڑا رہی ہوگی اس لیے اس نے واش روم سے اونچی آواز میں کہا تھا۔۔۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- میرا بس چلے تو میں تمہارا کاخون

کر دوں۔ احمر علوی۔۔

- میں ریڈی ہوں تم چاہو تو واش روم میں آکر اپنا یہ ڈریک کولا والا شوق پورا کر سکتی ہو۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اففف یہ انسان باتوں سے مجھے ٹارچر کر کر کے پاگل کر دے گا۔ کہاں پھنسا دیا تم نے مجھے رومان
- پوری دنیا میں تمہیں میرے لیے یہی نمونہ ملا تھا تکیے میں سر چھپائے ہوئے رومان شاہ کو کوس رہی
تھی۔۔

oooooooo

جلدی سے باہر آؤ گھر کے باہر تمہارا ویٹ کر رہا ہوں۔ کیوں آج ڈاکٹر صاحب اتنے فارغ ہیں کہ وہ
میرے گھر کے باہر میرا ویٹ کر رہے ہیں۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

۔ ڈاکٹر ہماچن میں اپنے لیے چائے بنا رہی تھی جب اسے ڈاکٹر شاہ زیب کا فون آیا شام کے تقریباً پانچ بج رہے تھے۔ ڈاکٹر ہما زیادہ تر اپنے لیے چائے خود ہی بنایا کرتی تھی۔ کیونکہ اسے اپنے ہاتھ کی چائے ہی پسند تھی۔

۔ ڈاکٹر فارغ نہیں تھا مگر آج وہ اپنی ہونے والی بیوی کو شاپنگ کروانے کا ارادہ رکھتا ہے۔ ہماری خوش قسمتی ہوگی اگر تم آپ ہمیں یہ شرف بخش دیں تو۔

۔ آج پہلی بار ڈاکٹر شاہ زیب کا لہجہ محبت بھرا تھا جسے سن کر اکیلے کھڑی ہوئی ڈاکٹر ہما شرمائی۔۔

۔ آج پہلی بار ڈاکٹر شاہ زیب کے لہجے نے ڈاکٹر ہما کے دل کو ٹچ کیا تھا ڈاکٹر ہما کے دل نے پہلی بار ڈاکٹر شاہ زیب کے لفظوں سے ایک بیٹ مس کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- ڈاکٹر صاحبہ آپ کی خاموشی کو میں ہاں سمجھوں یا انکار۔۔

- بندہ ناچیز آپ کے انتظار میں کھڑا رہے یہاں انکار سمجھ کر چلا جائے ڈاکٹر
شاہ زیب کی فون سے آتی ہوئی آواز پر ڈاکٹر ہما ہوش کی دنیا میں واپس آئی تھی۔
- آپ صرف پانچ منٹ ویٹ کریں میں ابھی آتی ہوں یا آپ اندر آجائیں۔۔۔

- نہیں میں گاڑی میں تمہارا ویٹ کر رہا ہوں جلدی سے آؤ۔۔

- اوکے میں پانچ منٹ میں آتی ہوں ڈاکٹر ہما فون بند کر چکی تھی۔ ڈاکٹر ہما کی خوشی کی انتہا نہیں تھی کہ
آج پہلی بار

شاہ زیب نے خود سے اس کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے شاپنگ کے لیے کہا تھا۔۔۔

- ویسے بھی شادی میں دو تین دن رہ گئے تھے۔ وہ جلدی سے اپنی امی کو بتانے کے لیے آئی تھی۔ ماما
مجھے شاہ زیب شاپنگ کے لیے لینے آئے ہیں۔ کیا میں چلی جاؤں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- ڈاکٹر ہما اپنے فیصلے اپنے والدین سے پوچھے بنا نہیں لیتی تھی اسے آج بھی اچھا لگتا تھا ہر بات اپنی ماما سے پوچھ کر کرنا۔

- جی جی بیٹا جاؤ ڈاکٹر ہما کی ماں نے خوش دلی سے اجازت دیتے ہوئے کہا۔ ڈاکٹر ہما کی ماما ٹی وی لاؤنج میں بیٹھی ہوئی نیوز سن رہی تھی۔۔ ہما کا جواب دینے کے بعد وہ واپس اپنی نیوز میں مصروف ہو چکی تھی۔۔
- وہ اپنی ماما سے اجازت لے کر جلدی سے روم میں چینج کرنے چلی گئی۔۔۔

oooooooo

- اوئے امتیاز یہ جا کر اے سی پی کو فائلیں پہنچا دے۔ چودری وجاہت نے اپنی رعبدار آواز میں اپنے منشی سے کہا۔

- چودری صاحب وہ فائلیں تو ہم نے کل اے سی پی تو کو دے دی تھی نا منشی نے مودبانہ انداز میں کھڑے ہوئے سوال کیا۔۔

- اس کھوتے دے پتر نے جتنی بڑی غلطی کی ہے۔ اے سی پی کی عزت پر ہاتھ ڈال کر، وہ اتنی سی فائلوں سے ماننے والا نہیں ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

- آدھی فائلیں دی تھی۔ یہ باقی کی فائلیں ہیں سب کر تو تیں اس کی ہوتی ہیں خمیازہ مجھے بھگتنا پڑتا ہے۔

- اور شکر کرو کہ وہ فائلوں سے راضی ہو گیا ہے ورنہ اس نے اس کو الٹا کر کے چراہیں پہ سولی پہ لٹکانا تھا جتنا وہ خردماغ ہے۔

- پاس کھڑے ہوئے کرتے کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے کھڑے چوہدری خرم نے اپنے باپ کی جانب غصے سے نظریں گھما کر دیکھا۔

- اب تو جا رہا ہے یا میری عزت افزائی میں باقی کے الفاظ بھی سن کر جائے گا۔ خرم نے اپنے باپ کا غصہ منشی پر نکالتے ہوئے کہا۔۔۔

Kitab Nagri

جیجی۔۔ جی۔۔ چوہدری صاحب بس میں جا رہا ہوں منشی امتیاز نے ڈرتے ہوئے کہا فائلیں اٹھا کر وہاں سے نو دو گیارہ ہو گیا۔۔

- اور اباسائیں تو بھی کبھی میری بے عزتی کرنے سے پہلے سوچ لیا کر کے کمی کمین پاس میں کھڑے ہوئے ہیں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- ہر کمی کمی نو کر کے سامنے تو مجھے ذلیل کرنے پہ طل جاتا ہے کبھی بولنے سے پہلے سوچ بھی لیا کر ابا۔

- واہ واہ واہ میرے پتر کو اپنی عزت کا خیال آگیا ہے اور جو تیری وجہ سے پوری ہے گاؤں میں میری بے عزتی ہو رہی ہے سرینچ کا پتر ایسی پی کی بیوی کو اٹھا کے لے گیا ہے۔ آس پاس کے سارے گاؤں میں میری تھو تھو ہو رہی ہے۔۔

- پہلے بھی تم نے یہ گاؤں والوں کے کی زمینوں پر قبضہ کر لیا اور لوگ مجھے قصور وار سمجھتے ہیں۔ اب میں ایک ایک کو جا کر کیسے بتاؤں کہ یہ ساری کرتوتیں تیری کی ہوئی ہیں۔۔۔

- ہاں تو اب اسائی تجھے تو پتہ ہی نہیں کہ سرپنچی کیسے سنبھالی جاتی ہے گاؤں والوں پر اپنا دبدبہ روعب بنا کر رکھنا پڑتا ہے پھر ہی تو بندہ سرینچ کہلاتا ہے۔۔۔

ہا ہا کھوتے دے پتر صحیح کہہ رہا ہے تو سرپنچی ایسے ہی سنبھالی جاتی ہے۔ اتنے سالوں میں میں اتنا مشہور نہیں ہوا جتنا تو ایک دن میں مشہور ہو گیا ہے۔ چھتر اٹھا کر تیرے منہ کے اوپر مارو تیرے کو لگ پتہ

جائے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- چودری صاحب کیا ہو گیا ہے جو ان اولاد پر ایسے کوئی ہاتھ اٹھاتا ہے۔ ہوش کے ناخن لیں۔ چودری کی بیوی جو نکرانی سکینہ کے ساتھ چائے لے کر آئی تھی۔ چودری صاحب جو اس وقت اپنا الٹا ہاتھ اٹھاتے ہوئے خرم کو تھپڑ مارنے لگے تھے۔۔

- جاسکینہ تو چائے رکھ دے اور جاتو۔۔ چودری کی بیوی نے نوکرانی کو جانے کو کہا تھا۔۔۔

- اچھا میں ہوش کے ناخن لوں اور اس گدھے کے پتر کو مت سمجھانا کہ یہ بھی اپنی حرکتیں سدھار لے۔۔۔

Kitab Nagri

ابا سائیں بس کر دے کھوتا، گدھا، گدھا لگایا ہوا ہے۔ کوئی جانور چھوڑ بھی دے جس سے مجھے نہ مشابہت دی ہو۔۔

کھوتا تو چھوٹا لفظ ہے تو ہے ہی کتے کی پونچھ 12 سال کسی نے روڑی کے اندر دبا کے رکھی تھی پھر بھی نکالی تو وہ ٹیڑھی کی ٹیڑھی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

جتنا تجھے اس ایسی پی نے کٹا ہے صحیح سے تجھ سے چلا تو جان اور زبان دس کیسے بندروں کی طرف سے چلا رہا ہے۔۔

اماں سائیں دیکھ لے کوئی جانور چھوڑے ہے جس کے ساتھ مجھے نعرہ لایا ہو خرم چودری اپنے غصے کو کنٹرول کرتے ہوئے بولا۔۔۔

میرا سونا پتر تو جا میں تیرے ابا سائیں کے ساتھ بات کرتی ہوں۔ تو بے فکر رہ میرا پتر تو جا میں تیرے لیے ابھی تیرے کمرے میں گاجر کا حلوہ اور گرم گرم دودھ بھیجتی ہوں۔ وہ مسکراتی ہوئی اس کے ماتھے سے پیار کرتے ہوئے اسے جانے کو کو کہا۔

www.kitabnagri.com

۔ہاں ہاں بھیج بڑا اچھا کارنامہ انجام دیا ہے نا تیرے پتر نے۔

۔چوہدری صاحب بس کریں نادان ہے اس عمر میں بچوں سے غلطیاں ہو جاتی ہیں چوہدری کی بیوی اپنے بیٹے کی طرف داری کرتے ہوئے بولی۔۔۔

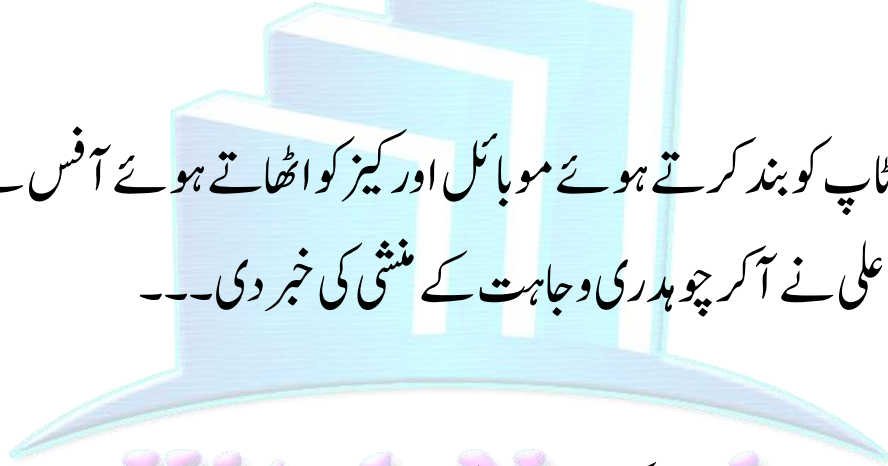
Posted On Kitab Nagri

- تیری ان باتوں نے ہی اس کھوتے کو بگاڑ کے رکھا ہوا ہے۔ کبھی اپنے پتر کو صحیح مت بھی دے لیا کر۔
چوہدری صاحب نے غصے سے صوفے پر بیٹھتے ہوئے چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔

○○○○○○○

- سرچوہدری وجاہت کا منشی دلاور باکی کی زمینوں کی فائلیں لے کر آیا ہے۔۔۔

- شاہ میر اپنے لیپ ٹاپ کو بند کرتے ہوئے موبائل اور کیز کو اٹھاتے ہوئے آفس سے باہر کا رخ کرنے
ہی لگا تھا کہ کانسٹیبل علی نے آکر چوہدری وجاہت کے منشی کی خبر دی۔۔۔



- اوکے بھیجوا اس کو شاہ میر واپس اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔۔۔

www.kitabnagri.com

- اے سی پی شاہ میر نے ساری فائلیں باری باری چیک کرتے ہوئے فائلوں کو ایک سائڈ پر رکھ
دیا۔۔۔

- سرجی میرے کو اجازت ہے میں جاؤں۔۔ دلاور نے اے سی پی سے اجازت مانگی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- رکو جانے سے پہلے میرا ایک پیغام سنو اور جا کر اپنے اس چھوٹے چوہدری خرم کو بتا دینا کہ گاؤں والوں کی زمینوں کی خاطر یہ پہلا اور آخری راضی نامہ تھا جو میں نے کر لیا۔۔۔

- اگر مجھے گاؤں والوں کا احساس نہیں ہوتا تو تمہارے چوہدری کے بیٹے کو میں چرہیں میں الٹا لٹکا دیتا۔ اور اب میری نظر اس پر بنی رہے گی۔

- اس لیے اسے جا کے پیغام دے دینا کہ اپنے یہ سارے کالے بند کر دے۔ آج کے بعد اگر کسی بھی طرح کی اس

نے گاؤں میں حرکت بازی کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔

www.kitabnagri.com

- اس نے ایسی پی کی عزت پر ہاتھ ڈالا ہے اور اے سی پی شاہ میر ملک کبھی بھی کچھ بھولتا نہیں ہے

Posted On Kitab Nagri

- دوبارہ اس کی ذرا سی حرکت پر وہ اپنی جان سے جائے گا۔ اے سی پی کا پیغام لے کر دلاور وہاں سے چلتا بنا۔۔۔

- اور شاہ میر فائلوں کو لاکر میں رکھ کر بند کرتے ہوئے۔ اپنی موبائل اور کیز کو اٹھا کر تھانے سے باہر آگیا۔۔

- باقی کے کسانوں کو بھی پیغام بھجوادو کہ صبح آکر وہ اپنی زمینوں کے کاغذ لے جاسکتے ہیں۔ شاہ میر نے جاتے ہوئے کانسٹیبل سے کہا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- جی سر میں آپ کا پیغام سب کے کسانوں تک پہنچا دوں گا۔۔

- کانسٹیبل نے مودبانہ انداز سے سلوٹ مارتے ہوئے کہا۔ سر خیریت آج آپ وقت سے پہلے جا رہے ہیں۔ کانسٹیبل علی نے مودبانہ انداز سے سوال کیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- ہاں جی علی صاحب آج گھر جلدی اس لیے جا رہا ہوں کہ میرے سر میں درد ہے۔ اور میں کافی تھکن محسوس کر رہا ہوں۔ اے سی پی شاہ میرا اپنے جو نیڑ کے ساتھ بھی اخلاق بہت اچھا تھا۔ جب اس نے چارج سنبھالا تو تھانے کا نظام اور نفری کا ماحول بے حد خراب تھا۔۔۔

- جس کو اے سی پی شاہ میر مالک نے بہت جلد کور کرتے ہوئے سب کچھ ٹھیک کر لیا تھا۔۔۔ اب تو سارے نفری اس کی فین ہو چکی تھی۔۔۔۔

- سر آپ نے بتایا نہیں میں آپ کے لیے چائے یا کافی لے کر آؤں۔ علی نے فکریہ انداز سے کہا۔۔۔۔

- نہیں یار بس گھر جانا چاہتا ہوں کام سے بھی آج جلدی فرصت مل گئی ہے۔۔۔ تو میرے خیال میں اب گھر جانا چاہیے۔۔۔ شاہ میریہ کہتا ہوا مسکراتے ہوئے اپنی گاڑی کی طرف بڑھا۔۔۔

- جی سر اللہ حافظ اپنا خیال رکھیے گا کانسٹیبل علی مسکراتا ہوا اپنے کسین کی طرف روانہ ہوا۔

oooooooo

Posted On Kitab Nagri

میرب کے ساتھ ہونے والے حادثے کے بعد رومان شاہ آج فرسٹ ڈے آفس گیا۔
کام کے اوور لورڈ ہونے کے باعث تھکن سے چور رومان شاہ کندھے پر کوٹ لٹکائے ہوئے گھر کے اندر داخل ہوا۔

وہ اپنے کمرے کی طرف قدم اٹھاتے ہوئے جا ہی رہا تھا کہ اچانک کچن سے کھٹ پیٹ کی آواز غلابی رنگ کے انچل نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔

اور اس کے دل نے بلنک کیا کہ کچن میں جھلکتا ہوا گلابی آنچل میرب کا ہے۔۔ نظر اٹھائے گا رومان شانے دو قدم ریورس لیتے ہوئے ایک پاؤں کو ہوا میں لہراتے اور دوسرا پاؤں زمین پر ٹھہرائے ہوئے گردن کو پیچھے کی طرف جھکاتے ہوئے کچن کی جانب دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

اور اس کے دل سے جو آواز آئی وہ بالکل ٹھیک تھی۔۔۔ کچن میں گلابی انچل میرب کا ہی تھا جو کچن میں بڑے مصروف انداز سے کسی کام کو سرانجام دے رہی تھی۔۔

وہ آہستہ آہستہ دبے پاؤں قدم بڑھاتے ہوئے میرب سے دو قدم کی دوری پر کھڑا ہوا اس کے خوبصورت سراپے کو سر سے پاؤں تک دیکھنے لگا۔۔

میراجو کہ چائے بنانے میں اتنی مصروف تھی کہ اس کو اپنے شاہ کے قدموں کی آہٹ کا اندازہ نہ ہوا۔
تم یہاں کیا کر رہی ہو؟؟

رومان شاہ نے میرب کے کان کے پاس جھکتے ہوئے تھوڑی تیز آواز میں کہا۔
ہائے اللہ شاہ اپ نے تو میری جان ہی نکال دی۔۔ میرب رومان شاہ کی آواز سے اچانک ڈرتی ہوئی پیچھے کھڑے رومان شاہ کو دیکھتے ہوئے مڑی ایک ہاتھ اپنے سینے پر اور دوسرا ہاتھ رومان شاہ کے دل پر رکھتے ہوئے مصنوعی غصے سے بولی۔

رومان شاہ کو میرب کی کنڈیشن اب پہلے سے کافی بہتر محسوس ہو رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

آہاں!!!!!! ایسے کیسے میری جان کی جان تو میں رات کو نکالو گا۔
رومان نے میرب کو اپنی جانب کھینچتے ہوئے خمار راہ انداز سے اس کے پورے وجود پر نظر گاڑتے
ہوئے ہوئے بولا۔

میرب کی گردن پے اپنے ہونٹوں کا نرم گرم لمس جھوڑنے لگا۔ اپنے شاہ کو بہکتے ہوئے دیکھ کر
میرب نے ہلکی سی مزاحمت کی۔ جس کا رومان شاہ پر کوئی خاص فرق نہ پڑا۔ مگر اس کی مزاحمت
کرنے سے اس نے اس کو مزید اپنی جانب کھینچتے ہوئے سینے کے ساتھ پیوست کیا۔

شش شاہ!!!! کیا کر رہے ہیں؟! ہم! کچن میں ہیں۔۔ دونوں ہاتھوں سے رومان شاہ کو پیچھے کی طرف
دھکیلتے ہوئے میرب گھبرا کر بولی۔
www.kitabnagri.com

آہہہہہہ!! میرب کی گردن پر نرم گرم لمس کو ایک سیکنڈ سے پہلے رومان نے دانت گاڑنے کی صورت
میں تبدیل کیا۔

Posted On Kitab Nagri

شششاہ مجھے درد درد ---- تمہیں کتنی بار کہا ہے جب میں تمہارے پاس آؤں تو مجھے اس طرح سے دور مت دھکیلا کرو خود سے۔۔

رومان شاہ نے میرب کی بات کو درمیان میں ہی کاٹتے ہوئے غصے سے لال آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

شششاہ ہم کچن میں کھڑے ہیں۔۔۔ میرب اپنی تکلیف کو بھلا کر۔ رومان شاہ کی لال آنکھوں کو دیکھتے ہوئے نم آنکھوں سے بولی۔

توووووووووووو!!!!!!

رومان شاہ میرب کی تھوڑی کو پکڑتے ہوئے سخت لہجے میں بولا۔ بیوی ہو تم میری کوئی گرل فرینڈ نہیں جس کو پیار کرنے اور محسوس کرنے کے لیے میں لوگوں اور جگہ کی پرواہ کرتا پھروں۔

شششاہ! لوگوں کی نہیں مگر گھر میں امی جان بھی ہیں۔۔ اگر امی جان کچن میں آگئی تو؟؟!

رومان شاہ کی شرٹ کو دونوں ہاتھ کی مٹھیوں میں میچے ہوئے میرب اپنی خوبصورت آنکھوں سے آنسو بہاتے ہوئے بولی۔۔

ہمم! تو میری بیوی کو امی جان سے شرم آرہی ہے آئی لائک اٹ۔۔ تمہارا یہ لاجک مجھے پسند آیا۔

چلو یہ بتاؤ تم چائے بنانے خود کیوں آئی گھر میں کوئی نہیں ہے چائے بنانے والا؟

Posted On Kitab Nagri

تمہیں پتہ ہے نا تم ابھی ٹھیک نہیں ہو۔۔ شاہ میں بالکل ٹھیک ہوں اب میری لیگ میں بھی پین نہیں ہے اور باقی سچز بھی بالکل ٹھیک ہیں۔۔ آہاں! پکی بات ہے سوچ لو میری جان پھر ایک دفعہ۔۔ وہ اس کو سر سے پاؤں تک دیکھتے ہوئے بولا۔۔

آ۔۔۔ ہاں نہیں میں۔ میری ٹانگ میں درد ہے ابھی تھوڑا تھوڑا۔۔ میرب کو اپنے شاہ کا بہکنا اور اس کے الفاظ اب سمجھ میں آرہے تھے کہ وہ اس کو دبے الفاظ میں کیا کہہ رہا ہے۔۔



نہیں میری جان تمہاری طبیعت بالکل ٹھیک ہی لگ رہی ہے، وہ بہکے ہوئے انداز سے اس کے پورے وجود پر نظریں گاڑتے ہوئے بولا۔۔۔

۔ میری جان تم امی جان کو چائے دے کر روم میں آؤ۔ میں خود پتہ لگالوں گا کہ تم کتنی ٹھیک ہو۔۔

Posted On Kitab Nagri

- آنکھ کو دباتے ہوئے شیف پر رکھے ہوئے کوٹ کو واپس اپنے کاندھے پر ڈال کر میرب کو روم میں آنے کا اشارہ کرتے ہوئے کچن سے نکل گیا۔۔۔

- جب کہ میرب اپنے شاہ کی کچھ پل کی قربت سے گھبرائی ہوئی دھڑکنوں کو راست پر لانے کے لیے شلف پر ہاتھ رکھے ہوئے آنکھیں موت کر کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

oooooooo

ٹھک ٹھک ٹھک۔۔۔۔ بی بی جی ہن آساں کو اجازت دیو۔۔۔ آپ کے شوہر آگئے ہیں۔۔۔ جو عورتیں میرب کے پاس صبح سے رکی ہوئی تھی۔ وہ دروازے کی کھٹکھٹ سن کر اپنے دوپٹے کے پلو کو اپنے دانتوں تلے دبا کر مذاق سے بولتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

Kitab Nagri

- وہ عورتیں دروازہ کھول کر شامیر کو سلام بولتی ہوئی۔ باری باری کر کے دروازے سے باہر نکل گئی۔ جبکہ شاہ میرب ایک گہری مسکراتی نظر سامنے کھڑی مرہا پر ڈال کر دروازے کی کنڈی لگا دی۔۔۔

- میرب نے بھی مسکراتی ہوئی نظروں سے شامیر کا ویلکم کرتے ہوئے اپنے قدم اس کی جانب

بڑھائے۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- ہاں جی آج میری جان لگتا ہے کہ بہت خوش تھی۔ آج بہت کھکھلا کر ہنساں
جار ہاتھا۔ شاہ میر نے صحن میں ہی کھڑے ہوئے پیار سے اس کے گال پر اپنے لبوں کا لمس چھوڑا۔۔۔

- میر آج میں نے ان عورتوں کے ساتھ بہت ساری باتیں کی انہوں نے مجھے گاؤں کے بارے میں
بہت کچھ بتایا جو مجھے پہلے پتہ نہیں تھا۔۔۔

- ہمم اچھا جی مطلب کہ آج میری بیوی کا عورتوں کے ساتھ بہت اچھا وقت گزرا۔ اتنا اچھا کہ میری
بیوی نے پورے دن میں ایک بار بھی فون کر کے مجھے یاد نہیں کیا۔۔۔

- اس کی قمر میں ہاتھ ڈال کر آہستہ آہستہ اس کے ساتھ چلتے ہوئے روم کی جانب آتے ہوئے کہا۔۔۔

- سوری سچ میں آج پورا دن آپ کو فون کرنے کا مجھے خیال ہی نہیں آیا۔ بڑی معصومیت سے اپنی غلطی
کا اعتراف کرتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اتنی بڑی غلطی اور اتنی چھوٹی سی سوری میں اپنے مجرموں کو اتنی آسانی سے معاف نہیں کرتا۔ روم میں آکر اس کی کاندھوں پر ہاتھ رکھ کر اس کے گرد حصار بنائے ہوئے کھڑا تھا۔

- اس کے خوبصورت چہرے کو دیکھ کر نظریں اس کے دل کش سراپے تک گئی۔۔۔

مم۔۔۔ مط۔۔۔ مطلب۔۔۔ وہ لفظوں کو توڑتی ہوئی شاہ میر کی بات کو کچھ زیادہ ہی سیریس لے کر گھبرا کر بولی۔۔۔

- مطلب یہ کہ تمہاری غلطی کی سزا پوری رات تمہیں اپنی باہوں میں گزارتے ہوئے میں بہت خوب انداز سے دوں گا۔ وہ اپنے دہکتے ہوئے انگاروں کے جیسے لب اس کی پنکھڑیوں پر رکھتے ہوئے ان کو قید کر گیا۔ اس کے جوسی جوسی نم ہونٹوں کی نمی کو پیتے ہوئے وہ مدہوش سا ہونے لگا۔۔۔

www.kitabnagri.com

میر۔۔۔ آپ کو بخار ہو رہا ہے شاہ میر اس کی پنکھڑیوں کو آزادی بخشتے ہوئے تھوڑا پیچھے ہوا۔ تو میر ہانے نوٹ کیا کہ شاہ میر کے لب انگاروں کی طرح دہک رہے ہیں۔ اس کی گردن پر اور چہرے پر ہاتھ لگاتے ہوئے فکر یا انداز میں بولی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- بس میرے سر میں تھوڑا درد ہے تم پریشان مت ہو میں نے ٹیبلٹ کھالی تھی اب تو مجھے اپنے وجود کی گرمی دوگی تو میں ٹھیک ہو جاؤں گا۔

- تم میرا ویٹ کرو میں ابھی یونی فارم چیلنج کر کے آتا ہوں۔ پلیز ذرا میرا نائٹ سوٹ دینا۔۔۔۔۔ خمار دار لہجے سے بولتا ہوا ہلکے سے اس کے نازک لبوں کو چھو کر پیچھے ہوا اور اپنا نائٹ سوٹ لے کر باہر صحن میں بنے ہوئے واش روم میں چیلنج کرنے چلا گیا۔۔۔

oooooooo

- رومان شاہ اپنی امی جان کو مل کر روم میں آکر چیلنج بھی کر چکا تھا۔ مگر میرب ابھی تک روم میں نہیں آئی تھی رومان شاہ کو پتہ تھا کہ میرب کی طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے بہت دن تک جو آزادی ملی تھی۔ میرب کو اب وہ آزادی اچھی لگنے لگی ہے۔۔۔۔

Kitab Nagri

رومان شاہ میرب کا ویٹ کرتے ہوئے بیزار ہو کر روم کا دروازہ کھول کر باہر جانے ہی لگا تھا کہ سامنے سے میرب چائے کے دو کب ڈش میں رکھے ہوئے روم کی جانب آرہی تھی۔۔۔

- تھوڑی دیر اور کچن میں رکتی تو میں تمہیں اٹھا کر لے آتا۔ اتنی دیر کیوں لگائی آنے میں؟؟

Posted On Kitab Nagri

- میں کب سے تمہارا ویٹ کر رہا ہوں انتظار کرتے ہوئے رومان شاہ کا موڈ تھوڑا خراب ہو گیا --- میرب تمہیں اچھی طرح سے پتہ ہے کہ مجھے انتظار کرنا بالکل پسند نہیں ---

- اور جب میں تمہیں اپنی محبت پیار کی وقت بلاؤں اس وقت تو مجھے انتظار کرنا بالکل نہ پسند ہے۔ اور تم اس بات سے اچھی طرح سے واقف ہو پھر بھی اتنی دیر سے کیوں آئی۔

- چائے کی ڈش اس کی ہاتھ سے لے کر ٹیبل پر رکھ کر اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے خود کی قریب اور چہرہ جھکا کر اس کے مقابل کرتے ہوئے کہا۔

ششش۔۔ شا۔۔ شاہ وہ میں۔۔ آج میرب کو کافی دنوں کے بعد شاہ کا یہ والا روپ دیکھنے کو ملا تھا۔ تو میرب کے منہ سے الفاظ بھی صحیح طرح سے نہیں نکل رہے تھے۔ اس حادثے کے بعد شاہ بہت زیادہ نرمی کے ساتھ ہی پیش آتا تھا۔

- مگر آج شاہ اپنے اصلی روپ میں تھا تو میرب بھی کافی گھبرائی ہوئی نظر آرہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- مجھ سے بچنے کی کوشش کر رہی تھی میرب کے ٹوٹے ہوئے الفاظوں کی تشریح شاہ نے خود کر دی نئی شاہ وہ میری ٹانگ میں ابھی تھوڑا درد ہوتا ہے تو اس لیے میں ----

- میرب مجھے پتہ ہے کہ تم اس وقت بالکل ٹھیک ہو۔ اس لیے یہ فضول کی مزاحمتیں مت کرو۔ اور نہ

میرا صبر

آزماؤ ----

- اسے اپنی گود میں اٹھاتے ہوئے بیڈ پر لے کر آیا۔ شاہ ---- شششش مجھے تمہاری آواز نہیں آنی چاہیے میں خود چیک کر لوں گا کہ تمہاری ٹانگ میں کتنا درد ہے۔ اور کتنے تم بہانے بنا رہی ہو۔ آنکھیں دیکھتا ہوا خمردار لہجے میں بولا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

،-

oooooooo

Posted On Kitab Nagri

رومان بیڈ پے بیٹھتے ہوئے، میرب کو اپنے تھائس پے بٹھا کر، ایک ہاتھ سے اس کے پیٹ کو پکڑے ہوئے اور دوسرا ہاتھ اس کی شاہ رگ کو سلاتے ہوئے بڑے ہی دلکش انداز سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

ہاں تو جان شاہ کیا کہہ رہی تھی؟؟
شہشش ششاہ! دیکھیں۔ دیکھ ہی تو رہا ہوں اپنی جان کو وہ اس کے دل والے مقام کو گہری نظروں کے تقاضے میں دیکھتے ہوئے بولا۔۔
رومان شاہ کو میرب کا وجود آج کچھ زیادہ ہی خوبصورت لگ رہا تھا۔۔ میرب نے پنک کلر کالائٹ سافٹ سوٹ پہنا ہوا تھا جس سے اس کے جسم کی رعنائیاں نظر آرہی تھی جو کہ شاہ کے بہکانے کی مکمل کوشش میں لگی ہوئی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

اوپر سے میرب کا اتنے دن اپنے شاہ سے دور رہنا۔۔ اب شاہ کی تو بس ہو گئی تھی۔۔ میرب بہتر تو کافی دن سے تھی مگر پھر بھی وہ اس کی بیماری کو مد نظر رکھتے ہوئے اس سے دور تھا۔ کیونکہ اسے پتہ تھا اگر وہ میرب کے تھوڑا سا بھی نزدیک ہوا تو وہ بہک جائے گا جو کہ میرب کے لیے فی الوقت ٹھیک نہیں تھا۔۔ مگر آج میرب کو دیکھ کے اس اندازہ ہو رہا تھا کہ میرب بالکل ٹھیک ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور اب وہ جو اپنی مزاحمتیں دکھا رہی تھی وہ سب ڈرامے بازیاں ہیں کیونکہ اسے اچھے سے پتہ تھا کہ شاہ جب بہکتا ہے تو پھر بہک ہی جاتا ہے جو سنبھلنے سے نہیں سنبھال پاتا۔۔

- شاہ کہاں کھوئے ہوئے ہیں آپ؟؟؟ وہ شاہ کی نظروں کو خود پر مرکوز ہوتے ہوئے دیکھ کر بولی۔۔۔۔۔

- میری جان تمہارا شاہ کہاں کھو سکتا ہے تم نے اسے اس قابل ہی نہیں چھوڑا کہ وہ تمہارے علاوہ کہیں اور کھوئے وہ دلکشی سے مسکراتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔۔

www.kitabnagri.com

شاہ میری ٹانگ میں سچی بہت درد ہے میں جھوٹ نہیں بول رہی وہ آنکھوں کو ٹمٹماتے ہوئے بولی۔۔
چلو جی مان لیا تو بتاؤ یہ ٹانگ کتنے دنوں میں ٹھیک ہو جائے گی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- ٹھیک وہ میرے خیال میں ون ویک تک تو ہو جائے گی زیادہ ٹائم نہیں کیونکہ تھوڑی سی پین ہے نا تو۔۔

- اب ظاہر ہے تھوڑا سا اگر آرام ملے گا تو جلدی ٹھیک ہو جائے گی بس آپ مجھے پورا پورا آرام کرنے ون ویک تک میں بالکل ٹھیک ہو جاؤں گی۔۔۔

وہ بالکل معصومہ انداز میں اپنے شاہ کو بہلا رہی تھی۔۔
میری جان تمہارے شاہ نے پوری دنیا گھومی ہیں۔۔ اور ہزاروں لوگوں کو بیوقوف بنایا ہے تمہیں لگتا ہے تمہاری ان بچکانہ باتوں سے تمہارا شاہ بے وقوف بن جائے گا اور وہ اپنا ارادہ بدل دے گا۔۔

www.kitabnagri.com

اچھا چلو تم مجھے سچ بتا دو تمہاری ٹانگ میں درد ہے کہ نہیں۔۔ اگر تم نے سچ بتایا تو میں کچھ نہیں کہوں گا۔۔ کیونکہ مجھے پتہ ہے کہ تم اس وقت بالکل ٹھیک ہو۔۔

Posted On Kitab Nagri

شام میں سچ میں بول رہی ہوں۔۔ وہ اپنی معصوم سی آنکھوں کو ادھر ادھر کر کے بولی۔۔ بی بی تم سچ نہیں بول رہی اب اتنا تو تمہارا شاہ اچھا تمہیں جانتا ہے۔۔۔

ہاں نہیں ہو رہی ٹانگ میں درد مگر جو آپ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں وہ میں آپ کو نہیں کرنے دوں گی کیونکہ میں ابھی پوری طرح ٹھیک نہیں ہوں۔۔

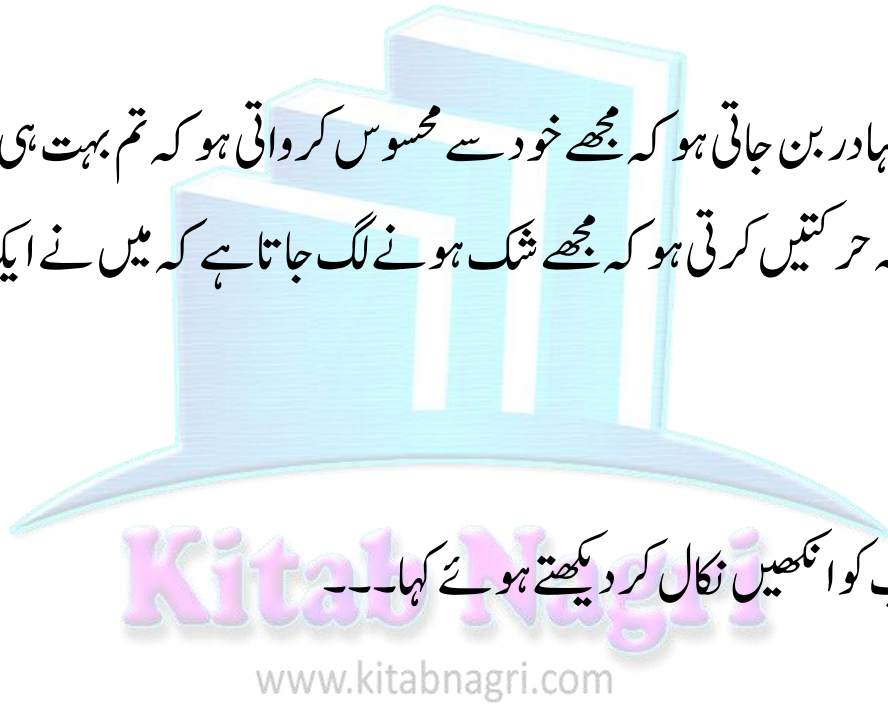
رومان شاہ کے زو معنی باتوں سے تنگ اکم میرب کے منہ سے آخر سچ پھسل ہی گیا۔۔

آہ!!!! یہی تو،، میں بھی تو یہی کہہ رہا ہوں کہ تم بالکل ٹھیک ہو تمہاری ٹانگ میں کوئی درد نہیں۔۔۔۔۔ یہ سب ڈرامے بس مجھ سے بچنے کے لیے ہے۔۔ اور تم جو دوسری بات کہہ رہی ہو کہ ابھی تم ٹھیک نہیں ہو تو میں سمجھ گیا کہ تم کیسے ٹھیک ہو گی تو تمہارا وہی علاج اب میں کرنے لگا ہوں۔۔۔ کیونکہ اب تمہیں دوا کی نہیں۔۔۔ تمہاری عقل ٹھکانے لگانے کا ٹائم ہو گیا ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور کہتے ہی میرب کو جھٹکے سے بیڈ پر گرایا۔۔۔ اب یہ کیا کر رہے ہیں۔۔۔ رمان شاہ کو شرٹ کے بٹن کھولتے ہوئے دیکھ کر وہ فوراً بولی۔۔۔ تم بچی ہو تمہیں نہیں پتا۔۔۔۔۔ کم مومن میرب شادی کو ایک سال ہونے والا ہے اور تمہیں ابھی تک ننھی کاکی بنی ہوئی ہو۔۔۔

کبھی کبھی تو تم اتنی بہادر بن جاتی ہو کہ مجھے خود سے محسوس کرواتی ہو کہ تم بہت ہی میچور لڑکی ہو۔۔۔ اور کبھی تم اتنی بچکانہ حرکتیں کرتی ہو کہ مجھے شک ہونے لگ جاتا ہے کہ میں نے ایک بچی کو گود لے لیا۔۔۔



رمان شاہ نے میرب کو انکھیں نکال کر دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ دیکھیں! مار دیا نا طعنہ اپ نے اس لیے میں کوئی بھی پہلے سٹیپ نہیں لیتی۔۔۔ میرب کو اپنی اس دن والی کسی یاد آگئی تھی۔۔۔ میرب نے انکھوں کو جھکاتے ہوئے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔ اسی وجہ سے لڑکی پہل نہیں کرتی کسی بھی ایسے کام میں۔

Posted On Kitab Nagri

میرب رومان کی اس بات سے کافی زیادہ ہی شرمسار ہو گئی تھی۔۔

اوووو!!! پاگل لڑکی ادھر دیکھو۔ کیا کیا سوچ رہی ہو اپنے چھوٹے سے دماغ سے۔۔ رومان شاہ نے میر کی تھوڑی سی پکڑتے ہوئے اس کا چہرہ اوپر اپنی جانب کیا اور خود اس کے اوپر جھکتے ہوئے بولا۔۔

۔ یہ جو تم اپنے خرفاتی دماغ میں عجیب و غریب باتوں کو سوچ رہی ہو میں نے ویسا کچھ بھی نہیں کہا۔۔۔ میرے کہنے کا مطلب کچھ اور تھا جس کو تم الگ ہی ٹریک پر لے گئی ہو۔۔۔ میں نے نہ تو تمہیں کوئی طعنہ دیا ہے اور نہ ہی میں ایسا سوچ سکتا ہوں۔ ہاں مگر میں یہ بھول گیا کہ میرا رندو سا بچہ اس بات کا رخ کسی اور ہی طرف موڑ لے گا۔۔۔
www.kitabnagri.com

تم شرمندہ کس وجہ سے ہو میں تمہارا کوئی بوائے فرینڈ ہوں یا تم شادی سے پہلے میرے قریب آئی۔۔۔ سویر میرب تم نے جو اس دن چھوٹی سی کوشش کی۔۔۔ مجھے اس سے یہ احساس ہوا کہ تمہیں

Posted On Kitab Nagri

میری ناراضگی سے فرق پڑتا ہے اگر میں ناراض ہو جاؤں تو تم کسی بھی حد تک جا کر مجھے منانے کر رہو گی۔۔۔

اوائے بس کرو اوپر دیکھو۔۔۔ ہممم!! تم اپنی جھکی ہوئی بو جھل آنکھوں سے اب اپنے شاہ کو بو جھل کر رہی ہو وہ کہتا ہوا اس کے اوپر گر سا گیا۔۔۔

ہائے اللہ! شاہ اٹھے میرے اوپر سے سارے کا سارا وزن مجھ پر ڈال دیا آپ کو نظر نہیں آتا اتنی سی ہوں۔۔۔ آپ نے سارا وزن اپنا مجھ پر گرا دیا ہے۔۔۔ اٹھیں میرے اوپر سے ایک سیکنڈ سے پہلے۔۔۔



میرب غصے سے اپنا سر سائیڈ کی طرف کرتی کہ رومان نے اس کی گردن پکڑ کر اپنی طرف کی اور اسے کوئی بھی لمحہ دیے بغیر اس کے ہونٹوں پر جھک گیا۔۔۔۔۔ وہ شدت سے اس کے ہونٹوں کو چوم رہا تھا۔۔۔۔۔ جب کہ میرب اچانک ہونے والے حملے کے لیے فی الوقت تیار نہ تھی اور اس کا لمس پا کر بوکھلا گئی۔ اپنے اپنا سر پیچھے کرنا چاہا لیکن رومان نے اس کے بالوں پر اپنی گرفت مضبوط کر کے اسے ایسا کرنے سے روکا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ سانسوں کے لیے تڑپنے لگی۔۔ لیکن رومان جس کے ہر عمل میں شدت اور جنون ہوتا تھا اس کے لمس میں آج بھی آگ جیسی تپش تھی۔ میرب کو اپنا وجود دکھتی آگ میں محسوس ہوا۔ رومان نے اسے تڑپتے دیکھا تو اس کے ہونٹ اپنی گرفت سے آزاد کیے۔۔۔۔۔

اور وہ لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے شکوہ کو نظروں سے دیکھی۔۔۔۔۔ اس کے ہونٹ کے کنارے پر اس کے پیار کی شدت نظر آرہی تھی۔۔۔۔۔ بہکی نظروں سے دیکھنے کا خمیازہ بھگتا نہیں ابھی تم نے۔۔۔ لگتا ہے اور اچھے سے سمجھنا پڑے گا۔۔

شاہ اپنا اپنے پیار میں تھوڑی نرمی لائیں میں انسان ہوں آپ تو مجھے کھانے پہ تل جاتے ہیں۔۔ وہ اپنی نم آنکھوں سے اشکبار ہوتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

نہیں تم تو ڈول ہو یار پر تمہیں دیکھ کے میں بھول جاتا ہوں کہ میں انسان ہوں وہ یہ کہتا ہوا دوبارہ اس کے ہونٹوں پر جھکا اور اپنے دیے گے زخم کو اپنے ہونٹوں سے چنا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہوئی۔۔۔۔ یہ مجھے بہت پیارے لگتے ہیں۔۔۔۔ رومان کے سمجھنے سے پہلے ہی وہ اپنے ہونٹ اس کے
رخسار پر رکھ چکی تھی۔۔۔

ماشاء اللہ تو میری بیوی کو یہ اتنے پسند ہے کہ اس نے فوراً سے پہلے ہی ان کو چوم لیا۔۔۔۔ رومان کا فل موڈ
تھا میرب کو تنگ کرنے کا
بی بی اب بھی کچھ کم نہیں بس فرق اتنا ہے کہ میں جو ہوں وہ نظر اتا ہوں اور تم۔۔۔۔ اچھا بابا چپ کر
جائیں اور مجھے اب جانے دی امی کے کمرے میں وہ مجھے بلارہی ہیں۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کب بلارہی ہے مجھے تو آواز نہیں آئی ان کی۔۔۔۔ شاہ وہ بلارہی ہیں مجھے آواز ارہی ہے ان کی۔۔۔۔ اچھا
جی میرا خیال میں ان سائیڈ بلارہی ہوں گی پھر وہ تمہیں۔۔۔۔ ہاں جی یہی سمجھ لیں ہم دونوں ساس بہو
میں پیار ہی بہت ہے ہم ایک دوسرے کی آواز سننے کے لیے بلانے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔ ایک ادا
سے کہتے ہوئے وہ اٹھنے کی ناکام کوشش کرنے لگی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ششششش!!! اب میں تمہاری آواز نہ سنوں۔ (٥)

ورنہ مجھے دوبارہ سختی برتنے میں ایک سیکنڈ نہیں لگے گا۔۔۔۔۔ کہتے ہوئے اس کی شرٹ کو کندھے سے کھسکاتے ہوئے اپنے نرم گرم ہونٹوں کا لمس وہاں چھوڑنے لگا۔۔۔۔۔

ششاہ نوو!!! کیا نومنہ بند کر کے لیٹی رہو۔۔۔۔۔ یقین کرو جو تم نے مجھے نرمی کا اتنا بڑا لیکچر دیا ہے نا وہ میں سختی میں بدل دوں گا۔۔۔۔۔ میری جان تمہیں بالکل اچھا نہیں لگے گا تانبیہ نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بول۔۔۔۔۔

شاہ میں تو کچھ بول ہی نہیں بس یہ کہہ رہی ہوں لائٹ بند کر دیں۔۔۔۔۔ میرب رومان کی آنکھوں سے واقعی میں ہی

Posted On Kitab Nagri

گھبراگئی تھی اور اسے پتہ تھا اب اس کی مزاحمت کسی کام کے نہیں۔۔۔۔

لائٹ تو آن ہی رہے گی جو تم نے میرا اتنا ٹائم ویسٹ کیا ہے اس کا خمیازہ بھی تو بھگتنا پڑے گا نا تمہیں

اچھ۔۔۔ اچھا۔۔۔ دیک۔۔۔ دیکھیں نہیں اپ تو اچھے ہیں نادیکھیں لائٹ اف کر دیں۔۔۔۔ میرا
کے شرمانے اور گھبرانے سے اس کے الفاظوں نے بھی اس کا ساتھ چھوڑ دیا۔۔۔

نہیں میرے جان لائٹ تو اب نہیں بند ہوگی تمہیں شرم ارہی ہیں تم اپنی انکھیں بند کر لو چلو اب منہ
بند کر لو ورنہ سچی بہت برا پیش اوں گا۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

- اور دوبارہ اس کے ہونٹوں پر جھکا۔۔۔۔ اور اس کی کمر کے نیچے سے ہاتھ کو کر اس کرتے ہوئے اس
کی زپ کھولی۔۔۔۔ اپنے ہاتھوں کا لمس میرب کی کمر پر بکھیرنے لگا۔۔۔۔ آہستہ آہستہ اس کی قمیض
اس کے کندھوں سے سرکنے لگی۔۔۔۔ رومان نے اپنے دہکتے لب میرب کے کاندھے پر رکھے۔۔۔۔
اس کے چہرے کے بدلتے رنگ اور اس کی بڑھتی سانسیں دل پر رکھا ہاتھ دیکھ کر مسکرایا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اور آگے بڑھ کے اس کا ہاتھ پیچھے کرتے ہوئے اس کے دل کے مقام پر اپنے ہونٹ ثبت کر چکا تھا۔ آہ۔ وہ سسکی جب رومان نے وہاں اپنے دانت گاڑھے۔۔ میرب نے رومان کے بالوں کو اپنے ہاتھوں میں سختی سے پکڑا۔۔

- رومان نے اس کی سسکی پر اپنا سر اٹھا کر اسے دیکھا جو سختی سے آنکھیں بند کیے لیٹی تھی۔۔۔۔ وہ جھکا اور اپنے دانتوں کے نشان پر ہونٹ رکھے۔۔۔۔۔

کچھ تو وہ یوں بھی حسین ہے بہت پر

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس کی گردن سے تھوڑا نیچے کا تل۔۔۔۔۔ اففففف

- شششاہ میں آپ کا خون کر دوں گی۔۔۔۔۔ رومان نے ہاتھ بڑھا کر کمرے کے لیمپ کو مدھم کیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اور پھر وہ خود کو روک نہ سکا۔ اس کی نرم جلد پر اپنے ہونٹ رکھے وہ سب بھول گیا۔ اس کے نرم گرم ہونٹوں کو کبھی اپنے ہونٹوں کبھی کندھوں اور کبھی اپنے دل پر محسوس کر کے میرب کی دھڑکنیں تیز ہو رہی تھی۔ اور رومان اپنے ہونٹوں پر اس کی دھڑکنیں محسوس کر کے مسرور ہو گیا۔۔۔

کمرے میں میرب کی دبی دبی سسکیاں اور تیز سانسیں رومان کو اور بھی بہکا رہی تھی۔

اور آہستہ آہستہ چاند کی روشنی میں ان کی ایک اور محبت کی رات گزرنے لگی۔۔۔۔۔ رومان شاہ کی بے لوث شدت والی محبت کو دیکھ کر چاند بھی اپنے بادلوں میں شرماتا ہوا چھپ گیا۔

Kitab Nagri

oooooooo

- مرہا شاہ میر کے لیے باہر برآمدے میں سیٹ کیے ہوئے چھوٹے سے کچن میں سلنڈر پر چائے بنا رہی تھی جب شاہ میر چلیج کر کے آیا۔

- میری جان یہاں کیا کر رہی ہے شاہ میر نے پاس سے گزرتے ہوئے مرہا کو مصروف پا کر پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

- میر میں آپ کے لیے چائے بنا رہی ہوں۔ مرہانے چائے میں پتی ڈالتے ہوئے میر کی جانب دیکھ کر جواب دیا۔

- تھینک یو میرے کہے بنا میری بیوی کو یہ پتہ تھا کہ مجھے چائے کی طلب ہو رہی ہے شاہ میر نے مسکرا کر مرہا کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

- جب آپ کو مرہا کے دل کی ہر بات خود سے پتہ چل جاتی ہے تو مجھے کیوں نہیں۔۔ اس کی چھوٹے سے کام پر میر کو اس طرح خوش ہوتے دیکھ کر مرہا کو خوشی سے بولی۔۔

- ہم!!!! پھر تو تمہیں یہ بھی پتہ ہو گا کہ چائے کے ساتھ مجھے کسی چیز کی بھی بہت شدید طلب ہو رہی ہے خمارانہ انداز سے مسکرا رہا تھا۔
www.kitabnagri.com

- مرہا شرمائے لبوں میں مسکراتے ہوئے خود کو چائے بنانے بھی مصروف دکھا رہی تھی۔۔
- میر کی جان اندر آؤ تمہیں شرمانے کا پورا موقع دوں گا۔ جلدی آؤ میں ویٹ کر رہا ہوں۔ شاہ میر کہتے ہوئے مسکرا کر قدم روم کی جانب بڑھا گیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

ooooooo

- میر آپ کی چائے بن گئی ہے مرہاجب روم میں چائے لے کر آئی تو میر چارپائی پر اوندھے منہ لیٹا ہوا تھا۔ اس کا ایک بازو چارپائی سے نیچے لٹک رہا تھا جبکہ دوسرا بازو اس نے تکیے پر رکھ کر اس پر اپنا سر رکھا ہوا تھا۔

- مرہانے چائے ٹیبل پر رکھ کر میر کو پھر سے آواز دی۔ مگر مرہانے محسوس کیا کہ میر بہت تیز تیز سانس لے رہا ہے اور شاید وہ گہری نیند میں چلا گیا تھا۔

- اس لیے میر نے کوئی آواز نہیں دی۔ میر!!!! اب کی بار مرہانے شاہ میر کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اٹھانا چاہا تو اس کا کچھ دیر پہلے والا شک یقین میں بدل گیا۔ کیونکہ شاہ میر کا پورا جسم بخار میں تپ رہا تھا۔ اور وہ تیز تیز سانسیں بخار کی وجہ سے ہی لے رہا تھا۔۔۔

اففف اللہ!!!! میر کو تو اتنا تیز بخار ہے مرہا فکر مندی سے بولی۔۔۔
مرہانے جلدی سے شاہ میر کے اوپر کمفرٹر ڈال دیا۔

Posted On Kitab Nagri

- میر بہت گہری نیند میں تھا اس لیے وہ مرہا کی فکر مندی نہیں دیکھ پایا۔ مگر وہ مرہا اس وقت شاہ میر کو لے کر بہت فکر مند اور گھبرائی ہوئی تھی۔

- اسے اپنے میر کی صحت اور زندگی بے حد عزیز تھی کیسے نہ ہوتی اس کی ذرا سی تکلیف پر اس کا میر تڑپ جاتا تھا۔

- اور اس وقت وہ بخار میں تپتے ہوئے وجود سے نڈھال پڑا ہوا تھا۔ وہ جلدی سے باہر بھاگتے ہوئے قدموں سے گئی اور ایک شیشے کے باؤل میں تازہ پانی لے کر آئی کیونکہ ٹھنڈا موسم تھا اس لیے وہ ہینڈ پمپ سے تازہ پانی لے کر آئی تھی۔

Kitab Nagri

- مرہا شاہ میر کے بھاری وجود کو تھوڑا سا کھسکا کر با مشکل مگر کروٹ بدلنے میں کامیاب ہو گئی۔۔

- وہ شاہ میر کے تکیے والی سائیڈ پر ٹانگیں نیچے لٹکا کر چار پائی پر بیٹھ گئی۔۔

- وہ پیوں کو باؤل میں بھگو کر شاہ میر کے ماتھے پر پٹیاں کر رہی تھی تاکہ بخار میں کمی آ سکے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- پورا ایک گھنٹہ وہ لگاتار میر کو پٹیاں کرتی رہی تھی اب جا کر شاہ میر کا جسم تھوڑا ٹھنڈا ہونے لگا بخار کا زور ٹوٹنے لگا تو مرہانے پٹیاں کرنی بند کر دی۔

- وہ باؤل میں پٹی کو رکھتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو اپنے دوپٹے سے خشک کر کے شاہ میر کے ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس کے سر کو آہستہ آہستہ دبانے لگی۔

"میر آپ تو مجھے ہمیشہ بڑے آرام سے بول دیتے ہیں کہ آپ مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں۔ آپ ہمیشہ مجھے میری اہمیت کا احساس دلاتے ہیں۔

- مجھ پر اپنا حق اور پیار بڑی بہادری سے ظاہر کر دیتے ہیں۔ مگر میر آپ کی مرہا بہت کمزور ہے۔

www.kitabnagri.com

- آپ کی میر ہا آپ کے سوا کچھ بھی نہیں میں آپ کو ہمیشہ بتانا چاہتی ہوں کہ میں بھی آپ سے بہت پیار کرتی ہوں۔ میر آپ میری زندگی ہیں۔ مگر کبھی ہمت ہی نہیں کر پاتی بتانے کی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- مرہا شاہ میر کا سر کو دباتے ہوئے شاہ میر کے چہرے کو بڑی محبت اور ناز سے دیکھ رہی تھی۔ وہ اس رب کا شکر ادا کر رہی تھی جس نے اس کی قسمت میں شاہ میر جیسا خوبصورت بہادر نیک اور اس سے بے حد محبت کرنے والا شوہر لکھا تھا۔۔۔

- وہ خود کو روک نہیں پائی۔ حالانکہ مرہا نیچر وائز بہت شرمیلی تھی۔ مگر اس وقت شاہ میر کو سویا ہوا پا کر مرہا اس کے چہرے پر بے اختیار جھکی اس کے ریشمی بال شاہ میر کے چہرے پر پوری طرح سے پھیل گئے تھے۔۔۔

- وہ اپنی نازک سی پنکھڑیوں کے انابی لبوں پر رکھ کر آہستہ سے ٹچ کرتی ہوئی شرمناک پیچھے ہوئی۔۔۔

www.kitabnagri.com

میرادل بند ہوتا ہے یہ سوچ کر کہ اگر آپ میرے نہ ہوتے۔ میں آپ کو پا کر بہت خوش قسمت محسوس کرتی ہوں۔ آپ وہ ہیں جس سے میں بے حد محبت کرتی ہوں۔

- مجھے عشق ہے آپ کی رہبر آواز سے !!!

Posted On Kitab Nagri

سچ آج سے پہلے بتایا کیوں نہیں۔ شاہ میر نے اچانک آنکھیں کھول مرہا کے ہاتھ کو بڑے پیار سے پکڑ کر اپنے لبوں سے لگایا۔۔

۔ اس کی بخار اور نیند سے خماری بھری آنکھیں بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔ بخار کی شدت سے اس کی گہری آنکھوں میں لال ڈورے پڑے اس کی آنکھوں کو اور بھی charming بنا رہے تھے۔

۔ مرہا کے اظہار محبت سے اس کے انابی لب گھنی مونچھوں تلے بڑے دلکش انداز سے مسکرا رہے تھے۔۔

Kitab Nagri

۔ میر آپ جاگ رہے تھے مرہا اپنے دل کی اتنی ساری باتیں بول گئی تھی کہ اچانک میر کو جاگتے ہوئے دیکھ وہ شرمناک لال ٹماٹر کے جیسی ہو گئی۔۔

ہمم!!!! میری جان میں تو تب سے جا کر اپنی بیوی کی محبت بھری باتیں سن رہا ہوں۔ جب تم میرے سر کو دوبار ہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ میر کی آنکھ تو تب ہی کھل گئی تھی جب مرہا اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر آہستہ آہستہ اس کے سر کو دوبارہ ہی تھی۔۔

- آخر پولیس والا تھا اتنا غافل تو وہ کبھی بھی نہیں سو سکتا تھا۔ جب مرہا پٹیاں کر رہی تھی تب بھی اسے پتہ تھا کہ مرہا اس کی فکر میں ہلکان ہو رہی ہے۔

- مگر جب بخار کی تپش کم ہوئی اور مرہا اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر دباتے ہوئے اپنے دل کی ساری باتیں کر رہی تھی۔

- وہ جان بوجھ کر آنکھیں موندے ہوئے لیٹا رہا تھا۔ کیونکہ وہ مرہا کے دل کی ساری باتیں جاننا چاہتا تھا۔ جو کہ اسے جاگتا ہوا دیکھ تو میرہا کبھی نہیں کہہ سکتی تھی۔۔۔

- میر آپ بہت تیز ہیں آپ جان بوجھ کر ڈرامہ کر کے سوتے رہے۔ اور میں آپ کو سوتا ہوا سمجھ کر ساری باتیں بول رہی تھی۔ میرہا شرمناک میر کے پاس سے اٹھتے ہوئے بولی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

آہ آہ!!!! جاتی ہوئی میرا کو بازو سے کھینچتے کر شاہ میرے ہلکے سے جھٹکے سے اپنے اوپر گرا کر اس کی کمر پر اپنے مضبوط بازوؤں کا دائرہ کس چکا تھا۔۔

- اب بھاگ کہاں رہی تھی میری جان اگر آج دل کھول کر اپنی محبت کا اظہار کر ہی لیا ہے تو۔ مجھے بھی تو انعام دینے کا موقع تو دو۔ وہ شرارتی ہو کر مسکرایا۔

- وہ ایک ہاتھ مرہا
قمر پر رکھے ہوئے دوسرے ہاتھ سے اس کے ریشمی بالوں کو ہٹا رہا تھا۔۔

- مجھے نہیں آپ سے بات کرنی آپ بہت چلاک ہے۔ مرہا شرمناک کر شاہ میر کو خود سے دور کرتی ہوئی جلدی سے کھڑی ہو گئی۔ شاہ میر بھی جھٹکے سے چارپائی سے کھڑا ہوا۔

- اس کی کلائی کو تھام کر اسے واپس کھینچتے ہوئے اپنے قریب کر لیا۔ زور سے کلائی کھینچ کر اپنی طرف کرنے سے میرا سیدھی اس کے مضبوط سینے سے آکر ٹکرائی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میر نے اپنے دونوں ہاتھ اس کی پیٹھ پر باندھے ہوئے تھے۔۔۔ میر کی جان میر میر کی پہنچ سے تمہارا دور جانا مشکل ہے۔۔

- مجھ سے اپنی انمول محبت کا اظہار کر کے میری دل کی تاروں کو چھیڑ کر۔ اب بنا اپنی محبت کا جواب لیے۔ بیچ میں چھوڑ کر مجھ سے دور جانا ممکن نہیں۔۔

"اگر میر تمہارے لیے سب کچھ ہے تو تم بھی میر کے لیے اس کی جان ہو!!"

"میر بھی تمہارے سوا کچھ نہیں!!"

"میر کے چلتے ہوئے سانسوں کی ضمانت ہو تم!!"

www.kitabnagri.com

"میر کے لبوں کی ہنسی ہو تم میر کے دل کی دھڑکن ہو تم!!"

Posted On Kitab Nagri

"میر اور مرہا ملتے ہیں تب جا کر ایک مکمل داستان محبت بنتی ہے۔ وہ سرگوشی سے لبوں کو ہلاتا ہوا اس کے کان کی لوں کو اپنے دانتوں تلے دبا گیا۔ کان کی لوں پر اس کے دانتوں کی سختی سے مرہا کے منہ سے د بھی سی سکی نکلی۔۔۔"

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va7500595)

Posted On Kitab Nagri

"مرہانے بھی شرماتے ہوئے محبت سے بازو اپنے میر کے گلے میں ڈال دیے۔ وہ اپنی محبت کا اظہار جواب اتنا خوبصورت سن کر خود پر رشک کر رہی تھی۔۔

"مرہانے اپنا چہرہ شاہ میر کے سینے پر رکھا ہوا تھا۔ شاہ میر نے اپنے لب اس کی کاندھے پر رکھتے ہوئے لبوں کا ہلکا سا لمس دیا۔ تو میرہانے شاہ میر کے گلے میں اپنے بازوؤں کا دائرہ آنکھیں بند کیے ہوئے تنگ کر لیا۔۔

۔ شاہ میر کے لمس سے اس کے پورے وجود میں سنسناہٹ سی
دوڑ گئی۔۔۔

Kitab Nagri

"شاہ میر نے اپنے ہاتھ اس کی کمر پر اور بھی کستے ہوئے اسے خود میں ہی چھپا لیا۔ اس کے مضبوط ہاتھوں کے گرمی سے مرہا کی دھڑکنوں نے شور برپا کر رکھا تھا۔ اپنی محبت کا جواب اپنے میر سے اس قدر خوبصورت لفظوں میں سن کر میرہا کی دھڑکنیں مچل کر اپنی ایک الگ ہی دھن تیار کر رہی تھی اپنے میر کی محبت کی دھن میں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میر --- میر --- ہم !!! خمار سے بھری ہوئی گھمبیر آواز میں اس کی گالوں سے
اپنے گال رب کرتے ہوئے بولا۔

"آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔

بہت کم آواز میں میر ہانے شاہ میر کو یاد دلایا وہ اب بھی اس کے سینے سے لگی ہوئی اس کی باہوں کے
گھیرے میں قید تھی۔

"میری طبیعت اب ٹھیک ہے اگر تم چاہو تو اس سے بھی زیادہ ٹھیک ہو سکتی ہے۔ تمہاری محبت بھری
باتیں اور تمہارے منہ سے اپنی محبت کا اعتراف سن کر تو میر کی بند سانسیں بھی چلنے لگے۔

- مجھے تو صرف تھوڑا سا بخار تھا۔ اپنے لبوں سے اس کے پورے چہرے پر لمس چھوڑ رہا تھا۔

میر --- ہم !!! آپ کو آرام کی ضرورت ہے۔ وہ میر کی سخت بیرڈ کی ہلکی ہلکی چھپن کو برداشت کرتے
ہوئے اسے آرام کرنے کو کہہ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"شششششش!!!! اس نے نظریں اٹھا کر مرہا کی جانب دیکھا جہاں پر اس کے جذباتوں کا سمندر عروج پر تھا۔۔۔"

- میر کی جان مزاحمتیں مت کھڑی کرو میری محبت کہ اس خوبصورت ٹائم میں۔ مجھے محسوس کرو اور خود کو مجھے محسوس کرنے دو۔ میری طبیعت ٹھیک ہے اور تمہارے پاس آنے سے مزید ٹھیک ہو جائے گی۔ اب میں کوئی بھی مزاحمت نہیں سنا چاہتا۔۔۔

۔ اس کی مخملی گالوں سے اپنے سخت بیرڈ والے گالوں کو سختی سے رب کرتے ہوئے اسے مزاحمت کرنے سے منع کیا۔

www.kitabnagri.com

۔ اس کی بیرڈ کی چھین سے مرہاسی
سی کرتی ہوئی سسک اٹھی تھی۔ شاید وہ اپنی سختی سے یہ احساس دلانا چاہتا تھا کہ اگر دوبارہ مزاحمت کی
تو اس کی سزا بھی ملے گی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- مرہا اس کی آنکھوں میں خماری کا جہاں آباد دیکھ کر دوبارہ اس کے سینے میں سر چھپا گئی۔

- شاہ میر اسے دوبارہ موقع دیے بغیر وہ پھر سے اپنے کام میں مصروف اس کے نازک سی پکڑیاں پر جھک چکا گیا۔۔۔

- وہ شدت سے اس کے مخملی ہونٹوں کو چوم رہا تھا۔ اس کے لب اب بھی گرم انگار تھے۔ بخار کی شدت اب بھی اس کے لب پر تھی۔ میر ہا کو اپنی مخملی پنکھڑیاں اس کے انابی لبوں کی حدت سے جلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی مگر وہ اپنے میر کے سکون کے لیے خوشی خوشی اس کی باہوں کی قید میں کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

Kitab Nagri

اتنے تیز بخار کے بعد جس شدت سے وہ اس کے لبوں پر اپنے لبوں کے لمس چھوڑ رہا تھا۔ مرہا اس کے لمسوں سے دنگ تھی۔۔۔ وہ اتنی شدت سے اس کی پنکھڑیوں سے نمی چوس رہا تھا کہ۔ میر ہا کا سانس مشکل کر رہا تھا اس نے۔۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ اپنا سر پیچھے کر کے سانس لینا چاہتی تھی۔ لیکن شاہ میر نے اس کے سر کے پیچھے رکھے ہوئے اپنے مضبوط ہاتھ سے اپنی گرفت مضبوط کر لی۔۔

- ہاتھ رکھنے کا سائل ایسا تھا جیسے یہ کہنا چاہتا ہو کہ منع کیا تھا نا کہ کوئی مزاحمت مت کرنا۔ اب اس کی سزامل رہی تھی میر ہاکو۔ وہ سانس لینے کے لیے ہانپنے لگی تھی۔۔۔

لیکن شاہ میر بے رحم بنا اپنی شدت کو پوری ایمانداری سے پوری کر رہا تھا۔ بنا اس کی اکھڑی ہوئی سانسوں کی پرواہ کیے وہ ظالم نہیں تھا۔ مگر اس وقت وہ اپنے جذباتوں کی نشے میں چور بہکا ہوا تھا۔

- شامیر کے بخار سے درد کرتے ہوئے وجود کو میر ہا کی نازک سے سراپے سے بے حد سکون اور سرور مل رہا تھا۔۔

- وہ خود کو پرسکون محسوس کر رہا تھا اپنی محبت کی شدتیں اس پر لٹا کر ہر لمحے کے ساتھ وہ زیادہ بہکتا جا رہا تھا۔ اپنے لمسوں کی شدت سے وہ میر ہا کو سکنے پر مجبور کر رہا تھا۔

اس کے بخار سے تپتے ہوئے لمسوں سے میر اپنی گردن کو جلتا محسوس کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- اوپر سے اس کی سخت مردانہ بیرڈ کی چھین میرا کو تڑپا رہی تھی۔۔

- مرہانے اپنے ہاتھ اس کی کمر پر رکھے ہوئے اس کی شرٹ کو اپنی مٹھیوں میں جکڑا ہوا تھا۔۔

- وہ پاس پڑی ہوئی پرانے زمانے کی کرسی پر بیٹھ گیا مرہانے کو اس نے خود سے الگ نہیں کیا۔ اسے اپنی گود میں بٹھاتے ہوئے اس کی گردن پر اپنے لب رکھ کر اپنے نرم اور سلگتے ہوئے ہونٹوں کے لمس اس کی گردن پر چھوڑ رہا تھا۔۔

- اور مرہانے کو پوری طرح سے بے بس کیے ہوئے خود پر چھپائے ہوئے اپنی من مانیا کرتے جا رہا تھا۔۔

- مرہانے کو اپنی کرتی کی بیک سائیڈ سے ڈوریوں کو کھلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ ڈوریوں والی جگہ پر شاہ میر کے سخت انگلیوں کے لمس اس کے پورے وجود کو کپکپا رہے تھے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اس کی انگلیوں کی سختی سے اس کے پورے جسم میں سنسی پھیلانے ہوئے تھی۔۔ اس کی کرتی کو کاندھوں سے سر کر وہاں پر اپنے لب رکھ کر لمس چھوڑ رہا تھا۔۔۔
- آج اس کے میر کی شدتوں میں ایک جنونیت تھی۔ مرہا کی سانسیں تیز ہونے لگی تھی۔ کہ وہ دل والے مکان پر اپنے لب رکھتے ہو شدتوں کی بھرمار کر چکا تھا۔۔۔

- اس کے سینے پر ہاتھ رکھتی ہوئی برہانہ وجود کو لیے کھڑی ہو گئی۔ پوری کوشش کے باوجود وہ شاہ میر کے لمسوں کی سہمہ نہیں پار ہی تھی۔ اس کی لمسوں میں آج انگاروں کے جیسی شدت تھی۔۔۔

- شاہ میر اس کو یوں تڑپ کر کھڑے دیکھ کے انابی لبوں سے مسکرایا۔۔ اس نے اپنی شرٹ کے بٹن جھٹکے سے کھولتے ہوئے اتار کر اسی کرسی پر پھینک دیا۔۔۔

www.kitabnagri.com

- جہاں سے وہ بھی اٹھ کر کھڑا ہوا تھا میرہا کو جھٹکے سے اٹھا کر چارپائی پر ڈال کر وہ اس کے اوپر گر اس نے وہی سے شروع کیا جہاں سے میرہا اٹھ کر کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- لب واپس اس نے اس کے دل والے وہ کام پر رکھ کر اپنے ادھورے کام کو پورا کرتے پھر سے مرہا کو ایک بار سکھنے پر مجبور کر دیا۔۔

- مرہا اس کے کاندھوں کو زور سے دبائے ہوئے تھی۔ شاہ میر کے لب اس کے دل والے مقام سے ہٹنے کا نام نہیں لے رہے۔۔۔۔

میر۔۔۔۔ مرہا نے آہیں بھرتے ہوئے
میر کا کا نام لیا۔ جیسے کہنا چاہتی ہو کہ میر بس کریں میری جان لے کر چھوڑیں گے کیا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- مرہا کا سسک کر نام لینا شاہ میر کو اور بھی بہکا رہا تھا۔ اس کے پورے وجود پر شاہ میر کے لمسوں کی بھرمار ہو رہی تھی۔ مرہا اس کے ہاتھوں میں پوری طرح سے مچل رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ پوری طرح سے میرا پر اپنی حکومت دکھا رہا تھا۔ کہیں دانتوں کی سختی، کہیں سلگتے ہوئے انگارے جیسے لبوں کے لمس، تو کہیں اس کی سخت بیرڈ چین، مرا کو بے حال کیے ہوئے تھی۔۔۔

- اپنی محبت اس پر کبھی سختی تو کبھی نرمی سے نچھاور کرتے ہوئے۔ وہ اپنی محبت کو اس پر پوری طرح سے حاوی ہو چکا تھا۔۔۔

- اس کی عشق والی شدتوں سے مرا کی سسکیوں میں تیزی ہیں آنے لگی تھیں۔ توہ دشمن جاں ظالم بنا اس کی سسکیوں کو بھی باہر نہیں آنے نہیں دے رہا تھا۔۔۔

- اپنے لب اس کی پنکھڑیوں پر رکھتے ہوئے اس کی نازک سی پنکڑیوں کو قید کر گیا۔ د بھی د بھی سسکیاں روم میں آرہی تھی۔۔۔

- اس نے صحیح کہا تھا کہ میرا اور میرا جب ایک ساتھ ملتے ہیں تو یوں محبت کی ایک مکمل داستان پوری ہوتی ہے۔ وہ اپنی محبت کے دلکش انداز میں اپنی داستان محبت پوری کرتا جا رہا تھا۔۔۔

"نشہ کیا ہوتا ہے

Posted On Kitab Nagri

کبھی یار کے لبوں پہ
لب رکھ کر تو دیکھ "

- اپنی محبت کی شدتوں سے اسے دوچار کر کے اس کی پنکھڑی کو آزادی بخشتے ہوئے۔
- اس کی نم آنکھوں کو چومتے ہوئے شاہ میر نے اپنی محبت بھرے لہجے میں یہ اشعار کہے تو۔

- اس کی شدتوں سے ٹوٹی ہوئی میر ہانے اس کے سینے پر مکے مارتے ہوئے اس کی شدتوں کا جواب دیا

- ہا ہا ہا۔۔۔ وہ اپنے لبوں سے دل کش انداز میں قہقہہ لگا کر ہنساں۔ جیسے کہہ رہا ہو کہ پہاڑ کے جیسے مضبوط اے سی پی کو تمہاری نازک کلائیوں سے گدگدی ہو رہی ہے۔۔۔ آج بہت دنوں کے بعد وہ مرہا کہ نازک وجود پر اپنے محبت کی داستان لکھ کر پوری طرح سے خوش تھا۔۔۔
بس کر دو یار ہنس ہنس کر میرے میرے پیٹ میں درد ہو رہا ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

۔ شزا کے جو کس پر سب ہنس کے نڈھال ہو رہے تھے۔۔۔ شیراڈاکٹر ہما کے بڑے چچا کی بیٹی تھی۔
اس کا مزاج بہت خوشگوار تھا۔۔ وہ جہاں بھی بیٹھتی تو محفل لگ جاتی تھی۔۔۔

[illegible]

۔ ہما کی شامت تو تب آئی جب وہیں پر بیٹھے ہوئے ہما کے نمبر پر شاہ زیب کی کال آرہی تھی۔ سب کی سب کھی کھی کر کے اونچی آواز میں ایک ساتھ ہنسی تھی۔۔ جب کہ ہما فون لے کر لوں سے باہر نکل گئی۔۔ اوووووووو!!!!!! سب نے ایک ساتھ اونچی آواز میں جاتی ہوئی ہما کو تنگ کرنے کے لیے چیخیں ماری تھی۔۔۔

!!!! وہ تو خوشبو ہے ہواؤں میں بکھر جائے گا۔ مسئلہ پھول کا ہے پھول کدھر جائے گا!!!!

- جاتے جاتے بھی شہزادہ نہیں آئی تھی اونچی آواز میں شعر بول کر ایک

Posted On Kitab Nagri

ساتھ تالیاں مارتے ہوئے چیخ رہی تھی۔۔ ہما۔ شاہ زیب کا فون آن کر چکی تھی اس لیے اس نے بھی یہ ساری آوازیں سنی تھی۔۔۔

oooooooo

۔ یہ کیسی آوازیں تھی۔ شاہ زیب نے فون اٹھاتے ہی سوال کیا حالانکہ وہ سب کچھ سن بھی چکا تھا۔ اور اسے پتہ بھی تھا کہ سب کزن اکٹھی ہوئی ہیں اور وہ اس وقت ہما کو تنگ کر رہی ہیں۔۔۔۔

۔ کیونکہ کچھ دیر پہلے ہی شاہ زیب کی ہما سے بات ہوئی تھی۔۔ ہما سے اپنی تمام کزنز کے بارے میں بتا چکی تھی۔۔۔

۔ ہما کی محبت اور خوبصورت نیچر نے آخر ڈاکٹر شاہ زیب کے دل میں اپنی جگہ بنالی تھی۔ شاہ زیب کے لیے یہ دوراتیں کاٹنی بہت مشکل ہو رہی تھی۔۔ اس کا دل ہما کو اپنے پاس کی کی تمنا کرنے لگا تھا۔۔۔

۔ اپنے دل کے ہاتھوں سے شاہ زیب تھوڑا تھوڑا مجبور ہونے لگا تھا۔ اس لیے اب اس نے دوبارہ سے فون کیا۔۔۔۔

۔ کیا کہہ رہی تھی تمہاری کزنیں؟؟؟

Posted On Kitab Nagri

- کچھ نہیں بس ایسے ہی !!!

- ایسے ہی کیا !!!!

- کچھ خاص نہیں تھا !!!!

- تو پھر بتائیے کیا کہہ رہی تھی اگر خاص نہیں تھا تو پھر بتانے بھی اتنی ہچکچاہٹ کیوں !!!



- آپ کو پوچھ کر کیا کرنا ہے !!!!

Posted On Kitab Nagri

- شاہ زیب جان بوجھ کر اس کو تنگ کر رہا تھا کیونکہ اسے ڈاکٹر ہما کی شرمائی ہوئی آواز اچھی لگ رہی تھی اس کی آواز۔ وہ اس کی آواز سننا چاہتا تھا اسی لیے بات کو کھینچتے جا رہا تھا۔

- آپ کا نام لے کر تنگ کر رہی تھی ہما میں بہت کم آواز میں بتایا۔۔۔
- ہما تم شرم مار ہی ہو مجھے یقین نہیں آ رہا یا رڈاکٹر ہو کر، اتنا پر یکٹیکل سوچنے کے بعد تم شرماسکتی ہو۔ شاہ زیب کو سچ مجھ یقین نہیں آ رہا تھا۔ وہ دبی دبی ہنسی ہنستے ہوئے بولا۔۔

- شاہ زیب آپ میرا مذاق اڑا رہے ہیں۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- نہیں بالکل نہیں۔۔ بس مجھے یقین نہیں

آ رہا کہ ڈاکٹر ہو کر تم شرم مار ہی ہو۔۔۔

- تو کہاں لکھا ہے کہ ڈاکٹر ز شرم نہیں سکتی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- نہیں لکھا تو کہیں نہیں ہے آئی لائک اٹ مجھے اچھا لگا کہ میری ہونے والی بیوی کو شرمناہ بھی آتا ہے۔۔

- میں نے سنا ہے کہ بیوی کے شرمناہ سے زندگی حسین اور انٹر سٹنگ لگنے لگتی ہے۔۔

- اچھا جی اور کیا کیا سنا ہے آپ نے۔ ہمارا شاہ زیب کا یوں خود سے بات کرنا بہت اچھا لگ رہا۔ شاہ زیب کی نظروں میں خود کی اہمیت نظر آنے پر ہمارا پھول نہیں سما پار ہی تھی۔۔

- بہت کچھ سنا ہے مگر وہ سب بتانے کے لیے تم دو دن کا ویٹ کرو اور میں بھی دو دن کا ویٹ کرتا ہوں۔۔ شاہ زیب نے بات کو کوئی اور رنگ دے دیا تھا۔۔

- شاہ زیب مجھے امی بلا رہے ہیں۔ شاہ زیب نے پہلی باریوں تھوڑا سا بے باک مذاق کیا تو ہمارا پوری طرح سے شرما گئی۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے گھبراتے ہوئے امی کا بہانہ بنا کر فون جلدی سے بند کر دیا۔ اور اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر میں دھک دھک کر کے دل کو کنٹرول کرنے لگی تھی۔۔۔ دل کی ڈاکٹر ہو کر اس کا خود ہی دل کیا کرنے والا تھا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔

۔۔۔ وہ شاہ زیب کا فون بند کر کے واپس روم میں آئی تو سب ہنستے ہوئے ایک دم چپ کر گئی تھی۔۔۔

کیا باتیں ہو رہی تھی۔۔۔

۔۔۔ ہمارے روم میں آتے ہی اپنی کزنز سے پوچھا جو کہ اس کے روم آنے پر چپ کر گئی تھی۔۔۔ شاہ زیب کا فون سننے کے لیے وہ کچھ دیر اپنی تمام کزنز جو کہ اس کی شادی میں آئی ہوئی تھی۔۔۔

۔۔۔ ان کو چھوڑ کر شاہ زیب سے بات کرنے لگی تھی ہمارا کوپتہ تھا کہ اگر وہ یہاں پر بیٹھ کر بات کرے گی تو یہ لوگ مذاق کر کے اس کو شرمندہ کریں گی اس لیے وہ اٹھ کر باہر چلی گئی تھی۔۔۔

۔۔۔ ہمارا کوپتہ تھا کہ یہ سب بیٹھ کر اسی پر تبصرے کر رہی تھی جب وہ روم میں آئی تو وہ کسکسمائی سے ہنسی ہنستے ہوئے سب چپ کر گئی تھی اسی لیے ہمارے سوال اٹھایا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- ڈاکٹر صاحبہ ہم لوگ تو یہ سوچ رہے ہیں کہ تم لوگ اپنے ویڈنگ ناٹ میں کیا باتیں کرو۔۔۔

- دل کے مریض کو کون سی میڈیسن کی ڈوز کتنی لینی چاہیے۔۔۔۔

- آپریشن میں کون کون سی چیزیں بہت زیادہ ضروری ہوتی ہیں۔۔۔۔

- نہیں یا ضروری نہیں ہے کہ

بیچارے اس طرح کی باتیں کریں یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر شاہ زیب سر جن صاحب اپنی بیوی کو لو کے سائیڈ فیکس بتائیں۔۔ ڈاکٹر ہے ناصر ف نقصانات کی ہدایت دے سکتا ہے۔۔

- یہ ہانیہ اور شزا تھی جو دونوں ڈاکٹر ہما کی چچا ذات کزنز تھی۔ ایک بڑے چچا کی بیٹی اور دوسری چھوٹے چچا کی اس وقت وہ پوری طرح سے ڈاکٹر ہما کی ٹانگ کھینچائی کر رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- پورے روم میں کزنوں کھی کھی کی آوازیں باہر آرہی تھی۔ ڈاکٹر ہما خود کو بہت پر یکٹیکل سمجھتی تھی۔ مگر اس وقت وہ بیچاری خود کو اتنا زروس محسوس کر رہی تھی۔۔۔
- اس سے کوئی جواب ہی نہیں بن پا رہا تھا جو وہ ان کا منہ بند کروانے کے لیے دیتی۔۔

- ایک چپ کرتی تو دوسری شروع ہو جاتی تھی انہوں نے تو آج جیسے قسم کھا رکھی تھی کہ ہما مذاق کر کر کے رلا کر ہی چھوڑیں گی۔۔

- شرم کرو یا رکیسے بیچاری کو تنگ کر رہی ہو۔ یہ مزلفہ باجی تھی۔۔۔ جو ہما کی پھوپھو کی بیٹی کی جو عمر میں ان سب سے بڑی تھی۔ وہ اپنے بیٹے کو دودھ کی بوتل ہلا کر دیتے ہوئے۔ ہما کی سائیڈ پر بول رہی تھی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- مزلفہ باجی ہم تو ان کی ویڈنگ نائٹ ڈسکس کر رہے ہیں۔ ہم ہما کو تنگ نہیں کر رہے بلکہ ہم تو سوچ رہے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

- یہ آپس میں بات کیا کریں گے۔۔۔ صرف میڈیسن اور آپریشن کے علاوہ تو ان کے پاس بات کرنے کے لیے مدعا ہی نہیں ہو گا۔۔۔۔ ہم تو اس کی ہیلپ کر رہے ہیں۔۔۔۔ شیزا معصوم شکل بنا کر اپنی صفائی بیان کر رہی تھی اس کے سٹائل پر سب کو ہنسی آگئی تھی۔۔۔

- ویسے ڈاکٹر صاحب اس وقت کون سے لو کے سائیڈ فیکس بتا رہے تھے آپ کو آپ ہمیں۔ بھی بتانا پسند کریں گی ڈاکٹر صاحبہ۔۔

- اب تم سب لوگ چپ کر جاؤ میں سچ میں تم سب کو بہت ماروں گی بد تمیز۔۔ اس نے مجھے کچھ ضروری ہاسپٹل کے بارے میں بات کرنے کے لیے فون کیا تھا۔ ہمارے ان کے مذاقوں سے بچنے کے لیے بہانہ بنایا۔۔

www.kitabnagri.com

- اووووووو۔۔۔۔۔ کون سی ضروری بات ذرا ہمیں بھی تو پتہ چلے۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- ہانیہ نے جلدی سے پوچھنا ضروری سمجھا تھا۔۔

- چلو بھائی سب بچے فوراً سے ڈائننگ ٹیبل پر پہنچو۔ کھانا تیار ہے۔ اس سے پہلے کہ وہ ہما کی مذاق کر کے اور بھی کھلی

اڑاتی۔۔ ہما کی امی کھانے پر سب کو بلانے آگئی تو ہما نے شکر کا کلمہ پڑھا تھا۔

oooooooooooo

- رومان شاہ کافی دیر سے میرب سے بات کرنا چاہ رہا تھا مگر آفس میں ایک سے بعد ایک کام نکلتا ہی جا رہا تھا۔

- آج صبح سے میرب کا بھی کوئی فون نہیں آیا تھا۔ اور ایسا کبھی نہیں ہوتا کہ رومان شاہ اپنے بڑی شیڈول میں سے میرب کے فون کے لیے وقت نہ نکال پائے۔۔۔

- مگر آج کام کافی زیادہ ہونے کی وجہ سے رومان شاہ کتنی بار نمبر ملاتے ملاتے رہ گیا۔

- رومان شاہ کو کہیں نہ کہیں غصہ بھی تھا کہ اگر اس کا ٹائم آج نہیں لگا تو میرب نے اسے فون کیوں نہیں کیا اور وہی غصہ دلا اور خان جو کہ رومان شاہ کا اسسٹنٹ تھا اس پر نکلا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- دلاور خان ---- جی سر ---- اب کوئی بھی فائل سائن کروانے کے لیے اگر تم میرے کیمین میں آئے تو تمہاری خیریت نہیں -- اور جتنی بھی آج کی میٹنگز ہیں سب کو پوسٹ پون کر دو ---- رومان شاہ کی آج بہت دنوں کے بعد غصے والی آواز دلاور خان کو سننے کو ملی تو -- یس سر کے علاوہ اس کے منہ سے کوئی الفاظ نکل ہی نہیں سکا تھا ---- اس سے پہلے کہ دلاور خان کچھ پوچھنے کی ہمت کرتا رومان شاہ ٹک کر کے انٹر کام بند کر چکا تھا ----

- اپنے سامنے ٹیبل پر رکھے ہوئے فون کو رومان شاہ نے گھور کر دیکھتے ہوئے اٹھایا ---- کچھ دیر فون کو ہاتھ میں لیے کرسی کو ادھر ادھر گول گھماتا رہا اسے میرب سے بات کرنی تھی۔ کیونکہ اس کا دل بہت بے چین تھا اس کی صبح سے میرب سے بات نہ ہو سکی تھی ----

www.kitabnagri.com

- مگر میرب نے اسے صبح سے یاد نہیں کیا یہ بات بھی رومان شاہ کو ہضم نہیں ہو رہی تھی۔ کچھ دیر معصوم فون کو بلا فضول میں اپنی آنکھوں کی حدت دیتے ہوئے دیکھتا رہا۔ اس کے بعد میرب کا نمبر ڈائل کرنے لگا ٹانگ پر ٹانگ رکھے ہوئے فون کان سے لگا کر تیسری بار میرب کا نمبر ڈائل کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

پوری پوری رنگ ہونے کے بعد بھی میرب نے فون نہیں اٹھایا رومان شاہ کے غصے کو اور بھی طیش دلا گیا۔۔

۔ چوتھی بار نمبر ڈائل کرتے ہوئے رومان شاہ کا پارہ فل ہائی تھا اس سے پہلے کے رومان شاہ اپنی کرسی سے اٹھ کر اپنی گاڑی کا رخ کرتے ہوئے گھر کی رہہ پکڑتا۔

۔ کہ میرب نے فون ریسیو کر لیا۔ اس کی آواز سے رومان شاہ کے دل نے اتنے غصے میں بھی ایک بیٹ مس کی۔۔

۔ کہاں تھی تم میرب کے فون اٹھاتے ہی رومان شاہ کی گردن آواز میرب کے کانوں سے ٹکرائی۔ میرب نے فون تھوڑا پیچھے کرتے ہوئے شہادت کی انگلی کان میں ڈال کر توبہ کرنے والے انداز سے کان کو بند کیا۔۔۔

۔ میرب جواب دوگی کہ تم کہاں تھی میرب کی آواز نہ پا کر رومان شاہ نے دوبارہ سے اس سے والی آواز سے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ میں چھت پر تھی بڑے پر سکون اور آرام سے جواب دیا گیا۔ شاہ کی محبت نے میرب کو کافی سر پہ چڑھار کھا تھا اب وہ شاہ سے ڈرتی کم تھی۔۔۔

- بتانا پسند کرو گی کہ اوپر تم کیا کر رہی تھی۔۔۔

- شاہ بہت دن ہو گئے تھے میں نے نہ پرندوں کو دانہ ڈالا اور نہ ہی میں ان کو ملنے گئی تھی۔ آج میں نے پرندوں کو دانہ بھی کھلایا ہے اور ان سے خوب ساری باتیں بھی کی۔ اور اپنا فون میں ڈاننگ ٹیبل پر بھول گئی تھی۔ اس لیے فون نہیں اٹھایا۔۔۔۔

Kitab Nagri

- بڑی ایمانداری اور سچائی سے میرب نے اپنی بات رومان شاہ تک پہنچائی بنایہ جانے کہ شاہ اس کے لیے کس قدر پوزیسو ہے اور اس کا شاہ اس بات سے جیس بھی ہو سکتا ہے۔۔۔

- ٹائم دیکھا ہے تم نے صبح سے لے کے ابھی تک تمہیں میری یاد نہیں آئی مگر تمہیں یہ یاد تھا کہ اتنے دنوں سے تمہاری ان جانوروں سے پرندوں سے بات نہیں ہوئی۔۔۔ صبح سے مجھے ٹائم نہیں ملا کہ میں

Posted On Kitab Nagri

تم سے بات کر سکتا اور تم میں بھی ذرا احساس نہیں تھا کہ تم خود سے مجھے فون کر کے بات کر لیتی۔ میں نے کہا پتہ نہیں میڈم بہت بڑی ہوں گی۔

۔ مگر ماشاء اللہ تم تو پرندوں کی سیو امیں لگی ہوئی تھی۔۔ آج کے بعد اگر میں نے تمہیں چھت پر جاتے ہوئے دیکھا۔۔ یا پرندوں کے اس پر بھی دیکھا تو میرب آج کے بعد تمہاری ٹانگیں سلامت نہیں رہیں گی۔۔ جن پر چل کر تم چھت پر جا کر اپنی پیار کی چونچ ان پرندوں سے لڑاؤ۔۔۔۔۔

۔ حد ہے شاہ اب آپ ان بے زبان پرندوں سے بھی جیسلس ہوں گے شاہ کے کی بات پر میرب کو ہنسی آرہی تھی جس کو وہ روک نہیں پائی اور وہ کیکھی کر کے ہنسنے لگی تھی۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

۔ تمہاری یہ جو کھی کھی ہے نا اس کو میں آکر بند کرتا ہوں۔ دو گھنٹوں کے اندر میں گھر پہنچ رہا ہوں۔ ایک تو شاہ زیب کے مہندی کے فنکشن کے لیے تیار ہو جاؤ۔ اور دوسرا تیار رہنا یہ جو آج تم نے پیار کے پیچھے جا کے پرندوں سے لڑائے ہیں نا اس کی سزا میں تمہیں آکر دیتا ہوں۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اس سے پہلے کہ میرب رومان شاہ کی بات کو سیریس لیتے ہوئے جواب دیتی رومان شاہ ٹک کر کے فون بند کر چکا تھا میرب تو بند فون کو دیکھتی رہ گئی تھی۔

oooooooo

- نیچے چلو اماں تمہیں ناشتے پر بلا رہی ہے احمر نے مہک سے آکر کہا تھا۔ اس سے پہلے بھی نوکرانی آکر مہک کو روم میں ناشتے کا کہہ کر گئی تھی۔ مگر مہک نے انکار کر دیا۔ جس پر احمر ناشتے کی ٹیبل سے شرمندہ ہوتا ہوا اٹھ کر خود اسے لینے آیا۔۔۔

- وہ اب بھی آرام سے بیڈ پر لیٹی ہوئی موبائل کو یوز کر رہی تھی۔ اور احمر کی بات پر اس نے ناگواری سے دیکھتے ہوئے کوئی جواب دینا ضروری نہیں سمجھا۔۔۔

- مہک میں تم سے بات کر رہا ہوں۔۔۔۔۔ اس کے ہاتھ سے فون پکڑ کر سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے احمر نے اپنے غصے کو ضبط کرتے ہوئے اسے کہا۔۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

- پلیز مجھ سے یہ گھر کی بہو ہونے والے فرائض انجام نہیں دیے جاتے۔ تمہارے اور میرے رشتے کی حقیقت تم بہت اچھی طرح سے جانتے ہو اور جا کر اپنی ماں کو بھی بتا دو۔۔۔ اس کے ہاتھ سے فون لینے پر وہ غصے سے بیڈ پر اٹھ پر بیٹھ گئی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- پہلی بات تو گھر کے بہو ہونے والے کون سے فرائض تم سے انجام دلوائے جا رہے ہیں۔ صرف تمہیں نیچے آکر اماں کے ساتھ ناشتہ کرنے کے لیے کہا ہے۔۔۔

اس میں ایسی کون سی محنت کرنی پڑے گی جس کے لیے تم یہ فضول کی ضد لگا کر بیٹھی ہوئی ہو۔۔۔۔۔ اور دوسرا تمہارے اور میرے رشتے کی جو بھی حقیقت ہے مہک اگر وہ کمرے سے باہر گئی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔۔۔ اماں کے سامنے تمیز سے پیش آنا۔ میں ان مردوں میں سے نہیں ہوں جو یہ کہوں کہ تم میری پابند ہو مگر ہماری باتیں ہماری حد تک رہیں تو اچھا ہے۔۔۔۔۔

- اٹھو اور چل کر نیچے ناشتہ کرو وہ اس کی کلائی سے پکڑ کر اسے بیڈ سے اٹھاتے ہوئے بولا۔۔۔
- مجھے نیچے ناشتہ کرنے نہیں جانا مجھے کوئی شوق نہیں ہے۔ گھر کی بہو بننے کا اپنے ہاتھ کو جھٹک کر احمر کے ہاتھ سے چھڑاتے ہوئے نظر گھما کر بیٹھ گئی۔۔۔

- مہک بس کرو اس سے زیادہ صبر میں نہیں دکھا سکتا۔ تم اس گھر کی بہو ہو انکار مجھ سے منسوب ہونے سے پہلے کرتی تو ٹھیک تھا۔۔۔ اب تمہارے پاس کوئی چارہ نہیں چپ چاپ میرے ساتھ نیچے

Posted On Kitab Nagri

چلو۔۔ ہر بات پر ضد کرنا خود پر فرض مت سمجھا کرو مہک۔۔ اس طرح رشتے خراب ہو جاتے ہیں۔ وہ اب بھی اس کو سمجھانے والے لہجے سے بول رہا تھا۔۔

۔ میں تمہاری پابند نہیں ہوں اتنی سی بات تمہاری سمجھ کیوں نہیں آتی۔۔

۔ تم میری پابند ہو یہ بات تمہاری الٹی کھوپڑی میں کیوں نہیں آتی اب کی بار وہ بھی چلایا تھا۔۔
احمر نے غصے سے اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچ کر اس کو بیڈ سے کھڑا کیا تھا۔۔

۔ تمہیں کیا لگتا ہے کہ تم ہر بات پر میرے ساتھ زبردستی کرو گے اور میں چپ چاپ برداشت کرتی رہوں گی وہ چلاتے ہوئے بولی۔۔۔ میں آج کی زمانے کی پڑھی لکھی لڑکی ہوں اپنے حقوق اچھی طرح سے جانتی ہوں۔ وہ احمر کو انگلی دکھاتے ہوئے بولی۔۔

۔ آواز نیچے رکھ کر بات کرو۔ زبان کھولنے سے پہلے یہ یاد رکھا کرو کہ میں شوہر ہوں تمہارا۔ اور میں تمہارے ساتھ ہر طرح کی زبردستی کرنے کا حق رکھتا ہوں۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- صرف اس صورت میں جب تم اس طرح بد تمیزی کرنے پر اتر آؤ گی۔ اگر بیوی بن کر تمیز کے دائرے میں رہو گی تو۔ میری محبت تمہارے لئے ہے پوری دنیا کی خوشیاں لا کر تمہارے قدموں میں رکھ دوں گا۔ اور اگر بد تمیزی پر اترو گی تو اچھی طرح سے واقف ہو کہ میں بھی حدوں کو توڑنا جانتا ہوں اور یہ میں نے تم سے ہی سیکھا ہے۔۔۔۔۔

- جب تم بیوی ہو کر حقوق اور فرائض کی حدودیں توڑ سکتی ہو، تو میں شوہر ہو کر نے حق اور حقوق حاصل کرنے کے لیے سرحدیں توڑ سکتا ہوں۔۔۔۔۔

- اگر میں اس دھمکی کے بعد بھی نیچے نہ جاؤں تو۔۔۔۔۔

- تو ٹھیک ہے۔ بھر مجھے برداشت کرنے کے لیے تیار رہنا۔ اگر تم ایک اور رات میرے ساتھ محبت بھری گزارنا چاہتا ہوں تو ٹھیک ہے۔ کیونکہ جب جب تم میری حکم ادولی۔ کرو گی تو۔ میرے پاس بھی جو حق ہے۔ میں بھی اسی کو استعمال کرتے ہوئے تمہاری جان کو مشکل کروں گا۔۔۔۔۔

- مہک نے کھا جانے والی نظروں سے احمر کی جانب دیکھا تھا۔ بہت ہی بے شرم ہو۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

!! تھوڑا مومن ہوں، تھوڑا منافق ہوں

میں بھی حالات کے مطابق ہوں !!

غصے سے اس کے آگے آگے پاؤں پٹکتی ہوئی روم سے باہر آگئی۔ جس کا مطلب تھا کہ اس کی شدتوں برداشت کرنے سے اچھا تھا کہ وہ جا کر ٹیبل پر گرم گرم ناشتہ کر لیتی۔۔۔ احمر کی آخری دھمکی کام کر جانے پر وہ اپنے لبوں میں مسکراتا ہوا۔ اپنی پینٹ کی پاکٹ میں ہاتھ ڈال کر اس کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے بولا

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

!!! میری جان فرق بہت ہے تمہاری اور ہماری تعلیم میں۔۔ تم نے اُستادوں سے سیکھا ہے اور ہم نے
حالاتوں سے!!!

وہ جان بوجھ کر اس کے پیچھے پیچھے چلتا ہوا اسے اپنے لفظوں سے ٹارچر کر رہا تھا۔۔

۔ بڑا آیا شاعر کی اولاد منہ میں اونچی آواز سے بڑبڑاتے ہوئے پاؤں پٹتی ہوئی سیڑھیاں اتر کر نیچے جا
رہی تھی۔۔۔
www.kitabnagri.com

۔ جب کہ اسے اس طرح چڑتا ہوا دیکھ وہ ہنستا ہوا اس کے پیچھے پیچھے آ رہا تھا۔۔

oooooooo

Posted On Kitab Nagri

!! مجھے پیار دو مجھ پیار دو
دل بے قرار مجھے پیار دو!!

- تمہیں پیار کیسے دوں اپنا سارا پیار تم جا کر ان پرندوں پر ویسٹ کر کے آئی ہو۔۔

- اچانک سے رومان شاہ کی آواز سن کر میرب نے چونک کر دیکھا۔۔ رومان شاہ پتا نہیں کب دے
قدموں میں روم میں آیا تھا۔۔۔۔

- میرب مصروف انداز میں تیار ہو کر کھڑی ہوئی خود کو آئینے میں دیکھ کر آج بہت دنوں کے بعد ایک
بالی وڈ کا سونگ گنگنارہی تھی۔۔ اس وقت رومان شاہ روم کا دروازہ کھولتے ہوئے روم کے اندر داخل
ہوئے۔۔۔

اففف۔۔۔ شاہ آپ تو قسم سے ڈرا کر جان ہی نکال دیتے ہیں۔۔ ایسے کوئی اچانک چوروں کی طرح
روم میں آتا ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میرب نے جب گھبرا کر پلٹتے ہوئے رومان شاہ کی جانب دیکھا تو اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی لپسٹک نیچے لگ گئی تھی۔۔۔

- جان تو تمہاری ابھی میں نے نکالی ہے۔ اپنے کوٹ کو صوفے پر پھینکتے ہوئے۔ دوہی قدموں میں فاصلہ طے کر کے اس کی قریب آیا۔۔

- اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر جھٹکے سے اپنے قریب کیا جو اس وقت سراپہ قیامت بنی ہوئی۔۔

- پنک اور یلو کلر کی میکسی پہنے ہوئے تھی۔۔ جس پر بے حد خوبصورت اور نفیس ہینڈ امبرا انڈری کا کام کیا ہوا تھا۔۔

- ساتھ میں میچنگ بڑے بڑے جھمکے جو اس کی گالوں کو چھوتے ہوئے شاہ کے دل کو بے قرار کر کے دھڑکنے پر مجبور کر رہے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

- بالوں کو سٹریٹ کر کے کمر پر کھلا چھوڑا ہوا تھا۔۔

- ہائی ہیل پہن کر ہائٹ شاہ کے لبوں کے برابر کر رکھی تھی۔۔

- ہاتھوں کی ہتھیلیاں مہندی سے رچی ہوئی تھی۔۔

- موٹی موٹی آنکھوں پر لگا ہوا لائنز اور مسکارا انفنٹ شاہ تو اس کی آنکھوں میں ڈوبنے لگا تھا۔۔

- اس کے سر کے پیچھے ہاتھ رکھتے ہوئے بنا اسے سنبھلنے کا موقع دیئے اس کی پنکھڑیوں پر اپنے آتش لب رکھ کر ان کو پوری طرح سے اپنی قید میں لے گیا تھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

- آیا تو وہ کسی اور موڈ میں تھا اسے تو اس وقت میرب پر کافی غصہ تھا۔۔ اپنا فون نہ اٹھانے اور چھت پر جا کر اسٹریلین طوطوں پر جا کر اپنا پیار نچھاور کرنے پر۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- مگر یہاں تو نظارہ ہی بدل گیا تھا میرب کو دیکھ کر شاہ کا غصہ تو ہوا میں اڑ چکا تھا وہ الگ بات تھی کہ وہ اس وقت میرب کی سانسوں کو تنگ کیے ہوئے کھڑا تھا۔۔۔

- اس کو سانس لینے کے لیے پوری طرح سے تڑپا رہا تھا۔ شاید یہ بھی اس کا سزا دینے کا ایک طریقہ ہی تھا۔۔۔ اپنی من مانی کر کے پیچھے ہٹا تو میرب کا منہ غصے سے پھول چکا تھا۔۔۔

- کیونکہ اس کی لپسٹک کا شاہ حشر نشر کر چکا تھا۔۔۔ میرب نے کھا جانے والی نظروں سے شاہ کی جانب دیکھا کیونکہ میرب کے خوبصورت لپسٹک شیڈ جو اس نے ٹائم لگا کر دو تین کلر ملا کر بنایا تھا۔۔۔

- وہ سب اس وقت شاہ کے انتشی لبوں پر جا چکی تھی۔ میرب کو میٹ لپسٹک پسند نہیں تھی۔ اس لیے وہ میٹ لپسٹک کم ہی لگاتی تھی۔ اور گلو سی لپسٹک کا شاہ نے پوری طرح بیڑا کر دیا تھا۔۔۔

- کچھ تو میرب کے خود کی پکڑیوں کی سائیڈوں پر تھی۔ باقی کی شاہ کے لبوں پر شاہ بھی اپنے ہونٹوں کا حشر سامنے مرر کے اندر دیکھ کر ہنسا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ ---- یہ آپ نے یہ کیا میری ساری لپسٹک آپ نے خراب کر دی۔ پتہ ہے آپ کو پچھلے
آدھے گھنٹے سے میں نے اتنے سارے شیڈ میں لا کر یہ والا شیڈ بنایا تھا۔۔۔
وہ غصے سے احتجاج کرتے ہوئے بولی۔۔۔

- چپ چاپ کھڑی رہو آج جو تم نے میرے حصے کا ٹائم جا کے اوپر پرندوں کو دیا ہے نایہ اسی کی سزا ہے
- شکر کرو اتنے میں تمہاری جان چھوٹ گئی ہے ورنہ میں تو بہت کچھ سوچ کر آیا تھا۔ تمہاری سزا کے
لیے۔۔۔



- کیا کرنے والے تھے کیا پرندوں سے پیار کرنا کوئی جرم ہے۔ میرب کو اس وقت کا بہت غصہ تھا اس
لیے اس نے تڑک سے جواب دیا۔۔۔

- ہاں سوائے اپنے شاہ کے تم پر کسی سے بھی پیار کرنا جرم ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اور صبح تمہارے سب پرندوں کی اگر میں نے منڈیاں مروڑ کر چیل کوؤں کے آگے نہ ڈالنا تو پھر
نہیں کہنا۔۔۔۔

- نہیں شاہ پلیر ان معصوموں کو کچھ مت کرنا میں آج کے بعد ان کے پاس نہیں جاؤں گی۔۔۔۔

- میرب نے جلدی سے ان کی زندگی کی بھیک مانگتے ہوئے شاہ کی بات مان لی تھی۔۔۔ کیونکہ اسے پتہ
تھا کہ شاہ جیلیسی اور غصے میں کچھ بھی کر سکتا ہے۔ اس سے پہلے کہ شاہ سچ میں ان کی گردن
مروڑتا۔۔۔ یا ان کو ایسے ہی کھلے آسمان میں اڑا دیتا میرب نے ہار ماننے میں ہی اپنی عافیت سمجھی
تھی۔۔۔

۔۔۔ ہمہمم۔۔۔ گڈ۔۔۔ شاہ نے اسے شاباشی دی تھی اپنی بات ماننے پر۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اب میں اپنی لپسٹک کا کیا کروں میرب نے اپنے ہونٹوں کا حشر واپس ڈرینگ مرر میں دیکھتے ہوئے
غصے سے پوچھا۔۔۔

- لو جو تمہاری لپسٹک میرے ہونٹوں پر آگئی ہے، میں اس کو میں واپس لگا دیتا ہوں۔۔۔ شاہ واپس
میرب کے قریب ہوتے ہوئے بولا۔۔۔۔

--- شش۔۔۔۔۔ شاہ۔۔۔۔۔ پلیز آپ مجھ پر مہربانی نہ کریں میں دوبارہ سے لگالوں گی اور جلدی سے
پیچھے ہٹتے ہوئے بولی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- وہ واپس سے شاہ کو اپنی سانسوں کو روکنے کی کوشش کرتے ہوئے دیکھ کر۔ چلاتے ہوئے پیچھے ہٹی
تھی۔۔۔۔۔ ہاہاہا

Posted On Kitab Nagri

- شاہ کا قہقہہ پورے روم میں گونج اٹھا۔۔ میرب کی جان کو بنتے ہوئے دیکھ کر میرب جب اس کے لمسوں سے سانسوں کے لیے تڑپتی تھی۔۔۔۔

- شاہ کو اس وقت اس کی حالت دیکھ کر بہت محظوظ ہونا بہت اچھا لگتا تھا۔۔

- وہ میرب کوئی یوں ہی ہر بار سانسوں کے لیے تڑپاتا ہے تھا۔۔۔ اسی لیے میرب شاہ کے اس کس والے سٹائل سے بہت تنگ تھی۔۔۔ مگر شاہ کا یہ سب سے فیورٹ کام تھا جس وہ بہت شوق سے جب بھی وقت ملتا سرانجام دینا شروع کر دیتا۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

- ادھر آؤ میں تمہارے لیے کچھ لایا ہوں کوٹ کے پاس رکھے ہوئے اخبار میں ریپ کیے ہوئی گجرے نکالے اور بڑے پیار سے میرب کی دونوں کلائیوں میں ڈال دیے۔۔۔ شاہ آپ کو یاد تھا کہ مجھے گجرے بہت پسند ہے۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میرب سب کچھ بھلا کر بڑی محبت سے پوچھا تھا۔۔۔ جان شاہ مجھے تمہاری ہر بات یاد ہوتی ہے
-۔۔ بس تم ہی مجھے اپنی خوبصورت پنکڑیوں کے لیے ترساتی رہتی ہو۔۔۔۔۔

۔ شاہ کی اب بھی وہی ٹون تھی۔۔۔

شاہ آپ کا کچھ نہیں ہو سکتا آپ ایک دن مجھے کھا بھی جائیں گے نا پھر بھی کہیں گے کہ میں کم پڑ گئی تھی۔۔۔۔

۔ جا کر چپ چاپ تیار ہوں ہم شاہ زیب بھائی کی مہندی کے لیے لیٹ ہو رہے ہیں۔۔۔۔۔

۔ شاہ کی کمر پر ہاتھ رکھ کر دھکیلتی ہوئی واش روم تک چھوڑ کر آئی تھی۔۔۔۔۔ میرب میں تو کہتا ہوں کہ لپسٹک تو خراب ہو گئی ہے۔۔۔۔۔

۔ آجاؤ دوبارہ سے فریش ہو کر تیار ہو جانا شاہ نے واش روم سے آواز دی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ چپ کر کے فریش ہوں۔ ورنہ میں باہر سے آپ کو لاک کر دوں گی۔۔۔

- میرب نے ہنستے ہوئے دھمکی دی۔۔۔۔

- ظالم بیوی شوہر کو تھوڑے تھوڑے پیار کے لیے اتنا ترساتی ہو ایک بار پھر سے اس نے اندر سے آواز دی۔۔۔

- کل رات جو اتنا پیار کیا تھا وہ کہاں۔۔



- وہ تورات گئی اور بات گئی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ آپ کو پتہ ہے آپ بہت بڑے بھکڑ ہیں اپنے پیار کے معاملے میں آپ کا پیٹ کبھی نہیں بھر سکتا۔۔۔۔

- تم کوشش کر کے تو دیکھو ہو سکتا ہے میری نیت تھوڑی بہت بھر جائے۔۔۔

- تیار ہو کر نیچے آجائیے گا میں کچھ دیر امی جان کے پاس جا رہی ہوں۔۔۔ مجھے ایسی کوشش کرنے کا کوئی شوق نہیں ہے۔۔۔

- اگر تم میرے آنے سے پہلے نیچے گئی نا تو سوچ لو۔۔۔۔ لپسٹک دوبارہ سے بھی لگانی پڑ سکتی ہے۔۔۔

www.kitabnagri.com

- رومان شاہ میرب کو دھمکی دے کر آرام سے فریش ہو رہا تھا۔ اسے پتہ تھا اب میرب نیچے جانے کے بارے میں تو بالکل نہیں سوچے گی۔۔۔۔

oooooooooooo,

Posted On Kitab Nagri

- رومان شاہ ٹاول سے سرپونچتے ہوئے روم میں آیا تو میرب سامنے ہی کھڑی ہوئی اپنی لپسٹک کو دوبارہ سے ریفریش کر کے لگا چکی تھی۔ ہونٹوں کو ایک دوسرے سے ملاتے ہوئے ڈریسنگ کے مرر میں دیکھ کر لپسٹک کو بالکل ٹھیک کر رہی تھی۔۔۔

- میرب کو اپنے میک اپ میں سب سے زیادہ لپسٹک پسند تھی اس لیے وہ لپسٹک لگانے پر بہت محنت کرتی اور بار بار اسے مرر میں دیکھ کر خود ہی اوکے اور نو اوکے کا سائن دیتی رہتی۔۔۔ جو کہ وہ اس وقت بھی کر رہی تھی۔۔۔

- یہ جو تم اپنے ہونٹوں کو ایک دوسرے سے کسپاں کر کر کے لپسٹک ٹھیک کرتی ہو۔۔۔۔۔ اگر یہ تم مجھ سے کروالو تو میں بھی خوش اور تمہارا کام بھی ہو جائے گا۔۔۔۔۔ ٹاول کو گلے میں ڈالے ہوئے واش روم سے نکل کر میرب پر جو نظر پڑی۔۔۔۔۔ اپنی میرب کو دیکھ کر ہمیشہ بہکنے والا رومان شاہ جس ٹون میں واش روم کے اندر گیا۔۔۔ اسی رومینٹک ٹون میں ہی باہر آتے ہی میرب کے پیٹ پر ہاتھ باندھے پشت اس کی اپنی چھاتی سے لگا کر سامنے مرر میں دیکھتے ہوئے۔ اس کی لپسٹک میں اس کی ہیلپ کرنے کا طریقہ اسے بتا رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ میں اپنے ہونٹوں کو کسیاں
نہیں کرتی میں اپنی لپسٹک ٹھیک کر رہی تھی۔۔ رومان شاہ کے جوک پر میرب شرمندہ سی ہوتے
ہوئے مسکرا دی۔۔۔

- ہاں تو میں بھی تو یہی بول رہا ہوں کہ تمہیں میرے ہوتے ہوئے خود سے محنت کرنے کی کیا ضرورت
ہے۔۔۔۔ لاؤ میں لپسٹک ٹھیک کر دیتا ہوں۔۔

- اس کی ٹھوڑی پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس کا چہرہ تھوڑا سا پیچھے کی جانے لگا گھما کر اپنے لب اس کی پنکھڑیوں
پر رکھتے ہوئے اپنے ارادے میں کامیاب ہونے ہی والا تھا۔ کہ میرب نے چلا کی سے اسے پیچھے دھکیل
کر خود کی لپسٹک کی حفاظت کی۔۔

www.kitabnagri.com

- جان شاہ تم بہت چالاک ہو گئی ہو واپس آؤ۔ شاہ انگلی کا اشارہ کرتے ہوئے اسے واپس اپنے پاس بلا رہا
تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- گلے میں ٹاول ڈالے ہوئے کسرتی سینے پر پانی کی بوندیں اور اففف اس کے ماتھے پر بکھرے ہوئے اس کے ڈاک براؤن گیلے بال دشمن جاں عام سی حالت میں بھی قہر ہی ڈھاتا تھا۔۔۔

- وہ اس وقت اتنا جاذبے نظر لگ رہا تھا اگر میرب کو اپنی لپسٹک کا خیال نہ ہوتا تو وہ کبھی بھی اس وقت اپنے شاہ سے دور ہونے کا سوچ نہ سوچتی ہے۔ مگر اسے پتہ تھا کہ نزدیک ہونے کا مطلب ہے کہ شاہ بنا اس کی محنت کا خیال کیے اس کی لپسٹک کا بیڑا غرق کر دے گا۔۔۔

- اس لیے میرب شاہ کی پکڑ سے بھاگ کر دور جا کر کھڑی ہوئی بچ جانے پر مسکرا رہی تھی۔۔

- نو نو۔۔ شاہ پلیز اب نہیں۔۔ آپ تیار ہو جائیں میں نے بہت مشکل سے واپس لپسٹک کے شیڈ ڈھونڈ کر اتنی محنت سے اپنی لپسٹک ٹھیک کی ہے۔۔۔

- میرب شاہ کے اٹھتے ہوئے قدم اپنی جانب دیکھ کر ہاتھ کے اشارے سے منت گوانداز سے بول رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- جان شاہ میری عادت نہیں ہے یوں ہر کسی پہ مر مٹنے کی۔ پر تجھے دیکھ کر دل تو مجھے نے سوچنے تک کی مہلت بھی نہیں دیتا میں کیا کروں۔۔۔۔

- وہ قدم بڑھاتا ہوا میرب کی جانب آ رہا تھا اور میرب اپن دونوں ہاتھ اپنی پنکڑیوں پر رکھے ہوئے دیوار سے لگی نفی میں سر کو ہلا رہی تھی۔۔۔۔

- اسے صرف اس وقت شاہ سے اپنی لپسٹک بچانی تھی اب دیکھتے ہیں کہ میرب کس حد تک کامیاب ہوتی ہے۔۔۔۔

- جان شاہ بہت غلط بات ہے صرف دل کا حقدار بنایا تھا تمہیں۔۔۔۔
- حد ہو گئی تم نے تو جان بھی لے لی ہے میری۔ اب ان اداؤں سے اپنے شاہ کو مارنے کا ارادہ ہے۔
- دیوار پر اس کے دونوں جانب ہاتھ رکھے ہوئے اسے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے لب اس کے ماتھے پر عقیدت سے رکھ کر واپس سیدھا ہو گیا۔۔۔۔

- ہاتھ ہٹاؤ مجھے لپسٹک کا کلر دیکھنا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

- شاپ پلیر اب اگر آپ نے میری لپسٹک خراب کی تو میں سچ میں دوبارہ سے ٹھیک نہیں کروں گی اسی حالت میں آپ کے ساتھ جاؤں گی۔۔۔

- میرب نے اپنے ہاتھ ہٹاتے ہوئے شاہ کو دھمکی دی کیونکہ اس سے بھی پتہ تھا کہ ہاتھ تو اسے ہر صورت میں ہٹانے پڑیں گے۔۔۔

- اس کا شاہ جب کسی ضد پر اڑ جائے تو جب تک وہ ضد کو پورا نہیں کر لے اس سے سکون نہیں ملتا۔۔

- ہمہ!!!! لائک اٹ اپنے شاہ کو دھمکی دے رہی ہو۔۔۔ اس کے لپسٹک سے سچے ہوئے ہونٹوں کو دیکھ شاہ کا دل سچ میں پھر سے بے ایمان تو ہو رہا تھا۔۔۔

- مگر یہ بھی سچ تھا کہ اس وقت میرب کی رو دینے والی شکل کو دیکھ کر شاہ اپنے آوردل کو سمجھانے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اب شاہ اس میں کس حد تک کامیاب ہوتا ہے دیکھ لیتے ہیں۔۔۔

- ایک شرط پر تمہارے لپسٹک کو مجھ سے بچایا جاسکتا ہے دونوں ہاتھ دیوار پر رکھے ہوئے مسکرے انداز سے بولا۔۔ شاہ میں آپ کی ناکوئی بھی شرط نہیں ماننے والی۔۔

- میرب کو پتہ تھا کہ اس شاہ کی شرطیں بہت کڑی ہوتی ہیں اس لیے اس نے فوراً سے پہلے ہی منع کر دیا۔۔

- تو ٹھیک ہے پھر میں ابھی جو کرنا چاہتا ہوں وہ مجھے کرنے دو۔ شاہ اس کے چہرے پر جھکنے لگا۔۔

www.kitabnagri.com

- اووووووووو!!!!!! میرب خود کو بچانے کے لیے شاہ کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے منہ سے بچانے آوازیں نکالنے لگی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- ایسے کر کے تم خود کو بچا لو گے اگر تمہیں ایسا لگتا ہے تو میری جان بہت غلط لگتا ہے۔۔ تمہارے پاس دو ہی راستے ہیں۔۔۔

- یا تو ابھی مجھے میری من پسند کس دے دو۔۔ یا پھر میری شرط مان لو وہ میرب کی حالت دیکھ وہ محفوظ ہو کر اسے تنگ کرنے پر تلا ہوا تھا۔۔ حالانکہ وہ مہندی کے ریسپشن میں جانے کے لیے لیٹ ہو رہے تھے۔۔۔

- مگر شاہ کو اس وقت میرب کو تنگ کرنا تھا اور جب وہ ایسے موڈ میں ہوتا تو پھر اسے کسی چیز کی پرواہ نہیں ہوتی تھی۔۔



- اوکے ڈن آپ کی جو بھی شرط ہے آپ وہ مجھے ریسپشن سے واپس آکر بتانا میں پوری کر دوں گی۔ مگر اس وقت پلیز شاہ آپ تیار ہو جائیں ورنہ میں رونے لگوں گی اور میرا سارا میک اپ خراب ہو جائے گا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- سوچ لو اگر تم اس شرط سے مکری تو نتائج کی ذمہ دار تم خود ہو گئی۔۔ میرب کی حالت اس وقت اس نے اپنی دھمکیوں سے قابل رحم کر رکھی تھی۔۔ جسے دیکھ کر شاہ کا دل اس وقت شاہ کا دل اش کر رہا تھا۔۔

- شاہ نہیں مکرو گی، پلیز تیار ہو جائیں نہ میں بہت ایکسائٹڈ ہوں مہندی کی ریسپشن میں جانے کے لیے۔۔۔

- اوکے ڈن چلو آؤ مجھے ریڈی کرواؤ۔ پیچھے ہٹتے ہوئے بھی شاہ نے اپنے لب اس کی پنکھڑیوں سے ٹچ کرتے ہوئے اپنے دل کی بے قراری کو تھوڑا سا راحت بخشنے کی پوری کوشش کی تھی میرب نفی سے سر کو ہلاتے ہوئے رہ گئی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- سارا جرم اے مخلص اکھیاں دا

جہناں ظالم سجن پسند کیتے!!!!

ساڈی جان نو سولی اتے ٹنگ

او کہندے اساں ظلم کیتے!!!

Posted On Kitab Nagri

- اف۔۔ شاہ۔۔ آپ کی خالص پنجابی میرے پلے بالکل نہیں پڑتی پتہ نہیں آپ کیا کیا بول جاتے ہیں۔۔

- جان شاہ جب آپ کے شاہ کی محبت حد سے زیادہ بڑھنے لگتی ہے۔ تو پھر شاہ کو چس صرف اپنی زبان میں ہی اپنی محبت کا اظہار کرنے میں آتا ہے۔ تو اب تم کو شش کرو کہ تم اپنے شاہ کی پنجابی تھوڑی بہت سیکھ ہی لو۔۔

- وہ اس کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے بڑی محبت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔

www.kitabnagri.com

- شاہ پنجابی بہت مشکل ہے مجھے اس کے ورڈز سمجھ میں نہیں آتے میرب نے منہ بسورتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

- تو ٹھیک ہے پھر شاہ کی فیلنگ اس کی زبان میں سمجھنے کی کوشش کر لیا کرو۔ وہ تو سمجھ میں آتی ہے میری چلاک بیوی کو۔ وہ نیچے جھک کر گال پر اپنے لب رکھ کر پھر سے محبت کی ایک مہر ثبت کر گیا تھا۔۔۔

oooooooooooo

اس کو اٹھالے یہ صرف میری جان کھانے کے لیے رکھا ہوا ہے۔۔۔ احمر باہر گارڈن میں بیٹھا ہوا تھا جب مہک فون لے کر آگ بھگولا ہو کر باہر آئی تھی۔

- کیونکہ اس کا فون کب سے بج رہا تھا جس پر شاہ زیب کی کال آرہی رہی تھی۔ اور مہک کو احمر گھر کے اندر کہیں نظر نہیں آیا تو وہ ڈھونڈتے ہوئے۔ وہ باہر گارڈن میں آئی تھی۔ اور اس کے خیال سے اس وقت اس نے بہت مشقت بھرا کام کیا تھا جس کی وجہ سے وہ آگ بن کر احمر پر برس رہی تھی۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

- بے بی تمہاری جان کھانے کے لیے میں کافی ہوں میں اس طرح کی ذمہ داریاں میں ان بے جان چیزوں پر نہیں ڈالتا۔۔۔
- یہ ذمہ داری تو میں بہت اچھی طرح سے نبھاسکتا ہوں۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- احمر پر خاک بھی مہک کے غصے کا اثر نہیں ہوا تھا۔ اب تو مہک کایوں بات بات پر تلملانا احمر کو مزہ دینے لگا تھا۔

ابھی تو وہ مہک اور بھی تنگ کرنے کے موڈ میں تھا۔۔۔

- مگر شاہ زیب کی آتی ہوئی کال کو سننے کے لیے وہ فون آن کر چکا تھا جبکہ مہک احمر کی جانب گھورتے ہوئے پاؤں پٹختی واپس چلی گئی۔۔

- جی جناب ڈاکٹر صاحب آج اپنی مہندی والے دن اپنی ہونے والی بیوی کو کال کرنے کے بجائے اس غریب یار کی یاد کیسے آگئی۔ احمر نے فون کال اٹھاتے ہی اپنا مست جوک چھوڑا شاہ زیب کے لیے۔۔۔

Kitab Nagri

- کیونکہ میرے یار غریب نہیں بے غیرت ہے۔ اگر غریب ہوتے تو کوئی بات نہیں تھی۔ تم دونوں کو اتنی شرم نہیں ہے کہ مہندی کے ریسپشن میں مہمانوں کی طرح نہیں آؤ بلکہ تم لوگو کو ٹائم پر پہنچ جانا چاہیے تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- تم دونوں کو مگر تم دونوں اس وقت اپنی بیویوں کے پلو میں بندھے ہوئے اپنے گھروں پر بیٹھے ہو اور لعنت ہے تم دونوں کی یاری پر ----

- اور اب تم دونوں کو آنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ دفع ہو اپنے گھروں پر رہو۔۔۔ صرف میری دونوں بھابیوں کو بھیج دو تم دونوں کی مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔

- شاہ زیب جو اس وقت ان کے لیٹ ہونے پر غصے سے بھرا ہوا تھا احمر کے جوک پر اس نے اپنی ساری بھڑاس اسی پر نکال دی۔۔۔

Kitab Nagri

- بس یار کچھ دیر میں نکل رہے ہیں کیوں منہ سے آگ کے گولے برسا رہے ہو۔ منہ سے اتنی آگ مت برساؤ کہ ہماری ہونے والی بیچاری بھابی بھی ڈر جائیں۔۔۔ احمر کو احساس تھا کہ وہ لوگ لیٹ ہو کر شاہ زیب کے غصے کو بھڑکا چکے ہیں مگر اس وقت وہ اسے کول کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میں اس وقت بالکل مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں تم مہک بھابھی کو تیار کر کے بھیج دو۔۔۔۔ میں ذرا دوسرے کی خبر لے لوں اور تم دونوں مت آنا اگر آئے تو میں ٹانگیں توڑ دوں گا۔۔۔۔

- شاہ زیب بہت کم غصے میں آتا تھا اس وقت وہ سچ میں غصے میں بول کر ٹک سے فون بند کر چکا تھا۔

- شاہ زیب کو اس قدر غصے میں دیکھ کر احمر فوراً سے لان سے اٹھتا ہوا روم کی جانب جا رہا تھا۔۔۔۔ کیونکہ اسے اندازہ تھا کہ معاملہ کافی سنگین ہو گیا شاہ زیب کو سچ میں دونوں پر بہت غصہ ہے جو کہ ہونا بھی چاہیے تھا۔۔۔



oooooooo

سر آپ سے گاؤں کے کسان ملنا چاہتے ہیں کانسیبل علی نے آکر شاہ میر کو بتایا جو اس وقت ایک ضروری فائل لیپ ٹاپ پر چیک کر رہا تھا۔۔۔

- ہم بھیج دو۔۔۔۔ شاہ میر حالانکہ اس وقت بہت ہی ضروری فائل چیک کر رہا تھا۔ مگر اس کے لیے غریبوں کی ہمدردی اور ان کو سپیشل فیل کروانے سے زیادہ کچھ بھی ضروری نہیں تھا۔ شاہ میر غریب

Posted On Kitab Nagri

لوگوں کو تحفظ اور احترام دینے والا ایماندار پولیس آفیسر تھا۔۔۔ اس نے فوراً سے لیپ ٹاپ بند کرتے ہوئے کسانوں کو اندر بلانے کو کہا کانسٹیبل سلوٹ مارتے ہوئے باہر نکل گیا۔۔

- سلام صاحب جی۔۔۔ سلام صاحب جی۔۔۔ سب کسانوں نے باری باری شاہ میر سے ہاتھ ملاتے ہوئے مودبانہ انداز سے سلام کہا۔۔ شاہ میر نے سب کو باعزت طریقے سے کرسیوں پر بیٹھنے کو کہا۔

- ٹھیک ہو آپ سب لوگ کوئی مسئلہ تو نہیں۔۔۔۔

- صاحب جی آپ کے آنے سے سب مسئلے حل ہو گئے نے اللہ تو انوں سلامت رکھے۔ تو اڈے ہوندیاں سانوں کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔۔۔ کسان بہت خوش تھے۔ اور ان کی خوشی ان سب کے چہروں پر نظر آرہی تھی۔۔۔۔

- وہ سب کسان اے سی پی شاہ میر اور اس کی بیوی کو گاؤں میں ہونے والے سالانہ میلے میں شرکت کے لیے مدعو کرنے آئے تھے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ میر نے ان کا دل رکھنے کے لیے ہامی بھر لی کیونکہ شاہ میر کو پر سنل مرہا کو اس طرح کے فنکشنز میں لے کر جانا پسند نہیں تھا۔ مگر یہاں بات گاؤں والوں کا دل رکھنے کی تھی۔ تو اس نے آرام سے حامی بھر لی اور آنے کا وعدہ کر لیا۔

- کسان شاہ میر آنے کا سن کر بہت خوشی خوشی سلام کر کے جا چکے تھے۔ شاہ میر واپس لیپ ٹوپ پر اپنی فائنل چیک کرنے لگ گیا۔

oooooooooo

- اماں آپ تیار ہیں تو میں گاڑی نکلاؤں جی بیٹا میں تو بالکل تیار ہوں تم جا کر بہو بیگم کو دیکھو کہ وہ تیار ہے کہ نہیں۔ احمر کی ماں اپنے کاندھوں پر وائٹ دوپٹہ اوڑھ رہی تھی۔

Kitab Nagri

- جی جی اماں میں مہک کو لے کر آرہا ہوں۔ وہ اپنی اماں سے کہہ کر اپنے روم کی جانب چل دیا۔

oooooooooo

- احمر روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو مہک تیار ہو کر اپنا والٹ اٹھا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- تم یہ کپڑے پہن کر تم میرے ساتھ نہیں چل سکتی۔ احمر نے ناگواری سے مہک پر نظریں ڈالتے ہوئے کہا جو اس وقت چوڑی دار پجامے کے ساتھ گھٹنوں سے اوپر سلیو لیس کرتی پہن کر ایک کاندھے پر دوپٹہ ڈال کر کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

- اس کی ٹائٹ کرتی سے اس کا سراپہ واضح نظر آرہا تھا۔ احمر کو دیکھتے ہی مہک پر بہت غصہ آیا تھا۔ جو اس نے اس طرح کی چیپ ڈریسنگ کر رکھی تھی۔۔۔

- کیوں کیا پر اہلم ہے میری ڈریسنگ میں کیوں میں ایسے تمہارے ساتھ نہیں جاسکتی مہک خود کو شیشے میں نہارتے ہوئے بولی۔۔۔

Kitab Nagri

- کتنی خوبصورت لگ رہی ہوں۔ اور پلیز یہ جاہل مردوں کی طرح میرے کپڑوں پر تنقید مت کرنا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- جو اپنی بیوی کے اس طرح کے لباس پر تنقید کرتے ہیں وہ جاہل نہیں۔ غیرت مند ہوتے ہیں۔ اور میں اتنا بے غیرت نہیں کہ تمہیں اس طرح کی ڈریسنگ کروا کر نمائش کے لیے لے جاؤں۔۔۔

- اور مجھ سے یہ تو تو کر کے بات کرنا بند کرو شوہر تمہارا تمیز کے دائرے میں رہا کرو۔۔
- ڈیپ گلے اور سلیو لیس تنگ کرتی کو دیکھ کر تو احمر کی غصے سے نسیں تن گئی تھی۔۔ احمر کی جگہ کوئی بھی غیرت مند شوہر ہوتا تو شاید وہ اسی طرح ری ایکٹ کرتا۔۔۔۔

- کیونکہ مہک کے کپڑے واقعی ناہ زیب لگ رہے تھے۔ سلیو لیس کرتی ڈیپ کلافل فٹنگ جو اس کے انگ انگ کو نمایاں کر رہی تھی۔ اور نیچے پہنا ہوا چوڑی دار پجامہ جو اس کی ٹانگوں کی نمائش کر رہا تھا۔۔
اس کی ڈریسنگ بالکل بھی کسی شریف گھرانے کی عورتوں جیسی نہیں تھی۔۔

www.kitabnagri.com

- دیکھو تم۔۔۔۔ آپ۔۔۔۔ آج کے بعد مجھے آپ کہہ کر مخاطب کرنا۔ ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا
اس کی بات کو بیچ میں کاٹتے ہوئے اس کی کلائی کو مروڑتے ہوئے اس کی کمر پر رکھ کر پن کرتے ہوئے
بولا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اس کے غصے سے لال آنکھیں اور دانتوں تلے چبا چبا کر بولتے ہوئے لفظوں سے مہک کو خوف سا محسوس ہونے لگا تھا۔

- احمر نے اتنی سختی سے اس کی کلائی مروڑ کر پیچھے کی جانب کمر پر پن کی تھی۔ مہ اس کی آنکھوں سے آنسوؤں نکل آئے تھے اس کی کلائی میں شدید درد ہو رہا تھا۔

- تم نے مجھ سے نکاح صرف مجھے اس طرح بات بات پر ٹارچر کرنے کے لیے کیا ہے۔۔ کلائی کو چھڑانے کی بے جا کوشش کرتے ہوئے جی پلکوں سے بولی۔۔
اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/003357500595)

۔ نکاح تو تمہیں عزت اور پیار سے رکھنے کے لیے کیا ہے۔ اور اب بھی تم سے پیار ہی کرنا چاہتا ہوں۔
مگر تمہیں میرا پیار اس کہاں آتا ہے۔ تم مجھے جان بوجھ کر اس طرح کے موقع فراہم کرتی ہو کہ میں
تمہارے ساتھ اس طرح کا گندا بیہوشی رکھوں۔۔۔

۔ اس کی بھیگی پلکوں سے پھسل کر اس کی گالوں پر آتے ہوئے آنسوؤں کو دیکھ کر احمر نے اس کی کلائی پر
اپنی گرفت ڈھیلی کرتے ہوئے چھوڑ دیا۔۔۔
www.kitabnagri.com

۔ سوری۔۔۔ اس کے کالوں پر آئے ہوئے آنسوؤں کو نرمی سے اپنی ہاتھوں سے پونچھتے ہوئے احمر نے
اسے سوری کہا۔۔۔ مگر اس وقت احمر کی توقع کی خلاف مہک نے کوئی بھی بد تمیزی والا جملہ نہیں
کہا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- جا کر چینیج کرو پلیرز مہک آج کے بعد اس طرح کی ڈریسنگ مت کرنا مجھے بالکل پسند نہیں ہے اس طرح کے کپڑے احمر نے نرمی سے اسے سمجھایا۔۔۔

- مہک سر کو ہلاتے ہوئے کپڑے سے اپنے لیے تین چار ڈریسز نکال کر لے کر آئی اور بیڈ پر رکھ دیے۔۔

- احمر نے حیرانی سے مہک کی جانب دیکھا تھا کیونکہ یہ تو کوئی معجزہ تھا کہ وہ چپ چاپ ڈریس چینیج کرنے کے لیے بھی

مان گئی۔ اور ڈریسز بیڈ پر لا کر اشارے سے پوچھا کہ ان میں سے کون سی پہنے۔۔۔

- مجھ سے پوچھ رہی ہو کہ میں ڈریس سلیکٹ کروں۔ احمر نے حیرانی سے مہک کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا کہ اسے کوئی غلط فہمی تو نہیں ہو گئی۔۔۔

- ہاں کیونکہ مجھے نہیں پتہ کہ تمہیں کس طرح کے ڈریس۔۔ آپ کو کس طرح کی ڈریسنگ پسند ہے۔۔ مہک احمر کی آپ والی بات کو سیریس لیتے ہوئے خود ہی تم سے آپ پر آگئی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اور پلیز آپ وہاں ر سپشن پر میرے ساتھ اس طرح کا بیہوش مت کرنا میری بھی کوئی عزت ہے۔۔۔

- ہائے۔۔۔ صدقے جاؤں میں۔ یا اگر تم اتنے پیار سے میری بات مان جاؤ تو میں تو اکیلے میں بھی تمہارے ساتھ اس طرح کا بیہوش کبھی نہ کروں۔۔۔

- احمر نے مسکراتے ہوئے اس کے کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے تھوڑا خود کے قریب کر کے اس کے چہرے پر ایک محبت بھری نظر ڈالتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

- اور مجھے یہ والی ڈریس بہت اچھی لگ رہی ہے مجھے لگتا ہے میری بیوی یہ پہن کر بہت خوبصورت لگے گی۔ خوبصورت تو میری بیوی پہلے سے بہت ہے۔۔۔

- ایک گرین کلر کی لونگ فرائیڈ جس پر گولڈن کلر کا خوبصورت اور نفیس کام تھا دامن اور بازوؤں پر کیا ہوا تھا۔۔۔ اس پر ہاتھ رکھتے ہوئے احمر نے اسے پہننے کو کہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- مہک ڈریس اٹھا کر واش روم میں بند ہو چکی تھی۔ جبکہ احمر اس بیسیویر پر ہے حیران تھا اور خوش بھی۔ احمر کو خود بھی مہک سے اس طرح کا بیسیو کرتے ہوئے اچھا نہیں لگتا تھا۔

- مگر مہک اسے مجبور کر دیتی تھی مگر مہک کا یہ تھوڑا سا بدلاؤ بھی احمر کو بے حد خوشی دے رہا تھا۔ اسے امید تھی کہ ایک روشنی نظر آنے لگی تھی کہ شاید مہک بہت جلد بدل جائے گی اور اس کے پیار میں لگنے لگے گی۔۔۔ اب یہ امید تھی یا وہم یہ تو وقت ہی بتائے گا۔

○○○○○○○

ویلم بھا بھی۔۔۔ ویلم امی جان۔۔۔ میرب اور رومان کی ماں کا شاہ زیب نے ویلم بہت خوش دلی سے کیا تھا۔ جبکہ رومان کو اس طرح سے نظر انداز کیا جیسے وہ منظر عام پر اسے نظر ہی نہ آرہا ہو۔

Kitab Nagri

- تھوڑا دوری پر کھڑا ہوا احمر رومان شاہ کی حالت دیکھ کر ہنس رہا تھا۔ کیونکہ شاہ زیب نے اس کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا تھا ویلم صرف احمر کی اماں اور مہک کا کیا گیا تھا۔۔۔

- یار اس کا پارہ تو کافی ہائی ہے۔ شاہ زیب میرب اور امی جان لے کر چلا گیا تھا رومان شاہ وہیں اس کا منہ تکتے رہ گیا تھا کہ یہ کیا کر کے گیا ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- یار اس کا پارہ تو کافی ہائی ہے۔۔ رومان شاہ نے احمر کے پاس آکر کہا۔

- ہاں جی میرے ساتھ بھی یہی سلوک ہوا ہے۔ استقبال صرف اس نے اپنی بھابی اور اماں جی کا کیا ہے۔ مجھے یوہی دروازے پر چھوڑ کر کمینہ چلا گیا تھا۔ میں تو خود ہی ڈھیٹھوں کی طرح اندر آیا ہوں۔۔۔

- ویسے کمینہ خوبصورت لگ رہا ہے رومان شاہ نے اسے اسٹیج پر ہما کے ساتھ بیٹھے ہوئے دیکھ کر کمنٹ پاس کیا تھا۔ فل کاٹن کا وائٹ کلر کا سوٹ جس پر گرین کلر کی ہما کے ساتھ میچ کرتی ہوئی واسکٹ پہن رکھی تھی۔۔۔۔

- ساتھ میں بیٹھی ہوئی ہما بھی بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ فل گرین کلر کا شرارہ اور کرتی پہنے ہوئے ہاتھوں میں گیندیں اور گلاب کے پھولوں کے گجرے پہنے ہوئے تھے۔۔۔

- پھولوں سے بنی ہوئی جو لری میں وہ خود بھی ایک پھول ہی لگ رہی تھی۔۔ بالکل لائٹ میک اپ میں اس کا گوار رنگ بے حد کھلا کھلا شفاف لگ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- دونوں کی جوڑی بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ ہر ایک سے دوسرا بندہ یہی کمٹ پاس کر رہا تھا۔۔۔

- چل ہمارا تو یار ہے اس لیے اسے منانا تو پڑے گا۔۔ اور اس کی ناراضگی جائز ہے ہم دونوں لیٹ تو واقع ہی ہو گئے ہیں۔۔

احمر نے غلطی کو تسلیم کرتے ہوئے رومان شاہ سے کہا دونوں سیٹج کی جانب چل دیے۔

oooooooo

- کیسی ہو مہک۔۔۔۔ مہک جو میرب کو جان بوجھ کر نظر انداز کر رہی تھی۔ میرب نے خود سے پہل کرتے ہوئے مہک کا حال چال پوچھا۔

Kitab Nagri

- بالکل ٹھیک اللہ کا شکر ہے اتنا پیار کرنے والا شوہر ملا ہے۔۔۔۔ مہک نے اوور اکسائٹمنٹ میں میرب کے اگلے سوال پوچھے بنا ہی خود سے ہی سب کچھ بیان کر دیا۔۔۔۔ شاید وہ میرب کو یہ دکھانا چاہتی تھی کہ وہ اپنے گھر میں بہت خوش ہے اور احمر اسے بہت پیار کرتا ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

- مہک یہ تو بہت اچھی بات ہے کہ تم احمر بھائی کے ساتھ بہت خوش ہو اللہ تعالیٰ تمہیں خوشی رکھے۔۔۔

- مہک اسے کیسے بتاتی کہ وہ احمر کے ساتھ خوش رہنا چاہتی ہے۔ مگر رومان شاہ کی محبت اسے سکون نہیں لینے دیتی۔ وہ جب بھی اپنا ایک قدم احمر کی جانب بڑھاتی ہے اس نے جو رومان شاہ سے ٹوٹ کر محبت کی وہ راستے میں حائل ہو کر اسے آگے بڑھنے نہیں دیتی۔۔۔

- جیسے وہ اس وقت بھی گھر سے احمر کے ساتھ یہ سوچ کر آئی تھی۔ کہ وہ سب کو اپنے بیچ میں سب کچھ نارمل ہی دکھائے گی۔ مگر یہاں پر جیسے ہی اس کی نظر رومان شاہ پر پڑی مہک کا دل اس کی طرف ہی مائل ہو رہا تھا۔۔۔ جو اس وقت فل بلیک سوٹ پہنے ہوئے مارنے کی حد تک خوبصورت لگ رہا تھا۔

- فل بلیک سوٹ میں اس کا دمکتا ہوا گورا گلابی چہرہ کالے بادلوں میں چوہدویں کا چاند لگ رہا تھا۔ ظالم کہ کال پر گھرے ڈمپل جو اس کی گہری بیرڈ کے باوجود بھی ذرا سے مسکرانے پر صاف نظر آتے تھے

Posted On Kitab Nagri

- پتہ نہیں مہندی کی پوری رسم میں اس نے اپنی نظریں کتنی زبردستی سے رومان شاہ پر پڑنے سے روک رکھیں تھی۔۔۔۔

- مہک اب دل سے یہ چاہتی تھی کہ رومان شاہ کو وہ اس نظر سے نہ دیکھے۔ کیونکہ احمر اس کا شوہر تھا اور اتنا تو وہ جانتی تھی کہ اب اس کا رومان شاہ کو یوں دیکھنا غلط ہے۔۔۔۔ مہک لاکھ بری سہی مگر بد کردار کبھی نہیں تھی۔۔

- مگر دیکھنے والے ایسے دیکھے بیٹا نہیں رہ سکتے تھے۔ مہک کا تو اس کے ساتھ ایک دل والا کنکشن تھا۔ یہاں پر تو ان نون لڑکیاں اس پر ایک نظر ڈالے بنا نہیں رہ پار ہی تھی۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

- کیونکہ اس کی پر سٹلٹی ہی اتنی جذب نظر تھی۔ کہ کمزور دل والوں کی جان تک نکالنے کا ہوز رکھتا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- مہندی کی رسم کو دھوم دھام سے نبھاتے ہوئے فنکشن اپنے اختتام کو پہنچنے لگا تھا۔ اب کھانے کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔ مگر شاہ زیب اب بھی اتنا منہ پھلائے ہوئے بیٹھا تھا۔۔۔

- رومان شاہ اور احمر نے بڑی مشکل سے منت و سماج کر کے اسے راضی کیا تھا مگر شکر ہے کہ ان کی صلح ہو چکی تھی۔ اب سب لوگ اپنی گاڑیوں کی طرف آنے لگے تھے ہال خالی ہونے لگا تھا۔۔۔

- احمر اور شاہ زیب بھی اپنی فیملیز کے ساتھ اپنی اپنی گاڑیوں میں روانہ ہو گئے تھے۔۔۔

oooooooooooo

- شاہ میر مرہا کو لے کر میلے میں آیا جہاں پر گاؤں والوں نے بہت اچھا انتظام کیا ہوا تھا۔۔۔ گاؤں والے بہت خوش تھے شاہ میر اور مرہا کو میلے میں دیکھ کر۔۔۔

- ایک سائیڈ پر جھولے لگے ہوئے تھے جہاں پر گاؤں کے بچے اور لڑکیاں بہت انجوائے کر رہے تھے۔۔۔ پاس ہی مشین سے کٹر کٹر کی آتی آواز جہاں پر آئس کریم والا بنا رہا تھا۔۔۔ بچے اس کے ارد گرد کھڑے اپنی باری کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میر ہاشاہ میر کا ہاتھ پکڑے ہوئے بہت دلچسپی سے سب کچھ دیکھ رہی تھی۔ مرہانے کاندھے پر چادر ڈال رکھی تھی اور سر پر اپنی سوٹ کے ساتھ کا باریک دوپٹہ سکارف کی صورت میں لپیٹا ہوا تھا۔ شاہ میر کو اس کا یوں خود کو کور کر کے نکلنا بہت اچھا لگتا تھا۔

- گاؤں والوں نے اے سی پی صاحب کو ان کی بیوی کے ساتھ گھومنے پھرنے کی فل آزادی دے رکھی تھی۔ وہ ان کے پیچھے پیچھے نہیں گھوم رہے تھے۔۔۔

- بلکہ شامیر مرہا کو لے کر آرام سے میلاد کھا رہا تھا۔ مرہا کے چہرے پر خوشی دیکھ کر شامیر کو اچھا لگ رہا

www.kitabnagri.com

تھا کہ وہ یہاں

پر کافی انجوائے کر رہی تھی۔۔۔

"میر۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

”ہمم۔۔۔

مجھے بھی جھولوں میں بیٹھنا ہے میرا ہاں شاہ میرا ہاتھ پکڑتے ہوئے اپنی فرمائش ظاہر کی۔۔

۔ ہاں بیٹھ جاؤ، آؤ میں بٹھاتا ہوں کون سے جھولے پر بیٹھنا ہے۔۔۔

۔ میرا مجھے اکیلے نہیں آپ کے ساتھ بیٹھنا ہے میرا کی اس فرمائش پر شاہ میرا نے حیرانی والی نظروں سے مرا کی جانب دیکھا۔۔ کیونکہ شاہ میر کو جھولے وغیرہ بالکل پسند نہیں تھے۔ اور نہ ہی وہ اپنی اس پرسنیٹی کے ساتھ جھولوں پر بیٹھنا چاہتا تھا۔۔۔

۔ میرا تم بیٹھ جاؤ میں کبھی بھی جھولوں پر نہیں بیٹھنا ہی مجھے پسند ہے۔ اور یار ویسے بھی کتنا فنی لگے گا کہ اے سی پی جھولے میں بیٹھا ہوا ہے۔۔۔

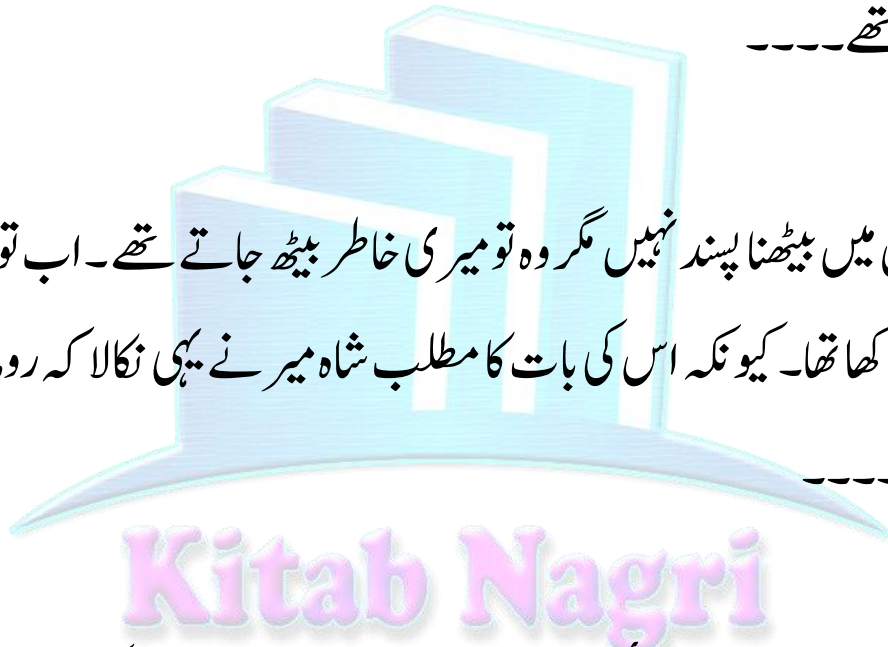
۔ شاہ میر اس کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے جھولوں کے بالکل قریب آگیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اب بھی منہ کیوں لٹکا ہوا ہے میں نے تمہیں بیٹھنے سے تو منع نہیں کیا مرہا کا اداس چہرہ دیکھ کر شاہ میر نے اسے دیکھتے ہوئے پیار سے کہا۔۔۔۔

- میر مجھے اکیلے نہیں بیٹھنا کیونکہ مجھے ڈر لگتا ہے میں جب بھی جھولوں پر بیٹھتی تھی تو رومان بھائی ہمیشہ میرے ساتھ بیٹھے تھے۔۔۔۔

- ان کو بھی جھولوں میں بیٹھنا پسند نہیں مگر وہ تو میری خاطر بیٹھ جاتے تھے۔ اب تو مرہا نے شاہ میر کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا تھا۔ کیونکہ اس کی بات کا مطلب شاہ میر نے یہی نکالا کہ رومان شاہ اس کا زیادہ اس کا خیال رکھتا تھا۔۔۔۔



- میں بھی بیٹھ جاتا ہوں زیادہ اپنے بھائی کے تعریف کے جھنڈے گاڑنے کی ضرورت نہیں۔ مرہا کے اندازے کے مطابق میر فوراً سے مان گیا تھا۔۔۔

- حالانکہ ایسا کبھی نہیں ہوا تھا کیونکہ رومان نہ تو خود جھولوں پر بیٹھتا تھا، اور نا ہی مرہا کو بیٹھتے دیتا تھا۔۔۔ مگر اب مرہ کو پتہ تھا کہ میر کو جب کوئی بات منوانی ہوتی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اگر وہ اپنے بھائی کا حوالہ دیتی ہے تو وہ اس کے بھائی سے جلس ہوتا ہوا اس کا کام کر دیتا جیسے کے اس وقت وہ جھولے میں بیٹھنے کے لیے تیار ہو چکا تھا۔۔۔

- شامیر جھولے کی دو ٹکٹس لی ٹکٹ والا شاہ میر سے پیسے نہیں لے رہا تھا۔۔ شاہ میر نے اسے زبردستی دیے اسے یہ نہیں پسند تھا کہ اپنے دبدبا دکھانا خود کو پاور فل دکھا کر غریبوں کا حق چھیننا۔۔

- یہاں تک کہ پیسوں کے حوالے سے گاؤں والے اپنی خوشی سے بھی اگر شاہ میر کے لیے کچھ کرنا چاہتی تو شاہ میر ان کو بڑی محبت سے منع کر دیتا تھا۔۔ جیسے اس وقت اس نے زبردستی ٹکٹ والے کو پیسے دے کر دو ٹکٹیں لی تھی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- چلیے میڈم پتہ نہیں اپنی محبت مجھ سے کیا کیا کرواؤں گی لڑکی شاہ میر نے ہنستے ہوئے میر ہا کا ہاتھ پکڑ کر جھولے کی جانب بڑھا مرہا کو پہلے جھولے میں بیٹھا کر بعد میں وہ خود بیٹھا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- جھولا فل بھرنے کے بعد جب چلا تو مرہا جھولا تیز ہونے سے ڈر کر آنکھیں بند کیے ہوئے شاہ میر کے سینے کے ساتھ چپکتی ہوئی اس کے اوپر گری ہوئی تھی۔۔۔

- میری جان یہ اب تم میرے ساتھ زیادتی کر رہی ہو۔ میری سانسوں سے زیادہ قریب ہو کر کیا۔ اے سی پی کا صبر آزما ناچاہتی ہو۔۔۔

- میری جان مجھے اتنا مت بہکاؤں کے میں بہک کر ایسا کچھ کر جاؤں کہ لوگ میلا چھوڑ کر ہمیں دیکھنے لگے۔ میرا ہا کے کان میں شاہ میر سرگوشی کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔

- اس کا ایک ہاتھ مرہا کے کاندھے پر تھا اسے پتہ تھا کہ میرا سچ میں ڈر رہی ہے۔۔ مگر یہ بھی سچ تھا کہ وہ جھولے میں شاہ میر کی اتنا نزدیک تھی کہ اس کی سانسیں شاہ میر اپنی گردن پر محسوس کر رہا تھا۔ شاہ میر کا دل بے وقت دھڑکنوں کی مالا جپ رہا تھا۔۔

- میر چپ کر کے بیٹھے رہیں مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- مگر مجھے تو بہت مزہ آرہا ہے۔ تھوڑا ہگ اور کس کے کرو مجھے۔۔ شاہ میر اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے اپنے انابی لبوں تلے مسکرا رہا تھا۔۔

- میر آپ کو شرم نہیں آتی کہیں پر بھی شروع ہو جاتے ہیں۔۔ میر ہا اس کے سینے میں سر چھپائے ہوئے آہستہ آہستہ سے دھمکیاں دے کر شاہ میر کو چپ کروا رہی تھی۔۔

- لڑکی تمہیں شرم نہیں آتی یوں کھلے میں اے سی پی کے اتنا نزدیک ہو کر اس کا صبر چیک کرتے ہوئے۔۔ شاہ میر بھی سرگوشیاں کرتے ہوئے۔ مرہا کو تنگ کیے جا رہا تھا۔۔۔

- اللہ اللہ کر کے جھولار کا تو میر ہانے چہرہ اوپر اٹھا کر میر کو آنکھیں دکھائی دی۔۔۔

www.kitabnagri.com

- شاہ میر نے میلے سے مرہا کو شاپنگ کروائی اور گاؤں کے کھانوں سے بھی لطف اندوز کروایا۔۔ شاہ

میر اور مرہا

نے کافی میلے میں آکر بہت انجوائے کیا تھا۔۔۔

oooooooo

Posted On Kitab Nagri

- ہما کافی گہری نیند میں تھی جب اس کا فون بج رہا تھا۔ مہندی کے ریشن میں وہ کافی تھک گئی تھی۔۔ اب وہ اپنے روم میں گہری نیند میں سو رہی تھی۔۔ شزا اور باقی کی کزنز بھی اسی کے کمرے میں میٹرس ڈالے ہوئے سو رہی تھی۔۔

- رات کے تقریباً تین بجے اس کی موبائل سکرین پر ڈاکٹر شاہ زیب کا نمبر جگمگاتا ہوا دیکھ کر ہما نے ارد گرد نظر دوڑائی تو مدھم سی روشنی میں اس نے دیکھا کہ تقریباً سبھی سو رہے تھیں۔۔

- ہما نے فون کاٹتے ہوئے جلدی سے

شاہ زیب کو میسج کیا۔۔۔۔ آپ اتنی رات کو فون کیوں کر رہے ہیں۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- ظاہر سی بات ہے تم سے بات کرنے کے لیے۔۔

- یہ کوئی ٹائم ہے ڈاکٹر صاحب بات کرنے کا۔۔

- کیوں اس وقت فون یا سم والوں کے آرڈرز ہیں کہ فون نہیں کیا جاسکتا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- مگر اس وقت میرے روم میں بہت سارے لوگ سو رہے ہیں۔۔

- میں کیا کروں مجھے نیند نہیں آرہی مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔

- ڈاکٹر صاحب آپ دل کے ڈاکٹر ہیں ایک رات کے لیے اپنے دل کو کنٹرول نہیں کر سکتے۔۔

- کوشش کی تھی مگر اس دل کے ڈاکٹر سے اس کا دل نہیں سنبھل رہا۔۔

- میں اس وقت آپ سے بات نہیں کر سکتی۔۔ اب تو کچھ گھنٹوں کی رات باقی ہے انتظار کریں کل سے جتنی بھی باتیں کرنی ہوں وہ جمع کر کے رکھے کر لیجئے گا۔۔۔

- اگر کہوں کہ یہ چند گھنٹوں کی رات نہیں گزر رہی تو۔۔

- ڈاکٹر صاحب پلیز میں نہیں بات کر سکتی اس وقت سب سو رہے ہیں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- ٹھیک ہے آج کی رات اپنی من مانیاں کر لو ڈاکٹر صاحبہ آپ کو کل سے تو میرے ہی ہاتھ میں آنا ہے۔
پھر تو آپ کے دن بھی میرے اور آپ کی راتیں بھی میری ہوں گی۔۔۔

- تڑپا لیں ایک رات اور اپنی آواز تک نہیں سنارہی۔ وہ دونوں میسج ٹائپنگ پر ہی بات کر رہے تھے
۔۔۔ ہمانے مسکراتے ہوئے گڈنائٹ کا آخری میسج چھوڑ کر فون رکھ دیا۔۔۔

شاہ زیب کی باتوں سے ہما کی نیند تو اڑ چکی تھی۔ اس کا دل کر کے پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو تیار تھا۔۔۔

- اسے خوشی تھی کہ شادی سے پہلے ہی شاہ زیب نے اسے آپ کی زندگی میں ایکسپٹ کر لیا ہے۔ ایک
لڑکی کے لیے اس سے زیادہ خوشی کی بات اور کیا ہو سکتی تھی۔۔۔

- کل کی صبح اس کی زندگی میں اس کے من پسند شخص کو لانے والی تھی۔ کل کی صبح بے حد حسین تھی
کل کا دن وہ دن تھا جس کا خواب ہر لڑکی دیکھتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

- اور اگر لڑکی کو اس کا من پسند شخص ملے تو وہ لڑکی خود کو دنیا کی سب سے خوش نصیب سمجھتی ہے۔۔۔

oooooooo

- تم اپنی جگہ پر آرام سے نہیں لیٹ سکتے۔۔

- کہا تھا نا کہ آپ کہہ کر مخاطب کیا کرو۔۔

- پلیز آپ اپنی جگہ پر آرام سے کیوں نہیں لیٹے رہ سکتے لفظوں کو چباتے ہوئے کہا۔۔

- میں تو اپنی جگہ پر آرام سے ہی لیٹا ہوں تم ہی میرے ساتھ چپکی ہوئی ہو احمر جو مہک کی کمر میں ہاتھ ڈال کر جان بوجھ کر اسے اپنے ساتھ چپکائے ہوئے تھا۔۔

- مجھے کوئی شوق نہیں ہے آپ کے ساتھ چکنے کا چھوڑیں مجھے اپنی کمر سے احمر کا ہاتھ ہٹاتے ہوئے بولی۔۔

www.kitabnagri.com

- مگر مجھے تو بہت شوق ہے تمہارے اس دلکش رانائیوں سے بھرے ہوئے وجود سے لپٹنے کا اسے کھینچ

کر اپنے ساتھ کستے ہوئے باہوں کا دائرہ اور بھی تنگ کر چکا تھا۔۔

- آج پھر زبردستی کرنا چاہتے ہیں میرے ساتھ۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- نہیں آج تمہاری اجازت سے تمہاری قریب ہونا چاہتا ہوں اتنا قریب کہ تمہاری سانسیں میری سانسوں میں اترتی محسوس ہوں۔۔

- بہکی آواز میں اس کے بالوں میں منہ چھپاتے ہوئے بولا۔۔

- اس دن آپ نے میرے ساتھ بہت غلط کیا تھا مہک نے شکایت کی تھی۔۔

- ہم۔ جانتا ہوں اور شر مندہ بھی ہوں مگر اس دن مہک تم نے مجھے جان بوجھ کر اکسایا تھا وہ سب کرنے پر میں قسم سے تمہارے ساتھ ایسا کچھ بھی نہیں کرنا چاہتا تھا۔ مگر تمہارے الفاظوں نے مجھ سے اندر تک تڑپا دیا تھا۔

www.kitabnagri.com

- احمر سچ میں شر مندہ تھا اپنے اس دن والے رویے سے۔
- ایک شرط پر معاف کروں گی۔

Posted On Kitab Nagri

- پیار سے کہو گے تو شرط کیا احمر اپنی جان بھی دے دے گا اس کی گردن پر اپنے لبوں کے ہلکے ہلکے لمس چھوڑتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

- آج کے بعد آپ میرے ساتھ کبھی ایسا نہیں کریں گے جب تک میری مرضی شامل نہیں ہو آپ اپنا حق استعمال کر کے میرے ساتھ زبردستی نہیں کریں گے۔

- قسم کھاتا ہوں آج کے بعد ایسا کبھی نہیں ہو گا۔ وہ میری پہلی اور آخری غلطی سمجھ کر معاف کر دو۔



- کر دیا معاف مگر میری ابھی ایک شرط اور ہے۔

- وہ کیا۔۔۔ اس کی گردن سے اپنے لب اٹھاتا ہوا اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دوسری شرط پوچھ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

-- آج کی رات میرے کہنے پر مجھ سے دور رہ کر دکھائیں تاکہ مجھے یقین آجائے کہ آپ میرے کہنے پر رک بھی سکتے ہیں۔۔۔

- تو پھر آپ کو معاف کروں گی ایک کام کرو تم میری جان ہی کیوں نہیں لے لیتی۔ میں نے کہا کہ پتہ نہیں کون سی شرط رکھنے والی ہے۔ بے بی بچے کی جان پر ترس کھاؤ۔۔۔

- اگر منہ کھولا ہی ہے تو وہ بھی دوری کے لیے۔۔۔ مصنوعی غصہ دکھاتے ہوئے وہ اس کی شرط مان چکا تھا۔۔۔



- وہ مہک کو شوہر ہونے کا مان دینا چاہتا تھا اور اپنی اس دن کی غلطی کا ازالہ بھی کرنا چاہتا تھا۔۔۔

- اسے مہک کی آنکھوں میں اس وقت سچائی اور نظر آرہی تھی۔۔۔

- تھوڑا سا قریب ہو کر سونے کی اجازت ہے یا بوریاں بستر اٹھا کر دوسرے روم میں چلا جاؤں۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- نہیں سو سکتے ہیں مگر آپ بھی تمیز کے دائرے میں رہ کر سوئیں گے وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی۔۔۔ تمہاری تمیز کی تو ایسی کی تیسری آج کی رات بس میں اپنی غلطی کا ازالہ کرنے کے لیے تمہاری شرط مان رہا ہوں۔۔۔۔

- کل تمہارے تمیز کے دائرے کو توڑ کر میں کیسے اندر آتا ہوں یہ تو تم کل دیکھ لینا۔۔۔۔

- آج پہلی بار دونوں ایک ساتھ مسکرا رہے تھے۔ لگتا تھا کہ خوشیاں دستک دینے لگی تھی۔۔۔ آج میرب اور رومان شاہ کو ایک ساتھ اتنا خوش دیکھ کر مہک نے بھی دل سے یہ عہد کیا تھا کہ وہ بھی اپنی زندگی کو ایک اور موقع دے گی۔۔۔ چلو جیسی میں ہی صحیح مگر مہک نے کوئی اچھا فیصلہ تو کیا۔۔۔

oooooooooooo

Posted On Kitab Nagri

- رومان شاہ نے کروٹ لی تو بے اختیار اس کا ہاتھ میرب کو اپنے قریب کرنے کے لیے اٹھا۔۔۔ وہ میرب کو خود سے دور کر کے سوتا ہی نہیں تھا کیونکہ رومان شاہ کو میرب کے ساتھ کے بنانیند نہیں آتی تھی۔۔

- اپنی اسی عادت سے مجبور وہ میرب کو اس کے مانگے بھی نہیں رکھنے دیتا۔ صرف دن میں جا کر رکنے کی اجازت تھی۔ وہ بھی جب آفس میں ہوتا تو۔

- اور رات کو رکننا مکمل بین تھا کیونکہ میرب کے شاہ کے کہنے کے مطابق اس کی راتوں پر صرف اور صرف اس کے شاہ کا حق ہے۔۔۔ وہ اپنے دلائلوں سے ہمیشہ میرب کو چپ کروا لیتا تھا۔

www.kitabnagri.com

- اور کبھی میرب رات کو شاہ کو گہری نیند میں سوتے ہوئے دیکھ کر اس کی پکڑ سے کچھ دیر اپنے سکون کے لیے اس سے دور ہو بھی جاتی تو رومان شاہ کی جیسے ہی آنکھ کھلتی تو رومان شاہ اسے واپس خود کی پناہوں میں لے لیتا۔ جیسے کہ ابھی رومان شاہ کی آنکھ کھلی تو اسے میرب اپنے قریب چاہیے تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- دشمن جاتی سختی سے اس پر قابض ہو کر سوتا تھا کہ میرب کو ایسے موقع کم ہی فراہم ہوتے۔۔

- رات کو مہندی سے لیٹ آنے کی وجہ سے آج اس کی آنکھ تھوڑی لیٹ ہی کھلی تھی۔ بے اختیار اس کا ہاتھ میرب کی جانب گیا تو اس نے محسوس کیا کہ میرب بیڈ پر موجود نہیں ہے۔۔۔

- نیند سے بھری ہوئی آنکھوں کو کھولتے ہوئے رومان شاہ نے روم میں ادھر سے ادھر نظریں دوڑائی ایک لمبی سانس کھینچتا ہوا تکیے پر سر رکھ کر سیدھا ہو کر لیٹ گیا۔۔۔

میرب۔۔۔۔۔ میرب۔۔۔۔۔ بیڈ کراؤڈ سے سر لگائے ہوئے آنکھیں بند کیے میرب کو آوازیں دے رہا تھا۔۔۔ اسے لگا کہ شاید وہ واش روم میں ہے۔ اس لیے اسے آوازیں لگا رہا تھا۔ مگر کوئی جواب نہ ملنے پر وہ اٹھ کر بیڈ کراؤن سے سر لگائے ہوئے بیٹھ گیا۔
www.kitabnagri.com

- اسے میرب کا اپنے اٹھنے سے پہلے کمرے سے باہر جانا زہر لگتا تھا۔ اپنے اس عادت سے وہ میرب کو تنگ کیے رکھتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کہ سوتے وقت بھی میرب اسے اپنے پاس اور قریب چاہیے اور جاگنے کے بعد بھی میرب اسے اپنے قریب چاہیے۔ اسے تو اپنی مرضی سے سانس تک نہیں لینے نہیں دیتا جب وہ اس کے پاس موجود ہوتا تھا۔

میرب کو روم میں ناپا کر وہ بیڈ سے نیچے پاؤں لٹکائے ہوئے جوتے پہن رہا تھا۔
وہ روز اٹھ کر سب سے پہلے اپنی امی جان کے کمرے میں جاتا تھا۔ آج بھی اسی روٹین سے وہ جوتے پہنتا ہوا اپنی امی جان کو ملنے کے لیے گیا۔۔۔

بہت ساری دعائیں لینے کے بعد اس نے اپنی امی جان سے میرب کا پوچھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

امی جان میرب جان میرب کہاں ہے۔

بیٹا میرے خیال سے وہ چھت پر ہوگی اسے پرندوں سے بہت لگاؤ ہے وہ ان کو دانا وغیرہ ڈالنے لگی ہوگی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میرے روم میں آئی تھی مجھے چائے دے کر چلی گئی۔

- سنتے ہی رومان شاہ کے تیور خراب ہوئے جس کو اس نے اپنی امی جان سے چھپاتے ہوئے باہر کا رخ لیا۔ وہ واپس اپنے روم میں آیا۔۔۔

- میرب لگتا ہے کہ میری محبت کی نرمی نے تمہیں کافی نہ ڈر کر دیا ہے تمہیں سختی دکھانے کی ضرورت ہے۔ میری جان میری نرمی کا تم کچھ زیادہ ہی فائدہ اٹھا رہی ہو دانتوں کو پیستے ہوئے دماغ میں سوچ رہا تھا۔

- سائیڈ ٹیبل سے اپنا فون اٹھا کر میرب کا نمبر ڈائل کیا۔ وہ دیکھ چکا تھا کہ روم میں میرب کا موبائل نہیں ہے۔

- اسے پتہ تھا کہ اس کی چالاک بیوی فون ساتھ میں لے کر گئی ہوگی اپنے شاہ کو کوئی بہانہ سنانے کے لیے۔۔

Posted On Kitab Nagri

- جان شاہ استادوں سے استادیاں اچھی نہیں ہوتی جان بوجھ کر کیوں اپنی چھوٹی سی جان کو کڑے امتحان میں ڈال لیتی ہو نمبر ڈال کرتے ہوئے اس کی چالاکی پر ہلکا سا مسکرایا۔

oooooooo

- میرے بچے مجھ سے اداس ہو گئے تھے۔ میں بھی آپ سے بہت اداس ہو جاتی ہوں مگر کیا کروں مجھے اس کھڑوس شاہ سے چوری چھپکے آپ لوگوں سے ملنے آنا پڑتا ہے۔۔۔ ان کے پنجرے میں بڑی محبت سے دانہ ڈال رہی تھی جیسے وہ سچ میں اس کے بچے ہوں۔۔۔

- اگر اس اکڑو کو پتہ چل جائے تو وہ بہت غصہ کرتا ہے۔ خود کی جان پر تو میں غصہ جھیل لیتی ہوں۔ مگر اس دن آپ لوگوں کو پتہ ہے کہ شاہ مجھے دھمکی دے رہا تھا کہ وہ آپ لوگوں کی منڈیاں مروڑ دے گا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- میرب پرندوں سے اس طرح سے باتیں کر رہی تھی جیسے وہ اس کی زبان کو پوری طرح سے سمجھ رہے ہوں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- آپ کو سمجھ نہیں آئی کہ منڈیاں کسے کہتے ہیں۔۔ مجھے بھی شاہ کی زبان سمجھ میں نہیں آتی منڈیوں کا مطلب ہوتا ہے کہ وہ آپ لوگوں کی گردنیں توڑ دے گا۔۔۔

- مانا کہ میں آپ لوگوں سے بہت پیار کرتی ہوں مگر پیار کی خاطر اب میں آپ لوگوں کی جان پر تو کوئی رسک نہیں لے سکتی نا۔۔ اس لیے آج میں ان کو سوتا ہوا چھوڑ چکمہ دے کر آپ لوگوں کے پاس آئی ہوں۔۔۔۔

- کبھی اگر میں لیٹ ہو جاؤں تو سمجھ جایا کرو کہ میں مجبور ہوں۔ آلتی پالتی مار کر بیٹھی ہوئی میرب بڑے آرام سے پرندوں سے کانفرنس کر رہی تھی۔۔۔

- اس بات سے بے خبر کہ اس کا مغرور شہزادہ پیر جلی ہوئی بلی کی طرح غصے میں ادھر سے ادھر چلتے ہوئے اس کا نمبر ڈائل کر رہا ہے۔۔۔

- ابھی پتہ نہیں میرب بیچاری کے دل کی کتنی ساری باتیں تھیں جو وہ اپنے معصوم آسٹریلین طوطوں کے ساتھ کرنا چاہتی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اس سے پہلے ہی اس کے پاس پڑا ہوا اس کا فون بج اٹھا، سکرین پر رومان شاہ کا نمبر دیکھ کر میرب کی دھڑکنیں تیز ہوئی۔۔۔

- اسے پتہ تھا کہ اس کا شاہ اٹھ چکا ہے اور اسے روم میں نہ پا کر اس کا موڈ کس قدر خراب ہو سکتا ہے اس کا اندازہ تو وہ چھت پر بیٹھے ہوئے بنا دیکھے بھی لگا سکتی تھی۔ جلدی سے فون آن کرتے ہوئے کان کو لگایا۔۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

- کہاں ہو؟؟؟ بنا تنمید باندھے ہوئے رومان شاہ کی بھاری اور رعبدار آواز میرب کے کانوں سے ٹکرائی آواز سے ہی اندازہ لگایا جاسکتا تھا کہ شاہ کاموڈ اس وقت بہت خراب تھا۔۔

- میرب چاہے جتنا مرضی شاہ کی محبت کی وجہ سے اس کے سر پر چڑھ جائے۔ لیکن شاہ کے غصے سے میرب کی اب بھی جان جاتی تھی۔ جیسے اس وقت میرب کی جان پر بن گئی تھی۔ وہ جلدی سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- میں وہ۔۔۔ وہ۔۔ ابھی آتی ہوں۔۔۔ میرب کو کوئی جواب سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔۔
- آ تو تم جاؤ گی تمہاری اتنی جرات نہیں ہے کہ تم میرے پاس آنے سے انکار کر سکو۔۔ میں نے صرف یہ پوچھا کہ تم اس وقت کہاں ہو سخت لہجے سے لفظوں کو چباتے ہوئے کہا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شش -- ش --- شاہ وہ مم -- ڈر کے مارے میرب کے منہ سے ٹوٹے پھوٹے الفاظ نکل رہے تھے --

- میرب --- صبح میرا دماغ مت خراب کرو میں نے پوچھا تم کہاں ہو -- اور روم میں آنے سے پہلے جواب دینا لازم ہے --

- اب کی بار رومان شاہ کی چیختی ہوئی آواز اس کہ کانوں میں پڑی تو میرب کو اپنے قدموں تلے زمین گھومتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی ---

- شش -- شاہ -- میں کچن میں ہوں -- شاہ کے غصے والی آواز سن کر میرب میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ شاہ کو سچ بتاتی کہ وہ اس وقت اپنے پیارے طوطوں کے ساتھ باتیں کر رہی ہے ---

- پکا میرب تم کچن میں ہو سوچ لو -- آواز بھی کافی ٹھہراؤ تھا --

Posted On Kitab Nagri

-جج۔۔۔جی بالکل پکا میں کچن میں ہوں اپنے لیے چائے بنا رہی ہوں۔۔۔

-ہمم۔۔۔گڈ۔۔۔اچھا تو اب تم ان پرندوں کے عشق میں مبتلا ہو کر مجھ سے جھوٹ بولنا بھی سیکھ گئی ہو
۔۔۔شاہ کی گرم سانسوں کو میرب نے اپنی جان کی لوں پر محسوس کیا۔ وہ دبک پیچھے کو ہوئی۔ وہ اس
کے پیچھے اس کے بے حد قریب کھڑا ہوا تھا۔۔۔ش۔۔۔شش۔۔۔شاہ آپ کب آئے۔۔۔

-جب تم کیچن میں کھڑی چائے بنا رہی تھی۔ لفظوں میں ٹھہراؤ اور لہجے میں اتنی حدت سی کہ میرب
اگر موقع ملتا تو یہاں سے بھاگ جاتی۔۔۔

Kitab Nagri

-شاہ میں نے آپ سے جھوٹ نہیں بولا بس یہ بات چھپائی ہے کہ میں چھت پر ہوں منمناتے ہوئے
اپنی سچائی کا سبوت دے رہی تھی۔۔۔

-میرب تمہارے انہی حرکتوں کی وجہ سے کسی دن تم خود بھی میرے ہاتھوں سے ضائع ہوگی اور
تمہارے پرندوں کا تو آج ہی میں بندوبست کرتا ہوں، اس سے پنجرے کی جانب قدم اٹھائے۔

Posted On Kitab Nagri

- نو نو شاہ پلیر ان کو کچھ بھی مت کیجئے گا پنخروں کی جانب شاہ کے اٹھتے قدم دیکھ میرب نے شاہ کا ہاتھ تھام لیا تھا۔ نفی میں سر ہلاتے ہوئے آنکھوں سے اشک باری جاری ہو چکی تھی وہ کیسے اپنے معصوم پرندوں کا قتل ہوتے اپنی آنکھوں سے دیکھتی۔۔۔

- اتنی محبت ہے ان سے تمہیں کہ ان کے لیے اب تم اپنے آنسو ضائع کرو گی۔۔ میرب کو یہ روتے ہوئے دیکھ

شاہ نے آنکھیں دکھاتے ہوئے اسے رونے سے منع کیا۔۔ اپنے ہاتھوں سے اس کی آنسو صاف کرتے ہوئے اس کی کلائی تھام لیا۔۔۔

- بڑے بڑے قدم اٹھاتا ہوا سیڑیاں نیچے اترنے لگا میرب کی کلائی اس کے ہاتھ میں تھی تو میرب بھی بنا اپنی مرضی کے اس کے پیچھے بھاگتی چلی جا رہی تھی۔۔۔

- روم کے اندر داخل ہوتے ہی دروازے کو شاہ نے زور سے لات مارتے ہوئے دروازہ بند کر دیا۔
- میرب کو گھوما کر اس کی پشت دروازے سے لگادی۔

Posted On Kitab Nagri

- اپنے ایک ہاتھ میں اس کی دونوں کلائیوں کو اس کی کمر کے پیچھے پن کرتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے اس کے نازک سے جبرے کو سختی سے پکڑ کر اس کی پنکھڑیوں غصے پے جھکا جھکتا چلا گیا۔

- اس کی نازک سی پنکھڑیوں کو اپنے آتش لبوں میں قید کیے ہوئے بے رحم بنا کھڑا۔ اس کو ایک ایک سانس کے

لیے تڑپاتے ہوئے پیچھے ہٹنے کو تیار نہ تھا۔

- میرب کی کلائیوں میں بھی درد ہونے لگا تھا۔ اتنی جدوجہد کے بعد بھی وہ اپنی دونوں کلائیاں اس کے ایک ہاتھ سے چھڑوا نہیں سکی تھی۔۔۔۔

Kitab Nagri

- اووووووو!!! اپنی سانسوں کے لیے تڑپتے ہوئے میرب نے اپنے منہ سے بامشکل آواز نکالی شاہ کو احساس دلانا چاہتی تھی کہ اس کو سانس نہیں آرہا۔

- میرب کے لیے یہ کچھ نیا نہیں تھا شاہ اپنا غصہ اسی طرح سے میرب پر اتارتا تھا جب وہ اس کی کوئی حکم عدلی کرتی تو وہ بھی اسی طرح بے رحم بن کر اسے ایک ایک سانس کے لیے تڑپاتا۔

Posted On Kitab Nagri

- اتنا تڑپنے کے بعد بھی اپنی وہ اپنی پنکھڑیوں کو اس کے آتش لبوں سے آزاد کروا سکی۔ وہ پیچھے ہٹا مگر اپنی مرضی سے۔۔۔

- شاہ آپ کتنے ظالم ہیں آپ کو مجھ پر ترس نہیں آتا لبوں کو آزادی پاتے ہی میرب نے غصے سے شاہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

- تمہیں مجھ پر ترس آتا ہے جب تمہیں منع کیا ہے کہ تم ان پرندوں کے پاس نہیں جاؤ گی۔ تو تمہیں میری بات کا اثر کیوں نہیں ہوتا۔ غصے سے دانت اس کی بیوٹی بہت پر رکھتے ہوئے دانتوں کی ضرب لگائی، تو میرب کے منہ سے سسکی نکلی۔۔۔

- ایک ہاتھ کو آزادی ملتے ہی میرب نے شاہ کے سینے پر زور دیتے ہوئے شاہ کو پیچھے دھکیلنے کی کوشش کی مگر شاہ کے نزدیک یہ بھی غلط تھا۔ غصے سے لال آنکھیں اوپر کرتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔۔۔

- میرب سمجھ گئی تھی کہ اب اس کا مطلب کیا ہے۔ کیونکہ شاہ کو بالکل پسند نہیں تھا کہ جب وہ اس کے نزدیک ہو اور میرب اسے یوں دھکیل کر خود سے دور کریں۔ ظالم کا پیار بھی اس کی طرح جان لیوا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ مجھے درد ہو رہا ہے اپنے ہاتھ کو پیچھے کرتے ہوئے اس کی آنکھوں کا مافوم سمجھ کر جواب دیا۔

- مجھے بھی اتنا ہی درد ہوتا ہے جب تم میرے سوا اپنی یہ محبتیں جا کر ان پرندوں پر نچھاور کرتی ہو۔

- تمہارے پیار پر صرف میرا حق ہے۔

- تمہیں صرف مجھ سے پیار کرنے کا حق ہے۔۔۔۔ اپنا سارا پیار مجھ پر ظاہر کیا کرو میں اپنی محبت میں شرکت برداشت نہیں کر سکتا۔۔

- اتنی سی بات تمہاری اس کھوپڑی میں کیوں نہیں آتی اس کی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے جھٹکے سے اسے اپنے ساتھ لگایا۔

www.kitabnagri.com

- شاہ وہ بے زبان پرندے ہیں کوئی انسان تھوڑی ہے۔ جس کو میں پیار کر رہی ہوں اور آپ آپ کو یوں غصہ آ رہا ہے۔ منمناتے ہوئے میرے جواب دیا۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ پرندے ہیں اسی لیے اس انداز سے سمجھا رہا ہوں اگر وہ کوئی انسان ہو تو میں تمہاری جان نہ لے لیتا۔۔

- میرے سوا تم کسی اور کی طرف دیکھو تو تم سے پہلے تو میں اس شخص کی جان لے لوں۔۔

- شاہ میرا وہ مطلب نہیں تھا میرب بیچاری ہمیشہ اپنی باتوں میں خود ہی پھنس جاتی تھی۔۔
- آج کے بعد بنا مطلب بھی مجھے اس طرح کا اگزمپل مت دینا۔۔ میرب کو چھوڑ کر وہ پیچھے ہوا۔۔

- شاہ کے لفظوں کی سختی کا اندازہ ہوتے ہی میرب نے پیچھے ہٹتے ہوئے شاہ کی کمر میں دونوں ہاتھوں ڈال کر اپنی گرفت مضبوط کرتے ہوئے خود کو اس کے قریب کر لیا۔۔۔

- سوری شاہ میرا ہرگز وہ مطلب نہیں تھا میرب تو مر کر بھی آپ کے سوا کسی اور کو دیکھنا پسند نہ کرے۔۔۔ شاہ کے سینے میں سر چھپاتے ہوئے اس کی کمر پر اپنے بازوؤں کی گرفت بنائے ہوئے تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- آپ میرب کے دن کا اجالا اور حسین راتوں کی ٹھنڈی چاندنی ہو آپ۔ میری سانسیں آپ ہو اپنے سوچ بھی کیسے لیا کہ میں اس طرح کا کچھ بول سکتی ہوں۔

- میرب کو تو اس وقت بھی آپ سے اتنا عشق تھا جب میرب آپ کو زہر لگتی تھی۔ آپ نظر اٹھا کر میری جانب دیکھنا تک پسند نہیں کرتے تھے۔۔۔۔

- اور آج کا میرا اتنا پیارا شاہ جو مجھ سے اتنا پیار کرتا ہے میرب تو ایسا سوچ بھی نہیں سکتی۔۔۔

- مکھن لگا رہی ہو میرب کو مناتا ہوا دیکھ شاہ کے لبوں پر سائل آئی تھی۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

- شاہ کو پتہ تھا کہ میرب اپنی معصومیت میں یہ جملہ بول گئی ہے۔ اس کا ایسا مطلب نہیں تھا۔ مگر شاہ اپنے دل کا کیا کرتا جو اس کی معصومیت میں بھی اس طرح کا جملہ اس کے منہ سے نہیں سن سکتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- میرب کو کیسے بتاتا کہ میرب کی محبت اس کے شاہ کا نشہ ہے۔ وہ میرب کی محبت کے لیے اس قدر پوزیسف ہو چکا تھا۔ کہ شاہ کو سچ میں ان پرندوں سے بھی جیلیسی ہوتی۔ جن کے پاس جا کر وہ محبت بھری باتیں کرتی اور اپنا ٹائم ان کو دیتی تھی۔۔

- سوری شاہ پلینز غصہ جھوڑ دیں۔ اس سینے میں سر کو چھپائے ہوئے کھڑی تھی۔۔۔

- ایک شرط پر معافی ملے گی۔۔

- مجھے آپ کی ہر شرط منظور ہے بس آپ مجھ سے ناراض مت ہوا کریں۔ مجھ سے برداشت نہیں ہوتا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- ہم۔ تو ٹھیک ہے آج کے بعد میں تمہیں ان پرندوں کے پاس جاتا ہوا نادیکھوں۔ منظور ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- جی۔۔ میرب بس اتنا ہی بولی تھی کیونکہ اسے سچ میں پرندوں سے بہت لگاؤ تھا۔۔۔ ہم گڈ مناؤ مجھے
میں ناراض ہوں۔ اب تمہیں مجھے منانا پڑے میرب کو یوں خود کے قریب ہوتا دیکھ شاہ شوخ انداز
میں بولا۔۔۔

- تو شاہ میں کب سے آپ کو منا ہی تو رہی ہوں۔۔۔

- ایسے نہیں کسی نئے انداز سے مجھے مناؤ ایسے ماننے کا میرا موڈ نہیں ہے۔۔

- مجھے تو ایسے ہی منانا آتا ہے۔ اور جیسے آپ کا ماننے کا موڈ ہے ایسا میرا ماننے کا موڈ نہیں ہے۔ شاہ کے
ارادے جان میرب سینے سے سراٹھاتے ہوئے پیچھے کو ہو گئی۔۔۔

www.kitabnagri.com

- بھاگ کہاں رہی ہو میری جان۔ میرب کو دور ہوتا دیکھ۔۔ پیچھے سے اس کے پیٹ پر دونوں ہاتھ
باندھتے ہو اس سے پکڑ لیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ پلیز ---- میرب کو صبح صبح شاہ کے ارادے صاف سمجھ میں آرہے تھے۔ ایک تو آج سنڈے تھا۔ اور شاہ نے آفس بھی نہیں جانا تھا۔ سنڈے والے دن رومان شاہ اسی طرح میرب کو ہلکان کیے رکھتا۔ میرب کو اپنی جان چھڑانا مشکل ہو جاتی تھی۔۔

- میرب تمہیں اچھی طرح سے پتہ ہے کہ تمہاری اس پلیز کا مجھ پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ ایک ہاتھ اس کی پیٹ پہ رکھے ہوئے۔ دوسرے سے اس کے بالوں کو گردن سے ہٹا رہا تھا۔۔

- شاہ آپ نے ناشتہ بھی نہیں کیا۔ چلیں آج میں آپ کو اپنے ہاتھوں کا ناشتہ بنا کر دیتی ہوں۔
آپ فریش ہو جائیں اپنی گردن پر شاہ کے لبوں کے لمس محسوس کرتے ہو اس کے پورے وجود میں سنسنی دوڑ رہی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- میری جان جب اچھی طرح سے پتہ ہے کہ میں تمہاری وجود کی ان خوبصورت رانائیوں کو محسوس کیے بنا میں کبھی بھی سنڈے کا ناشتہ نہیں کرتا تو پھر کیوں جان بوجھ کر ہر بار اس طرح کی مزاحمتیں کھڑی کر کے میرا ٹائم ویسٹ کرتی ہو۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اس کے بے لگام لب میرب کی گردن سے بال ہٹا کر وہاں پر اپنے لمس چھوڑتے جارہے تھے۔۔ اس کے نرم گرم لبوں کے لمسوں کی حدت سے وہ مچل رہی تھی۔۔۔

- شاہ آپ کتنے ظالم ہیں سب کو سنڈے کو چھٹی ہوتی ہے تو مجھے بھی چھٹی ملنی چاہیے۔۔۔ پلیز آج نہیں وہ اپنے پیٹ سے ناکام کوشش کرتے ہوئے اس کے ہاتھ ہٹا رہی تھی۔۔۔

- شاہ کی جان چھٹی کام کی ہوتی ہے محبت کی نہیں اور میرا پیار کوئی کام نہیں جس کی میں تمہیں چھٹی دوں۔۔۔

- "میرب رومان شاہ"۔۔ تم کب میرے لیے عشق سے بھی بڑھ کر ہو گئی مجھے خود بھی نہیں پتہ چلا۔ میری نسوں میں خون کی طرح تمہارا عشق دوڑتا ہے۔۔۔

- جس طرح کوئی اپنے نسوں میں دوڑتے ہوئے خون کی کمی کو برداشت نہیں کر سکتا اسی طرح میں جینے کے لیے اپنی محبت میں کمی برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- مجھے پتہ ہے کہ میری جان بہت نازک مزاج ہے۔ رومان شاہ کو سہنا تمہارے لیے آسان نہیں۔۔ مگر عشق میں محبت کی شدتوں کو سہنا لازم ہوتا ہے میری جان۔۔

- وہ کہاں اس وقت میرب کے دکھڑے سننے والا تھا۔ میرب کی کمر پر لگی ہوئی زپ کو وہ کھول کر وہاں پر اپنے لب رکھ چکا تھا۔۔۔

- میرب خاموش تھی کیونکہ شاہ کے سلگتے ہوئے لبوں کی گرمی سے اس کی سانسیں تیز ہونے لگی تھی۔۔۔۔



- شاہ کے آگے ایسے وقت میں احتجاج کرنا فضول تھا۔ سنڈے کی صبح شاہ میرب کی جان کو ایسے ہی مشکل کر دیتا تھا جیسے اس وقت کیے ہوئے تھا۔۔۔

- وہ میرب کے قریب جاتے ہی اتنا بہکا ہوا ہوتا تھا کہ پھر تو شاہ سے اپنا آپ خود بھی سنبھالا جاتا یہ بات وہ میرب کو کیسے بتاتا کہ وہ خود سے نہیں بہکتا اس کے جسم سے اڑتی ہوئی خوشبو اسے قدر بہکا دیتی

Posted On Kitab Nagri

ہے۔۔۔ اپنی کھلی زپ والی جگہ پر شاہ کے لبوں کے لمس اور دانتوں کے ضربے محسوس کرتے ہوئے میرب سسکیاں بھرنے لگی تھی۔۔

۔ اپنی کمر پر رکھے اس کے ہاتھ کا لمس ریڑھ کی ہڈی تک سنسنار ہا تھا۔ اس کے بھاری لمحوں کی قربت۔۔۔۔۔ کمرے کا فسوں خیز خاموش ماحول میرب کی جان کو مشکل میں ڈالے ہوئے تھا۔ شاہ اتنے ظالم مت بنا کرے پلیز شاہ کے لمسوں کی شدتوں سے چور میرب اپنے دل میں سوچ کر رہ گئی تھی لبوں سے تو وہ سے کچھ بولنے کی مہلت ہی کہاں دیتا تھا ایسے موقع پر۔۔۔

۔ شاہ۔۔۔۔۔ ہم۔۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔۔ برداشت کرنا سیکھو جانے شاہ تمہاری قربت کی حسین وادیوں میں کھو کر اپنے بس میں رہنا شاہ سے نہیں ہوتا۔۔

www.kitabnagri.com

۔ شاہ کی بڑھتی جسارتوں سے وہ میرب کو سسکیاں بھرنے پر مجبور کر رکھا تھا شادی کو سال ہونے والا تھا۔ میرب کو شاہ کی محبت کی حد ابھی تک سمجھ میں نہیں آئی۔۔۔ آج بھی اپنی جان لیوا قربت پر اسے لرزتے دیکھ شاہ کے آتش لب بڑے دلکش انداز سے مسکراتے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

- اس کی کمر پر اپنے لمسوں کی بارش کرتے ہوئے پڑے ہوئے صوفے پر گرنے والے انداز میں بیٹھ گیا۔ کی کلائی کو پکڑ کر اپنی گود میں بٹھالیا۔

- ایک لمحے کی تاخیر کیے بغیر دوسرا ہاتھ اس کی گردن میں ڈال کر اس کے بالوں میں انگلیاں دھنتے ہوئے سر پہ ہاتھ رکھ کر اسے اپنے لبوں پر جھکائے اس کی جان کو مشکل کیے ہوئے تھا۔۔۔

- میرب اس کے کاندھوں پر ہاتھ رکھ کر صرف اس کی منمنائیاں برداشت کر رہی تھی۔۔۔۔

- ایسا نہیں تھا کہ میرب کو شاہ کے پیار سے پیار نہیں تھا۔ مگر شاہ کا پیار اس قدر سخت تھا کہ میرب کی نازک سی جان کو ہلکان کر کے ہی چھوڑتا۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

- میرب پوری طرح سے خود کو اپنے شاہ کے حوالے کر چکی تھی۔ کیونکہ یہ شاہ کی سنڈے کی صبح تھی۔ جسے شاہ نے اپنی مرضی سے فریش کر ہو کر ہی اس کی جان چھوڑنی تھی۔ تو پھر یہ بیکار کی مزحمیتیں کرنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- کاندھوں سے کرتی کو کس کاتے ہوئے اس کے پورے وجود پر اپنی محبت بھری مہریں ثبت کرتے جا رہا تھا۔

- جان شاہ تم اتنی خوبصورت کیوں ہو۔ اس کی شرٹ کو کاندھے سے سرکائے ہوئے اس کے دلکش حسین سراپے کی رانائیوں کو دیکھتے ہوئے شاہ گمبیہر آواز میں اس کے سراپے کو گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

- شاہ کے الفاظ سن کر میرب نے تو شرم سے چہرہ نیچے جھکا لیا۔ شاہ کی نظروں میں آتے جذباتوں کا سامنا کرنے کی ہمت میرب میں کبھی بھی نہیں ہوتی تھی۔

- تمہارا یہ تل مجھے۔۔۔۔۔ دل والے مقام کے پاس شاہ کا سب سے فیورٹ جو تل تھا۔ اپنی بات کو ادھورا چھوڑ اس پر اپنے لب رکھتے ہوئے چوم لیا۔

Posted On Kitab Nagri

- لبوں کی گرمی سے میرب کے منہ سے نکلتی ہوئی سسکیوں کی شدت میں تیزی آنے لگی تھی۔ جان شاہ تمہارا یہ تل مجھے پاگل کر دیتا ہے۔

- بتاؤ نا شاہ کی جان تم کیوں ہو اتنی خوبصورت کیوں شاہ کو تمہارا یہ حسن پاگل کر دیتا ہے۔۔۔۔۔ شاہ کہ جان لیوا لمس دل والے مقام پر محسوس کرتے ہوئے۔ میرب گھبرا کر پیچھے ہوئی تھی۔۔۔۔۔ مگر وہ بھول گئی تھی کہ اس وقت وہ شاہ کی پکڑ میں ہے وہ دشمن جاں اپنی محبت کو پورا کیے بنا کہاں اسے راہ فرار دیتا۔۔

- شش۔۔ شاہ۔۔ پ۔۔ پلیز۔۔۔۔۔ ن۔۔ نہیں کریں۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

اٹک اٹک کے کہا۔۔۔۔۔ میری جان میرے سوال کا یہ جواب تو نہیں ہے۔ شاہ نے ایک آئی برواٹھا کر کہا۔ اپنی محبت کے معاملے میں اتنا ظالم بن جاتا کہ ایسے وقت پر بھی اسے اپنے ہر سوال کا مکمل جواب چاہیے ہوتا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شش۔۔ شاہ پلینز میرے پاس اس وقت کوئی جواب نہیں ہے کبھی اپنی ضد چھوڑ کر میری حالت پر رحم بھی کر لیا کریں۔۔۔

- میرب میری ضد کو جانتی ہو تو پھر جواب دے دو۔۔ ورنہ اس سے بھی زیادہ تمہاری جان کو مشکل کروں گا۔ اور حالت کو بھی اس سے زیادہ قابل رحم بنادوں۔۔۔

- میرب اس لیے اتنی خوبصورت ہے کیونکہ اسے اپنے شاہ کے پاس آنا تھا۔ بڑی مشکل سے میرب بول پائی تھی۔



- ہم اور میرب صرف شاہ کے لیے بنی ہے میرب کے خوبصورت وجود اور محبت پر صرف اس کی شاہ کا حق ہے باقی کے جملے شاہ نے خود سے ہی مکمل کر دیے۔ اسے بھی پتہ تھا کہ میرب کی حالت اس نے کس قدر قابل رحم کر رکھی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

- میرب کے برہنہ وجود کو اپنی باہوں میں سمیٹتے ہوئے اسے بیڈ پر لے آیا۔ وہ پوری طرح سے خود کو اس کی پناہوں میں چھوڑ کر آنکھیں بند کیے لیٹی تھی۔۔

- وہ اس پر جھکا اور جھکتا ہے چلا گیا سانسوں کی چلتی ہوئی تیز دھنیں اور سسکیوں کی ٹوٹتی ہوئی مالا اس بات کا ثبوت تھا کہ شاہ اپنی سنڈے کی صبح کو خوشگوار بنا چکا ہے۔۔۔

- وہ اپنی شدتوں سے ٹوٹی ہوئی میرب کو اپنے سینے میں چھپا کر اپنی سانسوں کو بحال کرتا ہوا آتش لبوتلے مسکرا رہا تھا۔۔

- یہ بھی دشمن جہاں کا ایک انداز تھا کہ اپنی شدتوں سے توڑ کر اسے اپنی محبت کی پناہوں میں سمیٹ کر لبوں پر مسکراہٹ سجالیتا۔۔۔

www.kitabnagri.com

!!جان شاہ ترے جمال کی تصویر کھینچ دوں لیکن !!!
زباں میں آنکھ نہیں آنکھ میں زبان نہیں !!!

Posted On Kitab Nagri

- شاہ نے ایک ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے میرب کے خوبصورت سراپے کو دیکھا۔ اور گبھیر آواز میں
شعر کہا۔۔۔۔

- شاہ اب آپ چپ کر کے لیٹے رہیں ورنہ میرے منہ میں جو زبان ہے وہ چلنے لگے گی۔۔۔۔

- شاہ کی شدتوں سے ٹوٹی ہوئی میرب نے اپنے نازک ہاتھ سے ایک زور کا مکہ شاہ کے سینے میں مارتے
ہوئے سرواپس شاہ کے سینے میں چھپا لیا۔۔۔۔

- ہا ہا ہا۔۔۔ شاہ کا زندگی سے بھرپور قہقہہ روم میں گونج اٹھا تھا۔۔۔۔ میرب کے اس انداز سے بدلہ
لینے پر۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

oooooooooooo

- لڑکیوں جا کر دیکھو کہ ہما کی کیا دیر ہیں۔۔۔۔ ہما کی ماما اس کی کزنوں سے بول رہی تھی کہ ہما کی تیاری کہا
تک پہنچی ہے۔۔۔۔

- ہما کو پار لروالی گھر پر آکر ہی تیار کر رہی تھی۔۔۔

- پھوپھو بس تھوڑی ہی دیر ہے آپ باقی کی تیاریاں دیکھ لیں۔ ہم ہما کو دیکھ لیں گے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- تم لوگ تو ابھی تک خود تیار نہیں ہوئی ہمارا کیسے لے کر آؤ گی۔۔

- آنٹی ان کے ایسے ہی تماشے ہیں یہ ہمیشہ لیٹ ہی تیار ہوتی ہے۔ شہزاد نے اپنا اولین کام سرانجام دیا
آگ لگانے والا۔۔

- میرا بچہ تیار تو ابھی تم بھی نہیں ہو
ہماری ماں نے شہزاد کے کان سے پکڑتے ہو مسکرا کہا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- شہزاد کو محبت بھری ڈانٹ پڑتے
دیکھ سب کزنز کھی کھی کر کے ہنسنے لگی۔۔

- کیا آنٹی آپ نے میری انسلٹ کروادی شہزاد نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

- آگ لگانے والوں کا ہمیشہ انجام برا ہوتا ہے لڑکی عائزہ نے کھی کھی کرتے ہوئے دانت نکال کر جواب دیا۔۔

- نہیں بھئی آپ لوگ میری بیٹی کو تنگ مت کریں۔ سب لوگ جلدی سے تیار ہو جائیں۔ میں ہما کو خود ہی دیکھ لیتی ہوں۔۔

- لگتا ہے پارلروالی کا اجٹ پورا ارادہ ہے کہ وہ ہمیں لیٹ کر کے ہی چھوڑے گی۔ اور تمام لڑکیاں اگلے دس منٹ میں مجھے تیار چاہیے۔۔

- صبح سے تم لوگوں کی تیاری ہی مکمل نہیں ہو رہی۔ ہما کی ماں نے اس بار تھوڑا سٹرک انداز سے کہا تھا۔۔۔

- کسی کا جھکا نہیں مل رہا تھا تو کسی کے بال کے سٹائل ابھی ادھورے تھے۔ تو کوئی بالوں کو سٹریٹ کرنے میں مگن

تھی گھر میں اس وقت افراتفری کا ماحول چل رہا تھا۔ ہر کسی کو تیار ہونے کی جلدی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- بہنوں جی آپ کو شرم نہیں آتی کہ تھوڑی دیر صبر کر لیں فضا ہر اعانہ ہانیہ یہ لوگ بھی کہاں ہر ماننے والی تھی۔۔

- سوچ لو سالی صاحبانو جتنا تنگ کرو گے بدلے میں۔ میں بھی وہی سلوک کروں گا۔ کل میں بھی تم لوگوں کو تمہاری بہن سے ملنے کے لیے اتنا ہی تڑپاؤں گا شاہ زیب نے دھمکیدی۔۔

- دیکھ لیجیے آپ تو ابھی سے ہمیں ہماری لڑکی سے دور کرنے پر آگئے ہیں جائیے ہم نہیں دیتے اپنی لڑکی آپ کو شہزادے ایک ادا سے کہا تھا بالوں کو جھٹکا دیتیں ہوئے۔۔



www.kitabnagri.com

- اوں اوں اوں۔۔۔ ایسے کیسے ہماری لڑکی کو اٹھا کر لے جائیں گے۔۔
- دولہا بھائی ہم سے پنگے مت لیں ہم سکیورٹی بڑھا دیں گے۔۔

- دل والے دلہنیا لے جائیں گے جتنا مرضی آپ اپنی سکیورٹی کو بڑھا دیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

- بھائی آپ کو شرم نہیں آتی ڈاکٹر ہو کے غنڈوں والی جیسی باتیں کرتے ہوئے مقابلہ دونوں پارٹی ٹکڑا کر رہی تھی۔۔

- ڈاکٹر اتنے شریف بھی نہیں ہوتے کہ اپنی ہونے والی سالیوں سے ہار جائے۔۔

- ڈاکٹر بھائی ہم تو سمجھے تھے کہ آپ بہت معصوم ہیں۔ مگر آپ تو بہت چالاک نکلے آخر سالیوں نے ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔۔

Kitab Nagri

- ہما تو دونوں پارٹیوں کا مقابلہ دیکھ کر حیران رہ گئی تھی۔ اسے شاہ زیب سے امید ہی نہیں تھی کہ وہ اس طرح کی باتیں بھی کر لیتا ہے۔۔

- میری پیاری سالیوں آپ بے فکر رہو اس کے لیے تو میں شریف ہوں آپ لوگ میری بیوی کو بھڑکائے مت۔۔

Posted On Kitab Nagri

- سوچ لیجیے ابھی تو آپ کی بیوی

ہماری کسٹڈی میں ہے آپ نے ہمارے ساتھ کافی بگاڑ لی ہے۔ جانیے آپ کو نہ ملے گی آپ کی دلہن کی پکس اور نہ ہوگی ہال میں آنے سے پہلے آپ کی اپنی دلہن سے بات۔۔۔

- نہ یار ایسا ظلم مت کرو مجھے میری دلہن کی تصویر بھیج دو۔۔۔ تھوڑی اور منتیں و سماج کرو ہمارا شاید ہم غور و فکر کر لیں۔۔

- فون دو مجھے اور شرم کرو کیوں تنگ کر رہی ہو۔ ان کو ہمانے ان کے ہاتھ سے فون کھینچتے ہوئے کہا۔۔

www.kitabnagri.com

- بہت فکر ہو رہی ہے اپنے ہونے والے شوہر کی۔ اور جو وہ ہمیں تنگ کر رہے ہیں وہ نہیں دیکھا آپ نے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- چلو ہم لوگ چلتے ہیں یہ تو ابھی سے اپنے شوہر کے گن گانے لگی ہیں مصنوعی شکلیں بناتی ہوئی سب روم سے ایک کے کر کے جاچکی تھی۔۔۔

- بہت تنگ کیا ہے آپ کی کزنوں نے سوچ لیجئے ڈاکٹر صاحبہ یہ سارے بدلے میں آپ سے لوں گا۔۔ بہت جلد آپ ہما سلیم سے ہما شاہ زیب خان ہونے والی ہو۔ شاہ زیب نے ہما کے سلام کہتے ہی ایک کے بعد ایک اپنی سب باتیں۔۔۔

- آپ بھی تو ان کو تنگ کر رہے تھے اور ویسے بھی آپ مجھے بیچ میں مت گھسیٹے ہمانے مسکراتے ہوئے بیچ کا راستہ نکالا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- شاہ زیب بیٹا کتنی دیر ہے جلدی آجاؤ۔

Posted On Kitab Nagri

۔ ابھی شاہ زیب اور بات کرنے کے موڈ میں تھا کہ اس کی ماں روم کا دروازہ کھول کے اندر داخل ہوئی۔
۔ شاہ زیب نے ہما کو اللہ حافظ کہتے ہوئے فون بند کر دیا۔ ہما نے بھی اللہ کا شکر ادا کیا کہ اسے زیادہ سوالوں کا فی الحال جواب نہیں دینا پڑا وہ پہلے سے ہی بہت نروس تھی۔

oooooooooooo

۔ چوہدرن تیرا وہ کھوتا کہ ہر ہے۔۔۔
چوہدری وجاہت گھر کے اندر داخل ہوتے ہی اپنی بیوی سے بولا۔۔۔

۔ چوہدری صاحب کبھی تو میرے پتر کے لیے کچھ اچھا بول لیا کرو آتے شروع ہو جاتے ہو۔ جائے نماز کو لپیٹتی ہوئی چوہدری کی بیوی کھڑی ہو گئی۔۔۔

Kitab Nagri

۔ تیرے پتر کی کر تو تیں چنگی ہوں تو پھر میں کچھ اس کے لیے بھی چنگا بھی بول لیا کروں گا۔۔ سارا دن گلی کے آوارہ کتوں کی طرح اپنے یار سیلیوں کے ساتھ ادھر سے ادھر منہ مارتا پھرتا ہے۔۔

۔ اپنے گاؤں کے علاوہ ساتھ والے ساتھ گاؤں میں بھی میری تھو تھو کروار کھی ہے اس کتے کے پلے نے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- چوہدری صاحب خدا کا خوف کیا کرو کم سے کم اس کو تو گالیاں دیتے ہیں خود کو تو گالیاں مت دیا کرو۔۔۔

- یہ پکڑے پانی پییں اور ٹھنڈے ہو جائیں۔۔ پانی کا گلاس ہاتھ میں پکڑتی ہوئی چوہدری کی بیوی اس کا غصہ ٹھنڈا کر رہی تھی۔۔

- جیسی تیرے پتر کی کرتوتیں ہیں نا وہ دن دور نہیں کہ اسی چلو بھر پانی میں ہم کو ڈوب مرنا پڑے گا۔۔
اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)

۔ سلام ابا سائیں سلام اماں سائیں چوہدری خرم جو ابھی ابھی گھر کے اندر داخل ہوا تھا۔ سامنے بچھی پیل کے درخت کے نیچے چار پائیوں پر بیٹھے اپنے ماں اور باپ کو سلام کرتے ہوئے اپنی چادر کا ایک پلو اٹھا کر پیچھے کی جانب کو جھٹک دیا چہرے پر آکڑ سجائے ہوئے آکر ٹھاسے چار پائی پر بیٹھ گیا تھا۔۔

۔ جا کوئی چائے پانی کا بندوبست کر تیرا لائق پتر آیا ہے اپنے یار بیلیوں کے ساتھ گلیاں کچ کر۔۔

۔ اب سائیں خدا کے لیے آتے ہی مت شروع ہو جانا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- کیوں ایسے کون سے تو کارنامے سرانجام دے کر آتا ہے جو آتے ہی تیری خزمت کے لیے میں گھر کے بوہیں کے آگے تیل کی بوتل لے کر کھڑا ہو جاؤں کہ میرا لٹک پتر آیا ہے۔۔۔۔

- کوئی چنگے کام کر کے دکھا تو تجھے پھولوں کی مالا ڈالنے میں بھی مجھے کوئی دقت نہ ہو۔۔۔ پر تیری کرتوتیں ہی ایسی ہیں کہ تجھے دیکھتے مجھے غصہ آ جاتا ہے۔۔۔ سارا دن پورے گاؤں میں تیرے ہی کارناموں کی باتیں ہوتی ہیں۔۔۔

- چوہدری صاحب اللہ کا خوف کریں ابھی گھر میں داخل ہوا ہے یہ ساری باتیں بعد میں بھی ہو سکتی ہیں معاملے کو ٹھنڈا کرنے کے لیے چوہدری کی بیوی بیچ بولی۔۔۔

- ہمیشہ مجھے ہی مت چپ کروایا کرو کبھی اپنی نالائق پتر کو بھی سمجھا لیا کرو چلو اور کوئی کام نہیں ہے تو شہر جا کر ماہ نور بیٹی کوئی لے آئے۔۔

- تو اباسائیں اتنی سی بات آپ مجھے پیار سے بھی بول دیتے تو میں خوشی خوشی کر دیتا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- ساری زندگی تجھے میں سمجھاتا رہوں تجھے خود سے نہیں پتہ کہ ماہ نور۔ بیٹی کو کتنے دن ہو گئے ہیں گاؤں میں آئے ہوئے وہ ہاسٹل میں ہمارا انتظار کرتی رہتی ہے کہ کب اس کا نکمہ بھائی اس کو لینے آئے گا۔۔

- اب دفع ہو شام کو جا کر بہن کو لے آ اور رات وہیں پر رک جانا صبح کا سفر ہی اچھا ہوتا ہے۔۔ ویسے بھی لاہور میں تیرے بہت سارے نکمیں دوست ہیں کسی کے پاس بھی رک جانا۔۔

- اماں سائیں اب دیکھ لو ساری بات مان رہا ہوں پھر بھی گالیاں دیے جا رہے ہیں خرم نے اٹھتے ہوئے اپنی ماں کو شکایت کی۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- چوہدری صاحب بس چپ کریں اب میرا پتراپٹ کی پہلی بات مان کر جاتا رہا ہے۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- بڑا آسان کر رہا ہے تیرا پتر پوری دنیا کو تیرے پتر نہیں اپنے کاندھے پہ اٹھایا ہوا ہے۔ بہت بوجھ ہے تیرے پتر کے کاندھوں پر۔۔۔۔۔

- جاتے ہو بھی چوہدری صاحب نے اپنے طنز کے نشتر چلائے تو خرم غصے سے اپنی چادر کو جھٹکتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔ اب سائیں کبھی زندگی میں اپنے پتر پہ خوش نہ ہونا۔۔۔

- اکڑچیک کر اس کھوتے کی جیسے بڑے کوئی عظیم کارنامے سرانجام دیے ہوں۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- چوہدری صاحب بس کریں اب تو چلا گیا ہے جان چھوڑ بھی دیا کریں اس کی ناگواری سے سر پہ ہاتھ رکھتی ہوئی چوہدری کی بیوی بولی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- ایک دن توں بہت پچھتائے گی خرم کی ماں۔۔ جس راستے پر تیرا بیٹا چل نکلا ہے نا اس کو واپس موڑ لے ورنہ ایک دن ہم دونوں کے ہاتھ میں سوائے پچھتاوے کے اور کچھ نہیں رہ جائے گا۔۔

oooooooooo

بیٹا مجھے بہت اچھا لگا کہ آج تم میرے پاس آکر بیٹھی اور اتنی ساری ہم ماں بیٹی نے باتیں کی آج مہک پہلی بار اپنی ساس کے پاس جا کر بیٹھی تھی اور اس سے کافی اچھا لگا تھا اپنی ساس سے بات کرتے ہوئے وہ کافی سادہ مزاج اور نرم دل کی عورت تھی۔۔

اماں ویسے آپ نے روم میں مجھے بلوایا کیوں تھا کوئی کام تھا آپ کو۔۔
کیوں میں ویسے اپنی بیٹی کو نہیں بلا سکتی اپنے پاس بیٹھنے کے لیے۔

www.kitabnagri.com

بلا سکتی ہیں لیکن میں نے تو ویسے ہی پوچھا ہے کہ کوئی ضروری کام تو نہیں تھا مہک نے اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

بیٹا میں نے بہت دل سے تمہارے لیے ایک سوٹ تیار کروایا ہے میں چاہتی ہوں کہ تم شازیب کی شادی پر یہ سوٹ پہن کر جاؤ۔

Posted On Kitab Nagri

مہک کی ساس نے اسے اپنی الماری میں سے ایک سوٹ نکال کر دیا جس پر بہت نفیس کام ہوا ہوا تھا اور اس کا کرتی اور شرارہ تھا ساتھ میں ایک باکس دیا جس میں گولڈ کی بہت نفیس جو لری تھی۔ اور ساتھ میں اپنے خاندانی کنگن بھی مہک کو دیے۔

پر اماں جی یہ تو آپ کے ہیں ناپ پہنیں اسے۔

بیٹا یہ میری طرف سے تمہارے لیے پیار ہے جو میری ساس نے مجھے دیا تھا اور میں تمہیں دے رہی ہوں۔ یہ کہتے ہوئے مہک کی ساس نے خود اپنے ہاتھوں سے مہک کے ہاتھوں میں کنگن پہنا دیے اور کہا کہ بیٹا یہ ہمارے خاندانی کنگن ہے آپ سے یہ تمہارے ہیں ان کو سنبھال کے رکھنا۔ میں خوشی سے تھینک یو بولتی ہوئی پہلی بار اپنی ساس کے گلے لگی۔

بیٹا تھینک یو کی ضرورت نہیں ہے تم میری بیٹی ہو ماں ہمیشہ اپنی بیٹی کو ہی اپنی چیزیں دیتی ہے اب تم جا کر تیار ہو جاؤ۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

۔ مہک خوشی خوشی اپنی چیزوں کو دیکھتی ہوئی اپنے روم کی طرف چل دی۔

روم میں جاتے ہی اس کی نظر بیڈ پر پڑے ہوئے شاپنگ بیگ پر گئی۔ ابھی وہ دیکھ ہی رہی تھی کہ احمر واش روم سے فریش ہو کر باہر آیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مہک نے تجسس سے احمر کی طرف دیکھا۔

۔ احمر نے ایک آئی بروز اٹھا کر دیکھا۔۔۔ کیا۔۔۔ وہی تو میں پوچھ رہی ہوں کہ یہ سب کیا ہے
مہک نے جواب دیا۔ خود ہی کھول کے دیکھ لو احمر نے مسکراتے لبوں سے کہا۔۔۔

۔ مہک نے اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے کپڑے بیڈ پر رکھتے ہوئے شوپنگ بیگ کو کھولنا شروع کیا جن
میں مختلف کلر کے خوبصورت ڈریسز تھے۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

۔ مہک کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کون سا ڈریس زیادہ خوبصورت ہے وہ ایک پکڑتی تو دوسرا رکھ دیتی
تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- احمر یہ سب کس کے لیے ہے تجسس بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

- یہ سب میرے لیے مجھے یہ کلر بہت پسند ہے۔۔۔ احمر نے مسکرا کر اپنی زبان کو دانتوں تلے دباتے ہوئے کہا۔۔۔

--- چھی۔۔۔ سیریز لی یہ پہن کر آپ کیسے لگیں گے۔۔۔ مہک پہلی بار احمر کی بات پر یوں کھکھلا کر ہنسی تھی۔۔۔



- یہ لڑکیوں والا کپڑے میں تو نہیں نا پہنوں گا ظاہر سی بات ہے کہ تمہارے لیے یار۔ احمر نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

- اب بتاؤ یہ تمہیں کیسے لگے کپڑے۔ احمر نے مہک کے چہرے کی خوشی دیکھ کر پوچھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- بہت زیادہ خوبصورت ہیں مہک نے خوشی سے احمر کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

- خوبصورت تو یہ تب ہوں گے جب تم ان کو پہنو گی احمر ٹاول گلے میں ڈالے ہوئے سر کو پہنچتا اس کے قریب آکر دلکش نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

- مگر میں تو آج ان میں سے کوئی بھی نہیں پہنوں گی۔۔

- کیوں۔۔۔۔ احمر نے حیرانگی سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔ ابھی تو تم نے کہا کہ تمہیں یہ سب ڈریسز پسند ہیں اور اب تم کہہ رہی ہو کہ ان میں سے کوئی بھی نہیں پہنوں گی۔۔۔۔

- آپ ناراض نہ ہو میں نے آج یہ ڈریس پہننا ہے۔ جو اماں جی نے میرے لیے سلیکٹ کیا ہے۔۔۔ بیڈ پر رکھے ہوئے ڈریس کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اچھا جی تو اس کا مطلب ہے کہ آج شوہر پر اپنی اماں جان کو ترجیح دی جا رہی ہے۔۔ ٹھیک ہے بھائی
ساس اور بہو اب مل کر روز میرے ساتھ ایسا ہی کیا کریں گی۔۔۔۔۔

- اگلے جی پہن لو اب تم نے ایسے بندے کی چیز کو سلیکٹ کیا جس کو تو میں کبھی نہ کر ہی نہیں سکتا
۔۔۔ احمر کو خوشی ہوئی تھی یہ سوچ کر کہ مہک اس کی ماں کو احترام اور عزت دے رہی ہے۔۔۔
اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

- مہک نے کھلے ہوئے چہرے سے اپنا جوڑا اور جو لری احمر کو دکھائی۔۔۔ بیوٹی فل بہت خوبصورت ہے
اور جب تم اس کو پہنو گی۔ تو اس سے بھی زیادہ خوبصورت لگے گا۔۔ احمر نے جوڑے کے ساتھ مہک کی
دل کشی کی بھی تعریف کی۔۔۔

- اپنی کلائیوں کو ہلاتے ہوئے دکھایا کہ یہ کنگن مجھے اماں جی نے دیے ہیں۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- مگر یہ کنگن تو اماں جان اپنے بہو کو پہنانا چاہتی تھی۔ احمر نے بنا تاثرات کے چہرہ لیے۔ اس کے چہرے
کے تاثرات دیکھنے چاہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- ہاں تو میں ان کی بہو ہی ہوں۔ اس لیے کنگن پہ حق تو میرا ہی بنتا تھا۔۔۔

- اچھا جی میں بس یہی سننا چاہتا تھا مجھے یہ سن کر بہت خوشی ہوئی کہ تم نے دل سے خود کو اس گھر کی بہو مان لیا۔۔۔

- اس کی دونوں کلائیوں کو اپنے ہاتھوں سے پکڑتے ہوئے باری باری کنگ والی جگہ کو چوم لیا۔۔۔



- مہک نے شرماتے ہوئے اپنے ہاتھ پیچھے کر لیے۔۔۔ پیچھے ہٹے یہ کیا کر رہے ہیں۔۔۔

- کرنے کو تو بہت کچھ کر سکتا ہوں ذرا شادی والا قصہ نپٹا لینے دو۔ محترمہ ویسے بھی کل رات کچھ وعدے ہوئے تھے ہم دونوں کے درمیان آج رات وہ پورے کرنے کا ٹائم آ گیا ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اس کی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے دباؤ بڑھا کر اپنے ساتھ لگا لیا۔۔ احمر پلیز ہم لیٹ ہو جائیں گے اور پھر شاہ زیب بھائی آپ سے ناراض ہو جائیں گے۔۔

- احمر کو بہکتا ہوا دیکھ مہک شرما کر نظروں کو ادھر ادھر کر رہی تھی۔۔ وہ اپنی دونوں کنگن والی کلائیوں کو اس کے سینے پر رکھے ہوئے تھی۔۔۔۔

- شاہ زیب بھائی کی ایک بار شادی ہو جانے دو اسے بھی پتہ چل جائے گا کہ اپنی بیوی کے ساتھ روم میں ہوتے ہوئے ٹائم کا پتہ نہیں چلتا۔۔۔

- پلیز آپ تیار ہو جائیں اور مجھے بھی تیار ہونے دے مہک مسکراتے ہوئے احمر کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے کر کے مسکراتی ہوئی واش روم میں جا کر بند ہو گئی تھی۔۔۔

- کوئی نہ میری کتاب میں یہ بھی لکھ دیا گیا ہے۔ اس کا بھی برابر حساب لیا جائے گا۔ وہ اونچی آواز میں کہتا ہوا امر ر کے سامنے تیار ہونے لگا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- مہک کے بدلے ہوئے انداز نے احمر کو پرسکون کر دیا تھا۔ مہک کا واضح بدلاؤ احمر کو نظر آرہا تھا۔۔۔۔۔ وہ دل ہی دل میں خدا کا شکر کر رہا تھا کہ اس کی بیوی کا دماغ لائن پر آنے لگا ہے۔۔۔

oooooooooooo

جان شاہ اٹھ جاؤ امی جان ناشتے پر ہمارا ویٹ کر رہی ہیں۔۔ شاہ کے سینے پر سر رکھے ہوئے۔ گہری نیند میں سو گئی تھی۔ رات کو بھی مہندی سے لیٹ آئے تو نیند نہیں پوری ہوئی۔۔۔

- اٹھتی ہوں شاہ میں بہت تھکا ہوا فیل کر رہی ہوں۔۔۔۔۔ میرب واپس سے آنکھیں بند کرتے ہوئے شاہ کے سینے پر سر رکھ کے سو گئی۔۔۔

www.kitabnagri.com

- اگر کہو تو میں تھکن اتارنے کا انتظام کروں۔۔ شاہ نے میرب کے کان میں سرگوشی کی تو میرب نے نیند سے بھری ہوئی آنکھیں اٹھا کر شاہ کی جانب غصے سے دیکھا۔۔

- یہ تھکن بھی آپ کی دی ہوئی مہربانی ہے۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- ہاں تو میں نے تو کہا ہے کیا حکم ہے میرے لیے۔۔ اگر کہو تو دبا دیتا ہوں کہو تو۔۔۔ شاہ نے ادھوری بات منہ میں رکھتے ہوئے مسکرا منہ بنا کر مسکرایا۔۔

- آہ آہ۔۔۔ ظالم لڑکی۔۔۔ میرب نے شاہ کے ننگے سینے پر اپنے دانت کاٹ دیے۔۔

- اور جو آپ میرے ساتھ کرتے ہیں وہ ظلم نہیں ہوتا۔۔ اب تو میں روز آپ کو اسی طرح سے کاٹ کاٹ کر کھائی جاؤں گی۔۔ اپنے بالوں کا جوڑا بناتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

- سوچ لو میں اس سے بھی ڈبل کروں گا میری جنگلی بلی۔۔۔ اس کے گالوں کو لبوں سے ٹچ کرتے ہو بیڈ سے اٹھ کر چپلیں پہن رہا تھا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- آپ پہلے کون سا مجھے کم ہلکان کرتے ہیں۔۔ اب تو میرا دل چاہتا ہے آپ کا نام رکھ دوں ظالم شاہ۔۔۔ رومان شاہ آپ پر بالکل سوٹ نہیں کرتا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میری جان شاہ جو دل میں آئے وہ نام رکھو۔۔ شاہ نے جب سارے حق ہی تمہارے ہاتھ پہ رکھ دیے ہیں تو جو چاہو شاہ کے ساتھ سلوک کرو۔۔۔۔

- وہ مسکراتے ہوئے واش روم میں جا کر بند ہو چکا تھا۔۔۔

- میرب اپنے لبوں میں مسکرا دی ہلکان کرنے کے بعد بھی رومان شاہ کے پیار سے بھری ہوئی میرب کس قدر مطمئن نظر آرہی تھی۔۔۔۔

- بے شک شوہر کا پیار عورت کے لیے تحفظ بھی ہوتا ہے اور صبر کا پیمانہ بھی۔ جیسے میرب رومان شاہ کی محبت کا جام پی کر ہمیشہ مطمئن ہی نظر آتی تھی۔۔۔

www.kitabnagri.com

oooooooooooo

- امی جان اگر آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو ہم بھی نہیں جائیں گے۔۔ میرب جو اپنی ساس کے روم میں ان کی تیاری دیکھنے اٹھی تھی۔۔ مگر اپنی ساس کو تیار نہ دیکھ کر وہ فکر مند ہوتے ہوئے خود بھی جانے سے انکار کر رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- نہیں بیٹا تم اور رومان دونوں جاؤ

شاہ زیب کی زندگی میں اتنی بڑی خوشی ہے۔۔۔ جا کر اس کو خوشی خوشی مناؤ میری طبیعت آج کچھ ٹھیک نہیں ہے اس کی بیٹا میں نہیں جاسکوں گی۔۔

- مگر امی جان آپ کو ایسے چھوڑ کر۔۔ ہیں جاسکتے۔۔ رومان شاہ بھی روم کے اندر داخل ہوتے ہوئے اپنی ماں کی بات سن چکا تھا۔۔۔۔۔

- اور اٹھیں میں آپ کو ڈاکٹر کے پاس لے کر چلتا ہوں رومان شاہ فکر مندی سے اپنی ماں کے پاس بیٹھ کر ان کا ہاتھ پکڑ کر چوم رہا تھا۔۔۔۔۔ رومان شاہ اپنی ماں سے بہت محبت کرتا تھا۔ یوں کہو کہ رومان شاہ کی ساری دنیا اپنی ماں کے ارد گرد گھومتی تھی۔۔۔۔۔

- اپنی ماں کی زرا اسی تکلیف سے بھی رومان شاہ تڑپ اٹھتا۔۔ دنیا کا کوئی کام بھی رومان شاہ کو اپنی ماں کی صحت سے زیادہ ضروری نہیں لگتا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے رومان بس تمہیں پتہ ہے کہ تھکاوٹ مجھے سوٹ نہیں کرتی ---- رات کو ہم لوگ مہندی کے فنکشن سے بھی لیٹ آئے ہیں ---- اس لیے بیٹا آج میں نہیں جاسکوں گی -- اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ---- میرے پاس سکینہ زکیہ اور باقی لڑکیاں سب موجود ہیں ----

- اور تمہاری دونوں تائیاں بھی تو ہیں اگر کوئی پریشانی کی بات ہوئی تو تمہارے چچا بھی گھر میں موجود ہیں ---- رومان شاہ کی ماں نے پوری تسلی دیتے ہوئے ساری بات کہی تھی ----

- آپ کو لگتا ہے کہ آپ کی خراب طبیعت میں میں آپ کو یوں دوسروں کے رحم و کرم پر چھوڑ کر جا سکتا ہوں --

- میری جان تم دونوں جاؤ میں بالکل ٹھیک ہوں بس تھکاوٹ ہے اس لیے مجھ سے نہیں جایا جائے گا --

Posted On Kitab Nagri

- رومان اور میرب کا دل تو نہیں مان رہا تھا۔ مگر امی جان کے بہت اصرار پر وہ جانے کے لیے تیار ہو گئے۔۔۔

- اور یہ بھی سچ تھا کہ شاہ زیب کی خوشی ان کے بنا ادھوری تھی۔۔ رومان شاہ اور میرب گھر کے ملازمین کو تاکید کرتے ہوئے شادی کے لیے نکل گئے تھے۔۔۔

oooooooooooo

- گلاب کے پھولوں سے سجا ہوا سیٹج جس پر شاہ زیب ہما کے انتظار میں بیٹھا ہوا تھا۔ شاہ زیب نے بلیک کلر کی شیردانی پہنی ہوئی تھی۔ اور اوپر سکن کلر کے کلمے میں وہ بے حد خوبصورت لگ رہا تھا گورا چٹا پٹھان بلیک کلر میں دمک رہا تھا۔۔

Kitab Nagri

کچھ ہی دیر میں ہما کو خوبصورت پھولوں سے بنی ہوئی چادر کے نیچے لایا جا رہا تھا۔ ہما پر روپ نور کی مانند چھایا تھا۔۔ ڈیپ ریڈ کلر کے لہنگے اور کرتی میں وہ چلتی ہوئی کوئی ماڈرن گرل لگ رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- باریک باریک نین نقشوں کو پار لروالی نے میک اپ سے نکھار کر چار چاند لگا دیے تھے۔۔ شاہ زیب کی نظریں سامنے آتی ہوئی ہمارے ہٹ نہیں سکی۔۔۔

- وہ تیری ہی ہے بس کر کتنا گورے گاہے شرم انسان۔۔۔۔۔ پاس بیٹھے ہوئے احمر اور رومان شاہ کی نظروں کا فوکس احمر پر تھا۔۔۔۔۔ کیوں نہ ہوتا یہی تو موقع تھا کہ وہ اپنے یار کے ٹانگیں کھینچ کر اسے مذاق سے بے حال کر دیتے۔۔۔۔۔



- چپ کر کے بیٹھے رہو تم بے غیرتوں کا مجھے سب پتہ ہے۔۔ خود تو اپنے گھروں سے نکلنے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔

- میری باری آئی ہو ہیں تو تم لوگوں کو بڑی تبلیغ سوچ رہی ہیں۔۔ خود لانتی انسانوں ہر جگہ لیٹ پہنچتے ہو آج بھی رومان شاہ اور احمر گھر سے لیٹ نکلے تھے شاہ زیب کا پارہ آج بھی ان دونوں پر گرم تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- واہ بھائی ہمارے گونگے ڈاکٹر کے منہ میں زبان آگئی ہے۔ اللہ خیر کرے۔۔۔

- احمر نے بجائے اپنی غلطی تسلیم کرنے کے مذاق کر کر کے شاہ زیب کی جان مشکل کر رکھی تھی۔۔۔۔

- سیٹیج پر شاہ زیب نے ہما کے آگے ہاتھ بڑھاتے ہوئے اسے سیٹیج پر چڑھنے میں مدد کی۔۔ دونوں کی چوڑی بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

Kitab Nagri

- شادی بہت خوبصورت سے انجام پائی تھی نکاح کے بعد رنگ برنگے لذیذ کھانوں کا دور شروع ہو چکا تھا کھانوں میں کچھ افغانی ڈشز بھی رکھی گئی تھی آخر شاہ زیب پٹھان تھا۔۔۔۔

- کچھ نہ کچھ تو اس نے ٹریڈیشنل کرنا تھا کھانا بے لیز تھا سب مہمانوں نے بہت لطف اندوز ہو کر کھایا

--

Posted On Kitab Nagri

- کھانے کے بعد اب دلہن کی رخصتی کی باری آگئی تھی۔۔۔ اشک بار آنکھوں سے ہمارے والدین اور رشتہ داروں نے ہمارے ڈاکٹر شاہ زیب کی پھولوں سے لدی ہوئے گاڑی میں بیٹھا دیا۔۔

- ڈاکٹر ہمارے بھی نم آنکھوں سے اپنی ماں سے ملتی ہوئی گاڑی میں بیٹھی تھی۔ جہاں اسے ڈاکٹر شاہ زیب کو پانے کی بے حد خوشی تھی۔۔۔۔

- وہی اپنے والدین کو چھوڑنے کا غم جو ہر لڑکی کے لیے ہوتا ہے۔ آج ڈاکٹر ہمارے بھی اسی کیفیت سے گزر رہی تھی کہیں خوشی تو کہیں دل کونے میں ماں باپ کے گھر کو چھوڑنے کا غم بھی تھا۔۔۔۔۔

ooooooooo,

شاہ میر کی سات بجے کے آس پاس آنکھ کھلی تو اسے احساس ہوا کہ مرہاس کے ساتھ لیٹی ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

بستر پر لیٹے لیٹے ہی شاہ میر نے اپنی آنکھوں کو چاروں طرف کمرے میں گھمایا مگر مرہا پورے روم میں کہیں بھی نظر نہ آئی۔۔

شاہ میر بستر سے اتر کر چپلیں پہنتا ہوا باہر کی طرف چلا۔ باہر سے کھٹپٹ کی اور پانی کے شور کی آوازیں آرہی تھی۔ جس سے اندازہ لگایا جاسکتا تھا کہ مرہا باہر کچھ کام کرنے میں مصروف ہے۔۔

مرہا تم یہ سب کچھ کیوں کر رہی ہو؟؟؟ مرہا جو بڑے ہی مصروفانہ انداز میں شاہ میر کے کپڑوں کو دھو رہی تھی اچانک شاہ میر کی آواز سے دبک کر پیچھے ہوئی۔۔

ہائے اللہ میر!! اچانک آ کے ایسے نہیں بولتے۔ کوئی دل کا کمزور بھی ہوتا ہے مرہا اپنی آنکھوں کو ادھر ادھر گھما کر گھبرائی ہوئی بولی۔

اچھا جی! مجھے نہیں پتہ تھا میری بیوی دل کی کمزور ہے۔ تم مجھے یہ بتاؤ تم یہ سب کچھ کیوں کر رہی ہو ٹھنڈ دیکھی ہے۔ بیمار پڑ جاؤ گی تم۔ ویسے اتوسی تمہاری صحت ہے۔ آخر میں لہجہ تھوڑا شرارتی سا ہوا۔

۔ کوئی اتوسی نہیں ہوں۔ شادی ہو گئی ہے اب میں بڑی ہو گئی ہوں اور آپ کے کام کرنا میرا فرض ہے

Posted On Kitab Nagri

میں یہ سب کام خود اپنے ہاتھوں سے کرنا چاہتی ہوں۔۔۔

اس کو شاہ میر کی یہ بات ذرا پسند نہ آئی اور وہ اپنے ہاتھوں کو ابھی بھی شاہ میر کے کپڑوں پر رگڑ کر دھو
تے ہوئے اور ساتھ ساتھ شاہ میر کو جواب بھی دے رہی تھی۔۔۔

۔ اوہو میری جان غصہ کر گئی میرا یہ مطلب نہیں تھا یا۔۔۔ میرا مطلب تھا کہ موسم ٹھنڈا ہے تم بیمار
پڑ سکتی ہو بس اس وجہ سے میں نے منع کیا کپڑے تو مجھے دے دیتی سارے اکٹھے کر کے میں لانڈری
بچوا دیتا۔۔ تمہیں میں اپنے ساتھ ان کاموں کے لیے نہیں لایا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کیا مطلب ان کاموں کے لیے نہیں لے کے آئے۔۔۔۔۔ تو ان کاموں کے لیے آپ کسی اور کو لے
کے آئیں گے۔۔

Posted On Kitab Nagri

آج مرہا کا بھی فل موڈ تھا شاہ میر کے ساتھ لڑنے کا۔۔ دونوں ہاتھ اپنی کمر پر رکھتے ہوئے وہ بھی گاؤں کی عورتوں کی طرح لڑا کو عورت بن کر اس کے ساتھ لڑ رہی تھی۔۔۔

اوہو!! میری بیوی تو گاؤں کے رنگ میں رگنے لگی ہے۔ یار میرا ایسا کوئی مطلب نہیں تم بات کو کہاں سے کہاں لے کے جا رہی ہو۔ میں تو بس۔۔۔

دھو بھی تم کپڑے ہی دھو میں تو اپنی بات میں خود ہی پھنستا جا رہا ہوں۔
شاہ میر نے آخر ہار مانتے ہوئے میرہا سے کہا۔۔۔۔

۔ جب بیوی پیار سے کوئی کام کرتی ہے تو اس کی تعریف کرتے ہیں اس طرح منع نہیں کرتے۔ مرہا کپڑوں کو واپس سے دھونے لگی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اوائے میرا بچہ مجھے معاف کر دو غلطی

ہو گئی۔ آئندہ ایسی گستاخی کبھی نہیں ہوگی جب بھی تم کام کرو گی میرے یہ معصوم لب صرف تمہاری تعریف کے لیے ہی کھلیں گے۔ شاہ میر نے مسکراتے ہوئے کہہ کر مرہا سے جان چھڑوائی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میرے لیے کوئی حکم تمہارے کام میں میں تمہاری کوئی مدد کر سکتا ہوں، یا اس میں بھی میری پیاری بیوی کو اعتراض ہے۔۔۔

مرہا کو اس طرح کام کرتے ہوئے دیکھ کر شاہ میر کو دل سے بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

مگر مرہا کی لڑائی کا سوچ کر شاہ میر نے اسے اپنے کام سے منع کرنے کا ارادہ ترک کر دیا مگر وہ کام میں مرہا کی ہیلپ کرنا چاہتا تھا۔

نہیں آپ جا کر آرام کریں میں آپ کے کپڑے دھو کر آپ کے لیے ناشتہ بنا دیتی ہوں۔ مرہا اس وقت پوری طرح سے گھریلو لڑکی بن کر اپنے میر کے سارے کام کرنا چاہتی۔۔۔

www.kitabnagri.com

میں آرام نہیں کر سکتا کیونکہ آج سنڈے ہے اور تم اپنا سارا دن اگر کام میں برباد کر دو گی۔ تو میرے لیے ٹائم نہیں بچے گا۔ اس لیے میں تمہاری ہیلپ کرتا ہوں کام میں۔ تم دھوتی جاؤ میں کپڑوں کو سکھانے کے لیے ڈالتا جاؤں گا۔ اس طرح کام جلدی ہو جائے گا۔ میر کو مرہا اپنے پاس روم میں چاہیے تھی مگر مرہا کو آج کام کا جنون چڑھا ہوا تھا۔ میر کا اپنا سر پیٹنے کو دل کر رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جی نہیں میں سارے کپڑے خود ہی دھو کر سکانے کے لیے ڈالوں گی۔ اچھی بیویاں اپنے شوہروں سے کام نہیں کرواتی۔ اٹھ کر شاہ میر کے کپڑوں کو سکھانے کے لیے ڈالتے ہوئے برابر جواب دے رہی تھی۔۔

میری جان پلیز آج صبح تمہیں کون سا بخار چڑھ گیا ہے۔ مجھے نہیں کروانے تم سے کام اچھی بیویاں اپنے شوہر کی بات مانتی ہیں۔ شاہ میر اس کے ہاتھوں پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہو گیا۔ جو رسی کے اوپر کپڑے ڈال رہی تھی۔۔۔

۔ میر ہاتھ چھوڑے مجھے کپڑے ڈالنے دیں اور میں آپ کی ہر بات مانتی ہوں اس لیے میں اچھی بیوی ہوں اپنی پشت پر کھڑے ہوئے میر کی جانب نظریں کرتی ہوئی بولی۔۔۔۔

۔ میری بیوی اچھی نہیں بہت اچھی ہے مگر میری جان تمہارے یہ ہاتھ ان کاموں کے لیے نہیں ہے۔ ان کاموں کو ہم پیسے دے کر کروا سکتے ہیں۔۔ مگر محبت تو پیسے دے کر نہیں کروائی جاسکتی۔۔ اس لیے

Posted On Kitab Nagri

میری پیاری بیوی یہ کام کا غصہ چھوڑو اور میرے ساتھ روم میں چلو اور اپنے ان خوبصورت ہاتھوں سے مشقت کروانے کے بجائے ان کے محبت بھرے لمسوں سے مجھے خوش کرو۔۔۔

- میر۔۔۔ پیچھے ہٹیں آپ کی سخت بیرڈ مجھے بہت چلتی ہے۔ ایسے مت کیا کریں۔ شاہ میر نے سختی سے اپنے گال مرہا کے مخملی گال پر رب کیے تو سخت بیرڈ سے مرہا منہ بسورتے ہوئے اپنی گال پر ہاتھ رکھ کر بولی۔۔۔

- میں تو ایسے ہی کروں گا میری شاہ میر نے اپنے گال اور بھی زور سے رب کرتے ہوئے ہاتھ اس کے پیٹ پر باندھ رکھے تھے۔۔۔

- شکایتی نظروں سے مرہا نے گردن گھماتے ہوئے شاہ میر کی جانب دیکھا۔ میر پلینز چھوڑیں ہم لوگ صحن میں کھڑے ہوئے ہیں۔۔۔

- مرہا نے شرماتے سے لہجے سے کہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

تو!!! بھائی صحن میں کھڑا ہوں تو اپنی بیوی کے ساتھ رومانس کرنے میں کیا دقت ہے۔ شاہ میر نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے اس کی گالوں پر لب ٹچ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

- میر گاؤں کے عورتیں اور مرد اس طرح رومینس نہیں کرتے کھلے میں۔۔۔

- اچھا جی گاؤں کی عورتیں اور مرد کیسے رومانس کرتے ہیں۔ شاہ میر کا تجسس بڑھنے لگا تھا گاؤں کی عورتیں اور مرد اپنے روم میں لائٹس آف کر کے رومینس کرتے ہیں۔۔۔

Kitab Nagri

- ہم یہ کس نے بتایا۔ شاہ میر نے حیرانی سے گہری نظریں مرہا کے چہرے پر ڈالتے ہوئے پوچھا۔

- آپ ہٹیں مجھے یوں آپ باتوں میں لگا کر کام کرنے سے مت روکیں۔۔ اور آپ بتائیں آج آپ کیا کھائیں گے۔ اپنے پیٹ سے شاہ میر کے ہاتھ ہٹاتے

ہوئے شاہ میر کی بات کو انکسور کر کے تار پر واپس کپڑے ڈالنے لگی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میں تو تمہیں کھاؤں گا میری سب سے فیورٹ ڈش تم ہو۔ شاہ میر کہاں اسے کام کرنے دے رہا تھا اس کی کلائی سے پکڑ رکھ کر اپنے قریب کرتے ہوئے نظر دل کش انداز سے مسکراتی ہوئی اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

- میر چھوڑے مجھے کام کرنے دے مجھے ابھی آپ کے لیے کھانا بھی بنانا ہے مرہا کا یہ بدلہ بدلہ انداز شاہ میر کو حیرانی میں ڈال رہا تھا۔۔۔

- بتائیں آپ کو کیا پسند ہے ابھی میر حیرانی سے مرہا کی جانب دیکھ رہا تھا کہ مرہا نے پھر سے سوال کر دیا۔۔۔

- میر کی جان مجھے تم پسند ہو اور مجھے تمہیں ہی کھانا ہے اور یہ کھانے والا کون سا نیا جنون تم نے پال لیا ہے۔ جو کچھ بھی بنے گا میں کھا لوں گا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ میر تو کسی اور ہی موڈ میں تھا وہ کچھ اور ہی کرنا چاہتا تھا اپنے سنڈے کے سارے پلان جو اس نے پچھلے آٹھ دنوں سے بنائے تھے۔ مگر مرہا کو دیکھ لگتا تھا کہ آج وہ سارے پلان مٹی میں ملانے والی ہے۔۔۔

- اس کے سر پر تو کام کا جنون چڑھ کر بول رہا تھا۔ مرہا تم مجھے ایک بات بتاؤ یہ سب آئیڈیا اچانک سے تمہارے دماغ میں کہاں سے آئے ہیں۔ شاہ میر نے اپنے دماغ میں جو سوچا اس سے زبان تک لے آیا۔۔۔

- کیا مطلب میں نے کچھ غلط سوچا ہے میرہا تو آج سیدھا سیدھا جواب دینے کے موڈ میں ہی نہیں تھی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- بتاؤ یہ سب مشورے تمہیں کس نے دیے ہیں شاہ میر کو پکا یقین تھا کہ مرہا کا یہ خود کا دماغ نہیں ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- مجھے کسی نے کوئی مشورہ نہیں دیا یہ سب کچھ میں نے خود سے سوچا ہے خود کو مصروف دکھاتے ہوئے رسی پر کپڑے ڈالے ہوئے رسی پر کپڑوں کو بار بار سیدھا کر رہی تھی۔۔

- اے سی پی کی نظر تھی دھوکہ نہیں کھانے والی مرہا میں نے پوچھا یہ سب مشورے تمہیں کس نے دیے ہیں تمہارا دماغ کتنا چلتا ہے مجھے بہت اچھی طرح سے پتہ ہے۔۔۔۔

- اس لیے میری جان جھوٹ بولنا بند کرو مت بھولو کہ تمہارا شوہر ایک پولیس والا ہے۔ جھوٹ اور سچ میں فرق کرنا مجھے بہت اچھی طرح سے آتا ہے۔

- شاہ میر بھی اپنی عادت سے مجبور بات کی تہہ تک پہنچے بنا کہاں پیچھے ہٹنے والا تھا۔۔۔۔ کیا میر آپ بھی ہر بات کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ میر ہا جھنجھلا سی گئی تھی۔۔۔۔

- جب پتہ ہے کہ پیچھے پڑ جاتا ہوں تو پھر بتا دو میری جان کہ میری معصوم سی بیوی کو یہ سب کام والے مشورے کس نے دیے ہیں۔ کون ہے میرے سنڈے کا دشمن۔ کیونکہ میری بیوی اتنی معصوم ہے کہ اپنا جھوٹ بھی اچھے سے نہیں بول سکتی۔ تو اتنے سارے آئیڈیا تمہارے دماغ میں نہیں آسکتے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- رسی پہ کپڑے ڈالتی ہوئی نظریں چراتی مرہا کو شامیر تنگ کرتے ہو یہ اس کے سامنے آن کھڑا ہوا

- میر مجھے بہت کام ہے مرہا شاہ میر کی نظروں سے گھبراتی ہوئی رسی کو چھوڑ کر روم کی جانب جا رہی تھی۔ اب تو شاہ میر کو پکا یقین تھا کہ مرہا کے دماغ میں یہ خرافاتی آئیڈیا کہیں اور سے ہی آئے

ہیں۔۔۔۔

- وہ بھاگتا ہوا مرہا کے پیچھے آکر دونوں ہاتھ اس کی کمر پر باندھے ہوئے اس کا رخ اپنی جانب کر کے کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- بتاؤ!!!!!! اس کی نظروں میں

نظر گاڑے آئی برواٹھا کر بول رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میر گاؤں کی عورتیں کہتی ہیں کہ اچھی بیویاں اپنے شوہروں کا کام کرتی ہے ورنہ شوہر ہاتھ سے نکل جاتے ہیں۔۔۔ مرہا سمجھ چکی تھی کہ میر اب جانے بنا اس کی جان نہیں چھوڑے گا۔۔۔

- ہم۔۔۔ اور کیا کیا کہا ہے گاؤں کی عورتوں نے۔۔۔

- میں آپ کے لیے اچھے اچھے کھانے روز بنایا کروں گی کیونکہ شوہر کے دل کا راستہ پیٹ سے ہو کر گزرتا ہے۔ محبت سے اپنے بازوؤں شاہ میر کے گلے میں ڈالتی ہوئی اپنی ساری جرنل نانج شاہ میر کو بتا رہی تھی۔۔۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp_0335 7500595

۔ جو اس نے گاؤں کی عورتوں سے اکٹھی کر رکھی تھی۔ شاہ میر مسکراتی ہوئی نظروں سے اس کی جانب دیکھ اس کی ساری باتوں کو بڑی غور سے سن رہا تھا۔۔۔۔۔ پاگل لڑکی کھانا بناؤ یا نہ بناؤ یہ کپڑے دھویا نہ دھو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔

- میرے سارے راستے تم سے شروع ہو کے تم پر ہی ختم ہو جاتے ہیں اس لیے فضول میں خود کو مت
تھکاو۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

- آہ آہ۔۔۔ چپ چپ میں ہوں کتنا چلاتی ہو یا رتم۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اپنے روم کی جانب شاہ زیب کی شادی کے فنکشن کے بارے میں سوچتی ہوئی مہک کو پیچھے سے آکر جب احمر نے پکڑ کر اپنے سینے سے لگایا تو ڈر کے مارے مہک کے منہ سے چیخ نکلی۔۔ جسے جلدی سے احمر نے اپنی ہاتھ سے روک لیا۔۔

- احمر آپ نے تو میری جان ہی نکال دی تھی ڈری ہوئی مہک نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ بے بی ارادہ تو جان نکالنے کا ہی لے کر آیا تھا۔ مگر یار تم تو پہلے ہی چیخنا شروع ہو گئی ہو۔۔ چہرہ آگے کی جانب جھکاتے ہوئے قربتوں کے وصل سے سلگتے ہوئے لبوں سے اس کی پکڑیوں کو چومتے ہوئے پیچھے ہوا

احمر ہم کمرے سے باہر ہیں اور امی جان آسکتی ہیں آپ کیا کر رہے ہیں۔؟؟

www.kitabnagri.com

امی جان سے مل کر آیا ہوں۔ وہ اپنے روم میں چلی گئی ہیں۔ تمہیں لگتا ہے اتنی دیر سے آنے کے بعد اور اتنی تھکن زیادہ جسم سے باہر آئیں گی یا وہ بالکل نہیں آئیں گی۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور اگر وہ تھکی ہوئی نہ بھی ہوتی تب بھی انہیں پتہ --- کہ ان کی بہو کا حسن آج کتنا ہی سراپہ خیز لگ رہا تھا وہ اپنے بیٹے کی نائٹ کو سپورٹ نہیں کرنے آئیں گی۔۔۔ وہ اس کے پورے جسم کو نظروں سے ہی جائزہ لیتے ہوئے بولا۔

اور رہی بات روم سے باہر کی تو چلو روم کے اندر چلتے ہیں وہ کہتا ہوا کمرے کا لوگ گھماتا ہوا مہک کو اندر کی جانب کرتے ہوئے خود بھی اس کے پیچھے گیا۔۔۔

مہک اس کے ارادے بھانپتے گی۔۔۔۔۔ خود کی جان چھڑاتے ہوئے جلدی سے واش روم کی طرف بڑھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مگر وہ تیز اندھی کی طرح اس سے پہلے وہاں پہنچتے۔۔۔ اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے دروازے کے ساتھ پن اپ کیا۔

Posted On Kitab Nagri

کہاں بھاگ رہی ہو بیوی؟؟ کیا رات کا اپنا کیا ہو ا وعدہ بھول گئی ہو... میں نے اپنا وعدہ نبھایا اور تمہیں اتنی محنت دی اب تم چپ چاپ خود کو میرے حوالے کر دو۔
شرارتی لہجے میں بولا۔

احمر کیا کر رہے ہیں اپ مجھے نیند آرہی ہے میں تھک گئی ہوں پلیز وہ من مناتے ہوئے بولی۔
میری جان اپ کی نیند بہانے کا میرے پاس طریقہ ہے۔۔ دو سیکنڈ سے پہلے اپ کی نیند بھاگ جائے گی اور۔۔ یہ بولتا ہوا اس کی گردن میں اپنا من چھپایا۔

اور اپنی ہونٹوں کے لب سے اس کی گردن کو جگہ بس جگہ بھگونے لگا۔
www.kitabnagri.com

ا سحکم۔۔ احمر۔۔۔۔۔ شششششش!!!! بالکل چپ آج تم کچھ نہیں بولو گی۔۔ تمہاری بڑھتی سسکیاں اور میری تیز سانسوں کا آج مقابلہ ہو گا تمہاری اب مجھے اواز نہ آئے۔۔

Posted On Kitab Nagri

میں تھک گ۔۔۔۔ اس کی بات کو درمیان میں کاٹتے ہوئے ہی وہ ہونٹوں پر جھک گیا۔۔ اس کے نرم لبوں کو محسوس کرتے ہوئے وہ اتنی شدت پکڑ گیا کہ اسے محسوس ہی نہیں ہوتا اس کا سسکنا۔۔ مہک اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کو پیچھے کرنے کی کوشش کر رہی تھی مگر وہ پہاڑ جتنا سخت اس کے آگے کھڑا۔۔۔ ہو اسے ایک انچ نہ پیچھے کر سکی اور اس کی آنکھوں سے آنسو نکلنا شروع ہو گئے۔

اس کی آنکھوں کو اپنے منہ پر محسوس کرتے ہوئے احمر تھوڑا سا پیچھے ہوا۔۔ مہک نے شکوہ کو نظروں سے اسے دیکھا جو اس کے اوپر جھکا ہوا تھا۔۔

Kitab Nagri

سوری بیوی مگر کیا کروں!! جب جب تمہارے پاس آتا ہوں۔۔ میں خود سے بھی بیگانہ ہو جاتا ہوں مجھے نہیں پتہ چلتا۔۔

وہ اپنے ہاتھوں سے اس کے آنسوؤں کو چنتے ہوئے محبت بھرے لہجے میں بولا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے ہاتھوں کے لمس کو محسوس کرتے ہوئے مہک پھر سے دو قدم پیچھے ہوئی۔

میں چاہتا ہوں تم مجھے خود اپنی خوشی سے یہ سب کرنے کی اجازت دوں۔

تو میری جان میں تمہارے ساتھ پیار بھری باتیں کروں۔ اور تمہیں اپنی محبت بھری گستاخیوں سے پریشان کروں گا، اسکا ہاتھ سے کھینچ کر خود کے قریب مواہ جذب کے عالم میں بولتا ہوا اس کی پیشانی پر محبت کی مہر ثبت کرتا مسکرایا تھا۔



اس کی اپنے پاس موجود گی ہوش و حواس کو مفلوج کر رہی تھی، وہ پہلی جسارت پر سمجھ گیا تھا کہ یہ لڑکی اس پر حاوی ہونے والی ہے۔۔۔ تبھی اسکی آنکھوں میں مزید جسارتیں کرنے کی منہ زور انگلیں سر اٹھانے لگیں، دل میں جذبات مچنے لگے۔

Posted On Kitab Nagri

تمہاری ان نشیلی آنکھیں نے جال بچھا رکھا ہے، اس پر جھکے ہوئے دونوں آنکھوں کو چوما۔۔
مہک کا آہستہ آہستہ سانس لینا، احمر کے دل میں حشر برپا کر رہا تھا، اسکے سرخ عارض پر شوخ سی نگاہ
ڈالے آخر جھک کر اسکے رخسار کو چوما، اتنی محبت اور نرمی سے کہ مہک خود اس کے نرم لمس پر حیران
ہوئے ساکت کھڑی تھی۔

احمر کی شیو کی چھب چہرے پر محسوس ہونے پر مہک زرا سی کسمائی۔۔۔

"تمہاری اور میری زندگی دونوں کی ایک جیسی ہے عشق کے پنجرے میں قید"

www.kitabnagri.com

اور اس پنجرے سے نکلنے کے لیے ہم دونوں کو ایک دوسرے کی قربت کی ضرورت ہے۔۔۔ اگر
تمہاری خواہش نہیں ہے تو میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا ٹھیک ہے تم میری عزت ہو۔ اب جب تمہاری
خواہش ہوگی تب ہی ہم اس رشتے کو آگے بڑھائیں گے۔۔

Posted On Kitab Nagri

یہ آپشن تو میری زندگی میں کبھی نہیں رہا
کہ میں اپنی زندگی کا فیصلہ اپنی خواہش سے
کروں۔ تو یہ سوال اب بھی بے معنی ہے۔ ”میرے لیے وہ بھری آنکھوں سے بولی۔۔

مگر میں تمہاری خواہش کا بہت احترام کرتا ہوں۔۔۔ جو کچھ ہوا ہمارے درمیان وہ غلط تھا مجھے بھی اس
بات کا علم ہے۔۔ مگر تم مجھے سمجھ نہیں رہی تھی۔۔ مگر اب اگے ایسا کچھ نہیں ہو گا تم میری عزت ہو
محبت کرتا ہوں میں تم سے۔۔۔ محبت کی بات تو آپ رہنے دیں احمر صاحب آپ اپنے ماضی سے ہی
اتنی جلدی نہیں نکل سکتے۔۔

عورت تو پھر بھی اپنے ماضی سے جلدی نکل جاتی ہے۔ اور اس شخص کو قبول کر لیتی ہے جو اس کے
نکاح میں ہو۔ مگر مرد اپنے پہلے عشق کو کبھی نہیں بھولتا۔۔۔ اور ایسی عورت کے ساتھ کبھی زندگی بسر
نہیں کر سکتا جو ایک طلاق یافتہ ہو اور اس کے ماضی میں کوئی اور رہا ہو۔ کیا آپ پوری زندگی ایسے ان
چاہے شخص کے ساتھ گزار سکتے ہیں؟؟؟

Posted On Kitab Nagri

مہک نے بھی دل کھول کر اپنے شکوے شکایت، سوال احمر کے سامنے رکھے جن کی اب وہ جواب طلب تھی۔

تمہارے ماضی سے مجھے کوئی لینا دینا نہیں مہک تمہارے حال میں میں موجود ہوں۔۔ اور کہاں لکھا ہے ایک طلاق یافتہ لڑکی کے ساتھ زندگی بسر نہیں کر سکتی۔ اگر محبت سچی ہو تو ایسی کوئی بھی چیز درمیان میں نہیں آتی اور میں تم سے بے حد محبت کرتا ہوں۔۔ اور تمہارا ماضی تمہارا حال تمہارا مستقبل اب مجھ سے جڑا ہے تو بھول جا تم اپنی پرانی اجڑی ہوئی زندگی کو۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میں وعدہ کرتا ہوں تمہاری اس نئی زندگی کو میں خوشیوں سے بھر دوں گا۔ اور میں تم سے وعدہ کرتا ہوں میں اپنے ماضی کو آج اسی وقت بھول گیا۔ میری زندگی میں تم ہو اور آنے والا کل میں تمہارے ساتھ گزارنا چاہتا ہوں۔ چلیج کر لو ان کپڑوں میں تم انکفر ٹیبل ہو گی۔۔

Posted On Kitab Nagri

پیار سے اس کے ماتھے پر مہر ثبت کرتا ہوا اور ڈراپ کی طرف چل پڑا۔

oooooooooooo

السلام علیکم لالہ کیسے ہیں آپ؟؟

ماہ نور اپنے ہو سٹل سے نکلتے ہوئے باہر خرم کو گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑے ہوئے سلام کیا۔

میں ٹھیک ہوں گڑیا تم کیسی ہو وہ بڑے ہی پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتا ہوا بولا۔

میں بھی بالکل ٹھیک فٹ فاٹ آپ کے سامنے۔ ہاں وہ تو نظر آرہا ہے چلو بیٹھو گاڑی میں باقی کی باتیں گاڑی کے اندر کرتے ہیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

لالہ امی جان اور ابا جان کیسے ہیں۔۔ امی جان بالکل ٹھیک ہیں گڑیا تم بتاؤ تم کیسی ہو تمہاری پڑھائی کیسی جارہی ہے۔۔

لالا میری پڑھائی ایک دمس کلاس جارہی ہے اور آپ نے ابا جان کا نہیں بتایا کہ وہ کیسے ہیں وہ ٹھیک ہے

نا۔۔؟؟

Posted On Kitab Nagri

ماہ نور خرم کے ابا جان کے حال نہ بتانے پر گھبرا گئی کہ ابا جان ٹھیک تو ہیں ان کا بلڈ پریشر ہائی رہتا تھا اس کے دل میں عجیب عجیب سی وسوسے رہے تھے۔۔

اج ویسے بھی آپ مجھے لینے کے لیے آئے ہیں ڈرائیور بابا نہیں لینے کے لیے آئے تو آپ مجھے بتائیں ابا جان تو ٹھیک ہے نا۔۔

اور ٹھیک ہے ابا جان ان کو کیا ہونا ہے میرا خون پیتے ہیں ان کو کچھ ہو سکتا ہے۔۔

ہائے لالا! کیا ہو گیا ہے آپ ایسا کیوں بول رہے ہیں آپ کی ابا جان کے ساتھ پھر لڑائی ہوئی ہے کیا۔۔

تم یہ پوچھو گڑیا کہ میری اور ابا کی لڑائی کب نہیں ہوتی ان کو تو ہمیشہ میرے اندر کیڑے ہی نظر آتے ہیں۔۔

ایسی بات نہیں ہے لالا وہ آپ سے بہت محبت کرتے ہیں آپ کی فکر ہوتی ہے ان کو اس لیے وہ آپ پر تھوڑی سی سختی کرتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

کوئی محبت شہبت نہیں کرتے وہ ہم سے ان کو بس ہمارے ساتھ سختی ہی کرنی ہوتی ہے محبت تو صرف ہماری اماں جان ہم سے کرتی ہیں۔۔۔ خیر تم ان سب باتوں کو چھوڑو بتاؤ تم گڑیا کچھ کھاؤ گی۔۔؟؟

بالکل لالا جان ہم کھائیں گے اپ ہمیں پانی پوری کھلا دیں سامنے پانی پوری کھاٹھیلا دیکھتے ہوئے ماہ نور چمکتی ہوئی بولی۔۔۔

تو بہ یہ بھی کوئی کھانے کی چیز ہے نہ اگلا خراب کرنے کا گھر ہے یہ تو۔۔ لالا نہیں ہوتا گلا خراب اپ مجھے کھلا دیں مجھے بہت اچھی لگتی ہے ہاسٹل میں بھی نہیں کھانے دیتی سب لڑکیاں کہتی ہیں گلا خراب ہو جاتا ہے۔۔۔ پلیز نا اپ مجھے کھلا دیں۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اچھا تم بیٹھو میں لے کر آتا ہوں تمہارے لیے۔۔ کھٹا زیادہ پانی رکھیے گا اور مرچی بھی تھوڑی تیز وہ پیچھے سے آواز دیتی ہوئی بولی۔ ہممم !!

Posted On Kitab Nagri

oooooooo

السلام علیکم ہاں رومان کیسے ہو؟؟

وعلیکم السلام میں بالکل ٹھیک! شامیر تم بتاؤ تم کیسے ہو مرہا کیسی ہے؟

ہاں الحمد للہ ہم بھی ٹھیک اور بتاؤ میرب کیسی ہے امی جان کی طبیعت کیسی ہے؟؟

میراب بالکل ٹھیک ہے امی جان کی طبیعت تھوڑی سی اپ سیٹ ہے۔۔ اچھا کیا ہوا انہیں۔۔ شاید ویدر
چینج ہونے کی وجہ سے تھوڑا موسمی بخار وغیرہ باقی تم بتاؤ کیا مصروفیات چل رہی ہیں تمہاری۔

Kitab Nagri

اللہ پاک صحت دے انہیں۔۔ ہاں یاربس مصروفیات وہی کسانوں والا کیس ختم ہونے والا ہے۔

انشاء اللہ! پھر دیکھتے ہیں آگے کی مصروفیات کا تم بتاؤ تم نے فون کیا تھا میں اس وقت اٹھا نہیں سکا تھوڑا

بزی تھا یار۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں میں نے تمہیں اس لیے فون کیا تھا کہ عاصم کی سزا کتنی رہ گئی ہے؟
کیونکہ یار مہک اپنے گھر چلی گئی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اب چچی جو ہیں وہ بھی اپنے گھر جائیں مگر اس
طرح سے ان کو بھیجا مناسب نہیں تو بہتر یہ ہے کہ اس کی سزا کا پتہ چل جائے تو ان کو میں ان کے گھر
روانہ کروں۔

اس کی سزا تو ابھی ہے مگر جس طرح اس کی اتنی خاص کوئی غلطی نہیں تھی اور اس کا بیسیویئر بھی کافی
اچھا ہے تو اس کا کیس ہم چھ ماہ سے تھوڑا کم کروا سکتے ہیں میں پوری کوشش کروں گا۔۔۔ ہاں یار اگر
ایسا ہو سکتا ہے تو ٹھیک ہے کیونکہ ان سب میں اس کی اتنی زیادہ غلطی نہیں تھی۔۔۔ بس اس کی اتنی
غلطی تھی وہ ان کا بیٹا ہے۔۔۔ اور اس کی پرورش میں تھوڑی کمی رہ گئی تھی۔

www.kitabnagri.com

ہمم!!! چلو میں دیکھتا ہوں پھر تمہیں بتاتا ہوں اس بارے میں کیا ہو سکتا ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

مرہا کو سلام کہنابات ہوتی ہے پھر تم سے ٹھیک ہے اللہ حافظ۔

ہاں تم بھی گھر میں سب کو سلام کہنا اللہ حافظ۔۔۔

جان میر!! کہاں پھنسا دیا ان آلو پیاز میں مجھے تم نے۔۔۔ کہاں تمہارے میر کو انکاؤنٹر کرنا آتا تھا۔۔ تم نے تو یار مجھے سبزی خریدنے والا بھی بنا دیا واہ۔۔۔۔

"سنا تھا عشق میں ہو جاتے ہیں لوگ نکلے۔۔۔ مگر تمہارے عشق نے تو ہمیں کسی کام کا نہیں چھوڑا"۔

Kitab Nagri

چلیں میر صاحب خریدیں آلو پیاز اپ کی جان آپ کا انتظار کر رہی ہوگی۔۔۔ وہ بڑے ہی دلکشی سے مرہا کا معصوم چہرہ یاد کرتے ہوئے مسکراتا ہوا سبزی کی طرف پلٹا۔

Posted On Kitab Nagri

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

نہیں بھائی جی ایسے آپ اندر نہیں جاسکتے اگر آپ نے اپنی بیوی کا دیدار کرنا ہے تو پہلے ہماری ہتھیلی گرم کریں۔

شاہزیب کی چند کزنیں اس کا راستہ روکے ہوئے کھڑی تھیں۔۔ او بھائی یہ کیا بات ہوئی اب اپنی ہی بیوی کا منہ دیکھنے کے لیے تم جیسے چمچیوں کو میں پیسے دوں کیوں؟؟؟؟؟

ہاں سسسسس!!! چچیاں ٹھیک ہے اب ہم بھی پوری رات آپ کے کمرے کے آگے ہی بیٹھی رہیں گی نہیں جانے دیں گے آپ کو کمرے کے اندر۔۔

ایسے کیسے نہیں جانے دو گی۔۔ یار ایسا نہ کرو پہلے سالیوں نے لوٹا اب بہنیں لوٹیں گی۔ دیکھو بہنیں پیاری پیاری میری معصوم پریاں چلی جاؤ اپنے اپنے کمروں میں۔۔۔ نہیں تو میں تم سب کو ایک ایک کر

Posted On Kitab Nagri

کے نیند کا انجکشن لگا دوں گا۔۔ تم لوگوں نے کیا میری زندگی کو عذاب بنایا ہوا ہے اپنی ہی بیوی کو دیکھنے کے لیے کبھی مجھے اپنی سالیوں کے اگے ریکویسٹ کرنی پڑتی ہے کبھی اپنی بہنوں کے اگے جارہی ہو تم لوگ کہ نہیں۔۔۔

نہیں جائیں گے نہیں جائیں گے جب تک آپ ہمیں پیسے نہیں دے دیتے ہم نہیں جائیں گے۔۔۔

لو بھائی شاہزیب کو تو اب یہ نہیں چھوڑنے والی جب تک وہ ان کو پیسے نہ دے کر اپنی جان نہ چھڑوا لے۔ کمرے میں بیٹھی شاہزیب کی ماما ہمہ کے ساتھ سرگوشیاں کرنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن چاند جیسی بہو ہے تو اتنا تو ان کی بہنوں کا بنتا ہے تنگ کرنا شاہزیب کی ماما کے ہمہ کے چہرے
تھوڑی سے پکڑتے ہوئے بڑے ہی محبت بھرے انداز میں بولی۔۔۔ ہمہ نے شرما کر اپنی پلکیں نیچے
جھکائیں۔۔۔

تم ذرا بیٹھو آرام سے میں ان کا مسئلہ سلو کر کے آتی ہوں۔۔۔ نہیں تو یہ میرے بیچارے بیٹے کو اندر نہیں
آنے دیں گی وہ ترستار ہے گا میری جان جیسی بہو کا مکھڑا دیکھنے کے لیے۔



ہاں بھائی لڑکیو کیا تم نے میرے بیچارے بیٹے کو اکیلا سمجھ کے پکڑ رکھا ہے۔۔۔

دیکھیں نا پچھو جان شاہزیب بھائی ہمیں ہماری پیسے نہیں دے رہے۔۔۔ ہم نے کہا ہے بھابھی کا فیس
اب تب دیکھ سکیں گے تب جب آپ ہمیں اندر انٹر ہونے کے پیسے دیں گے مگر وہ شاید چاہتے ہی نہیں

Posted On Kitab Nagri

کہ اپنی بیوی کا چہرہ دیکھیں۔۔۔ کہ وہ ہمیں پیسے نہیں دے رہے اور لہذا ہم انہیں نہیں جانے دیں گے

مما یہ کیا بات ہوئی بھائی یہ کہاں لکھا ہے اپنی بیگم کا منہ دیکھنے کے لیے اب میں ان بچوں کو پیسے دیتا
پھروں۔۔۔ سی پھو دیکھیں بھائی کو ایک تو ہمیں پیسے نہیں دے رہے اوپر سے ہمیں چچیاں بھی کہہ
رہے ہیں۔۔۔۔۔

اچھا اچھا میری پیاری بچیوں میں تم لوگوں کا کام حل کر دیتی ہوں۔۔۔ تم لوگ اپنی ڈیمانڈ بتاؤ مجھے۔۔۔
ڈیمانڈ مما سیر یسلی اپ میرے ساتھ ہیں کہ ان کے ساتھ ہیں۔؟؟؟

www.kitabnagri.com

دیکھو شاہزیب بیٹا میں تو اپنی ان بچیوں کے ساتھ ہوں بھی شادی بھیاہ میں ان کو تنگ کرنے کا موقع
ملتا ہے تم اگے پیچھے کہاں ان کے ہاتھ آؤ گے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

عائشہ شاہزیب کی پھپھو ذات بہن تھی جو کہ اس کی پھوپوں کی اکلوتی بیٹی تھی اور شاہزیب کو اپنا بڑا بھائی سمجھتی --- اور شاہزیب بھی اسے اپنی بہنوں سے بڑھ کر سمجھتا تھا کیونکہ شاہزیب کی بھی کوئی بہن نہیں تھی ---

تمہیں تو میں دیکھ لوں گا۔۔۔ فلحال آپ ہمیں چھوڑیں بھابھی جان کا سوچیں لیٹ ہو رہے ہیں اپ۔۔۔ کوئی بات نہیں بیٹا ہمارا ٹائم بھی آئے گا۔ کہتا ہوا جیب کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے والٹ نکالا۔۔۔ ہوووووووووووووووووووووو!!!!!! شاہزیب کے والٹ سے پیسے نکلتے ہوئے دیکھ کر سب یکجان ایک ساتھ چیخیں۔۔۔ یہ لو چچے اور اب نظر نانا مجھے تم اس کمرے کی اس پاس بھی اس نے پیسے عائشہ کے ہاتھ پر رکھتے ہوئے بولا۔۔۔

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

تھینک یو تھینک !!! یو یو اور داور لڈ بیسٹ برادر اینڈ یو اور ویری لکی بھا بھی جان۔۔۔ بس بس اب بٹرنگ نہ کرو اور جاؤ ارام کرو سب اپنے اپنے کمروں میں تھک گئی ہوگی تم لوگ بھی وہ سب کے سر پر پیار دیتا ہوا بولا۔۔۔ جی۔۔۔

جاؤ بیٹا تم بھی اندر جاؤ ہما کب سے انتظار کر رہی ہے تمہارا تم لوگ بھی ذرا ارام کرو شاہزیب کی ماما اس سے بولتے ہوئے خود بھی اپنے کمرے کی طرف چل دی۔

ہمہ اپنی زندگی کے آنے والے لمحات کو یاد کرتے ہوئے ڈرے سہمی ہوئی بیٹھی تھی۔

آہں آہں السلام علیکم ڈاکٹر صاحبہ! کس گہری سوچ میں مصروف ہیں۔

www.kitabnagri.com

شاہزیب باہر کا معاملہ حل کر کے اندر دبے پاؤں آیا اور بیڈ پر ڈری سہمی ہما کو کسی گہری سوچ میں مبتلا پا کر آہستہ سے اس کے پاس آکر بولا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

oooooooooooo

میر فریش ہو جائیں کھانا بن گیا ہے میں لے کر آرہی ہوں مرہا کچن سے ہونک لگاتے ہوئے بولی۔

ہمم!! خوشبو تو بہت اچھی آرہی ہے۔ شاہ میر کچن میں اکرمبی سانس کھینچتے ہوئے بولا۔۔

کھانا بھی بہت اچھا ہوگا مرہا کندھے اچکاتے ہوئے بولی۔۔ اس میں تو کوئی شک نہیں میری جان نے اپنے نازک ہاتھوں سے بنایا ہے تو کھانا تو 100 پر سنٹ بہت اچھا ہوگا۔

چلو بھائی جلدی کرو اب تو مجھ سے بھوک برداشت نہیں ہو رہی اتنے اچھی خوشبو کے بعد۔۔۔ میریہ اپ کیا کر رہے ہیں میں لے جاؤں گی اپ بیٹھیں جا کر شاہ میر جو برتنوں کو ہاتھ میں اٹھائے ہوئے کھڑا تھا۔۔۔ بھائی مجھ سے بھوک برداشت ہو رہی تم بار بار اوگی۔ میں برتن اٹھاتا تم جلدی سے کڑا ہی اٹھاؤ اور چلو میرے آگے میں باقی میں لے کر آتا ہوں بس جلدی سے تم نکالو کھانا۔۔

Posted On Kitab Nagri

چلیں ٹھیک ہے وہ مسکراتے ہوئے کمرے کی جانب گئی اور شاہ میر بھی جلدی سے پلیٹوں اور چمچوں کو لیتا ہوا کمرے میں آیا۔۔۔

واہ بیگم یار تم اتنی مزے کی کلنگ کرتی ہو۔۔ شاہ میر نے بریانی کے اوپر راستہ سلاد سے پھرا ہوا چچ اپنے منہ میں ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔ میر سچی میں مزے کی بنی ہے یا میرادل رکھنے کے لیے بول رہے ہیں۔۔۔

نہیں میری جان بہت مزے کی بنی ہے ان فیکٹ میں یہ کہوں کہ میری لائف سب سے مزے کی بریانی ہے تو یہ غلط نہ ہو گا۔۔ سچیسی!!!! مجھسی شاہ میر نے بھی اس کو اسی کی زبان میں جواب دیا۔۔۔

دونوں کھانے کو بھرپور مزے کے ساتھ کھاتے ہوئے درمیان میں اپنی سرگوشیاں بھی جاری رکھی اور کھانے کو ختم کیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

میر آپ چائے پییں گے مرہاد ستر خوان سے برتن سمیٹتے ہوئے بولی۔۔۔ یار بس کردو ترس کھالو اپنے
میر پر۔۔ اجاؤ کمرے میں انج کیا تم اپنے میر کو کھلا کھلاڑ خاؤ گی۔۔۔۔



شاہ میر بڑا ہی معصومانہ منہ بنا کر مرہا کو بول رہا تھا۔۔۔ کہ مرہا کی ہنسی نکل گئی کیا ہو گیا ہے اب کو میں
آرہی ہوں کمرے میں اب بتائیں چائے پیئیں گے۔؟؟؟ کیونکہ اس وقت میں تو چائے پینا چاہتی
ہوں۔۔ پلا دو بھئی ہمیں بھی چائے اگر تم نہیں رک رہی تو پر اس کے بعد اگر تم کمرے میں نہ آئی تو میں
سیریلی باہر چلا جاؤں گا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور یہ میں اب تم سے سچی کہہ رہا ہوں شاہ میر اپنی آنکھوں گول گول گھوماتے ہوئے بولا۔۔۔

نہیں نہیں اپ کہیں نہیں جائیں کہ میں بس دو منٹ میں چائے بنا کے آرہی ہوں۔۔

کیونکہ مرہا کو اب شاہ میر کی ٹون سمجھ میں آرہی تھی کہ اگر اب وہ روم میں نہ گئی تو شاہ میر واقع ہی کہیں چلا جائے گا اور ایسا وہ بالکل نہیں چاہتی تھی۔۔۔

oooooooooooo

شاہ ہما اور شازیب بھائی کی جوڑی کتنی پیاری لگ رہی تھی نا۔۔۔ ماشاء اللہ کافی پیاری لگ رہی تھی اللہ پاک ان کے نصیب بھی بہت پیارے کرے اور وہ خوش رہیں دونوں ایک ساتھ۔۔۔۔

میرب اور رومان شاہ ہما کی بارات کے بعد گھر واپس آتے ہوئے کار میں تبصرے کر رہے تھے

---- امین ---- شاہ

Posted On Kitab Nagri

ہممم۔۔۔ اپ کی جب شادی ہوئی تھی مجھ سے تو اپ بھی اتنے ہی خوش تھے جتنے شاہزیب بھائی۔۔۔۔۔ ویسے مجھے اس کا جواب پتہ ہے پر پھر بھی میں اپنے دل کی تسلی کے لیے پوچھنا چاہتی ہوں

آج اچانک تمہیں کیا بنا جو پرانی بات کو کرید رہی ہو۔۔۔ بس اپ بتائیں نا۔۔۔۔ اور اگر میں نہ بتانا چاہوں تو۔۔۔

پھر بھی بتائیں جس طرح سے آپ کسی بھی صورتحال میں مجھے نہیں چھوڑتے اپنا جواب لیے بغیر تو مجھے بھی اپ سے اپنے سوال کا جواب چاہیے بتائیں۔۔۔ وہ اٹل لیجھے میں بولی۔

اچھا جی اپنے شاہ کے ساتھ شریں مہنگی پڑیں گی میری جان تمہیں۔۔۔۔۔ اپ بات کو نہ گھمائیں بتائیں جلدی سے۔

Posted On Kitab Nagri

اگر میں یہ کہوں کہ میں خوش نہیں تھا تو یہ سراسر جھوٹ ہو گا۔ کیونکہ ہر کوئی اپنی شادی پر خوش ہوتا ہے۔

ہاں مگر میرے اور شاہ زیب میں تھوڑا سا ڈسٹنس یہ ہے۔ کہ اس کی شادی اس کی مرضی اور سوچنے کے بعد ہوئی۔ پر میری اچانک سے اور جس حالات میں شادی ہوئی تھی تم جانتی ہو۔۔۔۔

مطلب آپ کو کوئی خاص خوشی نہیں ہوئی تھی میرب نے ان ساری باتوں میں اپنے مقصد کی بات کو اٹھاتے ہوئے بولا۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

اور اپنا فیس شیشے کی جانب موڑ کر بیٹھ گئی۔۔ اوہ پاگل نہیں میں بہت خوش تھا اتنا خوش تھا، اتنا خوش تھا کہ تمہیں بتا نہیں سکتا، کہ میں کتنا خوش تھا وہ میرب کا ادا اس چہرہ اپنی طرف مڑتے ہوئے بولا

Posted On Kitab Nagri

بس رہنے دے شاہ مجھے سب پتہ ہے وہ اداسی سے بولی۔

گھر چلو تمہیں فرصت سے بتاؤں گا کہ میں اپنی شادی کی رات کتنا خوش تھا وہ میرب کے سراپے کو گہری نظروں سے دیکھتا ہوا خمار نہ لہجے میں بولا۔۔۔۔۔

شاہ!!!!!! میں نے رات کی بات نہیں کی میں نے کہا شادی کے دن۔۔۔۔۔ میرب اس کی ڈبل میننگ والی بات کو سمجھتے ہوئے ہلکی آواز میں چیختی ہوئی بولی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا!!!!!! مجھ سے شادی کرنے کے بعد میری جان بہت سمجھدار ہو گئی ہے۔۔۔ میں پہلے بھی بہت سمجھدار تھی۔۔

ہاں بالکل وہ تو مجھے اندازہ ہو گیا تھا جب تم نے میری خاطر اپنی نسیں کاٹی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں تو مجھے کیا پتہ تھا اپ کو میری ویلیو نہیں ہونی میں کبھی بھی اپنی وینز نہیں کاٹتی۔۔ میرے معصوم ہاتھوں کو میں نے اتنی تکلیف دی وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔

اب تو کاٹ لیا نامیری جان کے ٹوٹے۔۔ اور تمہارے شاہ نے اس کو اپنے پیار کے لمس سے بھر بھی دیا۔۔۔

وہ اس کے ہاتھ کو اپنے ہونٹوں کے ساتھ لگاتے ہوئے بولا۔۔

بس یہی تو اپ میں کلا کاری ہے کہ اپنی ان بڑ سے لپٹی ہوئی باتوں سے مجھے بڑنگ لگاتے ہیں۔

www.kitabnagri.com

میرب تمہیں زیادہ کچھ نہیں کہوں گا۔۔

نہ ہی اپنی محبت میں صفائیاں پیش کروں گا۔۔ تم خود سمجھو اپنے شاہ کو کہ تمہارا شاہ تمہارے بارے میں کیا سوچتا ہے اور تم کتنی خاص ہو اپنے شاہ کے لیے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

بس تمہیں ایک جملہ بولوں گا کہ تمہارے اندر تمہاری شاہ کی جان ہے اس کے۔۔۔ دونوں ہاتھوں سے اس کا فیس پکڑا اور ماتھے پر محبت بھرا اپنا لمس چھوڑا اور پھر۔۔

رومان کے اس جملے پر میرب کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی آئی اور مسکراتے ہوئے اس نے اپنا سر رومان کے کندھے پر رکھا۔۔۔

رومان نے بھی پوری محبت کے ساتھ اس کے سر کو اپنے کندھے پہ لگاتے ہوئے اس کی کمر کو سہلایا۔ دوسرا ہاتھ سٹیرنگ پر مضبوط کرتے ہوئے گھر کی طرف روانہ ہوئے۔۔۔ Eip53

www.kitabnagri.com

oooooooo

۔ زکیہ امی جان کی طبیعت کیسی ہے رومان شاہ نے گھر کے اندر داخل ہوتے ہی سب سے پہلا سوال کیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- صاحب جی زیادہ ٹھیک نہیں ہے مگر آپ کو بتانے سے بی بی جی نے منع کیا ہے وہ کہہ رہی تھی کہ آپ پریشان ہو جائیں گے۔۔۔

- رومان شاہ کو زکیہ نے حقیقت سے آگاہ کیا کیوں کہ حقیقت سے آگاہ نہ کرنے پر رومان شاہ کا غصہ گھر کے نوکرانہ فورڈ نہیں کر سکتے تھے۔۔۔

- تو زکیہ اگر امی کی طبیعت زیادہ خراب تھی تو تمہیں فون کر کے بتانا چاہیے تھا۔ صاحب جی ہم نے کوشش کی تھی مگر

بی بی جی نے کہا میں ٹھیک ہوں ہمیں فون کرنے کی اجازت نہیں دی زکیہ نے نگاہیں نیچے کرتے ہوئے رومان شاہ کو جواب دیا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- شاہ ہم چل کر خود امی جان کو دیکھتے ہیں۔ میرب نے زکیہ کی جان چھڑواتے ہوئے رومان شاہ کے ساتھ اپنے قدم امی جان کے روم کی طرف بڑھائے۔

Posted On Kitab Nagri

- امی جان روم میں کمبل میں لپیٹی ہوئی شاید سو رہی تھی رومان شاہ بڑی تڑپ کے ساتھ اپنی ماں کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔۔۔

- رومان بیٹا تم دونوں آگئے؟؟؟

- جی امی جان ہم آگئے اٹپ کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اور آپ نے ہمیں فون نہیں کیا اور سب کو منع کر دیا کہ مجھے فون کر کے کوئی نہیں بتائے۔

- امی جان بہت غلط بات ہے آپ اٹھے میرے ساتھ میں بھی آپ کو ڈاکٹر کے پاس لے کر چلتا ہوں۔۔۔

Kitab Nagri

- نہیں بیٹا اب میری طبیعت ٹھیک ہے اب تو میں آرام کر رہی ہوں اپنے بیٹے کے چہرے پر اس قدر پریشانی دیکھ کر رومان شاہ کی ماں نے تسلی دیتے ہو کہا۔۔۔

- میرب بھی آگے بڑھ کر فکر مندی کی نظروں سے دیکھتے ہوئے اپنی ساس کا حال چال پوچھ رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- رومان شاہ کی نظروں میں اپنی ماں کے لیے بے حد فکر تھی کیونکہ انہیں اپنی امی جان بالکل ٹھیک نہیں لگ رہی تھی اور ان کی امی جان کی ہمیشہ سے یہ عادت تھی کہ اپنی بیماری کو وہ کم ہی ظاہر کرتی۔۔

- امی جان اگر آپ نہیں جاسکتی تو ٹھیک ہے میں گھر پر ڈاکٹر کو بلا لیتا ہوں۔
- رومان بیٹا ہے اس کی ضرورت نہیں ہے اور پھر بھی تم اپنی تسلی کے لیے اگر لے کر جانا چاہتے ہو تو صبح لے جانا ابھی جا کر تم دونوں آرام کرو بہت تھکے ہوئے وہ اپنے بچوں کو پریشان کرنے والی ماں نہیں تھی۔۔

- اس لیے اپنی درد کو نہ ظاہر کرتے ہوئے اپنے بچوں کو آرام کرنے کو کہا حالانکہ ان کے طبیعت سچ میں ٹھیک نہیں تھی۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- مگر زبردستی وہ یہ ظاہر کر رہی تھی کہ وہ بالکل ٹھیک ہے کافی دیر تک میرب اور رومان شاہ دونوں بیٹھے رہے مگر امی جان کے بار بار کہنے پر وہ اپنے روم کا رخ لیتے ہوئے چل پڑے تاکہ امی جان بھی آرام کر سکیں۔۔

oooooooo

Posted On Kitab Nagri

گڈ مارنگ --- ہم گڈ مارنگ --- مہک جو احمر سے پہلے اٹھ گئی تھی بنا آواز کیے روم میں احمر کے کے آفس جانے کی تیاری کر رہی تھی۔ کہ ہمیشہ کی طرح آفس کے ٹائم پر احمر کی خود سے آنکھ کھلی تو کروٹ لیتا ہوا وہ سیدھا ہو گیا۔۔۔

- مہک نے بہت پیارے لہجے سے احمر کو گڈ مارنگ کہا جس کا جواب میں احمر نے بھی مسکراتے لبوں سے دیا نیند سی خماری سے بھری ہوئی آنکھوں مہک کے اچھے لہجے کو دیکھ کر چمک اٹھی تھی۔۔

- آپ کے کپڑے نکال دیے ہیں آپ فریش ہو جائیں میں ناشتہ لگواتی ہوں۔ مسکراتی ہوئی نظر احمر کے چہرے پر ڈال کر روم سے باہر کی جانب قدم لے جا رہی تھی۔ کہ دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھا تھا کہ پیچھے سے آتی احمر کی آواز سے اس کے قدم رک گئے۔۔۔

www.kitabnagri.com

- اے میری دلکش شریک حیات جب نظر مسکرا کر دیکھ سکتی ہو تو لبوں پر پہرہ کیوں لگا رکھا ہے۔ ذرا پاس آئے دیدار تو دیجیے نہ تڑپائیے اس دیوانے کو اس طرح سے۔۔

- احمر مسکراتی ہوئی نظروں سے مہک کی جانب دیکھ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- کس شاعر کا یہ چیپ شعر آپ نے چوری کیا ہے۔ صبح صبح احمر کے شعر پر مہک کو ہنسی آگئی۔ وہ پلٹ کر دیکھتے ہوئے سوال گو نظروں سے بول رہی تھی۔۔

- ایسا مت کہو یا میرے دل کے خوبصورت جذباتوں کو چیپ کہہ رہی ہو وہ ہنستے ہوئے بیڈ سے چپلے پہن کر اس کی جانب قدم بڑھاتا ہوا اس کے قریب آکر کھڑا ہو گیا نظروں میں محبت کی جھلک دیکھی جاسکتی تھی۔۔

- میرے پیارے شوہر جی میں نے آپ کے خوبصورت جذباتوں کو چیپ نہیں کہا میں نے یہ پوچھا کہ یہ چیپ شعر آپ نے کس کا شاعر کا چرایا ہے۔۔

- بیوی صاحبہ تم شاعر پر مٹی ڈالو بس میرے خوبصورت جذباتوں کی جانب غور فکر کرو اس کی کمر پر ہاتھ باندھے کر اپنے مضبوط باہوں کے حصار میں لیے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے اسے اپنے قریب کر لیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- جبکہ مہک نے نظروں کی حدت سے شر ماتے ہوئے پلکیں جھکائے آنکھیں اس کے سینے پر مرکوز کر رکھی تھی۔۔۔

- جی ڈال دی شاعر پر مٹی بتائیے میرے شوہر صبح صبح مجھ سے کیا چاہتے ہیں۔۔۔

- مہک دل سے احمر کو اپنا چکی تھی۔ رات کی اس کی کہی ہوئی باتیں پوری رات مہک کے دماغ میں گونجتی رہی۔ دماغ اس نتیجے پر پہنچا کہ زندگی نے اسے ایک بار پھر سے جینے کا موقع دیا ہے۔

- ایک باعزت زندگی بہت کم لوگوں کی نصیب میں ہوتی ہیں اگر قسمت نے اسے یہ موقع دیا ہے تو وہ اس سے ضائع نہیں کرے گی۔۔۔

www.kitabnagri.com

- رات کو احمر کے جملوں نے پہلی رات کی زبردستی کی قربت پر بھی مرہم لگادی تھی۔۔۔
- بس کچھ زیادہ نہیں ایک اجازت چاہیے بندہ ناچیز کی صبح حسین ہو جائے اگر لبوں کو لبوں کا لمس مل جائے تو۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

پہلے جب بھی آپ مجھ پر حق جماتے ہیں تو کیا آپ مجھ سے میری اجازت طلب کرتے ہیں مہک نے پلکے جھکائے ہی جواب دیا۔۔

نہیں مگر رات کو میں نے تم سے وعدہ کیا کہ اب تو تم پر حق تمہاری اجازت کے بنا نہیں جماؤں گا۔ اب اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہوں جو صبح صبح اپنی بیوی کے لبوں کا لمس چاہتے ہیں۔۔۔

مگر اس کے لیے مجھے تمہاری اجازت درکار ہے۔ مہک نے پلکیں اٹھا کر احمر کی آنکھوں میں دیکھا جہاں خماری کا ایک جہاں آباد تھا۔ جہاں محبت کی حسین وادیاں مہک کے ایک اجازت کی طلب رکھتی تھی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آپ کو مجھ سے کسی بھی اجازت کی ضرورت نہیں۔ مجھے اچھا لگے گا اگر آپ مجھ پر وہی حق جمائے گے تو۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

بہت کم آواز میں کہہ کر اپنا سر احمر کے سینے میں چھپا گئی اس کا یوں شرما کر اپنے دل کی بات بیان کرنا احمر کو سر خر و کر گیا تھا۔

سچ دل سے کہہ رہی ہو اپنی باہوں کی گرفت اس کی کمر پر کستے ہوئے احمر نے کچھ تصدیق بھرے جملے سننا چاہتے تھے۔

آپ اپنے دل سے پوچھ لیں آپ تو بہت سمجھدار ہیں۔

ہمم یعنی کہ میری بیوی سیدھے الفاظوں میں مجھے جواب نہیں دینا چاہتی۔ اب نتیجے پر مجھے خود ہی پہنچنا پڑے گا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مہک کے دل کی بات تو احمر بنا کہے ہی سمجھ گیا تھا۔ وہ جس انداز سے اس کے سینے سے لگ کر کھڑی ہوئی تھی یہ کافی تھا۔ اس کے دل کی بات جاننے کے لیے کہ وہ پوری طرح سے اپنے شوہر کی ہو چکی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

- آئی لو یو اینڈ تھینک یو سوچ تمہارے مان کو میں کبھی ٹوٹے نہیں دوں گا۔ اس سے محبت سے اپنے سینے کے اندر ہی سمالینا چاہتا تھا باہوں کی گرفت مضبوط کر گیا۔

- مہک بس یوں ہی میری ہو کر رہنا قسم سے پوری زندگی تمہیں اپنے پلکوں پر بٹھا کر رکھوں گا۔ تمہیں میرے ساتھ جڑے ہوئے رشتے پر کبھی شرمندہ نہیں ہونا پڑے گا۔

- اور آج کے بعد اپنے دماغ سے یہ بات نکال دینا کہ تمہارا رشتہ پہلے کسی اور سے منسوب تھا میں دوبارہ سے ہمارے درمیان کسی کو سوچنا بھی نہیں چاہتا کل کی حقیقت کیا تھی مجھے اس سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔

- وہ تمہارا ماضی تھا جو گزر گیا اور میری زندگی میں جو ماضی تھا وہ بھی گزر گیا۔

www.kitabnagri.com

- آج کی حقیقت یہ ہے کہ تم میری بیوی ہو اور احمر صرف تمہارا ہے اور یہی حق میں تجھ پر رکھتا ہوں۔
تم صرف میری ہو۔ آج کے بعد نہ تو کبھی تم ماضی کو یاد کرنا نہ میں کروں گا۔

Posted On Kitab Nagri

- اور ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا مہک تم مجھ پر تھوپی نہیں گئی میں نے پورے دل سے تمہاری طرف قدم بڑھائے تھے تم میری پسند تھی ہو اور ہمیشہ رہو گی۔۔۔۔

- یہ وہ الفاظ تھے جو مہک کے روح پر لگی ہوئی ضربوں کو بھر رہے تھے۔ بے شک مہک نے وہ زخم خود جان بوجھ کر ہی لیے تھے۔۔۔۔

- مگر آج ایک شوہر کا تحفظ اور مان کیسا ہوتا ہے یہ اسے احمر کی محبت ملنے کے بعد احساس ہو رہا تھا۔۔۔۔

- زبردستی کسی پر مسلط ہونا اور کسی کی محبت بن کر اس کی زندگی میں شامل ہونا۔۔۔۔ دونوں میں بہت فرق ہے۔۔۔۔

- جس محبت کو وہ رومان شاہ کی نظروں میں ڈھونڈتی تھی۔ وہ محبت اسے احمر کی ہر لفظ سے محسوس ہو رہی تھی۔ کتنی دیر تک وہ دونوں آنکھوں بند کیے ہوئے ایک دوسرے کی محبت میں کھڑے سرشار

Posted On Kitab Nagri

ہوتے رہے۔۔۔ محبت کی وادیوں میں گم احمر ہوش کی دنیا میں واپس آتے ہی اس کی پنکھڑیوں کو قید کرتے ہوئے بڑی محبت سے نمی کے قطروں کو چوس کر اپنے اندر انڈیل رہا تھا۔
- آج مہک نے اس سے روکنے کی کوئی مزاحمت نہیں کی۔ جب مقابل اپنی تشنگی مٹانے کے لیے محبت کے دربان کو لے کھڑا تھا۔ تو مہک نے بھی صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے پنکھڑیوں کو آزاد کروانے کی کوئی کوشش نہیں کی۔

- آج مہک صحیح معنوں میں وہ محبت کی اہمیت کو جان چکی تھی۔ مہک کو آج محبت کا مفہوم سمجھ میں آیا گیا۔ آج اسے یہ سمجھ آگئی تھی کہ جو لوگ اپنے محبوب سے سچا پیار کرتے ہیں۔ وہ آپ کو خامیوں سمیت ہی قبول کر لیتے ہیں جیسے احمر نے مہک کو قبول کیا۔۔۔ محبت کرنے والوں کو اس بات سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ دنیا آپ کے محبوب کو کس نظر سے دیکھتی ہے۔

Kitab Nagri

!!!! ایسے ہی تو نہیں کسی نے رانجھے سے کہا تھا "کہ یار تیری ہیر تو کالی ہے !!! جس کا جواب رانجھے نے مسکراتے لبوں سے دیا تھا کہ جاوے تیری آنکھ نہیں دیکھن والی ہے !!!

oooooooo

میر۔۔۔۔ ہوں لں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

آپ مجھے ٹی وی لا کر دیں میں گھر میں بہت بور ہو جاتی ہوں۔ سارا دن نہ کوئی کام کرنے کو ہوتا ہے۔ اور گاؤں کی عورتوں سے باتیں کر کر کے بھی میں بور ہونے لگ جاتی ہوں۔۔۔۔

- شاہ میر کے سینے پر سر رکھے ہوئے لیٹے میر ہا کو اچانک سے یاد آیا تھا۔۔۔

- میری جان یہاں پر کیبل سسٹم نہیں ہے تو ٹی وی پر تم کیا دیکھو گی۔۔۔

- اور میری جان تمہیں جو کچھ دیکھنا ہوتا ہے تم موبائل پر دیکھ لیا کرو۔۔۔

- نہیں میر انٹرنیٹ کی دنیا مجھے ایسے لگتی ہے جیسے بندہ اس میں قید ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ ایک خوبصورت گھر ہو اس میں ہر چیز ہو مگر آپ اس سے باہر نہ نکل سکیں۔۔۔۔

- اس لیے مجھے نیٹ پر زیادہ دیر جڑے رہنا اچھا نہیں لگتا۔ ویسے تو مجھے ٹی وی بھی کچھ خاص پسند نہیں۔ مگر نیٹ سے تو ٹی وی بہتر ہے۔ شاہ میر کے بٹنوں سے کھیلاتی ہوئی اس کے سینے پر سر رکھ کر لیٹے مرہا بچوں کی طرح اپنی فرمائش اپنے میر کے سامنے رکھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- اب وہ میر سے شرماتی بھی کم تھی اور دل کی باتیں جلدی ہی اپنے میر پر حق سے ظاہر کر دیتی۔۔۔

- اوکے میری جان کو انٹرنیٹ بھی نہیں پسند تو میری جان شادی سے پہلے تمہاری کیا مصروفیات ہوتی تھی۔ شاہ میر اس کی باتوں کو بہت توجہ سے سنتا تا کہ مرہا ہر وقت اپنے میر کے ساتھ کفر ٹیبل رہے۔۔۔

- وہ جب گھر ہوتا تو مرہا کو ذرا سا بھی بور ہونے کا موقع ہی نہیں دیتا تھا۔ مرہا کی ہر بات شاہ میر کے لیے بہت خاص تھی۔ جیسے اس وقت اس کی فرمائش کو بڑے غور سے سن رہا تھا۔۔۔

- میر شادی سے پہلے میں بہت سارے ناول پڑھتی تھی۔ مجھے ناول بہت پسند ہے۔ اتنے پسند اتنے پسند کہ میں آپ کو بتا نہیں سکتی۔۔۔

- اس کے سینے سے سر کو اٹھا کر شاہ میر کے چہرے پر نظریں مرکوز کیے ہوئے چہک کر بول رہی تھی۔ اس کی چہچکاہٹ بتا رہی تھی کہ یہ اس کا سب سے فیورٹ مشغلہ تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- ہم۔۔ تو ناولوں میں کیا ہوتا ہے مجھے بھی بتاؤ۔۔ میرا کو اس کی باتیں اچھی لگ رہی تھی کیونکہ اپنا فیورٹ مشغلہ بتاتے ہوئے مرہا کے چہرے پر ایک الگ ہی چمک تھی۔۔

- میرا اس میں بہت سارے خوبصورت کردار ہوتے ہیں۔ ہیرا ہوتے ہیں۔ وہ اپنے خوبصورت ہیرا وں سے بہت پیار کرتے ہیں۔ اور بہت کچھ ہوتا ہے میں آپ کو کیسے بتاؤں۔۔

- چلو مجھے بتاؤ تمہارا فیورٹ ناول کون سا ہے۔۔ میرے دل کا سکون ہو تم وہ مجھے بہت پسند ہے۔۔

- کیوں اس میں ایسا کیا خاص تھا شاہ میر نے بات کو اور کھینچتے ہوئے کہا۔۔

www.kitabnagri.com

- اس میں جو ہیرا تھے وہ مجھے بہت پسند تھے اس میں جو ہیرا تھا نا اسفند شہریار اس کا کردار مجھے بالکل آپ کے جیسا لگتا ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

آپ کو پتہ ہے وہ ایک آرمی آفیسر تھا۔ اور اس کو گولی لگ جاتی ہے اسفند بہت دیر تک ایک آئی لینڈ پر رہتا ہے۔ کیونکہ اس کی جان خطرے میں ہوتی ہے۔۔ دل کو پتہ چلتا ہے کہ اسفند مر چکا ہے۔۔

۔ پھر دل بہت روتی ہے دل اس غم میں پاگل ہو جاتی ہے۔ کیونکہ وہ اپنے اسفند سے بہت پیار کرتی ہیں نا اس لیے مرہا کہتے ہوئے رونے لگی تھی۔۔۔

۔ ارے پاگل لڑکی کیوں رو رہی ہو وہ کہانی کے کردار ہوتے ہیں سچ میں تھوڑی تھا جو تم رو رہی ہو۔۔ نہیں میر آپ کو نہیں پتہ جب آپ ایک اچھا ناول پڑھتے ہیں تو اس کے کردار آپ کو سامنے نظر آتے ہیں۔۔۔



۔ آپ کو نہیں پتہ مجھے دل کے لیے کتنا برا لگتا تھا جب وہ اسفند کے غم میں پاگل ہو گئی تھی۔۔ اللہ نہ کرے آپ کو کبھی ایسا کچھ ہو۔۔

۔ شاہ میر کو اب سمجھ آئی تھی کہ مرہا اسفند کے کردار کو شاہ میر سے جوڑ کر کے خود کو دل کی جگہ پر رکھتے ہوئے سوچ رہی ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اسی تڑپ تھی اس کی خوبصورت آنکھوں میں آنسوؤں آگئے۔۔

- اس کا لڑکی کا نام عجیب نہیں ہے دل۔ شاہ میر نے مرہا کا دھیان رونے سے ہٹانا چاہا تھا۔۔

- میر اس کا نام دل آویز تھا۔ مگر جو اس کا ہسبینڈ تھا۔ وہ اسے بہت پیار کرتا تھا تو اس لیے اس نے اس کا نام دل رکھ دیا تھا۔۔۔

- وہ اس کو اپنا دل سمجھتا تھا وہ اتنا پیار کرتا تھا کہ اس نے کبھی اس کو ڈانٹا نہیں تھا۔ ہمیشہ سے پیار سے سمجھاتا تھا۔ دل اسفند کو بہت تنگ کرتی تھی۔ مگر اسفند کہتا تھا کہ تم میرا دل ہو اور میں تم پر کبھی سختی نہیں کر سکتا۔ اگر میں تم پر سختی کروں گا تو پھر مجھے ہی تکلیف ہوگی۔۔

- مرہا بڑی گہرائی میں جا کر ان کریکٹرز کے بارے میں بتا رہی تھی کہ شاہ میر بھی تصوراتی دنیا میں ان کریکٹرز کو دیکھتے ہوئے سوچ رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اور کیا تھا تمہاری اس کہانی میں اس میں --

- ایک اور کریکٹر تھا اسد میر خان کا دیکھیں میر آپ کا نام بھی آگیا نا اس ناول میں تب تو میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ میرے ہسبینڈ اتنے پیارے ہوں گے -- اور بالکل اسفند کی طرح ہوں گے --

- اچھا جی تو میرا کریکٹر اسفند کے جیسا ہے یعنی کہ میں بھی تم سے بہت پیار کرتا ہوں تمہاری کیئر کرتا ہوں شاہ میر عنابی لبوں تلے مسکراتے ہوئے بولا --

- ہاں آپ بالکل اسفند کے جیسے ہیں آپ بھی مجھے ڈانٹتے نہیں ہے -- بہت پیار کرتے ہیں --

www.kitabnagri.com

- تو کیا اسد میر خان اپنی بیوی سے پیار نہیں کرتا تھا --

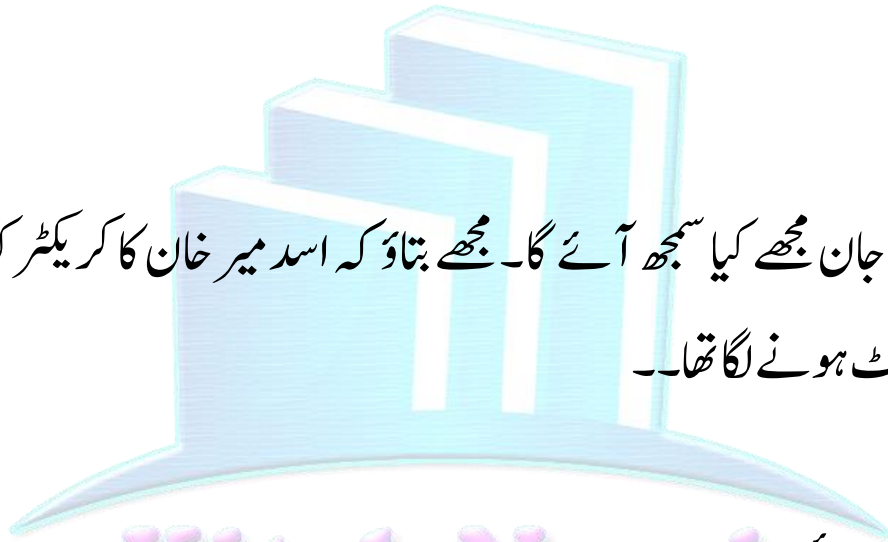
- شاہ میر نے سوال کیا -- نہیں وہ بھی اپنی بیوی سے بہت پیار کرتا تھا اس کی بیوی کا نام مسکان تھا جو کہ اسفند کی بہن تھی --

Posted On Kitab Nagri

- اور جودل تھی وہ اسد کی بہن تھی۔۔

- اسد بھی مسکان سے بہت پیار کرتا تھا مگر اس کا پیار افف مرہا کہتے ہوئے شاہ میر کے سر سینے میں سر چھپا گئی۔۔

- یہ اف سے میری جان مجھے کیا سمجھ آئے گا۔ مجھے بتاؤ کہ اسد میر خان کا کریکٹر کیسا تھا شاہ میر کو مرہا کے ناول میں انٹر سٹ ہونے لگا تھا۔



- اسد کا کریکٹر رومان بھائی کے جیسا تھا وہ بہت غصے والا تھا۔

www.kitabnagri.com

- تو اس کا مطلب کہ رومان بھی میری بہن سے پیار نہیں کرتا کریکٹ۔۔

- نہیں میر میں نے ایسا تھوڑی کہا ہے کہ اسد اپنی بیوی سے پیار نہیں کرتا تھا۔ وہ بہت پیار کرتا تھا مگر میں آپ کو کیسے بتاؤں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- جیسے باقی سب کچھ بتایا ہے ویسے بتاؤ کہ اسد میر خان اپنی بیوی سے کس طرح سے کہا پیار کرتا تھا۔۔۔

- مرہانے دے دے لفظوں میں میر کو یہی بتایا کہ وہ اپنے پیار سے مسکان کو ہلکان کیے رکھتا تھا۔ مرہا کی معصومیت پر شاہ میر کو ہنسی آنے لگی تھی۔۔۔

- پاگل لڑکی اپنے بھائی کے کریکٹر کو اسد سے کمپیئر کر کے کیا بول گئی اسے خود بھی اندازہ نہیں تھا۔ مگر شاہ میر کو پتہ تھا کہ اس کی بیوی بہت معصوم اتنی گہرائی سے اس نے سوچا ہی نہیں۔۔۔

- کہ جس کریکٹر کو وہ اسد سے ملا رہی ہے اس کریکٹر کی بیوی شاہ میر کی بہن ہے۔ اس کی بے وقوفی والی بات پر میر مسکرا کر چپ کر گیا۔ مرہا پتہ نہیں کتنی دیر تک شاہ میر کو اپنے ناول کی باتیں سناتی رہی۔۔۔

- شامیر بچارہ جو اپنے سنڈے کے پورے دن رو مینس کے موڈ میں رہا اس کے نصیب میں رات کا رومانس بھی نہیں ہوا۔ کیونکہ میر ہاجی باتیں کرتی کرتی کب سو گئی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ میر کو خود بھی نہیں پتہ چلا شاہ میر بھی اسے سینے پہ لٹائے ہوئے اپنی مضبوط باہوں کے دائرے میں لیے نیند کی وادیوں میں جا چکا تھا۔

۔ شامیر کے پورے سنڈے کے پلاننگ کا اختتام مرہا کے خوبصورت ناول کرداروں پر ہوا۔ اب دونوں پر سکون نیند سوار ہے تھے۔۔۔

oooooooooooo

۔ السلام علیکم اما جان کیسی ہیں آپ۔ ماہ نور نے اپنی ماں کے گلے میں آتے ہی بڑی محبت سے باہیں ڈالتے ہوئے بچکانہ انداز سے سلام کہا۔۔۔

۔ بسم اللہ بسم اللہ کراں میری دھی رانی آئی اے، چارپائی پر بیٹھی ہوئی چودرن نے بڑی محبت سے اپنی بیٹی کو گلے لگا کر ماتھا چوم لیا۔۔۔

www.kitabnagri.com

۔ اماں سائیں آپ لوگوں کو میری یاد نہیں آتی کتنے دنوں کے بعد لالہ کو شہر بھیجا ہے مجھے لانے کے لیے۔ ماہ نور نے پاس بیٹھتے ہوئے ماں کو شکوہ گن نظروں سے دیکھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- مجھے تو اپنی دھی رانی کی بہت یاد آتی ہے۔ پر تیرے اس لالہ کے پاس ٹائم کہاں ہوتا ہے جانے کے لیے۔۔۔

- پچھلی ہفتے بھی اس کو کہتی رہ گئی کہ جا کر بہن کو شہر سے لے آ۔ پاس بیٹھے ہوئے اپنے فون میں مصروف خرم کی جانب دیکھتے ہوئے اس کی ماں نے شکوہ کیا۔۔۔

- اماں سین میرے بھی کچھ کام ہوتے ہیں ہر وقت آپ لوگ مجھے پر ہی شکوے شکایتیں مت کیا کریں۔ کم سے کم میری بہن کو تو میرے خلاف مت کرے۔۔

- میں کبھی اپنے لالا کے خلاف ہو ہی نہیں سکتی میرے لالا تو اتنے اچھے ہیں مجھ سے اتنا پیار کرتے ہیں ماہ نور اپنی ماں کے پاس سے اٹھ کر اپنے بھائی کی بغل میں جا بیٹھی تھی۔۔

- چلو شکر ہے کوئی تو اس گھر میں ہے جس کو مجھ سے پیار ہے اور اس کو لگتا ہے کہ میرے اندر کوئی خامی نہیں ہے۔ اپنی بہن کے سر پر پیار دیتے ہوئے خرم نے دوسرے ہاتھ سے اپنی مونچھوں کو تاؤ دیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میری دھی معصوم اے تیری کرتوتوں کا پتہ نہیں ہے۔ اس لیے کہہ رہی ہے بھائی کے پیار میں کہ تو اچھا ہے۔۔

- جس دن تیری ساری کرتوتوں کا اس نوپتہ چل جائے گا پھر تینوں چنگا بولے گی تے پتہ لگے۔۔

- لوجی آگئے ان کو اور کوئی کام نہیں ہے سارا دن میری بے عزتی کرنے کے علاوہ خرم اپنے باپ کی تلخ جملے سنتے ہی وہاں سے اٹھ کر چلتا بنا تھا۔۔

- اباسائیں کیوں آپ ہر وقت لالہ کو ڈانٹتے رہتے ہیں نہ کیا کریں اتنا پیارا تو ہے میرا لالہ۔ ماہ نور بھاگ کر اپنے باپ کے گلے سے لگتے ہوئے اپنے بھائی کی طرف داری کر رہی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

- تو اپنے بھائی کی طرف داری کرنی چھوڑ مجھے یہ بتا تو ٹھیک ٹھاک ہے شہر میں تجھے کوئی پریشانی تھا نہیں۔۔ اپنی بیٹی کو شفقت سے اپنے پاس بٹھاتے ہوئے بولے۔

- نہیں میرے اباسائیں کے ہوتے

Posted On Kitab Nagri

ہوئے بھلا مجھے کوئی پریشانی ہو سکتی ہے۔ ماہ نور اور خرم دو ہی بچے تھے چوہدری کے۔ چوہدری اپنی بیٹی سے بہت زیادہ پیار کرتا تھا اور اس کی بیوی اپنے بیٹے سے بہت زیادہ پیار کرتے تھی۔۔۔

۔ ایسا نہیں تھا کہ چوہدری اپنے بیٹے سے پیار نہیں کرتا تھا مگر خرم بہت بگڑا ہوا تھا۔ یار و دوستوں کی محفل اور دوسرا پیسے کا خمار اس کے سر چڑھ کر بولتا تھا۔۔۔۔

۔ اس لیے چوہدری ہر وقت اپنے بیٹے کو نصیحتیں کرتے کرتے کب اپنے بیٹے سے دور ہو گیا پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔

۔ چوہدری کا ایک بھائی تھا جس کی صحبت میں خرم بگڑتا ہی چلا گیا۔ ایک کار حادثے میں اس کے چچا کی ڈیٹھ ہو گئی۔ اس کے بعد بہت کوشش کی چوہدری نے اپنے بیٹے کو راہ راست پر لانے کی جو کہ وہ کامیاب نہ ہو سکا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- خرم کے دوست بھی خرم کے جیسے ہی تھے جو اس پاس کے گاؤں کے بڑے چوہدریوں کے بیٹے تھے۔ بگڑی ہوئی صحبت اور چچا کے حد سے زیادہ لاڈ پیار نے خرم کا ستیاناز کر دیا تھا مگر چوہدری صاحب ہمیشہ اپنے بیٹے کو اچھی تربیت دینا چاہتے تھے۔

- اچھی تربیت کے چکروں میں باپ بیٹا ایک دوسرے سے بہت دور ہو گئے تھے۔۔۔

- اباسائیں کیا سوچنے لگے ہیں۔ اشپ پریشان نہ ہوا کریں بھائی ٹھیک ہو جائیں گے۔ اپنے باپ کو گہری سوچ میں دیکھتے ہوئے ماہ نور نے بڑے پیار سے اپنے باپ کو پریشانی سے نکالنے کی کوشش کی۔۔

- نور کو پڑھائی کا بہت شوق تھا اور گاؤں میں زیادہ وسائل نہ ہونے کی وجہ سے میٹرک کے بعد ماہ نور کو لاہور پڑھنے کے لیے بھیج دیا گیا تھا۔

www.kitabnagri.com

- وہاں پر وہ ہاسٹل میں رہتی تھی خرم شروع میں بہت خلاف تھا ماہ نور کی پڑھائی کے۔ مگر اپنے باپ کے سامنے اس کی ایک نہ چلی اس طرح ماہ نور کو بڑھائی کی اجازت مل گئی۔۔۔

- ماہ نور مہینے میں دو سے تین بار گھر

Posted On Kitab Nagri

آجاتی تھی۔ مگر پچھلے دو تین ہفتوں سے وہ نہیں اسکی کیونکہ خرم لینے نہیں گیا تھا۔۔۔

۔ ماہ نور بہت چنچل اور خوش مزاج لڑکی تھی۔ باپ کی آنکھ کا تارا ہونے کی وجہ سے ہر بات منوانا اپنا حق سمجھتی۔۔۔

۔ گاؤں سے نکل کر شہر میں گئی تو ماہ نور کافی چینج ہو گئی تھی گاؤں کے سادگی جب شہر میں جا کے ٹکھری تم ماہ نور پہچانی نہیں جاتی تھی۔۔۔

۔ خوبصورت تو وہ بچپن سے ہی تھی
نارمل قد دودھ کی طرح گوری رنگت خوبصورت نین نقش کالے گھنے سیاہ بال جن کو کبھی کٹنگ نہیں کروایا گیا۔۔۔

www.kitabnagri.com

۔ جو ہمیشہ چوٹی کی صورت میں باندھے رہتے تھے سادگی میں بھی اس کا پر اصرار حسن کسی کو بھی اپنی جانب متوجہ کرنے کا حق رکھتا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اس لیے سوائے ایک پرانے ملازم بابا اور خرم کے علاوہ چوہدری اپنی بیٹی کو کسی کے ساتھ بھی آنے جانے کی اجازت نہیں دیتا تھا۔۔۔

- بابا کافی دنوں سے بیمار تھا اور خرم کے اپنے سیاپے بہت تھے۔ جس کی وجہ سے وہ نہیں گیا۔۔۔

- نور اس لیے اس بار گھر لیٹ آئی تھی اپنے باپ کے ساتھ بیٹھی ہوئی اپنی سہیلیوں کی باتیں بتا رہی تھی۔ جس کا کوئی سر پیر نہیں تھا۔۔۔



- مگر پھر بھی چوہدری اپنی بیٹی کی باتوں کو بڑی غور سے سن قہقہے لگا کر ہنس رہا تھا۔ اور ماں کی قدم زمین پر نہیں لگ رہے تھے۔ وہ اپنی بیٹی کے لیے کھانے پینے کی چیزیں لالا کر اپنی خوشی کا اظہار کر رہے تھی

oooooooooooo

Posted On Kitab Nagri

السلام علیکم ڈاکٹر صاحبہ کیسی ہیں آپ۔ لہجے میں محبت اپنائیت تھی پاس بیٹھتے ہوئے محبت سے بھری ہوئی گہری نظریں ہمارے ڈالی۔ جو اس وقت سراپائے حسن قیامت لگ رہی تھی۔۔

۔ ڈاکٹر ہونے کی وجہ سے ہمارے ہی میک اپ میں عام لڑکیوں کی طرح لت پت نظر آتی۔ اس وقت فل دلہن کے جوڑے میں وہ بے حد حسین لگ رہی تھی۔۔

۔ سائیڈ ٹیبل کو کھول کر شاہ زیب نے اس میں سے ایک چھوٹی سی بیوٹی فل بوکس نکالی۔۔

۔ جس کے اندر ایک خوبصورت نازک سی رنگ تھی بڑی محبت سے اپنا ہاتھ اس کے آگے پھیلائے ہوئے تھا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

۔ ہمارے اپنی نازک ہتھیلی کو شرماتے سے چور ہوتے ہوئے اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔۔

۔ جس کو پکڑ کر شاہ زیب نے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے اپنے لبوں سے لگا کر چوم لیا تھا۔ اس کے عقیدت بھرے لمس سے ہمارے پورے وجود میں ایک سنسنی سی دوڑ گئی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اس کے لبوں کا پہلا لمس تھا ہما کا دل دھک دھک کرنے لگا۔ پلکیں شرم سے جھکی تو اٹھنے کو تیار نہ تھی۔۔۔ اس کی حیا کی سرخی کو دیکھتے ہوئے شاہ زیب کے لبوں پر دلکش مسکراہٹ پھیل گئی۔۔۔

- ہما کو ہمیشہ اس نے پریکٹیکل انداز سے باتیں کرتے ہوئے ہی دیکھا تھا آج اس کا یوں شرمانا ڈاکٹر شاہ زیب کے دل کو دھڑکا گیا۔۔۔

- بڑی محبت سے اس کی انگلی میں رنگ ڈالتے ہوئے ایک اور لمس اس کی رنگ والی انگلی پر چھوڑا۔ ہما نے شرما کر اپنا ہاتھ پیچھے کیا۔ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پھنسا کر گھٹنوں کے گرد لپیٹ کر بیٹھ گئی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- ہما پلنیزیا رہم ڈاکٹر ہیں اتنے پریکٹیکل سوچ رکھنے والے۔ تم شرما رہی ہو مت کرو یا رہ۔ شاہ زیب نے مسکراتے ہوئے اسے پریکٹیکل طور پر کمفرٹیبیل کرنے کی کوشش کی۔ جبکہ شاہ زیب بھی جانتا تھا کہ - چاہے لڑکی جتنی مرضی پریکٹیکل ہو لے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مگر مشرقی لڑکیوں میں اپنی اس خوبصورت رات کو لے کر گھبراہٹ و سو سے ڈر بے چینی ہوتی ہے جو کہ اس وقت ہمارے چہرے پر صاف نظر آرہی تھی۔۔

- اپریشن تھیٹر میں ہاسپٹل میں اتنی کانفیڈنس سے ڈاکٹر شاہ زیب سے بات کرنے والی ڈاکٹر ہمارا جو دل کی ایک بہترین ڈاکٹر تھی۔۔۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

۔ اس وقت اپنے دل کی دھڑکنوں کو ہی نہیں سنبھاپا رہی تھی۔ شاہ زیب کی آواز اس کے دل کو
گدگدا رہی تھی۔۔

۔ شاہ زیب کی نظروں کی حدت اس کے چہرے کو جھلسا رہی تھی۔ عجیب سی بے چینی تھی جس کو آج
سے پہلے ہمانے کبھی محسوس نہیں کیا تھا۔۔

۔ دھڑکوں نے بے چینی کا رقص تو تب شروع کیا جب شاہ زیب اپنا سر اس کی گود میں رکھ کر اس کے
جھکی ہوئے چہرے کو آنکھوں میں خماری کا سمندر لیے لبوں پر سیراب ہونے کا پیغام سجا کر سے گہری
نظروں سے دیکھ کر مسکرایا۔

۔ پہلی بار کسی مرد کو اس قدر قریب پا کر ہما کا دل پسلیاں توڑ کر دھڑکنے کی حد تک بے قرار ہوا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اپنی مردانہ بھاری ہاتھ اس کے گال پر رکھ کر دلکش نگاہوں سے دیکھتے ہوئے۔ اپنے لبوں کو گول کر کے فلائنگ کس کا اشارہ کیا۔۔۔

اس نے شرما کر آنکھیں بند کر لی تھی ہمانے شاہ زیب کو جتنا جانا تھا وہ بہت سنجیدہ اور مطلب سے بات کرنے والا تھا شاہ زیب کا اتنا قریب ہونا اور یہ انداز ہما کے لیے بالکل الگ اور نیا تھا۔۔

- ڈاکٹر صاحبہ آنکھیں کھولو اور اپنی ان حسین پل آنکھوں سے ہمیں دیکھنے کا شرف بخش دو۔ ہما کا یوں شرما کر آنکھیں بند کرنا شاہ زیب کے دل کو دھڑکا گیا۔۔۔

- اس کے دونوں ہاتھوں کو کلائیوں سے پکڑ کر اپنے لبوں سے لگا کر اپنے سینے پر رکھ لیے۔ وہ اٹھانہ سکے ہاتھ اس کے ہاتھ کے اوپر مضبوطی سے رکھے ہوئے تھا۔۔۔

- ہما میں نہ کچھ بولنے کی سکت تھی نہ کچھ کہنے کی ہمت شاہ زیب کا یوں قریب ہونا ہما کی زبان پر حیا کے پہرے لگا گیا۔۔ اس کے دل کی دھڑکنیں بے قابو تھی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ زیب کے سانسوں کے گرم اٹھتے لٹیں مرہا کی گردن پر پڑ رہے تھے۔ بنا بولے بند آنکھوں سے شاہ زیب کے اتنے قریب ہونے کو محسوس کر کے لرز سی اٹھی۔۔

- مطلب کہ آج حسن آنکھیں بند کیے ہوئے ہی اس خوبصورت رات کو گزارے گا۔ ہما کو آنکھیں نہ کھولتے دیکھ خماری لہجے سے شاہ زیب نے سرگوشی کی۔۔۔

- ہاتھ اس کی گردن پر رکھ کر ہلکا سا اپنے چہرے پر اس کو جھکا لیا۔ کوشش تھی لبوں کو لبوں سے چھونے کی۔ جس ارادے کو ہمانے جھٹکے سے پیچھے ہو کر ناکام بنا دیا۔۔۔

- شاہ زیب کے اس انداز سے میرہا کہ پورے وجود میں سنسنی کی لہریں تیزی سے دوڑ گئی۔ ہاتھوں میں پسینے آگئے بے شک اس کے قریب آنے والا اسے چھونے کی تمنا کرنے والا اس کا محرم اس کا شوہر تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- مگر یہ احساس بے حد نیا اور منفرد تھا جہاں دل خوش تھا وہیں بے قرار بھی، جہاں محبوب کو حاصل کرنے پر مطمئن بھی تھی۔ اور اتنا قریب آنے پر بے چین بھی۔ یہ وہ احساس تھا جو ہر لڑکی کے لیے بہت خوبصورت ہوتا ہے۔۔

- ڈاکٹر صاحبہ میں نے سوچا نہیں تھا کہ اتنی پریکٹیکل ڈاکٹر کے اندر اتنی شرمائی ہوئی لڑکی چھپی ہوئی تھی۔

- شاہ زیب ہمارے اس قدر گھبرانے پر اٹھ کر بیٹھ گیا۔ محبت بھری نظروں سے دیکھ کر مسکرا دیا۔ اس کی گھبراہٹ اور دل کی دھڑکنیں شاہ زیب کی نظروں سے چھپی نہیں تھی۔ دل کا ڈاکٹر تھا اس کے دل کی حالت سمجھ رہا تھا۔ جو کرتی کے اوپر سے ہی تھک تھک کرتا ہوا صاف دکھائی دے رہا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

- اتنی تیز دھڑکنے اچھی علامت نہیں ہوتی اس کی تیز دھڑکنوں کو دیکھ کر کہا تھا۔ وہ اس کے خوبصورت حسن کو دیکھ رہا تھا جو شرما کر اور بھی قاتل حسینہ لگ رہی تھی۔۔۔

- حیا سے پلکیں اب بھی جھکائے بیٹھی تھی اپنے ہی ہاتھوں کی انگلیوں کو مروڑ کر ان پر ظلم کرتے ہوئے اپنی گھبراہٹ کو ختم کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- کمفر ٹیبل ہو جاؤ پیاری بیوی۔ ان بیچاریوں پر ظلم مت کرو ان کا کوئی قصور نہیں ہے نرمی سے اس کے ہاتھوں کو آزادی دلاتے ہوئے مسکرا دیا۔۔

- کیا ہو گیا ہے یار روزہ اسپتال میں ایک دوسرے سے ملتے تھے۔ گھنٹوں باتیں کرتے تھے۔
- وہی ڈاکٹر شاہ زیب ہوں چیخ نہیں ہوا مسکراتے ہوئے کھڑے ہو کر شیر وانی کو اتار کر ایک سائیڈ پر رکھ دی۔۔

- وہ اس میں بہت انکمفر ٹیبل فیل کر رہا تھا اس کا دھیان ماں کی جانب گیا تھا یہ بھی تو انکمفر ٹیبل فیل کر رہی ہوگی اتنی بھاری جو لری اور کپڑے پہن کر۔۔

- وہ خود سے پہلے اس کے قریب ہو کر بیٹھ گیا یہ اتار دو تھک گئی ہوگی بہت دیر سے پہنے ہوئے ہیں۔
- پیار سے اس کے ہاتھوں سے چوڑیاں اتارتے ہوئے محبت بھری نظروں سے اس کی جانب دیکھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شاید وہ یہیں سے اپنی حسین رات کی شروعات کرنا چاہتا تھا۔ اپنی شریک حیات کو اپنے ہونے کا احساس دلا کر ایک ایک کر کے اس کے ہاتھوں سے بڑی نرمی سے چوڑیوں کو اتارتے ہوئے سائیڈ ٹیبل پر رکھ چکا دیا۔۔۔

- دوپٹے پر لگی ہوئی پنوں کو ہٹاتے ہوئے سر کو دوپٹے سے آزاد کروا دیا ماتھے پے لگے ہوئے ٹیکے کو بڑی نرمی سے اتارا گیا۔ اس سارے دوران نہ تو ہما سے کچھ بولا گیا تھا نہ ہی اس نے پلکیں اٹھا کر شاہ زیب کی جانب دیکھا۔۔۔

- اس کے شرمائے ہوئے چہرے پر شاہ زیب کا دل بے ایمان ہو رہا تھا۔ دل چاہتا تھا کہ اسے اپنے سینے سے لگائے اپنی پناہوں لے لے۔۔۔ پتہ نہیں کیسے وہ اپنی منہ توڑ جذباتوں اور بے لگام دل کو روکے ہوئے تھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

- ناک میں پہنی ہوئی چھوٹی سی نوزپن کو اتارتے ہوئے اسے وہ اپنی رقیب لگی۔ اتارتے ہوئے جیسے کہہ رہا ہو کہ اس کے اتنے نزدیک ہونے کا حق صرف مجھے ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- کانوں میں جھولتے ہوئے جھمکوں کو اتارنے لگا ہاتھ اس کی گردن سے لگے تو وہ کسائی گئی۔ اس کے ہاتھوں کی حدت سے اس کے پورے وجود میں بجلی کی لہر سی دوڑ گئی۔ مم۔۔ میں۔۔ خود اتار لیتی ہوں لفظوں کو توڑتی ہوئی گھبرا کر شاہ زیب کے ہاتھ کو پیچھے کیا۔۔

- خود جھمکے کے اتارنے لگی۔ اففف یار اگر اپنے خوبصورت لب کھولے بھی تو ہمیں خود سے دور رکھنے کے لیے۔۔۔

- نا انصافی ہے ڈاکٹر صاحبہ اپنی محبت سے اپنا گرویدہ بنا کر۔ اچھے خاصے ڈاکٹر کو مریض عشق بنا دیا اور اب آپ ہمارا علاج کرنے کو تیار نہیں۔ زیادتی کر رہی ہیں لفظوں میں شوخی اور نظروں میں خماری صاف دکھائی دے رہی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

- ویسے میں نے تمہیں گفٹ دیا ہے میرا گفٹ کہاں ہے شاہ زیب اب اسے باتوں سے نارمل محسوس کروانا چاہ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- میں نے تو آپ کے لیے گفٹ نہیں لیا انداز شرمندہ بولی۔۔

- غلط بات ہے مجھے تو گفٹ چاہیے ہم تو پڑھے لکھے بندے ہیں اور مرد اور عورت میں کوئی فرق نہیں سمجھتے۔۔۔۔ ہم تو یہ سوچتے ہیں کہ مرد اور عورت برابر ہوتے ہیں۔۔۔

- تو اس لیے برابری کا حق رکھتے ہوئے مجھے بھی گفٹ ملنا چاہیے شوخ لہجے سے مسکراتا ہوا اس کے چہرے پر آتے جاتے حیا کے رنگوں کو اپنے اندر اتار رہا تھا۔۔

- صبح لے آؤں گی مجھے نہیں پتہ تھا کہ آپ کو بھی گفٹ چاہیے تھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

- نہیں مجھے تو ابھی چاہیے۔ شوخ انداز سے اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں دبائے ہوئے بولا۔۔

- ابھی میں کہاں سے لاؤں گھبرائی ہوئی نظروں سے شاہ زیب کی جانب دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

- میری بیوی نے پلکیں اٹھا کر مجھے دیکھنے کا شرف بخش دیا اتنا ہی کافی ہے۔۔ آہاں س۔ اب یہ چیٹنگ ہے میری طرف دیکھو شاہ زیب کے کہنے پر ہمارے شرما کر پلکیں واپس چکالی تھی۔۔

- اب تو مجھے ابھی کے ابھی گفٹ چاہیے۔ کوئی راعایت نہیں دی جائے گی۔۔ اور اب دیکھنے سے بات نہیں بننے والی وہ اس کے تھوڑا قریب ہوا۔۔ وہ شرما کر بیڈ کراؤن سے جا لگی تھی۔۔

! ہمارا بڑھتی سانسیں اور دل پر رکھا ہاتھ دیکھ کر شاہ زیب مسکرایا! میری جان ایسے بات نہیں بنے گی۔۔ یہ میری خوبصورت رات ہے اور پورا حق ہے تم پر میرا۔۔

- حق سے پہلے میں اپنے سارے دائرے خود مقرر کیے تھے۔ جن کو آج میں اپنے ہاتھوں سے ہی توڑوں گا۔ اس لیے یہ مزاحمتیں کر کے دوریاں مت بناؤ وہ اس کے قریب ہو گیا۔۔

- اس کے چہرے پر جھکنا چاہا۔ اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر روک دیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- پلیز۔ مجھے کچھ دن کفر ٹیبل ہونے کے لیے۔۔ ہمارے اپنی بات مکمل نہیں ہو سکی تھی۔۔۔

- بے فکر رہو کفر ٹیبل میں خود کر لوں گا اور جو تم چاہتی ہو ایسا نہیں ہو سکتا۔ ڈاکٹر صاحبہ شادی کرنے سے پہلے سوچ لینا چاہیے تھا۔۔ پٹھان ہوں جتنا مرضی پڑھ لکھ جاؤں۔ مگر جذباتوں کے معاملے میں میں جاہل ہی رہوں گا۔۔۔

- یہ پڑھے لکھے لوگوں والا سٹائل خانوں کی سمجھ میں نہیں آتا۔ جب نکاح کر لیا رضامندی کے ساتھ پورے حق رکھتے ہوئے یہ دور رہنا پٹھانوں کے بس کی بات نہیں۔۔۔

- آپ پڑھے لکھے پٹھان ہیں مجھے پتہ ہے۔ آپ میری بات کو سمجھیں گے۔ اپنی گھبراہٹ کا شکار ہمارا ڈاکٹر شاہ زیب کو بٹرنگ لگا رہی تھی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- ایک ہاتھ سے اس کی پنکڑیوں پر رکھتے ہوئے انگوٹھے سے سہلا رہا تھا اس کا یوں کرنا ہمارے دل کی دھڑکنیں بے ترتیب کر رہا تھا۔۔۔

- خان کی جان جذباتوں پر پہرا نہیں لگا سکتا کیونکہ میرے جذبات میری پڑھائی والے الفاظ سمجھیں گے نہیں۔۔۔ کانپتے ہوئے اس کے لبوں کو گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

!پلیز۔۔۔۔۔ ہو ہوں کوئی فائدہ نہیں ہے خان ہوں اپنی بات سے پیچھے نہیں ہٹوں گا۔ جب تک دور رہنا تھا رہ لیا اب پورے حق رکھتے ہوئے تمہارے وجود کی دل کش رعنائیوں سے دور نہ رہ سکوں گا۔۔۔

۔ اس کے گلے سے بھاری نیکلس کو اتارتے ہوئے اس کے ہاتھوں کے گرم لمس اپنی گردن پر محسوس کر کے ہما کے ہاتھوں کی ہتھیلیاں پسینے سے نم ہونے لگی۔۔۔

۔ کوشش کے باوجود وہ اپنی گھبراہٹ روک نہیں پارہی تھی۔ وہ جیسے جیسے اس کے قریب آ رہا تھا۔ اس کا دل پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو تھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

۔ نیکلس اتار کر سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا۔ مجھے چیلنج کرنے جانا ہے اس وقت شاہ زیب کی نظروں میں جو جذباتوں کے تقاضے تھے ان کو سمجھتے ہوئے یہاں سے غائب ہونا چاہتی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میری جان تم زحمت مت کرو تمہارا خان یہ سب کام باخوبی کر لے گا بس تم اپنے ان دھڑکنوں کو ترتیب دینے کی کوشش کرو۔

- کمرے کی خاموشی میں اس کی دھڑکنوں کی تھاپ سنتے ہوئے مسکراتی نظروں سے دیکھ کر بولا۔۔۔

- شش۔۔۔ زیب۔۔۔ شاہ زیب پلیر ابھی نہیں۔۔۔۔ ششش۔۔۔ ابھی اور اسی وقت نہ کی گنجائش نہیں ہے۔ رضامندی سے ہم دونوں نے شادی کی تم مجھ سے محبت کرتی تھی۔ میں کرنے لگا ہوں تو پھر ان مزاحمتوں کی کوئی گنجائش نہیں ہے ہمارے درمیاں۔۔۔۔ اس کے ماتھے پر محبت اور عقیدت سے بھری ہوئی مہر ثبت کر چکا تھا۔۔۔

- اپنے کرتے کو اتار کر سائیڈ پر رکھتے ہوئے پوری طرح سے اس پر جھکنے لگا۔ ہما دونوں ہاتھ اپنے سینے پر باندھے ہوئے۔ اپنے سر کو بیڈ کروں سے ٹکا دیا۔ آنکھیں بند کیے ہوئے تھی۔

- اپنی کثرتی سینے کے ساتھ اس کے لبوں پر جھکا اپنے لب اس کے لبوں پر رکھتے ہوئے پکڑیوں کو قید میں لے گیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- نازک پنکڑیاں لبوں سے پہلی بار ٹکرائیں تو دونوں کی دھڑکنیں ایک دوسرے سے ملنے لگی تھی۔ لب خوشی کے گیت گارہے تھے۔۔

- شہد کی مٹھاس سے بھرے ہوئی اس کی پنکھڑیوں کی نمی اپنے گلے میں اتارتے ہوئے۔
وہ پھر وہ خود کو روک نہ سکا، اس کی نرم نازک سی پنکھڑیوں پر پوری شدت سے جھکا ہوا تھا۔ اس کی نازک پنکھڑیوں پر اپنی ہونٹ رکھ کر نمی کو چوستے ہوئے وہ اپنا آپ تک بھول چکا تھا۔۔

- اس کی سانسوں کو اس پر تنگ کیے ہوئے اپنی حسرتوں کو صحرا ب کرتے ہوئے۔ اس وقت وہ یہ بھی بھول چکا تھا کہ وہ ایک دل کا ڈاکٹر ہے۔ اس کا کام سانسیں دینا ہے۔ سانسیں چھیننا نہیں۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- اس کے لبوں کی قید سے اب
تو وہ تڑپنے لگی تھی۔ بے اختیار اس کے ہاتھ شاہ زیب کے گلے پر آگئے ناخنوں کی چبن شاہ زیب کے لب مسکرائے تو پنکھڑیوں پر گرفت ڈیلی ہو گئی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اس بیڈ پر لٹاتے ہوئے اس کا سر تکیے کی پر رکھ دیا۔ آہستہ آہستہ اس کے ساری راہ فرار بند کر تاجارہا تھا۔۔۔ پورے چہرے پر اپنے لبوں کی مہریں ثبت کرتے ہوئے۔۔۔

- گردن تک آنے لگا اپنی گردن پر شاہ زیب کے نرم گرم لمس محسوس کر کے وہ تڑپ سی اٹھی تھی اس کی ٹانگوں کو اپنے ٹانگوں میں پن کرتے ہوئے سچ میں اپنی پٹھانوں والی طاقت ہی اس پر آزمارہا تھا۔۔

- اس کی کرتی کو کاندھوں سے کس کا کر اس کی وجود سے الگ کر دیا۔ اس کی برہانہ وجود کی رانائیوں کی خوبصورتی دیکھتے ہوئے اس کی خوبصورت دلکش لب مسکرا اٹھے تھے۔۔

- نظر بے اختیار اس کی کمر پر پڑتے ہوئے بلوں پر گئی تھی۔ دودھ کی طرح سفید چمکتی ہوئی نازک سی کمر پر پڑتے ہوئے بل اففف قیامت ڈھا رہے تھے۔۔

- اپنے ہاتھ بلو پر رکھتے ہوئے سختی سے دباتے ہوئے مسکرا دیا۔ ہاتھوں کی سختی اور لمسوں کی حدت سے ہمارے منہ سے سسکی نکلی تھی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اس کی نازک سی کمر اس کی مضبوط ہاتھوں کی سختی برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ اس کی سسکی کو سمجھتے ہوئے شاہ زیب نے ہاتھوں کی گرفت ڈھیلے کر دی۔۔۔۔

- وہ اس کے دل کے مقام پر اپنے ہونٹ ثبت کر چکا تھا۔ آہ۔ وہ سسکی جب شاہ زیب نے وہاں اپنے دانتوں کی ہلکی سی چبن دی۔۔۔۔

شاہ زیب نے اس کی سسکی پر اپنا سر اٹھا کر اسے دیکھا جو آنکھیں بند کیے سانس روکے لیٹی تھی۔ وہ مسکراتا ہوا پھر سے جھکا اور اس کے دل والے مکان پر ہونٹ رکھے۔۔۔۔

Kitab Nagri

- اس کے نرم گرم ہونٹوں کو اپنے دل پر محسوس کر کے ہما کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں۔ اور شاہ زیب اپنے ہونٹوں پر اس کی دھڑکنیں محسوس کر کے مسرور ہوتا جا رہا تھا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- دل والے مقام پر اس کے بے تحاشا لمس ہما کو تڑپا رہے تھے۔ اس کی تڑپ کو وہ ہر طرف سے بند کر چکا تھا۔ ٹانگوں میں ٹانگے پھنسائے ہوئے اس کو پین کر کیے ہوئے۔ ہاتھوں پہ ہاتھ رکھ کر انگلیوں میں انگلیاں پھنسا کر اسے پوری طرح سے بے بس کر چکا تھا۔

- جس ڈاکٹر شاہ زیب کو ہما جانتی تھی یہ شاہ زیب اس سے بہت الگ تھا۔ اس کے محبت کے ہر انداز میں سختی تھی۔

- ہر لمس میں ہر انداز میں اس کی پٹھانوں والی دھونس شامل تھی۔۔

- اس کے پورے وجود پر اپنے لبوں کی مہریں ثبت کرتا ہوا اس کے جسم کی رعنائیوں کو بڑے حق سے دیکھتے اور چومتے ہوئے، محبت کی دہلیزوں سے آگے گزرتا جا رہا تھا۔۔۔

- پوری حق سے اس کے پورے وجود کو اپنی پناہوں میں لیے ہوئے ہیں اسے سانس لینے تک کا موقع فراہم نہیں کر رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- صبح کوئی اس طرح سے جگاتا ہے میر۔ اپنی نیند خراب ہونے سے مرہا کا موڈ خراب ہوا۔ منہ کے زاویے کو بگاڑتے ہوئے پاس سے اٹھنے لگی۔ کہ شاہ میر نے بھاری ہاتھ اس کی کمر پر رکھ کر اس کو شش کو نکام بنا دیا۔۔۔

- چھوڑیں مجھے اٹھنے دے۔ غصے سے
اپنے کمر پر رکھے شاہ میر کے ہاتھ کو ناخنوں سے نچتے ہوئے ہٹانے لگی۔۔

- واہ جی واہ رات کو بھی چھوڑ دو دن کو بھی چھوڑ دوں۔ پکڑوں کس ٹائم میری جان ذرا یہ بتاؤ۔ کروٹ لے کر اس کے اوپر آگیا اپنے دانتوں والی جگہ پر رکھ کر
لبوں کا بوسہ دیتے ہوئے صبح صبح کھکھلا کر مسکرایا۔ جیسے اپنی دیے ہوئے درد پر مرہم لگا رہا ہو۔۔۔

www.kitabnagri.com

- وڈ خراب ہو گیا۔ مسکراتے ہوئے اس کے چہرے پر لبوں کو ہلکا ہلکا مس کرتے ہوئے مسکرایا۔۔

- غصہ تو وہ اپنی جان پر کر ہی نہیں سکتا تھا۔ اس لیے سنڈے کی بربادی کو بھی وہ مسکرا کر بتا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- ہاں تو میں کیا کروں مجھے پتہ ہی نہیں چلا کب مجھے نیند آگئی۔ آپ مجھے جگا دیتے۔ اپنی خوبصورت آنکھوں کو ٹٹماتے ہوئے۔ اپنی غلطی پر شرمندہ سی ہو کر اپنی باہوں کا ہار میرے گلے میں ڈال کا بیڑنگ کر رہی تھی۔۔

- مکھن لگانا بند کرو تم بہت ڈرامے باز اور شرارتی ہو گئی ہو میرا سدا ہر جاؤ۔ ورنہ میرا جان میں بھی انداز محبت بدل لوں گا۔ پھر تمہاری ہی جڈن کو عذاب کروں گا۔ جتنی محبت اور شرافت سے پیش آتا ہوں اتنا شریف میں نہیں ہوں۔ اور یہ بات تم بہت اچھی طرح سے جانتی ہو۔

- میری جان میرا شخصیت کو یاد رکھا کرو۔ تھوڑا سا شادی سے پہلے والے میرے کو یاد کر لیا کرو۔ شاہ میرا اسے وہ یاد کروا رہا تھا۔ جب وہ نکاح کے بعد راتوں کے کچھ خوبصورت پل چرانے اس کے کمرے میں آتا تو اس کے انداز محبت میں کس قدر سختی ہوتی تھی۔۔

- مگر شادی کے بعد مرہا کے ساتھ ہوئے حادثے کو لے کر شاہ میرے خود پوری طرح سے بدل لیا۔ وہ مرہا کے دل میں اپنے پیار کی سختی دکھا کر ڈر نہیں بٹھانا چاہتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ اپنی مرہا کو محبت کا مان دے کر بہادر عورت بنانا چاہتا تھا۔ اس کے لیے شاہ میر کی محبت کی نرمی پر حد ضروری تھی۔ جو کہ میر کے لیے بہت مشکل تھا مگر مرہا میرا کو مضبوط بنانے کے لیے وہ خود کو نرم سے نرم تر کر تا گیا۔

- میر آپ مجھے ڈانٹ کر دھمکیاں دے رہے ہیں۔
- جی بالکل ایسا ہی سمجھو۔ تمہیں میر پر ترس نہیں آتا ظالم لڑکی پورا اتوار میرا برباد کر کے اب یہ معصوم شکل دکھا کر صبح پھر سے بہکانا چاہتی ہو۔

- کیا چاہتی ہو کہ میں ڈیوٹی پر نہ جاؤں اس کی ٹمٹاتی ہوئی آنکھیں اور شرمایا ہوا چہرہ اور بڑنگ والی باتیں شاہ میر کے دل پر سیدھے سیدھے وار کر رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

- سوری!! ایسی سوری کا میں کیا کروں ناراض سامنہ بنا کر سائیڈ پر ہوتا ہوا اٹھ کر چارپائی بیٹھ گیا۔

- مطلب میر آپ سچ میں ناراض ہو گئے۔ مرہا چارپائی پر اٹھ کر بیٹھتے ہوئے پیچھے سے بچوں کی طرح اس کے گلے میں ہاتھ ڈال کر اس سے اٹھنے سے روک رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- اگر میں کہوں کہ میں سچ میں تم سے ناراض ہوں تو۔۔۔ شاہ میر کو اس کا یوں گھبرا کر اٹھنا اچھا لگا تھا۔ ناراض تو وہ اپنی جان سے ہو نہیں سکتا تھا مگر ایکٹنگ بہت اچھی کر رہا تھا۔۔۔

- تو پھر میں آپ کو منالوں گی میر آپ مجھ سے ناراض مت ہوا کریں۔ آپ کی ذرا سی ناراضگی سے مجھے سب کچھ غلط لگنے لگتا ہے۔ مجھے کچھ بھی اچھا نہیں لگتا۔

- میری سوری آئندہ میں آپ کا سنڈے خراب نہیں کروں گی وہ ایک ہی ساتھ ساری باتیں کہتی ہوئی۔ چارپائی سے اٹھ کر اس کے سامنے آ کر کھڑی ہو گئی ہاتھ اس کے کاندھوں پر رکھے ہوئے تھے کہیں اس کا میرا ٹھہ کر چلا نہ جائے۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- میر کی جان۔۔۔ میر تم سے کبھی ناراض نہیں ہو سکتا۔۔۔ میں تم سے مذاق کر رہا تھا مہرہا کی آنکھوں سے بہتے ہوئے آنسو دیکھ میر کا دل بند ہونے لگا۔ وہ کہاں میرہا کی آنکھوں میں یوں آنسو دیکھ سکتا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اس کے مذاق کو مرہایوں دل پر لے لے گی۔ اس کا اندازہ نہ کرتے ہوئے وہ اپنی مرہا کا دل دکھانے کی وجہ بن گیا۔

- کھڑا ہو کر شاہ میر نے اسے اپنی باہوں کے گھیرے میں لے لیا۔ اسے اپنے سینے میں چھپا لیا۔ لب محبت سے اس کے سر پر رکھے ہوئے تھے۔

- سچ آپ مجھ سے ناراض نہیں ہیں۔ اس کے سینے سے سراٹھا کر بھیکی پلکیں لیے سے اس کی طرف متلاشی ہوئی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

- میری جان کے سر کی قسم کہ میں تم سے ناراض نہیں۔۔ اور نہ کبھی ہو سکتا ہوں۔۔ پاگل لڑکی رو کر مجھے ڈرا دیتی ہو۔

- میں تو چاہتا تھا کہ تم مجھے مناؤ اور بھی اپنی ان خوبصورت لبوں سے۔ اسے اپنی باہوں کی گرفت لیے میرے لیے آنکھوں کا اشارہ اس کی پنکھڑیوں کی جانب کرتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

- مگر تم نے تو مجھے منانے پر مجبور کر دیا خوبصورت آنکھوں میں آنسوؤں لا کر۔
- اس کی بھیگی پلکوں کو دیکھتے ہوئے اس چہرے پر جھکا آنسوؤں کے قطروں کو بڑی محبت سے اپنے لبوں سے چن رہا تھا۔

- میرا آپ مجھے ایسے مذاق مت کیا کریں۔ اس کی سینے میں بھر سے سر کو چھپا گئی۔۔۔

- اوکے نہیں کروں گا۔ اب رونا بند کرو اور مجھے جلدی سے مناؤ مجھے تھانے جانا ہے۔۔۔

- مگر آپ مجھے سے ناراض نہیں ہے؟



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- یار منالو ناپلیز!! منت کرنے والے انداز میں بول رہا تھا۔

- مرہا سمجھ گئی تھی کہ وہ کیا چاہتا!

- میرے منت والے انداز پر اپنی ایڑیوں کو اٹھاتے ہوئے اپنا چہرہ اس کے مقابل کیا۔۔ بازو کو بڑی محبت سے اس کے گلے میں ڈالتے ہوئے نازک سی پنکڑیوں کو اس کی گھنی بیرڈ والی گال پر رکھ کر اپنی نازک پنکڑیوں کی مہر ثبت کی۔

Posted On Kitab Nagri

- بس ختم منالیا!! مرہا کو واپس ایڈیاں زمین پر رکھ کر سینے میں چھپتے ہوئے دیکھ شاہ میر نے حیرت سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

- جی منالیا!! ماشاء اللہ کیا بات ہے ایسے تو کوئی چار پانچ سال کا بچہ بھی نہیں مانتا جسے تم اتنے بڑے اے سی پی کو منالیا۔

- بس میں اور نہیں مناسکتی!

- کیوں!!

کیونکہ مجھے شرم آتی ہے!!

www.kitabnagri.com

یار میں تمہارا شوہر ہوں مجھ سے کیوں شرم آتی ہے؟؟

- بس آتی ہے میں کیا کروں؟؟

Posted On Kitab Nagri

- مرہا کی بچی کسی دن تمہاری شرم کے ساتھ میں تمہیں بھی کھا جاؤں گا میرے موڈ کی ایسی تیزی کر کے خود تمہیں شرم آتی ہے! مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ تمہاری شرم کی وجہ سے ہم دونوں نے ساری زندگی سنگل ہی رہنا ہے! شاہ میر لہجہ شوخ کرتے ہوئے اس کے لبوں پر جھکانے لگا۔۔۔۔۔ مطلب سنگل ہی رہنا ہے شاہ میر کے لبوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس کی کوشش کو ناکام بنا چکی تھی۔

- وہ جواب کی منتظر تھی!! میرا مطلب ہے میری جان کہ اب ہمارے کیوٹ کیوٹ بچے ہونے چاہیے بالکل تمہارے جیسے! اس کی ناک کے ساتھ ناک رگڑتے ہوئے بہت دنوں سے اپنے دل میں مچلتے ارمانوں کو آخر وہ زبان تک لے آیا۔

- پھر کیا شرماتے ہوئے اس کے سینے سے نکل کر باہر کا رخ کر چکی تھی۔ وہ آوازیں دیتا رہ گیا مگر مرہا کہاں پلٹنے والی تھی۔ بچوں کا نام سن کر مرہا کو بہت شرم آ رہی تھی۔۔۔

اللہ جی یہ لڑکی کیوں مجھے اتنا تڑپاتی ہے کیوں میرے صبر کا امتحان لیتی ہے! منہ میں بڑبڑاتے ہوئے مسکرایا، یونی فارم اٹھا کر اس نے بھی باہر کا رخ کیا تھا۔

oooooooooooo

Posted On Kitab Nagri

گڑیا تیری پڑھائی کتنی رہ گئی ہے!

لالہ ابھی تو پورا ایک سال پڑا ہے میری ایف ایس سی پوری ہونے میں!
چلو اللہ خیر کرے یہ سال پورا ہو جائے تو بس پھر تم آرام سے گھر پر رہنا۔ تم آگے پڑھائی کے بارے
میں اب سائیں سے نہیں کہو گی۔

- خرم کو شہر میں جا کر ماہ نور کا پڑھائی کرنا پسند نہ تھا ایسے جملے خرم ہر بار اپنی بہن کو کہتا۔

- مگر لالہ میں تو پڑھنا چاہتی ہوں مجھے انجینیئر بننا ہے ماہ نور نے منہ کے زاویے بدلتے ہوئے نظریں
جھکا کر اپنے بھائی سے دل کی بات کہی۔
www.kitabnagri.com

- کوئی ضرورت نہیں ہے انجینیئر بننے کی سکون سے گھر میں رہ کر گھرداری سیکھو جو عورتوں کے کام
ہوتے ہیں۔ یہ فضول کے پڑھائیوں والے چونچلے میری سمجھ میں نہیں آتے تم عورتوں کو کیا کرنا ہوتا
ہے پڑھائی کر کے مردوں کو تو چلو پڑھ لکھ کر نوکریاں کرنی ہوتی ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنی بہن سے بہت پیار کرتا تھا مگر جب بھی وہ پڑھائی پر ضد کرتی تو خرم کا لہجہ سخت ہو جاتا۔
- ماہ نور جو بڑے مزے سے بیٹھی ہوئی اپنے باغات سے آئے ہوئے امرودوں کے ساتھ انصاف کر رہی تھی۔ خرم کی بات پر اس کے گلے میں آنسوؤں اٹکنے لگے تھے۔

آنسوؤں سے بھری ہوئی نم آنکھوں سے بنا جواب دیے وہاں سے اٹھ کر جا رہی تھی۔

تجھے کتنی بار کہا ہے اپنے کام سے کام رکھا کر۔ یہ میری دھی ہے۔ اس کے لیے کیا صحیح ہے اور کیا غلط ہے اس کے فیصلے تجھے لینے کا حق کس نے دیا۔

- چوہدری صاحب گھر کے اندر داخل ہوتے ہی۔ اپنی بیٹی کی نم آنکھوں کو دیکھ کر آگ بگولا ہو کر بولے۔

- ادھر آتو رو کر کہاں جا رہی ہے میرے ہوتے ہوئے! تجھے پڑھنا ہے ناجی بھر کے پڑھ اس کھوتے کے کہنے سے کیا ہوتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

- خود تو اس نے کوئی خاص پڑھائی کی نہیں اور جو میری بیٹی پڑھ کے میرا نام روشن کرنا چاہتی ہے۔ اس پر بھی کھوتے دے پتر نو اعتراض اے۔

ابا سائیں بس کیا کریں ہر وقت کھوتا کھوتا کہہ کر اب تو میں کئی سائن بھی کرنے لگتا ہوں نا تو چوہدری خرم کے بجائے میرا دل کرتا ہے میں لکھ دوں کہ میں کھوتا ہوں۔۔۔

- خرم نے غصے سے لال پیلے ہوتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔۔ میرے ساتھ زیادہ زبان مت لڑایا کر تو اپنی حرکتیں سدھار لے میں تجھے کھوتا کہنا چھوڑ دوں۔۔۔

- چوہدری اپنی بیٹی کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر بڑی محبت سے اسے اپنے ساتھ چارپائی پر بیٹھاتے ہوئے خرم کی طرف دیکھ کر اسی کے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

- اب میں نے کیا کر توت کی ہے صرف اپنی بہن کو آگے پڑھائی کرنے سے منع کر دیا تو ایسا کون سا جرم ہو گیا مجھ سے جو مجھ کو اتنی باتیں سنار ہے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

- میری دھی ہے میں خود فیصلے لے سکتا ہوں، تو منع کرنے والا کون ہوتا ہے چوہدری صاحب کی اب بھی ٹون وہی تھی۔

- تو کیا یہ میری بہن نہیں ہے میں اس کے بارے میں نہ بات کر سکتا ہوں نہ فیصلہ لے سکتا ہوں۔۔

- پہلے خود کسی قابل بن اس کے بعد بہن کے فیصلے لے لینا۔ پہلے اپنی ذمہ داریاں نبھانی سیکھ خرم تیرا دشمن نہیں ہوں میں۔۔۔

- سجن بھی کوئی نہیں ہے آپ میرے! اپنے باپ کی جانب دیکھ کر خرم نے چہرے نے چہرے کے زاویے بگاڑتے ہوئے کہا۔۔

www.kitabnagri.com

- زیادہ میرے ساتھ زبان نہ لڑا اور دفع ہو جا کر بیا دھی کو لے آہ۔۔

- میں کیوں لینے جاؤں آپ خود ہی لینے جاؤ۔ میں تو اس کو بھیجنا ہی نہیں چاہتا تھا۔! پیا خرم کے بچپن کی منگ تھی جو اس کے مرحوم چچا کی اکلوتی اولاد تھی بیا کی ماں پیدا کرتے ہی دنیا سے گزر گئی۔

Posted On Kitab Nagri

- اور بیچھ سال کی تھی تو اس کے باپ کی ایک کار ایکسڈنٹ میں موت ہو گئی۔ اس کے بعد وہ اپنے تایا کے پاس ہی پرورش پاتی رہی میٹرک کی پڑھائی بیانے گاؤں کے سکول میں ہی مکمل کی۔۔

- بیا کو خود بھی آگے پڑھنے کا شوق نہیں تھا اوپر سے خرم بھی نہیں چاہتا تھا کہ اس کی منگ شہر میں جا کر پڑھائی کرے۔ اس طرح بیا میٹرک کے بعد اپنی تائی کے ساتھ گھر کے کام میں ہاتھ بٹا دیا کرتی تھی۔۔۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)

۔ خرم اور بیا کا 10 سال کا ایجنڈا فریٹ تھا مگر آخری سانسوں میں خرم کے چچا نے بیا کو خرم کے ساتھ منسوب کر دیا۔ خرم اپنے چچا سے بہت پیار کرتا تھا۔ اس لیے انکار نہیں کر سکا۔ اس طرح بیا اور خرم کا رشتہ طے ہو گیا۔

۔ خرم غصے کا بہت تیز تھا اس لیے ابھی تک بیا اور خرم کی رخصتی نہیں کی تھی۔ چودری صاحب کا کہنا تھا کہ اس کی بھتیجی معصوم ہے اور یہ کھر دماغ یہ تھوڑا سمجھدار ہو جائے اس کے بعد رخصتی کی جائے گی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- بیاب 18 سال کی ہو گئی تھی اور خرم اس وقت 28 سال کا اب چوہدری صاحب خرم کو بار بار سختی سے سدھرنے کا اس لیے کہتا تھا تاکہ وہ اپنی بھتیجی کی رخصتی کر کے اپنے مرحوم بھائی کی روح کو تسکین پہنچا سکے۔۔۔

- بیا اور ماہ نور ہم اتج تھی تو اس لیے ان دونوں کی آپس میں بہت اچھی دوستی یا یوں کہے کہ دونوں سگی بہنوں کی طرح ہی رہتی تھی۔ جب باتیں کرنا شروع ہوتی تو ان کی باتیں کبھی ختم نہیں ہوتی تھی۔

- ویسے تو اپنے باپ کی ڈیتھ کے بعد بیا ہمیشہ یہیں پر ہی رہی مگر مہینے میں کبھی ایک آدھی دن کے لیے وہ اپنے ننیال جانے کی ضد کرتی تو چوہدری کا بھی اس کو منع نہیں کرتے تھے مگر خرم کو ہمیشہ اعتراض ہوتا۔ ہر بار اس کے اعتراض کو رد کر کے چوہدری صاحب بھیج دیتے جس کا خمیازہ ہمیشہ بیا کو خرم

www.kitabnagri.com

کی گہر برساتی ہوئی آنکھیں اور زہرا گلتی زبان سے بھگتنا پڑتا۔۔

- ہر بار تیرا یہی سیاپا ہوتا ہے۔ اگر وہ اپنے نان کے چلی جاتی ہے تو اس میں تمہیں کیوں تکلیف ہوتی ہے۔ وہ بچی ہماری ہر بات پر سر جھکا کر احترام کرتی ہے۔ اگر اس کو خوشی ملتی ہے اپنے مامو کے پاس جا

Posted On Kitab Nagri

کے تو مہینے میں ایک آدھی بار جانے سے کیا فرق پڑ جاتا ہے۔ ہر بار یہ تو جو سیا پے ڈالتا ہے خرم میں تیری سعادت سے بڑا تنگ آگیا۔

۔ اباسائیں آپ کو میری کوئی ایک بات بھی چنگی لگتی ہے۔ غصے سے اپنی شال کو کاندھے پر پٹختے ہوئے بڑے بڑے قدم بھرتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔۔

چوہدری صاحب اس کی اسی رویے سے تنگ تھے۔ قہر آلود نظروں سے اسے جاتا ہوا دیکھ کر ایک ٹھنڈی سانس لیتے ہوئے چپ ہو گئے۔



oooooooo

www.kitabnagri.com

شاہزیب شاہزیب! ہوں سں!

پلیز اب مجھے اٹھنے دیں شاہزیب اپنے پٹھانوں والے خوبصورت انداز سے اپنی اس حسین رات کو یادگار انداز سے سرشار کر چکا تھا۔ اب صبح کی کرنیں پھوٹنے لگی تھی۔ مگر ڈاکٹر صاحب ابھی بھی اپنی باہوں کے دائرے میں کسے ہوئے ہما کو اپنے قریب کیے گہرے نیند میں سو رہے۔

Posted On Kitab Nagri

- تھے گہری نیند میں بھی ڈاکٹر صاحب کی پکڑ اتنی مضبوط تھی کہ ہما کو شش کے باوجود بھی اپنی جگہ سے اٹھ نہ سکی تھی۔

- اٹھ کر کیا کرنا ہے ڈاکٹر صاحبہ ہمارا ولیمہ رات کو ہے باہوں کے دائرے کو اور بھی تنگ کرتے ہو سر اٹھا کر ہلکی سی سائل پاس کرتے ہو کہا۔

- تو کیا آپ رات تک مجھے اپنی قید سے رہا نہیں کریں گے۔ شاہ زیب کی ساری رات کی خوبصورت قربت کی چمک اس کے شرمائے ہوئے چہرے پر صاف نظر آرہی تھی۔

- ڈاکٹر صاحبہ اب پوری زندگی میری پناہوں سے رہائی ملنا ناممکن ہوگا۔ آپ کی شدید محبت نے مجھے آپ سے محبت کرنے پر مجبور کر دیا۔ اب تو آپ کے ہر ایک لمحے پر صرف اور صرف میرا حق ہوگا۔

- کروٹ لے کر اس کے اوپر آگیا
لبوں کو کہ لمس اس کے پورے چہرے پر محبت سے بکھیر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- جیسے صبح کی گڈ مارنگ کہہ رہا ہو۔ رات جتنی خوبصورت تھی صبح اس سے کہیں زیادہ حسین تھی۔

- اس کی باہوں میں ہما خود کو دنیا کی سب سے خوش قسمت لڑکی سمجھ رہی تھی۔ اس نے جسے چاہا اس سے پالیا من چاہے شوہر کی باہوں میں قربت کے لمحات کتنے حسین ہوتے ہیں یہ کوئی آج ہمارے پوچھتا۔

- پلیز مجھے اٹھ کر فریش ہونے دیں لبوں پر ہلکی چیز سی سائل جس پر شرم و حیا کی لالی کی جھلک صاف دکھائی دے رہی تھی۔



- ہائے آپ کا آنا پوشر مانا!

مہندی لگا کے دل دھڑکانا!

پیار آگیا رے پیار آگیا!

- واہ جی واہ ڈاکٹر صاحب آپ کو سونگ بھی آتے ہیں۔ شازیب کے سونگ کے دو بول صبح صبح یوں گنگنا نے پر ہما کو حیرانگی ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- اسے اندازہ نہیں تھا کہ ڈاکٹر صاحب کو سونگ بھی آتے ہوں گے۔ کیونکہ ان کی پرسنلٹی دیکھ کر لگتا نہیں تھا کہ انہوں نے کبھی سونگ سنے بھی ہونگے۔۔۔

- پتہ نہیں جی تمہارے کہ اس حسن نے میرے اندر کون کون سے فنکشنز آن کر دیے ہیں۔ ابھی تو مجھے خود بھی سمجھ نہیں آرہی آہستہ آہستہ آپ کو بھی پتہ چل جائے گا کہ میرے اندر کون کون سی خوبیاں ہیں۔

- اور مجھے خود بھی اپنی ان نئے فنکشنز کے بارے میں ابھی معلومات اکٹھی کرنی ہے۔ مسکراتے ہوئے اس کی پنکھڑیوں پر اپنے لب رکھ کر مورنگ کو پوری طرح سے فریش کرنے کے موڈ میں تھا۔

- پنکھڑیوں کو قید کیے ہوئے صبح صبح گلاب کے پھولوں سے شبنم کے قطروں کو اپنے اندر اڑا لیتے ہوئے مسرور ہوتے ہوئے بہکتا جا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- رات کو تو پوری طرح سے اس کے خوبصورت وجود کی رعنائیاں کو لوٹ اس کے پورے وجود پر اپنی محبت کی مہریں ثبت کر چکا تھا۔

- صبح صبح اس کا نیچرل حسن اسے پھر سے بہکایا گیا۔ وہ ایک بار پھر سے اس کی مزاحمت کے باوجود اس کی سانسوں کو اس پر تنگ کر گیا۔

oooooooo

ٹھک ٹھک ٹھک۔۔۔ رات کو لیٹ سونے پر میرب اور رومان شاہ کی صبح آنکھ دروازے کی ٹھک ٹھک کی آتی آواز سے کھلی۔

- میرب سے پہلے رومان شاہ بنا چپلیں پہنے دوہی قدموں میں دروازے تک کا سفر طے کر کے دروازہ کھول چکا تھا۔ اس کے دل نے یہ بنگ کیا کہ اس کی امی جان کی طبیعت ٹھیک نہیں کیونکہ دروازہ کھٹکانے والے کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ بہت گھبرا یا ہوا ہے۔ ورنہ رومان شاہ کے روم کا اس طرح دروازہ کھٹکھٹانے کی کسی کی ہمت میں نہ تھی۔

رومان شاہ کے پیچھے چپل پہن کر فوراً سے میرب بھی آن کھڑی ہوئی تھی۔ دروازے پر زکیہ تھی جس نے آکر بتایا کہ امی جان کے سینے میں بہت درد اٹھ رہا ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

- زکیہ کے باقی کے الفاظ اس کے منہ کے اندر ہی تھی کہ رومان شاہ جس حالت میں کھڑا تھا۔ بنا جوتے پہنے سیڑھیوں کو پھلانگتا ہوا نیچے کی جانب بڑھتا چلا گیا۔

- اس کے پیچھے پیچھے زکیہ اور میرب بھی تیز قدموں سے بھاگتی ہوئی آگئی امی جان کمرے میں اپنے دل پر ہاتھ رکھے ہوئے تکیے پر لیٹی ہوئی تھی۔

- ان کا زرد رنگ اس بات کی دلیل تھا کہ جو بھی تکلیف تھی وہ امی جان کی برداشت سے باہر تھی ایک نظر رومان شاہ کی جانب اٹھا کر دیکھا آنکھوں میں تکلیف کے تاثرات اتنے زیادہ تھے کہ رومان شاہ کا دل تڑپ گیا۔ وہ بھاگ کر اپنی ماں کو گلے لگاتے ہوئے ان کے پاس بیڈ پر بیٹھ گیا۔ میرب۔۔۔۔ میرا فون لے کر آؤ گھبراہٹ سے چلاتے ہوئے بولا میرب سے پہلے زکیہ بھاگ کر رومان شاہ کا فون لینے چلی گئی۔

Posted On Kitab Nagri

- رومان شاہ، شاہ زیب کا نمبر ڈائل کرنے لگا تھا کہ اس کی ویڈنگ کا سوچ اس نے ارادہ ملتوی کرتے ہوئے امی جان کے ڈاکٹر کا نمبر ڈائل کیا تھا۔

- جب بھی گھر میں کوئی بھی ہاسپٹل سے ریلیوٹو پر اہل ہوتی تو رومان شاہ ہمیشہ شاہ زیب کوئی فون کرتا۔ باقی کے معاملات سب شاہ زیب ہینڈل کر لیتا۔ مگر آج اس کا ولیمہ تھا تو رومان شاہ کو اچھا نہیں لگا کہ وہ اسے ڈسٹرب کرے۔

- ڈاکٹر کو فون کرنے کے بعد اپنی امی جان کو اپنے ہاتھوں میں اٹھا کر گاڑی میں ڈالتے ہوئے۔ میرب اور زکیہ کو ہمراہ لیے ہاسپٹل کی جانب گاڑی کو بھگاتالے جا رہا تھا۔ کیونکہ امی جان کی حالت کافی خراب لگ رہی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

oooooooo

کیا کر رہے ہیں تیار ہو جائے پلیز۔

مجھے تیار نہیں ہونا کوئی زبردستی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

آفس نہیں جانا؟

نہیں!

مگر کیوں! اپنی گود میں سر رکھے ہوئے احمر کو دیکھ مہک نے حیرانی سے پوچھا۔

۔ تمہارا یہ بدلہ ہوا خوبصورت رویہ مجھے ایک خواب کی مانند لگ رہا ہے اور ڈرتا ہوں کہ کہیں یہ میرا خواب ٹوٹ نہ جائے۔۔

۔ اس لیے ان خوبصورت لمحوں کو میں کام کی نظر بھی نہیں کرنا چاہتا میں نے آفس سے چھٹی لے لی ہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

۔ پیکنگ کرو ہم اپنے فرسٹ ہنی مون کے لیے مری جا رہے ہیں۔ ہمارے فلحال میری اتنی ہی گنجائش نہیں ہے کہ تمہیں پاکستان سے باہر لے جاسکوں۔

Posted On Kitab Nagri

- بہت محنت کروں گا اور تمہارے ہر خواب کو میں مکمل کر دوں گا۔ ہم اپنے سیکنڈ ہنی مون کے لیے پاکستان سے باہر جائیں گے۔۔

- احمر جانتا تھا کہ مہک کو کنٹری سے باہر گھومنے کا بہت شوق ہے۔ فی الحال احمر کے حالات اتنی اجازت نہیں دیتے تھے کہ وہ کنٹری سے باہر سے لے جاسکے۔۔

- احمر آج تو آپ نے یہ بات کہہ دی آئندہ مت بھولیے گا آپ مجھے اپنی محبت سے اس گھر کے اندر بھی گھمائیں گے تو میرے لیے یہ جنت ہو گا۔



- جب آپ نے مہک کی ہر خوبی اور خامی کے سمیت قبول کیا ہے۔ تو وہ مہک بہت پیچھے رہ گئی جو پیسے پر مرتی تھی۔ میری خوش قسمتی یہ ہے کہ مجھے آپ کے جیسا پیار کرنے والا شوہر ملا۔ جس کے میں بالکل قابل نہیں تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- آہ ہماری حیثیت کے مطابق جہاں بھی مجھے لے کر چلیں گے میرے لیے جہاں دنیا کی سب سے خوبصورت جگہ ہوگی۔ جہاں پر آپ میرے ساتھ ہونگے۔ گود لیٹے ہوئے احمر کے چہرے کی دونوں جانب ہاتھ رکھتے ہوئے بڑی محبت سے دیکھتے ہوئے بولی۔

مہک ہمیشہ یوں ہی رہنا کبھی بدلنا مت گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولٹ رہا۔
- کبھی نہیں بدلوں گی۔ آپ بھی کبھی مت بدلنا مہک ایک اچھی لڑکی ہے یہ تو صرف مجھے آپ کی نظروں میں دیکھ کر پتہ چلا۔ یہ تو میں خود بھی نہیں جانتی تھی۔ جب بھی آپ کی نظروں سے گروں گی تو مر جاؤں گی۔ پلیز آپ بھی کبھی بدلے گا مت۔۔

- احمر نے ابھی کچھ کہنے کے لیے لب کھولے ہی تھے کہ اس کے فون پر بجتی ہوئی بیل نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔
www.kitabnagri.com

- مہک نے ہاتھ بڑھا کر احمر کا فون اٹھا کر اس کے ہاتھ میں تھما دیا۔ جس پر رومان شاہ کی کال آرہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- کسی کی سچی محبت اگر آپ کے دل زخموں پر مرہم لگا دے تو، سچ میں انسان کے جتنے بھی پرانے گہرے زخم ہوں وہ بھر جاتے ہیں۔

- یہ بات آج مہک کو دیکھ کر کہی جاسکتی تھی۔ کیونکہ آج پہلی بار رومان شاہ کا نمبر دیکھ کر اس کے دل نے کچھ بھی محسوس نہیں کیا تھا۔

- اسلام علیکم رومان شاہ کیسے صبح صبح ہمیں اپنے یار کی یاد آگئی کیا بات ہے آج بھابی سے کوئی جھگڑا تو نہیں ہو گیا۔

- ان کی یہ ٹانگ کھینچنے والی عادت جو ان کی دوستی کو خوبصورت بناتی۔ جب بھی ایک دوسرے سے فون کرتے خود بخود ہی یہ مسکراتے ہوئے تیزان کی زبانوں پر
www.kitabnagri.com
آ جاتے تھے۔۔

- تم پریشان نہیں ہو رومان شاہ میں ابھی مہک کو لے کر ہاسپٹل پہنچتا ہوں۔ احمر رومان شاہ سے بات کرتے ہو مہک کی گود سے اٹھ کر بے حد پریشانی کے تاثرات لیے بول رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مہک جو گھبراہٹ سے احمر کی جانب دیکھ رہی تھی۔

۔ اوکے اوکے میں سمجھ گیا میں دس منٹ کے اندر اندر تک پہنچ جاؤں گا تم پریشان مت ہو یا۔

۔ احمر کیا ہوا ہے فون بند ہوتے ہی اس کی جانب گھبرا کر دیکھتے ہوئی مہک نے سوال کیا مہک نے سوال کیا۔

۔ امی جان کی طبیعت بہت خراب ہے میرب بھابھی اور رومان شاہ ان کو لے کر ہاسپٹل جا رہے ہیں۔
۔ ہمیں فوراً جانا ہو گا تم چینج کرو۔
www.kitabnagri.com

۔ اللہ جی خیر کرنا مہک گھبرا کر بیڈ سے کھڑی ہوئی اپنی قبر سے چینج کرنے کے لیے کپڑے نکالنے لگی۔

oooooooo

ہائے ماہی کیسی ہو!

Posted On Kitab Nagri

شفاروم میں داخل ہوتے ہی ماہی کو مصروف بیٹھے ہوئے دیکھ کر اس کے پاس آگئی۔ ماہی پڑھنے میں اتنی مصروف تھی کہ اسے روم میں شفا کے داخل ہونے کا پتہ ہی نہیں چلا۔

ہائے شفا میں بالکل ٹھیک تم کیسی ہو یار، تم تو اپنے بھائی کی ویڈنگ میں اس قدر مصروف تھی کہ محترمہ نے میرا فون تک نہیں اٹھایا۔ شفا کو دیکھ کر ماہی جلدی سے اپنی بکس کلوز کرتے ہوئے کھڑی ہو گئی۔

۔ ماہی اور شفا دونوں بہت اچھی دوستیں تھیں شفا کے بھائی کی شادی کی وجہ سے وہ ایک دوسرے سے کافی دنوں بعد ملی تھی۔

Kitab Nagri

۔ یار فون اٹھانے کا تو ٹائم ہی نہیں ملتا تھا گھر میں اتنے سارے مہمان آئے ہوئے تھے۔ جب بھی فون کی طرف جاتی تو ماما کہتی تھی کہ شفا یہ چار دن اگر فون سے محبت کم کر دو گی تو کوئی فرق نہیں پڑے گا

--

Posted On Kitab Nagri

- تمہاری ان بچکانہ حرکتوں کی وجہ سے تمہارے رشتے کم آتے ہیں۔ ایک ہی سانس میں ماہی کے گلے میں باہیں ڈال کر ملتے ہوئے شفا نے ساری داستانیں شادی سنادی تھی۔۔

- ویسے آنٹی غلط تو نہیں کہی رہی تھی۔ حرکتیں تو تمہاری بچوں سے بھی کئی گزری ہیں۔ شفا کی بات پر ماہی کھی کھی کرتی ہوئی ہنستی ہوئی دہری ہونے لگی تھی۔۔

- شٹ اپ بد تمیز تم تو میری دوست ہو بکواس کر رہی ہو۔ دونوں ہنستی ہوئی ٹھاسے بیڈ پر سیدھی گر پڑی تھی وہ دونوں ہاسٹل کے ایک ہی روم کوہ شیر کرتی تھی۔

- یار ہمارے میتھ کے نئے لیکچرار کا کیا بنا کوئی نیا نمونہ آیا ہے یا نہیں۔

- آگیا ہے یار نمونہ نہیں ہے بڑا ہی ہینڈ سم ہے۔ بالکل سر کہنے کو دل نہیں چاہتا شفا کی انفارمیشن پوچھنے پر ماہی نے بڑی دلچسپی سے بتایا۔۔

- شفا کے جانے سے پہلے ہی میتھ کا ٹیچر جاچکا تھا شفا اسی کے بارے میں پوچھ رہی تھی کہ کوئی نیا ٹیچر آیا ہے یا نہیں۔

Posted On Kitab Nagri

- ہائے اللہ پھر تو دیکھنا پڑے گا اگر ماہی بیگم تم اس سر کی اتنی تعریف کر رہے ہو بندے میں کچھ بات تو ضرور ہوگی۔

- ماہی کے ناک پر کم ہی لڑکے چڑھتے تھے اس لیے اس کی تعریف پر شفا کو میتھ کے ٹیچر کو دیکھنے کا جنون سا طاری ہونے لگا۔

- ہاں ہاں ضرور ملوائیں گے صبح کا لیکچر ہو گا تو بہت ہی خاص انداز سے شفا میڈم کو ہم اپنے میتھ کے پروفیسر سے ملوائیں گے۔ سینے پر ہاتھ رکھ کر بڑی ادا سے ماہی بولی۔۔

- جی جی ضرور ملوانا تمہارے ماموں کا بیٹا ہے نا۔ ماہی کے انداز پر شفا کی ہنسی نکل گئی۔ دونوں روم میں کھی کھی کر کے ہنستے ہوئے لوٹ پوٹ ہو رہی تھی۔

oooooooo

کھٹ کھٹ بے وقت دروازہ کھٹکنے پر مرہانے حیرانی سے دروازے کی جانب دیکھا! تقریباً دن کے 12 بج رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

- میرہا کے پاس بیٹھی ہوئی گاؤں کی عورتیں جو روز ہی میرہا کے پاس آ جاتی۔ جن سے باتیں کرتے ہوئے میرہا کا پورا دن گزر جاتا اور کوئی بھی مصروفیات نہ ہونے کی وجہ سے مرہا کو یہ عورتیں بھی غنیمت لگتی۔ ورنہ تو وہ اکیلے بیٹھ بیٹھ کر اس سے بھی کہی زیادہ بور ہو جاتی۔

- اچانک دروازے پر کھٹکھٹ ہونے سے ایک عورت نے جا کر دروازہ کھولا تو سامنے شاہ میر کو دیکھ کر سب ہی ایک دم حیران ہوئی تھی۔ کیونکہ یہ شاہ میر کے آنے کا وقت نہیں تھا۔ اور میرہا تو کچھ زیادہ ہی حیران تھی۔ عورتیں سلام کہتی ہوئی جا چکی تھی۔

- میر خیریت تو ہے بہت پریشان لگ رہے ہیں۔ مرہا شاہ میر کے پاس چلتی ہوئی آئی۔ میر کے چہرے پر پریشانی صاف نظر آرہی تھی۔

www.kitabnagri.com

- مرہا امی جان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے رومان کا فون آیا تھا۔ تم تیاری کرو ہم لوگ رات کی فلائٹ سے کراچی نکلیں گے۔

- کیا ہوا امی جان کو۔ کیا امی جان کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہے میرہا نے گھبراتے ہوئے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ میر کا یوں اچانک جانے کی تیاری کرنا اس بات کا ثبوت تھا کہ میر ہا کی امی کی طبیعت بہت زیادہ خراب تھی اسی لیے مہارو نے لگی۔

- میری جان پریشان نہ ہو انشاء اللہ امی جان ٹھیک ہو جائیں گی۔ مہا کو اپنے گلے لگاتے ہوئے شاہ میر دلا سہ دے رہا تھا۔

- میر کل تو امی جان سے میری بات ہوئی۔ مجھے امی جان نے ایسا کچھ نہیں بتایا کہ ان کی طبیعت نہیں کی ہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- مگر ان کے چہرے کو دیکھ کر لگ رہا تھا کہ وہ جیسے بہت بیمار ہے میں نے ان سے کتنی بار پوچھا مگر امی جان نے کہا کہ وہ بالکل ٹھیک ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

- تم تیاری کرو میں ٹکٹ اربنچ کرو اتا ہوں بس دعا کرو۔ رونامت اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے۔
شاہ میر فون پر ٹکٹ کے بارے میں اپنے کانسیبل سے بات کرنے لگا۔ جبکہ مرہا جلدی جلدی پیننگ
کرنے لگی تھی

oooooooo

بی بی جی بی بی کو باہر چودھری صاحب لینے آئے ہیں۔ نوکرانی نے آکر خبر دی۔

- تو ان سے کہیں اندر آجائے اندر کون سا کلفیو لگا ہوا ہے۔ بیانے خرم کے آنے کی خبر سن کر منہ
بسورتے ہوئے کہا۔

Kitab Nagri

- بی بی جی جب تمہیں اچھی طرح سے پتہ ہے کہ وہ اندر نہیں آئے گا۔ تو پھر کیوں بیٹا ہر بار بات کو
بڑھاتی ہو چلو میری دھی تیاری کرو اور جاؤ۔ وہ اڑیل دماغ کا بندہ ہے اگر تمہیں نہ آنے دے گا تو پھر ہم
اس کا کیا کر لیں گے۔

بیا کے مامونے بیا کو سمجھاتے ہوئے جانے کو کہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- بیا کے ننیاں والوں کے ساتھ خرم کی بنتی نہیں تھی اس لیے وہ گھر کے اندر نہیں آتا۔ ہمیشہ باہر سے ہی بیا کو لے کر چلا جاتا۔ جبکہ بیا کو اس کی یہی عادت بہت بری لگتی۔

oooooooooo

جلدی آجایا کر تیرا ڈرائیور نہیں ہوں!

بیاکاندھوں پر چادر ڈالے ہوئے دوپٹے کا حجاب کر کے گاڑی کا گیٹ کھول رہی تھی کہ آتے ہی خرم کے جملے سے بیا کا موڈ خراب ہو گیا۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- آگے آکر بیٹھ آتے ہی میرا دماغ مت خراب کیا کر۔ تیرا ڈرائیور نہیں ہوں جو تو میم صاحب بن کے پیچھے بیٹھے گی، اور میں آگے بیٹھ کر تیری ڈرائیوری کرتے ہوئے گھر لے کر جاؤ۔

Posted On Kitab Nagri

- کھر برساتی ہوئی نظروں سے دیکھ کر بولا تو ہمیشہ کی طرح بیا پر اس کی بات ماننا لازم تھی۔ پیچھے دروازے کو ٹھا کر کے بند کرتے ہوئے۔ واپس اگلا دروازہ کھول اندر بیٹھ گئی۔

- دروازہ اس نے اس طرح سے بند کیا تھا جیسے وہ دروازہ جا کر خرم کے منہ پر مارا ہو۔

- کبھی تمیز سے آکر سلام بھی بول دیا کر۔ منہ بگاڑ کر بیٹھی ہوئی بیا کی جانب غصے سے دیکھتے ہوئے خرم نے گاڑی سٹارٹ کی۔

- سائیں آتے ہی زہرا گلنے لگتے ہیں سلام لینے کا موقع کہاں دیتے ہیں۔

- ہاں میں تو تیری زبان پکڑ لیتا ہوں نا جو سلام لینے کے لیے تجھے دقت پیش آتی ہے۔

- سائیں مجھ سے جھگڑا کرنے کے علاوہ کچھ اور کر سکتے ہیں۔ بیا کو پتہ تھا کہ وہ جتنے جواب دے گی۔ خرم اتنا زیادہ بھڑکے گا اس نے لڑائی پر ہتھیار ڈالتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

- اگر تمہاری ی موٹی عقل میں میری بات آجائے تو لڑائی کی نوبت ہی نہ آئے۔ جب تجھے پتہ ہے کہ مجھے تمہارا اس گھراٹا پسند نہیں تو پھر کیوں میرا دماغ خراب کرتی ہو۔

- یہ جو تم اب سائیں کی سپورٹ لے کر من مرضیاں کرتی ہو نا، ایک دن پچھتاؤ کی۔

- مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتی کہ سائیں اپٹ کو میرے ننیال والوں سے مسئلہ کیا ہے اتنی تو وہ آپ کی عزت کرتے ہیں۔

- ان کی عزت گئی تیل لینے تیرے مامے کے پتھروں نے جو ساتھ والے گاؤں کے چوہدری کے ساتھ مل کر گھوڑے کی ریس میں میرے ساتھ شرط لگائی اور دھوکے بازی سے اس شرط کو جیت لیا۔

www.kitabnagri.com

میں وہ کبھی نہیں بھولوں گا اور نہ ہی ان کو بولنے دوں گا۔

- سائیں وہ اتنی پرانی بات ہے آپ اس کو چھوڑ کیوں نہیں دیتے۔

Posted On Kitab Nagri

- نہیں چھوڑ سکتا تو ان کی ہمدی میں اپنے اس زبان کو مت کھولا کر کسی دن پیا میں تیری جان لے لوں گا۔

- سائیں میں ان کی ہمدی میں نہیں بول رہی۔ میں تو بس یہ کہہ رہی ہوں کہ معاف کر دینے والا رب کو بہت پسند ہوتا ہے۔ تو چھوڑ دیں اس بات کو، معاف کر دیں میرے بھائیوں کو۔

- تیرے ان بھائیوں کو تو میں کبھی معاف نہ کرنے والا۔ خرم پہل کرتا نہیں اور بعد میں کسی کو چھوڑتا نہیں۔ میری اس عادت سے تم اچھی طرح سے واقف ہو۔ اب پہل ان کی طرف سے تھی۔ تو آخری وار میری طرف سے ہو گا۔

Kitab Nagri

- بیا کو پتہ تھا کہ خرم کو سمجھانا مطلب پتھر کی دیوار سے اپنا سر پھوڑنا مگر پھر بھی وہ ہمت نہیں ہارتی تھی۔

- وہ اپنے بھائیوں سے بہت پیار کرتی تھی جو عمر میں سب اس سے بڑے تھے۔ کہنے کو تو اس کے مامو کے بیٹے تھے۔ مگر بیا ان سب سے ایسے پیار کرتی تھی جیسے بالکل سگے بھائی ہوں۔۔

Posted On Kitab Nagri

- ان کی کوئی بہن نہیں تھی وہ بھی بیاسگے بھائیوں کی طرح پلکوں پر بٹھاتے تھے۔۔

- سات سال پہلے ساتھ والے گاؤں میں ہوئی ایک ریس جس میں ان کے بھائیوں نے۔ میں شرارت سے شرط لگاتے ہوئے دھوکا کر کے اس ریس کو جیت لیا۔

- جس کو خرم نے آج تک اپنی انا کا مسئلہ بنایا ہوا تھا۔ انہوں نے خرم کو بھانگ کے نشے میں دھت کر دیا۔ جس کی وجہ سے خرم وہ ریس نہیں جیت سکا۔

خرم ایک بہت اچھا ہورس رائڈر تھا۔ جو گھوڑے کی پیٹھ پر بیٹھ کر اپنی مرضی سے سواری کرنا جانتا تھا۔ گھوڑے کی پیٹھ پر بیٹھ کر گھوڑے کو اس تیز رفتاری سے اڑاتا کہ آج تک جتنی بھی آسپاس کے گاؤں میں گھوڑے کی ریس ہوئی ان میں ہمیشہ اول پوزیشن خرم ہی لیتا۔۔

- مگر اس دن بھانگ کے نشے میں وہ خود پر قابو نہ رکھتے ہوئے گھوڑے کی پیٹھ سے نیچے گرا۔

Posted On Kitab Nagri

- اور وہ ریس جیت نہیں سکا۔ اس ہار کو خرم نے اپنی انا پر لیتے ہوئے۔ آج تک اس کے بھائیوں کو معاف نہیں کیا ہے۔ وہ کبھی ان کے گھر نہیں تھا۔ اس لیے اسے بیا کا بھی جانا بالکل پسند نہیں تھا۔

- کئی بار بیا کے بھائیوں نے صلح صفائی کی کوشش کی مگر خرم نے ہمیشہ ہٹ دھرمی سے اپنے قدم پیچھے کر لیے۔

- اس لیے یہ لڑائی آج بھی ان کے درمیان خرم کی جانب سے چل رہی تھی جبکہ بیا کے بھائی ایسا نہیں چاہتے تھے۔

oooooooo

ڈاکٹر ایوری تھنگ او کے کوئی خطرے کی بات تو نہیں۔ ڈاکٹر کو باہر آتے ہیں دیکھ کر رومان شاہ ڈاکٹر کے پاس جلدی سے آکر بولا۔

- رومان شاہ خطرے کی بات ہے آپ کی امی جان کو دل کا اٹیک آیا ہے۔ اٹیک پہلا نہیں ہے۔ ان پہلے بھی چھوٹے اٹیک آچکے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

- پہلے اٹیک نے کافی نقصان کیا جس کی وجہ سے اس اٹیک سے کیس بہت سیریس ہو گیا ہے۔۔

- نونو!! ڈاکٹر نوپلینز کچھ بھی کرو امی جان کو کچھ نہیں ہونا چاہیے۔ میں امی جان کو علاج کے لئے دنیا کے کسی بھی کونے میں لے کر جاسکتا ہوں۔

- مگر میری امی جان کو کچھ نہیں ہونا چاہیے رومان شاہ کے لہجے میں اس قدر ٹرپ تھی کہ پاس کھڑے ہوئے سبھی لوگوں کے دل رو پڑے۔۔

- رومان یار حوصلہ رکھو تم ہمارے دوست ہو ہمارا رشتہ صرف ڈاکٹر اور پیشنٹ والا نہیں ہے۔ یار تمہاری ماں ہماری بھی ماں ہے۔ مگر تم جانتے ہو کہ امی جان پہلے بھی کافی ساری بیماریوں میں گری ہوئی تھی۔ مگر یہ تمہارا ان کاروٹین سے علاج کروانا تھا۔ جس کی وجہ سے امی جان کی صحت برقرار رہی۔

- مگر یار یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ اس وقت میں تمہیں کوئی دلاسہ نہیں دینا چاہتا۔ تمہاری امی جان کی کنڈیشن بالکل ٹھیک نہیں ہے مجھے یہ کہتے ہوئے بہت دکھ ہو رہا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

- ڈاکٹر سکندر رومان شاہ کے کاندھے پر ہاتھ رکھے ہوئے اسے حقیقت سے آگاہ کر رہا تھا۔

- مگر ہم پھر بھی اپنی پوری کوشش کریں گے۔ اور رومان شاہ کو یوں ٹوٹتے ہوئے دیکھ ڈاکٹر سکندر نے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر دلاسا دیا۔

- پاس کھڑے ہوئے احمر نے رومان شاہ کو یوں ٹوٹتے ہوئے دیکھ مضبوطی سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ جیسے اسے صبر کرنے کو کہہ رہا ہو۔ رومان شاہ کی اپنی ماں کے لیے محبت اس کے دوستوں کی آنکھوں سے چھپی ہوئی نہیں تھی۔۔



- ہر بیٹا اپنی ماں سے بہت پیار کرتا ہے مگر رومان شاہ کے لیے اس کی ماں کی محبت کچھ الگ ہی مقام رکھتی تھی۔ احمر کے پاس الفاظ نہیں تھے رومان شاہ کو دلاسا دینے کے لیے۔۔

Posted On Kitab Nagri

- رومان میں چاہتا ہوں کہ تم شاہ زیب کو انفارم کر دو کیونکہ شاہ زیب ہارٹ کا بہترین سرجن ہے۔ ڈاکٹر سکندر نے رومان شاہ کو مشورہ دیا۔

- رومان شاہ نے ہاں میں سر کو ہلایا رومان شاہ کی زبان اس وقت الفاظوں میں ساتھ نہیں دے رہی تھی

آج رومان شاہ کی سچ میں وہی فیلنگ تھی۔

ماپے ربابڑے ضروری ایویں کدے لکھوں وی نہ!! اکو عرض سونیں داتیا ماں کسے دی کھوی نہ!!

Kitab Nagri

تشریح (ماں باپ کی اے رب زندگی میں بہت ضرورت ہے۔ ان کو موت کی وادیوں میں چھپانامت۔ ایک التجا ہے میری اے خدا کہ ماں کسی کی لیجانا موت کی آغوش میں لیجانامت)

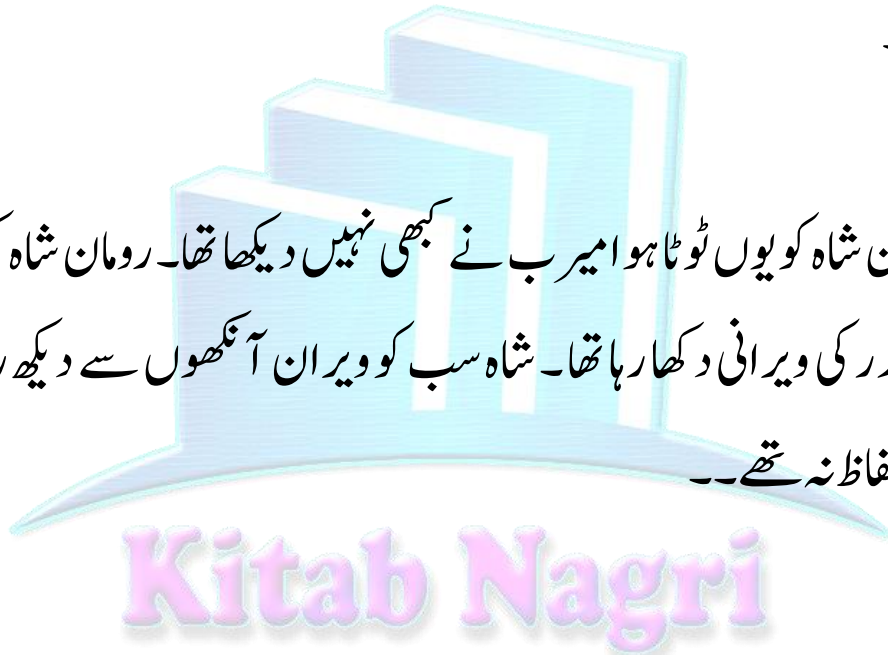
- پہاڑ کی طرح ہر مشکل سے لڑ جانے والا رومان شاہ آج کس کا درٹوٹا ہوا لگ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ پلیر آپ پریشان نہ ہو انشاء اللہ امی جان بالکل ٹھیک ہو جائیں گی۔ ہم ان کو اپنے ساتھ یوں ہی ہنستے مسکراتے گھر لے کر جائیں گے۔

- رومان شاہ کے زرد چہرے کو دیکھ کر میرب اپنے شاہ کا ہاتھ پکڑ کر اس کو دلاسا دیا۔ جبکہ ڈاکٹر کی باتیں وہ بھی سن چکی تھی۔

- آج سے پہلے رومان شاہ کو یوں ٹوٹا ہوا میرب نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ رومان شاہ کی لال آنکھیں اور زرد چہرہ اس کے اندر کی ویرانی دکھا رہا تھا۔ شاہ سب کو ویران آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔ مگر اس کے پاس کہنے کے لیے الفاظ نہ تھے۔



www.kitabnagri.com

oooooooooooo

احمر میں دس منٹ کے اندر پہنچ رہا ہوں یا رحد ہے تم لوگوں نے مجھے بتانا ضروری نہیں سمجھا۔۔۔

- شاہ زیب تو ولیم کے فنکشن میں احمر اور رومان شاہ کا انتظار کر رہا تھا۔ ولیم کا آدھا۔ فنکشن گزر جانے کے بعد بھی جب وہ دونوں نہیں آئے تو۔

Posted On Kitab Nagri

- اس نے خود سے احمر کا نمبر ملایا کیونکہ رومان شاہ فون نہیں اٹھا رہا تھا۔ امی جان کی طبیعت کا اس قدر خراب ہونا سن کر شاہ زیب فکر مندی سے بول رہا تھا۔

- اپنے ولیمے کے فنکشن کو بیچ میں چھوڑ کر وہ ہاسپٹل کے لیے نکل آیا اس کے لیے اس وقت اپنے یار کی ماں کی صحت سے زیادہ کچھ ضروری نہیں تھا۔

- ویسے بھی ڈاکٹر شاہ زیب اپنے پیشنٹ کو لے کر ہمیشہ ہی سیریس رہتا تھا۔ مگر اس وقت تو بات اس کی یار کی ماں کی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- اور اس کی ماں اس کے لیے کس اہمیت کی حامل تھی یہ بات شاہ زیب سے چھپی ہوئی نہیں تھی۔ باپ کے گزر جانے کے بعد رومان شاہ کی پوری دنیا اپنی امی جان کے ارد گرد گھومتی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- ویسے کی فنکشن کو بیچ میں ہی کلوز کرتے ہوئے۔ وہ اپنی مہمانوں سے اجازت لیتا ہوا ہاسپٹل کے لیے نکلا۔ ہما بھی ایک ڈاکٹر تھی جو اپنے پیشے کو بہت اہمیت دیتی۔

- اور اس وقت تو بات بھائیو جیسے رومان شاہ کی ماں کی تھی تو اس لیے اس نے بھی ساتھ جانے کو ہی ترجیح دی وہ دونوں ایک ساتھ گھر پہنچے گھر سے صرف انہوں نے پانچ منٹ کے اندر کپڑے چینج کیے اور ہاسپٹل کی طرف روانہ ہو گئے۔۔۔

oooooooooo,

شاہ میر اور مرہا ابھی ابھی ہاسپٹل پہنچے تھے۔۔۔ سب جگہ رومان شاہ کے سائن لیے جا چکے تھے۔ اپریشن تھیٹر میں آپریشن کی تیاری چل رہی تھی۔ جب رومان شاہ کی ماں نے۔ رومان شاہ۔ میرب۔ شاہ میر۔ مرہا۔ احمر۔ سب کو اپنے پاس بلایا۔۔۔

www.kitabnagri.com

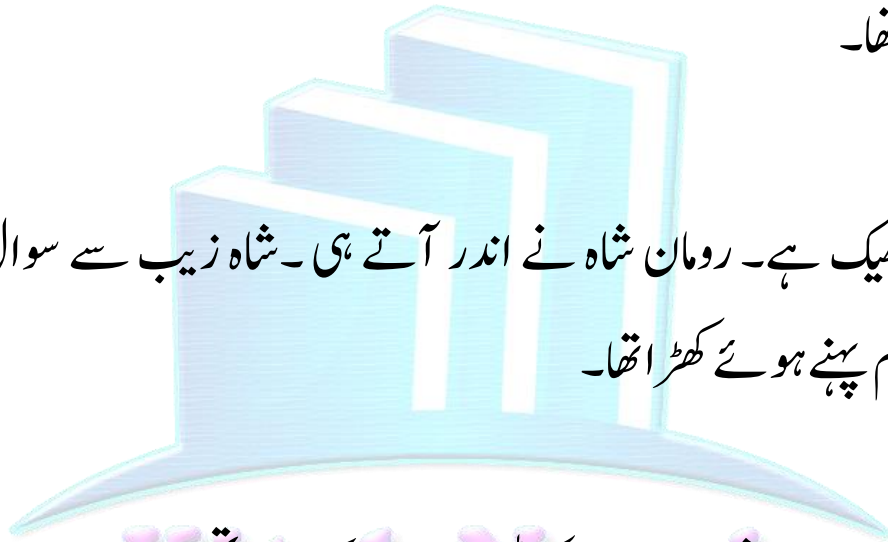
- مرہا جو رومان کے گلے سے لگی ہوئی رو رہی تھی۔ اپنی امی جان کے یوں اچانک بلانے پر پھٹی پھٹی نظروں سے بھائی کی جانب دیکھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

- میرا بھی کچھ دیر پہلے ہی اپنی امی جان سے مل کر آئی تھی۔ اور اپریشن کی جلدی کی وجہ سے ڈاکٹرز نے ان کو باہر بھیج دیا تھا۔ اور پھر یوں اچانک بلانے پر سب گھبرا گئے۔

- سب گھبرائے ہوئے چہروں کے ساتھ ایک ساتھ اپریشن تھیٹر کے اندر داخل ہوئے شاہ زیب جو پہلے ہی اندر موجود تھا۔

- شاہ زیب سب ٹھیک ہے۔ رومان شاہ نے اندر آتے ہی۔ شاہ زیب سے سوال کیا جو اس وقت آپریشن والی یونیفارم پہنے ہوئے کھڑا تھا۔



- رومان شاہ کی امی جان کا اپریشن شاہ زیب کی ٹیم ہی ہینڈل کر رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

- یار آپریشن بہت زیادہ کریٹیکل ہے۔ کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ امی جان ایک بار سب سے ملنا چاہتی تھی۔ اس لیے میں انکار نہیں کر سکا شاہ زیب رومان شاہ نے پاس آکر سرگوشی کے انداز میں کہا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شازیب پلیز ایسے الفاظوں کا استعمال مت کرو۔ میرا دل پھٹ جائے گا۔ تمہیں پتہ ہے تمہاری آنکھوں میں ہمیشہ میں تسلی دیکھتا ہوں۔ اور آج مجھے وہ کہیں نظر نہیں آرہی۔ شاہ زیب کی بات پر رومان شاہ نے تڑپ کر کہا۔

- میرے یار میں تمہاری تکلیف کو اچھی طرح سے سمجھ رہا ہوں۔ مگر میں حقیقت تم سے کیسے چھپاؤں۔

- حقیقت یہی ہے کہ یہ آپریشن بہت زیادہ کریٹیکل ہے۔ جہاں پر امی جان کی زندگی کے چانسز بہت کم ہیں۔

- یہ ایک رسکی آپریشن ہے یہ کہتے ہوئے شازیب کی آنکھیں نم ہو گئی تھیں۔ وہ نہیں بولنا چاہتا تھا اس طرح کے لفظ مگر کیا کرتا ایک ڈاکٹر ہونے کے ناطے اسے رومان شاہ کو حقیقت سے آگاہ کرنا ضروری تھا۔

- رومان میری جان ادھر آؤ رومان شاہ

Posted On Kitab Nagri

کو کم آواز میں شاہ زیب سے بات کرتے ہوئے بھی رومان شاہ کی ماں اس کے چہرے کے زاویوں کو دیکھ کر سمجھ رہی تھی کہ رومان شاہ اس وقت کس قدر ٹوٹا ہوا ہے۔۔
اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

www.kitabnagri.com
Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com
whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

- مرہا کو اپنے سینے سے لگائے ہوئے آپریشن کے کپڑے پہنے ہوئے لیٹی تھی۔ مرہا جھک کر اپنی ماں کے سینے سے لگی ہوئی تھی۔

- رومان شاہ اپنے چہرے کو بہت نارمل دکھانے کی کوشش کرتے ہوئے ہلکے لبوں سے مسکراتا ہوا اپنی امی جان کے پاس آکر بیٹھ گیا۔

- اپنی ماں کا چہریوں سے بھاہوا ہاتھ اٹھا کر چوم کر اپنی آنکھوں کو لگاتے ہوئے رومان شاہ اپنی آنکھوں سے آتے آنسوؤں کو نہیں روک سکا۔۔۔

Kitab Nagri

- یہ وہ ہاتھ تھے جنہوں نے بہت مشقت کی تھی رومیوں کو رومان شاہ تک کے منزل تک پہنچانے میں۔ جنہوں نے اپنی جوانی رومان شاہ اور مرہا پر قربان کر دی۔ آج ان ہاتھوں کا سایہ اٹھتے سوچ کر بھی رومان شاہ پل پل مر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- رومان ماں باپ ہمیشہ سر پر سلامت نہیں رہتے بیٹا۔ تو تو میرا بہادر بیٹا ہے رومان شاہ کو اپنے ہاتھ پر جھکے ہوئے روتے دیکھ۔۔

- دوسرے ہاتھ سے رومان شاہ کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بہت کم آواز سے وہ بول رہی تھی۔

- امی جان پلیز اس طرح مت بولیں آپ ٹھیک ہو جائیں گی اگر خدا بیماری دیتا ہے تو۔ وہ شفا دینے پر بھی قادر ہے۔

- رومان شاہ کی ماں نے ہاں میں سر کو ہلاتے ہوئے اس کی جانب غور سے دیکھا تھا۔ وہ اپنی حالت سے بخوبی واقف تھی ان کو پتہ تھا کہ یہ آخری وقت ہے جانے کا وقت آچکا ہے۔۔

www.kitabnagri.com

- مجھے پتہ ہے بیٹا میرے پاس وقت بہت کم ہے اس لیے میرے چند باتیں غور سے سنو۔ شاہ میر کو آنکھ کا اشارہ کرتے ہوئے اپنی جانب بلایا مہا اٹھ کر بیڈ سے کھڑی ہو گئی۔۔

- کیونکہ ان کی ماں شامیر اور رومان سے کچھ کہنا چاہتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- بیٹا تم دونوں ہی ماں باپ کی اکلوتی بیٹے ہو۔ میرے لیے رومان اور تم میں کوئی فرق نہیں تمہیں میں نے اپنے جگر کا ٹکڑا دیا ہے۔ تم مجھے رومان کی طرح ہی عزیز ہو۔ میرے چلے جانے کے بعد دونوں بھائی بن کر رہنا اور وعدہ کرو تم دونوں ایک دوسرے کی ہر مشکل میں ٹھال بن کر رہو گے۔

- دونوں کے ہاتھ ایک دوسرے کے ہاتھ پہ رکھتے ہوئے تسلی وہ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

- امی جان پلیز آپ یہ کیا بول رہی ہیں رومان اور شاہ میرا ایک ساتھ بولے۔

- بیٹا موت سے ڈرنا نہیں چاہیے۔ خدا سے نیک موت مانگنی چاہیے موت برحق چیز ہے۔ سب کو ایک دن آنی ہے۔

موت کا مزہ ہر جاندار چیز کو چکنا ہے تم لوگ مجھے بس میری باتوں کا جواب دو تاکہ میں تسلی سے آنکھیں بند کر سکوں۔۔

- وعدہ کرو کہ ایک دوسرے کے ساتھ بھائی بن کر رہو گے۔۔

Posted On Kitab Nagri

- امی جان اٹپ کو اللہ تعالیٰ لمبی زندگی دے۔ آپ ہمارے سر پر سلامت رہیں اگر آپ کو ہمارے وعدوں سے تسلی ملتی ہے۔ تو ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ہم دونوں ایک جان ہو کر رہیں گے۔ ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ کندھے سے کندھا لگائے رکھیں گے۔ شاہ میر نے تسلی دیتے ہوئے کہا۔۔

- شاہ زیب اور احمر کو اپنے پاس لا رہی تھی۔

- تم دونوں بھی میرے لیے رومان سے کم نہیں ہو۔ تم دونوں ہمیشہ رومان کے ساتھ بھائیوں سے بڑھ کر رہے ہو۔ اور میرے جانے کے بعد بھی میرے رومان کو اکیلا مت چھوڑنا۔

Kitab Nagri

- ہمیشہ اس کے ساتھ رہنا کبھی اس کو بھائیوں کی کمی محسوس مت ہونے دینا امی جان کہتی ہوئی خود بھی رو پڑی تھی روم میں کھڑے ہوئے سب لوگ کی آنکھوں میں آنسو تھے۔

- تم دونوں ہمیشہ بہنوں کی طرح رہنا مرہا کو کبھی بہن کی کمی محسوس مت ہونے دینا۔ مرہا جب بھی ہمارے گھر آئے اس کی آنکھوں میں آنسو نہیں آنے چاہیے۔

Posted On Kitab Nagri

- بے شک تم دونوں کی عمروں میں زیادہ فرق نہیں مگر تم ہمیشہ میرے گھر کی بڑی بہو بن کر ہر زمینداری نبھانا امی جان اب میرب اور مرہا کو سمجھا۔۔۔

- امی جان اشپ کو کچھ نہیں ہو گا ایسے مت کہیں میرہا روتے ہوئے اپنی ماں کے سینے سے لگ گئی۔۔

- پریشان مت ہو اللہ تعالیٰ سب بہتر کرے گا۔ شاہ میر ہمیشہ میری بیٹی کا خیال رکھنا۔ یہ مجھے بہت عزیز ہے شاہ میر کی جانب دیکھتے ہوئے رو کر کہا۔

- امی جان آپ پریشان نہ ہوں آپ ٹھیک ہو جائیں گی۔ میں ہمیشہ اس کا خیال رکھوں گا۔ یہ مجھے بھی بہت عزیز ہے آپ اس کی طرف سے مطمئن رہیں۔ شاہ میر کے الفاظ مرہا کی امی جان کے لیے بہت تسلی بخش تھے۔

Posted On Kitab Nagri

- تم کیوں رو رہی ہو ادھر آؤ میرے پاس کھڑی ہوئی میرب جو رو رہی تھی۔ اسے ہاتھ کے اشارے سے اپنے پاس بلا رہی تھی۔ میرب کو بھی اپنی ساس سے بہت لگاؤ رکھتی تھی۔ وہ بھی اپنی ساس سے بہت پیار کرتی۔

- وہ جب سے اس گھر میں آئی تھی۔ ان دونوں کا رشتہ کبھی بھی ساس اور بہو والا نہیں تھا۔ ہمیشہ دونوں ماں بیٹی بن کر ہی رہی۔ رومان شاہ کی ماں ہمیشہ میرب کو بیٹی والی محبت دیتی تھی۔ اور آج میرب بیٹی کی طرح ہی تڑپ کر رو رہی تھی۔

- تمہیں مضبوط بننا ہے اگر تم مضبوط بنو گی تو ہی میرے اس ٹوٹے ہوئے بیٹے کو سنبھالو گی۔ نم آنکھوں کے ساتھ کھڑے ہوئے رومان شاہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولی۔

- تمہیں مضبوط ہونا ہے میرے لیے تم میری بیٹی ہو۔ میں نے تمہیں کبھی بہو نہیں سمجھا۔

Posted On Kitab Nagri

- تم مجھے مرہا کی طرح عزیز ہو۔ میرا بھی دل نہیں چاہتا کہ میں اپنے اتنے پیارے بچوں کو چھوڑ کر جاؤں۔

- مگر جب رب کا بلاوا آجاتا ہے تو بندے کے ہاتھ میں کچھ نہیں ہوتا۔ یہ میرے رب کی رضا ہے اور میں جانتی ہوں کہ میرے پاس وقت نہیں ہے۔

- رومان شاہ کی ماں پوری طرح سے اس بات کو تسلیم کر چکی تھی کہ اب وہ دنیا سے جانے والی ہیں۔

- اسی لیے اپنے بچوں کو ہر طرح سے تاکید کر کے ایک دوسرے کے ساتھ جڑے رہنے کو کہہ رہی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- امی جان مت ایسے بولے میں مضبوط نہیں ہوں۔ وہ روتے ہوئے بولی۔ میں آپ کے رومان کو نہیں سنبھال سکتی۔ رومان آپ کے سوا کچھ نہیں۔ وہ نہیں جی سکتے آپ کے بنا۔

Posted On Kitab Nagri

- امی جان ہمارے گھر کی رونق ہے آپ بیٹیوں کی طرح تڑپ کر اپنی ساس کے سینے سے لگی ہوئی رو رہی تھی۔ میری جان مجھے تو ابھی اپنے رومان کے بچے دیکھنے تھے۔ ان کو اپنی گود میں کھلانا تھا ان کی کل کاریاں سننی تھی۔ ان کے ننھے ہاتھوں کو چومنا تھا۔

- مگر اللہ کا بلاوا آجائے تو بندے کی اس رب کے آگے کوئی خواہش نہیں چلتی۔ میرے رب کی جو رضا ہے میں اس کی رضا میں راضی ہوں۔

- امی جان پلیز مت کہیں میرا دل پھٹ جائے گا۔ پہلی بار رومان شاہ آواز کے ساتھ رو رہا تھا۔

- اتنے مضبوط رومان شاہ کو ایسے بچوں کی طرح روتے ہوئے دیکھ کر روم میں کھڑی ہوئی عورتیں تو کیا مردوں کی آنکھوں سے بھی آنسو نکل آئے۔
www.kitabnagri.com

- آپ کو کچھ نہیں ہو گا میں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔ شاہ زیب تم بیسٹ سے بیسٹ ڈاکٹر بلواؤ امی کا ٹریٹمنٹ بہت اچھا ہونا چاہیے۔۔

Posted On Kitab Nagri

- کچھ نہیں ہونا چاہیے میری امی جان کو رومان شاہ اپنی ماں کے سینے پر گر کر چھوٹے بچے کی طرح اپنی ماں کے چہرے اور ماتھے سے چوم کر ان کے ہاتھ کو اپنی آنکھوں سے لگائے ہوئے زور قطار رو رہا تھا

- آج رومان شاہ کے اندر کا بچہ معصوم بچہ اپنی ماں کو جاتا ہوا دیکھ تڑپ رہا تھا۔ بچہ چاہے جتنا مرضی بڑا ہو جائے مگر ماں ہی ہوتی ہے۔

- اور ماں کے لیے اپنا بچہ ہمیشہ چھوٹا ہی رہتا ہے جیسے آج رومان شاہ اور مرہاد یکھ کر کہ امی جان کو یہی لگ رہا تھا کہ وہ آج بھی چھوٹے ہیں۔۔۔

Kitab Nagri

- وہ خود کو نہیں سنبھال سکتے اس لیے تو ان کے ارد گرد کھڑے ہوئے قریبی رشتوں کو ان کے اور بھی قریب ہونے کا کہہ رہی تھی۔۔۔

- چچی جان پلیز میری غلطیوں کو میری نادانیاں سمجھ کر معاف کر دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو تندرستی اور صحت دے آپ ہمارے سر پر سلامت رہیں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- مہک بیٹا اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے گھر میں خوش رکھے۔ میں نے تو تمہیں اسی دن معاف کر دیا تھا۔ جب تم اس گھر سے رخصت ہو کر گئی تھی۔ بیٹیوں سے کیسی ناراضگی۔ بس بیٹا اپنی آنے والی زندگی میں ایسی غلطیاں دوبارہ مت کرنا۔

- اللہ نے تمہیں احمر جیسا پیارا شوہر دیا ہے۔ جو بہت ہی نیک ہے اس کی قدر کرنا۔

- میں نے تمہیں معاف کیا۔ اس کے سر پر پیار دیتے ہیں بولی۔ مہک رو رہی تھی۔

- وہ سوچ رہی تھی کہ اس نے ایسی غلطیاں کی جو ناقابل تلافی تھی۔ مگر انہوں نے کتنی آسانی سے اسے معاف کر دیا۔۔۔

- وہ کتنی نیک دل عورت تھی۔ رومان بیٹا ان کو ان کا گھر واپس کر دینا اپنے جیٹھ اور جیٹھانیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

- امی جان آپ ٹھیک ہو جائیں آپ کا حکم رومان کے سر آنکھوں پر جیسا کہیں گی جو کہیں گی میں کر دوں گا۔

- بھابھی جان آپ ٹھیک ہو جائیں گی۔ آپ کیوں سب باتیں بول رہی ہیں۔ ہم اس کے قابل نہیں ہیں۔

- آپ کو اب بھی ہماری فکر ہے اللہ تعالیٰ آپ کو صحت دے۔ رومان کے تایا شرم سے زندگی سے نظر جھکائے اس نیک عورت کے بارے میں سوچ رہے تھے۔

- جس کو بھائی کے مرنے کے بعد انہوں نے ان کے ہی گھر سے بے گھر کر دیا آج وہ جاتے جاتے بھی ان کو چھت کا وعدہ دے کر جا رہی تھی۔
www.kitabnagri.com

- اندر کھڑے ہوئے ہر شخص کی آنکھ نم تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- رومان کی امی کو سانس لینے میں مشکل ہو رہی تھی۔ شاہ زیب نے فوراً سب کو آپریشن تھیٹر سے باہر جانے کو کہا۔

- امی جان کی آنسوؤں سے نم آنکھیں
اپنے بچوں کو دیکھ رہی تھی۔ آخری بار ہاتھ اٹھا کر اپنے لبوں پر رکھتے ہوئے اپنے بچوں کو محبت کا بوسہ دیا۔۔۔

- ان کو نہیں پتہ تھا کہ زندگی ان کو جینے کے کچھ اور پل دے گی یا یہاں پر اختتام ہو جائے گا۔۔۔

- کوئی بھی نہیں جانتا تھا کہ آنے والا وقت کیا لے کر آئے گا۔ خوشی یا غم حالات کا تقاضا تو یہی نظر آرہا تھا، کہ آنے والا وقت بہت سارے غموں کی اندھیرے رومان شاہ کی زندگی میں لے کے آئے گا۔۔۔

- رومان شاہ کی زندگی سے وہ ہستی شاید کہیں دور چلی جائے۔ اس خوبصورت پیارے شفقت بھرے چہرے کا دیدار کر کے وہ روز گھر بیٹھے ہی حج کا ثواب حاصل کر لیتا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اپنی ماں کے چہرے کو دیکھ کر رومان صبح ہوتی۔ اسے دنیا کی ہر خوشی مل جاتی تھی۔ گھر میں ماں کے ہونے سے جو رونق تھی۔ وہ رونق کہیں جھوٹ نہ جائے رومان شاہ کو یہ تڑپ مارے جارہی تھی۔

- وہ بچوں کی طرح کرسی پر بیٹھ کر چہرے پر ہاتھ رکھے ہوئے زور و قطار رو رہا تھا۔

oooooooooooo

گھر جا کر منہ کھلا تو مجھ سے برا کوئی نہ ہو گا۔ پورے راستے جھگڑا کرنے کے بعد بیاباں گاڑی سے غصے سے اتری، تو جاتے جاتے بھی ضروری کام خرم دھمکی دینا نہیں بھولا تھا۔

- بیانے پیچھے کی جانب سے اسے دیکھتے ہوئے اندر کی جانب قدم بڑھائے لڑائی بھی کرنی ہوتی ہے اور کسی کو بتاؤں بھی نہ یہ ڈر بھی لگا رہتا ہے۔

www.kitabnagri.com

- وہ جاتے ہو بڑ بڑائی۔ بیا کسی دن قسم سے تیری اس بڑ بڑکائیں بہت اچھا علاج کروں گا۔ خرم بیا کی بڑ بڑ سن چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- خرم بھی اس کے پیچھے پیچھے چلتا ہوا گھر کے اندر داخل ہوا۔ چوہدری صاحب سامنے ہی برآمدے میں موڑے پر بیٹھے ہوئے اپنے دیسی سٹائل میں حقے کے کش مار رہے تھے۔

- ساتھ میں اپنا فیورٹ کام اخبار پڑھنے میں مشغول تھے۔ خرم کی اماں ماہ نور کے سر پر تیل لگاتے ہوئے گھر کی ملازمہ کے ساتھ کسی بات پر ناراض ہو رہی تھی۔

- ماہ نور اپنی اماں سین کے آگے بیٹھی ہوئی سر میں تیل کا مساج کرواتے ہوئے ساتھ میں موبائل پر کوئی ٹی وی شو دیکھ کر کھی کی کر کے ہنس رہی تھی۔

- اسلام علیکم تایا ابا!! اسلام علیکم تائی اماں!! خرم کی ناراضگی کو ہوا میں اڑاتے ہوئے گھر کے اندر داخل ہوتے ہی بیاشیرنی بن گئی۔ اسے پتہ تھا کہ اب خرم کچھ نہیں بولے گا۔

- وعلیکم السلام آگئی ہماری دھی رانی چوہدرن نے خوشی سے بائیں پھیلائے ہوئے اپنی ہونے والی بہوں کا استقبال کیا۔ جس کو وہ اپنی بیٹی سے کم نہیں سمجھتی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- تائی اماں کو گلے ملنے کے بعد وہ ماہ نور کے گلے لگ کر زوروں سے ملی۔ دونوں پتہ نہیں کتنے سالوں سے بچھڑی ہوئی لگ رہی تھی۔

- بیا بھاگتے ہوئے جا کر اپنے تایا کے سینے جا لگی۔ جو اس کو ہمیشہ ایک باپ کی طرح یہ شفقت سے ملتے تھے۔

- تایا ابو کے ہوتے ہوئے بیا کو کبھی بھی اپنے ابو کی کمی محسوس نہیں ہوتی تھی۔ وہ بیا کے لیے ہر بات پر خرم تک سے لڑ جاتے تھے۔۔

- ہم! آگئی میری بیٹی کو اپنے تایا ابو کی یاد، تم اتنے دن کے لیے گھر سے غائب مت ہوا کرو۔ گھر میں رونق نہیں ہوتی، اور تمہاری تائی اور میرا دل بھی نہیں لگتا۔۔

- تایا ابو مجھے کوئی لینے آتا تو میں اس کے ساتھ آتی نا۔ اشارہ خرم کی جانب تھا ایک نظر اٹھا کر اس نے صوفے پر مصروف بیٹھے موبائل میں مصروف خرم کی جانب دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

- خرم نے دانتوں کو پیستے ہوئے بیا کی جانب دیکھا۔ اسے پتہ تھا کہ اس کی ذرا سی بات اباسائیں کو ہوا دے جاتی تھی اور پھر وہ بنا موقع ماحول دیکھے بنا شروع ہو جاتے تھے۔

- بیا کی بچی تجھے سمجھا کر لایا تھا کہ کچھ مت کہنا اس بار تو تمہیں میں سبق سکھا کر ہی رہوں گا۔ وہ دانتوں پیستے ہوئے دل میں سوچ رہا تھا۔

- بیٹا تو اپنے بھائیوں کے ساتھ آ جاتی۔ اس کھوتے کے انتظار میں نا بیٹھی رہا کر۔ ان کی امید کے مطابق اباسائیں نے اپنے فیورٹ نام سے خرم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔



شاہ امی جان کو کچھ نہیں ہو گا۔ میرب اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھے ہوئے اس کے پاس کھڑی تھی۔ جو کب سے اپنے چہرے کو اپنی ہتھیلیوں میں چھپائے کر سی پر بیٹھا ہوا بچوں کی طرح روئی جا رہا تھا۔

- آپریشن کافی کر میٹیکل تھا پچھلے دو گھنٹوں سے آپریشن جاری تھا۔ یہ وقت بہت طویل لگ رہا تھا۔ سیکنڈ منٹوں میں منٹ گھنٹوں میں لگ رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

- کسی کے پاس ایک دوسرے کو بھولنے کے لیے الفاظ نہیں تھے۔ سب بے رحم وقت کے رحم و کرم پر کھڑے تھے۔

- آپریشن تھیٹر سے ڈاکٹر زباہر آنے لگے کسی کی ہمت نہیں ہو رہی تھی یہ پوچھنے کی کہ کیا ہوا۔ شاہ زیب رومان شاہ کے پاس آکر کھڑا ہوا گیا۔ رومان شاہ بچوں کی طرح روتے ہوئے شاہ زیب کی جانب دیکھ کر نفی میں سر کو ہلاتے ہوئے کھڑا ہو گیا جیسے یہ کہنا چاہتا ہو کہ پلیر شاہ زیب کوئی بری خبر مت سنانا۔

- آئی ایم سوری شاہ زیب نے یہ لفظ بہت مشکل سے کہے۔ نو نو نو ایسا مت بولو امی جان کو کچھ نہیں ہو سکتا۔۔

www.kitabnagri.com

- شاہ زیب کا گریبان پکڑتے ہوئے رومان شاہ ایک چھوٹے کی بچے کی مانند رو رہا تھا۔ اس وقت اسے ناتو یہ پتہ تھا کہ وہ رومان شاہ ہے اس کی شہر میں کیا ہے پر سنلٹی ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

- نہ اسے یہ پتہ کہ وہ ہاسپٹل میں کھڑا ہے۔ بس اس کے اندر کا بچہ تھا جو داڑھیں مار کر روتے ہوئے اپنی ماں کے جانے کی بات نہیں سن سکتا تھا۔۔۔

- شاہ زیب نے کھینچ کر اسے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے صبر کرنے کو کہا مگر اس وقت رومان شاہ کو کوئی چیز دی صبر نہیں دلا سکتی تھی۔۔۔

- اس کا دل پھٹ رہا تھا سانسیں رک رکھنے لگی۔ آج ساری دنیا رومان شاہ کو بے معنی لگ رہی تھی۔ اس کی جنت اس سے دور جا رہی تھی۔ ساری دنیا پہ تاریکی چھائی ہوئی اسے اپنا وجود بے مقصد لگنے لگا۔۔۔

- وہ نہیں خود کو سنبھال پا رہا تھا میرا ہمیشہ کی طرح بہت کمزور دیکھتی جو وہیں کھڑی ہوئی لہراتے ہوئے بے ہوش ہو کر فرش کر گرنے ہی لگی تھی کہ پاس کھڑی میرا ب نے سہارا دے کر اسے گرنے سے بچا لیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ میرہا کو دیکھ کر اور بھی ٹینشن میں آگیا۔ اس وقت ان دونوں بہن بھائیوں کی جو حالت تھی وہ لفظوں میں بیان نہیں کی جاسکتی۔ رومان شاہ احمر اور شاہ زیب کے کو پیچھے دھکیلتا ہوا بھاگ کر آپریشن تھیٹر کے اندر داخل ہوا۔

- جہاں اس پر نور چہرے کو سفید چادر کے نیچے چھپا دیا گیا۔ بلڈ اور دوسری ڈرپس اتار دی گئی۔ رومان شاہ کے قدم آہستہ آہستہ بیڈ کی جانب بڑھ رہے تھے یہ چند قدموں کا فاصلہ رومان شاہ طے نہیں کر پارہا تھا۔

- کچھ دیر پہلے اپنی زندگی کے آخری لمحات میں بھی آپ کی تکلیف کو بھول کر کیسے اپنے بچوں کو ایک ساتھ رہنے کو کہہ رہی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- کیسے رومان شاہ کے ارد گرد رشتوں کی کورتج بنا رہی تھی۔ کیسے جاتے ہوئے انہوں نے آخری بار اپنے لبوں پر ہاتھ رکھ کر محبت بھرا بوسہ اپنے بچوں کو دیا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- کیوں ماں اتنی پیاری ہوتی ہے۔ کیوں ماں کو موت سے ڈر نہیں لگتا صرف اپنے بچوں کو چھوڑنے سے ڈر لگتا ہے۔

- کیوں ماں کا نام نیم البدل دنیا میں نہیں ملتا۔ اس وقت ساری سوچیں رومان شاہ کے دماغ پر چھائی ہوئی تھی آنسو اس کے خوبصورت چہرے کو بھگوتے جارہے تھے۔۔۔ رو رو کر آنکھیں سرخ انگارہ ہو رہی تھی۔

وہ اس وقت خود کو دنیا کا سب سے بے بس انسان سمجھ رہا تھا۔ اس سے اپنا روپیہ پیسہ دولت شہرت سب فضول لگ رہی تھی۔

Kitab Nagri

- کیا کرنا ہے ایسی دولت کا جو میری ماں کی زندگی نہیں بچا سکی اپنے دل میں سوچتا ہوا آخری دو قدم بڑھاتے ہوئے بیڈ کے پاس آگیا۔ رومان شاہ کے ہاتھ کانپ رہے تھے چادر کو پیچھے ہٹاتے ہوئے۔۔۔

کانپتے ہوئے ہاتھوں سے ہلکی سی چادر کا کونا ہٹاتے ہوئے دیکھا تو اس کا دل پھٹنے لگا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ آنکھیں ہمیشہ کے لیے بند ہو چکی تھی۔ جو کبھی رومان کے آنے کی رہ تکتے نہیں تھکتی تھی۔۔

-- اب یہ چہرہ چھپنے والا تھا۔ وہ کبھی اس پیارے چہرے کو دوبارہ نہیں دیکھ سکے گا۔ شفقت بھرے ہاتھ کبھی اس کے سر پر نہیں آئیں گے۔

- اپنی امی جان کا ہاتھ اٹھا کر چومتے ہوئے اپنی آنکھوں سے لگا کر سسکیوں کے ساتھ رورہا تھا۔ جسم میں خون کی گردش نہ ہونے کی وجہ سے امی جان کا ہاتھ ٹھنڈا برف ہو گیا۔

- یہ وہ ہاتھ پیارا ہاتھ تھا جس نے رومان شاہ کو انگلی پکڑ کر چلنا سکھایا۔ یہ وہ ہاتھ تھا جس نے رومان شاہ کے لیے پوری زندگی دعائیں کی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- امی جان۔۔۔۔۔ نہیں رہ سکتا میں آپ کے بنا۔ کیوں جا رہی ہے آپ مجھے چھوڑ کر۔ مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

- امی جان رومان شاہ آج بھی کمزور ہے آج بھی رومان کو آپ کی دعاؤں کی ضرورت ہے۔ آپ کی دعاؤں کے بنا رومان شاہ کا کوئی وجود نہیں ہے۔

- کیوں جا رہی ہیں آپ ہمارے گھر کو ویران کر کے۔ امی جان اس گھر میں آپ کے ہونے سے رونق ہے۔

- اب میں صبح اٹھ کر کس کا چہرہ دیکھوں گا۔ امی جان آپ کا کمرہ خالی ہو جائے گا۔ امی جان آپ مجھے گھر میں کہیں چلتی پھرتی نظر نہیں آئیں گی۔

- رومان شاہ کے جملوں میں اتنا درد تھا کہ آپریشن تھیٹر میں کھڑے سب لوگ سسکیوں کے ساتھ رو رہے تھے۔ خواتین تو کیا مرد بھی خود کو رونے سے روک نہیں سکے۔

- شاہ میر نے آگے بڑھ کر رومان شاہ کو کھینچ کر اپنے گلے لگایا۔ آج پہلی بار بھائیوں کی طرح حق سے اسے اپنے گلے لگا کر وہ خود بھی رو دیا۔

Posted On Kitab Nagri

- رومان شاہ کو شاہ میر کے گلے لگ کر آج سگے بھائی والی فیلنگ ہی آئی وہ ایک کمزور بچے کی مانند سسکیاں لیتے ہوئے شاہ میر کے گلے لگا ہوا تھا۔۔

- شاہ میر امی جان تمہارے ساتھ بھی بہت پیار کرتی ہے یار کہونا امی سے کہ اٹھ جائے۔ رومان کو جو کہے گی وہ مان لے گا۔ مگر میں یہ بوجھ برداشت نہیں کر سکتا۔ وہ بچوں کی طرح اپنی ماں کو اٹھانے کی ضد کر رہا تھا۔

وہ بچہ ہی تو تھا اپنی ماں کا ہمیشہ رومان شاہ نے اپنی ماں کی نظروں میں اسی معصوم رومیوں کو ہی دیکھا۔ رومان شاہ تو وہ دنیا والوں کے لیے تھا۔ اپنی ماں کا تو آج بھی وہ معصوم رومیو تھا۔ جو ہر پریشانی کو اپنی ماں سے اس لیے چھپاتا کہ کہیں ماں کی آنکھ نم نہ ہو جائے۔

www.kitabnagri.com

- مگر ماں کی نظر بھر بھی سمجھ جاتی تھی کہ اس کا بیٹا پریشان ہے۔ بن بولے سمجھنے والی ہستی آج ہمیشہ کے لیے اس سے دور جا رہی تھی۔۔۔

oooooooo

Posted On Kitab Nagri

ماہ نور یار آج مت جاؤ نا آج ہی تو میں آئی ہوں ماہ نور کی تیاری دیکھ کر بیا کو بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

- یار میرے ٹیسٹ سیریس شروع ہو چکی ہے۔ جانا ضروری ہے۔ ماہ نور بیگ میں اپنے کپڑے ڈالتے ہوئے واپس لاہور جانے کی تیاری کر رہی تھی۔۔

- کیا یار بس کرو اب پڑھائی کو کتنا دل کرتا ہے میرا تمہارے ساتھ رہنے کو باتیں کرنے کو میں گھر میں بور ہو جاتی ہوں بیانا راض منہ سے کہہ رہی تھی۔

- ویسے یار ناراض ہونے کا جواز تو نہیں بنتا لالا تو گھر میں ہی ہوتے ہیں۔ اب ذرا اپنی دوستی لالہ کے ساتھ بڑھاؤ لڑکی ماہ نور نے کاندھا مارتے ہوئے اپنے لالہ کا نام لے کر بیا کو مذاق کیا۔۔

www.kitabnagri.com

- ہوں س!! تیرے لالا کو سوائے لڑائی کرنے کے اور کچھ آتا ہے جب بھی منہ کھولتا ہے زہر ہی اگلتا رہتا ہے دوستی کا خاک کروں اس سے۔۔

Posted On Kitab Nagri

- تو۔ تو لالا پر یہ راز کھول دے کہ تم لالہ کو بہت پیار کرتی ہو۔ اس کے بعد تو لالا منہ سے زہر اگلنا چھوڑ دے گا۔ بیا خرم سے بہت پیار کرتی تھی۔ اس بات کا ماہ نور کو بہت اچھی طرح سے پتہ تھا اسی لیے وہ اکثر اس کی ٹانگ کھینچتی رہتی۔

- تم اپنا منہ بند رکھا کرو ماہ نور میں کوئی تمہارے لالا سے پیار و یار نہیں کرتی۔ بیا ہمیشہ اسی طرح سے انکار کر دیتی کہ وہ خرم سے پیار نہیں کرتی۔ جبکہ اس کی آنکھیں صاف بتاتی کہ وہ خرم کو کتنا چاہتی ہے۔

- ہائے میں صدقے جاؤں پہلے اپنی یہ لال گلابی ہوتی گال تو دیکھ۔ جس پر میرے لالا کے پیار کا رنگ نکھر کر نظر آتا ہے۔ کم سے کم جھوٹ تو وہ بولا کر بھی یا جس کو دل تسلیم بھی کر لے۔۔

- تو میرے لالہ سے بہت پیار کرتی ہے یہ بات تو بھی جانتی ہے اور میں بھی جانتی ہوں۔ نہیں جانتا تو صرف میرا لالا نہیں جانتا۔۔

- بیا اپنے دل کی بات جا کے لالا کو بول میرا لالا دل کا برا نہیں ہے بس غصے کا تھوڑا تیز ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

- جب تمہاری محبت اس کو ملے گی تو میرا لالہ شہد کی طرح میٹھا ہو جائے گا۔ ہر بہن کی طرح ماہ نور بھی اپنے بھائی کی طرف طاری کر رہی تھی۔۔

چل تو جانے کی تیاری کر اور دادی اماں بننے کی ضرورت نہیں ہے۔۔

- کوئی سن نہ لے اس بات کے ڈر سے بیا۔ بات کو ختم کرتے ہوئے اس کا دھیان تیاری پر کر کے اس کے ساتھ کپڑے بیگ میں ڈلوانے لگی۔۔

- بیامیری باتوں پر غور کرنا بھائی کو احساس دلواؤ کہ تو اس سے بہت پیار کرتی ہے۔

Kitab Nagri

- اچھا دادی اماں دلوا دوں گی احساس۔ اب تم جانے کی تیاری کرو ایک تو تو تایا ابا اور تائی اماں کو بھی ساتھ لے کر جا رہی ہے۔۔

- گھر میں کتنی ویرانی ہوتی ہے ان کے جانے سے تجھے احساس بھی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

- بیا اماں اور ابا کو میں نہیں ساتھ لے کر جا رہی۔ وہ تو اماں سین کہ جوڑوں میں جو درد رہتا ہے اس کے لیے اباسائیں اماں سین کو ڈاکٹر کو دکھانے لے جا رہے ہیں۔۔۔

- یہ جو جوڑوں کے درد سے ہر وقت اٹھتے بیٹھتے روتی رہتی ہیں اباسائیں کہتے ہیں کہ شہر میں اچھا ڈاکٹر ہے وہاں جا کر اماں کے کچھ ٹیسٹ کروا کے اچھی طرح علاج ہو جائے گا۔۔۔۔

- اور ویسے بھی اباسائیں کہہ رہے تھے کہ انشاء اللہ وہ رات تک واپس آجائیں گے۔۔ ماہ نور پتر اب آ بھی جاؤ کتنی دیر لگانی ہے۔

Kitab Nagri

- چوہدری صاحب کی آواز پر نہ ماہ نور اپنی بات کو بیچ میں ہی چھوڑتے ہوئے اپنا بیگ اٹھا کر بیا سے ملنے کر جانے لگی۔۔

- بیادھی دھیان سے رہنا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے انشاء اللہ ہم کوشش کریں گے کہ رات تک واپس لوٹ آئے۔

Posted On Kitab Nagri

- گھر میں اتنے ساری ملازم ہیں کام کرنے کی ضرورت نہیں آرام سے اپنے کمرے میں بیٹھنا۔

- بیا کی تائی اسے گلے ملتے ہوئے تاکید کر کے ماہ نور کو لے کر شہر روانہ ہو گئے۔

oooooooo

رومان شاہ کی ماں کی تدوین ہو چکی تھی رومان شاہ کی تڑپ اس وقت دیکھنے والی تھی۔ جب وہ اپنی ماں کو اپنے ہاتھوں سے قبر میں اتار رہا تھا۔ اس کے گرتے ہوئے آنسوؤں نے تدفین میں آئے ہر شخص کی آنکھ کو نم کر دیا۔

- رومان شاہ شہر کی مشہور ہستی تھی اس لیے گھر میں فاتحہ کہنے کے لیے بہت زیادہ لوگوں کا آنا جانا ہو رہا تھا۔
www.kitabnagri.com

- شاہ میرا حمر شاہ زیب سب اس کے پاس ہی بیٹھے ہوئے تھے۔ عاصم کو بھی رہائی مل گئی تھی۔ اس کے اچھے بیسیویئر کی وجہ سے چار مہینوں کے اندر ہی اس کی سزا ختم ہو گئی۔ وہ بھی تدفین میں آئے لوگوں سے مل رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- رومان شاہ بہت گم سم سا ہو گیا وہ بہت کم باتیں کر رہا تھا۔ اس کی نظروں میں ایک خالی پن جس کو سب لوگ محسوس کر رہے تھے۔۔

- میرہا کی حالت بھی رومان شاہ سے الگ نہیں تھی۔ مرہانے رو رو کر اپنا برا حال کر رکھا۔ میرہا کو سنبھالنا بہت مشکل ہو رہا تھا۔ دونوں بہن بھائی کھانے سے اپنا ناطہ توڑے ہوئے تھے۔۔

oooooooo

بھائی۔۔ فاتحہ کہہ کر لوگ تقریباً اب جا چکے تھے۔ مغرب کے وقت رومان شاہ اور شاہ میر ایک ساتھ گھر کے اندر داخل ہوئے۔ سامنے بیٹھی ہوئی مرہا ٹرپ کر اٹھی اور بھاگتے ہوئے آکر رومان شاہ کے سینے سے لگ گئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- بھائی اب امی جان کے بغیر کیسے رہیں گے۔ وہ سسک کر روتی ہوئی بولی۔
- پتہ نہیں بیٹا ابھی تو اس سوال کا جواب مجھے خود نہیں مل رہا۔

Posted On Kitab Nagri

- بس میرا بچہ صبر سے کام لو یہ اللہ کی رضا ہے۔ جس کے آگے ہر بندہ بشر بے بس ہے۔ ہمیں اپنی رب کی رضا کے آگے سر جھکانا ہے۔

- اپنی بہن کو گلے لگائے با مشکل لفظوں کا سہارا لے کر صبر دلا رہا تھا۔ جو کہ ابھی تک اسے خود نہیں آیا۔ وہ مرہا کو کیسے دلاتا۔۔

- گھر میں سب کچھ ہونے کے باوجود گھر میں ایک عجیب سی ویرانی کا ماحول تھا میرب جو اس وقت بہت دکھی تھی۔ مگر خود کو حوصلہ دیتے ہوئے وہ کھانے کا انتظام کرنے لگی

oooooooo

ہائے!!! دل پہ ہاتھ رکھ لے کہیں اٹیک نا آجائے۔ میتھ کے ٹیچر کو دیکھ کر شفا نے جس انداز سے آہ بھری تھی۔ اسی پر ماہی نے کہا۔

www.kitabnagri.com

- یار سچ میں کتنا ہینڈ سم ہے اٹیک تو آہ ہی جانا تھا۔ اگر میں دل پر ہاتھ نہ رکھتی تو شفا دل پر ہاتھ رکھ کر۔ بہت اچھی ایکٹنگ کر رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- السلام علیکم سٹوڈنٹس کیسے ہیں آپ لوگ! کلاس کے اندر داخل ہوتے ہی میتھ کے ٹیچر نے سب سٹوڈنٹ کو سلام کہا۔

- وعلیکم السلام سر ہم سب ٹھیک آپ کیسے ہیں سب نے صرف سلام کا جواب دیا یہ شفا تھی اس نے سر کا حال پوچھا۔

- الحمد للہ میں بالکل ٹھیک لگتا ہے آپ نے آج پہلے دن میری کلاس جوائن کی ہے شفا کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

- جی سر میں لیو پر تھی میری آپ سے پہلی ملاقات ہے۔ مائی سیلف شفار حمان۔ اوکے گڈ سٹ ڈاؤن۔ جواب دینے کے بعد سر ڈائز پر کھڑے ہو کر سٹوڈنٹس کو لیکچر دینے لگے۔

- ی ماہی یار سچ میں سر کم اور کسی فلم کا ہیر وزیادہ لگ رہا ہے۔
- ہوں ماو! پلیز سٹوڈنٹس لیکچر کے وقت صرف اپنی پڑھائی پر کونسٹریٹ کیا کریں پروفیسر نے کھسر پھسر کی آواز سن کر ماہی اور شفا سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

جی سر!!

ماہی اور شفا کا پڑھائی میں کم دھیان تھا اور پروفیسر کو دیکھنے میں زیادہ جو لیکچر دیتے ہوئے بے حد ڈشک لگ رہا تھا۔ بلیک کلر کا کرتا شلوار سیم ویسٹ کوٹ کے ساتھ پہنے ہوئے اس کا سفید رنگ بلیک کلر میں دمک رہا تھا۔

ڈاک براؤن بال جن کو جیل سے سیٹ کیا ہوا تھا۔ ہلکی ہلکی بیرڈ اور نظر کے چشمے کو لگائے وہ ہینڈ سم لگ رہا تھا۔

اس کالج میں اتنا اینگ ٹیچر پہلی بار آیا ایک تو اینگ اوپر سے خوبصورت یہ دونوں ہی باتیں لڑکیوں کو ہضم نہیں ہو رہی تھی۔

oooooooo

مرہامیری جان اس طرح رو رو کر تم اپنی طبیعت خراب کر رہی ہو۔ دیکھو اللہ تعالیٰ کے آگے ہم سب بے بس ہیں آنے اور لے جانے کا وقت اس نے مقرر کر رکھا ہوتا ہے۔ اس میں ہم چاکر بھی کچھ نہیں

Posted On Kitab Nagri

کر سکتے۔ سوائے اللہ تعالیٰ کی رضا میں راضی ہونے کے شاہ میر مرہا کو اپنے سینے سے لگائے ہوئے سو گیا تھا۔

۔ سارے دن کی تھکن اور سفر نے اس کو بہت تھکا دیا۔ رات کے نا جانے کون سے پہر شاہ میر کی آنکھ مرہا کی سسکیوں اور سینے پر گرتے ہوئے آنسوؤں سے کھلی تھی۔

۔ میر مجھے امی کی بہت یاد آرہی ہے۔ میں تو آخری بار امی جان کو بالکل ٹھیک چھوڑ کر گئی تھی۔ مرہا کی ملاقات اپنی ماں سے چار مہینے بعد ہوئی۔ وہ بھی اس حالات میں جب وہ ہمیشہ کے لیے میرہا کو چھوڑ کر اس دنیا سے جا چکی تھی۔۔

Kitab Nagri

۔ میری جان امی جان کہاں اپنے اتنے پیارے بچوں کو چھوڑ کر جانا چاہتی تھی خدا کی یہی رضا تھی صبر کرو اگر میری جان تم صبر نہیں کرو گی تو رومان کے بارے میں سوچو وہ تو ہر وقت امی جان کے ساتھ رہتا تھا اس گھر کی ہر چیز اسے امی جان کی یاد دلائے گی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- ہمیں اسے سنبھالنا ہے وہ اس وقت بہت ٹوٹا ہوا ہے۔ اسے ہماری بہت ضرورت ہے۔ میرا پلیز تم خود کو تھوڑا سنبھالو اللہ تعالیٰ کی یہی رضا تھی۔ ہم سب اس کی رضا کے آگے بے بس ہیں۔

- رب کی رضا کے آگے مسلمان ہونے کے ناطے سر جھکانا پر فرض ہے۔۔۔

- اس کو اپنی باہوں کے گھیرے میں لیے اپنے سینے میں چھپائے وہ اپنی چھوٹی سی جان کے دکھ کو کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

- اسے پتہ تھا کہ میرا دکھ بہت بڑا ہے۔ مگر وہ سوائے تسلی دینے کے اس وقت کچھ نہیں کر سکتا۔ اس کے بس میں کچھ نہیں تھا۔ مگر مرہا کا دکھ وہ دل سے محسوس کرتے ہوئے اسے اپنے سینے میں چھپائے ہوئے سلا رہا تھا۔۔

- اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے اپنے محبت بھرے احساس سے نیند کی وادیوں میں لے گیا۔

Posted On Kitab Nagri

- میرہا سونے لگی تھی جبکہ شاہ میر لیٹا ہوا رومان کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ کیونکہ اس نے رومان شاہ کو آج سے پہلے اتنا ٹوٹا ہوا کبھی نہیں دیکھا۔۔۔

oooooooo

شاہ آپ کہاں ہیں!! میرب کب سے روم میں ادھر سے ادھر چکر لگاتے ہوئے شاہ کا انتظار کر رہی تھی

-

- شاہ نے سب کے ضد کے باوجود بھی کھانا نہیں کھایا تھا۔ میرہا کو زبردستی شاہ میر نے کھانا کھلا لیا تھا۔

- میرب کو اب شاہ کی بہت فکر ہو رہی تھی کہ وہ اس وقت کہاں ہے میرب نے خود بھی کھانا نہیں کھایا تھا۔ وہ کیسے اپنے شاہ کو اتنی تکلیف میں چھوڑ کر کھانا کھا لیتی ہیں۔۔۔

www.kitabnagri.com

- پچھلے دو گھنٹوں سے رومان شاہ کا انتظار کر رہی تھی سب سوچے تھے مگر میرب رومان شاہ کی فکر میں روم میں چکر کاٹ رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- رومان شاہ کہاں جاسکتا ہے ایک دم سے اس کے دماغ نے کلک کیا تو وہ دروازہ کھولتے ہوئے تیز قدموں سے سیڑھیاں اتر کر امی جان کے روم کی جانب آئی۔۔۔

- امی جان کا روم کھولتے ہی اندر سے آتی ہوئی سسکیوں کی آوازیں سن کر میرب سمجھ گئی کہ اس کی امید کے مطابق رومان شاہ امی جان کے کمرے میں تھا۔

- اپنی امی جان کے سونے والی جگہ پر بچوں کی طرح سر رکھے ہوئے اوندھے منہ لیٹا رہا تھا۔ اس کا پورا وجود اس کی ہچکیوں سے ہچکولے لے رہا تھا۔ وہ اس وقت بالکل ایک مضبوط مرد نہیں بلکہ ایک چھوٹا بچہ تھا۔ جو اپنی ماں کے جانے کا غم برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

- شاہ!!! میرب اپنے شاہ کو اس طرح ٹوٹے ہوئے دیکھ کر تڑپ سے اپنے شاہ کا نام لیتے ہوئے اس کے پاس بیٹھ گئی۔

- میرب پلیر اس وقت تم چلی جاؤ

Posted On Kitab Nagri

میں کسی سے ملنا نہیں چاہتا۔ مجھے اکیلا چھوڑ دو بنا سراٹھائے میرب کی آواز پر رومان شاہ نے میرب کو جانے کو کہا۔۔

۔ نہیں جاسکتی شاہ میں آپ کو اس طرح اکیلے چھوڑ کر۔ آپ شاید بھول گئے ہیں امی جان نے جاتے ہوئے مجھے یہ ذمہ داری سونپ دی تھی کہ میں آپ کو کہیں پر بھی اکیلا نہیں چھوڑوں میرب بھی اپنے شاہ کی حالت دیکھ کر رو رہی تھی۔۔

۔ میرب کی اس بات پر رومان شاہ نے سراٹھا کے میر کی جانب دیکھا۔ شاہ کی آنکھیں رو رو کر لال ہو رہی تھی۔



۔ آنکھوں پر سو جھن آنا شروع ہو چکی تھی۔ میرب نے آج سے پہلے شاہ کو اس طرح روتے اور تڑپتے کبھی نہیں دیکھا۔۔

۔ امی جان کیوں چلی گئی مجھے چھوڑ کر کہتے ہوئے رومان شاہ بچوں کی طرح میرب کی گود میں سر رکھے اس کی کمر میں ہاتھ باندھے رونے لگا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- آپ پلیز صبر کریں اللہ تعالیٰ امی جان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے۔ وہ اپنے شاہ کی پیٹھ کو سہلاتے ہوئے بول رہی تھی۔

ooooooooo,

بیا کو چائے کی طلب ہو رہی تھی۔ رات کے تقریباً ساڑھے دس کا ٹائم ہو رہا تھا بیا مووی دیکھنے میں مشغول تھی تو اسے ٹائم کا پتہ ہی نہیں چلا۔۔

- تائی جان گھر پر ہوتی تو ہمیشہ ان کو ٹائم سے سونے کو کہہ دیتی تھی آج موقع تھا تو بیا نے سوچا چلو کیوں نہ آج اپنی مرضی کی مووی ہی دیکھ لی جائے۔ مووی کا اینڈ چل رہا تھا تو اسے چائے کی طلب ہونے لگی۔ اس نے سوچا کیوں نہ مووی کے اینڈ میں چائے پیتے ہوئے اینڈ دیکھا جائے۔۔۔

Kitab Nagri

- گھر کی تمام ملازمہ سوچکی تھی تم بیا کو اچھا نہیں لگا کہ وہ کسی کو جا کر آدھی رات ڈسٹرب کرے۔۔

- گھر میں اس وقت کوئی مرد نہیں تھا تو اس لیے بیا کو دوپٹہ لینا ضروری نہیں لگا وہ بنا دوپٹے کے ہی بالوں کو ہلکا سا جوڑے نما باندھے اپنے روم سے نکل کر بچی خانے میں آگئی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- جو مووی دیکھ رہی تھی اسی کا سوئنگ گنگناتے ہوئے ساتھ میں اپنے لیے چائے بنا رہی تھی کہ اسے اپنی گردن پر گرم سانسوں کا احساس ہوا۔

- اس سے پہلے کہ وہ ڈر کر چیخیں مارتی مقابل نے اپنا بھاری ہاتھ اس کے منہ پر رکھ کر اس کی چیخ کو بلند ہونے سے پہلے ہی بند کر دیا۔۔۔

- ڈر گئی تایا کے ہوتے تو گھر میں بد معاش بن کر گھومتی ہے۔ مقابل کی بھاری آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تو اسے آواز پہنچانے میں دیر نہیں لگی کہ وہ اس کا سائیں خرم تھا۔

- سائیں!!! آپ نے تو میری جان نکال دی۔ اپنے منہ سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے بیا اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر بولی۔

www.kitabnagri.com

- واہ تو تجھے ڈر بھی لگتا ہے اس کی قمر میں ہاتھ ڈال کر اسے خود کے قریب کرتے ہوئے۔ گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔

- خرم کے منہ سے آتی ہوئی بدبو سے بیانے ناک پر ہاتھ رکھ دیا۔

Posted On Kitab Nagri

- سائیں آپ نے شراب پی رکھی ہے!!

ہاں کیوں اس کا پینے کے لیے بھی مجھے تمہاری اور تمہارے بھائیوں کی اجازت کی ضرورت ہے۔

- خرم ابھی ابھی اپنے دوستوں کچھ چھوڑ کر ڈیرے سے واپس آیا تھا۔ آج ایک دوست کی سالگرہ تھی جس میں انہوں نے خوب باربی کیو کے ساتھ پیگ لگائے۔

- آج اس کا ابا سائیں گھر پہ نہیں تھا تو اس لیے خرم نے دل کھول کر شراب بھی اور لیٹ گھر آیا۔ گھر میں آتے ہی اسے کچن سے آتی ہوئی کھٹ پٹ کی آوازوں نے اپنی طرف متوجہ کیا۔

اس نے جھانک کر دیکھا۔ سامنے کھڑی ہوئی بیا کو دیکھ کر اس کے دل نے پہلی بار اس کی قربت کی تمنا کی۔ وہ بچپن سے اس کی منگ تھی۔ مگر خرم ہمیشہ اس سے دور ہی رہتا۔

- ایک تو ان دونوں کی آپس میں بنتی کم تھی اور دوسرا وہ عمر میں بھی بہت چھوٹی تھی۔ اس لیے وہ دوری بنا کر رہتا۔

Posted On Kitab Nagri

- آج ایک تو نشے کی خماری تھی۔ دوسرا وہ اس کی منگ تھی گھر میں کوئی نہ تھا یہ ساری باتیں اسے بیا کے قریب لے آئی۔

بیا اس طرح سے خرم نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ ہمیشہ وہ سر پہ دوپٹہ اوڑے ہوئے ہی نظر آتی۔ مگر رات کے اس پہر ہلکا سا بالوں کا جوڑا بنائے ہوئے فراک کے ساتھ کیپری پہنے دوپٹے سے بے نیاز کھڑی تھی۔

- خرم اس وقت 28 سال کا تھا جبکہ بیا 17 سال کی پوری ہو کر اسی مہینے 18 میں قدم رکھ چکی تھی۔۔

- اس کا اپنی جانب ہوا تو اس کے گلے میں پہنی ہوئی چین پر خرم کی نظر گئی جو اس کی دودھ جیسی گوری نازک سی گردن پر کسی تار کی مانند چمک رہی تھی۔

- خرم نے آج سے پہلے بیا کے گلے میں پہنی ہوئی اس چین کو کبھی نہیں دیکھا کیونکہ بیا دوپٹہ ہی حجاب کے سٹائل میں لیتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

خرم کا ہاتھ بے اختیار بیا کی گردن پر گیا گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے انگلی سے چین پر لائن کھینچتے ہوئے۔

۔ اس کی گرم سانسیں بیا کے چہرے پر
پڑ رہی تھی۔ اس کی نظروں سے کی تپش شرما کو وہ نظریں نیچے جھکائے ہوئے تھی۔۔

۔ وہ بے اختیار بیا کی گردن پر جھکتے چلا گیا۔ لبوں کے ہلکے سے لمس سے بیا کے پورے وجود میں سنسنی دوڑ گئی۔ اس لب گردن سے ٹکرائے تو بیا کا پورے وجود پہ بجلی کی لہر لیٹی ہوئی محسوس ہوئی۔

- وہ اتنے سالوں سے اس کی منگ تھی مگر آج اس نے پہلی بار پیا کو سے چھوا۔ بیا کے لیے یہ احساس بہت نیا تھا۔ بیا کو اپنی باہوں کے گھیرے میں لیے اس کی چین والی جگہ پر اپنے لبوں کے نرم گرم لمس چھوڑ رہا تھا۔

س۔۔۔س۔۔۔سائیں یہ کیا کر رہی ہے!!! بیاگھر اگر اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پیچھے ہوئی۔ اس کی کمر پر اپنی گرفت بنائے ہوئے اس کے اس عمل کو ناکام بنا چکا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اتنے ننھی بچی تو نہیں کہ تمہیں پتہ نہ چلے کہ میں کیا کر رہا ہوں۔

- سائیں پیچھے ہٹیں یہ غلط ہے۔ اس کو واپس اپنے اوپر جھکتے دیکھ کر بیا جھٹکے سے اس کو دھک دیتی ہوں
پیچھے ہٹی۔۔

- تو میری منگ ہے اس میں غلط کیا کر رہا ہوں۔ اور اگر تجھے غلط لگتا ہے تو پھر غلط ہی صحیح آج غلط ہی ہو
لینے دو۔ اس کی کلانی کو پکڑتے ہوئے واپس جھٹکے سے اپنے ساتھ لگا لیا۔



- سائیں چھوڑے مجھے میں چلا کر تائی سین کو بلالوں گی۔

www.kitabnagri.com

- ہا ہا ہا ہا!! خود کو بڑی چالاک چیز سمجھتی ہے تجھ سے پہلے مجھے اماں سین کا فون آیا تھا کہ وہ آج رات نہیں
آسکیں گے اپنی گھنی مونچھوں کو تاؤ دیتا ہوا قہقہہ لگا کر ہنساں۔۔

Posted On Kitab Nagri

- بیا کی یہ چالاکی ناکام ہو گئی تھی اس نے سوچا کہ خرم گھر پہ نہیں تھا تو اسے نہیں پتہ کہ تایا اور تائی گھر پر نہیں ہے۔۔

- ہم!! اب اور کوئی ڈراوا دینا ہے؟

اس کی قمر کے دونوں طرف ہاتھ رکھ کر اسے بچوں کی طرح زمین سے اوپر اٹھا کر اس کا چہرہ اپنے مقابل کیا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

- گرنے کہ ڈر سے پیانے اپنی دونوں ٹانگیں اس کی کمر کے گرد لپیٹ لیں۔
سائیں چھوڑیں مجھے ورنہ میں چلاؤں گی، اپنے دونوں ہاتھ اس کے کاندھے پر رکھے ہوئے اتھل پھتل
دھڑکنوں سے دھمکی دی۔

- دل کھول کر اپنا شوق پورا کرو، تیرا سائیں ایسی دھمکیوں سے ڈرنے والا نہیں۔ اسے اسی پوزیشن میں
اوٹھاتے ہوئے اپنے کمرے میں لے آیا۔
- دروازے کو لات مرتے ہوئے بند کر دیا۔
- خرم کے ارادے دیکھ کر بیا کی ڈر سے جان نکل رہی تھی۔ پہلے اسے لگا کے سائیں صرف اسے ڈرا رہا
ہے مگر دروازہ بند ہونے کے بعد وہ سمجھ گئی کہ وہ سیریس ہے اپنے موڑ کو لے کر۔

- اسے اپنے کنگ سائز بیڈ پر بٹھاتے ہوئے جس پر خوبصورت مخملی چادر بچھی ہوئی تھی۔ خرم کے
کمرے کو اس کی ماں نے بہت خوبصورت طریقے سے سجایا ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- اپنے گلے سے شال کو نکال کر صوفے پر رکھتے ہوئے اس کے چہرے پر ایک بہکی ہوئی سائل تھی۔

- جس کو دیکھ کر بیا کی جان نکل رہی تھی۔ وہ فوراً سے بیڈ سے اتری اور بھاگ کر روم سے باہر جانے لگی۔
ابھی روم کے ہینڈل پر ہاتھ رکھا ہی تھا کہ وہ دوہی قدموں میں فاصلہ طے کرتے ہوئے اسے ناکام بنا گیا۔۔۔

- اس کے دونوں ہاتھ اوپر کی طرف پن کیے ہوئے اسے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ چہرے پر اپنی فتح کی خوشی ابھی سے جھلک رہی تھی۔ خرم اس میں عمر میں بھی بڑا تھا اور جسامت میں بھی وہ گاؤں کے زمیداروں کا بیٹا تھا بچپن سے دور دہی کھا کر پلا بڑا خالص غذاؤں سے اچھی خاصی صحت تھی۔

www.kitabnagri.com

- اس کے سامنے بیا کے بالکل چھوٹی سی لگ رہی تھی۔۔ سائیں پلینز مجھے جانے دیں بیا بچوں کی طرح کانپتے ہونٹوں سے بولی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- آج تک حق رکھتے ہوئے جانے ہیں تو دیا۔ آج تو نہیں جانے دوں گا کچھ اس پر شراب کے نشے کی خماری تھی۔ تو کچھ بیا کے کنوارے حسن کا نشہ جو خرم کو پوری طرح بہکا رہا تھا۔۔

- دروازے کے ساتھ بن کے اس کے جذباتوں کی پرواہ کیے بنا اس کے انکار کو مذمتوں کو نظر انداز کر کے اس کے لبوں پر جھک گیا۔۔

- اس کی نازک سی پنکھڑیاں جن کو آج تک کبھی کسی مرد نے نہیں چھوا تھا۔ اس پر اپنی گھنی مونچھوں کے تلے چھپے انابی لب اس کی پکڑیوں پر رکھتے ہوئے قید کر گیا۔۔

خرم کے لبوں کے پہلے لمس سے اس کے پورے وجود میں بجلی کی لہر دوڑ گئی۔ وہ اس طرح سے اپنی تشنگی مٹا رہا تھا کہ بیا کی چھوٹی سی چان مشکل میں پڑ گئی۔۔
www.kitabnagri.com

- اس کی سانسیں اٹکنے لگی تھی۔ خرم بے قابو ہونے لگا تھا۔ اس کی پنکھڑیوں میں ایسا نشہ تھا کہ جسے پینے کے لیے خرم اسے سانس تک لینے کا موقع نہیں دے رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس کی اکھڑی ہوئی سانسوں کی پرواہ کیے بنانمی کہ ہر قطرے کو بے رحمی سے چوستے جا رہا تھا۔۔۔

- جیسے اس نے قسم کھالی ہو کہ پنکھڑیوں سے نمی کے ہر قطرے کو چرا لے گا۔۔
س۔۔ س۔۔ سائیں مجھے جانے دیں!! وہ رونے لگی تھی۔

- کیسے جانے دوں تیرا یہ حسن مجھے پاگل کر رہا ہے۔ جس کو آج تک تو نے میری منگ ہوتے ہوئے بھی
مجھ سے چھپا کر رکھا۔ تیرے لیٹے ہوئے وجود کو تو تیرا سائیں کبھی دیکھ ہی نہیں سکا۔۔

- اس کی فراق کے گلے پر ہاتھ رکھتے ہوئے دو انگلیوں کو پھنسا کر نیچے کی جانب کھینچا جس سے قمیض کے
گلے پر لگے ہوئے سارے بٹن ایک ہی جھٹکے سے ٹوٹ کر زمین پر گر گئے۔۔

www.kitabnagri.com

- بٹنوں والی ساری سلٹ کھل چکی تھی جھٹکے کی وجہ سے سلٹ کے ساتھ تھوڑا سا گلا پھٹ گیا۔ جس سے
اس کا خوبصورت دلکش سراپا۔ اس کے سائیں کی آنکھوں کے سامنے تھا۔ وہ تو پہلے ہی اپنے منہ زور
جزباتوں کو روک نہیں پارہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس کا دودھ سے زیادہ گورا بدن اتنا گورا کہ اس کے جسم پر چھوٹی چھوٹی نیسیں بھی صاف نظر آرہی تھیں۔ کمرالائٹوں سے جگمگ کر رہا تھا۔ ایسے میں اس کا برہانہ وجود اس پر گھر میں اکیلے ہونا۔ یہ ساری باتیں خرم کو اس کی جسم کی رانائیاں لوٹنے کی دعوت دے رہی تھیں۔

oooooooooooo

امی جان کو آج گزرے ہوئے 15 دن ہو گئے تھے۔ مگر گھر میں اب بھی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

شاہ گسم ہو گیا۔ شاہ کی آواز گھر میں بہت کم سنائی دیتی وہ رات کو گھر اکسریٹ ہی آتا اور صبح جلدی ہی آفس چلا جاتا۔ جیسے اس جان بوجھ کر خود کو بزی کر لیا تھا۔

کھانے کو بھی بہت بے زاری سے کھاتا کیونکہ ڈائننگ ٹیبل پر جاتے ہی اسے اپنی امی جان کی کرسی خالی نظر آتی تھی۔

www.kitabnagri.com

اس کا دل پہلے کلمے سے ہی کھانے سے اچاٹ ہو جاتا۔ اچھی طرح ڈائنٹ نہ لینے کی وجہ سے رومان شاہ کی صحت کافی گرنے لگی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- مرہا بھی یہاں پر رک گئی تھی وہ اپنی امی جان کے گھر پر رہنا چاہتی تھی۔ اور شاہ میر نے بھی اسے اس لیے چھوڑ

دیا تاکہ وہ دونوں بہن بھائی ایک دوسرے کے زخموں پر مرہم لگا سکے وہ خود چوتھے دن ہی واپس لاہور آگیا۔ کیونکہ اس سے زیادہ اسے چھٹیاں نہیں مل سکی۔۔

- آج بھی روز کی طرح رومان شاہ بنانا شتہ کیے ٹیبل سے اٹھ کر آفس جا چکا تھا۔ میرب اور مرہا کے لیے اب یہ روز کی روٹین ہو گئی۔

- میرہا میں کیسے تمہارے بھائی کو سنبھالوں مجھے نہیں سمجھ آرہی۔ رومان شاہ کے جاتے ہی میرب نے روتے ہوئے میرہا سے کہا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- کیونکہ اس وقت وہی تو تھی جس کو میرب اپنے دل کی بات کہہ سکتی تھی۔

میرہا اور رومان شاہ کا غم ایک جیسا تھا مگر مرہا اپنے بھائی کے لیے خود کو

Posted On Kitab Nagri

سنجھال گئی۔ کیونکہ زندگی کے ہر موڑ پر رومان شاہ نے اپنی بہن کے ارد گرد حفاظت کی چار دیواری بنا رکھی تھی۔

۔ یہ زندگی میں پہلا موقع ایسا آیا تھا جہاں رومان شاہ مرہا کو کیا سنبھالتا وہ تو خود اپنا آپ نہیں سنبھال سکا

--

۔ وہ تو خود اندر سے ٹوٹ چکا تھا جیسے جیسے دن گزر رہے تھے امی جان کی کمی اسے اور بھی کھلنے لگی۔۔۔

۔ کچن میں جاتا تو امی جان اسے زکیہ سے کھانے کی باتیں کرتے ہوئے نظر نہیں آتی۔ روم میں جاتا تو امی جان بیٹھی ہوئی نظر نہیں آتی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

۔ امی جان کے جائے نماز کے تخت کو دیکھتا جو خالی اور ویران پڑا ہوا تھا۔ ڈاسٹک ٹیبل پر آتا تو وہاں پر امی جان کی کرسی خالی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- گارڈن میں جاتا تو امی جان کی وہ شام کی چائے پر روز باہر بیٹھنا وہ وقت اب گارڈن میں ویرانی کا وقت نظر آنے لگا تھا۔

- رومان شاہ نہیں بھول پارہا تھا اپنی امی جان کو دردنا سوری بن کے اس کے اندر زہر بنانے لگا۔

- اس لیے مرہا اب اپنے بھائی کی خاطر خود کو نارمل کرنے لگی۔ کیونکہ یہ پہلا موقع تھا جہاں رومان شاہ کو سنبھالنے کے لیے مرہا کی ضرورت تھی۔

- میرب آپ اور بھائی کچھ دنوں کے لیے کنٹری سے باہر چلے جائیں شاید بھائی آب و ہوا چینیج ہونے پر بہتر کرنے لگے۔ بھائی کو اس ماحول سے دور لے جائیں۔

- میرے تمہیں لگتا ہے کہ شاہ کہیں جائیں گے۔ وہ نہیں جائیں گے میں جانتی ہوں۔ ان کو تو اس وقت بات تک کرنا پسند نہیں۔ تو ایسے میں۔ میں ان کو باہر جانے کے لیے کیسے مناؤں۔۔

- تو میرب بھائی یہاں پر رہیں گے تو وہ ٹھیک نہیں ہو سکیں گے۔ یہ ماحول ان کو امی جان کی یاد دلاتا

ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اور بھائی امی جان سے کس قدر اٹچ تھے یہ ہم دونوں ہی جانتے ہیں۔ وہ دونوں رومان شاہ کے جانے کے بعد ڈاننگ ٹیبل پر بیٹھی ہوئی آپس میں رومان شاہ کی بہتری کے لیے ڈسکس کر رہی تھی۔

oooooooooooo

آہ آہ!! اگر تمہارا تمہارے منہ سے آواز نکلی تو بیا اس سے زیادہ سختی کروں گا۔

- بٹنوں کی ٹوٹی ہوئی سلٹ والی جگہ پر اپنے انابی لب رکھتے ہوئے زور سے دانت گاڑے تو بیا درد سے چیخ اٹھی تھی۔

- سائیں آپ بہت گندے ہیں۔ جانے دیں مجھے روتے ہوئے تم خود کو چھڑوا رہی تھی۔۔۔۔۔ اسے دروازے کے ساتھ پن کیے ہوئے اوپر کی جانب اٹھا کر اس کا دل والا مقام اپنے چہرے کے مقابل لے آیا۔۔۔

- جو گھبراہٹ سے اوپر نیچے ہو رہا تھا۔ اپنے لبوں پر اس کی دل کی دھڑکنوں کو محسوس کر کے وہ سرشار ہو رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- جبکہ بیا اس وقت سائیں کے انداز سے بہت ڈری اور سہمی ہوئی تھی۔

- بیا کو اس وقت ذرا سا بھی موقع ملتا تو وہ یہاں سے بھاگ نکلتی مگر وہ اسے موقع دے کہاں رہا تھا۔

- اسے دروازے کے ساتھ پن کیے ہوئے اوپر کو اٹھا کر اپنے لبوں کی جساتوں سے تو چار کیے ہوئے
سکھنے پر مجبور کر رہا تھا۔

- ظالم بن کر اس کی لبوں سے درد کی آہ تک بھی تو نہیں نکلنے دے رہا تھا۔ اسے اسی طرح سے اٹھا کر بیڈ
پر لا کر پٹکنے والے انداز میں لیٹا دیا۔

Kitab Nagri

- سائیں نہیں!! بیا اپنا برہانہ وجود لیے بیڈ پر پیچھے کی جانب سرکنے لگی۔ جبکہ وہ اپنے عنابی لبوں سے
مسکراتا ہوا کرتے کے بٹن کھول کر اپنا چوڑا کسرتی سینا لیے اسے ٹانگوں سے پکڑ کر اپنی جانب کھینچتے
ہوئے اس کے اوپر گر گیا۔

Posted On Kitab Nagri

- اس کے وجود سے اس آدھی ادھوری فراق کو الگ کرتے ہوئے اس کے پورے خوبصورت جسم کی رعنائیوں کو جگمگاتے ہوئے روشن کمرے میں دیکھ کر مسکرایا جیسے اپنی فتح کا جھنڈا گاڑنے لگا۔۔

- اس کی مزاحمتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اس کی پنکھڑیوں پر اپنی لب رکھتے ہوئے۔ ان کو اپنی قید میں لے گیا نمی کے ہو قطرے کو آخری حد نچوڑ کر اپنے لبوں کو سرشاری بخشتے ہوئے۔ اب اپنے لب بیوٹی فون پر لب رکھ کر گرم گرم لمس چھوڑنے کے ساتھ اپنے دانتوں کی چبھن سے اسے ہلکان کر رہا تھا۔۔

- وہ سسک رہی تھی۔۔ مگر وہ بے رحم بنا اپنے دل کی پیاس بجھا رہا تھا۔ اس کے پورے جسم پر اپنے لبوں کی مہریں ثبت کرتے ہوئے اسے تڑپا رہا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

- بیاجو اتج میں اس سے 10 سال چھوٹی تھی اس وقت اسے اس کی یہی کمسن عمر اسے بہکائے جا رہے تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- اس کی سسکیوں پر وہ اس پر اور بھی قابض کرتے جا رہا تھا۔ اس کی سخت شدتوں سے وہ رو رہی تھی۔
مگر وہ نہیں رکا اس کے خوبصورت جسم کی رنائیوں سے اپنے روح کو سرشار کر رہا تھا۔۔

- وہ بے بس اس کے لمبے چوڑے وجود کے نیچے پڑی ہوئی تھی۔ تیز سانسیں اور بیا کی بڑھتی ہوئی
سسکیاں اس بات ثبوت تھی۔ وہ اپنی فتح یابی پر ہی مسکرا رہا ہے۔۔

- آخری سسکی پر اس نے اپنے لب اس کی پنکھڑیوں پر رکھ کر بے رحم بن کر اس معصوم سسکی کا دم توڑ
دیا۔



میرب تم مجھے معاف کر دو میں نے تمہارے ساتھ بہت زیادتی کی ہے۔ آج کافی دنوں کے بعد مہک
میرب سے ملنے آئی تھی۔۔

- امی جان کہ گزر جانے کے بعد مہک کافی بار آئی مگر اس کی ہمت نہیں ہوئی کہ وہ میرب سے اپنے
گناہوں کی معافی مانگ سکے۔

Posted On Kitab Nagri

- مگر آج اس نے ہمت کر کے کہہ دیا۔۔۔ مہک تم کوئی بھی بوجھ اپنے دل پر مت رکھو میں تمہیں
معاف کر چکی ہوں۔ بس اب تو تم ہمارے لیے دعا کرو کہ
شاہ امی جان کہ جانے کے غم سے باہر
آجائے۔۔

میرب نے بلا تمہید باندھے اسے معاف کر دیا۔۔۔۔۔ میرب اگر تمہیں اور میربا کو برانا لگے تو میں
ایک آئیڈیادے سکتی ہوں۔ جس سے مجھے پوری امید ہے کہ رومان اس صدمے سے باہر آجائے گا۔

- مہک نے جھجکتے ہوئے کہا!!
ارے یار نیکی اور وہ بھی پوچھ پوچھ تم ہمیں بتاؤ کہ وہ کون سا آئیڈیا ہے جس سے تمہیں لگتا ہے کہ شاہ
اس صدمے سے باہر آسکتا ہے۔

- ہاں مہک باجی آپ بتائیں ہم بالکل برا محسوس نہیں کریں گے۔ میرب کے بعد میرہانے بھی ان کی
ہاں میں ہاں ملائی۔

Posted On Kitab Nagri

- میرب مجھے یہ کہتے ہوئے بہت شرم
آرہی ہے مگر رومان کو صدمے سے باہر لانے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ تم بی بی پلان کرو۔۔۔

تائی جان کے جانے کا کھاؤ صرف رومان کی اپنی اولاد ہی بھر سکتی ہے۔۔

- مہک کو یہ کہتے ہوئے شرم اس لیے آرہی تھی کیونکہ میرب کی گود اجاڑنے میں مہک کا ہی تو ہاتھ
تھا۔ ورنہ آج میرب اور رومان شاہ کی اولاد کو امی جان دیکھ کر جاتیں۔۔

- تھینک یو تھینک یو سوچ مہک اتنا اچھا آئیڈیادینے کے لیے۔ تم شرمندہ مت ہو جو ہونا تھا وہ ہو گیا
۔ مگر آج جو تم نے مجھے مشورہ دیا ہے۔ اس کے لیے میں ہمیشہ تمہاری شکر گزار رہا ہوں گی۔ میرب اپنی
جگہ سے اٹھ کر مہک کے گلے لگ گئی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میرب کی اس فراغ دلی اس کے اعلیٰ ظرف کو دیکھ کر مہک کو آج اور بھی پر شرمندگی ہو رہی تھی۔
وہ کتنی معصوم دل لڑکی تھی۔ جس کے ساتھ وہ اپنی بدگمانیوں اور بے وقوفیوں میں اتنا غلط کر گئی
---- مہک نے اسے بڑی محبت سے گلے لگا رکھا تھا۔

- نہیں میرب تم اس طرح تھینک یو کر کے مجھے شرمندہ مت کرو میری گناہ بہت زیادہ ہیں۔ میں اس
تھینک یو کی مستحق نہیں ہوں نظر جھکائی شرمندگی سے بولی۔

- مہک باجی آپ کو اپنی غلطی کا احساس ہے بس ہمارے لیے اتنا ہی کافی ہے اب پلیز آپ بھائی کو اس
صدمے سے باہر نکالنے میں ہماری مدد کریں۔

- مرہانے مہک کو یوں شرمندہ دیکھ کر کہا!! ہاں مہک مرہا صحیح کہہ رہی ہے ہم سب پرانی باتیں بھول
چکے ہیں آپ بھی بھول جاؤ بس پلیز ہمیں کوئی راستہ نظر نہیں آرہا تم ہماری ہیلپ کرو میرب نے واپس
اپنی جگہ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

oooooooo

Posted On Kitab Nagri

کس بات کا ماتم منار ہی ہو!!! اس کی سسکیوں کی آواز پر اس کے اوپر براجمان ہو کر لیٹے خرم نے غصے سے اس کے برہنہ وجود پر گہری نظر ڈالتے ہوئے کہا

- سائیں آپ کو شرم نہیں آئی میرے ساتھ ایسی گندی حرکت کرتے ہوئے!! سسکیوں کے ساتھ روتے ہوئے اس کے بھاری وجود کو اپنے اوپر سے ہٹانے کی ایک اور ناکام کوشش کر رہی تھی۔ جو کہ فضول تھی وہ اپنی جگہ سے ہاف انچ بھی نہیں ہٹا۔۔۔

- اوئے!!! زبان سنبھال کر بات کر بیوی ہو تم میری نکاح ہوا ہے میرا تمہارے ساتھ۔ پورا حق رکھتا ہوں تم پر، اتنے سالوں اگر تمہاری کم سن عمر کا لحاظ کرتے ہوئے اپنے حق سے دستبردار رہا ہوں تو اس لیے میرے سر پر چڑھ کر زیادہ بک بک مت کرو۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اور ویسے بھی میرا کوئی قصور نہیں ہے مجھے بہکانے میں تمہاری اس چین نے بڑا اہم کردار نبھایا ہے۔ سات پردوں میں خود کو چھپا کر رکھ دی ہو۔ اگر شوہر اچانک سے تیرے اس خوبصورت سراپے کو دیکھے گا تو، میری طرح پاگل ہی ہو گا نا اس کی جسم کی راہنائیوں پر لبوں کو ٹچ کرتے ہوئے دلفریب انداز سے مونچھوں کو تاؤ دیتا ہو مسکرایا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اپنی بیوی پر کوئی اس طرح ظلم کرتا ہے جلا د کہیں گے!! اس کی سخت شدتوں سے ٹوٹی ہوئی بیانے غصے
بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

۔ جواب بھی اپنے آوارہ لبوں کو روک نہیں رہا تھا۔ وہ جہاں دل چاہے اپنی مہریں ثبت کرتے ہوئے
گرم گرم لمس چھوڑ رہے تھے۔۔۔

کیا ظلم کیا ہے میں نے!! اگر تم میری ان خوبصورت دی ہوئی مہروں کی بات کر رہی ہو تو پھر جنگلی بلی
میری طرف بھی دیکھ۔۔۔

۔ اس کے اوپر سے تھوڑا سا اٹھتے ہوئے اپنے سینے کی جانب اشارہ کیا جہاں پر بیا کے دیے ہوئے ناخنوں
کی خروچیں صاف نظر آرہی تھی۔۔۔
www.kitabnagri.com

یہ جس طرح کی سائیں آپ نے حرکت کی ہے اس کے لیے تو یہ بہت کم کیا ہے میں نے۔ آنکھوں کو
اس کے کسرتی سینے سے ہٹا کر دیوار پر مرکوز کرتے ہوئے شرمائی۔

Posted On Kitab Nagri

- اوئے کون سی حرکت کی ہے میں نے میں نے تو وہی کیا جو ہر شوہر اپنی بیوی کے ساتھ کرتا ہے۔ مانتا ہوں کہ اپنے حق وصول کرتے ہوئے تھوڑا سختی والا برتاؤ کر گیا۔ کیونکہ نرمی والی زبان سے تم کبھی میرے ہاتھ نہ آتی۔۔۔ بات کرتے ہوئے لبوں کو اس کی پنکھڑیوں کے ساتھ ٹچ کرتے ہوئے مسکرا دیا۔۔

- اوووو!! یہ اپنی حرکتوں کو چھوڑ کر آرام سے میری بات سنیں لبوں کو ٹچ کرنے کو حرکت بول کر غصے والی نظروں سے دیکھا۔۔

- تیری اوووووووو!! اور تیری حرکت کی بہن کی آنکھ۔۔۔۔ میں تو اسی طرح سے تیری بات سنوں گا اب کرنی ہے تو بول اگر نہیں کرنی تو یہ تکرار بند کر میرے ساتھ۔۔۔

www.kitabnagri.com

- واپس اس کی گردن پر جھک کر اپنے لبوں کو سرشار کرتے ہوئے بوسوں کی بھرمار کر رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- آپ نے میرا حشر دیکھا ہے کیا کیا ہے انگلیاں تو مجھ پر اٹھے گی نا۔ آپ تو جب صبح اٹھیں گے تو آپ کو سائیں یاد بھی نہیں ہو گا کہ شراب کی نشے میں آپ نے کیا کیا ہے۔۔ اکھڑی ہوئی سانسوں سے تیزی تیز تیز جملے بولتی ہوئی اپنے دل کی بات کو زبان تک لے آئی۔۔

- پہلی بات کہ میں نے نشہ کیا ہے اور شراب پی کر بھی میرے ہوش حواس اتنے قائم ہوتے ہیں کہ مجھے پتہ ہو کہ میں نے کیا کیا ہے۔۔

اور دوسرا صبح اٹھ کے میری کوئی یادداشت نہیں چلی جانی جو میرے کو یاد نہ رہے کہ آج کی رات میں نے اپنی بیوی کے ساتھ گزاری ہے۔۔۔

Kitab Nagri

- اور تیسری بات کون ہے بہن کا!!!! وہ گالی دیتے ہوئے چپ کر گیا۔ کون ہے جو تجھ پر انگلی اٹھائے گا بیوی ہے تو میری ابا سائیں شہر سے آجاتے ہیں تو تجھے رخصت کروا کے ہمیشہ کے لیے اپنے اس کمرے میں اور اس بیڈ پر لے آؤں گا۔

Posted On Kitab Nagri

- اس چیز کی فکر نہ کر تو میری عزت ہے تجھ پر کوئی بھی حرف نہیں ہونے دوں گا۔ اور رہی تمہارے اس حشر کی بات تو کوئی نہ ایک دو دن اپنے اس حشر کو اپنے اس حجاب میں چھپا لینا۔ اب اس کا تو میں کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔

- تیرا یہ خوبصورت حسن مجھے پاگل کر گیا جس کے نشے میں سختیاں کچھ زیادہ ہو گئی اس بات کی تیرا سائیں م معذرت کرتا ہے۔۔۔

- اس کے وجود پر اس کے ہاتھوں کی انگلیوں کے نشان اور کہیں پر دانتوں کی مہریں تو کہیں پر لبوں کی گستاخیوں کے نشان تھے۔ جن کے بارے میں وہ کہتے ہوئے مسکرا دیا۔ اسے کوئی شرمندگی نہیں تھی اپنے دیے ہوئے نشانوں پر۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- اسے لگتا تھا کہ اس کا حق ہے اور اس نے صرف وحی حق استعمال کیا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

- باقی کا تو دوپٹے کے حجاب میں چھپالوں گی مگر یہ جو میرے گالوں پر آپ نے وارداتیں چھوڑی ہیں ان کا میں کیا کروں۔ اس کے خوبصورت نرم نرم گوری گالوں پر خرم کے دانتوں کے ہلکے ہلکی نشان واضح ہو رہے تھے۔ جن کو وہ سامنے لگے ہوئے میر میں بخوبی دیکھ رہی تھی۔۔

- ان کو بھی اپنی لم پٹیوں سے چھپالینا ویسے بھی تم لوگوں کی میک اپ میں اتنی چیزیں ہوتی ہیں کہ کالی داغوں کی ماری ہوئی لڑکیاں بھی گوری سفید میم لگتی ہیں۔ تو تیرے پاس بھی میک اپ کی وہ سب چیزیں تو ہونگی۔ اس سے میرے یہ دو چار نشان نہیں تو چھپا سکتی۔۔۔

- اور دوسرا کوئی بات نہیں اگر کسی نے دیکھ بھی لیا تو اچھا ہی ہے پتہ چل جائے گا کہ خرم سائیں اپنی منگ سے اپنی بیوی سے کتنا پیار کرتا ہے۔ اور تیرا وہ تایا ابا بھی دیکھ لے جو ہر وقت یہ سوچ کر گھٹ گھٹ کر مرتا ہے کہ پتہ نہیں یہ کھوتا میری بھتیجی سے پیار بھی کرتا ہے کہ نہیں۔۔۔

- یہ مہرے دیکھ کر تو عقلمند ہے سمجھ ہی جائے گا۔ خرم بولنے پر آتا تو کیا کیا بول جاتا تھا یہ تو اسے خود بھی اندازہ نہیں ہوتا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- سائیں آپ بہت تیز چیزیں ہیں۔ آپ کو کے پاس ہر چیز کا جواب ہوتا ہے تو پھر میری ایک بات کا اور جواب دیں۔۔

- بیا تیرا مصلہ کیا ہے کیوں میرے ساتھ سوال کر کر میرا دماغ خراب کر رہی ہو یہاں پر کوئی سوال جواب کا کمپٹیشن تو نہیں چل رہا۔ جو تمہیں آدھی رات کو یہ شوق چڑھا ہوا ہے۔ بیا کے سوالوں سے خرم چڑ گیا۔

- سائیں جو سوال میں آپ سے پوچھنے والی ہوں اس سوال کو جاننا میرا حق ہے۔ اگر میری جگہ پر آپ ہوتے تو میری ایسی حرکت پر آپ میری جان لے لیتے میں تو صرف ایک سوال کرنا چاہتی ہوں۔

- بیا کے سیریس انداز پر خرم نے اپنے کان کھڑے کیے اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ بیا کیا پوچھنے والی ہے۔۔۔

- دیکھ پیا اگر تو اس انسپیکٹر کی بیوی کے اغوا والی بات مجھ سے پوچھنا چاہتی ہے تو اس کا جواب میں تجھے پہلے ہی دے دوں۔ مجھے اس کی بیوی میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہاں مگر وہ اے سی پی کی وجہ سے جو ساتھ

Posted On Kitab Nagri

والے ساتھ پنڈوں میں میری تھو تھو ہوئی ہے اباسائیں جو مجھے صبح شام اس کے نام سے ذلیل کرتے رہتے ہیں۔ بس اسی جلن میں میں نے اس کی بیوی کو اغوا کیا۔۔۔

۔ ورنہ ایک بات تو ہمیشہ یاد رکھنا میں جتنا مرضی برا سہی جتنا مرضی غلط کر لوں مگر میں کبھی بھی کسی کی دھی بہن کی عزت کبھی نہیں لوٹ سکتا۔۔۔

۔ میں لعنت بھیجتا ہوں، ایسے مردوں پر جو کسی کی دھی بہن کی عزت کو لوٹ کر مردانگی دکھاتے ہیں۔۔۔

۔ پرسائیں میں نے تو یہ بھی یہ سنا ہے کہ اس لڑکی کے ساتھ آپ نے زبردستی کرنے کی کوشش کی!! پھر وہ کیا تھامتلاشی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

۔ تو کیا اس اس اے سی پی کو یوں ہی جانے دیتا اس کے سینے پر آگ پھونکنے کے لیے کچھ نہ کچھ تو مجھے کرنا تھا۔ اور میں یہ بات اچھی طرح سے جانتا تھا کہ اے سی پی اپنی بیوی سے بڑا پیار کرتا ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اور وہ بھیگی بلی بہت ڈر پوک ہے اس لیے جب میں نے بظاہر ہی اس سے کھینچا تانی کی تو وہ بہت ڈر گئی اور اس کے حلیے سے ایسا ہی ظاہر کروانا چاہتا تھا جیسے کہ میں اس کے ساتھ زیادتی کرنے والا ہوں۔۔۔۔

- جبکہ میری اس بات کو لے کر اپنے دوستوں کے ساتھ بھی منہ ماری ہو گئی تھی کہ اس لڑکی کے ساتھ کچھ بھی غلط نہیں ہونا چاہیے۔۔۔۔

- اس دن خرم نے اپنے دوستوں سے یہی کہا تھا کہ صرف اس کو ڈرانا دھمکانا ہے۔ اور اے سی پی کی چھاتی پر آگ لگانی ہے۔ نہ کہ اس لڑکی کو ہاتھ لگا کر گندے پن پر اترنا ہے۔۔۔

www.kitabnagri.com

جس کی وجہ سے اس کے دوستوں کے ساتھ لڑائی ہو گئی۔ جو اے سی پی کی بیوی کے ساتھ زیادتی کرنا چاہتے تھے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- سائیں آپ سچ بول رہے ہیں!!!!!! جو حقیقت تھی میں نے تمہیں بتادی ہے اب تیری مرضی تو اس کو سچ سمجھ جھوٹ سمجھ میں اس سے زیادہ سدھے طریقے سے تیرے سوالوں کا جواب نہیں دے سکتا

- ہاں مگر اے سی پی کے ساتھ میری جنگ اب بھی جاری ہے۔ اس نے جتنی میری بے عزتی کروانی تھی کروالی۔ اب میرے اور اے سی پی کی کسی بات کے درمیان بھی اب تو مت بولنا۔۔۔

- خواہ مخواہ تو میرے ہاتھوں ذلیل ہوگی۔ خرم کا لہجہ خراب ہونے لگا تھا وہ غصے سے بیا سے دور ہونے لگا۔ جب بیانے اس کے گلے میں اپنے باہوں کا ہار ڈالتے ہوئے اس کی بھاری وجود کو ہلکی سی لرزش دیتے ہوئے کھینچا تو۔ وہ واپس اس کے اوپر گرا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- سائیں چھوٹی چھوٹی باتوں پر منہ مت بنالیا کریں۔ میں تو بس حقیقت جاننا چاہتی تھی کہ میرے سائے نے اپنا منہ میرے علاوہ کسی اور کے ساتھ کالا تو نہیں کر وار کھا۔۔۔ وہ شرمانے کے ساتھ تھوڑا شرارتی ہوتے ہوئے آنکھوں کو بند کیے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا تو پھر اگر تیرے سائیں نے کسی کے ساتھ کالا کروایا بھی ہوتا تو کیا تو مجھے اپنے پاس آنے سے روک سکتی تھی!!! آئی برو کو اٹھا کر ایک ہاتھ سے اس کے گردن کو دباتے ہوئے حق جمانے والے انداز سے بولا۔

میں نے کب کہا کہ میں روک سکتی تھی۔ آپ میرے سائیں ہیں۔ میرے شوہر ہیں میں آپ کو کیوں روکوں گی۔

بیا خرم سے پیار کرتی تھی اور یہ بھی سچ تھا کہ وہ اس کے نکاح میں تھی اور اس وقت وہ کوئی بھی غلط بات کر کے اب مزید اس کا موڈ خراب نہیں کرنا چاہتی تھی۔

www.kitabnagri.com

کوشش بھی بند کرنا بیا اگر اتنے سالوں تک تجھ پر اپنا حق نہیں جمایا تو یہ میری بردباری ہے۔ کیونکہ مجھے تیری اس کم سن عمر کا مجھے خیال تھا ورنہ ایسا نہیں ہے کہ۔ کبھی میرے ذہن نے یہ سوچا نہیں کہ تجھے اپنی سانسوں سے زیادہ قریب کر لوں۔

Posted On Kitab Nagri

- میں تو آج بھی ایسا کچھ نہ کرتا اگر تو پکن میں اس حلیے میں نہ کھڑی ہوتی میں نے تجھے ہمیشہ لپٹے ہوئے دوپٹے میں ہی دیکھا۔۔۔۔

- آج پہلی بار تیرا کھلا حسن میرے سامنے آیا تو سچ میں تیرا یہ سائیں تیرے حسن کا دیوانہ ہو گیا۔۔ اب تو اب سائیں کے آنے کی دیر ہے دور نہ رہ سکوں گا تجھ سے۔۔۔۔

- ہاتھ اس کے وجود کی رعنائیوں کو چھوتے ہوئے وہ گہری نظروں سے اس کی دلکشی کو دیکھ کر لہجے کو نارمل کرتا ہوا پھر سے اس پر جھکنے لگا۔۔۔۔



- سائیں بس کریں اب مجھے جانے دیں۔ رات کے 2 بج چکے ہیں۔

www.kitabnagri.com

- تو ابھی رات باقی ہے!! ابھی تو نہیں جانے دوں گا۔ آج کی رات تو تجھے میری باہوں میں ہی گزارنے ہیں۔ ابھی تو اپنے حق وصول کرنے کی صرف میں نے شروعات کی ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- سارے حق وصول کر لوں۔ فجر کے وقت تجھے خود چھوڑا ہوا تیرے کمرے میں اپنے ہاتھوں میں اٹھا کر۔ مگر ابھی چپ چاپ لیٹی رہے، اگر بول سکتی ہے تو وہ محبت کے الفاظ بول جو تو نے اپنے دل میں چھپا کے رکھے ہیں۔۔۔

- میں نے کون سے الفاظ چھپا کے رکھے ہیں۔ حیرت کن انداز سے دیکھتے ہوئے بیانے سوال کیا۔۔۔

- تیری اور ماہ نور کی باتیں اس دن میں نے سنی تھی۔ جب ماہ نور تجھ سے کہہ رہی تھی کہ تو مجھ سے بہت پیار کرتی ہے۔۔۔

- اس کی پنکھڑیوں کو ہلکے سے دانتوں سے کاٹتے ہوئے۔ اپنے سوال کے جواب کا منتظر تھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

- سائیں ایسا کچھ بھی نہیں ہے میں نہیں کرتی آپ سے پیار۔ اپنی چوری پکڑے جانے پر بھی وہ مچل کر اس کے نیچے سے نکلنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہائے!!! تو جے لگتا ہے کہ تو یوں مجھ سے اپنی جان چھڑوا سکتی ہے۔ تیری یہ چڑیا کی جتنی جان کو میں
ایک ہتھیلی سے مسل کر رکھ دوں۔۔۔۔

۔ بیامیرے ساتھ پنگے لے کر کیوں اپنی جان کو عذاب میں ڈالنا چاہتی ہو۔۔۔ اس وقت تو یہ سمجھ کے تو
ایک نازک سی ہرنی ہے جو کہ شیر کے پنجوں میں جھگڑی ہوئی ہے۔۔۔

۔ جتنا زیادہ تو تڑپے گی بھاگنے کی کوشش کرے گی۔ اتنی ہی تیری جان کو میں مشکل کر کے رکھ دوں گا
تو بہتر ہے کہ اس بھاگنے والی کوشش کو چھوڑ دے۔ اور میری بات کا جواب دے مجھے پتہ ہے کہ تو مجھ
سے پیار کرتی ہے۔۔۔۔

Kitab Nagri

۔ یہ بات اگر میں اس دن نہ بھی سنتا تب بھی مجھے پتہ تھی۔
www.kitabnagri.com

۔ آپ کو کیسے پتہ تھا!! بیانے حیرانگی سے دیکھتے ہوئے سائیں کے بے باک ہاتھوں کو پکڑ لیا۔ جو باتوں
کے ساتھ اپنے مضبوط ہاتھوں کی ہتھیلیاں اس کے وجود پر پھیرتے ہوئے۔ اپنے ہاتھوں کی حرارت
سے اس کے برہنہ وجود کو جھلسا دینے کی حد تک پگھلا رہا تھا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

oooooooooooo

مسز رومان شاہ آپ سوچ لیں یہ بہت زیادہ رسکی ہو سکتا ہے!! میں نے سوچ لیا ہے ڈاکٹر میں بی بی چاہتی ہوں۔ آپ نے میرا سارا کیس ہینڈل کیا ہے۔ اس لیے آپ سے بہتر ہمیں کوئی گائیڈ نہیں کر سکتا۔۔

۔ مہک مرہا اور میرہا تینوں اپنی اس ڈاکٹر کے پاس آئی تھی جہاں پر میرب کا مس کیرج کیس ہینڈل کیا گیا۔

۔ ان تینوں نے رومان شاہ کو بتائے بنا ہی یہ پلان کیا تھا کہ وہ ڈاکٹر سے مل کر آئیں گے۔۔۔
۔ مسز رومان اٹپ کو شاید آپ کے شوہر نے بتایا نہیں کہ آپ کا آگے بی بی پلان کرنا آپ کی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے۔ اس لیے انہوں نے اپنی لائف میں کبھی بے بی نہ لینے کا ڈسجین لیا تھا۔

www.kitabnagri.com

۔ مگر ڈاکٹر وہ اکیلے کیسے ڈسجین لے سکتے ہیں یہ ڈسجینج تو ہم دونوں کا ہو گا نا میں بی بی چاہتی ہوں۔۔۔ میرب کو اپنی جان کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔ وہ ہر صورت میں اپنے شاہ کو اس صدمے سے باہر نکالنا چاہتی تھی اس لیے ڈاکٹر سے بحث کر رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- دیکھیے مسز رومان آپ کے شوہر آپ سے بہت پیار کرتے ہیں۔ اور آپ کو تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ وہ اولاد پر آپ کو ترجیح دے رہے ہیں۔۔۔

- اس لیے آئی ایم سوری میں آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتی میں نے آپ کے شوہر کا پوزیسیو پن آپ کے لیے دیکھا ہے۔

- آپ ایک ڈاکٹر ہو کر کیسے مجھے منع کر سکتی ہیں کہ آپ میری ہیلپ نہیں کریں گی۔۔

- مسز رومان میں آپ کو منع نہیں کر رہی مگر آپ کی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے آپ کا مس کیرج بہت زیادہ ر سکی تھا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- آپ اندر سے بہت ویک ہیں اس لیے آپ بی بی پلان نہ کریں۔ آپ کے شوہر کا ڈسینجن بالکل ٹھیک ہے۔ اور اس موضوع پر وہ میرے ساتھ ہر طرح کی بات کر چکے ہیں۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- تو میں کیسے آپ کو اجازت دے دوں کہ آپ بی بی پلان کر لیں۔ آپ رات کو روز ایک ٹیبلٹ لیتی ہیں۔۔۔

جی!!!

آپ کو پتہ ہے کہ وہ کس چیز سے ریلیٹو ہے؟؟

نہیں مجھے تو نہیں پتا!!!

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)

- وہ اسی لیے ہے کہ آپ کا آگے کوئی بی بی نہ ہو۔ کیونکہ اگر آپ بچہ لیں گی تو آپ کی جان کو خطرہ ہوگا۔ اس لیے آپ کے ہسبینڈ نے ہم سے بیسٹ ٹیبلٹ لکھوائیں تھی۔۔۔

- میرب کو یاد آیا کہ ہر رات شاہ اس کو ایک ٹیبلٹ کھلاتے ہیں۔ صرف یہ کہہ کر کہ وہ مسکیرج کے بعد بہت ویک ہو گئی ہے۔ اور یہ ملٹی وٹامن ہے۔۔

- میرب نے کبھی کوشش ہی نہیں کی یہ دیکھنے کی کہ وہ کون سی ٹیبلٹ ہے۔ بس ہمیشہ شاہ جس بھی موڑ میں ہوتے مگر وہ ٹیبلٹ کھلانا نہیں بھولتے تھے۔

- ہمیشہ میرب کے منہ میں وہ ٹیبلٹ رکھ کر ہاتھ میں پانی کے گلاس کو لیے اس کے سر پر کھڑے ہو کر خود کھلاتے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میرب نے کبھی وہ ٹیبلٹ کا پتہ دیکھا ہی نہیں کہ وہ کہاں ہے۔ اور شاہ کہاں سے نکالتا تھا۔

- مطلب کہ اگر وہ ٹیبلٹ میں نہ کھاتی تو اب تک ہمارا بی بی ہو جاتا!!!

- ہاں بالکل کیونکہ وہ بی بی روکنے کی ٹیبلٹ ہے!!! میرب کے دماغ میں ایک بات آئی تھی جس کو اس نے ڈاکٹر سے بالکل ڈسکس نہیں کیا۔

مگر اب اسے پتہ تھا کہ آگے اسے کیا کرنا ہے۔ اس سارے دورانیے میں مہک بے حد شرمندہ وہاں پر بیٹھی ہوئی تھی۔

Kitab Nagri

- کیونکہ آج میرب کی ہالت کی ذمہ دار وہی تو تھی۔ وہ ابھی گاڑی میں آکر بیٹھی آپس میں کچھ بات ہی کرنے لگی تھی کہ میرب کے فون پر رومان شاہ کی کال آنے لگی۔۔۔

- میرب کا تو دل ڈر کے مارے دھک دھک کر رہا تھا۔ ایک تو شاہ کا اس وقت اب کبھی فون نہیں آیا کرتا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور دوسرا وہ اس وقت گھر پر نہیں تھی اور شاہ کو اس طرح چپ چاپ کر سے نکلنا انتہائی برا لگتا تھا۔۔

وہ اپنے گھر کی عورتوں کے معاملے میں بہت پوزیسو تھا۔ وہ یہ چاہتا کہ گھر کی عورتیں اس کے ساتھ بھاگ جائیں۔

oooooooooooo

اسلام علیکم!! وا علیکم اسلام میرب کہا ہو؟؟
شش۔ شاہ میں زرا مہک کی طرف آئی ہوئی تھی میرب نے گھبراہٹ سے جواب سوچتے ہوئے کہا۔



کیوں!!!! تمہیں مہک سے کیا کام تھا۔

www.kitabnagri.com

شاہ کا لہجہ ناگواری والا تھا۔

۔ شاہ وہ گھر کا کچھ ضروری استعمال لینا تھا تو مجھے اور مرہا کو آئیڈیا نہیں تھا اس لیے ہم لوگ مہک کو ساتھ لے کر آگئی۔

Posted On Kitab Nagri

۔ پہلی بات تو تمہیں کچھ بھی ضروری سامان چاہیے تھا تو تم ڈرائیور اور زکیہ کو پیش کر منگوا سکتی تھی۔ اور دوسری بات یہ کہ تمہیں مجھ سے کہنا چاہیے تھا۔ اور تیسری بات یہ کہ میرب تمہیں اور مرہا کس نے اجازت دی کہ تم اس طرح بن بتائے گھر سے نکلو۔۔۔

۔ شاہ کا لہجہ انتہائی غصے والا تھا!!!

میرب نے تو کئی دنوں سے شاہ کی اچھی طرح سے آواز تک نہیں سنی تھی۔ مگر آج شاہ کی پہلے جیسی گرجدار آواز سن کر میرب کو تو! وٹامن اے۔ بی۔ سی۔ ڈی۔ ای۔ ایف۔ جی۔ سب کی کمی ہونے لگی۔

Kitab Nagri

۔ میرب۔۔۔۔۔ میں نے کچھ پوچھا ہے تم سے!! میرب کا جواب نہ آنے پر رومان شاہ فون پر چلایا۔ تو اس کی آواز مرہا اور مہک نے بھی باہو خوبی سنی تھی۔ اور حالت ان کی بھی میرب سے الگ نہ تھی۔۔۔

۔ شش۔۔۔ مشا۔۔ شاہ۔۔ سوری میں میرا مطلب ہے ہم گھر ہی جا رہے ہیں۔ شاہ کی دھاڑ سے میرب کے ہاتھ سے فون گرتے گرتے بچا۔ وہ ڈرائیور کو اشارہ کر رہی تھی کہ جلدی سے گھر کی طرف نکلے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- دس منٹ کے اندر تم لوگ گھر پہنچو میں بھی آرہا ہوں اور بہت عقلمند عورت کے ساتھ تم لوگ گروسری خریدنے گئی۔۔

- جس میں خود دماغ نہیں ہے وہ تم لوگوں کو کیا آئیڈیادے گی۔ مہک کا نام سنتے ہی شاہ آگ بگولا ہو رہا تھا۔ اپنی تعریف کو فون سے باہر آتی ہوئی رومان شاہ کی آواز سے مہک سن چکی تھی۔۔۔

- مہک کو انہوں نے راستے میں ہی پڑتے اس کے گھر کے سامنے اتار دیا۔ کیونکہ مہک خود بھی نہیں جانا چاہتی۔ اور میرب اور مرہا بھی اسے اپنے ساتھ لے کر نہیں جانا چاہتی تھی۔

- کیونکہ شاہ جس قدر غصے میں بول رہا تھا۔ وہ گھر پر جائیں گی تو ماحول کیسا ہو گا یہ ان کو خود اندازہ نہیں تھا۔۔۔ اس لیے انہوں نے مہک کو راستے میں ہی پڑھتے اس کے گھر پہ اتار کر سیدھا گھر کا رخ لیا۔۔

oooooooooooo

میرے جانے کے بعد جب تم میرے روم میں آکر اپنی اس خوبصورت

Posted On Kitab Nagri

پنکھڑیوں سے میری تصویر کو پیاں کرتی تھی تو یہ تمہارے سر پر جو کیمرہ لگا ہوا ہے نا اس سے میں روز اپنے موبائل کی سکرین پر دیکھ لیا کرتا تھا۔

- خرم نے اوپر لگے ہوئے کیمرے کی جانب اشارہ کیا۔ ہائے میں مر گئی تو اس کا مطلب ہے اس وقت بھی ہم کیمرے کے اندر نظر آرہے ہیں۔۔

- اپنے آپ کو خرم کے نیچے چھپاتی ہوئی اپنے برہنہ وجود سے شرمندہ ہو گئی۔۔ نہ میری جان تو میری عزت ہے تجھے تو صرف میں ہی اپنی آنکھوں سے ہی دیکھوں گا۔۔

کیمرہ بند ہے پریشان مت ہو اس کو اپنی پاؤں کی حراست میں لے کر اپنے سینے میں چھپائے ہوئے تھا

www.kitabnagri.com

- پہلے بھی وہ کون سا اس کے نیچے لیٹی ہوئی کچھ خاص نظر آرہی تھی۔ اس کے لمبے چوڑے وجود کے نیچے چھوٹی سی بیا کی جان تو پوری طرح سے چھپی ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- خرم کی تسلی سے بیا کی جان میں جان آئی کہ کیمرہ بند ہے اب اس کا دھیان خرم کس بات پر گیا۔۔۔

وہ سچ میں خرم کے جانے کے بعد جب اس کے روم کی صفائی کرتی تو خرم کی روم میں لگی ہوئی بڑی سی تصویر کو دیکھ کر اس کا دل اپنے شوہر کی محبت میں اس سے یہ خطر روز کرواتا۔۔۔

- وہ تصویر میں بلیک کلر کا فل سوٹ پہنے ہوئے گلے میں سکن کلر کی شال ڈال کر کھڑا ہوا اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے حد خوبصورت اور جاذبے نظر لگ رہا تھا۔۔

- بیاروز اپنے دل سے مجبور اس کی تصویر کو کس کرتی۔ اس بات سے بے خبر کہ جس کی تصویر کو وہ روز چومتی ہے اس کی اس حرکت کو روز وہ اپنے موبائل پر روز بڑی دل چسپی دیکھتا ہے۔۔

- بتاؤ بیاجی اب تو تیرا جھوٹ پکڑا گیا ہے۔ اب یا تو اقرار محبت کر لو۔ یا پھر جھوٹ کی سزا بھگتنے کے لیے تیار رہنا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اباسائیں کے آتے ہی رخصتی تو میں نے کروا لینی ہے۔ معنی خیز نظروں سے دیکھتا ہوا۔ اس دھمکی دے رہا تھا۔۔

- سائیں کیا سزا دیں گے آپ مجھے!!

یعنی کہ ایک اکرارے محبت نہیں کرو گی!! سزا جاننا چاہتی ہو تو ٹھیک ہے پھر تیار رہنا سزا تو بہت کڑی ملے گی!!

- اب مجھے تیرا جواب چاہیے بھی نہیں اب تو سزا بھی بھگتنا اور اقرار محبت کرنے پر تو میں تمہیں مجبور کر دوں گا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- انداز ضدی میں کہتے ہوئے وہ پھر سے اس کے اوپر جھکالوں کی مہریں ثبت کرتے ہوئے اس کی نازک سی جان کو پھر سے ایک بار ہلکان کرتے ہوئے اپنی مرضیاں کرتا چلا گیا۔۔ اس کے جسم پر گرم گرم لمس چھوڑ رہا تھا سے تڑپانے کے لیے اس کے دل والے مقام پر اپنے دانت کاٹتے ہوئے اس کی جان نکال گیا۔۔ آااااا۔۔۔ سائیں آپ بہت ظالم ہیں وہ چیخی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- سائیں تو ایسا ہے اور ایسے ہی رہے گا۔ ہر بار ایسے ہی تجھ سے اپنے حق وصول کرے گا۔ کھاپی کر تگڑی ہو جائے۔

- گھمبیر آواز میں بول کر اپنے کام کو جاری رکھے ہوئے تھا۔

- سائیں نہ کریں اور سسک اٹھی تھی۔ جب اس کی کمر پر پڑتے ہوئے بلوں پر سائیں نے اپنی انگلیوں کی سختیاں دکھائی تو۔

- وہ اس کی سسکیاں اور اس کی تڑپ سن اور دیکھ کہاں رہا تھا۔ وہ تو پھر سے ایک بار اس کے کمسن حسن کی تاب نہ لاتے ہوئے بہک چکا تھا۔

www.kitabnagri.com

- وہ پھر سے تیز سانسیں کرتے ہوئے سسکنے لگی تھی۔ سائیں اس کی انگلیوں میں انگلیاں پھنسائے اسے بیڈ پر پن کیے ہوئے تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ بچوں کی طرح ٹانگیں مارتے ہوئے اس کی قید سے آزاد ہونا چاہتی تھی اس کی کچھ دیر کی پہلی والی سخت قربت سے وہ ابھی تک ٹوٹی ہوئی تھی۔ کہ سائیں پھر سے اس کی جان ہلکان کرنے پر تلا ہوا تھا۔۔۔

- اس کی ٹانگوں میں اپنی ٹانگیں پھنسائے ہوئے اس کی ٹانگوں کو پن کر کے اس کو ساقٹ کر گیا۔ اس کے لبوں پر لب رکھتے ہوئے اس کی شدتوں کی سختیوں سے نکلنے والی سسکیوں کو لبوں کے جنبش سے بند کر چکا تھا۔۔

وہ اس کی بیوی تھی یہی غرور لیے اس کے وجود کے ہر رعنائی سے اپنا حق وصول کر رہا تھا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

oooooooooooo,

ٹرن ٹرن ٹرن !!

اسلام علیکم!

وعلیکم اسلام میری جان کہاں تھی !!

Posted On Kitab Nagri

- مرہانے بھاگ کر فون کان کو لگایا وہ واش روم میں فریش ہو رہی تھی جب سے باہر سے فون کی آواز آئی۔ جس طرح فون بار بار آرہا تھا۔ اس کے دل نے آواز دی کہ یہ فون اس کے میر کا ہے۔

میر میں فریش ہو رہی تھی اس لیے آپ کا فون دیر سے اٹھایا۔ اپنے میر کی مٹھاس سے بھری ہوئی آواز سن کر مرہا کے دل نے ایک بیٹ مس کی میر کی محبت ایسے تھی۔ جیسے کہ خالص شہد جو وقت کے ساتھ ساتھ جتنا زیادہ پرانا ہوتا اتنا ہی فائدہ مند اور لذیذ۔۔

- میری جان نے رات کو میرا فون نہیں اٹھایا طبیعت ٹھیک تھی!
میرے سر میں درد تھا میر میں ٹیبلٹ کھا کے سو گئی تھی۔ سوری مجھے آپ کے فون کا نہیں پتہ چلا۔

www.kitabnagri.com

- میری جان سوری کہنے کی ضرورت نہیں ہے تمہارے فون نہ اٹھانے پر مجھے فکر ہو رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- صرف اس لیے پوچھا کوئی بات نہیں اگر سو گئی تھی تو۔ آج بہت دن ہو گئے ہیں اگر کہنا ہی ہے تو سوری کے علاوہ کچھ اور بول دو۔ جس سے میرے دل کی دھڑکنوں کو سکون کی وجہ مل جائے۔ تمہارا میر بہت دنوں سے اپنی جان سے دوری کا ہجر جھیل رہی ہے۔

- کیا بولوں دیہمے لہجے میں مسکراتے لبوں سے ہ پوچھا!

میری جان کو اچھی طرح سے پتہ ہے کہ میرا کیا سنا چاہتا ہے!

- میری جان اب تو اس شرم کو تھوڑا پیچھے کر دو۔ بہت دنوں سے مجھ سے دور ہو۔ پلیز بولو جو میں سننا چاہتا ہوں۔ لہجے میں خمار میرا کہے دل کی دھڑکنوں کو تیز کرنے کی وجہ بڑھ رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

- آئی لو یو !!

- فون پر ہی مرہا کا چہرہ اس طرح سے بلش کر رہا تھا۔ جیسے کہ میرا بالکل اس کے سامنے کھڑا ہو، مگر اس نے کہہ دیا وہ اپنے میر کو اور نہیں تڑپا سکتی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

آئی لو یو ٹو میر کی جان !!

یہ دوری کاٹے نہیں کٹ رہی میر ہا
مجھے گھرا چھا نہیں لگتا تمہارے بنا۔ رات کو میں گھر لیٹ آتا ہوں۔
خود کو مصروف بھی رکھنے کی بہت کوشش کر رہا ہوں، مگر یہ دل کمبخت مجھے کہیں بھی سکون لینے نہیں
دیتا۔ اجازت چاہیے کب اپنی جان کو لینے آ جاؤں۔۔۔۔

میر ابھی کچھ اور دن مجھے یہاں رہنے دیں۔ بھائی ابھی ٹھیک نہیں ہے جب تک بھائی ٹھیک نہیں ہو
جاتے میں بھائی کو چھوڑ کر نہیں آ سکتی۔ پلیز آپ میری بات کو سمجھنے کی کوشش کریں۔۔

Kitab Nagri

اوکے اوکے میری جان اتنا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں تمہاری بات سمجھ رہا ہوں مجھے
پتہ ہے کہ فی الحال رومان کو تمہاری ضرورت ہے۔ مگر میں اپنی دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر یہ بات بول
رہا ہوں۔ جسے اپنی جان اپنے پاس چاہیے۔ کوئی بات نہیں کچھ دن اور رہ لیجئے مجھ سے دور ایک ٹھنڈی
آہ بھرتے ہوئے شاہ میر نے مرہا کو یقین دلایا کہ وہ اس کی پر اہلم کو سمجھ رہا۔

Posted On Kitab Nagri

میرا میں تمہیں کچھ دیر بعد کال کرتا ہوں مجھے ایک ضروری کال آرہی ہے۔

جی!!!

شامیر نے میرا کو پیار سے اللہ حافظ کہتے ہو ایک بار فون بند کر دیا۔

oooooooo

"ڈاکٹر صاحبہ ذرا آفس میں آئیں۔ ضروری بات کرنی ہے۔ آپریشن تھیٹر سے آتے ہوئے ڈاکٹر شاہ زیب کی نظر ڈاکٹر فاطمہ کے ساتھ جاتی ہوئی ہمارے پاس!!!

"جو کہ شاید اوپی ڈی کی جانب جارہی تھی۔ آج ڈاکٹر شاہ زیب کی ڈیوٹی آپریشن تھیٹر میں تھی جبکہ ڈاکٹر ہما کی ڈیوٹی اوپی ڈی میں لگی۔۔

Kitab Nagri

"جائیے جائیے ڈاکٹر ہما لگتا ہے ڈاکٹر صاحب کو کوئی ضروری بات کرنی ہے ڈاکٹر فاطمہ جو ان کے ہی بیچ میں تھی تو اس لیے وہ تقریباً اچھے دوست بن چکے تھے۔ اسی لیے وہ کھکھلا کر ہنستے ہوئے ہما کو جانے کا بول رہی تھی۔۔

"آج ڈاکٹر ہما اور ڈاکٹر فاطمہ کی ڈیوٹی ایک ساتھ اوپی ڈی میں تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

"ہو سکتا ہے ان کو سچ میں مجھ سے کوئی ضروری بات کرنی ہو ڈاکٹر فاطمہ کے اس طرح کھکھلانے پر ہما شرمائی۔۔

"جبکہ سامنے کھڑا ڈاکٹر شاہ زیب جو اس وقت چیز کی پینٹ کے اوپر لائٹ گرین کلر کی شرٹ پہنے ہوئے تھا۔ ڈاکٹروں والے وائٹ کوٹ پر گلے میں ڈالے سٹیتھو سکوپ تالے ہوئے وہ بے حد ہینڈ سم لگ رہا تھا پینٹ کی دونوں پاکٹ میں اپنے ہاتھ ڈالے ہوئے اپنی پیاری بیوی کے شرمائے ہوئے چہرے کو دلفریب نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔

"جی جی میں نے تو پہلے ہی کہا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کو کوئی ضروری کام ہو گا اسی لیے بلا رہے ہیں فاطمہ اس کے شرمائے ہوئے چہرے کو دیکھ کر بات کو تھوڑا لمبا کھینچ کر مسکرا دی۔۔

"غلط بات ہے ڈاکٹر فاطمہ میری بیوی کو تنگ مت کریں!! ڈاکٹر شاہ زیب میں تو آپ کی بیوی کو تنگ نہیں کر رہی آپ کی بیوی خود ہی شرماترما کر شک کے دائرے میں آرہی ہیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

"میں تو نہیں شرمسار ہی ڈاکٹر فاطمہ آپ ہی میری ٹانگ کھینچے جا رہے ہیں۔ ہمارے مسکراتے لبوں سے اپنی شرماہٹ کو جھٹلایا دو چار باتوں کے بعد وہ ڈاکٹر شاہ زیب کے ساتھ اس کے آفس روم میں آگئی۔۔

oooooooooooo

"کہاں گئی تھی تم لوگ!! اور گروسری کا سامان کہاں ہے؟؟

"میرب جو گھبرائی ہوئی روم کے اندر داخل ہوئی تھی سامنے ہی بیڈ پر ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیڈ گراؤنڈ سے سڑ لگائے ہوئے رومان شاہ گہر الود نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"شش۔۔ شاہ۔۔ آپ کب آئے میرب

ڈر کر اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے دروازے کے پشت سے ٹیک لگائے کھڑی ہوئی گئی۔۔

"میرے خیال سے میرے پوچھے گئے سوال کا یہ ہرگز جواب نہیں ہے۔ نہ لہجہ بدلہ نہ نظروں کا کھر الود ہونا بس اسی سوال کو ریپیٹ کیا گیا تھا۔۔

"شاہ بتایا تو تھا کہ ہم گروسری کا سامان لینے گئے تھے۔ میرب دماغ بالکل اس وقت بند تھا اور نہ یہ ضرور سوچتی کہ رومان شاہ اس پہلے ہی یہ سوال کر چکا ہے کہ گروسری کا سامان کدھر ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

"میرب تمہیں ایک بات میرے بارے میں بہت اچھی طرح سے پتہ ہے مجھے کڑوے سچ سے کہیں زیادہ میٹھے جھوٹ سے نفرت ہے۔۔"

اور تمہیں جھوٹ بولنے کی ضرورت کب سے پیش آنے لگی لہجہ پہلے سے زیادہ غصے والا اور نظریں پہلے سے زیادہ گہر برسا رہی تھی۔۔

"شاہ میں جھوٹ تو نہیں بول رہی بس میں آپ سے ڈر گئی تھی!! میں مرہا کے ساتھ گئی تھی مرہا کو اپنے لیے کچھ سامان چاہیے تھا۔"



میرب کو اس وقت کوئی جھوٹ سمجھ میں نہیں آیا تو اس نے مرہا کا سہارا لیا کیونکہ رومان شاہ سمجھدار تھا تو اسے یہ سمجھنے میں دیر نہیں لگی کہ شاید اس کی بہن کو کچھ عورتوں والے سامان کی ضرورت ہو تو اس لیے وہ خاموش ہو گیا۔

جبکہ مرب کی آنکھیں نم ہو گئی تھی بہت عرصے بعد اس نے رومان شاہ کی آواز سنی۔۔ اور غصے والی آواز سننے تو بہت عرصہ ہو گیا۔ میرب سچ میں رومان شاہ کے اس لہجے سے ڈر گئی۔۔

Posted On Kitab Nagri

پاس آؤ!! انگلی کے اشارے سے بلاتے ہوئے معنی خیز نظروں سے دیکھا۔ لبوں پر زبان پھیرتے ہوئے خشک لبوں کو تر کیا قدم رومان شاہ کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے بہت عرصے بعد میرب یوں ڈری ہوئی سر کو جھکائے پاس آکر کھڑی ہو گئی۔

"رومان شاہ امی جان کے جانے کے بعد ایک دم خاموش ہو گیا تھا۔ زیادہ تر تو وہ رات کو بہت لیٹ نائٹ ہی گھر آتا اور چپ چاپ سو جاتا تھا۔ میرب کی باتوں کا بھی ہوں ہاں میں جواب دیتا۔

مگر آج رومان شاہ ایک تو ٹائم سے گھر آیا اور پر سے رومان شاہ کے بگڑے ہوئے تیور دیکھ کر میرب کی سٹی پیٹی گم تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"جب اتنا ڈر لگتا ہے تو میرب کیوں پہلے ہی سچ نہیں بتا دیا۔ ہتھیلی اس کے سامنے پھیلائے ہوئے لہجہ ایک دم سو فٹ نظریں محبت بھری تھی۔

"سوری!! ہتھیلی اس کے ہاتھ پر رکھتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"مہک کو کیوں ساتھ لے کر گئی تھی!! اس کی مخملی ہتھیلی کو اپنے مضبوط ہاتھ میں دباتے ہوئے اسے اپنے پاس بٹھالیا۔"

مرہانے کہا تھا!! اس وقت اپنی جان چھڑانے کے لیے میرب کو میرہا سے زیادہ سیف سکیورٹی گارڈ نہیں مل سکتا تھا۔

وہ الگ بات تھی کہ سکیورٹی گارڈ صاحب اپنے بھائی کے ڈر سے اپنے روم میں چلی گئی۔ حالانکہ میرب نے کہا تھا کہ وہ شاہ کے آنے تک اس کے ساتھ رہے۔

Kitab Nagri

"میرب کو تب خود بھی نہیں پتا تھا کہ شاہ گھر آچکا ہے۔ مگر میرب نے پہلے ہی آنے سے منع کر دیا۔"

اس کی تو فون پر یہ اپنے بھائی کی غصے والی آواز سن کر جان نکلی ہوئی تھی۔ اور مہک صاحبہ تو راستے میں ہی اپنی تعریف رومان شاہ کی فون سے آتی آواز سے سن کر راستے میں ہی نودو گیا ہو گئی۔

Posted On Kitab Nagri

اب بچی تھی بیچاری میرب تو اسے بھی جو سمجھ میں آرہا تھا اپنی جان بچانے کے لیے شیر کے سامنے جھوٹ پہ جھوٹ بولے جارہی تھی۔۔۔

- مر حاکا تو دماغ خراب ہے!! وہ لڑکی اس بھروسے کے قابل ہے کہ اس کے ساتھ لے جایا جاسکے۔ اور امی جان جاتے ہوئے تمہیں سمجھا کر گئی کہ تم ان کے گھر کی بڑی بہو ہو۔ اور تمہیں ساری ذمہ داریاں بخوبی نبھانی ہے۔ تم میرہا کو منع نہیں کر سکتی تھی لہجہ سو فٹ تھا مگر لفظوں میں تلخی برقرار تھی۔۔۔

سوری شاہ ناراض مت ہوں آئندہ آپ کو شکایت کا موقع نہیں ملے گا۔ میرب کا ہاتھ بے اختیار رومان شاہ کی زرد چہرے پر گیا۔

سخت بیرڈ والے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے رومان شاہ کے مرجھائے ہوئے چہرے کو بہت دنوں بعد اتنے قریب ہو کر دیکھا۔ کیونکہ جب تک رومان شاہ گھر آتش تو میرب کا بھی نیند سے برا حال ہو چکا ہوتا تھا۔ اور شاہ بھی آتے ہی بس سونے کی ہی کرتا۔۔۔

اس لیے آج شاہ کو اتنے قریب سے دیکھا تو رومان شاہ کا چہرہ بے حد مرجایا اور رنگت زردی مائل ہو رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کیونکہ رومان شاہ اپنی ڈائٹ پر بالکل بھی دھیان نہیں دے رہا تھا۔ ہر وقت امی جان کو سوچتے ہوئے خود سے بے پرواہ ہو گیا۔

میرب کا دل رنجیدہ ہو گیا یہ دیکھ کر کہ اس کے شاہ کا مغرور خوبصورت کھلا ہوا چہرہ آج زرد رنگت اور ماں کے دوری کے غم میں مرجھایا ہوا ویران تھا۔

"شاہ چاہے جو بھی ہو جائے مگر میں آپ کو پھر سے زندگی جیتا ہوا دیکھنا چاہتی ہوں میرب اپنی جان پر کھیل جائے گی۔ آپ کو واپس سے پہلے والا شاہ بنانے کے لیے۔ میرب آپ کو اس طرح زندگی سے بیزار نہیں دیکھ سکتی۔ میرا شاہ خوبصورت مغرور چہرے کے ساتھ ہی اچھا لگتا ہے۔"

"میرب کہاں کھو گئی میری جان میں تم پر پابندیاں عائد نہیں کرنا چاہتا۔ بس ڈرتا ہوں میرے بہت سارے اگر دوست ہیں تو دشمن بھی ہیں۔ میں نہیں چاہتا کہ تم اس طرح سے باہر نکلو اور تم پر یا میرا پر کوئی آنچ آئے۔ اور میں نہیں چاہتا کہ تم لوگ مہک کے نزدیک رہو وہ تم لوگوں کو کوئی نقصان پہنچائے۔ میں اس لڑکی پر کبھی ٹرسٹ نہیں کر سکتا۔"

Posted On Kitab Nagri

- میرب جو آپے ہی خیالوں کی دنیا میں کھوئی ہوئی تھی۔ رومان شاہ کے باتوں سے واپس حوش کی دنیا میں آگئی۔ جو اپنی گال پہ ہاتھ رکھے ہوئے میرب کے ہاتھ پر اپنا منطبوط ہاتھ رکھ کر اس کی سوچوں کو ڈر سمجھ کر اسے سمجھا رہا تھا۔

شاہ اس بات سے بالکل بھی واقف نہیں تھا کہ میرب اپنے دماغ میں کیا سوچ رہی ہے۔ اگر وہ اس کی سوچو کہ پہلی اینٹ تک بھی پہنچتا تو میرب کو کبھی یہ قدم نہیں اٹھانے دیتا۔ مگر میرب اپنے شاہ کے لیے اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر اپنا فیصلہ لے چکی تھی۔۔۔

oooooooo

شاہ زیب بتائیں آپ نے مجھے کیا کہنا تھا۔ مجھے اوپی ڈی میں پہنچنا ہے۔ آج بہت زیادہ رش ہے۔ اس لیے میں زیادہ دیر یہاں پر نہیں رک سکتی۔ شاہ زیب جو ہما کا ہاتھ پکڑے ہوئے اپنی آفس روم میں داخل ہوا۔ کہ ہمانے کچھ کچھ اپنے بہکے ہوئے خان کے انداز کو سمجھتے ہوئے فوراً سے اپنی بات کہی۔۔

"بہت فکر ہے ڈاکٹر صاحبہ تمہیں اپنے مریضوں کی۔ کبھی اپنی اس گھر کے مریض کا بھی خیال کر لیا کرو۔ کل تمہاری ڈبل ڈیوٹی ہے۔ اور پرسوں محترمہ نے اپنی فرینڈ کی ہیلپ کرتے ہوئے ڈبل ڈیوٹی لے رکھی تھی۔ سارا دن اپنے مریضوں کے ساتھ بزی۔ شام کو تمہیں اپنے کلینک کے مریضوں کی یاد

Posted On Kitab Nagri

ستانے لگتی ہے۔ اس سارے وقت میں، میں کہاں ہوں اس کا جواب دو اس کے کاندھوں پر دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے اسے اپنے قریب کر لیا۔ شکوہ گو نظروں سے دیکھتے ہوئے جواب چاہا۔

'آج تو میرے شوہر نے اپنی شکایتوں کے سارے باندھ ہی توڑ دیے ہیں۔ بتائیے میرے گھر کے مریض کو مجھ سے کس طرح کا ٹریٹمنٹ چاہیے۔ شاہ زیب کا شکوہ سن کر مسکراتے لبوں سے کہا۔

'باقی سب کچھ تو بعد میں بتاؤں گا۔ پہلے تو فلحال مجھے ماؤتھ ٹوماؤتھ اگر آکسیجن مل جائے تو مریض کی سانسیں بحال ہو جائیں گی۔ لہجہ شرارتی نظریں شوخ تھی۔

"ڈاکٹر صاحب ذرا ارد گرد نظریں دوڑا کر دیکھیں آپ ہمارے روم میں نہیں ہاسپٹل میں کھڑے ہیں!!

www.kitabnagri.com

"ہمارا روم ہو یا ہاسپٹل بیوی تو میری ذاتی ہے!!

"ہٹے چھوڑیے مجھے شاہ زیب کو خود پر چکے ہوئے دیکھ۔ اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے ہما پیچھے ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

"نئی نئی ہماری شادی ہوئی ہے۔ شوہر کے ساتھ بہت زیادتی کر رہی ہو۔

- شادی کو 25 دن ہو گئے ہیں اب کہاں سے نئی رہ گئی ہے۔ روم سے باہر جاتے ہوئے دروازے پر پلٹی۔

- آج رات کو ذرا وٹامن کھا کر ہم سے ملنے آنا۔
ڈاکٹر صاحبہ آج کی رات آپ کو آکسیجن کی ضرورت بھی پڑ سکتی ہے۔ تیار رہیے گا۔ اسے جاتے ہوئے دیکھ ایک ٹھنڈی آہ بھر کے ڈاکٹر شاہ زیب نے دھمکی دی۔

- میرے خیال سے ڈاکٹر صاحب مجھے آج بھی ڈبل ڈیوٹی ہی لے لینی چاہیے۔ کسی فرینڈ کا بھلا ہو جائے گا۔ اور میری صحت بھی بچی رہے گی۔۔۔
www.kitabnagri.com

ہاسپٹل سے اٹھا کر لے جاؤں گا!! اگر ایسی کوئی حرکت بھی کی تو۔ اس کی دھمکی پر شاہ زیب نے قدم اس کی جانب تیزی سے بڑھاتے ہوئے اسے پکڑنا چاہا۔

Posted On Kitab Nagri

مگر وہ بڑی چالاکی سے مسکراتے ہوئے اس کے ارادوں کو بھانپ کر اپنے وائٹ کورٹ میں ہاتھ ڈالے
جلدی سے روم سے باہر جا چکی تھی۔ ڈاکٹر صاحبہ آج کی رات تم پر بہت سخت ہونے والی ہے۔

- آج سارے حساب مکمل کروں گا۔ اپنی چار راتوں کے۔ ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے اکیلے میں سوچ کر
مسکرا رہا تھا۔

oooooooo

یہ دنیا غم تو دیتی ہے شریکِ غم نہیں ہوتی
کسی کے دور جانے سے محبت کم نہیں ہوتی

"میڈم کچھ کھانے کا ہوش ہے نہ پینے کا خیریت تو ہے کہیں محترمہ کو عشق نام کی بیماری تو نہیں ہو گئی!!
ماہی کو سینے پر ہاتھ باندھے ہوئے چھت کو خالی خالی نظروں سے گھورتے ہوئے دیکھ شفا نے بڑے

شاعرانہ مزاج سے شاعری کرتے ہوئے کہا۔۔۔
www.kitabnagri.com

"چھی خفا کی بچی کم سے کم شعری تو کوئی تہذیب والی لیتی۔

"اس کی آواز پر ماہی ہنستے ہوئے بولی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاعری کو چھوڑو میری جان تم اپنی بیماری کا علاج کرو او میں نے سنا ہے کہ بیماری جیسے جیسے پرانی ہوتی جائے۔ وہ خطرناک ہو جاتی ہے۔ اس کے گلے میں ایک بازو ڈال کر اس کے پاس بیٹھتی ہوئی بڑی سنجیدہ مزاجی سے اس کی رہنمائی کی۔۔

۔ اللہ نہ کرے مجھے کوئی بیماری ہو شفا کی بچی کبھی اچھا بول لیا کرو۔ اپنے گلے سے اس کا ہاتھ نکالتے ہوئے اسے چٹکی کاٹی۔۔

۔ اووو!! بد تمیز جنگلی کتنی زور سے چٹکی کاٹی ہے۔ میں تو تمہارے فائدے کی بات کر رہی ہوں۔ مان لو کہ تم عشق کی بیماری میں گرفتار ہو چکی ہو۔ ہمارے پروفیسر صاحب کا عشق تمہارے سر پر چڑھ کر بول رہا ہے۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

۔ کاندھے پر چٹکی کاٹنے والی جگہ پر رپ کرتے ہوئے سی سی کرتی ہوئی۔ بھرپور ایکٹنگ کے ساتھ اپنی بات پر ڈٹی ہوئی بیڈ پر سیدھی لیٹ گئی۔۔

۔ ہاں تو میں نے کب انکار کیا ہے کہ مجھے ہمارے پروفیسر سے عشق نہیں ہے!!

Posted On Kitab Nagri

کیا۔۔ کیا۔۔ کیا کہا پھر سے کہو!!

۔ ماہی کی بات پر شفا چونکتے ہوئے تجسس بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے آلتی پالتی مار کر بالکل اس کے سامنے بیٹھ گئی تھی۔ جیسے اسے اس کی بات پر اسے یقین ہی نہ آرہا ہو۔۔

۔ کیا میری کانوں نے سہی سنا ہے!! اس کی مسکراہٹ کو دیکھ کر ایک بار پھر شفا نے پھٹی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے اپنا سوال دہرایا۔۔

"ہاں تمہارے کانوں نے بالکل صحیح سنا!!! ان بیچاروں کو اتنا مت صاف کرو تمہاری قوتیں سماعت بالکل ٹھیک ہے میری جان۔ شفا کو اپنی کان میں انگلی ڈال کر صاف کرتے تھے دیکھ ماہی چھوٹ گئی۔

"یار تجھے نہیں لگتا کہ تو نے غلط جگہ دل لگالیا ہے۔ پہلی بات کہ یار وہ ہمارا پروفیسر ہے۔ اور دوسری بات وہ کافی سنجیدہ مزاج لگتا ہے۔ اور تیسری بات اگر ان دونوں باتوں کو چھوڑ بھی دیا ہے جائے تو کیا

Posted On Kitab Nagri

پروفیسر تمہاری اس محبت کو قبول کر لے گا۔ وہ تم سے اتج میں بھی ٹھیک ٹھاک بڑا ہے۔ کیا تیرے گھر والے راضی ہو جائیں گے۔ مجھے تو لگتا ہے تم نے غلط جگہ دل لگا لیا ہے۔

۔ پاگل لڑکی اس کے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے ایک ساتھ ساری باتیں بول گئی جو ابھی تک صرف مذاق سے ماہی کو تنگ کر رہی تھی۔ مگر ماہی کے منہ سے اقرار محبت سن کر شفا کو بہت بڑا دھچکا لگا۔

"میں یار اپنے گھر والوں کو منالوں گی مجھے پورا یقین ہے کہ وہ لوگ مجھ سے جتنی محبت کرتے ہیں میری اس خواہش کو رد نہیں کریں گے۔"

۔ یار اتج میں بڑا ہے تو کہاں لکھا ہے اتج میں بڑے آدمی سے شادی نہیں کی جاسکتی۔ یا محبت نہیں کی جاسکتی۔ اور کہاں لکھا ہے پروفیسر اپنی سٹوڈنٹ سے یا سٹوڈنٹ اپنے پروفیسر سے محبت نہیں کر سکتی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اور تیسری بات کوئی بات نہیں اگر وہ سنجیدہ ہے تو میں تو بہت زیادہ بولنے کی عادی ہوں۔ میں اس کی جگہ بھی بول لیا کروں گی۔۔ ماہی نے ساری باتوں کا ایک ساتھ حل لسٹ بنا کر شفا کے ہاتھ میں تھما دیا۔۔

"ماہی میری جان تم تو سر سے لے کر پاؤں تک پروفیسر کے عشق میں ڈوب چکی ہو۔ میری بہن اللہ تمہاری اس بیماری میں تمہاری مدد کرے۔۔"

ویسے مجھے تو لگتا ہے تمہاری یہ بیماری لاعلاج ہو چکی ہے۔ شفا ایکٹنگ کرتے ہوئے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے ہوئے تھی۔

Kitab Nagri

- اس کی ایکٹنگ پر ماہی کی ہنسی چھوٹ گئی اور اس کو یوں ہستے دیکھ شفا بھی کھکھلا کے ہنسی تھی۔ دونوں کھی کھی آوازیں روم سے باہر جا رہی تھی۔۔

لڑکیوں کھی کھی بند کر کے چپ چاپ سو جاؤ۔ صبح تم لوگوں کو ٹائم سے اٹھا دیا جائے گا۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہاؤس کیپر کی گرجدار آواز باہر سے آئی تو شفا اور ماہی دونوں نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔ اور دبی دبی ہنسی میں ہنسنے لگی تاکہ باہر آواز نہ جائے۔۔

oooooooooo

سائیں!! سائیں!!

ہمم!!!

خدا کے لیے میرے اوپر سے ہٹ جائے کہ آج کی رات مجھے مار کر ہی اپنے سارے حق وصول کریں گے۔۔۔

- خرم جو اس کے وجود کی رانائیوں کو سے اپنے حق وصول کر کے کچھ دیر کے لیے گہری نیند میں چلا گیا۔
- اس کی سخت شدتوں سے بیا کے نازک ٹوٹے ہوئے وجود کو بھی کچھ دیر کے لیے سکون ملا تو اس کی بھی آنکھ لگ گئی۔

مگر اپنے رکتے ہوئے سانس اور اپنے اوپر وزن محسوس کر کے بیا کی گہری نیند سے ایک دم آنکھ کھلی تو جھنجھلا کر سائیں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے ہلا کر اوپر سے ہٹنے کو کہا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"بیایکی بچی انسانوں کی طرح نہیں اٹھا سکتی آج کے بعد اگر اس طرح سے اٹھایا تو جان لے لوں گا۔

۔ کسی کی اتنی جرات نہیں تھی کہ خرم کو اس طرح سے اٹھائے گہری نیند میں بیانے سختی سے ہلایا تو خرم کا موڑ خراب ہو گیا۔۔

"سائیں کو اور دھمکی دیں ساری رات آپ نے یہی کام کیا ہے۔

"غلط الزام دے رہی ہو بیاجان تو تمہاری ضرور نکالوں گا۔ مگر پہلے پورے حق سے تجھے رخصت کر کے ہمیشہ کے لیے اپنی دسترت میں لے لوں۔ بیاکے منہ بسورنے کے انداز پر خرم کے لب مسکرا اٹھے۔

۔ کچھ دیر پہلے والا غصہ ہوا ہو چکا تھا۔

www.kitabnagri.com

تو سائیں اس کا مطلب ہے کہ۔ آپ کو لگتا ہے کہ آپ نے مجھ پر رحم کھایا۔ اس سے آگے بھی ہلکان کرنا باقی تھا۔ بیانے معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے سوال پوچھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

-ہائے بیارانی اسی لیے تو کہا ہے کہ کھاپی کر تگڑی ہو جاؤ!! ابھی تو تم نے اپنے سائیں کے رنگ دیکھے کہاں ہے۔ یہ تو ٹیلر تھا پوری فلم تو تمہیں رخصتی کے بعد دکھاؤں گا۔ اس کی چھوٹی سی ناک کے ساتھ اپنی ناک کو رگڑتے ہوئے وہ بہت کچھ جتا گیا۔۔
-چہرے پر کچھ ہوا کی لالی کے رنگ واضح ہوئے۔۔

س۔۔ سائیں پلیز آپ مجھے جانے دیں سائیں کو واپس اپنی ٹون میں آتے دیکھ بیا کی جان نکل گئی۔ صبح کے تقریباً چار بجنے والے تھے اب پیا کے نازک وجود میں سائیں کی شدتیں سہنے کی بالکل بھی طاقت نہیں تھی۔



-وہ مچل اٹھی تھی سائیں کے واپس اسی موڑ میں آنے سے۔۔۔

www.kitabnagri.com

ہائے بیا!!!!!! لفظوں کو لمبا کھینچتے ہوئے آہ بھری۔

"آج تیرے حسن کو قریب سے دیکھا تو افسوس ہو رہا ہے۔ کیوں اتنے سال تیری اس کمسن عمر کو مدے نظر رکھتے ہوئے۔ میں تیرے وجود کی خوبصورت رانائیوں سے محروم رہا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میرا بالکل دل نہیں کر رہا تجھے اپنے کمرے سے بھیجنے کا پر مجبوری ہے۔

- چلی جا بس اسی ہفتے کے اندر اباسائیں سے تیری رخصتی کروالوں گا۔ لبوں کے گرم گرم لمس اس کے چہرے اور پنکھڑیوں پر چھوڑنے لگا۔

- اس کا بیا کر روم سے بھیجنے کو بالکل دل نہیں کر رہا تھا۔ روم سے جانے کا سوچ کر وہ پھر سے بے قرار ہوتا چلا گیا۔ اپنے لبوں کے لمسوں کی حدت سے اسے دوچار کرنے لگا۔

- سائیں پر یوں اچانک سے رخصتی کا کہیں گے تو پایا بس سوال تو اٹھائیں گے کہ اتنی جلدی کیا ہے۔

www.kitabnagri.com

- وہ میرا مسئلہ ہے تجھے اس کے لیے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے پتہ ہے کہ اباسائیں کے دماغ میں یہ سب سوال آئیں گے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- ان سب سوالوں کا جواب میں خود دے لوں گا۔ اور جتنے دن اباسائیں کو میری بات سمجھ میں نہیں آتی بیماروم کی کنڈی مت لگانا۔ اب ہر رات مجھے اپنی بیوی کی ضرورت ہوگی تیرے پہلو سے دور نہیں رہ سکتا۔۔

- یہ بات میں آج ہی کلیئر کر دیتا ہوں اور اگر تم میں کوئی ڈرامے بازی کی تو سوچ لینا کہ تیرے کمرے سے اٹھا کر لانا میرے لیے کوئی مشکل کام نہیں ہے مگر اس کے بعد جو تیرا حشر ہو گا اس کی ذمہ دار تو خود ہوگی۔۔

- اس لیے مجھے کچھ بھی غلط کرنے کا موقع مت دینا اور انتظار کرنا میرا اباسائیں اور اماں سین کے سونے کے بعد تیرا یہ سائیں تیرے پاس ہوگا۔۔۔

www.kitabnagri.com

- اب یہ تیری مرضی کہ تو مجھے اپنے کمرے میں رکھ یا تم میرے کمرے میں آ۔

- بنابیا کی رضا مندی جانیں اپنا فیصلہ سنا چکا تھا۔ وہ ایسا ہی تھا اپنے فیصلے سنانے کا عادی۔ بیاچپ چاپ ہاں میں سر ہلا گئی۔

Posted On Kitab Nagri

- کیونکہ نہ کی گنجائش تو تھی ہی نہیں وہ جو کہہ رہا تھا وہ کرنے کی پوری طاقت رکھتا تھا اور جتنا بد دماغ تھا
ڈرتا تو وہ کسی سے تھا نہیں۔۔

oooooooooooo

احمر مجھے چھوڑیں۔۔۔ مہک نے اُسکی گرفت سے نکلنا چاہا۔۔۔ کیوں بے بی ڈول کو شرم آتی ہے۔۔

احمر جان بوجھ کر چھیڑا۔۔۔ پلینز احمر چھوڑیں میرے کپڑے گیلے ہو رہے ہیں۔۔۔ نہیں چھوڑتا نہ کبھی
چھوڑوں گا جو کر سکتی ہو کر لو وہ پورے حق سے دھونس جماتے ہوئے بولا۔

- احمر نے مہک سے ٹاول مانگا تھا اور مہک ٹاول پکڑانے کے چکر میں خود پھنس گئی۔ کیونکہ احمر اس کی
کلائی کو پکڑ کر اندر کھینچ چکا تھا۔ اور اب اسے اپنے ساتھ لگائے شاور کے نیچے کھڑا اور مہک شرم سے
پانی پانی ہو رہی تھی۔

اس کے چوڑے سینے کے نزدیک کھڑی ہوئی۔ اس کے سینے پر پانی کی بوندیں شاور سے گر کر ٹپ ٹپ
کر رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میرے پیارے شوہر میں نے کب کہا مجھے چھوڑیں اور اگر آپ نے چھوڑا بھی تو یاد رکھیں میں آپ کی جالے لوں گی۔

- مہک نے ساری جھجک اور شرم بالائے طاق رکھتے ہوئے اُسکے برہنہ سینے پر اپنے دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے خود کو اس کے سینے میں چھپا لیا۔ وہ اپنی باہوں کی گرفت اس پر مضبوط کر کے اسے اپنے سینے میں چھپاتا چلا گیا۔

- وہ تو تم پہلی نظر میں ہی لے چکی تھی۔ اب کتنی بار اپنے معصوم شوہر کی جان لو ہوگی۔ اسکی بند آنکھوں کو اپنے ہونٹوں سے چھومتے ہوئے لبوں کی حدت دے رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

- ہاہویری فنی معصوم اور وہ بھی آپ شادی کے بعد جتنے روپ آپ کے کھل کر میرے سامنے آچکے ہیں۔ اُسکے بعد تو کہیں سے بھی آپ معصوم نہیں لگتے۔

Posted On Kitab Nagri

- میری جان اگر اپنی چیز کو بلا جھجک پورے حق سے اپنا کہنا اُسے محبت سے چھونا۔ اس کو دیوار کے ساتھ شاور کے نیچے پن کیے ہوئے اس کی گردن میں منہ چھپائے گمبھر آواز میں من مانی کرتے ہوئے بولا۔

- اپنی محبت کو محسوس کرنا اُسے کے جسم پر اپنی وارفتگیاں لٹانا۔ اگر تمہاری نظروں میں یہ معصومیت نہیں تو ٹھیک ہے۔ میں ہر چیز کے سر تسلیم خم کرتا ہوں۔

- احمر نے اسکی کان کی لو اپنے ہونٹوں سے چھوتے ہوئے۔ آنکھیں بند کیے اس کی تیز ہوتی سانسوں کو دیکھا تو اس کے

انابی لب مسکرا کر پھر سے اپنے کام پر لگ گئے۔

www.kitabnagri.com

- وہ دیوانہ وار اُسکے چہرے پر گردن پر اپنی محبت کے نشان ثبت کر رہا تھا۔ اس کے ہونٹوں پر فوکس کرتے ہوئے۔ جس پر شاور سے گرتا ہوا پانی شبنم کے قطروں کی طرح کھڑا۔ بے اختیار اس کے لبوں پر جھک گیا۔ اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی قید میں لیے پانی کے قطروں کے ساتھ اس کے ہونٹوں کی نمی کو بھی پوری ایمانداری سے اپنے اندر لے جا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- احمر!!! ہم!!! میں آپ سے بہت----- محبت کرتی ہوں۔ بہت پر زور دیتے ہوئے آنکھوں کو بند کیے ہوئے آج پہلی بار وہ اظہار محبت اپنے آپ کر رہی تھی۔ وہ مدہوشی سی کیفیت میں بولی۔ احمر کی محبت کے لمس اسے شاور کے نیچے بھی کھڑے ہوئے جھلسا رہے تھے دل کی دھڑکنے بہتر تھی۔۔

- میں بھی تو یہی چاہتا ہوں۔۔ کہ میری جان تم مجھ سے ہمیشہ محبت کرو اور میں تم سے عشق کروں۔۔ میں تو تم سے پہلی نظر میں عشق کرنے لگا تھا اور ہمیشہ کرتا رہوں گا۔

"وہ کہتے کے ساتھ ہی اُس کے نم ہونٹ اسکے تر ہونٹوں پر رکھ کر اس کے ہونٹوں پر گرفت سخت کر دی۔

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ بہکتا ہوا اس کے اوپر گرے ہوئے اسے دوار کے ساتھ بن کر کے نمی کے ہر آخری گھونٹ کو اپنے طرف اندالتے ہوئے اس کی تیز ہوتی سانسوں اور دھڑکنوں کو پوری طرح سے اپنے دل پر محسوس کر رہا تھا۔

- احمر۔۔ ہم۔۔ پلیز مجھے جانے دیں!!

ممکن نہیں ہے میری بی بی ڈول۔۔ اس کی زپ پر ہاتھ رکھتے ہوئے جھٹکے سے صرف کو کھول دیا۔۔

- کمر کی زپ کھول کر کرتی کو اس کے کاندھوں سے سرکار کاندھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے لبوں کے نرم گرم لمس چھوڑ رہا تھا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- مہک نے اس کے کاندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے خود کو گرنے سے بچا رکھا تھا۔ کرتی کاندھوں سے کچھ زیادہ ہی نیچے ہونے لگی تھی۔ اس کے لب گردن سے ہوتے ہوئے دل والے مقام آگئے۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ آنکھیں بند کی ہوئی اس کی لبوں کی گستاخیاں دل والے مقام پر محسوس کرتے ہو گے تڑپتی سی رہی تھی۔ اس کے وجود پر کپڑے نہ ہونے کے برابر تھے۔۔

- نیچے چھک کر لب اس کے پیٹ پر رکھے تو مہک کی سانسیں تیز ہونے لگی تھی۔ اس کے لب اتنی دیر پانی میں پھینکنے کے بعد بھی انگارہ بنے ہوئے تھے۔

- اس کے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں پر اپنے ہاتھ مضبوطی سے رکھ کر اس کی انگلیوں میں انگلیاں بھنسائے ہوئے دیوار کے ساتھ بن کیے ہوئے تھا۔۔

- وہ پوری طرح سے اس کے رحم و کرم پر کھڑی ہوئی تھی۔۔ اسے پتہ تھا کہ اب احمر اپنی من مرضیاں کیے بنا پیچھے نہیں ہٹے گا تو مزاحمتوں کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔

oooooooooooo

,---

oooooooo

اسلام علیکم اباسائیں کیسے ہیں !!!

Posted On Kitab Nagri

خرم نے آج بہت دنوں کے بعد بڑی تہذیب سے اپنے باپ کے پاس بیٹھتے ہوئے سلام کہا۔۔
چوہدری صاحب جو بیٹھے ہوئے اپنے منشی امتیاز سے زمینوں کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے
۔ خرم کے اتنے تہذیب والے سلام کے بعد اس کا اس یوں پاس بیٹھنا چوہدری صاحب کو حیران کر
گیا۔

امتیاز ذرا باہر جا کے دیکھ کہ سورج اسی سمت سے نکلا ہے جہاں سے روز نکلتا ہے! چوہدری صاحب بھی باز
نہیں آتے تھے خرم پر تانہ کستے ہوئے امتیاز سے مخاطب ہو گئے۔

۔ اباسائیں خدا کے لیے کبھی تو مجھ پر یہ طعنہ کشی بند کر دیا کریں۔۔ خرم جو سوچ کر آیا تھا۔ کہ اپنے ابا
سائیں کے ساتھ کسی طرح کی بحث نہیں کرے گا۔

www.kitabnagri.com

مگر چوہدری کے پہلے جملے سے ہی آگ بگولا ہو گیا۔ مگر پھر لہجے کو سنبھالتے ہوئے غصہ ضبط کر گیا کیونکہ
اسے اپنے اباسائیں کے ساتھ ضروری بات کرنی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- جب سالوں میں ایک بار آکر اپنے باپ کو عزت والے مقام پر بٹھا کر سلام کرے گا تو میرا حیران ہونا تو لازم ہے۔ امتیاز کو ہاتھ کے اشارے سے جانے کو کہا۔۔ چوہدری صاحب اندازہ لگا چکے تھے کہ خرم کوئی خاص بات کرنے آیا ہے اسی لیے غصے کو ضبط کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ جو کہ اس کی فطرت میں بالکل شامل نہیں تھا۔

- ہاں بول کیا کہنے آیا ہے!!! چوہدری صاحب بات بنابات کو کو گھمائے سیدھے مدے کی بات پر آگئے ٹانگ پر ٹانگ رکھتے ہوئے حقے کہ لمبے لمبے کش لے کر۔ دھواں سائیڈ پر منہ کرتے ہوئے چھوڑ رہے تھے۔۔

ابا سائیں بیا کو میرے ساتھ رخصت کر دیں! خرم بھی بنابات کو ٹھہراؤ دیتے ہوئے سیدھا اپنے مدے کی بات پر آگیا۔

www.kitabnagri.com

- کیا صبح صبح نشہ کر کے آیا ہے!!
چوہدری صاحب ایک دم سے رخصتی کی بات سن کر حقہ پینا بھول کر خرم کو گھورنے لگے۔

Posted On Kitab Nagri

- اباسائیں اب اس میں میں نے غلط تو کچھ نہیں کہا۔ وہ میری منگ ہے بچپن سے اور اب ہم دونوں اس قابل ہو گئے ہیں کہ اپنا گھر سنبھال سکے تو آپ بیا کی رخصتی کروادے میرے ساتھ!!

کروادوں گا پہلے کسی بھانڈے کا ڈھکن بن لے میں اس یا تیم بچی کو روتا ہوا نہیں دیکھ سکتا!!

اباسائیں آپ کو بیا کی طرف سے کوئی شکایت نہیں ہوگی۔ میں اس کو خوش رکھوں گا۔ اس بات کی فکر نہ کریں! خرم آج دل سے عہد کر کے آیا تھا کہ اس نے اباسائیں کے ساتھ کوئی پنکا نہیں لینا۔

- یہ تجھے اچانک رخصتی والا دورہ کیوں پڑ گیا ہے!!

اباسائیں آپ ایک بات بتاؤ کہ آپ میرے ساتھ آرام سے کسی مسئلے کو سلجھا کیوں نہیں سکتے۔ خرم کی کوشش کے باوجود چوہدری کے سخت جملوں سے خرم کے اندر ابال اٹھ رہے تھے!!

مسئلے کو سلجھا دیتا ہوں پہلے جا اپنے پیر جماع۔ اچھی طرح سے کام کاج کر اور یہ سارے اپنے کالے دھندے چھوڑ دے۔ یارو سیلیوں کی گندی محفلیں چھوڑ۔ اس کے بعد رخصتی کر دوں گا۔

Posted On Kitab Nagri

- ہو گیا مسئلہ حل اب جا صبح صبح میرا دماغ مت چاٹ چوہدری صاحب واپس سے اپنے حقے کے کش لگانے لگے۔۔

آپ سے میری کوئی خوشی ہضم نہیں نہ ہوتی۔ اب اگر سیدھی سیدھے طریقے سے رخصتی چاہتا ہوں تو نہیں کر رہے۔۔

- کل کو آپ کی لڑکی کو بھگا کر لے جاؤں گا تو پھر ٹھیک رہنا! اٹھتے ہوئے خرم نے بھی اپنے دل کی بڑھاس نکال لی۔ کیونکہ اسے پتہ تھا کہ یہاں پر فی الحال کے لیے دال نہیں گلنے والی۔۔

Kitab Nagri

- بس تیری انہی حرکتوں کی وجہ سے کھوتے دے پتر میرا دل نہیں کر رہا کہ میں بیادھی کو تیرے ساتھ رخصت کروں! جاتے ہوئے خرم کا یہ بولنا چوہدری صاحب کو تیش دلا گیا۔۔

چوہدری صاحب نے اپنا چمڑے کا غصہ اتارتے ہوئے پیچھے سے خرم کی کمر پر دے مارا!!

چوہدری صاحب خدا کا خوف کریں جو ان اولاد پر کوئی اس طرح سے ہاتھ اٹھاتا ہے برآمدے میں آتی ہوئی خرم کی ماں جو اس نظر سے کودیکھ کر ہکا بکا ہو گئی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- باقی تو کچھ نہیں بدلے گا۔ تو کیوں جوان اولاد کے ساتھ اس طرح کی بحث کر رہے ہیں۔ بلکہ آپ کو تو خوش ہونا چاہیے کہ وہ اپنی منہ سے بیا کوئی رخصتی جاتا ہے۔

- ہمیشہ آپ کو یہی فکر تو رہتی تھی کہ پتہ نہیں یہ بیا کو پسند بھی کرتا ہے یا نہیں۔ بیا کو خوش بھی رکھے گا یا نہیں۔ اگر آج وہ خود سے قدم اٹھا رہا ہے تو کی بیچ میں آپ اس طرح کی باتیں کر کے اس کا دل بدزن کر رہے ہیں۔۔

- وہ تو پہلے سے باغی ہے آپ کے انکار سے اور باغی ہو جائے گا خرم کی ماں نے پاس بیٹھتے ہوئے مسئلے کو سلجھانے کی کوشش کی۔۔



- دیکھ خرم کی ماں میں اس کا دشمن نہیں ہوں میرا بھی وہ اکلوتا پتر ہے میں بھی اس کو بڑا پیار کرتا ہوں۔۔۔

- تمہیں باہر کے معاملات کا نہیں پتہ اس نے ایسی پی شاہ میر ملک کے ساتھ اچھی خاصی دشمنی مول لے رکھی ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

- کتنی مشکل سے اسے میں اس کے چنگل سے چھڑوا کر لے کر آیا تھا۔ ورنہ تو وہ اگر وہ گاؤں والوں کی زمینوں کا لحاظ کرتے ہوئے ہمارے شرط کو نہ مانتا تو اس کو ایسے کیس میں اندر ڈالتا کہ اس کی سات پشتیں یاد رکھتی۔۔

- اے سی پی کتنی کتنی چیز ہے اس کو تو اس کی پہنچ کا ابھی تک اندازہ بھی نہیں ہے۔۔۔ ایسے ہی نہیں اس کا ٹرانسفر ہمارے گاؤں میں کروایا گیا۔۔

- اس کو کھوتے کو میری بات سمجھ نہیں آتی میں نے اس کو اتنا سمجھایا کہ اے سی پی سے دور رہے۔ مگر میرے سننے میں اب بھی یہ بات آرہی ہے کہ اس کے کتے دماغ میں کچھ کھچڑی پک رہی ہے۔

www.kitabnagri.com

- اب مجھے بتا کہ ایسے میں بیا کی رخصتی اس کے ساتھ کیسے کروں وہ بچی خواہ مخواہ اس کی پریشانیوں سے گھری رہے گی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ بے شک ایک ہی گھر میں ہے مگر اس کی پہنچ سے فی الحال دور ہے۔ اب اس میں میں کدھر غلط ہوں۔۔۔

- چوہدری صاحب میں نے کب کہا کہ آپ اپنے پتر سے پیار نہیں کرتے یا آپ غلط ہو۔ بس میں تو یہ کہہ رہی تھی کہ آپ کی سختی سے کہیں یہ باغی نہ ہو جائے۔۔۔

- جیسا بھی ہے ہمارا تو اولاد ہے چوہدری صاحب کی بات سن کر وہ بھی پریشان ہو گئی تھی۔۔۔
oooooooooooo

- آج امی جان کو دنیا سے رخصت ہوئے ایک مہینہ ہو گیا۔ مگر رومان شاہ کی اب بھی وہی روٹین تھی۔ لیٹ گھر آنا صبح جلدی جانا۔ کھانے کو صرف چند لقمے لیتا جیسے زندگی پر احسان کر رہا ہو۔۔۔

www.kitabnagri.com

- مرہا اور میرب بہت پریشان تھی شاہ کی حالت کو لے کر ان کی شادی کو پورا ایک سال ہونے والا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

۔ شاہ نے تو اپنی زندگی کو اسی وقت میں قید کر لیا تھا جس دن امی جان اس دنیا سے گئی۔۔ ان کو تو یہ بھی یاد نہیں تھا کہ آج ان کی فرسٹ اینور سری ہے۔ مگر مرہا میرب اور مہک نے مل کر رومان شاہ کے لیے اینور سری کا سر پر انز پلان کیا۔۔

۔ لیجیے میڈم ہم نے تو پوری تیاری کر دی ہے اب اس کے آگے کا تم سنبھال لینا کیونکہ اس سے آگے ہمارا جانا منع ہے۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

- مہک نے میرب کو تنگ کرتے ہوئے کندھا مارا تو مرہا بھی ہنسنے لگی۔ آج بہت دنوں کے بعد گھر میں خوشی کا ماحول تھا۔ گھر کی دیواریں تو جیسے خوشیاں بھول ہی چکی تھیں۔ میرب بہت زیادہ نرس تھی۔ اسے اندازہ نہیں تھا کہ شاہ کا کیار د عمل ہو گا۔

- وہ یہ سب غلط تو نہیں کر رہی کہی شاہ اسے اپنے غم غلط تو نہیں سمجھے گا وغیرہ وغیرہ! ایسے بہت سارے سوال اس کے دماغ میں گردش کر رہے تھے۔

وہ یہ سب کچھ اپنے شاہ کو ٹھیک کرنے کے لیے کر رہے تھی۔ مگر اس کا دل ڈر رہا تھا کہ اس کا شاہ کہیں یہ نہ سمجھ لے کہ وہ اس کا غم نہیں سمجھ رہی اور بیچ میں ہی اپنی خوشیاں ڈھونڈنے لگی ہے۔

- میڈم ابھی ہم لوگ یہاں پر موجود ہیں تم تو ابھی سے ہمیں منظر عام سے غائب سمجھ رہے ہو!!

Posted On Kitab Nagri

پلیز کوئی چائے پانی پلا دیں تاکہ ہم لوگ تمہارے شاہ کے آنے سے پہلے چلے جائیں پھر تم اپنا خیالی پلاؤ
بنانا یا اصلی بریانی!!

- اسے خیالوں میں گم دیکھ کر مہک نے اسے چھیڑا۔ مرہا اور مہک دونوں ہنس رہی تھی میرب کی شرمائی
ہوئی شکل دیکھ کر۔۔

مرہا کا بھی آج رات اپنے سسرال جانے کا موڈ تھا۔ میرب سے تو اس نے یہ بہانہ بنایا کہ وہ جب سے
آئی ہے اس نے اپنے سسرال کا چکر نہیں لگایا۔

- وہ اپنے سسرال والوں کو بھی ٹائم دینا چاہتی ہے۔ آخر وہ بھی تو اس گھر کی بہو تھی۔ مگر اصل بات یہ
تھی کہ وہ میرب اور اپنے بھائی کے بیچ میں ہڈی بن کر نہیں رہنا چاہتی تھی۔۔

- وہ دل سے یہ چاہتی کہ اس کا بھائی اور بھابھی آج اپنی پہلی انور سری کو بہت اچھی طرح سیلیبریٹ
کریں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اگر وہ گھر میں رکتی تو میرب اور رومان شاہ اسے کیک کٹنگ کی وقت ضرور انوائٹ کرتے۔ جبکہ مرہا ایسا نہیں چاہتی تھی۔ اپنی امی جان کے جانے کے بعد میرہا اپنے بھائی اور بھابھی کی زندگی کو آگے بڑھتا ہوا دیکھنا چاہتی تھی۔۔

- اپنے مائیکے کو یوں غموں کے اندھیرے میں دیکھنا کسی بھی لڑکی کے لیے آسان نہیں ہوتا! ہر لڑکی کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کا مائیکہ ہمیشہ منستہ مسکراتا رہے۔

- جہاں پر بھائیوں کی اولادیں کھیلیں جس مائیکے کے آنگن میں کبھی وہ اپنے بھائی کے ساتھ کھیلا کرتی تھی۔ میرب چاہتی تھی کہ اس گھر کے آنگن میں رومان شاہ کی اولاد کھیلے۔۔

- ہر طرف رونقیں لگی ہوں ہمیشہ اس گھر میں خوشیوں کا بسیرا ہو۔ مگر اس وقت گھر کی ہر درودیوار پر غموں نے اپنے ستون چڑھ رکھے تھے۔ فضا میں غم اور دکھ کی لہریں بکھری ہوئی تھی۔ ہر طرف ویرانیوں کا شور تھا۔

Posted On Kitab Nagri

۔ امی جان کہ ایک وجود سے گھر میں اتنی رونق تھی یہ تو ان کے جانے کے بعد احساس ہوا۔ مگر اب مر رہا دل سے چاہتی تھی کہ اس کے جانے سے پہلے سب کچھ نارمل ہو جائے۔۔

بے شک امی جان کی کمی کوئی پوری نہیں کر سکتا تھا۔ ماں کا تو کوئی نعم البدل نہیں ہوتا۔ بے شک ماں کے جانے کے بعد گھر پہ رونق ہو جاتے ہیں۔ مگر زندگی تو جینے کا نام ہے جسے ہر حال میں جینا ہوتا ہے۔۔۔

- کیا بات ہے میڈم پہلے میرب خیالوں میں کھوئی ہوئی تھی اور اب تم۔ خیریت تو ہے مہک نے مرہا کو گسم دیکھا تو نہ رہ سکی اس نے پوچھ لیا۔ میرب چائے کا انتظام کرنے کچن میں جا چکی تھی۔

- مرہا اپنے دل کا غم مہک کے ساتھ شیتہ کرنے لگے۔۔۔

www.kitabnagri.com

○○○○○○○○○○○○

وہ ہاتھ میں پیکٹ لیے ہوئے کب سے گجراہٹ کا شکار ہوئے کھڑی اس کے ہوش ساتھ نہیں دے رہے تھے۔

اس کے لیے یہ سب کرنا آسان نہیں تھا یہ پیکٹ شاہ نے اسے بہت پہلے لا کر دیا جب امی جان بھی حیات تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- مگر میرب نے اس پیکٹ کو کبھی ہاتھ تک نہیں لگایا۔ کیونکہ شاہ اس کے اندر جو گفٹ کے بارے میں بہت گھرائی سے بتا چکا تھا۔۔۔

- جسے پہنے ہوئے دیکھنا شاہ کی خواہش تھی مگر میرب میں یہ ہمت نہیں تھی کہ وہ شاہ کو یہ پہن کر دی کھاتی۔ مگر آج اپنے شاہ کو اپنی جانب متوجہ کرنے کے لیے یہ قدم اٹھانے والی تھی۔۔۔

- شرم و حیا اسے قدم بڑھانے نہیں دے رہی تھی مگر دل تھا جو یہ کہہ رہا تھا کہ اپنے شاہ کو منانے کے لیے میرب اتنا تو تمہیں کرنا پڑے گا۔

- وہ دماغ اور دل کی کشمکش میں گھری ہوئی کب سے پیکٹ کو ہاتھ میں لے کر کھڑی تھی۔ جبکہ مہک اور مرہا جاچکی تھی۔

میرہا جاتے جاتے ہوئے ملازمین کو بھی ڈسٹرب نہیں کرنے کا بول کر گئی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میرب تھوڑی ہمت کرو! تم اپنے شاہ کو واپس ویسا بنانا چاہتی ہو تو کیوں تم سے ہمت نہیں ہو رہی۔
میرب خود کول کرنے کے لئے خود سے باتیں کر رہی تھی۔ وہ پیکٹ کو ہاتھ میں تھامے ہوئے ایک لمبی
سانس لیتے ہوئے جیسے اپنا ارادہ پختہ کر رہی ہو۔۔۔

oooooooooooo

بی بی تم بہت ہاٹ ہو!! دونوں شاور کے نیچے کے نیچے کھڑے ہوئے تھے۔ اس کے پورے وجود پر اپنے
گیلے ہونٹوں کے سلگتے ہوئے لمس چھوڑتے ہوئے اوپر سے گمبھیر آواز میں سرگوشیاں کرتے ہوئے
اسے خود میں سمٹنے پر مجبور کر رہا تھا۔

- وہ اس کے سینے سے چپکی ہوئی گہری سانسیں لے رہی تھی۔ اس کے طوفانی جذباتوں کو اس کے
ہونٹ اس کے پورے وجود پر بکھیر رہے تھے۔۔۔

www.kitabnagri.com

- پرفسور معنی خیز انداز میں اس کے لیے ایک امتحان بن چکا تھا۔

- احمر پلینز مجھے جانے دیں۔ وہ دھڑکنوں کی رقص سے اس کے ہاتھوں میں مچل رہی تھی اس کی
سرگوشیاں اس کے لبوں سے کہیں زیادہ گستاخیاں کر رہی تھی۔ وہ اس کی جان کو مشکل کیے ہوئے تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بے بی کیسے جانے دو میری جان اتنی ہائٹس دکھا کر اب جانے کا کہہ رہی ہو۔ تم بچے کی جان لو گی کیا۔
باہوں کستے ہوئے اس پر گرفت اور بھی مضبوط کر گیا۔

۔ اتنی گہری نظروں سے اس کی خوبصورت وجود کی راننائیوں کو دیکھ کر لبوں سے سرگوشیاں کرتے
ہوئے اسے ہلکان کر رہا تھا کہ۔

۔ مہک کا دل کر رہا تھا کہ وہ کہیں چھپ جائے مگر وہ ظالم بنا اسے راہ فرار بھی تو نہیں دے رہا تھا۔ اسے
اور کوئی جگہ نہیں ملی تو غنیمت سمجھتے ہوئے اس کے سینے میں سر کو چھپا لیا۔ اس کی نظریں اس کے وجود
کے آر پار ہوتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

آئی لو یو۔ مائی بیوٹی فل وائف اسے تیز دھڑکنوں سے شرمائے ہوئے اپنے گلے سے لگے دیکھ کر احمر نے
اسے اپنے باہوں کی حراست میں لیتے ہو تحفظ کا احساس دلایا۔ اور اس کے محبت سے آئی لو یو کے جملے
نے مہک کے دل کو ایک بار پھر سے سرشار کر دیا۔

Posted On Kitab Nagri

- بیوی ہو میری۔ محبت سے تمہاری رانائیوں کو چھونے کا چومنے کا دیکھنے کا پورا حق ہے مجھے۔۔۔ مہک کے گھبرانے پر احمر اسے اپنی محبت کی پناہوں میں لیے اس کا ہونے کا اعتراف کرتے ہوئے اسے اپنی عزت کہہ رہا تھا۔

- اس کی بات اس کے لبوں میں ادھوری رہ گئی۔ کیونکہ جو ہوا وہ اس کے لیے خوشی سے کہیں زیادہ حیرت زیادہ تھا۔ اس نے اپنی چن پر مہک کے لبوں کا لمس محسوس کیا۔۔۔

- مہک اس چن پر اپنے لب رکھ کر نرمی سے چومتے ہوئے۔ اپنی پنکھڑیوں کو اس کی گردن پر ٹچ کر کے شرماتے ہوئے واپس سینے سے سر لگا گئی۔۔۔

- یہ سب اس نے اتنا اچانک اور فاسٹ کیا کہ احمر کو خود کو یقین دلانا پڑا کہ یہ سب خواب نہیں حقیقت ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے وہ مسکرا دیا۔ تھینک یو سوچ اس محبت کا اس پہلے لمس کا!!
جو تم نے خود سے میرے نام کیا یہ میری زندگی میں ہمیشہ سپیشل رہے گا!!

- آئی لو یو آئی لو یو سوچے اس کے ماتھے پر لب رکھ کر عقیدت بھرا لمس چھوڑتے ہوئے احمر پر جوش
انداز سے کہہ رہا تھا۔

- جیسے وہ لمس نہ ہو اسے دنیا کی کون سی دولت حاصل ہو گئی ہو۔ وہ مہک کے نزدیک سے نزدیک تر ہو
چکا تھا مگر یہ لمس اس لیے سپیشل تھا۔

- کیونکہ یہ لمس مہک نے پہلی بار خود سے احمر پر حق جتاتے ہوئے دیا!! یہ لمس اس بات کا اعتراف تھا
کہ وہ پوری طرح سے اس کی محبت میں رنگ چکی ہے۔

- یہ لمس محبت سے عشق میں بدلنے کا نام تھا۔ یہ لمس مہک سے مہک احمر علوی بننے کی دلیل
تھا۔ جب مہک نے بے حد بے چین ہو کر اس کی کمر کے گرد سختی سے بازو جھانک کر کے اس کے کشادہ
سینے میں منہ چھپا لیا۔

Posted On Kitab Nagri

احمر علوی اس کے اس عمل پر بے تحاشا حیران ہوا۔ نرمی سے اس کے بالوں پہ لب رکھے آنکھیں بند کیے ہوئے کھڑا جیسے کہ خود کو اس لمس کا یقین دلارہا ہو۔۔
- ایک عورت کے لیے مرد کا محبت بھرا لمس جو معنی رکھتا ہے۔ مرد کے لیے بھی عورت کی محبت اور اس کے لبوں کا لمس اتنی ہی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔۔

- یہ بات کوئی کسی مرد کے دل سے پوچھیں مرد تو ہمیشہ اپنی من چاہی عورت اپنی بیوی اپنی محبت اپنی محرم پر اپنے لبوں سے محبت کی بارش برساتا رہتا ہے۔۔

- جبکہ لڑکیاں ہمیشہ اپنی شرم و حیا کی چادر میں لپیٹی ہوئی اس حد کو کراس کرنے میں بہت ٹائم لگا دیتی ہیں۔۔
www.kitabnagri.com

- جبکہ ایک مرد بھی اپنی بیوی سے اسی محبت بھرے لمس کی توقع رکھتا ہے جس لمس کو پا کر اس وقت احمر مدہوش سا ہو رہا تھا۔۔

oooooooooooo

Posted On Kitab Nagri

وہ فل ریڈ کلر کی ساڑی پہنیں ہوئے قیامت کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی۔ فل نیٹ کی ساڑی جس پر سلولیس کا بلاؤز تھا۔ جس کا گلابت زیادہ ڈیپ تھا۔ اور کمر پر صرف دو سٹریپ تھے جس کی وجہ سے بلاؤز ٹکا ہوا تھا۔

۔ ڈیپ ریڈ کلر میں اس کا گورا مخملی وجود چھلک کر حسن جانا کی تعریف کر رہا تھا۔
۔ ساڑھی اتنی زیادہ سی تھرو تھی کہ میرب ڈریسنگ کے سامنے کھڑی ہوئی خود سے نظریں نہیں پلا پا رہی تھی۔

۔ شاہ کتنے بے شرم ہیں آپ کو میرے لیے یہی ساری پسند آئی۔ اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے
میرب شرم سے لال ہو گئی۔ وہ خود سے باتیں کر رہی تھی اپنی گھبراہٹ کو دور کرنے کے لیے۔۔

www.kitabnagri.com

۔ یہ ساڑھی شاہ نے اسے بہت پہلے گفٹ کی تھی۔ شاہ کی بہت خواہش تھی کہ میر اس کو اپنی مرضی سے اس کے لیے پہنے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- جو کہ میرب نے ہمیشہ انکار کیا مگر آج اپنے شاہ کی زندگی میں رنگ بھرنے کے لیے۔ اس نے اپنی شرم و حیا کو بھی بلائے طاق رکھ دیا۔ اپنی شاہ کے لیے اپنے وجود کی رعنائیوں کو اس کے سامنے لا کر اسے غم کے اندھیرے سے نکال کر روشنی کی راہوں پر لے جانا چاہتی تھی۔

- اپنے شاہ کو زندگی جیتے ہوئے دیکھنا چاہتی تھی۔ رات کے تقریباً ساڑھے دس بج رہے تھے۔ وہ خود کو اپنے محبوب کے لیے اپنے شاہ کے لیے اپنی پہلی محبت کے لیے سجا رہی تھی۔۔

- وہ آج خود کو اپنے شاہ کے قدموں تلے بچھا کر اپنی شاہ کو روشنیوں کی جانب لانا چاہتی تھی۔ یہ لباس میرب کے لیے پہننا کس قدر مشکل تھا میرب کا دل ہی جانتا۔۔۔

- جس لباس کو وہ آئینے میں خود نہیں دیکھ سکتی۔ اسے پہن کر شاہ کے سامنے جانے کا سوچ کر بھی اس کی ہتھیلیوں میں پسینے آرہے تھے۔۔

- مگر سچ کہتے ہیں کہ جب کوئی کسی سے سچی محبت کرتا ہے تو آپ اس کے لیے ہر حد پار کر جاتے ہیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

جیسے آج میرب اپنے شاہ کے لیے اپنی شرم و حیا کی حد کو پار کرتی ہوئے خود کو اس کے لیے سجا رہی تھی۔ چہرے کو میک اپ کی ضرورت نہیں تھی۔ اور نہ ہی شاہ کو زیادہ میک اپ پسند تھا۔

۔ مگر پھر بھی آج اس نے اپنے خوبصورت نازک دکھتی ہوئی پنکھڑیوں پر ڈیپ رومینٹک ریڈ کلر کی لپسٹک لگائی۔ ان پنکھڑیوں نے بہت دنوں سے اپنے شاہ کے لبوں کے لمس کو محسوس نہیں کیا تھا۔

آنکھوں پر لائنز اور مسکارا لگایا پھولی پھولی گالوں کو بلش آن کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ وہ تو شاہ کی قربت کا سوچ کر ہی پنکی پنکی ہو رہی تھی۔

۔ بالوں کو سٹریٹ کر کے پیچھے کی جانب کھلے چھوڑ دیا۔ گلے میں صرف شاہ کے پیار سے دیے ہوئے پینڈٹ کو پہنا کانوں میں چھوٹے چھوٹے خوبصورت ٹپس پہنے ہوئے تھے۔

۔ ہائی ہیل والے سینڈل پہن کر اس کی ہانٹ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ وہ خود کو آئینے میں ایک بار پوری طرح سے ریڈی دیکھ کر اوکے کرنا چاہتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- مگر اس کی نظریں اپنے وجود کو دیکھ کر شرماتی۔ کئی بار کی کوشش کے باوجود جب وہ نہ کر سکی تو اس نے یہ ارادہ ترک کر دیا۔

- اب اسے اپنے شاہ کا انتظار تھا۔ شاہ روز کی طرح آج بھی آفس نہیں آیا تھا۔

oooooooooooo

سر میں یہ دیکھ لوں گا آپ گھر چلے جائیں بہت ٹائم ہو چکا ہے دلاور شاہ کو کام والی مشین بنے ہوئے دیکھ جھکتے ہوئے بولا۔

- شاہ جو سب کے جانے کے بعد بھی آفس میں لیپ ٹاپ پر بیٹھا ہوا پروجیکٹ تیار کر رہا تھا۔ جو کہ ہرگز اس کا کام نہیں تھا۔ یہ کام تو دلاور باسانی سنبھال لیتا۔ مگر شاہ خود کو اس قدر مصروف کر لینا چاہتا تھا کہ اسے امی جان کی یاد نہ آئے۔۔۔

- مگر وہ الگ بات تھی کہ اتنی جدوجہد کے باوجود بھی شاہ اپنی امی جان کی دوری والی یادوں سے بھاگ نہیں سکا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ جتنا مرضی بھاگ لیتا مگر یادیں اس کا پیچھا نہیں چھوڑ رہی تھی۔ اب بھی وہ پروجیکٹ بنانے کے ساتھ ساتھ اپنی امی جان کو یاد کر رہا تھا۔ ایسا نہیں تھا کہ میرب اس کا دھیان نہیں رکھتی تھی۔

- شاہ کو نظر آتا تھا کہ میرب کی خالی نگاہیں اپنے اس شاہ کو ڈھونڈتی ہیں مگر وہ میرب کو اپنے دل کا حال کیسے بتاتا جو اندر سے ہو گیا تھا۔

- اسے کے پاس فی الحال میرب کو دینے کے لیے بھی کچھ نہیں تھا۔ وہ میرب سے نظر چراتا رہتا تھا۔ کیونکہ شاہ ایک سمجھدار پروقار شخص تھا۔ جس کو ماں اور بیوی کے حقوق بہت اچھی طرح سے پتہ تھا۔



- اور وہ یہ بات جانتا کہ اس وقت وہ اپنی ماں کے غم میں اپنی بیوی کے حقوق کو نظر انداز کر رہا ہے۔ ایک طرف ماں سے دوری کا غم اور دوسری طرف وہ اپنے اندر گلی محسوس کرتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میرب کو وقت نہ دینے کی وجہ سے وہ خود میں ہی بہت شرمندہ تھا۔ ابھی رات کے پونے 12 بج رہے تھے تو وہ آفس میں بیٹھا ہوا تھا۔ شاہ ایک ایسا بیٹا تھا کہ جو اپنی امی جان سے بہت زیادہ ٹپکی تھا۔ ایسے بچے جتنے مرضی بڑے ہو جائیں کتنی مرضی بلندیوں پر پہنچ جائیں۔

۔ مگر وہ اپنی ماں باپ کی جدائی کو جلدی اکسپٹ نہیں کر پاتے۔ رومان شاہ نے پتہ نہیں اپنے بابا کی موت کو کیسے تسلیم کر کیا خود کو اپنی ماں کے آنچل میں چھپا کر کتنے سال بعد خود کو سنبھالا تھا۔

۔ مگر امی جان کے جانے کے بعد تو شاہ ایک بار پھر سے اسی دوراہے پر آن کھڑا تھا۔۔۔
۔ ہاں دلاور میرے خیال سے مجھے اب چلنا چاہیے تم بھی جاؤ میری وجہ سے تم بھی خام خواہ اپنے گھر والوں سے دور رہتے ہو۔ رومان شاہ کو شرمندگی سی ہوئی تھی۔

www.kitabnagri.com

۔ کیونکہ ہر روز دلاور بھی شاہ کی وجہ سے بہت لیٹ گھر جاتا پورا آفس تھا۔ جس کی وجہ سے دلاور اور رومان شاہ کی ہلکی سی باتوں کی آواز بھی دیواروں سے ٹکرا کر واپس آرہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- لیپ ٹاپ کلوز کرتے ہوئے ٹیبل سے اپنی کیز اور موبائل کو اٹھا کر گاڑی کی طرف چل پڑا اور اس کے پیچھے پیچھے دلا اور بھی باہر آگیا۔ گارڈ نے سلام کیا اور آفس کو لاک لگانے لگا۔ رومان شاہ اپنی امی جان کے خیالوں کی دنیا میں گم اپنے گھر کی جانب روانہ ہو گیا۔۔۔

○○○○○○○

وہ روم کے اندر داخل ہوا تو روم میں پوری طرح سے اندھیروں کا راج تھا۔ ہاتھ کو ہاتھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

- گھر میں ضرورت سے زیادہ خاموشی اور روم کا سناٹا شاہ کے دل کو ڈر میں گرفتار کر گیا۔ اس کے دل نے بے اختیار یہ سوچا کہ کہیں کچھ غلط تو نہیں ہو گیا۔ میرب کہاں ہے ایک ساتھ بہت سے سوال اس کے دماغ میں اٹھے تھے۔

Kitab Nagri

- میرب میرب!! رومان شاہ کی گھبرائی ہوئی آواز روم میں گونجی۔۔

- میرب اگر یہ مذاق ہے تو انتہائی برا ہے میرب کی آواز نا آنے پر رومان شاہ میرب کے لیے ڈر گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- اس میں ہمت نہیں تھی اب اپنے کسی دل کے نزدیک کی رشتے کو کھونے کی اور اس وقت کمرے کا سناٹا اور ماحول اس قدر بھیانک لگا رومان شاہ کو کہ وہ غصے سے دھاڑا۔

- میرب نے جلدی سے لائٹ آن کر دی۔ لائٹ تو رومان شاہ بھی آن کر رہا تھا۔ مگر میرب نے سوچ بورڈ کے اوپر ٹیپ لگا کر سوچ بند کر رکھے تھے۔ تو اندھیرے میں شاہ کو بالکل سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ یہ کیا معاملہ ہے۔

- میرب نے ریموٹ کنٹرول سے لائٹس آن کی تھی جو کس کے ہاتھ میں تھا۔ اسے اندازہ نہیں تھا کہ اس شاہ اس کی آواز نہ سن کر اس قدر گھبرا جائے گا۔

Kitab Nagri

- میرب کی آواز تو اس لیے نہیں نکلی کیونکہ اس کی حالت ساڑی کی وجہ سے بہت ناساز ہو رہی تھی۔

- دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا بچی ہو تم جو اس طرح کی حرکت کی۔ رومان شاہ نے اسے کاندھوں سے پکڑ کر اتنی زور سے جھنجھوڑا کہ میرب کو لگا کہ آج تو کاندھے ٹوٹ ہی جائیں گے۔

Posted On Kitab Nagri

- اس کی سخت پکڑ سے میرب کے کاندھوں کی ہڈیوں تک میں درد کی لہر اٹھی۔

میرب تم کب بڑی ہوگی!!

اس طرح کی حرکت رات کے اس پہر کو چھوٹا بچہ بھی نہیں کرتا۔ مجھے تو لگتا ہے کہ تم نے ساری زندگی ایسی بے وقوف ہی رہنا ہے۔۔

- رومان شاہ اس قدر گھبرایا ہوا تھا کہ نہ تو اسے روم کی تیاری نظر آئی نہ ہی میرب کا خوبصورت سراپہ۔۔

سسوری!! اس کی روتی ہوئی آواز اور کانپتے ہوئے ہونٹوں نے شاہ کو اپنی جانب متوجہ کیا۔ happy

www.kitabnagri.com

anniversary شاہ!!!

اس سے پہلے کہ شاہ کچھ بولتا وہ اپنے کاندھوں سے شاہ کے ہاتھ کو ہٹاتے ہوئے۔ دو قدم پیچھے ہوئی۔ وہ رورہی تھی۔ خوبصورت آنکھوں سے آنسوؤں نیچے گر کر شکایت کر رہے تھے۔

- میرب کا دل بری طرح سے ٹوٹا۔ اس نے شاہ سے ایسا کچھ بھی ایکسپیکٹ نہیں کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- شانے شرمندگی سے اپنے بالوں میں انگلیاں پھنساتے ہوئے آنکھیں بند کر کے سر کو جھٹکا دیا۔ وہ شرمندہ تھا کہ اسے کیوں اپنی پہلی اپنی ورسری یاد نہیں تھی۔

- میرب پلیر یار سوری۔۔۔ پلیر میرب بات سنو۔ اور روتی ہوئی سر کو نفی میں ہلا کر ایک ایک قدم پیچھے کی جانب تیزی سے لے جاتے ہوئے سٹڈی روم کے اندر جا کر دروازہ بند کر چکے تھی۔ باہر آؤ میرب دروازہ کھولو میرب نے خود کو سٹڈی روم میں بند کر لیا تھا۔

- دروازے کے ساتھ اپنی پشت لگائے ہوئے آنکھیں بند کیے وہ زور قطار آنسوؤں سے رو رہی تھی۔ اس کی ہچکیوں کی آواز دوسری جانب کھڑا ہوا رومان شاہ بخوبی سن رہا تھا۔ شاہ کا دل بند ہو رہا تھا میرب کی سسکیوں سے۔

www.kitabnagri.com

- سوری میری جان مجھے یاد نہیں تھا کہ آج ہماری انیورسری ہے۔ روم میں اندھیرا دیکھ کر میں ڈر گیا۔ وہ دروازے کے ساتھ سرٹکائے ہوئے میرب سے التجائی لہجے سے باہر آنے کو کہہ رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ آپ کو تو میرب ہی یاد نہیں ہے۔ اینور سری کیا یاد رکھیں گے۔ مجھے آپ سے کوئی شکایت نہیں ہے۔ بس آپ مجھے اکیلا چھوڑ دیں۔ وہ سسکیاں لیتے ہوئے بامشکل بول رہی تھی۔

- میرب یاد اسے رکھا جاتا ہے۔ جسے آپ بھولنے کی طاقت رکھتے ہوں۔ شاہ تو میرب کو کبھی بھول ہی نہیں سکتا تو یہ ہمارے درمیان یاد رکھنے والی بات کہاں سے آگئی۔

- پلیز تم دروازہ کھولو میں تمہاری سب غلط فہمیاں دور کر دوں گا۔ وہ سب مجھ سے غلطی سے ہو گیا میں ڈر گیا تھا۔ تمہیں لے کر تمہاری آواز نہ سن کر میری جان نکل گئی تھی۔

- نہی شاہ میں آپ کو یاد نہیں تھی۔ اگر ہوتی تو آپ میرے ساتھ یہ سلوک نہیں کرتے۔ میں نے کتنی مشکل سے آپ کے کی فیورٹ ساڑی پہنی۔ جس کو پہننے کی میری ہمت نہیں ہو رہی تھی۔

- مگر میں نے پھر بھی یہ بے ہودہ ساڑی پہن پہن لی۔ تاکہ میرا شاہ خوش ہو سکے۔ شاید میں آپ کو غم کے اندھیروں سے باہر لاسکوں۔ اور یہاں تو آپ نے میرے دل کو ہی کرچی کرچی کر دیا۔

Posted On Kitab Nagri

آپ نے مجھے نظر بھر کر دیکھنا گوارا نہیں کیا۔ میرب بے وقوف ہے۔ میرب بچوں جیسی حرکتیں کرتی ہے۔ اور پتہ نہیں کیا کیا آپ مجھے بھول گئے۔

۔ میرب آئی ایم سوری پلیز اپنے شاہ کو معاف کر دو۔ شاہ کو خود پر شر مندگی ہو رہی تھی کہ اس سے یہ کیا ہو گیا۔ اسے یاد تھا کہ وہ جب جب میرب کو اس ساڑی کے لیے کہتا تو میرب ہمیشہ نہ ہی کرتی۔۔۔

۔ کیونکہ ساڑی بہت ہی زیادہ سی تھرو تھی۔ میرب نے تو اسے کبھی دیکھا بھی نہیں تھا صرف شاہ کے بتانے سے وہ اتنا شرماتی۔ اور آج اس نے اگر ہمت کر کے خود سے یہ ساڑی پہنی وہ بھی اپنے شاہ کے لیے۔ تو وہ شرمندہ تھا کہ یہ اس سے کیا ہو گیا۔ اس نے اپنی ہی جان کا دل دکھا دیا۔

ایک بار میری جان دروازہ کھول دو میں اپنی ہر غلطی کے لیے معافی مانگتا ہوں۔۔

۔ میرب کی رو رو کر شکوے کرتی ہوئی آواز شاہ سے برداشت نہیں ہو رہی تھی۔ وہ میرب کو سینے سے لگا کر چپ کروانا چاہتا تھا۔ اس پاگل لڑکی کو یہ بتانا چاہتا تھا کہ وہ اپنے شاہ کی جان تھی ہے اور ہمیشہ رہے گی۔

Posted On Kitab Nagri

- اندر سے چھن چھن کر کے کچھ گرنے کی آوازیں آرہی تھیں۔ اور رومان شاہ کو یہ سمجھنے میں دے رہی کہ یہ چوڑیاں ٹوٹ کر گرنے کی آواز ہے۔ میرب کی چوڑیوں کے کھنک وہ سن رہا تھا۔

- میرب اگر تم نے خود کو کوئی نقصان پہنچایا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔ تمہیں مجھ پر غصہ ہے۔ تو مجھ پر آکر نکالو اگر تم نے خود کو ذرا سی بھی تکلیف دی تو میں تمہاری جان لے لوں گا۔

- لے لیں جان مار دیں مجھے۔ ویسے بھی اس بے وقوف میرب کا آپ نے کیا کرنا ہے۔ اور آپ سے دوری ویسے بھی مجھے پل مار ہی رہی ہے۔ تو اچھا ہے ایک ہی بار مار کر سارا قصہ ختم کر دیں۔ شاہ کے لفظوں نے میرب کو بہت زیادہ ڈس ہار ڈ کیا۔

www.kitabnagri.com

- رومان شاہ کو آئیڈیا تھا کہ میرب اس وقت بہت غصے میں ہے یا یوں کہیں کہ وہ بہت زیادہ دکھی ہے۔ اس کا دل ٹوٹا تھا اپنے شاہ کی باتوں سے، شاہ کچھ سوچتے ہوئے سائیڈ ٹیبل کی ڈرال کھول کر اس میں سے چابی ڈھونڈنے لگا۔ چابی لے لاکر دروازہ کھولا اور سٹڈی روم کے اندر داخل ہوا۔

- میرب جو دروازے کے پیچھے ہی کھڑی ہوئی تھی۔ دروازہ کھلنے سے غصے سے دور ہو گئی۔

Posted On Kitab Nagri

یہ کیا کیا تم نے پاگل لڑکی۔۔ میرب کی کلائیوں کو شاہ نے تڑپ کر اپنے ہاتھوں میں لیا۔

۔ جو کہ ایک دوسرے کے ساتھ مار کر چوڑیاں توڑنے سے خون الود ہو گئی تھی۔ وائٹ کلائیوں پر ریڈ خون کی بوندیں ایک الگ ہی دل فساں منظر پیش کر رہی تھی۔

۔ ہاتھ چھوڑے میرا شاہ کے ہاتھ کو جھٹکتے ہوئے دو قدم پیچھے ہوئی!!!

شٹ اپ!!! اب اگر تمہارے منہ سے ایک بھی الفاظ نکلا تو زبان کھینچ لوں گا۔ تم نے خود کو نقصان پہنچانے کی جرات کیسے کی۔۔۔ "گہر آلود نظروں سے دیکھتے ہوئے نیچے جھک کر بچوں کی طرف سے اپنی گود میں اٹھالیا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"سٹڈی روم کے صوفے پر بیٹھا کر انگلی کا اشارہ کیا۔ میرب کچھ بولنے لگی تھی تو اسے چپ کروانے کے لیے کیا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

- فرسٹ ایڈ باکس کو لا کر پاس رکھتے ہوئے۔ شاہ نے گہری نظروں سے میرب کی جانب دیکھا۔ جو اس وقت سراپائے حسن و قیامت بن کر بیٹھی ہوئی تھی۔۔

- غصے میں اب وہ یہ بھی بھول چکی تھی کہ اس نے کیا پہن رکھا ہے۔ مگر اب شاہ کو یاد تھا کہ اس وقت اس نے کیا پہنا ہے۔۔

- اپنی جان شاہ کو آج اپنی فیورٹ ساڑی میں دیکھ کر شاہ کا دل تو خوشیوں کے گیت گانے لگا۔ وہ تو اپنی دھنیں خود ہی بنا رہا تھا۔ اور اپنے دونوں پر خود ہی ناچ کر اپنی جان شاہ کی خوبصورتی میں رقص پیش کر رہا تھا۔



- شاہ صوفے پر اس کے پاس ہی بیٹھا تھا۔ روئی پر پائوڈین لگا کر خون کو صاف کرنے لگا۔ جلن سے میرب کے منہ سے سسکی نکلی۔ ایک ہاتھ سے رومان شاہ کی کلائی کو پکڑ کر آنکھیں بند کر لی۔

- میرب یہ تم نے اچھا نہیں کیا تمہیں خود کو نقصان پہنچانے کا حق کس نے دیا۔ میر کو ڈریسنگ کے دوران ہوتی ہوئی چہن سے سسکتے دیکھ رومان شاہ نے ناراض لہجے سے کہا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میرب کا تو کسی پر حق نہیں ہے نہ خود پر ناہی آپ پر۔ غصے بھری ایک نظر شاہ پر ڈالتے ہوئے نظریں ہٹا کر دوسری جانب کر لی۔

- یہ میری جان کو کس نے کہا کہ شاہ پر تمہارا حق نہیں۔ وہ ڈریسنگ کر چکا تھا۔ اس کی نازک زخمی دونوں کلائیوں کو اپنے ہاتھوں میں تھام کر اپنے لبوں سے لگایا۔ اس کے بے انتہا غصے والے خوبصورت چہرے کو دیکھ کر مسکرا دیا۔

- میری جان شاہ پر تمہارا پورا حق ہے!! مگر تم پر تمہارا حق نہیں۔ کیونکہ تم پر تمہارے شاہ کا حق ہے۔ خود کو نقصان پہنچا کر بہت غلط کیا۔ اس کی ڈھوڑی پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس کا چہرہ بڑی محبت سے اپنی جانب گیا۔

www.kitabnagri.com

- پلیز چھوڑے مجھے نیند آرہی ہے!! سوئے سے جھٹکے سے اٹھتی ہوئی روم کی جانب جانے لگی۔

- شاہ نے پیچھے سے اس کے ہاتھ کو بڑی نرمی سے پکڑ کا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ پلینز مجھے جانے دیں!! وہ بنا پلٹے باہر کی جانب دیکھتے ہوئے نرمی سے اپنی کلائی کو چھڑوا رہی تھی۔۔

- میرب کا غصہ تھوڑا ٹھنڈا ہوا تو اس سے اپنی حالت پر غور و فکر کیا۔ تو اس کے ہاتھوں میں پسینے آنے لگے۔۔

- اب وہ غصے کی آڑ لیتے ہوئے روم میں جا کر چینج کرنا چاہتی تھی۔ ورنہ غصہ تو شاہ کے لہجے کے نرم ہوتے ہی اتر چکا تھا۔۔

- وہ کہاں اپنے شاہ سے ناراض رہ سکتی تھی۔ شاہ کی محبت بھری نظر اور محبت بھرے لہجے سے غصہ تو ہوا میں اڑ چکا تھا۔
www.kitabnagri.com

- میری جان یوں نظریں بدل کر مت جاؤ شاہ تمہاری نظروں میں خود کو دیکھتا ہے۔ تمہاری نظریں ہٹیں تو شاہ ختم ہو جائے گا۔۔

"اللہ نہ کرے کہ میرا شاہ ختم ہو۔ تڑپ کر میرب پلٹی اور اپنا ہاتھ شاہ کے لبوں پر رکھ دیا۔ ختم ہو میری شاہ کے دشمن شاہ کو تو خدا میری بھی عمر لگا دے۔۔

Posted On Kitab Nagri

- "جان شاہ جب اتنا پیار کرتی ہو تو معاف کر دو خطا ہو گئی۔ اس کے گالوں پر انگلیاں سہلاتے خماری سے کہا۔

- آپ میرے شوہر ہیں۔ یوں معافی مانگ کر مجھے شرمندہ نہ کریں۔ آپ کی باتوں سے میرا دل ٹوٹ گیا تھا اس لیے میں ناراض تھی۔

- مگر آپ اس طرح سے مجھ سے معافی مت مانگے مجھے اچھا نہیں لگتا۔ میرا شاہ ہمیشہ اکڑو ہی اچھا لگتا ہے۔ پلکوں کو جھکائے لہجے میں محبت اور دل میں گھبراہٹ تھی۔ جو اسے اور بھی خوبصورت بنا رہی تھی۔ وہ شاہ کے دل پر بجلیاں گرا رہی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- ہائے رے میری قاتل حسینہ!

کی شاہ دی جان لینی ایس!

میری جان اک تے تورج کی سونی!

اتوں لفظ کمال۔! سجن تے پہلے

Posted On Kitab Nagri

ہی تیرے تے دل ہارے بیٹھے !
اک جان بچی اے کڈلے
سونیا دل تے ہتھ رکھ کی
قاتل بنیا پھر نہ اے
سجنا تینوں ساڈے تے
ترس نہیں اندا۔

" اس کی آنکھوں میں حیا کی سرخی کو دیکھتے پیار سے چومتے ہوئے پنجابی میں اس کی خوبصورتی کے لیے
اشعار۔۔



۔ اس کے گالوں سے اپنے گال رب کیے تو وہ اس کے حصار میں کسمپائی۔ بہت خوبصورت لگ رہی ہو
جان شاہ کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کان کی لوگوں چوم لیا۔

شاہ آج ہماری اینیورسری ہے میں
نے کیک منگوایا ہے۔ پہلے چل کر وہ کاٹ لیں۔ شاہ کے لمس نے میر کی دھڑکنوں کو بے ترتیب کر

دیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

" آنکھیں جھکائے بس وہ اتنا ہی کہہ سکی۔۔۔

اب شاہ کی قربت میں جان شاہ کا اپنا آپ رہتا کہاں تھا۔ ابھی کچھ دیر پہلے جو غصہ چڑھا تھا وہ تو کہیں نظر بھی نہیں آ رہا تھا۔۔۔

- کاٹ لیں گے میری جان کیک بھی کاٹ لیں گے!! پہلے میں ذرا اپنے لب تو میٹھے کر لوں لہجہ شوخ ہوا وہ میرب پر ہلکا سا جھکا۔۔۔

شاہ کی جو اس قمر پر ڈھلی سی گرفت باندھے کھڑا تھا۔ اس کی ڈھیلی گرفت پر وہ بدک کر دور ہوئی۔۔۔

یہ نا انصافی ہے " اس کے دور ہونے پر وہ آنکھیں نکالتے ہوئے۔ اس کے پیچھے بھاگا۔۔۔

آپ نے مجھے پر غصہ کیا۔ اب کچھ نہیں ملنے والا۔ ٹھینک دکھاتے ہوئے بھاگ کر واش روم میں جا کر بند ہونا چاہتی تھی۔ مگر اس کی کے ارادوں کو بھانپ کر وہ اس کا ارادہ ناکام بنا چکا تھا۔۔۔

- اس کے ساڑی کے پلو کو ہاتھ میں پکڑ جھٹکا دیا تو ساڑی کی پن نکل گئی۔ پہلے سے ہی سی تھر و ساڑی تھی۔ پن کھلنے سے خوبصورت سراپہ شاہ کی نظروں کے سامنے تھا بلاؤز بالکل اسے چھپانے سے قاصر رہا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اپنی دل ربا کے، دل کش حسن کو دیکھ شاہ کی آنکھیں اش اش کراٹھی تھی۔ ا

میری قتل حسینہ شرافت بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔۔ ساڑی کے پلو کو آہستہ آہستہ اپنی جانب کھینچتے ہوئے۔

۔ اس کے ہونٹوں پر نظروں کی چوٹ کرتے ہوئے۔

لبوں پر مسکراہٹ آئی اس کے خوبصورت ڈنیل گھرے ہو گئے۔ آج بہت دنوں بعد میرب کو اپنے شاہ کے ڈمپل کا دیدار ہوا۔ مسکرانا تو وہ جیسے بھول چکا تھا۔

Kitab Nagri

۔ شاہ کو مارنے کا ہتھیا بن کر اب میری جان کو راہ فرار چاہیے۔ " ایک ایک قدم اس کی جانب لیتے ہوئے شاہ کی نظریں اس پر صدقے واری جارہی تھی۔ اتنے دنوں کے بعد محبوب کا اتنے قریب سے دیدار اور وہ بھی تب جب محبوب سراپا حسن و دل کش کے قیامت بن کر آپ کے سامنے کھڑا ہو۔ تو مقابل کمبخت دل کو کوئی سنبھالے بھی تو کیسے۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ پلیز مجھے چینیج کرنے دیں۔۔ میرب شاہ بہکی ہوئی نگاہوں سے شرم سے لال ہوتی ہوئی۔ شاہ کی نظروں سے او جھل ہونا چاہتی تھی۔۔

"ساڑی اس کے خوبصورت سراپے کو چھپانے کے لیے ناکافی تھے۔ پلو شاہ کے ہاتھ میں تھا۔ اور بلاؤز میرب کے سراپے کچھ چھپانے کے لیے ناکافی تھا۔ اوپر کی سے شاہ کی گہری نظریں جو جسم کے آر پار ہو رہیں تھی۔۔

"میرب اپنے ہاتھ دونوں کاندھوں پر رکھے ہوئے خود کو چھپا رہی تھی۔۔
میری جان کے ٹوٹے تم مجھ سے کون سی شرافت کا امید کرتی ہو۔۔

"تمہارے اس حسن کو اتنے قریب سے دیکھ کر وہ بھی اتنے دنوں کے بعد۔ تمہیں لگتا ہے کہ تمہارا شاہ خود کو سنبھال سکتا ہے۔ تمہیں جانے کی اجازت دے گا۔۔۔

- وہ بھی چینیج کرنے کے لیے کب سے میری یہ خواہش تھی کہ میں تمہیں اپنی فیورٹ ساڑی میں دیکھو۔
- مگر میری جان ہر بات انکار کر دیتی اور آج اپنی من پسند ساڑی میں تمہیں دیکھ کر میں چینیج کرنے کی اجازت دوں اتنا شریف تو تمہارا شاہ بالکل نہیں ہے۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

لبوں پر مسکراہٹ گالوں پر گہرے ڈمپل بہکی ہوئی نگاہیں اور بہت دنوں کے بعد شاہ کا مسکراتا ہوا چہرہ دیکھ کر، میرب چند سیکنڈ کے لیے اپنی شرماہٹ کو بھول کر نظریں جو اس کی طرف اٹھی توجھکانا بھول گئی۔۔۔

ظالم خوبصورت بھی تو اتنا تھا کہ قریب سے دیکھنے پر جان تو میرب کی بھی نکل رہی جاتی۔ وہ کیسے بتاتی کہ اگر یہ شرم اس کا پیچھا چھوڑ دے تو وہ بھی اپنے شاہ کے اس خوبصورت چہرے کو اپنے لبوں کا لمس دینا چاہتی ہے۔۔۔

"اس کے سینے میں چھپنا چاہتی ہے اسے محسوس کرنا چاہتی ہے۔ مگر لڑکی تھی جتنا بھی کوشش کر لے وہ اپنے شاہ کا مقابلہ تو نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔" www.kitabnagri.com

"شاہ تو جب اپنی پر آتا تو اس شرم نام کے لفظ کو بھی شرم آنے لگتی تھی۔ جس میرب کی حسن کی وہ تعریف کر رہا تھا وہ کیسے بتاتی کہ وہ جب جب اپنے شاہ کو دیکھتی ہے۔ اس کی جاذب نظر پر سنیلٹی پر مر مٹی ہے۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

'رشتک کرتی ہے اپنے اوپر کہ اتنا پروقار ہینڈ سم خوبصورت بھرپور مردانہ وجاہت مالک رومان شاہ اس کا ہے۔ اور اس کے دل پر میرب حکومت کرتی ہے۔۔
اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va3357500595)

Posted On Kitab Nagri

"یہ بات سوچ کر بھی میرب کی گردن غرور سے تن جاتی تھی۔ اتنا غرور تو میرب کا بنتا تھا۔ کیونکہ رومان شاہ آج بھی ہزاروں لڑکیوں کا کرش ہے۔ اس کی جان میرب میں بستی۔۔ ایک اکڑوشہزادے کی محبت تھی وہ۔۔ تو خود پر غرور کیسے نہ کرتی۔۔

"اس کی طرف قدم لیتے فنا کر دینے والی مسکراہٹ اس پر اچھالی۔ وہ اس کی باتوں اور نظروں سے سرخ ہو چکی تھی۔۔

"قدم پیچھے لے جاتے لے جاتے وہ دیوار سے جا لگی۔ اپنے دونوں ہاتھ اپنے کاندھوں پر رکھے ہوئے اب بھی خود کو شاہ کی بے باک نظروں سے چھپانے کی ناکام کوشش کرتی ہوئی دیوار سے لگ کر ناظریں جھکا گئی۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پیچھے دیوار تھی سامنے شاہ مضبوط شاہ اپنے ہاتھوں میں سلسٹوں کی طرح ساڑی کو لپیٹتے ہوئے اس کے قریب سے قریب تر ہوتا جا رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"میرب کی راہ فرار وہ بند کر چکا اور نظروں کی حدت اس کے وجود پر پوست کرتے ہوئے آتش لبوں سے مسکراتا ہوا پاس آنے لگا۔۔

"وہ مسکراتا اس کے سامنے دو قدم کی دوری پر کھڑا ہو گیا۔ اور اس کے چہرے محبت بھری گہری نظروں سے دیکھتا ہوا اس کے قریب ہو گیا۔۔۔"

"شاہ پلینز تنگ مت کریں چینیج کر لینے دیں۔ ہلکی سی سرگوشی کی پلکوں کو جھکائے شرمائے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ التجاء والا لہجہ وہ خوبصورتی کا مجسمہ لگ رہی تھی۔۔۔" ایسی خوبصورت کالنج کی گڑیا جسے دیکھ کر لگتا کہ اگر زور سے پکڑا تو وہ ٹوٹ جائے گی۔۔۔ لمبے چھوڑے شاہ کے سامنے نازک اور چھوٹی لگ رہی تھی۔

تنگ تو میری جان ابھی میں نے تمہیں کرنا شروع ہی نہیں کیا تم تو میری جان ابھی سے گھبرا گئی۔۔۔۔" اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے اپنی قریب کیا۔ اپنے مضبوط ہاتھ کی پشت اس کے گال پر رکھتے ہوئے سہلار ہاتھ۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- ہیل پہن کر تم نے بہت اچھا کیا کس کرنے میں مشکل نہیں ہوگی۔۔ مجھے جھکنا نہیں پڑے گا۔ گال پر اپنے آتش لب رکھتے ہوئے نرمی سے لمس چوڑا۔۔

"وہ کسمائی اور پیچھے ہٹنے کی بے جا کوشش کی۔۔۔ بھول چکی تھی کہ شاہ جس موڑ میں آچکا ہے اس کے بعد تو وہ اس کی سانسیں پی کر ہی پیچھے ہٹتا۔۔ آج کون سا شاہ بدل گیا تھا۔۔

"اتنے دنوں کی پیاس اور محبوب اتنا قریب تو جان شاہ دوری ممکن نہیں ہوتی سرگوشی کرتے ہوئے چہرہ اس کے قریب لے جا کر اس کے مخملی گالوں پر اپنے سخت بیرڈ والے گال رب کرتے ہوئے کان کی لو کو چوم لیا۔۔

"شاہ کے ہاتھ کی حدت سے وہ سبک گئی۔ اس کے ایک ہاتھ کو پکڑ کر نرمی سے گھوماتے ہوئے اس پشت اپنے کسرتی سینے سے لگائی۔ ایک ہاتھ اس کے پیٹ پر رکھ کر دوسرے ہاتھ سے اس کان کے پاس گردن پر اپنی انگلیوں سے سہلانے لگا۔۔

"اس کے چھونے سے میرب کے پورے وجود میں سنسنی دوڑ گئی۔ شاہ کے مردانہ ہاتھ کے لمس کی گرمی اس کی گردن کو جلتے ہوئے انگارے کی طرح سلکا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- میرب نے اپنے اپنے شاہ کے ہاتھ کا لمس بہت دنوں بہت محسوس کیا تو وہ مچل گئی۔۔۔

"پیٹ پر رکھے ہوئے ہاتھ کو نرمی سے سہلاتے ہوئے پیٹ پر اپنے ہاتھوں کا لمس چھوڑ رہا تھا۔ ہاتھ سہلاتے سہلاتے دل والے مکان پر آگیا۔ شاہ اپنے ہاتھ کے نیچے اس کے دل کی دھڑکنوں کو محسوس کرتے ہوئے مسرور ہونے لگا وہ بہک رہا تھا۔ ہمیشہ کی طرح میرب کی اتنی زیادہ نزدیکی شاہ کو اسی طرح بہکا دیتی۔

"شاہ کا دل بھی زور سے دھڑک رہا تھا جیسے کہ آج شاہ کا دل بھی دیواریں توڑ کر باہر آنے کو بے قرار تھا۔ شاہ کے ہاتھ نے اپنی جان کے دل کی دھڑکنوں کو بہت دنوں کہ بات محسوس کیا تھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

"شاہہہہہ۔۔۔۔۔ بولو شاہ کی جان شاہ کے نام کو مدھم آواز میں کھینچتے ہوئے میرب کی سانسیں تیز ہونے لگی۔ شاہ کے بھاری ہاتھ کا سخت لمس دل والے مقام پر محسوس کرتے ہوئے وہ لرز گئی۔۔۔

"شاہ کے ہاتھ کے لمس دل والے مقام پر سخت ہوئے تو میرب سسکیاں بڑنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ پلٹ کر شاہ کے گلے میں باہیں ڈالے اس کے سینے سے آن لگی۔ شاہ کے آتش لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی اپنی جان کے اس انداز پر۔۔۔

"جان شاہ مر کر بھی نہ ٹوٹے یہ رشتہ ہمارا! اس طرح سے اپنی روح میں سماں لوں تجھ کو! نہ جانے کیسا رشتہ ہے اس دل کا تجھ سے دھڑکنا بھول جاتا ہے تیرے پاس آنے سے!! میرب کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کان کی لو کو چوم کر دانتوں کی چہن دی۔۔۔

وہ سسکی تھی!! شاہ نے بے خودی سے جھکتے اپنے دہکتے ہونٹ میرب کی شہ رگ پر رکھے تھے۔۔۔ اسکے ہونٹوں کے شدت سموئے لمس کو محسوس کرتے وہ خشک ہوتے حلق سے سسکیاں نکلنے لگی۔ مگر آواز جیسے خلق میں دب سی گئی تھی۔۔۔ اپنے شاہ آگے وہ خود کو بے بس محسوس کرنے لگی۔ وہ جانتی تھی کہ شاہ کا انداز محبت بہت سخت ہے۔ مگر آج وہ کسی بھی طرح کی مزاحمت کر کے شاہ کے لبوں کی ہنسی کو چہین نہیں سکتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"آج کی ساری جدوجہد اپنے شاہ کی لبوں کی ہنسی کو واپس لانے کے لیے ہی تو تھی تو پھر مزاحمتیں کیسی

-

- آج بہت دنوں کے بعد شاہ اس کے اتنے قریب آیا تو انداز میں سختی کچھ زیادہ ہی تھی۔ میرب خود کو مضبوط ثابت کرتے ہوئے اپنی شاہ کی محبت میں ہر لمس ہر چہن کو سہتے جا رہی تھی۔۔

- ایک دم سے بے خود ہو کر میرب کے بالوں کو ہلکا سا جھٹکا دیتے ہوئے اسکے ہونٹوں پہ اپنے دہکتے لب رکھ اس کی نازک سی پنکھڑیوں کو آتش لبوں کی قید میں لے گیا۔۔



"شاہ کے لب لبوں کی گرمی میرب کی پنکھڑیوں کو جلا رہی تھی۔ شاہ بہت بے قابو ہوتے ہوئے پنکھڑیوں کی نمی کی ہر بوند کو پیتے ہوئے اپنے ہونٹوں سے حلق کو ترک کر رہا تھا۔۔

وہ بہت دنوں کیا پیاسا صحرا میں بھٹکنے کے بعد آج اپنے محبوب کے لبوں سے پیاز بجھا رہا تھا۔ جو اتنی جلدی نہیں بجھ سکتی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

"شاہ دور تھا تو دور تھا اب کرب آکر وہ خود کو سنبھال سکے، یہ رومان شاہ کیے طوفانی جزباتوں کی بس کی بات نہیں تھی۔"

"وہ اتنا بہک چکا تھا کہ میر کی سانسیں حلق میں اٹکی ہوئی تھیں۔ مگر وہ آنکھیں بند کیے ہوئے اس کی کمر پر ایک ہاتھ رکھے۔ اسے خود کے بے حد قریب کیے، اس کے چہرے پر جھکا اپنی پیاس مٹا رہا تھا۔"

۔ شدت پیاس اس قدر تھی کہ میرب کو اپنی سانس سے لینے کے لیے اس کا محتاج ہونا پڑا۔ اسے اپنے لبوں پر جلن محسوس ہونے لگی۔

Kitab Nagri

"جب شاہ کو اس نے کاندھوں پر ہاتھ رکھ کر تھوڑا دور کرنا چاہا تو مقابل کی گرفت اسکی قمر پہ بڑھنے لگی۔۔ اسکی نازک سی قمر پر شاہ کی سخت انگلیاں دسنے لگی۔۔ انداز ایسا جیسے کہہ رہا ہو کہ دوبارہ ایسی جرات مت کرنا۔"

Posted On Kitab Nagri

"سانسوں کو خود میں انڈیلتے شاہ بے خود سا ہو کر اسکے نازک وجود کو اپنی الفت سے اسے بھگور رہا تھا۔ اسکی نرم گرم سانسوں کو خود میں اترتا محسوس کرتے شاہ کے اندر جیسے جذباتوں کا طوفان سا برپا ہو۔۔۔ سختی کمر پر پہلے سے زیادہ کرتے ہوئے اسے خود کے ساتھ لگائے ہوئے۔ مگر پنکھڑیاں اب کی بھی اس کی قید میں تھی اتنے دنوں کی شدت کو وہ اپنی سختیوں سے پورا کر رہا تھا۔۔۔"

- اپنی بڑھتی تشفی اسکے گلابی نازک ہونٹوں سے بجھاتے وہ آنکھیں موندے سکون اپنے اندر تک اترتا ہوا محسوس کر رہا تھا۔۔۔

کہ اپنے چہرے پہ نمی کو محسوس کیے شاہ نے خماری سے بھری ہوئی بھاری اپنی سرخ ہوتی آنکھوں کو کھولتے میرب کو دیکھا۔۔۔

Kitab Nagri

"اسکی نم آنکھوں کو دیکھ وہ ناچاہتے ہوئے بھی اسکے ہونٹوں کو آزادی دیتے ہوئے احسان کر گیا۔۔۔"

"شاہ کیا ہو گیا تھا آپ کو!! مجھے سانس نہیں آرہی تھی۔ اس کے سینے پر سر رکھتے ہوئے شکوہ کر رہی تھی۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"شاہ کی جان سانس تو مجھے بھی نہیں آرہی تھی۔ جتنی مشکل میں تم تھی اتنی ہی مشکل میں، میں بھی تھا، اگر تمہارے لبوں سے خود کو پوری طرح سے صحراب نہ کرتا تو جیسے مر رہا تھا۔"

"اس کی کمر پر اپنی ہاتھوں کی گرفت کو نرم کیا۔ باہوں کا گھیرا اس کے گرد بناتے بالوں پر لب رکھ دیے محبت سے بھرا لمس دیا۔ جیسے اپنی سختی کی تلافی کر رہا ہو۔"

"میری جان نے ہماری اینیورسری کا سر پرانز تو بہت خوبصورت پلین کیا ہے۔ کمرے میں نظر دوڑاتے ہوئے حوش کی دنیا میں واپس آیا تھا۔"

"سوری میں تو اپنی جان کے لیے کوئی گفٹ نہیں لاسکا انداز شرمندگی سے کہا۔"

www.kitabnagri.com

"شاہ آپ تو خود میرے لیے خدا کا دیا ہوا ایک گفٹ ہے۔ اور پھر بھی اگر آپ مجھے کوئی گفٹ دینا چاہتے ہیں تو مجھے میرا شاہ واپس لوٹا دیں۔۔۔ یہ خاموش شاہ زرد چہرہ زندگی سے بیزار آنکھیں مجھے اٹپ ایسے اچھے نہیں لگتے۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"شاہ کی سخت بیرڈ والی گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے سہلا رہی تھی۔ کتنا بدل گیا تھا اس کا شاہ۔ چہرہ بے حد مر جھایا ہوا لگ رہا تھا۔ میرب کے دیکھنے کے انداز سے میرب کے شاہ سے محبت چھلک چھلک کر اس کی آنکھوں سے دکھائی دے رہی تھی۔۔۔
"وہ بڑی محبت اور غور سے اپنی میرب کو دیکھ رہا تھا۔ جو اپنے شاہ کو خوشی کے پل دینے کے لیے اپنی فطرتی شرم و حیا کو بلائے طاق رکھ کر خود کو اس کے سامنے رکھے ہوئے تھے۔۔۔

"جس حال میں اس وقت میرب کھڑی تھی ایسے میں تو میرب آنکھیں تک نہیں کھولتی تھی۔ مگر آج اپنی شاہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کر رہی تھی۔۔۔

"اسے پتہ تھا کہ میرب یہ سب اس کی زندگی میں خوشیوں کے رنگ بھرنے کے لیے کر رہی ہے۔۔۔
اسے قدر تھی میرب کی سچی محبت کی، اس کا دل جانتا تھا کہ وہ میرب کے ساتھ بھی غلط کر رہا تھا۔۔۔

"وہ اس طرح زندگی سے کٹ کر نہ تو وہ اسے ٹائم دے رہا تھا۔ اور نا ہی اسکے جائز حقوق پورے کر رہا تھا۔ جس کے لیے وہ خود سے بھی شرمندہ تھا اور اپنے رب سے بھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"شاہ پلیز اگر مجھے گفٹ دینا ہے تو مجھے میرا پہلے والا شاہ واپس کر دیجئے سینے سے سر کو اٹھائے نظروں سے التجائے محبت کر رہی تھی۔۔۔"

"آئی لو یو شاہ کی جان اب میری جان کو مجھ سے کوئی شکایت نہیں ہوگی۔ وعدہ کرتا ہوں کہ کل سے تمہیں تمہارا شاہ واپس مل جائے گا۔۔۔ بلکہ آج سے ہی مل جائے گا۔۔۔ میں کون ہوتا ہوں تمہارے شاہ کو تم سے دور کرنے والا۔ اور گزرے دنوں کی معذرت چاہتا ہوں۔۔۔ شاہ کے لہجے سے مٹھاس شہد بن کر ٹپک رہی تھی۔۔۔"

۔۔۔ وہ اپنی بیوی کی اتنی پیاری اور معصوم سی خواہش کو تو وہ پورا کر ہی سکتا تھا۔ جس کو وہ اپنی پہلی اینیورسری پر بطور گفٹ مانگ رہی تھی۔۔۔۔۔ تھینک یو۔ تھینک یو سو میچ شاہ!!

www.kitabnagri.com

"شاہ کی کمر کے گرد اپنی نازک سی باہوں کا حصار بناتے ہوئے خود کو اس کے مضبوط چوڑے سینے کے اندر چھپاتی چلی گئی۔۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

'میری جان میرے خیال سے کیک کاٹ کر سیلیبریٹ کر لیتے ہیں۔ ورنہ تمہاری اتنی محنت ضائع جائے گی۔

۔ کیونکہ تمہارے شاہ میں صبر نام کی کوئی چیز نہیں۔ میری جان تم بہت اچھی طرح سے واقف ہو۔۔

اگھمبیر آواز میں کہا۔ اس کے گال پر لب لگاتے ہوئے لمس دیا۔۔

"جی وہ شاہ کے خماری سے بھری آواز سے شرماتے ہوئے پیچھے ہوئی۔ اپنی۔ ساڑی کے پلو کو ایک کاندھے سے دوسرے کاندھے پر ڈالتے ہوئے خود کو چھپانے کی بے جاں سی کوشش کی۔ جو کہ فضول تھی۔۔۔ نیٹ کی ساڑی اس کے خوبصورت جسم کی رعنائیوں کے کو چھپانے سے بالکل قاصر تھی۔۔

www.kitabnagri.com

"آؤں ہوں!!! جان شاہ اس کا کوئی فائدہ بھی نہیں ہے اور میری طرف سے اجازت بھی نہیں۔۔۔ اس کی ساڑی کے پلے کو واپس سے گلوز کرتا ہوا ایک ہی کاندھے پر ڈال دیا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- تھوڑا پیچھے ہٹ کر اس کی خوبصورت سراپے کو گہری نظروں سے دیکھا۔ انگلی اور انگوٹھے کو گولائی میں جوڑتے ہوئے پرفیکٹ کا اشارہ دیکھ دیا۔۔۔۔۔

- آنکھ کو دباتے ہوئے شرارتی انداز سے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا ہوا۔ اسے ٹیبل پر رکھے ہوئے کیک کے پاس لے آیا۔۔

کیسا ہے!! ایک کی جانب اشارہ کرتے ہوئے میرب نے پوچھا۔۔ بالکل تمہارے جیسا خوبصورت میٹھا لذیذ دلفریب شاہ کی آنکھوں میں اس وقت خمار یوں کا ایک جہاں آباد نظر آرہا تھا۔۔

"میرب نے پلکیں جھکالی شاہ کی آنکھوں میں دیکھنے کی ہمت نہیں تھی۔ وائٹ کریم سے چھوٹا سا ایک ہارڈ کیک بنا ہوا تھا۔ جس کا اوپر والا حصہ فل ریڈ کلر کے گلاب کے پھولوں سے بنایا ہوا تھا۔۔

- کریم سے بنے ہوئے ریڈ گلاب کے پھول بے حد خوبصورت لگ رہے تھے۔ ایک سائیڈ پر کیک کو نے پر اور چھوٹا سا وائٹ کلر کا ہارٹ بنا ہوا تھا۔ جس کے اوپر پیپی اینیور سری بہت خوبصورتی سے لکھا گیا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- پاس چھوٹی سی knife رکھی ہوئی تھی جس کے ہینڈل پر ریڈ کلر کا خوبصورت ربین بینڈ باندھ کر فلا اور بنایا ہوا تھا۔ شاہ نے knife اٹھا کر میرب کے ہاتھ میں دی۔ اور خود میرب کی پشت پر آن کھڑا ہوا۔۔۔

- اپنا ایک ہاتھ میرب کے پیٹ پر باندھ لیا۔ جہاں پر اس وقت کپڑے نام کی کوئی چیز موجود نہیں تھی۔ کیونکہ ساڑی کا بلاؤز بے حد چھوٹا تھا۔ نیچے والی فال اور بلاؤز کے درمیان جو جگہ خالی تھی۔ وہاں پر شاہ نے اپنا ہاتھ رکھا ہوا تھا۔۔۔

- شاہ کے ہاتھ کی حدت سے میرب ایک بار پھر سے کسمائی تھی۔ جو خود کو بہت کمفرٹیبل کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

- اپنا مضبوط ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھتے ہوئے knife سے کیک کو دو طرف سے ہلکا سا کٹ لگاتے ہوئے ٹرائی اینگل کی شیپ میں ایک چھوٹا سا پیس کٹ کر لیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- چھری کو سائیڈ پر رکھتے ہوئے شاہ نے اس پیس کو اٹھایا اور میرب کے لبوں سے لگا دیا۔۔ میرب نے چھوٹی سی بانٹ لے کر اپنا ہاتھ باقی کے کیک کے ٹکڑے کی طرف بڑھایا۔ جو کہ وہ شاہ کو کھلانا چاہتی تھی۔۔۔۔

"اوں ہوں!! شاہ نے اپنا چہرہ سائیڈ پر کرتے ہوئے نفی میں سر کو نفی میں ہلایا۔ میں اپنا منہ میٹھا اپنے انداز سے کروں گا۔ یہ سیدھے سادے طریقے سے کیک بچے کھاتے ہیں۔۔۔

"میری اینور سری کا کیک ہے میں اپنے انداز سے ہی کھاؤں گا۔۔۔

شاہ ہماری اینور سری ہے!!!
Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"تو ٹھیک ہے تم بھی میرے انداز سے کیک کھا لینا!!!

"میرب تو اپنی بات میں خود ہی پھنس گئی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"جی نہیں میں نے جیسے کھا لیا وہ ٹھیک ہے منمنائے ہوئے آواز میں کہا۔"

"او کے جیسے تمہاری مرضی مگر میں تو کیک اپنے انداز سے ہی کھاؤں گا!!"

۔ کہتے ہوئے میرب کے تھوڑا سا سامنے ہو کر اس کے لبوں پر جھکا اور لبوں پر لگے ہوئے کیک کو اپنی زبان سے صاف کیا۔ اور ساتھ میں ایک بار پھر اپنے لبوں کی شدت اس کی پٹکھڑیوں پر دکھا گیا۔

"یہ ہوتا ہے اینیور سری کے کیک کو سیلیبریٹ کرنے کا طریقہ۔۔ میرب جو شاہ کے انداز سے شرمنا کر نظر جھکائے کھڑی تھی۔ شاہ اس کی حالت کو دیکھ کر محظوظ ہو رہا تھا۔"



"ہمم!!"

"کیا!!"

شان نے اسے یوں شرماتا ہوا دیکھ اپنا کاندھا مارتے ہوئے دونوں آئی برواٹھا کر اشارہ کیا۔ میرب کو سمجھ نہیں آئی تھی کہ شان نے کیا کہا ہے۔ اس لیے اس نے کنفیوز سے انداز میں (کیا) کہا۔

"میں نے کہا جان شاہ باقی کی اینیور سری سیلیبریٹ کرنا شروع کریں۔ رات کے دو بج رہے ہیں۔"

Posted On Kitab Nagri

"میرب نے پلکیں جھکائے شاہ کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اپنا چہرہ چھپا لیا۔۔۔ وہ شاہ کی اس بات کا بھلا کیا جواب دیتی۔۔۔"

"جان شاہ تمہاری چپ کو بھی شاہ ہاں ہی سمجھے گا۔ اور مزاحمت کو بھی ہاں۔ تمہاری نا کو بھی ہاں۔۔"

کیونکہ شاہ کو جب اپنی میرب کے پاس آنا ہوتا ہے تو شاہ کو کسی کی بھی اجازت کی ضرورت نہیں ہوتی۔۔۔ جھک کر پورے حق میرب کو اپنے باہوں میں اٹھاتے ہوئے بیڈ پر لا کر بھری نرمی سے لٹا دیا۔

"روم کو ریڈ اور وائٹ غباروں سے بہت خوبصورت ڈیکوریٹ کیا گیا تھا۔ نیچے زمین پر بھی خوبصورتی سے پھیلے ہوئے ریڈ اور وائٹ بلون بہت دل کش منظر پیش کر رہے تھے۔۔۔"

۔۔۔ بیڈ پر آف وائٹ چادر کے اوپر گلاب کی پتیوں سے ہاڈ بنا اس میں آئی لو یو شاہ لکھا ہوا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- روم میں ایک رومینٹک ساماحول تاری تھا۔۔ آئی لویو ٹو شاہ کی جان!! بیڈ پر لکھ کے ہوئے آئی لویو کا شاہ نے اپنے لبوں سے جواب دیا۔۔۔

- میرب نے شرما کر اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ لیا۔۔ یہ وقت اس کے لیے بہت کڑا امتحان تھا۔۔ وہ ریڈ کلر کی نیم دراز ساری کو پہنے ہوئے بیڈ پر لیٹی تھی۔ جہاں پر اس وقت گلاب کی پھولوں کی مہک پوری طرح سے پھیلی ہوئی تھی۔۔

- اپنے جسم پر شاہ کی نظروں کی گرمی کو محسوس کرتے ہوئے اس کی ہتھیلیاں پسینے سے نم ہوئی۔۔ پورے وجود میں سنسنی سی دوڑ رہی تھی۔۔۔ اپنے ہاتھوں پیروں میں بے جان سی کیفیت لیے وہ آنکھیں بند کر کے اپنے چہرے کو دونوں ہتھیلیوں سے چھپا کر لیٹی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

- وہ اپنے آتش لبوں سے مسکراتے ہوئے۔ اپنی شرٹ کے بٹن کو کھول کر سائیڈ پر رکھتے ہوئے۔ اپنے کسرتی مضبوط وسیع سینے کے ساتھ اس کے اوپر گرنے والے انداز میں جھکا۔۔۔ اس کے نازک سے لبوں پر اپنے آتش لبوں رکھتے ہوئے پنکھڑیوں کو قید کر لیا کچھ دیر پہلے جو نمی بچی تھی۔ ان کے ساتھ اب وہ انصاف کرتے ہوئے چوس رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- بیتابی سے اپنی تشنگی کو مٹانے کے لیے۔ اس ہر نقش کو چوم رہا تھا۔۔ اس پورے چہرے کو اپنے لبوں کے لمس سے طواف کروا رہا تھا۔۔

- کانوں کی لو کو چومتے ہوئے دانتوں کا دباؤ دیا وہ سسکی تھی۔۔۔ لب تھوڑا نیچے آکر اس کی خوبصورت گوری گردن پر رکے۔۔۔ شاہ کے لبوں کے گرم گرم لمس اپنی بیوٹی بون پر محسوس کرتے ہوئے اس کی سانسیں تیز ہونے لگی تھی۔۔

- لبوں کے لمسوں کی حدت سے وہ پھٹ پھٹانے لگی۔۔۔ جس کو وہ اپنی ہمیشہ والی ادا سے لاک کر چکا تھا۔۔۔ اس کے اوپر براجمان ہو کر لیٹا اس کی ٹانگوں کو اپنی ٹانگ کو میں لاک کر دیا۔۔ اس کے دونوں ہاتھ اپنے ایک ہاتھ سے پکڑ کر تکیے پر بن کر دیے۔۔۔۔۔

وہ ایسا ہی تھا اپنی محبت نچھاور کرتے وقت وہ ہمیشہ ظالم بن جاتا۔۔ جیسے اس وقت سیل فٹ بنا ہوا صرف اپنے لبوں کو سکون دے رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اس کے لب گردن سے نیچے کا سفر طے کر رہے تھے۔ میرب کی سانسیں مزید تیز ہونے لگی۔۔ آہ
!! شاہ کے دانتوں کی چبن کو دل اپنے دل والے مقام پر محسوس کیا وہ سسک رہی تھی۔۔

- شاہ کے دانتوں کی سختی سے اس کے منہ سے آہ نکلی! جس کو اپنا چہرہ اٹھا کر اس کے لبوں پر لب رکھتے
ہوئے خاموش کروا گیا۔۔۔

- وہ اس کی خوبصورت رانائیوں کو دیکھ کر چومتے ہوئے مسرور ہو رہا تھا۔ میری جان شاہ کی قربت کی
سختیوں کو سہنا جان شاہ پر لازم ہے۔۔۔ میری جان اپنے شاہ کی سخت قربت کو برداشت کرو۔۔۔

تمہارا شاہ اس وقت اپنے بس میں نہیں۔ صبح اٹھ کر معذرت کر لوں گا۔ مگر اس وقت نرمی کی امید
مت رکھنا میری جان۔ مجھ سے نہیں ہو گا۔ خمار دار آواز میں کہتا ہوا واپس دل والے مقام پر چکا۔۔

- اپنے لبوں پر اس کے دل کی دھڑکنوں کو رقص کرتے ہوئے محسوس کر کے وہ کتنا پر سکون تھا۔ وہ
اس وقت ہر غم سے دور۔ اس کے چہرے پر میرب کی قربت کی لالی تھی۔ لبوں پر میرب کے
خوبصورت وجود کی رعنائیوں کی خوشبو تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میرب کی تو شاہ نے حالت قابل رحم کر رکھی تھی۔ ورنہ وہ اگر دیکھ سکتی کہ اس کا شاہ اس وقت کتنا خوش ہے۔۔

- وہ بھی تو اپنی شاہ کی محبت میں اپنی نازک کی سی جان کو ہلکان کر رہی تھی۔ پوری کوشش تو کر رہی تھی وہ شاہ کی شدتوں کو برداشت کرنے کی۔ اپنے شاہ کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلانے کے لیے ہی تو اس نے یہ قدم اٹھایا۔۔

- اس وقت شاہ جتنا بھی بہک جائے میرب کبھی کوئی مزاحمت نہ کرتی۔ میرب تو اپنے شاہ کے قدموں کی دھول تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- وہ چاہے اسے اپنے دل کے تخت پر بٹھا کر اپنی رانی سمجھتا تھا۔۔

- مگر وہ کبھی میرب کے دل سے پوچھتا جو آج بھی اپنے شاہ کو اپنے سر کا تاج اور خود کو اس کے پیروں کی دھول سمجھتی۔ اس کا تو دل کرتا کہ وہ اپنے شاہ کی عشق میں اپنے شاہ پر قربان ہو جائے۔۔ وہ اپنی

Posted On Kitab Nagri

محبت کی بارش اس پر برسارہا تھا۔۔ اس محبت کی سخت بوندوں کی چبن سے اس کے منہ سے دھبی دھبی سی سسکیاں نکل رہی تھی۔۔

۔ وہ اپنی اتنے دن کی دوری کو محبت میں بدلتے کرشدتوں سے مٹا رہا تھا۔۔

۔ اس کی نازک سی انگلیوں میں اپنی سخت مضبوط مردانہ ہاتھوں کی انگلیوں کو بھنسا کر۔ اس کے دونوں ہاتھ بیڈ پر لاک کر رکھے تھے۔۔

۔ اپنے بے باک بہکے ہوئے لبوں کو آوارگی کے ساتھ اس کے پیٹ تک لے آیا۔۔۔ پیٹ کو چومتے ہوئے لبوں کے نرم گرم لمسوں کی بارش کر رہا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

۔ اس کی سانسیں بہت زیادہ تیز ہونے لگی تھی۔۔۔ شاہ بہت دنوں کے بعد اس کے اتنے قریب تھا۔۔ وہ اسے سانس تک لینے کا موقع نہیں دے رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"اپنی شدتوں کو بڑھاتا ہی چلا گیا وہ اپنے شاہ پر نم آنکھوں سے قربان ہوتی چلی گئی۔۔۔ آج بہت دنوں کے بعد رات کی چاندنی نے شاہ اور میر کی ایک خوبصورت رات کی داستان کو مکمل ہوتے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔۔۔"

- چاندنی بھی بہت خوش تھی شاہ اور میر کو داستانِ محبت مکمل کرتے ہوئے دیکھ۔۔۔

- میرب اور رومان شاہ کی بے مثال محبت۔۔۔۔۔ ایسی محبت ناکسی نے آج تک کی ناکوئی کر سکتا تھا۔ ہیر رانجھاسی پنوشیری فرہاد دیو داس پارویہ سب تو گزرے وقت کی کہانیاں بن چکی تھی۔۔۔

آج کے دور میں زندہ اور مثالی محبت تھی رومان شاہ اور میرب کی۔۔۔

www.kitabnagri.com

- وہ میرب کا شاہ تھا!!! اور وہ رومان شاہ کی۔ جان شاہ۔۔۔

oooooooo

Posted On Kitab Nagri

میرہا آج بہت دنوں کے بعد اپنے سسرال میں رکنے آئی تو ملک زبیر اور اس کی اہلیہ اپنی بہو کو دیکھ کر بہت خوش تھے۔۔۔۔

- ان کے گھر میں ایک رونق سی لگ گئی تھی۔ کھانا کھانے کے بعد بہت دیر تک وہ اپنی ساس اور سسر کے کمرے میں بیٹھی ہوئی باتیں کرتی رہی۔۔۔

- مرہا بھی آج بہت اچھا فیمل کر رہی تھی اپنے گھر والوں کو ٹائم دے کر۔ اب رات کافی ہو چکی تھی تو اجازت لیتے ہوئے اپنے روم کا رخ کرتی ہوئی باہر آگئی۔۔۔۔



- روم کا دروازہ کھولا اور اپنے گلے میں سے دوپٹہ نکال کر اس نے صوفے پر رکھ دیا۔ وہ سیدھی واش روم میں گئی تھی۔ فریش ہو کر چہرے کو ٹاول سے صاف کرتے ہوئے۔

Posted On Kitab Nagri

- اپنے روم کے خوبصورت ڈریسنگ مرر کے سامنے سے رکھا ہوا برینڈڈ ماجر انزرا اٹھایا۔ جو وہ رات کو روز اپنے ہاتھوں پر لگا کر سوتی تھی۔ اسے آج بہت دنوں کے بعد اپنے روم میں آکر بہت اچھا لگ رہا تھا۔۔۔

- اس کمرے میں اس کی بہت سی خوبصورت یادیں تھیں۔ وہ اپنے دل میں میر کو سوچ رہی تھی۔ کہ کاش میر بھی یہاں ہوتے۔۔ ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے اپنے میر کو یاد کرتے وقت اس کے دل نے ایک زوردار بیٹ مس کی۔۔۔

- وہ لپک کر اپنے فون کی جانب گئی تھی اس کے کان اس وقت اپنے میر کی آواز سننا چاہتے تھے۔ وہ جانتی تھی کہ اس کا میر اس وقت اس سے بہت دور ہے وہ اس کے پاس نہیں آسکتا۔۔۔

- نمبر ڈائل کر کے وہ بیڈ پر لیٹ گئی ریموٹ سے روم کی لائٹ آف کر کے سائنڈ ٹیبل پر رکھے لیمپ کو جلا دیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

۔ شاہ میر فون نہیں اٹھا رہا تھا۔ رات کافی ہو چکی تھی۔ شاید وہ سوچا تھا۔ مرہانے اپنے دل کو سمجھاتے ہوئے فون سائیڈ پر رکھ دیا۔ بلینکٹ کو اپنے اوپر کھینچتے ہوئے کروٹ لے کر آنکھیں بند کر لیں۔۔۔

۔ اسے سوئے ہوئے کچھ دیر ہی گزری تھی۔ ابھی وہ مکمل گہری نیند میں نہیں گئی۔ اس کی آنکھ ایک انجانے سے خوف کو محسوس کرتے ہوئے کھلی۔۔

- اسے اپنے روم میں ایک عجیب سا خوف محسوس ہوا۔ جیسے کوئی ہلچل ہو۔ جیسے کوئی نظریں اس کا تعقب کر رہی ہوں۔ کسی کی سانسوں کی آواز کو اس نے اپنے روم میں محسوس کیا۔۔۔

- وہ گھبرا کر بیڈ پر ایک دم سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔ اسے کی سامنے جو نظریں کھڑکی کے اوپر پڑی۔ تو آہ

www.kitabnagri.com

آہ آہ؟؟؟؟؟

!!!

کمرے میں محدود روشنی ہونے کی وجہ سے مرہا کو تیزی سے آنے والے کی شکل ٹھیک سے نظر نہیں آئی۔ بھاری ہاتھ سے اس کی آواز کو روک دیا گیا۔ ڈر اور خوف کی شدت سے مرہا کا وجود کانپ رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- مرہا کو خود کی جان بچانے کے لیے اور کوئی ہتھیار نظر نہیں آیا تو اس نے مقابل کے ہتھیلی پر زور سے دانت گاڑ دیے۔ جس سے مقابل نے درد کی شدت سے ہاتھ پیچھے کیا۔۔۔

- وہ جلدی سے بیڈ پر سے اترتی ہوئی روم کے دروازے کی جانب بھاگی تھی کہ آنے والے شخص نے میرہا سے پہلے فاصلہ طے کرتے ہوئے ہینڈل پہ رکھے اس کے ہاتھ پر اپنا مضبوط ہاتھ رکھ کر اس کی پشت کو اپنے سینے سے لگایا۔۔

- دونوں ہاتھوں کو سامنے کی جانب آپ ایک ہاتھ سے لاک کر دیا۔

- چھوڑو مجھے چھوڑو میں مار دوں گی۔ آپ کو کون ہو تم تمہیں پتہ نہیں ہے میرے شوہر کا وہ تمہیں گولیوں سے اڑا دے گا۔۔۔

- وہ خود تو کچھ کرنے کی حالت میں نہیں تھی۔ اور ویسے بھی وہ تو اتنی ڈرپوک تھی کہ گھر میں چھپکلی دیکھ کر پورے گھر میں ناگن ڈانس کرتی پھرتی۔ تو اس نے کسی کا کیا بگاڑ لینا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- مگر اپنے شوہر کے بہادر ہونے کی دھمکی وہ پورے کھڑاک سے دے رہی تھی کہ اچانک میرہانے کچھ محسوس کیا۔۔۔

- اس شخص کے جسم سے اڑتی ہوئی کلون کی خوشبو بہت جانی پہچانی تھی۔ ڈر سے دھڑکتے ہوئے دل کو بیٹ مس کرنے میں دیر نہیں لگی۔۔۔

- کیونکہ یہ خوشبو اس کے میر کی تھی وہ ڈر سے اتنی گھبرائی ہوئی تھی کہ اس نے میر کا چہرہ تک نہیں دیکھا تھا۔ بس پاگلوں کی طرح روم سے باہر کی جانب بھاگ اٹھی تھی۔۔۔

- وہ جان چکی تھی کہ وہ اس کا پیارا شوہر ہے۔۔۔ اب وہ بھی تیز دھڑکنوں سے چپ چاپ اپنے چالاک شوہر کی چالاکی پر محدود روشنی میں مسکرا دی۔۔۔

- اس کی جھپٹا ہٹ کو رکھا ہوا دیکھ میر کو حیرانی ہوئی۔
مرہا تم ٹھیک ہو!!!

Posted On Kitab Nagri

میر کو لگا کہ مرہا ہمیشہ کی طرح صدمہ برداشت نہ کرتے ہوئے بے ہوش ہو چکی ہے۔ مرہا نے بھی بھرپور ایکٹنگ کی اور لہراتے ہوئے نیچے گرنے لگی تھی۔

۔ ویسے تو مرہا کو گرنے سے بہت ڈر لگتا۔ مگر اس وقت وہ جانتی تھی کہ میر تو کبھی اسے پر آنچ تک نہ آنے دے تو مرہا زمین پر میر کے ہوتے ہوئے کیسے گر سکتی تھی۔۔۔

۔ اس کی امید کے مطابق میر نے اسے گرنے سے بچانے کے لیے اس کی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے تیزی سے اسے اپنے ساتھ لگالیا۔۔

۔ وہ بہت ڈر گیا تھا مرہا۔۔۔ مرہا کا نام لے کر اس کو گھبرائی ہوئی نظروں سے دیکھ کر بلارہا تھا۔۔ اپنے مضبوط ہاتھ سے اس کی گال کو تھپتھپاتے ہوئے اسے ہوش میں لانے کی کوشش کی۔۔۔

۔ مرہا سوری یار میں تو تمہیں سر پر انزدینا چاہتا تھا!! مجھے نہیں آئیڈیا تھا کہ تم یار اتنی ڈر جاؤ گی۔ مرہا نے آنکھیں کو تھوڑا سا کھول کر میر کی جانب دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

- جو اس کے چہرے پر اپنی نظریں مرکوز کیے ہوئے بہت گھبراہٹا تھا مرہانے آنکھ دبا کر میر کو حیران کر دیا۔۔

- مرہان کی بچی تم یہ سب ڈرامہ کر رہی تھی۔ گھورتے ہوئے مرہان سے کہا۔

- کیوں ڈرامہ کرنا صرف آپ کو آتا ہے پتہ ہے آپ نے مجھے کتنا ڈرا دیا تھا۔ میری توجہ نہ نکل گئی تھی مجھے لگا پتہ نہیں کون ہے کمرے میں آپ کو ذرا بھی مجھ پر ترس نہیں آیا۔ وہ ایک ہی سانس میں بولتی چلی گئی۔۔۔

- بھلا ایسے بھی کوئی سر پرانز دیتا ہے۔ وہ ناراض تو بالکل بھی نہیں تھی اب تو وہ اپنا ڈر بھی بھول گئی۔ اسے تو بس یہ خوشی تھی کہ آج اس کا میر اس کے پاس ہے۔۔۔

- اس کی باہوں کے من پسند گھیرے میں کھڑی ہوئی اسکے سینے پر دونوں ہاتھ رکھ کر مسکراتی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- ترس کی بچی پولیس والے سے چالاکی مہنگی پڑ سکتی ہے۔ جان نکال لی ہے تم نے میری اسے کس کے گلے لگاتے ہوئے اس کے ماتھے پر انابی لبوں سے لمس چھوڑا۔

- چھوڑیں اس بات کو آپ مجھے یہ بتائیں آپ نے مجھے آنے سے پہلے بتایا کیوں نہیں۔۔ اور آپ چوروں کی طرح گھر میں داخل کیوں ہوئے۔ آپ کو کیسے پتہ تھا کہ میں روم میں ہوں۔۔۔

- جبکہ میں تو بھائی کے گھر پر ہی رکی ہوئی تھی۔ آج اچانک ہی تو میں نے آنے کا پلان کیا تھا۔ وہ بہت سارے سوال ایک ساتھ کرتی ہوئی۔ میری کمر میں ہاتھ ڈال کر اپنی اداسی کو مٹانے کے لیے اس کے فولادی چٹان کے جیسے سینے سے لگی ہوئی تھی۔

- ہاتھوں کو مضبوطی سے اس کی کمر پر باندھ رکھا تھا۔

www.kitabnagri.com

- بس بس بس!!! میری جان سانس لے لو، ایک ساتھ اتنے سوال میں کہیں بھاگا نہیں جا رہا۔ تمہارے پاس ہی ہوں جتنے مرضی سوال کر لینا۔ اسے اپنے سینے میں سماتے ہوئے گرفت کو مضبوط کر گیا۔

- نہیں آپ مجھے ابھی کے ابھی جواب دیں۔ میرے سارے سوالوں کا!!

Posted On Kitab Nagri

- آج بہت دنوں کے بعد وہ اپنے میر کی باہوں میں تھی۔ تو یہ لاڈ تو اس نے اٹھوانے ہی تھے۔۔

- وہ جانتی تھی کہ اس کا میر اس کی اسی اداؤں پہ مرتا ہے۔ اسے بھی اپنے سارے سوالوں کا جواب ابھی کہ ابھی چاہیے تھا۔

- اوکے میر کی جان دے دیتا ہوں سارے سوالوں کے جواب۔ مگر اس سے پہلے ذرا مجھے فریش ہو لینے دو۔ تشنگی سے بھری ہوئی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔

- مرہانے کہا چلو ٹھیک ہے اسے لگا کہ میر بہت تھکا ہوا آیا ہے۔ آخر اس نے لاہور سے کراچی کا سفر کیا تھا۔ اور اس سے پہلے تین گھنٹوں کا سفر طے کر کے وہ لاہور پہنچا ہو گا۔ کیونکہ جس گاؤں میں شاہ میر کی پوسٹنگ تھی۔ وہ لاہور سے تین گھنٹے کے سفر کی دوری پر تھا۔۔

- تو شاہ میر کافی تھکا ہوا ہو سکتا تھا یہی سوچ کر میرہانے حامی بھر لی۔۔ اس نے سوچا چلو کوئی نہ بات نہیں میں اپنے سوالوں کے جواب تو لے ہی لوں گی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اسے لگا کے وہ شاید شاور لینا چاہتا ہے۔ مگر یہ تو اس کی غلط فہمی تھی بے وقوف لڑکی سمجھی نہیں کہ وہ کیا کہہ رہا تھا۔۔۔

- بس حامی بھر چکی تھی۔ وہ تو نادان لڑکی کو تب پتہ چلا جب وہ سر کے پیچھے سے ہاتھ رکھتا ہوا تھوڑا اسے پیچھے جھکاتے ہوئے۔ اپنے لب اس کے لبوں پہ رکھ کر اس کی نازک سی پنکھڑیوں کو اپنے انابی لبوں کی قید میں لے گیا۔۔۔

- وہ بہت دنوں سے اپنی جان سے وہ دور تھا۔ یہ دوری اس نے کیسے برداشت کی یہ تو اس کا دل ہی جانتا تھا۔ اسے نہ راتوں کو نیند آتی نہ دن کو چین وہ کتنے دنوں سے ہجر کی سولی پر لٹکا ہوا تھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

- آج اپنی جان کے لبوں پر لب رکھتے ہی اس کا دل خوشی سے جھوم اٹھا تھا۔ ایک ہاتھ اس کی کمر پر رکھے ہوئے

اسے دباؤ بڑھاتے ہوئے اور بھی اپنے قریب کر لیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ اس اچانک ہوئی آفات سے اپنے دونوں ہاتھ اس کے دونوں کاندھوں پر رکھے ہوئے اپنی لبوں کی
نمی سے اپنے میر کو صحراب کر رہی تھی۔۔۔

- آخر اس کی پنکھڑیاں بھی تو اپنے میر کے ہونٹوں کے لمس کو محسوس کر کے خوش ہوئی تھی۔۔ وہ بھی
تو بہت دن سے اپنے میر سے دور تھی۔۔۔ بے شک اس وہ ابھی اس عمل کے لیے تیار نہیں تھی۔۔۔
- میر نے اچانک حملہ اس کے لبوں پر کر دیا مگر پھر بھی وہ بہت پر سکون تھی۔ اپنے میر کی وجود کی اڑتی
ہوئی مردانہ پرفیوم کی مہک اس کی دل کی دھڑکنوں کو بے ترتیب کر رہی تھی۔۔

- اس کی کثرتی سینے سے لگی ہوئی اس کے باہوں کے مضبوط گھیرے میں تھی۔ وہ گھیرا جس میں وہ
ہمیشہ خود کو محفوظ محسوس کرتی۔۔ وہ اپنے میر کے لبوں سے اپنی پنکھڑیوں کو آزاد کروانا ہی نہیں چاہتی
تھی۔۔۔

www.kitabnagri.com

- اتنے دنوں کی دوری کے بعد بھی اس نے اپنی مرہا کے لبوں کی نمی کو بڑی نرمی سے پیا تھا۔۔

- وہ کہاں اپنی جان کو تھوڑا سا بھی سانسوں کے لیے ترستا ہوا نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔۔۔ وہ بڑی مشکل
سے پیچھے ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

- میر کا دل سے ناراض تھا دل بھرا نہیں تھا۔ مگر اس نے اپنے لبوں سے اس کی پکڑیوں کو آزاد کر دیا۔۔۔

- مگر یہ کوئی تھوڑے سے ٹائم میں نہیں ہوا تھا۔ اچھی خاصی نمی کو اپنے اندر انڈیلنے کے بعد ہی وہ پیچھے ہٹا تھا۔ مگر اس کا دل جو مرہا کی دوری سے بہت اداس تھا۔ وہ خوش نہیں تھا مرہا کے لبوں سے پیچھے ہٹ کر۔۔۔

- اپنے دل پر ضبط کرتے ہوئے وہ پیچھے ہو گیا۔ میر ہا اب بھی آنکھیں بند کیے ہوئے ہاتھ اس کے کاندھوں پر رکھے کھڑی تھی۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

- مدھم روشنی میں میر نے اپنی مرہا کے معصوم چہرے کو بڑی گہری نظروں سے دیکھا۔۔۔ اسی معصوم خوبصورت چہرے کو دیکھنے کے لیے ہی تو وہ اتنا سفر کر کے زبردستی چھٹی لے کر آیا تھا۔۔۔۔۔ جتنے دن اس نے اپنی مرہا کے بغیر گزار لیے تھے اس سے زیادہ کہ اس میں ہمت نہیں تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میری جان نے مجھے مس کیا !!!!

"بہت --- زیادہ !!!"

وہ لبوں کا ملاپ کروا کر پیچھے ہوا۔ اس کے چہرے کو گہری نظروں سے دیکھ کر اپنے دل کی تسکین کے لیے اس سے سوال کیا۔۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔
Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

- اس کی چھوٹی سی ناک کو اپنی ناک سے رپ کرتے ہوئے لبوں سے چوم لیا۔۔

- نیچے جھک اسے اپنی گود میں اٹھا کر پاس ہی رکھے ہوئے کنگ سائز صوفے پر بیٹھ گیا۔۔ اسے بھی اپنی گود میں ایک سائیڈ کو ٹانگے کیے ہوئے بچوں کی طرح بٹھائے ہوئے تھا۔۔۔ وہ بھی اپنے میر کے گلے میں آپ ی باہوں کا ہار ڈال کر۔ اس کے کاندھے پر سر رکھے ہوئے تھی۔۔۔

- چلو میری جان نے جتنا مس کیا ہے اپنی ہونٹوں سے یہاں پر کسیاں کر کے بتاؤ۔ شرارتی لہجے سے اپنے ہونٹوں کو انگلی سے پوائنٹ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

- میر آپ اکیلے رہ کر کچھ زیادہ ہی شرارتی نہیں ہو گئے۔ اس کے بازو پر پیار سے چٹکی کاٹتے ہوئے مسکرائی تھی۔۔۔

- میری پیاری بیوی اس میں شرارتی ہونے والی کون سی بات ہے میں نے تمہیں جتنا مس کیا اس کا کچھ حصہ تو میں نے آتے ہی ظاہر کر دیا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ میرہا کی پنکڑیوں کو اچھی خاصی مشکل میں ڈال کر وہ صرف کچھ حصہ ہی کہتے ہوئے بولا تھا۔۔

- اگر تم نے مجھے مس کیا ہے تو پھر تم بھی ظاہر کرو۔۔۔ اسے اپنی گود میں بیٹھائے ہوئے لب اس کی گردن پہ رکھ کر چھوٹے چھوٹے نرم گرم لمسوں کی بارش کر رہا تھا۔۔

- اپنی بیوٹی بون پر میر کے لبوں کے لمس سے مرہا کی آواز لڑکھڑانے لگی۔ مرہا کے کی آواز لڑکھڑانے پر میر کے انابی لب مسکرائے۔۔

- اپنی شرٹ کے اندر سے میر کے سخت حدت زدہ ہاتھوں کا لمس محسوس کر کے وہ سبک کر اس کی گود سے اٹھنے لگی تھی۔۔ کہ میر نے اس کی کوشش کو ناکام بناتے ہوئے۔۔ اس کی کلائی کو پکڑ اپنی جانب واپس کھینچتے ہوئے صوفے پر گر الیا۔۔۔

- خود ایک گھٹنا فولڈ کیے ہوئے دوسرے پاؤں زمین پر رکھ کر اس کے اوپر جھکا اور جھکتا ہی چلا گیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- مم۔۔۔ میر آپ کچھ کھائیں گے نہیں۔ اٹک اٹک کر کہا۔۔۔ آپ کو بھوک نہیں لگی۔۔۔ میر ہانے اتنی تیزی سے ہونے والی میر کی حرکات سے بچنے کے لیے اچھی بیوی بن کر کھانے کا پوچھا تھا۔۔۔

- بہت بھوک لگی ہے اور پیاس بھی اور اچھی بیوی ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے مجھے اپنی بھوک اور پیاز مٹانے دو۔۔۔ آج اگر کوئی ڈرامے بازی کی تو میر ہا کی بچی آج میں تجھے کچا کھا جاؤں گا۔ اس کے نچلے ہونٹ کے کنارے کو دانتوں سے ہلکا سا دباؤ دیتے ہوئے مسکرایا دیا۔۔۔

- وہ اس کے اوپر سے اٹھتا ہوا لائٹ کو آن کر کے آیا تھا۔ محدود سی روشنی میں مرہا کو بلر سب دیکھ کر میر کو صبر نہیں آ رہا تھا۔۔۔

- ایک ہاتھ سر کے نیچے اور دوسرا ٹانگوں کے نیچے سے گزرتے ہوئے اسے اٹھا کر بیڈ پر لے جا رہا تھا

- پہلے آپ مجھے یہ بتائیں کہ آپ کو کیسے پتہ چلا کہ میں آج ہمارے گھر پر رکی ہوئی تھی۔۔۔ میر ہا کی دماغ میں اپنا سوال پھر سے گردش کر رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- ظالم لڑکی میری حالت دیکھ کر تمہیں لگتا ہے کہ میں اس وقت تمہارے کسی بھی جواب دینے کہ موڑ میں ہوں۔ اسے بیڈ پر نرمی سے لٹاتے ہوئے۔ اس پر گرنے والے انداز سے جھکا۔۔

- مگر مجھے پہلے میرا جواب چاہیے ضدی انداز سے بولی۔۔۔۔

- ششش مجھے کچھ لمحوں کی مہلت دے دو ظالم بیوی اس کے بعد تمہارے ہر ایک سوال کا جواب دوں گا۔۔

- مرہا کی بچی تم میرے پیار سے بہت زیادہ بگڑ گئی ہو۔ لگتا ہے اب تمہارے ہوش ٹھکانے لگانے پڑیں گے۔۔۔۔

- دوں گا تمہارے سب سوالوں کے جواب دوں گا۔۔۔۔ مگر سیدھی سی بات ہے پہلے میں اپنے ناراض دل کو خوش کر لوں۔ جس کو میں نے ابھی کچھ دیر پہلے ہی ناراض کیا ہے۔ اس سے پہلے کہ میرا کوئی اور سوال کرتی۔۔

Posted On Kitab Nagri

۔ شاہ میر اس کی پنکڑیوں پر اپنے جڑباتوں کی لو سے سلگتے ہونٹ رکھ کر اس کے جوسی جوسی پنکھڑیوں کو سختی سے اپنی قید میں لے گیا۔ وہ ایک بار پھر سے جام محبت پیتے ہوئے اپنی تشنگی میں ڈال رہا تھا۔

جام محبت کو اپنے جان کے ہونٹوں سے پہ کر سر کو اوپر اٹھا کر اسکے دونوں شانوں پہ باری باری لب رکھ کر اسکی بند آنکھوں کو دیکھتا ہے ساختہ مسکرایا۔۔۔

مرہا آنکھیں کھولو۔۔۔ اسنے حکم دیا۔۔۔ نن۔ نہیں۔۔۔ اسنے گھبرائے پھولے تنفس سے سرفشی میں
 بلایا۔۔۔

میں نے کہا آنکھیں کھولو ورنہ میں اپنے طریقے سے۔۔ کھلواؤں گا۔۔ وہ سخت بارعب لہجے میں بولا۔۔۔۔۔
مرہانے سٹپٹا کر آنکھیں کھولیں۔ مگر اسکی آنکھوں کو دیکھنے کے بجائے وہ اسکے سینے پر نظر مرکوز کیے ہوئے کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

شاہ میر نے اسکی ٹھوڑی کو پکڑا اوپر کیا۔ میں نے کہا میری طرف دیکھو۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اس نے بمشکل اسکی آنکھوں میں دیکھا۔ شاہ میر کی آنکھوں کی لاگلی اس کے اندر کی باتوں کے اٹھتے ہوئے طوفان کا منظر دکھا رہی تھی۔ میر ہانے فوراً سے پہلے نظریں جھکالی تھی۔ میر کی آنکھوں کا منظر دیکھ کر اسکا تنفس پھولنے لگا۔

- میر مسکراتی نظروں سے اس کے شرمائے ہوئے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

- جھک کر اسکی شہ رگ کو اپنے دہکتے ہونٹوں سے چھوا وہ گہرا سانس بھر کر اسکے کاندھوں کو تھام گئی۔۔۔

Kitab Nagri

- میر کے شدت بھرے ہونٹ اسکی بیوٹی بون کو جلانے لگے تھے۔ مرہانے مچلتے ہوئے اپنی ایڑیاں بیڈ پہ رگڑیں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ تیز رفتار سے اس کے وجود سے سحر اب ہونا چاہتا تھا۔۔ جبکہ اس کی تیزی سے میرہا کہ پورے وجود میں سرد لہریں تیزی سے دوڑنے لگی۔۔۔۔ اتنے دنوں کے بعد میر کا اچانک قریب ہونا اور میر کا اتنا تیزی سے اس پر حاوی ہونا میرہا کی نازک سی جان کو کڑی مشکل میں ڈال رہا تھا۔۔۔

- وہ دھکتے گلابی چہرے کے ساتھ تڑپ کر اسے کچھ دیر روکنے لگی۔۔ جب وہ اسکے نازک سے جسم پر اپنا بھاری وجود لیے پوری طرح سے حاوی ہونے لگا۔۔۔

- اسکی ہر التجاء کو اپنے ہونٹوں کی قید میں لے جا کر قید کیے۔۔ اسکی ساری التجائیں حلق میں روک رہا تھا۔۔

- اس کے انداز محبت پہ مرہانے حیرت و بے یقینی سے دیکھا۔ پھر جھٹکے سے اسکی کالر پکڑا۔ آپ مجھے بات کیوں نہیں کرنے دے رہے۔۔

- شاہ میر کے انداز کو بدلا ہوا دیکھ۔۔ مرہانے سختی سے کالر کو پکڑتے ہوئے جواب طلب نظروں سے دیکھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میری جان جتنی مرضی باتیں کر لینا مگر ابھی کے لیے کوئی کوئی سوال کوئی جواب نہیں!!! وہ فل سٹاپ لگاتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔ وہ اپنے دل کی حالت کیسے بتاتا۔ جو ایک مہینے سے اپنی جان سے دور تھا۔۔

- اس نے سفر کیسی پورا کیا یہ تو صرف اس کا دل ہی جانتا۔۔ اور اب یہ لڑکی سوال کر کر کے اس کے کام میں وہ مزہمتیں کھڑی کر رہی تھی۔۔۔ جبکہ میرا آج کچھ بھی سننے کے موڈ میں نہیں تھا۔۔۔۔
- دونوں کلاسیوں کو اپنے کالر سے نرمی سے ہٹاتے ہوئے تھوڑی سی آنکھیں دکھائی جیسے کہ کہہ رہا ہو کہ اب کوئی اور حرکت مت کرنا۔۔

Kitab Nagri

- اس کی دونوں ہاتھوں پر اپنے مضبوط ہاتھ رکھتے ہوئے۔ تکیے کے دونوں جانب پن کر دیے۔۔ اس کی نازک سی انگلیوں میں اپنے مضبوط انگلیاں پھنسائے لیں۔۔ اسے پوری طرح سے ساکت کر کے اس کے بالوں میں اپنا چہرہ چھپانے لگا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ مدہوش سا ہو رہا تھا اس کے وجود کی خوشبو سے۔ اس کی محلی گالوں پر اس نے ایک سخت مردانہ بیرڈ والی گال کو رکھ کر پکارتے ہوئے مدہوشی میں بہکتا چلا جا رہا تھا۔

- اس کی سخت بیرڈ کی چہن سے مرہا کے منہ سے سسکی نکلی۔۔۔ میر۔۔۔ میر۔۔۔ ہم۔۔۔ مجھے آپ کی داڑھی چب رہی ہے۔۔۔

- صبح اٹھ کر کلین شیپ کروادوں گا۔۔۔ میرہا اب اگر تم نے میرے کام میں مداخلت کی تو تمہاری جان کو اتنا مشکل کروں گا۔ کہ آج کے بعد تو تم ایسے ٹائم میں کچھ بھی بولنے کی ہمت نہیں کرو گی۔۔۔ اسے دھمکی دیتے ہوئے واپس اپنے کام پر لگ گیا۔

- شاہ میر مرہا پر ایسے وقت پر سختی نہیں دکھاتا تھا اور دھمکی تو وہ بالکل نہیں دیتا تھا۔ اور آج وہ اپنے جذباتوں کے ٹھٹھیں مارتے ہوئے سمندر کو روک نہیں پا رہا تھا۔۔۔

- ایسے میں مرہا کے مداخلت کو دھمکی سے روکا تو مرہا کے منہ سے دوبارہ کوئی سوال تو نہیں نکلا تھا۔ مگر اسے شاہ میر کے بدلے ہوئے انداز کی سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ اس کی بیوٹی بون کو چوم رہا تھا۔۔

اپنی بیوٹی بون پر اس کے لبوں کے لمس سے مچلتے ہوئے مرہا بیڈ پر اپنی ایڈیوں کو رگڑ رہی تھی۔

- شاہ میر کے جذباتوں کی لو میں سلکتے ہوئے لمس اس کی بیوٹی بون کو جلا رہے تھے۔۔

- اس کی شرٹ کو دامن سے پکڑتے ہوئے اوپر کی جانب لے جا کر الگ کر اس وجود سے الگ کر چکا تھا۔۔

- میر۔۔۔۔۔ کہ اس انداز پر اس نے تڑپ کر میر کا نام لیا۔۔۔ وہ آنکھیں بند کر گئی۔۔۔ روم میں فل روشنی تھی۔۔ مرہا اپنے حالت پر شرماتے ہوئے خود کو کہیں چھپالینا چاہتی تھی۔۔

- میر کی جان مریض عشق ہوں عشق کی حدوں کو چھونے کی اجازت ہے۔ اس کے اوپر جھک کر اس کے کان کی لو کو چوم کر سرگوشی کی۔۔

- اپنے کان کی نازک سی لو پر اس کے لبوں کے لمس سے وہ سٹیٹائی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- آہستہ سے پنکھڑیوں کو چومتے ہوئے جواب طلب نظروں سے دیکھا۔۔ میر کے نئے انداز محبت پر میر ہا کا حلق خشک ہوا تھا۔۔ آنکھیں بند کر کے اس نے گہر اسانس لیا۔۔ میر پلیز لائٹ بند کرتے دیں وہ ممننائی تھی۔۔

- نہیں ہو سکتی لائٹ بند۔۔ مجھے تمہیں دیکھنا ہے۔۔ تمہیں پتہ ہے ایک مہینہ ہو گیا ہے میں نے تمہیں قریب سے دیکھا نہیں۔۔۔ اپنی ڈیوٹی دے کر اتنی مشکل سے چھٹی لے کر میں یہاں پر لائٹیں بند نہیں کرنے آیا میری جان۔۔۔

- میرے سوال کا جواب دو۔۔ تمہارے لبوں سے سننا چاہتا ہوں کہ مجھے اجازت ہے تمہارے وجود کی رعنائیوں کو لبوں پر سے چومنے کی۔ اپنی محبت کی بارش تم پر برسوانے کی۔۔۔۔۔ گہری نظریں اس کے اس کے سر پے پر ڈالتے ہوئے۔ خمار دار لہجے سے کہا۔۔۔

- اتنا کچھ میری اجازت سے کیا ہے!!

- مرہا کو روشنی میں اتنی شرم آرہی تھی۔ اس لیے اس نے بھی سیدھا جواب نہیں دیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

میں تمہارے منہ سے ہاں سننا چاہتا ہوں !!!

- اگر میں نہ کہوں تو "وہ بھی شاید اسکا مزید امتحان لے رہی تھی۔۔۔

"میری جان کی دھڑکنیں تو کچھ اور کہہ رہی ہیں !!!

"کان اس کے دل والے مقام کے قریب کرتے وہ بو جھل لہجے میں بولا۔۔۔

"تو پھر زبان سے کیوں سننا ہیں وہ حیا آمیز لہجے میں بولی۔۔۔

Kitab Nagri

"اپنی جان کے لبوں سے ہاں سنو!! دل یہ بھی کہہ رہا ہے !!!

" اس کے چہرے پر محبت بھرے لمس چھوڑتے وہ اسے سمٹنے پر مجبور کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- آپ خراب ہو گئے ہیں۔ میرا میر بہت اچھا تھا۔ وہ میری ہر بات مانتا ہے۔۔ اور میں اپنی اسی میر سے محبت کرتی ہوں آپ سے نہیں۔۔۔ آنکھوں کو شرم سے اس کے کثرتی سینے پر مرکوز کیے ہوئے دھیمی دھیمی لہجے میں بول کر اس کی دل پر بجلیاں گرا رہی تھی۔۔۔

" وہ اسکی آنکھوں میں خماری سے دیکھ رہا تھا۔۔ اسکا محبت سے انکار کرنا۔ شاہ میر کو اس کا انداز سرور دے گیا۔۔۔

"میں اپنی جان کو اس میر سے محبت کرنے پر مجبور کر دوں گا۔۔۔

- اسکے بالوں میں چہرہ چھپائے وہ اسے محبت بھری گرفت میں لے چکا تھا۔

www.kitabnagri.com

- پھولتے تنفس سے گہرے سانس لیتے اسکی گرفت میں تھی۔۔۔ اپنی من مانی بھی کیے جا رہا تھا۔۔ اور پتہ نہیں کیوں ضدی انداز میں اس کے منہ سے ہاں کا طلبگار تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"مرہا سے محبت کرنے کا حق اگر کسی کو ہے تو وہ صرف شاہ میر ملک کو ہے۔۔ اور میر ہا پر لازم ہے کہ وہ بھی میر کو بے پناہ پیار کرے۔۔۔"

"شباباش اپنے ان خوبصورت ہونٹوں سے ہاں بولو!!! اس کی پنکھڑیوں کو اپنے انگوٹھے سے سہلاتے ہوئے پوائنٹ کیا۔۔"

"نہیں بولوں گی!! وہ بھی آج اپنے میر کے ساتھ ضد پر اڑ گئی تھی۔۔"

"سوچ کو کھا جاؤں گا!! کوئل سی گال پر دانتوں سے ہلکا سا کاٹ کر ایک اور دھمکی دی۔ جیسے بتا رہا ہو کہ وہ ایسا بھی کر سکتا ہے۔۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"پہلے بھی آپ یہی کر رہے ہیں!! گال پر دانتوں کی چبن سے (سی) کی آواز نکالتے ہوئے احساس دلایا کہ وہ پہلے بھی اسے کھانے میں کوئی کثر تو نہیں چھوڑ رہا۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"سوچ لو میری جان تم خود مجھے انوائٹ کر رہی ہو!!! بہکی نظریں مسکراتے انابی لب --- وہ بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔ دشمنوں پر قہر بن کر گرنے والا اے سی پی شامیر ملک جب اپنی بیوی کے پاس ہوتا تو اس کا انداز ہی الگ تھا۔۔۔"

"سوچ لیا ہے!!! پولیس والے کی بیوی ہوں دھمکیوں سے نہیں ڈرتی۔۔ وہ بھی خود کو بہادر دکھا رہی تھی۔۔۔"

"تو یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے!!! اسے ہنسی آرہی تھی مرہا کے ایڈیٹیوڈ والے جواب سے۔۔۔"

"کیا ہے میر آپ نے آتے ہی عدالت کھول لی ہے۔۔۔ جج بن کر پہلا فیصلہ اور آخری فیصلہ ہے۔۔۔ یہ پوچھنے کے لیے آپ اتنی دور سے آئیں ہیں۔۔۔ اپنی جسم پر شاہ میر کے بے باک ہاتھوں کے لمسوں سے وہ سمٹنے پر مجبور ہو رہے تھی۔۔۔"

۔ وہ جھنجھلا اٹھی تھی ایک دل تھا جو دھک دھک کر کے پسلیاں توڑ کر آج باہر ہی آ جانا چاہتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- اچھا جی خود سوال کر کر کے میرے جذباتوں کی راہ میں رکاوٹ بنی ہوئی تھی اور میرے دوہی سوالوں سے میری جان گھبرا گئی ہے۔۔۔ مت بولو ہاں مجھے ہاں کہلوانا آتا ہے۔ وہ بھی ضدی بنا ہوا تھا۔۔۔

- میر۔۔۔۔۔ پلیز میر۔۔۔۔۔ ایسے مت کریں میر۔۔۔۔۔ آہ آہاں ہاں۔۔۔۔۔ مرہا اس کے ہاتھوں کے نیچے مچل رہی تھی۔۔۔۔۔ مرہا کو بہت زیادہ گد گدی ہوتی تھی۔۔۔۔۔ اور شاہ میر اس کے پاؤں میں اپنے دانتوں سے کاٹتے ہوئے اس کی جان نکال رہا تھا۔

- پہلے ہاں بولو دونوں پیروں کو سختی سے اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے اسے ہاں بولنے کے لیے مجبور کر دیا۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

ہاں ہاں ہاں۔۔۔۔۔ پلیز اب گد گدی مت کرنا وہ ایک ہی سانس میں تین بار ہاں بھول گئی تھی۔۔۔۔۔

- میری جان اب گد گودی نہیں باقی سب کچھ کروں گا۔۔۔۔۔ بہت ضدی اور چالاک سمجھی خود کو۔۔۔۔۔ مت بھولا کرو کہ تمہارا شوہر پولیس والا ہے۔۔۔۔۔ کسی کے منہ سے ہاں نکلوانے کے سارے ہتھکنڈے اسے آتے ہیں۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ واپس سے اس کے اوپر آنے لگا۔ اس کے وجود پر شرٹ نہیں تھی۔ وہ پاس رکھے ہوئے اپنے دوپٹے کو کھینچ کر اپنے اوپر اڑتے ہوئے حیا سے لال سرخ ہو رہی تھی۔۔۔ کیونکہ پہلے میر اس کے اوپر لیٹا ہوا تھا۔۔ اور اب وہ کھلے عام اس کے وجود کی رانائیوں کو گہری نظروں سے دیکھ کر دانت نکال رہا تھا۔۔۔

- میری پراپرٹی کو مجھ سے چھپاؤ گی۔۔ دوپٹے کو ہاتھ سے پکڑتے ہوئے ہوا میں دور پھینک چکا تھا۔۔ میر آپ کتنے بے شرم ہو گئے ہیں۔۔۔

- اپنی قابل رحم حالت کو مرہا کیسے چھپاتی۔۔ کچھ بھی تو نہیں تھا اس کے پاس جس سے وہ اپنے وجود کو میر کی گہری نظروں سے بچاتی۔۔۔۔ بیڈ کے نیچے کی جانب رکھے ہوئے بلینکٹ کو بھی وہ پاؤں مار کر بیڈ سے نیچے گرا چکا تھا۔۔ اور دوپٹے کو بھی فرش پر پھینک دیا۔۔ وہ کیا کرتی خود کو چھپانے کے لیے۔۔ وہ سوچ کر غصے سے میر پر چلائی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- کیا کروں میری بیوی کو بہت شرم آتی ہے اب میں نے سوچ لیا ہے کہ مجھے بے شرم ہی ہونا پڑے گا۔۔۔۔۔ مجھے یہاں پر اپنے پیارے پیارے بچوں کو رکھنا ہے۔۔۔۔۔ وہ کب سے اپنے پاپا سے ملنے کا ویٹ کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ اس کے چھوٹو سے پیٹ پر اپنے لب رکھ کر چوم لیا۔۔ شاہ میر کے اس بے باک انداز پر مرہا شرم سے پانی پانی ہو رہی تھی۔۔

- وہ اس کے چھوٹو سے پیٹ کو اپنے مردانہ ہاتھ سے سہلار ہاتھا۔۔ اس کے بالکل ساتھ لیٹا ہوا اپنا ایک ہاتھ اس کی گردن سے نیچے سے گزارتے ہوئے اس کا سر اپنے بازو پر رکھے ہوئے تھا۔۔۔۔۔

- اپنی ٹانگ اس کی دونوں ٹانگوں کے اوپر رکھ کر اس کی ٹانگوں کو پن کر رکھا تھا۔۔۔ ہاتھ اس کے پیٹ پر رکھے ہوئے سہلار ہاتھا۔۔ اس کے ہاتھ کی حدت سے مرہا کے پورے وجود میں سنسنی دوڑ رہی تھی۔۔ وہ شرماتے ہوئے اپنا چہرہ موڑ کر اس کی بازو میں چھپانے لگی تھی۔۔۔۔۔

- مرہو۔۔۔ میں سوچ رہا ہوں کی اتنے چھوٹے سے پیٹ میں میرے بچے رہیں گے۔۔ کیسے شاہ میر کو آدھی رات اپنے بچوں کی فکر لگ گئی۔ کہ وہ میرہا کے چوٹے سے پیٹ کے اندر کیسے رہیں گے۔۔۔۔۔ مرہا کا پیٹ تو ساتھ چپکا ہوا تھا نہ ہونے کے برابر۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میر چپ کر جائیں میں رودوں گی!!!! شامیر تو آج بے باکیوں کی ساری پار کر تاجارہا تھا۔

- فکر مت کرو کچھ ہی دیر میں جیسے ہاں کرنے پر مجبور کیا۔۔۔ ایسے تمہیں رونے پر بھی مجبور کر دوں گا۔۔۔ وہ بھی میرہا کو تنگ کرنے کے موڈ میں تھا۔ اس کا شرمانا مرہا کو اور شہ دے رہا تھا۔۔۔

- میر تنگ مت کریں میں آپ کو ماروں گی۔۔ ہلکا سا چلاتے اس کے سینے میں سر چھپا گئی۔۔۔

- میری جان اپنی اداؤں سے مجھے مار ہی تو رہی ہو کب سے۔۔۔ وہ تھوڑا پیچھے ہٹ کر اپنی شرٹ کے بٹن کھول کر اسے اتار کر فرش پر پھینک چکا تھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

- اس کے پیٹ پر جھکا اور اپنے ہونٹوں سے چومتا ہوا نرم گرم لمسوں کی شدت سے اس تڑپانے لگا۔۔۔ وہ اپنے لب اوپر کی جانب لے جا رہا تھا۔۔۔ اس کے وجود پر کپڑے نہ ہونے کے برابر رہ گئے تھے۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اس دل والے مقام کے ارد گرد وہ لبوں سے چوم رہا تھا۔ مرہا کے منہ سے سسکیاں نکلنے لگی تھی۔۔۔ تکیے کے دونوں کونوں کو وہ اپنی مٹھیوں میں دبائے میر کے گرم لمسوں سے تڑپ رہی تھی۔۔۔

- میر کے لمس اس کی جان نکال رہے تھے۔ اس کے پورے وجود میں میر کے لمسوں ہونے طوفان برپا کر رکھا تھا۔۔۔ اس کی سسکیوں میں تیزی آنے لگی تھی سانسیں اکھڑنے لگی تھی۔۔۔ مگر میر کے لب پیاسے ہونٹ کہیں رک نہیں رہے تھے۔۔۔

- مرہانے تکیے کے دونوں کونوں کو اتنی زور سے جکڑ رکھا تھا۔ جیسے کہ سارا قصور تکیے کے کونوں کا ہی ہو۔۔۔ میر اس کے اوپر براجمان ہوئے اس کے وجود پر اپنے محبت کی بارش برسا رہا تھا۔۔۔

- وہ گھٹابن کر اس کے اوپر چھایا ہوا تھا ایک مہینے کی دوری کو اس کے ہر لوں لوں پر لبوں کے لمس چھوڑ کر اس تڑپاتے ہوئے وصول کر رہا تھا۔۔۔ وہ پاگلوں طرح اپنی جا کے جسم کو رہا تھا۔۔۔ میر نے دونوں ہاتھ اس کے دل والے مقام رکھے ہاتھوں کی سختی دکھائی تو وہ میٹھے درد سے تڑپ کر زور سسکی۔۔۔۔۔

- اس کی پنکھڑیوں پر اپنے لب رکھ کر سسکیوں کا دم توڑ دیا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- روم میں دونوں کی تیز سانسوں کی آواز فضا کو رومینٹک بنا رہی تھی۔۔

- کیا حسن تھا کہ آنکھ سے دیکھا ہزار بار

پھر بھی نظر کو حسرت دیدار رہ گئی۔ اس کان میں سرگوشی کرتے ہوئے۔ پیار سے اس کے ماتھے کو چوم لیا۔۔ اپنی محبت کی طوفانی بارش کو اس کے نازک سے مخملی وجود پر برساکر اس کے اوپر ہی گر پڑا تھا۔۔۔ وہ تیز تیز سانس لے رہا۔۔۔

- وہ میر کی شدتوں کی بارش میں ٹوٹ کر اس کے دونوں کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اکھڑی ہوئی سانس لے رہی تھی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

oooooooo

خرم صبح اپنے ابا سائیں سے رخصتی کا انکار سنتے ہوئے صبح سے آگ بگولا ہو کر گھر سے نکلا تھا تو ابھی تک واپس نہیں گیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- کافی دیر سے وہ اپنے ڈیرے سے گھر لوٹا تھا اپنی بلیک جیپ کے سے بارو عب شخصیت لیے باہر نکلا
-- وائٹ کلر کے کاٹن کے سوٹ کے اوپر گلے میں ڈالی ہوئی شال جو بلیک کلر کی تھی --

- وہ بہت گریس فل لگ رہا تھا۔ ماتھے پہ اس کے بال بے ترتیب بکھرے ہوئے تھے۔ اس کے باوجود
بھی اس کی پرسنلٹی پر کوئی فرق نہیں پڑا۔

- گھر کے ملازم نے دروازہ کھولا اور سر جھکاتے ہوئے سلام کیا۔ جواب دیتے ہوئے تیز تیز قدموں سے
گھر کے اندر داخل ہوا۔ گھر میں کافی سناٹا تھا مطلب کہ سب سو چکے تھے --

- یعنی کہ گھر کے نوکر چاکر اور اس کا ماں باپ -- اس نے اپنے قدم بیا کے روم کی جانب بڑھائے تھے
- وہ تو پہلے ہی بیا کو بتا چکا تھا کہ وہ اس سے دور نہیں رہ سکتا --

- روم کے بالکل پاس جا کر اس نے پیچھے سے دبے دبے قدموں کی چاپ سن کر پلٹ کر دیکھا -- کچھ
دوری پر اس کی اماں سین سفید چادر کو اچھی طرح سے سر پہ اوڑھے کھڑی ہوئی تھی --

Posted On Kitab Nagri

- جو کہ شاید اپنے بیٹے کے آنے کا انتظار کر رہی تھی۔ آخر ماں تھی بچہ جتنا بھی بڑا ہو جائے ماں تب تک آرام سے نہیں بیٹھ سکتی جب تک اس کا بچہ گھر نہیں آجائے اور خرم تو اپنی امی جان کا اکلوتا بیٹا تھا۔۔۔

اسلام علیکم اماں سین!! رات بہت ہو چکی تھی تو وہ آہستہ سے بولتے ہوئے ان کے قریب جا کر سر جھکائے کھڑا تھا پیار لینے کے لیے۔۔۔

- وعلیکم السلام سر پر دونوں ہاتھوں سے پیار دیا۔۔۔ پتر رات دے اس پہر بیا کے کمرے میں جانا مناسب نہیں ہے۔ وہ دیکھ چکی تھی خرم کو بیا کے روم میں جاتے ہوئے۔۔۔
- وہ اپنے بیٹے کو سمجھا رہی تھی کہ ایک لڑکی کی عزت کتنی نازک ہوتی ہے۔ مگر وہ خرم تھا جس کے اڑیل دماغ میں ایسی باتیں کم ہی بیٹھتی۔۔۔
www.kitabnagri.com

- اماں سین وہ بیوی ہے میری۔۔۔ میرے نکاح میں ہے۔۔۔ اور رخصتی کے لیے آپ کے شوہر محترم تیار نہیں۔۔۔ تو خدا کا واسطہ اب کوئی نئی پابندی مجھ پر عائد مت کرنا۔۔۔ اپنے ہمیشہ والے اڑیل غصے دار لہجے سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

- پتر کچھ دن صبر کر لے میں ان کو سمجھا کر بیا کو تیرے ساتھ رخصت کر دوں گی۔ لہجہ شفقت بھرا تھا وہ اپنے بیٹے سے بہت پیار کرتی تھی۔۔۔ وہ ایک سمجھدار خاتون تھی۔ بیٹے کی خواہش کو سمجھ رہی تھی مگر لڑکی ذات کی عزت کا بھی خیال تھا۔۔۔۔

- تو مسئلہ کیا ہے آپ راضی کر لو اپنے شوہر کو رخصتی کے لیے۔ اور مجھے بیا کے کمرے میں جانے سے منع مت کرنا۔ بیوی ہے میری۔۔۔ کوئی گناہ نہیں کر رہا۔
- اس کے کمرے میں جا کر۔۔۔۔

- وہ اپنے دوہی لفظوں میں اپنی ساری بات اپنی اماں کو سمجھا چکا تھا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ اپنی بات پر اڑ جائے گا مگر پیچھے نہیں ہٹے گا۔۔۔
www.kitabnagri.com

- اس لیے اس کی اماں نے چپ سادھ لی وہ واپس پلٹا اور روم کا ہینڈل گھما کر اندر جانے لگا۔۔۔ جب کہ اس کی اماں جان اپنے ضدی۔ بیٹے کی آگے ہار مان کر کمرے میں جا چکی تھی۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ

Posted On Kitab Nagri

رات کے اس پہر وہ خرم سے بحث کرے۔۔۔ اور آواز سن کر چوہدری صاحب جاگ جائے۔۔۔ اور پھر باپ اور بیٹے میں مزید اختلافات بڑھے۔۔۔ حقیقت تو یہی تھی کہ بیا اس کے نکاح میں تھی۔۔

۔ اس کی بیوی ہے بس دنیا داری کی نظر میں ابھی رخصت نہیں ہوئی تھی۔ وہ گہری سوچ میں تو تھی مگر اپنے بیٹے کے سامنے چپ کر گئی۔۔۔

۔ خرم کا دماغ تو اس وقت خراب ہو جب ہینڈل گھمانے سے روم کا دروازہ نہیں کھلا تھا۔۔
بیا شہزادی اندر سے کنڈی لگا کر سوچکی تھی۔

بیا کی بچی!!!! اس نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔ تجھے اچھی طرح سمجھا کے منع کیا تھا کہ کمرے کی کنڈی مت لگانا اگر تیری اس روز گستاخی کی تجھے بہت کڑی سزا دی تو چوہدری خرم میرا نام نہیں۔۔۔ وہ غصے سے پیچھے ہٹا اور گھر سے باہر نکل گیا۔۔۔
www.kitabnagri.com

○○○○○○○

میرب اور شاہ دونوں سٹڈی روم میں بیٹھے ہوئے فجر کی نماز ادا کر رہے تھے۔۔ وہ دونوں پوری نہیں سو سکے۔۔۔ بہت دنوں کی دوری کو کل رات ایک دوسرے کا ساتھ ملا تو دونوں کی آنکھوں سے نیندیں تو

Posted On Kitab Nagri

جیسے اڑ گئی تھی۔۔۔ شاہ پوری رات اپنی میرب کو حدت آغوش میں لیے کبھی سختی تو کبھی نرمی سے اپنی محبت برساتا رہا۔۔۔

اس نے بھی اپنے شاہ کے سامنے کوئی مزاحمت کھڑی نہیں کی تھی۔۔۔ شاہ نے اسے ہلکان کرنے میں کوئی سرتونہ چھوڑی تھی۔۔۔۔

۔۔۔ مگر میرب اپنے شاہ کو پہلے جیسا دیکھ کر ہر شدت کو خوشی خوشی کا قبول کرتے ہوئے پوری رات اپنے شاہ کی سختیوں کو برداشت کرتی ہوئی۔۔۔ شاہ کے سکون کی وجہ بنی رہی۔۔۔۔

۔۔۔ فجر کی اذانیں ہوئیں تو دونوں فریش ہو کر نماز فجر ادا کرنے لگے۔۔۔ دونوں پانچ وقت کی نماز وقت پر ادا کرتے تھے۔ میرب شادی سے پہلے تو نمازوں کی کوئی خاص پابند نہ تھی۔۔۔ مگر جب سے وہ شاہ کے نکاح میں آئی تو شاہ نے اسے پابندی سے نمازوں پر لگا دیا تھا۔۔۔

۔۔۔ اور اب جب بھی میرب نماز ادا نہیں کرتی تو اس سے خود بہت بے چینی ہوتی تھی کہ آج اس نے اپنے رب کی بارگاہ میں سجدہ کیوں نہیں کیا چاہے۔

Posted On Kitab Nagri

- قضا کی صورت میں صحیح مگر وہ نمازیں پوری ادا کرتی تھی۔ دونوں نماز کے بعد دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے۔۔۔

- میرب کی دعاؤں میں شاہ تھا اور شاہ کی دعائیں اس کی امی جان۔۔۔۔۔ وہ اپنی امی جان کی روح کے لیے دعا کر رہا تھا۔۔۔ وہ اپنے رب سے مانگ رہا تھا کہ اس کی امی جان کو جنت میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام ملے۔۔۔

- اپنے چہرے پر ہاتھ پھیر کر دونوں تلاوت قرآن پاک کرنے لگے تھے۔ سٹڈی روم میں صوفے پر بیٹھ کر سامنے ٹیبل پر دونوں نے قرآن پاک رکھے ہوئے اپنے اپنے قرآن پاک پر تلاوت کر رہے تھے۔۔۔
- رومان شاہ میرب کے کچھ دیر پہلے تلاوت ختم کر کے چہرے پر دعا کے ہاتھ پھیرتے ہوئے اٹھ کر قرآن پاک کو اپنی جگہ پر رکھتے ہوئے۔ روم میں چلا گیا۔۔۔

- جب کہ میرب ابھی تلاوت کر رہی تھی میرب تھوڑی زیادہ دیر تک تلاوت کرنے کی عادی تھی۔۔۔ اور شاہ اس کی عادت سے واقف تھا۔

oooooooo

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم اسٹوڈنٹس پروفیسر نے کلاس کے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔۔

وا علیکم اسلام سر!!! سب اسٹوڈنٹس نے ایک ساتھ کہا۔۔۔

۔ کیسے ہیں آپ سب لوگ!!!

پروفقار شخصیت والے پروفیسر نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

۔ وی آرفائن سر!!! سب اسٹوڈنٹس نے ایک ساتھ کہا۔۔۔ جس میں ماہی کی آواز سب سے زیادہ بلند

اور نمایاں تھی۔۔۔ پروفیسر نے آواز کی سمت نظر اٹھائیں۔ اور ایک نظر ماہی کو دیکھ کر وائٹ بورڈ کی

جانب مڑ گیا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

۔ پروفیسر نے آج کا پورا سلیبس بورڈ مار کر سے وائٹ بورڈ پر لکھ دیا۔۔

۔ اسٹوڈنٹس یہ ہے آج کا سلیبس اور اگر کسی کا کوئی سوال ہو تو وہ پوچھ سکتے ہیں۔۔۔ بورڈ مار کر کوڈائز

پر رکھتے ہوئے اسٹوڈنٹس سے مخاطب ہوا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- جی پوچھیے !!! ماہی کے ہاتھ کو ہوا میں بلند دیکھ کر پروفیسر نے کہا تھا۔۔

- سر میرا سوال یہ ہے کہ کیا آپ میر ڈ ہیں 😊!!

"واٹ!!!!!!"

- پروفیسر نے وٹ ایسے انداز سے کہا تھا جیسے کہ اس کے کانوں کو یقین نہ آیا ہو کہ سٹوڈنٹ نے سچ میں
یہی سوال کیا ہے۔۔۔۔۔



- پورے کلاس روم میں کھی کھی کر ہنسی کا شور اٹھا۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

"واٹ رلبش!!!!"

- سب کی ایک ساتھ کھی کھی کرنے پر پروفیسر کو اندازہ ہو گیا کہ اس کے کانوں نے بالکل صحیح سنا
ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- ڈائریز پر ہاتھ مارتے ہوئے پوری کلاس کو شششش کی آواز کرتے ہوئے خاموش کروادیا۔۔

- پہلے تو میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ محترمہ آپ کا نام کیا ہے۔۔ دونوں ہاتھ سینے پر باندھے ہوئے پروفیسر نے غصے بھری نظروں سے پوچھا۔۔۔

"ماہی!!!!"

"کیا۔۔۔"

"سر میرا نام ہے!!!! ماہی نے اپنا نام کچھ اس انداز سے لیا کہ پروفیسر کو لگا کہ وہ تو اسی کو ماہی بول رہی ہے۔۔۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اگر تو آپ کا سوال ایک جوک تھا تو ڈسکسنگ۔۔۔ اور اگر سچ میں آپ کا یہی سوال تھا۔ تو پھر تو آپ کی ہمت کی داد دینی پڑے گی۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"سر میں نے ایسا کب کہا کہ میرا سوال کوئی جوک تھا۔۔۔ سچ میں سر میرا یہی سوال ہے کہ کیا آپ شادی شدہ ہیں۔۔"

"ماہی کی بچی نیچے بیٹھ جاؤ اپنے ساتھ میری بھی بے عزتی کرواؤ گی۔۔ شفا نے ماہی کو ہاتھ مارتے ہوئے سرگوشی میں بیٹھنے کو کہا۔۔"

"محترمہ آپ کی پنشنٹ یہ ہے کہ آپ کلاس روم سے تشریف لے جاسکتی ہیں۔ اور آج کا دن میرے پیریڈ میں کلاس میں مت آئیے گا۔۔ پروفیسر نے ناگوار نظروں سے دیکھتے ہوئے ماہی کو جانے کو کہا۔۔"



۔ ماہی اپنی بکس کو اٹھاتے ہوئے۔۔ بناثر مندہ ہوئے آرام سے کلاس روم سے باہر جا رہی تھی۔۔۔ کلاس روم کے دروازے پر جا کر وہ پلٹی۔۔ سر میں یہ پوچھنا چاہتی تھی کیا آپ روم سے باہر آکر مجھ سے ملیں گے۔۔"

Posted On Kitab Nagri

- پوری کلاس کی کھی کھی والی ہنسی پھر سے شروع ہو گئی تھی۔۔۔ ماں ہی ایسی ہی تھی چنچل اور بنا ڈرے ہر بات کو کہنے والی۔۔۔ اسکا باپ کالج میں اچھی خاصی ڈونیشن کرتا تھا۔ جس کی وجہ سے اسے کالج میں کوئی بھی سختی نہیں کرتا تھا۔۔۔

- وہ اپنے باپ کی بہت زیادہ لاڈلی بیٹی تھی۔ تو ایسے میں اس کی شکایت اس کے باپ کو کوئی نہیں کرتا تھا۔۔۔

- محترمہ میرا آپ کو یہ مشورہ ہے کہ کل آپ کلاس میں آنے سے پہلے اپنے دماغ کا سٹی سکین کرا کے رپورٹ ساتھ میں لائیں۔۔۔۔

Kitab Nagri

- ماہی کے فضول سوالات اور کلاس روم میں سٹوڈنٹ کی ہنسی سے پروفیسر کا اچھا خاصا دماغ خراب ہو گیا۔۔۔ وہ پوری کلاس پر ایک غصے بھری نظر ڈالتا ہوا، ماہی سے دوری بناتے ہوئے کلاس روم سے جا چکا تھا۔۔۔۔

- ماہی کی بچی تو سدھرے گی نہیں۔۔۔ کیا ضرورت تھی پروفیسر سے ایسا بے ہودہ سوال کرنے کی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- پروفیسر کے جاتے ہی شفا بھاگتے ہوئے ماہی کی پاس آکر کھڑی ہو گئی۔۔ جو جاتے ہوئے پروفیسر کو اپنی نظروں کا کہ تعقب میں لیے ہوئے دور جاتا دیکھ رہی تھی۔۔

- ارے اودیو داس کی بچی میری طرف دیکھ!!!!!! شفا ماہی کو اس طرح گہری نظروں سے پروفیسر دیکھتے ہوئے دیکھ، اس کے کاندھے کو ہلاتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔

- کیا ہے یار تمہارے تو ہر وقت طوتے اڑے رہتے ہیں۔۔ میں نے کیا غلط پوچھا ہے۔۔ میں نے تو صرف یہی پوچھا ہے نارمل سی بات کہ پروفیسر صاحب آپ میر ڈھیں یا نہیں۔۔۔۔

- ان کے فائدے کے لیے پوچھا ہے اگر تو وہ میر ڈھیں تو پھر ٹھیک ہے۔ نہیں تو پھر میں کوئی سٹیپ لوں!!!

"مطلب کہ تم پروفیسر کو لے کر سیریس ہو۔ شفا نے پھٹی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- حد ہے یا تم میری دوست ہو کر میرے دل کی حالت نہیں سمجھ سکتی۔ بہت دکھ ہوا یہ جان کر۔۔۔

- شفا کے ساتھ چلتے ہوئے ماہی نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔۔۔۔ کیونکہ وہ سچ میں پروفیسر کو لے کر بہت زیادہ سیریس تھی۔۔۔ شفا نے تو ماہی کی بات سن کر فلحال چپ سادلی تھی اسے تو کوئی جواب ہی نہیں سوچ رہا تھا۔

- تمہیں کیوں سانپ سونگ گیا ہے شفا بی۔۔۔ شفا کو اپنے ساتھ چپ چاپ چلتے ہوئے دیکھ ماہی نے گھورتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

- میڈم اتنا بڑا کانڈ کر کے پروفیسر سے اس کی پرسنل لائف کے بارے میں آن کلاس روم سوال جواب کر کے آئی ہے۔ پروفیسر صاحب غصے سے اپنا پیریڈ چھوڑ کر چلے گئے۔۔۔ اور میں چپ کر گئی تو مجھے سانپ سونگھ گیا ہے۔۔۔

- ماہی جی تسی گریٹ ہو!!!! دونوں ہاتھ جوڑ کر اس کو سلامی پیش کرتے ہوئے شفا نے حیرانی سے کہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اب پروفیسر کا دماغ میری چھوٹی سی بات سے خراب ہو گیا تو میں کیا کر سکتی ہوں۔۔۔ میں نے ایسا کون سا الجبرا کا سوال پوچھ لیا تھا۔ جو پروفیسر صاحب سے حل نہیں ہوا۔۔۔

- میں نے تو بس اتنا پوچھا کہ وہ میری ڈھیں یا نہیں۔۔۔ اگر سیدھا سا جواب دے دیتے تو۔۔۔ چلو میری ٹینشن دور ہو جاتی۔۔۔

- اب خواہ مخواہ میں اتنی ٹینشن میں رہوں گی کہ پتہ نہیں۔ اس کا مطلب کیا ہے۔ ان کی شادی ہوئی ہے یا نہیں ہے۔ ماہی کو اب بھی لگ رہا تھا کہ اس نے کچھ بھی غلط نہیں کیا تھا۔۔۔ شفا کا دل کر رہا تھا کہ ماہی کی سرپر کوئی چیز مار دے۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- مگر آج کی اس کی حرکت کے بعد شفا کو ایک بات تو صاف پتہ چل گئی تھی۔ کہ۔ ماہی مذاق نہیں کر رہی تھی۔ وہ سچ میں پروفیسر کہ عشق میں مبتلا تھی۔ وہ پروفیسر کے لیے سیریس تھی۔۔۔

ooooooooo,

Posted On Kitab Nagri

"میرب قرآن مجید پڑھ کر روم میں آئی تو شاہ اپنی آنکھوں پر بازو رکھے ہوئے کسبل اوپر اوڑے سیدھا لیٹا ہوا تھا۔"

۔ واپس آؤ کہاں جا رہی ہو!!!

۔ شاہ کی بھاری آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی تو وہ دروازے کے قریب جاتے ہوئے پلٹ کر دیکھنے لگی تھی۔۔ اسے لگا تھا کہ شاید شاہ سوچکا ہے تو وہ نیچے جا کر گھر کا ایک راؤنڈ لگا کر آئے۔۔

۔ آخر اب وہی تو گھر کی مالکن تھی۔ اور گھر ساری زمینداری اس کی تھی۔ پہلے تو امی جان کے ہوتے ہوئے میرب لیٹ بھی نیچے جاتی تو گزرا چل جاتا تھا۔ مگر اب جا کر ملزموں کو دیکھنا پڑتا تھا۔ اسی لیے وہ نیچے جا رہی تھی۔۔۔

"شاہ مجھے لگا کہ شاید آپ سو گئے ہیں اس لیے میں ذرا گھر کا چکر لگا کر آتی ہوں۔۔ وہ قدم اٹھاتی ہوئی بیڈ کے پاس آگئی۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"جان شاہ اپنے چھوٹے سے دماغ سے زیادہ مت سوچا کرو۔۔ میں بالکل نہیں سویا۔۔ تمہاری آنے کا ویٹ کر رہا تھا اس کے ہاتھ کو اپنے مضبوط ہاتھ میں پکڑتے ہوئے اسے کھینچ کر اپنے اوپر گرالیا۔۔۔"

"تمہارا گھر اپنی جگہ پر ہے کہیں نہیں جائے گا تمہارا گھر چل کر۔۔ اتنے دنوں سے بھوکے شیر کے منہ کو خون کی لت لگا کر اب صبح صبح فرار ہونے لگی تھی۔۔"

۔ شاہ کی بہکی ہوئی آواز اور نظر دیکھ کر میرب سمجھ گئی تھی کہ مر گئی۔۔ شاہ ہمیشہ کی طرح اپنی خوبصورت رات کی صبح کو اسے ہلکان کرے گا۔۔ اوپر سے اسے یہ سوچ کر جھٹکا لگا تھا کہ۔۔ آج سنڈے ہے یعنی کہ اس کے شاہ نے آفس بھی نہیں جانا تھا۔۔۔

۔ اور بہت عرصے کے بعد یہ سنڈے میرب کی جان پر بہت بھاری پڑنے والا تھا۔۔ وہ ابھی اپنی سوچ میں ہی مبتلا تھی کہ۔ شاہ نے اسے جھٹکے سے دوسری جانب کرتے ہوئے بیڈ پر لیٹا دیا۔

۔ وہ کروٹ لے کر اس کے اوپر آگیا تھا۔۔ کیا سوچ رہی ہو جان شاہ!! حلق کیوں خشک ہونے لگا ہے

میری جان کا!!

Posted On Kitab Nagri

- خود ہی تو کہا ہے کہ تمہیں تمہارا پہلے والا شاہ واپس کر دوں۔۔۔۔۔ تو اب یہ پنکھڑیاں خشک کیوں ہو رہی ہیں۔۔۔۔۔ ہونٹوں کو نرمی سے چومتے ہوئے اس کی حالت پر مسکرایا۔۔۔

- شاہ میں نے پہلے والا شاہ کہا تھا اس کا یہ والا مطلب بالکل نہیں تھا کہ آپ!!! وہ کہتے ہوئے شرم سے چپ کر گئی تھی۔

- میری جان اگر پہلے والا شاہ چاہیے تو وہ تو میں ایسا ہی ہوں۔۔۔۔۔ تمہارے شاہ میں محبت کے معاملے میں صبر کی بہت کمی ہے۔۔۔۔۔ اور اب تو تم مجھ سے وعدہ لے چکی ہو۔۔۔۔۔

- میری جان شاہ اپنے وعدوں سے نہیں پلٹتا۔۔۔۔۔ اپنے ہاتھ کی پشت اس کی گردن پر سہلاتے ہوئے اس کے چہرے پر آتے جاتے گھبراہٹ اور شرم کے رنگ دیکھ کر شاہ کا دل صبح صبح ہی گلاب کی طرح کھل گیا۔۔۔

- وہ اس کے چہرے پر جھکنے لگا تھا کہ میرب کو اپنے مطلب کی ایک بات یاد آگئی۔۔۔۔۔ وہ اس کے بالوں میں اپنا چہرہ چھپائے ہوئے تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ!!!!

ہمم!!!! وہ چہرہ اٹھائے بنا گھمبیر آواز میں بولا تھا۔۔۔

- شاہ مجھے بے بی چاہیے۔۔ شاہ نے حیرت سے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔ میرب یہ صبح صبح تمہارے دماغ میں یہ بات کہاں سے آئی ہے۔۔

- شاہ میں یہ بات آپ سے پہلے بھی کئی بار کہہ چکی ہوں۔۔ مگر آپ ہر بار مجھے یہ کہہ کر ٹال دیتے ہیں کہ میں ابھی ویک ہوں۔۔۔ مگر اب میں ویک نہیں ہوں شاہ میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔۔ مجھے ہمارا بچہ چاہیے۔۔ شاہ کی گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے متلاشی نظروں سے شاہ کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ میرب اس بات کا جواب میں تمہیں پہلے بھی کئی بار دیکھ چکا ہوں۔۔۔۔ تمہاری جو حالت ہوئی تھی میں بہت ڈر گیا تھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

"میں تمہیں نہیں کھو سکتا۔۔ جان ہوں تم میری۔۔ مر جائے گا شاہ تمہارے بنا۔۔ شاہ کہتے ہوئے میرب کے اوپر سے ہٹ کر تکیے پر سر رکھ کر سیدھا لیٹ گیا۔۔ میرب کو کھودینے کا ڈر شاہ کے چہرے پر واضح نظر آرہا تھا۔۔ اپنی امی جان کے جانے کے بعد تو شاہ اور بھی زیادہ ڈر گیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ تو پہلے ہی میرب کی جان کو خطرے میں نہیں ڈالنا چاہتا تھا اور اب تو وہ ایسا چانس لینے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔۔۔

- شاہ پلینز آپ کیوں نہیں چاہتے کہ ہمارے بچے ہوں مجھے ہمارے بچے چاہیے۔۔۔ کیوں نہیں آپ ہمارے رشتے کو مکمل ہونے دیتے۔۔۔ وہ اٹھ کر شاہ کے سینے پر سر رکھتے ہوئے اپنی معصوم خواہش کو سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

- میرب تم خود پہلے بڑی ہو جاؤ پھر بچے کے بارے میں بھی سوچ لیں گے۔۔۔

- میرب حقیقت سے واقف تھی کہ شاہ اس کی جان کو خطرے میں نہیں ڈالنا چاہتا۔۔۔

- مگر یہ بات شاہ اپنی زبان پر کبھی نہیں لایا تھا۔۔۔ اور وہ لانے کا اردہ رکھتا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ میں بڑی ہو گئی ہوں۔ اب یہ طعنے آپ مجھے مت دیا کریں آپ نے کل رات جتنا مجھے ہلکان کیا ہے اگر میں پہلے والی میرب ہوتی تو میں روتی۔۔ مگر میں نے کوئی مزاحمت کی۔۔۔ آپ نے میری آنکھوں میں ڈر دیکھا۔۔ اپنی آنکھیں شاہ دکھاتے ہوئے۔۔۔ بس کسی بھی طرح اپنے شاہ کو اولاد کے لیے منانا چاہتی تھی۔۔

- اچھا جی تو میری جان بڑی ہو گئی ہے اور رات کو روئی نہیں گڈ ہو گیا۔ وہ اس کی ٹھوس دلیل پر مسکرایا

--

- مگر پھر بھی میرا جواب نہ ہے تم ہو، میں ہوں ہمارا رشتہ مکمل ہے۔۔ ہمارے رشتے کو مکمل کرنے کے لیے کسی بچے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ میں تمہاری جان کے لیے کوئی رزک نہیں لے سکتا۔۔

www.kitabnagri.com

- یہ کیا بات ہوئی شاہ آپ کی اتنی بڑی جائیداد ہے۔ تو آپ نہیں چاہتے کہ آپ کا کوئی وارث ہو۔۔
- وہ شاہ کے دونوں گالوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے محبت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے التجا کر رہی تھی۔
- بڑی سمجھداری سے اپنے شاہ کو سمجھا رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- یہ تکیہ لوسی سوچ تمہارے دماغ میں کہاں سے آتی ہے۔ اس جائیداد کے لیے تمہاری جان کو خطرے میں ڈال دوں۔ کیا میں تمہیں اتنا سیل فش لگتا ہوں۔ میری جان بستی ہے تمہارے اندر۔ مجھے اولاد کی کوئی خواہش نہیں ہے۔۔۔۔

- شاہ کیا میں دنیا کی انوکھی عورت ہوں۔ جو بچے پیدا کروں گی۔ ہر عورت اس مرحلے سے گزرتی ہے۔۔۔ تو پھر آپ میرے ساتھ ایسا کیوں کر رہے ہیں۔۔۔

- میرب نے ٹھان لی تھی کہ وہ شاہ سے اپنی بات منوا کر رہے گی۔۔

- میرب تمہاری ہر ضد سر آنکھوں پر۔ بولو دنیا کی ہر خوشی لا کر تمہارے قدموں میں رکھ سکتا ہوں۔ مگر مجھے اولاد نہیں چاہیے مجھے تمہاری ضرورت ہے۔۔۔

- میں اولاد کے بنا جی سکتا ہوں تمہارے بنا نہیں۔۔ تو دوبارہ اس ٹاپک پر کبھی بحث نہیں ہوگی۔۔ اس سے پہلے بھی ہم اس ٹاپک پر بہت بار بحث کر چکے ہیں۔۔

- شاہ نے فل سٹاپ لگاتے ہوئے اس کے گرد اپنی باہوں کا گھیرا بنایا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ چھوڑیں مجھے وہ روتے ہوئے اس کے سینے پر ہاتھوں کا دباؤ دے کر اٹھنے لگی تھی۔۔ وہ ناراض ہو گئی تھی اپنے شاہ سے۔ وہ رو کر ہوئی اپنی خفی کا اظہار کر رہی تھی۔۔

- میرب تمہیں اچھی طرح سے پتہ ہے کہ تمہارے آنسو مجھے بہت تکلیف دیتے ہیں۔۔ میں تمہاری آنکھوں میں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا۔۔ آج کے دن کتنی گستاخیاں کرو گی۔۔

- پہلے تم نے خود کو تکلیف دی اس کی دونوں کلائیوں کو پکڑ کر چوڑیوں کے زخموں پر ہوئی ڈریسنگ کی طرف اشارہ کیا۔۔ اور اب تم اپنی ان خوبصورت آنکھوں سے آنسو لا کر مجھے تکلیف دے رہی ہو

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- تمہارے پلے ایک بات کیوں نہیں پڑھتی کہ تم میری ہو اور تم پر صرف حق ہے۔۔ تم خود کو اذیت نہیں پہنچا سکتی۔۔ اس کے چہرے کو اپنے چہرے پر جھکا کر آنکھوں کو چومتے ہوئے شبہم میں آنسوؤں کے قطروں کو بھی پی گیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ کیوں آپ میری اتنی سی بات نہیں مان سکتے۔ وہ شاہ کے انکار کو ہر صورت ہاں میں بدلنا چاہتی تھی۔

- ایک اس بات کے علاوہ تمہاری ہر بات مان سکتا ہوں۔۔۔ یہ نہیں مان سکتا میرب پلیز۔۔۔۔۔ اسے اپنے سینے سے لگا کر اس کے بالوں پر لب رکھ کے چوم لیا۔۔۔

- وہ شاہ کا اٹل انکار سن کر دل برداشتہ ہو گئی وہ رو رہی تھی۔۔

- چھوٹی چھوٹی سسکیاں کتنی دیر تک لیتی ہوئی روتی رہی۔۔ اس گرم سانس سے شاہ کی گردن پر پڑ رہی تھی۔۔ وہ وہی لیٹی ہوئی سوچکی تھی۔۔ اس کی گرم سانسیں تیزی سے چل رہی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

- شاہ کو یقین ہو گیا کہ وہ سوچکی ہے اس کی تکلیف شاہ سے چھپی ہوئی نہیں تھی وہ جانتا تھا کہ اس کے اندر کی ممتاز ٹپ رہی ہے اپنی اولاد کے لیے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ یہ بھی جانتا تھا کہ میرب اپنے شاہ کی زندگی میں اولاد کی کمی کو پورا کرنا چاہتی ہے۔ پوری رات دونوں سوئے نہیں تھی اس لیے میرب کافی گہری چلی گئی۔۔

- پھر بھی شاہ نے آپ تسلی کے لیے تھوڑا سا سرائٹھا کر دیکھا جو شاہ کے سینے پر سر رکھے گہری نیند میں سو رہی تھی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

- میرب میں کیسے بتاؤں کہ مجھے اولاد کی کتنی خواہش ہے میں بھی چاہتا ہوں ہمارے پیار کی نشانی ہمارے ہاتھوں میں کھیلے۔۔

- ہماری خوبصورت محبت کی نشانی اس گھر میں کل کاریاں مارے۔ ہمارے گھر میں ہماری اولاد کھیلے، میرے سینے پر بیٹھ کر اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے میرے چہرے کو سہلائے۔۔

- میں جب گھر آؤں تو میری اولاد چھوٹے چھوٹے قدموں سے میری جانب بھاگتی ہوئی آئے۔ اور میں اپنے سارے غم بھول جاؤں اپنے پورے دن کی تھکاوٹ بھول جاؤں۔۔۔

www.kitabnagri.com

- میرا کتنا دل چاہتا ہے کیسے بتاؤں کہ میری میرب گول مٹول لگے۔ تمہارا وجود بھرا بھرا ہو تمہارے اندر میری اولاد پرورش پائے۔

Posted On Kitab Nagri

- جو خوشیاں مجھے میرے بچپن میں نہیں ملی جن سے میں محروم رہ گیا۔ میری جو خواہشیں ادھوری رہ گئی۔ میں وہ سب کو فرمائشیں اپنی بچوں کی پوری کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

- اپنے بچوں کو کے لیے دنیا کی ہر خوشی لے کر آتا اگر مجھے خدا یہ موقع دیتا۔۔ مگر میں اپنے رب کی رضا پر راضی ہوں۔ میری جان میرے ساتھ ہے کوئی بات نہیں یہ اولاد جیسی محرومی بھی رومان شاہ برداشت کر لے گا۔

- زندگی نے بہت ساری تلخ حقائق دکھائیں ہیں ان میں ایک اور کا اضافہ ہی صحیح۔ دل کے درد سے آہ بھرتے ہوئے مسکرایا دیا۔۔۔

- میں یہ سب تم سے کہہ کر کمزور نہیں پڑنا چاہتا۔ میں تمہیں ٹوٹا ہوا نہیں دیکھ سکتا۔۔۔ مجھے پتہ ہے کہ تم مجھے اولاد دینے کے لیے اپنی جان پر کھیل جاؤ گی۔۔۔ اور تمہاری جان مجھے اپنی جان سے زیادہ عزیز ہے۔۔۔

- اپنے دماغ میں سب کچھ سوچ کر ایک ٹھنڈی آہ بھری میرب کے بالوں پر لب رکھتے ہوئے باہوں کی گرفت مضبوط کر لی۔ اپنی جان کو اپنی باہوں کی حراست میں لیے آنکھیں بند کر لی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

oooooooo

ہائے اللہ میں مر گئی!!! بیاگہری نیند میں سو رہی تھی جب اس نے اپنی گردن پر کسی کا سخت حالت محسوس کیا۔ سانس گھٹنے کی وجہ سے وہ مقابل کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے گھبرا کر بیڈ پر اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔۔

۔ ابھی مری نہیں ہو!! مرو گی تو اب!! اس کو دھکا دے کر اس کے اوپر گرتے ہوئے جبرے کو زور سے دبایا لفظوں کو پستے ہوئے کہا۔۔

۔ جب تجھے منع کیا تھا کہ کمرے کی کنڈی مت لگانا تو پھر تیری اس موٹی کھوپڑی میں میری بات کیوں نہیں آئی نہیں۔ یا میری بات ماننا ضروری نہیں سمجھا۔ میری بات کا جواب دے کہ کنڈی کیوں لگائی تھی معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے۔
ایک ایک لفظ کو د بھی د بھی آواز میں لفظوں کو چباتے ہوئے کہا۔۔

۔ ہائے سائیں کیا ہو گیا ہے یہ کوئی طریقہ ہے کسی کو اٹھانے کا اور سوال پوچھنے کا۔ اتنے سالوں سے اپنے کمرے کی کنڈی لگا کر سوتی تھی تو ایک دن میں میری عادت کیسے بدل جاتی ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

- ویسے بھی کل پوری رات میں سوئی نہیں تھی۔ تو اس لیے مجھے نیند آرہی ہے 'سائیں کے ہاتھ کو ہٹاتے ہوئے جبرے کی درد سے رو پڑی۔۔

- چل چپ کر اب رو کر خود کو مظلوم مت بنا۔۔ بیا کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر خرم نے جبرے کو چھوڑ دیا۔

- اور تیرے کہنے کا مطلب کیا ہے کہ اتنے سالوں سے جو تم کر رہی تھی۔ میرے لیے۔ تو وہ ایک دن میں وہ بدل نہیں سکتی بیا کو کھورتے ہوئے کہا۔۔۔

www.kitabnagri.com

- بیوی ہے تو میری اور ہمارے خاندان میں بیویاں اپنے شوہروں کے لیے ایک پل میں بدل جاتی ہیں۔ تیری یہ دلیل مجھے بڑی فضول لگی۔

Posted On Kitab Nagri

- سائیں میں نے ایسا تو نہیں کہا کہ میں آپ کے لیے خود کو نہیں بدلوں گی۔ سائیں کی سرخ ہوتی آنکھوں سے دیکھنے پر بیانے آنکھیں جھکائے ہوئے کہا۔۔۔

- اچھی بات ہے کہ تم کچھ نہ ہی کہو!!

تیرا سر مجھے جتنا کچھ کہہ لیتا ہے۔ پیچھے کو کسر بچتی نہیں کہ کوئی اور مجھے ذلیل کرے۔۔۔۔ تو اپنی بندوق اس کے کاندھے پر رکھ کر چلا لیا کرنا۔۔

- اتنی تمیز کے ساتھ جا کر رخصتی کا کہا تو پھر بھی ابا سائیں کی زبان جو میرے لیے ہمیشہ زہر ہی اگلتی ہے۔۔۔ انکار کر دیا پتہ تو چلا ہی گیا ہو گا تجھے۔۔ تو تو ابا سائیں کی چچی ہے تو بھلا کیسے بے خبر ہو سکتی ہے۔۔

Kitab Nagri

- بیا پر ترمارتے ہوئے پیچھے ہٹ کر تکیے پر سیدھا لیٹ گیا۔۔۔

- جی سائیں مجھے پتہ چلا مگر میں خوش نہیں تھی رخصتی کا انکار سن کر۔۔ کبھی میرے لیے کچھ اچھا بھی سوچ لیا کریں۔

Posted On Kitab Nagri

- میں بھی چاہتی ہوں کہ میں آپ کے ساتھ رہوں۔۔ اگر تایا ابا اس بات پر راضی نہیں تو اس میں میرا تو کوئی قصور نہیں ہے۔۔ اور کنڈی لگانے کے لیے معافی چاہتی ہوں۔۔ ویسے کنڈی لگی تھی آپ کمرے میں کیسے آئے بیانے حیرانی سے پوچھا۔۔

- بیارانی بیوی ہے تو میری آج تک اگر تجھ تک نہیں پہنچا تو اس کا ہرگز مطلب نہیں تھا کہ تیری اس کنڈی نے مجھے روک رکھا تھا۔۔ تیرے سائیں نے خود اپنے لیے حد بنتی لگا رکھی تھی۔ ورنہ یہ تیری کنڈی مجھے روکنے کے کام نہیں آسکتی۔۔

- خرم کے چہرے پر فخریہ مسکراہٹ آگئی انگلی کا اشارہ کھڑکی کی جانب کیا جس کے تیج پر زے کھول کر وہ اندر تشریف لے کر آیا تھا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- ہائے اللہ سائیں آپ کھڑکی سے آئے ہیں کوئی دیکھ لیتا تو کیا کہتا۔۔ بیانے اپنا منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کھڑکی کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- کسی کی اتنی اوقات نہیں کہ کوئی مجھے کچھ کہہ سکے۔۔ اور اب سائیں اس وقت سو رہے ہیں۔۔ بے فکر رہو تمہاری ساس کو پتہ ہے کہ میں تمہارے کمرے میں ہوں۔۔ پوری رکھوالی کریں گی کہ ان کا بیٹا اور بہو پکڑے نہ جائیں اس لیے بے فکر رہو۔

- کیا۔۔۔ سائیں۔ تائی سین کو پتہ ہے کہ آپ میرے کمرے میں ہیں بیا کے چہرے پر شرم و حیا کی سرخیاں بکھر گئی تھیں۔ جن کو دیکھ کر۔۔ اس کے کے سائیں کا دل بے قراری سے دھڑکا تھا۔۔

- اتنا شرم امت جان لے لوں گا تیری پھرنا کہنا۔ اس کی کلائی کو پکڑ کر اپنی باہوں کے دائرے میں لیے اپنے اوپر جھکاتے ہوئے اس کی پنکھڑیوں کو اپنے ہونٹوں میں قید کرنا چاہا۔۔۔

- سائیں آج نہیں!!! وہ جھٹکے سے پیچھے ہو کر سو کی سپیڈ سے بیڈ سے اتری اور دور دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑی ہو گئی۔۔

- بیا واپس آمیر اداغ مت خراب کر۔ اور آج نہیں کا کیا مطلب!!! سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے گھور کر دیکھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- سائیں میں کل پوری رات سوئی نہیں مجھے بہت نیند آرہی ہے۔ منمناتے ہوئے کہا۔۔۔

- بڑی ہی فضول دلیل ہے۔۔ ادھر آاتنے سالوں سے سو سو کر تیرا دل نہیں بھرا۔ جو ایک رات نہ سونے کا رونا شروع ہو گیا ہے تیرا۔۔ انگلی کا اشارہ کرتے ہوئے بلایا۔۔
- سائیں آج تو میں آپ کی بات نہیں مانوں گی۔۔ مجھے سونا ہے مجھے بہت نیند آرہی ہے۔ رونے والی شکل بنائی۔۔۔

- بیا کو کل خرم نے کل پوری رات جگاتے ہوئے شدتوں سے ہلکان کر رکھا تھا۔۔۔ اور صبح میں اس کے تایا اور تائی شہر سے واپس آگئے تو پورا دن بھی وہ نہیں سو سکی تھی۔۔ اور اب 24 گھنٹوں کے بعد بیا کا نیند سے برا حشر چکا تھا۔۔۔
www.kitabnagri.com

- اس وقت اتنی نیند کی شدت میں وہ خرم کی جذباتوں کی شدت و برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔ خرم کتنا کتنی سخت جان تھا، یہ تو وہ کل کی رات اندازہ لگا ہی چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- اتنی چلا کی مجھ سے مت کرو۔ تجھے کیا لگتا ہے ایسے تم مجھ سے بچ جاؤ گی!! بیا جو خرم کی نیت اور نظروں کو سمجھتی ہوئی خود کو بچانے کے لیے بھاگ کر روم کے دروازے پر جانے کی نیت سے کنڈی کھول رہی تھی۔۔۔

- اس کے ارادے کو خرم چند ہی قدموں میں ہی فاصلہ طے کرتے ہوئے ناکام بنا چکا تھا۔۔
- سس۔۔۔ سا۔۔۔ سائیں نہیں مجھے جانے دے!!! ایک ہی رات میں مرنے والی شکل بنائے ہوئے ہیں۔ ابھی تو ساری زندگی میرے ساتھ رہنا ہے اور اپنے سائیں کو برداشت کرنا ہے۔۔۔

- نیچے جھک کر اسے اپنی گود میں اٹھاتے ہوئے گہری نظروں سے دیکھتا ہوا فاتحانہ مسکراہٹ لبوں پر سجائے ہوئے تھا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- سائیں ظالم نہ بنے میں آپ کی ہوں۔ کہیں بھاگی تو نہیں جا رہی۔ پلیز آج کی رات سو جانے دے۔۔
البتہ ہی نظروں سے دیکھتی ہوئی بولی تھی۔۔ اسے بیڈ پر لیٹاتے ہوئے۔ نفی میں سر کو ہلاتے ہوئے مونچھوں کو تاؤ دے کر مسکرایا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- نہ - بیا - نہ !! سائیں کی جان سائیں سے ایسی کوئی امید مت رکھنا میں تو اپنی چیزوں پر پورا حق جماتا ہوں
- اور تو میری بیوی ہے - پورے حق سے حق وصول کروں گا - یہ شہری بچوں والی امید مجھ سے نہیں
رکھنا - اپنے کرتے کے بٹن کھولتا ہوا اتار چکا۔۔۔ وہ اس کے پر جھکا اور جھکتا ہی چلا گیا۔۔۔

- بیا مزاحمت کرتی رہ گئی مگر وہ اپنی ضد کا پکا تھا اس کے ہاتھوں اور پیروں کو پن کرتے ہوئے۔ لمسوں
کی بارش برسا لگا۔۔۔

- کالی گھٹابن کر اس پر چھایا تھا۔ ظالم اتنا کہ اس کی سسکی کی آواز تک کو حلق سے باہر آنے نہیں دے
رہا تھا۔۔۔



- اس کی وجود رانائیوں کی خوشبو کو خود میں بساتے ہوئے۔ ایک اور رات بیا کے لیے بہت کڑی ثابت
ہو رہی تھی۔۔۔

- سائیں کی تیز سانسوں کی آواز روم میں آرہی تھی۔ تو کہیں کہیں بیا کی دھبی سی کوئی سسکی بھی سائیں
کے لبوں سے چھوٹ کر باہر آ جاتی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

oooooooo

سلار سائیکل تم جیسا گھٹیا انسان میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھا!! تم مرد ذات پر ایک دھبہ ہو دھبہ!! تم لوگوں کے سامنے جو شرافت کا لبادہ اوڑے رکھتے ہو ایک نہ ایک دن میری بددعا ہے کہ وہ لبادہ تمہارے چہرے سے ہٹے اور دنیا تمہارا یہ بھیانک چہرہ دیکھے اور تجھ پر تھو کرے۔۔

۔ وہ اپنی چادر کو اپنے ارد گرد لپیٹتے ہوئے اس کی گندی نظروں سے خود کو چھپاتے ہوئے جاتے جاتے بول رہی تھی۔

۔ ہا ہا ہا ہا!! وہ شیطانی مسکراہٹ سے قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔ اس عورت کی بے بسی کی اس گھٹیا انسان نے قیمت لگائی تھی۔ وہ بھی ایک رات۔۔۔

www.kitabnagri.com

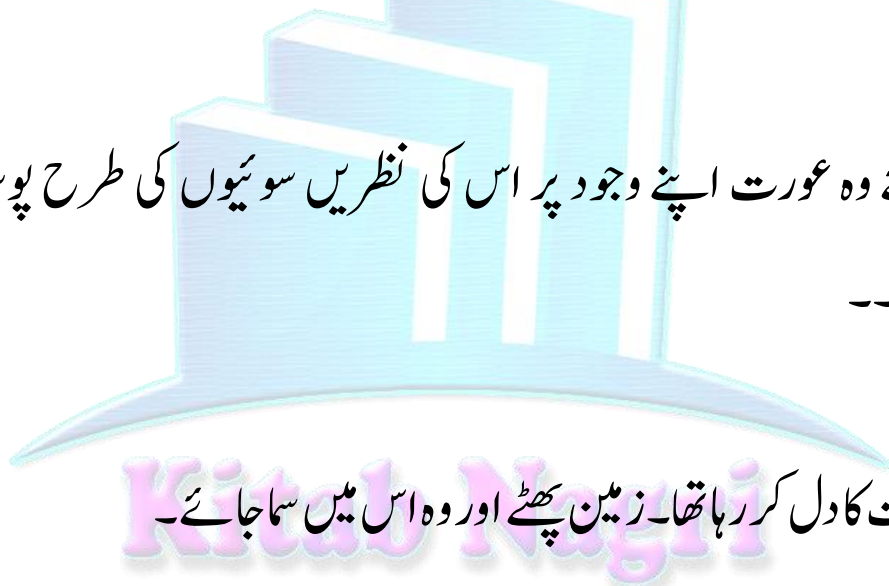
۔ تیرے جیسی بہت آئیں ہیں۔ مجھے بددعائیں دینے۔ مگر تیری جیسی عورتوں کی بددعائیں میرا کچھ نہیں بگاڑ سکی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- آج تک تم جیسی پتہ نہیں کتنی میری اس بستر کی رونق بن چکی ہیں۔۔ اور دیکھو میری شہرت میں کوئی کمی نہیں آئی۔۔ "ہر دن میں مضبوط سے مضبوط تر ہوتا جا رہا ہوں۔۔۔" وہ چہرے پر غرور لیے شیطانی مسکراہٹ سے ہنستا ہوا اپنا گند اوجود لیے ہوئے بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔

- اس کے وجود پر کپڑے تقریباً نہ ہونے کے برابر تھے۔ اپنے اوپر کمبل لے کر اپنے گندے وجود کو چھپاتے ہوئے اس بے بس عورت کو غلاظت بھری نظروں سے دیکھا۔۔

- چپلیں پہنتے ہوئے وہ عورت اپنے وجود پر اس کی نظریں سویوں کی طرح پوسٹ ہوتے ہوئے محسوس کر رہی تھی۔۔



- اس بے بس عورت کا دل کر رہا تھا۔ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔

www.kitabnagri.com

- اوپیکیزہ عورت یہ تولیتی جا پھر اس کو لینے کے بہانے کہیں مجھے سے ملنے مت آجانا۔ اس کی کچھ پرائیویٹ چیزیں اس کی طرف اچھالتے ہوئے اسے ذلیل کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- اور کوئی رات مجھے تمہارے ساتھ نہیں گزارنی۔ کل باقی کی رقم لے کر آنا کہیں یہ مت کہنا کہ ایک رات اور میرے ساتھ گزار لو۔۔ مجھے صرف ایک ہی بار تم جیسی عورت کے وجود کی رانائیاں اچھی لگتی ہیں۔ اس کے بعد تو میں تھوکتا بھی نہیں۔۔

- کتا ہے تو کتا وہ جاتے ہوئے اس پر لعنت دیتے ہوئے روم کا دروازہ کھول کر خود کو چادر میں لپیٹ کر چلی گئی !!!۔ اونچی آواز میں قہقہہ لگا کر ہستی ہوئی آواز اس عورت کے کانوں میں آگ لگا رہی تھی۔۔ وہ اس کی بے بسی کا مذاق اڑا رہا تھا۔۔

- سلار سائیکل جو پیش سے ایک بہت بڑا وکیل تھا۔۔ وہ اسی طرح سے صحیح اور غلط کے فرق کو مٹا کر عورتوں کی بے بسی کا فائدہ اٹھاتا تھا۔۔ "اور پیسہ کمانے کی تو اس کو ایسی لت تھی کہ اسے ہر حال میں کیس جیتنا ہوتا تھا۔۔ چاہے وہ راستہ غلط ہو یا صحیح۔۔ اور وہ شخص بہت امیر لوگوں کے کیس ہی لیتا۔۔ جو اس کی فیس ہینڈل کر سکے۔۔ کیونکہ غریبوں کے بس میں نہیں تھا کہ وہ اس شخص کی فیس ادا کر سکتے۔۔

Posted On Kitab Nagri

- مگر اس کا ریکارڈ تھا آج تک اس نے تقریباً 200 سے زائد کیس لڑے تھے۔ اور سب کے سب اس نے جیتے۔ اس کے مقابل کھڑے ہوئے لائزز کے نصیب میں ہمیشہ ہار آتی تھی۔۔

- اس لیے وکیل اس کے ساتھ کیس لڑتے ہوئے گھبراتے تھے۔۔ امیروں سے تو یہ اتنی بڑی رقم لیتا تھا اس نے اپنے بینک اکاؤنٹ کالے کر رکھے تھے۔۔

- اور جو کوئی بے بس مظلوم اس کے چنگل میں پھنس جاتا۔۔ تو ان کی بہو بیٹیوں کو بلیک میل کر کے یہ اسی طرح سے فائدہ اٹھاتا۔۔ جس طرح اس نے اس عورت کا فائدہ اٹھایا۔۔ اس عورت کا اکلوتا بیٹا ایک جھوٹے ریپ کیس میں پھنس گیا۔۔

- لڑکے کی عمر بامشکل 1817 سال عورت کا شوہر کے شوہر کی ڈیتھ ہو چکی تھی۔ یہ بے بس عورت نہ تو اس وکیل کی فیس ادا کر سکتی تھی اور نہ ہی کوئی اور وکیل اس کیس میں ہاتھ ڈالنے کو تیار تھا۔۔

- کیونکہ جس لڑکی کے کیس میں اس کے بیٹے کو ملوث کیا گیا تھا۔ وہ ایک ریٹائر کرنل کی بیٹی تھی۔۔ ایسے میں یہ عورت سالار سائیکل تک پہنچی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اس درندہ صفت انسان نے دیکھا کہ عورت کی اتج کچھ زیادہ نہیں تھی اور دیکھنے میں بھی بہت خوبصورت تھی۔

- اس کی بے بسی اور مجبوری کو مد نظر رکھتے ہوئے اس نے اپنے ڈیل اس کے سامنے رکھی۔
رقم کو ہاف کرتے ہوئے باقی کی قیمت ایک رات لگائی تھی۔

- اس مجبور عورت نے بہت منت و سماج کی۔ مگر یہ درندہ صفت شخص نہیں مانا۔ اور آج اپنی حوس کو پورے کرتے ہوئے۔ اس کی پاکیزگی کا تار تار کر چکا تھا۔ کل اس کی بیٹے کی بیل تھی۔۔۔ اور اس سے پہلے اسے ہاف رقم بھی لے کر انا تھی۔

www.kitabnagri.com

oooooooooooo

ٹھک ٹھک ٹھک ٹھک!!!!

- روم کے دروازے پر ٹھک ٹھک کر کے آتی ہوئی آواز پر شاہ میر کی آنکھ کھلی جبکہ مرہامیر کی کمر میں ہاتھ ڈالے ہوئے گہری نیند کے مزے لوٹ رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ اتنے دنوں سے اپنے میر سے دور تھے۔ اسے اپنے میر کی بہت ستاتی۔ مگر بھائی کے گھر کی رونق کو بحال کرنے کے لیے وہ یہاں پر رکی ہوئی تھی۔۔۔

- آج اچانک سے میر نے جو آکر سر پر انز کیا تو وہ اپنے دل کی خوشی کا حال بیاں نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

- رات بھر جو شاہ میر محبت کی بارش میں بھیگی تو۔ اس وقت اسے اتنی زور سے دروازہ کھٹکھٹانے کیا آواز بھی نہ اٹھا سکی تھی۔۔۔

- اپنی کمر سے مرہا کا ہاتھ بڑی نرمی سے ہٹاتے ہوئے۔ اس کے پرسکون معصوم چہرے کی جانب دیکھا۔ شاہ میر کے نیند سے بھری ہوئی لال آنکھیں اسے دیکھ کر چمک سی اٹھی تھی۔ نیند کی خماری میں بھی اس کے لب مسکرائے۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- اس کے ماتھے کو چوم کر بلیںکٹ کو ہٹاتا ہوا۔ پاؤں بیڈ سے نیچے لٹکا چپلیں پہن کر۔۔ پاس پڑی ہوئی شرٹ کو پہن لیا بیٹن بند کیے۔۔ اتنے میں دروازہ دوبار اور کھٹک چکا تھا۔

- روم کے باہر کھڑے ہوئے انسان کو بھی بہت جلدی تھی شاید۔۔

Posted On Kitab Nagri

- ماما آپ شاہ میر نے جیسے ہی روم کا دروازہ کھولا۔۔۔ تو باہر روم کے آگے ہاتھ مسل کر ٹہلتی ہوئی اپنی ماما کو دیکھ کر شاہ میر کی آنکھیں چمک اٹھی تھی۔۔۔

- وہ روم کے باہر ہی چلا گیا کیونکہ مرہا اس وقت جس حالت میں سو رہی تھی۔ ایسے میں سوائے شاہ میر کے کسی اور کا داخلہ ممنوع تھا۔۔۔

- اپنی ماما جان کے گلے میں ملتے ہوئے پیار سے اپنے ماما کا ہاتھ چومتے ہوئے ان کی خیریت دریافت کر رہا تھا۔۔۔ "کیسی ہو سکتی ہے اس بیٹے کی ماں جسے اپنے بیٹے کی یہ پیاری سی شکل دیکھے ہوئے۔ پورا ایک مہینہ گزر گیا ہو۔۔۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں کہ تم آنے والے ہو۔ تم نے مجھے رات کو جگایا کیوں نہیں۔۔۔ اپنے بیٹے کو گلے ملتے ہوئے اپنے بیٹے کے گال پر پیار سے چومتے ہوئے ایک ساتھ بہت سے سوال کر رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- بیٹا چاہے جتنا مرضی بڑا ہو جائے لیکن ایک ماں کے لیے وہ چھوٹا بچہ ہی ہوتا ہے۔ یہ اس وقت شامیر کی ماں کو دیکھ کر اندازہ لگایا جاسکتا تھا۔۔۔

- ریلیکس میری پیاری ماں ریلیکس سب بتاتا ہوں۔ بہو اور ساس دونوں ایک جیسی ہو۔ اتنے سوال کرتی ہو ایک ساتھ کہ پولیس والا خود کنفیوز ہو جاتا ہے۔۔۔

- میں تو کہتا ہوں آپ۔۔ اور آپ کی بہو کو پولیس میں بھرتی کروادیتا ہوں۔ بہت اچھے سوال جواب کرتی ہیں آپ دونوں۔ اپنی ماما کے سوالوں پر مسکراتے ہوئے بولا تھا۔۔ وہ بھی اپنے بیٹے کی بات پر مسکرا دی۔۔



- رات کو میں نے اس لیے آپ کو نہیں اٹھایا کیونکہ میں بہت لیٹ نائٹ گھر پہنچا تھا۔ رات کے دو بجے آپ کو اٹھانا مجھے مناسب نہیں لگا۔۔۔

- اور آنے کا اس لیے نہیں بتایا کہ اگر بتا دیتا تو آپ کے چہرے پر یہ چمک کیسے دیکھتا۔۔ میں آپ کو سر پر انڈینا چاہتا تھا مگر آپ کو صبح صبح کیسے پتہ چلا کہ میں آیا ہوں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ میر نے حیرانی سے پوچھا تھا۔۔ ماں ہوں تمہاری۔ مسکراتے ہوئے کہا۔ سر پر انز کے بچے چوکیدار نے بتایا ہے کہ شاہ میر بابا آئے ہیں۔۔۔

- تو مجھ سے رہا نہیں گیا۔۔ سوری آپ لوگوں کو صبح صبح ڈسٹرب کیا۔ وہ تھوڑی سی شرمندہ ہوئی تھی۔ جوان شادی شدہ بیٹی کے کمرے میں اس طرح صبح صبح آنے پر۔۔۔

- میری پیاری ماما آپ کو اپنے بیٹے کے روم میں آنے کے لیے ٹائم ٹیبل دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ اپنی ماما کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پیار سے بولا تھا۔۔۔

- وہ اپنی ماما کے ساتھ چلتا ہوا ان کے روم کی طرف چلا گیا۔۔ اپنی ماما کے ساتھ ٹائم سپن کرنا چاہتا تھا۔۔ شاہ میر خود بھی اپنی ماما سے بہت اداس تھا۔۔۔

- اور بتائیں ماما آپ کی صحت ٹھیک ہے۔ وہ ساتھ چلتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔

- ہاں آئی ایم گڈ!!!

Posted On Kitab Nagri

ہمممم !!! اور بابا کیسے ہیں

- وہ بھی بالکل ٹھیک ہیں !!!

- کہاں ہے اس وقت بابا !!!

- کہاں ہو سکتے ہیں۔ اپنی فیورٹ جگہ ٹیرس پر بیٹھے ہوئے چائے پی رہے ہیں۔ اور ساتھ بھی اپنے روز کے معمول کے مطابق اخبار پڑھ رہے ہیں۔۔۔ اگر کوئی خبر چھوٹ گئی تو تمہیں تو پتہ ہے کہ ان کی ہسٹری خراب ہو جائے گی۔۔۔ کہ ہر خبر پر ملک صاحب کی نظر ہوتی ہے۔۔۔ وہ دونوں ایک ساتھ ہنستے ہوئے ٹیرس کی جانب جا رہے تھے۔۔۔

www.kitabnagri.com

oooooooooooo

Posted On Kitab Nagri

" مہک ایوری تھنگ از او کے تم ٹھیک ہو!! کھانے کے دوران مہک کو ابکائیاں لیتے ہوئے احمر فکر مندی سے بولا۔ اس سے پہلے کہ مہک جواب دیتی اسے پھر سے ابکائی آئی اور وہ بھاگتی ہوئی واش روم میں جا کر بند ہو گئی۔

۔ وہ دونوں روم میں ہی بیٹھے ہوئے ہی کھانا کھا رہے تھے۔ کیونکہ احمر کی والدہ اپنی بہن کی عیادت کے لیے راولپنڈی گئی ہوئی تھی۔ ان بہن جو کہ کافی بیمار تھی۔ ان کو ہاسپٹل میں ایڈمٹ کیا ہوا تھا۔

۔ مہک اور احمر گھر میں اکیلے ہی ہوتے تو اس لیے زیادہ تر وہ کھانا اپنے روم میں ہی کھاتے تھے۔۔

۔ آج سنڈے تھا تو دونوں کافی لیٹ اٹھے اور اب وہ ڈائریکٹ دوپہر کا کھانا ہی کھا رہے تھے۔۔
۔ مہک بے بی کیا ہوا ہے۔ دروازہ کھولو دروازے کو کھٹکھٹاتے ہوئے احمر گھبرائی ہوئی آواز سے بولا۔ واش روم سے مسلسل مہک کی قے کرنے کی آواز آرہی تھی۔

۔ احمر بہت پریشانی کے عالم میں مہک کو بار بار دروازہ اوپن کرنے کے لیے بول رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- کیا ہوا ہے تمہیں چلو میں تمہیں ڈاکٹر کے پاس لے کر چلتا ہوں۔ مہک نے جیسے ہی دروازہ کھولا تو احمر اس کے چہرے پر آئے ہوئے پسینے کو دیکھ کر ٹینشن میں آگیا۔ پاس پڑے ہوئے ڈبے سے ٹشو لے کر اس چہرہ پونچتے ہوئے۔ اسے ڈاکٹر کے پاس لے جانے کا بول رہا تھا۔

- کچھ نہیں ہوا مجھے۔ ٹھیک ہوں میں۔ احمر کے گال پر ہاتھ رکھ کر نظریں جھکا کر شرماتے ہوئے بولی۔

- تمہیں ڈاکٹر بننے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم ٹھیک ہو یا نہیں یہ ڈاکٹر بتائیں گے۔ تم میرے ساتھ چلو۔ اس کا ہینڈ بیگ اٹھا کر اسے تھماتے ہوئے۔ پاس پڑے ہوئے اپنے فون کو اٹھا کر اپنی پاکٹ میں ڈالنے لگا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- آپ بابا بننے والے ہیں !!!!

- اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر آہستہ سے شرماتے ہوئے بولی۔

- احمر ایک دم ساکت ہو گیا تھا۔ اسے کے کانوں نے جو سونا اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ سچ ہے یا وہ کوئی خوبصورت سا خواب دیکھ رہا ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- مہک سچ کہہ رہی ہو۔ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سوالیہ نظروں سے پوچھ رہا تھا۔ جیسے کہ اسے یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ اللہ کی ذات اس پر مہربان ہو چکی ہے۔۔

- بالکل سچ کہہ رہی ہوں آپ بابا بننے والے ہیں۔۔ اور میں! وہ کہتے ہوئے شرمائی تھی۔۔
تھینک یو! تھینک یو سوچ! آئی لو یو مہک مجھے اتنی بڑی خوشخبری دینے کے لیے۔ وہ دیوانہ سا ہو کر پاگلوں کی طرح اس کے چہرے کو چومتے ہوئے اسے اپنے گلے سے لگا چکا تھا۔

- آئی لو یو ٹو! آپ کا بھی بہت سارا تھینک یو مجھے اتنی لائف دینے کے لیے۔۔ وہ بھی مسکرا کر اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

Kitab Nagri

- مگر تمہیں کیسے پتہ کہ تم پریگنٹ ہو احمر نے ایک نیا شوشہ چھوڑا تھا۔۔

- ویری فنی! مجھے نہیں پتہ ہو گا تو کیا ہماری پڑوسن کو پتہ ہو گا کہ میں پریگنٹ ہوں مہک کی ہنسی چھوٹ گئی تھی احمر کے سوال پر۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- نہیں میرا مطلب ہے کہ یہ بات تو ڈاکٹر زکلیئر کرتے ہیں نا۔

- لڑکی کو خود بھی سب کچھ پتہ ہوتا ہے بچی نہیں ہوں میں۔۔ پھر بھی آپ اپنی تسلی کے لیے مجھے ڈاکٹر کے پاس لے چلنا۔

- ہاں یہ ٹھیک ہے چلو پکڑو اپنا ہینڈ بیگ ہم ابھی چلتے ہیں۔۔

- احمر کیا ہو گیا ہے پہلے کھانا تو کھالیں آپ۔ وہ اپنے گھبرائے ہوئے شوہر کو دیکھ کر ہنس رہی تھی۔۔

- ہاں یار کھانا تو تم نے بھی نہیں کھایا پہلے تم کھانا کھا لو!! اب تو تمہیں زیادہ اچھی ڈائٹ کی ضرورت ہوگی نا۔۔۔

www.kitabnagri.com

- وہ مہک کو پکڑ کر ٹیبل پر اپنے پاس بٹھاتے ہوئے نوالہ بنا کر اس کے منہ میں ڈالنے لگا۔۔ جس کو مہک نے اپنے ہاتھ سے روک دیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- احمر پلیمز میرادل مچل رہا ہے پیچھے کرے۔ گوشت کی خوشبو سے مہک کا دل خراب ہو رہا تھا۔

- وہ پھر سے بھاگتی ہوئی واش روم میں چلی گئی۔ اومائی گاڈیہ میں نے کیا کر دیا احمر گھبراتے ہوئے اس کے پیچھے واش روم میں گیا۔ جو الٹیاں کر کے بے حال ہو رہی تھی۔

- سوری یار سوری مجھے نہیں آئیڈیا تھا کہ تمہیں اس کی خوشبو سے قے آنے لگے گی۔ وہ شرمندہ ہوتا ہوا مہک کے ماتھے پر ہاتھ رکھے اس کا پسینہ پہنچ رہا تھا۔

- جبکہ مہک اتنی خراب حالت میں بھی اپنی قسمت پر رشک کر رہی تھی کہ اسے اتنا محبت کرنے والا خوبصورت دل کا مالک شوہر ملا ہے۔

www.kitabnagri.com

oooooooo

مرہا گہری نیند سے بیدار ہوئی تو اپنے ہاتھ میر کے سینے پر اپنا ہاتھ سہلاتے ہوئے اس کی آنکھ کھلی کیونکہ بیڈ خالی تھا۔ وہ گھبرا کر اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- میر بیڈ پر موجود نہیں تھا مرہا بہت پریشان ہو گئی۔ کیا میر واپس چلے گئے ہیں۔۔ بے اختیار اس کے منہ سے نکلا وہ فوراً سے پہلے باہر جا کر دیکھنا چاہتی تھی۔۔

- مگر اس کی حالت ایسی نہیں تھی کہ وہ فوراً روم سے باہر جاتی جلدی سے قبر سے کپڑے لیتی ہوئی واش روم میں جا کر بند ہو گئی تاکہ وہ چینج کر سکے۔۔

- میر کے واپس جانے کا سوچ کر ہی مرہا کا دل بہت اداس ہو گیا۔۔ وہ جلد از جلد حقیقت جاننا چاہتی تھی۔ وہ اپنی بے ترتیب اداس دھڑکنوں کو لیے جلدی سے فریش ہو کر چینج کرنے لگی۔



oooooooo

- میر ب منہ بعد میں بنا لینا پہلے کھانا کھاؤ!! میر ب کب سے ٹیبل پر منہ پھلائے ہوئے بیٹھی تھی۔۔

- رومان شاہ کھانا کھاتے ہوئے بار بار نظریں اٹھا کر اسے دیکھ رہا تھا۔ جو صرف کھانا اسی لیے چھوڑ کر بیٹھی ہوئی تھی کہ شاہ اس سے پوچھے کہ وہ کیوں ناراض ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- جبکہ شاہ حقیقت سے واقف تھا کہ میرب بچے والی بات لے کر اس سے ناراض ہے۔ اور میرب سے پوچھ کر وہ دوبارہ سے بات کو شروع نہیں کرنا چاہتا تھا۔

- میں کھانا کھاؤں یا نہ کھاؤں جیوں یا مروں آپ کو شاہ اس سے کوئی فرق پڑتا ہے آخر میر نے اپنی زبان کا قفل توڑا۔

- میرب تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے میرے خیال سے تمہیں کسی سائیکسٹرس کی ضرورت ہے۔۔۔ اپنے ہاتھ سے نوالہ بنا کر شاہ نے اس کے منہ کے آگے کیا۔

- مجھے بھوک نہیں ہے میں نے نہیں کھانا اپنا چہرہ دوسری جانب موڑتے ہوئے کہا۔

www.kitabnagri.com

- میرب اگر تمہیں لگتا ہے کہ تمہارے اس طرح موڈ خراب کرنے سے میں تمہاری بات مان جاؤں گا۔ ایسا بالکل نہیں ہو گا۔

- رومان شاہ اپنے فیصلے خود کرتا ہے اور جو فیصلے میں نہ بدلنا چاہوں۔۔۔ میری ان فیصلوں کو کوئی بھی نہیں بدل سکتا۔۔۔ اس لیے میرے ساتھ ضد مت لگاؤ۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- رات کو فیصلہ ہو چکا ہے۔ سخت لہجے میں زبردستی اس کے منہ میں نوالہ ڈالتے ہوئے۔۔ واپس اپنے کھانے کی کی پلیٹ سے اپنے نیوالا بنا کر کھانے لگا۔۔

- شاہ اولاد لینے یا نہ لینے کا فیصلہ ہم دونوں کا ہونا چاہیے۔۔ آپ کیسے اکیلے فیصلہ کر سکتے ہیں۔۔ نوالہ کھاتے ہوئے آنسوؤں اس کے گلے میں اٹکنے لگے تھے۔۔

- ہم! تو اب تمہیں میرے فیصلوں پر اعتراض ہونے لگا ہے اتنی سمجھدار ہو گئی ہو تم۔۔ اس کی جانب دیکھتے ہوئے آنکھیں دکھائیں۔ ایک اور نوالہ بنا کر زبردستی اسے کھلایا۔۔

- ہر چیز میں آپ یہی کرتے ہیں شاہ!! اپنے فیصلے مجھ پر زبردستی مسلط کر دیتے ہیں۔۔ چاہے پھر وہ زندگی کے فیصلے ہوں۔۔ یا کھانا ہو۔۔ اس وقت غصے میں اس کا کھانا کھانے کا بالکل دل نہیں چاہ رہا تھا۔۔ اور شاہ اسے زبردستی کھانا کھلا رہا تھا۔ تو لگے ہاتھ اس نے یہ بھی شکایت کر دی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ تو ایسا ہی ہے یہ تمہیں مجھ سے پیار کرنے سے پہلے سوچ لینا چاہیے تھا۔ اب تو کچھ نہیں ہو سکتا۔۔
- سپاٹ لہجے سے اسے کھانا کھلاتے ہوئے ساتھ میں خود بھی کھا رہا تھا۔۔

- بہت اچھا کیا لگے ہاتھ یہ محبت والا تانہ بھی دے دیا مجھے۔۔ میرب شاہ کے بچے والی انکار سے۔ بہت
دل برداشتہ تھی۔ اس لیے شاہ کی چھوٹی چھوٹی باتوں سے چڑھ رہی تھی۔۔

- شاہ نے اس بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ کیونکہ میرب ہر بات کا الٹ مطلب نکال کر لڑنے پر تلی
ہوئی تھی۔ جبکہ شاہ کا ایسا کوئی موڈ نہیں تھا۔۔

- منہ کھولو اور جلدی کھانا فٹش کرو!! اس کے بعد تمہیں دوا بھی کھانی ہے۔ شاہ اسے زبردستی کھانا
کھلاتے ہوئے دوا کا یاد کرو یا۔ جو اسے روز وہ اپنے ہاتھوں سے دیتا۔۔

- کھانا کھاؤ میری جان مجھے بعد میں تاڑ لینا میں یہیں پر ہوں۔۔ میرب کو غصے سے اپنی جانب گھومتے
ہوئے دیکھیہ۔۔ شاہ مسکراتے ہوئے اس کے منہ کے سامنے نوالہ کیے ہوئے تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- کون سی دوائی ہے جو آپ مجھے روز کھلاتے رہتے ہیں!!!
- میرب کے سوال پر شاہ سوالیہ نظروں سے اس کی جانب دیکھا۔

- میرب تم نے صبح صبح بھاگ کر نشہ کیا ہے۔ جو اٹے سیدھے سوال کر رہی ہو۔۔۔ تمہیں پتہ تو ہے کہ
تمہیں میں وٹامن کی ٹیبلٹ روز کھلاتا ہوں۔ کیوں تم ویک ہو۔۔۔
اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔
knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

- اب میں بالکل ٹھیک ہوں اور مجھے آپ کی وٹامن کی دوائیوں کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ میرب نے منہ کے زاویے بدلتے ہوئے کہا۔۔۔ کیونکہ وہ جانتی تھی کہ شاہ اسے ایک ایسی ٹیبلٹ روز کھلاتا تھا جس سے وہ کبھی بھی پریگنٹ نہیں ہو سکتی تھی۔۔

- میرب تم بہت زبان درازی کر رہی ہو! مجھے بالکل پسند نہیں ہے کہ تم مجھ سے اس طرح سے زبان درازی کرو۔۔۔ اٹھو میرے ساتھ روم میں چلو۔۔۔ اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے زبردستی شاہ اسے روم میں لے کر آیا۔۔۔

- اسے صوفے پر بٹھاتے ہوئے اپنے رات کو پہنے ہوئے کوٹ کی جیب سے اس نے وہ ٹیبلٹ نکالی اور سائیڈ ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھا کر لایا۔۔۔

- میرب کے منہ میں گولی رکھ کر آئی برواٹھا کر اشارے سے پانی پی کر گولی کھانے کو کہا تھا۔۔۔ میرب کو اس وقت شاہ پر بہت غصہ آ رہا تھا جو سر پر کھڑا ہو کر زبردستی اسے یہ دوا کھلا رہا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- ویسے غصہ کرتیں ہوئی بھی بہت خوبصورت لگتی ہو۔۔۔ دوا کھلا کر ٹیبل پر گلاس رکھتے ہوئے۔۔ شاہ کے پھولے ہوئے غصے والے چہرے کو دیکھ کر مسکرا دیا۔۔
- مگر آپ مجھے اس وقت بالکل بھی اچھے نہیں لگ رہے۔ منہ کے زاویوں کو بگاڑتے ہوئے نظر شاہ سے ہٹا کر دیوار پر مرکوز کرتے ہوئے غصے سے بولی تھی۔۔۔

- کوئی بات تم مجھے اچھی لگتی ہو اتنا ہی کافی ہے۔ شاہ ڈھیٹ بن کر مسکراتے ہوئے اس کے پاس بیٹھ کر ایک ہاتھ اس کے کاندھے سے گزارتا ہوا اس کے دوسرے کاندھے پر رکھ کر اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا اور اسے احساس تھا کہ میرب اس وقت بہت تکلیف میں ہے۔۔۔

Kitab Nagri

oooooooooooo

مرہا فریش ہو کر پانچ منٹ میں کپڑے چینج کر کے روم میں آچکی تھی۔۔

- صوفے پر پڑے ہوئے اپنے دوپٹے کو اٹھاتے ہوئے روم کے دروازے کی جانب لپکی تھی۔۔
دروازے کا ہینڈل اس کے گھمانے سے پہلے باہر سے کوئی گھماتے ہوئے اندر داخل ہوا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میر آپ کہاں چلے گئے تھے اندر آتے ہہ شاہ میر کو وہیں دروازے پر کھڑے بے چینی سے سوال کرتے ہوئے اس کے سینے سے لگ گئی۔۔

- ہائے میر اچھ پریشان ہو گیا تھا۔ وہ اس کی کمر میں ایک ہاتھ باندھے اسے روم کے تھوڑا اندر لے آیا۔ اور دوسرے ہاتھ سے روم کا دروازہ بند کر دیا۔۔۔

- مجھے لگا میر آپ مجھے بنا بتائے چلے گئے ہیں۔ اس کی کمر سے ہاتھ ڈالتی ہوئی اس کے سینے میں سختی سے سر چھپائے ہوئے تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں میر کی جان ایسا کیسے ہو سکتا ہے میں اپنی جان کو بتائے بنا ہی چلا جاؤں!! اس کی قمر پر اپنی باہوں کا دائرہ تنگ کر کے مضبوطی سے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے جھک کر گال پر محبت بھر الفظ دیا۔۔

www.kitabnagri.com

- ماما آئی تھی تو میں ان کے ساتھ ٹیرس پر چلا گیا تھا۔ ماما اور بابا سے ملنے کے لیے۔۔ اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھے ہوئے دونوں سونے پر دونوں بیٹھ گئے۔۔

- جلدی سے ریڈی ہو جاؤ ہم لوگ گھومنے چلیں گے۔ اور آج کا کھانا اور شاپنگ میری طرف سے میری بیوی کے لیے۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اتنی مہربانی کیوں وہ شرارت سے مسکرائی تھی۔۔۔

- کیونکہ میں تمہیں بڑی بڑی باتیں کر کے منانا چاہتا ہوں تاکہ تم مجھے میرے پیارے پیارے بچے دے دوں۔۔

وہ بھی شرارتی ہوتا ہوا مسکراتا ہوا اسے خود کے ساتھ لگاتے ہوئے مسکرا دیا۔

- میر آپ تو ایسے کہہ رہے ہیں جیسے میں نے آپ کے بچے چوری کر لی ہوں۔ میر کا انداز ہی ایسا تھا کہنے کا۔ وہ ہنستے ہوئے بولی تھی۔۔

- مرہا کی بچی میری فیلنگ کا مزہ اڑا رہی ہو۔۔ پلیز دے دو نہ جواب مجھے سچ میں ہمارے کیوٹ کیوٹ بچے اب چاہیے! وہ سیریس تھا۔ اپنی بات کو لے کر جب کہ مرہا اسے مزاق میں اڑاتے جارہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- اوووووووو!! میر۔۔۔۔۔ مت کریں وہ دونوں ہاتھوں سے میر کے چہرے کو روکنے کی کوشش کرتے ہوئے چلائی تھی۔ جو مرہا کو تنگ کرنے کے لیے اپنی سخت بیرڈ والی گال کو اس کی گال سے زور سے رپ کرتے ہوئے چھین دے رہا تھا۔۔۔۔۔

- جب تک جواب نہیں دو گی ایسے ہی تمہیں میٹھا میٹھا درد دے کر تنگ کر تارہوں گا میر کی جان۔۔۔۔۔

- وہ اب دونوں گالوں پر رب کرنے کے ساتھ چھوٹی سی کیوٹ ناک پر کاٹتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔۔

- اوووووووو۔۔۔۔۔ میر میں اس بات کا کیا جواب دوں مجھے شرم آرہی ہے وہ دانتوں کی چبن سے چلاتے ہوئے بولی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- تو ٹھیک ہے پھر تمہاری شرم والی چپ کو میں ہاں ہی سمجھوں گا وہ فیصلہ کن انداز سے بولا تھا۔۔۔۔۔ جیسے آپ کی مرضی وہ شرما کر مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- ہم تو چلو اٹھو اسی بات پر آج میری طرف سے ٹریڈ لو۔ میرے بھی کپڑے نکالو میں فریش ہو کر آتا ہوں وہ مسکراتا ہوا جا کر آج سے روم فریش ہونے لگا۔

oooooooo

- ڈیڈ آپ مجھے آج دولا کھ روپے دے دیں۔ احمد سلار نے آتے ہی اپنے باپ سے فرمائش کی۔

- میرا پیارا بیٹا تمہیں کب سے مجھ سے پیسے مانگنے کی ضرورت پڑنے لگی بابا کی چیک بک ہر وقت تمہارے پاس ہوتی ہے۔۔۔ اور میرا کریڈٹ کارڈ بھی۔ تو میرا بچہ تمہیں مجھ سے مانگامت کرو۔۔۔ مجھے اچھا نہیں لگتا کہ میرا اکلوتا بیٹا کسی سے کچھ مانگے۔ پھر چاہے وہ میں ہی کیوں نہ ہوں۔۔۔ اپنے چہرے پر غرور سجائے ہوئے انداز سے اپنے بیٹے کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنے پاس بٹھاتے ہوئے ایڈوکیٹ سلار نے کہا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- سالار بچوں کو پوچھ کر پیسے دیا کرو کہ آخر ان کو اتنے پیسوں کی ضرورت کیوں ہے۔۔ اس کی بیوی جو پاس ہی بیٹھی ہوئی چائے پی رہی تھی۔ اس نے ناراض لہجے سے کہا۔

- تم میرے اور میرے بچوں کے معاملات میں مت بولا کرو!!۔

Posted On Kitab Nagri

-- سلار سائیکل نے قہر الود نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔ جیسے کہ اس بیچاری کی کوئی عزت ہی نہ ہو۔ سلار سائیکل کا ایک ہی الفاظ اور اس کی نظریں یہ بتا رہی تھی کہ وہ اپنی بیوی کو کوئی خاص ریسپیکٹ نہیں دیتا۔

۔ بیٹا بھی اسی طرح آرام سے بیٹھا تھا جیسے اسے کوئی فرق ہی نہ پڑا ہو۔۔۔

۔ سالار یہ صرف تمہاری اولاد نہیں یہ میرے بھی بچے ہیں اور ان کو صحیح اور غلط کا فرق سمجھانا ہم پر فرض ہے وہ آرام سے بولی۔۔

۔ پہلے تم خود تو صحیح اور غلط کا فرق سمجھ لو مل مڈل کلاس عورت!! ساری زندگی تم لوگ روٹی کے پیچھے بھاگتے بھاگتے گزار دیتے ہو۔ اور آج تمہیں میرے بچوں کو گلیاں دینا ہے۔۔

۔ وہ اپنے لفظوں سے اپنی بیوی کی ریسپیکٹ کی دھجیاں اڑا رہا تھا۔ جبکہ بیٹا پاس آرام سے بیٹھا ہوا تھا جیسے کہ کچھ بھی محسوس ہی نہ کر رہا ہو۔۔

Posted On Kitab Nagri

- سلار کم سے کم میرے بچوں کے سامنے تو مجھ سے ریسپیکٹ سے بات کر لیا کریں اس کی آنکھیں بھر آئی تھی۔۔۔

- تو کیوں کرواتی ہو خود کی بے عزتی کتنی بار کہا ہے میرے بچوں کے معاملے سے دور رہا کرو۔۔۔ اور خاص کر میرے بیٹے کے معاملے سے۔ شہزادہ ہے میرا بیٹا۔ چیتا ہے چیتا اپنے باپ کی دولت اڑا رہا ہے تو تمہیں اس میں کیا تکلیف ہے۔ کون سی تمہارے باپ اور بھائی کی کمائی ہے جو تم اس طرح سے تڑپ اٹھتی ہو۔۔۔۔

- جاؤ احمد سائیکل عیش کرو جتنے پیسے چاہیے لو پار ٹیز کرو اور مجھ سے پوچھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میں کما ہی کس لیے رہا ہوں۔ اپنے بیٹے کی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے لہجے اور آنکھوں سے غرور ہی غرور اور تکبر چھلک رہا تھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

- تھینک یو تھینک یو سوچ ڈیڈ آپ ورلڈ کے بیسٹ ڈیڈ ہیں۔۔ احمد سائیکل جو کہ عمر میں 15 سے 16 سال کا تھا اپنے باپ کے گلے ملتے وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- جب کہ سالار سائیکل ٹانگ پر ٹانگ رکھے ہوئے ایک پاؤں کو ہلاتے ہوئے اپنی بیوی کی جانب گھور رہا تھا۔۔۔ جیسے کہ ابھی کے ابھی اس کو کھا ہی جائے گا۔۔۔

- اٹھ کر میری نظروں سے دور ہو جاؤ تمہاری یہ شکل میں روز روز دیکھ کر تنگ آجاتا ہوں۔۔۔ اپنی اس مانوس شکل کو لے کر تم یہاں سے جاسکتی ہو۔۔۔ کہتا ہوا واپس ٹیبل پر پاس پڑی ہوئی کافی کے مگ کو اٹھا کر لبوں سے سپ لیے لگا تھا۔۔۔

- ہاتھ کے اشارے سے اسے دفع ہونے کو کہہ رہا تھا۔۔۔ سالار ایک دن آپ پچھتائیں گے اب بالکل صحیح نہیں کر رہے۔۔۔ وہ اٹھ کر کھڑی ہوئی جاتے جاتے بول رہی تھی۔۔۔

- نہ تو آپ مجھے عزت دیتے ہیں۔ بیوی ہوں میں آپ کی آپ کے بچوں کی ماں ہوں اپنی مرضی سے مجھ سے شادی کی میں کوئی زبردست سی بھاگ کر آپ کے ساتھ نہیں آئی تھی۔۔۔

- اور جس طرح کی پرورش آپ اپنے بچوں کی کر رہے ہیں ایک دن آپ کو بہت مہنگا پڑے گا۔ وہ بھی اٹھتے ہوئے غصے سے جتنا کچھ بولنا چاہتی تھی بول گئی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

آہ آہ آہ آہ!! سلار سائیکل نے تیز سے اٹھ کر جاتی ہوئی اپنی بیوی کو پیچھے سے بالوں سے پکڑ کر کھینچتے ہوئے زمین پر پٹک دیا وہ درد سے بلبلا اٹھی تھی۔۔۔

- تیری اوقات کیا ہے جو تو مجھے اتنی ساری باتیں سنا کر جا رہی ہے۔ تم نے سوچ بھی کیسے لیا کہ تم اتنی بکواس کرو گی اور میں تمہیں چپ چاپ یہاں سے جانے دوں گا۔۔۔

- اس کے پیٹ میں زور سے ٹانگیں پاؤں مارتے ہوئے وحشی درندہ لگ رہا تھا۔ وہ فرش پر لیٹے ہوئے چیخیں مار کر رو رہی تھی۔۔۔

- کتیا تیری اوقات نہیں تھی کہ میں تجھ سے شادی کرتا۔۔ تیری اس خوبصورت شکل اور جسم کو حاصل کرنے کے لیے شادی کی تھی۔۔۔

- حالانکہ غلط کیا ویسے ہی تجھے اپنے بستر کی سجاوٹ بنا کر صبح اٹھ کر پیروں تلے روند کر کسی گننام جگہ پر پھینک دیتا تو زیادہ اچھا تھا۔۔۔ اس کو مارتے ہوئے خود بھی ہانپ رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- تیرے قریب آکر تجھ سے تو کچھ ہی دنوں میں میرا دل بھر گیا تھا۔ مگر تمہارے منوس وجود کے اندر میری اولاد پرورش پانے لگی۔۔۔

- جس کی وجہ سے میں تمہیں ہر دن یہاں پر برداشت کرتا رہا۔ اور آج بھی تمہیں صرف اس وجہ سے برداشت کرتا ہوں کہ تم بچوں کی ماں ہو۔۔۔

- اسے ٹانگوں سے مار مار کر بے حال کر رہا تھا۔ کبھی لات اس کے پیٹ میں تو کبھی اس کے چہرے پر مارتا۔ اس کے چہرے پر جگہ جگہ خراشیں پڑنے سے خون رسنے لگا تھا۔۔۔

- پاؤں میں پہنے ہوئے سلار سائیکل کے سخت شوز کی ایڑیوں سے اس کے پورے وجود کو اپنے ظلم کا نشانہ بنا چکا تھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

- جب دیکھا کہ وہ مار کھانے کے بعد بے ہوش ہو گئی ہے۔ تو چٹکی بجا کر گھر کے ملازمہ کو بلوایا۔۔ ملازمہ تو جیسے انتظار میں ہی کھڑی تھی وہ بھاگتی ہوئی سر جھکائے آکر کھڑی ہو گئی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اس کو اٹھا کر پھینک کر آؤ اس کے کمرے میں۔۔۔ اور تم میرے کمرے میں ہو آؤ۔۔
- ملازمہ کانپتے ہوئے دوسری ملازمہ کو ساتھ لگا کر اسے بیڈ روم میں لے جا رہی تھی۔۔ انہوں نے ایسا
منظر پہلی بار نہیں دیکھا تھا۔۔ ہر دو چار دن بعد ایسا ہی نظارہ ان کو دیکھنے کو ملتا تھا۔۔

oooooooo

- میر آپ نے روم کیوں بک کر وایا ہے ہمارا گھر کون سا دور ہے۔ جو آپ مجھے یہاں ہوٹل کے روم لے
کر آئے ہیں۔

- شاہ میر جو سے شاپنگ کے لیے لے کر آیا تھا اسے اپنے ساتھ کراچی کے ایک مشہور ہوٹل میں لے
آیا۔ جہاں پر اس کا روم پہلے سے بک تھا۔ روم کے اندر داخل ہوتے ہی مر رہا نے پہلا سوال کیا۔۔
- کیوں تمہیں کوئی اعتراض ہے میرے ساتھ ہوٹل روم میں رکنے پر!! اس کی کمر کے گرد دونوں ہاتھ
ڈالتے ہوئے سی جھٹکے سے اپنے پاس کیا۔۔
www.kitabnagri.com

- نہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے بلکہ میں تو خوش ہوں۔ آپ کے ساتھ یہاں آ کر وہ مسکراتی ہوئے
اس کی گلے میں باہیں ڈالے ہوئے بولی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- ہم !! اگر خوش ہو تو پھر جلدی سے یہاں پر مجھے کسی کرو شوخ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے اپنی انگلی کو اپنے پس پر رکھتے ہوئے بولا۔

- اووو!! آپ کو سوائے کسوں کے اور کوئی بات نہیں آتی۔ وہ جھٹکے سے پیچھے ہوتی ہوئی اس کی گرفت سے نکل کر دور کھڑی ہو کر اسے تنگ کر رہی تھی۔

- بتاتا ہوں مجھے اور بھی بہت کچھ کرنا آتا ہے۔ میرے پاس آؤ کر کے دکھاؤں۔۔ سر کو ہاں میں ہلاتے ہوئے شرارتی لبوں سے مسکرایا۔ وہ ایک ایک قدم اٹھا کر اس کی جانب بڑھا رہا تھا۔ جو میر کو تنگ کرنے کے لیے بھاگ کر بیڈ پر چڑھ کر کھڑی ہو گئی۔

- دھمکیاں بعد میں دیجیے گا پہلے پکڑ کر دکھائیں۔۔ وہ بیڈ کے جس طرف آتا وہ بھاگ کر میٹرس پر دوسری جانب چلی جاتی۔۔ بچوں کی طرح اسے تنگ کر رہی تھی۔

- سوچ لو اگر پکڑ لیا تو پھر پنشنٹ ملے گی۔۔ وہ دھمکی آمیز لہجے میں بولتا ہوا دونوں ہاتھ اپنے سینے پر باندھ کر کھڑا ہوا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- آپ کے پولیس والے دماغ میں ہمیشہ لوگوں کو سزا دینے والی بات ہی کیوں آتی ہے اے سی پی میر ملک صاحب۔ وہ منہ کے زاویے کو بچوں کی طرح بناتے ہوئے ہنس رہی تھی۔

- اچھا جی۔۔۔۔!! اب تم مجھے میرے پورے نام سے بلاؤ گی۔۔۔ رکور کو۔۔ ایک مہینہ تمہیں آزادی کیادی۔ تم تو بد معاش ہو گئی ہو۔ وہ گھٹنوں کے بل گھٹنوں کے بل چڑھتے ہوئے اس کی کلائی کو تھام چکا تھا۔۔۔

- اسے اپنی جانب کھینچا جو کہ بھاگ کر دوسری جانب سے بیڈ سے اترنے والی تھی۔۔ اس کی کوشش کو ناکام بنا کر شاہ میر نے اس کی کمر کی دونوں جانب ہاتھ رکھتے ہوئے اسے اٹھالیا۔۔۔

www.kitabnagri.com

- وہ اسے اوپر اٹھائے ہوئے واپس کھڑا ہو گیا۔۔ مرہا اس کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے ہنس رہی تھی۔۔۔ میر چھوڑیں مجھے میں گر جاؤں گی۔۔ اس کو گول گول گھومارہا تھا۔ یوں ہی اٹھائے ہوئے۔۔

Posted On Kitab Nagri

- پتہ نہیں میر کو مرہا پر آج ضرورت سے کچھ زیادہ ہی پیار آ رہا تھا۔ شاید وہ پورا ایک مہینہ اس سے دور تھا۔۔ یہ اس کی وجہ سے تھا یا پتہ نہیں کیا۔۔

- اس کا دل بھر ہی نہیں رہا تھا۔ مرہا سے پیار کر کے اسی لیے اس نے روم بک کروایا تھا۔۔ تاکہ وہ اس کے ساتھ آج کا پورا دن سپن کر سکے۔۔

- اب بھی وہ پچھلے گھنٹے سے مرہا کو اپنے بازو پر لیٹائے ہوئے۔ اس کی باتیں سن رہا تھا۔ اس کے خوبصورت معصوم چہرے کو تکتے ہی جا رہا تھا۔۔

- مرہا اپنی دھن میں مست اپنی باتیں سن رہی تھی۔۔ جبکہ شاہ میر کی نظریں اس کے معصوم چہرے سے ہٹ ہی نہیں رہی تھی۔۔۔

- مرہا سچ میں بہت معصوم تھی۔ اب اس میں شاہ میر کی محبت کی وجہ سے بہت کافینٹنس آ گیا تھا۔ مگر اب بھی وہ دنیا داری سے بہت دور تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ میر کو اس کی اسی معصومیت سے ڈر لگتا تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ مرہا اس سے دور ہو۔ وہ ہر وقت اس کی حفاظت کے لیے خود کو اس کے پاس رکھنا چاہتا تھا۔
- مرہا!!!!

جی!!!

تم میرے ساتھ ہی چلو!!
مگر میرا می جا کے چالیسویں میں کچھ ہی دن تو رہ گئے ہیں۔۔۔ اب ایسے میں آپ کے ساتھ کیسے جاسکتی ہوں۔ وہ اپنی باتوں کو بڑی روانی سے میر کو سنارہی تھی۔ اچانک میر کے کہنے پر حیران سی ہوتی ہوئی بولی۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- ہم!! یہ بات تو ٹھیک ہے پتہ نہیں میرا دل نہیں کر رہا تمہیں چھوڑ کر جانے کو۔۔۔ مجھے نہیں لگتا کہ مجھے امی جان کے چالیسویں پر چھٹی مل سکے گی۔۔۔

- تو کیا آپ نہیں آئے گے!!!

Posted On Kitab Nagri

- کوشش کروں مگر مجھے نہیں لگتا کہ چھٹی کی درخواست منظور ہو گئی۔۔ کیوں کہ کافی سارے زمینداروں کے کیس میرے پاس درج ہے جن کو میں نے جا کر حل کرنا ہے۔

- اب جلد از جلد سارا کام نپٹا کر واپس آنا چاہتا ہوں۔ یار تھک گیا ہوں اپنے گھر سے دور رہتے ہوئے

- وہ میرا کو بڑی بے چینی سے دیکھتے ہوئے کہہ رہا ہے یہ کیسی بے چینی تھی وہ خود بھی تو نہیں سمجھ پارہا تھا۔۔



- ٹھیک ہے میر میں بھائی سے بات کر لیتی ہوں میرا اترا ہوا چہرہ دیکھ کر اس کو اچھا نہیں لگا۔۔

- نہیں جان رہے دو کچھ دنوں کی بات ہے تم رک جاؤ۔۔ چھا نہیں لگے گا اگر ہم دونوں میں سے کوئی بھی چالیسویں میں موجود نہ ہو۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میر میں آپ کو اس طرح سے اداس نہیں دیکھ سکتی۔ میر کے چہرے پر جھکتی ہوئی گال پر پنکھڑیوں کو رکھ کر بڑے حق سے پیار جتاتے ہوئے کہا۔

- ہائے صدقے جاؤں۔۔۔ اپنی یار کی بہادری پر پلینز یہاں پر بھی کرو۔ بہت درد ہو رہا ہے۔۔۔ یہ والا گال ناراض ہے۔۔۔ کہ مجھ پر احسان محبت کیوں نہیں کیا۔۔۔

- اپنی دوسری گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے خمار در لہجے میں بولا تھا۔۔۔ ایک دم سے ہی میر کو اس کی پنکھڑیوں کے لمس نے جذباتوں کے خماری والے سمندر میں گرا دیا۔۔۔
- ہائے!! یہاں پر بھی مرہانے دوسری گال پر بھی پنکھڑیوں کا لمس چھوڑا تو وہ بے تاب ہوا۔ اپنے لبوں پر انگلی پوائنٹ کرتے ہوئے وہاں پر بھی پکڑیوں کا لفظ چاہتا تھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

- یہاں پر نہیں مل سکتا۔ آپ اسی طرح فری ہو جاتے ہیں۔۔۔ اسی لیے میں کچھ نہیں کرتی۔۔۔ وہ گھبراہٹ کر پیچھے ہوئی۔۔۔ سو کی سپیڈ سے بیڈ سے اتر کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- جلدی اٹھے ہم پہلے کھانا کھائیں گے بعد میں آپ کے وعدے کے مطابق ہم شاپنگ کرنے چلیں گے۔۔۔ یہاں پر لا کر مجھے روم میں بند کر دیا ہے۔۔۔۔

- وہ اب اپنی رو میں بولتے ہوئے بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔ اسے تو اندازہ نہیں ہوا کہ میرا اس کے قریب آ کر کھڑا اس کی باتوں کو سنتے ہو مسکرا رہا تھا۔۔۔

- میرے دماغ میں جو چل رہا تھا اس نے تو اسی پر عمل کیا اور اس کی قمر پر دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے اسے اوپر اٹھا کر سامنے رکھی ہوئی اونچی ہائٹ والی کرسی پر چکا تھا۔۔۔

- میرا ششش۔۔۔ آواز نہیں خاموش آج مجھے تم یہ پہن کر دکھاؤ گی۔۔۔

www.kitabnagri.com

کیا!!!!!!

- میں نے کوئی انوکھی بات نہیں کی بیوی ہو میری وہ بھی پچھلے آٹھ ماہینوں سے اور نکاح تو اس سے بھی پہلے کا ہو چکا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- آج تمہاری شرموں حیا والی کوئی بھی مزاحمت کام نہیں آئے گی۔ اس لیے کوشش بھی مت کرنا

- اس کی گالوں اپنے پیاسے لبوں کے لمس چھوڑتے ہوئے اس کی دل کی دھڑکنوں کی آواز کو بخوبی سن رہا تھا۔



- میں نہیں پہنوں گی۔۔۔ نفی میں سر کو ہلایا۔۔

- ضدنا کرو ورنہ میں خود پہنادوں گا!

- آج میری یہ خواہش ہے کہ تم میری یہ شرٹ پہن کر مجھے دیکھاؤ۔

- شرٹ کے بٹن کھول کر اتار دی۔۔ اپنے شرٹ اس کے ہاتھ میں تھما چکا تھا۔۔ اس کے شرٹ لیس کا کسرتی سینے کو دیکھ اس کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوئیں۔۔ سانس اٹھل پھٹل ہو کر بے رقص رواں چلنے لگی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- جاؤ میں آج تمہاری کسی بھی مزاحمت کے آگے گھٹنے نہیں ٹیکنے والا۔۔ میں تمہیں اپنی شرٹ میں ملبوس دیکھنا چاہتا ہوں۔۔ شوہر ہوں تمہارا تم پر فرض ہے میری ہر خواہش کو پورا کرنا۔۔ جیسے کہ تمہارے فرض مجھ پر لاگو ہوتے ہیں۔۔۔

- وہ آج ضدی بنا ہوا کھڑا تھا اسے قمر اسے پکڑ کر کرسی سے نیچے اتار کر اسے آنکھ کے اشارے سے چنبچ کرنے کو کہا۔۔ وہ اس وقت صرف بلیک کلر کی چیز میں ملبوس تھا۔۔

- میر آج آپ کو کیا ہو گیا ہے!!! وہ رو دینے والی آواز میں میر کے اس بدلے ہوئے روپ کو دیکھ کر منمنائی تھی۔۔ میر آپ تو ایسی باتیں نہیں کرتے آج آپ کیوں مجھے تنگ کر رہے ہیں۔ مجھ سے نہیں پہنی جائے گی آپ کی شرٹ۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- کیوں آج سے پہلے بھی تو کئی بار تم نے میری شر پہنی ہے۔۔

- میر وہ تو الگ بات ہے۔ وہ تو میں وہ کہتے ہوئے بات کو بیچ میں چوڑی کر چپ کر گئی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میر رات کو اپنے خوبصورت لمحات کے بعد اکثر اپنی شرٹ اسے پہنا دیا کرتا تھا مگر مرہا کیسے بتاتی کہ اس میں اور اس بات میں بہت فرق ہے۔۔

- وہ تو آج کسی اور ہی موڈ میں تھا۔ شاہ میر کا یہ رنگ کچھ کچھ رخصتی سے پہلے والا تھا۔۔

- رخصتی کے بعد تو شاہ میر بالکل سافٹ مزاج ہو گیا۔۔ مگر آج پتہ نہیں شاہ میر نے کون سا نشہ کر رکھا تھا کہ وہ اپنی ضد پر ہی اڑ گیا۔ مرہا کو تو آج سچ میں لگ رہا تھا کہ میر نے کوئی نشہ کر رکھا تھا۔۔ ورنہ وہ ایسے تو کبھی بھی فرمائش نہیں کرتا تھا۔

- جا رہی ہوں۔۔۔ گھور کر کیوں دیکھ رہے ہیں۔۔ شاہ میر کو اپنی جانب گھورتے ہوئے دیکھ۔ مرہا گھبراتے ہوئے واش روم میں جا کر بند ہو گئی۔۔
www.kitabnagri.com

- اس کی سپیڈ دیکھ کر شاہ میر کے لب مسکرائے تھے۔ مگر اس نے اپنی مسکراہٹ کو فوراً چھپا لیا۔۔ وہ جانتا تھا کہ اگر مرہا نے اسے نرم پڑھتے دیکھ لیا تو، وہ اس کی فرمائش کا بھی پوری نہیں کرے گی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- مگر میر کو آج اپنی یہ حسرت ہر حال میں پوری کرنی تھی۔۔۔ پتہ نہیں کیوں وہ اندر سے بہت بے چین تھا۔۔ وہ مرہا کے قریب سے قریب تر ہو کر اس پر اپنی محبت کے آخری بوند تک برسانے کی نیت کیے کھڑا تھا۔۔۔

oooooooo

گڈ مارنگ سر!!!!

" نیو پروفیسر کو پاس سے گزرتے ہوئے دیکھ ماہی کی زبان اپنے آپ ہی کرتب دکھانے شروع کر دیتی تھی۔۔۔

- اس دن کی ڈانٹ کے بعد ماہی کو آفس میں بلوا کر پرنسپل نے بڑے اچھے انداز سے سمجھایا۔ کہ وہ اس طرح کی حرکت دوبارہ نہ کرے۔۔۔

- ماہی کو زیادہ کچھ کہا اس لیے نہیں جاسکتا تھا۔ کیونکہ یہ کالج تقریباً اس کے باپ کی ڈونیشن پر چلتا تھا

Posted On Kitab Nagri

- نیو پروفیسر بھی ماہی سے دوری بنا کر رکھتا۔ مگر آج پھر ماہی کو پاس گزرتے ہوئے پروفیسر کو دیکھ کر دورا پڑہ گیا۔۔

- گڈ مارنگ ایسے انداز سے کہا جیسے کہ وہ اس کا کوئی بوائے فرینڈ ہو۔۔۔ پاس کھڑی ہوئی شفا نے کہا اللہ کرے زمین پھٹ جائے اور وہ بیچاری اس کے اندر سما جائے۔۔۔

- کیونکہ ماہی تو کبھی سدھر نہیں سکتی تھی اور ساتھ میں وہ شفا کو بھی ذلیل کرواتی۔

- پروفیسر نے اس کی گڈ مارنگ کا کوئی جواب نہ دیتے ہوئے انکوری کیا۔۔

Kitab Nagri

- وہ پاس سے گزر گیا مگر ماہی کو اتنے پر ہی صبر کہاں آیا بڑے بڑے قدم اٹھاتی ہوئی کتابوں کو سینے سے لگائے ہوئے۔ پروفیسر کے پیچھے پیچھے چلتی ہوئی بالکل ساتھ ہو گئی تھی۔۔۔

- سر غلط بات ہے اپنے سٹوڈنٹس کو اس طرح انکوری نہیں کرنا چاہیے۔ میں نے آپ سے گڈ مارنگ کہا

ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ۔۔۔ ہی اتنے خوبصورت چہرے سے مسکرا کر۔۔۔ وہ دونوں گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے مسکرائی تو کتابیں
سینے سے لگائی ہوئی تھی وہ زمین پر گر گئی۔۔۔

۔ جو کہ پیچھے آتی ہوئی شفا نہیں اٹھائی جو کہ بیچاری ماہی کا پیچھا اس لیے کر رہی تھی کہ اس الو کی پٹھی کو
وہ اپنے ساتھ لے جاسکے۔۔۔

۔ مگر ماہی تو لگتا تھا کہ آج پروفیسر کی گود میں چڑھ کر پورا کالج گھومنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔



۔ مس ماہی!!!!

جی سر!!!!

اس سے پہلے کہ پروفیسر اپنی بات پوری کرتا۔ وہ اپنے نام پر ہی اتنے رومینٹک انداز سے جی سر بولی کہ
پروفیسر کے باقی جملے تو اس کے منہ میں ہی اٹک گئے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- مس ماہی مجھے سمجھ نہیں آتا آپ بچپن سے ایسی ہیں یا بعد میں آپ پر کوئی وائرس اسر انداز ہوا۔۔۔

- اس کی اداؤں پر پروفیسر کو غصہ آگیا۔ نہیں سر یہ وائرس آپ کے آنے کے بعد ہی مجھ پر اثر انداز ہوا ہے۔۔۔

آنکھوں کو ٹٹماتے ہوئے بنا آس پاس سے گزرتے ہوئے سٹوڈنٹس کا لحاظ کیے بولی تھی۔۔۔ مجھے لگتا ہے تمہیں کسی اچھے سا کانسٹریس کی ضرورت ہے۔ میرا مشورہ ہے کہ میں ایک دو کو جانتا ہوں ان کا کنٹیکٹ نمبر تمہیں دے دے دوں گا رابطہ کر لینا۔۔۔

- وہ نظر انداز کرتے ہوئے پھر سے چل پڑا۔۔۔ ماہی کی نظریں پروفیسر سے ہٹ نہیں رہی تھیں۔ وہ فل ڈارک بلو کلر کے سوٹ کے ساتھ سیم کلر کا کورٹ پہنے ہوئے تھا۔۔۔

- وہ سپاٹ چہرے کے ساتھ چلتے ہوئے ایسے لگ رہا تھا جیسے کسی بالی ووڈ کا ہیرو دیسی سوٹ میں ملبوس ہو۔

Posted On Kitab Nagri

- اس کے ڈاک براؤن بال جن کو سٹائلش طریقے سے جل سے سیٹ کر رکھا تھا۔ ڈاک براؤن ہلکی ہلکی بیرڈ۔۔ گندمی رنگت۔۔ اٹریکٹو خوبصورت نین نقش۔۔

"سراگر آپ میرا خود علاج کریں تو مجھے لگتا ہے میں جلدی سے تیار ہو جاؤں گی!!!! پاس سے گزر کر آگے جاتے ہوئے ماہی نے سرگوشی کی تو پروفیسر کے کانوں سے تو دھواں نکلنے لگا تھا، اس لڑکی کی باتوں سے۔ جو شکل سے ہی نظر بے وقوف اور نادان ہے۔

- پروفیسر نفی میں سر کو ہلاتے ہوئے دوسری کلاس میں پیریڈ کے لیے جا رہا تھا جب کہ ماہی اپنی کلاس کی طرف جلی گئی۔۔

oooooooo

ماہی کی بچی تم خود تو کس دن مرو گی۔ ساتھ میں مجھے بھی مرواؤ گی۔۔ تمہیں کسی کا ڈر ہے نہیں بھئی تمہارے ابا حضور بڑی اونچی ہستی ہیں۔۔ اور پورا کالج ان کی ڈونیشن سے ہی چلتا ہے۔۔ مگر ہم جیسے

Posted On Kitab Nagri

ماٹھے بچے بھی یہیں پر پڑھتے ہیں۔۔ ہمارا کچھ خیال کر لیا کرو لڑکی۔۔ ماہی کو ہاتھ سے کھینچ کر سیڑھیوں پر بٹھاتے ہوئے شفا ہنس دی تھی۔۔ اسے پروفیسر کا وہ گھبریا ہوا چہرہ یاد آگیا۔۔۔

- تیری حرکتوں سے تو نہیں لگتا کہ تم ماٹھی بچی ہو۔۔ اور تم مجھے سمجھا رہی ہو۔ مزے تو تجھے بھی بہت آتے ہیں پروفیسر کا روند ہو چہرہ دیکھ کر۔۔

- ماہی نے اسے چٹکی کاٹی۔۔۔ آہ۔۔۔ بد تمیز ہنس اس لیے رہی ہوں۔ مجھے پروفیسر کا بکھلایا ہوا چہرہ یاد آیا گیا تھا۔ مت بیچارے کی جان کا عذاب بنا کرو ماہی سچ میں تمہیں ایک اچھے دوست کی طرح سمجھا رہی ہوں۔۔۔

Kitab Nagri

مجھے نہیں لگتا کہ یہاں پر تمہاری دال گلنے والی ہے وہ عمر میں بھی تم سے بہت بڑا ہے۔۔۔ کیوں خواہ مخواہ اپنا ٹائم ویسٹ کر رہی ہو۔۔ شفا سیریس انداز سے اسے سمجھا رہی تھی۔۔

- یہ پروفیسر تو میرا ہے۔۔ اور اسے تو میں پٹا کر رہوں گی۔۔ ماہی کو بھی پہلی بار کسی سے محبت ہوئی ہے۔ تو ادھوری تو میں نہیں رہنے دوں گی۔۔ ورنہ یہ کسک مجھے جینے نہیں دے گی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شفا آج کے بعد مجھے ایسا مشورہ مت دینا۔۔ کر سکتی ہو تو میری ہیلپ کرو۔ میں سمجھ میں پروفیسر کہ لیے سیریس ہوں۔ ماہی کا موڈ خراب ہوا۔۔ شفا کی بات سے۔۔
- اوکے یار نہیں کہوں گی جیسے تمہاری مرضی۔۔ اللہ تعالیٰ تمہارے حق میں جو بہتر ہے وہ کر دے۔۔
وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے مناتے ہوئے بولی تھی۔۔

oooooooo

- مرہا کسی بھی طرح کی چلا کی مت کرنا! شرٹ کا مطلب ہے صرف شرٹ اگر کچھ بھی اس کے ساتھ ایکسٹرا پہنا تو! آج کسی بھی طرح کی نہ تو معافی ملے گی نہ رات۔۔۔ وہ واش روم کے باہر کھڑا ہوا بے چینی سے اس کا انتظار کرتے ہوئے دھمکی آمیز لہجے سے بولا۔۔۔ خمار کی اس کی آواز سے چھلک چھلک کر مرہا کے کانوں میں محبت کے نغمے سنارہی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

- میری خمار سے بھری آواز بتا رہی تھی۔ کہ اس کا شوہر محترم آج پوری طرح سے بہکا ہوا ہے۔۔

- مرہا پہلے ہی اندر کھڑی ہوئی سوچ رہی تھی کہ وہ کرے تو کیا کرے۔ شرٹ کو پہننے کا سوچ کر ہی اس کے طوطے اڑے ہوئے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اب رہی صحیح کسر شاہ میر کی دھمکی نے پوری کر دی۔۔۔ میر آج آپ کو ہو کیا گیا ہے وہ اونچی آواز میں بولی۔۔

- دروازہ کھولو اندر آکر بتاتا ہوں۔ خمدار لہجے سے دروازے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔۔

- مرہا اوپن داڈور!! بھاری آواز میں سختی کو محسوس کرتے ہوئے۔۔ کہاں پھنس گئی ہوں۔۔۔ کیوں حامی بھری شاپنگ پر آنے کے لیے مرہا کی بچی لالچ مہنگا پڑ گیا نا۔۔۔ منہ کے زاویے بگاڑتے ہوئے ہتھیلیوں کو مسل رہی تھی۔۔۔

Kitab Nagri

- مرہا اوپن داڈور اندر آکر تمہارے سوالوں کا جواب بھی دوں گا۔ اور تمہیں شرٹ پہنا کر تمہاری ہیلپ بھی کر دوں گا۔۔۔

- کوئی ضرورت نہیں ہے! کچھ دیر صبر نہیں کر سکتے!!!

Posted On Kitab Nagri

آرہی ہوں غصے سے چلائی۔ جبکہ باہر کھڑے ہوئے میر کو ہنسی آرہی تھی۔ اس کی گھبرائی ہوئی غصے والی آواز پر۔۔

۔ نہیں کر سکتا صبر اگلے دو منٹ کے اندر اگر تم باہر نہیں آئی تو۔ دروازہ کھولنا میرے لیے کوئی مشکل کام نہیں ہے۔۔

۔ پتہ ہے۔۔۔ پتہ ہے۔۔۔ کہ آپ ایک پولیس والے ہیں۔ اور آپ ایک منٹ سے پہلے دروازہ کھول سکتے ہو۔۔

۔ ہر وقت خود کو توپ بنا کر میرے سر پر متنا کریں۔۔۔ آجاؤں گی آرام سے بیٹھ جائیں کم سے کم دو منٹ تو چپ رہیں۔۔

۔ اب میں آپ کی آواز نہ سنوں۔۔ غصے سے اندر سے چلاتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔ جبکہ باہر کھڑے ہوئے میر کا ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے ہوئے دبی دبی آواز ہنس ہنس کر بے حال ہو رہا تھا۔۔

oooooooo

صحیح کہتے ہیں کہ شوہر کو اکیلا چھوڑنا ہی نہیں چاہیے۔۔ اب ایک مہینہ چھوڑا ہے تو پتہ نہیں کون سے نئے شوق پال لیے ہیں۔

- شرٹ کو پہن کر خود کو ایک نظر آئینے میں دیکھ کر شرماتے ہوئے خود کو باہر لے جانے کے لیے تیار کر رہی تھی۔۔



- جہاں تم رہو گے وہ درچوم لوں گا!

- نظر سے تمہاری نظر چوم لوں گا!

- بس اسی کی کسر باقی تھی۔ میرا کرنا کیا چاہتے ہیں۔ مرہانے روم سے آتی ہوئی، رومینٹک سونگ کی آواز سنی تو اس کے ماتھے پر پسینے کی بوندیں آنے لگی تھی۔۔۔ یہ اس کے میر کا ایک نیا ہی روپ تھا۔۔ جسے دیکھ کر میرا بہت گھبرائی ہوئی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- مرہا آجاؤ یار مت تڑپاؤ اس طرح مجھے۔ میری آواز پھر سے مرہا کی سماعت سے ٹکرائی۔۔۔

- میرا رات کو اچھا خاصا رومنس کیا ہے۔ اب میں کہاں آپ کو تڑپا رہی ہوں۔

- منہ میں بڑبڑاتے ہوئے بمشکل واش روم کا دروازہ کھول کر آنکھیں بند کیے ایک قدم باہر نکالا تھا۔۔

جہاں تم رہو گے وہ درچوم لوں گا!
- نظر سے تمہاری نظر چوم لوں گا!

رومانٹک بول اسے اور بھی زور سے کر رہے تھے۔۔ وہ ہاتھوں کی مٹھیوں کو میچے ہوئے بمشکل واش روم سے باہر آئی تھی۔۔۔
www.kitabnagri.com

- دیکھو گا جب تمہارے لبوں پر تبسم! لبوں سے تمہارے لب جو ملوں گا!
میر سامنے ڈریسنگ مرر میں دیکھ کر خود کو باڈی سپرے سے نہلا رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- نظریں اٹھا کر مرہا کی جانب دیکھا تو میرہا نے گلے کے پاس سے شرٹ کو مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا۔۔۔ میر کے انابی لب مسکرائے۔۔۔ مرہا کو شرٹ دیتے ہوئے میر نے اس کے اوپر والے تین بٹن توڑ دیے تھے۔۔۔ اسی لیے مرہا نے شرٹ کو گلے سے پکڑ رکھا تھا۔ خود کو چھپانے کے لیے۔۔۔
- نظریں اس کی خوبصورت لیکنز پر گئی تو میر کا دل بھی قابو ہوا۔ اس کی شرٹ مشکل گھٹنوں تک آرہی تھی۔۔۔

- وہ اس وقت صرف جینز کی پینٹ میں مبلوس تھا۔ روم کا ماحول اتنا رومینٹک اوپر سے رومینٹک سونگ۔۔۔ بیڈ پر سلک کی آف وائٹ چادر بچھی ہوئی تھی۔۔۔

- سلک کے دو تکیوں کے بیچ میں بڑا سا ریڈ کلر کا ہارٹ رکھا گیا۔ بیڈ کے نیچے والی طرف امپورٹڈ سلک ڈیزائنز بیڈ کو رکھا تھا۔ جس سے بیڈ کی خوبصورتی کو چار چاند لگے ہوئے تھے۔۔۔

- بیڈ کی ایک طرف خوبصورت قبر بنی ہوئی تھی۔۔۔ فل شیشے کی قبر کے اندر رکھا ہوا سا راسا مان نظر آرہا تھا۔۔۔ بیڈ کی دوسری جانب دو سنگل سونے پڑے ہوئے تھے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- بیڈ کے نیچے والی سائیڈ پر ایک کنگ سائز صوفہ رکھا ہوا تھا۔ صفوں کی ڈیزائننگ بالکل بیڈ سے میچ کرتی ہوئی تھی۔

- پردے اور روم میں بچھے کارپٹ کی میچنگ بے حد خوبصورت تھی۔ پورے روم کو اس طرح سے ترتیب دیا گیا تھا جیسے کسی نے اپنی مرضی سے اس روم کے ماحول کو رومینٹک بنانے کے لیے کہا ہو۔۔۔ بالکل ایک ہنی مون کیل کے جیسا روم لگ رہا تھا۔

جہاں تم رہو گے وہ درچوم لوں گا!
- نظر سے تمہاری نظر چوم لوں گا!

- وہ خماری کا جہاں لیے ایک ایک قدم بڑھاتا ہوا اس کی جانب آ رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

- وہ اپنی دھڑکنوں کے رقص کو روک نہیں پا رہی تھی۔ شرٹ کو گلے سے پکڑے ہوئے۔۔ حیا سے لب بھینچتے ہوئے قدم پیچھے کو لے جاتی جا رہی تھی۔۔۔ وہ مدحوش جزباتوں کو اس کی جانب قدم بڑھاتا جا رہا تھا۔۔ میر نے گہری نظروں سے اس کے اسکے دکھتے روپ کو نہارتے ہوئے دیکھا اور چلتے اسکے قریب ہوا۔۔ وہ پیچھے دیوار سے چل لگی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- تیری اک چاہت کی امید پر میں سارا شہر جھوم لوں گا! اگر جھوٹ مل جائے تیری طرف سے تو اٹھو
پہر چوم لوں گا!

- ایک ہاتھ سے اس کی ایک سائیڈ کے کانتے کے بال پیچھے کرتے ہوئے۔ دوسرے ہاتھ سے اس کی
کلائی کو پکڑ کر اپنی مضبوط انگلیوں میں اس کی کانچ جیسی انگلیوں کو بھنسا کر دیوار کے ساتھ پن
کر دیا۔۔۔

- کاندھے سے ہٹائے ہوئے بال والی جگہ پر اپنے لب رکھ کر بے لگام جذبات جلتا ہوا لمس دیا۔۔

- میررر۔۔۔ بیوٹی بون پر جلتے ہوئے لمس سے گہرا سانس بھرتے ہوئے میر کا نام پنکڑیوں میں دباتے
ہوئے کھینچ کر بولی۔

- آئی لو یو میر کی جان! گمبھیر آواز میں کہتے ہوئے اس کی گردن پر لمسوں کی بارش کر رہا تھا۔ اس کے
سلگتے لبوں سے میر ہا کو سنبھلنے کا موقع ہی نہیں ملا۔

Posted On Kitab Nagri

- میر کے لب اس کی پوری گردن پر طواف کر رہے تھے۔۔۔

- میر کے ہونٹ جزباتوں سے چور انگارہ بنے ہوئے تھے۔ وہ مچل رہی تھی۔ وہ دیوار کے ساتھ اپنی گردن ادھر سے ادھر کر رہی تھی۔۔۔

- وہ آنکھیں بند کیے ہوئے اپنے میر کے لبوں کی لمسوں سے قطرہ قطرہ اس کے بازوؤں میں پگھل رہی تھی۔۔۔ میر کے ہاتھ شرٹ کے اندر رکھے ہوئے اس کی پورے وجود کو سہلا رہے تھے۔۔۔

- بے اختیار مرہا کے ہاتھ میر کی کمر پر آئیں۔۔۔ وہ تیز ہوتی سانسوں کے ساتھ میر کے لمسوں کی تاب نہ لاتے ہوئے۔ میر کی کاندھوں پر سختی سے ہاتھ رکھے۔۔۔ ناخن اس کے کاندھوں پر گاڑ دیے۔۔۔

- وہ تو اتنا بہکا ہوا تھا کہ اسے تو یہ چپن محسوس تک بھی نہیں ہوئی۔۔۔ اسے گھوماتا ہوا قبر کی جانب لے آیا۔۔۔ اب میر کی پشت قبر سے لگی ہوئی تھی۔۔۔ اور میر ہاکی کمر میں سختی سے ہاتھ ڈال کر اپنے ساتھ لگایا

ہوا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"نظریں عنایت سے دیکھو گے تو تیر تیرا چوم لوں گا!

حسرت ہو پوری سر کی قسم میں تیرا سر چوم لوں گا!

جہاں تم رہو گے وہ در چوم لوں گا!

- نظر سے تمہاری نظر چوم لوں گا!

"اسے جھٹکے قمر سے پکڑ کر اٹھالیا۔ اپنے پیٹ پر بیٹھالیا۔ گرنے کے ڈر سے مرہانے دونوں بازو گردن میں ہار کی طرح ڈال رکھے تھے۔ کہیں وہ گرنہ جائے۔ اس کی دونوں ٹانگوں کو میر نے اپنی کمر پر بات کر رکھا تھا۔"

Kitab Nagri

- آج میر کی محبت بہت جان لیوا تھی۔ میر ہا کو پل پل اپنی محبت کی لو میں جلاتا جا رہا تھا۔۔۔ اپنی انابی ہونٹ اس کی نازک پنکڑیوں پر رکھ کر سختی سے قید کر لیا۔ وہ ایسے جام محبت اپنے اندر اندیل رہا تھا۔ جیسے کہ صدیوں سے پیاسا ہو۔ میر ہا کی پکڑیوں کو کھا جانے کی حد تک نمی پیتے ہوئے مدہوش سا ہو گیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- آج پہلی بار وہ میرہا کو سانسوں کے لیے بھی تڑپا رہا تھا۔۔ وہ ایک ایک سانس کے لیے اس کے پیٹ بھر بیٹھی ہوئی کاندھوں پر ہاتھ رکھ کے تڑپ رہی تھی۔۔

- اس کی پنکڑیوں کو خشک کر کے اپنے لبوں کو ترک کرتا ہوا۔ کتنی دیر کے بعد اسے زمین پر کھڑا کیا۔۔۔ مرہا تو خود کو سنبھال ہی نہیں پا رہی تھی۔۔۔ اسے تو لگا جیسے اگر میرا سے نہیں پکڑے گا تو شاید وہ زمین بوس ہی ہو جائے گی۔۔

- آج ظالم نے اس کی حالت ہی ایسی کر رکھی تھی۔ اس کی پشت پر سینہ لگائے اس کے بازو کو اٹھا کر گردن کے پیچھے کی جانب ڈال کر اپنے ہاتھ سے پن کر رکھا تھا۔۔۔

- دوسرا اس کے پیٹ پر باندھے ہوئے لب اس کے گردن پر رکھے ہوئے چومتے ہوئے۔ دانتوں کی چبن دی۔۔۔ میرررر!!! وہ میر نام لے کر سسکا اٹھی تھی۔۔

- ششششش۔۔۔ میر کی جان آج چپ چاپ اپنے میر کو برداشت کرو۔۔ اس کی پنکھڑیوں پر انگلی رکھ کر بہکی نگاہوں سے دیکھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"میر آج آپ کو کیا ہوا ہے!"

'میر کی جان ناراض ہے کیا کچھ غلط کر رہا ہوں ہوں۔۔۔

- میں آپ کی ہوں آپ میرے ساتھ کبھی کچھ غلط کر نہیں سکتے۔۔ آپ کی بے چینی کی وجہ جاننا چاہتی ہوں۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

- نہیں جانتا اپنی بے چینی کی وجہ۔ بس دل یہ چاہتا ہے کہ آج میرے تمہیں اپنی سانسوں میں کہیں چھپا لیں۔۔۔ دل ہے کہ تم سے محبت کر کے بھر ہی نہیں رہا۔ لب ہے کہ وہ تر ہی نہیں ہو رہے۔۔۔

- وہ گھمبیر آواز میں اس کی گردن میں چہرہ چھپائے ہوئے مدہوش سے جملوں میں بولا تھا۔

- شرٹ کو کاندھے سے سرکا کر اس کے سامنے آگیا اپنے لب رکھ کر چوم لیا۔۔۔ وہ سسکیاں بھرنے لگی تھی۔ میرے لب دل والے مقام کے بالکل آس پاس ہی اپنی بے تابیاں دکھاتے ہوئے گھوم رہے تھے۔۔۔

- بہت صبر کے باوجود بھی وہ تڑپ کر اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہو اس سے پیچھے ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ خماری سے دیکھتا ہوا اس کی جانب قدم بڑھاتا جا رہا تھا۔ وہ تیز سانسوں سے بے حال وجود لیے قدم پیچھے لے جا رہی تھی۔ شرٹ کے ٹوٹے ہوئے بٹ کاندھے سے سر کہ ہوا حلیہ۔۔۔ روم میں چلتا رومینٹک سونگ۔ سب کچھ ہی تو میر کو بہکا رہا تھا۔۔۔۔

- ہوش میں آتا بھی تو کیسے۔ وہ روم میں پڑی ہوئی اونچی ہائٹ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ شرٹ لیس کسرتی سینا اور اس کی گہری بہکی ہوئی آنکھیں اسے اور بھی خوبصورت بنا رہی تھی۔۔ وہ انگلی کا اشارہ کر کے اپنی جانب بلارہا تھا۔۔

- وہ نفی میں سر کو ہلارہی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- اس نے انداز خفا سے دیکھا۔۔

- اس کے خفا ہونے کے ڈر سے اپنی شرم و حیا کو مٹھیوں میں میچے ہوئے۔۔ جھکی نظروں سے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے اس کے پاس آن رکی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اس کو اپنی گود میں بٹھاتے ہوئے اس کی ٹانگوں کو دونوں سائیڈوں پر کیے اس کا چہرہ اپنی طرف کر رکھا تھا۔

- پنکٹروں کو چومتے ہوئے گردن سے دل والے مقام پر آن رکاوہ تڑپ رہی تھی۔ اس کے سلگتے ہوئے ہونٹوں کے لمسوں سے۔۔۔ میر کے ہاتھوں کی حرارت سے اس وجود جل رہا تھا۔۔۔
- اس کی جان نکال رہی تھی۔ وہ قطرہ قطرہ پگل کر اس کے ہاتھوں میں بکھرتی جا رہی تھی۔۔۔ وہ ظالم بنا اس کے وجود کی رعنائیوں سے ہر قطرے کو پیتے جا رہا تھا۔۔۔
- شرٹ کے باقی بٹن کھولتے ہوئے پیچھے کی جانب کر چکا تھا۔ اپنی گود میں بٹھائے اسے پیچھے کی جانے لٹکائے ہوئے اس کی پیٹ پر لب رکھ کر لمس چھوڑ رہا تھا۔۔۔

جھٹکے اسے واپس اوپر کر لیا۔۔۔ اسے واپس اپنے پیٹ پر بٹھا کر اس کی ٹانگوں کو اپنی کمر پر لاک کیے اٹھا کر اسے بیڈ پر لے آیا اس کے وجود پر کپڑے نہ ہونے کے برابر تھے۔۔۔

- اس کی جسم کی خوبصورت رانائیوں کو چوم کر۔ اس کے بدن سے اڑتی ہوئی خوشبو کو محسوس کرتے ہوئے۔ وہ مدہوش سا ہوتا جا رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- بلینکٹ کو کھینچ کر اپنے اوپر کرتے ہوئے اپنے ساتھ اپنی جان کو بھی کور کر لیا۔ کیونکہ اس کی نظروں سے مرہا کی جان نکل رہی تھی۔۔۔

- اس کی ہتھیلی میں جو پسینے کے قطرے تھے ان کو اپنے اوپر بخوبی محسوس کر رہا تھا۔۔۔ مگر وہ آج اپنے آپ میں ہی نہ تھا۔۔۔ پتہ نہیں کیوں وہ مرہا کو اس طرح ٹوٹ کر پیار کر رہا تھا۔۔۔ اسے احساس تھا کہ اپنی معصوم جان کو وہ کتنا ہلکان چکا تھا۔۔۔

اس کی جان نے اتنی سسکیاں تو پچھلے آٹھ مہینوں میں نہیں بھری تھی۔ جتنی وہ ایک رات میں اس سے بھر وارہا تھا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میر!!

ہوں س!!

کیا ہوا ہے آپ کو!!

کچھ بھی تو نہیں کیوں!!

Posted On Kitab Nagri

"وہ اپنے بے لگام جذباتوں کو اس کے لوں لوں پر برسا کر اس کے اوپر ہی لیٹا ہوا تھا۔ اس کے سینے پر سر رکھے ہوئے اس کے ہاتھ اپنے لبوں سے لگائے ہوئے تھا۔

"مرہا اس کی شدتوں سے ٹوٹی ہوئی۔ اپنے میر کا یہ الگ سا روپ دیکھ کر فکر مند تھی۔ اس کے بالوں میں اپنے ہاتھ کی انگلیاں پھیرتے ہوئے اپنے میر کے دل کی بات جاننے کی کوشش کی۔

"کچھ نہیں ہوا جان!

میر چھپائے نہیں مجھے پتا ہے کہ میں آپ جتنی سمجھدار نہیں ہوں۔ مگر اتنی عقل ہے مجھ میں کہ میں اپنے میر کے چہرے پر پریشانی اور خوشی کے رنگ دیکھ کر فرق کر سکوں۔

Kitab Nagri

"کس نے کہا کہ میری بیوی عقلمند نہیں ہے میری بیوی بہت عقلمند ہے۔

"میر پلیز مجھے باتوں میں مت الجھائیں پلیز میری بات کا جواب دیں آپ کیوں پریشان ہیں۔

"تم سے اتنے زیادہ دنوں کی دوری تمہارا میر برداشت نہیں کر سکا۔۔ اسی کا

Posted On Kitab Nagri

ری ایکشن ہے میر کی جان۔۔۔

" بے اختیار اس کے دل کو والے مقام کو چومتے ہوئے اس نے گہری نظروں سے سراٹھا کر مرہا کے چہرے کو دیکھا۔ میر کے لبوں کے لمس سے مرہا کے منہ سے د بھی سی سسکی نکلی۔۔۔

"شاہ میر کے لب مسکرائے تھے۔ وہ دونوں اس وقت ایک جسم دو جان بنے ہوئے تھے۔۔۔

"میاں بیوی ایک دوسرے کا لباس ہوتے ہیں سچ ہی کہا ہے۔ کسی نے اس وقت وہ اپنی مرہا کا لباس بنے اسے خود میں سمائے ہوئے لیٹا تھا۔ دونوں وجود کبیل میں چھپے ایک دوسرے کی خوشبو سے مسرور تھے۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کیسے بتاتا کہ اسے اس کی معصومیت سے ڈر لگتا ہے۔ میر اپنے دل کی کیفیت خود نہیں سمجھ پارہا تھا۔ تو

اسے کیا بتاتا۔

"میر۔۔۔

"ہوں ں۔

Posted On Kitab Nagri

"کہاں کھو جاتے ہیں بار بار!!
میر کو اپنی جانب کھوئی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے دیکھ مرہانے پوچھا۔۔

"کیا یار اب پیار سے دیکھنے پر بھی ٹیکس لگاؤ گی۔ وہ مسکرایا دیا۔ اپنے دل کی بے قرار دھڑکنوں کو مرہا کے کانوں تک نہیں جانے دیتا دینا چاہتا تھا۔۔

"پیار سے بعد میں دیکھ لیجیے گا پہلے مجھے کھانا کھلائیں! ورنہ میں آپ کو کھا جاؤں گی۔۔ بنا کھانا کھلائیے، آپ نے میرا حشر کر رکھا ہے۔۔ مرہانے اپنی حالت کو دیکھتے ہوئے گھورا۔۔

"فریش ہو جاؤ میں ابھی اپنی جان کے لیے کھانا آرڈر کر دیتا ہوں۔ اگر تم مجھے کھاؤ تو مجھے بہت اچھا لگے گا۔ شوخ ہوتا ہوا اس کے اوپر جھکنے لگا تھا۔۔
www.kitabnagri.com

اوووووووو!! ہٹیں اس کے بالوں کو مٹھیوں میں چکڑ کر جھکنے سے روکا۔ پہلے اس طرح کے لپیوں کے نشان میرے بھی یہاں پر لگاؤ پھر اٹھوں گا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"اس اوپر سے تھوڑا ہٹا تو اس کی نظر مرہا کی گردن اور دل والے مقام پر گئی۔

"وہاں میر کے لبوں کے بے تحاشا مہریں چھپی ہوئی تھی۔۔ جو کچھ دیر پہلے میر نے اپنے دل کے ہاتھوں
مجبور بہکتے ہوئے دیں۔۔ اس کی خوبصورت گورے جسم پر اپنے ہونٹوں کی مہریں دیکھ، میر کا دل بے
تحاشہ خوش سے جھوم اٹھا۔۔

"اب وہ ویسی ہی مہریں اپنے دل والے مقام پر مرہا سے چاہتا تھا۔۔۔" اپنے دل پر انگلی رکھے ہوئے
تھا۔۔۔

"میر مجھے بھوک لگی ہے تنگ مت کریں۔۔۔ وہ آنکھیں بند کرتے ہوئے شرمائی۔۔۔ ایک تو صرف
کمبل میں اپنے ساتھ لیٹے ہوئے بحال کور کیے ہوئے تھا۔۔۔ نظریں اس پر بے باکی سے مرکوز کر
رکھی تھی۔۔۔

"اب وہ جو کچھ چاہتا تھا۔۔۔ مرہا اس کی پل میں خراب ہوتی ڈون کو نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔ اس لیے وہ
ایسا کچھ بھی نہیں کرنا چاہتی تھی۔ جس سے میر اس جان کو پھر سے عذاب میں ڈالتا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"میر آپ کو پتہ ہے آپ کتنے بھی شرم ہو گئے ہیں۔ آنکھوں کو بند کر ہلکا سا مسکرائی تھی۔۔

"میں بے شرم ہوں! بے شرم ہو گیا ہوں! بد تمیز لڑکی شوہر کو بے شرم بول رہی ہو۔۔۔ اس کے چہرے پر دانتوں سے چبن دیتے ہوئے اسے تنگ کر رہا تھا۔۔

آااا!! میر مت کریں مجھے۔۔ مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔" بچوں کی طرح میر کے چہرے پر ہاتھ رکھتی ہوئی اپنے سر کو تکیے پر رکھے ادھر ادھر کر کے اپنا بچاؤ کر رہی تھی۔۔

"اب بولو گی بے شرم۔۔۔" بتاؤ ہنستے ہوئے اس کے گلابی رنگ سے کھکھلاتے ہوئے چہرے کو دیکھا۔ اس کے اوپر براجمان ہوئے سر کو اوپر اٹھائے ہوئے تھا۔

"مرہا۔۔۔" ہوں س۔۔۔۔۔ "پلیز مجھے بھی ایسے خوبصورت نشان چاہیے۔۔۔۔۔" پتہ نہیں میر کی نظروں میں کیا تھا جو مرہا کو بار بار کھٹک رہا تھا۔۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

"آج میر کی فرمائشیں پہلے سے بہت الگ تھی۔۔ ناتو پہلے والی نظر تھی نا فرمائش نہ پیار کرنے کا انداز۔۔

Posted On Kitab Nagri

"میر آپ کو درد ہو گا۔۔۔ میر کے فرمائش التجائی لہجے کو دیکھ کر مرہانے محبت بھری نظروں سے دیکھا۔۔۔" وہ میر کو ایسے فرمائش کرتے ہوئے منا کرنے کی ہمت بھی نہیں رکھتی تھی۔۔۔" وہ کتنے پیار سے فرمائش کر رہا تھا۔۔۔

"مگر جو وہ مانگ رہا تھا وہ کرنا اتنا آسان نہیں تھا۔۔۔" آخر وہ لڑکی تھی۔۔۔" جتنی بھی کوشش کر لے شرم و حیا اس کی فطرت میں موجود ہونے کی وجہ سے وہ میر کے لیول تک کبھی نہیں پہنچ سکتی تھی۔۔۔

"درد نہیں ہو گا۔۔۔ مرہا یار پلیز آج اپنی شرم کو ایک سائیڈ پر رکھ کر۔۔۔" کر دونا میری جان میری خواہش کو پورا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"میرے لیے تم اتنا نہیں کر سکتی۔ اس کے گالوں پر اپنی گالوں سے رب کرتے ہوئے محبت اور خماری بھرے لہجے میں سرگوشی کی۔۔۔" اسے اپنی سخت بیرڈ کی چبن دے کا سکھنے پر مجبور کر رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"میر آج آپ فرمائشیں بھی تو بہت ٹف کر رہے ہیں۔ وہ آنکھیں بند کیے چبن کو برداشت کرتے ہوئے بامشکل بولی۔۔

"میں جانتا ہوں کہ آج میں نے تمہاری نازک سی جان کو بہت مشکل میں ڈال دیا ہے۔۔۔" مجھے خود نہیں پتہ کہ میرا دل کیوں نہیں بھر رہا تم سے پیار کر کے۔۔

"مجھے ایسا لگ رہا کہ پتہ نہیں زندگی دوبارہ مجھے تم سے پیار کرنے کا موقع دے یا نہ دے۔

"پلیز کردوں میری اس کڑی فرمائش کو بھی پورا۔۔۔۔ میری تو جاب ہی ایسی ہے جہاں ہم لوگ کی زندگی کا کوئی پتہ نہیں ہوتا۔۔۔۔" جہاں موت ہر وقت ہمارے سر پر منڈلاتی رہتی ہے۔۔۔۔" اگر کل کو مجھے کچھ ہو گیا تو۔۔۔" میری کڑی فرمائشوں اور محبت کے سہارے ہی اپنی پوری زندگی جی لینا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"میر کیا ہو گیا ہے آپ کو کیسی باتیں کر رہے ہیں۔۔۔" اللہ نہ کرے کہ آپ کو کچھ ہو۔" مرہانے
تڑپ کر میر کی دونوں گالوں پر ہاتھ رکھ لیا۔۔۔ "بے اختیار اس کے لبوں پر بھی پنکڑیاں کورکھ کر چوم
لیا تھا۔۔۔"

"اس کی جان نکل گئی تھی میر کی اس بات سے۔۔۔" وہ تو ہر بار جتا دیتا کہ وہ اس سے کتنا پیار کرتا
ہے۔۔۔۔ "میر میں آپ کو کیسے بتاؤں کہ میں آپ سے کتنا پیار کرتی ہوں۔۔۔۔" آپ جان ہو
میری۔۔۔۔ "مر جاؤں گی میں آپ کے بنا۔۔۔" آپ سے بات نہیں ہوتی تو مرہا کو سانس نہیں آتی
۔۔۔۔ "وہ رو رہی تھی۔۔۔"

"میری جان تمہیں رلانا میرا مقصد نہیں تھا۔۔۔۔" میں نے تو ایسے ہی بول دیا۔

www.kitabnagri.com

"ایسے کیسے بول دیا آپ نے۔۔"

"میر اس کی آنکھوں کو چومتے ہوئے اسے چپ کر وارہا تھا۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"غلطی ہو گئی بابا سوری آئندہ کبھی ایسی بات نہیں کروں گا۔۔۔ اپنے میر کو معاف کر دو۔۔۔"

"میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔۔" کتنی آسانی سے اتنی گندی بات بول دی۔۔۔ میر کی بات سے گھبرائی ہوئی خفا ہوتی ہوئی بولی۔۔۔

"کیا چاہیے آپ کو بتائیں۔۔۔ ایسے ایسے نشان۔۔۔۔" بتائیں کتنے چاہیے کہاں پہ چاہیے۔۔۔۔" وہ میر کے پیار میں پاگل سی ہو کر بنا اپنے حلیے کا خیال کیے اس کے اوپر آگئی۔۔۔

"گلے پر لبوں کی پنکھڑیوں سے چومتے ہوئے۔۔۔ غصے سے دانتوں کی اتنی سختی سے دانتوں سے کاٹا کہ میر کی چیخ نکل گئی تھی۔۔۔۔" مگر اسے اچھا لگ رہا تھا وہ یہی تو چاہتا تھا۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

"کیوں چاہتا تھا اسے نہیں پتا۔۔۔" مگر اس کا دل یہی سب مانگ رہا تھا۔۔۔ کہ اس کی مرہا اس کو کھل کر پیار کرے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"جو وہ دیوانہ وار کر رہی تھی۔۔۔" میر کی سینے پر لب رکھتے ہوئے چوم کر میر کے چہرے کی جانب آئی۔۔۔

"گالوں پر آنکھوں پر ناک پر ہر جگہ وہ اپنی پنکھڑیوں کے چھوٹے چھوٹے معصوم سے لمس چھوڑ رہی تھی۔۔۔۔" جو میر کی جان نکال رہے تھے۔۔۔

- میر کے دونوں ہاتھ کے دونوں ہاتھ بے اختیار اس کی قمر پر گئے۔ انگلیاں سختی سے اس کی قمر میں دھنستے ہوئے۔۔۔

"درد سے اس کی جان نکال لے گیا۔" مگر اپنے میر کے منہ سے بات سننے کے بعد پاگل سی ہو رہی تھی۔۔۔" وہ نہیں رکی تھی یہاں تک کہ میر کے ساتھ جدوجہد کرتے ہوئے۔۔۔

"میر نے خود اپنے لبوں پر نمکین پانی کو محسوس کیا۔۔۔" میر نے ایک دم اس کی کمر سے سختی والے ہاتھ ہٹاتے ہوئے اسے کے چہرے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"مرہا کے چہرے پر دونوں ہاتھ رکھ کر اسے روک لیا۔۔۔ وہ رو رہی تھی اس کی آنکھوں سے پانی روانی سے بہہ رہا تھا۔۔"

"وہ اپنے جذباتوں میں اس کے آنسو دیکھ ہی نہیں سکا تھا۔۔۔" میری جان کیا ہوا۔۔۔ "شاہ میر کو لگا شاید اس کے ہاتھوں کی سختی سے میرا رو رہی ہے۔۔۔"

"مگر ایسا نہیں تھا وہ رو رہی تھی میر کی بات پر۔۔۔" اس کا ذہن اب بھی وہی اٹکا ہوا تھا۔۔۔ "اس وقت نہ تو اسے اپنے وجود کی پرواہ تھی۔ کہ وہ کس حالت میں ہے۔ نہ یہ کہ وہ کیا کر رہی ہے۔۔۔"

"اس کا ذہن اسی ایک بات پر اٹکا ہوا تھا کہ میر نے ایسا کیوں بولا۔۔۔" مجھے آپ سے بات نہیں کرنی۔۔۔۔۔ "آپ نے یہ کیوں کہا۔۔۔" میرا اگر آپ کو خروج بھی آئی میر ہا بھی مر جائے گی۔۔۔"

"میر آپ کی آنکھوں میں مرہا اپنے لیے زندگی دیکھتی ہے۔۔۔" میر آپ کو دیکھ کر مرہا نے جینا سیکھا ہے۔۔۔ "میر آپ نہیں تو کچھ بھی نہیں۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"سوری میری جان سوری۔۔۔" تم ابھی تک اسی بات کے لیے رو رہی ہو۔ میں نے تو ایسے ہی کہہ دیا تھا۔۔۔ "مجھے نہیں پتہ تھا کہ میری جان اتنا ڈر جائے گی۔۔۔"

"وہ اسے سائیڈ پہ کرتے ہوئے اس کے اوپر آگیا۔ اس کے آنسوؤں کو لبوں سے چن رہا تھا۔۔۔" پلیز آپ دوبارہ کبھی ایسے مت کہنا۔۔۔

"آپ کو میری بھی عمر بھی عمر لگ جائے۔۔۔" وہ چپ نہیں ہو رہی تھی آنسوؤں مسلسل اسکی آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔۔۔

"اتنا پیار کرتی ہو مجھ سے متلاشی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔" کیوں ثبوت چاہیے آپ کو میرے پیار کا۔۔۔۔ "آپ کہے مر کے دکھا دوں۔۔۔" آپ وہ دیوانی سی ہوئی جا رہی تھی۔ "اپنے میر کی محبت میں۔۔۔۔"

"پاگل ہو گئی ہو۔ تمہاری جان مجھے بہت عزیز ہے پاگل لڑکی۔۔۔" دوبارہ ایسے مت کہنا۔۔۔ "اب بتاؤ جو غلطی میں نے کر دی ہے اس کا ازالہ کیسے ہو گا۔۔۔" کان پکڑ کر اوپر نیچے ہو کر دکھاؤں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"پہلے میں کچھ پہن لیتا ہوں کان پکڑتے ہوئے بہت گندالگوں گا۔ وہ خود سے ہی سوال کرتے ہوئے جواب دے گیا۔"

"وہ روتے روتے ہنسنے لگی تھی۔ ہنس کیوں رہی ہو۔۔۔ صحیح تو کہہ ہوں۔۔۔ اب پولیس والے کو ایسے برہنہ کر کے اٹھک بیٹھک کرواؤ گی تو وہ کیسا لگے گا۔۔۔"

"یہ تو سارا دن تھانے میں میرا کام ہے سوچو اگر میں کروں گا تو کیسا لگوں گا وہ بھی اپنی بیوی کے سامنے توبہ توبہ جو کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے۔۔۔۔۔ مرہا کا موڈ لائٹ کر رہا تھا۔۔۔"

"اٹھو فریش ہو میں ابھی کھانا منگواتا ہوں۔۔۔" وہ مرہا کا دھیان اس بات سے ہٹانا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

دونوں فریش ہوئے اور دونوں نے مرہا کی پسند سے ہوٹل روم میں کھانا کھایا۔۔۔۔۔ "اس کے بعد شاہ میر نے اسے خوب شاینگ کروائی تھی۔۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"آج کا دن شاہ میر نے اس کے لیے بہت خوبصورت بنا دیا تھا۔" شاید یہ دن ان کی زندگی میں ہمیشہ خوبصورت اور یادگار ہی رہنے والا تھا۔۔۔ "دونوں نے ایک دوسرے کے ساتھ بھرپور باتیں اور خوب پیار کیا تھا۔۔۔"

ہر لمحے کو خوبصورت بنا کر انہوں نے آج کا دن جیا۔۔ شاہ میر نے چھٹی تو تین دن کی مانگی تھی۔ مگر اسے نہیں ملی۔۔۔

"بہت خاص کیس کے سلسلے میں اسے واپس تھانے پہنچنا تھا۔۔ اس لیے رات کی فلائٹ سے شاہ میر واپس لاہور کے لیے نکلا تو مرہا کے آنسوؤں تھم نہیں رہے تھے۔۔۔۔۔" وہ بھی میر کی باتوں سے بہت ڈر سی گئی تھی۔۔۔ "شاہ میر کے دل کا حال ایسا تھا جو وہ نہ کسی کو دکھا سکتا تھا نہ بتا سکتا تھا۔۔۔۔۔" مرہا کو چھوڑ کر جاتے ہوئے شاہ میر کو ایسے لگ رہا تھا جیسے اپنا دل وہیں پر چھوڑ کر جا رہا ہے۔۔۔۔۔

"کتنی مشکل سے وہ ایئرپورٹ کے اندر داخل ہوا۔ ایک مرد ہو کر اس کی آنکھیں نم ہو گئی تھیں۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"جبکہ میرا تو مسلسل رو رہی تھی۔ وہ جاتے ہوئے مرہا کو بہت سمجھا کر گیا تھا کہ وہ گھر سے اکیلی نہیں نکلے گی۔ مرہا بہت معصوم تھی اور شاہ میر ہر طرح سے رومان شاہ کی طرح اسے سکیور کر کے ہی رکھنا چاہتا تھا۔۔۔

"میرہا نے اس سے وعدہ کیا کہ وہ اپنا خیال رکھے گی۔۔۔ شاہ میر کے ماں باپ نے بھی اسے تسلی دی کہ بے فکر ہو کر جائے۔۔۔" مرہا اپنے بھائی کے گھر ہے اور ادھر سے ہمارے گھر پر آئے گی تو ہمارے گھر پر بھی ہر وقت سکیورٹی ہوتی ہے۔۔۔ تم بے فکر ہو کر جاؤ وہ بھی اپنے بیٹے کی پریشانی کو سمجھ نہیں پار ہے تھے۔۔۔۔

"شاہ میر کو موقع ہی نہیں ملا تھا کہ وہ رومان شاہ میرب سے ملاقات کر تا کیونکہ سارا دن شاپنگ میں گزر گیا۔۔ اور رات کی فلائٹ سے وہ لاہور واپس چلا گیا تھا۔۔۔۔

oooooooo

"سر سر پلیرز کہیں مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔ ماہی بھاگتی ہوئی پروفیسر کے پیچھے آئی تھی۔ جبکہ پروفیسر اسے اگنور کرتا ہوا جانے لگا تو ماہی نے پروفیسر کے ہاتھ کو تھام کر اسے روکنا چاہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ کیا بد تمیزی ہے لڑکی ہو تم اس بات کو یاد رکھا کرو۔۔" کچھ تو لڑکی ذات ہونے کا لحاظ رکھو۔۔۔"

میں نے اپنی لائف میں تم جیسی بد تمیز لڑکی نہیں دیکھی ہاتھ چھوڑو میرا۔۔۔" وہ اپنے ہاتھ کو جھٹکتے ہوئے اونچی آواز میں بولا تو کافی سارے سٹوڈنٹ متوجہ ہو کر کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔۔" ماہی کو بہت شرمندگی ہوئی تھی اپنی انسلٹ پر وہ روتے ہوئے ادھر ادھر کھڑے سٹوڈنٹس کو دیکھتے ہوئے شرمندگی سے مرے جا رہی تھی۔۔۔

"ہاتھوں کی پشت سے اپنے گالوں کو رگڑتے ہوئے بھاگتی ہوئی کلاس روم کی جانب جا رہی تھی۔۔۔ کچھ سٹوڈنٹس جو دبی دبی ہنسی ہنس رہے تھے۔ پروفیسر کی غصے والی نظریں پڑنے سے سب ادھر ادھر کسک گئے۔۔۔۔"



"آج شفا کالج نہیں آئی تھی۔۔۔ تو ماہی روم میں آکر کتنی دیر تک اکیلے بیٹھ کر روتی رہی۔۔۔ اسے آج سے پہلے کسی نے اس طرح نہیں ڈانٹا تھا۔۔۔ پروفیسر کی بات کو ماہی نے بہت زیادہ دل پر لے لیا تھا۔۔۔"

۔ وہ کلاس کو بیچ میں ہی چھوڑ کر اپنے بیگ کو اٹھا کر کالج سے جا چکی تھی۔ کسی کو بتانے کی اس نے زحمت بھی نہیں کی اور کوئی اسے روک بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"اسے بہت غرور تھا اس بات کا کہ اس کا باپ کالج میں بہت ساری ڈونیشن دے کر پورے کالج کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہے۔۔۔"

"وہ سب کو وہ یہی سمجھتی کہ یہ اس کے خریدے ہوئے لوگ ہیں۔۔۔" ایسے میں ماہی نے کسی سے اجازت لینا ضروری نہیں سمجھا تھا۔۔۔ اور شفا تھی نہیں جو اس سے کچھ سمجھا سکتی۔۔۔" ویسے تو ماہی اپنی اکڑ میں کسی کی کم ہی سنتی تھی۔۔۔

oooooooooooo

- آج رومان شاہ کی ماں کا چالیسواں تھا تو گھر میں بہت سارے مہمان آئے ہوئے تھے۔۔۔ ٹی وی لاؤنج میں عورتوں کی قرآن خوانی کا انتظام کیا گیا تھا۔۔۔

Kitab Nagri

"جبکہ مردوں کے لیے باہر گارڈن میں بہت بڑا انتظام تھا۔۔۔" جہاں پر مرد حضرات بیٹھے ہوئے قرآن خوانی کر رہے تھے۔۔۔۔۔" کچھ لوگ رومان شاہ کے پاس بیٹھے ہوئے اس کی امی جان کا افسوس کرتے ہوئے اسے صبر کرنے کی تلقین کر رہے تھے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"میرب قران پاک پڑھتے ہوئے قران خوانی سے بار بار اٹھ کر مہمانوں کو بھی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔"

جبکہ مرہا قران خوانی میں بیٹھ کر پڑھتے ہوئے ساتھ میں روئے جا رہی تھی اپنی امی جان کو یاد کر کے۔۔۔۔

"کچھ عورتیں مرہا کو پیار دیتے ہوئے صبر کرنے کا بول رہی تھی۔ مہک بھی مرہا کے پاس ہی بیٹھی ہوئی بار بار اس کے آنسو صاف کر رہی تھی۔۔۔۔"

"رومان شاہ ایک بار پھر سے بہت زیادہ دکھی تھا۔۔۔ اس کے سارے زخم آج پھر تازہ ہو گئے تھے۔۔۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ اس پیاری ہستی کو اس دنیا سے گئے ہوئے 40 دن ہو گئے ہیں۔۔۔"

"فاتحہ خوانی کے بعد سب مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا۔۔۔" اب مہمان آہستہ آہستہ رخصت ہونے لگے تھے۔۔۔

"آخر میں صرف مہک احمر شاہ زیب ہما اور ان کی فیملیز بچی تھی۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"یا پھر مرہا کی ماما پارہ گئے تھے۔ اب وہ بھی اجازت لیتے ہوئے جارہے تھے۔ سب کو رخصت کر کے گھر بالکل خالی ہو گیا تھا۔۔۔ گھر میں صرف مرہا میرب اور رومان شاہی رہ گئے تھے۔۔۔"

"میرب نے زبردستی سب کو مہمانوں کی جانے کے بعد مرہا و شاہ کو کھانا کھلایا تھا۔۔۔"

oooooooooooo

"ہما ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑی ہوئی ہاسپٹل کے لیے تیار ہو رہی تھی۔ جبکہ شاہ زیب فل ریڈی ہو کر بیڈ پر بیٹھا ہوا موبائل پر کچھ دیکھ رہا تھا۔۔۔"

"ہما چیزوں کو ڈریسنگ پر پٹخ پٹخ کر رکھ رہی تھی۔ کبھی ہیسز برش تو کبھی پرفیوم کی بوتل۔ شاہ زیب جو بظاہر فون استعمال کر رہا تھا۔ مگر اس کی نظر ہما کی ہر حرکت پر تھی۔۔۔ مسکرا سا چہرہ بنائے ہوئے وہ بمشکل اپنی ہنسی کو روک کر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔"

"ڈاکٹر صاحبہ خیریت ہے! کیوں یہ بے جان چیزوں کی شامت لا رکھی ہے آپ نے۔۔۔ آخر شاہ زیب نے سامنے مرر کے شیشے میں دیکھتے ہوئے پوچھ ہی لیا۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"جیسے کہ آپ کو تو پتہ ہی نہیں۔۔" دودھ پیتے بچے ہیں چوسنے لے رکھی ہے آپ نے اپنے منہ میں۔۔۔

"اپنا وارنٹ کوٹ پہنتے ہوئے بنا شاہ زیب دیکھے غصے سے بھری آواز میں بولتی ہوئی ٹیبل پر رکھے ہوئے اپنے موبائل کو اٹھاتے ہوئے روم سے جانے لگی۔۔ (خان غضب دومرہ زیات دی)

"اس کی کلائی کو بھاگ کر تھامتے ہوئے آج پہلی بار شاہ زیب نے اپنی پشتوزبان سے جملہ کہا تو بے اختیار ہمارے منہ سے نکلا۔۔۔۔۔" کیا!!!!

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میں نے کہا!

(خان کی جان اتنا غصہ)

"کوئی میں آپ کی جان وان نہیں ہوں سب پتہ ہے مجھے۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"اس کی سے کی کلائی پکڑ کر روم سے جانے تو روک چکا تھا۔ اب وہ اپنی پشت دروازے کے ساتھ لگائے ہوئے اپنی ایک ٹانگ فولڈ کر کے دروازے کے ساتھ لگائے ہوئے تھا۔۔۔ اس کی کمر پر دونوں ہاتھ باندھے ہوئے کھڑا اس کے غصے والے چہرے کو دیکھ دانت نکال کر ہنسنے جا رہا تھا۔۔۔"

"وہ جانتا تھا کہ ہمارا راض کیوں ہے اس کی ناراضگی کو اچھی طرح جاننے کے باوجود اس سے سوال کر رہا تھا اسی وجہ سے ہمارا کو غصہ آیا۔۔۔"

"جانتا ہوں کہ تم کیوں ناراض ہو مگر اس میں میری تو کوئی غلطی نہیں ہے پھر تو مجھ سے کیوں ناراض ہو۔۔۔"



"آپ کو مجھ سے دور جا کر بہت مزہ آرہا ہے بہت اچھا لگ رہا ہے آپ کی چیکس بلش کر رہی ہیں۔ مجھے اس لیے غصہ آرہا ہے۔۔۔"

"ہاں تو یار چیکس تو بلش کریں گی نا وہاں پر بہت ساری چھوٹی چھوٹی نیوڈاکٹرز ہوں گی۔۔۔ جن کا میں سینئر ہوں۔ اور وہ میری جونیئر ہوں گی۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"ہر وقت میرے آس پاس رہیں گی تو یار اچھا تو لگے گانا وہ بھی ہما کو تنگ کرنے کے موڈ میں تھا۔۔ ہاتھ ہٹائے میری کمر سے۔۔ اور جا کر انہی ڈاکٹروں سے کے ساتھ رو مینس بھی کر لینا۔۔ اپنی کمر سے غصے سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے ہما پیچھے ہو گئی۔۔ نہیں رو مینس تو میں اپنی بیوی کے ساتھ ہی کروں گا۔۔"

"اس کے گلے میں اپنا بازو ڈالتے ہوئے اسے خود کے ساتھ لگایا۔۔ کیوں بیوی صرف رو مینس کے لیے اور آنکھیں ٹھنڈی کرنے کے لیے گپے مارنے کے لیے وہ چھوٹی چھوٹی نیو ڈاکٹرز منہ کو چڑھاتے ہوئے ہمانے کہا۔۔"

"یار اب بیوی کون سا کہیں جانے والی ہے۔۔ ڈاکٹرز کے ساتھ کچھ گپے شپے مار لوں گا۔ بعد میں آؤں گا تو تمہارے پاس ہی۔۔۔۔۔"

"چہرہ مسکرا اور آنکھیں شرارتی لہجہ تنگ کرنے والا۔۔ شاہ زیب چپ کر جائیں۔ ورنہ میں آج آپ کے ساتھ ہاسپٹل بھی نہیں جاؤں گی۔۔ شاہ زیب اسے جان بوجھ کر تنگ کر رہا تھا شاہ زیب کی ایک بہت بڑی ٹیم پشاور کے ایک گاؤں میں جا رہی تھی۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

- جہاں پر عالمی سطح پر سرکاری کیمپ لگائے جا رہے تھے۔۔۔ لوگوں کو بہترین علاج مہیا کرنے کے لیے لوگوں کی بیماریوں کو جاننے کے لیے وہاں پر لوگ بہت تیزی سے الگ الگ بیماریوں میں گھیرے جا رہے تھے۔۔۔

"جس کی وجہ سے حکومت نے وہاں پر بہترین ڈاکٹرز بھیجنے کے لیے ایک ٹیم تشکیل دی تھی۔۔۔ جن میں سینئر ڈاکٹرز میں ڈاکٹر شاہ زیب کا نام بھی موجود تھا۔۔۔

"کراچی سے بہت سارے ڈاکٹرز تیار کیے گئے۔۔۔ وہاں پر تین چار مہینے بھی لگ سکتے تھے ہمارا نام شامل نہیں تھا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"آج شاہ زیب نے اپنی بقیہ سینئر اور جونیئر ٹیم کے ساتھ کراچی سے روانہ ہو رہا تھا۔۔۔

"شاہ زیب ہاسپٹل سے ہی سیدھا چلا جائے گا۔۔۔ یہ سوچ کر ہی ہمارا دل بہت اداس تھا۔ اوپر سے شاہ زیب اسے تنگ کر رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"اتنے سینئر ڈاکٹر ہیں اتنی تو آپ کی چلتی ہے۔۔ اگر آپ چاہتے تو مجھے اپنی ٹیم کا حصہ بنا کر لے جاسکتے تھے۔۔ مگر آپ کیوں لے کر جائیں گے۔۔"

"آپ کی آزادی میں تو خلل پڑ جانا ہے۔ میرے جانے سے آپ نے وہاں جا کر جو اپنی نظریں ٹھنڈی کر کے عاشقیاں معشوقیاں کرنی ہے۔۔"

"اپنے روم سے نکل کر اس کے آگے آگے چلتے ہوئے مسلسل وہ بڑبڑاتے ہوئے جا رہی تھی۔۔۔ جب کہ اس کے پیچھے چلتے ہوئے شاہزیب کا ہنسی روک روک کر برا حال تھا۔۔۔"

"شاہزیب کی امی ابو سے ملنے کی بادل دونوں ہاسپٹل کے لیے نکلنے والے تھے۔ شاہزیب کی امی ہما کو بھی گلے لگا کر ماتھا چومتے ہوئے بڑی محبت سے ملی۔۔۔"

"آنٹی کی میں نہیں جا رہی آپ کا بیٹا جا رہا ہے۔۔ مجھے نہیں ان کو ملے کہہ برساتی ہوئی نظروں سے شاہزیب کی جانب دیکھا۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"کوئی بات نہیں میری بیٹی بھی تو ہاسپٹل جا رہی ہے میں تو اپنی بیٹی کو بھی ایسے ہی ملوں گی۔ شاہ زیب کی ماں نے بڑی محبت سے کہا۔۔۔"

"شاہ زیب کیوں تنگ کر رہے ہو بیٹا بتا دو اس کو۔۔۔ ہما شاہ زیب سے پہلے ہی جا کر گاڑی میں بیٹھ چکی تھی۔۔۔"

"پریشان نہیں ہوں بتا دوں گا آپ اپنا اور بابا کا خیال رکھنا۔۔۔ اس میڈم کو جب سر پرانز ملے گا تو بالکل ٹھیک ہو جائے گی۔ اپنی ماں سے گلے ملتے ہوئے اپنا خیال رکھنے کا کہہ رہا تھا۔۔۔"

اپنے ماں باپ سے ملتے ہوئے وہ بھی جا کر گاڑی میں بیٹھ گیا ہما اتنا منہ پھلائے ہوئے مرر کے باہر دیکھ رہی تھی۔۔۔ شاہ زیب کی جانب ایک نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا تھا اس نے۔۔۔

"چلیں !!!"

نہیں رکے رہے یہیں پر!! شاہ زیب کے پوچھنے پر ہما نے قہر الود نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ وہ مسکراتا ہوا گاڑی سٹارٹ کرنے لگا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

oooooooo

"صاحب جی رحم کریں مجھ پر میں ایسی عورت نہیں ہوں۔۔ غریب ضرور مگر عزت والی ہوں اس کی گندی نظروں سے نوکرانی خود کو بچاتے ہوئے اپنے دوپٹے کو ٹھیک کر رہی تھی۔۔۔"

"چل چل قیمت بول تیرے جیسیوں کی عزت روز عدالت میں۔ میں کوڑیوں کے بھاؤ خریدتا ہوں۔۔ اس کے سر سے دوپٹہ کھینچتے ہوئے اپنی گندی نظریں اس پر پوسٹ کرتے ہوئے سے اپنی جانب کھچ رہا تھا۔۔۔"

"صاحب جی خدا کا خوف کریں وہ عورت اپنی عزت کے لیے اس کے آگے ہاتھ جوڑ رہی تھی۔۔۔ مگر وہ بھیڑیے کی طرح اس کے وجود کو نوچتا ہوا اس کی عزت کو تار تار کر رہا تھا۔۔۔"

www.kitabnagri.com

"وہ کتنی دیر رو کر التجائے کرتی رہی۔۔ اس کے بعد اس عورت کی سسکیوں کی آوازیں باہر کھڑی سالار سائیکل کی بیوی سن کر یہ اندازہ لگا چکی تھی کہ وہ اس ملازمہ کی عزت کی بھی دھجیاں اڑا چکا ہے۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"وہ اپنے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے دروازے سے واپس لوٹ گئی۔ یہ اس کے لیے کوئی نئی بات نہیں تھی۔ وہ اسی طرح ہر رات کسی نہ کسی عورت کے جسم کو نوچتے ہوئے اپنی حوس کا نشانہ بناتا۔۔۔ وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی کسی کے لیے۔۔۔ وہ تو خود مجبور اور بے بس تھی جو اپنا دفاع نہیں کر سکتی تھی تو وہ کسی اور کا دفاع کیا کرتی ہے۔۔۔"

oooooooooooo

"سب ڈاکٹر زوین کے اندر بیٹھ رہے تھے اپنا اپنا سامان رکھ کر شاہ زیب بھی وین میں بیٹھنے لگا۔۔۔ ہما کا دل رو رہا تھا شاہ زیب کو جاتے ہوئے دیکھ۔۔۔ نم آنکھوں کو صاف کرتے ہوئے بہت بے چین کیفیت لیے کھڑی تھی۔۔۔ کہ اس کے ہاتھ کو شاہ زیب نے تھامتے ہوئے اپنے آنکھ کے اشارے سے ساتھ چلنے کو کہا۔۔۔"

Kitab Nagri

"وہ حیران ہوئی تھی چلو اب شاہ زیب نے اس کے روتے ہوئے چہرے کو دیکھتے ہوئے۔ وین میں بیٹھنے کو کہا۔۔۔"

"کہاں چلوں اب جاتے ہوئے میرا مذاق بنارہے ہیں۔۔۔ اپنے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے ہاتھ کو پیچھے کرنے لگی۔۔۔ تم بھی چل رہی ہو پاگل ڈاکٹر اتنا تو سوچ لیتی جب تم نے خود کہا کہ تمہارے شوہر

Posted On Kitab Nagri

کی اتنی تو چلتی ہے۔۔۔ تو پھر تم نے کیسے سوچ لیا کہ میں اپنی پیاری سی بیوی کو روتے ہوئے چھوڑ کر جا سکتا ہوں۔

"آہستہ سے کہتے ہوئے مسکرایا تو پوری وین کے ڈاکٹر نے تالیاں بجا کر ہما کو ویلکم کہا۔۔ کیونکہ سوائے ہما کے سب جانتے تھے کہ ڈاکٹر ہما بھی اس ٹیم کا حصہ ہے۔۔۔ مگر وہ سب ڈاکٹر شاہ زیب کے ساتھ مل کر اسے سر پر انز دینا چاہتے تھے۔۔۔"

"ڈاکٹر ہما خوشی اور حیرانگی کی کیفیت لیے مسکرا دی۔ چلو اب بعد میں مسکرا لینا ہم لیٹ ہو رہے ہیں۔۔۔"

Kitab Nagri

"شاہ زیب نے اس کے ہنستے ہوئے چہرے کو دیکھ اپنے مضبوط ہاتھ میں اس کی ہتھیلی کو دباتے ہوئے وین میں بیٹھنے کو کہا۔۔۔"

"مگر میں نے تو پیکنگ ہی نہیں کی آپ نے مجھے بتایا ہی نہیں تھا۔ اب ہما کو ایک نئی پریشانی یاد آگئی۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"ساری پیکنگ کر کے تمہارا بیک ماما نے بھجوا دیا تھا۔ جو کہ میں وین میں رکھوا چکا ہوں۔۔۔ اب تم اپنے قدم مبارک وین میں رکھو۔ تاکہ ہم لوگ نکل سکے پہلے ہی ہم لوگ لیٹ ہیں۔۔۔۔"

"یعنی کہ آپ نے سارا پلان کیا ہوا تھا صرف مجھے ہی صبح سے تنگ کیے جا رہے تھے۔۔۔"

آپ کو پتہ ہے میں نے پریشانی میں اچھے سے ناشتہ بھی نہیں کیا۔ نہ دوپہر کو کھانا کھایا ہے۔۔۔۔ ہمارا کو اپنی بھوک کی بھی فکر ہونے لگی تھی۔۔

"میری بھکھڑ بیوی بیٹھ جاؤ میں راستے میں کھانا بھی کھلوادوں گا۔ وہ مسکرا دیا تھا۔۔۔۔"

Kitab Nagri

"ڈاکٹر شاہ زیب آج کی ٹریٹ پوری وین کو آپ ہی دے دیں۔۔۔ آپ کی بیوی بھوک کی ہے انہوں نے کچھ نہیں کھایا اسی خوشی میں ہم بھوکے ننگوں کو بھی کھانا کھلا دینا۔۔۔"

"ڈاکٹر شاہ زیب کا ایک کولیک ڈاکٹر شاہ زیب کو بولتے ہوئے ہنسا تو پوری وین میں قہقہوں کی آواز گونج رہی تھی۔۔"

Posted On Kitab Nagri

oooooooo

"شاہ زیب کیا کر رہے ہیں کوئی دیکھ لے گا۔۔۔" وین کے لاسٹیس مدھم ہوتے ہی شاہ زیب اپنے آپ سے باہر ہونے لگا۔۔

"میں نے کیا ہے!! معصوم چہرہ بناتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

"آپ اپنی جگہ پر آرام سے نہیں بیٹھ سکتے۔۔۔" سرگوشی کرتے ہوئے آنکھیں دکھائی۔۔

"آرام سے تو بیٹھا ہوں میں کون سا اپنی سیٹ پر چڑھے ہوئے بھنگڑے ڈال رہا ہوں۔۔۔"

"وہ بھی ہلکی سی سرگوشی کرتے ہوئے ساتھ میں نظریں وین میں دوڑائے دیکھ رہا تھا کہ کوئی جاگ تو نہیں گیا۔۔۔"

www.kitabnagri.com

"اپنے ان ہتھیاروں کو کنٹرول میں رکھیں ڈاکٹر صاحب!! انگلی سے شاہ زیب کے لبوں کو پوائنٹ کرتے ہوئے کان میں سرگوشی کی۔۔۔"

"ہاتھ مت لگاؤ ورنہ ہتھیار یہی پر شروع ہو جائیں گے۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"اپنے ہونٹوں پر ہما کی انگلی کو پکڑ چومتے ہوئے۔ ہمانے اس کے کان میں سرگوشی کی۔۔ شاہ زیب آپ کو شرم نہیں آتی۔۔۔"

"اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے تبھی دبھی دبھی سائل سے ہنستے ہوئے اس کی گال پر ہاتھ رکھ کر اس کا چہرہ دوسری جانب کیا تھا۔۔"

"وین میں پیچھے بیٹھے ہوئے سب لوگ سو رہے تھے۔۔ راستہ کافی لمبا تھا تو اس لیے سب تھکن سے سونے لگے تھے۔"

"صرف جو لوگ فرنٹ سائیڈ پر بیٹھے ہوئے تھے ان میں سے کچھ لوگ ڈرائیور کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے جا کر جاگ رہیں تھے۔۔۔"

"ایسے میں شاہ زیب کو موقع مل گیا تھا ہما کے ساتھ محبت کی پیچھے لڑانے کا۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"شاہ زیب !!! کیا کر رہے ہیں شاہ زیب ناظرین، بچا کر بار بار ہلکا سا جھکتے ہوئے اپنے لب اس کی پکڑیوں سے ٹچ کر کے چومتا ہوا پیچھے ہو جاتا۔۔۔ ایسا وہ کتنی بار کر چکا تھا۔۔۔ جبکہ ہما کو ڈر لگ رہا تھا کہ کوئی دیکھ نہ لے۔۔۔"

"شرم سے لال پڑتے ہوئے اسے روک رہی تھی۔۔ اس کی کمر سے کے پیچھے سے ہاتھ نکالتے ہوئے اس کے پیٹ پر رکھ کے ہوئے تھا۔۔ شاہزیب کا ہاتھ اسے سکون سے بیٹھنے نہیں دے رہا تھا۔

"ڈاکٹر صاحبہ چپ کر کے بیٹھی رہیں میں توفل پریکٹس کے ساتھ کر رہا ہوں۔ مگر آپ کی یہ جواچکو مچکو ہے۔"

"اس سے کسی کو ضرور اندازہ ہو جائے گا کہ یہاں پر گاڑی میں کھلے عام رومینس چل رہا ہے۔۔۔۔۔

کان میں سرکوشیاں کرتے ہوئے اپنی عادت سے مجبور نہ تو اس کی ہاتھ رک رہا تھا نہ ہونٹ۔۔۔۔۔ گاڑی

اپنے سفر کی طرف رواں دواں، 63

○○○○○○○

Posted On Kitab Nagri

"وہ گہری نیند میں تھی جب اسے جھٹکے سے گاڑی رکنے کا اندازہ ہوا وہ آنکھیں ملتی ہوئی ارد گرد دیکھنے لگی تھی وہ جو شاہ زیب کے کاندھے پر بڑے آرام سے اپنا تکیہ سمجھے ہوئے نیند کے مزے لوٹ رہی تھی۔ گاڑی رکنے سے بیدار ہو گئی۔۔

"کیا ہم پہنچ گئے ہیں آنکھ کھلتے ہی ہمارے شاہ زیب کی جانب دیکھتے ہوئے سوال کیا تھا۔۔

"نہیں بس کچھ ہی دیر میں ہم لوگ پہنچ جائیں گے۔ ابھی رکے ہیں ایک جگہ۔ یہاں پر کافی اچھا ڈھابا ہے۔ یہاں پر ہم اپنی پیٹ کی خاطر تازہ کر لے وہ مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔

"سب ڈاکٹر ز آپس میں باتیں کرتے ہوئے وین میں شور مچائے ہوئے تھے۔ ہر کوئی اپنے آپ میں مگن تھا۔۔ زیادہ تر لوگ وین سے نیچے اترنا شروع ہو گئے تھے شاید گاڑی ڈھابے پر ہی آکر رکی تھی۔۔

"ایسے میں شاہ زیب تھوڑا سا شیشے کی جانب جھکا۔ جیسے کہ کھڑکی سے باہر کچھ دیکھنے لگا ہو۔ ہمارے وین میں کھڑکی والی سائیڈ پر تھی۔

"جبکہ شاہ زیب دوسری سائیڈ پر۔ ہمارے وین میں تو ہوائیاں اڑ گئی تھیں۔ شاہ زیب کی حرکت بازی پر۔ دیکھنے میں اتنا سلجھا ہوا ڈاکٹر کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ اپنی اصل زندگی میں ایسا ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

"پس اور نو میں زیادہ تر بات کرنے والا ڈاکٹر شاہ زیب اس کے کھڑکی کی جانب جھکتے ہوئے بڑے آرام سے اپنے لب اس کی پنکھڑیوں پر رکھتے ہوئے اپنی مارنگ کس لے چکا تھا۔۔۔"

"پوری رات ان لوگوں نے سفر کیا تھا، اور اب صبح کے بارہ بجنے والے تھے۔ ہما بالکل پتھر سی ہو گئی تھی۔ شاہ زیب کی حرکت پر کاتوا سے اندازہ ہی نہیں تھا۔ کہ شاہ زیب رات کو تو جو اس نے کرنا تھا وہ کرتا رہا۔ مگر اب تو وہ دن میں بھی اپنی آئی پر اتر آیا تھا۔۔۔"

"شاہ زیب کتنے بے شرم ہے اگر کوئی دیکھ لیتا تو اسے واپس بڑے آرام سے نارمل زاویے کا چہرہ لیے بیٹھتے ہما نے آہستہ سے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔"

www.kitabnagri.com

"کسی نے دیکھا تو نہیں بس بات ختم۔ اب اس میں بے شرمی والی بات کون سی ہے۔ آنکھ دباتے ہوئے بہت ہی کم آواز میں بولا۔۔ ڈاکٹر صاحبہ تمہیں اچھی طرح سے پتہ ہے کہ مجھے اپنی مورنگ کس کتنی عزیز ہے۔ تو ایسے میں مجھے بے شرمی والا لقب مت دیجئے۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"اور چپ چاپ میرے ساتھ چلے نیچے آپ کو مزید ارناشتہ کروا تا ہوں۔ بنا اپنی بات پر کوئی شرمندہ ہوئے ہمارا ہاتھ مضبوطی سے اپنے ہاتھ میں تھامتے ہوئے وین سے نیچے اترنے لگا تھا۔۔۔"

"زیادہ تر ڈاکٹر نیچے جا چکے تھے اور جس انداز سے اس نے اپنی مارنگ کس لی تھی، کسی کے دماغ میں تو دور دور تک بھی نہیں تھا۔ سب کو یہی لگا کہ وہ کھڑکی پر جھکا شاید اس نے باہر دیکھا تھا کہ ڈھابہ آگیا ہے۔۔۔"

"ڈھابہ بالکل پٹھانوں والے سٹائل سے بنا ہوا تھا۔ سردی کی شدت کافی زیادہ تھی وین سے باہر نکلتے ہی سب کو احساس ہوا تھا کیونکہ وین میں تو ہیٹر چل رہا تھا تو کسی کو زیادہ سردی کا احساس ہی نہیں ہوا سب ہاتھ رگڑنے لگے تھے۔ سردی کی شدت سے۔۔۔"

www.kitabnagri.com

"ویسے بھی کراچی کے لوگ سردی کے معاملے میں بہت احساس ہوتے ہیں کراچی میں ٹھنڈ زیادہ نہیں پڑتی تو اس لیے لوگ سردی کے عادی بھی نہیں ہوتے۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

سب نے اپنی اپنی شالیں سیدھی کر کے لپیٹنی شروع کر دی۔۔۔ قیامی لوگوں کے منہ سے دھواں باتیں کرتے ہوئے نکل رہا تھا۔۔

"اب تو جو ڈاکٹر بھی دین سے باہر آئے ان کے منہ سے بھی بھانپ اڑ رہی تھی۔ سردی کی شدت کی وجہ سب کو اندر بٹھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔۔

"شاید اس ڈھابے پر اکثر رش رہتا کیونکہ ڈھابے کا کھانا بہت لذیذ لگ رکھا تھا۔ بیٹھتے ہی خوشبو سے ہی اندازہ ہو چکا تھا۔

"یا پھریوں کہے کہ ان کو بھوک بہت لگی ہوئی تھی۔ ناشتے کا ٹائم تو تقریباً گزر ہی چکا تھا۔ ان لوگوں نے دوپہر کے کھانے کا پوچھا تو سب نے اپنی اپنی پسند کیا کھانا آرڈر کیا۔۔

"شاہ زیب نے ہمارے پوچھا تھا کہ تم کیا کھاؤ گی وہاں کی پشاور کی کڑھائی کے بارے میں شاہ زیب نے اسے بتایا تھا کہ وہ بہت لذیذ ہوتی ہے۔ اس میں مرچ مصالحے بہت کم ہوتے ہیں۔ گوشت کا اور یجنل ذائقہ یہ لوگ ایسا بنا دیتے ہیں کہ کھانے والے کو بہت مزہ آتا ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

"تو ہمارے بھی کہا کہ ٹھیک ہے منگوالیں۔ مگر پھر بھی ساتھ میں ایک دو اور ڈشز بھی شاہ زیب نے آرڈر کر دی تھی۔۔۔"

"سب لوگ رات کی تھکن سے چور کھانا کھانے میں مشغول تھے۔ صبح جو لوگ جاگے تھے انہوں نے ساتھ لائے ہوئے بسکٹ اور چائے سے اپنا ناشتہ کر لیا تھا۔"

"جبکہ ہمارا اکثریت لوگ جو سو رہے تھے، وہ تو ڈائریکٹ دوپہر کا کھانا ہی کھا رہے تھے۔ بھوک نے سب کو بے حال کر رکھا تھا۔ اوپر سے کھانا اتنا لذیذ تھا سب نے پیٹ بھر کر کھایا۔۔۔"

"اندر ان لوگوں نے آگ جلا کر جگہ جگہ پر اپنے مقامی سٹائل سے رکھی ہوئی تھی۔ مٹی کے بنے ہوئے آتش دانوں میں لکڑیاں جلائی ہوئی تھی۔"

"جن سے اندر سردی نہ ہونے کے برابر کھانا کھا کر وہ پھر سے وین میں سوار ہونے لگے تھے۔ اور گاڑی اپنے منزل کی طرف چل پڑی۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

○○○○○○○

"بہت خوش ہو رہی تھی وہ گھر میں آتے ہی اپنے بیٹے کے گھر آنے والی خوشخبری سن کر جو کہ وہ فون پر ہی سناچکا تھا۔

"احمر کی امی مہک کو گلے لگا کر ماتھا چومتے ہوئے صدقے داری ہو رہی تھی۔ آخر ان کے بیٹے کی گھر میں یہ پہلی خوشخبری تھی۔

"وہ دادی بننے والی تھی وہ بہت آکسائیڈ تھی۔ وہ آج ہی لاہور سے واپس آئی تھی اپنے گھر، جب کہ احمر فون پر ان کو بتاچکا تھا کہ وہ دادی بننے والی ہیں۔

Kitab Nagri

"اس نے کہا تھا کہ جلدی سے اپنی بہن کا حال چال پوچھ گھر واپس آجائیں۔ ان کی بہو کو گھر میں اپنی ساس و ماں کی بہت ضرورت ہے۔ یہ سن کر تو جیسے احمر کی ماں سے وہاں رکا ہی نہیں گیا۔ وہ دوسرے دن ہی تیاری کر چکی تھی۔ جبکہ بہن کی حالت ٹھیک نہیں تھی۔ تو انہوں نے بہت مجبور کر کے کچھ دن اور رکھ لیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"آخر وہ آج آن ہی پہنچی تھی اپنے گھر۔ احمر اپنی امی جان کو لے کر ایئر پورٹ سے گھر آیا تھا۔ اور اب وہ اپنی بہو کے ساتھ بیٹھی ہوئی شاپنگ دکھا رہی تھی۔۔

"جو کہ وہ لاہور سے اپنے بہو اور بیٹے کے لیے کر کے لائی تھی۔ وہ نہیں بھولی تھی اپنے پوتے کو بھی، اس کے لیے بھی شاپنگ کر کے لائی تھی۔۔۔

ان کے ذہن میں تھا کہ اللہ تعالیٰ سب سے پہلے ان کو پوتا ہی دے گا۔ احمر کے گھر اولاد کی خوشخبری سن کر وہ بہت خوش تھی۔

"اپنے پوتے کے کپڑے دکھاتے ہوئے وہ اتنی خوش تھی کہ مہک نے ان کو گلے لگا لیا۔ مہک بھی خوش تھی کہ اس کی اولاد کے خزرے اٹھانے والی دادی اس دنیا میں موجود ہے۔

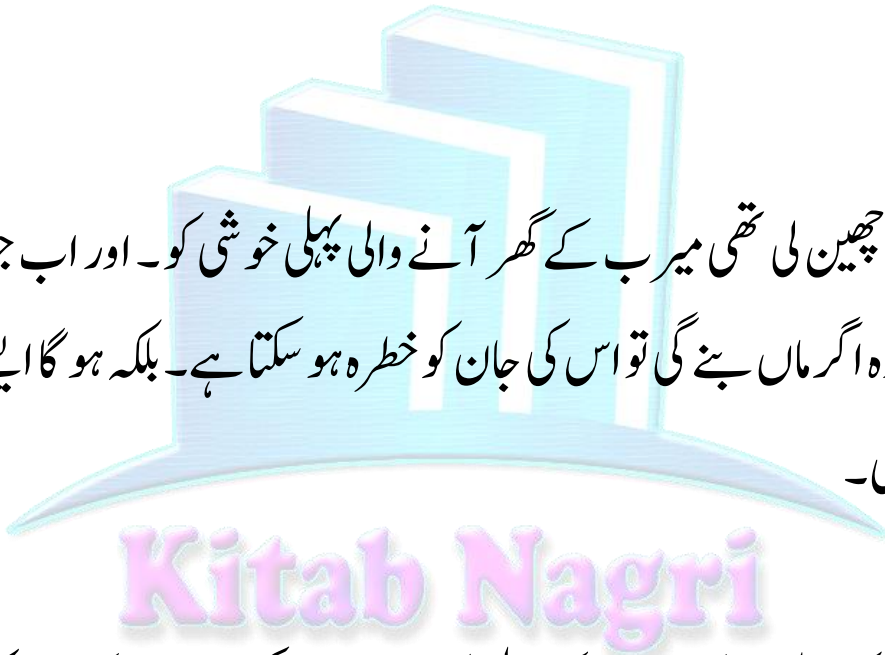
"احمر کے تو پاؤں ہی زمین پر نہیں لگ رہے تھے۔ اس دن سے جب سے اسے پتہ چلا کہ مہک پریگنٹ ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ اسے زمین پر پیر بھی تو رکھنے نہیں دیتا تھا۔ ہر کام خود سے ہی اس کے لیے کر لیتا۔ آفس جاتے ہوئے بھی سمجھا کر جاتا کہ اسے بہت اپنا خیال رکھنا ہے۔

"مہک بہت خوش تھی اپنے لیے مگر وہیں دل ہی دل میں میرب کے لیے اسے بہت دکھ اور گلٹی فیل ہوتا تھا۔

"آخر اس نے ہی تو چھین لی تھی میرب کے گھر آنے والی پہلی خوشی کو۔ اور اب جو کچھ ڈاکٹر نے اس کے لیے بتایا تھا کہ وہ اگر ماں بنے گی تو اس کی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے۔ بلکہ ہو گا ایسے میں تو وہ اور بھی خود سے شرمندہ تھی۔



"وہ روز دعائیں کرتی کہ اللہ تعالیٰ میرب کے لیے آسانیاں پیدا کرے۔۔ مہک بیٹا کہاں کھو گئی مہک کو اس طرح کھوئے ہوئے دیکھ اس کی ساس نے اسے شاپنگ کی طرف متوجہ کیا تھا۔۔

oooooooo

"مرہا آج فجر کی نماز کے بعد سو گئی تھی تو اس کی آنکھ فون پر آنے والی بیل کی آواز سے کھلی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

فون اٹھاتے ہی ہمیشہ کی طرح کچھ سیکنڈ کے بعد بند کر دیا۔ اس طرح کی کالز مرہا کو پچھلے کئی دن سے آرہی تھی۔ مگر وہ اگنور کر دیتی، کئی بار اس نے سوچا کہ کیوں نہ وہ شاہ میر کو بتائے کہ اسے ایک ان نون نمبر سے کال آتی ہے، اور بنا کوئی بات کیے ہی کچھ سیکنڈ کے بعد کاٹ دی جاتی ہے۔

"مگر پھر یہ سوچ کر وہ اپنا ارادہ ہر بار ترک کر دیتی کہ اس کے بتانے سے شاہ میر بہت پریشان ہو جائے گا۔ اور ویسے بھی کوئی اتنی بڑی بات تو نہیں ہے آج کل تو فون پر ہر کسی کو اس طرح کی رونگ کال آتی ہی رہتی ہیں۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

knoofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb / Pg / Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri

knoofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"آج کل کچھ ایسے نکلے لوگ ہیں جن کو زندگی میں کوئی کام نہیں ہوتا تو وہ کہتے ہیں چلو اسی کام کو اپنا مشغلہ بنا لیتے ہیں۔ وہ خود میں ہی سوچتی ہوئی فون کو سائیڈ پر رکھ کر ناشتے کے لیے باہر ٹیبل پر آگئی تھی۔

"جہاں پر میرب بیٹھی ہوئی چائے پی رہی تھی۔ اٹھ گئی تم میں کب سے ناشتے پر تمہارا ویٹ کر رہی تھی۔ جب تم نہیں اٹھی تو میں نے سوچا چلو چائے ہی پی لیتی ہوں۔ وہ اسے دیکھتے ہی بولی تھی۔

"ہاں میں فجر کی نماز کے بعد سو گئی تھی۔ اس لیے میری آنکھ ہی نہیں کھلی اگر تم ویٹ کر رہی تھی تو مجھے اٹھا ہی دیتی۔ وہ کرسی کھینچ کر بیٹھتے ہوئے اس کی جانب دیکھ کر بولی تھی۔ نہیں میں نے سوچا چلو مس کا آج آرام کرنے کا موڈ ہے تو آرام کر لے۔۔

Posted On Kitab Nagri

پھر کل کو کہو گی بھا بھی مجھے چین سے سونے ہی نہیں دیتی تھی۔ نندوں کو آج کل بہت شکایتیں ہوتی ہیں اپنی بھابیوں سے۔ میرب چائے کاسپ لیتے ہوئے مسکرا کر بولی تھی۔ جبکہ پاس کھڑی ہوئی زکیہ بھی ان کی بات سن کر ہنسنے لگی تھی۔

"زکیہ تم ہنس رہی ہو کیا میں نے کچھ غلط کہا ہوتی ہے۔ ہوتی ہیں ناندوں کو بھابیوں سے شکایتیں۔ میرب نے زکیہ سے سوال کیا تھا۔

"جی بی بی جی ہوتی تو ہیں مگر آپ دونوں کا رشتہ بہت پیارا ہے۔ آپ دونوں تو ماشاء اللہ لگتی نہیں کہ ایک دوسرے کی بھابھیاں یا نندے ہو۔ سگی بہنیں لگتی ہیں آپ دونوں۔"

"زکیہ نے سچ ہی تو کہا تھا دونوں میں اچھی خاصی انڈر سٹینڈنگ تھی۔ اور امی جان کی وفات کے بعد تو میرب مرہا کا بہت خیال رکھتی تھی۔ بالکل بڑی بہنوں کی طرح۔

"میرب میرا تو پتہ نہیں مگر تم بہت اچھی ہو۔ مرہا نے بڑی محبت سے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔ آخر اب میرب ہی تو تھی اس کے مائیکے کی رونق۔ اس نے ہی تو اب اس گھر کو آباد رکھنا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میرب بھائی سے بات ہوئی وہ کچھ سوچتے ہوئے بولی تھی۔

"میں سمجھی نہیں کس بارے میں۔ میرب نے ساتھ میں زکیہ کو مرہا کے لیے ناشتہ لانے کا بھی کہہ دیا۔

"ظاہر سی بات ہے میں اپنے بھتیجے یا بھتیجی کے بارے میں ہی پوچھ رہی ہوں، تم نے بھائی سے بات کی، وہ ایگری ہے بی بی پلان کرنے کے لیے مرہانے تفصیل سے کہا تھا۔

"ہاں کی تھی بات مگر شاہ کا جواب نہ میں ہے۔ پتہ نہیں ڈاکٹر نے شاہ کے دماغ میں کون سا ڈر بھر دیا ہے جو وہ میری بات سننے کے روادار ہی نہیں ہیں۔۔ افسوس زدہ منہ بناتے ہوئے بولی تھی۔

www.kitabnagri.com

"میرب بھائی تم سے بہت پیار کرتے ہیں وہ ڈرتے ہیں کہ کہیں تمہیں کچھ ہونہ جائے۔ میں نے دیکھا ہے بھائی کی آنکھوں میں تمہارے لیے بے تحاشہ پیار، اور بھائی کی زندگی میں بہت کم ایسے لوگ ہیں جن سے بھائی پیار کرتے ہیں۔ اور جن سے بھائی پیار کرتے ہیں ان کے لیے بھائی بہت زیادہ پوزیسو ہو جاتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

"جیسے کہ تمہارے لیے وہ سمجھانے والے انداز سے بول رہی تھی۔ زکیہ بھی ناشتہ لے کر آگئی۔ تو دونوں ساتھ میں ناشتہ کرنے لگی تھی۔

"مرہا میں کوئی دنیا کی انوکھی عورت تو نہیں ہوں جو ایک بچہ پیدا کرنے سے مر جاؤں گی۔ میں شاہ کی ویران زندگی میں رنگ بھرنا چاہتی ہوں۔ مگر شاہ ہے کہ میری بات سننے کو تیار ہی نہیں ہوتے۔ جب بھی بات شروع کرتی ہوں اچھے خاصے موڈ میں ہوتے ہوئے بھی لال آنکھیں دکھا کر مجھے ہمیشہ کی طرح ڈرا کر چپ کر دیتے ہیں۔ وہ ناشتہ کرتے ہوئے ساتھ میں اپنی دل کی بھڑاس نکال رہی تھی۔

تو پھر اب تم نے کیا سوچا ہے منہ میں نوالہ ڈالتے ہوئے میرے ہانے سوالیہ نظروں سے میرے کی جانب دیکھا۔

www.kitabnagri.com

۔ ابھی تک تو کچھ نہیں سوچا کوشش ہی جاری رکھ سکتی ہوں اور میں کیا کروں۔ ہو گا تو وہی جو شاہ چاہیں گے۔ جتنا مرضی مجھ سے پیار کر لیں مگر چلاتے تو وہ ہمیشہ اپنی ہی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

- چائے کے کپ میں چائے انڈلیتے ہوئے ایک کپ اپنے سامنے رکھا اور دوسرا میرا ہا کو دیکھتے ہوئے بول رہی تھی۔

- بی بی جی آپ مجھے دوپہر کے کھانے کا بتادیں تاکہ میں تیاری کر سکوں۔ زکیہ نے ٹیبل سے برتن اٹھاتے ہوئے کہا تھا۔ ہاں بتاؤ میرا کیا کھانا ہے زکیہ کو بتا دو میرب نے اچھی بھابھی کی طرح مرہاسے کہا تھا کہ وہ اپنی مرضی کا کھانا بنوالے۔

- میرب جو بھی بنوانا ہے بھائی کی پسند سے تم بنوالو میں تو آج اپنے گھر کا چکر لگاؤں گی۔ میرا وہاں پر کچھ سامان ہے وہ بھی پیک کر والوں کی۔ شاید میرا ایک دو دن میں ہی مجھے لینے آئیں گے۔ تو ان کے پاس زیادہ ٹائم نہیں ہو گا انہوں نے مجھے بتایا تھا۔

www.kitabnagri.com

- تو میں پہلے سے ہی پیکنگ کر لیتی ہوں اور کچھ وقت وہاں جا کر گھر والوں کے ساتھ بھی گزاروں گی۔ میرب کے ساتھ ٹیبل سے اٹھ کر اپنے اپنے روم کی جانب جاتے ہوئے مرہانے بتایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- اچھا تو تمہارا یہ پلان ہے۔ ٹھیک ہے زکیہ تم شاہ کے لیے مٹن کڑا ہی بنا لو اور ساتھ میں آلو کی ترکاری بنا لینا۔ میرب نے مرہاسے بات کرتے ہوئے زکیہ کو بھی کھانے کا بتا دیا تھا۔ دونوں فی الحال اپنے اپنے روم میں چلی گئی۔۔۔

oooooooooooo

خرم کی ماں یہ گھر میں کس طرح کی بے حیائی چل رہی ہے مجھے بتانا پسند کرو گے۔ چوہدری صاحب اپنی بیوی کے پاس آتے ہی گرج پڑے تھے۔ جو کہ بیٹھی ہوئی گھر کے ملازمین کی تنخواہیں بانٹ رہی تھی۔۔۔

- تم سب جاؤ یہاں سے نوکروں کو اشارہ کرتے ہوئے چوہدری کی بیوی نے جانے کو کہا تھا۔
- کیا ہو گیا ہے چوہدری صاحب کبھی آس پاس بھی دیکھ لیا کریں۔ اتنے سارے نوکروں کے سامنے آکر شروع ہو جاتے ہیں۔ وہ ناگوار سامنہ بناتے ہوئے بولی تھی۔۔

- میں گل کرتے ہوئے بھی آس پاس دیکھ لیا کروں۔ یہ مت تو اپنے پتر کو کیوں نہیں دیتی۔

Posted On Kitab Nagri

- جو گھر کی عزت اچھا لتا پھر رہا ہے۔ اسے کیوں نہیں سمجھاتی چوہدری صاحب غصے سے آگ بھگولا ہو کر دونوں ہاتھ کمر پر رکھے ہوئے غصے سے بول رہے تھے۔

- چوہدری صاحب بیٹھ جائیں گاؤں کی عورتوں کی طرح یہ کمر کس کے لڑنے مت آجایا کریں۔ وہ بھی غصے سے بولی تھی۔

- اب کیا کر دیا ہے میرے پتر نے جو اس طرح آگ کا گولا بن کر آگئے ہیں۔

- تجھے تو جیسے اس کی کر تو تیں پتہ ہی نہیں۔ پاس پڑے ہوئے موڑے پر بیٹھتے ہوئے بولے تھے۔ جبکہ خرم کی ماں سب بات جانتے ہوئے بھی اپنے پتر کا پک رکھنے کے لیے چپ بیٹھی تھی۔۔

Kitab Nagri

- چوہدری صاحب رات کے تیسرے پہر جب تہجد کے لیے اٹھے تھے تو انہوں نے دیکھا کہ خرم بنا کسی ڈر اور خوف کے بیا کے کمرے سے نکل کر اپنے کمرے کی جانب جا رہا تھا۔ اسے بھی پتہ تھا کہ اس کے ابا سائیں اسے دیکھ چکے ہیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

- ایک نظر اس نے بھی دیکھا تھا مگر پھر بڑے دھڑلے سے سینہ تانے ہوئے وہ اپنی روم میں چلا گیا۔
- رات کے اس پہر بولنا مناسب نہیں تھا۔ اور صبح چوہدری صاحب کو پنچایت میں کوئی خاص کام آگیا،
جس کی وجہ سے وہ ناتو خرم سے بات کر سکے تھے اور نا ہی اپنی بیوی سے۔ اب وہ گھر آتے ہی رات سے
بھرے غصے سے بھٹ پڑے تھے۔۔

- تم نے اپنے پتر کو روکا کیوں نہیں۔ چوہدری صاحب یقین سے بول رہے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ خرم
کی ماں اتنی لاپرواہ نہیں، وہ اپنے بیٹے کے بارے میں سب کچھ جانتی ہے۔

- کیا سمجھاؤں آپ باپ اور بیٹا جیسے کہ میری بڑی سنتے ہو۔

Kitab Nagri

- اپنا رونا بعد میں رولینا، تم پہلے میری بات کا جواب دو۔ تو نے اپنے پتر کو روکا کیوں نہیں، وہ رات کے
اس پہر بیا دھمی کے کمرے میں کیا کرنے گیا تھا۔ چوہدری صاحب اپنی مدے کی بات پر آگئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

- کیسے روکتی جب اس نے سیدھے طریقے سے آپ سے رخصتی کا مطالبہ کیا تو آپ نے اسے منع کر دیا۔
- جوان اولاد ہے جب وہ عزت سے اپنی منگ کو رخصت کروانا چاہتا تھا۔ تو آپ کو منع کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ وہ اپنے شوہر کے فیصلے کو ہی غلط بول رہی تھی۔۔

- اس کا مطلب یہ ہے کہ تم بھی اپنے بیٹے کے ساتھ گھر کی عزت نیلام کرنے میں برابر کی شریک ہو۔
- وہ غصے سے بول رہے تھے۔۔

- چوہدری صاحب خدا کا خوف کریں۔ بولنے سے پہلے تھوڑا سوچ لیا کریں، مانا کہ خرم کا اس طرح بیا دھمی کے کمرے میں جانا غلط ہے۔ مگر گناہ نہیں ہے۔

- بیوی ہے وہ اس کی۔ سالوں پہلے اس کا نکاح ہو چکا ہے۔ دنیا داری کی نظر سے دیکھو تو یہ غلط ہے۔ اگر اللہ سونے کا فیصلہ اور حکم دیکھے تو اس میں کوئی گناہ نہیں ہے۔۔۔

- جوان اولاد اگر منہ زور ہو جائے تو ایسے میں میں کیا کر سکتی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میں نے بھی ایک دن اس کو جاتے ہوئے دیکھا تھا۔ منع کرنے کی کوشش بھی کی، اس نے بھی مجھے یہی دلیل دی جو اس وقت میں آپ کو دے رہی ہوں۔۔۔

- اس نے کہہ دیا تھا کہ بیوی ہے اس کی۔ یا تو اپنے شوہر سے رخصتی لے کر دو۔۔۔ یا پھر مجھ پر کوئی اور فیصلہ مسلط نہ کریں۔۔۔۔۔ تو بتائیں کیا کہتی پھر اس کو۔

- اس کی ضد کا ہے آپ کو اچھی طرح سے پتہ ہے۔ اس سے پہلے کہ وہ اس سے بھی غلط قدم اٹھاتا میں چپ ہو گئی تھی۔ وہ ایک ایک کر کے اپنی ساری مجبوری بتا چکی تھی۔۔۔

- تو ٹھیک ہے پھر کرو تیار ہی میں پر سوں ہی بیا کور خست کر کے میں اس کے حوالے کر دوں گا۔
www.kitabnagri.com

- چوہدری صاحب بہت سمجھدار آدمی تھے اپنی بیوی کی بات کی گہرائی کو سمجھتے ہوئے فیصلہ لے چکے تھے۔ چوہدری کی بیوی نے بھی ہاں میں سر ہلاتے ہوئے رب کا شکر ادا کیا تھا، کہ چوہدری صاحب رخصتی کے لیے راضی ہو گئے۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

oooooooooooo

- کیسے ہو میرے پیارے بچوں وہ پنجرے کے پاس بیٹھتے ہوئے بڑی بے قراری سے بولی تھی۔
کتنے دن ہو گئے تھے کہ وہ چھت پر نہیں آئی تھی۔ شاید تب سے جب امی جان زندہ تھی۔ اور شاہ نے
اسے اوپر آنے سے منع کیا تھا۔

- وہ آخری بات ملاقات ہوئی تھی میرب کی اپنے پیارے آسٹریلین طوطوں کے ساتھ۔ شاہ نے جب
دھمکی دی تھی کہ وہ ان کی منڈیاں مروڑ دے گا۔ اس کے بعد تو میرب کبھی آئی ہی نہیں تھی۔۔۔

- آج اچانک سے اس کے دماغ میں طوطوں والی بات آئی تو وہ ان سے ملنے آگئی تھی۔ اس نے سوچا
کون سا شاہ اس وقت گھر پر ہے اور میرب تو اپنے سسرال جا چکی تھی۔ یعنی کہ میرب کے مائیکے میں۔۔
شاید وہ اگلے ایک دو دن وہیں پر رکے گی۔ کیونکہ اس کے موڈ سے تو یہی لگ رہا تھا۔ وہ بڑی بے فکر ہو
کر آلتی پالتی مار کر بیٹھی ہوئی اپنے پرندوں سے باتیں کر رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- آپ کو پتہ ہے میں چاہتی ہوں کہ ہمارے گھر میں پیارے پیارے آپ لوگوں کے جیسے بچے ہو۔ مگر شاہ میری بات مانتے ہی نہیں ہیں۔ وہ ان کے چھوٹے چھوٹے کیوٹ بچوں کو منکوں میں بیٹھا ہوا دیکھ کر بڑی حسرت بھری نگاہوں سے بولی تھی۔

- وہ کتنی دیروہاں بیٹھی ان سے باتیں کرتی رہی۔ پھر کافی وقت گزر جانے کے بعد خود ہی اٹھ کر چھت سے نیچے آگئی۔ کھانا ریڈی تھا مگر ابھی اس کا کھانے کا بالکل موڈ نہیں تھا۔ زکیہ نے نیچے آتے ہی کھانے کا پوچھا تھا۔ زکیہ کچھ اور بھی کہنا چاہتی تھی مگر پھر چپ کر گئی۔

- اس نے سوچا کھانا رات کو شاہ کے ساتھ ہی کھائے گی۔ کیونکہ ناشتہ لیٹ کیا تھا۔ وہ سیدھا اپنے روم میں آگئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- مگر جیسے ہی روم کے اندر قدم رکھا تو میرب کی آنکھیں تو ابل کر باہر آنے کو تھیں۔ کیونکہ سامنے ہی شاہ اپنی غصے سے لال آنکھیں لیے ہوئے بیڈ پر لیٹا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ تکیے پر سر رکھے ہوئے دونوں ہاتھ اپنے سر کے نیچے رکھ کر لیٹا ہوا تھا۔ شوز تک بھی نہیں اتارے تھے شاید وہ میرب کا ہی انتظار کر رہا تھا۔

- ویکم آؤ آؤ میرب میڈم اپنے چہیتے پرندوں سے فرصت مل گئی ہے تو اندر تشریف لے آؤ۔۔۔ وہ اسے دروازے پر ہی کھڑے ہوئے دیکھ بڑے تنزیہ الفاظوں میں بول رہا تھا۔

- شش۔۔ شا۔ شاہ آپ کب آئے وہ لفظوں کو توڑتی ہوئی بولی۔

- شاہ کی جان شاہ اسی وقت آیا جب تم اپنے طوطوں کے پاس بیٹھی ہوئی میری شکایتیں لگا رہی تھی۔ ان کو بتا رہی تھی کہ، تمہارا کتنا دل کرتا ہے کہ تمہارے بھی چھوٹے چھوٹے بچے ہوں۔ اور تمہارا ظالم شاہ تمہاری بات نہیں مانتا۔ میں ٹھیک اسی وقت ہی آیا تھا۔

- شاہ وہ تو میں ایسے ہی بول رہی تھی۔ اگر آپ آئے تو مجھے بتایا کیوں نہیں۔ اور آپ اتنی جلدی آج کیسے آگئے، وہ ایک ہی ساتھ بہت ساری باتیں کرتی ہوئی بے حد گھبرائی ہوئی تھی۔ شاہ طوطوں سے کتنا چڑتا تھا۔ اس بات کا میرب کو بڑی اچھی طرح اندازہ تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ تو ایسے چڑتا جیسے کہ وہ میرب کے کوئی بوائے فرینڈز ہوں۔ اسے کیا پتہ تھا کہ آج شاہ نامی شامت اتنے ٹائم سے گھر آجائے گی۔۔۔ نہیں تو وہ کیوں جاتی چھت پر۔۔۔ اب تو وہ سوچ کر ہی خود کو کوس رہی تھی۔۔۔

- آگے آؤ تمہارے ایک ایک سوال کا جواب دوں گا۔ مس میرب رومان شاہ، وہ بڑے آداب سے میرب کی جان نکالنے والی بات کر رہا تھا۔۔۔

- شاہ میں وہ میں وہ! وہ بوکھلائے ہوئے انداز میں بولتی ہوئی اپنے دماغ میں سوچے جانے والی بات پر عمل کر چکی تھی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- اس کا شاہ جو اس سے دماغ میں بہت زیادہ تیز تھا۔ اس کے ارادے کو بھانپتے ہوئے جھٹکے سے بیڈ سے اٹھا تھا۔ تقریباً تین ہی قدموں میرب تک کا فیصلہ طے کرتے ہوئے۔ وہ میرب کو روم کے باہر کچھ ہی دوری پر جا کر پکڑ چکا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شش۔۔ شاہ پلیز میں ابھی تھوڑی دیر میں خود ہی واپس آجاؤں گی مجھے جانے دیں۔ وہ منت کرتے ہوئے بول رہی تھی۔۔

- شاہ جو اسے بچوں کی طرح سے گود میں اٹھائے ہوئے واپس روم میں لا رہا تھا۔ روم کے اندر لا کر دروازہ مارتے ہوئے دھاڑ کی آواز سے دروازہ بند کر چکا تھا۔۔۔

- میرب جتنی مرضی بہادر ری دکھالے مگر یہ سچ تھا کہ میرب کی آج بھی شاہ کے غصے سے جان جاتی تھی۔ وہ الگ بات کہ شاہ اب پہلے سے غصہ کافی کم کرتا تھا۔۔۔ مگر طوطوں سے تو شاہ کو اچھی خاصی چڑھتی۔۔



- میری جان کو زحمت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں جب تمہیں گود میں اٹھا کر لا رہا ہوں تو تمہیں اپنے قدم مبارک زمین پر رکھنے کی ضرورت نہیں۔ اسے بیڈ پر پٹختے ہوئے جبرے سے پکڑ کر لفظوں کو چباتے ہوئے کہا۔۔

- کتنی بار منع کیا ہے کہ تمہیں میں ان پرندوں کے ساتھ نہیں دیکھوں تمہیں میرا اثر کیوں نہیں ہوتا۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ کتنے دنوں کے بعد گئی تھی قسم سے، وی جبرٹے کو چھڑاتی ہوئی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

- جانے کاریزن پوچھ رہا ہوں گئی کیوں تھی۔ بہت یاد آرہی تھی ان کی یا تمہاری محبت کا جام بھر گیا تھا۔
- جو تم مجھ پر انڈیلنے کے بجائے پرندوں کے پاس پہنچ گئی۔۔۔
- مجھے کیا پتا کہ جب میں نہیں ہوتا تو میری غیر حاضری میں تم اپنی توجہ کا مرکز ان پرندوں کو بنائے رکھتی ہو وہ بے یقینی سے بول رہا تھا۔۔

- شاہ سچ میں آج ہی گئی تھی۔ کیا آپ کو مجھ پر یقین نہیں ہے۔ میں آپ سے جھوٹ کیوں بولوں گی۔ با
مشکل جبرٹے کو چھڑاتے ہوئے شاہ کو یقین دلانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

- کیسے کروں یقین آج کتنے دنوں کے بعد میں نے یہ سوچا کہ چلو آفس میں کوئی کام نہیں، تو میں گھر چلتا
ہوں اور مرہانے بھی فون کر کے بتا دیا تھا کہ وہ آج اپنے گھر رکنے چلی گئی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

- میرا اتنا اچھا موڈ تھا، جو کہ تم نے تہس نہس کر دیا۔۔ آتے ہی زکیہ سے پوچھا تو پتہ چلا کہ میڈم چھت پر طوطوں کے ساتھ رو مینس فرما رہی ہے۔۔۔

! آہ آہ!

شاہ درد!!!

ہونے دو!! اس کی بات کو بیچ میں ہی کاٹتے ہوئے بولا تھا۔ میرب کے نچلے ہونٹ کے کنارے کو دانتوں تلے دباتے ہوئے کاٹا۔ تو میرب کے منہ سے درد کے مارے آہ نکلی۔ جب بتانے کی کوشش کی تو شاہ نے بات کو بیچ میں ہی کاٹ دیا۔

- تیار ہو جاؤ آج رات کی فلائٹ سے ہم لوگ ترکی جا رہے ہیں۔ وہاں چل کر تمہارے ہوش اچھی طرح سے ٹھیکانے لگاؤں گا۔۔

- اس کی پنکھڑیوں پر دانتوں سے کاٹتے ہوئے اپنا غصہ اتارتے ہوئے بولا تھا۔ شاہ کا غصہ میرب پر اسی طرح سے ہی اترتا تھا۔ اسی لیے تو میرب جان چھڑا کر کچھ دیر کے لیے بھاگ کر روم سے گئی تھی۔ تاکہ شاہ کا غصہ ٹھنڈا ہو سکے۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ ہم ترکی کیسے جاسکتے ہیں ابھی تو مرہا یہاں پر ہے۔ ہمارے پاس وہ شاہ کا دھیان بٹانے کے لیے بولی تھی۔۔

- تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میری شاہ میر سے بات ہو چکی ہے میر ہا اس کی ذمہ داری ہے وہ خود دیکھ لے گا۔ تم پیکنگ کرو باتیں کرتے ہوئے بیچ میں میرب کی جان کو تنگ کیے ہوئے تھا۔۔

- شاہ سوری معاف کر دیں دانتوں کی چبن سے سسکتے ہوئے سوری بول کر جان چھڑانا چاہ رہی تھی۔۔
- میں فی الحال معاف کرنے کے موڈ میں نہیں ہوں چپ کر کے لیٹی رہو اگر دوبارہ تمہاری آہ کی آواز مجھے سنائی دی تو جان لے لوں گا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- ہونٹوں پر انگلی رکھتے ہوئے فل سٹاپ لگا کر اسے چپ کہنے کا بول چکا تھا۔ میرب دشمن جان کی ہاتھ میں خود کو سپرد کرتے ہوئے صبر کے گھونٹ پیتی ہوئی لیٹی رہی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ رومان شاہ تھا اپنی مرضی کا مالک میرب سے جتنا مرضی پیار کر لے مگر جو کچھ اس کے دماغ کو غلط لگتا تھا۔ اس پر سمجھوتا کرنا شاہ کی فطرت میں ہی نہیں تھا۔۔۔

- اب میرب نے پرندوں سے پیار جتا کر جو پل گزارے تھے۔ اب شاہ اس کا حساب لیے بنا میرب کو کیسے چھوڑ سکتا تھا۔۔۔ وہ جتنی مزاحمتیں کرتی اس کو پتہ تھا کہ شاہ اتنا ہی اسے ہلکان کرے گا۔

- تو بہتر تھا جب حلال ہونا اس کا مقدر تھا، تو آسانی سے ہی کسائی کے ہاتھ میں خود کو سوئپ دے۔ وہ جانتی تھی کہ رات کا کھانا کھانے سے پہلے شاہ اسے کھا کر اپنی بھوک مٹائے گا۔

- اس کے بعد ہی کہیں اس کا غصہ ٹھنڈا ہو گا۔ اس کی سانسوں کو اس پر تنگ کیے ہوئے۔ سارا حساب کتاب نیٹا رہا تھا۔۔۔

- وہ سختی سے اپنے لب اس کی پنکھڑیوں پر رکھے ہوئے۔ غصے سے اس کی سانسوں کو اپنے اندر شامل کر رہا تھا۔ وہ اپنی ہی سانسیں لینے کے لیے شاہ کی محتاج تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- آہ آہ شاہ --- پلیز --- اس کے اوپر لیٹا ہوا اس کے دل والے وہ کام پر دانت کاٹ چکا تھا۔ وہ سسک کر اس کا نام لیتے ہوئے التجا کر رہی تھی ---

- کیا!!! میری جان کو درد ہو رہا ہے گمبھگیر آواز میں چہرہ اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا ---

- شاہ آپ تو میرے پیارے شاہ ہیں نا پلیز معاف کر دیں۔ میں نے آپ کے لیے آپ کی فیورٹ مٹن کڑا ہی بنوائی ہے۔ چلیں میں آپ کو اپنے ہاتھوں کھلاؤں گی ---

- مٹن کڑا ہی کے ساتھ میں آپ کی پسند کی الو کی ترکاری بھی بنی ہے --- شاہ کے دونوں گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے بڑی محبت سے التجا کر رہی تھی ---

www.kitabnagri.com

- شاہ تمہیں بچہ لگتا ہے جس تم کھانے کا جھانسنے دے رہی ہو۔ ٹھیک ہے کھانا کھلانا چاہتی ہو تو پھر مٹن کڑا ہی کی جگہ اپنی ان پرندوں کی کڑا ہی بنا کر دو آج تو میں وہی کھاؤں گا۔ لبوں کے جلتے ہوئے لمس اس کی گردن پر چھوڑتے ہوئے کچھ پل کے لیے رکا تھا ---

Posted On Kitab Nagri

- ہائے بیچارے معصوم اتوں اتوں سے تو ہیں۔ ان سے آپ کا کیا بنے گا شاہ آپ کتنے ظالم ہیں۔ آپ ان کے بارے میں ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہیں۔۔۔۔

- پرندوں کی کڑا ہی کا سن کر میرب کی جان ہی نکل گئی تھی۔ کچھ دیر پہلے ڈری سہمی ہوئی میرب پرندوں کے نام سے تڑپ تڑپ کر جواب دینے لگی۔۔۔۔

- شاہ آپ ان پرندوں سے اتنا جلیس کیوں ہوتے ہیں۔ کیوں چڑتے ہیں آپ ان معصوم پرندوں سے۔۔۔ اتنے پیارے تو ہیں وہ۔ شاہ اپنے طریقے سے اس پر اپنا غصہ نکال بھی رہا تھا۔ مگر پھر بھی میرب باز نہیں آئی تھی۔ پرندوں کی وکالت کرنے سے۔۔

Kitab Nagri

- تم یہ جو ان کو ہر وقت بے چارہ معصوم کیوٹ اتوں سا شونو مونو بولتی ہو نہ ان سب سے مجھے بہت چڑ ہے۔ تمہارے پیار پر صرف میرا حق ہے اتنی سی بات تم نہیں سمجھتی ہو۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- ابھی تم میرا دماغ خراب کر رہی ہو۔۔۔ تم اٹھ کر تیاری کرو تمہیں تو میں پرندوں سے کچھ دن دور ہی لے کر چلا جاتا ہوں۔۔۔۔ یہ پرندے نہ ہو گئے میری تو جان کا عذاب بن گئے۔۔۔۔ نفرت ہو گئی ہے مجھے ان سے۔۔۔۔ اگر یہ امی جان نے نہ پالے ہوتے تو میں کب سے ان کی کڑا ہی بنا چکا ہوتا۔۔۔

- اب ان کا تو میں کچھ کر نہیں سکتا مگر تمہارا ضرور کر سکتا ہوں۔ اگر تمہارا میں نے حشر کر کے تمہارے ہوش ٹھکانے لگائے ناتو۔ میرب میرا نام بھی رومان شاہ نہیں۔

- یہ جو تم محبت کی چونچ جا کر پرندوں سے لڑا کر محبتوں کو ان پر نچھاور کرتی ہو میں تمہارا ایسا حال کروں گا۔ کہ قسم سے تم ان پرندوں سے بھی اپنا چہرہ چھپاتی پھر وگی۔۔۔۔

- ایک ایک لفظ کو چباتے ہوئے غصے سے شاہ ایسے جیلس ہو کر بول رہا تھا جیسے وہ پرندے نہیں چلتے پھرتے خوبصورت نوجوان تھے۔۔۔ جن کے ساتھ میرب جا کے محبت کے پیچے لڑا رہی تھی۔۔۔ اور شاہ کو غصہ آ رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میرب کو اتنی کڑی سچویشن میں بھی ہنسی آرہی تھی شاہ نے کھا جانے والی نظروں سے اس کی جانب دیکھ کر بیڈ سے اوٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

- جی تمہارے دانت نکل رہیں۔ اگر میں نے تمہاری سسکیوں میں نابدلے تو پھر کہنا و اش روم میں جاتے ہوئے غصے سے بولا تھا۔۔

- کیا کرنے والے ہیں آپ وہاں جا کر یہاں کون سی آپ رات کرتے ہیں۔ جو مجھے دھمکیاں سنارہے ہیں۔ وہ شاہ کو جاتا ہوا دیکھ کر شیر بن کر بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولی تھی۔۔

- یہ تو اب میں تمہیں وہاں پر چل کر ہی بتاؤں گا۔ تم جتنے دانت نکال سکتی ہو نکال لو۔ بہت محبت سے مجھ سے وعدہ لیا ہے نا تم نے کہ میں پہلے والا شاہ بن جاؤں۔ تو بن گیا شاہ پہلے والا۔ اب تیار رہنا۔ جب اپنی قربتوں سے تمہاری ان ہڈیوں کو توڑوں گا تو پتہ چل جائے گا کہ میں کیا کرنے والا ہوں اور آج سے پہلے تم سے کتنی رایت برت رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ بھی جاتے ہوئے اچھی والی دھمکی دے کر واش روم میں جا کر بند ہو گیا۔ جبکہ میرب اب سوچ رہی تھی کہ شاہ کو چیلنج کر کے پنکا تو نہیں لے لیا۔۔۔

oooooooo

- وہ کانسٹیبل علی سے ضروری بات کر رہا تھا جب ٹیبل پر رکھا ہوا اس کا موبائل جگمگاتے ہوئے ٹون بجا رہا تھا۔ سکرین پر نام دیکھتے ہی اے سی پی شاہ میر کے لب مسکرائے تھے۔۔
اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

- کیونکہ اس کی جان کا فون آرہا تھا آنکھ کے اشارے سے کانسٹیبل کو جانے کو کہہ چکا تھا۔ کانسٹیبل بھی آنکھ کا اشارہ پاتے ہی دفتر سے نکل گیا تھا۔

- کیسی ہو میر کی جان اور کیسے اپنے میر کی یاد آگئی۔ فون اٹھاتے ہی سر کو پشت سے ٹکائے ہوئے وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا۔

- آپ کو پتہ ہے میں کہاں ہوں وہ فون کرتے ہی سلام لینے کے بعد سیدھا سوال ہی کر رہی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- بالکل پتہ ہے۔

- تو بتائیں میں کہاں ہوں۔

- تم ہمارے گھر پر ہمارے روم میں ہو۔

- ہاں س۔۔۔ آپ کو کیسے پتہ کہ میں ہمارے گھر پر ہوں اور ہمارے روم میں ہوں وہ حیرانی والی

آواز میں بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- اس بات کے بہت سارے جواب ہیں مگر میں فی الحال چند ایک دے دیتا ہوں اس کے معصوم حیرانی پر اس کو ہنسی آرہی تھی۔۔

- پہلی بات کہ تمہارا شوہر پولیس آفیسر ہے۔ اس لیے کسی کا پتہ لگانا میرے لیے کوئی مشکل کام نہیں۔ دوسری بات مجھے رومان کا فون آیا تھا کہ تم اپنے گھر پر رکنے جا رہی ہو۔۔۔

- اور تیسری اور سب سے اہم بات یہ کہ ہر وقت میرا موبائل تمہاری لوکیشن مجھے بتاتا ہے کہ میری جان اس وقت کہاں پر ہے۔۔۔۔

- تو جب تم گھر سے نکلی تھی اسی وقت ہی مجھے پتہ چل گیا تھا کہ تم گھر پر آرہی ہو۔۔ میری چھوٹی سی جان تم نے نوٹ نہیں کیا۔ تمہاری گاڑی کے پیچھے دو پولیس کی گاڑیاں تھیں، جو کہ میں نے ہی بھجوائی تھی، تمہاری حفاظت کے لیے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اچھا میں تو آپ کو سر پرانز کرنا چاہتی تھی کہ آج میں ہمارے گھر پر رکی ہوں۔ مگر آپ کو تو سب کچھ پتہ ہے۔ پولیس والا شوہر ہو تو اس کے بھی نقصان ہی ہوتے ہیں بندہ سر پرانز بھی نہیں کر سکتا۔

- سر پرانز تو تمہیں میں کروں گا کچھ دن میں جب تمہیں لینے آؤں گا۔ اور تم میری جان اپنے سر پرانز بچا کر رکھو یہاں پر آکر مجھے سر پرانز کر لینا ہے۔

- میر تمہارے سر پرانز کا بے صبری سے انتظار کرے گا۔۔۔ اور اپنا بہت خیال رکھنا گھر سے جب بھی نکلو گی۔ بنا سکیورٹی کے نہیں جاؤ گے۔ اب تو فی الحال تمہیں کچھ دن یہی رکنا پڑے گا۔ کیونکہ رومان اور میرب تر کی جارہے ہیں۔۔۔

Kitab Nagri

- کب جارہے ہیں میں تو جب آئی تھی تو بھائی کا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا نہ ہی مجھے میرب نے کچھ بتایا۔۔

- مجھے رومان کا فون آیا تھا۔ کہ اچانک اسے بزنس کے سلسلے میں جانا پڑ رہا ہے۔ شاید وہ رات کی فلائٹ سے ہی چلے جائیں۔ اور وہ میرب کو ساتھ لے کر جانا چاہتا ہے۔ تمہاری وجہ سے فکر مند تھا مگر میں نے

Posted On Kitab Nagri

کہہ دیا ہے کہ تم میری ذمہ داری ہو۔۔۔۔ وہ بے فکر ہو کر جائے۔ ویسے بھی کچھ دنوں تک میں تمہیں اپنے ساتھ یہاں لے آؤں گا۔۔۔

- یہ کیا بات ہوئی۔ میں آج ہی آئی ہوں اور آج ہی بھائی اور میرب ترکی جارہے ہیں۔ میں تو بھائی سے ایسے مل بھی نہیں پاؤں گی۔ وہ اداس سی ہو کر بولی تھی۔۔

- اتنے دن بھائی کے پاس رہ کر تمہارا دل نہیں بھرا، ابھی بھی بھائی اور بھابی کے لیے اداس ہو رہی ہو۔ شوہر کی فکر نہیں ہے۔ جس کو تقریباً دو مہینے ہونے والے ہیں تم سے دور ہوئے، پتہ بھی ہے کیسے یہ دن تمہارے بغیر گزار رہا ہوں۔۔

Kitab Nagri

- گھر جاتا ہوں تو کاٹنے کو دوڑتا ہے۔ سوتا ہوں تو بستر اچھا نہیں لگتا۔ کھاتا ہوں تو کھانا اچھا نہیں لگتا۔ اور جب سے تمہارے پاس سے ہو کر آیا ہوں۔ تمہاری خوشبو میری سانسوں کو مہکائے ہوئے میرے دل کو سکون نہیں لینے دیتی۔ میرا محبت سے بھرا دل جو ہر وقت یہ کہتا ہے کہ میں تمہیں فوراً سے پہلے اپنے قریب لے آؤں۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اور ایک تم ہو ظالم بیوی کہ تمہیں اپنے بھائی اور بھابھی کی یاد آرہی ہے۔

- میر میں نے ایسا تو نہیں کہا کہ مجھے آپ کی یاد نہیں آرہی مجھے آپ کی بہت یاد آتی ہے۔ اسی لیے تو فون کیا ہے۔ آپ مجھے جلدی سے اپنے پاس لے جائیں۔۔۔۔۔

- بھائی کا تو میں نے اس لیے کہا تھا کہ جب تک وہ واپس آئیں گے تب تک تو میں آپ کے پاس آ جاؤں گی۔ تو ایسے میں میرب اور بھائی سے مل ہی نہیں سکوں گی۔ ورنہ میر اتو اور کوئی مطلب نہیں تھا۔

- بس میری جان کچھ دن تھوڑا سا انتظار کر لو ایک دو دن کے اندر ہی میں چھٹی لے کر تمہیں لینے آ جاؤں گا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- ویسے بھی گاؤں میں کچھ مسائل زیادہ چل رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے میں جان بوجھ کر چھٹی لے کر ایک دو دن تک آنے میں انٹر سٹڈ نہیں ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ چوہدری کا بیٹا بڑا ہی بے غیرت ہے وہ غریب کسانوں کے ساتھ پنگے لینے سے باز نہیں آ رہا۔ مرے
گاسلا میرے ہاتھوں سے۔ شاہ میرے غصے سے بولا تھا۔۔

- اچھا میرا میں تمہیں گھر چل کر فون کرتا ہوں۔ بس یہ تھوڑا سا کام ہے پٹالوں۔۔ ویڈیو کال کروں گا
سونامت۔۔۔۔

اوکے نہیں سوؤں گی۔
ہم گڈ۔۔ اللہ حافظ۔۔ اللہ حافظ خیال رکھنا اپنا کہتے ہوئے شاہ میر نے فون بند کر دیا۔۔۔۔ وہ پھر سے
کانسٹیبیل علی کو بلا کر کسی خاص مسئلے پر بات کرنے لگا تھا۔۔

oooooooooooo,

اندھے ہو گئے ہو۔ عجیب بد تمیزی ہے راستے میں کھڑا ہوا ہوں۔ تمہیں نظر نہیں آیا یا کوئی طوفان
آنے والا ہے۔ جس کی زد سے بچنے کے لیے یوں پاگلوں کی طرح بھاگ رہے ہو۔ شاہ میر نے غصے سے
چیختے ہوئے کہا تھا۔۔

- معافی معافی سرجی معافی غلطی سے ہو گیا۔ وہ آدمی شاہ میر کے آگے ہاتھ جوڑ رہا تھا۔ عجیب سا
فقیروں جیسا حلیہ شکل سے کوئی نیم پاگل سالک رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ میر جو آج کسانوں کے ساتھ ان کی زمینیں دیکھتے ہوئے ان کے کاغذات ان تک پہنچا رہا تھا۔ اور باقی کے کچھ اہم باتیں تھیں کہ ان کو سمجھانے کے بعد شاہ میر نے واپس تھانے پہنچنا تھا۔

- شاہ میر ایک سائیڈ پر ہی کھڑا ہوا کسانوں سے باتیں کر رہا تھا جب ایک آدمی پاگلوں کی طرح بھاگتا ہوا شاہ میر سے آکر ٹکرایا تھا۔

- شاہ میر کے ہاتھ میں پکڑا ہوا موبائل سڑک پر گر اور گرتے ہی اس کی سکرین ٹوٹ گئی تھی۔ جس کو اٹھاتے ہوئے شاہ میر اس شخص پر چلایا تھا۔ اسے غصہ آگیا تھا اپنے فون ٹوٹنے پر۔ اب وہ شخص معافی مانگ رہا تھا ٹھیک ہے ٹھیک ہے جاؤ یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ شخص پیروں میں گر رہا تھا۔ تو شاہ میر نے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا۔

- شاہ میر ایسی نیچر کا مالک تو ہرگز نہیں تھا جو غریبوں پر اپنی دہشت دکھاتا، مگر یہ بھی سچ تھا کہ فون ٹوٹنے کا اسے بہت زیادہ غصہ تھا۔ نفی میں سر کو ہلاتے ہوئے ہاتھ کے اشارے سے اس باولے شخص کو جانے کو بول دیا۔

Posted On Kitab Nagri

- کسانوں سے باتیں ختم کرنے کے بعد وہ اپنی جیب میں آکر بیٹھ گیا۔ فون کی سکریں پوری طرح سے ٹوٹ چکی تھیں۔ آن کرنے کی کوشش بھی کی مگر فون آن نہیں ہوا۔

- گاڑی شہر کی جانب موڑو کانسٹیبل علی کو شاہ میر نے کہا تھا۔ وہ اپنا فون لینا چاہتا تھا۔ یا اس کو ٹھیک کروانا تھا۔ اسی لیے وہ شہر کا رخ کرتے ہوئے شہر کی جانب چلا گیا۔

- شہر گاؤں سے کافی دور تھا تو اس لیے کافی ٹائم لگ گیا تھا انہیں شہر تک پہنچنے میں۔ فون دکھایا تو دکان والے نے کہہ دیا کہ ٹھیک ہو جائے گا، مگر اس میں چار سے پانچ گھنٹے لگیں گے۔

- شاہ میر اتنی دیر تو ویٹ نہیں کر سکتا تھا اس نے فون ٹھیک کرنے کے لیے دے دیا۔ مگر ساتھ ہی ساتھ لگے ہاتھ اپنی سمس نکال کر پاس ہی ایک بڑی شاپ تھی۔ جہاں سے اس نے ایک فون خریدا اور اس میں اپنی سم ایکٹو کر کے واپس گاؤں کی طرف روانہ ہو گیا تھا۔۔۔۔

oooooooo

- سر آپ کے لیے کچھ منگواؤں کانسٹیبل علی نے شاہ میر کے ساتھ آفس میں آتے ہی پوچھا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- ہاں یار میرے لیے اچھی سی چائے منگواؤ۔ آج تو خواہ مخواہ اس آدمی نے سر کا درد بنادیا۔ فضول میں اتنا لمبا سفر طے کر کے ہمیں شہر جانا پڑا۔۔۔

- اپنا سر کرسی سے ٹکاتے ہوئے شاہ میر نے آنکھیں بند کر لی۔ کانسٹیبل فورن سے شاہ میر کے لیے چائے لینے جا چکا تھا۔

- دیکھو ذرا میر کی جان کیا کر رہی ہے اس نے جیب سے فون نکالا تھا۔ جو وہ ابھی ابھی نیا خرید کے لایا تھا۔ نمبر ڈائل کرنے سے پہلے شاہ میر نے ہمیشہ کی طرح مرہا کی لوکیشن چیک کی تھی۔ مگر وہ پریشان سا ہو کر فون پر کچھ چیک کرنے لگا تھا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- چہرے پر پریشانی تھی واضح نظر آنے لگی۔ کیونکہ مرہا کی لوکیشن ٹریس نہیں ہو رہی تھی۔ سیٹنگ وغیرہ چیک کی اسے لگا شاید نیا فون ہے تو کوئی پر اہلم نہ ہوگی۔۔۔

مگر کوئی پر اہلم نہیں تھی مرہا کی لوکیشن

آہی نہیں رہی تھی۔ جلدی سے میر ہا کا نمبر ڈائل کیا تو نمبر آف جا رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ میر کا دل بند ہونے لگا تھا دونوں ہی اشارے اچھی جانب نہیں جا رہے تھے شاہ میر کا دل تو پہلے ہی کتنی دنوں سے مرہا کی جانب سے ڈراڈرا سا تھا، ایسے میں فون بند ہونا لوکیشن کا پتہ نہ چلنا شاہ میر کو کسی خطرے کی گھڑی لگا مگر وہ اپنے خیالات کو جھٹکتے ہوئے بار بار نمبر ڈائل کر رہا تھا۔ مگر ہر پاؤر آف کی ریکارڈنگ سن کر وہ مزید پریشان ہوا۔ اپ۔ے سر کو تھام کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

- اب نمبر اس نے اپنی ماما کا ملا یا تھا کیونکہ رات کو مرہا وہیں پر تھی۔ اور وہ جانتا تھا کہ رومان شاہ اور میرب اس وقت ترکی جا چکے ہوں گے۔ کیونکہ کل انہوں نے کہہ دیا تھا کہ وہ آج رات چلے جائیں گے۔۔۔

Kitab Nagri

- کچھ دیر بعد شاہ میر کی ماما نے فون اٹھا لیا تھا۔۔۔ ماما مرہا کہاں ہے؟؟

- سلام کے بعد پہلا سوال شاہ میر نے یہی کیا تھا۔ پتہ نہیں بیٹا شاید اپنے کمرے میں ہی ہوگی۔ ہم لوگ رات کو ایک شادی اٹینڈ کرنے گئے تھے اور میں ہم لوگ کافی لیٹ آئے۔ میری مرہا سے ملاقات نہیں ہوئی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اس کی ماما شاید لیٹ آنے کی وجہ سے ابھی تک سو رہی تھی۔ ماما پلیرا اگر آپ کو زحمت نہ ہو تو آپ جا کر میری مرہا سے بات کروادیں۔۔۔۔

- اس کا فون آف جا رہا ہے۔ بہت کوشش کی تھی شاہ میر نے اپنی گھبراہٹ کو چھپانے کی۔ مگر پھر بھی نہیں چھپا سکا۔۔۔۔

- شاہ میر بیٹا کیا بات ہے اتنا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں ابھی بات کروادیتی ہوں، ہو سکتا ہے فون کی چار جنگ ختم ہو گئی ہو اور وہ لگانا بھول گئی ہو۔۔۔۔

- وہ جلدی سے اپنے روم سے نکلی تھی اور کچھ ہی دیر میں مرہا کے روم تک پہنچ گئی۔۔۔ دروازہ کھٹکھٹایا مگر دروازہ نہ کھولا گیا، نہ ہی اندر سے کسی نے آواز دی تھی۔۔۔۔

- پریشان تو شاہ میر کی ماں بھی ہو گئی دروازے کا ہینڈل گھمایا تو دروازہ آسانی سے کھل گیا تھا۔ کیونکہ دروازہ لوگ نہیں تھا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اس کی ماما گھبرائی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی اور نظریں دوڑانے پر میرا اسے کہیں نظر نہیں آئی تھی۔۔

- واش روم کا دروازہ کھول کر دیکھا وہاں پر بھی نہیں تھی۔۔

- ماما متہاروم میں نہیں ہے۔۔ وہ گھبراہٹ سے چلاتا ہوا بولا تھا۔۔ بیٹا پریشان نہیں ہو کمرے میں نہیں ہے تو گھر میں ہوگی میں ابھی دیکھ کر بتاتی ہوں۔۔

- وہ بھی گھبراگئی تھی کچن میں دیکھا نوکروں سے پوچھا کسی کو بھی نہیں پتا تھا کہ مرہا کہاں گئی ہے۔ ماما آپ چوکیدار کے پاس جائیں اور میری اس سے بات کروائیں پلیز۔۔۔ شاہ میر نے کہا تھا

www.kitabnagri.com

- ہاں ہاں بیٹا میں جا رہی ہوں اب تو وہ بھی بہت پریشان ہوگئی تھی کہ آخر مرہا گئی۔۔ اس کا ماما نے جلدی سے گیٹ پر جا کر فون چوکیدار کو دے دیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- کل احمد خان۔۔۔۔۔ جی سر۔۔۔ تمہاری بی بی جی کہاں ہے۔ وہ چیخا تھا۔۔ سربئی بی جی تو اللہ بخش کے ساتھ اپنے بھائی کے گھر گئی تھی تو وہ واپس نہیں آئی۔۔

۔ کیا بکواس کر رہے ہو۔ اس کا بھائی تو یہاں پر ہے ہی نہیں۔ تو وہ اپنے بھائی سے ملنے کیسے جاسکتی ہے۔۔۔ اللہ بخش سے بات کرو اور وہ چیختے ہوئے بولا۔ اپنا ہاتھ زور سے ٹیبل پر اس نے مارا تھا۔۔

۔ شاہ میر بابا اللہ بخش تو ابھی واپس ہی نہیں آیا۔ مجھے تو لگا کہ وہ بی بی جی کے ساتھ وہی رک گیا ہو گا۔۔۔ بی بی جی کو اپنے ساتھ لے کر ہی آئے گا۔۔

۔ جب وہ گئی تو گھبرائی ہوئی تھی یا نارمل تھی۔۔ شاہ میر کی چیختی ہوئی آواز سن کر گل احمد خان کی ٹانگیں کانپ رہی تھی۔

۔ شاہ میر بابا۔ بی بی جی بہت گھبرائی ہوئی تھی جب گئی تھی میں نے پوچھا تھا مگر انہوں نے کچھ بھی نہیں بتایا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- جب تم نے دیکھ لیا تھا کہ وہ گھبرا ئی ہوئی ہے تو پھر بھی تم نے بتانا ضروری نہیں سمجھا تم مجھے یا ماما بابا کو انفارم کر سکتے تھے۔۔

- بی بی جی سو رہی تھی۔ تو میں ان کو کیسے بتاتا۔ اور مجھے نہیں پتہ تھا کہ بی بی جی گھر پر کسی کو بتا کر گئی ہیں یا نہیں۔۔

- مجھے فضول کی دلیل مت دو گل احمد خان۔۔۔۔۔ چوکیدار کی دلیل پر شاہ میر کو مزید غصہ آیا تھا۔۔۔۔۔ کس وقت گئی تھی وہ۔۔۔۔۔ سر یہی تقریباً 11 ساڑھے گیار بجے۔ شاہ میر نے اندازہ لگایا تقریباً یہ وہی ٹائم تھا جب اس کا فون سڑک پر گر کر ٹوٹ گیا تھا۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

- اس کا مطلب کہ فون ٹوٹنا کوئی حادثہ نہیں تھا وہ شخص جان بوجھ کر مجھ سے ٹکرایا تھا۔۔۔ تاکہ میں مرہا کی لوکیشن چیک نہ کر سکوں۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اس کے پولیس والے دماغ نے فوراً سے یہ بات کلک کرتے ہوئے سوچا تھا۔ شاہ میر کا پہلا دھیان خرم کی جانب ہی گیا تھا۔

- فون بند کر کے شاہ میر اپنی جیب ڈالتے ہوئے خرم کی حویلی جا پہنچا مسلسل راستے میں وہ اپنا فون چیک کر رہا تھا کہ شاید مرہا کی لوکیشن آجائے۔۔۔

- شاہ میر کی سانسیں رک رہی تھیں مر رہا کہ بارے میں یہ سوچ سوچ کر کہ اس کے ساتھ کچھ غلط نہ ہو جائے۔۔۔

- جیپ جا کر بڑی سی شاندار حویلی کے سامنے رک گئی تھی۔ شاہ میر بنا اجازت لیے چوکیدار کو دھکا دیتے ہوئے گھر کے اندر داخل ہوا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- سامنے ہی چوہدری بیٹھا ہوا حقہ پیتے ہوئے اپنی بیوی کے ساتھ باتیں کر رہا تھا۔۔۔ حویلی بہت بڑی اور خوبصورت تھی۔ مگر چوہدری صاحب زیادہ تر اسی جگہ پر بیٹھتے درختوں کے سائے تلے گزارتے۔۔۔ درختوں کی سائے میں بیٹھنا چوہدری صاحب کو بہت پسند تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- چوہدری اور اس کی بیوی پر آنے خیالات کے لوگ تھے۔ تو اس لیے زیادہ تر کھلی ہوا میں یاد دھوپ میں ہی بیٹھتے۔۔۔ خیریت تو ہے اے سی پی صاحب اس طرح بنا اجازت میرے گھر میں داخل ہونے کی وجہ پوچھ سکتا ہوں۔۔۔

- چوہدری صاحب شاہ میر کو یوں دھندلاتے ہوئے آتا دیکھ کھڑے ہو گئے تھے۔ ان کی بیوی بھی کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔

- بیٹا کہاں ہے آپ کا۔۔ وہ غصے سے دھاڑتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔۔ سو رہا ہے خیریت تو ہے اب کیا کر دیا میرے بیٹے نے چوہدری صاحب نے سوال کیا تھا۔۔۔

- اپنے بیٹے کو باہر لے کر آؤ اس سے پہلے کہ میں ساری تہذیب بھول کر گھر کے اندر داخل ہو جاؤں۔۔۔ چوہدری صاحب کا جواب دینے دیے بجائے وہ بولا تھا۔۔۔

- کچھ ہی دیر میں خرم کو باہر بلوایا گیا تھا۔ وہ آنکھیں ملتا ہوا باہر آیا شاید وہ گہری نیند میں سو رہا تھا۔ اس کی حالت سے ہی نظر آ رہا تھا کہ وہ سو کر ہی اٹھا ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- خیریت تو ہے اے سی پی اب تو میں نے کچھ کیا بھی نہیں پھر بھی آگئے ہو میرے گھر پر منہ اٹھا کر۔۔
وہ باہر آتے ہی بولا تھا۔۔۔

- بکو اس بند کر اور مجھے بتا میری بیوی کہاں ہے۔۔ اس کا گریبان پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے بولا تھا۔۔

- حد میں رہ اے سی پی بیوی تیری تو تجھے پتہ ہونا چاہیے۔۔۔ عجیب پاگل آدمی ہے اپنی بیوی کا مجھ سے
پوچھنے آیا ہے، وہ اپنا گریبان چھڑاتے ہوئے غلط الزام پر چلایا تھا۔۔۔

- زبان بند رکھ صرف جتنا پوچھا ہے۔ اس کا جواب دے۔۔۔

- اگر اس بار تو اس کیس میں ملوث ہوا تو میں تجھے اپنے ہاتھوں سے شوٹ کروں گا۔ اب تجھے سزا نہیں
ملے گی۔ سیدھا تجھے گولی مار کر تیرا کام تمام کروں گا۔
- اس کے منہ پر تھپڑ مارتے ہوئے اے سی پی نے کہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- خرم بھی دھاڑتے ہوئے اس کے گریبان کو پکڑنے ہی لگا تھا کہ بیچ میں چوہدری نے آکر بیچ بچاؤ کر دیا

--

- خرم کو آگ لگ گئی تھی اے سی پی کے یوں تھپڑ مارنے پر، جبکہ اس وقت اس کا کوئی قصور نہیں

تھا۔۔۔

- اے سی پی صاحب آرام سے بات کریں۔ اگر کیس اس پر ثابت ہوا تو اس بار اس کی میں جان اپنے ہاتھوں سے لوں گا۔۔۔

- یہ بہت غلط کاموں میں ملوث ہے پر اے سی پی صاحب میں ایک بات کی آپ کو تسلی دے سکتا ہوں کہ اس نے آپ کی عزت پر ہاتھ نہیں ڈالا۔۔۔

www.kitabnagri.com

- مانتا ہوں کہ یہ کھوتے کا پتر سیدھے کام نہیں کرتا۔ مگر یہ کسی کی دھمی بہن کی عزت اس طرح نہیں رولے گا۔ اتنا میرے کو یقین ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- بس کریں چوہدری صاحب بس کریں اس سے پہلے جب اس نے حرکت کی تھی۔۔۔ اسی وقت مجھے اس کو شوٹ کر دینا چاہیے تھا۔۔۔ پتہ نہیں میں نے کیسے خود کو روکا اور گاؤں والوں کی زمینوں کے مطالبے پر تم لوگوں سے صلح صفائی کر لی۔۔۔

- اور اب آپ کہہ رہے ہیں کہ یہ کسی کی بہو بیٹی کی عزت کے ساتھ نہیں کھیل سکتا۔۔۔ شاہ میر کا غصہ کسی صورت کم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

- مگر فی الحال اس کے پاس کوئی ثبوت بھی تو نہیں تھا۔ جس کی بنا پر وہ خرم کو پکڑ کر لے جاتا۔۔۔

- خرم کو چوہدری صاحب نے زبردستی اندر بھیج دیا تھا اور خود انہوں نے اے سی پی سے بات کرنی شروع کی تھی۔ اے سی پی صاحب میں اپنے بیٹے کو جانتا ہوں میں آپ کو اس بات کا یقین دلا سکتا ہوں کہ اس بار اس کا کوئی گناہ نہیں ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اور دھیان سے دیکھیں ہو سکتا ہے ہم دونوں کی دشمنی میں کوئی تیسرا فائدہ اٹھا رہا ہو۔۔ بے فکر رہیں
اگر اس بار خرم کی غلطی نکلی تو آپ کی عزت پر اس نے ہاتھ ڈالا تو میں اس کو اپنے ہاتھوں سے سزا دوں
گا۔۔۔ یہ وعدہ ہے میرا۔۔

- زبان دے رہا ہوں پلٹوں گا نہیں اے سی پی دانت پیستے ہوئے وہاں سے واپس آ گیا تھا۔۔۔ اسے کچھ
سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کیا کرے بار بار مرہا کی لوکیشن ٹریس کر رہا تھا۔۔ بار بار نمبر ملا رہا تھا جو کہ بند
تھا۔۔ گھر پر فون کرنے پر بھی یہی پتہ چل رہا تھا کہ وہ واپس نہیں آئی۔۔

- نہ وہ آئی ہے نہ ڈرائیور آیا تھا۔ رومان شاہ کے گھر سے بھی پتہ کروایا مرہا وہاں پہنچی ہی نہیں تھی
- مرہا۔۔۔۔ وہ چلایا تھا۔ تمہیں منع کیا تھا کہ اس طرح مت جانا کہیں بن۔ کیوں نہیں تم نے میری
بات مانی۔۔۔ کتنی تاکید کر کے آیا تھا وہ غصے سے دیوار کے پاس کھڑا ہوا اپنے آفس میں مکے مار مار کر
اپنا غصہ ضبط کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

- وہ سوچ رہا تھا کہ یہ حرکت کس کی ہے میرہا کہاں گئی ہوگی۔ مرہا کی معصومیت سے ہمیشہ شاہ میر کو ڈر
لگتا تھا۔ آج وہی ڈر حقیقت بن کر اس کے سامنے آن کھڑا ہوا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اس کے فون کی بیل بج رہی تھی جس نے اسے ہوش کی دنیا میں واپس لایا۔۔

- ہائے اے سی پی سناؤ کیسے ہوا ایک نیو نمبر سے کال آئی تھی۔۔ فون اٹھاتے ہی لہجہ بہت عجیب سا تھا

--

- کون کون بول رہا ہے؟؟

- کون بول رہا ہوں اس کو چھوڑو کیا بول رہا ہوں یہ بات غور سے سنو۔۔

Kitab Nagri

- بہت خوبصورت ہے تیری بیوی !!! www.kitabnagri.com

ایک کون ہے تو!!!! پوری بات سننے سے پہلے ہی چلایا تھا۔

وہ مرہا کا نام سنتے ہی آگ بگولا ہو گیا۔

Posted On Kitab Nagri

- اے سی پی ٹھنڈ رکھ ٹھنڈ اور میری بات غور سے سنو میں نے تو صرف صرف تیری بیوی کی تعریف کے لیے فون کیا ہے۔ بہت خوبصورت ہے تیری بیوی اففف قیامت لگ رہی ہے قیامت۔۔۔

- اور جو اس نے ہائے اپنی قمیض کے نیچے بلیک پہنا ہے ہائے ہائے ہائے گورے بدن پر چمک رہا ہے۔۔۔۔

- شاہ میر کے گلے میں تھوک گلی سی بن کر اٹک گئی تھی۔ غصے سے دماغ کی نسیں پھٹنے والی ہو رہی تھی۔۔۔ وہ اتنے گندے الفاظوں سے اس کی بیوی کے بارے میں بات کر رہا تھا۔۔۔

- شاہ میر کا دل کر رہا تھا اگر وہ شخص سامنے ہو تو اس کو ابھی کے ابھی شوٹ کر کے اس کی جان لے لے۔ مگر وہ مجبور تھا اسے یہ تک تو نہیں پتہ تھا۔ یہ کال کہاں سے آرہی ہے۔۔۔

- دیکھو تم جو بھی ہو اگر تمہاری دشمنی مجھ سے ہے تو پلیز میری بیوی کو کوئی نقصان مت پہنچانا تم اپنی دشمنی مجھ سے پوری کرو۔۔۔ تم جو کہو گے میں وہ کر دوں گا مگر پلیز میری بیوی سے دور رہنا پہلی بار شاہ میر اپنے کسی دشمن کے سامنے سر خم کیے ہوئے ہے بول رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اے سی پی اتنا کہنا چاہتا ہوں اگر بچا سکتے ہو تو بچا لو اپنی بیوی کو۔ مدہوش سا ہو رہا ہوں میں اسے دیکھ کر
اگر تیرے آنے سے پہلے کچھ کر بیٹھوں تو پھر گنہگار مت سمجھنا مجھے۔ اتنی خوبصورت چیز اگر سامنے ہو
تو کون کمبخت خود کو سنبھال سکتا ہے۔۔۔

اووووووووے۔۔۔۔۔ اگر اسے ہاتھ بھی لگایا تو تمہاری جان لے لوں گاتے تو جو کوئی بھی ہے۔ تو
چاہے پتال میں بھی چھپ لے میں تجھے ڈھونڈ نکالوں گا۔۔

- اگر اپنی زندگی چاہتا ہے تو میری بیوی سے دور رہنا۔ بہت معصوم ہے وہ۔ اگر تیری مجھ سے کوئی
دشمنی ہے تو اس میں اس کا کوئی قصور نہیں ہے۔۔

- شاہ میر جانتا تھا یہ جو بھی شخص ہے وہ اسے بہت اچھی طرح سے جانتا ہے۔ مگر یہ کون تھا شاہ میر اس
بات سے بالکل ناواقف تھا۔ ہزاروں لوگوں کو سزائے دیتے ہوئے بہت سی دشمنیاں تھیں۔۔

- اب یہ کون تھا دشمن تھا جو اس کے دل اور عزت پر وار کر رہا تھا شاہ میر پاگل سی کیفیت لیے کھڑا
تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- ہا ہا ہا ہا۔۔۔۔ ایک بات تو ماننی پڑے گی قسمت بہت تیز ہے اس لڑکی کی بھائی بھی جان چھڑکتا ہے۔۔۔ اور شوہر بھی جان چھڑکتا ہے۔۔۔ اس پر جان تو میں بھی چھڑکتا ہوں۔۔۔ ہزاروں جسم کی خوشبو اپنے اندر بسائی، ہزاروں کو اپنے بستر تک لے کر آیا ہزاروں کے وجود کو نوچا مگر قسم سے جو مزہ تیری بیوی میں ہے وہ مجھے کہیں نہیں ملا۔۔۔

- کتے کی اولاد گندگی سے پلے ہوئے شخص میں تیری جان لے لوں گا۔ اگر میری بیوی کے بارے میں بکواس کی تو تمہارے اتنے ٹکڑے کروں گا کہ تیری سات پشتے بھی گنتی رہے تو گن نہ سکے گی۔۔۔



- شاہ میر دماغ غصے سے بھٹا جا رہا تھا اس کی گندے الفاظ سن کر۔۔۔

www.kitabnagri.com

- پہلے ڈھونڈ کر تو دکھا دھمکیاں بعد میں دے لینا۔۔۔ میں ذرا اس کی جسم کی خوشبو سونگ لوں۔۔۔ باقی کا کام تمہاری دوسری کال کے بات کروں گا۔۔۔ بہت اچھا لگ رہا ہے اے سی پی تجھے اس طرح تڑپتے ہوئے دیکھ۔۔۔۔ بہت سارے حساب کتاب تھے۔۔۔ چلو ایک ہی بار میں میں نیٹا رہا

Posted On Kitab Nagri

ہوں۔۔۔ اتنا ٹپ مت تجھ سے پہلے کی نظر رکھی تھی میں نے اس پر۔۔۔ وہ کہتے ہوئے فون بند کر چکا تھا۔۔۔

۔ جبکہ شاہ میر پل پل مر رہا تھا۔ اس کی جان نکل رہی تھی سانسیں رک رہی تھی دل درد سے بند ہو رہا تھا۔۔ شاہ میر کو ہر لمحہ موت سے زیادہ بدتر لگ رہا تھا۔۔۔ اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کہاں سے شروعات کرے ہزاروں بڑے بڑے کیس نیٹانے والا اے سی پی شاہ میر ملک آج اس کا دماغ کام کرنا بند کر چکا تھا۔۔۔

۔ مسئلہ اتنا نازک تھا کہ وہ کسی کو بتا نہیں سکتا تھا اسے نہیں گوارا تھا کہ کوئی اس کی بیوی کے بارے میں یہ سب جانے۔۔۔ اسے آج اپنی ساری پاور فضول لگ رہی تھی۔۔۔

www.kitabnagri.com

۔ اے اللہ اس کی حفاظت کرنا اس کو اپنے حفظ و ایمان میں رکھنا۔ اے اللہ تیرا یہ بے بس بندہ تیرے آگے سجدہ ریز ہے۔ تیرے عظمتوں کے آگے میرے حقیر سے بندے کی کوئی اوقات نہیں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

۔ اے اللہ اس کی عزت کو اپنے اپنے حفظ و ایمان میں رکھنا۔ اللہ درندہ صفت شخص سے بچا لینا اس کو
۔۔ اے اللہ وہ بہت معصوم ہے۔۔ اے میرے رب تو جانتا ہے کہ میں اس لڑکی کو اپنی سانسوں سے
زیادہ پیار کرتا ہوں۔۔۔ اسے کچھ ہوا تو میں مر جاؤں گا۔۔۔۔۔۔۔ اے اللہ مجھے راستہ دکھا میں کیا
کروں۔ میری سوچیں سمجھنے کی صلاحیت ختم ہو چکی ہے۔۔۔

۔ میرے رب آج اپنی رحمت کے دروازے کھول دے مجھ پر۔۔۔ کوئی اشارہ دے میں ڈھونڈ سکوں
اپنی بیوی کو۔۔۔ جب کچھ سمجھ نہیں آیا تو وہ بے بس ہو کر وضو کرتے ہوئے اپنے آفس میں ہی جائے
نماز بچھا کر عصر کی نماز ادا کرتے ہوئے سجدہ ریز تھا۔۔۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ آنکھیں ملتی ہوئی ہوش میں آئی تھی۔ میں کہاں ہوں یہ کون سی جگہ ہے وہ سوچ رہی تھی۔ کہ اسے سب کچھ فلش بیک میں یاد آنے لگا تھا۔ کیسے اسے ایک انجان نمبر سے فون آیا تھا کہ اس کے بھائی کارومان شاہ کار ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔ اس کی حالت بہت سیریس ہے اس فون کرنے والے شخص نے یہ بھی بولا تھا۔ اس نے روتے ہوئے میر کو فون کیا تھا مگر اس کا بھی فون بند جا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- پھر وہ گھر میں کسی کو بتائے بنا گھبرا کر اپنی چادر سر پہ لپیٹتے ہوئے اللہ بخش ڈرائیور کے ساتھ گھر سے نکلی تھی۔ بنا کسی کو انفارم کیے۔

- بی بی جی ہم نے کہاں جانا ہے اللہ بخش ڈرائیور نے مرہا کا گھبرا یا ہوا چہرہ دیکھ کر پوچھا تھا مرہا نے اسی ہاسپٹل میں جانے کو کہا تھا جو انجان نمبر سے آنے والی کال سے اسے بتایا گیا۔

- اسے یاد تھا کہ وہ گھر سے کچھ ہی دور تھے جب ان کے پیچھے دو گاڑیاں لگی ہوئی تھیں۔ ڈرائیور بہت گھبرا یا ہوا تھا اس نے بتایا تھا کہ بی بی جی ہمیں کوئی ٹریک کر رہا ہے۔

- اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے وہ گاڑیاں بالکل دونوں طرف سے ان کی گاڑی کو کور کیے ہوئے تھیں۔ بائی پاس سے ایک ویران سائیڈ پر جانے پر مجبور کر رہی تھیں۔

- ویسے بھی جس ہاسپٹل کا نام بتایا گیا تھا وہ شہر سے دور تھا اس سائیڈ پر ٹریفک بھی بہت کم تھی۔ مرہا کو آخری وقت یاد تھا کہ جب وہ ہاتھ جوڑے ہوئے ڈری ہوئی سیٹ پر بیٹھی۔ اللہ سے دعا کر رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

- اسے وہ بھی یاد آگیا تھا جب ڈرائیور کو گولی مار کر مار دیا گیا تھا۔ اس کے بعد کامرہا کو کچھ یاد نہیں کیونکہ وہ شاید بے ہوش ہو گئی تھی۔ اور اب اس کی آنکھ کھلی تو اس نے خود کو ایک نیم روشنی والے بند کمرے میں پایا، جو کہ شاید کوئی بیس منٹ تھی۔۔۔

- ڈر سے اس کا دل دھک دھک کر رہا تھا خاموشی کی وجہ سے اپنے دل کی آواز وہ اپنے کانوں میں صاف سن سکتی تھی۔

- پسینے سے ہاتھ اور چہرہ بھیگا ہوا تھا خوف اتنا تھا کہ وہ اپنی جگہ پر ساکت بیٹھی کانپ رہی تھی۔ کمرے میں اس وقت کوئی بھی موجود نہیں تھا۔ اس نے اٹھ کر دروازہ کھولنا چاہا تھا۔ مگر اسے کہیں کوئی دروازہ نظر ہی نہیں آرہا تھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

- میر آپ کہاں ہیں مجھے بچالے مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔ وہ رو رہی تھی کانپتے ہوئے اپنے میر کو یاد کر رہی تھی۔ اور خود کو کوس رہی تھی کیوں وہ گھر سے اس طرح نکلی اسے میر کی جانے سے پہلے نصیحتیں یاد آرہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- کیسے وہ بار بار اسے اپنا خیال کرنے کے لیے کہہ رہا تھا۔ کیسے وہ اسے جانے پہلے پاگلوں کی طرح پیار کر رہا تھا۔ کیا میں اب کبھی میرے نہیں مل سکوں گی۔۔۔

- کیا میں ہمیشہ کے لیے اپنے میر سے الگ ہو گئی ہوں۔ کون لے کر آیا ہے مجھے یہاں پر وہ روتے ہوئے اپنے دماغ میں سوالوں کا بھونچال لیے ہوئے تھی کہ اس سے کچھ قدموں کی آتی ہوئی آواز سنائی دی تھی۔۔۔

- وہ اپنی جگہ پر گھٹنوں میں سر دیے ہوئے بیٹھی ہوئی کانپ رہی تھی۔ اس میں ہمت ہی نہیں تھی کہ وہ اٹھ کر خود کے بچاؤ کے لیے کچھ کرتی۔

www.kitabnagri.com

- وہ ایسی ہی تھی بے حد کمزور ڈری ہوئی۔ اس لیے میر اس کے لیے اتنا خوف زدہ تھا۔۔۔ آنے والا شخص بھاری قدموں کے ساتھ چلتے ہوئے اس کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اس کے پیروں کو میر ہا بخوبی دیکھ رہی تھی اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ نظریں اٹھا کر اس چہرے کی جانب دیکھتی اس کا وجود کانپ رہا تھا۔

- ہائے رے تم تو جوان ہو کر قیامت کی حد تک خوبصورت نکلی۔ مجھے تو تیرا بچپن کا وجود نہیں بھولا تھا۔
- اب تو تم نشے کی پڑیا ہو پڑیا۔ اس کے الفاظوں پر مرہانے اپنی آنسوؤں سے بھاری پلکوں کو مشکل اٹھایا تھا۔

- تم۔۔۔ اس شخص کا چہرہ دیکھ کر خوف کے مارے مر جانا چاہتی تھی۔ یہ وہی چہرہ تھا جس کی وجہ سے کئی راتیں مرہانے اپنی آنکھوں میں روتے ہوئے گزاری تھی۔

- یہ وہی مانوس شخص تھا جو ایک چھوٹی سی معصوم بچی کے وجود کو اپنی حوس کا نشانہ بنا کر اسے کئی راتوں ذلت دیتا رہا تھا۔

- یہ وہی شخص تھا جس کی وجہ سے میر ہا خود کو اتنے سال ناپاک سمجھ کر خود سے نفرت کرتی رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- ہاں میری جان میں --- یاد ہوں میں تمہیں --- وہ نیچے بیٹھ کر اپنے ناپاک ہاتھوں سے اس گال پر رکھ کر سہلاتے ہوئے گندی نظریں اس کے سر اُپے پر مرکوز کیے ہوئے تھا۔

- میں نے تجھے کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا۔ تیرے جسم کی خوشبو آج تک نہیں بھولا میں۔۔ اس کے نزدیک ہوتے ہوئے اس کے جسم کی خوشبو کو سونگتے ہوئے آنکھیں بند کر کے وہ اندر کو سانس لے رہا تھا۔۔

- ہاتھ مت لگانا مجھے وہ روتے ہوئے ہمت کر کے اس کے ہاتھ کو جھٹک کر پیچھے کرتے ہوئے بولی تھی۔۔۔ واہ تمہارے منہ میں تو زبان آگئی۔۔۔ شیرنی بن گئی ہو تم۔۔۔ پہلے تو تیرے بھائی نے تیرے ارد گرد اتنا سخت کورج بنا رکھا تھا کہ میں جاہا کر بھی اتنے سالوں تک نہیں توڑ سکا۔۔۔

www.kitabnagri.com

- آخر تو میں نے تجھے پانے کی چاہ ہی ختم کر دی تھی۔۔۔ میں نے شادی کر لی بچے پیدا کر لیے مگر پھر بھی تو میرے حواسوں پر سوار رہی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- جب بھی بیڈ پر جاتا مجھے ہمیشہ تیری یاد ستاتی تھی۔ ہائے کیا نشا ہے تیرے وجود میں تیرے چھوٹے سے جسم اتنا نشہ تھا۔ اب تو کتنی رسیلی ہو گئی ہے۔ چکنا چڑے گا۔۔۔

- وہ اس کے بارے میں اتنی گندی باتیں کر رہا تھا کہ میرا ہا کا مر جانے کو دل کر رہا تھا۔۔۔ پوچھو گی نہیں اتنے سالوں بعد میں نے تمہیں ڈھونڈا کیسے ہائے۔۔۔

- بد قسمتی سے تیرا شوہر میرا بہت قریبی دوست ہے نام کا۔۔۔ ویسے تو وہ ہر جگہ سچائی کی مورت بن کر مجھے نقصان ہی دیتا ہے۔۔۔

- بہت حساب کتاب تھے تیرے شوہر کے ساتھ آج ایک ہی جھٹکے میں دیکھو پورے ہو جائیں گے۔۔۔ انگلی اس کی گردن پر رکھتے ہوئے لکیر کھینچتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔

- شراب کی بو اس کے منہ سے اٹھ کر مرہا کے ناک سے ٹکرا رہی تھی۔ مرہا کا سانس لینا تک دشوار ہو رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اس دن جب تجھے میں نے تیری شادی کے دن دلہن بنے دیکھا اس دن سے تو میں پاگل ہو گیا تھا
- میرا دل کرتا تھا کہ تو میرے پاس ہو۔۔۔ تجھے بے لباس دیکھنے کا اتنے سالوں سے میرا دل کر رہا
تھا۔۔۔

- اس دن تم نے مجھے دیکھا تھا۔۔ دیکھا تھا نا وہ جاہلوں کی طرح ہنستے ہوئے بولا۔۔۔ پھر تم مجھے دیکھ کر
بے ہوش ہو گئی تھی پھر وہ تیرا بھائی اور تیرا عاشق شوہر تجھے ہاسپٹل لے گئے تھے۔۔۔

- ایک بار پھر منصوبہ ناکام رہا تھا تجھے دیکھنے کا۔۔ اس دن سے میں نے تیرا پیچھا کرنا شروع کر رکھا تھا
۔۔ بہت محنت کی اور جب مجھے پتہ چلا کہ گاؤں میں تیرے شوہر کی دشمنی خرم چوہدری سے چل رہی
ہے تو مجھے لگا کہ اب تو راستہ صاف ہے۔۔۔
- اب میں اگر تجھے اپنی رکھیل بنالوں گا تو تیرا شوہر چاہ کر بھی تجھے نہیں ڈھونڈ سکے گا۔ اس کا شک تو
سیدھا اسی خرم پر جائے گا۔ جو صرف بے وقوفیاں کر سکتا ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اس میں اتنی تپ نہیں کہ وہ ایسے خوبصورت بدن کا رس چوس سکے۔۔ اس شخص کے الفاظ اور نظریں اتنے گندی۔ مرہاسے سنے نہیں جا رہیں تھے۔۔۔

- میرے شوہر مجھے ڈھونڈ لیں گے تمہیں پتہ نہیں ہے ان کی پاور کا۔۔ وہ اتنے سارے گندے الفاظ سنتے ہوئے ہمت کر کے بولی تھی۔۔

- ہا ہا ہا۔۔ کیسے ڈھونڈیں گے ہر راستہ تمہیں بند کر چکا ہوں اگر تم اس خوش فہمی میں مبتلا ہو کہ وہ تمہیں ٹریس کر لے گا تو نہیں کر سکے گا۔۔۔

- کیونکہ اپنے ہاتھ کو غور سے دیکھو۔ مرہانے اپنے ہاتھ کی جانب دیکھا تھا۔ اس کا پریس بریسٹ غائب تھا۔ جسے کو میر اپنے موبائل سے ہمیشہ اٹیچ رکھتا تھا تاکہ میر ہاکی لوکیشن ہر وقت اسے پتہ ہوتی۔۔۔

- اس کا فون اپنے آدمیوں سے کہہ کر سمندر میں پھینکوا چکا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- کوئی راستہ نہیں تھا میر کا اس تک پہنچنے کا وہ اسے ہنس ہنس کر ذلیل کرتے ہوئے بتا رہا تھا۔ وہ رو رہی تھی اور صرف اپنے رب سے دعا کر رہی تھی۔ کہ اللہ اس درندے سے اس کی حفاظت کریں۔۔۔

- چل کیا یاد کرے گی۔ تیرے میر سے تیری بات کروادیتا ہوں آخری بار۔۔ میں بھی تو تجھے تڑپتا ہوا دیکھنا چاہتا ہوں۔۔ اتنے سال تیرے جسم کی بھوک میں میں بھی تو تڑپا رہا ہوں۔۔۔

- اس نے نمبر ڈائل کیا تھا اور مائک کھول کر فون اس کے آگے کر دیا۔ جیسے ہی شامیر کی آواز مرہا کے کانوں میں آئی میر ہانے تڑپ کر فون پکڑ لیا۔۔۔



- میر۔۔۔ میر۔۔۔ پلیز مجھے بچالیں!!
- وہ روتی ہوئی میر کا نام پکار رہی تھی میری جان تم کہاں ہو۔ پلیز مجھے گلو دو تم کہاں ہو۔ مجھے نہیں پتہ میں کہاں ہوں۔۔۔ یہ کوئی بند جگہ ہے۔۔ شاید کوئی بیسمنٹ ہے وہ ارد گرد دیکھتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میری یہ وہی شخص ---- اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی وہ ہاتھ پہ پکڑی ہوئی ٹیپ اس کے منہ پر لگا چکا تھا۔۔۔۔۔ پوکٹ سے رسی نکال کر اس کے دونوں ہاتھوں کو باندھ دیا۔۔۔۔۔ فون نیچے گر چکا تھا شاہ میر کی مائک سے آواز سن کر میر ہاڑپ رہی تھی۔۔۔ وہ مرہا مرہا پکار رہا تھا۔۔۔ اس کا منہ تو وہ گھٹیا شخص ٹیپ لگا کر بند کر چکا تھا وہ کیسے جواب دیتی۔۔۔

- واپس فون اٹھا کر کان کو لگا لیا۔ اس کو بے باک نظروں سے دیکھ کر شیطانی مسکراہٹ ہنسا تھا۔۔۔

- اے سی پی ہو گئی اپنی بیوی سے آخری بار بات۔۔۔ آج کے بعد اسے بھول جانا۔ آج کے بعد تم اس کی آواز کو بھول جانا۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

- ویسے بھی تو اتنا خوبصورت ہے شادی کر لینا۔ میرا مشورہ ہے اس کو چھوڑ دے میرے لیے۔۔۔ اس کے جسم کی خوشبو نے مجھے پاگل کر رکھا ہے۔ وہ کہتے ہوئے فون بند کر چکا تھا۔۔۔۔۔

oooooooooooo

Posted On Kitab Nagri

- ہیلو۔۔۔ ہیلو۔۔ شاہ میر کے منہ پر ہی وہ کمینہ انسان فون بند کر چکا تھا۔۔۔ شاہ میر تو جیسے اپ۔۔ے
حوش حواس سے بیگانہ ہو گیا تھا۔۔۔ اس کا دل کر رہا تھا کہ وہ اس ساری دنیا کو آگ لگا دے۔۔۔ مرہا خود
کو بچا لینا ورنہ تمہارا میر جیتے جی ہی مر جائے گا۔۔۔

- اے مجھے کوئی راستہ دیکھا دے۔ مجھے نہیں پتہ کہ کون ہیں میرا دشمن۔ میرے رب میری بیوی میری
عزت کی حفاظت کرنا۔۔۔

- خرم کے بارے میں وہ سب پتہ لگا چکا تھا۔۔۔ شاہ میر کے مقبرے نے بتایا تھا کہ خرم پچھلے دو مہینوں سے
گاؤں سے باہر نہیں گیا۔۔۔

- اب شاہ میر کو پتہ تھا کہ اس کا دشمن کوئی اور ہے۔۔۔ خرم نہیں۔۔۔۔
مگر کون یہی بات اسے سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔۔

- وہ کراچی جانے کی تیاری کر رہا تھا، اسے کچھ پتہ نہیں تھا کہ مرہا ہے اور وہ اسے کیسے ڈھونڈیں
گا۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

oooooooooooo

- مجھے ہاتھ مت لگاؤ کتے۔۔۔ وہ اپنا چہرہ ادھر ادھر کرتے ہوئے اس کے غلیظ ہاتھوں سے خود کو بچا رہی
تھی۔۔۔ جب اس گھٹیا شخص نے معصوم سی مرہا کی روح کو چھلنی کیا تھا۔ اس وقت اس شخص کی عمر تقریباً
26 سال تھی۔۔۔ اور مرہا آٹھ سال کی معصوم سی بچی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس وقت اس شخص کی عمر 42 تھی۔ اس شخص کی اگر کو بیٹی ہوتی تو مرہاسے بامشکل چار پانچ سال کا فرق ہوتا۔۔۔۔

۔ وہ درندہ صفت انسان اسے اپنی جانب کھینچتے ہوئے اسے درندوں کی طرح نوچ رہا تھا۔۔۔ آج کے اندر بچپن والا ڈر اُجاگر ہو گیا تھا۔۔۔ ہائے تیرا حسن شراب ہے تو۔۔ اس کے گلے سے دوپٹہ اتار کر دور پھینک دیا۔۔۔ وہ کانپتے ہوئے سسکیوں سے رو رہی تھی۔۔۔ مرہا کا دل اپنے میر کو پکار رہا تھا۔۔۔۔

۔ وہ درندگی بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے اس کی شرٹ کو اس کے وجود پر سے ہٹانا چاہتا تھا۔۔۔ مگر اللہ نے اس کی حفاظت کی۔۔۔۔ اسی وقت اس کا بجنے لگا تھا۔۔۔ وہ ناگواری سے جیب سے فون نکالتے فون کان پر لگتے ہوئے ایک دم سو فٹ لہجے سے بات کرنے لگا۔ مگر کچھ ہی دیر میں اس کے چہرے کے زاویے بدلنے لگے تھے۔۔۔۔

۔ کیا بکو اس کر رہے ہو۔ اپنے کپڑے درست کرتے ہوئے کھڑا ہو گیا۔۔۔ شائد فون پر کوئی بری خبر اسے سنائی گئی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اگر میرے بیٹے کو کچھ بھی ہوا تو میں تمہاری جان لے لوں گا۔۔ وہ چیختے ہوئے اسے وہی پر اسی حالت میں چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔

- مرہانے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا تھا۔ وہ رو رہی تھی اس کے ہاتھ اور پاؤں وہ باندھ کر گیا تھا وہ جا کر بھی اپنی مدد نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ اس کے منہ پر ٹیپ لگی ہوئی تھی۔ وہ کسی کو مدد کے لیے بھی نہیں پکار سکتی تھی۔۔۔۔۔ کمرے میں روشنی نا ہونے کے برابر تھی۔۔۔ اسے تو اندھیرے سے ویسے ہی بہت زیادہ ڈر لگتا تھا۔۔۔۔۔

- وہ اپنے رب سے روتے ہوئے دعائیں مانگ رہی تھی۔۔۔ وہ اپنے میر کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔ اسے لگتا تھا جیسے ہر بار اس کا میر اسے ہر پریشانی سے بچا لیتا تھا۔

Kitab Nagri

- ہر دکھ کے سامنے وہ ڈھال بن کر کھڑا ہو جاتا تھا۔۔۔ آج بھی اس کا میر آئے گا۔ اور بچالے گا اسے اس درندہ صفت انسان سے۔۔۔ اب مرہا کا یقین کتنا سچ ثابت ہوتا ہے۔ یہ تو آنے والا وقت ہی بتائے گا۔۔۔

oooooooo

- شاہ میر نے سارے سفر میں اپنے پولیس والے دماغ سے سوچتے ہوئے کچھ کلوا کٹھے کیے تھے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- مرہانے کہا تھا کہ شاہ میر یہ وہی شخص ہے۔۔۔ اس سے آگے تو اسے بولنے کی موقع ہی نہیں دیا گیا۔۔۔ اس کا مطلب کہ مرہا مجھے بتانا چاہتی تھی کہ میں اس شخص کو جانتا ہوں۔۔۔ کون ہے جس کے بارے میں وہ مجھے بتانا چاہتی تھی۔۔۔ وہ اپنے ذہن پر زور دیتے ہوئے سوچ رہا تھا۔۔۔

- وہ جو بھی ہے وہ رومان شاہ کو بھی بہت اچھی طرح سے جانتا ہے۔ کیوں کہ اس شخص نے کہا تھا کہ پہلے اس کا بھائی جان چھڑکتا تھا۔ اور اب اس کا شوہر۔۔۔ اس مطلب صاف تھا کہ یہ جو بی تھا صرف شاہ میر کا نہیں وہ رومان شاہ کا بھی دشمن تھا۔۔۔

- اس یہ بھی کہا تھا کہ یہ تو پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت ہو گئی ہے۔ اس کا مطلب وہ مرہا کو بھی پہلے سے جانتا تھا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- اتنے کلو کے بعد بھی وہ نہیں سمجھ پارہا کہ وہ کون ہے۔۔۔
- وہ اپنے گھر گیا اور سب کچھ تفصیل سے پوچھ کر سب یہ ہی بتایا کہ مرہا بالکل ٹھیک۔ اس کہا کہ اس کی دشمنی کی وجہ سے مرہا پر جان لیوا حملہ کیا گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- اس نے یہ بھی بتایا کہ اللہ بخش ڈرائیور کو گولی لگی اور اس کی ڈیوٹی ہو گئی ہے۔۔۔ اسل میں شاہ میر کو آتے ہی خبر مل گئی تھی کہ لائنڈھی والی ویران سی سائٹ پر اس کے ڈرائیور کو کسی نے گولی مار کر ہلاک کر دیا ہے۔۔۔

- شاہ میر نے مرہا کی کڈ نیپنگ والی بات سب سے چلا کی تھی۔۔۔ وہ کیسے اپنی بیوی کی عزت پر حرف آنے دیتا۔۔۔

- بیٹا مرہا ٹھیک تو ہے۔۔۔ اس کی ماں نے اپنے بیٹے کی زرد رنگت کو دیکھ کر سوال کیا تھا۔۔۔۔

- جی ماما وہ بالکل ٹھیک ہے ابھی خطرہ لاحق ہے تو اس لیے میں اسے ابھی گھر نہیں جاسکتا۔۔۔ اور آپ کو مرہا پر ہونے والے اٹیک کے بارے میں کسی سے بھی کچھ نہیں کہو گے وعدہ کرے۔۔۔۔

- ہاں بیٹا۔۔۔ فکر رہو ہم کسی سے کچھ نہیں کہیں گے۔۔۔ اس ماما اور بابا نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- ماما میرا سفر اسلام آباد میں ہو گیا ہے اور کچھ دن میں مرہا کو لے کر انڈر گراؤنڈر ہوں گا۔ آپ لوگ پریشان مت ہونا۔۔۔

- س میری جان اپنا اور مرہا کا بہت خیال رکھنا۔ شاہ میرے ماما ایمو شنل ہو کر روتے ہوئے اپنے بیٹے کے ماتھے پر ممتا سے بھرے ہوئے انداز میں چومتے ہوئے رو رہی تھی۔۔۔۔

- میری پیاما نارونا نہیں ہے سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ آپ نے ہمارے لیے بہت سی دعائیں کرنی ہے۔۔۔۔ وہ اپنی ماں کا تسلی دے رہا تھا۔۔۔۔

- سچ میں تو شاہ میرے دل حالت اس زخمی شیر کے جیسی تھی۔۔۔ ماما اللہ بخش کے گھر والوں کی ہر طرح سے مدد کریں۔۔۔ اس کے بیوی بچوں کو کسی بھی طرح کی کوئی تکلیف نہیں ہونی چاہیے۔۔۔ وہ اللہ بخش کی فیملی کے بارے میں تاکید کرتے ہوئے۔ وہاں سے انجان راستے پر اللہ کی ذات کا آسرا لیے اپنی جان کو تلاش کرنے کے لیے نکل پڑا تھا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- تجھ سے نکھڑے ہیں تو حُسنِ اتفاق تو دیکھ سارے شہر میں جدائی کی وبا پھیل گئی۔۔۔ شاہ میر کو پورے شہر میں ہر طرف ویرانیوں کے ڈیرے نظر آرہے تھے۔۔۔۔

- یہ روشنیوں کا شہر آج اسے اپنی جان کے پاس جانے والا راستہ دیکھانے سے قاصر تھا۔

- میں تصور بھی جدائی کا بھلا کیسے کروں
میں نے قسمت کی لکیروں سے چُرایا ہے تجھے۔۔ اس کی تصویر کو موبائل سکرین پر دیکھتے ہوئے لبوں سے عقیدت سے چومتے ہوئے اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کیے تھے۔۔۔
- وہ اپنے ویران دل کو لیے اپنی جان اپنی زندگی کو پاگلوں کی طرح تلاش کر رہا تھا۔۔۔
- وہ پل پل مر رہا تھا اسے تلاش کرتے ہوئے۔ وہ کہاں تھی۔ اسے کچھ خبر نہ تھی۔۔۔۔ مگر وہ جہاں بھی تھی زندہ تھی۔۔۔۔ کیونکہ اس کا دل دھڑک کر اس بات کے گواہی دے رہا تھا۔ کہ وہ بھی سانس لے رہی ہیں۔۔۔

-۔ انجان راستوں پر اکیلا اسے تلاش کرنے لگا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ سوائے رومان شاہ کے کسی کو بتانے کی ہمت نہیں رکھتا تھا۔ اس ایک وہی شخص تھا جس کے لیے مرہا کے آبرو اتنی ہی عزیز تھی۔ جتنی کے اس اپنے لیے تھی۔۔۔۔

- مگر رومان شاہ اس وقت آؤٹ آف کنٹری تھا۔۔۔ اس کے بزنس میں کوئی بہت بڑی پرابلم تھی۔ جس کے لیے وہ ترکی گیا تھا۔ اس جانے سے پہلے بتایا تھا کہ اس نہیں پتہ کہ کتنے دن اسے وہاں پر لگ سکتے ہیں۔۔۔۔

- اور اب تو شدید سردی اور دھند کی شدت سے فلائٹ اگلے چار سے پانچ دنوں کے لیے بند تھی۔۔۔

- اس نے آج صبح ہی تو نیوز میں دیکھا تھا۔۔۔ اب ایسے میں وہ رومان شاہ کو مرہا کے بارے بتا کر پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔ اسے پتہ چلتا تو فوراً واپس آنے کی کوشش کرتا مگر فلائٹس کے پابندی کی وجہ سے وہ وہی پر تڑپا تارہتا۔۔۔۔

- اس نے رومان شاہ کو بتانے کا بھی ارادہ ترک کر دیا۔۔۔ اور اللہ کو یاد کر کے اکیلا ہی چل پڑا تھا۔۔۔۔۔ اسے ہر حال میں مرہا تک پہنچنا تھا۔۔۔ اگر مرہا کو کچھ ہو گیا تو میں خود کو شوٹ کر لوں گا۔ کیا

Posted On Kitab Nagri

فائدہ ہے شاہ میر تمہاری بہادری کا جب تم اپنی بیوی کو ہی حفاظت نہیں دے سکے اسے خود پر غصہ آ رہا تھا۔۔۔

- میری جان کہاں کچھ تو کلوز چھوڑ دو جس سے میں تم تک پہنچ سکوں۔ اے اللہ مجھے راستہ دکھا دے میں نہیں اس لڑکی کو کھو سکتا۔۔۔ اس کی آبرو کی حفاظت کرنا۔۔۔ تو چاہے تو اس کے بدلے میری جان لے لے مگر اس کی حفاظت کرنا میرے رب۔۔۔ وہ وہ ویران دل کے ساتھ سوچتا ہوا اپنے رب سے دعائیں کر رہا تھا۔۔۔۔۔ پاگلوں کی طرح گاڑی کو سڑکوں پر بھگاتے ہوئے سارے کلو اپنے دماغ میں اکٹھے کیے جا رہا تھا۔۔۔



oooooooooooo

- آآ!!۔۔ وہ د بھی د بھی سسکیاں لے کر رو رہی تھی۔۔ وہ کانپتے ہوئے وجود سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔ وہ آہستہ آہستہ اس کے قریب آتا جا رہا تھا۔۔۔

- مرہا کی ڈر سے جان نکل رہی تھی۔۔ وہ موٹا تازا چوہا اپنی مونچھوں کو ہلاتے ہوئے اس کے قریب آ کر کھڑا ہوا اسے بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- مرہاڈر کر پیچھے کی طرف کھسکنے لگی تھی۔۔۔ اہ اہ اہ اہ!! درد کی شدت سے اس منہ پر ٹیپ ہونے کے باوجود بھی اس کی منہ د بھی د بھی آواز باہر کوئی سن کر غور کرنے لگا۔۔۔

oooooooooooo

"ڈاکٹر میرے بیٹے کو کچھ ہوا تو میں تمہاری جان لے لوں گا۔ سلا ر سائیکل پاگلوں کی طرح ڈاکٹر کے ساتھ چیختے ہوئے اپنی اکلوتے بیٹے کی زندگی بچانے کے لیے لڑ رہا تھا۔۔۔۔۔
اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

- سب لوگ اس شخص کی بے بسی دیکھ رہے تھے۔۔۔ سلار سائیکل کی جان بستی تھی اپنے بچوں میں وہ دنیا کا سب سے گندہ انسان تھا مگر اپنی اولاد کو بہت زیادہ پیار کرتا تھا۔۔۔۔

- اس کے بیٹے کا آج ایک کار ساتھ ہیوی بائیک ٹکرانے سے ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔ سلار سائیکل کے بیٹے احمد سلار سائیکل کو بائیک چلانے کا بہت شوق تھا۔۔۔۔

- اس کی عمر ابھی ایسے شوق پالنے والی نہیں تھی مگر اپنے باپ شہ پر احمد سلار سائیکل اکسربائیک کی ریس لگاتا تھا۔۔۔ آج بھی وہ یہی کر رہا تھا کہ سامنے آنے والی کار کی زد میں آکر وہ بہت بری طرح سے زخمی ہو کر ہاسپٹل میں پہنچ گیا تھا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- سرہمت رکھے اور سچائی کا سامنا کریں۔ آپ کے بیٹے کی حالت بہت خراب ہے۔ ہم آپ کو کوچھوٹا دلا سہ نہیں دینا چاہتے۔۔۔ اگر آپ کے بیٹے کی زندگی بچ بھی گئی تو وہ ناتو ساری زندگی چل سکے گا اور نا ہی بول سکے گا۔۔۔

- ڈاکٹر بکواس بند کرو۔ اگر میرے بیٹے میرے کچھ ہوا تو میں تمہیں زندا گاڑ دوں گا۔۔ جتنا پیسا لگتا ہے لگاؤ مگر میرے بیٹے کو پہلے جیسا کرو۔۔۔ وہ اپنے سینسز میں نہیں تھا۔۔۔ سلار صبر کریں اور اس رب کے سامنے پیش ہو کر اپنے گناہوں کی معافی مانگیں۔۔۔

- شاید خدا آپ کو معاف کر دیں اور ہمارے بیٹے کی جان بچ جائے۔ اس بیوی جو اس بالکل پاس ہی بیٹھی ہوئی تھی۔ ڈاکٹر کے جانے کے بعد وہ اس کی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے بولی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

- سلار نے اک اٹھا کر روتی ہوئی سرخ آنکھوں سے اپنی بیوی کی جانب دیکھا تھا۔۔ آج پہلی بار اسے اپنی کی بات پر غصہ نہیں آیا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے اندر کے انسان نے اسے جھنجھوڑتے ہوئے کہا کہ اس کی بیوی سہی بول رہی ہیں۔۔۔ وہ وضو کر جا کر جائے نماز پر ہاتھ باندھے کھڑا اللہ سے طوبہ کر رہا تھا۔۔۔ اسے خود یاد نہیں تھا کہ آخری بار اس نماز کب پڑی تھی۔۔۔

۔۔۔ جب سے ہوش سنبھالا تھا گناہ ہی گناہ کرتا رہا۔۔۔

۔۔۔ وکالت پاس کی تو اس پیشے کو سہی طرح استعمال ہی نہیں کیا۔ پیسے کے نشے میں سہی اور غلط کافرق مٹا کر بس پیسے کے پیچھے لگا انسان سے جانور بن گیا۔۔۔ آج اپنے بیٹے کی زندگی مانگتے ہوئے وہ اپنے گناہوں پر بہت شرمندہ تھا۔۔۔

۔۔۔ اللہ کب کسی گناہ گار بندے کو سیدھے راستے پر گامزن کر دے کسی کو نہیں پتہ ہوتا۔۔۔ آج وہ اپنے ہر عمل کی اپنے رب سے معافی مانگ رہا تھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

۔۔۔ آپریشن تھیٹر میں اس کے بیٹے کا آپریشن چل رہا تھا۔۔۔ ڈاکٹرز کی جانب کوئی اچھا رسپانس نہیں تھا۔۔۔ پاس بیٹھی ہوئی اس کی بیوی بھی جائے نماز پر رو رہی تھی۔۔۔ وہ جانتی تھی کہ آج اس کے شوہر کے گناہوں کی سزا ان کی اولاد کو مل رہی ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- بیٹی جو اتنی نفرت کرتی تھی اپنے باپ سے کہ بہت کم عمر میں ہی اس نے اپنی جان لینے کی کوشش کی تھی۔۔ جب اس نے دیکھا تھا کہ اس کا باپ ہر دن ایک نئی عورت کو اپنے گھر میں لاتا ہے۔ اتنی نا سمجھ نہیں تھی کہ اسے یہ سمجھ نہ آتا کہ وہ کس طرح کا شخص ہے۔۔ اس کی زندگی بچانے کے لیے اسے اپنے بھائی کے گھر چھوڑ دیا تھا۔۔ وہ اپنا گھر ہوتے ہوئے بھی نہیں آتی تھی۔۔۔

- اور بیٹا جو زندگی اور موت کے بیچ میں جھول رہا تھا یہ سب اس شخص کے گناہوں کی سزا تھی جس کو اس بچے اور اس کی بیوی بھگت رہے تھے۔۔

oooooooo

- وہ روتی ہوئی آنکھوں کو صاف کرتے ہوئے کالج سے باہر جا رہی تھی۔۔ کہ سامنے سے آتے ہوئے کسی شخص سے وہ ٹکرائی تھی۔۔ وہ لڑکھڑاتے قدموں سے گرنے لگی تھی کہ مقابل نے اس کی قمیض پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے گرنے سے بچا لیا۔۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

- شفا آپ ٹھیک ہو!! نیو پروفیسر کی بھاری مردانہ آواز سے شفا نے اپنی آنکھوں کو صاف کرتے ہوئے خود کو سنبھالتے ہوئے پیچھے کیا تھا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میں نے پوچھا شفا کیا آپ ٹھیک ہو! اس کو مسلسل روتے ہوئے دیکھ پروفیسر نے اپنا سوال دہرایا تھا

- سر میرے بھائی کا ایکسیڈینٹ ہو گیا ہے۔ وہ ہاسپٹل میں ہے۔ وہ روتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔ آؤ مائی گاڈ۔ پروفیسر نے بہت افسوس سے کہا۔۔۔

- کس ہاسپٹل ہے آپ کا بھائی؟؟
سر سید ہاسپٹل میں!

چلے میرا گھر بھی اسی طرف ہے میں آپ کو چھوڑ دو گا اور آپ کے بھائی سے بھی مل لوں گا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- نہیں سر میں چلی جاؤں گی!

میری گاڑی آگئی ہے۔۔۔

- اوکے آپ چلے اپنی گاڑی میں میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے آرہا ہوں۔۔۔ آپ پریشان نہیں ہوں

انشاء اللہ آپ کا بھائی ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔

پروفیسر نے تسلی دیتے ہوئے کہا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- جی سر تھینک یو وہ کہتی ہوئی کالج گیٹ سے باہر نکل آئی تھی۔۔ سامنے ہی اس باپ کی بڑی سے خوبصورت گاڑی اس کا انتظار کر رہی تھی۔۔ کوئی اور وقت ہوتا تو شاید وہ کبھی اس گاڑی میں سوار نہیں ہوتی۔۔ مگر اس وقت اسے اپنے اکلوتے بھائی کے پاس جانا تھا۔ جو زندگی اور موت کے بیچ جھول رہا تھا۔۔۔

- اسے نفرت تھی اپنے باپ کی جائیداد سے۔ دولت شہرت سے۔۔ وہ اپنے مامو کے پاس ہی رہتی تھی۔۔۔ کچھ دن پہلے جب اس کے ماموں کے بیٹے کی شادی تھی۔۔ اس کی ملاقات ہوئی تھی۔۔۔ اپنے بھائی سے احمد کتنا خوش لگ رہا تھا وہ بھی اپنی بہن سے بہت پیار کرتا تھا۔۔ مگر اس کے باپ کے حد سے زیادہ لاڈ پیار نے اسے صحیح اور غلط کا فرق نہیں سمجھایا تھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

- آج اسی شخص کے وجہ سے اس کا بھائی زندگی اور موت کے بیچ لڑ رہا تھا وہ کلاس میں تھی جب اسے فون آیا کہ اس کے بھائی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اس کی حالت بہت زیادہ سیریس ہے شفا کی جان نکل گئی تھی یہ سن کر، ماہی بھی نہیں تھی جس کے ساتھ رو کر اپنا دل ہلکا کر لیتی۔۔۔ ماہی اس دن کے بعد ابھی تک کالج نہیں آئی تھی۔۔۔ جب سے پروفیسر نے اسے ڈانٹ کر بھیجا تھا۔ وہ اپنے گھر گئی ہوئی تھی۔۔۔

oooooooo

- شاہ میر نے اب تک جتنے بھی ثبوت اکٹھے کیے تھے۔ اس سب کے حساب سے یہی ایریا لگ رہا تھا جہاں پر مرہا کو ہونا چاہیے۔۔۔ یہ لائنڈی کورنگی کی ایک ویران سی سائیڈ تھی۔۔۔ جہاں پر تقریباً آبادی نہ ہونے کے برابر تھی۔۔۔

- پاس سے ریلوے کی پٹری کچھ ہی دوری پر تھی۔۔۔ شاہ میر سے جب اس آدمی نے فون پر بات کی تھی تو شاہ میر نے سنی تھی۔ پیچھے سے آتی ہوئی ریلوے کی آواز۔۔۔۔۔
- اور جب دوبارہ کال کی تو اس وقت دور کہیں سے کسی مسجد میں اعلان ہو رہا تھا جنازے کا اعلان کرتے ہوئے قاری صاحب نے جس مسجد میں نماز جنازہ ادا کرنے کا بتایا تھا۔۔۔ شاہ میر نے جب پتہ لگایا تو وہ مسجد بھی یہاں پر پاس ہی تھی۔۔۔۔۔ اس کا مطلب کہ مرہا کو اس شخص نے اسی جگہ پر رکھا ہوا تھا۔۔۔ مگر کہاں یہ بات بالکل اسے سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔۔۔۔ یہاں پر تو دور دراز چند ایک گھر تھے اور وہ بھی کافی غریب غربہ لوگوں کے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ پچھلے دو گھنٹوں سے اپنی جیب لیے اسی ایرے میں گھوم رہا تھا۔ اس نے صبح سے کچھ نہیں کھایا تھا۔۔۔۔۔ آج دوسرا دن ختم ہونے والا تھا۔ مگر اسے نہیں پتہ کہ میرا کہاں تھی۔۔۔۔۔ جیب کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے کھڑا خالی نظروں سے سوچ رہا تھا۔۔۔۔۔

- بھوک اور تھکن سے سر میں شدید درد کی لہریں دوڑ رہی تھیں۔۔ اس وقت اسے نہ کچھ کھانے کا ہوش تھا نہ پینے کا، بس اسے تو ہر حال میں مرہاتک پہنچنا تھا۔۔۔

- اے اللہ مجھے تیرے سوا کوئی آسرا نہیں ہے مجھے راستہ دکھا مجھے پچا دے اس تک۔ کوئی تو اشارہ دے میرے رب وہ اکیلا کھڑا ہوا گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے رو رہا تھا۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

- اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے وہ خالی نظروں سے اس کالی سیاہ بلی کو دیکھ رہا تھا جو کب سے ایک ہی جگہ پر بیٹھ کر اپنے پنجنوں سے مٹی کو کرید کر پیچھے کر رہی تھی۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- ایک پلاسٹک بیگ تھا جو مٹی کے اندر دبا ہوا تھا جو اس کے بچے کے ساتھ وہ اٹک گیا۔ وہ پلاسٹک شاپنگ بیگ سے خود کو چھڑوانے کی کوشش میں اچھل رہی تھی۔۔ شاید وہ ڈر رہی تھی کہ یہ اس کے پاؤں سے کیا لگ گیا ہے۔۔۔

- شاہ میر خالی نظروں سے اس کالی سیاہ بھیانک بلی کو بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔ جب اسے کچھ عجیب سا محسوس ہوا وہ چلتا ہوا اسی جگہ پر آگیا جہاں پر وہ بلی کچھ دیر پہلے مٹی کرید رہی تھی۔ کیونکہ وہ تو شاہ میر کو دیکھ شاپنگ بیگ سمیت ہی بھاگ چکی تھی۔۔۔

- ایک چھوٹے سے سوراخ سے سے ہلکی سی روشنی نظر آئی تھی جس کو وہ دور سے محسوس کرتے ہوئے یہاں تک آیا تھا۔۔۔ رات ڈھلنے لگی تھی اس لیے ہلکی سی روشنی بھی اندھیرے میں واضح محسوس ہوئی تھی۔۔۔

- صرف روشنی ہی نہیں تھی شاہ میر نے جب اس جگہ پر جھک کر اپنا کان رکھا تو کسی کی دبی دبی سی سسکیوں کی آواز آرہی تھی۔ جیسے کوئی بہت تکلیف میں ہو، آواز بہت کم تھی۔ کبھی تو شاہ میر کو ایسے لگا کہ یہ اس کا وہم ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- مگر پھر اس کے دل نے جس رفتار سے دھڑکنا شروع کیا تھا اس کے دل سے یہ آواز آئی کہ اس کی مرہا یہیں کہیں پر ہے۔۔۔

- اس نے اپنے ہاتھوں سے پاگلوں کی طرح گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے ہاتھوں سے مٹی کو کرید کرید کر سائیڈ پر کرنا شروع کر دیا۔۔۔

- پولیس والا تھا تو اس کا اندازہ بالکل ٹھیک نکلا کیونکہ کافی ساری مٹی ہٹانے کے بعد نیچے ایک کھڑکی تھی جس کو شاہ میر نے کھولا تو نیچے شاید کوئی بیسمنٹ تھی کیونکہ سیڑھیوں سے نیچے اترنے کا راستہ نظر آرہا تھا۔۔۔

- اسے مٹی کریدنے میں زیادہ مشکل نہیں ہوئی کیونکہ مٹی بالکل نرم تھی۔ کسی نے بس اس کھڑکی کو چھپانے کے لیے ہی اوپر ڈالی تھی۔۔۔

- شاہ میر آہستہ آہستہ قدموں سے اپنی پسٹل کو سامنے کی طرف تانے ہوئے سیڑھیوں سے سنبھل سنبھل کر ایک ایک قدم نیچے اتار رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اسے اندازہ نہیں تھا نیچے کیا ماحول ہے کتنے لوگ ہیں کیا خطرہ ہے۔ وہ محتاط انداز سے نیچے اتر رہا تھا۔۔۔۔۔ بیسمنٹ منٹ میں روشنی تقریباً نہ ہونے کے برابر تھی۔۔۔۔۔

- مگر اب وہ جو سسکیاں تھی وہ اسے واضح سنائی دے رہی تھی۔ کوئی تھا اندر جو شاید درد سے کرا رہا تھا۔ اندر کوئی اور موجود نہیں تھا اس بات کا احساس اسے اندر آتے ہی اندازہ ہو گیا کیونکہ اگر کوئی ہوتا تو اس پر حملہ ضرور کرتا۔۔۔۔۔

- اس کے آنے کی کسی کو کوئی خبر نہ تھی۔۔۔۔۔ اب اس کے قدم آتی ہوئی سسکیوں کی جانب بڑے تھے۔۔۔۔۔ اسے یہ پہچاننے میں دیر نہیں لگی تھی، کہ وہ اس کی جان تھی۔۔۔۔۔ وہ مر رہا تھی جس کے ہاتھ اور پاؤں بندھے ہوئے تھے منہ پر ٹیپ لگی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

- اس کے کپڑوں کی حالت ایسی تھی کہ شاہ میر کا دل پھٹنے کو تھا بازو پھٹے ہوئے تھے دوپٹہ گلے میں نہیں تھا کھلے ہوئے بال اور نازیبا حالت کو دیکھ کر شاہ میر خود میں ہی مر گیا تھا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- مگر پھر اسے اتنی تکلیف میں دیکھتے ہوئے بھاگ کر اس کے قریب گیا۔ وہ ایک بڑا سا چوہا جو اسے پاؤں پر بار بار کاٹ رہا تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے وہ درد سے دیوار کے ساتھ لگی ہوئی رو رہی تھی۔۔۔

- پاس پڑا ہوا ڈنڈا اٹھا کر شاہ میر نے اس چوہے کو مارا وہ بھاگا تھا مگر شاہ میر کی پکڑ سے بچ نہیں سکا۔ دوہی سیکنڈ میں شاہ میر نے اس کا خاتمہ کر دیا۔۔۔۔۔

- وہ ایک ٹھنڈی آہ بھرتا ہوا مرہا کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اپنے سینے سے لگا گیا۔۔۔ وہ رو رہی تھی۔ وہ بھی رو رہا تھا۔۔۔۔۔ مرہا کی اس وقت جو حالت تھی ایک مرد کے لیے اپنی بیوی کو ایسے حال میں دیکھنا مرنے سے کہیں زیادہ تکلیف دہ تھا۔۔۔

Kitab Nagri

- پیچھے ہٹ کر اس کے ماتھے پر لب رکھ کر ماتھے کو چومتے ہوئے شاہ میر اس کے ہاتھ کھولنے لگا۔۔۔ وہ بنا وقت ضائع کیے یہاں سے نکلنا چاہتا تھا۔۔۔ اسے نہیں اندازہ تھا کہ خطرہ اس سے کتنی دوری پر ہے۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اس کے منہ سے ٹیپ ہٹائی میر مجھے پتہ تھا آپ مجھ تک پہنچ جائیں گے وہ روتے ہوئے شاہ میر کے گلے میں باہیں ڈال کر اونچی آواز میں سسکیوں سے رونے لگی تھی۔۔۔۔

- شاہ میر نے اس کے پاؤں کھولے اور بنا جواب دیے اسے جھک کر اپنے کاندھے پر اٹھا لیا۔۔۔۔ ایک ہاتھ سے پسٹل کو تھامے وہ بہت محتاط انداز سے سیڑھیوں کے اوپر چڑھتا ہوا تیزی سے اپنی گاڑی کی جانب آیا۔۔۔۔۔ مرہا کو گاڑی کی فرنٹ سائیڈ کا دروازہ کھول کر بڑے آرام سے اندر بٹھایا اور دروازہ بند کرتے ہوئے دوسری جانب سے تیزی سے ہوتا ہوا جیپ میں بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

- وہ فوراً سے پہلے یہاں سے نکلنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔ میر آپ مجھ سے بات کیوں نہیں کر رہے۔ کافی دیر کی خاموشی کے بعد جب وہ کافی دور آگئے تو مرہا نے روتے ہوئے میر کی گال پر ہاتھ رکھ کر پوچھا۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

- مرہا خاموش ہو کر بیٹھی رہا اور میں نہ ہی بولوں تو زیادہ بہتر ہے۔۔۔ گہر آلود نظروں سے دیکھتے ہوئے شاہ میر نے اپنی خاموشی توڑی اور مرہا کا ہاتھ جھٹک کر پیچھے کر دیا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میر آپ ایسا کیوں بول رہے ہیں!! اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ میر اس کا ہاتھ جھٹک سکتا ہے وہ بھی جب وہ اتنی تکلیف میں تھی ----

- تم میں نہیں پتا کہ میں ایسا کیوں بول رہا ہوں۔۔۔ تمہیں میں نے سمجھایا تھا کہ مرہا تم اکیلی گھر سے نہیں نکلو گی۔ اور اپنا خیال رکھو گی۔۔۔۔۔

- یہ خیال رکھا ہے تم نے اپنا۔ اس کی جانب دیکھتے ہوئے شاہ میر نے ایک ایک لفظ کو چباتے ہوئے غصے سے کہا تھا۔ ایک دم سے اس نے گاڑی کو بریک لگاتے ہوئے اپنی شرٹ اتار کر اس کے کاندھوں پر پھیلائی تھی۔۔ اس کے پٹھے ہوئے کپڑوں سے چھلکتے وجود کو چھپانے کے لیے۔۔۔

- میر جسے غلطی ہو گئی، مگر میں نے آپ کو فون کیا تھا۔۔۔ آپ کا فون بند تھا۔ وہ پھر سے سٹیرنگ پر نظر جمائے گاڑی چلانے لگا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

- فون بند تھا میں مر تو نہیں گیا تھا۔ زندہ تھا نا کچھ دن دیر انتظار کر لیتی مگر نہیں تمہیں تو اپنے بے وقوفی والے دماغ سے ہی سوچنا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میر مجھے فون آیا تھا کہ بھائی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔۔ اس لیے مجھے اس وقت نہیں کچھ سمجھ آیا اور میں بھائی کو دیکھنے ہاسپٹل جا رہی تھی۔۔۔ مجھے کیا پتہ تھا کہ یہ کسی کی سازش ہے۔۔۔۔

- وہ ہچکیوں کے ساتھ روتی ہوئی بار بار شاہ میر کا ہاتھ پکڑنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔ جسے وہ ہر بار جھٹک کر پیچھے کر دیتا۔۔

- مرہا تم چپ کر جاؤ اس وقت تم مجھے کچھ بھی ایسا بولنے پر مجبور نہ کرو، جس کا پچھتاوا ساری زندگی تمہیں بھی رہے اور مجھے بھی۔۔۔

میں اس وقت تمہاری کسی بھی بات کو سننے کے موڈ میں نہیں ہوں۔۔ تمہیں اس حالت میں دیکھنا میرے لیے مرنے سے کہیں زیادہ بدتر ہے۔۔ اس کے چہرے پر ایک ناگوار نظر ڈالتے ہوئے سامنے دیکھنے لگا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- وہ روتے ہوئے زبان سے چپ کر گئی تھی۔۔ کیونکہ یہ شاہ میر کا ایسا روپ تھا جسے اس نے آج سے پہلے نہیں دیکھا تھا۔۔۔ شامیر کی نسین خود سے تنی ہوئی تھی۔۔۔ وہ پتہ نہیں اسے کہاں لے کر جا رہا تھا۔ کیونکہ یہ راستہ شاہ میر کے گھر کی جانب تو بالکل نہیں جا رہا تھا۔ دونوں خاموش اپنے اندر درد کا طوفان لیے ہوئے بیٹھے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

- جب لفظ تھک گئے تو پھر آنکھوں نے بات کی! جو آنکھیں بھی تھک گئی توہ اشکوں سے بات ہوئی!!
مرہا بار بار روتی ہوئی آنکھوں سے اپنے میر کے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔ جہاں اس وقت نہ تو مرہا کے
لیے محبت تھی نہ ہی شاہ میر کی وہ مرٹنے والی نظر اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

oooooooooooo

- شفا میری بچی تم آگئی دیکھو شفا تمہارا بھائی کس حال میں ہے شفا کی ماں دور سے ہی اپنی بیٹی کو دیکھ
ترپتے ہوئے اس کی جانب آئی۔۔۔۔۔

- اس کے گلے لگ کر دونوں ماں بیٹی آنسوؤں سے رو رہی تھی۔ جبکہ پیچھے پیچھے پروفیسر بھی آکر کھڑا ہو
گیا تھا، جو کہ اس کے بھائی کی عیادت کرنے آیا تھا۔۔۔

Kitab Nagri

امی آپ نے کیوں اسے بانیک ریس میں جانے دیا۔۔۔ شفا روتے ہوئے بولی تھی۔ بیٹا میں نے اسے بہت
منع کیا۔ تمہیں پتہ ہے کہ تمہارے باپ کی شے اسے اس مقام پر لے آئی ہے۔۔۔

- وہ کہاں سنتا تھا میری اس کی ماں روتے ہوئے شکوہ گر نظروں سے کہہ رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ابھی وہ روہی رہی تھی کہ اپریشن تھیٹر کا دروازہ کھلا اور ڈاکٹر باہر نکلا۔۔۔ سلار سائیکل جو کرسی پر بیٹھا ہوا رو رہا تھا۔۔

۔ پانگلوں کی طرح بھاگ کر ڈاکٹر کے پاس جا کر کھڑا ہوا۔ اس کی نظریں پوچھ رہی تھی کہ اس کا بیٹا ٹھیک ہے یا نہیں مگر اس کی زبان ساتھ نہیں دے رہی تھی۔۔۔

۔ سلار صاحب آپ کے لیے ایک گڈ نیوز ہے اور ایک بیڈ۔۔۔ گڈ نیوز یہ کہ آپ کی بیٹی کی جان بچ گئی ہے۔ مگر بیٹ نیوز یہ ہے جس سے ہم آپ کو پہلے ہی آگاہ کر چکے تھے۔۔۔

۔ آپ کا بیٹا ساری زندگی نہ تو چل سکتا ہے نہ بول سکتا ہے۔ آپ کے بیٹے کے چہرے پر چوٹ لگنے کی وجہ سے زبان آدھے سے زیادہ کٹ چکی ہے۔۔۔

۔ اور دونوں ٹانگیں ہمیں کاٹنی پڑی کیونکہ اگر یہ نہیں کرتے تو زہر پوری باڈی کو متاثر کرتا۔۔۔ ٹانگیں بالکل کچلی جا چکی تھی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جن کو ٹھیک نہیں کیا جاسکتا تھا۔ یہ ڈاکٹر کے الفاظ سلار سائیکل کے کانوں میں پڑے تو وہ وہیں۔ سر پر ہاتھ رکھے زمین پر بیٹھ کر رونے لگا تھا۔۔۔۔

۔ یہی سچ تھا کہ آج اس کے گناہوں کی سزا اس کا بیٹا بھگت رہا تھا۔ آج سلار سائیکل جو پیسوں پر غرور کرتے ہوئے انسان کو انسان نہیں سمجھتا تھا۔۔۔

۔ عورت کی عزت کو عزت نہیں سمجھتا تھا۔ آج اس کا وہ پیسہ اس کے بیٹے کو نہیں بچا سکتا تھا۔ اس کا بیٹا ہمیشہ کے لیے مفلوج ہو گیا تھا۔۔

۔ ساری زندگی اب اس نے اپنے اکلوتے بیٹے کو ایسے ہی دیکھنا تھا یہ ساری باتیں سوچتے ہوئے وہ پاگلوں کی طرح اپنے چہرے پر تھپڑ مارتے ہوئے رو رہا تھا۔۔۔۔

۔ کیوں رو رہے ہیں آپ؟؟؟؟

اب رونے کا کوئی فائدہ نہیں ہے اچھا ہوا آپ کے گناہوں کی سزا بھائی کو ملی۔ مجھے بھی ملنی چاہیے ہمیں مر جانا چاہیے۔ جن کا باپ آپ جیسا ہو۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شفا بننا ہاسپٹل کا لحاظ کیے وہاں پر یہ الفاظ بول رہی تھی۔ جبکہ تھوڑی دوری پر کھڑا ہوا پروفیسر بالکل سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ یہ سب وہ کیوں بول رہی ہے۔۔۔

- حالانکہ ایسے وقت میں تو اولاد اپنے ماں باپ کو تسلی دیتی ہے۔ پروفیسر نے اپنے دماغ میں سوچا تھا۔۔

- جبکہ یہ لڑکی جو کالج میں زیادہ تر خاموش ہی رہتی تھی۔ آج وہ آنسوؤں سے روتی ہوئے اپنے باپ کو طعنے دے رہی تھی۔۔۔

- پروفیسر کو مناسب نہیں لگا وہاں پر کھڑا ہونا۔ کیونکہ ان کی فیملی کے کچھ الگ سے ایشوز تھے۔ وہ الٹے قدموں وہاں سے نکل آیا تھا۔ مگر سارے راستے وہ سوچتا رہا کیا ہے ایسا جو وہ لڑکی اس طرح بول رہی تھی۔۔۔

oooooooooooo

- کون تھا وہ!!! اس پاؤ کی ڈریسنگ کرتے ہوئے بنا اس کی جانب دیکھے شاہ میر نے سوال کیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

سل --- سلار --- وہ اٹکتے ہوئے بولی تھی ---

کون سلار؟؟

سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔

۔ وہ وہی ہے جو بتاتے ہوئے رونے لگی تھی ---

۔ مرہارونے کے کے لیے ساری زندگی پڑی ہے آرام سے روتی رہنا۔۔ مگر پہلے مجھے یہ بتاؤ کہ کون سا لار کیا میں اسے جانتا ہوں آواز میں تلخی نمایاں تھی۔۔

۔ پتہ نہیں مگر وہ ہمارے ولیمے پر بھی آیا تھا۔۔ اور یہ وہی ہے جن کے گھر ہم رہتے تھے۔۔ یہ وہی ہے جو!! وہ کہتے ہوئے جس تڑپتے روئی تھی۔۔ شاہ میر سمجھ گیا کہ یہ وہی گھٹیا شخص ہے جس نے بچپن میں مرہا کی روح پر زخم دیے تھے۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

۔ شاہ میر سوچنے لگا تھا کہ وہ شخص اس کے ولیمے میں کیا لینے آیا تھا۔ کیا وہ اس شخص کو جانتا ہے۔۔ زمین پر بیٹھے ہوئے دیوار سے سر ٹکائے سگریٹ پیتے ہوئے خراب حالت سے بیٹھا ہوا سوچ رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- جبکہ مرہا کو اس نے دوا کھلا کر بیڈ پر سلا دیا تھا۔ اس کے اوپر کمبل ڈالتے ہوئے شاہ میر نے اسے کور کر دیا۔

- وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس وقت وہ مرہا کو ایسی حالت میں دیکھے۔ بامشکل مرہا کو اس نے تھوڑا سا کھانا کھلایا تھا۔ جب کہ خود وہ ابھی بھی بھوکا بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔

- دوائی میں نیند کا اثر ہونے کی وجہ سے مرہا سو چکی تھی۔ جبکہ شاہ میر بیٹھا ہوا سوچے جارہا تھا۔۔۔

- شاہ میر اس وقت اپنے گھر سے بہت دور ایک سائیڈ ایریا پر تھا۔ کیونکہ اس نے اپنے گھر والوں کو یہی بتایا تھا کہ اس کی پوسٹنگ اسلام آباد میں ہو چکی ہے۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

- مگر وہ کراچی میں ہی تھا ایک اپٹمنٹ جس کی سیورٹی بے حد مضبوط کیے سب سے اوپر والے پورشن پر اس نے مرہا کو لا کر رکھا تھا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- مرہا کو ایسی حالت میں وہ کبھی بھی اپنے گھر نہیں لے جاسکتا تھا۔۔ مرہا کی عزت اسے بہت عزیز تھی۔
مگر اس وقت اسے مرہا پر حد سے زیادہ غصہ تھا۔۔۔

- وہ مرہا کی طرف دیکھنا بھی نہیں چاہتا تھا۔ کوئی ہمدردی کوئی محبت بھرے الفاظ اس میں مرہا سے نہیں
بولے تھے۔۔۔

- اب اسے اس شخص کے بارے میں سب کچھ جاننا تھا۔۔ پوری رات وہ اپنے لیپ ٹاپ پر بیٹھا ہوا ہر
زاویے سے اس کیس کو دیکھتے ہوئے۔ معلومات اکٹھی کر رہا تھا۔۔ اس نے صبح ہونے سے پہلے اس
شخص تک پہنچنے کا عہد کر لیا۔۔۔

Kitab Nagri

- مرہا کے ساتھ ہی یہ حرکت دوبارہ کر کے اس نے شاہ میر کی روح تک کو چھلنی کر دیا۔۔ اس وقت شاہ
میر زخمی شیر سے بھی زیادہ خطرناک ہو گیا۔۔۔

- صبح فجر کی اذان ہونے لگی تھی۔ وہ اب تک لیپ ٹاپ پر بیٹھا ہوا تھا۔ مگر اب تقریباً وہ ساری کڑیاں
ملاتے ہوئے اس شخص کی گردن تک پہنچ چکا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اس نے اٹھ کر وضو کیا اور جائے نماز پر کھڑا ہونے سے پہلے ایک نظر سوئی ہوئی مرہا کے چہرے پر ڈالی تھی۔۔

- یہ وہ چہرہ تھا جس میں شاہ میر کی جان بستی تھی۔۔ آج وہ پاس ہو کر بھی اس کے پاس نہیں جا رہا تھا۔۔۔۔۔ جائے نماز پر کھڑے ہو کر اللہ کی بارگاہ میں سجدہ ریز تھا۔۔۔

oooooooooooo,

"شاہ مجھے بہت بھوک لگی ہے جلدی سے کھانا آرڈر کریں۔ روم میں آتے ہی میرب نے اپنی فرمائش کی تھی۔۔۔"

Kitab Nagri

- میم اگر آپ کی اجازت ہو تو پہلے میں فریش ہوں۔ اس کے بعد کھانا آرڈر کر دوں گا۔ وہ بیک اندر رکھتے ہوئے ادب سے سینے پر ہاتھ رکھے ہوئے جھک کر بولا تھا۔۔۔

- جی جی میری طرف سے اجازت ہے آپ پہلے فریش ہو لیں۔ اس کے بعد کھانا آرڈر کر دیجئے گا۔ وہ کھی کھی کر کے ہنسی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- "بڑی ہنسی آرہی ہے! میری جان کھانا کھا لو اس کے بعد جب تمہاری جان نکالوں گا۔۔ پھر مجھے ایسے ہی کھی کھی کر کے ہنس کے دکھانا۔۔ وہ اپنے کپڑوں والے بیگ سائیڈ پر رکھتے ہوئے اپنی ایک آنکھ ونگ کرتا ہوا بولا تھا۔۔

- آپ پہلے مجھے کھانا کھلائیں بعد میں دھمکیاں دے لیجئے گا۔۔ ویسے بھی میرب کو اب ڈر نہیں لگتا۔ وہ بالوں کو جھٹکا دیتے ہوئے اپنا ہینڈ بیگ اتار کر ٹیبل پر رکھتے ہوئے، نظروں سے پورے کمرے کا جائزہ لیتے ہوئے بڑے اطمینان سے بولی تھی۔۔

- چلو یہ تو بہت اچھی بات ہے کہ اگر تمہیں مجھ سے ڈر نہیں لگتا۔ میرے تو پھر ترکی میں آکر مزے ہی ہو جانے ہیں۔ اگر تم مجھ سے نہیں ڈرو گی تو۔ وہ بد معاشی سے آنکھیں نکالتے ہوئے اس کے قریب آگیا۔۔

- شش۔۔ شاہ۔۔ کیا کر رہے ہیں آتے ہی شروع ہو گئے ہیں۔ پہلے آپ مجھے کھانا کھلائیں اور اس کے بعد مجھے خوب گھمانا ہے آپ کو۔

Posted On Kitab Nagri

- کیوں تم تو مجھ سے ڈرتی نہیں پھر یہ لفظ کیوں ٹوٹ جاتے ہیں میرے پاس آنے سے۔۔ اس کی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے جھٹکے سے اپنے قریب کرتے ہوئے بولا۔۔

- نہیں جی میرے لفظ آپ کے پاس آنے سے نہیں ٹوٹتے۔ یہ جو آپ مجھے بڑی بڑی آنکھیں دکھاتے ہیں وہ بھی لال والی اس سے ڈر کر میرے لفظ ٹوٹ پھوٹ جاتے ہیں۔۔ شاہ کے گلے میں دونوں ہاتھ ڈالے ہوئے بڑی نارمل پریزنٹ کرواتے ہوئے بول رہی تھی۔۔

- ہممم پکی بات ہے کہ اگر میں تمہیں اپنی یہ آنکھیں۔ لال والی آنکھیں نہ دکھاؤں تو تمہارے لفظ نہیں ٹوٹیں گے اور نہ ہی تمہاری اکھڑے گی۔۔ وہ آنکھیں کھول کر ایک انگلی سے اپنی آنکھوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے دوسرا ہاتھ اس کی کمر میں ڈال کر اپنے ساتھ ہوئے بول رہا تھا۔۔

- ہاں بالکل اگر آپ مجھے اپنی یہ لال والی آنکھوں سے گھوریں گے نہیں تو، نہ تو میرے لفظ ٹوٹیں گے اور نہ ہی میری سانسیں اکھڑیں گی، اپنی گردن کو دائیں بائیں ہلاتے ہوئے آنکھوں کو ٹمٹما کر بول رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ کے لب مسکرائے تھے اس کی وہی بچکانہ رکھتے دیکھ کر۔ آج بہت دنوں کے بعد میرب کو یہ بچوں والا دورہ پڑا تھا۔

- میرب کا یہ بچکانہ روپ شاہ کو بہت اچھا لگتا تھا۔ میرب کی ایسی حرکتوں کو دیکھ شاہ اپنی زندگی کی بہت ساری محرومیوں کو بھول جاتا تھا۔

- شاہ۔۔۔ ہم۔۔۔ آپ مجھے ایک بات سچ سچ بتائیں۔۔۔ پوچھو!! اس کے چہرے کو پیار سے دیکھتے ہوئے ایک ہاتھ اس کی کمر پہ رکھے ہوئے، اور دوسرے ہاتھ کی پشت سے اس کی گال کو سہلار ہاتھا۔



- آپ مجھے اپنے ساتھ کیوں لائے ہیں؟؟

- یہ کیسا سوال ہے؟

- جیسا بھی سوال ہے آپ جواب دے دیں!!

- سمپل اس لیے ساتھ لایا ہوں کیونکہ شاہ نے میرب کو بہت سارا پیار کرنا ہے جو بہت سارے وقت سے شاہ نے نہیں کیا۔

Posted On Kitab Nagri

- اوووووو!! ایسے پیار کریں گے آپ مجھے کھا کر۔۔ شاہ نے اپنی ہمیشہ والی عادت سے مجبور ہو کر میرب کی بھولی ہوئی پنکی پنکی گال کو چومتے ہوئے دانتوں کی ضرب دی تھی۔۔۔

- میری مرضی میں اپنی پراپرٹی کو جیسے مرضی پیار کروں۔۔۔ دوسری گال پر بھی دانتوں کی چبن دے کر حق جتاتے ہوئے بولا۔۔۔

- تو ٹھیک ہے پھر میں بھی اپنی پراپرٹی پر ایسے ہی حق جتاؤں گی اور اسی طرح آپ کو دانتوں سے کاٹ کاٹ کر کھا جاؤں گی۔ اور میں تو ساتھ میں اپنے ناخنوں کا بھی استعمال کروں گی دھمکی دیتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

- منظور ہے تو پھر ہو جاؤ شاہ کی جان ریڈی۔ کھانا کھا لو اس کے بعد پھر ہم دونوں میں مقابلہ ہو گا۔ اپنی اپنی پراپرٹی پر حق جتانے کا۔۔۔ اپنے نیچے ہونٹ کے کنارے کو دانتوں تلے دباتے ہوئے بڑے دلکش انداز سے مسکرایا تھا۔۔۔

- مسکرانے کے ساتھ ہی اس کے خوبصورت گہرے ڈمپل واضح ہوئے۔ شاہ آپ مجھے یہ مت دکھایا کریں میرا دل بے ایمان ہونے لگتا ہے آپ پر۔

Posted On Kitab Nagri

- ڈمپل پر انگلی رکھتے ہوئے گہری نظروں سے ڈمپل کو دیکھتے ہوئے مسکرائی۔۔۔

- میں تو چاہتا ہوں تم ہمیشہ مجھ پر بے ایمان ہی رہو۔ کبھی کھل کر اپنی بے ایمانی مجھ پر ظاہر بھی تو کرو۔
- یہ ڈمپل بھی تمہارے یہ شاہ بھی تمہارا، یہ دل بھی تمہارا، "یہ جاں بھی تمہاری، جب سے آپ آئے
ہماری زندگی میں ہم میں تو ہمارا کچھ رہا ہی نہیں باقی!!

- وہ جی واہ!! میرے شاہ تو بڑے رومینٹک ہو گئے ہیں۔ بڑی رومینٹک شاعری آنے لگی ہے آپ
کو۔۔۔ وہ قوالی والوں کی طرح ہاتھ کو ہوا میں گول کرتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

- شاہ کے سخت بیرڈ والے گال کو بچوں کی طرح پکڑتے ہوئے مسکراتے ہوئے بولی تھی۔۔۔ وہ اپنے شاہ
کو اس طرح سے بہت دنوں بعد خوش دیکھ کر بہت خوش تھی۔۔۔

- شاہ کی نازک جان شاہ کو اور بھی بہت کچھ آتا ہے۔ ذرا آپ اپنے پیٹ کی بھرپائی کر لیں تو میں اپنے
سارے ٹیلنٹ کو آپ کے سامنے کھل کر پیش کروں گا۔۔۔ شرارتی ہوتا ہوا مسکرایا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اوکے پہلے آپ مجھے فریش ہونے دیں باہوں کے دائرے سے نکلتے ہوئے اپنے بیگ سے کپڑے نکالنے لگی تھی۔۔

- نہیں پہلے میں فریش ہونے جاؤں گا تو میرے کپڑے نکالو۔ تم بہت ٹائم لگاتی ہو فریش ہونے میں۔ وہ واش روم میں جاتے جاتے حکم دے کر گیا۔۔

- شاہ آپ بہت بڑے چیٹر ہیں وہ شاہ کو چالاکی سے واش روم میں گھستے دیکھ کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔۔



- میری جان پریشان مت ہو آجاؤ دونوں مل کر فریش ہو لیتے ہیں مجھے تو کوئی پرالیم نہیں ہے۔۔۔

- دروازہ بند کرتے ہوئے واپس باہر سر نکال کر بول رہا تھا۔ جبکہ میرب جو کمر پر ہاتھ رکھ کر کھڑی ہوئی تھی۔ فوراً سے اپنے کپڑے نکالنے میں مصروف ہو گئی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ جانتی تھی کہ وہ رومان شاہ ہے اگر اس کے دماغ کے گھوڑوں نے دوڑنا شروع کر دیا تو اسے اپنی جان بچانا مشکل ہو جائے گی۔۔۔

- جو وہ بول رہا ہے اسے وہ کرنے میں دیر نہیں لگے گی۔ شاہ کا کیا تھا اگر وہ موڈ میں آگیا تو بھوکے میرب کی جان نکالنے میں سے کون سا ٹائم لگنے والا تھا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

- میرب بچاری کے پیٹ میں تو بھوک سے چوہے دوڑ رہے تھے۔ اسے بھلا کیا ضرورت تھی بھوکے شیر کے منہ میں ہاتھ ڈالنے کی۔

- برو سلی کی چھوٹی بہن کیا ہوا!! بس اتنی بہادری تھی میری ایک بات سے ہی ٹائیں ٹائیں فس ہو گئی تمہاری۔۔۔

- مجھے اب آپ سے ڈر نہیں لگتا۔۔ وغیرہ وغیرہ کہاں گئی وہ ساری باتیں شیرنی جی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com (بندہ اوڈیاں ہی چھڈے جڈیاں تے پورا لے سکے)۔

(نہیں سمجھ آئی میں نے کہا بندہ اتنی ہی لمبی لمبی چھوڑے جتنی کو پورا کر سکے)

Posted On Kitab Nagri

- میرب کی سوالیہ نظروں کو دیکھتے وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کی پنجابی اب بھی میرب کے سر سے ہی گزر جاتی ہے۔ اسی لیے تشریح کرتے ہوئے بولا تھا۔

- میں نے کوئی لمبی لمبی نہیں چھوڑی آپ جا کر فریش ہوں۔ مجھے بہت بھوک لگی ہے۔۔ شاہ کی بات کو ٹالتے ہوئے اپنے اور شاہ کے کپڑے نکالنے لگی تھی۔۔۔

- بلکہ رکیں اپنے یہ کپڑے لیتے جائیں، شاہ کا بلیک کلر کا ٹراؤزر اور شرٹ شاہ کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے فوراً سے دروازے سے پیچھے ہو گئی۔۔

- شاہ صاحب کا موڈ بدلنے میں دیر نہیں لگتی تھی۔ اس بات کا اندازہ میرب سے زیادہ کسی کو نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

- وہ مسکراتے ہوئے واش روم کا دروازہ بند کر چکا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ میرب اتنی تیزی سے کپڑے پکڑا کر پیچھے کیوں ہوئی تھی۔۔ شاہ کی جان شاہ اپنے سارے حساب کتاب یہاں سے پورے کر کے واپس

Posted On Kitab Nagri

لے کر جائے گا۔ میں بھی دیکھتا ہوں کب تک تم میرے ہاتھ سے بچتی ہو وہ سوچتے ہوئے مسکرایا تھا۔

۔ روم کے اندر ٹھنڈ بالکل نہیں تھی کیونکہ ہیٹر چل رہا تھا۔ جبکہ باہر بہت زیادہ ٹھنڈ تھی۔ آتے ہوئے میرب کی کلفی جم رہی تھی۔ ترکی میں اس وقت بہت زیادہ ٹھنڈ تھی۔۔۔

۔ استنبول کے ایک بہت ہی مشہور ہوٹل میں وہ لوگ رکے تھے۔ ہوٹل بے حد خوبصورت تھا۔ اور روم تو حد سے زیادہ خوبصورت تھا۔۔۔ شیشے کے باہر پورا استنبول نظر آ رہا تھا۔۔۔

۔ سمندر کا نظارہ اس میں چلتی ہوئے شپس کیا خوبصورت منظر پیش کر رہی تھی۔ روم کے اندر خوبصورت کنگ سائز بیڈ جس پر وائٹ کلر کی سمپل سی بیڈ شیٹ بچھی ہوئی تھی۔۔۔ روم میں دو سنگل صوفے رکھے ہوئے تھے۔۔۔ ایک دیوار پر 65 انچ کی ایل سی ڈی لگی ہوئی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میرب نے شاہ کے ساتھ کا اپنا ٹراؤزر اور شرٹ نکالا۔۔ یہ میرب نے آن لائن کافی دن پہلے منگوایا تھا۔۔۔ بلیک کلر کا یہ کپل سیٹ تھا۔۔ جس میں شاہ کے لیے بلیک کلر کا ٹراؤزر اور شرٹ تھی۔۔۔ اور سیم ویسا ہی بلیک کلر کا لیڈیز ٹراؤزر اور ٹی شرٹ تھی۔ میرب نے اپنے لیے خریدا تھا۔۔۔

- یہ بالکل نیو ہی پڑے تھے تو وہ اپنے ساتھ لے آئی۔۔۔ اور شاہ کو اس نے وہی نکال کے دیے تھے۔۔۔ جس پر شاید ابھی تک شاہ نے غور بھی نہیں کیا۔۔۔

- اب میرب نے اپنے لیے بھی وہی نکالا تھا روم میں سردی بالکل نہیں تھی۔ اس لیے وہ کچھ بھی پہن سکتے تھے۔۔۔

Kitab Nagri

oooooo

- اباسائیں آپ نے مجھے کیوں روکا وہ اے سی پی میرے گھر پر آکر مجھے تھپڑ مار کر چلا گیا۔۔ اس کی اتنی اوقات ہو گئی کہ اب وہ میرے گھر پر آکر میری بے عزتی کرے گا۔۔ خرم کو آگ لگی ہوئی تھی اے سی پی کے فضول میں تھپڑ مارنے پر۔۔

Posted On Kitab Nagri

- او چل چپ کر۔۔ مانا کہ آج تیری کوئی غلطی نہیں سی۔۔ پر اتنا تو دودھ کا دھلا ہوا تو نہ ہے کہ تو نے کبھی کوئی گناہ ہی نہیں کیا۔۔ اور اس کی بیوی کی بات تھی تو اس کا شک تجھ پر ہی آنا تھا۔۔ جو اس سے پہلے تو نے کر تو ت کی ہے اس کو بھی یاد رکھ لیا کر۔۔۔

- تایا ابا آپ ہمیشہ سائیں کو ہی غلط کہہ کر چپ کروا دیتے ہیں۔ حالانکہ آج سائیں کی کوئی غلطی نہیں تھی تو پھر وہ اے سی بھی کیسے سائیں کو تھپڑ مار کے چلا گیا۔۔۔۔

- آج پہلی بار بیانے بھی اپنا منہ کھولا تھا اپنے سائیں کی حمایت کے لیے۔ جو کچن سے اپنے ابا سائیں کے لیے چائے لے کر آرہی تھی۔۔

Kitab Nagri

- خرم جو غصے سے آگ بگولا ہو کر اپنے ابا سے جھگڑا کرنے میں مصروف تھا۔ بیا کی حمایت کو سن کر اس کا سارا غصہ ہوا میں اڑ گیا۔۔۔ اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے خرم مسکرایا تھا۔۔ جس کو اس کے ابا سائیں نے بھی بخوبی دیکھ لیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- واہ بیاپتر تو اس کھوتے کی حمایت میں بول رہی ہے۔۔۔۔ اصل میں تو اس کے تایا ابا کو بھی بڑا اچھا لگا تھا بیا کا اپنے شوہر کی حمایت میں بولنا۔۔۔۔ وہ اور کیا چاہتے تھے اگر بیا ان کے بد دماغ بیٹے کو سمجھتے ہوئے سننچال لے تو۔۔۔۔

- بیا کی آنکھوں میں آج اس کے تایا ابا نے جو خرم کے لیے محبت دیکھی تھی آج وہ دل سے بے فکر ہو گئے تھے اپنے اس اڈیل پتر کے لیے۔۔۔۔

- اچھا ہے نا چوہدری صاحب کوئی تو ہے جو میرے پتر کی سائیڈ پر بول سکتا ہے۔۔ خرم کی ماں مسکراتے ہوئے اپنے بہو اور بیٹے کی طرف داری کر رہی تھی۔۔۔۔

- تو ٹھیک ہے پھر پڑھو بسم اللہ آج ہی رخصتی کر دیتے ہیں پھر بیا بیٹی کی۔۔۔۔ جب اپنے سائیں کی فکر کر سکتی ہے تو پھر خوشی خوشی رہیں ایک دوسرے کے ساتھ۔۔۔۔ ہمارے لیے اس سے زیادہ خوشی کی بات اور کیا ہوگی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- مانور بیٹی بھی آئی ہوئی ہے تو آج کر دو اس کے ماموں کو فون وہ بھی آجائیں آج رات ہم اپنی بیٹی کو رخصت کر دیں گے۔۔۔

- ویسے تو رخصت ہو کر بھی بیٹی نے ہمارے پاس ہی رہنا ہے۔ چلو کوئی نہ بیٹی سے آج بہو بنا کر رخصت کر لیتے ہیں۔ کل سے پھر بیٹی بنالیں گے۔۔ چوہدری صاحب مسکراتے ہوئے بیس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولے تھے۔۔

- گھر میں ایک خوشی کا سماں بن گیا تھا بیانے شرما کر پلکیں جھکائی تھی۔ جبکہ خرم اس کو آج پہلی بار بے حد محبت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔۔۔

- اسے اچھا لگا تھا بیا کا اپنی طرف داری میں بولنا۔۔۔ وہ تو انعام دینے کا بھی وہ ارادہ رکھتا تھا۔ مگر ابھی موقع نہیں تھا۔ بیا خود پر اس کی نظروں کو محسوس کرتے ہوئے۔۔۔ چائے وہاں پڑے ٹیبل پر رکھ کر نو دو گیارہ ہو چکی تھی۔۔۔

www.kitabnagri.com

- چل خرم کی ماں کچھ گھنٹے ہیں تیرے پاس کر لے تیاری۔ ویسے تو زیادہ تیاری کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم نے کون سا باہر سے کسی کو بلوانا ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- بس بیا کے ننیال والے آجائیں گے اور ہم لوگ ہونگے اور باقی کا بڑا تام چھام ہم اس کے ولیمے میں کریں گے۔۔۔

- پورے گاؤں کو بلوائیں گے۔۔ بلکہ ساتھ والے گاؤں بھی آئیں گے چوہدری خرم کے ولیمے۔ بہت بڑا جشن کریں گے ہم اپنے پتر کی شادی کے خوشی میں۔۔ آج پہلی بار چوہدری صاحب نے ہنستے ہوئے اپنے بیٹے کو اپنے سینے سے لگایا تھا۔۔۔ خرم کی ماں پاس کھڑی ہوئی ہاتھ اٹھا کر اللہ کا شکر ادا کر رہی تھی کہ آج باپ بیٹے نے دل اسے ایک دوسرے کو سینے سے لگایا تھا۔۔۔

oooooooooooo

"جاؤ جلدی چینیج کرو میں کھانا آرڈر کرنے لگا ہوں۔۔۔ واش روم سے نکلتے ہی بولا۔۔۔ وہ انٹر کام اٹھا کر کھانا آرڈر کرنے کرنے لگا۔۔۔
- بتاؤ کیا کھاؤ گی۔۔۔ فون کان کو لگائے ہوئے اس نے میرے پوچھا تھا۔۔۔

- میرے لیے تو آپ یہاں کا کوئی مزیدار تھا جنک فوڈ منگوا دیں۔۔۔ واش روم میں جاتے ہوئے بولی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- کھانا بتاؤ کیا کھاؤ گی! کوئی جنگ فوڈ نہیں آئے گا تمہارے لیے۔۔۔ اس طرح کے کھانے کھا کر تم اپنی حالت دیکھو جان نام کی کوئی چیز ہے تم میں۔۔۔

- زرا سا پاس آتا ہوں تو تمہاری جان نکلنے والی ہو جاتی ہے۔ انکار کرتے ہوئے بول رہا تھا۔
- جھوٹ تو مت بولیں شاہ جب بھی پاس آتے ہیں۔۔۔ وہ ذرا سا نہیں ہوتا آپ میری جان نکالنے پر تلے ہیں۔ تب ہی میں مرنے والی ہوتی ہوں۔۔۔ اس سے میرے کھانے کا کوئی تعلق نہیں ہے۔۔۔

- ر کور کو کیا کہا!! فون کو واپس دیوار پر لگاتے ہوئے تیز قدموں سے اس کی جانب آیا تھا۔۔۔

- جتنی تم بک بک کر رہی ہو ایک بار تم کھانا کھا لو اگر تمہارے ہوش نہ ٹھکانے لائے تو میرے نام بدل دینا۔۔۔ واش روم کا دروازہ منہ پر بند کرنے سے شاہ اپنی بے چینیاں بیان کرتا ایک دفعہ پھر سے آکر رسیور اٹھا کر کان کو لگائے کھانا آرڈر کرنے لگا تھا۔۔۔

- شاہ ویسے میں آپ کا نام کیوں بدلوں۔۔۔ کیا آپ کو اپنا نام پسند نہیں ہے۔ وہ کچھ دیر کی خاموشی کے بعد اندر سے آواز دیتے ہوئے ساتھ میں کھی کھی کر کے ہنس رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- ایک بار باہر آ جاؤ بتاتا ہوں !!!

- نہیں ابھی بتائی میں آپ کا جواب سننے کے بعد ہی باہر آؤں گی۔۔۔ وہ جان بوجھ کر شاہ کو تنگ کر رہی تھی۔۔

- ٹھیک ہے دروازہ کھولو میں اندر آ کر بتا دیتا ہوں۔۔ نہیں رہنے دے مجھے پتہ ہے میرب کے سوال بہت زیادہ کمپلیکیٹڈ ہوتے ہیں۔۔۔ آپ میرے سوال کا جواب نہیں دے سکیں گے۔۔۔

- میرب میرا ٹائم ویسٹ مت کرو دو منٹ کے اندر تم باہر آؤ۔ وہ ابھی اور کچھ بولنے ہی والا تھا کہ ہوٹل مینجمنٹ فون اٹھا چکی تھی۔۔ تو وہ کھانا آرڈر کرنے لگا۔۔ اس کے آرڈر کرنے کی آواز میرب بھی سن چکی تھی۔۔ تو اس لیے خاموش ہو گئی۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- پاگل لڑکی پتہ نہیں کب تمہارا یہ بچپنا جائے گا۔۔ میں تمہاری قربت کو حاصل کرنے کے لیے کتنا بے قرار ہوں۔ اور ایک تم ہو جسے مذاق سوجھ رہے ہیں۔۔۔
- وہ کھانا آرڈر کرنے کے بعد تکیے پر سر ٹکا کر اڑا تر چھاسا لیٹا ہوا سوچ کر مسکرا دیا۔۔

oooooooooooo

Posted On Kitab Nagri

"میرب فریش ہو کر باہر نکلی تو شاہ کھانے کی ٹرالی روم کے اندر لا کر دروازہ بند کر رہا تھا۔ مگر وہ ٹرالی وہاں پر ہی روکے میرب کی جانب دیکھ جا رہا تھا۔"

- دیوانگی بھری نظروں سے دیکھتا ہوا آتش لبوں سے مسکرایا۔ اس کی نظریں ہی نہیں ہٹ رہی تھی میرب سے۔

- بلیک ٹراؤزر اور بلیک شرٹ میں اس کا گوارنگ چمک رہا تھا۔۔۔ وہ شاہ کو پاگل کر دینے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

- ہاف بازو والی ٹی شرٹ سے اس کے گورے گورے بازو دیکھ کر شاہ کا دل دھڑکتا ہوا پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو تیار تھا۔۔۔

- شاہ کیا منگوایا ہے آپ نے۔۔۔ وہ جو اپنی ہی دھن میں مست کھانے کی ٹرے کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

- اس کی کمر پر اس لمبے سلکی بار بکھرے ہوئے کسی آبشار کا منظر پیش کر رہے تھے۔۔۔

- میرب کے کھلے بال شاہ کو بہت پسند تھے۔۔۔ جب سے شادی ہوئی تھی وہ

Posted On Kitab Nagri

میرب کو کبھی بھی شارٹ کٹنگ کروانے ہی نہیں دیتا۔

۔ اس کے کھلے کمر پر بکھرے ہوئے بال دیکھ اکثر شاہ بہک کر میرب کی جان کو مشکل میں ڈال دیتا۔۔ جیسے کہ اس وقت شاہ اس کے حلیے کو دیکھ کر بے قابو سا ہو کر ساکت کھڑا تھا۔

۔ شاہ یہ کیا ہے میرب کھانے کو ہی دیکھے جا رہی تھی۔ ایک ٹرڈیشنل سی ڈش پر انگلی رکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔۔

۔ پہلے تم یہ بتاؤ کہ یہ کیا ہے!! میرب کی پنکڑیوں پر انگلی رکھتے ہوئے بہکی نگاہوں سے دیکھ کر اس کے قریب ہوا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

۔ شاہ نہیں پلیز مجھے بہت بھوک لگی۔ شاہ کے ارادے دیکھتے ہوئے میرب نفی میں سارے ہلاتے ہوئے پیچھے ہوئی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- مجھے بھی بہت زیادہ بھوک لگی ہے۔ اور تمہاری بھوک میری بھوک کے مقابلے کچھ بھی نہیں۔۔
میرے پاس آؤ اور مجھے صبر دلانے کے لیے اپنی خوبصورت پنکھڑیوں کو اپنی مرضی سے مجھ پر قربان
کرو۔۔ ورنہ جانے شاہ قسم سے کھانا تو میں تمہیں نہیں کھانے دوں گا۔

- ایسا حلیہ بنا کر تم میرے ضبط کو آزما رہی ہو۔۔۔ اس کے قریب ہوتا جا رہا تھا وہ اپنے قدم پیچھے کو لے
جاتے ہوئے شاہ سے جان چھڑا کر کھانا کھانے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔
- شاہ میں نے تو یہ آپ کے لیے پہنا ہے تاکہ میں آپ کو اچھی لگوں۔ میں نے اس لیے تھوڑی پہنا تھا
کہ۔ وہ پیچھے پیچھے جاتی ہوئی الماری سے جا لگی تھی۔

- ہاں تو اچھی نہیں بہت اچھی لگ رہی ہو۔۔۔ اتنی اچھی کہ شاہ مر رہا ہے تمہیں اپنی قربت میں لانے
کے لیے۔ کہتے ہوئے اس کے چہرے پر جھکنے لگا تھا۔۔۔
www.kitabnagri.com

- شاہ پہلے کھانا وہ شاہ کے لبوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس کا ارادہ ناکام بناتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میرب مروگی تم میرے ہاتھ سے کتنی بار منع کیا ہے مجھے اس طرح سے مت روکا کرو۔۔۔ مجھے
مزا حمتیں بالکل پسند نہیں ہے۔۔۔

- ایک دم سے شاہ آگ کا گولا بن کر میرب کے چہرے پر جھکا۔۔ اس کی کمر پر دونوں ہاتھ پیچھے کی
طرف پن کر چکا تھا۔۔۔

- اپنے لب اس کی نازک سے پنکھڑیوں پر رکھ کر سخت قید میں لے چکا تھا۔ انداز جارہا تھا اور میرب
بے بس تھی۔ اس کے جان لیوا لمس کو محسوس کرتے ہوئے وہ تڑپ سی گئی تھی۔۔۔

- کیونکہ شاہ اس وقت پیار سے زیادہ غصے والے موڈ میں تھا۔ اور غصے میں تو وہ میرب کی جان نکال لیتا
تھا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- میرا پچھتا رہی تھی کہ اس نے کیوں شاہ کے لبوں پر ہاتھ رکھ کر اس کے کس والے مڑ کو خراب کیا تھا
۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ جانتی تھی کہ شاہ کو ایسے لمحات میں میرب کی زرا سی مزاحمت بھی زہر لگتی ہے۔۔۔۔ اب میرب نے پنگا لیا تھا تو اس کی سزا وہ بھگت رہی تھی۔۔

- اس کے لبوں کو اپنی آتش ہو نوٹوں میں قید کیے میرب کا حشر برپا کر رکھا تھا۔۔۔۔ میرب کو سانس تک نہیں لینے دے رہا تھا۔۔۔۔ میرب اس کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے صرف اور صرف شاہ کی سختی کو برداشت کر رہی تھی۔۔

- کیونکہ اس سے زیادہ پنگا لینے کی ہمت نہیں رکھتی تھی۔۔۔۔ ذرا سی مزاحمت کی اتنی بڑی سزا دے رہا تھا۔۔۔۔ پورے دس منٹ کے بعد کہیں جا کر میرب کو آزادی بخشی تھی۔۔۔۔ سانس نہ آنے کی وجہ سے میرب کی آنکھوں سے پانی نکل کر اس کی گالوں پر آ گیا۔۔۔

www.kitabnagri.com

- اگر دوبارہ ایسی حرکت کی تو ابھی تو بس ان پر قیامت ڈھائی ہے۔ دوبارہ ایسی حرکت کی تو ان کو کھا کر قصہ ہی ختم کر دوں گا۔۔۔۔ آنکھیں دکھاتے ہوئے روعب دار انداز میں بولا۔۔

- آپ بہت ظالم ہیں !!!

Posted On Kitab Nagri

- جب پتہ ہے کہ میں اپنی قربتوں کے معاملے میں اتنا ظالم ہوں تو کیوں میری جان میرے ساتھ پنگے لے کر اپنی جان کو مشکل میں ڈالتی ہو۔۔ اب دیکھونا تم نے مجھ سے کیا کروادیا۔۔

- اس کی پنکھڑیوں پر خون کی ننھی ننھی بوندیں دیکھ کر مصنوعی ہمدردی دکھاتے ہوئے۔۔ واپس پنکھڑیوں پر جھکا اور ایمانداری سے صرف خون کی بوندوں کو اپنے اندر اتارتے ہوئے پیچھے ہوا تھا۔

- چلو اپنا سوگ ختم کر کے آجاؤ۔ کھانا کھاتے ہیں۔ آتش لبوں سے مسکراتے ہوئے کھانے والی ٹرائی پکڑ کر صوفے کے پاس لاتے ہوئے کھانا اٹھا کر ٹیبل پر لگانے لگا۔۔ جیسے کہ کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

- آنکھوں کو صاف کرتے ہوئے شاہ کے پاس والے صوفے پر آکر بیٹھ گئی تھی۔۔

- یہاں پر آکر بیٹھو۔۔ ہاتھ آگے کرتے ہوئے اسے اپنی گود میں بیٹھنے کو بولا تھا۔

- نہیں میں یہیں پر ٹھیک ہوں پھولے ہوئے منہ سے جواب دیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

۔ میں نے تو تم سے پوچھا ہی نہیں کہ تم وہاں پر ٹھیک ہو یا نہیں۔۔۔ میں نے کہا یہاں پر آکر بیٹھو۔۔۔
ہاتھ سے پکڑ کر اپنی جانب کھینچتے ہوئے۔۔ ایک ہی جھٹکے میں گود میں اپنی گود میں بیٹھا چکا تھا۔۔

۔ موڈ بنانے کی ضرورت نہیں ہے ہزار بار منع کیا ہے کہ مجھے اس طرح سے خود سے دور مت کیا کرو
۔۔۔ مجھ سے ضبط نہیں ہوتا۔۔ مگر تم اپنی حرکتوں سے باز نہیں آتی۔ اور میں اپنے ارادوں سے، تو
اس میں منہ سجانے والی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔ نوالا بنا کر اس کے منہ میں ڈالتے ہوئے بولا تھا۔

۔ شاہ آپ بہت ظالم ہیں آپ کو مجھ پر بالکل ترس نہیں آتا ہے۔۔ ہونٹوں پر شاہ کی شدت سے ہونے
والی جلن سے وہ ابھی بھی تڑپ رہی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

۔ شاہ کی جان اس کو ظالم ہونا نہیں کہتے۔ یہ تو میرا پیار ہے میری جان کے لیے۔ اسے ٹسویں بہاتے
ہوئے دیکھ شاہ کو اس کی حالت پر ترس آیا۔ اور بچوں کی طرح چھوٹی چھوٹی سسکیاں لے کر روتے
ہوئے دیکھ ہنسی بھی آرہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- چلو منہ کھولو ابھی سے رونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ابھی تو میں نے تمہاری بہادری کا ٹیسٹ لینا ہے۔۔ شاہ کی جان کو شاہ سے اب ڈر نہیں لگتا۔۔ اور اب تم بڑی ہو گئی ہو۔ وغیرہ وغیرہ۔۔

- ان سب باتوں کا ٹیسٹ بھی تو لینا ہے مجھے۔۔ تم تو ابھی سے ہی رونے لگی ہو اس کی جانب شرارتی نظروں سے دیکھ کر مسکراتے ہوئے بول رہا تھا۔۔ نوالہ اس کے آگے کیے ہوئے آنکھ کے اشارے سے کھانے کو کہا۔۔۔

- میرب نے کھانے کے لیے ہونٹ کھول دیے تھے۔ انکار کی سزا وہ کچھ دیر پہلے بھگت چکی تھی۔ اس لیے اب وہ شاہ کو اور اکسانا نہیں چاہتی تھی کہ وہ اس کی جان کو مزید ہلکان کرے۔۔۔

- مگر پیرپ کے پاس ایک اور طریقہ تھا شاہ سے بدلہ لینے کا جو کہ وہ لے چکی تھی۔۔ شاہ سی سی کرتا رہ گیا۔۔

- نوالہ منہ میں ڈالتے ہوئے۔۔ شاہ کی انگلی پر زور سے دانت گاڑتے ہوئے اپنا بدلہ پورا کر چکی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اب یہ سی سی مت کریں۔۔ آپ نے بھی تو مجھے اسی طرح سے تڑپایا ہے۔ اپنے ہاتھ کو ہلاتے ہوئے شاہ کو سی سی کرتے ہوئے دیکھ میر۔ کو بڑا مزہ آرہا تھا۔

- بہت مزہ آرہا ہے نا تمہیں میرب کی بچی۔ ذرا کھانا کھا لو اس کے بعد اگر منٹوں کے حساب سے تمہاری جان نہ نکالی تو پھر کہنا۔۔ وہ ہنستے بول رہا تھا۔۔

- سارا کھانا میرب کو اپنی گود میں بٹھا کر ہی کھلایا تھا۔ میرب نے کتنی بار اٹھنے کی کوشش کی۔۔ مگر یہ شاہ کی ضد تھی تو ضد میں تو شاہ کبھی میرب کو نہیں جیتنے دیتا۔۔ آخر میرب نے ہی ہار مانتے ہوئے اٹھنے کا ارادہ ترک کر دیا تھا۔۔

Kitab Nagri

oooooooo

پلیز اس کو بند کریں وہ آنکھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے شرم سے لال ہو رہے تھی۔۔ میں تو بالکل بند نہیں کروں گا وہ جو کر رہی ہے تم بھی ویسا ہی رو مینس میرے ساتھ کرو۔۔ وہ بھی اس کا ہسبینڈ ہے میں بھی تمہارا ہسبینڈ ہوں۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ کھانے کے بعد رومینٹک ترکش سیریل لگا کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔ بڑی سی ایل سی ڈی پر کپل آپس میں بہت ہی بولڈرومنس کر رہے تھے۔۔۔

- میرب کی تو حالت خراب ہو رہی تھی شاہ کے سامنے ایسا سین دیکھتے ہوئے۔ وہ تو اکیلے میں بھی کبھی اس طرح کی چیز نہیں دیکھتی تھی۔۔ اور اب تو شاہ اس کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔۔

- اپنی ٹی شرٹ کو اتار کر صوفے پر پھینکتے دیا۔۔ میرب کی کمر پر دونوں ہاتھ رکھ کر اسے چھوٹی سی گڑیا کی طرح اٹھاتے ہوئے اپنے پیٹ پر بیٹھا لیا۔۔

- آنکھوں سے ہاتھ ہٹاؤ اور دیکھو وہ کیا کر رہے ہیں۔ اس کی دونوں کلائیوں کو پکڑ کر چہرے سے ہٹاتے ہوئے سامنے لگا ہوا رومینٹکس سین زبردستی دکھانے پر تلا ہوا تھا۔۔

- شاہ آپ کتنے بے شرم ہیں۔۔ مجھے نہیں دیکھنا۔۔ آپ دیکھیے آپ کو دیکھنا ہے تو۔۔ وہ آنکھیں زور سے بند کیے ہوئے بولی تھی۔۔ جبکہ شاہ اس کی دونوں کلائیوں کو تھامے ہوئے اسے اپنے چہرے پر جھکا چکا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اس کی گردن پر اپنے لب رکھ کر چھوڑتے ہوئے وہ پوری طرح بہک چکا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ میرب اس طرح کا سین کبھی نہیں دیکھے گی۔۔ یہ تو صرف وہ میرب کو تنگ کرنے کے لیے بول رہا تھا۔۔
- اسے اپنے پیٹ پر بٹھا کر خود پر جھکائے ہوئے تھا۔۔ میرب کے دونوں گھٹنے پیچھے کی جانب فولڈ تھے۔۔

- شرٹ کے اندر اس کی کمر پر شاہ کے رکھے ہوئے ہاتھ میرب کو اپنی کمر کے اندر دھنستے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔

- کروٹ لیتا ہوا میرب کو نیچے کر خود اس کے اوپر آگیا۔۔ اس کے چہرے پر اپنے لب رکھتے ہوئے پورے چہرے کا طواف کر رہا تھا۔ اس کی چھوٹی سی ناک کو چومتے ہوئے مسکرا دیا۔ شاہ کو اس کی چھوٹی سی ناک بہت خوبصورت لگتی تھی۔۔۔

- اس کی آنکھوں پر لب رکھتے ہوئے باری باری چومتے ہوئے اس کے دونوں ہاتھوں میں اپنی مضبوط انگلیاں پھنسا کر اس کے تڑپتے ہوئے وجود کو اپنی حراست میں لے رکھا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- کان کی لو پر اپنے دانت رکھ کر چوم کر سخت بن دیتے ہوئے اس کی جان نکال لے گیا۔۔ اس کے منہ سے سسکی نکلی تھی۔۔

- باری باری دونوں کانوں پر عمل دہراتے ہوئے میرب کو سسکنے پر مجبور کر رہا تھا۔ وہ آنکھیں بند کیے ہوئے شاہ کی اتباع شدتوں کو سہنے پر مجبور تھی۔۔۔

- اس کے چہرے پر چکا اس کی پنکھڑیوں کو سختی سے قید میں لیے میرب کو ایک ایک سانس کے لیے تڑپا رہا تھا۔۔۔

- ٹانگوں کو اپنی ٹانگوں میں پن کیے ہوئے اس کے چھوٹے سے وجود کو اپنے نیچے پائے ہوئے تھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

- وہ اسی طرح میرب کو ہمیشہ بے بس کر کے اپنی محبت نچھاور کرتا تھا۔۔۔ یہ شاہ کا انداز محبت تھا۔۔۔ جو کہ بہت سخت تھا۔ مگر اب تو میرب کو شاہ کی عادت ہو چکی تھی۔۔۔

- وہ جانتی تھی کہ شاہ جب اس کے قریب آتا ہے اسے ایک ایک سانس کا محتاج کر دیتا ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اس کے لبوں پر چکانمی کے ہر قطرے کو پیتے ہوئے لبوں کے آخری قطرے کو پی کر اپنے لبوں کی پیاس بجھا رہا تھا۔۔

اب اس گردن پر لمسوں کی بارش کرتے ہوئے اسے تڑپا رہا تھا۔۔۔ میرب تکیے پر اپنا سر ادھر سے ادھر کرتے ہوئے اس کے گرم گرم لمسوں سے تڑپ رہی تھی۔۔

- اوپر اٹھا اور میرب کی شرٹ کے دامن کو پکڑتا ہوا اوپر کی جانب لے گیا تھا۔۔ اس سے پہلے کے میرب شرم سے اور لال ہوتی۔۔۔ بلینکٹ سے خود کو میرب کے ساتھ کور کر چکا تھا۔۔۔ مگر اب شرٹ نام کی دونوں کے پاس کوئی چیز موجود نہیں تھی۔۔

www.kitabnagri.com

- اپنا مضبوط کسرتی سینہ لیے شاہ اپنے لب اس کے دل والے مقام پر چکا تھا۔۔ گرم نرم لمس چھوڑنے لگا تھا۔۔۔ میرب کے پورے وجود میں سنسنی دوڑ رہی تھی۔۔

- بے اختیار میرب کا ہاتھ شاہ کی گردن پر رکھا گیا۔۔ اور ناخن شاہ کی گردن میں گھونپ دیے۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ بھی کیا کرتی شاہ کے لمس تو اس کی جان نکال رہے تھے۔ میرب کے ناخنوں کی چبھن سے شاہ کو کچھ بھی فرق نہیں پڑا تھا۔۔۔

۔ شاہ تو اپنے لبوں پر اس کی دھڑکنوں کو محسوس کرتے ہوئے جیسے پاگل سا ہو گیا۔۔ اس کے دل والے مقام پر لب رکھ کر دھڑکنوں کا رقص سن رہا تھا۔۔۔

۔ اس کے جسم کی رعنائیوں کو چوم کر بہکتا ہوا میرب کی ہر لمحے جان نکال رہا تھا۔۔ اس کی قربت میرب کو سسکنے پر مجبور کر رہی تھی۔۔۔

۔ روم میں اس کی سسکیاں تیز ہونے لگی تھی۔۔ شاہ کے گستاخ لب دل سے ہوتے ہوئے اس کے پیٹ پر جار کے تھے۔۔۔

۔ وہ اس کے پیٹ پر لمسوں کی طوفانی بارش برساتے ہوئے میرب کو ہلکان کیے ہوئے تھا۔۔۔ وہ تکیے کے دونوں کونوں کو پکڑے ہوئے تیز سانس لے رہی تھی۔ وہ تکیے پر سر رکھے ادھر سے ادھر کیے ہوئے مچل رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ کی قربت میرب پر اسی طرح بھاری پڑتی تھی۔ مگر وہ اپنے شاہ کی قربتوں میں ٹوٹ کر بھی پر سکون ہی محسوس کرتی تھی۔۔۔ شاہ اور میرب کی سانسیں بہت تیز ہو رہی تھی۔۔۔

- شاہ اپنا ہاتھ دل والے مقام پر سختی سے رکھے ہوئے تھا۔ جب کہ لب پورے وجود کی رعنائیوں کو چومتے ہوئے میرب کی جان کو پوری طرح سے مشکل میں ڈال رہے تھے۔۔۔
اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

۔ دونوں کی تیز سانسوں کا شور روم میں سنائی دے رہا تھا۔۔۔ وہ اپنی محبت کی بارش پوری طرح سے
میرب کے وجود پر برسار رہا تھا۔۔۔ آج ترکی کے خوبصورت شہر استنبول میں رومان شاہ اور میرب کی
ایک خوبصورت داستان محبت لکھی جا رہی تھی۔۔۔

۔ میرب کے وجود کے پورے پورے شاہ اپنی محبت کی داستان لکھ رہا تھا۔۔۔ اسے پوری طرح سے محبت کی
بارش میں بھگو کر خود کی اکھڑی ہوئی سانسیں لیے اس کے ساتھ لیٹ گیا۔۔۔

Kitab Nagri

۔ شاہ۔۔۔ ہم۔۔۔ آپ بہت ظالم ہیں www.kitabnagri.com

میری جان لے لیتے ہیں آپ، اس کے مضبوط سینے میں سر چھپاتے ہوئے شکوہ کر رہی تھی۔۔۔

۔ کیا کروں جب جب تمہارے پاس آتا ہوں۔ تمہارے شاہ کا خود پر قابو ہی نہیں رہتا۔۔۔۔۔ جانتا ہوں
تمہاری جان کو بہت مشکل کر دیتا ہوں۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- عشق میں محبوب کی قربت کو سہنا لازم ہوتا ہے۔۔۔ جان شاہ ماتھے پر لب رکھتے ہوئے پیار سے چومتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

oooooooooo,

میر آپ کہیں جا رہے ہیں؟

آج تقریباً 14 15 دن ہو گئے تھے ان کو اس اپارٹمنٹ میں مگر دونوں میں بات نہ ہونے کے برابر تھی۔۔۔ میر میں آپ سے بات کر رہی ہوں آپ مجھے کیوں اس طرح انکور کر رہے ہیں۔

اگر آپ کو مجھ پر غصہ ہے تو اپنا غصہ مجھ پر نکالیں مگر یہ آپ کی خاموشی مجھ سے برداشت نہیں ہوتی ہر بار اپنی بات کے جواب میں شاہ میر کی خاموشی پر مرہا جھنجھلا اٹھی تھی۔۔۔

www.kitabnagri.com

- ہاتھ چھوڑو میرا شکر کرو کہ میں کچھ بول نہیں رہا، اگر بولوں گا تو تم برداشت نہیں کر سکو گی، اور غصہ تو تم میرا برداشت ہی نہیں کر پاؤ گی۔ مر جاؤ گی تم۔۔۔ غصے سے ہاتھ جھٹک کر گہر برساتی نظروں سے دیکھ لفظوں کی آگ میں اسے جھلسا رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"اتنی نفرت کرنے لگے ہیں آپ مجھ سے کہ خود کو چھونے کا حق بھی مجھ سے چھین لیا ہے۔۔۔ بھگی پکلوں سے شکوہ گر نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔"

آپ نے ایک بار مجھ سے پوچھنا گوارا نہیں کیا کہ میرے ساتھ کچھ غلط تو نہیں ہوا۔ بلکہ آپ کیوں پوچھیں گے، آپ کو تو یہ یقین ہے کہ میرے ساتھ غلط ہوا ہے۔ پہلے آپ نے اعلیٰ ظرفی دکھادی اس ناپاک مرہا کو اپنی محبت دے کر خود کو عظیم بنا لیا۔۔۔

اب بار بار تو آپ یہ ہمت نہیں دکھا سکتے نا۔ آخر آج مرہا کے صبر کا باندھ بھی ٹوٹ گیا تھا۔ وہ نہ تو اس سے کچھ پوچھ رہا تھا اور نہ اسے بتانے دے رہا تھا۔

ہاں بولو بولو چپ کیوں کر گئی ہو میں بھی تو دیکھوں کہ تمہارے دماغ میں کتنا خناس بھرا ہوا ہے۔۔۔ کتنا اعلیٰ تم سوچ سکتی ہو۔ غسیلے لہجے سے اس کے جبرے کو سختی سے پکڑے ہوئے چیخا تھا۔۔۔

۔ کیا غلط کہا ہے میں نے؟ پاس ہوتے ہوئے بھی مجھے کسی گندے کپڑے کی طرح آپ نے مجھے خود سے دور رکھا ہوا ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

خود کو ہاتھ نہیں لگانے دیتے، میری طرف دیکھتے نہیں تو کیا سمجھوں میں ان ساری باتوں کا مطلب۔ بنا اپنے جبرے کو چھڑوائے درد شدت سے روتی ہوئی بولی۔۔
- میں تمہیں کوئی صفائی نہیں دوں گا۔ تمہارا دماغ جتنا سوچ سکتا ہے تم سوچو۔
جبرے کو جھٹکے سے چھوڑتے ہوئے غصے سے جا کر صوفے پر بیٹھ گیا۔۔

مرہا کا دل ٹوٹ گیا تھا شاہ میر کی اس طرح کے رویے سے۔ یہ اس کا میر تھا ہی نہیں۔ میر تو مرہا کی آنکھوں میں ایک آنسو کا قطرہ دیکھ کر تڑپ جایا کرتا تھا۔ اور یہاں مرہانے رو کر اپنی حالت خراب کر رکھی تھی۔ مگر اس پر کوئی اثر نہیں تھا۔۔

- میر جب آپ کے دل نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ میں آپ کے قابل نہیں رہی۔۔ تو پھر آپ مجھے طلاق!!!! چیخ کی ایک زوردار آواز روم میں آئی تھی۔ شاہ میر کے بھاری ہاتھ کا تھپڑ پڑنے سے مرہا لڑ کھڑا کر زمین پر گر گئی۔ مرہا کی بات ادھی منہ کے اندر ہی تھی کہ شاہ میر نے کھڑے ہو کر اتنی زور سے تھپڑ مارا تھا کہ مرہا کی نازک سی جان نہ سہتے ہوئے زمین پر گر گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- کیا بکوس کی تم نے، بہت شوق ہے تمہیں مجھ سے دور جانے کا، تمہیں تو میں اپنی ہاتھوں سے مار دوں گا، مگر خود سے دور کبھی نہیں جانے دوں گا۔ یہی تو میرے بس میں نہیں ہے کہ میں تمہیں خود سے دور کر سکوں۔۔۔

تمہاری جرات کیسے ہوئی اتنی گھٹی بات اپنے منہ سے نکالنے کی۔۔۔

کلائی سے پکڑ کر واپس کھڑے کرتے ہوئے دھکا دے کر اسے سونے پر گراتے ہوئے اس کے جبرے کو پکڑ کر لفظوں کو چباتے ہوئے چیخ رہا تھا۔۔۔

- اپنا ایک گھٹنا صوفے پر فولڈ کیے ہوئے جبکہ دوسری ٹانگ کو زمین پر رکھے ہوئے تھا۔
- مرہا ڈر کر سہم گئی تھی۔ نہ تو ڈر سے اس کی آنکھوں میں آنسو آرہے تھے نہ ہی آواز نکل رہی تھی۔۔۔
www.kitabnagri.com

- اس کا سارا وجود کانپ رہا تھا وہ تو سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ میرا سے تھپڑ مار سکتا ہے۔ ڈرپوک مرہا جس کا مان ہی میرا تھا۔۔۔ میرے تھپڑ سے اس کا سارا کانفیڈنس پانی کی طرح بہہ گیا۔ جو میرے ہی اس

Posted On Kitab Nagri

کے اندر بھرا تھا۔۔۔ پھٹی پھٹی آنکھوں سے میرے سینے کی جانب دیکھ رہی تھی۔ آنکھوں میں دیکھنے کی ہمت ہی نہ تھی۔۔

اب بولو گی کہ میں تمہیں؟؟ وہ کہتے ہوئے رکا تھا۔ کیونکہ اس گندے الفاظ کا استعمال وہ اپنی زبان سے کر ہی نہیں سکتا تھا۔۔۔

نن۔۔ نن۔۔ نہیں کہوں گی۔ کبھی نہیں کہوں گی۔ مجھے تھپڑ نہیں مارنا پلینز۔ میں کبھی بھی نہیں کہوں گی۔ کانپتے ہوئے خود پر جھکے ہوئے میرے بچنے کے لیے آنکھیں بند کر گئی تھی۔ وہ بچوں کی طرح سم گئی تھی۔۔

اس کی سہمی ہوئی حالت دیکھ شاہ میر خود پر قابو پاتے کھڑا ہو گیا۔ وہ غصے سے روم سے جا چکا تھا۔ جبکہ مرہا وہیں صوفے پر بیٹھی ہوئی سسکیوں سے رو رہی تھی۔ وہ گھٹنوں میں سر دیے اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں کے گرد باندھے بیٹھی تھی۔۔۔

اس کے اندر کچھ ٹوٹ گیا تھا وہ اس کا نازک سادل تھا۔ جس میں میر کی محبت تھی میر نے آج اس دل کو کرچی کرچی کر دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا کیا بہت اچھا کیا میر نے تمہیں تمہاری اوقات دکھا کر۔ تمہارا میر کا مقابلہ ہی کیا تھا۔ تم نے کیوں میر سے یہ سب کچھ کہا۔۔ کیا سمجھنے لگی تھی تم خود کو۔

۔ تم جیسے گندی لڑکی کو میر نے ایکسپٹ کیا۔ اور تم خود کو کوئی عظیم عورت سمجھنے لگی تھی۔ بہت اچھا کیا میر نے تمہیں تمہاری اوقات دکھا کر۔۔۔۔

۔ وہ اپنے پیر کے زخم کی پرواہ کیے بنا۔ تیزی سے اٹھ کر روم میں رکھے ڈریسنگ کے مرر کے سامنے آئی تھی۔ اپنے چہرے کو دیکھ کر اپنے چہرے پر بے دردی سے تھپڑ مارتے ہوئے خود کو سزا دے رہی تھی۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

۔ مجھے تو مر جانا چاہیے مرہا تم کیوں نہیں مر رہی ہو۔۔ جتنا کچھ بچپن سے لے کر تمہارے ساتھ ہوا ہے۔ کوئی بھی غیرت مند لڑکی ہوتی تو مر جاتی۔۔۔۔ تم میں کیوں نہیں ہے ہمت مرنے کی۔ مر جاؤ۔۔۔ وہ خود کو آئینے میں دیکھتے ہوئے طعنہ مار رہی تھی اس وقت کو نیم پاگل لگ رہی تھی۔

oooooooo

Posted On Kitab Nagri

وہ کپڑوں میں ہاسپٹل میں داخل ہوا تھا وہ گن سلار سائیکل کے سر پر تانے ہوئے کھڑا تھا۔ کیا لگا تھا تجھے کہ میں تجھ تک پہنچ نہیں سکوں گا۔ دیکھ پہنچ گیا میں تجھ تک۔ تو نے دوست بن کر مجھ پر وار کیا۔ شاہ میر اس کو ٹانگوں سے مار مار کر اس کو تڑپا رہا تھا۔ جبکہ پاس کھڑی اس کی بیوی اپنے شوہر کو یوں مار کھاتے دیکھ بھاگتی ہوئی پاس آئی تھی۔۔۔

۔ وہ لاکھ گندا صحیح مگر تھا اس کے بچوں کا باپ۔ وہ اس رحم کے قابل نہیں تھا مگر پھر بھی وہ اپنی بیوی ہونے کا فرض نبھاتے ہوئے شاہ میر کے قدموں میں گر گئی پلینز چھوڑ دیں ان کو۔ وہ ہاتھ جوڑ رہی تھی۔۔۔

Kitab Nagri

۔ دیکھیے خاتون آپ مجھ سے دور رہیں ورنہ میں یہ بھی بھول جاؤں گا کہ آپ ایک عورت ہیں۔۔ اے سی پی شاہ میر عورتوں پر وار نہیں کرتا اگر آپ ان کی بیوی ہیں تو آپ کو اس کی کرتوتوں کا پتہ ہو گا۔ اس نے جو کچھ کیا ہے میں کبھی اس کو معاف نہیں کر سکتا۔

Posted On Kitab Nagri

- اس کو گرے بان سے گھسیٹ کر روم سے باہر لے جا رہا تھا۔ تم میری ساری جائیداد دے لو پلیز مجھے چھوڑ دو میرے بیٹے کو میری ضرورت ہے وہ ہاتھ جوڑتے ہوئے بول رہا تھا۔

- چھوڑ دو چھوڑ دو تجھے کمینے تو نے جو کیا ہے اس کے لیے تو میں تیرے اتنے ٹکڑے کروں گا کہ تیری سات نسلیں گنتی رہ جائیں گی۔ اس کی ٹانگوں پر اپنی ایڑیاں مارتے ہوئے وہ ہنسی سی کیفیت لیے دھاڑ رہا تھا۔۔۔

تیری دولت سے میری عزت واپس آسکتی ہے۔ تو نے میری عزت پر ہاتھ ڈالا ہے۔۔ تیرا بیٹا تو پہلے ہی آدھا مر گیا ہے۔ اور شاہ میر مرے ہوئے لوگوں کو نہیں مارتا۔ تجھے تو میں ایسی موت ماروں گا کہ تیری سات پشتیں یاد رکھیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ بنا ہاسپٹل کا لحاظ کی اس کو یہیں پر شوٹ کر دے۔۔ مگر وہ اتنی آسان موت بھی تو اسے نہیں دینا چاہتا تھا۔ اسی لیے اسے گھسیٹ کر باہر لے جا رہا تھا جب اس کے کانوں سے اس کی بیوی کی آواز ٹکرائی تھی۔ شاہ میر کے جاتے ہوئے قدم دروازے پر ہی رک گئے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

اے سی پی صاحب اس مرے ہوئے کی ہومار کر آپ کیا کریں گے۔ جس شخص کا دل ہی مر چکا ہو۔
اسے مار کر آپ کو کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔

آپ نے کہا کہ اس کی دولت سے آپ کی عزت واپس نہیں آسکتی!! تو پھر تو اس کو مار کر بھی آپ کی
عزت واپس نہیں

آسکتی۔۔ اس نے آپ کی عزت پر ہاتھ ڈالا ہے۔۔
اس شخص کو سزا دینے کے لیے اس کی بھی عزت پر ہاتھ ڈالیں گے تب ہی آپ کے دل کو سکون ملے
گا۔۔ اور حساب بھی برابر ہو گا۔۔

۔ پتہ نہیں وہ عورت کیا سوچ کر یہ بول رہی تھی۔۔ شاہ میر سمجھ نہیں پایا تھا۔ بھلا وہ اس عورت کو کیا کہتا
جو عمر میں اس سے بہت بڑی تھی۔۔ آپ کہنا کیا چاہتی ہیں سوچتی ہی نظروں سے دیکھتا ہوا بولا۔۔
دیکھنے میں تو بہت سمجھدار لگ رہے ہیں مجھے تو لگا کہ آپ میری بات کا مطلب سمجھ جائیں گے۔۔۔
جوان بیٹی کا باپ ہے یہ اب تو سمجھ ہی گئے ہوں گے کہ میں کیا کہنا چاہتی ہوں۔۔۔ دور کھڑی ہوئی
سپاٹ لہجے سے بول رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں نہیں گھٹیا عورت تجھے شرم نہیں آتی اپنی ہی بیٹی کا بتاتے ہوئے۔۔۔ تو ایک کام کر تو مجھے ہی مار دے۔ مار مار دے مجھے۔۔۔ وہ اپنی بیٹی کا نام سنتے ہی پاگلوں کی طرح شاہ میر کے پاؤں کو پکڑ کر خود کو مارنے کا بول رہا تھا۔۔

دور ہٹ کتے اب تو عزت کے بدلے عزت ہی لوں گا۔۔۔ سچ کہہ رہی ہے تیری بیوی۔۔۔ تجھ جیسے گندے شخص کو مار کر تو کچھ نہیں ملے گا۔ تجھے مار کر تو میں تیرے لیے راہ آسان کر دوں گا۔ جب کہ میں تجھے پل پل مرتا ہوا دیکھنا چاہتا ہوں۔۔

جب پل پل تو اپنی بیٹی کو مرتا ہوا دیکھے گا پھر مرے گا اصل میں تو۔۔۔
- قہر برساتی نظروں سے دیکھ پاؤں مار کر یہ دھتکارتے ہوئے بول رہا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

- کہاں ہے تمہاری بیٹی بتاؤ مجھے اس کی بیوی کی جانب دیکھتے ہوئے بولا۔۔

- تم نہیں بتاؤ گی۔ کوئی نہیں ہے میری کوئی بیٹی میرا بس یہ ایک بیٹا ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

- تمہیں جو بھی سزا دینی ہے مجھے دو اپنی عزت کے نام پر یہ گھٹیا شخص چنچ رہا تھا۔ جس نے جانے کتنی عزتوں کو تار تار کیا تھا۔۔۔ وہ جس طرح سے اپنی بیٹی کے لیے تڑپ رہا تھا اب تو شاہ میر کو ہر ہال میں اس کی بیٹی تک ہی پہنچنا تھا۔

اس کے لاکھ روکنے کے باوجود اس کی بیوی بتا چکی تھی کہ اس کی بیٹی کہاں ہے۔۔۔ وہ شاہ میر کی ٹانگ پکڑ کر اسے روکنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔۔۔ شاہ میر نے اس کے ٹانگوں پر اتنی لاتیں برسائیں کہ اب تو شاید کئی دنوں تک وہ ٹھیک سے چل بھی نہ سکے۔۔۔

- میرے گناہوں کی سزا میری بیٹی کو دینا مت دینا۔ بہت چھوٹی ہے وہ بہت معصوم ہے وہ اپنی بیٹی کے نام سے فرش کر پڑا ہوا اپنے بال نوچ کر چنچ رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

- کتے انسان میری بیوی بھی بہت معصوم تھی۔۔۔ اس کا بھی کوئی قصور نہیں تھا۔ تم نے اس پر ترس کھایا نہیں نہ! تو میں کیوں کھاؤں تمہاری بیٹی پر ترس اس کے چہرے پر گھوسہ مارتے ہوئے۔ اسے چھوڑ کر وہاں سے نکل آیا تھا۔۔۔

oooooooooooo

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنا ہینڈ بیگ اٹھا کر کالج کے سامنے کھڑی ہوئی تھی۔ وہ صرف تھوڑی دیر کے لیے کسی ضروری کام سے کالج آئی تھی۔۔

۔ اس نے ڈرائیور سے کہا تھا کہ تم یہیں رکو میں صرف پانچ منٹ میں آتی ہوں۔ مگر جب وہ باہر آئی تو ڈرائیور تھانہ گاڑی وہ پریشان سی، گیٹ پر کھڑی ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔۔

۔ شاہ میر جو دور کھڑا ہوا اپنی گاڑی میں بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا گاڑی کو موڑ کر اس کے پاس لے آیا تھا۔

۔ آپ کا نام شفا ہے؟؟

جی آپ کون؟؟ وہ گاڑی کا شیشہ نیچے کر کے اس سے پوچھ رہا تھا۔۔

۔ یہ بات کریں اپنا فون اس کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے بولا۔۔

www.kitabnagri.com

شفانے حیران نظروں سے دیکھ کر فون اپنے کان سے لگایا۔۔

۔ شفا۔۔ جی ماما یہ کون ہے؟؟؟ اور آپ ان کے نمبر سے کال کیوں کر رہی ہیں۔ اپنی ماما کی آواز

پہچانتے ہی وہ حیرانی سے پوچھ رہے تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- بیٹا ڈرائیور کو کوئی ضروری کام تھا تم ان کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ جاؤ یہ تمہیں چھوڑ دیں گے۔ پریشان مت ہو میں ان کو جانتی ہوں!!

- اتنا کہہ کر اس کی ماما نے فون بند کر دیا تھا۔ شفا نے حیرانی سے بند فون کی جانب دیکھا تھا۔ مگر اپنی ماما سے بات کر کے وہ تسلی بخش انداز سے گاڑی کا پیچھے والا گیٹ کھول کر بیٹھ گئی۔

- آپ کون ہیں اور ماما نے آپ کو کیوں بھیجا ہے۔ شاہ میر جو گاڑی کو طوفان کی طرح اڑا کر لیے جا رہا تھا۔ وہ پیچھے بیٹھی ہوئی حیران نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

- کچھ دیر منہ بند کر کے بیٹھ جاؤ گی تو سارے سوالوں کے جواب مل جائیں گے۔ اتنے غصے سے سخت تا سرات لیے جواب دیا کہ شفا خاموش ہو کر سہم سی گئی۔

oooooooo

یہ آپ مجھے کہاں لے کر آئے ہیں کافی لمبا سفر طے کرنے کے بعد گاڑی ایک بہت ویران سی جگہ پر اپارٹمنٹ کے سامنے آکر رکی۔

Posted On Kitab Nagri

باہر نکلو گاڑی کا دروازہ کھولتے سخت لہجے سے بولا تھا۔

۔ نہیں میں نہیں اتروں گی آپ مجھے کہاں لے کر آئے ہیں مجھے میری بھائی کے پاس ہاسپٹل جانا ہے وہ روتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

۔ اپنے بھائی اپنی ماں اپنے باپ سب رشتوں کو بھول جاؤ۔ آج کے بعد کوئی رشتہ نہیں ہے تمہارا ان کے ساتھ۔۔ اس کے کلائی کو سختی سے تھام کر کھینچتے ہوئے اسے گاڑی سے باہر نکالتے ہوئے اپنے ساتھ لے جا رہا تھا۔

۔ ہاتھ چھوڑیں میرا وہ لفٹ میں ہاتھ چھڑاتے ہوئے باہر نکلنے کی بے جا کوشش کر رہی تھی۔ بکو اس بند کرو مجھے تمہاری آواز نہیں آنی چاہیے۔۔۔
www.kitabnagri.com

۔ اپنے باپ کی کر تو توں سے واقف ہو!! میرے خیال سے بہت اچھی طرح سے واقف ہوگی۔۔۔ تو تمہارے لیے صرف اتنا جاننا کافی ہے کہ تم اپنے باپ کے گناہوں کی سزا بھگتنے کے لیے میری دسترس تک پہنچی ہو۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اس لیے یہ فضول کے ڈرامے مت کرو۔۔۔ اور یہ بھی سن لو کہ تمہارا ماں باپ جانتا ہے کہ میں تمہیں اپنے ساتھ لے کر آیا ہوں۔۔

- اب ساری زندگی تمہیں یہیں پر اپنے باپ کی کر تو توں کا ازالہ کرنا ہے۔۔ اس کے جبرے کو پکڑ کر توڑ دینے کی حد تک دباتے ہوئے قہر برساتی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

- وہ رو رہی تھی۔ مگر وہ بے رحم بنا اس کے بازو سے کھینچتے ہوئے گھر کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا۔
- مرہا کے ساتھ والے روم کا لاک کھولتے ہوئے اسے اندر لے جا کر زمین پر پٹک دیا تھا۔ وہ نازک سی جان فرش پر گر کر درد سے کراہ اٹھی تھی۔۔

اگر میرے بابا نے غلط کیا ہے تو اس میں میرا تو کوئی قصور نہیں میں نے تو نہیں کہا ان کو کہ وہ لوگوں کے ساتھ غلط کریں۔۔ میں تو ان کے پاس رہتی بھی نہیں تھی۔ پھر آپ یہ سزا مجھے کیوں دے رہے ہیں وہ روتے ہوئے بول رہی تھی۔۔

- تمہارا یہ رونا دھونا مجھ پر کوئی اسر نہیں کرے گا۔۔ میری بیوی کا بھی کوئی قصور نہیں تھا۔۔ دوبارہ میرے سامنے رونے دھونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

- آگ برستی ہوئی نظروں سے دیکھتا ہوا روم کا دروازہ بند کر کے باہر سے لوک کرتے ہوئے چابی کو اپنی پاکٹ میں ڈال کر مرہا والے روم آگیا۔۔

وہ قدموں کی آہٹ سنتے ہی آنکھوں کو بند کر کبیل اوڑھے ہوئے سونے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے سانس روکے ہوئے لیٹی ہوئی تھی۔۔

- وہ واش روم میں چلا گیا۔ سارے دن کی بھاگ دوڑ سے وہ جسمانی اور دماغی طور پر بہت زیادہ تھک چکا تھا۔

- شاور کے نیچے کھڑے ہوئے سوچوں کی دنیا میں گم تھا۔۔ جس لڑکی کو میں اپنے ساتھ لے کر آیا ہوں۔ سچ میں اس لڑکی کا کوئی قصور نہیں ہے۔

- مگر دوسری طرف اس کا دل یہ بھی سوچنے پر مجبور تھا کہ اس کی معصوم مرہا کا بھی کوئی قصور نہیں تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- آج دو محبت کرنے والوں کے بیچ میں جو دوری تھی اس دوری کا سبب اس کا باپ تھا۔ وہ کتنی دیر کے بعد باہر نکل کر آیا تھا۔

- وہ ابھی تک اسی طرح سے کمبل اوڑھے ہوئے سو رہی تھی۔ شاہ میر نے اسے باغور دیکھا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ جاگ رہی تھی۔

- اس کے ہاتھ پر بندھی ہوئی پٹی گیلی ہو چکی تھی۔ وہ صوفے پر بیٹھ کر پٹی اتار کر اپنی ہتھیلی کی ڈریسنگ کرنے لگا تھا۔

- اس کے سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی پوری طرح سے جلی ہوئی تھی۔

- وہ پائیوڈین سے صاف کر رہا تھا۔ صاف کرتے ہوئے اسے بہت تکلیف ہو رہی تھی۔ مگر یہ تکلیف اس نے خود کو خود ہی دی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- آخر اس ہاتھ نے مرہا کو تھپڑ مارنے کی جرات کی تھی۔ جس کی سزا شاہ میر نے اپنے ہاتھ کو لائٹ سے جلا کر دی تھی۔ اس کی ہتھیلی بری طرح سے جلی ہوئی تھی۔۔۔ وہ بڑی بے دردی سے ہتھیلی کو پائوڈین سے صاف کرتے ہوئے وہ خود کو سزا دے رہا تھا۔۔

- میری غلطی تھی میں نے زبان درازی کی اور آپ نے مجھے تھپڑ مارا۔۔ پھر یہ خود کو تکلیف کیوں دی۔۔۔ مرہا جو سونے کی ایکٹنگ کر رہی تھی وہ کب پاؤں میں لگی ہوئی چوٹ کی وجہ سے بامشکل چلتے ہوئے۔۔۔

اس کے پاس آکر گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی تھی۔ درد کی شدت سے شاہ میر کو پتہ نہیں چلا۔۔

- میں نے کوئی خود کو سزا نہیں دی یہ ایک حادثے کی وجہ سے ہوا ہے۔ وہ اپنے ہاتھ کو پیچھے کرتے ہوئے تکلیف کو چھپانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔
www.kitabnagri.com

- جب جھوٹ بولنا نہیں آتا تو کوشش بھی مت کیا کریں!! زبردستی شاہ میر کے ہاتھ کو پکڑ کر درد بھری نگاہوں سے ظالم کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

دوائی لگانے دیں پلیز!!

میں خود لگالوں گا!!

محبت سے چھونے کا حق تو چھین لیا ہیں! جو احسان آپ کو مجھ پر روز کرتے ہیں میرے پاؤں کی ڈریسنگ کر کے اسی احسان کو لٹانے کے لیے پلیز مجھے دوا لگانے دے۔۔

- نم نم پلکوں کو جھکائے زبردستی ہاتھ کو تھامے ہوئے تھی۔ دوا لگانے کے ساتھ اپنی نازک سی پٹکھڑیوں سے پھونکیں مارتے ہوئے رورہی تھی۔۔

- بیوی ہو تم میری! کوئی احسان نہیں کیا تم پر۔۔ تمہاری حفاظت کرنا مجھ پر فرض ہے۔ سپاٹ لہجے سے نظریں سائیڈ پر کیے ہوئے تھا۔۔

www.kitabnagri.com

- تو پھر میرا بھی فرض ہے۔ فرض سمجھ کر ہی پورا کر لینے دیں۔۔۔

- اس کے ٹوٹے ہوئے لہجے کی نمی کو محسوس کرتے ہوئے نظر بھر کر شاہ میر نے اس کے چہرے کی جانب دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- یہ کیا ہوا ہے تمہارے چہرے پر! اس خوبصورت چہرے پر ہاتھوں کی بہت ساری انگلیوں کی چھاپے دیکھ کر شاہ میر نے سوال کیا۔۔۔۔ اس کے گال پر آگے کی جانب آئے ہوئے بالوں کو ہٹاتے ہوئے غور سے دیکھ رہا۔۔

- کچھ نہیں ہوا وہ ہاتھ پر دوا لگا کر جلدی سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ پاؤں میں انفیکشن کی وجہ سے اسے چلنے میں بہت تکلیف ہو رہی تھی۔۔

- شامیر تڑپ کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اسے جاتے ہوئے دیکھ اس کی کلائی تھام کر اسے روک چکا تھا۔۔

- کیسے جرات ہوئی خود کو تکلیف دینے کی اس کی کلائی کو تھامے اس کے چہرے کی جانب آن کھڑا ہوا تھا۔۔

- کوئی تکلیف نہیں دی میں نے خود کو! بس مرہا کو مرہا کی اوقات یاد دلارہی تھی۔۔ جس کو آپ نے اپنی انمول محبت سے اتنا زیادہ نواز دیا تھا کہ وہ اپنی اوقات ہی بھول گئی تھی۔۔ وہ بھول گئی تھی کہ مرہا

Posted On Kitab Nagri

آپ کے قدموں کی دھول بننے کے لائق بھی نہیں ہے۔۔ جو کبھی آپ کے قابل نہیں تھی۔۔ اسے
آپ نے اپنے دل میں جگہ دی۔۔۔ خود کو ہوش میں لانے کے لیے مجھے یہ کرنا پڑا۔۔

- نظر جھکائے درد سے چور لہجہ ٹپ ٹپ آنکھوں سے گرتے آنسو، اپنے وجود پر شرمندہ نگاہیں، یہ
سب کچھ دیکھ کر کچھ پل کے لیے شاہ میر خود میں ہی مر گیا تھا۔۔۔

- وہ ایسا تو مرہا کے ساتھ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔ میری طرف دیکھو ڈھوڑی پر ہاتھ رکھ کے اس کا چہرہ
اوپر کیا۔۔۔

شکوہ گر نظروں سے میر کی جانب دیکھ کر واپس پلکیں جھکالی۔۔ کیا کروں آپ کی طرف دیکھ کر جب
آپ کی آنکھوں میں خود کے لیے پیار ہی نظر نہیں آتا۔ شکوہ زبان پر لاتے ہوئے ہونٹوں کو چبا کر
رونے لگی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- مرہا اس مقام پر بھی مجھے تم ہی لے کر آئی ہو جب منع کیا تھا کہ میری اجازت کے بغیر گھر سے قدم باہر مت رکھنا کچھ سوچ کر ہی کہا ہو گا۔۔۔ مگر تمہیں تو میری پرواہ فضول لگی اسی لیے تو تم نے خود کو اتنی بڑی آزمائش میں ڈال کر مجھے سولی پر لٹکا دیا۔۔

- اس کی گوری گالوں پر خود کو سزا دیے ہوئی انگلیوں کو نشانوں کو سہلاتے ہوئے تڑپ وار آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔

- سوری مجھے پتہ ہے مجھ سے غلطی ہو گئی ہے۔ مگر میر میں بالکل ٹھیک ہوں۔ میرے ساتھ کچھ نہیں ہوا!! پلیز آپ مجھ سے نفرت نہیں کریں آپ چاہیں تو میں اللہ تعالیٰ کی پاک کتاب پر ہاتھ رکھ کر قسم کھا سکتی ہوں۔۔ سسکیاں بھرتی ہوئی آواز سے رو رہی تھی۔ آنسوؤں گلی بن کر اس کے گلے میں اٹکنے لگے تھے اپنی عزت کی صفائی پیش کرتے ہوئے۔۔

- میرا سچ میں تمہیں ایسا لگتا ہے کہ میں تم سے کردار کی صفائی لینا چاہتا ہوں۔ ریلی تمہیں یہ لگتا ہے کہ میں تم سے اس وجہ سے ناراض ہوں!!!! میرے ساتھ اتنا وقت رہنے کے بعد تم صرف مجھے اتنا ہی

Posted On Kitab Nagri

سمجھی ہو!! بہت افسوس ہوا ہے مرہا مجھے تمہاری سوچ پر۔ انگوٹھے کے پوروں سے اس کے آنسوؤں صاف کرتے ہوئے ہ نرم لہجے سے درد بیاں کر رہا تھا۔

- میر مر کر بھی کبھی تمہارے بارے میں غلط نہیں سوچ سکتا۔۔ اور تم نے مجھے اتنا گھٹیا سمجھا کہ میں تمہارے وجود سے نفرت نفرت کر سکتا ہوں۔۔۔ خدا گواہ ہے کہ تمہیں دیکھتے ہی میرے دل نے گواہی دی کہ میری مرہا اس درد بے باحفاظت ہے۔۔۔

- اور اگر خدا نخواستہ۔ اللہ نہ کرے کہ ایسا کچھ ہوا بھی ہوتا تو میں تمہارے بارے میں پھر بھی کچھ غلط نہیں سوچ سکتا۔۔۔ جان ہو تو میری!!

Kitab Nagri

- ہاں میں ناراض تم سے اس لیے تھا کہ تم نے اپنی حفاظت نہیں کی! میں ناراض اس لیے تھا کہ تمہاری ایک بے وقوفی کی وجہ سے تم کہاں پہنچ گئی تھی! تمہارے ساتھ کیا ہو سکتا تھا! ہاں میں ناراض تھا خود سے کہ میں تمہاری حفاظت نہیں کر سکا!!! میں ناراض تھا خود سے پورے شہر کی حفاظت کرنے والا اے سی پی شامیر ملک جس کی بہادری کے چرچے ہر گھر میں ہے۔ وہ اپنی ہی عزت کی حفاظت نہیں کر سکا۔۔

Posted On Kitab Nagri

میر آپ سچ کہہ رہے ہیں آپ مجھ سے نفرت نہیں کرتے؟؟ شاہ میر کی باتوں سے ڈھارس باندھے
سوالیاں نظروں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔ اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اپنے میر کے
قریب ہو گئی۔۔

- کبھی سنا ہے کہ دل اپنی دھڑکن سے نفرت کر سکتا ہے۔۔
شاہ میر چاہ کر بھی کبھی تم سے نفرت نہیں کر سکتا۔۔ میر کی محبت پر تمہیں اتنا ہی یقین تھا یہ سوچ کر
مجھے خود پر شرمندگی ہو رہی ہے۔۔۔

- تمہیں اپنے میر کی محبت پر بس اتنا ہی یقین تھا؟؟؟

www.kitabnagri.com

- شکوہ گو نظروں سے دیکھتے ہوئے بے اختیار بہت دنوں سے اپنی جان کے لمس کے لیے تڑپتے ہوئے
لبوں کو اس کی گال پر رکھ کر آنکھیں بند کر لی۔۔ نرمی سے بھرا طویل لمس اس کی گال پر چھوڑا
تھا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تھینک یو میر!!!! آپ مجھ سے نفرت نہیں کرتے۔۔۔ میر مرہا کا وجود آپ کے بنا کچھ نہیں۔۔۔۔۔
آپ مجھے محبت سے دیکھتے ہیں تو مجھے خود سے محبت ہوتی ہے۔۔۔۔۔ آپ نے محبت بھری نظریں مجھ
سے ہٹائیں تو مجھے اپنے وجود سے نفرت ہونے لگی تھی۔۔۔۔۔ میر کا محبت بھرا لمس آج اس نے 15 دن
بعد محسوس کیا تھا۔۔۔۔۔ تو وہ بے اختیار میر کے سینے سے لگ گئی۔۔۔۔۔

۔ اس کی کمر پر ہاتھ مضبوطی سے باندھے اس کے مضبوط سینے میں سماتے چلی گئی۔ روتے ہوئے ٹوٹے
پھوٹے لفظوں سے بولے جارہی تھی۔۔۔۔۔

۔ پلیز ایک بار معاف کر دیں آئندہ میں مر کر بھی گھر سے آپ سے پوچھے بنا قدم نہیں نکالوں گی۔۔۔۔۔
میر آپ میری جان ہیں۔۔۔۔۔ پلیز مجھ سے محبت کرنا کبھی مت چھوڑیے گا۔۔۔۔۔ مرہا مر جائے
گی۔۔۔۔۔ ہچکیوں سے روتی ہوئی بے اختیار ایڑیاں اٹھا کر اپنی پنکھڑیوں کو اس کی گردن پر رکھ دیا۔۔۔۔۔

۔ محبت بھرے لمس سے پر سکونیاں جاں کرتی ہوئی واپس اس کے کسرتی مضبوط سینے پر سر رکھ
گئی۔ اتنے دنوں کے باد اس کی پنکھڑیوں کے ہلکے سے لمس نے میر کی دھڑکنوں کو بے ترتیب کر دیا
تھا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- رونا بند کرو ابھی تو تمہیں سزا ملنی باقی ہے کیسے معاف کر دوں؟؟

مطلب گھبرائی نظروں سے ایک بار پھر میری چہرے کی جانب دیکھا تھا۔

- مطلب یہ کہ تم پر میرا حق ہے تو پھر تم نے اس خوبصورت چہرے پر ہاتھ اٹھانے کی جرات کیسے کی۔۔۔ جس خوبصورت چہرے پر ہاتھ اٹھا کر میرے خود کو سزا دی۔۔۔ اسی چہرے پر تم نے یہ تشدد کرنے کی جرات کیسے کی۔۔۔

اس کے چہرے پر جھکا ہوا ہاتھوں کے پیالے میں اس کا چہرہ بھرتے ہوئے باری باری لب اس کے گالوں پر رکھ کر لمس چھوڑتے ہوئے یقین محبت سے نوازا رہا تھا۔۔۔

سوری مجھے غصہ آگیا تھا!! آنکھیں بند کیے ہوئے کھڑی۔ اس کے انابی لبوں کے لمس محسوس کرتے ہوئے اپنے میرے ہاتھوں میں پگھلتی جا رہی تھی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- سوری نہیں چاہیے، سزا ملے گی معافی نہیں دے سکتا۔۔ اس کے چہرے پر چھوٹے چھوٹے محبت بھرے لمس چھوڑتے ہوئے، سرگوشیاں کرے جارہا تھا۔۔

- تھپڑ مار کر سزا دے تو چکے ہیں لہجے میں شکوہ تھا۔۔

- سوری معاف کر دو پلیز!! میرا کبھی تم پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہتا تھا۔ مگر میرا تم نے جو لفظ بولا وہ میری برداشت سے باہر تھا۔۔ مجھ سے ضبط نہیں ہو سکا۔۔ تم نے اتنا کندھا الفاظ بول کر مجھے بدحواس کر دیا تھا۔۔ وہ شرمندہ ہوتے ہوئے کی جانب دیکھ کر بول رہا تھا۔۔

- تم ایک کام کرو تم مجھے تھپڑ مار لو اس کا ہاتھ اٹھا کر اپنے چہرے کی جانب کرتے ہو بول رہا تھا۔۔

- میرا کیا ہو گیا آپ کو اللہ نہ کرے کہ میں کبھی ایسی بدتمیزی آپ سے کروں۔۔ کوئی بات نہیں آپ کہتے ہیں کہ مجھ پر آپ کا حق ہے۔۔ تو کوئی بات نہیں اگر آپ نے حق سے مجھے تھپڑ مار دیا۔۔

- شاہ میرے گال پر پیار سے ہاتھ رکھ کر۔ محبت کی شدت سے بھری ہوئی آنکھوں سے دیکھ کر بول رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میر کی جان تمہاری یہی معصومیت پر ہی میر مرتا ہے اور تمہاری اسی معصومیت سے ہی میر ڈرتا ہے۔۔۔

- مت رہو میری جان اتنی معصوم کہ کل کو میر کو کچھ ہو جائے تو تم اپنی حفاظت نہیں کر سکو۔۔۔ زمانے کے ساتھ چلنا سیکھوں۔۔۔

- محبت کے دائرے میں کستے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگا کر ٹھنڈی آہ بھری۔۔۔
- اللہ نہ کرے آپ کو کچھ ہو اللہ آپ کو میری بھی عمر لگا دے۔۔۔ ایسا دوبارہ مت بولیے گا۔۔۔ محبت بھری نظروں سے دیکھ واپس سینے سے لگ گئی، وہ تڑپ گئی تھی میر کی اس بات سے۔۔۔

www.kitabnagri.com

- میری جان یہی حقیقت ہے۔ جس طرح کی میں جاب کرتا ہوں۔ موت ہر وقت میری ارد گرد رہتی ہے۔ ایسے میں میرے ساتھ کبھی بھی کچھ بھی ہو سکتا ہے۔۔۔ میں چاہتا ہوں کہ میری بیوی اتنی مضبوط ہو کہ وہ اپنی حفاظت کر سکے۔

باہوں کے گھیرے میں لیے ہوئے سر پر لب رکھ کر پیار سے چومتے ہوئے بولا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے نہیں بننا مضبوط میں جیسی ہوں ٹھیک ہوں۔۔ اللہ آپ کو ہمیشہ میرے سر پر سلامت رکھے۔۔
ایسی گندی باتیں مت کریں میرے ساتھ۔۔ اس سے تو اچھا ہے کہ آپ میرے منہ پر اور تھپڑ مار
لیں۔۔ وہ ڈر گئی تھی میری ایسی باتوں سے۔۔

میرا ایسی غلطی کبھی دوبارہ نہیں کرے گا۔ اور تم بھی ایسی بات کبھی دوبارہ مت کرنا۔۔ تم میری ہو
اور ہمیشہ رہو گے۔۔۔۔ ہم دونوں کو صرف زندگی کی ڈور ٹوٹ کر ہی الگ کر سکتی ہے۔۔۔ جیتے جی ہم
دونوں کبھی ایک دوسرے سے الگ نہیں ہوں گے۔۔ میرا یہ بات ذہن نشین کر لو۔۔ محبت کی
پناہوں میں لیے ہوئے کھڑا تھا۔۔۔

Kitab Nagri

oooooooo

کیا کر رہی ہو؟؟ شاہ زیب نے فون پر ہمارے کہا تھا جو اس وقت بیٹھی ہوئی مریضوں کی قطار کو چیک کر
رہی تھی۔

لڈو کھیل رہی ہوں مریضوں کے ساتھ۔ آہستہ سے سرگوشی کرتے ہوئے فون پر جواب دیا۔

Posted On Kitab Nagri

- اچھا مریضوں کے ساتھ بیٹھی ہوئی لڈو کھیل رہی ہو۔۔ ذرا ہم غریبوں کا بھی خیال کر لو۔ کچھ دیر ہمارے پاس بھی تشریف لے کر آئیں۔۔ اور بھی کافی انٹر سٹنگ گیمز ہیں جن کے بارے میں، میں آپ کو بتا سکتا ہوں شرارتی ہو کر بولا تھا۔۔۔

- میرے مریضوں کو میری بہت ضرورت ہے اس لیے مجھے آپ کی نئی نئی گیمز میں کوئی انٹر سٹ نہیں ہے۔۔۔ وہ کچھ دیر کے لیے اپنی سیٹ سے اٹھ کر سائیڈ پر آ کر کھڑی شاہ زیب سے بات کرنے لگی تھی۔ اسے شاہ زیب کے ترسے ہوئے انداز پر ہنسی آرہی تھی۔

- جناب ہم بھی آپ کے مریض ہیں۔۔ فرق اتنا ہے کہ باقی مریضوں کا علاج سارے ڈاکٹر ز کر سکتے ہیں۔۔ جبکہ اس مریض عشق کا علاج صرف آپ کر سکتے ہیں۔۔ تو مہربانی کر کے لپچ بریک پر مجھ سے آکر مل لیجئے گا۔ صبح سے آپ کا دیدار نہیں ہوا مریض عشق تڑپ رہا ہے۔۔۔

- ہائے اللہ شاہ زیب آپ کو ڈاکٹر نہیں قسم سے شاعر ہونا چاہیے تھا۔ وہ اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے بامشکل اپنے کہہ کے والی ہنسی کو روک رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- میری حالت کے مزے بعد میں لے لینا پہلے ظالم بیوی آجاؤ تھوڑی دیر کے لیے۔۔۔ لہجہ بریک ہے مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے۔۔۔ صبح بھی ظالم لڑکی مجھے سوتا ہوا چھوڑ کر چلی گئی تھی۔

- رات کو شاہ زیب ہما کو اکثر اپنے کیمپ میں لے جاتا تھا۔ مگر آج صبح شاہ زیب بہت گہری نیند میں سو رہا تھا۔۔۔ رات کو اس کے سر میں بہت درد تھا۔ اس لیے ہما سے پرسکون سویا ہوا دیکھ بنا اٹھائے ہی اپنی ڈیوٹی پر آگئی تھی۔۔۔

- شاہ زیب اور ہما کی الگ الگ جگہ پر ڈیوٹی لگی تھی۔ اس لیے ان کی ملاقات کافی کم ہو رہی ہو رہی تھی۔ ڈاکٹر زکے پانچ گروپس بنائے گئے تھے۔۔۔

Kitab Nagri

- دو گروپ گاؤں کے ایک طرف تھے۔ اور اور تین دوسری جانب تھے۔

- یہاں پر مریضوں کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ اچھا میڈیکل نظام نہ ہونے کی وجہ سے لوگ الگ الگ بیمار یوں میں مبتلا تھے۔

Posted On Kitab Nagri

- غریب غربالوگ اپنا علاج نہیں کروا سکتے تھے۔ اسی لیے یہاں پر کیمپ لگایا گیا تھا۔۔ گاؤں کے ایک طرف آبادی تھوڑی کم تھی تو اس طرف ڈاکٹرزدو گروپ بھیجے گئے تھے۔۔

- جبکہ دوسری طرف آبادی کافی زیادہ ہونے کی وجہ سے ڈاکٹرز کے تین گروپ اس طرف بھیجے گئے تھے۔ جن کے رہنے کا انتظام بھی گاؤں کے دونوں الگ الگ سائیڈوں پر کیا گیا۔

- شاہ زیب اور ہما ایک ساتھ آکر بھی زیادہ ٹائم ایک دوسرے کو نہیں دے پارہے تھے۔ اسی لیے شاہ زیب اسے لہجے پر بلارہا تھا۔

- دس منٹ تک آپ مجھے لینے آجائیے میرے پیارے عاشق شوہر! ہنستے ہوئے بولی تھی۔۔۔
- ہائے ڈاکٹر صاحبہ عاشق تو بنا دیا ہے آپ کی محبت نے ہمیں۔۔ گہری سانس لیتے ہوئے بولا تھا۔۔۔
" تجھے نہ دیکھوں تو چین مجھے آتا نہیں!! اک تیرے سوا کوئی اور مجھے بھاتا نہیں کہیں مجھے پیار ہوا تو نہیں!!

Posted On Kitab Nagri

- بس کریں ڈاکٹر صاحب اگر کسی مریض نے آپ کو یوں عاشقوں کی طرف سونگ گاتے ہوئے سن لیا تو ان کا تو مر ہی ہو جانا ہے۔ کچھ دیر اسی طرح باتیں کر کے دونوں ہنستے رہے اور پھر فون بند کر چکے تھے۔۔

oooooooooooo

میرب --- میرب --- ہوں س س س!!! گہری نیند میں بامشکل میرب نے کہا تھا۔۔۔
ہوں س س س۔ کی بچی اٹھ جاؤ میں تمہیں یہاں پر سونے کے لیے نہیں لایا!! اٹھو میرے ساتھ ناشتہ کرو مجھے میٹنگ کے لیے جانا ہے۔ میرے جانے کے بعد پھر سو جانا اس پر سے کمبل کو کھینچتے ہوئے زبردستی بازو سے پکڑ کر اٹھا کر بٹھا دیا تھا۔۔۔
- شاہ کیا ہے!! رات کو کو سا آپ سونے نہیں دیتے ہیں۔۔
- کون سی میٹنگ ہے آپ کی صبح صبح۔۔ وہ بچوں کی طرح منہ کے زاویے بناتے ہوئے اپنی نیند خراب ہونے کا ڈنڈو رارور ہی تھی۔۔
- ہاں تو میں تمہیں یہاں پر سونے کے لیے نہیں لایا شاہ کی جان!! اس کی گود میں سر رکھتے ہوئے لیٹ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

- اس کی گردن میں ہاتھ ڈال کر تھوڑا سا اپنے سر کو اوپر اٹھالیا۔ اس کی پنکڑیوں سے لبوں کا ملاپ کروا کر آنکھ کو ونگ کرتے ہوئے واپس گود میں سر رکھ لیا۔۔۔

- شاہ!!!! آپ بہت تنگ کرنے لگے ہیں مجھے بہت نیند آرہی ہے۔ ساری رات آپ نے مجھے سونے نہیں دیا۔ اور اب صبح صبح زبردستی اٹھا کر بیٹھا دیا ہے آپ کو مجھ پر ترس نہیں آتا۔ وہ نیند کی شدت سے رو دینے والی ہو رہی تھی۔۔۔

- شاہ کی جان!! شاہ بھی تو ساری رات نہیں سویا میں تو نہیں رو رہا وہ اس کی حالت کو دیکھ مسکرا دیا تھا۔ اس کی کے ہاتھوں کو پکڑ باری باری لبوں سے لگا اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بول رہا تھا۔ وہ منہ سو جھا کر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

علیم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

۔ شکل سیدھی کرو!! جارہا ہوں مجھے چار سے پانچ گھنٹے لگ جائیں گے۔ اچھی طرح اپنی نیند پوری کر لینا
ہونٹوں پر اپنا انگوٹھا رب کرتے ہوئے محبت برساتی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔ ابھی اٹھو اور میرے
ساتھ ناشتہ کرو۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

۔ شاہ مجھے ابھی ناشتہ نہیں کرنا شاہ مجھے بھوک نہیں ہے۔

۔ میرب تمہیں اچھی طرح سے پتا ہے میں تمہارے بغیر ناشتہ نہیں کرتا۔ ڈرامے مت کرو اور اٹھ جاؤ
تھوڑا سا ناشتہ کر لو اس کے بعد سو جانا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ آپ بہت ظالم ہیں۔۔ آپ کو بس ہر کام اپنی مرضی سے چاہیے۔۔ آپ کا سونے کو دل نہ کرے
تو مجھے بھی سونے نہیں دیتے۔۔۔۔۔ بھر زبردستی صبح اٹھا کر بیٹھا دیتے ہیں۔۔۔ کسی غریب کو
بھوک نہ ہو تو زبردستی کھانا کھلاتے ہیں۔۔۔۔۔ وہ بڑبڑ کرتی ہوئی شاہ کے سر کو اپنی گود سے نکال کر بیڈ
پر رکھتے ہوئے بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

- جوتے پہن کر دھن دھن کرتی ہوئی پاؤں پٹخ پٹخ کر واش روم میں جا کر بند ہو گئی۔ جبکہ شاہ بیڈ پر پڑا
ہنس کر اس کی نیند سے بے حالی والی حالت دیکھ محظوظ ہو رہا تھا۔۔

oooooooo

آئی ہیٹ یو بابا آئی ہیٹ یو!! میں بہت نفرت کرتی ہوں آپ سے، میں کیوں ہوں آپ کی اولاد۔ میرا
دل نہیں چاہتا کہ میں آپ کو بابا بھی کہوں۔۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

- آج آپ کی وجہ سے میں بنا گناہ کیے سزا بھگت رہی ہوں۔ پتہ نہیں یہ شخص میرے ساتھ کیا کرے
گا۔۔۔ شفا ایک کونے میں بیٹھی ہوئی سب سوچ کر رو رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- بھاری قدموں کی آواز پر وہ خود میں ہی سمٹ کر ڈری ڈری نظروں سے دروازے کی جانب دیکھنے لگی۔۔

- لڑکی اٹھ کر کھانا کھاؤ شاہ میر کھانے کی ٹرے مجرموں کی طرح اس کے آگے فرش پر دھکیلتے ہوئے بول رہا تھا۔۔

- پل۔۔ پلیز مجھے جانادیں۔۔ کانپتے ہوئے لبوں سے لفظوں کو توڑتے ہوئے بولی۔۔

- چپ کر کے کھانا کھاؤ تمہاری بکو اس سننے نہیں آیا میں۔ جتنی سزا کی تم مستحق ہو ابھی تو میں نے کچھ کیا ہی نہیں۔ اور تم مجھ سے یہ امید لگائے بیٹھی ہو کہ میں تمہیں جانے دوں اتنا بے وقوف لگتا ہوں تمہیں۔ یا تمہارے باپ نے ایسے کوئی اعلیٰ کارنامہ سرانجام دیے ہیں جس کی وجہ سے میں تمہاری معصوم شکل پر ترس کھا کر تمہیں چھوڑ دوں۔۔ اس کے پاس ایڑیوں کے بل بیٹھ کر خون خوار نظروں سے دیکھتے ہوئے دھاڑتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اس کی آواز کی دہشت تھے وہ خود میں ہی ڈر کر سمٹ گئی تھی نفی میں سر کو ہلا کر پتہ نہیں کیا کہنا چاہ رہی تھی۔ شاید یہ کہہ رہی تھی کہ وہ اب جانے کا نام نہیں لے گی۔۔
- میر کون ہے یہ لڑکی؟؟ کی وہ حیرانی سے شفا کو دیکھتے ہوئے میر سے مخاطب تھی۔۔
- مرہا کی آواز پر دونوں نے چونک کر دروازے کی جانب دیکھا تھا۔ پاؤں میں چوٹ کی وجہ سے بامشکل دروازے کی دہلیز کو پکڑ کر کھڑی تھی۔۔ وہ شاہ میر کے غصے سے بھری اونچی آواز کو سن کر ہی نیند سے جاگی تھی۔

- مرہا میری جان تم کیوں آئی ہو یہاں!! تمہارے پاؤں میں بہت زیادہ انفیکشن ہو چکا ہے تمہاری لاپرواہی کی وجہ سے۔ شاہ میر اسے یوں بامشکل کھڑے دیکھ کر تیز قدموں سے اس کے پاس جا کر بولا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- میر میں نے پوچھا یہ لڑکی کون ہے اور یہاں کیا کر رہی ہے۔ اور یہ روکیوں کر رہی ہے۔ مرہا شاہ میر کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے ایک ساتھ بہت سے سوال کر گئی۔۔
- مرہا یہ جو کوئی بھی ہے تم اس کو چھوڑو اور چلو میرے ساتھ مرہا کو زبردستی اپنی گود میں اٹھالیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ روم کو کھینچ کر کر رہا تھا۔ میر پلینز مجھے بتائیں یہ کون ہے؟ وہ میر کے گلے میں باہوں ڈالے اس کے چہرے کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔

۔ وہ اپنے روم میں داخل ہوا تھا۔ اس سے بڑی نرمی سے لا کر بیڈ پر بیٹھا دیا۔۔ اس کے پیر کو غور سے دیکھ رہا تھا۔۔۔ جہاں پر اب بھی کافی انفیکشن تھا۔۔ اس جراثیم سے بھرے چوہے کے کاٹنے کی وجہ سے۔۔۔ حالانکہ شاہ میر اسے ریگولر میڈیسن اور ٹریٹمنٹ دے رہا تھا۔۔

۔ بھی آپ میری بات انگور نہیں کر سکتے۔ مجھے بتائیں وہ لڑکی کون ہے۔۔ اب کی بار مرہا تھوڑا اونچی آواز میں بولی تھی۔

Kitab Nagri

۔ مرہا ویسے تو تمہیں اس کے بارے میں جاننے کی ضرورت نہیں ہے۔ پھر بھی تمہاری جانکاری کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ یہ لڑکی اپنی سزا کے تحت ہمارے گھر میں ہے۔۔ پاؤں کی ڈریسنگ کرتے ہوئے نارمل سے انداز میں بتا رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- کیسی سزا۔۔ وہ کس طرح سے لڑکی رو رہی تھی۔۔ معصوم سی بچی ہے وہ۔ جو مجھ سے بھی کہیں چھوٹی ہے۔۔ آپ اسے کیوں سزا دے رہے ہیں۔۔ اس نے ایسا کیا کیا ہے۔۔ سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔

- مرہا تم میرے معاملات سے دور رہو۔ جان تمہارا ان سب سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ خاموش کرا دینے والے انداز سے بول کر پھر سے ڈریسنگ کرنے لگا تھا۔۔

- میرا آپ بدل گئے ہیں۔ آپ کہ یہ راز مجھے سمجھ نہیں آتے۔ آپ چاہیں تو مجھے تھپڑ مار سکتے ہیں۔۔ مگر مجھے اس بات کا جواب چاہیے۔۔ وہ لڑکی کون ہے اور ہمارے گھر پر کیا کر رہی ہے۔۔ آپ کیا کرنے والے ہیں اس کے ساتھ وہ ضدی انداز میں بول رہی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

آج کے بعد اگر مجھ سے یہ کہانا کہ میں تمہیں تھپڑ مار سکتا ہوں۔ تو مرہا میں تمہاری جان لے لوں گا۔۔
شرمندہ ہوں میں اپنی اس غلطی کے لیے تمہیں کیا لگتا ہے کہ تمہیں تھپڑ مار کر مجھے بہت خوشی حاصل ہوئی تھی۔۔ اور رہی اس لڑکی کی بات تو اسے سزا کے لیے یہاں لے کر آیا ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

- تم چاہو تو اسے اپنی نوکرانی بنا کر اپنی خدمت کروا سکتی ہو۔۔ پورے گھر کا اس سے کام کروایا کرو۔۔۔
وہ مرہا کے پاس بیٹھتے ہوئے اس کے خوبصورت چہرے کو محبت بھری نظروں سے نہارتے ہوئے بولا
تھا۔۔

- وہ اتنی پیاری معصوم سی بچی ہے اور میں کیوں اس کو اپنی نوکر بناؤں اور اس سے اپنی خدمت دے
کرواؤں وہ حیرانی سے بول رہی تھی۔۔

- وہ بچی ہے اور تم دادی اماں ہو۔۔ تم تو خود ابھی تک بچی ہو پاگل لڑکی وہ اس کی بات پر مسکرا دیا
تھا۔۔



- میر آپ اسے چھوڑ کر آئیں اس کے گھر وہ کتنا رو رہی تھی۔۔ پلیز میر۔۔ وہ میر کے سخت بیرڈ والے
گالوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے منت گوانداز سے بول رہی تھی۔

- اس کے باپ نے تمہاری معصومیت کو دیکھا۔۔ تم پر ترس کھایا نہیں نہ۔ تو مجھے بھی اس لڑکی پر ذرا
برابر بھی ترس نہیں آرہا۔

Posted On Kitab Nagri

- مطلب کون ہے اس کا باپ!!! متلاشی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔

- یو اسی کتے سلار سلنگل کی بیٹی ہے جس نے میری معصوم بیوی کو وہ کہتے ہوئے جبرے بیچ کر چپ کر گیا۔۔

- یہ اس کی بیٹی ہے مجھے یقین نہیں آرہا۔۔۔ وہ تو اتنا گھٹیا اور درندہ صفت انسان ہے۔۔۔ مگر میری بہت معصوم ہے۔۔۔ اس کی آنکھوں میں آپ نے ڈر دیکھا تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں وہی ڈر تھا میرا جو اس گندے شخص کو دیکھ کر میری آنکھوں میں ہوتا تھا۔۔۔ میرا میر کسی کے ساتھ کچھ غلط نہیں کر سکتا۔۔

وہ اس لڑکے کی ہمدردی میں اپنے نرم دل کے ہاتھوں مجبور رونے لگی تھی۔

www.kitabnagri.com

- کر سکتا ہے تمہارا میر بھی سب کچھ کر سکتا ہے۔۔۔ میں اس شخص کو کبھی معاف نہیں کر سکتا۔۔۔ جس نے میری معصوم محبت کو روندنے کی جرأت کی ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میں نے اپنی زندگی میں آج تک کبھی کسی عورت کی عزت پر ہاتھ نہیں ڈالا۔۔ ہمیشہ میں عورتوں کی عزت کے لیے لڑتا رہا۔۔ اور میں اپنی بیوی کی حفاظت نہیں کر سکا۔ یہ بات مجھے جینے نہیں دے گی۔۔ اس لیے تم اس لڑکی کی ہمدردی میں مت بولو۔۔۔۔۔ لہجہ تلخ ہونے لگا تھا ماتھے پر غصے سے نسیں ابھر آئی تھی۔۔

- وہ جھٹکے سے اٹھ کر روم کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا تھا۔

- نہیں میر نہیں۔۔ کبھی نہیں جو کچھ میرے ساتھ ہوا وہ میں کسی اور معصوم کے ساتھ کبھی نہیں ہونے دوں گی۔۔۔ اور میرا میرا ایسا نہیں کر سکتا۔۔ میں کبھی آپ کو اس طرح کے گناہ کی دلدل میں نہیں دھسنے دوں گی۔۔ وہ فیصلہ کن انداز سے سوچ رہی تھی۔۔۔

www.kitabnagri.com

oooooooo

- شفا پہلی نظر میں ہی یہ سمجھ چکی تھی کہ یہ لڑکی اس شخص کے لیے بہت اہمیت رکھتی ہے۔ وہ جو دیکھنے میں اتنا کھڑوس اور سخت لگ رہا تھا۔ وہ اپنی بیوی سے بے حد پیار کرتا تھا۔۔ دونوں کی آپسی دو سیکنڈ کی ملاقات سے ہی وہ سمجھ چکی تھی کہ یہ شخص اپنی بیوی پر جان چھڑکتا ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- کیسے وہ اس کے پاؤں میں زخم دیکھ کر تڑپ کر اس کے پاس جا کر اسے گود میں اٹھا کر لے گیا تھا۔

- وہ مسلسل اسی لڑکی کے بارے میں سوچے جارہی تھی۔ جو شکل سے ہی بے حد ہمدرد لگ رہی تھی۔ کیا وہ میری مدد کرے گی۔۔ کیا وہ یہاں سے جانے کے لیے اپنے شوہر کو منالے گی۔ کیا میں کبھی اپنے بھائی اور ماما سے مل سکوں گی۔۔ سارے سوال اس کے دماغ میں گہرام مچائے ہوئے تھے۔۔

- اس کی زندگی کا کیا فیصلہ ہونے والا تھا اسے کچھ نہیں پتا تھا۔
- وہ خالی نظروں سے بیٹھی ہوئی سامنے پڑی کھانے والی ڈش کو دیکھ رہی تھی۔۔

- اسے بہت بھوک لگ رہی تھی۔۔ انسان جتنی بڑی مشکل میں ہو چاہیں سولی پر کیوں نہ لٹکا ہو۔ بھوک تو آخر بھوک ہے۔ ڈش کو اپنی جانب کھینچتے ہوئے ہڑبڑائے ہوئے انداز سے کھانا کھا رہی تھی۔۔
- جب روم کا دروازہ آہستہ سے کسی نے کھولا تھا۔۔ شفا نے نوالہ منہ کے سامنے روکتے ہوئے روم کے دروازے کی جانب دیکھا۔ جب مرہا لڑکھڑاتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم بھرتے ہوئے روم کے اندر داخل ہوئی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- کھاؤ کھاؤ پلیز کھانا کھاؤ!! میں آپ کو کچھ نہیں کہوں گی پریشان مت ہوں۔ اس کا گھبراہٹا چہرہ دیکھ
میرہانے ہاتھ کے اشارے سے اسے ریلیکس رہنے کو کہا۔

- اٹھ کر بیڈ پر بیٹھ کر کھانا کھائیں اسے زمین پر بیٹھے ہوئے کھانا کھاتے دیکھ میرا نے اسے کہا تھا۔

- پلیز آپ میری یہاں سے جانے میں مدد کر دیں۔ میں آپ کا احسان کا بھی نہیں بولوں گی۔ میری
کوئی غلطی نہیں ہے۔ میں تو خود اپنے باپ سے بہت نفرت کرتی ہوں۔۔۔ میں بہت چھوٹی تھی جب
اپنے ماموں کے پاس جا کر رہنے لگی تھی۔۔۔ اپنے باپ کی عیاش فطرت سے واقف ہو کر اپنا گھر ہوتے
ہوئے میں گھر سے دور رہی۔۔۔

Kitab Nagri

- وہ کھانا چھوڑ بھاگ کر مرہا کے قریب آئی اور مرہا کے دونوں ہاتھ پکڑتے ہوئے التجائی نظروں سے
دیکھ اپنی کہانی خود ہی بتا رہی تھی۔۔۔

- پریشان نہیں ہوں۔۔۔ آپ کا نام کیا ہے۔۔۔ مرہا اس سے کہ آنسو صاف کرتے ہوئے اسے اپنے
ساتھ لگا کر چپ کر رہی تھی۔۔۔

- شی۔۔۔ شفا!! وہ تھوڑی سی ہمدردی پاتے ہی بے اختیار رونے لگی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ میر جب غصے سے روم سے نکلا تو وہ شاید گھر سے چلا گیا تھا۔ شفا نے گھر میں دیکھا تو اسے شاہ میر کہیں نظر نہیں آیا۔

- تو وہ اس لڑکی کے روم میں آگئی۔ اس کا معصوم چہرہ میں مرہا کی آنکھوں کے سامنے سے جا ہی نہیں رہا تھا۔

- شاہ میر نے جب اسے اپنی گود میں اٹھایا تو مرہا نے بڑی چالاکی سے دو انگلیاں اس کی پاکٹ میں ڈالتے ہوئے روم کی چابی نکال لی تھی۔

- دیکھو شفا تم پریشان نہیں ہو اور یہاں بیٹھو تم مجھے اپنی بڑی بہن ہی سمجھو۔۔۔ اور آرام سے کھانا کھاؤ میں تم سے یہ وعدہ تو نہیں کر سکتی کہ تم یہاں سے جا سکتی ہو یا نہیں۔ یا کب جاؤ گی مگر میں تم سے ایک وعدہ ضرور کر سکتی ہوں کہ میں تمہارے ساتھ کچھ غلط نہیں ہونے دوں گی۔۔۔

- اسے بیڈ بیٹھاتے ہوئے تھوڑی دوری پر پڑی کھانے کی ڈش کو جھک کر بڑی مشکل سے مرہا نے اٹھایا تھا۔ پاؤں میں درد کی وجہ سے اس سے جھکا نہیں جا رہا تھا۔۔۔ ڈش کو بیڈ پر پاس رکھتے ہوئے اس لڑکی کو کھانے کا بول رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- تمہارے باپ نے جو کچھ میرے ساتھ کیا اس کی وجہ سے، میرے ساتھ ساتھ میرے میر نے بھی بہت کچھ برداشت کیا ہے۔۔ شفا تمہارا باپ بہت گندا انسان ہے تم نہیں جانتی کہ اس نے میرے ساتھ کیا کیا ہے مرہا اس کے پاس ہی بیٹھ گئی تھی۔۔ مرہا نے بچپن سے جوانی تک کے سارے پس منظر کو اپنی زبان سے شفا کو سنایا تھا۔۔

شفا شرم سے مر رہی تھی اپنے باپ کی کرتوتیں سن کر، روہ حیران تھی کہ وہ اس شخص کو جتنا گندا سمجھتی تھی وہ تو اس سے بھی کہیں زیادہ گندا اور غلیظ تھا۔۔۔

- مرہا کی زبان سے اس کی روح کو چھلنے کر دینے والی کہانی سن کر شفا روتے ہوئے اس کے گلے لگ گئی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آپ کے شوہر میرے ساتھ جو کر رہے ہیں بالکل صحیح کر رہے ہیں۔ میں اسی سزا کے مستحق ہوں۔ بے شک میری کوئی غلطی نہیں مگر وہ میرا باپ ہے میں اس بات کو نہیں جھٹلا سکتی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اپنے شوہر کو کہیں جو بھی سزا دینا چاہتے ہیں وہ مجھے دے سکتے ہیں۔ مرہا کی رو پر اتنے زخم لگے سن کر۔۔ سر خنم کیے اپنی سزا کو تسلیم کرتے ہوئے بولی تھی۔۔

- پاگل ہو گئی ہو!! میں نے تمہیں یہ سب اس لیے نہیں بتایا! اور نہ ہی میں تمہارے ساتھ کچھ غلط ہونے دوں گی! میں نے تمہیں میرے درد کی وجہ بتائی ہے۔۔۔

- میرا میرا ایسا نہیں ہے جو کسی عورت کے ساتھ غلط کرے۔ وہ کبھی تمہارے ساتھ کچھ غلط نہیں کرے گا۔ اس وقت اس کے دماغ پر جتنا غصہ حاوی ہے۔ وہ میری بات بھی نہیں سنے گا۔۔

- مگر تم میرے میر کے بارے میں کچھ بھی غلط مت سوچو۔ اور یہاں پر تم آرام سے رہ سکتی ہو۔۔
- تمہیں کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو تم مجھ سے کہہ سکتی ہو۔۔

www.kitabnagri.com

- میر جب سے تمہیں یہاں پر لائے ہیں مجھے نہیں پتہ تم کب آئی ہو۔ مگر میرا دل بنا پوچھے اس بات کی گواہی دے سکتا ہے کہ اس نے تمہارے ساتھ کچھ غلط نہیں کیا۔ اور نہ ہی وہ کبھی کرے گا وہ یہ سب کچھ اپنے غصے آگ کو ٹھنڈا کرنے کے لیے کر رہا ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

- تم کھانا کھاؤ اور فریش ہو کر آرام سے کچھ دیر سو جاؤ۔ میں تمہیں کپڑے دیتی ہوں۔
- مرہا اسے تسلی دے کر آہستہ آہستہ دیوار کا سہارا لے کر اپنے کمرے میں آئی۔ اور وہاں سے اپنے
دو تین ڈریس نکال کر شفا والے روم میں واپس آگئی تھی۔۔۔

- تم فی الحال یہ کپڑے رکھ لو پھر میں تمہارے لیے کپڑوں کا انتظام کر دوں گی۔۔ اسے کپڑے تھماتے
ہوئے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر دلاسا دیتے ہوئے روم سے کیا چکی تھی۔

- اتنی اچھی لڑکی کے ساتھ کیا، کیا آپ نے! کیوں کیا ایسا۔۔۔ جو اپنے ساتھ اتنا کچھ غلط ہونے کے
باوجود آپ کی بیٹی کو تحفظ دینے کی کوشش کر رہی ہے۔۔۔ وہ دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر رکھے ہوئے
سسکیاں لے کر رونے لگی تھی۔

www.kitabnagri.com

oooooooo

وہ دلہن کے جوڑے میں اپنے سائیں کے بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی۔ یہ بیڈ اس کے لیے نیا نہیں تھا نہ ہی
سائیں۔۔ مگر جو آج جذبات تھے وہ بالکل مختلف تھے۔۔ آج وہ پوری عزت کے ساتھ اپنے بڑوں کی
دعائیں لے کر پورے حق سے اس روم میں بیٹھی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- بڑی سادگی سے بیا کی رخصتی ہوئی تھی صرف اس کے ننیال والوں کو ہی بلوایا گیا تھا۔ چوہدری صاحب کا کوئی بہن بھائی نہیں تھا۔

- ایک بھائی تھا جو بہت پہلے دنیا سے چلا گیا۔ اس لیے صرف گھر کے افراد اور بیا کے ننیال والوں کے سامنے ایک چھوٹی سی تقریب میں بیا کو رخصت کر کے دلہن کے جوڑے میں اس کے کمرے میں بٹھا دیا گیا تھا۔

- وہ دھڑکتے دل میں ہزاروں جذبات لیے اپنے سائیں کا انتظار کر رہی تھی۔ کچھ انتظار کے بعد روم کا دروازہ کھلا دروازے سے آتے جانے مانے پر فیوم کی خوشبو کو محسوس کرتے۔ بناپل کے اٹھائے وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ اس کا سائیں ہے۔ اس خوشبو کو اب تو اس نے کئی بار بہت نزدیک سے محسوس کیا تھا۔

- اسلام علیکم۔۔ وہ پاس بیٹھتے سر جھک گئے ہوئے بیا کو دیکھ معنی خیز انداز سے مسکرایا تھا۔

- وعلیکم اسلام!! بڑے ادب سے گھونگٹ کے اندر سے سلام کا جواب دیا گیا۔

- سائیں کی جان شرم رہی ہے! مسکراتے لبوں سے اپنی کہنی کو میٹرس پر ٹکائے ہوئے لیٹ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

- ہم تو آج جواب بھی نہیں دوگی۔ جواب نہ آنے پر سائیں نے دانتوں تلے نچلے ہونٹ کے کنارے کو دبا کر چھوڑتے ہوئے سوال کیا۔

- شاباش تو ایسے ہی شرماتی رہ اور دیکھ میں تیری جان کیسے مشکل کرتا ہوں۔ گھونگٹ کو نرمی سے دونوں ہاتھوں سے اٹھا کر پیچھے کی جانب فولڈ کر دیا۔

- ہائے قربان جاؤں میرا مکھن لگ تو قیامت رہی ہے۔ اس کے سچے سنورے کمسن سراپے کو گہری نظروں سے دیکھا۔ اپنے مونچھوں کو تاؤ دیتا ہوا گہرے نظروں سے دیکھ دل کش انداز سے مسکرایا تھا۔ اس کی ٹھوڑی پر ہاتھ رکھ انگلی سے اس کے چہرے کو اوپر کیا۔

- ماشاء اللہ بے اختیار سائیں کے لبوں سے نکلا تھا۔

www.kitabnagri.com

"اب میں سمجھا تیرے

رخسار پہ تل کا مطلب

دولتِ حسن پہ

دربان بٹھا رکھا ہے!! اس کی گال پر گہرے کالے دل پر انگلی رکھتے ہوئے کہا تھا۔ دلہن بنے ہوئے

اس کے سراپے کو سر سے پاؤں تک دیکھتے ہوئے وہ بے قابو سا ہو رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

سلور کلر کی میکسی جس پر ریڈ کلر کا دوپٹہ لیا ہوا تھا۔ دوپٹے اور میکسی پر بہت نفیس سلور نقشی اور موتیوں سے جڑا کام جوڑے کی خوبصورتی کو چار چاند لگا رہا تھا۔۔۔ سلور میچنگ جو لری اس کی خوبصورتی کو اور بھی نکھار رہی تھی۔

۔ باریک سی پنکھڑیوں پر گہری ریڈ لپسٹک چوہدری کے دل پر بجلیاں گر رہی تھی۔ وہ پلکیں جھکائے ہوئے بیٹھی تھی۔ اس کے ناک میں پہنی ہوئی نوز بن والی بالی پنکڑیوں سے ٹکرا کر سائیں کو بہکا رہی تھی۔۔

۔ ٹھوڑی پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس کا چہرہ اوپر کیا۔۔۔ بیانے پلکیں اٹھا کر سائیں کے خمار یوں میں ڈوبے ہوئے چہرے کو دیکھا۔ وپس پلکیں جھکالی۔۔

۔ جیب سے ایک چھوٹی سی ڈبیانکال کر کھولی تھی۔ خوبصورت سی رنگ کو نکال کر۔ اس کی ہاتھ کو نرمی سے پکڑ کر لبوں سے لگا لیا۔۔۔ رنگ پہنا کر اس کی مسکراتے چہرے کی جانب دیکھا۔۔

۔ رنگ پہنی ہوئی انگلی پر لب رکھ کر چوم لیا۔۔۔ وہ شرمائی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- بیانا کر قسم سے اتنا شرمائے گی تو تیری جان کو بڑی مشکل کر دوں گا۔ اس کی گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے بے اختیار اس پر جھک گیا۔۔

- نازک سی پنکھڑیوں پر لب رکھتے ہوئے انداز شدت سے ان کو قید میں لے گیا۔ اس ہونٹوں سے نمی چوستے سانسوں کو کڑا امتحان دے رہا تھا۔ وہ اس کے نازک سے وجود پر گر کر اس کے اوپر ہی براجمان ہو چکا تھا۔

- اس کے ہونٹوں کی نمی کا جام پی کر تو وہ پہلے سے زیادہ بہک چکا تھا۔۔ خماری سے بھری ہوئی آنکھوں سے دیکھ مسکرایا دیا۔۔ آہستہ آہستہ پنوں سے آزاد کر کے اس کے دوپٹے کو اتار کر سائیڈ پر رکھ دیا۔۔

جیولری سے آزادی دلاتے ہوئے اس کے، سمر اپنے کونہا گہری نظروں سے دیکھ دل فریب انداز سے مسکرا رہا تھا۔

- وہ شرما کر روٹ بدل کر چہرہ تکیے میں چھپا گئی۔ ہائے بیا میری جان کیوں میرے منہ توڑ جذباتوں کا امتحان لے رہی ہو۔۔۔ اس کی بال ہٹا کر بیک گلے پر اپنے لب رکھ دیے۔۔ لبوں چومتے ہوئے دانتوں

Posted On Kitab Nagri

کی چپن دی وہ سسک اٹھی تھی۔۔ اس کی میکسی پر لگی زپ کو دانتوں میں دبا کر نیچے کی جانب لے جاتے ہوئے پوری کھول چکا تھا۔۔

۔ اس کی خوبصورت دودھیارنگت والی قمر اس کے سامنے تھی۔ وہ بے قابو ہوتا وہاں پر اپنی لب رکھ چکا تھا۔۔ وہ تکیے کو اپنی مٹھیوں میں چکڑ لمسوں کی شدت سے تڑپ سی گئی تھی۔۔
اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔
knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

۔ آ آ آہ۔۔۔! سائیں کک۔ کیا کر رہے ہیں! پلینز چھوڑو مجھے اچانک سے اسکے اس عمل پہ وہ تڑپ اٹھی تھی۔ سائیں نے قمر پر لمس چھوڑتے ہوئے جب اس کی نازک سی کمر پر اپنے دانت گاڑے تو وہ بلبلا اٹھی تھی۔۔

۔۔ اسکے حصار سے خود کو آزاد کرانے کی ایک ناکام سی کوشش کی۔ اس کے کاندھے پہ ہاتھ رکھ کر کروٹ سیدھی کر کیے اس کے اوپر لیٹ گیا۔۔ وہ اس پر پورے حق سے براجمان ہو کر اس کی کوشش ناکام بنا چکا تھا۔۔



۔ سائیں ایسا ہی ہے اور ایسی ہی ہے سائیں کی محبت۔۔ تڑپنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ سائیں کی جان محبت کی ہے تو سائیں کو برداشت کرنا ہی سیکھو، ہر بار یوں میرے پہلے لمس پر مرمت جایا کرو۔ جذباتوں سے چور گمبگیر آواز میں بولتا ہوا اس کی گردن پر جھک گیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ ہاتھ پاؤں بھی نہیں ہلا پارہی تھی سائیں نے اتنی سختی سے اس ہاتھ اس کی نازک انگلیوں میں جکڑے ہوئے تھے۔ ٹانگوں کو اپنی ٹانگوں کی لپیٹ میں لے کر پن کر رکھا تھا۔

- اسکے فرار ہونے کا کوئی راستہ نہ تھا۔ بے تحاشہ لمس مل کر گردن پر آگ لگائے ہوئے تھے۔ گردن سے نیچے وہ ایک جھٹکے سے آیا تھا۔ دل والے مقام پر لب رکھ کر چومتے ہوئے اس کی جان نکال رہا تھا۔ سائیں کی ہونٹ انگاروں کی طرح اپنے منہ توڑ جذباتوں سے سلگ رہے تھے۔

- کمرے میں اسکی سسکیوں کی آوازیں گونج رہی تھیں۔۔۔ اور سائیں کو تو جیسے کچھ سنائی ہی نہیں دے رہا تھا۔۔۔ وہ بیا کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے اسی پوزیشن میں جھٹکے سے اپنے اوپر لے آیا۔

- اس کی سلکی بالوں میں چہرہ چھپائے گردن کو چومتے ہوئے۔ لب واپس دل والے مقام پر لا کر رکھ دیے۔ دھڑکنوں کو ہونٹوں پر محسوس کرتے ہوئے وہ مدحوش سا ہو گیا۔ بیا کی جان نکالنے پر تلا ہوا تھا۔۔۔ بیا کی سسکیاں روم میں تیز ہونے لگی تھی۔

- سائیں اپنی تیز سانسوں سے مت ہوش ہوا بیا کے وجود پر اپنی مدحوشیاں لٹا رہا تھا۔ سائیں کی شدتوں میں اضافہ ہوا بیا نے تڑپ کر سائیں کے کاندھے میں

Posted On Kitab Nagri

ناخن گھونپ دیے۔۔

۔ سائیں کی لب مسکرائے تھے اتنا تھا تو اس نازک جان کا حق تھا۔۔ جتنی شدت سے اس کے نازک وجود کو اپنے مضبوط وجود کی سختیاں دیے شدتوں سے توڑ رہا تھا۔۔

oooooooo

۔ میں تو کبھی بھی ایک اچھا انسان نہیں تھا۔۔ مگر تم نے کیا کیا اپنی بیٹی کو اس جلاد کے ہاتھوں میں جان بوجھ کر دے دیا۔ وہ سر پکڑے ہوئے بیٹھا رو رہا تھا۔

۔ نہ تو وہ شخص جلاد ہے اور نہ ہی بے غیرت اتنی پرکھ ہے مجھے ایک مرد کی۔۔ تمہارے ساتھ اتنے سال گزارے ہیں اس لیے اس باکردار شخص کی نظر پہچان سکتی ہوں۔۔ تیز برساتی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے بول رہی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

۔ جانتا ہوں۔ بہت اچھی طرح سے جانتا ہوں کہ وہ بہت باکردار ہے! مگر جو کچھ میں نے اس کی بیوی کے ساتھ کیا ہے وہ نوچ کھائے گا ہماری بیٹی کو۔۔ آج اس گھٹیا شخص کے اندر کا باپ تڑپ تڑپ کر رو رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- جو کچھ تم نے اس کی بیوی کے ساتھ کیا ہے سالار سائیکل اصول تو یہی ہے کہ تمہاری بیٹی کے ساتھ بھی وہی سلوک ہو۔۔۔ مگر وہ شخص کبھی ایسا نہیں کر سکتا۔۔۔ ساری دنیا تمہارے جیسی درندہ سے صفت نہیں ہے۔۔۔ اس دنیا میں آج بھی اے سی پی شاہ میر ملک جیسے نیک لوگ ہیں۔۔۔

- تم جتنے مرضی مجھے طعنے مار لو میں کچھ نہیں کہوں گا۔ میں کچھ کہنے کے قابل رہا نہیں۔ جتنے زندگی میں، میں نے گناہ کیے ہیں۔ ان سب کی سزا میرے رب نے مجھے ایک ہی بار میں دے دی ہے۔۔۔

- جس بیٹی کی جوانی کو دیکھنے کا مجھے ارمان تھا۔۔۔ خدا نے وہ ارمان مجھ سے چھین لیا۔ ایک معذور بیٹا جو نہ بول سکتا ہے نہ چل سکتا ہے۔ اسے جب تک زندہ رہوں گا دیکھ دیکھ کر میں ہر روز مروں گا۔۔۔

www.kitabnagri.com

- ایک بیٹی جو بچپن سے مجھ سے نفرت کرتی تھی۔۔۔ یہاں تک کہ خود کی جان لینی چاہیے۔۔۔ جس ڈر سے میں نے اسے اپنے گھر سے دور کر دیا۔۔۔ مگر خود سیدھے راستے پر نہیں آیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

آج وہ بیٹی میرے گناہوں کی سزا لے رہی ہے۔۔ اس سے بڑی سزا میرے لیے اور کیا ہوگی۔۔ مگر پھر بھی میں کہوں گا کہ تم اس شخص کے قدموں میں گر کر بچا لو ہماری بیٹی کو۔۔ وہ اپنی بیوی کے آگے ہاتھ جوڑ رہا تھا۔۔

۔ بچا ہی تو لیا ہے اپنی بیٹی کو!!!

۔ مطلب سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا!!

تم نے کتنے گناہ کیے ہیں تمہیں تو خود پتہ نہیں۔۔۔ کتنے دشمن پال رکھے ہیں تم نے۔۔۔ کل کو کوئی اور تم جیسا درندہ تم سے بدلہ لینے کے لیے میری بیٹی کو نوچن نہ کھائے۔۔۔ اسی ڈر سے میں نے اپنی بیٹی کو ایک باحفاظت ہاتھ میں سوئپ دیا ہے۔۔۔ جو اس کی حفاظت کر سکے۔۔

www.kitabnagri.com

۔ تمہیں یقین ہے کہ وہ شخص ہماری بیٹی کو تحفظ دے گا۔ پاگل عورت وہ اسے میرے گناہوں کی سزا دینے کے لیے لے کر گیا ہے۔۔

۔ کیا سزا دے گا نہ تو وہ ایسا شخص ایسا لگ رہا تھا۔ جو عورتوں پر ہاتھ اٹھاتا ہو تمہاری طرح۔

Posted On Kitab Nagri

- نہ تو وہ ایسا شخص لگ رہا تھا جو تمہاری طرح درندگی والی نیت لے کر کسی عورت کے جسم کو نوچ سکے۔۔

- اور نہ ہی وہ بے رحم لگ رہا تھا جو میری بیٹی کو کھانا نہ دے۔ تو پھر میری بیٹی کو اس شخص کے ہاتھوں کوئی ڈر نہیں ہے اتنا میں جانتی ہوں۔۔

- کیا کرے گا زیادہ سے زیادہ وہ ہماری بیٹی کو کبھی ہم سے ملنے نہیں دے گا۔ اس کے بدلے میں نے تمہاری جان بچائی ہے۔۔ تاکہ تم اس کے ہاتھوں آسان موت مر کے اتنی آسانی سے گناہوں سے آزاد نا ہو سکو۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- تمہیں تو ابھی ہمارے اس معذور بیٹے کو دیکھنا ہے ساری زندگی۔۔ اور رونا ہے۔۔ جس کی مزدوری کی وجہ بھی تم ہو۔۔۔۔۔ ہاسپٹل کے بیڈ پر اپنے بیٹے کو لیٹے ہوئے دیکھ اشارہ کرتے ہوئے بولی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

-- جو کبھی اپنے سامنے کھڑے ہوئے وکیل کو بولنے کا موقع تک نہیں دیتا تھا۔ وہ شرم سے نظر جھکائے کھڑا تھا۔ آج سلا رسائیکل کے پاس کہنے کو کچھ نہیں تھا۔ آج اسے اپنے وجود پر شرمندگی ہو رہی تھی۔۔۔

oooooooo

شاہ زیب ہر چیز کو ہمیشہ فائدے اور نقصان کے حساب سے نہیں سوچا جاتا۔ کبھی کچھ بنا غرض کے بنا فائدے کے بھی زندگی میں کرنا چاہیے۔۔ وہ شاہ زیب کا ہاتھ تھامے ہوئے شاہ زیب کے ساتھ اس کے کیمپ میں لیٹی ہوئی پورا امید نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔

۔ یار میں دل سے رسپیٹ کرتا ہوں تمہارے ان خوبصورت جذبات کی۔ مگر یار ہماری شادی کو بھی ٹائم ہی کتنا ہوا ہے۔۔۔ کل کو جب ہمارے خود کے بچے ہوں گے تو کیا ہم اس بچی کو وہ پیار دے سکیں گے۔۔ جس کی وہ حقدار ہوگی۔۔۔

www.kitabnagri.com

یہ ایک دو دن کا فیصلہ نہیں ہے اس کو ساری زندگی ہمیں لے کر چلنا ہو گا اسے اپنے سینے پر لٹائے سمجھانے والے انداز سے بول رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ زیب کیوں نہیں ہم اس بچی کے ساتھ انصاف کر سکیں گے۔ انسان گھر میں اگر کوئی جانور بھی پالتا ہے تو آپ کو اس سے بھی لگاؤ ہو جاتا ہے۔۔

یہ تو اتنی پیاری خوبصورت بچی ہے پھر ہم اس کو کیوں پیار اور انصاف نہیں دے سکیں گے۔۔۔
چھوٹے سے کاٹ میں پاس پڑی ہوئی بچی کو محبت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔

- یہ بچی ایک ایسی لڑکی کا تھا جس نے ایک ایسے لڑکے سے شادی کی جو کہ شرابی اور نشے کی دھت رہتا تھا۔ لڑکی اور لڑکے کا ماں باپ نہیں تھے اور نہ ہی کوئی بہن بھائی۔۔

- اس بچے کو پیدا کرتے ہوئے اس لڑکی کی حالت بہت زیادہ خراب ہو گئی تھی۔ تو گاؤں والوں نے یہی بتایا کہ یہ لڑکی کو ہمیشہ مارتا تھا۔ اور نشے کا عادی کئی کئی راتوں گھر نہیں آتا تھا۔۔۔

- وہ لڑکی جاتے ہوئے اپنا بچہ ڈاکٹر کو دیتے ہوئے یہ بول کر گئی تھی کہ اس کے بچی کو اس ظالم شخص کے حوالے نہ کرے ورنہ یہ اس کو بیچ کر بھی نشہ کر لے گا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- بچی بہت خوبصورت تھی کیونکہ اس بچے کی ماں جو اتنی غربت میں بھی خوبصورتی کی مورت تھی۔۔ تو بٹی بالکل اپنی ماں پر گئی تھی۔۔ رات کو ڈاکٹر ہما سے اپنے ساتھ کیمپ میں لے آئی اب وہ اسی بچی کو گود لینے کی بات کر رہی تھی۔۔

- پلینز شاہ زیب دیکھیں ناکتنی پیاری بچی ہے۔ اس کا باپ شرابی ہے اور ماں مر گئی اس میں اس کا تو کوئی قصور نہیں ہے۔۔

- ہما میری جان میں سمجھ رہا ہوں مجھے اس بچی سے کوئی پر اہلم نہیں ہے۔۔ بس میں آنے والے وقت سے ڈرتا ہوں۔۔ کل کو اگر ہم اس کے ساتھ انصاف نہیں کر سکے تو۔ ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کیا منہ دکھائیں گے۔۔

- شاہ زیب ہم اس کے ساتھ انصاف کریں گے۔۔ یہ ہمارے ساتھ رہے گی تو ہم اس کے ماں باپ ہوں گے۔۔ ہم کیوں فرق کریں گے اس میں اور اپنی باقی اولادوں میں۔۔ ہما اپنی ضد پر اڑی ہوئی تھی۔۔

- شاہ زیب پلینز مجھے یہ بچی گود لینا ہے آپ میرے اس فیصلے میں میرا ساتھ دے دیں۔۔ میں زندگی میں آپ سے کبھی کچھ نہیں مانگوں گی۔ شاہ زیب کے ساتھ لیٹی ایک ہاتھ اس کے سینے پر رکھے ہوئے سر کو اٹھا کر التجا کرتے ہوئے بول رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- ٹھیک ہے اگر تمہارا یہی فیصلہ ہے تو میں کیا کہہ سکتا ہوں۔۔۔ بس ہمدل سے اس بات کا عہد کر لو کہ اس بچی کے ساتھ ہم کبھی نا انصافی نہیں کریں گے۔۔۔ اپنی اولاد سے بھی زیادہ اس کو محبت دیں گے۔ اور اس کی جگہ ہماری اولاد بھی نہیں لے سکے گی اور یہ ہمیں کرنا ہو گا۔

- فیصلہ کن انداز سے فیصلہ سناتے ہوئے اس نے نظر بھر کر پاس پڑے چھوٹے سے کاٹ میں لیٹی ہوئی معصوم پری کی جانب دیکھا تھا۔ جوں بے فکر اپنی زندگی میں آنے والی خوشی اور غم سے آزاد گہری نیند کی آغوش میں سو رہی تھی۔۔

- تھینک یو تھینک یو سوچ!! شاہ زیب کے گال پر لب رکھ کر چومتے ہوئے وہ خوشی سے پاگل سی ہو گئی تھی۔۔

- تمہاری بات مان کر جتنی بڑی تمہیں خوشی دی ہے۔۔۔ یہ بچوں والی لپیاں چمیاں دے کر مجھے خوش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ یہاں پر سٹر انگ والی کس چاہیے مجھے۔۔۔ اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھتے ہوئے گہری نظروں سے دیکھ شوخ انداز سے مسکرایا دیا۔۔۔

- ڈاکٹر صاحب شرم کریں رشوت مانگ رہے ہیں شرما تے ہوئے پیچھے ہونے لگی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

- یہ ڈاکٹر رشوت نہیں لیتا۔۔۔ جان لیتا ہے۔۔۔ جو میں ابھی تمہارے لوں گا۔۔۔ وہ کہتے ہوئے دور ہوتی ہما کو کھینچ کر کمر کی دونوں جانب سے اٹھا کر اپنے پیٹ پر بیٹھا چکا تھا۔۔۔

- شاہ زیب پلیر نہیں۔۔۔ شاہ زیب کے ارادے بھانپتے ہوئے نفی میں سر کو ہلایا۔۔۔ وہ ننھی پری کے ساتھ کچھ ٹائم گزارنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر یہاں تو ڈاکٹر صاحب کی نیت پوری طرح سے خراب ہو چکی تھی۔۔۔

- نہیں۔۔۔ کیا کہا تم نہیں۔۔۔ تمہیں اپنے خان پر ترس نہیں آتا ظالم ڈاکٹر۔۔۔ اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر اس کے چہرے کو اپنے اوپر جھکاتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

- دل کی ڈاکٹر ہو کر خان کے دل سے کھیلتی ہو شرم نہیں آتی۔۔۔ سارا دن مریضوں پر محبت برساتی ہو۔۔۔ اور اب رات کو بھی تمہیں مجھ سے دور رہنا ہے۔۔۔ خماری سے دیکھ لبوں کو اس کی پنکھڑیوں سے ٹکرا کر چومتے ہوئے بولا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- کتنی مشکل سے تمہارے ڈیپارٹمنٹ سے لے کر آیا ہوں تمہیں -- اب تم مجھے انکار کر رہی ہو -- ہوں اس -- بتاؤ --

- شاہ زیب انکار نہیں کر رہی مگر آج نہیں --
آج کیوں نہیں !! اپنی ریزن آنکھیں دکھاتے ہوئے بولا --

- آج میں بہت تھک گئی ہوں -- آپ کو پتہ ہے مریضوں کی کتنی لمبی لائن تھی -- آپ بہت ظالم ہیں -- میں اس وقت آپ کو برداشت نہیں کر سکتی چھوڑ دیں پلیز -- شرم سے لال چہرہ لیے بامشکل کے الفاظوں کو بولتی ہوئی -- اس کے اوپر سے اٹھ کر پیچھے ہونے لگی تھی -- وہ پیچھے ہوتے ہوئے خود کو بچانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی --

Kitab Nagri

- میں ظالم ہوں تو ٹھیک ہے پھر چپ چاپ ڈاکٹر صاحبہ میرا ظلم برداشت کرو -- جتنی مرضی تم تھکی ہوئی ہو خان کی جان بستر پر پر اپنے خان کو سکون دینا تم پر فرض ہے -- کروٹ لے کر اسی پوزیشن میں اس کے اوپر آگیا --

Posted On Kitab Nagri

- شاہ زیب قسم سے آپ اپنی محبت کے معاملوں میں آج بھی جاہل پٹھانوں جیسے ہیں۔۔۔ وہ انگلی دکھاتے ہوئے اس کے لبوں کے لمس سے تڑپ اٹھی تھی۔۔

میں تو جانتا ہوں خانم تمہیں واقف کروانا چاہتا ہوں کہ مجھے انکار کر کے میری جذباتوں کی لو کو بھڑکایا مت کرو۔۔ لب لبوں پر رکھتے ہوئے نمی کو پیتے اس کی سانسوں کو پوری طرح سے روک چکا تھا۔۔

- ہاتھوں کو ہاتھوں میں مضبوطی سے پکڑتے اوپر کی جانب پن کیے اس پر اپنے بھاری وجود کے ساتھ لمسوں کی لو برسا رہا تھا۔۔

- اتنے دنوں سے آزادیاں مار کر گاؤں کی دوسری کونے پر آرام سے نیند کے مزے لوٹتی رہی۔۔ اور ابھی بھی کہہ رہی ہو کہ میں ظالم ہوں۔۔ یہی کہانا۔۔ اس کے کان لو پر نرمی بھرا لمس جوڑتے ہوئے۔ سرگوشی کرتے ہوئے اس کے پورے وجود میں بجلی کی لہریں سی دوڑا گیا۔۔

ہما کچھ نہیں بولی تھی۔ اسے کچھ بولنے دے ہی کہاں رہا تھا۔ اس کے ظالم ہونٹوں کے لمس تو اس کی جان لینے پر تلے ہوئے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے ٹیپ گلے پر اپنے لب رکھے ہوئے مدحوش ہو سا ہو کر جھکا ہوا تھا۔

۔ بہت تیز سانسوں کے ساتھ آنکھیں بند کیے ہوئے لیٹی ہوئی تھی۔ اس کی انگلیوں میں شاہ زیب کی سخت انگلیاں تھی۔ جن کو ہمانے لمسوں کی حدت سے جلتے ہوئے سختی سے دبا لیا تھا۔

ڈیپ گلے کی سلٹ کے بٹنوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے۔ اس کی جانب دیکھ کر دل کش انداز سے مسکراتے ہوئے۔ شرٹ پر لگے تینوں بٹن کھل چکا تھا۔

۔ اس کا خوبصورت سراپا اس کی نظروں کے سامنے تھا۔ پہلے سے ہی بہکا ہوا خان اس کے خوبصورت جسم کی رعنائیوں کو دیکھ جیسے ٹوٹ ہی پڑا تھا۔ لب کھلی سلٹ پر رکھتے ہوئے سیدھے دل والے مقام پر گئے تھے۔

www.kitabnagri.com

۔ اس کے لمس دل پر محسوس کرتے ہوئے اس کے منہ سے سسکی ابھری تھی۔ جسے مزید بڑھانے کے لیے وہ اپنے دانت کی چبن دیتے ہوئے سختی دکھا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

- اس سے پہلے کہ وہ پوری طرح بہکتا وہ ننھی پری رونے لگی تھی۔۔۔ ی جس کی آواز سے چونک کر ایک غیرت مند پٹھان باپ کی طرح پیروں کی جانب رکھے ہوئے کمبل کو جلدی سے کھینچ کر اپنے اور ہما کے اوپر اوڑ لیا تھا۔۔۔

- وہ بچے اتنی چھوٹی تھی جو ابھی نہ کچھ سمجھ سکتی تھی اور نہ سوچ سکتی تھی۔ مگر شاہ زیب کے لیے اس وقت وہ اس کی بیٹی تھی۔ جس سے اسے بہت شرم سی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

- جائیں پیاری مورے ہماری بیٹی ہمارے رومینس کے لیے خطرے کی گھنٹی بن کر اٹھ چکی ہے۔۔۔ تم تو بہت خوش ہو۔۔۔ دانت مت نکالو توڑ دوں گا۔۔۔ وہ جو گڑیا کے جاگنے پر شاہ زیب کی حالت پر مسکرا رہی تھی۔۔۔

اس کے اوپر سے ہٹتے ہوئے مصنوعی غصہ دکھا رہا تھا۔۔۔ اپنی شرٹ کے بٹن بند کرتے کپڑے ٹھیک کر کمبل سے نکلتی ہوئی گڑیا کو گود میں اٹھا کر چپ کروانے لگی تھی۔۔۔
آپ اس کو پکڑے میں اس کے لیے فیڈر بنا کر لاتی ہوں۔ شاہ زیب جو اپنے کپڑے اور ہوا اس ٹھیک کر کے اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔ اس کی گود میں گڑیا کو ڈالتے ہوئے اٹھ کر اس کے لیے فیڈر تیار کرنے لگی تھی۔۔۔

- اس ننی سی پری کو پہلی بار اپنے ہاتھوں میں اٹھا کر شاہ زیب کے دل نے ایک بہت خوبصورت احساس کو محسوس کیا تھا۔۔۔ شاید وہ یہ وہی احساس تھا جو ایک باپ اپنی بیٹی کے لیے کرتا ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ اس کے معصوم سے چہرے کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔۔ جب کہ تھوڑی دور کھڑی ہما جو اس کے لیے دودھ کی بوتل بنا رہی تھی۔۔۔ وہ شاہ زیب کے چہرے پر خوشی کے رنگوں کو بخوبی دیکھ رہی تھی۔۔۔

- وہ بھی خوش تھی کہ شاہ زیب نے اس پیاری سی گڈیا کے وجود کو پورے دل سے ایکسیپٹ کر لیا ہے۔۔۔ ایک ہی رات میں وہ اتنا بلند مرتبہ پاچکے تھے ماں اور باپ بننے کا۔۔۔ یہ خوشی ہر کسی کے نصیب میں نہیں آتی۔۔۔ شاہ زیب آپ صبح سارے ڈاکو منٹس سائن کر کے گاؤں والوں کے سامنے اسے پوری طرح سے ہماری بیٹی بنالیں گے نا۔۔۔ فیٹر گڈیا کے منہ میں ڈالتی ہوئی۔ پوچھ رہی تھی۔۔۔

- بیٹی تو یہ ہماری بن چکی ہے اور اس نے چارج بھی سنبھال لیا ہے۔ وہ مسکراتے ہوئے بول کر ہما کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے بھی اپنے ساتھ لگائے ہوئے تھا۔۔۔ گود میں پڑی اس خوبصورت ننھی سی جان کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- چارج سنبھالنے سے شاہ زیب کا مطلب تھا کچھ دیر پہلے اس کے رومینس کی ایسی تیسری مارنا۔۔۔۔۔ بے فکر ہو جاؤ میں صبح سب دیکھ لوں گا تم بس ہماری بیٹی کی پرورش پر دھیان دو۔۔ اس نے آخر وہ بول دیا تھا جس کو سننے کے لیے وہ کب سے بے قرار تھی۔۔۔۔۔ وہ شاہ زیب کے منہ سے سننا چاہتی تھی کہ وہ ان کی بیٹی ہے۔۔ اب ہمارے بے چین دل کو سکون آگیا تھا۔۔۔۔۔
- وہ ننھی پری اپنے ماں باپ سے خوب خد متیں کروارہی تھی۔۔۔۔۔ کتنی دیر وہ چھوٹی چھوٹی آنکھوں کو جگمگائے ہوئے کھیلتی رہی۔۔۔۔۔

- گڑیا شاہ زیب کے سینے پر لیٹی ہوئی تھی۔ اور ہمارے بازو پر سر رکھے ہوئے سوچکی تھی۔۔۔۔۔ جبکہ شاہ زیب اللہ کی اس رحمت کو دیکھ کر شکر ادا کرنے لگا۔۔۔۔۔

دونوں کے ماتھوں پر لب رکھتے ہوئے سوچ رہا تھا کہ یہ دونوں میڈموں نے ایسے ہی راتوں کو اسے اسٹینڈ بنا کر سونا ہے وہ خود سوچ کر خود ہی مسکرا دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

oooooooo

مس ماہی!!! جی سر ماہی نیو پروفیسر کی آواز پر حیران ہوئی تھی کہ اس نے کیسے آج اپنے لبوں کو زحمت دی کہ وہ ماہی کا نام پکار سکے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- لیکچر کے دوران اچانک سے پروفیسر نے ماہی کو مخاطب کیا تھا جب ماہی نے کھڑے ہو کر جی کہا تھا -- اسے لگا کہ اب بھی اس کی کوئی بے عزتی ہی ہونے والی ہوگی --

ماہی آپ بتا سکتی ہیں کہ شفا بہت دنوں سے کلاس اٹینڈ کیوں نہیں کر رہی -- پروفیسر نے بہت نارمل سے انداز کے ساتھ وائٹ بورڈ پر سبجیکٹ لکھتے ہوئے پوچھا تھا --

- نو سر مجھے نہیں پتہ کہ وہ کیوں نہیں آرہی میری کافی دنوں سے اس سے بات نہیں ہوئی -- ماہی کو غصہ آگیا تھا اس بات پر کہ اتنے دنوں بعد وہ کالج میں آئی ہے - پروفیسر کو یہ ہدایت تو نہیں ہوئی کہ وہ اس کے بارے میں پوچھتا - مگر مس شفا پچھلے دس بارہ دن سے نہیں آئی تو اس کو فکر ہونے لگی تھی --

www.kitabnagri.com

- اس لیے اس نے نہیں بتایا تھا کہ شفا کی مامی سے اس کی بات ہوئی تھی - جس نے یہ بتایا تھا کہ شفا کی اچانک سے اس کے ماں باپ نے شادی کر دی ہے -- زیادہ لمبا چوڑا اس کی مومانی نے بتانے کی زحمت نہیں کی تھی -- اور ٹھک سے فون بند کر دیا اور شفا کا فون مسلسل اب جا رہا تھا --

- اوکے ٹھیک ہے آپ بیٹھ سکتی ہیں اسے کھڑا دیکھ کر پروفیسر نے بنا دیکھے ہی کہا تھا --

Posted On Kitab Nagri

- آخر وہ لڑکی کیوں نہیں آرہی کالج کیا ہوا ہے اس کی زندگی میں۔۔۔ پروفیسر وائٹ بورڈ پر لکھتے ہوئے سوچ رہا تھا۔ اس کی نظر کے سامنے وہ سارا منظر آرہا تھا جب وہ اس کے بھائی کا پوچھنے ہاسپٹل پہنچا۔۔۔ اور جس طرح سے وہ اپنے باپ سے بول رہی تھی۔۔۔ جیسے کہ اس کو بہت سی ناراضگی ہو اپنے باپ سے۔۔۔ اس لڑکی کی آنکھوں سے اپنے باپ کے لیے نفرت چھلکتے اس نے دیکھی تھی۔۔۔

- کیا ہوا ہو گا اس کے بعد جو وہ اتنے دنوں سے نہیں آرہی کیا اس کے بھائی کی کنڈیشن زیادہ خراب ہے۔۔۔ وہ مسلسل سوچ رہا تھا۔ اور کیوں سوچ رہا تھا یہ تو وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔۔۔ ایک الگ سا احساس تھا جس کو پروفیسر کوئی نام نہیں لینا چاہتا تھا۔۔۔ کسی سٹوڈنٹ نے سبجیکٹ کے حوالے سے سوال پوچھا تو وہ خیالوں کو جھٹک کر کر سٹوڈنٹ کا جواب دینے لگا تھا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

oooooooooo

وہ کب سے پرنسپل کے آفس میں بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ جبکہ سوال یہی پوچھنا چاہتا تھا کہ اس کی سٹوڈنٹ کافی دنوں سے نہیں آرہی۔۔۔ اسے شفا کے گھر کا ایڈریس چاہیے تھا۔۔۔ جو اس نے تھوڑا گھوما بھیڑا کر ریسٹر سے دیکھتے ہوئے نوٹ کر لیا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- پر نسیل سے سلام لیتے ہوئے وہ کالج گیٹ سے نکلا تھا۔ کیونکہ چھٹی ہو چکی تھی سڑک پر زیادہ تر اسٹوڈنٹ اپنے ریلیٹو کے ساتھ گاڑیوں میں بیٹھ کر جا رہے تھے۔۔
- وہ سڑک کر اس کرتا ہوا پارکنگ ایرے میں آکر گاڑی کو چابی سے گھول کر اندر بیٹھ گیا۔ وہ سیدھا شفا کے گھر جانے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔

○○○○○○○

وہ کھانا پیک کروا کر گھر کے لیے جلدی سے نکلا تھا۔۔ آج کافی لیٹ ہو گیا تھا۔ اسے اپنے کچھ سرکاری کاغذات کو اشو کروانا تھا۔ جو کہ بہت ضروری تھے لاہور پوسٹنگ کی وجہ سے یہ کب سے رکے ہوئے تھے۔۔

- اوپر سے سڑک آڈرز تھے کہ اپنے کاغذات درست کروائیں۔۔ تو آج جب وہ غصے سے گھر سے نکلا تو وہ یہی کام کرنے آیا تھا۔۔ ویسے تو اس نے اپنے کام سے زبردستی چھٹی لے رکھی تھی۔۔

- اے سی پی شاہ میر اپنے کام کو لے کر بہت زیادہ سیریس رہتا تھا۔ کام کے حوالے سے اس کے اپارٹمنٹ کو کبھی اس سے کوئی شکایت نہیں تھی۔ اس بار زبردستی چھٹیاں لینے پر بھی اسے کچھ زیادہ سختی کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ کھانے کھانالے کر لفٹ میں کھڑا سوچ رہا تھا کہ آج وہ کافی لیٹ ہو گیا ہے۔ مرہا اور اس لڑکی کو بہت بھوک لگی ہوگی۔۔۔ ناچاہتے ہوئے وہ لڑکی بھی اس کے دماغ میں آگئی تھی۔۔

- ہمیشہ کی طرح چابی سے دروازہ کھولتا
ہوا گھر کے اندر داخل ہوا تھا۔ کھانا تو ڈشز میں ڈال کر رکھ دیا۔۔

- انابی لبوں سے مسکراتا ہوا اپنے روم کی جانب آرہا تھا اپنی چور بیوی سے ملنے کے لیے۔۔ روم کا دروازہ کھولا میڈم روم میں نہیں تھی۔۔ واش روم سے گرتے ہوئے پانی سے سمجھ چکا تھا کہ محترمہ اپنے آپ کو یہ کسانے میں مصروف تھی۔۔ شاور کی آواز آرہی تھی۔۔ وہ جس کام کے لیے روم میں آیا تھا اسے کر کے واپس کچن کا رخ لیتے ہوئے باہر چلا گیا۔۔ وہاں سے ایک کھانے کی ڈش اٹھائی اور شفا کے روم کا لوک کھول کر اندر گیا۔

- بنا کچھ بولے کھانا سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے ایک نظر اس کی جانب دیکھا تھا۔ جو پہلے جیسی ڈری ہوئی نہیں لگ رہی تھی۔ بیڈ پر ناظرین جھکائے بیٹھی تھی۔ اس نے بھی ایک نظر شامیر کی جانب دیکھا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شاہ میر بنا کچھ کہے دروازہ واپس لوک کر کے اپنے روم میں آگیا۔۔

- وہ واش روم سے شاید ابھی ہی نکل کر باہر آئی تھی۔ اور ٹاول سے اپنے گیلے بالوں کو خشک کر رہی تھی۔۔ شاہ میر پر نظر پڑتے ہی مسکرائی تھی۔۔

- آپ کب آئے ٹاول کو سونے پر جھک کر رکھتے ہوئے شاہ میر کی جانب آنے لگی تھی۔۔ اس سے پہلے شاہ میر اس تک پہنچ چکا تھا۔۔

جان منع کیا ہے نا۔۔ پاؤں پر زیادہ وزن مت ڈالا کرو۔۔ تمہاری لا پرواہی کی وجہ سے انفیکشن ہو گیا ہے۔۔ اس کے پاس آکر باہوں کے دائرے میں بھرتے ہوئے اپنے سینے سے لگا کر بول رہا تھا۔۔
- میر بہت دن ہو گئے تھے پاؤں کی وجہ سے میں نہائی نہیں تھی۔۔ میر کے سینے سے لگی بہت لاڑ سے بول رہی تھی۔۔

- اور اپنی ہمدردیاں دکھالی تم نے!! میں نے کس سے ہمدردیاں دیکھائی ہیں۔ پیچھے ہوتے ہوئے حیرانی سے بولی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اس سے جس کے لیے اپنی شوہر کی پاکٹ سے بڑی چالاکی کے ساتھ تم نے چابی نکالی تھی۔۔ سینے پر دونوں ہاتھ باندھے معنی خیز نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔

- اس کا مطلب آپ جانتے تھے جب میں نے آپ کی پاکٹ سے چابی نکالی۔ اس کی جانب دیکھ کر شرمندہ سی ہو گئی۔۔

- کیا لگتا ہے کہ میں اتنا بدھو پولیس والا ہوں کہ۔ تم میری پاکٹ سے آرام کے ساتھ۔ چابی نکال لو گے اور مجھے پتہ بھی نہیں چلے گا۔ آئی برواچکاتے ہوئے اسے شرمندہ دیکھ مسکرایا تھا۔۔

Kitab Nagri

- تم نے اسے اپنے کپڑے کیوں دیے قمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے نرمی سے اسے واپس اپنے ساتھ لگالیا۔۔
- کیا میرے کتنے فاسٹ ہیں آپ نے اس کے کپڑے بھی دیکھ لیے۔ مگر کیسے چابی تو میرے پاس تھی اس نے حیرانی سے پوچھا تھا۔۔

- میری جان تم اپنے پولیس والے شوہر کو چکمہ دے کر چابی نکال سکتی ہو تو میں روم سے چابی کیوں نہیں لیجا سکتا۔ وہ بھی جب میڈم خود کو گھس گھس کر صاف کر رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- مرہا کا نہا کر نکھر انکھر ا روپ میر کو بہکا رہا تھا۔۔۔ مرہا کے گیلے بالوں کی خوشبو میر کو ہمیشہ کی طرح میر کے حواسو پر چھانے لگی تھی۔۔۔

میر سوری۔۔۔ میں نے آپ کے خلاف کچھ بھی نہیں کیا۔۔۔ بس میں نے اس لڑکی کو کپڑے دیے۔۔۔ اس کی حالت بہت خراب ہو رہی تھی۔۔۔ پتہ نہیں کتنے دنوں سے اس نے وہ کپڑے پہنے ہوئے تھے۔۔۔ اور بس میں نے اس کو کھانا کھانے کو بولا تھا۔ اسے بتایا کہ میر امیر کتنا اچھا انسان ہے وہ کبھی اس کے ساتھ کچھ غلط نہیں کرے گا۔۔۔ میر کے مضبوط سینے میں سر چھپائے ایک ہی سانس میں ساری بات بتا گئی۔۔۔ وہ اپنے میر کو ناراض نہیں کرنا چاہتی تھی کتنی مشکل سے تو وہ واپس پہلے والا میر بننے جا رہا تھا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

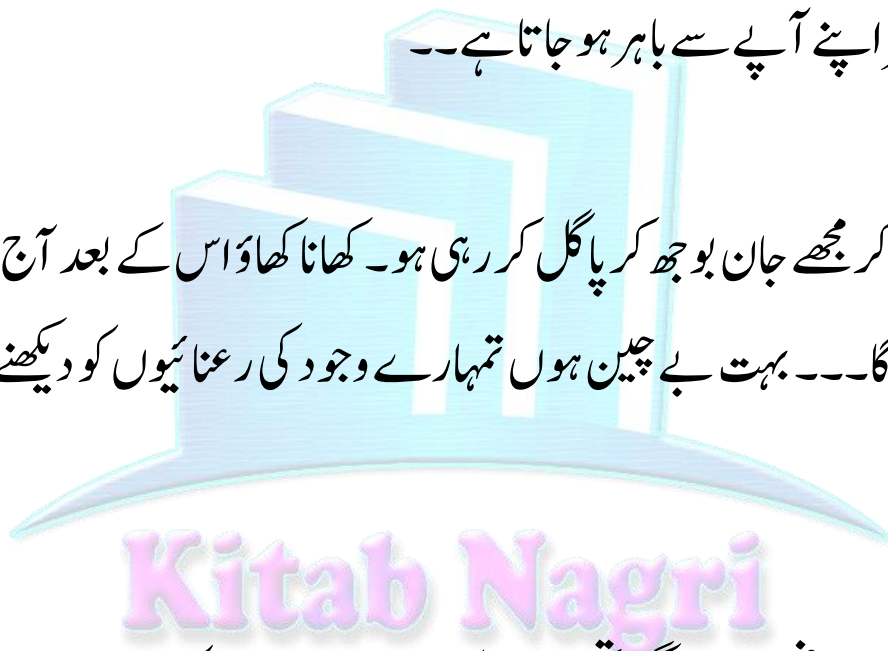
- جو اپنی مرہا کو دیکھ بہک سا جاتا تھا۔ جیسے وہ اس وقت سر جھکائے اس کے بالوں میں منہ چھپائے بالوں کی خوشبو سونگتے ہوئے مدہوش سا ہو رہا تھا۔ اس کی کمر پر میر کے ہاتھوں کی سختی کو محسوس کر مرہا کا دل دھک دھک کر رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اور لب مسکرائے تھے۔ میر جب بھی اسے اس طرح کیلے بھیگے روپ میں دیکھتا تو ہمیشہ اس کی کمر کو کچھ اسی طرح کی سزا ملتی تھی۔۔ جو آج بہت دنوں کے بہت میر اسے دے رہا تھا۔۔

- میر آپ نے مجھے معاف کر دیا!! فحاح تو تم مجھے معاف کر دو اور جلدی سے کھانا کھا لو۔۔ جانتی ہو تمہارا یہ والا روپ دیکھ میر اپنے آپ سے باہر ہو جاتا ہے۔۔

اب تم ایسا حلیہ لے کر مجھے جان بوجھ کر پاگل کر رہی ہو۔ کھانا کھاؤ اس کے بعد آج تمہارے پیر کا کوئی لحاظ نہیں کیا جائے گا۔۔ بہت بے چین ہوں تمہارے وجود کی رعنائیوں کو دیکھنے اور محسوس کرنے کے لیے۔۔



میر کی آواز میں خماری واضح ہونے لگی تھی۔ مرہا کو میر کا بہکنا بہت سکون دے رہا تھا۔۔ وہ کتنے دنوں بعد مرہا کو یوں پاس کیے بہک رہا تھا۔۔

مگر میر میرے پاؤں میں ابھی بہت درد ہے۔۔ وہ اپنے میر کو تنگ کرنے کے لیے بول رہی تھی۔۔ جو بڑی مشکل سے اپنے منہ زور جذباتوں کے سمندر کو روک چکن سے کھانا لینے جا رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

کوئی بات نہیں میرے دل میں بھی بہت درد ہو رہا ہے۔ جس نے اتنے دنوں سے اپنی جان کو قریب سے محسوس نہیں کیا۔۔۔ وہ بناپٹے بول کر چلا گیا۔۔۔ مرہالوں میں مسکرا رہی تھی میری بے قراریاں دیکھ۔۔۔

oooooooo

دیکھیں ناشاہ میں یہ لے لوں یہ رنگ مجھ پر اچھا لگے گا۔۔۔ میرا شاہ کے ہاتھ سے پکڑ کر اسے مال میں اپنی پسند کا ایک ڈریس دکھا رہی تھی۔۔۔ شاہ اسے ایک بہت مشہور مال میں لے کر آیا تھا۔ جہاں پر پاکستانی سٹائلش ڈریسز کی بھرمار تھی۔۔۔

شاہ کی جان تم پر تو سب کچھ ہی اچھا لگتا ہے کچھ بھی لے لو جان چھڑتی نظروں سے دیکھ کر بولا۔۔۔
شاہ پلیز بتائیں نا۔۔۔ ایسا تھوڑی ہوتا ہے آپ ہر بات اسی طرح کی بات بول کر جان چھڑا لیتے ہیں۔۔۔
آپ میرے لیے ڈریس سلیکٹ کریں ہاتھ سے پکڑ کر ضد کرنے لگی تھی۔۔۔ ہم۔۔۔ تو تمہیں میری پسند سے ڈریس لینا ہے؟؟

ہوںںں!!

۔۔۔ کم ہیر!!! کچھ سوچتے ہوئے شاہ نے سیل گر کو اپنے پاس آنے کو کہا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

پلیز پیک آل داڈریسز!!

جہاں سے میرب ڈریس سلیکٹ کر رہی تھی۔۔ اس سٹینڈ میں لگے ہوئے تقریباً 1615 خوبصورت منفرد ڈریس لگے ہوئے تھے۔ شاہ سیل گھر کو سب پیک کرنے کو بول رہا تھا۔۔

شاہ میں نے ایسا تو نہیں کہا تھا آپ نے تو سارے ڈریسز پیک کروا دیے ہیں میرب نے منہ بسورتے ہوئے کہا تھا۔

ہاں تو میری جان پر سب کلر اور سب ڈریس اچھے لگیں گے تو میں کسی ایک کا انتخاب نہیں کر سکتا تھا۔ بنامال کا لحاظ کیے میرب کی کمر میں ہاتھ ڈال اسے اپنے قریب کر لیا۔۔

www.kitabnagri.com

شاہ کیا کر رہے ہیں ہم مال میں ہیں۔ لوگ ہمیں دیکھ رہے ہیں۔ میرب کسمسا کر تھوڑا دور ہونے لگی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

دیکھ رہے ہیں تو دیکھنے دو!! میری اپنی ذاتی بیوی ہے جس کو میں پاکستان سے اپنے ساتھ لے کر آیا ہوں۔۔ اور دوسری بات یہاں پر کوئی کسی کو نہیں دیکھتا۔۔ یہاں پر تو اگر ہم کھلے عام کسی بھی کر لے تب بھی کوئی نہیں دیکھے گا۔۔ شاہ شرارتی ہوتے ہوئے اسے واپس کمر پر ہاتھ رکھ پہلے سے زیادہ اپنے قریب کر چکا تھا۔۔

کیا خیال ہے کر لیں ایک لپ کسی اور ڈال دیں وہ کیا کہتی ہو تم تمہاری ٹک ٹاک پر فیمس ہو جائیں گے ہم دونوں ترکی میں کسیاں کرنے والے جوڑے کے نام سے۔۔ شاہ میرب کی شرمائی ہوئی حالت سے محظوظ ہوتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔۔

تنگ مت کریں اور چلیں یہاں سے میں نے تھک گئی ہوں۔۔ اب ہم ہوٹل چلیں گے۔۔ آج شاہ نے اسے استنبول کے بہت سی مشہور مالز میں شاپنگ کروائی۔۔ اور ساتھ میں پورا استنبول گھمایا تھا۔۔۔ شب کے اندر بیٹھ کر استنبول کی سمندر کا نظارہ دیکھ کر میرب بہت خوش تھی۔۔

www.kitabnagri.com

اب میرب کی تھکن سے بری حالت ہو چکی تھی وہ جا کر ہوٹل روم میں آرام کرنا چاہتی تھی۔۔۔ اس بات سے بے خبر کہ شاہ ایسا کوئی ارادہ نہیں رکھتا تھا۔۔ وہ شاپنگ کا سامان گاڑی میں رکھ ہوٹل کی طرف نکل چکے تھے۔۔۔۔

oooooooo

Posted On Kitab Nagri

وہ کب سے سلار سائیکل کے نام کی تختی لگے بڑے سے بنگلے کے سامنے کھڑا تھا۔ چوکیدار دوبار اندر سے واپس ہو کر واپس آچکا تھا۔ شاید وہ لوگ اس سے ملنا ہی نہیں چاہتے تھے اسی لیے بہانے بنا رہے تھے۔۔

پلیز آپ جا کر ان سے کہیں کہ مجھے ان سے ضروری بات کرنی ہے۔ اور میں ان سے بات کیے بنا یہاں سے نہیں جاؤں گا۔ اس لیے یہ بہانے مت بنائیں میں ان کی آوازیں سن چکا ہوں۔ جب وہ آپ سے کہہ رہے تھے کہ جا کر بول دو ہم لوگ سو رہے ہیں۔۔ اب کی بار چوکیدار جب نیا بہانہ لے کر باہر آیا تو پروفیسر سخت لہجے میں بول رہا تھا۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتا اس کے پیچھے ایک خاتون آ کر کھڑی ہو گئی۔ پروفیسر کو پہچاننے میں دیر نہیں لگی کہ وہ شفا کی ماں تھی جسے اس دن شفا کے ساتھ ہاسپٹل میں اس نے دیکھا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

جی بتائیں کیا کہنا چاہتے ہیں نا گوار نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی تھی جیسے کچھ چھپا رہی ہوں۔۔ دیکھیں میں آپ کا زیادہ ٹائم نہیں لوں گا مجھے شفا کے بارے میں ضروری بات کرنی ہے۔ تو آپ پلیز مجھے اندر آنے

Posted On Kitab Nagri

دیں تاکہ میں آپ سے آرام سے بات کر سکوں۔۔ پروفیسر نے ادب سے بولا تھا۔۔ کیونکہ خاتون عمر میں بھی اس سے بڑی تھی کچھ سوچتے ہوئے خاتون نے اندر آنے کو کہہ دیا۔۔
جی فرمائیں کیا کہنا چاہتے ہیں۔ گھر کے اندر ڈرائنگ روم کے صفحوں پر بیٹھے کو کو اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا۔۔ جہاں پر سلار سائیکل بھی آکر بیٹھ گیا۔۔

پلیز میم میں جاننا چاہتا ہوں کہ شفا اتنے دلوں سے کالج کیوں نہیں آرہی وہ ایک بہت ہونہار بچی ہے۔۔ میں جانتا ہوں کہ آپ کے بیٹے کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔ مگر اب تو اس بات کو بہت دن گزر چکے ہیں۔ تو اس کا ٹیچر ہونے کی وجہ سے مجھے پریشانی سی ہونے لگی میں پوچھے آیا ہوں پر اہلم کیا ہے۔۔
پروفیسر نے بہت فارمل سے انداز سے پوچھا۔۔

شفا کی شادی ہو گئی ہے اب وہ اگتے نہیں پڑے گی۔ اس کی ماں نے سپاٹ اور ٹھوس انداز سے جواب دیا۔۔

واٹ!!! ایسے کیسے آپ نے اس کی اچانک شادی کر دی۔ جب اس کے ایگزام اتنے نزدیک تھے۔ پروفیسر نے حیران کن نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

Posted On Kitab Nagri

کیوں ہمیں اپنی بیٹی کی شادی کرنے کے لیے آپ کی اجازت لینا چاہیے تھی اس کی ماں نے غصے سے دیکھا۔۔ میم میں نے ایسا نہیں کہا بس میں حیران ہو گیا تھا۔ اپنے لہجے کی سختی کو خود محسوس کر کے وہ معاملے کو خراب نہیں ہونے دینا چاہتا تھا اس لیے فوراً تصدیق کرتے ہوئے بولا۔۔

تو پھر ٹھیک ہے آپ کو جواب مل گیا اب آپ جاسکتے ہیں۔۔
اس کی ماں دو ٹوک الفاظ سے بول رہی تھی جبکہ پاس ہی صوفے پر اس کا باپ چپ بیٹھا تھا جس کی نظریں کچھ اور ہی کہنا چاہتی تھی۔۔

سر پلیز اگر کچھ ایسا ہے جو آپ مجھے بتادیں تو شاید میں آپ کی کوئی مدد کر سکوں۔۔
میری بیٹی جس کے ہاتھوں میں ہے وہاں پر آپ ہماری مدد نہیں کر سکتے آخر اس نے اپنی چپ توڑتے ہوئے کہا۔۔

کہاں ہے آپ مجھے بتائیں تو سہی پروفیسر کاشک صحیح نکلاتا تھا۔ یعنی کہ شفا کے ساتھ کچھ غلط ہوا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- شفا کی ماں نے بیچ میں بہت بار اپنے شوہر کو روکنے کی کوشش کی مگر وہ ایک مجبور اور بے بس باپ کی طرح اپنے بیٹی کو کسی بھی حال میں بچانا چاہتا تھا۔۔۔

جس نے اپنے گناہوں کو ایک اجنبی پروفیسر کے سامنے قبول کرنے میں بھی دیر نہیں لگائی تھی۔۔

- کیا کہا سر آپ نے وہ اے سی پی شاہ میر ملک کے پاس ہے! شاہ میر کا نام سن کر وہ پروفیسر چونک گیا تھا۔۔

- جی اور میرے خیال سے آپ اے سی پی شاہ میر کو جانتے ہوں گے کہ وہ کتنا ناڈر پولیس آفیسر ہے جو کسی سے نہیں ڈرتا۔۔۔ میں نے تو اس کی عزت پر ہاتھ ڈالا ہے تو وہ کبھی پیچھے نہیں ہٹے گا۔۔۔

- سلار سائیکل کے لہجے میں شرمندگی بے بسی نہ دامت نہ جانے کیا کیا تھا یہ بولتے ہوئے۔۔۔

- میرے خیال سے اب آپ کو تسلی ہو گئی ہے۔ تو اب آپ جاسکتے ہیں کیونکہ اے سی پی شاہ میر سے ٹکرانے کی تو نہ ہماری اوقات ہے نہ آپ کی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تو اس لیے اب آپ مزید یہاں پر بیٹھ کر ہماری بے بسی کا مذاق مت اڑائیں۔ آپ یہاں سے تشریف لے جاسکتے ہیں شاید اس کی بیوی کو یہ غصہ تھا کہ اس کے شوہر نے اس کی بیٹی کے بارے میں کیوں بتایا ہے۔۔۔

۔ اس لیے وہ اپنے شوہر کو گھورنے کے بعد پروفیسر پر بھڑک اٹھی تھی۔ پروفیسر گہری سوچ سوچتا ہوا ان گھر سے نکل چکا تھا۔۔۔۔۔

ooooooooooooo

شاہ۔۔۔ شاہ۔۔۔ شاہ ہ ہ ہ۔۔۔۔۔ میرب چلائی تھی۔۔۔ اففف پاگل لڑکی کیوں چلا رہی ہو۔ شاہ جو گہری نیند میں سو رہا تھا میرب کے چلانے سے ہڑبڑا کر کانوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے اٹھا تھا۔۔

Kitab Nagri

تو اور کیا کرو آپ یہ میرے اوپر اتنا بھاری جسم ڈال کر سو رہے ہیں میں لڑکی ہوں بیڈ نہیں۔ شاہ کو اپنے اوپر سے دھکیلتے ہوئے بولی تھی۔ جواب بھی شرٹ لیس اس کے اوپر براجمان ہوا پڑا تھا۔۔

میرا تو تم بیڈ ہی ہو! اس لیے چپ چاپ پڑی رہو ورنہ صبح صبح ہوش ٹھکانے لگانے میں مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہوگا۔ نیند کی خمار سے بھری ہوئی آنکھوں سے ایک نظر دیکھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

۔ اس کی جھنجھلا دیکھ کر شاہ کے آتش لب مسکرائے۔ نیند کی خماری سے بھری آنکھوں میں پڑتے لال
ڈورے اس کی آنکھوں کو اور بھی خوبصورت بنا رہے تھے۔ ذرا سا مسکرانے سے اس کی گالوں کے
ڈمپل گڑھوں کی طرح گہرے ہو گئے۔

۔ ساری رات آپ نے کون سی میرے پاؤں دبائے ہیں جو ابھی مجھے ہوش ٹھکانے لگانے کی دھمکیاں
دے رہے ہیں۔

شاہ نے پوری رات میرب کی نیند حرام کر رکھی تھی۔ اور ایک وہ شاپنگ کرتے ہوئے بہت تھک چکی
تھی۔۔ سارا دن انہوں نے استنبول کی خوبصورت جگہوں کو دیکھتے ہوئے گھوم کر گزارا تھا۔۔

Kitab Nagri

رات میں شاہ نے اسے اپنی محبت بھری شدتوں سے ہلکان کیا تھا۔۔ میرب اس وقت فل غصے سے
بھری ہوئی تھی۔۔ اب شاہ اس کے اوپر اپنے بازو پھیلانے لمبا چوڑا وجود لیے گہری نیند میں سو رہا
تھا۔۔ اسی لیے میرب اس سے جگا رہی تھی۔۔ مگر شاہ جو جان بوجھ ڈھیٹ بن کر آواز نہیں دے رہا
تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا تو تم چاہتی ہو کہ میں تمہارے پاؤں دباؤں مجھے کوئی مصلہ نہیں ہے۔ لاؤ دبا دیتا ہوں۔ اس کے موڈ کو خراب دیکھ شاہ کو ہنسی آرہی تھی۔۔ اٹھ کر پاؤں پکڑ کر دبائے لگا تھا۔۔

کیا کر رہے ہیں چھوڑے۔۔ یہ اچھا ہے رات کو سونے مرنے نہیں دو۔ اور صبح اٹھ کر پیروں کو ہاتھ لگا کر اللہ کی ذات کے سامنے بھی شرمندہ کرواؤ۔۔

کہ میں اتنی بری بیوی ہوں جو اپنے شوہر سے اپنے پیروں کو ہاتھ لگوار ہی ہوں۔۔۔ اپنے پیروں کو پیچھے کھینچتی ہوئی وہ تقریباً اٹھ کر ہی بیٹھ گئی تھی۔۔

نہیں اللہ تم سے ناراض نہیں ہو گا میں اللہ تعالیٰ سے کہوں گا کہ میں اپنی خوشی سے اپنی پیاری بیوی کے پیارے پیارے پاؤں دبارہا ہوں اور کہاں لکھا ہے کہ بیوی کے پیروں کو ہاتھ لگانا گناہ ہے وہ پھر سے میرے پاؤں اپنی جانب کھینچتے ہوئے دبائے لگا تھا۔۔

پلیز شاہ چھوڑیں۔۔ اگر نہیں بھی لکھا تب بھی مجھے اچھا نہیں لگ رہا کہ آپ میرے پاؤں کو ہاتھ لگائے۔۔۔ وہ پھر سے اپنے پیر کھینچتی ہو شرمندہ سے انداز سے بول رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

چلو پیروں کو ہاتھ نہیں لگانے دینا تو منہ لگا لو۔۔۔ اسے پاؤں سے کھینچا تو وہ بیڈ پر گھسٹتے ہوئے لیٹ گئی تھی۔ شاہ پھر سے اس کے اوپر آگیا، اس کی پنکھڑیوں کو قید کرنے کی کوشش میں لگ گیا۔۔

شششاہ۔۔۔ چھوڑے مجھے۔ وہ چلاتے ہوئے شاہ کے بالوں سے پکڑ پیچھے کر رہی تھی۔۔۔ بد تمیز لڑکی شوہر سے بد تمیزی کر رہی ہو۔ اب تمہیں اللہ گناہ نہیں دے گا۔ بنا اپنے بالوں کو چھڑوا اس کی جانب دیکھا آتش لبوں سے دلکش انداز سے قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔۔۔ نہیں اس بات کا مجھے کوئی گناہ نہیں ملے گا میرے شوہر کو اور کوئی کام ہے ہی نہیں سوائے مجھے ہلکان کرنے کے! دیدہ دلیری سے مقابلہ کرتے ہوئے بول رہی تھی۔ کیا ہلکان کیا ہے میں نے تمہیں، اتنا پیار کرنے والا شوہر ملا ہے۔ جان شاہ قدر کیا کرو۔۔ اس کی جبرے کو محبت والی سختی سے پکڑتے ہوئے زبردستی اپنے ہونٹ اس کی پنکھڑیوں سے ٹکراتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

۔ اسے محبت کرنا نہیں کہتے۔۔ اگلے کی جان لینا کہتے ہیں۔۔۔ اور ویسے بھی آپ تیاری کریں۔۔ آپ کا کام کتنا رہ گیا ہے مجھے واپس لے کر چلیں۔۔۔ میں آپ کو اس سے زیادہ افورڈ نہیں کر سکتی۔۔ سارا دن آپ اپنی میٹنگز کرتے ہیں۔۔۔۔۔ اور رات میں مجھے ذلیل کرتے ہیں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اب ان کو میرے نزدیک مت لائیے گا۔ دھمکی آمیز لہجے سے آنکھیں دکھائی۔ انگلی شاہ کے لبوں پر رکھ کر پوائنٹ کرتے ہوئے بولی تھی۔۔

اچھا جی رومان شاہ کو دھمکی دے رہی ہو!!! جو خود چلتی پھرتی ایک دھمکی ہے!!

میں تو انہیں نزدیک بھی لاؤں گا! ان سے ان کی مرضی کے مطابق من پسند کام بھی کرواؤں گا! تمہاری جان کو راتوں کو ہلکان بھی کروں گا! اور اپنا پیار بھی جتاؤں گا!! تمہاری سانسوں کو پی کر اپنی پیاس بھی بجاؤں گا!!

Kitab Nagri

تم جو کر سکتی ہو کر لو۔۔ اور پلیز دھمکی مت دیا کرو مجھے۔۔۔ جان شاہ تمہارے دھمکی دینے سے پھر میرا وہ کام ضرور کرنے کو دل چاہتا جس سے تم مجھے منع کرتی ہو۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

کہتے ہوئے اس کی دونوں کلائیوں کو اپنے مضبوط ہاتھوں میں پکڑ بیڈ کی دونوں جانب بن کر چکا تھا۔۔۔ لاکھ اس کے سر ہلا کر ادھر ادھر کرنے کے باوجود اپنے لب پنکھڑیوں پر رکھ کر اس کی معصوم سانسوں کو بند کر گیا۔۔

رات کی شدتوں سے ٹوٹی ہوئی میرب اب پچھتا رہی تھی کہ کیوں اس نے شاہ کو دھمکی دینے والی غلطی کی۔۔۔ میرب کیا ضرورت تھی صبح سوئے ہوئے شیر کو اٹھانے کی۔۔۔ اگر اوپر لیٹا تھا تو لیٹا رہنے دیتی۔۔۔ اب تو نکال رہا ہے صبح تمہاری جان وہ خود کے دماغ میں سوچ کر خود کو کوس رہی تھی۔۔

اففف جان شاہ قسم سے مزہ آگیا بہت اچھا کیا جو تم نے مجھے جگا دیا ورنہ تو میں ایسے ہی محبت سے محروم سویا رہتا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

- احسان رہا تمہارا مجھ پر۔۔۔ اس کی لبوں پر منمنائیاں گزارتے ہوئے اپنی مرضی سے پیچھے ہوا تھا۔۔۔

اتنا ضدی شخص میں نے اپنی لائف میں نہیں دیکھا۔۔ جس کو ذرا سی بات بھی دھمکی لگتی تھی۔۔۔۔۔ ب

Posted On Kitab Nagri

ات کو دھمکی بنا کر پھر میری جان کو ہلکار کرنے پر تل جاتا تھا۔۔ وہ سوچ کر رہی گئی تھی۔۔

منہ سو جھانے کی ضرورت نہیں ہے! جتنا ظلم میں نے تم پر کیا ہے! جو کہ ظلم ہے نہیں! صرف تمہیں لگتا ہے! اتنا ظلم تم مجھ پر کر سکتی ہو مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے!! تکیے پر سر رکھ کر سیدھا ہو کر بیڈ پر بازو پھیلا کر لیٹ گیا۔۔ آنکھیں بند کر کے اب خود پر ظلم کروانے کے لیے تیار لیٹا تھا۔۔

مجھے نہیں کوئی شوق نہیں آپ پر ظلم کرنے کا۔۔ چپ کر کے لیٹے رہیں۔ وہ دوسری طرف رخ کرتی ہوئی سونے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

اور سوچ رہی تھی کہ اس کا شاہ کتنا ضدی اور اڑیل ہے۔۔ سوچتے ہوئے اس کے لب غصے میں بھی مسکرائے تھے۔

www.kitabnagri.com

وہ یہی تو چاہتی تھی کہ پہلے والا شاہ مل جائے۔۔ جو اس کی جان کو ہلکان تو کرتا ہے۔۔ مگر اس کا وجود اس کے شاہ کو سکون دیتا ہے۔۔ یہ سوچ کر دل سے میرب کو خوشی ہوتی تھی۔ اسی خوشی کو محسوس کرتے ہیں۔۔ میرب کے لب مسکرائے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

ویسے جان شاہ تم میری طرف منہ کر کے بھی مسکرا سکتی ہو۔۔ چوری چوری مسکرا نے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔۔ شاہ اس کے اوپر سر جھکائے اسے مسکراتا ہوا دیکھ رہا تھا۔۔

کیا ہے شاہ سونے دے پلین۔۔ سچی آپ جتنا مجھے تنگ کرتے ہیں۔۔ میں نے ایک دن مر جانا ہے۔۔۔ ایسے ہی میرب کے منہ سے نکل گیا تھا۔۔

میرب آج کے بعد ایسا لفظ اپنے منہ سے مت نکالنا۔۔ اگر تم میری محبت کی شدتوں سے مر جاؤ گی تو شاہ کو قسم کھانے میں دیر نہیں لگے گی۔ کہ میں کبھی تمہیں چھوؤں گا بھی نہیں۔۔۔

Kitab Nagri

۔ میرب تمہیں یہ بولیں کا حق نہیں ہے۔ تم ہمیشہ شاہ کے ساتھ رہو گی اگر کسی کو موت آئے گی تو پہلے شاہ کو آئے گی۔۔ میرب تمہارے بنا زندگی سوچ کر میں کانپ جاتا ہوں۔۔ اس کے چہرے کو پاگلوں کی طرح چومتے ہوئے بولے جا رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- مجھ میں اور ہمت نہیں ہے۔۔ اپنے سب عزیز رشتوں کو میں کھوچکا ہوں۔ بابا سے اتنی محبت کرتا تھا کہ بابا میری دنیا ہے۔۔ مگر بابا مجھے اس بے رحم دنیا میں اکیلا چھوڑ کر چلے گئے تھے۔۔

امی جان سے اتنا پیار کرتا تھا کہ امی جان کے سوا مجھے کچھ نظر ہی نہیں آتا تھا۔ امی جان بھی چھوڑ کر چلی گئی۔۔۔ اب تم کیا چاہتی ہو۔۔۔ صرف میری زندگی میں تم اور میرا بچہ ہو۔۔۔ تو تم لوگ ایک دعا کرو نا میں ہی مر جاؤں۔۔۔

شاہ پتہ نہیں کیوں اتنا بے قابو سا ہو کر بولے جارہا تھا۔ میرب کو شاہ کی گھبراہٹ سے ڈر لگنے لگا تھا۔۔

شاہ۔۔ شاہ آئی ایم سوری میں اب ایسا کبھی دوبارہ نہیں بولوں گی۔۔ پلیز شاہ کیا ہو گیا ہے۔۔۔ میں نے تو ایسے ہی بول دیا تھا۔۔۔ میرب شاہ کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے شاہ کو پرسکون کرنے کی کوشش کی۔۔

میرب پلیز ایسے یا ویسے کبھی بھی دوبارہ ایسا نہیں بولنا۔۔۔ تم میری جان ہو۔ شاہ کے جینے کی وجہ ہو تم۔۔۔ تیزی اور گھبراہٹ سے بولتے ہوئے شاہ کے لفظ کب کپکپانے لگے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

نن۔۔ نہیں بولوں گی پلیز آپ نارمل ہو جائے۔ شاہ مجھے ڈر لگ رہا ہے آپ کی گھبراہٹ سے۔۔۔ شاہ نے اپنا گھبرایا ہوا چہرہ جھکاتے ہوئے اپنا سر میرب کے دل والے مقام پر رکھ کر آنکھیں بند کر لی۔ اس وقت شاہ ایک ڈرے ہوئے بچے کی مانند لگا۔۔

۔ جو اپنے پیاروں کو کھونے سے بہت خوفزدہ تھا۔ میرب شاہ کے ہوئے بالوں میں انگلیاں پھر رہی تھی۔۔ میرب کی محبت بھرے ہاتھوں کے لمس شاہ کو پرسکون کیے نیند میں لے گئے۔۔۔

میرب نے دل عہد کیا تھا کہ وہ کبھی مذاق میں بھی ایسا لفظ نہیں کہے۔ جس کی وجہ سے اس کا شاہ تکلیف میں چلا جائے۔۔ اپنے سینے پر سوئے ہوئے شاہ کے پرسکون چہرے کو دیکھ رہی تھی۔

Kitab Nagri

جو اپنے پراپرٹی پر پورے حق سے پربراجمان ہو کر گہری نیند سو رہا تھا۔ شاہ کے وزن کی وجہ سے میرب کو سانس لینے میں مشکل ہو رہی تھی۔۔۔ مگر اب اس نے اففف بھی نہ کرنے کا عہد کیا تھا۔۔۔

اس کا شاہ اور اس کے وجود پر سر رکھے اتنا پرسکون سو رہا ہے تو میرب اب ایسی گستاخی کبھی نہیں کرے گی جس سے شاہ کی آنکھ کھل جائے۔۔۔ اس نے دل میں سوچتے ہوئے شاہ کے بالوں پر نرمی سے لب رکھ چوم لیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

oooooooo

سائیں پلینز مجھے جانے دیں! تائی جان کیا سوچتی ہوگی کہ میں اتنی بے شرم ہوں اتنا دن چڑھایا ہے اور میں ابھی تک اپنے کمرے سے باہر نہیں نکلی۔۔۔ خرم جو اسے اپنی مضبوط باہوں کی گرفت میں کس کے ملنے تک نہیں دے رہا تھا۔۔۔

بیابک سے اس کی منتیں کر رہی تھی باہر جانے کے لیے۔۔۔ نہیں تیری تائی جان ناراض بالکل نہیں نہ ہوگی۔۔۔ اسے پتہ ہے کہ اس کی بہو اس کے بیٹے کی خدمت کر رہی ہے۔۔۔ گرفت کو مضبوط کرتے ہوئے وہ نیند میں ہونے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے مسکرا دیا۔۔۔ سائیں اللہ کا خوف کریں آپ مجھ سے خدمت تو نہیں کروا رہے۔۔۔

ہاں تو سائیں کی جان سائیں نے کب منع کیا کہ تو میری خدمت مت کر۔۔۔ چل شروع ہو جا۔۔۔ اسے اپنے اوپر کھینچتے ہوئے خماری بھری لہجے سے بولا۔۔۔

چھوڑے مجھے۔۔۔ سائیں بڑے بے شرم ہیں آپ!! چھوڑو مجھے جانے دیں۔ سائی کی بے باک حرکت پر وہ شرمناک کر لال ٹماٹر ہو گئی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

سائیں کی کمسن شہزادی!! تیرا سائیں تو ایسا ہی ہے۔۔۔ اور ایسا ہی رہے گا۔۔۔ کبھی بدل نہیں سکتا۔۔۔
ایسے ہی مجھے قبول کرنا پڑے گا۔۔۔ وہ اپنی بے باکیوں کو جاری رکھے ہوئے۔۔۔ اس کے چہرے پر
لمسوں کی ہلکی پھلکی سی بارش برسا رہا تھا۔۔۔

سائیں جانے دو نا۔۔۔ مجھے سچ میں تائی جان کے سامنے بڑی شرم آئے گی وہ کیا سوچیں گی میرے بارے
میں۔۔۔ روز تو میں فجر کی نماز کے بعد ان کے کمرے میں گھس جاتی تھی اور اب دیکھ لیں 10 بجنے والے
ہیں۔۔۔ مجھے شرم آرہی ہے۔۔۔

بیا صبح صبح دماغ مت کھا میرا۔۔۔ جا پہلے فریش ہو لے۔۔۔ اور بھر مل آنا اپنی تائی جان کو۔۔۔ تیرے
سینے کو ٹھنڈ پڑ جائے گی۔۔۔ کب سے تڑپ رہی ہے اپنی ساس کو ملنے کے لیے۔۔۔ اپنی باہوں کی گرفت
کو ڈھیلا کرتے ہوئے آخر اسے آزادی بخش دی۔۔۔

www.kitabnagri.com

جی نہیں وہ میری تائی جان ہے ساس نہیں۔۔۔ اور آج کے بعد ساس کہیے گا بھی مت۔۔۔۔۔ وہ بہت
تیزی سے بیڈ سے اتر کر واش روم میں جا کر بند ہوتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔۔ اسے ابھی بھی ڈر تھا کہ
کہیں سائیں کا موڑ بدل نہ جائے۔ سائیں کروٹ لے کر بیڈ پر الٹا لیٹا مسکراتے ہوئے پھر سے سو
گیا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

oooooooo

آہ ااااا۔۔۔ کیا ہو گیا ہے جان!! مرہا کی چیخ پر شاہ میر جلدی اس سے دور
ہو گیا۔۔۔ میر آپ میر از خم دکھا دیا ہے۔ وہ رونے لگی تھی۔۔۔ سس۔ سوری میری جان مجھے پتہ
نہیں چلا۔

اس کے پاؤں کو اپنی گود میں رکھ کر گھبرا کر بول رہا تھا۔۔۔

ہوں ہوں ہوں! ہوں! مجھے بہت درد ہو رہا ہے۔ وہ بچوں کی طرح اونچی آواز میں رونے لگی تھی
۔۔۔ میری جان سوری میں دوا لگا دیتا ہوں۔۔۔

پلیزیار ایسے اونچی آواز میں تو مت روؤ۔ ساتھ والے کمرے میں لڑکی ہے کیا سوچے گی کہ آدھی
رات کو میں اپنی بیوی پر کون سا ظلم کر رہا ہوں جو بچاری آوازیں نکال کر رو رہی ہے۔۔۔

www.kitabnagri.com

شاہ میر مرہا کی آوازوں سے تقریباً گھبرا کر اسے چپ کروانے کے لیے منتیں کر رہا تھا۔
کیا لگتا ہے آپ کو کہ میں ڈرامہ کر رہی ہوں۔۔۔ مجھے درد نہیں ہو رہا۔ میں جان بوجھ کر رو رہی ہوں۔۔۔
شاہ میر کی جانب غصے سے دیکھتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں نہیں میری جان میں نے ایسا نہیں کہا کہ تم جان بوجھ کر کر رہی ہو۔ میں تو بس یہ کہہ رہا تھا کہ پلیز اپنا وائلم تھوڑا کم رکھو۔۔ وہ مرہا کے غصے اور چلانے سے ڈرتے ہوئے بول رہا تھا۔۔

کتنی مشکل اس کے پاؤں کی ڈریسنگ سیٹ کی۔۔ اسے پین کلر کھلایا اور پھر اپنے گود میں سر رکھ کر پچھلے تین گھنٹوں سے بچوں کی طرح لوریاں سنا کر اسے سنانے کی کوشش کر رہا تھا۔ اب جا کر وہ سوئی تھی۔۔

تیرا وجود انتہائی

عزیز ہے مجھے

تیرے سوا نہیں

آتا کسی پہ پیار مجھے۔۔ وہ سوچ کر لبوں میں مسکرایا تھا۔۔

میری جان ایک بار تمہارا پیر ٹھیک ہو جائے۔۔ اس کے بعد یہ جو تم نے پیر کی ڈرامے بازی آج کی ہے نا۔۔ اس کا بدلہ تو تمہارا میر تم سے ضرور لے گا۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ میر کو اچھی طرح سے پتہ تھا کہ اس کے پیر میں جتنا درد تھا اس سے کہیں زیادہ اس نے ڈرامہ کیا ہے۔۔ وہ جانتا تھا کہ مرہا کو بہت اچھا لگتا ہے میر سے اپنے نخرے اٹھوانا۔۔ اور بہت دن ہو گئے تھے اس نے اپنے نخرے اٹھوائے نہیں تھے۔۔۔۔

اور آج موقع ملنے پر اس نے یہ موقع ضائع نہیں جانے دیا تھا۔ زرا سامیر کا پیر اس کے پیر پر آگیا تھا۔۔۔ مرہانے پورے تین گھنٹے کی فلم چلا کر اس کے اچھے خاصے رومینٹک موڑ کی ایسی تیزی پھیر دی تھی

- اب میری ڈراما کوئین اس کی گود میں سر رکھے آرام سے سو گئی۔۔۔

شاہ میر کی شرٹ کے کھلے بٹنوں ولی جگہ سے بچوں کی طرح اپنا ہاتھ اندر گھسائے ہوئے بڑے آرام سے سو رہی تھی۔۔

www.kitabnagri.com اس کی ایکٹنگ دیکھ کر شاہ میر کو ہنسی
آ رہی تھی۔۔۔

شاہ میر اس کے ساتھ آرام سے لیٹ گیا۔ بازو اس کے اوپر سے گزرتے ہوئے قریب کر لیا۔
سونے کی کوشش کرنے لگا تھا۔۔ کیونکہ میڈم سوچکی تھی۔۔ اور اس غریب کی نیند اور رو منیس کا بڑا
غرق کر چکی تھی۔۔ اب اس کے پاس سوائے سونے کی کوشش کرنے کے اور کوئی چارہ نہیں تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

oooooooo

تمہارا اس بات سے کوئی لینا دینا نہیں ہے کہ میں اس لڑکی کے ساتھ کیا کروں گا۔ تم یہاں سے جاسکتے ہو شاہ میر نے جبرے میچتے ہوئے ٹیبل زور سے پرہاتھ مارا تھا۔

پلیز آپ میری بات تو سنیں ہم اس

مدے پر آرام سے بیٹھ کر بھی بات کر سکتے ہیں۔۔ پروفیسر نے سمجھانے والے انداز سے شاہ میر کو بڑے ادب سے بیٹھنے کو کہا تھا۔

نہ تو مجھے بیٹھنا ہے اور نہ مجھے اس مدے پر کوئی تم سے بات کرنی ہے اور نہ ہی میں تمہیں کوئی صفائی دینا ضروری سمجھتا ہوں۔۔۔

غصے سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ سامنے ٹیبل پر رکھے ہوئے موبائل کو اٹھا کر شاہ میر وہاں سے تیز تیز قدموں سے نکل آیا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اے سی پی شاہ میر کو پروفیسر نے کیفے میں بلوایا تھا۔ شفا کے ماں باپ کے بتانے پر کہ ان کی بیٹی اے سی پی شاہ میر ملک کے پاس ہے۔۔۔ پروفیسر اے سی پی کو سمجھانے آیا تھا کہ شاید اس لڑکی کو بچایا جا سکے۔۔

Posted On Kitab Nagri

مگر دو ہی باتوں میں شاہ میر کا دماغ بہت زیادہ گرم ہو چکا تھا۔ اور وہ بنا پروفیسر کی کوئی اور بات سنے وہاں سے نکل سیدھا اپنی جیب میں بیٹھ گیا۔۔۔ جیب کو اڑانے والے انداز میں لے کر گیا تھا۔۔۔ جبکہ پروفیسر وہیں پر سر تھا مے ہوئے ٹیبل پر بیٹھا ہوا گہری سوچ میں مبتلا تھا۔۔۔

oooooooo

شاہ سب ٹھیک تو ہے نا!! ہم اتنی جلدی تیاری کیوں کر رہے ہیں۔ کل رات تک تو آپ کا کوئی ایسا پلان نہیں تھا۔ میرب بہت پریشان تھی یوں اچانک صبح صبح پاکستان واپس جانے کی تیاری کرنے پر۔
اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

میرب میری جان تم کیوں پریشان ہو مجھے سمجھ نہیں آ رہا میرے ہوتے ہوئے تمہیں دماغ پر پریشانی سوار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جب کہہ رہا ہوں کہ تیاری کرو آفس میں کام ہے۔ تو تم یہ گہری سوچ میں کیوں ہو۔ میرب جو پیکنگ کرتے ہوئے گہری سوچ میں تھی کہ آخر شاہ اتنی جلدی جانے کی تیاری کیوں کر رہا ہے۔۔

Page 2499

Posted On Kitab Nagri

جان تھی وہ شاہ کی اس کے چہرے پر ذرا سی اداسی بھی شاہ کی دھڑکنوں کو بے چین کر دیتی تھی۔

جیسے اس وقت شاہ اپنی ڈریسنگ سیٹ کرتے ہوئے چھوڑ مرر سے ہٹ گیا۔ اور میرب کو پیار سے سمجھانے لگا تھا۔

نہیں شاہ میں پریشان تو نہیں ہوں میں تو بس یہ سوچ رہی تھی کہ ہم اتنی جلدی کیوں جا رہی ہے۔۔۔
وہ اداسی بھرے لہجے سے بولتے ہوئے شاہ کے سینے پر ہاتھ رکھ کر شرٹ کے بٹنوں سے چھیڑ چھاڑ کر رہی تھی۔۔۔

کیا میری جان ابھی اور یہاں پر رکنا چاہتی تھی۔۔۔ کل ہی تو تم کہہ رہی تھی کہ مجھے گھر واپس لے کر چلو۔۔۔ تو ایک طرح سے تو جو تم چاہتی تھی وہی ہو رہا ہے۔
شاہ سمجھ تو رہا تھا کہ میرب ابھی جانا نہیں چاہتی تھی۔ بس اس نے رات اپنی نیند نہ پوری ہونے کی وجہ سے غصے میں بول دیا تھا۔

ہاں میں ابھی نہیں جانا چاہتی تھی مجھے آپ کے ساتھ یہاں پر بہت اچھا لگ رہا تھا۔
۔۔۔ پہلی بار تو میں آپ کے ساتھ کہیں آئی ہوں۔ اداس سامنے بنائے بڑی دھیمی آواز میں بول رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ایسا ہے تو پھر پہلے کیوں نہیں بتایا۔ نظریں جھکا کر شاہ نے میرب کے چہرے پر مرکوز کر رکھی تھی۔

مجھے لگا کہ آپ سمجھ جائیں گے مگر آپ تو سمجھے ہی نہیں اور مجھے واپس لے کر جا رہے ہیں۔
وہاں جا کر آپ کام میں مصروف ہو جائیں گے۔ اور میں پھر پہلے کی طرح اکیلی پور ہوتی رہا کروں گی۔
شکوہ گولہجے سے بول رہی تھی۔۔

پہلی بات میں جا کر جتنا بھی مصروف ہو جاؤں اپنی جان کو بور نہیں ہونے دوں گا۔ وہ ایک مشکل دور تھا
مجھ پر امی جان کی جانے کے بعد میں خود کو سنبھال نہیں سکا۔۔۔
میرے اندر بہت کچھ ٹوٹ گیا تھا۔ امی جان کے جانے سے۔ مگر تمہاری محبت مجھے زندگی کی خوبصورت
راہوں پر واپس لے آئی۔
www.kitabnagri.com

اب واپس جا کر تمہارا شاہ پہلے والا شاہ بن جائے گا۔ جو آفس جا کر بھی تمہیں اپنا پورا ٹائم دیتا تھا۔۔۔
اب تم بور نہیں ہو گی۔ اپنے اس لٹکے ہوئے چہرے کو ٹھیک کرو۔ مجھے سائل کر کے دکھاؤ۔ تمہارا یہ
مر جھایا چہرہ مجھے زندگی سے دور کر دیتا ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہمیشہ ایک بات یاد رکھنا میرب تمہارے چہرے کی خوشی مجھے جینے کی وجہ دیتی ہے۔ اور مجھے ہمیشہ زندگی سے منسلک رکھنے کے لیے تمہارے چہرے کو مر جھایا ہوا نہیں ہونا چاہیے۔۔ اوکے فیصلہ انداز سے حق جتاتے ہوئے بول رہا تھا۔۔

شاہ آپ مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں؟
میرے خیال سے اس سوال کوئی جواز نہیں ہے۔
کیا میرا ہر انداز تمہیں یہ نہیں بتاتا کہ میں تم سے کتنا پیار کرتا ہوں۔۔
پھر بھی اگر میری جان نے آج میرے منہ سے ہی سننے کا ارادہ کر لیا ہے تو۔ ہاں شاہ تم سے بہت پیار کرتا ہے۔

Kitab Nagri

شاہ کی جان ہو تم۔۔۔ رومان شاہ کے دل پر صرف اور صرف تمہاری حکومت ہے۔۔
ماتھے پر لب رکھ بڑی محبت بھرا بوسہ دیتے ہوئے کہا۔۔

اب جلدی سے ریڈی ہو جاؤ باقی کی پیکنگ میں کر لوں گا۔۔۔ ہماری فلائٹ کا ٹائم ہونے والا ہے۔
کہتے ہوئے مر کے سامنے خود تیار ہونے لگا تھا اور میرب کپڑے لے کر واش روم میں جا کر بند ہو چکی تھی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

oooooooo

سارے ڈاکٹر جو کراچی سے ایک ساتھ آئے تھے۔۔ آج ایک بار پھر اکٹھے تھے اور تقریباً سارا گاؤں بھی اس خوشی میں شامل ہونے آیا تھا۔ کہ اس غریب لڑکی کی بیٹی کو اتنے اچھے جوڑے نے گود لیا ہے

سب ہی ہما اور شاہ زیب کے فیصلے سے بہت خوش تھے۔۔ ان کی خوشی کو سب مل کر سیلیبریٹ کر رہے تھے۔۔

اور تقریباً سب ڈاکٹر بچی کے لیے گفٹ لائے۔۔ اور کئی تو گاؤں کے لوگ بھی ایسے تھے جو اپنی حیثیت کے مطابق بچی کے لیے تحفے لے کر آئے تھے۔۔

آج سب ڈاکٹر منٹس کمپلیٹ ہو چکے تھے بچی کو قانونی کارروائی کرنے کے بعد ڈاکٹر شاہ زیب کے حوالے کر دیا گیا۔۔ ہما کی تو خوشی کی کوئی انتہا ہی نہیں تھی۔۔ وہ تو ننی پری کو اپنے سینے سے لگائے ہوئے گھوم رہی تھی۔۔

اور اس کی ساتھ ڈاکٹر ز بھی ہما کے ساتھ بہت زیادہ کوپریٹ کر رہی تھی یہ کہہ رہی تھی کہ وہ ڈیوٹی کے دوران اپنی بیٹی پر اچھی توجہ دے وہ اس کی جگہ ڈیوٹی چارج سنبھال لیا کرے گی۔۔

Posted On Kitab Nagri

ڈاکٹر شاہ زیب جہاں اتنی پیاری بیٹی کو پا کر خوش تھا۔ وہی ہمارے چہرے پر جو چمک اور خوشی تھی اسے دیکھ کر بھی بہت خوش تھا۔ یہ سچ تھا کہ یہ فیصلہ ہمارا تھا۔ بس اس نے تو اس کے اس فیصلے کو پایہ تکمیل تک پہنچایا تھا۔

مگر اب اسے لگ رہا تھا کہ یہ فیصلہ بالکل ٹھیک تھا۔ سب ڈاکٹر ز کو شاہ زیب اور ڈاکٹر ہما کی طرف سے ٹریٹ دی گئی تھی۔

ایک الگ ہی گہما گہمی اور خوشحالی کا ماحول سجا ہوا تھا گاؤں کے بچے میں۔ شاہ زیب کے گھر والوں کو بھی اس ننھی پری کے آنے کی خوشخبری سنا دی گئی تھی۔

ان کو بھی اپنی بہو اور بیٹے کے اس فیصلے سے کوئی اعتراض نہیں تھا۔
شازیب کی فیملی کافی پڑی لکھی اور باشعور تھی۔

وہ بھی بہت خوش تھے اور بہت بے صبری سے ان کی واپسی کا انتظار کر رہے تھے۔ کب وہ نئی پری کو لے کر گھر آجائیں۔ اور گھر میں رونق لگ جائے۔

Posted On Kitab Nagri

ہماری پیاری سی بیٹی کی پیاری مورے چلیں!! شاہ زیب نے ہما کو اپنی بیٹی کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے مصروف پا کر کھانستے ہوئے متوجہ کیا۔۔

شاہ زیب مورے کا مطلب کیا مجھے بتائیں تو صحیح آپ نے کل رات کو بھی مجھے مورے کہا تھا۔ مسکرا کر شاہ زیب کی جانب دیکھتے ہوئے ہمارے ہاں مسکرا کر سوال کیا۔

مورے کا مطلب ہوتا ہے ماں امی ماما موم جیسے ہر زبان میں ماں کو الگ الگ زبان سے بلایا جاتا ہے اسی طرح پشتو زبان میں ماں کو مورے کہتے ہیں۔۔

تم ہماری بیٹی کی مورے ہما کے پیچھے کھڑے ہو کر نئی گڑیا کی چہرے کو نرمی سے چھوتے ہوئے بول رہا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

[illegible]

شاہ زیب مجھے اتنا پیارا رتبہ دلانے کے لیے۔۔۔ آپ ورلڈ کے بیسٹ ہسبینڈ ہیں بے اختیار شاہ زیب

کے سہنے سے سحر

لگا گئی۔۔

Posted On Kitab Nagri

کنٹرول میری پیاری سی ڈاکٹر صاحبہ ہم اس وقت اپنے کیمپ میں نہیں ہیں۔۔ باہر کھڑے ہیں۔ اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ ساتھ لگاتے ہوئے مذاق کیا تھا۔۔

سوری۔۔ وہ تھوڑی سی شرمندہ ہو کر مسکرا کر پیچھے ہو گئی تھی۔

سوری بولنے کی ضرورت نہیں ہے کیمپ میں چلو اچھی طرح گلے مل کر لبوں کو چوم کر کسیاں ششیاں لینے کے بعد ہم اپنی بیٹی کے آنے کی خوشی کو سیلیبریٹ کریں گے۔۔۔

رات کو بھی میری پیاری بیٹی نے اپنے بابا کی رومینس کی بینڈ بجا دی تھی۔ اب وہی سے کانٹینوں کرتے ہیں۔

ہمارے کان میں اتنی کم آواز میں سرگوشی کی کہ کچھ دوری پر کھڑے ہوئے ڈاکٹر نے بالکل نہیں سنا تھا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مگر ہمارم سے لال ٹماٹر ہو گئی۔۔ ڈاکٹر صاحب اب آپ تھوڑے سے سدھر جائیں۔۔ ایک بیٹی کے باپ بن گئے ہیں۔۔۔

وہ بھی سرگوشی کرتے ہوئے ہی بولی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ایسا کچھ نہیں ہونے والا اگر تمہارے دماغ میں یہ چل رہا ہے کہ میں سدھر جاؤں گا۔۔ اور مجھ میں کچھ بدلاؤ آجائیں گا۔ تو ایسا کچھ نہیں ہونے والا۔۔

اگر میں دس بچوں کا باپ بھی بن گیا تو میں تو ایسا ہی رہوں گا۔ ڈاکٹر ہما صاحبہ یہ مت بھولا کریں کہ تمہارا شوہر پٹھان ہے۔۔۔۔ اور ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا کہ ہماری کتنی اولادیں ہو گئی ہیں۔۔۔ بلکہ ہر اولاد کے بعد ہم خود کو پہلے سے زیادہ فٹ محسوس کرتے ہیں۔۔۔۔ اتنے بے باکی سے ہمارے چہرے پر نظریں گاڑے تھوڑا سا اس پر جھک کر آہستہ سے بول رہا تھا۔۔۔۔ ہمارا کوئی سانس گلے میں ہی گھٹتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔ اس کی حالت دیکھ تھوڑا پیچھے ہو کر کھکھلا کر ہنسا تھا۔۔۔۔

اسے اپنے کیمپ کی جانب چلنے کو اشارہ کرتے ہوئے ساتھ چل پڑا۔۔۔۔ دونوں مسکراتے ہوئے اپنے کیمپ میں جا رہے تھے۔۔ اپنی پیاری بیٹی کو ساتھ لیے ہوئے

○○○○○○○

اسلام علیکم کیسے ہو رومان! شاہ میر نے بالکل نارمل انداز سے سلام کا جواب دیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اے سی پی صاحب ہم تو بالکل ٹھیک ہیں آپ کیسے ہیں اور کہاں ہیں رومان شاہ نے بھی نارمل سے انداز سے پوچھا تھا۔۔

میں اسلام آباد ہوں اس وقت۔ تمہارے جانے کے بعد میری پوسٹنگ یہاں پر ہو گئی تھی۔۔
اوکے تو پھر میں بھی اسلام آباد آیا ہوا ہوں۔ بتاؤ کہاں پر ہو تم! میں تم سے آکر مل لیتا ہوں چلو اسی بہانے ملاقات ہی ہو جائے گی۔۔

نہیں میرے پاس تو فی الحال ٹائم نہیں ہے۔ میں کسی ضروری کام سے سائیڈ ایریا پر ہوں۔ تو بعد میں مل لوں گا جیسے ہی ٹائم ملتا ہے میں تمہیں انفارم کر دوں گا۔۔
اوکے تم سائیڈ ایریا پر ہو مگر میرا تو گھر پر ہی ہو گی میں اس سے مل لیتا ہوں۔۔

www.kitabnagri.com

تم ترکی سے واپس کب آئے ہو تم نے بتایا ہی نہیں۔۔۔ اور میرب کیسی ہے۔ شاہ میر نے بات کا رخ بدلتے ہوئے کہا تھا۔۔

شاہ میر میری بات کو انکسور کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ میں بہت اچھی طرح سے جانتا ہوں کہ تم کراچی میں ہو۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور کہاں پر ہو یہ جاننا میرے لیے کوئی زیادہ مشکل کام نہیں ہے۔۔۔ اگر تم اے سی پی ہو تو۔۔۔ مجھے بھی لوگ رومان شاہ کہتے ہیں۔ اس لیے بہتر ہے کہ تم مجھے خود بتاؤ کہ تم کہاں پر ہو۔ میں تم سے ملنا چاہتا ہوں۔۔۔ سپاٹ لہجے اور رو عبدار آواز سے بولا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے مجھے تم عرفہ کیفے میں آکر ملو میں وہیں پر تمہارا ویٹ کر رہا ہوں۔۔۔ شاہ میرے جواب نہ آنے پر رومان شاہ نے خود ہی فیصلہ سناتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

رومان میرے پاس اس وقت سچ میں ٹائم نہیں ہے تم سے ملنے کا۔۔۔
ملنے کا ٹائم نہیں ہے یا۔۔۔ میرا سامنا نہیں کرنا چاہتے۔۔۔ میری اکلوتی بہن کے ساتھ اتنا کچھ ہو گیا۔۔۔ اور تم نے مجھے بتانا ضروری نہیں سمجھا۔۔۔ رومان شاہ کی بھاری رو عبدار آواز فون سے باہر آرہی تھی۔۔۔
اواچھا تو تمہیں سب کچھ پتہ چل چکا ہے! www.kitabnagri.com

ہاں کیوں نہیں چلنا چاہیے تھا۔ کیونکہ تم نے تو بتانا ضروری نہیں سمجھا۔ رومان شاہ نے تنزیہ لہجے سے کہا

--

Posted On Kitab Nagri

میں کیفے میں آرہا ہوں وہیں بیٹھ کر ساری بات کرتے ہیں۔ اللہ حافظ۔ شاہ میر نے کہہ کر فون بند کر دیا۔۔

oooooooo

شاہ میر بہت بے چینی کے ساتھ کیفے میں بیٹھا ٹیبل پر رومان شاہ کا انتظار کر رہا تھا۔ بے شک مرہا کی کیڈ نیگ والی بات چھپانے میں شاہ میر کی نیت اچھی تھی۔ مگر حقیقت یہی تھی کہ اس نے بہت بڑی بات رومان شاہ سے چھپائی تھی۔

جسے جاننے کا اسے پورا حق تھا۔۔ وہ مرہا کا سگا اور اکلوتا بھائی تھا۔۔۔ ایسا بھائی جس نے اپنی بہن کو بیٹیوں کی طرح پالا ہو۔۔ اس وقت شاہ میر عجیب سی کشمکش میں گرفتار تھا۔۔

Kitab Nagri

اسلام علیکم شامیر اپنی سوچوں میں گم تھا جب رومان شاہ کی بھاری آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔۔ وہ اپنی سیٹ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اور رومان شاہ سے مصافحہ کرتے ہوئے گلے ملا تھا۔۔

میرب کیسی ہے شامیر نے بات بڑھانے کے لیے سوال کیا تھا۔۔ آنے کے کچھ دیر بعد تک دونوں میں خاموشی طاری رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

میرب بالکل ٹھیک ہے اور اگر خدا نہ خواستہ کو کچھ ہوتا تو میں تمہیں ضرور بتاتا۔۔ کیونکہ تم اس کے بھائی ہو اور تمہیں جاننے کا پورا حق ہے رومان شاہ نے سیدہ اسیدہ ہاتر کیا۔۔

رومان میں بھی تمہیں بتانا چاہتا تھا۔۔ اگر تم یہاں ہوتے تو میں ضرور بتاتا۔۔ اور بتانے کے بعد شاید میری تکلیف میں کوئی کمی آجاتی۔۔۔۔۔
تمہیں تو اندازہ بھی نہیں کہ میں نے اس وقت خود کو کتنا اکیلا محسوس کیا۔ مجھے بھی کوئی ایسا چاہیے تھا۔۔

جس کے لیے میرے بعد مرہا کی عزت اتنا ہی نازک مصلہ ہوتی جتنا میرے لیے تھی۔۔
تم نے مجھ سے پوچھا کہ اس وقت میں کس تکلیف سے گزر رہا تھا۔ تم نہیں تھے۔۔ مجھے تمہاری بہت ضرورت تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شاہ میر نے درد زدہ لہجے سے ساری باتیں کہی تھی۔۔
شاہ میر یہی تو دکھ ہے کہ تم نے سب کچھ اکیلے برداشت کیا تم مجھے فون کر سکتے تھے بتا سکتے تھے۔۔۔
آخر میں زندہ تھا۔۔۔ اس دنیا میں تھا۔۔۔ اور تم تک پہنچنے میں مجھے کتنا ٹائٹم لگتا۔۔۔ شاہ میر کی تکلیف کو سمجھتے ہوئے رومان شاہ کا لہجہ نارمل ہو گیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

فلائٹس بند تھی۔ تم جانتے ہو کہ تمہارے جانے کے بعد میں نے نیوز سنی تو اس میں صاف صاف بتایا گیا تھا کہ اگلے 48 گھنٹوں تک فلائٹس بند رہیں گی۔۔۔

میں تمہیں بتا کر صرف تکلیف دیتا نہ تو تم آسکتے تھے۔ اور نہ تم وہاں سکون سے رہ سکتے تھے۔۔۔ بتاؤ میں نے کیا غلط کیا ہے۔۔ اس کے بعد جب میں مرہا کو صحیح سلامت واپس لے آیا تھا۔ تو پھر میں نے اس لیے نہیں بتایا کہ تم نے مجھے جاتے ہوئے کہا تھا کہ تمہارے بزنس میں بہت زیادہ پر اہلم ہو گئی ہے۔۔۔

جس کی وجہ سے تمہیں اچانک یوں جانا پڑا۔ اور مجھے یاد ہے اس سے پہلے بھی جب تم ترکی گئے تھے۔۔ اپنے بزنس کے سلسلے میں اس وقت میرب کے ساتھ وہ گرنے والا حادثہ پیش آگیا تھا۔۔۔ تب بھی تم سب کچھ چھوڑ اچانک سے واپس آ گئے تھے۔۔ مجھے لگا کہ اس بار مجھے تمہیں ڈسٹرب نہیں کرنا چاہیے۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

رومان تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہاری بہن کا خیال نہیں رکھ سکتا۔۔ اگر ایسا سوچتے ہو تو صحیح سوچتے ہو۔۔

وہ نظریں جھکائے شرمندہ ہو کر بول رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

واقعی میں تمہاری بہن کا خیال تو نہیں رکھ سکا۔۔ اگر رکھ سکتا تو اس پر یہ مصیبت کبھی نہیں آتی۔۔ میں ایک بہت غیر زمیدار شوہر ہوں۔۔ جو اپنی بیوی کی حفاظت نہیں کر سکا۔۔ ایک بہت ہی فلاپ شوہر ہوں میں۔۔ وہ ندامت سے نظریں جھکائے بیٹھا تھا۔۔

بول دیا جو تم نے بولنا تھا اب میری بات غور سے سنو۔ تم ایک بہت اچھے شوہر ہو۔ نظریں اٹھا کر میری طرف دیکھو۔ تمہیں کس نے کہا کہ تم ایک فلاپ شوہر ہو۔۔۔ ایک باشعور پڑھے لکھے انسان ہو کر تمہیں اپنے بارے میں ایسا سوچتے ہوئے دیکھ مجھے حیرانی ہو رہی ہے۔۔۔

رومان شاہ نے اپنا مضبوط ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھتے ہوئے تسلی بخش انداز میں کچھ کہنا چاہا تھا۔۔۔ میں تو اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کروں وہ کم ہے۔۔ میں تو اگر خود ساری زندگی بھی ڈھونڈتا تو کبھی اپنی بہن کے لیے تم سے بہتر ہمسفر نہیں ڈھونڈ سکتا تھا۔۔۔
اللہ کا شکر ہے کہ اللہ نے مجھے خود سے ہی تو تم سے ملوادیا۔۔ اور میری بہن کے نصیب کی لکیروں میں تمہیں لکھ دیا گیا۔۔۔

میں بہت خوش ہوں اور مجھے فخر ہے تم پر اس لیے شاہ میریوں نظریں مت جھکاؤ۔۔ قسمت میں جب جو لکھا ہوتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے۔۔۔ مرہا کی قسمت میں یہ لکھا تھا۔ جو ہو گیا۔۔۔۔ کیسے ہوا مجھے نہیں جاننا۔۔

Posted On Kitab Nagri

تم نے مرہا کو کیسے بچایا مجھے یہ بھی نہیں جاننا۔۔۔ تم نے اس درندہ صفت کمینے شخص کے ساتھ کیا سلوک کیا۔۔۔ مجھے وہ بھی نہیں جاننا۔ کیونکہ مرہا کہ صحیح اور غلط پر مجھ سے کہیں زیادہ حق تمہارا ہے۔۔۔

تم اس کے شوہر ہو۔۔ جس دن تم نے مجھ سے یہ کہا تھا کہ آج کے بعد وہ شخص تمہارا دشمن ہے۔۔۔ میں نے اپنے قدم پیچھے لے لیے تھے۔۔۔

تم نے اسے جو بھی سزا دی وہ اسی کے قابل تھا یا ہو گا۔۔۔ مگر شاہ میر تم جو اس کی بیٹی کو لے کر آئے ہو وہ تم نے بہت غلط کیا ہے۔۔۔

اگر تم اس کی بیٹی کے ساتھ وہی سلوک کرو گے تو اس میں اور ہم میں کوئی فرق نہیں۔۔۔ وہ بھی ایک گھٹیا انسان تھا اور ہم بھی اسی کے برابری پر اتر کر بدلہ لیں گے تو اس میں اور ہم میں کوئی فرق نہیں رہ جائے گا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہم اس لڑکی کے ساتھ غلط کر کے اپنے رب کو کیا منہ دکھائیں گے۔۔۔ تمہیں کیا پتا کہ ہو سکتا ہے میں اس لڑکی کے ساتھ غلط کر چکا ہوں۔ اور وہ لڑکی اسی کے لائق ہے۔۔۔ شامیر بے شک ہم دونوں میں ایک وقت ایسا تھا جب بہت دشمنی تھی۔۔ مگر ایک بات میں اس وقت بھی تمہارے بارے میں پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

کہ تم ایک باضمیر اور باکردار انسان ہو اس لیے مجھے 100 پرسنٹ یقین ہے کہ تو کبھی بھی اس لڑکی کے ساتھ غلط نہیں کرستے۔ مطمئن لہجے سے رومان شاہ کہتے ہوئے ہلکے سے مسکرایا تھا۔

مت کرو مجھ پر اتنا یقین۔۔ اگر نہیں کیا تو ضرور کروں گا۔۔ مرہا کے گنہگار کی بیٹی کو میں اتنی آسانی سے نہیں چھوڑ سکتا۔

۔ اس شخص کی تڑپ اس دن جو میں نے اپنی بیٹی کے لیے دیکھی تھی۔ اس کو دیکھنے کے بعد تو چاہے مجھے اپنے ضمیر کو ہی کیوں نہ مارنا پڑے۔۔ میں مار کر بھی مرہا کا بدلہ ضرور لوں گا۔۔

اس گھٹیا شخص کو تکلیف دینے کے لیے۔ اس کی بیٹی کو تکلیف دینا ضروری ہے۔ اس کی بیٹی کے ساتھ غلط ہونا ضروری ہے۔۔ غصے سے جبرے بیچتے ہوئے فیصلہ کن انداز سے بولا تھا۔

نہیں شاہ میر مجھے پتہ چلا ہے کہ اس کی بیٹی کا اس میں کوئی قصور نہیں ہے۔ بچی ہے وہ۔۔ عمر ہی کیا ہے اس کی بامشکل 17 سال کی ہے۔ تم اس کے ساتھ ایسا کچھ نہیں کر سکتے۔۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاید تم بھول رہے ہو مرہا تو اس سے کہیں زیادہ معصوم اور چھوٹی تھی۔۔ اس نے احساس کیا رحم کھایا تھا میری مرہا پر۔۔۔

شاہ میر کی آنکھوں میں غصے سے خون اتر آیا تھا۔۔

رومان شاہ اس کی تکلیف اور درد کو بہت اچھی طرح سے سمجھ رہا تھا۔۔ کیونکہ وہ خود بھی اسی درد سے گزر رہا تھا۔۔

مگر اس وقت اسے ہر حال میں شاہ میر کے غصے کو اس پر حاوی نہیں ہونے نہیں دینا تھا۔۔۔
اسے شاہ میر کے قہر اور غضب سے اس بچی کو بچانا تھا۔۔۔ وہ اسی مقصد کو لے کر ہی تو ترکی سے اتنی جلدی واپس آیا تھا۔۔۔۔

تو ٹھیک ہے مت کھاؤ ترس میں نہیں کہوں گا تمہیں کہ تم اس پر ترس کھاؤ۔۔۔ جو بھی ظلم اور قہر تم نے اس پر ڈھانا چاہتے ہو۔۔۔

اس کے لیے رب کی بارگاہ میں گنہگار مت بنو۔۔ تم اس لڑکی سے تم نکاح کرو گے۔۔۔۔ رومان شاہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا۔۔

نہیں میں ایسا کبھی نہیں کروں گا نکاح کر کے میں مرہا کے ساتھ کبھی بے وفائی نہیں کر سکتا۔۔ شاہ میر نکاح کے نام سے تڑپ اٹھا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور جو تم بنا نکاح کے اس کے ساتھ کر کے اس کے باپ کو سزا دینا چاہتے ہو۔۔۔ وہ کر کے کیا تم مرہا کے ساتھ وفاداری کرو گے۔۔۔

رومان شاہ نے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا تھا۔۔

رومان تم جتنی مرضی مجھے دلیلیں دو۔۔۔ مگر میرا فیصلہ نہیں بدلے گا۔۔ میں اس لڑکی کو کسی صورت نہیں جانے دوں گا۔۔

ٹھیک ہے مت چھوڑو اس لڑکی کو۔۔۔ تم اس کے ساتھ نکاح کرنے کی ہمت بھی نہیں رکھتے۔۔۔ کیونکہ تم مرہا کے ساتھ نا انصافی نہیں کر سکتے۔۔۔ تو اس ساری باتوں کا میرے پاس ایک سولیوشن ہے۔۔۔ رومان شاہ نے بہت ٹھہراؤ سے بولتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ شاہ میر نے نظریں اٹھا کر رومان شاہ کے چہرے کی جانب دیکھا۔۔۔
www.kitabnagri.com وہ کیا!! شاہ میر نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

اب جو رومان شاہ نے کہا تھا۔۔۔ وہ بات تو دور دور تک بھی اس کے دماغ میں نہیں تھی۔۔۔ وہ تو سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ رومان شاہ اسے ایسا بھی کرنے کو کہہ سکتا تھا۔۔۔ اور حیرانی تو اسے تب ہوئی جب رومان شاہ نے کہا کہ وہ یہی سوچ کر ہی ترکی سے واپس آیا ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

دونوں میں اس فیصلے کو لے کر بہت بحث ہوئی۔۔۔ مگر جیت تو رومان شاہ کی ہوئی تھی۔۔۔
رومان شاہ نے اپنا فیصلہ شاہ میر سے منوا کر ہی دم لیا۔۔۔ تو پھر ڈن ہو گیا جو میں نے کہا ہے اب تم ویسا
ہی کرو۔۔۔ اس طرح مرہاسے بے وفائی بھی نہیں ہوگی اور اس شخص کو سزا بھی مل جائے گی۔۔۔

ویسے بتانا پڑے گا میرب کو کہ اس کے شوہر میں بہت شاطر دماغ ہے۔۔۔
۔۔ شاہ میر نے غصے سے نظریں شاہ کے چہرے سے ہٹا کر دوسری جانب کرتے ہوئے کہا۔۔۔

تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں ہے میری بیوی میرے شاطر دماغ سے بہت اچھی طرح سے واقف
ہے۔۔۔

تم کل تیاری رکھنا میں گواہ ہوں اور مولوی کو لے کر تین بجے پہنچ جاؤں گا۔۔۔ رومان شاہ اپنا فیصلہ
سناتے ہوئے کھڑا ہو گیا۔۔۔
www.kitabnagri.com

جبکہ شاہ میر غصے سے بھری ہوئی نظروں سے رومان شاہ کو جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا جو شاہ میر پر اپنا
فیصلہ تھوپ کر چلا گیا تھا۔۔۔

oooooooo

Posted On Kitab Nagri

ہلکی ہلکی دھوپ بیٹھی بیاڑے مزے لے کر گنا چوس رہی تھی۔۔۔ اپنے کھیتوں سے لائے گئے میٹھے گنے کے ساتھ بہت اچھی طرح سے انصاف کر رہی تھی۔۔۔ مجال ہے کہ کہیں چھلکوں میں تھوڑا سا بھی رس باقی ہو۔۔۔

آج اس کے تایا اور تائی شہر گئے ہوئے تھے۔۔۔ کچھ دن پہلے جو رپورٹس آئی تھی ان میں کافی سارے مسئلے سامنے آ گئے۔ ان کو ہفتہ 10 دن لگ سکتے تھے وہاں پر علاج کروانے میں۔۔۔

اب تو وہ ویسے بھی بے فکر تھے کیونکہ بیا کی پریشانی ان کے سر سے اتر چکی تھی۔۔۔ اب وہ بے فکر ہو کر وہاں پر جتنے دن چاہے رہ سکتے تھے۔

۔۔۔ اور ماہ نور بھی وہی شہر میں پڑتی تھی۔۔۔ تو اسی بہانے وہ کچھ دن اپنی بیٹی کو بھی اپنے ساتھ رکھ سکتے تھے۔۔۔

ہوٹل روم خرم نے وہاں پر پہلے سے بک کر وادیا تھا۔۔۔ خرم بھی زمینوں پر گیا ہوا تھا۔ اس لیے آج بیگھر میں اکیلی تھی۔۔۔ خرم شادی کے بعد کافی چلیج ہو چکا تھا اب وہ تقریباً اپنے کام کو بہت سنجیدگی سے کرتا تھا۔۔۔

اسی لیے تو آج اس کے اباسائیں بے فکر ہو کر اس کی ماں کو علاج کے لیے شہر لے کر گئے تھے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تو جو میرے ہمیشہ کول روئی!!

تے میں دنیا نوں کہہ دواں

پرے پرے

دل دے کے دنیا توں

کون ڈرے

کول تیرے آگئی آں

لگیاں نبھاں گئیاں

دس مینوں ہن میں کی کراں!!



بیا گنا چوستے ہوئے بڑے آرام سے آنکھیں بند کیے ہوئے۔۔ دھیمی دھیمی آواز میں سونگ گنگنا رہی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

میری ملکہ ترنم نور جہاں میں تجھے سارے گھر میں ڈھونڈ کر آیا ہوں۔۔ اور تم یہاں پر بیٹھی ہوئی سر لگا

رہی ہو۔۔۔ خرم کان کی لو کے پاس آ کر والا تھا۔۔

بیا ڈر کر اچھلتی ہوئی دور جا کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہائے اللہ جی سائیں آپ نے تو مجھے ڈرا ہی دیا وہ دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے لمبی لمبی سانسیں لے رہی تھی۔۔
ایک تو سائیں کی جان تم ڈرتی بہت ہو دو ہی کام آتے ہیں تجھے۔۔۔۔ ایک ڈرنا اور دوسرا اثر مانا۔۔۔
آج گھر پر کوئی نا ہے۔۔ تو مجھے کوئی اپنا نیا فیچر متعارف کرواؤ۔۔۔ وہ قدم بڑھاتے اس کے پاس جا
کر کھڑا ہو گیا۔۔ دونوں ہاتھ اس کی کمر پر باندھ کر اپنے قریب کرتے ہوئے بولا تھا۔۔

س۔۔ سائیں کیا کر رہے ہیں ہم چھت پر کھڑے ہیں کوئی دیکھ لے گا۔۔ سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے
کسمسا کر پیچھے ہو گئی۔۔ سائیں کی پکڑ کچھ زیادہ سخت نہیں تھی۔ اس لیے وہ با آسانی پیچھے ہو گئی۔۔

کوئی دیکھتا ہے تو دیکھ لے اب تو تم میرے ساتھ رخصت ہو چکی ہو اب تو ڈرنا چھوڑ دو بیمارانی۔۔ اس
کی کلائی کو تھام چھت پر بنے ہوئے چھوٹے سے سٹور نما کمرے کے اندر اسے لے آیا تھا۔۔۔
سٹور میں تائی جان کی بیٹیاں اور اٹیچی کیس رکھے ہوئے تھے۔۔ جن میں وہ گرمی اور سردی کے بستر
وغیرہ رکھ دیا کرتی تھی۔۔۔

اس کی کمر کی دونوں جانب ہاتھ رکھ
اسے بچوں کی طرح اوپر اٹھا کر پاس پڑی ہوئی پیٹی پر بٹھا دیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

سائیں کیا کر رہے ہیں کوئی آجائے گا۔ اس کی کمر پر دونوں ہاتھ باندھ کر اپنے قریب کر کے خود نیچے کھڑا ہو گیا تھا۔۔

کوئی نہیں آئے گا بے فکر رہو آتے ہوئے سیڑھیوں کی کنڈی لگا کر آیا ہوں۔۔۔ ایسے ڈر ڈر کے میرے موڈ کی ایسی تیزی مت کرو۔۔۔
سرگوشی کرتے ہوئے خرم کے لب اس کانوں کی لو کو لگے تو پیا کے پورے وجود میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی تھی۔۔

بیا۔۔۔ گھمبیر آواز میں بیا گالوں پر اپنی سخت بیرڈ والے گال رب کرتے ہوئے سے چپن محسوس کرواتے ہوئے مدہوش سا ہو کر بیا کا نام پکارا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

ہوں ں۔۔ اس کی چپن اور محبت بھرے لمس کو محسوس کرتے ہوئے وہ تڑپ رہی تھی۔۔۔
سائیں کے کاندھوں پر دونوں ہاتھ رکھے ہوئے۔۔ خود کو اس کے سپرد کیے مشکل بولی تھی۔۔
میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ میں کبھی تم سے اس طرح پیار کر سکتا ہوں۔۔۔ تجھے پتہ ہے کہ تمہارے پاس آنے کے لیے میں کتنا بے چین ہو جاتا ہوں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تمہیں پتہ ہے ابھی بھی میں سارے کام چھوڑ کر تیری طرف کھینچا چلایا آیا ہوں۔۔
وہ مدحوش سا ہو کر اس کی گردن پر اپنے لبوں کے گرم گرم لمس چھوڑ رہا تھا۔۔
اس کے جلتے ہوئے لمسو کی شدت سے اکھڑی ہوئی سانسیں لیے۔۔ خرم کے کاندھوں پر ہاتھ رکھ
کر بیٹھی تھی۔۔

تیرے وجود سے آتی یہ خوشبو قسم سے مجھے پاگل سا کر دیتی ہے۔۔ اس کے دل والے مقام پر اپنا سر
رکھے ہوئے تھا۔۔ ہاتھ اس کی کمر پر باندھ کر اس سے ہلنے کی آزادی نہیں دے رہا تھا۔

اس کی کمر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے خرم کے ہاتھ اس کی زپ پر جا کے رکھ گئے۔۔
وہ بن پانی مچھلی کی طرح تڑپ گئی تھی جب اس نے ایک ہی جھٹکے سے زپ کو کھینچا اور کرتی کاندھوں
سے سر کا دی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- سائیں دن دھاڑے تو کچھ شرم کر لیا کریں۔۔ وہ شرم کے مارے منمناتے ہوئے اپنی کرتی کو کاندھوں پر واپس کھینچ کر اپنے دونوں ہاتھ کرتے پر رکھے ہوئے۔ سائیں کی بے باک نظروں سے خود کو بچا رہی تھی۔۔

ہاہا۔۔۔ سائیں کی جان بیوی ہے تو سائیں کی۔۔۔ سائیں کو تو اس وقت شرم نہیں آتی تھی۔۔ جب صرف تو میرے نکاح میں تھی۔۔

اب تو سائیں پورے حق سے تجھے رخصت کروا کر تیرے تایا سے لے آیا ہے۔۔۔
تو اب بھی اگر تو مجھ سے ایسی امید رکھ رہی ہے تو پھر اس میں تیری غلطی ہے۔۔۔
میرا کوئی قصور نہیں ہے۔۔ وہ قہقہہ کا لگا کر ہنستے ہوئے نرمی سے اس کے دونوں کلاسیوں کو سائیڈ پر کر کے اس کی کرتی کو کاندھوں سے کسکا کر وہاں پر اپنے لب رکھ چکا تھا۔۔۔
لبوں سے چومتے ہوئے اس کی جان نکال رہا تھا۔۔۔ وہ تڑپ رہی تھی سائیں کے جلتے ہوئے لمسوں کو محسوس کر کے۔۔ اس کی تیز سانسوں کو محسوس کرتے ہوئے سائیں اور بھی بہکتا جا رہا تھا۔۔

- سائیں کے بے باک لب اس کے دل والے مقام سے ہٹ نہیں رہے تھے۔۔ وہ بن جل کے مچھلی کی طرح تڑپ رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اس کی معصوم سسکیوں کو نظر انداز کرتے اس سے اٹھا کر پاس پڑی چارپائی پر ڈالتے ہوئے اس پر جھک گیا۔۔۔ اور گھٹا بن کر اس پر چھا گیا تھا۔۔۔

oooooooooooo

میر آپ کس کے ساتھ شفا کا نکاح کروانے والے ہیں۔ پلیز مجھے بتائیں۔ مرہا بڑے تجسس بھری نظروں سے دیکھ کر پوچھ رہی تھی۔۔۔

صبح سے وہ میر کے منہ سے نکاح کا نام سن کر بہت بے چین تھی۔ وہ جاننا چاہتی تھی کہ آخر شفا کا نکاح میر کس سے کروا رہا ہے۔۔۔

اپنے ساتھ کروانے لگا ہوں۔۔۔ بے حد خراب موڑ سے بیڈ پر بیٹھا ہوا موبائل یوز کر رہا تھا۔۔۔ بنا مرہا کی جانب دیکھیے بولا تھا۔۔۔

حد ہے۔۔۔ مجھے پتہ ہے آپ ایسا کبھی نہیں کر سکتے۔۔۔ پلیز بتائیں کہ آپ شفا کا نکاح کس سے کرنے والے ہیں۔۔۔ شاہ میر کی بات کو اگنور کرتے ہوئے اپنے سوال پر زور دیتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

بہت تیز دماغ ہے تم دونوں بہن بھائی میں۔۔۔ تیز بھرے لہجے سے ایک نظر اٹھا کر دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مطب !!! استائشی نظروں سے دیکھتے ہوئے مرہانے پوچھا تھا۔۔

تھوڑی دیر میں تمہارا بھائی صاحب آجائے گا۔۔ مولوی اور گواہوں کو لے کر تو بہتر ہے تم یہ سوال اپنے بھائی صاحب سے ہی پوچھ لینا۔۔ میرا دماغ بہت گرم ہے اس وقت بہتر ہے کہ تم مجھ سے کوئی سوال مت کرنا۔۔۔

اور جاؤ جا کر اس کو نکاح کے لیے تیار کرو۔۔۔ جس پر تم کل بہت مہربان ہو رہی تھی۔۔۔ ایک ایک لفظ کو چباتے ہوئے اپنے غصے کو ضبط کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ وہ رومان شاہ کے فیصلے سے بالکل خوش اور مطمئن نہیں تھا۔۔

رومان بھائی آرہے ہیں۔۔۔ مرہا سب کچھ بھول کر اپنے بھائی کا نام سنتے ہی چپک اٹھی تھی۔۔۔ جی رومان بھائی آرہے ہیں۔۔۔ اور یہ محترمہ تمہاری ہی بھابھی بننے والی ہے۔۔۔ اس خوشی کو بھی اپنے ساتھ ہی لے کر آئیں گا۔۔۔ وہ صرف اپنے دماغ میں ہی سوچ نفی میں سر ہلا کر چپ کر گیا تھا۔۔۔

oooooooo

رومان شاہ مولوی اور گواہوں کے ساتھ اپنے دیے گئے وقت پر آچکا تھا۔۔۔
رومان شاہ نے مرہا سے ملنے کے بعد۔۔

Posted On Kitab Nagri

شفا کے نکاح کے لیے وائٹ کلر کا مدار لونگ فراک ساتھ میں ریڈ کلر کا مدار دوپٹہ اور ساتھ میں گلاب کے پھولوں کی گجھرے لا کر مرہا کو تھما دیے تھے۔

میرہا بیٹا جلدی سے جا کر اس کو تیار کرو۔۔ میرے پاس زیادہ ٹائم نہیں ہے۔ میرب کی تبعیت ٹھیک نہیں مجھ اسے ڈاکٹر کے پاس لے کر جانا ہے۔

اسے ساتھ میں لے آتے تمہارا ایک عظیم فیصلہ دیکھ کر اس کی طبیعت ٹھیک ہو جانی تھی۔۔ شاہ میر نے رومان شاہ کی بات کو بیچ میں کاٹتے ہوئے تنز کیا تھا۔ شامیر مرہا اور رومان شاہ اس وقت شاہ میر کے کمرے میں کھڑے تھے۔۔

جبکہ باقی لوگ باہر ٹی وی لانچ میں بیٹھے ہوئے تھے۔۔ پہلے میرے خیال سے نکاح کر لیتے ہیں اس کے بعد تم فری ہو کے مجھ سے ملنا بیٹھ کر اچھی طرح تنز کے تیر برس لینا۔ رومان شاہ اپنی رعبدار آواز سے بولا تھا۔۔

وہ جانتا تھا کہ اس وقت اس اگر اس نے ذرا سی بھی نرمی دکھائی تو شاہ میر یہ نکاح کبھی نہیں ہونے دے گا۔۔

Posted On Kitab Nagri

مگر اس لڑکی کی زندگی بچانے کے لیے اور شاہ میر کا بدلہ بھی پورا ہو جائے اس کے لیے یہ نکاح ہونا بے حد ضروری تھا۔

مرہا بیٹا آپ جاؤ اس کو فوراً سے تیار کرو اور اس کو سمجھاؤ کہ سوائے اپنے ماں باپ سے ملنے کے اس پر اور کسی بھی طرح کی کوئی سختی نہیں ہوگی۔

اتنی سی سختی کرنے کی بھی کیا ضرورت ہے جانے دینا چاہیے آخر وہ اس کے ماں باپ ہیں۔۔ اور ہمیں ظلم کر کے اسے اس کے ماں باپ سے دور نہیں کرنا چاہیے۔۔ شاہ میر نے غصے سے بھری نظروں سے رومان شاہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

مرہا بیٹا تم جاؤ اس کو بولنے دو رومان شاہ نے شاہ میر کی بات کو نظر انداز کرنے کو کہا تھا۔۔ رومان شاہ ایک بات اچھی طرح سے جانتا تھا کہ اس وقت شاہ میر نہ تو اس کی کوئی بات سمجھے گا اور نہ ہی سنے گا۔ باتیں کرنے سے مزید معاملات خراب ہو جانے تھے۔

بھائی آپ اگر اس معاملے میں پڑے ہیں تو پھر آپ کو یہ نکاح والا قصہ نہیں چھیڑنا چاہیے تھا۔۔ آپ لڑکی کو اس کے ماں باپ کو واپس کر دیں۔۔ اپنی باپ کے گناہوں کی سزا پنچی کو آپ کیوں دے رہے ہیں۔۔ بھائی وہ بہت معصوم اور چھوٹی ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

میرہا کے لہجے میں اس لڑکی کے لیے بہت ہمدردی تھی۔۔۔
ماشاء اللہ ماشاء اللہ بھائی سیر ہے اور بہن سواسیر۔۔ مجھے تو یہ سمجھ نہیں آرہا کہ تم دونوں کو اس لڑکی کے
ساتھ اتنی ہمدردی کیوں چڑھی ہوئی ہے۔۔۔
شاہ میر کا پاراہائی ہو گیا تھا وہ بھڑک اٹھنے والے انداز سے بول رہا تھا۔۔
مرہا بیٹا آپ اس معاملے سے دور رہیں یہ میرا شاہ میر کا مسئلہ ہے اور آپ جا کر اس کو تیار کریں۔۔۔
ساری بات میں آپ کو بتا چکا ہوں اس لڑکی کو چھوڑا نہیں جاسکتا۔۔۔ مگر اس لڑکی کے ساتھ کچھ بھی
غلط نہیں ہو گا یہ میری گارنٹی ہر تم بے فکر ہو جاؤ۔۔۔ مرہا کو ساری بات بتا کر روم سے مطمئن کر کے
رومان شاہ نے بھیج دیا تھا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

oooooooo

پلیز آپ اپنی شوہر کو سمجھائیں وہ میرے ساتھ ایسا نہیں کرے۔۔ کیوں میرا زبردستی نکاح کروا رہے
ہیں۔۔ وہ بچوں کی طرح سسکیاں لے لے کر آنسوؤں سے رو رہی تھی۔۔
پلیز شفا تم پریشان نہیں ہو۔ تمہارے ساتھ کچھ بھی غلط نہیں ہو گا۔۔۔ وہ میرا بھائی ہے اور ہماری
پرورش میں ایسا نہیں ہے کہ وہ کسی عورت کو اذیت دے سکے۔۔ بس فی الحال شفا تمہیں تمہارے ماں

Posted On Kitab Nagri

باپ سے نہیں ملنے دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ تم پر کسی طرح کا کوئی تشدد یا سختی نہیں ہوگی۔۔ رومان بھائی نے مجھے گارنٹی دی ہے۔۔

مرہا کو اس پر بہت ترس آرہا تھا وہ اسے اپنے گلے سے لگا کر بیڈ پر بیٹھی سمجھا رہی تھی۔ بالکل ایک بڑی بہن کی طرح۔۔

پلیز آپ مجھے اپنے گھر میں اپنے پاس نوکر بنا کر رکھ لیں۔۔ مگر میرا نکاح نہیں کروائیں۔۔۔۔ آپ بہت اچھی ہیں میں آپ کے ساتھ رہ لوں گی۔۔ آپ نہیں ملنے دینا مجھے میرے ماں باپ سے۔۔ مگر مجھے اس اجنبی شخص کے ساتھ مت بھیجے۔۔ میں تو اس کو جانتی تک نہیں ہوں۔۔ وہ ہچکیوں کے ساتھ روتی ہوئی مرہا کے آگے ہاتھ جوڑ رہی تھی۔۔

Kitab Nagri

شفا وہ اجنبی نہیں ہے۔ وہ میرے بھائی ہیں کیوں پریشان ہو رہی ہو تمہارے ساتھ کچھ غلط نہیں ہوگا۔۔ اگر رومان بھائی نے وعدہ کیا ہے تو وہ کبھی اپنے وعدے سے پیچھے نہیں ہٹیں گے تمہیں کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ میر اس وقت بہت غصے میں ہیں اور ان کے غصے سے تمہیں بچانے کے لیے ہی رومان بھائی نے یہ فیصلہ لیا ہے۔۔

شفارور رو کر بے حال ہو رہی تھی اسے اتنا شدت سے روتے ہوئے دیکھ۔ مرہا خود بھی رونے لگی تھی۔۔۔

وہ وائٹ کلر کی پیروں کو چھوتی ہوئی فراک کے اوپر ریڈ دوپٹے میں وہ ایک معصوم پیاری سی گڑیا جیسی لگ رہی تھی۔۔۔

اور اس کی روئی ہوئی آنکھیں اس کی خوبصورتی کو چار چاند لگا رہی تھی۔ اس کے ہاتھوں میں پھولوں کے گجرے پہناتے ہوئے مرہا نے ماشاء اللہ بول کر اسے اپنے گلے سے لگا لیا۔۔

وہ اپنے بھائی کے فیصلے کے خلاف نہیں جاسکتی تھی ورنہ جس طرح شفارور رہی تھی مرہا اس نکاح کو روک دیتی۔۔۔

رومان شاہ مولوی اور گواہوں کو لے کر مرہا کے بلانے پر روم کے اندر آ گیا تھا۔ نکاح کے تین بول قبول کرتے ہی شفا سائیکل سے وہ شفا شاہ بن چکی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے روتے ہوئے ہچکیوں میں اس نکاح کو قبول کر لیا۔۔ جس خوبصورت لمحے کا ہر لڑکی کو اپنی زندگی میں انتظار ہوتا ہے۔ اس کی زندگی میں یہ لمحہ بھی ایک سزا بن کر ہی آیا تھا۔۔

اسے ایک ایسے گناہ کی سزا مل رہی تھی جس میں اس کا کوئی قصور نہیں تھا۔
آنے والی زندگی اس کے لیے کون سا نیا موڈ لے کر آنے والی تھی۔ وہ نہیں جانتی تھی۔۔
مرہا اس کو بہنوں کی طرح گلے لگا کر مل رہی تھی جبکہ پاس ہی کھڑے شاہ میر کو بہت غصہ آرہا تھا۔۔
میں نے اپنی اتنے سال کی سروس میں تم جیسے نمونے نہیں دیکھے۔۔ رومان شاہ اور مرہا کی جانب دیکھ کر
شاہ میر نے گہر آلود نظروں سے دیکھ کر کہا تھا۔۔ جب سب گواہ اور مولوی صاحب تقریباً دروازے
سے باہر جا چکے تھے۔۔

غصے سے بول کر وہ جا کر اپنے روم کا دروازہ پٹک کر بند کر چکا تھا۔۔

ہائے بھائی اب میں نے ایسا کیا کہہ دیا ہے جو یہ غصے سے چلے گئے ہیں۔۔ میرا حیران نظروں سے بند
دروازے کو دیکھ اپنے بھائی سے مخاطب تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس کا خیال رکھنا۔ اس وقت وہ بہت غصے میں ہے۔۔ اس کا غصہ غلط نہیں ہے۔۔۔ مرہا اس لڑکی کو جو سزا وہ دینا چاہتا تھا جو کہ میں نے نہیں دینے دی یہ بات اسے بالکل پسند نہیں آئی۔۔۔

اور ہماری ہمدردیاں اسے اس وقت زہر لگ رہی ہیں۔۔ وہ بھی اپنی جگہ پر وائٹ ہے۔۔۔ وہ تمہارا شوہر ہے اور تمہارا فرض ہے کہ تم اس کو ٹھیک کرو اور اس کے غصے کو بھی برداشت کرنا۔۔

تمہاری ہی جنگ کو اس نے خود پر مسلط کر رکھا ہے۔۔۔ اب تم ہی جا کر اس کو ٹھیک کرو۔۔۔ میں چلتا ہوں میرب کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی تھی تو مجھے جا کر اسے ڈاکٹر کے پاس لے کر جانا ہے۔۔۔ اپنی بہن کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیر کر وہ اپار ٹمنٹس تھے نکل آیا تھا۔۔۔

○○○○○○○

وہ گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھی ہوئی گھونگھٹ کے نیچے ہچکیوں سے رو رہی تھی۔۔ اس نے ابھی تک اس شخص کا چہرہ تک بھی نہیں دیکھا تھا جس کو اس کی زندگی کا حاکم بنا دیا گیا۔۔۔

پتہ نہیں اب میرے ساتھ یہ کیا کرے گا مجھے مارے گا یا کھانا نہیں دے گا۔۔ یا پھر میرے باپ کی سزا کو مجھ پر جاری کرتے ہوئے میرے وجود کی بوٹیوں تک کو نوچ ڈالے گا۔۔۔ وہ روتے ہوئے سوچ رہی تھی اس کی ہچکیوں میں اضافہ ہونے لگا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

کتنا ظالم شخص ہے ایک بار بھی مجھے چپ کروانے کی کوشش نہیں کی۔۔ اپنے ہاتھوں کو مروڑتے ہوئے گھونگھٹ سے نظریں اپنی گود پر جما کر درد سے بھرے دل سے سوچ رہی تھی۔۔۔

کتنا بے حس شخص ہے کتنی خاموشی سے گاڑی چلا رہا ہے۔۔ تھوڑی سی آنکھ کو گھوما کر گھنگٹ سے اس کے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے سوچا تھا۔۔۔

وہ بالکل سنجیدہ بیٹھا ہوا سٹیرنگ پر ہاتھ جمائے ہوئے تھا۔۔۔ جیسے ذرا سا بھی سٹیرنگ سے ہاتھ اٹھایا تو گاڑی نے سڑک پر الٹی ہو جانا ہے۔۔۔ شفا تم کیوں اس شخص کے بارے میں سوچ رہی ہو۔ اپنے دل میں کوئی ارمان لے کر مت جانا تم۔ یہ سزا کے طور مجھ سے نکاح کر کے ساتھ لے کر جا رہا ہے۔۔۔ کیوں یہ میرا حال چال پوچھے گا۔۔۔ مجھے تو خود کو آنے والے سزاؤں کے لیے تیار کرنا ہے خود کو۔۔۔ بنا احتجاج کیے ہر ظلم کو برداشت کرنا ہے۔۔۔ وہ روتے ہوئے سوچنے لگی تھی۔۔۔

گاڑی ایک بلڈنگ کے سامنے آ کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔ وہ شخص گاڑی سے اتر کر اس کی جانب آیا اس کی سائیڈ کا دروازہ کھول دیا۔۔۔

شفا بنا کچھ بولے اپنے گھونگھٹ کو سنبھالتے ہوئے اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

گر اوٹڈ فلور پر ہی سامنے والا اپارٹمنٹ شاید اس کا تھا۔۔ اپنی جیب سے چابی نکال کر گھوماتے ہوئے دروازہ کھول دیا۔۔

ہاتھ کے اشارے سے بنا کچھ بولے اسے اندر جانے کو کہا تھا۔۔

شفا کا دل 100 کی سپیڈ سے دھڑک رہا تھا۔۔ ایک انجان سا ڈر خوف اور گھبراہٹ اس پر طاری تھی۔۔۔ ڈر سے اس کا وجود آہستہ آہستہ کانپ رہا تھا۔۔ اکیلے اپارٹمنٹ میں ایک انجان شخص کے ساتھ سوچ کر اس کی روح تک کانپ رہی تھی۔۔۔ جب اس شخص نے دروازہ بند کیا تو شفا کو لگا جیسے اس کی جسم سے جان ہی نکل رہی ہے۔۔

وہ بنا کچھ بولے اس شخص کے پیچھے پیچھے چل رہی تھی۔۔ کیونکہ اس کے علاوہ اس کے پاس کوئی آپشن نہیں تھا۔۔

ایک روم کا دروازہ کھولا اور ہاتھ کے اشارے سے اسے شاید بیڈ پر بیٹھنے کو کہا تھا۔۔ بیڈ کو دیکھ کر تو شفا کو اور بھی خوف آنے لگا تھا۔۔

وہ شخص خود دروازے سے ہی واپس چلا گیا تھا۔۔ شفا نے ڈرتے ڈرتے بیڈ کی جانب قدم بڑھائے۔۔ اور پاؤں لٹکا کر بیٹھ گئی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

شفاتم ریلیکس ہو کر بیٹھ جاؤ۔ اور اس گھونگھٹ کو بھی ہٹا دو۔۔۔ وہ شخص روم میں واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں شاید کھانے والی ڈش تھی جس کو وہ سائیڈ ٹیبل پر رکھ چکا تھا۔۔۔ دونوں ہاتھوں سے شفا کے گھونگھٹ کو پیچھے کی جانب فولڈ کر دیا۔۔۔۔۔

اس شخص کی جانب پہچانی آواز سے چونک کر شفا نے نظریں اٹھا کے اس شخص کے چہرے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔

آپ!!!!!! وہ حیرانی سے بولتے ہوئے کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔

جی میں!!! شفا کی حیرت کو دیکھ وہ دلکش انداز سے مسکراتا ہوا بولا تھا۔۔۔ وہ جانتا تھا کہ جب شفا اس کو دیکھے گی تو اس

کاری ایکٹ ایسا ہی ہو گا۔۔۔

www.kitabnagri.com

سر آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟؟

بھٹی بھٹی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے حیرانی سے پوچھ رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

سچ میں تمہیں ابھی تک سمجھ نہیں آئی کہ میں یہاں کیا کر رہا ہوں۔۔۔ ویسے سمجھ کیسے آتی سارا راستہ تو تم نے رو رو کر گزارا ہے۔۔۔

آنکھوں سے پانی کا دریا صاف ہو گا تو میرا چہرہ نظر آئے گا۔۔۔ پروفیسر مسکراتے لبوں سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔

پلیز سر سسپنس مت کریٹ کریں مجھے بتائیں کہ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔ پروفیسر بہت اچھا انسان تھا اور پہلے سے ہی شفا اس کو جانتی تھی۔ اس لیے تھوڑا سا ڈر سے باہر نکل کر اس نے کھل کر سوال کیا تھا۔۔۔

شفا تمہارا نکاح مجھ سے ہوا ہے اب ہمارا رشتہ یہ ہے کہ تم میری بیوی ہو اور میں تمہارا شوہر۔۔۔ دونوں ہاتھ سینے پر پر باندھے بہت پروقار انداز سے جواب دیا۔۔۔

مگر سر مجھے مرہا آپ نے بتایا تھا کہ میرا نکاح اس کے بھائی سے ہو رہا ہے تو کیا آپ۔۔۔۔۔ وہ بہت حیرانی سے پوچھتے ہوئے چپ کر گئی۔۔۔

میرے خیال سے پہلے کھانا کھا لیتے ہیں اس کے بعد آپ اپنے سوال جاری رکھنا۔۔۔ میں ہر سوال کا پوری ایمانداری سے جواب دوں گا۔۔۔ وہ مسکراتے ہوئے کھانے کی ڈش کو ٹیبل پر رکھنے لگا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

پلیز شفا ہاتھ دھو کر آئے کھانا کھا لیتے ہیں۔۔ مجھے بھی بہت بھوک لگی ہے۔ کم سے کم تم مجھے اتنا تو جانتی ہو کہ ہم بیٹھ کر کھانا کھا سکیں۔۔۔ میں تمہارے لیے اجنبی تو بالکل نہیں ہوں۔۔۔ اسے پتھر کی طرح ساکت کھڑے دیکھ۔۔۔ ٹیبل پر کھانے کی پلیٹس لگاتے ہوئے پروفیسر نے کہا تھا۔۔۔
نہیں پلیز مجھے بھوک نہیں ہے آپ کھانا کھالیں۔۔۔ پلیز میرے سوالوں کے جواب دے دے۔۔۔
میرے دماغ کی نسیں پھٹ رہی ہیں۔۔۔ وہ چل کر تھوڑا سا پاس آ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔
اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔
knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

مرہا آپی نے کہا تھا کہ میرا نکاح اس کے بھائی سے ہوا ہے۔۔ تو کیا آپ مرہا آپی کے بھائی ہیں۔۔۔۔ وہ تجسس بھری نظر سے دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔۔

جی میں مرہا کا بھائی ہوں اس کے تایا کا بیٹا عاصم شاہ۔۔۔ میرے لیے مرہا میری سگی بہن کے جیسی ہے۔۔۔

پلیز باقی کے سوال آپ بعد میں پوچھ لینا پہلے کھانا کھالیں۔۔۔۔ التجائی ہوئی نظروں سے دیکھ کر کھانے کو بول رہا تھا۔۔۔

عاصم شاہ کو اس وقت سچ میں بہت بھوک لگی ہوئی تھی۔۔ اتنی بھاگ دوڑ میں اس نے صبح سے ناشتہ بھی نہیں کیا تھا۔۔۔

مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔ وہ اپنے قدم واپس بیڈ کی جانب لے جانے لگی تھی۔ جب پیچھے سے عاصم شاہ نے اس کی کلائی تھام کر روک لیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شفازندگی میں بہت سے ایسے موڑ آتے ہیں۔۔ جن میں ہم خود کو اکیلا محسوس کرتے ہیں۔۔ ہر شخص کبھی نہ کبھی ایسے وقت سے گزرتا ہے۔۔ تم بھی زندگی کے اسی دور سے گزر رہی ہو۔۔ مگر پلیز خود کو اکیلا مت سمجھو۔۔ میں ہوں تمہارے ساتھ۔۔ ہر وقت ہر قدم پر۔۔ اپنائیت سے بھرے لہجے سے بولا تو۔۔ گھبرائی ہوئی شفا نے جلدی سے اپنا ہاتھ پیچھے کرتے ہوئے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

آپ مجھے میری امی کے پاس لے جاسکتے ہیں۔۔ امید سے بھری نظروں سے پہلا سوال ہی بہت بھاری کیا تھا۔۔

نہیں فی الحال نہ تو میں نہیں ملوا سکتا۔
ناہی تمہیں اس بات کا یقین دلا سکتا ہوں کہ کبھی ملواؤں گا بھی یا نہیں۔۔۔

مگر صرف اس ایک دکھ کے علاوہ تم سے وعدہ کر سکتا ہوں کہ تمہیں پھولوں کی طرح رکھوں گا۔۔ کوئی تکلیف نہیں آنے دوں گا۔۔ واپس سے ہاتھ تھامتے ہوئے محبت بھرے لہجے سے بولا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

آپ ایسا کیوں کریں گے؟؟
ایک اور بھاری سا سوال کیا گیا۔

کیونکہ تم میری بیوی ہو!
ہاں زبردستی کی!!
ایسا تو تمہیں لگتا ہے!!
مطلب!!

کھانا کھالوں پھر بتاؤں چلے گا اس کی کلائی کو تھامے زبردستی اسے اپنے سامنے والے صوفے پر بٹھایا دیا



کھانے کی پلیٹ میں کھانا نکالتے ہوئے اس کے اداس اور سوالوں سے کشمکش والے چہرے کو دیکھ لبوں
تلے مسکرا دیا تھا۔۔

oooooooo

مہک پلیز ہنسو مت پلیز مجھے بتاؤ کہ مجھے کیا ہو رہا ہے۔۔ کیا میں جو سوچ رہی ہوں وہی ہے۔۔
جس طرح کی تم اپنی کیفیت بتا رہی ہو اس سے تو یہی لگ رہا ہے کہ تم پریگنیٹ ہو۔۔

Posted On Kitab Nagri

آمین مہک اللہ تمہاری زبان مبارک کرے۔۔۔ مگر پلیز مجھے بتاؤ مجھے کنفرم کیسے پتہ چلے گا کہ میں پریگنٹ ہوں۔۔۔ میرب نے اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے بہت خوشی سے مہک سے پوچھا تھا۔۔۔

زکیہ کو بھیج کر پریگنسی سٹک منگوا لو اس سے کنفرم ہو جائے گا۔۔۔

اوکے تم فون بند کرو میں ابھی زکیہ کو بھیج کر منگواتی ہوں۔
اس کے بعد تمہیں کال کر کے بتاؤں گی ابھی شاہ گھر پر نہیں ہے تو میں جلدی سے کنفرم کر لیتی ہوں۔۔۔

بنا مہک کی بات سنے میرب نے خوشی سے فون ٹھک کر کے بند کر دیا تھا۔۔۔

Kitab Nagri

oooooooooooo

اودوں!!! اودوو!! مہک سے بات کرنے کے بعد میرب نے زکیہ کو پریگنسی سٹک لانے کے لیے بھیج دیا تھا۔۔۔ اور خود کچن میں جا کر شاہ کے لیے اسپیشل

مٹن کڑا ہی بنانے لگی۔ رومان شاہ مٹن کڑا ہی بہت پسند تھی۔ اور میرب کے ہاتھ کی کڑا ہی کا تو شاہ دیوانہ تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

گوشت کی خوشبو سے اسے الٹیاں آنے لگی۔۔۔ اور وہ بھاگتی ہوئی روم میں آئی

تھی۔۔۔ پچھلے دس منٹ سے وہ واش روم میں الٹیاں کر رہی تھی۔۔۔ بے تحاشہ الٹیوں کی شدت سے وہ پوری طرح سے پینے میں بھیگی ہوئی تھی۔۔۔ چکر تھے کہ رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔ وہ پسینے میں بھیگی ہوئی تھی۔۔۔ چکر تھے کہ رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔۔۔

وہ بیسن پر ہاتھ رکھ کر جھکی ہوئی تھی اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا تھا۔۔۔ اس کے بعد اس کی آنکھ جب کھلی تو وہ بیڈ پر تھی۔۔۔ اور شاہ اس پر پانی کی چھٹینے مارتا ہوا گھبراہٹ سے اس کی گال کو تھپتھپا رہا تھا۔۔۔

اللہ تیرا شکر ہے کہ تمہیں ہوش آگیا۔

www.kitabnagri.com

جان کیا ہوا تھا تمہیں!!

شاہ میرب کو حوش میں آتا دیکھ اس کے چہرے پر جھک کر دیوانوں کی طرح چومتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

پتہ نہیں کیا ہوا تھا میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا مجھے بہت چکر آرہے تھے۔۔۔ میرب خود اپنی کیفیت سے اس وقت بہت گھبرائی ہوئی تھی۔۔۔ چکر تو آنے ہی تھے ہیلدی کھانا تو تم کھاتی نہیں ہو۔۔۔ یہ جنک فوڈ کھا کھا کر تم نے اپنا بیڑا غرق کر رکھا ہے۔۔۔

ابھی ڈاکٹر آرہی ہے وہ بھی یہی آکر بتائے گی کہ اپنی بیوی کو کھلایا پلایا کرے۔۔۔ اگر ڈاکٹر نے آکر مجھ سے یہ کہا تو میرب قسم سے میں بہت برا پیش آؤں گا۔۔۔ کیا ہے شاہ میں بے ہوش ہو گئی تھی اور آپ مجھے ڈانٹ رہے ہیں۔۔۔۔۔ پلیز کبھی تو اپنے ناک سے غصے کو نیچے اتار دیا کریں۔۔۔ میرب نے بچوں کی طرح منہ سجا کر سائیڈ پر کر لیا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شاہ کی جان ڈانٹ نہیں رہا۔۔۔ جان نکل جاتی ہے میری جب تمہیں کچھ ہوتا ہے۔۔۔ شکر ہے کہ میں ٹائم پر پہنچ گیا ہوں تم زمین پر گرنے والی تھی جب میں واش روم میں آیا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور تم ---- ٹھک ٹھک ٹھک ابھی وہ کچھ اور کہہ رہا تھا کہ روم کا دروازہ کھٹکا اور زکیہ نے آکر بتایا تھا کہ ڈاکٹر صاحبہ تشریف لائی ہیں۔۔۔

رومان شاہ بیڈ سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور اشارہ کیا کہ ڈاکٹر کو اندر بھیج دے۔۔

ڈاکٹر نے آکر پہلے بی پی چیک کیا۔

اور شوگر چیک کرنے کے لیے پن نکالی تو میرب تو ڈاکٹر کے آگے ہاتھ کرنے کے لیے تیار نہیں تھی۔۔۔

میرب کی ڈروالی ایکٹنگ سے ڈاکٹر اور شاہ کا ہنس ہنس کے برا حال ہو رہا تھا۔

شاہ پلینز ہنسے نہیں مجھے نیڈل سے بہت ڈر لگتا ہے میرب نے شاہ کی جانب غصے سے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

میرب یار کیا ہو گیا ہے اتنی چھوٹی سی پن ہے اتنی سی پن سے تو بچے بھی نہیں گھبراتے۔۔۔ شاہ نے میرب کو سمجھانے کی کوشش کی مگر میرب تو ڈاکٹر کو ہاتھ تک لگانے نہیں دے رہی تھی۔۔

رومان شاہ نے زبردستی میرب کا بازو پکڑ کر شوگر کا ٹیسٹ کروایا۔۔۔ نیڈل سے بلد لیتے ہوئے میرب کے آنسو اس کے گالوں سے پھسل کر اس کا چہرہ بھگور رہے تھے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ایک چھوٹی سی بچی لگ رہی تھی جس کو سرنج سے بہت ڈر لگ رہا تھا۔

شاہ میرا ہاتھ چھوڑیں اور مجھ سے بات مت کیجیے گا۔۔۔ ایسے کوئی جلادوں کی طرح اپنی بیوی کو پکڑ کر ذبح کرتا ہے۔

۔ استغفر اللہ میرب کیسی باتیں کر رہی ہو جان ایک نیڈل سے کبھی تم نے بکری کو ذبح ہوتے ہوئے دیکھا ہے شاہ مزاق کے موڈ میں تھا۔

ڈاکٹر دونوں کی پیار بھری نوک جو دیکھ مسکرا رہی تھی۔۔ یہ وہی ڈاکٹر تھی جس نے میرب کا کیس پہلے بھی ہینڈل کیا تھا۔۔

سر پلیز آپ تھوڑی دیر باہر جائیں مجھے ان سے کوئی ضروری بات کرنی ہے ڈاکٹر نے اچانک سے گھبرائے ہوئے انداز میں میرب کی جانب دیکھ کر کہا۔

ڈاکٹر ایوری تھنگ اوکے۔۔۔ رومان شاہ نے ڈاکٹر کی گھبراہٹ کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔

سر میں بہت کنفیوز ہوں کے ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ آپ کی وائف پریگنٹ ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

واٹ۔۔۔۔۔ رومان شاہ نے تقریباً چھنے والے انداز میں کہا تھا۔۔

سرسارے symptous اسی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔۔ ڈاکٹر نے گھبراہٹ اور ڈرے ہوئے چہرے سے کہا تھا۔۔

ڈاکٹر مجھے لگتا ہے آپ کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔۔ آپ نے شاید کوئی نشہ کر رکھا ہے۔۔۔ رومان شاہ نے بہت غصے سے کہا۔۔

آپ کو اچھی طرح سے پتہ ہے کہ میرب جو میڈیسن کھا رہی ہے اس میں ایسا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔ اور اگر آپ بھول گئی ہیں تو میں یاد دلا دوں کہ وہ میڈیسن آپ نے ہی ریکمنڈ کی تھی۔۔ اور مجھے اس بات کی تسلی بھی دی تھی کہ اگر میرب یہ میڈیسن ریگولر کھائے گی تو میرب کبھی پریگنٹ نہیں ہو سکتی۔۔

سرمجھے سب یاد ہے۔۔۔ اسی لیے تو میں پریشان ہوں کہ ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ ڈاکٹر رومان شاہ کے غصے سے ڈری ہوئی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

سر کیا آپ کو پکا یقین ہیں کہ یہ روز ریکولر اپنی میڈیسن کھاتی رہی ہیں۔۔ ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ کسی دن میڈیسن مس ہو گئی ہو اور اسی دوران یہ پریگنٹ ہوئی ہوں۔۔۔

سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ میں خود اپنے ہاتھوں سے روزانہ کو دو اکھلاتا تھا۔۔ اس لیے یہ کیس ہم پر تھوپنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ جو بھی مسٹیک ہوئی ہے۔ وہ آپ سے ہوئی ہے۔ رومان شاہ نے کھرا لود نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔

سر میں آپ کی بات کو جھٹلا نہیں رہی۔۔ ایسا بھی تو ممکن ہے کہ آپ اپنی وائف سے بہت پیار کرتے ہیں۔ وہ آپ کی بہت لاڈلی ہیں۔۔۔۔

اسی چیز کا فائدہ اٹھا وہ ٹیبلٹ منہ کے اندر رکھ لیتی ہوں اور بات میں آپ سے نظر بچا کر پھینک دیتی ہوں۔۔۔

رومان شاہ نے ایک نظر میرب پر ڈالی تھی۔ جو بڑے معصوم بچے کی طرح بیڈ پر چپ چاپ بیٹھی ہوئی تھی۔۔

پہلی بات کہ یہ اس میڈیسن کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی میں اس کو ملٹی وٹامن بول کر وہ ٹیبلٹ دیتا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور دوسری بات وہ ٹیبلٹ میں سر پر کھڑے ہو کر اس کو کھلاتا ہوں اور ہمیشہ میں اس کا منہ چیک کر لیتا تھا۔

۔ اس کے بچپن سے میں بہت اچھی طرح سے واقف ہوں۔۔ آپ کا یہ جواب بھی آپ کو مل چکا ہے۔۔ اب آگے کا بتائیں۔۔۔

رومان شاہ میرب کی پریگنسی کا سن کر بہت پریشان ہو گیا تھا۔۔

سر پھر تو یہ خود ہی بتا سکتی ہیں کہ ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ یا پھر جو محترمہ ان کے ساتھ آئی تھی وہ بتا سکتی ہیں۔ میری سمجھ سے تو باہر ہے۔۔

میں نے ان کو صاف صاف بتا دیا تھا کہ پریگنسی ان کے لیے جان لیوا ثابت ہو سکتی ہے۔۔ اور آپ بالکل رسک نہیں لینا چاہتے۔۔۔

www.kitabnagri.com

ڈاکٹر کی بات پر رومان شاہ نے چونک کر ڈاکٹر اور میرب کی جانب دیکھا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

یہ آپ کے پاس گئی تھی کب۔۔ اور کون تھا ان کے ساتھ رومان شاہ کی نظروں میں اتنا شدید غصہ تھا کہ میرب کا دل چاہ رہا تھا کہ جلدی سے کمبل میں منہ چھپائے اور شاہ کی نظروں سے خود کو بچالے۔۔ جو اس وقت گھا جانے والی نظروں سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

آئی ڈونٹ نو سر مجھے نہیں پتا کہ وہ کون تھی۔۔ ان کے ساتھ جو ایک تو آپ کی سسٹر تھی اور دوسری شائد ان دوست تھی۔ وہ بتا سکتی ہیں کہ انہوں نے کیا کیا ہے۔۔ مگر آپ کی مسز آئی تھی میرے پاس اور میں نے ان کو بتا دیا تھا کہ آپ ان کی جان پر کوئی رسک نہیں لینا چاہتے۔ اور پریگنسی ان کے لیے بہت زیادہ کمپلیکیشنز پیدا کر سکتی ہے۔۔

ہم۔۔ ڈاکٹر آپ فحال تشریف لے جاسکتی ہیں میں آپ سے کلینک پر آکر ملتا ہوں۔۔ لہجے میں اتنی زیادہ سختی اور نظروں میں اس قدر قہر تھا کہ ڈاکٹر تو دوست سیکنڈ میں وہاں سے غائب ہو گئی۔۔

مگر میرب کو اپنی سانس رکتی اور محسوس ہو رہی تھی شاہ کے ڈر سے۔۔

Posted On Kitab Nagri

کس کے ساتھ گئی تھی تم اور کب گئی تھی۔۔۔ ڈاکٹر کے جاتے ہی دو ہی قدموں میں اس کے پاس بیڈ پر بیٹھ گیا۔

اس کے جبرے سے کو سختی سے دبایا ہوا تھا۔۔

میں جانتا تو ہوں کہ وہ کون تھی! مگر میں تمہارے منہ سے سننا چاہتا ہوں جس دیداد لیری سے تم اس کے ساتھ گئی تھی، اسی دلیری سے اب مجھے بتاؤ، لفظوں کو چباتے ہوئے بولا تھا۔۔

مم۔۔۔ مہک۔۔۔ کے ساتھ گئی تھی اور ساتھ میں میرا بھی تھی۔۔۔ شاہ کے غصے کو دیکھ میرب کے منہ سے صحیح سے الفاظ بھی نہیں نکل رہے تھے۔۔

جبر اتنا سختی سے اس نے دبا رکھا تھا کہ میرب کو لگا آج تو شاہ نے اس کو توڑ کر ہی دم لینا ہے۔۔۔ میری اجازت کے بغیر تم اس لڑکی کے ساتھ گئی جو مجھے زہر لگتی ہے اگر کسی ایک کو مارنے کا گناہ معاف ہو تو میں اس کی جان لے لوں۔۔

تمہاری جرأت کیسے ہوئی میری اجازت کے بغیر اس کے ساتھ جانے کی اور پلاننگ کرنے کی، لفظوں کو چباتے ہوئے کہہ برساتی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

شاہ میں نے ان کے ساتھ مل کر کوئی پلاننگ نہیں کی اور ان کو تو پتہ بھی نہیں ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں وہ دونوں میرے ساتھ ضرور گئی تھیں مگر ڈاکٹر کی بات پر انہوں نے مجھے منع کر دیا تھا کہ میں ایسا کوئی رسک نہیں لوں۔۔۔

اس کے بعد جو کچھ کیا ہے اس کی ذمہ دار میں ہوں۔ اس لیے آپ کسی اور کوچنگ میں مت گھسیٹیں۔۔۔
جبرے کی درد سے اس کی آنکھوں سے آنسوؤں آگئے تھے۔۔۔

باقی تو تمہاری جان میں بعد میں نکالوں گا۔۔۔ پہلے تو مجھے یہ بتاؤ کہ تم نے یہ سب کیا کیسے۔۔۔ گولی تو تم روز کھاتی تھی اس بات کا میں خود گواہ ہوں پھر یہ پریگنسی کیسے ہوئی۔۔۔

شاہ آپ کو تو خوش ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے گھر میں یہ خوشی دی ہے۔۔۔ اور آپ اس چیز پر آکر اڑ گئے ہیں کہ یہ پریگنسی ہوئی کیسے۔۔۔

www.kitabnagri.com

میرا بکواس بند کرو میری بات کا سیدھی طرح سے جواب دو۔۔۔
بیوقوف لڑکی تمہیں اندازہ بھی ہے یہ پریگنسی تمہارے لیے کتنی خطرناک ہے۔ تمہاری جان جاسکتی ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تمہارے لیے یہ سب ایک مذاق ہے۔ میں تمہیں بے وقوف لگتا ہوں جو اولاد نہیں چاہتا۔۔۔ وہ اتنی زور سے چیخا تھا کہ میرب نے ڈر کر اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لیے۔۔۔ شاہ کی غصے سے بھری ہوئی چیختی آواز سے میرب کانپنے لگی تھی۔۔۔

شاہ اتنی سی بات آپ کی سمجھ میں کیوں نہیں آتی مجھے اولاد چاہیے۔۔۔ میں بھی چاہتی ہوں کہ ہمارے بچے ہوں۔۔۔

جو ہمارے رشتوں کو مضبوط کریں۔۔۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

آپ سے اتنی بار میں نے کہا آپ نے میری بات کا کوئی رسپانس نہیں دیا۔۔ وہ روتے ہوئے لفظوں کو توڑ پھوڑ کر بول رہی تھی۔۔۔

احمق لڑکی تمہاری جان کو خطرہ ہو سکتا ہے ڈاکٹر نے رپورٹس کے لحاظ سے مجھے کلیئر لی کہا تھا۔۔۔

تم نے یہ کیا، کیا میرب شاہ کی غصے سے دماغ کی نسیں تن گئی تھیں۔۔ اپنے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے شاہ بے بسی سے اپنی مٹھیاں پیچ کر رہ گیا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شاہ آپ پریشان نہیں ہو مجھے کچھ نہیں ہو گا شاہ کو اتنا پریشان دیکھ کر میر میں دونوں ہاتھ شاہ کے گالوں پر رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

تم اپنا منہ بند رکھو اور اٹھو میرے ساتھ ڈاکٹر کے پاس چلو۔۔ مجھے بچہ نہیں چاہیے۔۔ مجھے تمہاری زندگی چاہیے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تمہیں میری آنکھوں میں محبت نظر نہیں آتی۔۔۔ میں صرف تم سے محبت نہیں کرتا میں عشق کرتا ہوں۔۔۔ دیوانگی ہو تم میری۔۔۔ جنون ہو رومان شاہ کا۔۔۔
مجھے یہ ساری دنیا نہیں چاہیے اولاد تو ایک چھوٹی اور مامولی سی بات ہے۔۔۔
مجھے تم چاہیے ہو میرب کو کھینچ کر اپنے سینے سے لگالیا۔۔۔
اپنی باہوں کا دائرہ تنگ کرتے ہوئے شاہ نے ٹھنڈی آہ بھر کر چھوڑی تھی۔۔۔
ڈاکٹر کے پاس چلو میرے ساتھ۔۔۔

شاہ پلینز ایسا مت کریں میں نے بہت دعائیں مانگی ہیں۔ ہماری اولاد کے لیے ہمارے بچے کو کچھ مت کرنا۔۔۔
شاہ کے سینے میں سر چھپائے وہ تڑپ کر رہی تھی۔۔۔
میرب میرا سوال بچ میں رہ گیا۔۔۔ مجھے بتاؤ تم نے یہ سب پلان کیسے کیا۔۔۔

وہ میں نے انٹرنیٹ پر دیکھا تھا کہ اس ٹیبٹ کو کھانے کے بعد ہم اس کے اثرات کیسے کم کر سکتے ہیں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

توانٹرنیٹ پر ایک ٹیبلیٹ اویلیبل تھی جو کہ اس گولی کے اینٹی ڈوز تھی۔۔
اس کھانے سے اس کا اثر ختم ہو جاتا تھا۔۔ ڈرتے ڈرتے میرا اپنے ساری بات بتائی۔۔۔
تمہارا دماغ بہت زیادہ چلنے لگا ہے ایک بار تو میرے ساتھ ڈاکٹر کے پاس چلو اس تماشے کو ختم کرتے ہیں

اس کے بعد تمہارے ہوش ٹھکانے ایسے لگاؤں گا کہ تم یہ جو اپنے دماغ کو ضرورت سے زیادہ چلاتی ہو یہ
کبھی نہیں چلاؤ گی۔۔۔
اس کے بازو سے پکڑ کر اپنے ساتھ زبردستی ڈاکٹر کے پاس لے جا رہا تھا۔ جبکہ میرب منتیں کر رہی تھی
وہ نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔
شاہ پلیز آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں۔ اپنے اولاد کو اپنے ہاتھوں سے مار دیں گے۔ وہ گاڑی میں اسے
زبردستی بٹھا رہا تھا۔۔ میرب روتے ہوئے بول رہی تھی۔۔

تمہاری جان بچانے کے لیے میں اپنی جان تک لے سکتا ہوں اس سے زیادہ میں تمہیں کچھ نہیں
سمجھاؤں گا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اپنا منہ بند کر کے بیٹھے رہو۔۔۔ تم نے جو کچھ کیا ہے۔ اس کے لیے میرا دل چاہتا ہے کہ میں تمہاری جان لے لوں۔۔

میرے ضبط کو مت آزماؤ۔ چپ کر کے بیٹھ جاؤ۔۔

وہ دھاڑتے ہوئے بول کر اسے چپ کروا کر دوسری جانب سے ہوتا ہوا سیٹ پر آکر بیٹھ گیا۔۔۔ میرب ہچکیوں کے ساتھ رورہی تھی۔۔۔ مگر وہ پتھر بن کر بیٹھا گاڑی کے سٹیرنگ کو تھامے نظر ہوئے سامنے سڑک پر نظریں جمائے بیٹھا تھا۔۔۔ جیسے وہ میرب کی سسکیاں سن نہ رہا ہو۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

oooooooooooo

شفا اٹھ کر چہنچ کر لیں!!

میں تمہارے لیے چائے لے کر آتا ہوں وہ برتن دُش میں سمیٹتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

سر پلیز آپ مجھے بتائیں آپ مجھ پر یہ احسان کیوں کر رہے ہیں؟؟

جب کہ میں جانتی ہوں کہ میں سزا کی مستحق ہوں۔۔ اور آپ مجھے بطور سزا نکاح کر کے لائے

ہیں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اپنے ہاتھوں کو مروڑتے ہوئے سوالیہ نظروں سے عاصم شاہ کی جانب دیکھتے ہوئے کھڑی ہو گئی۔۔۔
اسے اپنے سوالوں کے جواب چاہیے تھے جو سوائے اس وقت عاصم شاہ کے اور کوئی نہیں دے سکتا تھا۔

لگتا ہے شفا تمہیں بہت جلدی ہے اپنے سوالوں کے جواب جاننے کی۔۔ تو ٹھیک ہے آؤ بیٹھو میرے پاس تمہارے سب سوالوں کے جواب دے دیتا ہوں۔۔

مگر ایک بات ابھی سے ذہن نشین کر لو، میری ایک ایک بات سچ ہوگی اور اس پر تمہیں یقین کرنا ہوگا۔ اس کی کلائی کو بڑی نرمی سے پکڑ کر اسے اپنے ساتھ وہی صوفے پر بیٹھا لیا تھا۔۔۔

شفا میں نے تم سے نکاح سزا دینے کے لیے نہیں کیا۔۔ میں نے تم سے نکاح اس لیے کیا کہ تم مجھے پسند تھی اور میں تمہیں پیار کرنے لگا تھا۔۔

میری پہلی ملاقات تمہارے ساتھ کالج میں نہیں ہوئی تھی۔۔ میں اس سے پہلے بھی تمہیں دیکھ چکا تھا۔ اور پہلی نظر میں ہی عاصم شاہ تم پر اپنا دل ہار بیٹھا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جھوٹ آپ کی اور میری پہلی ملاقات کالج میں ہی ہوئی تھی، میں نے اس سے پہلے آپ کو کبھی نہیں دیکھا تھا۔ عاصم شاہ کی پہلی بات کو ہی اس نے جھٹلادیا تھا۔

شفا میں ہر بات کا جواب دوں گا مگر پلیز یہ نہیں کہنا کہ میں جھوٹ بول رہا ہوں۔ میں نے پہلے ہی ایک بات تم سے کلیئر کہی ہے کہ میں ہر بات کا ہر باہر ف اور سچ جواب دوں گا۔۔۔ بس تمہیں اس پر یقین کرنا ہے۔۔۔

فرقان کون ہے بہت نرمی سے عاصم شاہ نے سوال کیا تھا۔

میرے مامو کا بیٹا میرا بھائی ہے۔۔۔

www.kitabnagri.com

ہم۔ اسی اسی تمہارے بھائی کی شادی میں میں بھی آیا تھا۔۔۔ تمہارا بھائی میرا بہت اچھا دوست ہے۔۔۔

جب تم مسٹر ڈکٹر کی فراک میں سیٹج پر اپنے بھائی کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی اس وقت میں نے تمہیں پہلی بار دیکھا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

پوری شادی میں میری نظر تم پر تھی اور میں تمہیں بھول نہیں سکا۔ اس کے بعد میں تمہارے بارے میں انفارمیشن اکٹھی کر ہی رہا تھا کہ میں نے کالج جوائن کیا تو وہاں پر میں نے تمہیں دوسری بار دیکھا۔۔

اس کے بعد میں تھوڑا ریلیکس ہو گیا مجھے پتہ تھا کہ اب میں بآسانی تم تک پہنچ جاؤں گا۔ مگر اس سے پہلے، کہ میں تمہیں کچھ بتاتا اس سے پہلے ہی تمہارے ساتھ یہ والا حادثہ پیش آ گیا۔۔

جب تم بہت دن تک کالج نہیں آئی تو میں پریشان ہو گیا تھا مجھے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ میں تم تک کیسے پہنچوں۔۔

Kitab Nagri

جب مجھے پتہ چلا تھا کہ شاہ میر بھائی تمہیں لے گیا ہے۔ میں شاہ میر بھائی سے ملنے گیا تا کہ میں ان سمجھا سکوں کہ اس سب میں تمہارا کوئی قصور نہیں۔۔

میں ان کو اپنے دل کی بات بتانا چاہتا تھا۔۔ مگر وہ تو میری کوئی بات سننے کو تیار ہی نہیں تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ بہت غصے میں تھے انہوں نے میری کوئی بات نہیں سنی تھی۔ اور مجھ سے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ میں سارے معاملے سے دور رہوں۔۔۔

مجھے کوئی راستہ نظر نہیں آ رہا تھا۔ مگر شفا میں تمہیں کسی حالت میں کھو نہیں سکتا تھا۔۔۔
یار دل سے پیار کرنے لگا تھا تم سے۔۔۔ پھر میں نے رومان بھائی کو فون کیا رومان بھائی کو میں نے اپنے دل کی ساری کیفیت بتادی تھی۔۔۔

رومان بھائی میرے لیے ہی ترکی سے اتنی جلدی واپس آ گئے تھے۔۔۔ رومان بھائی ہمیشہ میرے ساتھ بھائیوں کی طرح رہے ہیں۔۔۔

Kitab Nagri

ہمارے گھر کی طرف سے ان کے ساتھ بہت ساری نا انصافیاں ہوئیں۔ مگر ان سارے معاملات میں نہ تو میرا کوئی قصور تھا اور نہ میں نے کبھی رومان بھائی سے کسی طرح کی کوئی دشمنی رکھی تھی۔۔۔

رومان بھائی اور میرے درمیان ہمیشہ بھائیوں جیسا ہی رشتہ رہا۔۔۔ رومان بھائی نے مجھ سے صاف صاف پوچھا تھا کہ کیا میں تم سے پیار کرتا ہوں۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تو جب میں نے بتا دیا تھا کہ میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں تو رومان بھائی نے شاہ میر بھائی کو میرے لیے ہی منایا تھا۔۔۔

میں جانتا تھا کہ رومان بھائی کے علاوہ شاہ میر بھائی کسی کی بات نہیں مانیں گے۔۔۔
بے شک شاہ میر بھائی پولیس آفیسر ہے مگر رومان بھائی بھی کسی افسر سے کم نہیں۔ اور ویسے بھی شاہ میر بھائی بہت عزت کرتے ہیں رومان بھائی کی۔۔۔

اگر اس کے بعد بھی اور کوئی سوال ہے تو تم مجھ سے پوچھ لو۔۔۔ اس کی کلائی کو پکڑ اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھ کے بڑی محبت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

مگر سر آپ سے ماہی بہت پیار کرتی ہے اور ماہی میری بہت اچھی دوست ہے میری اکلوتی دوست ہے میں اس کے ساتھ کچھ بھی غلط نہیں کر سکتی۔۔۔

معصوم بچوں کی طرح وہ اپنی دوست کا دفاع کر رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

آپ نے تو اپنے دوست کے ساتھ کچھ بھی نہیں کیا۔۔۔ آپ میری پسند ہو۔

آپ نے مجھے پسند نہیں کیا میں نے آپ کو پسند کیا ہے۔۔ اس لیے اس سارے معاملے میں آپ کی تو کوئی غلطی نہیں ہے آپ ماہی کو بتا دینا۔۔

نہیں سر آپ نہیں سمجھ رہے وہ میری بیسٹ فرینڈ ہے اور وہ مجھ سے ناراض ہو جائے گی۔۔۔
کہے گی کہ مجھے پوری دنیا میں شادی کرنے کے لیے صرف ایک آپ ہی ملے تھے۔۔۔
وہ نہیں سمجھیں گی وہ غصے کی بہت تیز ہے سارے معاملے کو چھوڑ کر شفا اپنی دوست کی فکر میں ہلکان ہو رہی تھی۔۔

Kitab Nagri

دیکھو شفا اگر تم میری زندگی میں نہیں بھی آتی تب بھی میں ماہی سے کوئی رشتہ نہیں بناتا۔۔ کیونکہ میرے اور ماہی کے مزاج میں بہت فرق ہے۔۔

وہ بہت اچھی لڑکی ہے۔۔۔ وہ بہت شوخ اور چنچل مزاج لڑکی ہے۔۔ جبکہ میں بہت مختلف ہوں مجھے ہمیشہ سے تم جیسی لڑکی کی تلاش تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

مگر سر آپ نے ہماری دوستی خراب کر دی۔ وہ اب مجھ سے کبھی دوستی نہیں کرے گی۔۔ اور نہ ہی مجھے معاف کرے گی۔۔

شفا پلیر تم ماہی کو ایک بار چھوڑ دو اس کی بات بعد میں بھی ہو سکتی ہے۔۔
میں نے آپ کو ایک ایک بات پوری ایمانداری اور سچائی سے بتادی ہے۔۔۔

میرے خیال سے ایک بار تو تمہیں میرے بات کا جواب دینا چاہیے کہ تم میرے بارے میں کیا رائے رکھتی ہو۔۔



بار بار ماہی کو بیچ میں لانے سے عاصم شاہ کا موڈ تھوڑا افسردہ ہو گیا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

سر میں آپ کے بارے میں کیا کہہ سکتی ہوں۔۔ میں نے تو آپ کو کبھی اس نظر سے دیکھا ہی نہیں۔۔
میرے لیے تو آپ میرے پروفیسر ہو اور میں آپ کی سٹوڈنٹ۔۔
آپ کو اس نظر سے تو صرف ماہی دیکھتی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

پھر ماہی!! پلیز شفا تم ہمارے درمیان سے فیحال ماہی کو ہٹا سکتی ہو۔۔ مجھے کوئی انٹرسٹ نہیں تھا ماہی میں۔۔ نہ ہی کبھی ہو سکتا ہے۔۔۔

تم چینج کر کے آرام کرو ہم بعد میں بات کریں گے۔۔ جب آپ کے دماغ سے تھوڑی دیر کے لیے ماہی نکل جائے تو بتا دیجئے گا۔۔۔

ہم بیٹھ کر پھر بات کریں گے۔ عاصم شاہ خراب موڈ لیے برتن ڈش میں سمیٹا ہوا اٹھ کر کچن کی جانب چلا گیا تھا۔۔۔

۔ جبکہ شفا پریشان ہو گئی تھی وہ اپنے پروفیسر کو اس طرح ناراض نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔
مگر جو کچھ بھی اس نے کہا وہ حقیقت تھی اس نے کبھی بھی پروفیسر کو اس طرح سے نہیں دیکھا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

اسے تو ماہی کا بھی دیکھنا بھی اچھا نہیں لگتا تھا۔۔ شفا اور پروفیسر میں 10 سال کا ڈفرنس تھا۔۔
عاصم شاہ 27 سال کا ایک سمجھدار مرد تھا۔۔۔

جبکہ شفا ایک 17 سال کی لڑکی تھی جس کی سوچ عاصم شاہ سے بہت مختلف تھی۔۔۔۔

oooooooo

Posted On Kitab Nagri

دیکھیے سر میں آپ کی بات سمجھ رہی ہوں۔۔ مگر آپ بھی میری بات سمجھنے کی کوشش کریں۔۔۔
جتنا خطرہ ان کو ڈلیوری کے وقت ہو سکتا ہے۔۔ اتنا ہی خطرہ اس وقت اگر ہم ان کا ابشوشن کرتے
ہیں تو اس میں ہو گا۔۔

اس وقت بچے کو ضائع کرنا بہت مشکل ہے۔۔ ان کی جان جاسکتی ہے۔۔ ابشوشن کے لیے جتنی سخت
میڈیسن ان کو دینی پڑے گی وہ یہ برداشت نہیں کر سکیں گی۔۔۔
کیونکہ یہ اندرونی طور پر بہت زیادہ ویک ہیں۔۔ ڈاکٹر پریشانی سے رومان شاہ کو سمجھانے کی کوشش کر
رہی تھی۔۔

رومان شاہ بہت پریشان کیفیت کے ساتھ ڈاکٹر کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ میرب کی جان پر مڈلاتا خطرہ
رومان شاہ کی جان نکالا رہا تھا۔۔۔
www.kitabnagri.com
میرب کو کھودینے کا ڈر رومان شاہ کے چہرے پر صاف دیکھائی دے رہا تھا۔۔۔

اس کے ماتھے پر پسینے کی بوندیں نمودار ہو رہی تھی۔۔ میرب کی کریٹیکل کنڈیشن کا سن کر رومان شاہ کا
دل بند ہو رہا تھا۔۔۔ یہ وہ ڈر تھا جس کے لیے رومان شاہ نے اولاد لینے کا رسک ہی نہیں لیا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ڈاکٹر پلیز کوئی تو راستہ ہو گا۔۔ میں اپنی وائف سے بہت پیار کرتا ہوں۔۔۔ پلیز کوئی ایسا راستہ بتا دیں جس سے ان کی جان پر کوئی خطرہ نہ آئے۔۔

آپ مجھے بتائیں جہاں کہیں گی میں دنیا کے اس ہونے میں اس کو لے جاؤں گا۔۔ اگر آپ کہیں تو میں ڈاکٹر کی بہترین ٹیم پاکستان میں منگواسکتا ہوں پلیز آپ مجھے بتائیں میں کیا کروں۔۔

پلیز ڈاکٹر۔۔۔۔ رومان شاہ التجا کرنے والے انداز سے ڈاکٹر سے بول رہا تھا۔۔ رومان شاہ جیسے اکڑو کو اپنے لیے یوں منتیں کرتے دیکھ میرب کی آنکھوں میں آنسو آنے لگے تھے۔۔

سر آئی ایم سوری آپ ان کو کہیں بھی لے جائیں ان کا ابشوشن کوئی بھی ڈاکٹر کرنے کے لیے تیار نہیں ہو گا۔۔ کیونکہ یہ ان کے لیے بہت ر سکی ثابت ہو سکتا ہے۔۔۔ بس اب تو آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کر سکتے ہیں۔۔ اور ان کا بہت خیال رکھ سکتے ہیں۔۔

ان کو مکمل بیڈ ریسٹ کروائیں ان کی ڈائٹ کا خیال رکھیں۔۔ اور اس چیز کا بہت دھیان رکھیں کہ یہ کسی بھی طرح کا وزن نہیں اٹھائیں۔۔۔ اور بہت بہترین ڈائٹ لیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

میں ان کے لیے میڈیسن لکھ کر دے رہی ہوں یہ میڈیسن ان کو ریگولر کھلانی ہے۔۔۔ انشاء اللہ اللہ تعالیٰ سب بہتر کرے گا۔۔۔

ہمارا علاج اور آپ کے احتیاط سے انشاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔
آپ پریشان نہیں ہو۔ ڈاکٹر نے رومان شاہ کو اتنا پریشان دیکھ کر تسلی دیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔
رومان شاہ دوائیوں والی پرچی لے کر میرب کی کلائی کو تھامے کلینک سے نکل آیا تھا۔۔۔
پورے راستے نہ تو میرب کی ہمت ہوئی تھی کہ وہ رومان شاہ سے کوئی بات کرتی، اور نہ ہی رومان شاہ نے کچھ کہا تھا۔

رومان شاہ کے چہرے پر ایک عجیب سا ڈر اور خوف طاری تھا جسے میرب بار بار چور نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

www.kitabnagri.com

oooooooo

ہما۔۔ ہما۔۔ ہوں س۔۔ گہری نیند میں ہمانے بامشکل ہوں کہا تھا۔۔۔
ہمایا خدا کے لیے ترس کھاؤ مجھ پر! یہ تم آرام سے ماں بیٹی چھپیاں ڈال کر سو جاتی ہو۔ میری طرف بھی دیکھ لیا کرو۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ زیب اپنا دکھڑا سنا رہا تھا۔ جبکہ ہماہوں س کرنے کے بعد پھر سے گہری نیند میں جا چکی تھی۔

آہہہہہ!! شششش آواز نہ نکلی تمہاری اگر گڑیا اٹھ گئی تو جان لے لوں گا۔ شاہ زیب نے اس کی گردن پر لب رکھ کر زور سے دانت کاٹ دیے تھے۔

وہ گہری نیند میں درد سے چلا اٹھی تھی۔ شاہ زیب نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ آنکھیں دکھاتے ہوئے چپ رہنے کو کہا تھا۔

کیا شاہ زیب کوئی ایسے گہری نیند میں کسی کو اٹھاتا ہے۔۔ منہ سے ہاتھ ہٹنے پر وہ شکوہ گو نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

ایسے ہی اٹھاتے ہیں جب بیوی کو اپنے شوہر پر ترس نہیں آئے تو۔۔۔
وہ ہما کو گڑیا کے پاس سے گود میں اٹھاتا ہوا۔ صوفے پڑھ لے آیا تھا۔

گڑیا کے نیند بہت کچی تھی۔ وہ ذرا سا بھی بیڈ ہلنے پر اٹھ جایا کرتی۔

Posted On Kitab Nagri

اور اس وقت شاہ زیب اپنے بے لگام جذباتوں سے لبریز ہوا۔ کسی بھی طرح کا کوئی رسک نہیں لے سکتا تھا۔۔

کتنے دن ہو گئے ہیں تمہیں یہ ڈرامے کرتے ہوئے۔۔ آج تمہاری آواز نہیں آنی چاہیے مجھے۔۔ آج میں تمہیں سانس لینے کا بھی موقع نہیں دوں گا۔

اس کی پنکھڑیوں کو لبوں میں قید کرتے ہوئے نئی کوشدت سے پینے لگا۔
نئی کو چوسنے کی شدت اتنی زیادہ تھی کہ ہمانے تڑپ کر شاہ زیب کے سینے میں اپنے ناخن گھونپ دیے تھے۔۔

Kitab Nagri

وہ اتنے دنوں کا بدلہ ایک ہی بار میں پورا کر رہا تھا۔۔ جان نکال رہا تھا اس کی اپنے لبوں کے لمس سے۔۔

شش۔۔ میں نے کہا تمہاری آواز نہیں آنی چاہیے۔۔ تم پھر سے بولنے لگی۔۔ وہ شاید شاہ زیب کہہ کر کچھ شکوہ کرنے والی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

مگر شاہ زیب نے ذرا سے اپنے لب ہٹائے اور واپس اس کی پنکھڑیوں پر رکھ کر اتنی زور سے نمی کو پیا کہ وہ تڑپ اٹھی تھی۔۔۔

لبوں پر جلن کا احساس اسے تڑپا رہا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھوں کو اوپر کی جان پن کر کے اسے خود کے آگے بے بس کیے ہوئے تھا۔۔

وہ ایک ایک سانس کے لیے آج شاہ زیب کی محتاج تھی۔۔ بہت دنوں سے وہ ہما کی قربت کے لیے مچل رہا تھا۔۔

مگر ہما صبح سے شام تک مریضوں کے ساتھ بڑی رہ کر تھک جاتی تھی۔۔۔ اور اب گڑیا کا بھی اسے بہت خیال رکھنا تھا۔۔۔ یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری تھی۔۔۔

ایسے میں وہ شاہ زیب کو کافی دنوں سے ٹائم نہیں دے پا رہی تھی۔۔ رات کو جلدی سو جاتی تھی۔۔ اور شاہ زیب بھی اس کی تھکن کا لحاظ کرتے اسے اٹھاتا نہیں تھا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مگر آج تو وہ اپنے آپ سے باہر ہو رہا تھا۔۔۔ سچ میں ہما کو سانس تک لینے کی اجازت نہیں دے رہا تھا۔۔

اپنی مرضی سے اس پر احسان کرتے ہوئے پنکھڑیوں کو آزاد کر چکا تھا۔ شاہ زیب کے لب ہما کے چہرے کا طواف کر رہے تھے۔۔

اس کے لمس ہما کو بن جل کے مچھلی کی طرح تڑپنے پر مجبور کر رہے تھے۔

۔ شاہ زیب پلینز۔۔ اس کے لمسوں کو دل والے مقام پر محسوس کرتے ہوئے سسک کر شاہ زیب کا نام پکارا تھا۔۔۔

Kitab Nagri

آج کے دن تم شٹ اپ اور پلینز دونوں رہو۔۔ جتنا تم نے مجھے اپنی قربت کے لیے ترسایا ہے۔۔۔ آج اتنا ہی تڑپا کر میں تمہاری جان نکال لوں گا۔۔۔

اس لیے مجھ سے رحم کی امید نہیں کرنا۔ پناہ مانگو گی مجھ سے۔ گھمبیر آواز میں سرگوشی میں کہتے ہوئے واپس دل والے مقام پر جھک گیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

بے رحم بنا کہیں دانتوں کی چبن دے رہا تھا۔ تو کہیں لمسوں کی حدت۔ وہ اس کے رحم و کرم پر خود کو چھوڑ اس کے حوالے کر چکی تھی۔۔۔

جانتی تھی کہ آج اس کا سامنا پڑھے لکھے ڈاکٹر شاہ زیب سے نہیں بلکہ اپنی محبت کے معاملے میں بے رحم بنے پٹھان سے تھا۔۔۔

جو کہ اس وقت نا تو کچھ کہنے کے موڈ میں نہ تھا اور نہ ہی کچھ سننے کے موڈ میں۔ جانتی تھی جتنی وہ مزاحمت کرے گی اتنا ہی وہ اس کی جان کو مشکل کر کے ہلکان کرے گا۔۔

وہ اس کی نازک سی کمر پر جھکتے اس کے کمر پر بکھری بالوں کی ابشار کو نرمی سے ہٹاتے اس کی دودھیا چمکتی کمر پر اپنے دہکتے تپش زدہ لب رکھ کر چوم لیا۔۔

اس کے وجود کی رانائیوں کو چومتے ہوئے بے قابو سا ہو رہا تھا۔۔۔
اس کے جسم کی خوشبو اسے مدہوش سا کر رہی تھی۔۔ اس کی نازک سی کمر پر انگلیوں کی سختی سے وہ سک اٹھی تھے۔۔۔

شاہ زیب کے جان لیوا لمس اس کی کمر پر سختی سے اوپر سے نیچے محور قص تھے۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ زیب کے جسم سے آتی ہوئی مردانہ رومینٹک کلون کی جان لیوا خوشبو وہ اپنی سانسوں میں گھلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

اس کے پورے وجود پر وہ اپنی گہری نظریں گاڑے ہوئے تھا۔۔

اس کے وجود پر کپڑے نہ ہونے کے برابر تھے۔

اپنے وجود پر اس کے ہاتھوں کی بے باکیا محسوس کر کے وہ بن جل مچھلی کی طرح تڑپ رہی تھی۔۔

وہ بے حس بنا اس کی جان نکال رہا تھا۔ آج بہت دنوں کے بعد شاہ زیب پہلی رات کے جیسا بے رحم بنا ہوا تھا۔۔۔

ہما کی سسکیوں کی آوازوں میں تیزی آنے لگی تھی۔۔۔ گڑیا کے اٹھ جانے کے ڈر سے شاہ زیب نے ہما کے منہ پر اپنا مضبوط ہاتھ رکھ کر سسکیوں کو بے رحمی سے روک رکھا تھا۔۔۔

شاہ زیب آپ بہت ظالم ہیں۔ اس کی شدتوں سے ٹوٹ کر اس کے سینے میں سر چھپائے شکوہ کن لہجے سے بولی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہم پتہ ہے مجھے! مگر ظالم بننے پر بھی ڈاکٹر صاحبہ مجھے خود اکساتی ہو۔۔ اگر شیر کے منہ میں آرام سے اس کا شکار دے دو تو۔۔ میں قسم سے تمہیں اتنا ہلکا نہیں کروں۔۔ محبت کی بارش برسا کر اسے اپنی گرفت میں لیے لیٹا تھا۔۔

شاہ زیب اب ہماری بیٹی ہے تو میں اپنی جاب کے ساتھ ہماری بیٹی کو سنبھالتے ہوئے تھک جاتی ہوں۔۔ آپ تھوڑا سا کمپر وائز کر لیا کریں پلیز۔۔

دیکھو ڈاکٹر صاحبہ سیدھی سی بات ہے تم مجھ سے میری بیٹی کے سارے کام کروالیا کرو۔۔ کہو تو میں تمہاری خدمت گزاری کے لیے تمہارے ہاتھ پاؤں سر سب کچھ دبا دیا کروں گا۔۔

لیکن اگر تمہارے لیے کمپر وائز کا مطلب یہ ہے کہ میں اپنے جذباتوں پر کنٹرول رکھوں اور محبت کے لمحوں میں کمی پیشی کر لوں۔۔۔

تو ایسا کچھ نہیں ہونے والا ہے۔۔ اتنا صابر بندہ میں بالکل نہیں ہوں۔۔ صاف ستھرا ڈاکٹر شاہ زیب نے انکار کر دیا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

آؤں آؤں --- لوجی ہماری بیٹا رانی اٹھ گئی۔۔ مگر آج میری بیٹی نے اپنے بابا کا بھرپور ساتھ دیا ہے سو
کر۔۔۔

کتنی پیاری بیٹی ہے میری۔ اسے اپنے بابا کا احساس ہے۔۔
گڑیا کی آواز سن کر ڈاکٹر شاہ زیب کے لب مسکرائے تھے۔۔ خود کو جلدی سے کور کرتے ہوئے کمبل
کے اندر کر چکا تھا۔۔۔

جبکہ بڑے ادب سے ہمارے ہاتھ میں اس کے کپڑے تھما دیے۔۔۔

ہمارا کوہنسی آرہی تھی شاہ زیب کی گھبراہٹ سے۔۔۔

اس کی جان کو ہلکان کرتے ہوئے وہ الگ ہی شاہ زیب ہوتا تھا۔ مگر جیسے ہی اس کی بیٹی کی آنکھ کھلتی تو
خود کو ایسے چھپا لیتا تھا کہ ہمارا کوہنسی آنے لگتی تھی۔۔۔
www.kitabnagri.com

ہمارا اس کو اکثر کہتی تھی کہ شاہ زیب وہ تو اتنی چھوٹی ہے اس سے ابھی کیا پتہ ہے۔۔ مگر شاہ زیب ہمیشہ
اس سے کہتا تھا کہ۔ بیٹی چھوٹی ہو یا بڑی باپ کے لیے وہ ایک عزت کا مقام رکھتی ہے۔۔۔ اس لیے
اسے اپنی بیٹی سے بہت شرم آتی ہے۔۔۔

ہمارے جلدی سے خود کو کپڑے پہن کر کور کرتے ہوئے اپنی بیٹی کی جانب رخ لیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

کیونکہ اس کا شرمیلہ پٹھان تو کمبل میں دبک کر بیٹھا ہوا تھا۔۔ اور جب تک گڑیا سو نہیں جاتی۔۔ وہ باہر نہیں آئے گا اس کا اسے پورا یقین تھا۔۔

وہ کب سے بیٹھی ہوئی عاصم شاہ کا انتظار کر رہی تھی۔۔ مگر وہ شفا کو چائے دے کر گیا تو، واپس نہیں آیا شاید وہ ناراض تھا۔۔ بار بار ماہی کا ذکر کرنے سے۔۔

وہ اب ڈری سہمی ہوئی بیٹھی تھی۔۔

کیا ضرورت تھی مجھے ماہی کی طرف داری کرنے کی۔۔ پہلے خود کی تو طرف داری کر لیتی۔۔ مجھے تو خدا کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ مجھے میرے باپ کے کیے کی سزا نہیں مل رہی۔۔

اور وہ شخص مجھے عزت سے اپنی بیوی بنا کر لے آیا ہے۔۔ پتہ نہیں کب عقل آئے گی مجھے۔۔ وہ اپنے آپ کو اکیلی بیٹھی کوس رہی تھی۔۔۔
www.kitabnagri.com

کافی دیر کے بعد روم کا دروازہ کھلا۔۔ اور عاصم شاہ اندر داخل ہوا۔۔ چہرے پر اب بھی ناراضگی کے تاثرات تھے۔ جن کو چھپانے کی کوشش بھی کر رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

شفاتم ابھی تک سوئی نہیں اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا موبائل ڈریسنگ پر رکھ کر ہاتھ میں پہنی ہوئی وایچ اتار کر رکھتے ہوئے بنادیکھے مخاطب کیا تھا۔

نہیں میں آپ کا انتظار کر رہی تھی۔

کیوں کوئی سوال باقی رہ گیا تھا یا ماہی کے بارے میں بات کرنی ہے۔

تذریہ لہجے سے بولتا ہوا۔۔ صوفے پر بیٹھ کر اپنے موزے اتارنے لگا موزوں کو شوز کے اندر ڈال رہا تھا۔۔

سوری آپ کو برا لگا میں آئندہ ماہی کا ذکر نہیں کروں گی۔ سہمے ہوئے لہجے سے مناتے ہوئے بولی۔۔

Kitab Nagri

شفابات برا لگنے کی نہیں ہے میں نے آپ کو ساری کنڈیشنز کلیئر کر کے بتائی ہے۔۔ تاکہ کوئی بھی شک و شبہ کی گنجائش نہ رہے۔۔۔

مگر آپ ہمارے رشتے کے بارے میں تو شاید بات ہی نہیں کرنا چاہتی۔۔

آپ بار بار ماہی کو بیچ میں لا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

شفا کسی کو پسند کرنا کسی سے پیار کرنا یہ ایک قدرتی عمل ہوتا ہے۔۔ نہ تو آپ زبردستی کسی کو پسند کر سکتے ہیں۔ اور نہ ہی زبردستی کسی سے پیار کر سکتے ہیں۔۔۔

ماہی کو اگر مجھ سے اٹرکیشن ہوئی یا میں اسے پسند آیا یہ اس کا مسئلہ ہے۔۔ مجھے تم پسند آئی میں نے تمہیں پیار کیا اور خدا نے ہمیں ایک رشتے میں جوڑ دیا۔۔۔

حالات چاہے جیسے بھی ہوں مگر میرے لیے یہ رشتہ بہت خاص ہے۔ اور میں نے اس کو پورے دل اور محبت سے قبول کیا ہے۔۔

اس لیے پلیز میں آپ سے بھی گزارش کروں گا۔ میری طرف سے کوئی سختی نہیں ہوگی۔۔ مگر ہمارے رشتے کو زبردستی کا نام مت دیجئے گا۔۔۔

یہ رشتہ آپ کی طرف سے زبردستی کا ہو سکتا ہے۔۔ میری طرف سے نہیں کیونکہ میں نے تو آپ سے نکاح کرنے کے لیے پوری جان لگائی دی ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ بولتے ہوئے اپنی کبرڈ سے ٹراؤزر اور شرٹ نکال کر واش روم میں جا کر بند ہو گیا تھا۔

شفا تمہیں بھی عزت راس نہیں آرہی کتنے پیار سے بات کر رہا تھا۔۔۔

مگر تمہیں تو ماہی کے دوستی کا بخار چڑھ گیا۔ ذرا سا سوچوں اگر یہ بندہ مجھ سے نکاح نہیں کرتا تو وہ اے سی پی میرا کیا حشر کرتا۔۔۔

پتا نہیں مجھے کیا سزا دیتا میرے باپ کے گناہوں کی۔ وہ خود کو گوستے ہوئے سوچ رہی تھی۔۔

بلو کلر کی ہاف بازوؤں والی ٹی شرٹ اور سیم کلر کا ٹراؤزر پہن کر وہ باہر نکلا۔ شفا نے پلکیں اٹھا کر پروفیسر کی جانب دیکھا تھا۔

جو ٹراؤزر شرٹ میں کمال کا ہینڈ سم لگ رہا تھا۔۔۔
اس کا گورا رنگ بلو کلر میں دھک رہا تھا۔ اس کے بازوؤں پر گھنے مردانہ بال۔ بہت پرکشش لگ رہے تھے۔۔

چہرے کی جانب تو دیکھنے کی ماہی کی ہمت نہیں ہوئی تھی مگر دل نے یہ سوچ کر ایک بیٹ مس کی کہ یہ اس کا شوہر ہے۔۔ یہ وہ رشتہ تھا جسے وہ چاہ کر بھی جھٹلا نہیں سکتی تھی۔۔ یہ شخص اس کا محرم تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

شفاتم بھی اٹھ کر چینج کر لو اور آرام کرو۔ صبح تمہیں میرے ساتھ کالج چلنا ہے۔۔
کیا آپ مجھے اپنے ساتھ کالج لے کر جائیں گے۔ مطلب آپ میری پڑھائی بند نہیں کریں گے۔۔

وہ خوشی سے اٹھ کر اس کے پاس آ کر کھڑی ہو گئی تھی۔ جو مرر سے کے سامنے سے اپنا فون اٹھا کر بیڈ کی جانب آرہا تھا۔۔

نہیں میں تمہاری پڑھائی کیوں بند کروں گا تم جتنا اور جب تک پڑھنا چاہتی ہو پڑ سکتی ہو۔۔
سپاٹ سے لہجے سے بولتا ہوا بیڈ کی جانب بڑھ گیا۔۔ تھینک یو سر وہ خوشی سے بولی تھی۔۔

سر میں چینج کر کے کیا پہنوں اور جب میں کالج جاؤں گی تو کیا پہن کر جاؤں گی۔
کیونکہ میرے پاس تو کپڑے ہی نہیں ہیں۔ وہاں پر بھی مجھے مرہا آپنی نے اپنے کپڑے دیے تھے۔۔۔

وہ بچوں کی طرح سب باتیں بھول کر اپنے کپڑوں کے بارے میں سوچنے لگی تھی۔۔۔
وہ اتج کے لحاظ سے بچی ہی تھی۔ وہ ہمیشہ سے ایک بہت لائق سٹوڈنٹ تھی جس کی وجہ سے جلدی
جلدی پاس آؤٹ کرتے ہوئے۔ وہ فرسٹ ایئر تک بہت جلدی پہنچ گئی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

نفی میں سر کو ہلاتے ہوئے پروفیسر کے لبوں تلے ہلکی سی مسکراہٹ ابھری تھی۔۔ جسے شفا نے دیکھ لیا تھا۔۔۔

سر آپ اس لیے ہنس رہے ہیں کہ میں کتنی بے وقوف ہوں۔۔ بچوں کی طرح مون لٹکائے ہوئے سوال کیا۔۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

نہیں میں نے تو ایسا کچھ نہیں سوچا!!

الماری کھولو اور اس میں سے جو پسند ہے پہن لو۔۔ بیڈ پر تکیا سیدھا کرتے ہوئے لیٹ گیا۔۔
مطلب کہ آپ نے میرے لیے کپڑے خریدے ہیں۔۔ سوال کرتے ہوئے وہی بچوں کے جیسی ہلچل
تھی اس کے اندر۔۔

اس نے الماری کا دروازہ کھول کر دیکھا جہاں پر تقریباً 15 سے 16 مختلف ڈریسز کھڑے تھے۔۔
یہ سب میرے ہیں اس کے چہرے پر ایک چمک سی آگئی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

جی سب آپ کے ہیں!! کیونکہ میں اس طرح کے کپڑے نہیں پہنتا۔۔ وہ مذاق کرتے ہوئے اس کی
جانب محبت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔

یہ سب آپ میرے لیے کب لائے۔۔ نئے ڈریسز کو کبڈ میں دیکھتی ہو گئی خوش ہو کر سوال کیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

جب رومان بھائی نے مجھے کہہ دیا تھا کہ میں بے فکر ہو جاؤں، وہ شاہ میر بھائی سے بات کر لے گا۔

بھر میں نے تمہارے لیے شاپنگ کی۔ تاکہ میری بیوی کو یہاں پر آکر کچھ بھی انکمفر ٹیبل فیل نہ ہو۔۔

اس 17 سال کی لڑکی کو اس وقت سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ خوش ہو یا اداس۔۔ ایک طرف مائیکہ بھائی ماں چھوٹ جانے کا غم تھا۔۔

دوسری جانب یہ خوشی تھی کہ اسے اپنے باپ کی سزا جس طرح کی ملنی چاہیے تھی۔ ویسی تو دور دور تک کوئی چیز نہیں تھی۔۔۔

ایک طرف وہ دوست تھی جو اس کی اکلوتی بیسٹ فرینڈ تھی۔۔ جو پروفیسر پر اپنی جان نچھاور کرتی تھی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس دوست کے لیے دکھی ہو جائے یا اس شخص کی محبت پر خوش ہو جو ہر الفاظ میں اسے جتا رہا تھا کہ وہ اسے کتنا پیار کرتا ہے۔۔۔

اس ملی جلی کیفیت کو شفا سمجھ نہیں پا رہی تھی۔ ایک سمپل سا کرتا اور ٹرور کو اتار کر واش روم میں جا کر بند ہو گئی تھی۔۔

oooooooooooo

شاہ پلیز آپ اتنے پریشان نہیں ہوں مجھے کچھ نہیں ہوگا!! رومان شاہ کے پاس بیٹھے ہوئے دھیمے لہجے سے کہا۔۔

رومان شاہ جب سے گھر آیا تھا غصے سے سٹڈی روم کے صوفے پر آنکھوں پر ہاتھ رکھ کے لیٹا ہوا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میرب پلیز تم اس وقت یہاں سے چلی جاؤ! میں تم سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا۔۔
رومان شاہ نے اپنے چہرے سے ہاتھ ہٹا کر میرب جانب دیکھا تھا۔ اسکی آنکھوں کو دیکھ کر میرب کو خوف محسوس ہونے لگا تھا۔۔

شاید وہ بہت رویا تھا۔ یا غصے سے میں تھا۔ میرب کو سمجھ نہیں آئی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ کی آنکھوں میں لال سرخ کلر کے ڈورے ابھرے ہوئے تھے۔۔ جو چیخ چیخ کر بتا رہے تھے کہ شاہ دماغی طور پر بہت زیادہ ڈسٹرب ہے۔۔

شاہ ڈاکٹر نے آپ کو واپس بلا کر کیا بات کی تھی۔۔ آخر میرب کے لبوں پر وہ سوال آگیا۔ جس کو پوچھنے کی وہ کب سے کوشش کر رہی تھی۔۔

کیوں بتاؤں تم نے جو کارنامہ سرانجام دیا ہے مجھے بتایا تھا۔۔ جو میں تمہیں بتاؤں کہ ڈاکٹر نے مجھے کیا کہا ہے۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

رومان شاہ کے زور سے چیخنے سے، وہ روتی ہوئی اس کے پاس سے اٹھ کر تیزی سے روم میں چلی گئی۔۔

رومان شاہ پاگل ہو گیا ہے جس بات کے لیے ڈاکٹر نے سختی سے منع کیا ہے تم وہ غلطی کیسے کر سکتے ہو۔۔۔ اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے وہ صوفے سے اٹھ کر پاؤں زمین پر لٹکا کر بیٹھ گیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

ڈاکٹر نے رومان شاہ کو واپس اپنے کلینک کے اندر اکیلے بلوایا تھا۔ جب میرب کے دوسرے روم میں بلڈ ٹیسٹ ہو رہے تھے۔۔

ڈاکٹر نے صاف صاف کہا تھا کہ میرب کو ہر طرح کے سٹریس سے دور رکھنا ہے۔۔
ڈاکٹر نے کہا تھا کہ اس کو وہ ماحول دینا جو وہ چاہتی ہے۔۔ اس کا خوش رہنا 75 فیصد اس کیس کو کمپلیکیشن سے بچا سکتا تھا۔۔

اور ذرا سا ذہنی دباؤ اس کی جان کے لیے خطرہ ثابت ہو سکتا ہے۔۔ رومان شاہ کو خود پر غصہ آ رہا تھا کہ اس نے پہلے قدم پر ہی غلطی کر دی۔۔۔

میرب جان میری طرف دیکھو۔۔ اس کے پاس بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولا تھا۔ وہ بچوں کی طرح تکیے پر منہ رکھے چھوٹی چھوٹی سسکیاں لیتے ہوئے رو رہی تھی۔۔

مجھے نہیں دیکھنا آپ کی طرف!! آپ نے پھر سے مجھے ڈانٹنا ہے۔۔ اب تو ہر روز یہی ہو گا کہ میری اس غلطی کو آپ میری سزا بنا کر روز مجھے ڈانٹا کریں گے۔۔

Posted On Kitab Nagri

آپ کو کوئی خوشی نہیں ہے ہمارے بچے کی ہے۔ میرب میرا بچہ میری طرف دیکھو میں تمہیں نہیں
ڈانٹوں گا۔ تم رونا بند کرو۔۔

پاس بیٹھ کر اس کی خوبصورت آنکھوں پر اپنے آتش لب رکھ کر چومتے ہوئے نرمی سے سارے
آنسو پی گیا تھا۔۔

جان تم میری محبت کا بہت ناجائز فائدہ اٹھاتی ہو۔ ایک تو خود اتنی بڑی غلطی کی اوپر سے اب رورو کر
میری جان نکال رہی ہو۔۔

ماٹھے پر آئی بالوں کی لٹوں کو سائیڈ پر کرتے ہوئے، اس کے خوبصورت چہرے کو اپنی محبت سے بھری
لال ڈوروں والی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میں نے کوئی غلطی نہیں کی شاہ آپ نے اکیلے ہی ہمارے بچے کے بارے میں فیصلہ کیسے لے لیا۔۔
آپ نے اس میں میری رائے ہی نہیں پوچھی تھی۔۔ رومان شاہ کے تھوڑے سے نرمی والے لہجے کو
محسوس کرتے ہی میرب نے ہمت باندھتے ہوئے کہا، اور وہ اٹھ کر شاہ کے سامنے بیٹھ گئی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تم سے اس لیے نہیں پوچھا کیونکہ رومان شاہ اپنے فیصلے خود کرتا ہے۔۔

ہاں مجھے تو کچھ بھی کرنے کا حق نہیں ہے۔۔ میرب نے ناراض منہ بنا کر سائیڈ پر رخ پھیر لیا۔۔

نہیں فیصلہ کرنے کا حق نہیں ہے باقی سب کچھ کرنے کا ہے! ہلکے سے مسکرا کر جھک کر اس کی گال پر لب رکھ کر محبت جتاتے ہوئے کہا۔۔

میرب اب تم نے جو کچھ کرنا تھا تم کر چکی ہو۔ مگر پلیز اب تم میری بات دھیان سے سنو، تمہیں اپنا پورا خیال رکھنا ہے۔۔ میں ہوں ہر موڑ پر تمہارے ساتھ تمہارا خیال رکھنے کے لیے۔۔

Kitab Nagri

مگر تم نے میرے ساتھ پورا تعاون کرنا ہے۔۔ پلیز یہ بچکانہ حرکتے چھوڑ دینا۔ تمہاری پریگنسی کوئی نور مل پریگنسی نہیں ہے۔ اوپر سے تم نے یہ جو اینٹی ڈوز والی حرکت کی ہے اس سے تمہارا کیس اور بھی زیادہ پیچیدہ ہو گیا ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

تم نے اپنی ڈائٹ کا بہت خیال رکھنا ہے میں خود تمہاری ڈائٹ کا خیال رکھوں گا۔ مگر تمہیں کھانے میں لا پرواہی نہیں کرنی۔ اچھل کود تو بالکل نہیں کرنی۔۔ ڈاکٹر نے واضح لفظوں میں کہا ہے وزن تو تم میں بالکل نہیں اٹھانا۔

تمہیں مکمل بیڈ ریسٹ کرنا ہے مانو گی نامیری سب باتیں۔۔ رومان شاہ نے بڑی محبت کے ساتھ اسے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے کہا تھا۔

میں آپ کی سب باتیں مانوں گی بس آپ مجھ سے وعدہ کریں۔ کہ آپ مجھے ڈانٹیں گے نہیں۔۔۔ اور مجھ پر چلائیں گے بھی نہیں۔۔۔

Kitab Nagri

بچوں کی طرح شاہ کے سینے میں سر چھپائے اب بھی اسے لگ رہا تھا کہ وہ اپنی جگہ رائٹ ہے اور اسے اپنی بات شاہ سے منوانی چاہیے۔۔

اپنی جان کے سر کی قسم نہ تو تمہیں ڈانٹوں گا اور نہ چلاؤں گا، مگر تمہیں بھی میرے سر کی قسم میرے تم اپنے ساتھ کوئی بھی لا پرواہی مت کرنا۔

Posted On Kitab Nagri

ہر چیز تم مجھ سے پوچھ کر کرو گی۔ اس کے سر پر لب رکھ کر آنکھیں بند کرتے ہوئے شاہ نے ایک ٹھنڈی آہ بھری تھی۔۔۔

پرومیں میں ہر کام آپ سے پوچھ کے کروں گی۔ کوئی لا پرواہی بھی نہیں کروں گی۔۔ میرا دل چاہے یا نہ چاہے پھر بھی میں اچھی طرح سے کھانا بھی کھاؤں گی۔۔۔

اوچھل گود تو بالکل نہیں کروں گی۔ اور وزن کے تو میں نزدیک بھی نہیں جاؤں گی۔۔ آپ جیسا کہیں گے شاہ میں وہ سب کروں گی۔۔۔

بس مجھے ایک بات بتائیں آپ خوش ہیں نا ہمارا بے بی آنے والا ہے یہ سن کر! میرب نے اتنی معصومیت اور جستجو سے پوچھا کہ شاہ کے لب بے اختیار مسکرا دیے تھے۔۔۔

www.kitabnagri.com

شاہ کی جان یہ کیسا سوال ہے ایک عورت جتنا خوش ہوتی ہے اپنی اولاد کے لیے۔۔ ایک مرد اس سے کہیں زیادہ خوش ہوتا ہے۔۔۔ میرب میں کیسے خوش نہیں ہوں گا۔۔ میری وجود کا حصہ ہے یہ بچہ۔۔ میرے خون سے سپنچی ہوئی میری اولاد تو میں کیوں خوش نہیں ہوں۔۔ میں بہت خوش ہوں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مگر یہ خوشی کمپلیٹ تب ہوگی جب تم اور بچہ دونوں تندرست اور ٹھیک ہو کر میرے ساتھ ہو گئے۔۔
میرب تمہارے بنا میری ہر خوشی ادھوری ہے۔۔۔ رومان شاہ ادھورا ہے۔۔

میرب ہمیں یہ جنگ جیتی ہے۔ شاہ کے دل کا ڈر اس کے چہرے پر واضح نظر
آ رہا تھا۔۔

شاہ آپ کو پتہ ہے میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ آپ مجھ سے اتنا پیار کریں گے۔۔ میں تو آپ کے
لیے پاگل تھی۔

آپ تو میری طرف دیکھتے نہیں تھے۔ مگر آپ مجھے اتنا پیار کریں گے۔ اتنا پیار کریں گے۔ شاہ میں نے
کبھی نہیں سوچا تھا۔۔ میرب نے محبت سے شاہ کے گلے میں باہیں ڈالی اور اپنے ٹانگیں پیچھے کی جانب
فولڈ کرتے ہوئے میٹرس پر بچوں کی طرح بیٹھی ہوئی تھی۔۔

اسی لیے کہتے ہیں ناکہ لڑکی کے چکروں میں نہیں پڑنا چاہیے۔ اب دیکھو تمہارے چکروں میں میں پڑھ
کر شاہ کیا سے کیا ہو گیا ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور اب تم اپنی حرکتیں چیک کرو یہ بچوں والے طریقے سے بیٹھنے سے پرہیز کرو۔۔۔ شاہ نے اس کو ٹوکا تھا جس انداز سے وہ بیٹھی ہوئی تھی۔۔

سوری سوری شاہ اب میں ایسے نہیں بیٹھوں گی۔ آپ جیسا کہ یہ میں ویسا کروں گی۔۔ بس آپ ہمارے بے بی سی بہت سارا پیار کرنا۔ پیچھے ہو کر بیٹھتے ہوئے بے حد خوشی سے چہک رہی تھی۔۔

پاگل لڑکی بہت پیار کروں گا بے بی سے!! اور اپنے اس بڑے بے بی سے بھی اور اس بے بی کو تو میں کھا ہی جاؤں گا۔۔ نرمی سے اسے تکیے پر لٹا کر لبوں پر لب رکھتے ہوئے محبت سے نمی کے قطروں کو اپنے اندر انڈیل کر اپنے دل کے ڈر کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

وہ میرب سے کتنا پیار کرتا تھا اس کا تو شاید میں میرب نے ابھی ایک حصہ بھی کمپلیٹ نہیں دیکھا تھا

اور وہ اتنی خوش تھی۔۔ اس پاگل لڑکی کو کیا پتہ کہ شاہ کے اندر اس کی محبت عشق جنونیت کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسی لیے تو وہ میرب کی جان کے لیے اس طرح سے تڑپ گیا تھا۔ اور اب بھی وہ میرب کو پیپی کرنے کے لیے خود کو نارمل دکھانے کی کوشش کر رہا تھا۔ جب کہ ایسا بالکل بھی نہیں تھا۔

مگر میرب کو خوش رکھنا بے حد ضروری تھا یہ بات ڈاکٹر کلیئر بول چکی تھی۔

oooooooo

سر میں کہاں پر سوؤں! وہ چیخ کر کے واپس آئی تو بہت نروس تھی شاید ہاتھوں کی انگلیوں کو مروڑتے ہوئے بیڈ سے دوری پر ہی کھڑی ہو گئی۔

شفا ظاہر سی بات ہے بیٹھ کر سو گئی اتنا بڑا بیڈ ہے۔ ایک سائیڈ پر آپ سو جاؤ اور ایک سائیڈ پر میں سو جاتا ہوں عاصم شاہ نے ایک سائیڈ پر ہوتے ہوئے ہاتھ کے اشارے سے بیڈ پر سونے کو کہا۔

www.kitabnagri.com

سر نہیں میں کسی اور کمرے میں سو جاتی ہوں۔ اور بھی تو کمرے ہیں۔ وہ نظریں جھکائے کھڑی تھی۔ شفا بیڈ پر سونے میں انٹر سٹ نہیں تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں شفا گھر میں دو اور کمرے ہیں۔ مگر آپ کسی اور کمرے میں نہیں سو سکتی۔ یہیں پر سونا ہے بیڈ پر میرے ساتھ اور بے فکر رہو میں کوئی ایسی حرکت نہیں کروں گا جس سے تم انکمفرٹیبل فیل کرو۔

بہت پیار کرتا ہوں آپ سے مگر اپنے لمٹس کبھی کر اس نہیں کروں گا۔ جب تک آپ کی اس میں مرضی شامل نہ ہو۔

عاصم شاہ نے بہت تحمل بھرے انداز سے اس کو تسلی دی۔ عاصم شاہ ایک میچور اور سلجھا ہوا انسان تھا۔ جس نے زندگی میں بہت سی غلطیاں کرنے کے بعد خود میں بہت زیادہ بدلاؤ پیدا کیا تھا۔

اس لڑکی اور عاصم شاہ کی اتج میں تقریباً 10 سال کا ڈفرنس تھا۔ عاصم شاہ اس پر کسی بھی طرح کی زور زبردستی کر کے اس رشتے کو اس پر مسلط نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اس کے لیے تو اتنی خوشی ہی کافی تھی کہ وہ اب اس کی ہے اور ہمیشہ اس کی رہے گی۔۔۔

عاصم شاہ کی تسلی دینے پر وہ بہت نروس تو تھی مگر چھوٹے چھوٹے قدم بڑھاتی ہوئی بیڈ کی دوسری جانب سے آکر تکیے پر لیٹ گئی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اپنا رخ دیوار کی جانب کرتے ہوئے اپنی پیٹھ عاصم شاہ کی طرف کر کے سو گئی تھی یا سونے کی ایکٹنگ کر رہی تھی۔ مگر وہ چپ چاپ لیٹی ہوئی تھی۔۔۔

اس کے اندر اٹھتے ہوئے طوفان کو عاصم شاہ بہت اچھی طرح سے سمجھ رہا تھا۔ ایک لڑکی کے لیے بہت مشکل ہوتا ہے اکیلے میں کسی مرد کی نظروں کا سامنا کرنا۔ اور جن حالات میں یہ نکاح ہوا تھا ایسے میں شفا کی گھبراہٹ اور بے چینی سی بات تھی۔۔۔

وہ بھی دوسری جانب رخ موڑتے ہوئے لیٹ گیا۔ صبح اسے کالج جانا تھا اور وہ بہت زیادہ تھکن محسوس کر رہا تھا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

oooooooo

ساری پیکنگ ہو گئی۔۔۔ جی۔۔۔ شازیب نے کیمپ کے اندر داخل ہوتے ہی پوچھا تھا۔۔۔ آج سب ڈاکٹر واپس اپنے گھروں کو لوٹ رہیں تھے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

گاؤں کے لوگ بہت خوشی خوشی سب کو رخصت کر رہیں تھے۔ آخر سب ڈاکٹرز نے یہاں پر آکر
گاؤں کے لوگوں کی بہت مدد کی تھی۔۔۔

لوگوں کی کیئر کی لوگ بہت حد تک بیماریوں سے نکل کر صحت یابی کی طرف آگئے تھے۔۔
اب حکومت کی طرف سے اس کیمپ کو کلوز کر کے واپس بلوایا جارہا تھا شاید کوئی نیا کیمپ یہاں پر منعقد
ہونے جارہا تھا۔۔

سب ڈاکٹرز بھی بہت خوش تھے ان کو بھی اپنے گھروں سے دور آئے چار مہینے ہو گئے تھے۔۔
وہ بھی اپنے گھر والوں سے ملنے کے لیے بہت بے تاب تھے۔ جیسے کہ اپنے گھر جانے پر اس وقت ہما
اور ڈاکٹر شاہ زیب بہت خوش تھے۔۔۔

www.kitabnagri.com

ایک ننھی پری تھی جو پہلی بار جا کر اپنے گھر کو دیکھے گی۔ یہ خوشی بھی ان کے لیے بہت الگ اور نئی
تھی۔۔ شاہ زیب کے گھر والے بے صبری سے وہاں پر ان لوگوں کا انتظار کر رہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں جی میری بیٹی بھی تیار ہو گئی ہے اپنے بابا کے ساتھ جانے کے لیے۔۔ شاہ زیب ہمارے بات کرنے کے بعد اپنی بیٹی کے پاس آکر اسے جھک کر گود میں اٹھا کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔

شاہ زیب کو اس کم سے ٹائم میں گڑیا سے بہت زیادہ ایچمنٹ ہو گئی تھی شاہ زیب کا دل ہی نہیں لگتا تھا گڑیا سے دور ہو کر۔۔

وہ جیسے ہی اپنے کیمپ میں قدم رکھتا تھا تو گڑیا کے ارد گرد ہی گھومتا رہتا۔ اور ڈیوٹی پر جا کر بھی پتہ نہیں وہ کتنی بار ہمارے فون کر کے گڑیا کا پوچھتا تھا۔۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

اور آج تو شاہ زیب کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں تھی۔ وہ اپنی گڑیا کو لے کر اپنے گھر جا رہا تھا۔ اور آج گڑیا نے پہلے بار اپنے بابا یہ گھر کو دیکھنا تھا۔

ہمیں نے ہماری بیٹی کا نام پلوشہ سوچا ہے۔۔ اپنی بیٹی کو پیار بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے شاہ زیب نے کہا۔۔

ہما جو جو شاہ زیب اور اپنے کپڑے پیک کر رہی تھی شاہ زیب کے ایک دم سے کہنے پر اس نے شاہ زیب کی جانب دیکھا تھا۔۔

نہیں شاہ زیب ہم اپنی گڑیا کا نام کوئی ماڈرن سار کھیں گے۔ پلوشہ بہت پرانا سالگ رہا ہے۔ کہہ کر واپس پیکنگ کرنے لگی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں پرانا تو نہیں ہے اور ویسے بھی مجھے اس نام سے بہت زیادہ ایچمنٹ ہے ایک تو یہ نام پٹھانوں میں بہت رکھا جاتا ہے اور دوسرا یہ نام میرے بچپن کا کرش ہے۔۔۔

ہما کو پہلے والی بات سے تو کوئی پر اہلم نہیں ہوئی تھی مگر یہ دوسری بات پر پیکنگ چھوڑ کر شاہ زیب کی جانب دیکھا تھا۔۔

آپ کے کتنے کرش ہیں آپ ایک ہی بار بتادیں۔ اور ویسے بھی آپ کے جو کرش ہیں۔ وہ نام میں اپنی بیٹی کا ہر گز نہیں رکھوں گی۔۔

ہما کا لہجہ ایک دم سے چینج ہوا تھا ماتھے پر پڑتے ہوئے بل بتا رہے تھے کہ اسے شاہ زیب کی بات بالکل اچھی نہیں لگی۔۔



یار یہ کیا بات ہوئی اب دیکھو کوئی کسی کو پسند ہوتا ہے اس کا کرش ہوتا ہے تو اس کا نام بھی اس شخص کو بہت عزیز ہوتا ہے تو میں چاہتا ہوں کہ میں اپنی بیٹی کا نام پلوشہ رکھوں۔۔

اس میں غلط کیا ہے وہ جان بوجھ کر ہما کی حالت سے محفوظ ہو کر اسے چڑا رہا تھا۔

شاہ زیب پلیز میں اس ٹاپک پر کوئی بات نہیں کرنا چاہتی، اور نہ ہی ہماری بیٹی کا نام پلوشہ رکھا جائے گا۔

Posted On Kitab Nagri

اور بھی پٹھانوں میں بہت سارے نام ہیں جو ہم رکھ سکتے ہیں وہ ناراض ہو چکی تھی۔ گڑیا کی چیزوں کو جلدی جلدی سمیٹ کر اس کا بیگ تیار کرنے لگی تھی۔۔

ویسے ایک بات ہے تم غصے میں اور بھی زیادہ پیاری لگنے لگتی ہو اس کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا تھا۔ ارادہ کچھ اور کرنے کا رکھتا تھا۔۔

مگر گود میں گڑیا کو اٹھا رکھا تھا جس کی وجہ سے شرمیلے پٹھان کو اپنی بیٹی کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں سے دیکھنے پر بہت شرم آرہی تھی۔ ارادہ ترک کرتے ہوئے صرف باتوں کی حد تک ہی تنگ کرنے لگا تھا

چلو ایک کام کرو تم بتاؤ ہم اپنی گڑیا کا کیا نام رکھیں۔ دو مہینوں کی ہو گئی ہے اور اب بھی ہم اسے گڑیا اور پری کہہ کر ہی بلاتے ہیں۔۔

اب کوئی نام تو رکھنا ہے نا۔ ہمارے سخت تیوروں کو دیکھ شاہ زیب نے مذاق کو وہیں پر ترک کر دیا۔۔

www.kitabnagri.com

جو دل چاہے رکھ لیں بس یہ پلوشہ نہیں رکھ سکتے آپ۔۔ ہمارے سوئی اس کی کرش والی بات پر اٹکی ہوئی تھی۔ جو کہ شاہ زیب نے ایسے ہی اسے تنگ کرنے کے لیے بول دیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

یار کتنی جلدی جیلنس ہو جاتی ہو تم!! میں نے تو ایسے ہی کہہ دیا پلو شہ میری چھٹی کلاس کی ٹیچر کا نام تھا
- شاہ زیب نے ہنستے ہوئے کلیئر کیا تھا۔۔۔

میں پھر بھی پلو شہ نہیں رکھوں گی اگر آپ کی ٹیچر کا نام تھا تو پھر آپ کو یہ نہیں بولنا چاہیے تھی کہ وہ
آپ کیا کرش ہے۔۔۔

منہ کے زاویے بناتے ہوئے بول کر گڑیا کو زبردستی اس کے ہاتھ سے لے کر پیار کرنے لگی تھی۔۔۔
شاہ زیب کا تو اب ایک ہی کرش ہے اور وہ ہے ڈاکٹر ہما شاہ زیب خان تھوڑا سا کان کے پاس جھک کر
سرگوشی کی تو ہما کہ لب مسکرا اٹھے تھے۔۔۔

بلش کرتے ہوئے گال کو دیکھ ڈاکٹر شاہ زیب قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔۔۔ پٹھان کی جان اسی طرح اسی طرح
سے مسکراتی رہا کرو۔۔۔

پٹھان محبت کے معاملوں میں بہت ایماندار ہوتے ہیں۔۔۔ ڈاکٹر صاحبہ جس دن آپ سے نکاح کیا
تھا۔۔۔

اسی دن یہ عہد بھی کیا تھا کہ اس دل پر اور اس خان پر سارے حق صرف اور صرف ہما شاہ زیب خان
کے ہیں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور مرتے دم تک خان اپنی بات اور اپنے عہد سے کبھی پیچھے نہیں ہٹے گا۔

ہماری بیٹی کے ساتھ خوشحال زندگی جیو اس ڈر کو اپنے چہرے پر مت لایا کرو۔ خان تمہارا ہے اور تمہارا ہی رہے گا۔

اب تو خان کو تم نے اپنی محبت کے پلو میں اتنا کس کے باندھ لیا ہے کہ اگر خان خود بھی اس پلو سے کھل کر جانا چاہے تو نہیں جاسکتا۔۔۔

خان کی ہر رات کا سکون ہو تم اور ہر دن کی خوبصورت صبح ہو تم۔۔۔ اب تو ہمارے رشتے میں ایک ننھی اور مضبوط کڑی آگئی ہے۔۔

جو ہم دونوں کو ایک ساتھ ہمیشہ باندھے رکھے گی۔۔

www.kitabnagri.com

گڑیا کے ہاتھ کو باپ کی محبت سے بھری ہوئی نظروں سے دیکھ کر ہما کو تسلی دیتے ہوئے اپنے ساتھ لگا لیا۔۔۔

جانتی ہوں کہ آپ مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

خان صاحب مذاق سے بھی اپنے منہ سے کسی کو اپنا کرش مت بولا کریں۔۔ مجھ سے برداشت نہیں ہوتا۔۔

آپ نہیں جانتے دواؤں میں مانگا ہے میں نے آپ کا ساتھ۔۔

اور میرے رب نے مجھے آپ کی محبت سے نوازا دیا۔

میں مذاق میں بھی آپ کے منہ سے کسی کا نام نہیں سن سکتی۔ شاہ زیب کے سینے سے لگ کر بڑی سچائی سے اپنا سچ بتایا تھا۔۔

کیا کروں جب تمہارے چہرے پر جیلیسی کے رنگ دیکھتا ہوں تو مجھے بہت خوشی ہوتی ہے تمہاری جیلیسی مجھے احساس دلاتی ہے کہ میں تمہارے لیے کتنا اہم ہوں۔۔

بس کبھی کبھی اسی احساس کو جینے کے لیے۔ مذاق میں بول دیتا ہوں۔ مگر تم بے فکر ہو جاؤ خانم جب کہہ دیا کہ خان تمہارا ہے۔ تو پھر کسی ڈر کو اپنے قریب نہ آنے دیا کرو۔۔

دونوں مسکراتے ہوئے گڑیا سے پیار کرنے لگے تھے اگلے دو گھنٹوں میں ان لوگوں نے کراچی کے لیے روانہ ہونا تھا۔۔

oooooooo

Posted On Kitab Nagri

شفا۔۔ شفا۔۔ عاصم شاہ جو ناشتہ تیار کر کے روم میں واپس آیا تھا۔۔ شفارات کو بہت انکفر ٹیبل فیل کر رہی تھی ایک انجانے سے ڈرنے اسے ساری رات سونے نہیں دیا تھا۔۔۔
زیادہ دیر سے آنکھ لگنے کی وجہ سے صبح اس کی آنکھ نہیں کھل رہی تھی۔۔ یہ تیسری چوتھی بار عاصم شاہ شفا کو اٹھانے کے لیے اس کے پاس کھڑا ہوا آواز دے رہا تھا۔۔۔

اب کی بار اس کی گال کو ہلکے سے تھپتھپاتے ہوئے پیار سے اٹھایا تھا۔ جس سے وہ بری طرح سے ڈر گئی اور دبک کر اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

یہ کیا کر رہے تھے آپ میرے ساتھ سہمی سی پیچھے کو سکروں ہو کر بیڈ کراؤن سے جا لگی تھی۔۔۔
کچھ نہیں کر رہا تھا بس اپنی چھوٹی سی معصوم گہری نیند میں سوئی ہوئی بیوی کو ناشتے کے لیے اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ اس کے لہجے کو نظر انداز کرتے ہوئے اس کے ڈر کو سمجھ کر مسکرا دیا تھا۔۔۔
آپ نے میری گال پر ہاتھ کیوں لگایا!!

کیونکہ میری بیوی آوازوں سے اٹھ نہیں رہی تھی۔۔ تو گال پر ہاتھ لگا کر تھپتھپانا مجبوری بن گیا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مگر آپ مجھے اتنی صبح صبح اٹھایوں رہے تھے؟؟

مسز عاصم شفا شاہ میں نے آپ کو صبح صبح نہیں اٹھایا۔ گھڑی پر نظر دوڑائیں ہمارے کالج میں پہنچنے کے لیے صرف ہمارے پاس 30 منٹ درکار ہیں۔۔

جس میں ہمیں تیار بھی ہونا ہے ناشتہ بھی کرنا ہے اور راستہ بھی طے کرنا ہے۔ اور آج تمہارے فائنل ایگزام کا پہلا پیپر ہے۔۔۔

ہاں میں تو بھول ہی گئی تھی اب میں کیا کروں ٹائم اتنا کم رہ گیا ہے اب میں پہلے تیار ہوں یا ناشتہ کروں۔ کیا کروں۔ وہ بکھلائی ہوئی سی بڑبڑاتے ہوئے بیڈ سے نیچے اتری۔۔۔

ریلیکس شفا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے تم آرام سے ناشتہ کرو۔ میں نے تمہاری یونیفارم پریس کر دی ہے تیار ہونے میں زیادہ ٹائم نہیں لگے گا۔۔۔

سب سے پہلی ترجیح ناشتہ کو دینی چاہیے شفا نے حیران نظروں سے عاصم شاہ کی جانب دیکھا تھا۔ جس نے کتنے آرام سے کہا تھا کہ اس نے شفا کی یونیفارم کو استری کر کے رکھ دیا ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

آپ نے میرے لیے یونیفارم کا بھی انتظام کر دیا ہے۔۔ شفا عاصم شاہ کے ہر انداز پر حیرانی ہو رہی تھی۔ جو اسے بالکل بچوں کی طرح ٹریٹ کر رہا تھا۔۔

کیوں نہیں کرنا چاہیے تھا مانا کہ اب تم پروفیسر عاصم شاہ کی بیوی ہو مگر اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ تم کالج یونیفارم پہن کر نہیں جایا کرو گی۔۔

رولز تو سب سٹوڈنٹ کے لیے ایک جیسے ہی ہوتے ہیں۔ اس لیے تمہیں بھی کوئی رعایت نہیں ملے گی۔ نہ سٹڈی میں اور نہ ہی یونیفارم میں۔۔

بالکل نارمل سے لہجے سے بات کر رہا تھا جیسے کہ وہ اس ٹاپک پر پہلے بھی کئی بار بات کر چکے ہوں۔ وہ اپنے انداز سے شفا کو بالکل بھی کم فریبل فیل نہیں کروا رہا تھا۔۔

شباباش اب تم جلدی سے فریش ہو کر

آ جاؤ!! میں باہر ڈائننگ ٹیبل پر ناشتہ لگا رہا ہوں اسے بول کر خود روم سے نکل گیا۔۔

اس وقت شفا کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ اپنی قسمت پر افسوس کرے یا رشک!!

ایک طرف اس کا سیاہ ماضی تھا اور دوسری جانب یہ ہمسفر جو اتنا خوبصورت پڑھا لکھا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس کی نظروں سے شفاء کے لئے چھلکتا پیار دیکھ شفا حیران تھی کہ کبھی کبھی قسمت اس طرح بھی کسی پر مہربان ہو جاتی ہے۔۔

وہ اپنے خیالوں کو جھٹکتی ہوئی واش روم میں گئی۔ جہاں پر اس کی ضرورت کا سب سامان رکھا گیا تھا۔ نیو برش رکھا ہوا تھا۔ جسے کھول کر وہ دانت برش کرنے لگی۔۔

وہ فریش ہو کر ٹیبل پر پہنچی جہاں پر عاصم شاہ ناشتہ لگا کر بیٹھا ہوا اس کا ویٹ کر رہا تھا۔ وہ موبائل میں خود کو بزی کیے ہوئے کچھ دیکھ رہا تھا۔۔

وہ کرسی کو کھینچتے ہوئے بیٹھ گئی۔ عاصم شاہ نے شفا کو دیکھتے ہی موبائل بند کر ایک سائیڈ پر رکھ دیا تھا۔ شفا کی پلیٹ میں اس کا ناشتہ رکھ کر کپ میں چائے ڈال کر اس کے آگے رکھ دی۔۔

تھینک یو!!

موسٹ ویلکم مائی بیوٹی فل وائف عاصم شاہ نے سلائس کی بائٹ لیتے ہوئے مسکرا کر اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

میرے پاس بکس بھی نہیں ہیں ناشتے کی جانب دیکھتے ہوئے آہستہ سے بولی تھی۔۔
میں آپ کی بکس لے آیا تھا۔۔

آپ کی کبرڈ کے اندر رکھی ہوئی ہے جاتے ہوئے لے لیں گے!! وہی پرسکون بااعتماد لہجہ جیسے کہ وہ
سالوں سے ایک دوسرے کے ساتھ رہ رہے ہوں۔۔۔

وہ اپنی کسی بھی بات سے اسے فیل ہی نہیں کروا رہا تھا کہ یہ گھر اس کے لیے نیا ہے یا وہ خود شفا کے لیے
اجنبی ہے۔ اس کی ہر بات میں ہر انداز میں اپنائیت ہی اپنائیت تھی۔۔۔

دونوں نے ناشتہ کیا اور واپس روم میں آگئے تھے۔ شفا پہلے روم میں آکر تیار ہونے لگی۔۔ جبکہ عاصم
شاہ ٹیبل سے برتن اٹھا کر سنگھ میں اکٹھے کرنے کے بعد روم میں آیا تھا۔۔

شفا یونیفارم پہن کر مرمر کے سامنے کھڑی ہوئی بال بنا رہی تھی۔ یوں عاصم شاہ کی موجودگی میں روم
میں تیار ہونا اس کے لیے بہت مشکل تھا۔۔ وہ بہت نروس اور گھبرائی ہوئی سی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

عاصم شاہ جو آرام سے اپنے کپڑے لے کر روم سے نکل کر دوسرے روم میں چلا گیا۔ شاید وہ سمجھ گیا تھا کہ شفا اس کی موجودگی میں انکمفر ٹیبل فیل کر رہی ہے۔۔۔

شفاتیار ہو کر قبر کی جانب بڑی تھی۔ جہاں پر اس کی کورس کی سب بکس رکھی ہوئی تھی۔ اور ساتھ میں ایک خوبصورت سا کالج بیگ اور کالج میں لے کر جانے والا تمام سامان پڑا ہوا تھا۔ جسے دیکھ کر وہ بچوں کی طرح کھکھلا اٹھی تھی۔۔۔

ساتھ میں ایک چھوٹا سا لیٹر پڑا ہوا تھا۔ جسے اٹھا کر اس نے پڑھا جس پر یہ تحریر کیا ہوا تھا کہ اگر کسی اور چیز کی ضرورت ہو تو آپ مجھے بلا جھجک کہہ سکتی ہیں۔۔۔

تمہاری ہر چیز کا خیال رکھنا میرا فرض ہے۔۔۔ میں کوئی بھی کام کر کے تم پر احسان نہیں کر رہا۔۔۔ اگر تمہیں کو بتانے میں جھجک محسوس ہو تو تم بھی اسی طرح سے تحریر میں مجھے بتا سکتی ہو۔۔۔ آپ کا پروفیسر شوہر عاصم شاہ۔۔۔

شفاتنی کیوٹ تحریر کو پڑھ کر مسکرا دی تھی۔۔۔ اپنی چیزیں سمیٹتی ہوئی وہ روم سے باہر آئی جہاں عاصم م شاہ اسی کاویٹ کر رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تھری پیس پینٹ کوٹ میں وہ ہمیشہ کی طرح بہت ہینڈ سم لگ رہا تھا۔ ڈارک براؤن پینٹ اور کوٹ میں لائٹ سکن کلر کی شرٹ کے ساتھ میچنگ ٹائپ پہنی ہوئی تھی۔۔

چھوٹی چھوٹی بیرڈ میں اس کا گوارنگ دمک رہا تھا۔۔

نفاست سے بنے ہوئے بال۔۔ شفا نہیں نظر اٹھا کر آج پہلی بار عاصم شاہ کو ایک الگ نظریے سے دیکھا تھا۔۔

بے شک وہ ہر لحاظ سے ایک پرفیکٹ اور خوبصورت پرسنلٹی کا مالک تھا۔ ایک ایسا خوبصورت مرد جو کسی بھی لڑکی کا آئیڈیل ہو سکتا تھا۔۔

Kitab Nagri

چلیں دیوار پر لگی ہوئی چابی کو اتارتے ہوئے شفا سے پوچھا تھا! جو اسی کو سوچنے میں گم تھی۔۔ جی چلیں شفا اس کے پیچھے پیچھے چل پڑی تھی۔۔

گھر کو لاک کرتے ہوئے وہ دونوں باہر کھڑی عاصم شاہ کی گاڑی کے پاس آگئے تھے۔۔ عاصم شاہ نے خود شفا کے لیے گاڑی کا فرنٹ گیٹ کھولا۔ اس کے بیٹھتے ہی دروازہ بند کر کے دوسری جانب سے آکر اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

شفا کو ایسا لگ ہی نہیں رہا تھا کہ وہ کل رات ہی اس اجنبی شخص کے ساتھ یہاں پر روتی ہوئی آئی تھی۔۔ اور آج وہ کتنے نارمل انداز سے اسکے ساتھ بنا کسی ڈر کے جا رہی تھی یہ کیا تھا وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔ وہ اپنی سوچوں میں گم تھی۔۔

جبکہ عاصم شاہ نے نظر اس کی جانب گھما کر اسے گہری سوچ میں دیکھا کر سوچا تھا۔۔۔ ابھی تو ایک رات ہی گزری ہے۔ تم تو ابھی سے پریشان ہو گئی ہو۔۔۔ مسز عاصم شاہ!!

آنے والے کچھ دنوں میں اگر میں نے تمہیں اپنی محبت کے آگے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور نہ کر دیا تو میرا نام بھی عاصم شاہ نہیں۔۔۔

نظریں واپس سڑک پر جماتے ہوئے گہری مسکراہٹ مسکرایا تھا۔۔۔

oooooooo

میرب میں کچھ دیر کے لیے جا رہا ہوں تم اپنا پورا ادھیان رکھو گی کہیں پر ذرا سی بھی لا پرواہی نہیں ہونی چاہیے ورنہ میرا میں بہت سختی سے پیش آؤں گا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اب تمہیں ذرا سی بھی غلطی کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اسے تاکید کرتے ہوئے رومان شاہ گیا تھا۔۔۔

oooooooo

تھینک یو تھینک یو سوچ اللہ جی آپ نے میری دوا قبول کر لی اور شاہ خود ہی گھر سے کچھ دیر کے لیے چلے گئے ہیں۔۔۔

اور مجھے شاہ کو سر پرانز دینے کا موقع مل گیا۔ آج رومان شاہ کی برتھ ڈے تھی جس کو رومان شاہ بھول چکا تھا۔ اور میرب آج رات 12 بجے شاہ کو سر پرانز دینا چاہتی تھی۔۔۔

شاہ کے گھر پر مجود ہوتے ہوئے میرب کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ سر پرانز کی تیاری کیسے کریں۔۔۔

www.kitabnagri.com

مگر اب اسے موقع ملا تو اس نے شاہ کے جاتے ہی زکیہ سے کہہ کر تیاری شروع کر وادی تھی۔۔۔
اس نے پورے سٹڈی روم کو بے حد خوبصورتی سے سجھوانا شروع کر دیا تھا۔ وہ خود آرام سے بیٹھی ہوئی صرف آرڈر زدے رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

کیونکہ وہ غلطی سے بھی غلطی نہیں کرنا چاہتی تھی۔ ایک تو اسے شاہ کا ڈر تھا دوسرا وہ خود بھی اپنے بچے کے لیے بہت بہت کیئر فل تھی۔۔۔

میرب نے زکیہ سے کہا کہ وہ چوکیدار سے اسے یہ سب چیزیں منگوا کر دے۔ تقریباً آدھے گھنٹے میں زکیہ نے چوکیدار سے لسٹ میں لکھی گئی سب چیزیں منگوا کر سٹڈی روم کو بھی ریڈی کروا دیا تھا۔۔

شاہ تقریباً رات ساڑھے 10 بجے کے قریب شاہ گھر واپس آیا تھا۔۔،

شاہ آپ نے آنے میں اتنی دیر کر دی! سرسری سے انداز سے میں میرب نے شاہ سے پوچھا تھا۔۔
ہاں مجھے دلاور سے کچھ ضروری فائلز لینی تھی اور کچھ اہم باتیں ڈسکس کرنی تھی اس لیے زیادہ ٹائم لگ گیا۔۔۔ رومان شاہ موبائل میرب کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے واپس اتار کر سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولا تھا۔۔
www.kitabnagri.com

میں فریش ہو کر آتا ہوں تم زکیہ کو بولو کہ وہ کھانا روم میں لے آئے۔۔ کہتے ہوئے جا کر واش روم کا دروازہ بند کر چکا تھا۔۔

میرب نے انٹرکام پر نیچے زکیہ کو انفارم کیا کہ وہ روم میں شاہ کے لیے کھانا لگا دے۔ کیونکہ میرب کا کچھ کھانے کا دل نہیں کر رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ روم میں واپس آیا تو زکیہ کھانا لگا رہی تھی۔۔

زکیہ!!

جی!!

آپ کل نیچے مرہا با جی والا کمرہ میرے اور اپنے بھابھی کے لیے سیٹ کروادینا کل لوگ نیچے شفٹ ہو جائیں گے۔۔۔

آپ کی بھابھی کو ڈاکٹر نے بیڈریس کے لیے بولا ہے۔ تو اس لیے آپ کی بھابھی بار بار سیڑھیاں نہیں چڑھ سکتی۔ کھانے کے لیے صوفے پر بیٹھتے ہوئے رومان شاہ نے زکیہ سے کہا تھا۔۔

جی میں صبح کروادوں گی زکیہ نے ادب کہا تھا۔۔
چلو میرب آجاؤ کھانا کھائیں شاہ نے پلیٹ میں سالن ڈالتے ہوئے میرب کو آنے کو کہا تھا۔۔
شاہ مجھے بھوک نہیں ہے میرب نے
منمناتے ہوئے کہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

زکیہ آپ جائیں اور فروٹس روم میں بھیج دیں۔۔ زکیہ رومان شاہ کے ایک سیکنڈ میں بدلے ہوئے تیور کو دیکھتے ہی فوراً وہاں سے چلے گئی۔۔۔

میرب کیا کہا تم نے تمہیں بھوک نہیں ہے۔۔ زکیہ کے جاتے ہی رومان شاہ نے گھورتے ہوئے دیکھ کر پوچھا تھا۔۔

تمہارے ابھی سے یہ ڈرامے شروع ہو گئے ہیں۔ تم نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ تم اپنی ڈائٹ کا پورا خیال رکھو گی۔۔۔

ایک منٹ سے پہلے میرے پاس آؤ رومان شاہ کی آنکھیں دکھانے کی دیر تھی کہ میرب منہ بسورتے ہوئے پاس آکر بیٹھ گئی تھی۔۔۔
www.kitabnagri.com
جبکہ گوشت کی ہیک سے میرب کا دل کچا پکا ہو کر قے کرنے کو تیار تھا۔۔۔

اووووووو۔۔۔ اووو۔۔۔ شاہ پلینز اس کو پیچھے کر لیں۔۔ میرب اپنے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے بھاگ کر واش روم میں گئی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ نے نیوالہ بنا کر اس کے منہ کے آگے کیا تو گوشت کی ہیک سے میرب خود پر کنٹرول نہیں رکھ سکی۔۔ اور اس کو الٹیاں آنی شروع ہو گئی تھی۔۔

شاہ کی جان کو بن گئی تھی اسے کھانا کہاں حلق سے اترنے والا تھا۔ وہی نیوالے کو پلیٹ میں چھوڑ کر شاہ اس کے پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔ اسے یوں الٹیاں کر کے بے حال ہوتے دیکھ شخص اس کی پیٹھ کو سہلا لگا تھا۔۔

میرب کو شرم آرہی تھی۔ وہ بیسن میں سر جھکائے شاہ کو ہاتھ کے اشارے سے جانے کا بول رہی تھی۔۔



شاہ نے صبح کا ناشتہ کیا ہوا تھا۔ اور اب جا کر کہیں وہ کھانا کھانے لگا تھا۔۔ اور اب شاہ کو یوں کھانا چھوڑ کر اس کے فکر میں ہلکان ہوتے دیکھ میرب کو بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔

اب بیٹر فیل ہو رہا ہے۔ میرب نے ہاں میں سر کو ہلایا تھا۔۔ اس کے ماتھے سے پسینہ صاف کرتے ہوئے شاہ نے سنک کی نل کو کھول دیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہاتھ گیلا کر کے اس کے منہ کو صاف کرتے ہوئے ٹشو سے اس کے چہرے آئے پسینے کو صاف کیا۔

اسے اٹھا کر روم میں لے آیا۔

شاہ آپ جا کر کھانا کھائیں۔۔ شاہ نے میرب کو لا کر بڑے آرام سے بیڈ پر تکیے پر سر رکھ کر لٹا دیا تھا۔

میری جان اس وقت تمہاری ایسی حالت دیکھ کر تمہیں لگتا ہے کہ میرے حلق سے کھانا اترے گا۔۔ وہ میرب کے پاس ہی بیٹھ گیا۔ اس کے سر کو آہستہ سے دباتے ہوئے بول رہا تھا۔

آئی تھنک میرب تمہیں کھانے کی خوشبو سے اولٹیاں ہو رہی ہیں۔ شاہ نے سوالیہ نظروں سے میرب کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔

www.kitabnagri.com

شاہ مجھ سے گوشت کی خوشبو برداشت نہیں ہوتی اس سے میرا دل مچلانے لگتا ہے۔۔
تو جان تمہیں گوشت بنوانے کی کیا ضرورت تھی تم سبزی بنوالیتی سے۔۔

شاہ آپ کو کھانے میں گوشت مٹن پسند ہے اس لیے میں نے آپ کے لیے بنوایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آج کے بعد جب تک تمہاری طبیعت نہیں سنبھلتی کوئی ضرورت نہیں ہے میرے لیے بنوانے کی۔۔
تمہاری الٹیوں سے جو حالت ہو رہی ہے اسے دیکھ کر تو میری جان نکل جاتی ہے۔ تم صرف وہ کھانا بنواؤ
گے جو تمہیں پسند ہے جو تم کھا سکتی ہو میں بھی وہی کھاؤں گا۔۔

رومان شاہ اسکے پاس سے اٹھ کر کھڑا ہوا گیا۔ اس نے انٹرکام پر زکیہ کو روم میں بلوایا تھا۔۔
اور اسے سارا کھانا لے جانے کا کہہ دیا۔
شاہ پلینز آپ تو کھانا کھائیں آپ نے صبح سے ناشتہ کیا ہے۔۔

زکیہ آپ فروٹس اور اورنج جو س لے کر آؤ میں بھی وہی کہوں گا۔۔
جی میں ابھی لے کر آتی ہوں زکیہ کھانا سمیٹ کر لے جاتے ہوئے بولی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

منہ لٹکانے کی ضرورت نہیں ہے میں بھی تمہارے ساتھ فروٹس کھاؤں گا جو سپیوں گا۔۔
آخر بے بی کا بابا بھی صحت مند ہونا چاہیے۔۔ میرب کے لٹکے ہوئے منہ کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر
پیار سے بولا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے پتہ ہے آپ کو بھوک لگی تھی اور آپ کھانا کھانا چاہتے تھے۔ میری وجہ سے آپ کی بھوک خراب ہو گئی شرمندہ سا ہو کر بول رہی تھی۔۔

تمہاری وجہ سے نہیں ہمارے اس انٹے والے پیارے سے بچے کی وجہ سے۔ اور صرف میری بھوک نہیں اس کی ماما کی بھوک بھی خراب ہو گئی ہے۔ اس لیے سر پر سوار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

ابھی فروٹ کھائیں گے اور جو س پییں گے۔ کوئی بات نہیں آج ہم ہیلدی کھانا کھا لیتے ہیں۔۔
اگر پھر تمہیں مجھ پر پیار آ رہا ہو تو تھوڑا سا اپنے آپ کو کھا لینے دینا۔ میرا پیٹ بھر جائے گا۔
شوخی ہوتا ہوا اس کے اوپر جھکنے لگا تھا۔

اوں!! کیا کر رہے ہیں دروازہ کھلا زکیہ فروٹ لے کر آنے والی ہے۔ وہ مسکراتے ہوئے شاہ کے چہرے پر ہاتھ رکھ اسے پیچھے کرنے لگی تھی۔۔

چلو کوئی بات نہیں زکیہ ی آ کر چلی جائے گی۔ اس کے بعد پروگرام بنا لیتے ہیں۔۔

شاہ گہری نظروں سے دیکھ ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے سائیڈ پر ہو کر بیٹھ گیا۔۔

زکیہ فروٹ اور جو س دے کر جا چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

چلو جی منہ کھولو شاہ نے انار کے دانوں سے چنچ بھر کر میر کے منہ میں ڈالا۔
میرب کو ان کا ذائقہ اچھا لگ رہا تھا کچھ کچھ کھٹا کچھ میٹھا وہ مزے سے کھانے لگی تھی۔
شاہ آپ بھی کھائیں میرب نے شاہ کے ہاتھ سے چنچ لے کر انار کے دانوں سے بھرتے ہوئے شاہ کے
منہ میں کے آگے کیا۔

نہیں میرب یہ مجھ سے نہیں کھائے جائیں گے۔ تمہیں پتہ ہے کہ مجھ سے تھوڑی سی بھی کھٹی چیز نہیں
کھائی جاتی۔ شاہ نے زور سے آنکھیں بند کر کے سر کو جھٹکا دیتے ہوئے کہا تھا۔

میں اپیل کھالوں گا بنانا کھالوں گا مگر میں یہ نہیں کھا سکتا۔
نہیں آپ بھی یہ کھائیں گے مجھے دیکھنا ہے جب آپ آنکھیں بند کر کے بچوں کی طرح یوں یوں کرتے
ہیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میرب نے کھٹی چیزوں سے شاہ جس طرح سے منہ بنایا کرتا تھا۔ اس کی نکل کرتے ہوئے منہ بنا کر
دکھایا تو شاہ کی ہنسی نکل گئی تھی۔
میرب کے منہ کا ڈیزائن دیکھ کر شاہ کی آنکھوں میں ہنس ہنس کر پانی آ گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ کھا کر دکھائیں۔ میرب زبردستی شاہ کے منہ میں انار کے دانوں سے بھرا ہوا چمچ ڈالنے کی کوشش کر رہی تھی۔ جبکہ شاہ اپنا چہرہ ادھر ادھر کر کے کھانے سے انکار کر رہا تھا۔

رکور کو شاہ نے میرب کی کلائی کو تھامتے ہوئے کچھ کہنا چاہا تھا۔۔۔ میں کھٹی چیزیں نہیں کھاتا یہ بات تو بہت اچھی طرح سے جانتی ہو۔۔۔

کھٹی میٹھی چیزیں مجھ سے کھائی نہیں جاتی میرے جڑے درد کرنے لگتے ہیں۔۔ اب تم مجھے زبردستی کھلانا چاہتی ہو تو اس کے لیے پہلے تم اس کو میٹھا کرو۔ پھر میں کھاؤں گا۔۔۔

شاہ کی نظروں میں شرارت واضح چھلک رہی تھی۔۔۔
مطلب میں کیسے ان کو میٹھا کروں اب جیسے ہیں ویسے ہی کھانے پڑیں گے۔ میرب نے لا پرواہی سے بنا بات کا مطلب جانے کہا تھا۔۔۔

میں ویسے بالکل نہیں کھاؤں گا جیسے یہ ہے۔۔ میں چمچ سے نہیں کھاؤں گا اپنے ہونٹوں سے کھلاؤ تو یہ میٹھے ہو جائیں گے پھر میں کھاؤں گا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ آپ کے دماغ میں ایسے آئیڈیا کہاں سے آتے ہیں۔۔ میرب نے نفی میں سر کو ہلاتے ہوئے شاہ کی جانب دیکھ کر ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔

شاہ کو کہیں سے آئیڈیاز لینے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ رومان شاہ کا دماغ خود ہی بہت سارے نئے نئے آئیڈیاز تیار کرتا رہتا ہے۔۔۔

اب تم مجھے جلدی سے کھلاؤ!

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

جی نہیں آپ رہنے دیں آپ اپیل کھائیں!!

میرب اب تو مجھے ہر صورت انار کھانا ہیں۔۔۔ اب تو میں خود بہت ایکساٹڈ ہوں۔۔۔
تم جانتی ہو جس چیز کے لیے مجھے ایک سے دو بار انکار کر دیا جائے۔۔ وہ کام تو کرنے کا میرا بار بار دل
کرتا ہے اس لیے اب مزید مجھے تنگ مت کرو اب کھلاؤ۔۔۔

کیسے کھلاؤں شاہ اتنی چھوٹے چھوٹے دانے ہیں۔ میں اپنے منہ سے کیسے کھلا سکتی ہوں۔ مجھے شرم آتی
ہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تم اپنی آنکھیں بند کر لینا ویسے کون سا تم ایسے موقع پر کبھی اپنے آنکھیں کھولتی ہو۔۔
شاہ نے بہترین سیلوشن دیا تھا۔۔

شاہ پلیز نہیں آپ اپیل کھالیں!

Posted On Kitab Nagri

مجھے اپیل نہیں کھانا اور میرے ساتھ زبردستی مت کرو۔ شاہ اپنی اپنی مرضی کے بغیر کچھ نہیں کھاتا۔ اب تو میں نے انار کے دانے ہی کھانے ہیں۔۔ وہ بھی تمہاری ان پنکی پنکی ہونٹوں سے۔ اس کی پنکھڑیوں کو انگلی سے پوائنٹ کرتے ہوئے کہا۔۔

میرب پچھتا رہی تھی کیوں اس نے شاہ سے پنگالے لیا ہے۔ آپ اچھی طرح سے جانتی تھی کہ اب اس کا ضدی شاہ بنا اس کے ہونٹوں سے انار کے دانے کھائے پیچھے نہیں ہٹے گا۔۔

میرب میں ویٹ کر رہا ہوں میرب کے کشمکش والے چہرے کو دیکھ شاہ آئی برواٹھا کر اسی انداز سے کہا تھا جیسے شاہ ایسے وقت میں محبت سے سخت لہجے سے بولا کرتا تھا۔۔۔ شاہ یہ اتنے چھوٹے چھوٹے ہیں۔ میں آپ کو کیسے کھلاؤں۔۔ میرب کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ چھوٹے چھوٹے انار کے دانوں کو اپنے ہونٹوں میں کیسے دبائے۔۔۔

شاہ یہ تو میرے منہ میں بھی جاسکتے ہیں۔۔ میرب نے اپنی پریشانی بتائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

تو کوئی بات نہیں میں منہ سے بھی نکال لوں گا۔۔ شاہ نے آنکھ کو ٹیز کرتے ہوئے کہا۔۔
میرب نے منہ بسورتے ہوئے شاہ کی جانب دیکھا تھا۔۔

شاہ بہت بے شرم ہے آپ کو تھوڑی سی بھی شرم نہیں آتی۔۔ کچھ بھی کہتے رہتے ہیں۔۔
ہاں مجھے پتہ ہے میں بہت بے شرم ہوں اور مجھے اپنی اس کوالٹی پر بڑانا ہے۔۔ تم میرا ٹائم ویسٹ
مت کرو۔

میرا نار کھانے کا بہت دل چاہ رہا ہے۔ اس کی ہونٹوں کو گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے دلکش انداز
سے مسکرایا جس سے اس کی گالوں کے ڈمپل گہرے تھے۔۔

زبردستی شاہ نے میرب کے منہ میں انار کے دانوں سے بھرا چیچ ڈال دیا۔۔ اور بنا اس کی اجازت طلب
کیے اس کی پنکھڑیوں پر جھک کر اپنے آتش لب رکھ دیے۔۔
دانو سے بھرے ہوئے منہ سے میرب کو سانس بھی نہیں آرہا تھا۔

جبکہ ایک دودانے جو میرب کے ہونٹوں کے درمیان رہ گئے تھے۔۔ شاہ ان کو اپنے منہ میں لے گیا۔
ہونٹوں کی نمی کو پیتے ہوئے انار کے دانوں کا تودہ بھول چکا تھا کہ اصل مقصد کیا تھا۔۔

وہ میرب کی جان کو مشکل کیے ہوئے اس کی سانسوں کو تنگ کیے اس کے چہرے پر جھکا ہوا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے منہ میں انار کے دانے بھرے ہوئے تھے اور ہونٹوں پر شاہ نے اپنے ہونٹ رکھ کر اس کی سانس روک رکھی تھی۔۔۔

گھبراہٹ سے میرب نے شاہ کے پیچھے کی جانب سے بالوں کو پکڑ کر کھینچا تھا۔ ایک تو میرب کی کنڈیشن ایسی تھی اوپر سے میں انار کے دانے لبوں سے شاہ سانس نہیں لینے دے رہا تھا۔۔۔
تو میرب کی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے۔۔۔

شاہ کو احساس ہوا کہ میرب اس وقت سانس کے لیے تڑپ رہی ہے۔ تو جلدی سے پیچھے ہو گیا۔
میرب نے غصے سے بیڈ سے نیچے اتر کر تھوڑی دوری پر رکھی ہوئی ڈسٹ بن میں انار کے دانے پھینک دیے تھے۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آپ کو مجھ پر ترس نہیں آتا۔ مجھے سانس نہیں آرہی تھی۔۔ میرب نے غصے سے شاہ کے سینے زور سے مکوں کی برسات کرتے ہوئے کہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

میری جان کس نے کہا تھا مجھے اکسانے کے لیے۔۔ شاہ ہمیشہ کی طرح اپنی محبت کے معاملوں میں ڈھیٹھ بن کر ہنس رہا تھا۔۔

میں نے آپ کو نہیں اکسایا!!

نے کہا صرف آپ کو کھانے کو کہا تھا باقی سب کچھ آپ نے خود کیا ہے۔ ساری اپنی مرضیاں کرنے کے بعد آپ ہمیشہ ایسا ہی کرتے ہیں۔۔

سارا کیس مجھ پر ڈال دیتے ہیں وہ غصے سے پیچھے ہونے لگی تھی۔ کہ اس کی نازک سی کمر میں دونوں ہاتھ ڈال کر باندھتے ہوئے شاہ نے اس کا ارادہ ناکام بنا دیا تھا۔۔

چھوڑیں مجھے نیند آرہی ہے!!

سو جانا پہلے فروٹ کھا لو۔ شاہ کو اس کی شکل دیکھ کر ہنسی آرہی تھی اور میرب کو غصہ۔۔۔
مجھے نہیں کھانا!!

کھانا تو پڑے گا ورنہ میں یہی سلوک کروں گا جو کچھ دیر پہلے کیا ہے۔ دھمکی آمیز لہجے سے بولتے ہوئے اسے واپس بیڈ پر لا کر بٹھا دیا۔۔

شاہ آپ کو دھمکیاں دینے اور اپنی من مانیاں کرنے کے سوا کچھ آتا ہے۔ میرب نے غصے سے بھری نظروں سے دیکھا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ کی جان آتا تو بہت کچھ ہے۔ اگر اجازت ہو تو ڈیمود کھاؤں۔ سیب کا سلائس کاٹ کر اس کے آگے کرتے ہوئے بول رہا تھا۔

جی کوئی ضرورت نہیں ہے!

ہر وقت دھمکیاں دیتے رہتے ہیں آپ کا نام شاہ نہیں ہٹلر ہونا چاہیے!!
سلائس کو غصے میں ایسے منہ میں ڈالا تھا جیسے وہ سیب کا ٹکڑا نہیں شاہ ہو۔

غلط میرے جیسے پیار کرنے والے سویٹ ہسبینڈ کا نام ہٹلر نہیں رومینٹک ہسبینڈ ہونا چاہیے۔ دوسرا
ٹکڑا اپنے منہ میں ڈالتے ہوئے شاہ اس کے غصے پر ہنس رہا تھا۔

سویٹ اور وہ بھی آپ ویری فنی!!

www.kitabnagri.com

آپ جس طرح اپنے پیار سے مجھے تنگ کرتے ہیں۔ آپ کو لگتا ہے کہ آپ کا ایک سویٹ ہسبینڈ
ہیں۔ ہر جگہ ہر بات میں آپ اپنی من مانی کرتے ہیں اور اب بھی آپ کو لگتا ہے کہ آپ سویٹ ہے۔
منہ کے زاویے کو بگاڑتے ہوئے شاہ کو دیکھتے ہوئے بول رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

چلو میں آج اپنی جان کے سب شکوے آج دور کر دوں گا۔۔ تم یہ فروٹ کھاؤ اس کے پاس جوس پی لو۔
اس کے بعد میں بہت۔۔۔۔۔ سارا پیار اور محبت تم پر نچھاور کروں گا۔

اتنا پیار کروں گا کہ میری جان کے سب شکوے دور ہو جائیں گے۔۔ شاہ کو میرب کے غصے پر مذاق
سو جھ رہے تھے۔۔

جی نہیں میں آج بہت تھک گئی ہوں اور میرا کوئی موڈ نہیں ہے آپ کے ہاتھوں سے ہلکان ہونے کا
آپ اپنی محبت کو کسی اور دن کے لیے بچا کر رکھیں۔۔

الٹیاں کر کے میرے سر میں بہت درد ہو رہا ہے۔ مجھے آپ سونے دیں میرب کے دماغ میں تو یہ چل
رہا تھا کہ شاہ جلدی جلدی سوئے اور وہ 12 بجنے سے پہلے خود تیار ہو جائے۔۔

آخر اس نے اتنی تیاری کی تھی شاہ کی برتھ ڈے کو سیلیبریٹ کرنے کی۔ شاہ کے ارادے دیکھ کر تو لگ
رہا تھا کہ شاہ نے سب ضائع کر دینی ہیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

تمہیں پتہ ہے میرب تم بہت ناشکری ہو اتنا پیار کرنے والا شوہر ملے تو قسم سے لڑکیاں ایسے شوہر کو چوم چوم کر رکھتی ہے۔۔

شاہ باتیں کرتے ہوئے ساتھ میں میرب کو فروٹ کھلا رہا تھا۔ اور خود بھی فروٹ سے ہی اپنا پیٹ بھر رہا تھا۔۔

آپ کتنی لڑکیوں کو جانتے ہیں جو اپنے ہسبینڈ کو چوم چوم کر رکھتی ہیں۔ بہت نالچ ہو گئی شاہ آپ کو لڑکیوں کے بارے میں۔۔ لڑکیوں کا نام سنتے ہی میرب کے ماتھے پر بل پڑ گئے تھے۔۔

میں بہت ساری لڑکیوں کو جانتا ہوں اور کچھ لڑکیاں تو مجھے بنا شادی کے بھی چوم کر رکھنے کو تیار ہے۔۔

www.kitabnagri.com

سوچ لو اگر تمہارا موڈ نہیں ہے تو پھر میں بھی آج کل کے لو فر شوہروں کی طرح ایکسٹرا میرج افیر چلا لیتا ہوں۔ میرب کی جلسی دیکھ کر شاہ محظوظ ہوتے ہوئے سیریس انداز میں بول رہا تھا۔۔

جو میرے سوا آپ کو چوم کر رکھنے کی جرأت کرے گی۔ میں اس کی جان لے لوں گی۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور اگر آپ نے کسی کی طرف دیکھا تو میں آپ کی بھی جان لے لوں گی۔ شاہ کے شرٹ کے کالر کو دونوں طرف سے پکڑتے ہوئے، دانت پیستے ہوئے بولی تھی۔۔

میرب کے یوں کالر پکڑنے پر شاہ نے گھور کر میرب کی جانب دیکھا۔ ایک منٹ سے پہلے میرب نے کالر چھوڑ دیا۔

جان شاہ بہت پیار کرتا ہوں مگر یہ آپ کا انداز بد تمیزی کے زمرے میں آتا ہے جو کہ مجھے بالکل پسند نہیں۔۔

بہت سویٹ لہجے سے کہا تھا مگر شاہ کے لفظوں کی سختی میرب کو بخوبی سمجھ آرہی تھی۔۔
سوری شاہ آئندہ ایسا نہیں ہوگا! نظریں جھکائے معصومیت سے کہا۔۔

گڈ گرل ہونا بھی نہیں چاہیے! بد تمیزی کرنے کا حق نہیں ہے۔۔ مگر پیار کرنے کا حق ہے وہ جتنا چاہو جس انداز سے چاہو کر سکتی ہو۔۔ جس میں تم ہمیشہ کنجوس لڑکی کنجوسیاں ہی دکھاتی ہو۔۔

Posted On Kitab Nagri

میرب کے شرمندہ سے چہرے کو دیکھ شاہ نے واپس اپنے موڈ کو بحال کیا۔ میرب کے چہرے پر اداسی شرمندگی ڈران میں سے کوئی چیز بھی شاہ نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔

شاہ کو تو صرف میرب کے چہرے پر حیا کے رنگ اچھے لگتے تھے۔ جو شاہ کے قریب آنے سے میرب کے چہرے پر ہمیشہ بکھر جاتے۔ جیسے اس وقت ذرا سا اس پر جھکنے سے ہی میرب کہ گال بلش کرنے لگے تھے۔

شاہ آپ سو جائیں آپ کو نیند نہیں آرہی شاہ کی کس کو روکنے کے لیے میرب نے شاہ کے ہونٹوں پر اپنا نازک سا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا۔

میری نیند کی تمہیں اتنی فکر کیوں ہے تم اس سے پہلے بھی مجھ سے دوبار پوچھ چکی ہو۔ شاہ نے تجسس بھری نظروں سے دیکھ کر پوچھا تھا۔

ویسے ہی پوچھ رہی ہوں ہر چیز کو شاہ شک کی نظروں سے مت دیکھا کریں میرب نے اپنے دل میں سر پر انزو والی بات کو چھپاتے ہوئے بچوں کی طرح نظریں چرا کر کہا تھا۔

جب میرا بچہ اس طرح سے نظریں چراتا ہے تو مجھے پکا یقین ہوتا ہے کہ تمہارے دماغ میں کچھ کھڑی پک رہی ہے۔

شاہ نے سوچتی نظروں سے میرب کی جانب دیکھتے ہوئے پیار سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

میری دماغ میں کوئی کھچڑی نہیں پک رہی اب آپ کی سکیورٹی میں سوتے ہوئے کون سے مجھے پر لگ جانے ہیں جو میں اڑ جاؤں گی۔۔

ٹائم پیس پر نظر ڈال کر میرب چڑتے ہوئے بولی تھی۔ جہاں گھڑی رات کے ساڑھے گیارہ بج رہی تھی۔۔

میرب کو اٹھ کر تیار ہونا تھا اور یہاں شاہ صاحب کا سونے کا کوئی موڈ لگ نہیں رہا تھا۔۔
لگتا ہے مجھے بہت نیند آرہی ہے شاہ نے ایک مصنوعی لمبی جمائی لیتے ہوئے کہا تھا۔۔
شاہ کو سمجھ آگیا تھا کہ میرب اسے کیوں سلانا چاہتی ہے۔ شاہ کے موبائل پر پچھلے سال مرہانے برتھڈے ڈے الارم سیٹ کیا تھا۔ جو شاہ کے فون پر بج رہا تھا۔ جسے شاہ نے فوراً سے اٹھا کر بند کر دیا تھا۔
www.kitabnagri.com

میرب تو اپنی سوچوں میں گم تھی۔ مگر شاہ دیکھ چکا تھا۔ سکرین پر رومان بھائی برتھڈے لکھا ہوا جگمگا رہا تھا۔۔

شاہ کے لب مسکرائے یہ سوچ کر کہ میرب کیوں اسے بار بار سونے کا بول رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

اب وہ سمجھ چکا تھا کہ میرب کا ضرور کچھ پلان ہو گا۔ اس لیے مجبوراً شاہ بیڈ پر لیٹ کر سونے کی ایکٹنگ کر رہا تھا۔

کیونکہ اسے ابھی نیند نہیں آرہی تھی۔

میرب کی آنکھیں تو خوشی سے چمک اٹھی تھی شاہ کو یوں اچانک سوتے دیکھ کر۔ وہ بھی آنکھیں بند کر کے تکیے پر سر رکھ کر سونے کی ایکٹنگ کرنے لگی تھی بس وہ اس انتظار میں تھی کہ شاہ کب سوئے اور وہ اٹھ کر تیار ہو۔۔

oooooooo

شفانے کالج میں قدم رکھا تو اسے سب کچھ بہت عجیب لگ رہا تھا۔ حالانکہ یہ وہی کالج تھا جہاں وہ روز آیا کرتی۔ پروفیسر عاصم شاہ کے ساتھ گاڑی سے اتر کر کالج میں انٹری کرتے ہوئے اسے ہر خاص و عام نے نوٹس کیا تھا۔

www.kitabnagri.com

سب کے دیکھنے کی شفا کو کوئی پرواہ نہیں تھی مرہا تو صرف ان دو آنکھوں سے ڈر رہی تھی۔ جس سے اسے بہت فرق پڑنے والا تھا۔

شفاکا نظر ماہی کو ہی ڈھونڈ رہی تھی وہ پروفیسر کے ساتھ چلتے ہوئے اپنی کلاس کی جانب آرہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

عاصم شاہ ساتھ چلتے ہوئے ماہی کے چہرے پر آتے ہوئے گھبراہٹ کے رنگ دیکھ رہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ یہ گھبراہٹ ماہی سے ملاقات ہونے کے بعد ہی ختم ہوگی۔

اسلام علیکم کیسی ہو شفا اور جان تم کہاں رہ گئی تھی۔ تمہیں پتہ ہے کہ میں نے تمہارے ممانی کو بھی فون کیا تھا۔ مگر تمہاری ممانی کہہ رہی تھی کہ تمہاری شادی ہو گئی ہے۔

میں نے تمہیں فون کیا مگر تمہارا فون آف جا رہا تھا۔ تمہیں پتہ ہے مجھے تمہاری کتنی فکر ہو رہی تھی۔ مجھے اتنے برے برے خیال آرہے تھے تمہارے بارے میں۔

ماہی ایک بار شروع ہوئی تو چپ ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔ وہ سچ میں شفا کے لیے بہت فکر مند تھی۔ شفا کے گلے لگے ہوئے وہ بنا شفا کو بولنے کا موقع دیے بولے جا رہی تھی۔

عاصم شاہ شفا کو کچھ دیر ماہی کے ساتھ چھوڑ کر پرنسپل کے آفس کی جانب چلا گیا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ شفا اپنے رشتے کی اصلیت خود ماہی کو اپنے طریقے سے بتائے۔ اور اپنے دل و دماغ پر جو اس نے بوجھ لے رکھا ہے اس کو ہلکا کرے۔

شفا پلیرز میری جان کچھ بولو نا تم ٹھیک ہو شفا کو پتھر کی طرح سٹل کھڑے دیکھ ماہی نے پیچھے ہٹ کر سوال کیا۔

Posted On Kitab Nagri

ماہی تم میرے پاس یہاں بیٹھو مجھے تمہیں کچھ ضروری بات بتانی ہے۔ کالج میں بنے ہوئے بینچز پر ماہی کو ہاتھ سے پکڑ کر بٹھاتے ہوئے بولی۔۔

ماہی پلیز میں تمہیں جو بھی بتاؤں اس کے لیے مجھے قصور وار مت سمجھنا ماہی میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں۔

تم میری بہت اچھی دوست ہو شفا اپنی گھبراہٹ کو زبان پر لائی تو ماہی کو ڈر لگنے لگا تھا اس کی باتوں سے۔

شفا سب سے پہلے تم ریلیکس ہو جاؤ اور مجھے آرام سے بتاؤ کیا ہوا ہے۔ میں تمہاری کسی بات سے ناراض نہیں ہو سکتی۔ یار ہم دونوں بیسٹ فرینڈ ہیں شفا کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لے کر پیار سے بول رہی تھی۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شفانے شروع سے اینڈ تک ساری بات ماہی کو بتائی۔۔ ماہی کی آنکھوں میں درد سے آنسوؤں آگئے تھے۔ جو کہ نیچرل تھا ماہی پروفیسر کو لے کر بہت سیریس تھی۔۔

ماہی پلیز کچھ تو بولو مجھے پتہ ہے کہ تم سر سے بہت پیار کرتی ہو۔۔

Posted On Kitab Nagri

تھی!! پیار کرتی تھی۔ اب نہیں کیونکہ اب میری پیاری سی دوست کا وہ ہسبینڈ ہے ماہی نے ظرف دکھاتے ہوئے شفا اور پروفیسر عاصم شاہ کی شادی کو قبول کر لیا۔

ماہی تم مجھ سے ناراض نہیں ہو شفا نے خوشی اور حیرت کی ملی جلی کیفیت سے دیکھتے ہو پوچھا۔۔۔
نہیں میں بالکل ناراض نہیں ہوں۔ میں بہت خوش ہوں تمہارے لیے۔ بس تم مجھے یہ بتاؤ کہ پروفیسر تمہارا خیال رکھتا ہے۔۔۔ تمہیں کوئی تکلیف تو نہیں دیتا ماہی نے شفا کی آنکھوں سے آتے ہوئے آنسوؤں کو اپنے ہاتھوں سے صاف کرتے ہوئے پیار سے پوچھا۔۔۔

نہیں وہ مجھے بہت پیار سے رکھتے ہیں مگر میں انہیں بار بار یہ یاد دلاتی ہوں کہ وہ ماہی کے ہیں۔۔۔ اور ماہی ان سے بہت پیار کرتی ہے۔۔۔ شفا نے پوری ایمانداری سے بتایا تھا۔

بدھو پاگل لڑکی کوئی اپنے ہسبینڈ سے ایسے کہتا ہے۔ ماہی پروفیسر کو پسند کرتی تھی یہ بات پرانی ہو گئی۔۔۔ اب وہ تمہارے ہسبینڈ ہیں۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اللہ تعالیٰ آپ دونوں کو خوش رکھے۔ اب اپنے رشتے میں مجھے لانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ ماہی کو اپنی دوست کی معصومیت پر پیار آیا۔

ماہی کافی دیر تک بیٹھی شفا سے باتیں کرتی رہی۔ اس کے بعد دونوں نے پروفیسر عاصم شاہ کی کلاس اٹینڈ کی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ماہی نے بالکل نارمل رویہ رکھا جیسے کہ کچھ ہوا ہی نہیں تھا۔ جبکہ اندر سے ماہی کافی زیادہ ڈسٹرب ہوئی تھی۔۔

شفا چلیں!! عاصم شاہ اپنے تمام لیکچرز لینے کے بعد شفا کے پاس آکر کھڑا گھر چلنے کو کہہ رہا تھا۔۔
کلاس ختم ہونے کے بعد شفا اور ماہی پھر ایک ساتھ باہر بیٹھی ہوئی سیڑھیوں پر باتیں کر رہی تھی۔۔
کافی دنوں کے بعد ملنے کی وجہ سے بہت ساری باتیں اکٹھی کر رکھی تھی دونوں نے۔۔ ان کو ٹائم کا پتہ ہی نہیں چلا تھا۔ چونکی تو وہ تب تھی جب عاصم شاہ نے شفا کو چلنے کو کہا۔۔

جی چلیں!! شفا اپنی بکس اور بیک اٹھاتے ہوئے ماہی سے الوداع گلی ملنے لگی۔۔

ہائے کاش ایک ایسی ہگ عاصم شاہ کے نصیب میں بھی آجائے۔۔ عاصم شاہ نے شفا کی جانب گہری نظریں ڈال کر دیکھتے ہوئے کہا سوچا تھا۔ سوچتے ہوئے عاصم شاہ کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔۔

شفا خود کو کافی ہلکا محسوس کر رہی تھی اس کے دماغ سے یہ پریشانی ختم ہو گئی کہ جب ماہی کو پتہ چلے گا تو وہ ناراض ہو جائے گی۔۔

Posted On Kitab Nagri

اپنی دوستی کو برقرار دیکھ وہ کافی مطمئن سی ہو کر عاصم شاہ کے ساتھ گاڑی میں آکر بیٹھی تھی۔۔ اس کے بدلاؤ کو عاصم شاہ نے بخوبی محسوس کیا تھا۔۔

○○○○○○○○

مرہا۔۔۔ مرہا۔۔۔ جی آر ہی ہوں!! شاہ میر و اش روم سے مرہا کو آوازیں لگا رہا تھا۔ وہ ابھی ابھی کچن میں آکر کھڑی ہی ہوئی تھی۔ اس کا چائے پینے کو بہت دل کر رہا تھا۔

تو اس نے سوچا کہ وہ اپنے اور شاہ میر کے لیے چائے بنا لیتی ہے کیونکہ شفا کے نکاح کے بعد میر مرہا سے بھی ناراض تھا۔

اس نے سوچا کہ چلو چائے بنا کر میرا موڈ ٹھیک کرنے کی کوشش کرتی ہے۔۔ ابھی پانی سوس پین میں رکھا ہی تھا کہ شاہ میرے آوازیں لگانا شروع کر دی تھی۔۔

جی میر آپ کو کچھ چاہیے تھا!! مرہانے واش روم کے دروازے کے باہر آکر شاہ میر سے پوچھا۔۔
آہ آہ آہ!! میر کک۔۔ کیا کر رہے ہیں۔ شاہ میر نے اچانک سے دروازہ کھول کر مرہا کو ہاتھ سے پکڑ کر
اندر کھینچ لیا تھا۔۔

تم چاہیے مجھے!! اسے کھینچتے ہوئے اپنے ساتھ شاور کے نیچے لے آیا تھا۔
مگر آپ تو مجھ سے ناراض ہیں۔ بھر میری کیوں ضرورت ہے؟؟

Posted On Kitab Nagri

مرہانے شاہ میر کے موڈ کا فائدہ اٹھاتے کہا تھا جس کو مرہا آتے ہی سمجھ چکی تھی۔۔
ہاں تم ہی تم سے ناراض ہوں۔ تمہاری خوبصورتی سے نہیں۔ تم سے ناراض ہوں اس کا ہرگز مطلب
نہیں کہ میں اپنے حق وصول نہیں کر سکتا۔۔ شاہ میر نے اپنے لب بے ساختہ اس کی پنکھڑیوں پر رکھتے
ہوئے قید میں لے لیا۔۔

اس سانسوں کو تنگ کیے ہوئے تھا۔ ایک ہاتھ اس کی قمر پر جبکہ دوسرا اس کی گردن کے پیچھے سے ڈال
کر اسے اپنے گرفت میں بے بس کیے ہوئے تھا۔
مرہانے کسی بھی طرح کی مزاحمت نہیں کی جانتی تھی کہ اس وقت شاہ میر جس موڑ میں ہے ذرا سی
مزاحمت بھی اس کے لیے جان کا عذاب بن سکتی ہے۔۔

شاہ میر کے دماغ میں اس وقت غصہ تھا جب کہ اس کا دل مرہا کی قربت چاہتا تھا۔ ایسے میں شاہ میر اس
کے لیے کافی خطرناک ہو سکتا تھا۔۔۔ مرہانے سمجھداری سے کام لیتے ہوئے چپ چاپ خود کو میر کے
سپر دکر دیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میں تم سے ناراض تھا تمہیں ضروری نہیں لگا کہ تمہیں مجھے منانا چاہیے۔۔ اپنی مرضی سے پنکھڑیوں کو آزادی دیتے ہوئے۔۔ گمبھیر آواز میں بولتا ہوا اس کے بالوں میں منہ چھپانے لگا تھا۔۔ شاہ سے گرتا ہوا اپنی اور شاہ میر کے سلگتے لب میر ہاکی جان نکال رہے تھے۔۔

جواب سننا چاہتا ہوں کیوں مجھے منانے کی زحمت نہیں کی۔۔ وہ جو اپنی اکھڑی ہوئی سانسوں کو بحال کرنے کے ناکام کوشش کر رہی تھی ایسے میں اے سی پی صاحب کو جواب درکار تھا۔۔ کتنی بار آپ سے بات کرنے کی کوشش کی مگر آپ تو جواب ہی نہیں دے رہے تھے۔۔ با مشکل منمناتے ہوئے کہا تھا۔

جب کہ اپنی گردن پر شاہ میر کے سلگتے لبوں کے لمس محسوس کر کے وہ اپنی تیز سانسوں کے رقص کو روک بھی نہیں پارہی تھی۔۔

جب شوہر ناراض ہو تو اسے باتوں سے نہیں ارادوں سے منایا جاتا ہے۔۔ اتنی سی بات بھی تمہیں سمجھانے کے لیے مجھے خود قدم بڑھانے پڑتے ہیں۔۔ وہ آپ سے باہر ہوتا ہوا، محبت میں نرمی سختی کا برتاؤ رکھتے ہیں اس کی زپ کھول کر شرٹ کو نیچے کھسکاتے ہوئے بولا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ میر میں آپ کے لیے چائے بنا رہی تھی۔ شاہ میر کے ارادوں کو پوری طرح جان کر لمسوں کی لو میں جلتے ہوئے بامشکل بولی تھی۔۔۔ بھاڑ میں جائے تمہاری چائے۔۔ جو میں پوچھ رہا ہوں مجھے اس کا جواب دو۔۔۔ اپنے کاندھے پر اپنے سلگتے ہوئے لب رکھ کر دانتوں کی ہلکی سی چپن دی تو میر ہاسک اٹھی تھی۔۔۔ بے اختیار اس کے دونوں ہاتھ شاہ میر کے دونوں کاندھوں پر رکھے ہوئے سختی پکڑ چکے تھے۔۔

شاہ میر نے بھی مرہا کے ناخن کی چپن کو محسوس کیا تھا۔ اس کے مضبوط جسم کو ذرا سا بھی فرق نہیں پڑا۔۔۔ ہوں س! بولو کیوں نہیں تمہیں میری طرح منانا آتا۔۔ نرم گرم لبوں کے لمس سے میر ہا سسکیاں بھر رہی تھی۔۔۔ آپ جتنی بہادر نہیں ہوں میں۔۔۔ سسکیوں کے درمیان بہت کم آواز میں بولی تھی۔۔

آج کے لیے بننا پڑھیں گا۔۔ آزادی نہیں دوں گا جب تک مجھے مناؤ گی نہیں۔ خمار دار لہجے سے بولتا ہوا اسے گھوما کر اس کی کمر اپنی جانب کرچکا تھا۔۔۔
www.kitabnagri.com

شاہ میر کے لب اس کی نازک سی مخملی کمر پر رکھے ہوئے لمس چھوڑ رہے تھے۔ مرہا کی سسکیوں میں تیزی آنے لگی تھی۔۔۔ مرہا کے دونوں ہاتھ دیوار پر رکھے ہوئے اپنے مضبوط ہاتھوں کے نیچے اس نے دبار کھا تھا۔۔۔ میں نے کہا مجھے مناؤ۔۔۔ بہکے ہوئے لہجے میں سختی سے کہا۔۔۔ مجھے منانا نہیں آتا۔۔۔ شاہ میر کے لمسوں کی شدت سے سسکتی ہوئی بولی تھی۔۔۔ نہیں مناؤ گی تو جان لے لوں گا تمہاری۔۔۔ اس

Posted On Kitab Nagri

کارخ واپس اپنی جانب پلٹ کر شدت سے لب اس کے دل والے مقام پر رکھ دیے۔۔ اپنے دانتوں کی زوردار چپن سے متعارف کروایا۔۔

دل کے نرم مقام پر دانتوں کی چپن سے میرہاسک کر تڑپ اٹھی تھی۔۔
لے لیجیے جان اگر جان لینے سے آپ کی ناراضگی ختم ہو سکتی ہے تو میں خوشی سے آپ کی شدتوں میں جان دینے کے لیے تیار ہوں۔۔

مرہا کے دل کی بات اس کے زبان تک آگئی۔۔۔ میری شدتوں میں جان دے سکتی ہو مگر اپنی شرم کو پیچھے کر کے مجھے منا نہیں سکتی۔۔۔

تھوڑا سا پیچھے ہو کر اس کے جبرے کو مضبوطی سے پکڑ کر دانتوں سے اس کے نچلے ہونٹ کے کنارے کو کچلنے کی حد تک کاٹا تھا۔۔

وہ درد سے رونے لگی تھی۔۔ شششش۔۔ میری جان رونا نہیں جب منانے کی ہمت نہیں ہے تو پھر سہنے کی ہمت رکھو۔ جہاں پر دانتوں سے کاٹا تھا۔۔ وہی پر شاہ میر نے لب رکھ کر محبت سے چومتے ہوئے اپنا لمس چھوڑا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہور کے گرتے ہوئے پانی نے مرہا کو بے حال کر رکھا تھا۔۔۔ مرہا کے کپڑوں کی تو ایسی حالت کرتی تھی کہ نہ ہونے کے برابر رہ گئے تھے۔۔۔ اپنی کثرتی سینے سے اس کو لگائے ہوئے اس کی کمر پر اپنے مضبوط مردانہ ہاتھ رب کر رہا تھا۔۔۔

اپنے بہکے ہوئے جذباتوں سے مجبور شاہ میر سختی سے اپنے ہاتھ مرہا کی قمر کے اندر دھساتا تو میر ہاتھ تڑپ اٹھتی تھی۔

سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ پیار کر رہا ہے یا سزا دے رہا ہے۔۔۔ جب رونے لگتی تو محبت برسانے لگ جاتا تھا۔۔۔ اور جب نارمل ہوتی تو دانتوں کی چبن سے اسے احساس دلاتا کہ وہ ناراض ہیں۔۔۔

اسی حالت میں جھک کر اسے اپنی گود میں اٹھاتے ہوئے روم میں لے آیا تھا۔۔۔ مرہا اپنی حالت پر شرم سے لال ہو رہی تھی۔ اس کی معصوم دھڑکنوں نے اندر اشتیال برپا کر رکھا تھا۔۔۔ اس کے لبوں کی جسارتوں سے وہ تڑپ رہی تھی۔۔۔ وہ بے رحم بنا اس کی رعنائیوں کو چومتے ہوئے اسے مزید تڑپنے پر مجبور کر رہا تھا۔۔۔۔

اسے بیڈ پر لٹا کر اس کے اوپر جھکتے ہوئے اس کی پنکھڑیوں کو واپس اپنی قید میں لے گیا۔۔۔ شاہ میر کے سلگتے لب اس کی لبوں کو قید میں لیے ہوئے بے حال کر رہے تھے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس کی سانسیں رک رہی تھیں وہ ایک ایک سانس کے لیے مرہا کو تڑپ رہا تھا۔۔۔ مگر آج شاہ میر اپنا غصہ اور محبت یکجا کر کے اس پر نچھاور کر رہا تھا۔۔

وہ پنکھڑیوں سے شروع ہو کر نیچے کی جانب جاتے جاتے دل والے مقام پر اپنے لبوں کے لمس چھوڑنے لگا تھا۔۔۔

مرہا کے دونوں ہاتھوں کو اپنے مضبوط ہاتھوں میں قید کر رکھا تھا۔۔۔ وہ بن پانی مچھلی کی طرح اس کے ہاتھوں میں تڑپ رہی تھی۔۔۔

وہ مدہوش سا ہوا لمسوں کی بارش سے شدتوں کی حد تک پہنچ گیا۔۔۔ روم میں میرہا کی تیز سسکیوں کی آواز آرہی تھی۔ جو شاہ میر کے غصے کو سکون دے رہی تھی۔۔۔ آج شاہ میر نے اپنا سارا غصہ پیار میں لپیٹ کر مرہا پر نکالا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ooooooooo،

وہ ریڈ کلر کی خوبصورت کام دار فراک پہن کر دلہن کی طرح تیار ہو رہی تھی۔ شاہ جو بظاہر خود کو سویا ہوا ظاہر کر رہا تھا۔۔۔ وہ چور آنکھوں سے میرب کو دیکھ رہا تھا جو مرہا کے سامنے کھڑی ہوئی شاہ سے چوری تیار ہو رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ کی نظروں کی حدت کو محسوس کرتے ہوئے اس نے کتنی بار پلٹ کر دیکھا۔ مگر شاہ چلا کی سے اپنی آنکھوں کو بند کیے ہوئے اسے پتہ ہی نہیں چلنے دے رہا تھا کہ وہ جاگ رہا ہے۔۔۔ وہ تو سویا ہی نہیں تھا۔۔۔ بس اس نے تو کچھ دیر سونے کا نائٹ کیا تھا۔ تاکہ میرب کفر ٹیبل ہو کر وہ کر سکے جس کے لیے وہ بہت بے قراری سے شاہ کے سونے کا انتظار کر رہی تھی۔۔

شاہ کا ضبط ٹوٹنے لگا تھا وہ میرب کو ریڈ کلر کی پیروں کو چھوتی ہوئی فراک میں تیار ہوتے بنا دوپٹے کے دیکھ رہا تھا۔۔

کسی بھی چیز کی آواز سے شاہ اٹھنا جائے اس ڈر سے میرب ہر چیز کو سنبھل سنبھل کر ڈریسنگ پر واپس رکھ رہی تھی۔۔۔ اس کی دھودیا قمر پر سلکی بال آبشار کی طرح بکھرے ہوئے تھے۔۔

جب وہ جھک کر ڈریسنگ سے کوئی چیز اٹھاتی تو بال سائیڈ پر ہو جاتے اور کھلی ڈوریوں سے اس کی چھلکتی گوری قمر شاہ کہ ضبط کو توڑ رہی تھی۔۔۔ نہیں خوبصورت پنکھڑیوں کو ریڈ لپسٹک سے سجا کر جھکی ہوئی ڈریسنگ سے جو لری اٹھا رہی تھی۔۔ جب اس نے اپنی پشت پر شاہ کے سینے کو محسوس کیا۔۔

وہ دبک کر سیدھی کھڑی ہو کر پیچھے کو مڑی۔ کہ شاہ نے اس کے پیٹ پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس کی پشت کو اپنے کسرتی مضبوط چوڑے سینے سے لگالیا۔

Posted On Kitab Nagri

سوری شاہ کی جان اس سے زیادہ شاہ میں صبر نہیں ہے اس کے کان پر اپنے لب رکھ کر چومتے ہوئے
خمار زدہ لہجے سے بولا۔۔

شاہ آپ جاگ گئے آپ نے میرا سر پر انز خراب کر دیا۔۔ بچوں کی طرح روٹھے ہوئے لہجے سے
بولی۔۔ اودوووووماں!! ☹ کوئی سر پر انز خراب نہیں ہوا گال پر لب رکھ کر زور سے کس کرتے
ہوئے کہا۔۔

ہو گیا ہے۔۔ ابھی تو میں تیار بھی نہیں ہوئی تھی۔ آپ تھوڑی دیر اور نہیں سو سکتے تھے۔۔ بچوں کی
طرح ضدی انداز میں منہ کو پھلا کر مر میں شاہ دیکھ رہی تھی۔۔

قسم سے جان شاہ میں نے بہت کوشش کی کہ میں تھوڑا سا صبر کر لوں۔ تاکہ میری جان کا سر پر انز
خراب نہیں ہو۔ مگر تمہاری یہ کمر مجھے چین لینے نہیں دے رہی تھی۔ اس کی پشت سے انگلی سے بالوں
کو ہٹاتے ہوئے وہاں پر اپنے لب رکھ کر چومتے ہوئے۔ گھمبیر آواز میں اپنی بے چینی بیان کر رہا تھا۔۔
شاہ کے لمس کو کمر پر محسوس کرتے ہوئے۔۔ وہ تڑپ سی گئی تھی۔ اس کے پورے وجود میں سنسنی دوڑ
گئی۔۔

شش۔۔۔ شا۔۔۔ شاہ۔۔ لمسوں کی حدت سے وہ سسک کر شاہ کے نام کو توڑتے ہوئے بولی۔۔
ہم۔۔ شاہ پلیز مجھے تیار ہونے دیں۔۔ جتنا تیار ہو گئی ہو شاہ پر بجلیاں گرانے کے لیے اتنا ہی کافی

Posted On Kitab Nagri

ہے۔۔ نہیں ابھی مجھے جو لری پہننی ہے۔۔ کوئی فائدہ نہیں کچھ دیر میں میں اتار دوں گا۔۔ شاہ میں آپ کی برتھ ڈے کے لیے بہت خوبصورت تیار ہونا چاہتی ہوں۔۔۔ خوبصورت چیز کو تیار ہونے کی ضرورت نہیں ہوتی گردن کی بیک سائیڈ پر اپنے لب رکھ کر لمسوں کی حدت سے اسے جلا رہا تھا۔۔ 12 بجنے والے ہیں۔۔ مجھے پتہ ہے۔۔ تو کچھ دیر صبر کر لیں شاہ مجھے ہو جانے دیں تیار دس منٹ رہ گئے۔۔ شاہ ایک منٹ کا صبر بھی نہیں کر سکتا کیا کروں شاہ تو اتنا ہی بے صبر ہے۔۔۔۔ اور شاہ کو بے صبر ابھی جان شاہ تم خود کرتی ہو جھک کر اسے اپنی گود میں اٹھاتے ہوئے کھڑا ہو گیا تھا۔۔ وہ اس کی گلے میں دونوں بازو ہار کی طرح ڈالے ہوئے تھی۔۔۔ ہوں س اسے کیا دیکھ رہی ہو۔۔ میرب کو اپنی جانب گھورتے ہوئے دیکھ شاہ نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔ دیکھ رہی ہوں ہمیشہ وہی ہوتا ہے جو رومان شاہ چاہتا ہے میرب تو رومان شاہ کے ہاتھوں کی کٹپتلی ہے۔ نظر گھما کر ناراضگی کا اظہار کرنے کی کوشش میں نظر دیوار پر مرکوز کر لی تھی۔۔۔ او شاہ کی جان !! ادھر دیکھ ہمیشہ وہ نہیں ہوتا جو شاہ کہتا ہے کبھی کبھی وہ بھی ہو جاتا ہے جو جان شاہ کہتی ہے۔ اس کا جیتا جاگتا ثبوت تمہارے اس چھوٹے سے خوبصورت پیٹ کے اندر ہے۔۔۔ جس میں میری مرضی شامل نہیں تھی مگر پھر بھی ہو گیا۔۔ لاکھ جدوجہد سر پہ کھڑے ہو کر ٹیبلٹ تک تمہیں کھلاتا رہا۔ مگر پھر بھی وہی ہوا جو تم چاہتی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تو آج کے بعد ڈراما کوئین اس طرح کی بات مت کرنا۔ اس کی گال کو چومتے ہوئے کہا۔۔ ایک کام کرے آپ مجھے

کھالیں گال کو رگڑ کر صاف کرتے ہوئے جھنجھلا کر بولی تھی۔۔

اسے غصہ تھا کہ شاہ نے اسے تیار نہیں ہونے دیا کمر پر لگی ہوئی ڈوریوں تک کو باندھنے کا موقع نہیں دیا تھا اتنی خوبصورت جو لری نکالی تھی جس کو شاہ نے پہننے نہیں دیا۔۔

بس قسمت سے آئی لینر مسکارا اور لپسٹک لگالی تھی۔ ورنہ شاہ تو اس کو شاید یہ بھی نہیں لگا دے دیتا۔۔ کھاؤں گا کھاؤں گا صبر رکھو میری جان بس تم نے جو سرپرائز پلان کیا ہے وہ مجھے تم دے لو۔۔ اس کے بعد شاہ تمہیں کھانے کا پورا ارادہ رکھتا ہے۔۔

شاہ نے اس کے غصے اور جھجھلاہٹ کو کوئی اور ہی رکھ دے دیا تھا۔۔ کوئی سرپرائز نہیں ہے مجھے نیچے اتارے میں نے کوئی سرپرائز پلان کیا ہی نہیں۔۔

غصے سے شاہ کو سرپرائز سے انکار کرتے ہوئے اس کی گود سے نیچے اترنے لگی تھی۔ وہ بھول گئی تھی کہ اس وقت رومان شاہ کی گرفت میں ہے۔۔۔

تو شیر کے پنچوں سے خود کو چھڑوانا اتنا آسان کام نہیں تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ نے جھٹکے سے اسے اوپر کیا تو اس کی ریڈ کی ہڈی میں درد کی لہر سی اٹھی تھی۔۔

آہ آہ شاہ میری کمر میں درد ہو رہا ہے۔ وہ کراہتے ہوئے بولی۔۔۔ ایسا درد میری جان کو دوبارہ برداشت نہ کرنا پڑے اس لیے دوبارہ یہ حرکت مت کرنا۔ جہاں ہو وہیں پر رہو۔۔۔ مطلب تھا کہ اس کی گود میں ہی رہے۔۔۔

مجھے پتہ ہے کہ تمہارا سر پرانز سٹڈی روم میں ہے۔۔۔

آپ کو کیسے پتہ تجسس بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی تھی۔۔ شاہ کی جان شاہ کو سب پتہ ہوتا ہے۔۔ اور ویسے بھی تمہارے گلاب کے پھولوں کی پتیاں سٹڈی روم کے دروازے کے نیچے سے باہر آرہی ہے۔۔۔ کم سے کم اپنی گلاب کی پتیوں کو سمجھا کر رکھنا تھا کہ وہ تمہارا سر پرانز خراب نہ کریں۔۔۔

آنکھوں سے سٹڈی روم کے دروازے کی جانب اشارہ کیا۔۔ جہاں سے گلاب کے پھولوں کی پتیاں باہر نکلی ہوئی تھی۔۔ شاہ کو پتہ ہے آپ بہت چالاک ہیں۔ بہت نہیں بلکہ بہت بہت سارے چالاک ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

میر اسارا سر پر انز خراب کر دیا ہے۔ منہ بسورتے ہوئے بولی تھی۔۔ کوئی سر پر انز خراب نہیں ہوا میں نے صرف پتیاں دیکھی ہیں۔۔۔ روم کے اندر جھانک کر نہیں دیکھا۔۔۔ میں اپنی جان کا سر پر انز خراب نہیں ہونے دوں گا۔۔ میرے پاس بھی سر پر انز ہے میں بھی تمہیں سر پر انز دوں گا۔ دونوں کے سر پر انز مل جائے تو ایک بہت زبردست سر پر انز تیار ہو سکتا ہے۔ اگر تم میری تھوڑی سی مدد کر دو تو۔۔

میں آپ کی کوئی مدد نہیں کرنے والی بس ہم کیک کٹ کریں گے۔ اور میں آپ کو گفٹ دوں گی۔۔۔ اس کے بعد ہم سکون سے آکر سو جائیں گے۔۔۔ میرم شاہ کی باتوں کو بھانپتے اور سمجھتے ہوئے جلدی سے بولی تھی۔۔

واہ سبحان اللہ بڑی اعلیٰ سوچ ہے تمہاری اور اس سے بھی اعلیٰ بات یہ ہے کہ تمہیں ایسا لگتا ہے کہ میں تمہیں ایسی سب سے سنورے روپ میں دیکھ کر تمہیں سونے دوں گا۔۔۔

چلو سوچتی رہو اگر تم ایسا سوچتی ہو تو میں تو کچھ نہیں کر سکتا۔۔ سٹڈی روم کے لوک کو ایک ہاتھ سے گھماتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے میرب کو اپنی گود میں اٹھائے ہوئے تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

زبردست میری جان نے تو بہت خوبصورت میری برتھ ڈے پلان کی ہے شاہ نے اندر نظر ڈالتے ہی میرب کی جانب دیکھ کر کہا تھا۔۔

روم کے اندر ریڈ اور وائٹ کالر کے خوبصورت غباروں کے بکے بنا کر جگہ جگہ رکھے ہوئے تھے۔۔
فرش کے اوپر خوبصورت طریقے سے گلاب کی پتیوں سے انٹرسٹ پر ہارٹ بنایا ہوا تھا۔۔
ٹیبل پر خوبصورت کیک رکھا ہوا تھا۔

شاہ آپ کو پسند آیا شاہ کے منہ سے واؤ سنتے ہی میرب کھل گئی تھی۔۔

بہت بہت زیادہ پسند آیا۔۔ سب کچھ بہت خوبصورت ہے مگر سب کچھ تمہارے آگے پھیکا ہے۔۔۔
میری جان شاہ تو تمہیں دیکھ کر ہی پاگل ہو جاتا ہے۔۔

اور کچھ دیکھنے کی شاہ کو حوش کہاں رہتی ہے۔ اسے اپنی باہوں میں اٹھائے روم کے اندر چھوٹے چھوٹے
قدم لیتا ہوا داخل ہوا۔۔۔

شاہ مجھے نیچے اتارے میں نے آپ کے لیے ایک اور بھی سرپرائز پلان کیا ہے۔ ہائے شاہ کی جان
سارے پر سرپرائز آج دے کر شاہ کی جان لینا چاہتی ہو۔۔۔

شاہ کے لیے سب سے بڑا سرپرائز تم ہو میری قاتل حسینہ تمہیں دیکھ کر شاہ جتنا بہک چکا ہے تم اس کو
ہی سنبھال لو کافی ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ پلیرز آپ مجھے چھوڑیں۔۔۔ مجھے آپ کو کچھ اور بھی دکھانا ہے نہیں سنانا ہے۔۔۔ پتہ نہیں کیا کیا بولے جارہی تھی۔۔۔ جبکہ شاہ کی نظریں تو اس پر ہی صدقے واری ہو رہی تھی۔۔۔ شاہ تو اسے دیکھ کر ہی دیوانہ ہوا جا رہا تھا۔۔۔ جو ڈیپ ریڈ کلر میں گورے رنگ کے ساتھ دمکتی ہوئی نازک سی گڑیا لگ رہی تھی۔۔۔

شاہ نے آپے دل پر پتھر رکھتے ہوئے اسے اپنی گود سے نیچے اتار دیا۔۔۔ میرب نے ایک سونگ پلے کیا۔۔۔ اور واپس شاہ کے پاس آکر اس کے دونوں کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔۔۔

جان شاہ ایسے مت دیکھو تمہارا یہ پاگل شاہ حد سے گزر جائے گا۔ اور میری جان تم اس وقت اس حالت میں نہیں ہو کہ اپنے پاگل شاہ کو برداشت کر سکو۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

گمبیر آواز میں بولتے ہوئے اس پر جھکنے لگا تھا۔۔۔ شاہ پلیرز یہ سونگ سنے شاہ کے لبوں پر اپنی نازک سے ہتھیلی رکھتے ہوئے شاہ کے ارادے کو ناکام بنا چکی تھی۔۔۔

آپ کو آپ کی پنجابی زبان بہت اچھی لگتی ہے نا۔ شاہ نے اثبات میں سر کو ہلاتے ہوئے میرب کو گہری نظروں سے دیکھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ میں نے اس سونگ پر بہت پریکٹس کی ہے۔ اور میں نے اس کو سمجھا ہے یہ سونگ نہیں میرے دل کے جذبات ہے آپ کے لیے پلیز اس کو غور سے سنیں۔۔۔

مجھے پتہ ہے آپ سونگ نہیں سنتے مگر یہ سونگ سمجھ کر نہیں میرے جذبات سمجھ کر اس پر غور کریں۔۔ اس میں ہر لفظ میرے دل کے جذباتوں کی عکاسی کر رہا ہے۔۔۔

اچھا جی پھر تو میں یہ سونگ ضرور سنوں گا میں بھی جاننا چاہتا ہوں میری جان کے دل میں میرے لیے کیا ہے۔۔

سونگ کا پہلا بول پلے ہوا تو شاہ کے لب دل کش انداز سے مسکرائے تھے۔۔
ہائے جان شاہ یہ فیلنگ ہے تمہارے دل میں میرے لیے شاہ قربان اپنی جان تے۔۔ شاہ نے کھکھلا کر مسکراتے ہوئے اپنے خوبصورت ڈمپلز کو ظاہر کیا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"تو دھڑکن بن گیا اے دل دی"

"تا ئینو سہن وچ پارولاو"

اپنی ایڑیاں اٹھا کر لبوں کو شاہ کے دل والے مقام کے مقابل کرتے ہوئے شاہ کی شرٹ کے کالر کو دونوں جانب سے پکڑ کر شاہ کی جانب دیکھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

آج میں پکڑ سکتی ہوں یہ بد تمیزی کے زمرے میں نہیں آتا اسے شاہ کی کہی ہوئی بات یاد تھی۔۔ شاہ مسکراتے ہوئے اسبات میں سر ہلایا۔۔ دل والے مقام پر لب رکھتے ہوئے چوم کر ایڑیوں کو واپس زمین پر رکھتے ہوئے بڑی محبت سے شاہ کی جانب دیکھا۔۔۔

ہر ایک پل میں زندگی دا

یارا تیرے نال سنجولاو

دل ڈردا اے پُت جدوں

دور ہووے مینو دکھ کر کے، ہاے! سونگ کے بول کو گنگناتے ہوئے لبوں کو جنبش دے رہی تھی شاہ مسکرا دیا اسے پنجابی سونگ کو سمجھ کر گنگناتے ہوئے دیکھ۔۔۔ جس میرب کے پلے پنجابی کا کوئی لفظ نہیں پڑتا تھا۔۔

آج وہ شاہ کے عشق میں پیور پنجابی سونگ کے بولوں کو پوری طرح سمجھتے ہوئے گنگنا رہی تھی۔۔۔ شاہ کے کاندھوں پر دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے ہلکے ہلکے کیپل ڈانس کے سٹیپ لیتے ہوئے شاہ کے آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیکھ رہے ہیں۔۔۔

اے دل میرا جودھڑ کے

جنی واری دھڑ کے تیری لے دھڑ کے

ہر حال تے پالینا

Posted On Kitab Nagri

میں تا سُنو رب تو دعا کر کے ہر حال پر لینا۔۔۔

یہ بول کو سمجھ کر گنگناتے ہوئے اس نے چھت کی جانب منہ کرتے ہوئے دعا کرنے کے انداز میں گنگنایا تھا۔۔

میری جان تم شاہ کو پوری طرح سے

پاچکی ہو۔۔۔ اب تو تمہاری یہ ادائیں تمہارے لیے ہی مشکل پیدا کرنے والی ہے۔۔۔

شاہ کو بے قابو کر رہی ہو تم مسکراتے ہوئے کان میں سرگوشی کی۔۔ شاہ کے لبوں کی جنبش کو کانوں کی لو پر محسوس کرتے ہوئے میرب کے پورے وجود میں سنسنی سی دوڑ گئی۔۔

شاہ کی سرگوشی سے میرب کو بہت شرم آرہی تھی مگر آج اس نے اپنے شاہ کی برتھ ڈے کو سپیشل طرح سے سیلیبریٹ کرنے کا عہد کر رکھا تھا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اڈیک اکھیاں نور ہندی اے

رہندی ہے تیرے راہ دی

مینو تیری لوڈا اے عینی جنی ہندی اے سہنا دی

مینو تیری لوڈا اے عینی جنی ہندی اے سہن دی

(آپ میرے لیے اتنے ہی اہم ہیں جیسے سانس لینا ہمارے لیے ہے۔)

تیرے بن نہیں جی سکنا میں تیتھوں دکھ ہوون میں مار کے

Posted On Kitab Nagri

(میں آپ کے بغیر آگے نہیں چل سکوں گا۔ میں تمہیں مرنے کے بعد ہی چھوڑوں گا۔)

ایہ دل میرا جو دھڑکے جنی واری دھڑکے تیری لے دھڑکے

(میرا یہ دل ہر بار تمہارے لیے دھڑکتا ہے۔)

ہر حال تے پالینا

(میں آپ کو ہر قیمت پر حاصل کروں گی)

میں تا سُنورب تو دعا کر کے ہر حال پر لینا

میں خدا سے دعا کروں گا اور آپ کو حاصل کرنے کے لئے جو کچھ کرنا پڑا وہ کروں گا۔

دیپ تو بنی راجہ میرا تے میں تیری رانی بن جاؤں

(شاہ، میں چاہتی ہوں کہ آپ میرے بادشاہ بنو، اور میں اپنی ملکہ بنوں۔)

امر جو ہو جائے دنیا تے عشق کہانی بن جاواں

(کاش ہماری محبت کی کہانی افسانوی بن جائے۔) www.kitabnagri.com

دیپ تو بنی راجہ میرا تے میں تیری رانی بن جاؤں

اوہ، شاہ، میں آپ کو اپنا بادشاہ بنانا پسند کروں گی، اور میں آپ کی ملکہ بنوں گی۔

امر جو ہو جائے دنیا تے عشق کہانی بن جاواں

(مجھے امید ہے کہ ہماری محبت کی کہانی تاریخ میں اتر جائے گی۔)

Posted On Kitab Nagri

دنیا تو میں لڑکے ہر اے دل میرا
بڑا آکھاتینو پیا میں۔۔۔ پایا دنیا تو میں لاڈ کے، ہائے!
(آخر کار آپ کو اپنی زندگی میں پانا میرے لیے کافی مشکل تھا۔ مجھے اس کے لیے پوری دنیا سے لڑنا
پڑا۔)

ایہ دل میرا جو دھڑکے جنی واری دھڑکے تیری لے دھڑکے
(جب بھی میرا دل دھڑکتا ہے، یہ آپ کے لیے دھڑکتا ہے۔)
ہر حال تے پالینا
(میں آپ کو ہر قیمت پر حاصل کروں گی۔)
سونگ کے بول ختم ہوتے ہی میرب اپنی ایڑیوں کو اٹھا کر اوپر کو اٹھی اور اپنے نازک سے لب پہلی بار
میرب نے خود سے رومان شاہ کے آتش لبوں پر رکھتے ہوئے۔
اپنی طرف سے محبت کا اظہار کیا تھا شاہ کے لیے یہ چھوٹی سی کوشش تھی۔ جب کہ میرب نے پوری
جان لگا کر اپنے لبوں کا لمس شاہ لبوں پر چھوڑا تھا۔

ہیپی برتھ ڈے شاہ ایڑیوں کو واپس زمین پر رکھتے ہوئے وہ شرماتے ہوئے شاہ سینے میں سر چھپا
گئی۔۔۔ تھینک یو جان شاہ تھینک یو سوچ کہاں تھی یار تم۔۔ شاہ نے مسکراتے ہوئے میرب کے گرد
بڑی محبت سے اپنے باہوں کا دائرہ تنگ کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

کیا مطلب میں اپنے گھر تھی شاہ۔۔۔۔۔ یار تم میرے پاس آ جاتی۔۔۔۔۔ شاہ کیسے آ جاتی تب میں بہت چھوٹی تھی نا۔۔۔۔۔ میری جان آ جاتی شاہ تمہیں سنبھال لیتا۔۔۔ تمہارا یہ روپ دیکھ کر تو شاہ پوری طرح سے ہمارا دیوانہ ہو چکا ہے۔۔۔۔۔ اس دیوانے شاہ کو آج کی رات سنبھال لینا۔ وہ مسکراتے ہوئے اس کے چہرے پر جھکنے لگا تھا۔۔۔۔۔ شاہ پلیز یہ سب آپ بعد میں کر لینا ابھی میرا اور سر پرانز ہے۔۔۔ شاہ کے لبوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے نفی میں سر کو ہلا کر بولی۔۔۔۔۔ جان شاہ ان سر پرانز کے چکر میں تم شاہ کو بہکا رہی ہو اور بہکاتے بہکاتے اگر شاہ ضرورت سے زیادہ بہک گیا تو تمہارے لیے مشکل کھڑی ہو جائے گی۔۔۔۔۔ گھمبیر آواز میں بولتا ہوا۔۔۔۔۔ خماری سے بھری نظروں سے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔۔۔۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

oooooooo

عاصم شاہ گہری نیند میں سویا ہوا تھا جب اسے اپنے ساتھ ایک نازک سے وجود کی نزدیکی محسوس ہوئی۔۔۔ چھوٹی چھوٹی گرم سانسیں اس کی گردن پر پڑ رہی تھیں۔ عاصم شاہ گہری نیند میں اپنی تیز دھڑکنوں کی رفتار سن کر جاگا تھا۔۔۔ عاصم شاہ کے لب مسکرائے تھے یہ دیکھ کر کہ شفا جو بجلی کڑکنے کی آواز سے شاید ڈر گئی تھی۔۔۔

جو کل تک خود دوری بنائے ہوئے تھی اب ساری حدوں کے باندھ توڑ کر خود سے اس کے ساتھ چپک کر اس کی گردن کے نزدیک سر رکھے ہوئے لیٹی تھی۔۔۔

وہ جاگ رہی تھی اس کی تیز ڈری ہوئی دھڑکنے یہ بتا رہی تھی کہ وہ باہر کڑکتی بجلی اور تیز بارش کی آواز سے ڈر رہی ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شفا ڈرنے کی ضرورت نہیں میں ہوں تمہارے پاس۔۔ اپنی مضبوط بازوؤں کے دائرے کو اس کے گرد بناتے ہوئے ایک محبت بھری آواز مرہا کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔۔

دیکھیں سر آپ مجھے غلط مت سمجھنا میں ایسی لڑکی نہیں ہوں مگر مجھے آسمانی بجلی کی آواز سے بہت ڈر لگتا ہے۔ اس کی منمنائی شرمندہ سی آواز سن کر عاصم شاہ کے لب مسکرا رہے تھے۔۔

پاگل لڑکی عاصم شاہ تمہیں کیسے بتائے کہ تمہارا یوں نزدیک ہونا اسے کتنا اچھا لگا ہے۔۔ وہ دل میں سوچ کر مسکرا دیا تھا۔۔

نہیں تم بے فکر رہو۔ میں تمہارے بارے میں ایسا کچھ بھی نہیں سوچتا ڈر کے وقت تو انسان گدھے کو بھی باپ بول لیتا ہے میں تو پھر تمہارا شوہر ہوں۔۔۔

ہاں میں نے بھی یہی سوچ کر!! وہ کچھ کہنے والی تھی مگر پھر اپنے لفظوں کا مفہوم خود ہی سمجھ کر چپ کر گئی۔۔ اس کی اس معصومیت پر عاصم شاہ مسکرا کر رہ گیا تھا۔۔۔

روم میں روشنی نہ ہونے کے برابر تھی۔ مدھم سی روم میں روشنی تھی۔ شاید لائٹ بھی نہیں تھی اسی لیے لیمپ بھی بند تھا۔۔

سر آپ کو پتہ ہے کہ میں نے ماہی سے بات کر لی ہے وہ مجھ سے بالکل ناراض نہیں۔۔ آپ کو پتہ ہے اس نے مجھے سمجھایا ہے کہ ہسبینڈ اور وائف کے بیچ میں کسی تیسری کو نہیں لاتے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

پھر تو مجھے ماہی کا جا کر شکریہ ادا کرنا پڑے گا کہ۔ اس نے شرافت سے خود کو ہمارے بیچ میں سے ہٹالیا ہے۔۔

عاصم شاہ اس کی معصوم باتوں سے خوش ہوتے ہوئے بولا تھا۔۔ جو پوری ایمانداری سے حرف باہر آپس میں ہوئی ہر بات عاصم شاہ کے گوش گزار رہی تھی۔۔ سر آپ میری بات سن رہے ہیں نا۔۔ عاصم شاہ کی جواب میں کوئی آواز نہ سن کر شفا نے چہرہ پیچھے کر کے دیکھتے ہوئے سوال کیا تھا۔۔

شفا اب عاصم شاہ کی مضبوط باہوں میں خود کو کافی حد تک ڈر سے محفوظ کر چکی تھی۔۔ ہم!! سن رہا ہوں۔۔ لیمپ کی مدھم سی روشنی میں عاصم شاہ کی بھٹکتی ہوئی نظر بار بار شفا کی نازک سی پنکھڑیوں پر جا رہی تھی۔ جو عاصم شاہ کی سننے کی صلاحیت کو متاثر کر رہی تھی۔۔ یہ چھوٹی سی معصوم لڑکی جو عمر میں اس سے آدھی تھی۔ اس کی مضبوط دل کی دھڑکنوں میں اشتیال برپا کر چکی تھی۔۔ وہ کچھ بول رہی تھی۔ مگر عاصم شاہ صرف اس کی لبوں کی جنبش دیکھ رہا تھا۔۔ اچانک بے اختیار ہوتا ہوا وہ تھوڑا سا سر اٹھا کر جھکتے ہوئے اس کی نازک پنکھڑیوں پر اپنے لب رکھ کر قید میں لے گیا۔۔

یہ سب کچھ عاصم شاہ نے اتنا اچانک کیا کہ شفا کو سنبھلنے کا موقع نہیں ملا۔

اس کی پنکھڑیوں کی نمی بے قراری سے پیتے ہوئے وہ مدھوش سا ہوتا جا رہا تھا۔

وہ ننھی سے جان عاصم شاہ کے نیچے پڑی اپنی سانسوں کو بحال کرنے کے لیے مچل رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنی اب سانسوں کو بحال کرنے کے لیے پوری جدوجہد کے ساتھ اس کے سینے پر دونوں ہاتھ رکھے ہوئے اسے پیچھے کودھکیلنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

مگر عاصم شاہ اپنی کسرتی وجود کو لیے اس پر براجمان ہوا اپنی جگہ سے ٹس سے مس بھی نہیں ہو رہا تھا۔۔

سانسوں کے لیے تڑپتی ہوئی شفا نے اپنی دفاع کے لیے عاصم شاہ کے بالوں کو پیچھے سے پکڑتے ہوئے بے دردی سے کھینچا۔۔ شفا نے اپنے بچاؤ کے لیے چھوٹی سی جو کوشش کی عاصم شاہ اس کی کوشش پر قربان ہوتے اپنے لبوں کے اندر ہی مسکرایا۔۔

مگر وہ اب بھی اس پر برقراری سے جھکا ہوا سانسوں کو کھینچ رہا تھا۔ مگر اس کی اکھڑی ہوئی سانسیں اور تڑپتے ہوئے نازک سے وجود کو دیکھ عاصم شاہ کو اپنی سختی اور شدت کا احساس ہوا۔۔

Kitab Nagri

عاصم شاہ نے اس کی اکھڑی ہوئی سانسوں کو بحال کرنے کے لیے اپنی سانسیں اس کے اندر اندیلنا شروع کر دی۔۔ وہ جو سانسوں کے لیے تڑپ رہی تھی سانسیں ملتے ہی عاصم شاہ کی سانسوں کو اپنے اندر کھینچنے لگی۔۔۔

کچھ سیکنڈ کے بعد جب عاصم شاہ نے محسوس کیا کہ اس کی سانسیں بحال ہو چکی ہیں تو، اس نے واپس سے اپنا عمل شروع کیا۔

Posted On Kitab Nagri

شفا کی سانسوں کو اپنے اندر کھینچنے لگا۔

اب کی بار عاصم شاہ کا ایک ہاتھ شفا کے نازک سی گردن پر آگئے۔ اس کی نمی کو پی کر اپنی مرضی سے اس کی جان بخشتے ہوئے لبوں کو آزادی دے کر پیچھے ہوا۔

شفا نے غصے سے بھری ہوئی نظروں سے عاصم شاہ کی اس حرکت پر دیکھا۔ جو کہ اپنی حرکت پر ذرا سا بھی شرمندہ نہیں تھا۔

مائی لو! میری طرف اس طرح دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے ساری سر حدیں تم خود توڑ کر میرے پاس آئی ہو۔

تو اتنا تو پھر ہونا ہی تھا باہر کڑکتی بجلی تیز بارش روم اندر محبوب آپ کے بستر میں آپ کی سانسوں سے زیادہ قریب تو بھی بندہ بشر ہوں بہک سکتا ہوں اور بہک گیا۔

ویسے بھی پورے حق رکھتا ہوں اگر استعمال نہیں کر رہا تو وہ تو میری شرافت ہے۔ ویسے آج میری شرافت کو تم نے خراب کیا ہے۔ اس میں میری کوئی غلطی نہیں تھی۔ میں ایسا بندہ نہیں۔ میں تو بہت شریف ہوں۔

مسکراتی نظروں سے اس کے دلکش سراپے پر نظر گاڑی ہوئے تھا۔ جی آپ کی شرافت کچھ دیر پہلے میں نے دیکھی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

- غصے سے عاصم شاہ کی جانب دیکھتے ہوئے پیچھے ہوتے ہوئے بولی --- دور ہٹے مجھے سونے دیں ---
اوہوں اب ایسا کچھ نہیں ہونے والا اسے قمر سے کھینچتے ہوئے اپنے قریب کر لیا --- سس --- سر ---
آپ نے کہا تھا کہ آپ کبھی میرے ساتھ زبردستی نہیں کریں گے ---

بالکل صحیح کہا تھا اور پوری ایمانداری کے ساتھ میں کبھی تمہارے ساتھ زبردستی کروں گا بھی نہیں

مگر ان خوبصورت لمحوں کو جینے کا مجھے پورا حق ہے۔ اور یہ حق تم نے خود میری پناہوں میں آکر مجھے دیا
ہے ---

عاصم شاہ دوبارہ اس کے ہونٹوں پر جھک گیا --- ایک بار پھر سے گڑیا جیسی شفا --- عاصم شاہ کے
رحم و کرم پر سانسوں کے لیے تڑپ رہی تھی ---
www.kitabnagri.com

oooooooooooo,

مہک طبیعت زیادہ خراب ہے تو ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں --- نہیں صبح چلیں گے ابھی رات بہت ہو گئی
ہے --- مہک ہم لوگ جنگل میں نہیں بیٹھے کراچی اتنا بڑا شہر ہے پوری رات یہاں پر ہر سہولت

Posted On Kitab Nagri

موجود ہوتی ہے۔ تم اٹھو میرے ساتھ ڈاکٹر کے پاس چلو۔۔ وہ کب سے بہت بے چینی سی محسوس کر رہی تھی۔۔۔

احمر نے کافی بار پوچھا مگر مہک کے ڈال دیا اب احمر خود سے محسوس کرتے ہوئے زبردستی اسے ڈاکٹر کے پاس لیجانے کا بول رہا تھا۔۔

مہک کا چھٹا مہینہ شروع ہو چکا تھا اب مہک کا جسم پہلے سے کافی برا بھرا اور پیٹ بھی بڑا ہوا نظر آنے لگا تھا۔

اسے دیکھ کر احمر کبھی کبھی اس گولو مولو کہہ کر تنگ کیا کرتا۔۔ مگر کچھ دن سے مہک کی طبیعت بہت اسیٹ رہنے لگی تھی۔۔

احمر کی ماں بھی یہی مشورہ دے چکی تھی کہ مہک کو ایک بار ڈاکٹر کو ڈاکٹر کے پاس لیکر جانا چاہیے۔۔

پر یگنسی کی وجہ سے میں تھوڑی سی چڑچڑی ہو گئی تھی۔۔۔ کسی بات پر اڑ جاتی تو پھر احمر اس سے منوانے کی ضد کم ہی کرتا تھا۔۔ مگر اس بار بات اس کی صحت کی تھی۔۔ اس لیے احمر نے اسے زبردستی ڈاکٹر کے پاس جانے کا فیصلہ کیا۔۔

احمر پلینز ابھی سو جائیں میں صبح آپ کے ساتھ ڈاکٹر کے پاس ضرور جاؤں گی مگر اس وقت مجھے سونے دیں مجھے نیند آرہی ہے کروٹ بدل کر آنکھیں بند کیے لیٹ گئی۔۔۔ مہک کوئی پریشانی ہے؟؟ احمر نے کروٹ لے کر خود کو اس کے قریب کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔ احمر کا ایک ہاتھ اس کی کمر سے ہو کر اس

Posted On Kitab Nagri

کے پیٹ پر رکھا ہوا تھا۔۔۔ نہیں احمر کوئی پریشانی نہیں ہے آپ پریشان نہیں ہوں میں بالکل ٹھیک ہوں اور ایسی حالت میں ایسا ہو جاتا ہے بے چینی ہونا ایک عام سی بات ہے۔۔

آپ پریشان نہیں ہوں احمر کو اپنے لیے فکر مند دیکھ کر میں پیچھے کی جانب ہاتھ موڑ کر اس کی سخت داڑھی والی گال پر اپنا رکھتے ہوئے رب کر رہی تھی۔۔ آئی لو یو احمر میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں۔۔۔۔ نہیں میں تمہیں زیادہ پیار کرتا ہوں اس کی گال پر اپنے لب رکھ کس کرتے ہوئے احمر محبت بھرے لہجے سے بولا۔۔۔ جانتی ہوں کہ آپ مجھ سے زیادہ پیار کرتے ہیں اگر آپ مجھ سے زیادہ پیار نہ کرتے تو آج مہک اتنی خوبصورت لائف کی حقدار نہیں تھی جو آپ کی محبت نے مجھے دی ہے۔۔۔۔ مہک بے بی میرا یہ مطلب نہیں تھا کیوں ہر بار بات کو ماضی کی طرف موڑ دیتی ہو میں تو صرف اپنی محبت کا تمہاری محبت سے مقابلہ کر رہا تھا۔۔۔

ہاں میں مجھے لگتا ہے کہ میں تمہیں بہت زیادہ پیار کرتا ہوں۔۔۔ تم مجھ سے کم پیار کرتی ہو۔۔۔ احمر اپنے لبوں کے لمس اس کی نازک سی گال پر محبت سے چھوڑتے ہوئے محبت جتا رہا تھا۔۔۔

ہاں میں نے بھی تو اپنی محبت کا آپ کی محبت سے مقابلہ کر کے ہی بتایا ہے کہ آپ کی محبت میری محبت سے زیادہ اچھی ہے۔۔۔ احمر کے ہاتھ کو پیٹ سے اٹھا کر لبوں سے لگاتے ہوئے سینے سے لگالیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

میں نے آپ کو محبت کی کیونکہ آپ محبت کے لائق تھے آپ نے مجھ سے محبت کی یہ بڑی بات ہے کیونکہ میں آپ کی محبت ڈیزرو نہیں کرتی تھی۔۔۔

احمر آپ نے مجھے اتنی خوبصورت زندگی دی جس کا میں نے تصور نہیں کیا تھا اس کی سینے پر اپنی پشت رکھے ہوئے کروٹ دوسری جانب لیے لیٹی تھی۔۔۔

اپنا ایک ہاتھ اس کے چہرے پر محبت سے ر ب کرتے ہوئے بول رہی تھی۔ مہک پلیز اتنا گہرائی میں مت سوچا کرو میں بہت خوش ہوں کہ مجھے تم جیسی لائف پارٹنر ملی۔۔۔۔۔ جو گزر گیا اس کو یاد کر کے خود

کو تکلیف مت دیا کرو۔۔۔ احمر نے اس کے گرد اپنی باہوں کا دائرہ نرمی سے تنگ کرتے ہوئے کہا۔۔۔ احمر کبھی کبھی انسان جو ماضی میں اپنی بے وقوفی ہوں کی وجہ سے گناہ کرتا ہے وہ گلٹ آپ کو آنے والی زندگی میں سکون سے جینے نہیں دیتا۔۔۔۔۔ میرے ساتھ بھی شاید کچھ ایسا ہے میں نہیں سوچنا چاہتی میرب کے بارے میں مگر مجھے رہ رہ کر مجھے میرب کے ساتھ کی ہوئی زیادتی یاد آتی ہے۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میں نے اس کی زندگی میں آنے والی پہلی خوشی کو کتنی بے دردی سے اس سے چھین لیا تھا۔ اور احمر آپ کو پتہ ہے کہ اب اس کا کیس میں بہت زیادہ پیچیدہ ہیں۔۔

میری اس کی ڈاکٹر سے بات ہوئی تھی اور میرب کی جان کو خطرہ ہے مہک نے اپنا ڈر اور دکھ ظاہر کیا تو احمر کو سمجھ آ گیا تھا کہ مہک کی بے چینی کی وجہ کیا ہے۔۔۔

مہک ہم اللہ تعالیٰ سے اچھے کی امید رکھ سکتے ہیں جو گزر گیا ہم اس وقت کو تو واپس نہیں لاسکتے۔۔۔
اللہ تعالیٰ میرب بھابھی کو تندرستی اور صحت دے اور اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو بھی صحیح سلامت رکھے۔۔

میں بھی پریشان ہو گیا ہوں یا رتمہاری اس بات سے کیونکہ رومان نے تو کبھی ہم سے یہ مسئلہ ڈسکس نہیں کیا۔۔

میں تو بہت خوش تھا کہ رومان شاہ کے گھر میں پھر سے خوشخبری ہے۔۔

www.kitabnagri.com

احمر سچ میں بہت پریشان ہو گیا تھا میرب کی حالت کا سن کر۔۔ دونوں کافی دیر تک اسی مدے پر بات کرتے رہے۔۔ احمر مہک کو سمجھا کر پرسکون کر کے سلا چکا تھا۔۔ جبکہ خود گہری سوچ میں گم لیٹا تھا۔۔۔۔

oooooo

Posted On Kitab Nagri

شفا۔ مائی لواٹھ جاؤرات کو تو تم گھر گھور کر آنکھیں دکھا رہی تھی۔۔ اب اپنی پر اپرٹی پر براجمان ہو کر لیٹی ہوئی ہو۔

عاصم شاہ صبح صبح مسکراتے لبوں سے شفا کو جگ رہا تھا۔۔

جو عاصم شاہ کے سینے پر اپنا سر رکھے گہری نیند میں سو رہی تھی۔۔ جب انسان کو نیند آتی ہے تو انسان پتھر پر بھی سر رکھ کر سو جاتا ہے۔۔ شفا نے آنکھ کھلتے ہی عاصم شاہ کی بات کا جواب دیا تھا۔۔

مگر میری جان میں پتھر نہیں ہوں میرے اچھے خاصے مردوں والے جذبات ہیں جو کسی بھی ٹائم جاگ سکتے ہیں۔۔ اگر پتھر کے ارمان جاگ گئے تو پھر تمہیں ہی مشکل ہوگی عاصم شاہ صبح صبح اس کی کمر پر ہاتھ رکھتے اسی پوزیشن میں کروٹ لے کر اس کے اوپر آگیا۔۔

ہٹے سر صبح صبح آپ میرے ساتھ کوئی بھی بد تمیزی نہیں کریں گے۔۔ وہ عاصم شاہ کی خوبصورت جذبے کو بد تمیزی کا نام دے چکی تھی۔۔

مائی لو مجھے سر نہیں بولا کرو یہ سر والا شوق تم بچا کے رکھو کالج میں جا کر سر بول لیا کرنا اجازت ہے میری طرف سے۔۔۔

مسکراتے ہوئے پنکھڑیوں کو چوم لیا۔ آپ پھر صبح صبح شروع ہو گئے اپنی پنکھڑیوں کو ہتھیلی سے رگڑتے ہوئے غصے سے جھنجھلا کر بولی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

کیونکہ رات کو عاصم شاہ نے اس کو سانسوں کے لیے کافی حد تک تڑپایا تھا جس کو وہ ابھی تک بھولی ہی نہیں تھی۔ صبح صبح عاصم شاہ کو سی ٹون میں دیکھ کر شفا گھبرا اٹھی تھی۔۔

کیا کروں اتنی خوبصورت بیوی ہو اور وہ بھی اتنے نزدیک تو کبخت اپنے دل کو کوئی سنبھالے بھی کیسے۔۔ اس کی گردن ہر لب رکھ کر چومتے ہوئے اسے سسکنے پر مجبور کر رہا تھا۔۔ اس سر۔۔ نن۔۔ نئی۔۔ وہ سسکتے ہوئے بولی تھی۔۔

شفا تمہاری اجازت کے بغیر حد کر اس نہیں کروں گا۔۔ مگر یہ چھوٹے چھوٹے محبت بھرے لمحوں کے لیے مجھے روکامت کرو۔۔

پورا حق رکھتا ہوں تم پر اور بے حد محبت بھی کرتا ہوں تو پھر یہ مزاحمت کی وجہ مجھے سمجھ نہیں آتی۔۔ گردن پر لبوں کے لمس چھوڑتے ہوئے آہستہ سے بولا۔۔ جو آپ کر رہے ہیں اس کو بھی حد کر اس کرنا ہی کہتے ہیں۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

چلو حد کر اس کرنا ہی کہتے ہوں گے مگر ایسی چھوٹی موٹی حدیں پیار میں کر اس ہو جاتی ہیں۔ گردن پر جھکے ہوئے خمار زدہ لہجے میں بولا۔۔

آپ ہٹیں مجھے بھوک لگی ہے اپنے ہاتھوں کو اس کے کاندھوں پر رکھتے ہوئے خود کو اس سے بچانے کے لیے کہا اس کے لبوں کے لمس معصوم سی شفا کو بہت تڑپا رہے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

کیا کھانا ہے میں ابھی بنا دیتا ہوں تم فریش ہو جاؤ بچوں کی طرح اس کی بھوکا خیال کرتے ہوئے پیچھے ہٹنے لگا۔ آج سنڈے تھا تو دونوں کافی لیٹ تک سوتے رہے۔۔

کچھ خاص نہیں جو آپ کھائیں گے میں بھی وہ کھالوں گی۔۔ وہ اپنے بالوں کا جوڑا بناتے ہوئے اٹھ کر بیٹھنے لگی تھی کہ عاصم شاہ واپس سے ایک دم کے اوپر جھک گیا۔۔

میں تو تمہیں کھاؤں گا ان پنکھڑیوں سے جو سپیوں کا سوچ لو کہ تم بھی یہی کھانا چاہتی ہو شرارتی ہوتا ہوا گہری نظروں سے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر مسکرایا۔۔

سر آپ کو پتہ ہے آپ کتنے ٹھہر کی ہیں!! اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کے پیچھے کرتے ہوئے جلدی سے بیڈ سے نیچے اتر گئی۔

مسز عاصم شاہ غلط الزام لگا رہی ہو بیوی ہو میری، اور بیوی سے پیار کرنا ٹھہر کی پن نہیں ہوتا۔۔۔ وہ اپنی شرٹ کو سیدھا کرتے ہوئے بیٹھتے کھڑا اسے گہری نظروں سے دیکھ مسکرا رہا تھا۔ جو بڑی چالاکی سے بیڈ سے اتر کر اس سے کافی دور جا کر۔ گھڑی ہو گئی تھی۔۔

بھوکی بیوی سے پیار نہیں کیا جاتا پہلے آپ مجھے کھانا دیں۔۔ عاصم شاہ اس کی بات پر مسکرا دیا تھا۔۔۔ وہ خوش تھا یہ دیکھ کر کہ شفا میں ہچکچاہٹ بہت کم ہو رہی تھی۔ وہ اس سے گھل مل رہی تھی۔ اس سے اپنے دل کی بات بنا کسی تکلف کہہ رہے تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اب جو اس میں گھبراہٹ باقی تھی وہ اس کی فطرتی شرم و حیا تھی جو کہ عاصم شاہ کو بہت اچھی لگتی تھی۔۔

فریش جاؤ میں ناشتہ بناتا ہوں۔ بلکہ پہلے میں فریش ہو لیتا ہوں وہ کہتے ہوئے واش روم میں چلا گیا تھا۔۔ جبکہ باہر کھڑی ہوئی شفا اپنے نچلے ہونٹ کے کنارے کو دباتے ہوئے شرما کر مسکرا دی۔۔ شفا کو خوبصورت ہینڈ سم عاصم شاہ اچھا لگنے لگا تھا جو اسے ہر وقت بچوں کی طرح ٹریٹ کرتا رہتا تھا۔۔

oooooooo

میرب رومان شاہ کا ہاتھ پکڑ کر ٹیبل کی جانب لائی جہاں پر ایک خوبصورت برتھ ڈے کیک رکھا ہوا تھا۔ جس پر بہت خوبصورتی سے رومان شاہ پیپی برتھ ڈے لکھا ہوا تھا۔ پیپی برتھ ڈے شاہ۔۔ شاہ کے کیک کٹ کرتے ہی میرب مسکراتے ہوئے بول کر شاہ کے سینے سے لگ گئی اپنے دونوں بازو اس کی کمر میں ڈالے ہوئے کس چکی تھی۔۔۔

www.kitabnagri.com

تھینک یو جان شاہ یہ برتھ ڈے میں ہمیشہ یاد رکھوں گا اتنا خوبصورت سر پر انڈیا ہے تم نے مجھے۔ جسے رومان شاہ سالوں نہیں بھول سکتا۔۔ اسے اپنی باہوں کے دائرے میں کستے ہوئے جھک کر اس کے گال پر لب رکھ کے زور سے چومتے ہوئے کہا۔۔ شاہ نے کیک میرب یہ لبوں سے لگا کر تھینک یو جانی شاہ کہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

میرب نے پیچھے ہٹ کر کٹ کیے ہوئے کیک کے پیس کو اٹھایا جبکہ کیک کو دیکھ کر رومان شان ہے نفی میں سر کو ہلایا۔

میرب سمجھ گئی کہ شاہ اس طرح سے کیک نہیں کھانا چاہتا آخر اتنا تو وہ رومان شاہ کو سمجھ چکی تھی۔ رومان شاہ کو کیک اپنی سٹائل میں ہی کھانا تھا اس نے مسکراتے ہوئے کیک بنا کسی بحث کے رکھ دیا تھا۔ کھالیجیے جیسے آپ کو اپنا برتھ ڈے کیک کھانا ہے آج آپ کی برتھ ڈے ہے تو میں آپ کو بالکل بھی ناراض نہیں کروں گی۔

وہ مسکراتے ہوئے نظریں نیچے جھکا کر بول۔ ہائے جان شاہ نہ کرو یا نہ کرو مار رہی ہے تمہاری ادائیں مجھے! شاہ تو ویسے ہی تم پر فدا رہتا ہے! جان دے ٹوٹے اگر ایسے ہی کرتی رہی تو شاہ تو اپنا آپ نہیں سنبھال سکے گا۔

اور میری جان کی اس وقت جو کنڈیشن ایسے میں تم پر سختی بھی نہیں کر سکتا۔ کیا چاہتی ہو جان شاہ۔ شاہ کو یوں تڑپا کر اس کی حالت سے محفوظ ہو رہی ہو۔

مسکراتے ہوئے اپنے دونوں مضبوط بازو اس کے گرد لپیٹے ہوئے سختی سے اسے اپنے سینے سے لگا کر ایک گہری سانس کھینچتے ہوئے بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میرب کبھی اپنے شاہ کو یوں تڑپا اور ترسا نہیں سکتی۔۔ میرب آپ کی ہے آپ کا پورا حق ہے میرب پر۔۔ آج کے دن اپنی محبت جیسے چاہیں مجھ پر نچھاور کر سکتے ہیں۔۔۔

بس ہمارے بے بی کو کوئی مسئلہ نہیں ہونا چاہیے۔۔ وہ شرم سے لال ہوتے ہوئے نظریں اس کے سینے پر گاڑے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں سے شاہ کے سینے سے قمیض کو مٹھیوں میں میچے ہوئے کھڑی تھی۔۔ میرے بے بی کو اپنے بے بی کی بہت فکر ہے۔۔ کچھ نہیں ہونے دوں گا ہمارے بے بی کو بے فکر رہو۔۔۔۔۔ بس تم مجھے ایک گفٹ دو وہ بھی میری پسند کا۔۔ شاہ میں آپ کے لیے گفٹ تو لے آئی ہوں۔ ادا اس سامنہ بنا کر کہا۔۔ آپ کی پسند کا گفٹ بھی صبح لے آؤں گی۔ بنا شاہ کی پوری بات سنی وہ بولی تھی۔۔۔

میری پسند کا گفٹ تم مجھے ابھی دے سکتی ہو۔۔ اس کے ادا اس چہرے کو دیکھ کہا۔

اچھا بتائیں پھر میں ابھی آپ کو آپ کی پسند کا گفٹ دے دیتی ہوں۔۔ آج میرب اپنے شاہ کی برتھ
ڈے میں کوئی کٹر چھوڑنا نہیں چاہتی تھی۔۔

مجھے ہماری انیورسری والی میری فیورٹ ساڑی پہن کر دکھاؤ۔

شاہ پلینز کچھ بھی اور بول دیں آپ کو پتہ ہے نا وہ ساڑی کتنی ننگی پننگی ہے۔ اینیور تھری پر پہن کر مجھے کتنی شرم آرہی تھی۔۔۔ جان شاہ روم میں ہم دونوں کے سوا کوئی نہیں ہے۔۔۔ میری جان مجھے سے

Posted On Kitab Nagri

کیسا شرمنا۔ ابھی تم نے کہا کہ تم شاہ کی ہ۔۔۔ تو پھر شاہ تمہیں ہر حال میں دیکھنے کا حق رکھتا ہے۔۔۔ کہتے ہوئے اس کے کان کی لو کو چوم لیا۔۔۔ وہ سسکی بھرتے ہوئے پیچھے ہوئی۔۔۔ پلیز!! پہن کے دکھا دو۔۔۔ شاہ کے لیے یہ سب سے زبردست گفٹ ہو گا۔۔۔

اس کی کمر پر ہاتھ رکھ کر نرمی سے واپس اپنے قریب کرتے ہوئے سرگوشی کی۔۔۔ ٹھیک ہے پھر پلیز آپ مجھے گھور گھور کر نہیں دیکھیں گے۔ پرومیں کریں۔۔۔

جان شاہ میں وعدہ تو کر لوں گا مگر تم اچھی طرح سے جانتی ہو شاہ کو اپنا ایسا وعدہ توڑنے میں کتنا ٹائم لگتا ہے۔۔۔ بہتر ہے کہ تم مجھ سے وعدہ نہیں لو۔۔۔ میں کوشش کروں گا۔ اور میں جانتا ہوں کہ میری کوشش نے بھی ناکام ہی ہونا ہے۔۔۔ وہ مسکراتے ہوئے سرگوشی میں بول رہا تھا۔۔۔

میرب نے شاہ کی ایمانداری پر ہنستے ہوئے شاہ کے فولادی سینے پر پیار سے دو مکے برساتے ہوئے شاہ کے چہرے کی جانب دیکھا جہاں پر شاہ کے ہنسے سے ڈمپل واضح ہو گئے۔ شاہ کے ڈمپل دیکھ کر میرب نے دل میں ماشاء اللہ کہا تھا۔

www.kitabnagri.com

وہ روم سے باہر نکل کر جاری تھی۔

کہاں جا رہی ہو بتاتی تو جاؤ!! شاہ نے پیچھے سے آواز لگائی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

آپ کی پسند کا گفٹ ہی ریڈی کرنے جا رہی ہوں وہ بنے مڑے ہوئے بولی تھی۔۔ تھینک یو سوچ جان شاہ!! کہتے ہوئے اپنے گفٹ کے انتظار میں وہی صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔۔ کچھ دیر انتظار کرنے کے بعد میرب شاہ کی فیورٹ ساڑی پہنے ہوئے نظریں جھکائے شاہ کے دل پر بجلیاں گراتی ہوئی آچکی تھی۔۔ مائی بیوٹی فل وائف۔ شاہ اپنی جان پر قربان۔۔ میرب کے ہاتھ کو پکڑ کر اپنے پاس کرتے ہوئے شاہ مسکرا دیا۔۔

کیک میرب کے لبوں پر لگاتے ہوئے۔ شاہ نے اپنے من پسند انداز سے کیک کھایا۔۔ میرب کی سانسوں کو تنگ کرتے ہوئے اسے اپنی گود میں اٹھا کر روم کی جانب لے جا رہا تھا۔ شاہ کے گلے میں اپنے بازوؤں کا ہار ڈالے آنکھیں بند کیے شاہ کے رحم و کرم پر تھی۔۔ سٹڈی روم سے روم کے اندر آتے ہوئے میرب کے چہرے پر لمسوں بارش کی کرتے ہوئے اسے سسکنے پر مجبور کر رکھا تھا۔۔

اسے نرمی سے تکیے پر سر رکھ کر بیڈ پر لیٹا دیا۔ اپنی شرٹ کے بٹن کھول کر اپنے کسرتی وجود سے اتار کر پھینک چکا تھا۔۔ میرب کے دل والا مقام اوپر نیچے ہوتے دیکھ کر شاہ کے جذباتوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر میرب کو بھگونے کے لیے بیقرار تھا۔ شاہ اس کے چہرے پر جھک چکا تھا۔۔ اپنے لب اس کی پنکڑیوں پر رکھ کر قید میں لے گیا۔ اس کی سانسوں کو اپنے اندر کھینچ کر پینے لگا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- میرب کی حالت پر رحم کھاتے ہوئے اس سے آزادی بخشی۔ وہ جلدی سے کروٹ لے کر خود کی سانسیں بحال کرنے لگی۔۔۔

شاہ کی نظروں کے سامنے میرب کی دودھ جیسی گوری رنگت والی کمر تھی جسے دیکھ کر شاہ بے قابو سا ہو کر میرب کی کمر پر جھک گیا۔۔

اسکی ساڈی کے سٹریپ پر لب رکھتے ہوئے سٹریپ کھول کر وہاں پر دانتوں کی چپن کے ساتھ لمس چھوڑا۔۔ وہ سسک اٹھی تھی۔۔ اپنا مضبوط ہاتھ اس کے اوپر سے لیجاتے ہوئے اس کے خوبصورت ابھار پر رکھ کر اس کی کمر پر لمس چھوڑنے لگا۔۔۔

وہ شاہ کے ہاتھ کی سختی سے تڑپ کر سسکنے لگی تھی۔۔ شاہ ہمیشہ کی طرح بے قابو سا ہو کر اپنی دھن میں مست میرب پر محبت کی بارش زور و شوروں سے برسانے لگا تھا۔۔۔

اپنی طرف سے وہ پوری کوشش کر رہا تھا کہ وہ سختی سے نہیں نرمی سے پیش آئے۔ مگر رومان شاہ کی محبت تھی میرب کو تڑپنا تو پڑھنا ہی تھا۔۔۔
www.kitabnagri.com

اپنی من مانیاں کرتے ہوئے۔ شاہ نے اس کے وجود پر کپڑے نہ ہونے کے برابر چھوڑے تھے۔۔ اس کو چادر کے اندر لپیٹے ہوئے لمسوں کی بارش اس کے خوبصورت جسم کی رانائیوں پر بکھیر رہا تھا۔ وہ سسک رہی تھی۔۔ آج اس نے سسکنے کے باوجود شاہ کے لیے کوئی مزاحمت کھڑی نہیں کی۔۔ وہ اپنے شاہ کو برتھڈے پر اس کی من مانیوں کا سپیشل تحفہ دینا چاہتی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ آنکھیں بند کیے ہوئے دونوں ہاتھ چادر پر رکھے چادر کو مٹھیوں میں میچے ہوئے تھی۔۔۔
شاہ نے اپنے ہاتھ اس کی ہتھیلیوں پر رکھتے ہوئے چادر سے چھڑا کر اپنے ہاتھوں کے نیچے دبالیے

اس کے دل والے مقام پر اپنے لب رکھتے ہوئے چوم کر اسی سسکنے پر مجبور کر رہا تھا۔
کبھی نرمی تو کبھی سختی کرتے ہوئے اپنی محبت کی بارش اس پر برساتا جا رہا تھا۔ ایک اور خوبصورت رات
داستان رومان شاہ کی محبت میں لکھ رہی تھی۔۔۔

oooooooo

ڈاکٹر ایوری تھنگ اوکے کوئی سیریس ملا تو نہیں ہے! احمر مہک کو لے کر اس کی ڈاکٹر کے پاس آیا تھا۔
بہت فکر مندی سے ڈاکٹر کے سامنے بیٹھا پریشان کن لہجے میں ڈاکٹر سے پوچھ رہا تھا۔
دیکھیے مسٹر احمر بظاہر تو سب کچھ ٹھیک ہے مگر شاید ان کو کسی بات کا سٹریس ہے۔ جس کی وجہ سے یہ
مینٹلی طور پر بے چین رہتی ہیں۔ ڈاکٹر نے سوچتے ہوئے نظروں سے مہک جانب دیکھتے ہوئے کہا۔
جو احمر کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

تو آپ کے کہنے کے مطابق ان کی بے چینی گھبراہٹ ان کے ذہنی سٹریس کی وجہ سے ہے۔۔۔ جی
بالکل کیونکہ اور تو کوئی پرابلم مجھے نظر نہیں آرہی۔

Posted On Kitab Nagri

ان کے سب ٹیسٹ کلیئر ہیں ان کا بے بی بالکل ٹھیک ہے۔۔ یہ خود بالکل صحت مند ہیں۔ تو میرے خیال سے یہی وجہ ہے جو یہ بے چین رہتی ہیں۔۔

اب ان کو کیا سٹریس ہے یہ تو آپ لوگ ہی جانتے ہو۔۔۔ پلیز آپ لوگ کوشش کریں کہ یہ ذہنی پریشانی کا شکار نہیں رہے۔۔۔

جو بھی معاملات ہیں یا گھر میں کوئی پریشانی ہے آپ اس کو آپس میں بیٹھ کر سلجھائیں۔ کیونکہ ان کا پریشان رہنا ماں اور بچے کے لیے آگے چل کر پرابلم کر سیٹ کر سکتا ہے۔

اور میں ان کے لیے یہ میڈیسن لکھ رہی ہوں یہ ان کو روز بلا ناغہ دیتے رہیں۔ اور یہ آرام کریں باقی اللہ تعالیٰ سب بہتر کرے گا۔۔

ڈاکٹر دوائیوں کی لسٹ احمر کی جانب بڑھاتے ہوئے بولی تھی۔۔ تھینک یو سوچ ڈاکٹر۔ احمر ڈاکٹر کے ہاتھ سے فائل لیتے ہوئے بولا تھا۔۔ مینشن ناٹ بی کیر فل ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے دونوں کی جانب دیکھ کر کہا۔۔

احمر لسٹ لے کر مہک کا ہاتھ پکڑے ڈاکٹر کے کلنک سے باہر نکل آیا۔ احمر آپ پریشان نہیں ہوں میں انشاء اللہ ٹھیک ہو جاؤں گی۔ اور میں کوشش کروں گی کہ میں کسی بھی طرح کا سٹریس نہ لوں۔۔ گاڑی میں بیٹھتے ہوئے مہک نے احمر کے اترے ہوئے چہرے کو دیکھ کر کہا۔۔۔

تھینک یو مہک تم خود کو ٹینشن سے دور رکھنے کی کوشش کرو گی تو مجھے بہت اچھا لگے گا۔۔

Posted On Kitab Nagri

سپاٹ سے لہجے میں احمر نے مہک کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔ اور گاڑی گھر کی جانب موڑ دی۔۔ احمر آپ مجھ سے ناراض ہیں۔۔ احمر کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے جھک کر کے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔

نہیں ناراض نہیں ہوں بس تم سے یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ تم سب پریشانیوں کو خود سے دور رکھو۔ ہمارے بچے کا اور خود کا خیال رکھو۔۔

میں تم دونوں کے بغیر خود کو ادھورا محسوس کرتا ہوں۔ بہت سے خواب سجالے ہیں میں نے ہماری آنے والی زندگی کے لیے۔ وہ گاڑی کا سٹرنگ سنبھالے ہوئے اس کی جانب دیکھ کر بولتے ہوئے واپس سٹرنگ پر نظر جما چکا تھا۔۔

میں پوری کوشش کروں گی کہ آپ کو میری جانب سے کوئی شکایت نہ ملے اب آپ اپنے چہرے سے اداسی ہٹا کر خوش ہو کر دکھائیں۔۔

مجھے آپ کا یہ لٹکا ہوا چہرہ اچھا نہیں لگتا احمر نے مسکرا کر اس کی جانب دیکھا۔ ہاں تو تم اپنا خیال رکھو احمر کا چہرہ ہمیشہ مسکراتا ہی تمہیں ملے گا۔۔
کچھ کھاؤ گی !!

ہوں !!!

Posted On Kitab Nagri

کیا؟؟؟

گول گپے!!

مہک کچھ ہیلدی کھالویار!!

نہیں مجھے گول گپے ہی کھانے ہے۔

آپ مردوں کو بالکل سمجھ میں نہیں آتا کہ عورتوں کا ایسی حالت میں کھٹی چیزیں کھانے کو کتنا دل کرتا ہے۔۔

ہاں بھی ہمیں کیسے پتہ ہو گا ہم کبھی پریگنٹ تھوڑے ہوئے ہیں۔۔

احمر قہقہہ لگا کر ہنستے ہوئے بولا تھا۔ احمر نے مہک کی فیورٹ پانی گول گپے والی دکان کے سامنے گاڑی روکی۔

وہ جانتا تھا کہ مہک کو گاڑی میں بیٹھ کر ہی تازے گول گپے کھانے ہی۔۔ وہ پارسل کیے ہوئے گول گپے نہیں کھاتی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

بیٹھو میں ابھی لے کر آتا ہوں احمر نے مہک کے لیے دوپلیٹ تیار کروائی تھی۔ جن کو مہک نے ہمیشہ ترہاں چٹم کر دیا۔۔ ہیلدی چیزیں تو مہک سے کھائی نہیں جاتی تھی۔ مگر گول گپو جیسی چیزیں مہک کھانے میں منٹ لگاتی تھی۔۔ مہک تم یہ کھٹا پانی مت پیو یار میرے بچے کا گلا خراب ہو جائے گا۔۔ مہک کو کھٹے پانی کے گھونٹ لیتے ہوئے دیکھ احمر نے آنکھیں بند کر کے کہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

کوئی نہیں آپ یہ بچے کا گلا خراب ہوتا وہ بھی چٹارے لے کر کھا رہا ہے مہک کے کہنے پر۔۔ دونوں ہنسنے لگے تھے۔

oooooooo

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

ابا سائیں میں ذرا یعقوب کی زمینوں کے حوالے سے دو دن کے لیے ملتان جا رہا ہوں تو ادھر کے سارے معاملات آپ دیکھ لینا۔

ناشتہ کرتے ہوئے ٹیبل پر ہی خرم نے چوہدری کو آگاہ کرتے ہوئے کہا۔۔

کیا سائیں آپ دو دن کے لیے جا رہے ہیں آپ نے یہ بات مجھے تو بتائی ہی نہیں۔۔ بیا جو سب کو ناشتہ دے رہی تھی۔۔ خرم کی بات پر چونک کر اداس سامنہ بنائے بولی تھی۔۔ خرم کی ماں اور باپ نے مسکراتے ہوئے بیا کی جانب دیکھا۔۔

خرم لبوں کے اندر مونچھوں تلے مسکرا دیا۔ وہ جانتا تھا کہ اس پاگل نے بنا ارد گرد دیکھے ایک دم سے بول دیا ہے۔ بہوش میں آنے پر خود ہی شرمائی پھر مائی پھرے گی۔۔

اور وہی ہوا بیا نے نظر گھوما کر پاس بیٹھے اپنے تایا تائی کی جانب دیکھا اور ناشتہ وہی ٹیبل پر رکھ کر وہاں سے تقریباً بھاگتی ہوئی اپنے کمرے کی جانب چلی گئی۔۔

ویسے تو بڑا خوش قسمت ہے۔ تجھے اتنا پیار کرنے والی بیوی ملی ہے۔ چوہدری صاحب نے بیا کی جانب دیکھتے ہو کہا۔۔ جو بھاگتے ہوئے غائب ہو چکی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

خرم نے مسکرا کر نظریں اپنی ناشتے والی پلیٹ پر جمالی خرم نے دل سے یہ بات قبول کی تھی کہ بیا سے اچھی بیوی اسے نہیں مل سکتی تھی۔۔۔

خرم بیٹا اب تو، تو ہمیں جلدی سے دادی بنادے ایک دم سے خرم کی ماں نے کہا تو خرم کو دھجکا سا لگا تھا یہ سن کر کیونکہ اس کی نظر میں تو ابھی اس قابل نہیں تھی کہ وہ بچے کی ذمہ داری سنبھال سکے۔۔۔ مگر ہاں میں سر کو ہلا کر مسکرا دیا۔۔۔ وہ اپنی ماں کے دل کے ارمانوں کو ٹھیس نہیں پہنچانا چاہتا تھا۔۔۔ جتنا رہہ میرا پتر اللہ تجھے ڈھیر ساری خوشیاں دے اس کی ماں نے خوشی سے دعائیں دیتے ہوئے اپنے بیٹے کی جانب دیکھا۔۔۔

چوہدری صاحب اور خرم آپس میں زمینوں کے بارے میں کافی دیر تک سوچ و چار کرتے رہے۔۔۔ ناشتے کے بعد خرم اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔

ویسے ایک بات ہے خرم کی ماں بیا کی رخصتی کے بعد خرم بڑا بدل گیا ہے۔ بڑا سمجھدار ہو گیا ہے اپنی ذمہ داریوں کو بڑی اچھی طرح سے سنبھال رہا ہے۔۔۔ تو صحیح کہتی تھی۔۔۔ کہ شادی کے بعد بڑے بڑے سدھر جاتے ہیں جیسے کہ میں سدھر گیا اور آج تیرا پتر بھی سدھر گیا چوہدری صاحب بول کر۔۔۔ قہقہہ لگا کر ہنسنے لگے۔۔۔ قہقہے میں اس کی بیوی نے بھی بھرپور ساتھ دیا۔۔۔

○○○○○○○

Posted On Kitab Nagri

بیاسائیں دی جان میری طرف دیکھ تو صحیح۔۔۔ بیایڈ پر الٹی لیٹی تکیے پر سر رکھیں ہچکیوں سے رو رہی تھی جب سے شادی ہوئی تھی چوہدری کہیں بھی اسے دودن کے لیے چھوڑ کر نہیں گیا تھا۔۔

اس طرح اچانک خرم کے دودن کے جانے کا سن کر بیایا دل برداشتہ ہو کر رو رہی تھی۔۔۔ مجھے نہیں دیکھنا مجھے بتائے بنا دودن مجھ سے دور رہنے کا پلان بنالیا اور مجھے بتانا ضروری نہیں سمجھا۔۔ اپنے سر کو تکیے پر رکھے الٹا لیٹی رونے کو برقرار ہوئے بولی۔۔۔۔۔ قسم سے بیاتیرے اسی رونے سے مجھے ڈر لگ رہا تھا اسی لیے نہیں بتا رہا تھا میں نے سوچا کہ چلو تجھے اچانک پتہ چلے گا تو میں تجھے یوں روتا ہوا نہیں دیکھوں گا۔۔۔ اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر اس کا چہرہ اپنی جانب کی رخ پلٹا۔۔ دیکھ اتنی خوبصورت آنکھوں کا رو رو کر کیا حال کر لیا ہے۔ جھک کر اس کی آنکھوں پر لب رکھ دیے۔۔ چومتے ہوئے آنسوؤں کے قطروں کو پینے لگا تھا۔۔۔

مجھے نہیں پتہ آپ مجھے اپنے ساتھ لے کر چلیں۔۔۔ مجھے نہیں رہنا آپ کے بغیر سائیں کے کالر کی دونوں جانب سے پکڑتے ہوئے کھینچ کر اپنے چہرے کے قریب رکھے ہوئے بولی۔۔ سائیں کی جان میں نے وہاں جا کر ڈیرے پر آدمیوں کے ساتھ رہنا ہے۔ تجھے وہاں کیسے لے جاؤں لب اس کی ہونٹوں سے ٹکرا کر چومتے ہوئے مسکرایا تھا وہ جس طرح بچوں کی طرح ضد کر کے رو رہی تھی۔۔۔

مجھے نہیں پتہ کہیں بھی رکھ لینا مجھے آپ کے ساتھ رہنا ہے۔۔ سائی مجھے آپ کے بغیر نیند نہیں آتی۔۔ وہ بچوں کی طرح ہچکیاں لے کر رو رہی تھی آنکھوں میں آنسوؤں کی باڈ لگا رکھی تھی اس نے۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہائے سائیں دی نکى جئى جان۔۔۔ سائیں کو بھی تیرے بغیر نہیں آتی۔۔۔ پر کام دھندے بھی دیکھنے پڑتے ہیں۔۔۔ ورنہ تجھے تیرے سر کا پتہ ہے اس کو مجھ پر ویسے بھی گھوتا نام بہت اچھا لگتا ہے۔۔۔ تو نہیں چاہتی کہ تیرے شہر کی تعریف ہو۔۔۔ اس کے چہرے پر جھکا اپنی گال اس کی گال سے رب کرتے ہوئے اسے منارہا تھا۔۔۔

سائیں میں چاہتی ہوں کہ آپ کی بہت عزت ہو سب آپ پر خوش ہوں۔ مگر آپ میری بات سمجھ نہیں رہے۔۔۔ سائیں میں دودن کیسے رہوں گی آپ کے بغیر۔۔۔ سائیں دی جان رونا بند کرو۔ میں تجھے وہاں جا کر فون بھی کروں گا اور جب تک تو سوئے گی نہیں ویڈیو کال پر آن بھی رہوں گا۔۔۔ تو میرے ساتھ باتیں کرتی ہوئی میری موجودگی کو محسوس کر کے سو جانا۔۔۔ اور باقی پیپیاں اور جپھیاں ڈالنے کا کوٹا میں

آکر پورا کر دوں گا سورب دی۔۔۔ سائیں قسم سے کتنے بے شرم ہیں میں نے ایسی کوئی بات نہیں کی۔۔۔ بیا سائیں کے بے باقی سے مذاق پر شرم سے لال سرخ ہو گئی تھی۔۔۔۔ اس کے شرمائے ہوئے چہرے پر جھک اس کی پنکھڑیوں پر لب رکھ کر اپنی قید میں لے گیا۔۔۔

نمی کے ہر قطرے کو چوستے ہوئے اپنے اندر انڈیلنے لگا تھا۔۔۔ اسے دیر نہ ہو رہی ہوتی تو ابھی بیاہ کی جان کو اور بھی مشکل کرتا۔۔۔ مگر اسے دیر ہو رہی تھی اس وجہ سے اس کی پنکھڑیوں کو آزادی بخشتے ہوئے پیچھے ہوتے ہوئے بیڈ سے کھڑا ہو گیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اب بتاؤ میری جان مان گئی ہے یا ابھی اور محنت کرنی پڑے گی اگر اس سے آگے محنت کی تو پھر مجھے لگتا ہے آج تو میں نہیں جاسکوں گا۔۔۔

بیا کے دل کے دلکش سراپے کو دیکھ کر اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے مسکرایا رہا تھا۔۔۔ خیر سے جائیں مگر جلدی آنے کی کوشش کرنا بیانے محبت بھری نظروں سے دیکھ کر کہا۔۔۔ اور خود بھی بیڈ سے کھڑی ہو گئی۔۔۔ فکر نہ کرو جتنی جلدی ہو سکے گا کام ختم کر کے اپنے مکھن کے پاس ہی آؤں گا۔۔۔ تیرے جسم کی خوشبو کے بنا خرم کو بھی نیند نہیں آتی۔۔۔

اپنے کاٹن کے سوٹ پر کھڑے ہو کر سلوٹیں دیکھتے ہوئے مسکرایا۔۔۔ یہ کرتا اتار رہا ہوں اس کو دوبارہ پریس مرادو

ورنہ میرے کمینے یا ران سلوٹوں کو دیکھ کر میرا مذاق اڑائیں گے۔۔۔۔۔ بیا کے ساتھ زبردستی ڈبلیو ڈبلیو ایف کرتے ہوئے خرم کے کاٹن کے کرتے پر بہت سی سلوٹیں

www.kitabnagri.com

آچکی تھی۔۔۔

جی اتار دیں ابھی کروادیتی ہوں!! اپنا کرتا اتار کر بیا کہ ہاتھ میں تھماتے ہوئے بیا کے گال پر جھک کر جاتے جاتے ایک اور لمس چھوڑا تھا۔۔۔ بیا شرماتے ہوئے روم سے جاچکی تھی۔۔۔ جب کہ وہ اپنے فون کو اٹھا کر کسی سے بات کرنے لگا۔۔۔

oooooooooooo,

Posted On Kitab Nagri

"وہ اونچی آواز میں بچوں کی طرح رور ہی تھی۔۔ شرم کرو میرا۔ ہماری شادی کو سال ہونے والا ہے۔ اور تم ابھی تک بچوں کی طرح منہ پھاڑ کر رور ہی ہو۔۔۔"

جان میری گردن پر تم نے یہ جو پھول پتیاں بنائی ہیں اتنا تو میں بھی نہیں رویا وہ مرہا کو روتے ہوئے دیکھ ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہا تھا۔ اس کا رونا مرہا کو مزید غصہ دلا رہا تھا۔۔۔

ہاں تو لے لیا بدلہ آپ نے خواہ مخواہ ڈرامے کر رہے تھے کہ آپ کو کوئی فرق نہیں پڑا۔۔ وہ ناراض ہو کر اس کے اوپر سے اٹھ کر جا رہی تھی۔۔ شاہ میر نے اس کی کلائی سے پکڑ کھینچ کر اپنے اوپر گر لیا۔ اس کی کمر پر اپنے دونوں ہاتھ مضبوطی سے باندھ رکھے تھے۔۔۔

سوری جان محبت میں تھوڑا سا برداشت بھی کرنا سیکھ لو۔۔ میر کی جان ذرا سی سختی پر تمہارے آنسوؤں نکل آتے ہیں۔ جان میں اصل میں تو ایسا ہی ہوں تمہاری نزاکت کا خیال کرتے ہوئے ہمیشہ چاکلیٹ ہیر و بن کر رہتا ہوں۔۔۔

کبھی کبھی تو جان تم بھی اصل میر کو تھوڑا سا برداشت کر لیا کرو۔۔ محبت سے اس کی پلکوں کو چومتے ہوئے آنسوؤں کے قطروں کو اپنے لبوں میں پی گیا۔۔۔

تم نے یہ کیسے کہہ دیا کہ تم نے میرے ساتھ نہیں رہنا اور اپنے بھائی کے گھر چلی جاؤ گی۔۔۔ وہ تو میں نے غصے سے بولا تھا۔۔ سینے پر سر رکھ کے بولی۔۔۔

جان نکال لوں گا تمہاری اگر ایسا سوچنے کی جرأت بھی کی۔۔ تمہارا اے سی پی

Posted On Kitab Nagri

بڑی کتی چیز ہے۔۔۔ میری معصومیت پر مت جانا مسکراتے ہوئے لفظوں کی سختی میں لبوں کے نرمی دکھاتے ہوئے اسے اپنے سینے پر لگائے لیٹا تھا۔۔۔

وہ بچوں کی طرح روتے ہوئے اسی کی پناہ گاہ میں خود کو محفوظ کیے لیٹی ہوئی تھی۔۔۔ تو آپ مجھے اتنا تنگ ہی نہ کیا کریں کہ میں آپ کو جانے کی دھمکی دوں۔۔۔ تمہیں تنگ کرنا میرا حق ہے۔۔۔ مجھ سے دور جانے کا حق میں نے تمہیں دیا نہیں۔۔۔ آج تو ایسا سوچ لیا مگر آج کے بعد اگر سوچا بھی تو قسم سے جان لینے میں دیر نہیں لگاؤں گا کہتے ہوئے کہ جو گہری نظروں سے چہرے کی جانب دیکھ لبوں کی چنبش اس کے لبوں پر چھوڑی۔۔۔ آپ نے مجھے فضول میں اتنی سزا دی میری کوئی غلطی بھی نہیں تھی۔۔۔ شفا کا مدعا پوری رات کو ہلکان کرنے کا تھا۔۔۔ شاہ میرے واش سے بیڈ تک محبتوں کی بارش میں بگوتے ہوئے جو سختیاں کی تھی میرا اسی بات پر شاہ میر سے ناراض ہو کر رو رہی تھی۔۔۔۔۔ ویسے تو وہ سزا نہیں تھی میری محبت تھی جو اتنے دن تم پر نچھاور نہ کرنے کی وجہ سے سزا میں بدل گئی۔۔۔

تھوڑی سی سختی زیادہ ہو گئی تھی اس کے لیے میں بالکل شرمندہ نہیں ہوں بلکہ اب سے تو شاہ میر کی سختی والی محبت کو برداشت کرنے کی ہمت پیدا کرو مرہاجی۔۔۔ اب آپ بڑے ہو گئے ہو ایک سال ہونے والا ہیں ہماری شادی کو!!! تو کیا اب آپ ایسے ہو جائیں گے وہ آنکھیں پھاڑ کر سر اٹھائے اس کا چہرہ دیکھنے لگی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ایسے ہو جائیں گا مطلب کون سے میرے سینگ نکل آنے ہیں مسکراتے لبوں سے بولا۔۔۔ میرا اگر آپ نے میرے ساتھ یہی سلوک کیا تو میں سچ میں رومان بھائی کے گھر چلی جاؤں گی۔۔ اور اب یہ دھمکی نہیں ہے۔ میں سچ میں چلی جاؤں گی۔ سینے سے سراٹھا کر آنکھوں میں آنکھیں ڈال دھمکی دے رہی تھی۔۔

تیری دھمکی کی تو ایسی کی تیسری تو جا کر دکھا۔۔ میں میں تو اب پیار میں سختی بھی کروں گا۔۔ تمہاری جان بھی نکالوں گا ہوش بھی ٹھکانے لگاؤں گا۔۔ جانے کی تو سوچنا بھی مت۔۔۔ کروٹ لے کر اس کے اوپر آگیا جو کچھ دیر پہلے اسے چپ کر دیا تھا۔۔ اب اس کے لبوں پر لبے رکھے ہوئے سانسوں کو کھینچ کر اپنے اندر اندر لیتے ہوئے اس کی جان کو مشکل کیے ہوئے تھا۔۔ وہ کسی اور ہی موڈ میں لگ رہا تھا کہ اس کے فون پر بجتی ہوئی رنگ ٹون سے وہ پیچھے ہوا۔۔ فون کو گھور کر دیکھا۔۔ جبکہ مرہا شاہ میر کو گھور کر دیکھ رہی تھی۔۔ وہ تھوڑا سا سائیڈ پر ہوا تھا فون اٹھانے کے لیے اور مرہا ایک سیکنڈ سے پہلے وہاں سے غائب ہو چکی تھی۔ اسے 100 کی سپیڈ سے واش روم میں جا کر بند ہوتے دیکھ شاہ میر کو ہنسی آگئی وہ فون پر بات کرنے لگا۔۔

○○○○○○○

(چار مہینے بعد) عاصم آپ اتنے پریشان کیوں ہیں۔۔ کس کا فون آیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

عاصم کو یوں بکھلا کر تیار ہوتے دیکھ شفا نے پوچھا۔۔۔ شفا تم جلدی سے تیار ہو جاؤ ہمیں مہک آپ کی کو دیکھنے کے لیے ہاسپٹل جانا ہے۔۔

احمر بھائی کا فون آیا تھا آپ کی طبیعت بہت خراب ہے۔۔

اللہ خیر کرے ہم پرسوں ہی تو مل کر آئے ہیں تب تو آپ بالکل ٹھیک تھی۔۔ شفا مجھے نہیں پتہ بس تم دعا کرو کہ آپ کی کو کچھ نہیں ہو عاصم شاہ نے بہت افسردہ لہجے سے کہا۔۔

انشاء اللہ میں آپ کی کو کچھ نہیں ہو گا آپ پریشان نہیں ہو۔ بس مجھے دو منٹ دیں میں ابھی جینچ کر آتی ہوں اپنے کپڑے لے کر واش روم میں جا چکی تھی۔۔۔

عاصم شاہ نے مہک سے شفا کو ملوادیا تھا اور کئی بار وہ مہک سے مل کر آچکے تھے۔۔ مہک نے بہت خوش دلی سے شفا کو اپنی بھابی ایکسیپٹ کیا تھا۔۔

Kitab Nagri

مگر آج اچانک احمر کا فون آیا کہ ڈلیوری کے وقت مہک کی حالت بہت زیادہ کریٹیکل ہے اور وہ اسے یاد کر رہی ہے۔۔ کراچی میں صرف عاصم شاہ ہی موجود تھا۔ اس کی والدہ تولد ہو رہی تھی۔۔ ان کو پہنچنے میں ٹائم لگنا تھا۔ عاصم شاہ اور شفا ہاسپٹل کے لیے نکل چکے تھے۔

○○○○○○○

Posted On Kitab Nagri

میرب پلینز مجھے معاف کر دو!! میرب اور رومان شاہ ابھی ہاسپٹل آئے تھے۔ رومان شاہ اور میرب ابھی کچھ دیر پہلے ہی ہاسپٹل پہنچے تھے۔۔۔ رومان پلینز تم دونوں مجھے معاف کر دو تاکہ اللہ بھی مجھے معاف کر دے۔۔۔ مہک نے کچھ دور کھڑے ہوئے رومان شاہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ مہک تم پریشان نہیں ہو میں نے تمہیں اسی دن معاف کر دیا تھا جس دن تمہیں اپنے دوست کے ساتھ رخصت کیا۔۔۔

میرب پلینز تم بھی مجھے معاف کر دو۔ مہک میں تو تمہیں کب سے معاف کر چکی ہوں اب تو ہماری دوستی بھی ہو گئی ہے۔ پلینز تم پریشان نہیں ہو تم ٹھیک ہو جاؤ گی۔۔۔ تم اپنی پیاری سی بیٹی کی طرف دیکھو تمہیں اس کے لیے ٹھیک ہونا ہے۔ اس کے پاس لیٹی ہوئی چھوٹی سی گڑیا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے، میرب نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے بہنوں کی طرح تسلی دی۔۔۔

نہیں میں نہیں بچوں گی مجھے پتہ ہے میں نے اپنی زندگی میں بہت سے لوگوں کے دل دکھائے ہیں بہت سے لوگوں کے دل توڑے ہیں تو مجھے بھی سزا تو ملنی ہے۔۔۔ اور میرے اللہ نے میرے لیے شاید یہی سزا تجویز کی ہے کہ آج میں سب کچھ حاصل کر کے بھی لا حاصل ہو گئی ہوں اتنا پیار کرنے والا شوہر اتنی پیاری بیٹی جن کو چھوڑ کر مجھے آج جانا ہے۔ مشکل سے سانس لیتے ہوئے اس کی آنکھوں میں آنسو رواں تھے۔۔۔

اس کا آکسیجن لیول گرتے جا رہا تھا ڈاکٹر بار بار سب کو روم سے باہر جانے کو بول رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ مہک شاید آخری چند باتیں ان سے کرنا چاہتی تھی۔ وہ ان کو جانے ہی نہیں دے رہے تھی۔
احمر کی آنکھوں میں آنسوؤں تھے وہ تڑپتی ہوئی نظروں سے مہک کی جانب دیکھ رہا تھا۔
کیونکہ ڈاکٹر اسے کلیئر بتا چکے تھے کہ مہک کی کنڈیشن ٹھیک نہیں ہے۔ عاصم شاہ اور شفا بھی آچکے تھے۔

عاصم نے تڑپ کر اپنی بہن پر جھک کر اس کے ماتھے کو چومتے ہوئے اس کی جانب دیکھا تھا۔
کیونکہ راستے میں ہی اسے بھی ساری بات پتہ چل چکی تھی۔
شفا میرے بھائی کا بہت خیال رکھنا عاصم بہت پیارا بھائی ہے اور تمہارے لیے بہت پیارا شوہر ثابت ہو گا۔ آپ اپنی آپ ٹھیک ہو جائیں گی آپ پریشان نہ ہو شفا نہیں تسلی دیتے ہوئے کہا۔ میری بیٹی کا خیال رکھنا شفا مہک نے بڑے مان سے شفا کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا۔ جیسے اسے یقین تھا کہ شفا اس کی بیٹی کا خیال رکھے گی۔
مہک آپ اس طرح کی باتیں مت کریں آپ ٹھیک ہو جائیں گے۔ عاصم شاہ نے تڑپ کر اپنی بہن کا ہاتھ پکڑ کر کہا تھا۔ امی کا خیال رکھنا عاصم ہو سکے تو ان کو بھی اپنے پاس بلا لو وہ وہاں پر بہت اکیلی ہے۔

آپ لوگ پلیز باہر جائیں ان کو ٹھیک سے سانس نہیں آرہا ڈاکٹر نے چلاتے ہوئے کہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

سب لوگ باہر جا چکے تھے مگر مہک نے احمر کو جانے نہیں دیا وہ جانتی تھی کہ اس کے پاس ٹائم بہت کم ہے۔۔

وہ آنسوؤں سے لبریز آنکھوں سے مہک کی جانب دیکھتے ہوئے پاس بیٹھ گیا۔ احمر اپنا اور ہماری بیٹی کا بہت خیال رکھنا۔۔ خود کو سنبھال لینا ہے۔ تم شادی کر لینا۔ ہماری بیٹی کو ایک ماں کی بہت ضرورت ہے ہوگی۔۔ وہ بامشکل سانسوں کو کھینچتی ہوئی احمر کا ہاتھ پکڑے ہوئے بول رہی تھی۔۔

مہک پلیرز چپ کر جاؤ کب سے تم بولے جا رہی ہو تمہیں بہت شوق ہے مجھے چھوڑ کے جانے کا میں نہیں سنبھال سکتا خود کو تو ہماری بیٹی کو کیسے سنبھالوں گا۔۔

ہم دونوں کو سنبھالنے کے لیے تمہیں ٹھیک ہونا پڑے گا۔۔ مہک تمہیں جینا ہے ہماری بیٹی کے لیے میرے لیے تمہیں مجھ پر ترس نہیں آ رہا۔۔ میں تمہاری تڑپ کو سمجھ سکتی ہوں۔ مگر مجھے میرے گناہوں کی سزا ملنی تھی اور میرے اللہ نے میرے لیے یہی سزا تجویز کی ہے۔۔۔ پلیرز احمر مجھ سے وعدہ کرو کہ تم شادی کرو گے۔۔

www.kitabnagri.com

اس کی سانسیں ٹوٹ رہی تھی جبکہ ڈاکٹر احمر کو باہر بھیجنے کی کوشش کر رہی تھی مگر مہک نے زبردستی احمر کے ہاتھ کو ہاتھوں میں دبا رکھا تھا۔۔ پلیرز احمر میری سانس میرا ساتھ چھوڑ رہی ہے وعدہ کر لو میرے ساتھ۔۔ تم نے مجھے بہت پیار کیا میں تم پر خوش ہوں۔۔ تم بھی مجھ پر خوش رہنا مجھ سے کوئی غلطی کوتاہی ہو گئی ہو تو مجھے معاف کر دینا۔۔

Posted On Kitab Nagri

احمر تم نے مجھے تھوڑے سے وقت میں اتنی خوشیاں دیں کہ میرے دل میں کوئی حسرت باقی نہیں ہے۔۔

پلیز میری یہ آخری بات مان لو اس کی سانسیں اکھڑنے کی وجہ سے آنکھوں میں پانی بہنے لگا تھا۔۔
احمر بھائی پلیز آپ بہت تکلیف میں ہے جو کہہ رہی ہیں ان کی دل کی تسکین کے لیے بول دیں۔۔
عاصم شاہ جو اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ایک بار پھر زبردستی روم کے اندر آچکا تھا احمر کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر ہاں بولنے کو کہہ رہا تھا۔۔۔

وعدہ کرتا ہوں جو تم کہہ رہی ہو میں وہ کروں گا۔۔ احمر کے لب ساتھ نہیں دے رہے تھے کہ وہ شادی کر لے گا۔۔ شاید مہک وعدہ ہی سننا چاہتی تھی۔۔

عاصم اور احمر کے ہاتھوں میں ہی مہک نے دم توڑ دیا۔۔ اس کی سانسوں کی ڈور ٹوٹ چکی تھی۔۔
وہ کھلی آنکھوں سے ان کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔ آنکھوں کی حرکت بند ہو چکی تھی۔۔

ڈاکٹر نے ایک ٹھنڈی سانس لیتے ہوئے آخری حربہ آزماتے ہوئے چھاتی پر دباؤ دے کر سانس دلانے کی کوشش کی جب کہ کوئی زندگی کے آثار نظر نہ آنے پر آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر آنکھوں کو بند کر دیا۔۔ آکسیجن بند کر دی گئی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مہک۔۔۔ مہک یار ایسے نہیں چھوڑ کے جاسکتی تم مجھے۔۔۔ میں اور گڈیا کیسے رہیں گے تمہارے بغیر۔۔۔۔۔ یار کیا ہو گیا یہ ایک دم سے۔۔۔ کیسے سب کچھ ختم ہو گیا۔۔۔ احمر رورہا تھا وہ ایک مرد ہو کر بھی خود کو سنبھال نہیں پارہا تھا۔۔۔

عاصم شاہ صدمے سے ساکت کھڑا تھا۔

جس کی اکلوتی بہن دنیا سے جا چکی تھی۔ اندر رونے کی آوازیں سن کر باہر کھڑا ہوا رومان شاہ میرب شاہ زیب ہما سب اندر آچکے تھے۔۔۔

شاہ میر اور مرہا بھی ہاسپٹل میں آچکے تھے مگر ان کے پہنچنے سے پہلے ہی مہک دم توڑ چکی تھی۔۔۔ ضروری کارروائی کے بعد مہک کی ڈیڈ باڈی ان کے حوالے کر دی گئی۔۔۔ بہت ہی دل سوز سما تھا۔۔۔

Kitab Nagri

oooooooo

(دو مہینے بعد) میرب کی اچانک سے نیند میں آنکھ کھلی تو اپنے ساتھ رومان شاہ کونہ پا کر اس نے ادھر ادھر دیکھا تھا۔ سٹڈی روم کا دروازہ کھلا ہوا دیکھ میرب آہستہ سے بیڈ سے اتر کر چلتے ہوئے سٹڈی روم کے اندر آگئی۔ جہاں رومان شاہ رات کے دو بجے نماز پر بیٹھا آنکھیں بند کیے۔ اپنے رب سے دعاؤں میں مشغول تھا۔ اس کی گالوں پر آنسوؤں تھے۔ جن کو دیکھ کر میرب حیران سی ہوتے ہوئے

Posted On Kitab Nagri

اس کے قریب جا کر بیٹھ گئی۔۔ رومان شاہ اپنی دعاؤں میں اتنا مشغول تھا کہ اسے میرب کے آنے ہی نہیں چلا۔۔

شاہ آپ رو رہے ہیں!! میرب کی آواز پر شاہ نے دعائیں اٹھائے ہاتھ چہرے پر پھیرتے ہوئے میرب کی جانب دیکھا۔۔ جان تم کیوں اٹھ کر آگئی اور تم یہ زمین پر کیوں بیٹھی ہو۔۔ تمہیں ڈاکٹر نے بیڈ ریسٹ کے لیے کہا ہے۔ میرب کو کھڑے ہو کر نرمی سے اپنی گود میں اٹھا چکا تھا۔۔ شاہ آپ میرے پاس نہیں تھے تو میں پریشان ہو گئی۔۔ اس لیے آپ کو دیکھنے آگئی آپ مجھے بتائیں کیوں رو رہے تھے۔۔ ایک ہاتھ شاہ کے گلے کے پیچھے سے ڈالے ہوئے جبکہ دوسری ہاتھ سے شاہ کے آنسو صاف کرتے ہوئے افسردہ لہجے سے پوچھا۔۔۔

میں رو نہیں رہا تھا بس اللہ تعالیٰ سے کچھ خاص دعا کر رہا تھا تو میری آنکھوں سے آنسو آگئے۔۔ میرب کے چہرے کو اپنے مقابل دیکھ رومان شاہ نے لب اس کے گال پر رکھ کر محبت سے چومتے ہوئے اسے جھک کر بیڈ پر لٹا دیا۔۔۔
www.kitabnagri.com

تکیے کو اس کے سر کے نیچے سیٹ کرتے ہوئے اس کی ٹانگوں کو سیدھا کر کے اوپر کمر ڈال دیا۔۔ وہ میرب کے پاس ہی لیٹ گیا۔ اس کی ماتھے پر لب رکھ کر چومتے ہوئے۔۔ ایک عجیب سی محبت اور ڈر تھا رومان شاہ کے چہرے پر جس کو میرب باخوبی دیکھ رہی تھی۔۔۔

پلیز شاہ بتائیں آپ کیوں پریشان ہیں اور پلیز یہ مت کہیے گا کہ آپ پریشان نہیں ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ کو میرب کے دل کی ہر بات سمجھ میں آتی ہے تو میرب کو بھی نظر آتا ہے کہ آپ پریشان ہیں،

رومان شاہ کے گال پر ہاتھ رکھ کر میرب متلاشی نظروں سے شاہ کی جانب دیکھ رہی تھی۔ میرب اگر تم نہیں چاہتی کہ تمہارا شاہ پریشان ہو تو تم اپنا بہت خیال رکھو۔

پتہ نہیں کیا چل رہا تھا اس کے دماغ میں میرب کو اپنی مضبوط باہوں کے دائرے میں کستے ہوئے سینے میں چھپائے ہوئے تھا۔

شاہ میں اپنا بہت خیال رکھتی ہوں! اور ویسے بھی سارا دن آپ میرے پاس ہوتے ہیں میرا خیال رکھنے کے لیے ایک منٹ کے لیے بھی تو میں اکیلی نہیں ہوتی۔

بھر کیا ڈر ہے آپ کے دماغ میں جو آپ اتنے پریشان رہنے لگے ہیں۔۔

میرب نے مہک کی ڈیبتھ کے بعد یہ محسوس کر رہی تھی کہ رومان شاہ بہت زیادہ ٹینشن میں رہنے لگا تھا

www.kitabnagri.com

حالانکہ رومان شاہ کو جب سے میرب کی پریگنسی کا پتہ چلا تھا وہ آفس نہیں جا رہا تھا۔ رومان شاہ سے سارا کام دلا اور کے ہینڈ اور کر رکھا تھا۔

اپنی خاص میٹنگز اور کام وہ اپنے سٹڈی روم میں ہی بیٹھ کر کرتا۔ ایک سیکنڈ کے لیے بھی خود کو میرب سے دور نہیں کر رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ کسی پر بھی ٹرسٹ نہیں کر رہا تھا پورا دن وہ میرب کا خود سے دھیان رکھتا کھانے سے لے کر ڈریسنگ اس کی ایکسٹر اسائز اس کو کھلی فضا میں بٹھانا ہر چیز رومان شاہ اپنے ہاتھوں سے کر رہا تھا۔

پھر بھی ایک ڈر تھا جو رومان شاہ کے چہرے پر واضح نظر آتا تھا۔

رومان شاہ پانچ وقت کی نماز تو پہلے ہی باقاعدگی سے ادا کرتا تھا، مگر اب تو تہجد۔ بھی پابندی پڑ رہا تھا۔ پانچ وقت کی نمازوں سے لے کر تہجد میں رونے تک قرآن پاک کی تلاوت سے لے کر زبان سے اللہ کا ورد کرتے ہوئے ہر وقت اس کی دعاؤں میں صرف اور صرف میرب تھی۔۔۔

وہ میرب کے لیے بے حساب دعائیں مانگ رہا تھا پھر بھی اس کے دل کو ایک عجیب سی بے سکونی تھی۔ کہیں میرب کو کھودینے کا ڈر اس کے دل میں گھر کر چکا تھا۔

شاہ کہاں کھو گئے کیا ہو گیا ہے شاہ آپ کو۔۔۔ شاہ سوچتی ہوئی نظروں سے میرب کو دیکھ رہا تھا۔ وہ سوچوں میں کھویا ہوا تھا۔۔۔ میرب کے بلانے پر ہوش کی دنیا میں واپس آیا۔۔۔

میرا شاہ تو کہیں کھو گیا ہے نہ آپ پہلے کی طرح خوش رہتے ہیں۔ نہ میرا شاہ مجھے پہلے کی طرح ڈانٹتا ہے نہ سختی کرتا ہے آپ نے مجھے ایک چھوٹے بچے کی جیسے بنا دیا ہے۔۔۔

ہر چیز میں آپ پر ڈیپنڈ ہو کر کرتی ہوں۔ واش روم تک آپ مجھے اکیلے نہیں جانے دیتے۔ اور دیکھیں شاہ میں آپ کو بالکل تنگ بھی نہیں کرتی اب جیسا کہتے ہیں میں ویسا کرتی ہوں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مگر شاہ یہ آپ کی چپ یہ اداس پریشان چہرہ میں نہیں دیکھ سکتی۔ شاہ کے چہرے کو دونوں جانب سے پکڑتے ہوئے بے اختیار میرب نے محبت سے اپنے ہونٹ شاہ کے ہونٹوں پر رکھ کر چوم لیا۔

اگر شاہ کی جان میر میں تھی تو میرب کی جان بھی شاہ کے اندر بستی تھی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

وہ کہاں دیکھ سکتی تھی اپنے شاہ کو اتنا اداس اور پریشان۔۔ اور وہ جانتی تھی کہ شاہ جتنا مرضی سٹریس میں ہو اس کی قربت میں شاہ بہت پر سکون ہو جاتا ہے۔۔

شاہ کی جان میں پوری کوشش کروں گا کہ میں پریشان نادکھائی دوں۔۔

اور میری جان میری وجہ سے تم سٹریس مت لو۔۔۔ مگر یہ جو تم میرے صبر کا امتحان لیتی ہو اس کا حساب تو میں تم سے کن کن کر لوں گا۔۔ جھک کر پنکھڑیوں کو چومتے ہوئے پوائنٹ کیا۔۔۔ تمہاری ڈاکٹر صاحبہ نے سخت آرڈر دیے ہیں کہ میں تمہارے قریب جا کر اپنی محبت نچھاور نہیں کر سکتا۔۔

اور تم سارا دن مجھے چھوٹی چھوٹی کسیاں دے دے کر میری حالت کو قابل رحم بنادیتی ہو۔۔

اس کے بعد شاہ خود کو کیسے کنٹرول کرتا ہے اس کا تو تمہیں پتہ بھی نہیں۔ اس کے چہرے پر جھکا محبت سے پورے چہرے پر لمسوں سے طواف کر رہا تھا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شاہ تھوڑی سی کسیاں میری ہوتی ہیں تھوڑی سی کسیاں میری اپنے بابا کے بے بی کی طرف سے ہوتی ہیں۔۔ ہم دونوں کی کسیاں ملا کر تھوڑی سی زیادہ ہو جاتی ہیں۔۔

اور جب میرا بے بی دنیا میں آجائے گا پھر ہم دونوں مل کر ایک گال پر میں کس کیا کروں گی۔ اور دوسری پر میرا بے بی کس کیا کرے گا۔ اور آپ ہم دونوں پر ناراض نہیں ہو سکتے، کیونکہ یہ حق

Posted On Kitab Nagri

میرب رومان شاہ نے آپ کو دیا ہی نہیں شاہ کے انداز میں نقل اتارتے ہوئے۔ شاہ کے گلے میں لاڈ سے بازو ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا جی تو میرب رومان شاہ!! شاہ کو تم سے ناراض ہونے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔۔ شاہ اپنے انداز میں جب آپ کی جان نکالے گا تو پھر آپ نے سسکیاں نہیں بھرنی۔۔ اپنے شاہ کو برداشت کرنا ہے۔۔۔ شاہ بھی میرب کے انداز میں لاڈ سے باتیں کرتے ہوئے اس کی گردن پر جھکا لمس چھوڑ رہا تھا۔۔۔ شاہ شاہ۔۔ ہم۔۔ بے بی نے کک ماری ہے۔۔ کہا!! شاہ کے لیے یہ سب کچھ بہت نیا تھا اس لیے میرب کی بات پر شاہ نے حیرانی سے پوچھا۔۔ ظاہر سی بات ہے شاہ میری پیٹ میں بے بی نے کک مارا ہے۔۔ اچھا ایسا بھی ہوتا ہے۔ شاہ نے تجسس سے کہا!!

۔ ادھر لائیں ہاتھ لائے ہاتھ لائیں شاہ کے ہاتھ کو پکڑ کر اپنے پیٹ پر رکھتے ہوئے سانس روکے لیٹی تھی۔۔ تاکہ شاہ بے بی کی کک کو محسوس کر سکے۔۔ شاہ نے اپنے ہاتھ کے نیچے ایک ننھی سی جان کے وجود کو محسوس کیا۔۔

شاہ کے دل نے ایک محبت بھری بیٹ کو مس کیا۔۔ بہت الگ اور نیا احساس تھا رومان شاہ نے آج سے پہلے اس احساس کو کبھی محسوس نہیں کیا۔۔

شاید میرب کے کھودینے کے ڈرنے اس احساس کو کہیں دور رکھا ہوا تھا۔ شاہ کے لب پہ اختیار مسکرائے۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ نے میرب کے پیٹ سے قمیض کو ہٹاتے ہوئے جھک کر لب پیٹ پر رکھ کر چوم لیا۔۔
اب میرب کا پیٹ کافی باہر نکل آیا تھا۔ اس کا چھٹا مہینہ چل رہا تھا۔ وہ کافی گولو مولو سی لگنے لگی تھی۔۔ میرب کا بھرا بھرا سا جسم بہت خوبصورت لگنے لگا تھا۔۔
وہ کافی ہیلدی ہو رہی تھی۔ کیونکہ شاہ اس کی ڈانٹ کا بہت خیال رکھتا تھا۔۔

شاہ آپ کو اچھا لگا ہمارے بے بی کی کک محسوس کر کے۔۔ میرب کو ہمیشہ ایک جستجو سی ہوتی تھی، شاہ کے منہ سے سننے کی کہ شاہ بچے کے لیے کیا محسوس کرتا ہے۔۔۔
ہاں شاہ کی جان شاہ بہت خوش ہے کہ ہمارا بے بی اب ککے مارنے لگا ہے۔
ویسے یہ ککس مارنا اس کو تم نے سکھائی ہیں یا وہ خود سے ہی ٹریننگ یافتہ ہے۔۔۔

Kitab Nagri

شاہ نے مسکراتے ہوئے پیٹ پر اپنا ہاتھ رپ کرتے ہوئے میرب کی جانب دیکھ کر پوچھا۔۔ آپ کا بے بی ہے اس لیے وہ سب کچھ خود سے ہی سیکھ رہا ہے۔۔
رومان شاہ کا بیٹا ہے اسے کسی کے ٹریننگ کی ضرورت نہیں۔۔۔
تو تمہیں کیسے پتہ کہ بیٹا ہے؟؟

Posted On Kitab Nagri

کیونکہ میں اللہ میاں سے روز دعا کرتی ہوں کہ مجھے بیٹا چاہیے وہ بھی بالکل آپ کے جیسا خوبصورت اور جس کے ایسے خوبصورت اور گہرے ڈمپل ہو۔۔۔ رومان شاہ کی ڈمپلز میں انگلی ڈالتے ہوئے مسکرائی۔۔۔

جی نہیں اگر ہمارا بیٹا بھی ہو تو اس کے ڈمپل نہیں ہونے چاہیے۔۔ کیونکہ اگر اس کے ڈمپل ہوئے تو پھر تمہاری آنکھوں میں یہ جو میں اپنے ڈمپل کے لیے محبت دیکھتا ہوں۔۔ وہ مجھے دیکھنے کے لیے نہیں ملے گی۔۔۔ اس لیے نوڈمپل میرے ڈمپل صرف میرے منہ پر ہی رہیں گے۔۔۔

اور صرف میرے ڈمپلز کو حق ہے کہ تم ان کو دیکھو چومو اور پیار کرو۔۔۔ شاہ اپنے بیٹے سے جیلس ہو رہے ہیں۔۔۔ ہاں بالکل جیلس ہو رہا ہوں کیونکہ تمہارے پیار پر صرف میرا حق ہے اور میں اپنے برابر پر اپنے بیٹے کو بھی نہیں آنے دوں گا۔۔۔ یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا مسز رومان شاہ۔۔۔ دنیا کا پہلا باپ ہو گا جو اپنے باپ بیٹے سے بھی جیلس محسوس کر رہا ہے۔ میرب کھی کھی کر کے ہنس رہی تھی۔۔۔

بڑے دانت نکل رہے ہیں۔ جب تم میرے منہ سے کسی اور کا نام سنتی ہو تو تمہیں جتنی جیلس فیل ہوتی ہے، ویسی ہی جیلس مجھے ہوتی ہے تمہارے منہ سے کسی اور کا نام سن کر۔۔۔

مگر شاہ وہ کوئی اور نہیں ہمارا اپنا بچہ ہو گا۔۔۔ تمہارے پیار پر نو سمجھو تا تمہارا پیار صرف میرے لیے ہونا چاہیے۔۔۔ پھر چاہے وہ میرا بیٹا ہو یا کوئی اور۔۔۔ شاہ آپ کتنے ضدی ہو گئے ہیں۔۔۔ میر کو ہنسی آرہی تھی۔۔۔ رومان شاہ کی انسکیورٹی پر۔

Posted On Kitab Nagri

مگر کہیں نہ کہیں اسے خود پر بہت غرور اور مان بھی تھا۔۔ جس کے نصیب میں رومان شاہ جیسے اکڑو کی محبت آئی۔۔ جس رومان شاہ کے محبت کے چند خوبصورت لمحات چرانے کے لیے وہ اپنی جان لینے کو تیار تھی۔۔۔

آج وہ رومان شاہ اس پر محبت کی بارش ایسے برساتا کہ کبھی کبھی تو میر ب کا دل اش اش کر اٹھتا تھا۔

ماہی یار تم تھوڑی دیر مہرِ ماہ کے پاس
بیٹھو میں ذرا عاصم کے سے چائے وغیرہ کا پوچھ لوں۔۔۔ اوکے تم جاؤ میں سنبھال لوں گی ماہی جو بیٹھی
ہوئی موبائل پر کچھ دیکھ رہی تھی اٹھ کر محرمہ کے پاس آگئی۔۔۔۔۔ ویسے اس غریب کو چائے
کپڑوں کے علاوہ بھی کبھی کچھ پوچھ لیا کرو۔۔۔ چھ مہینے ہونے والے ہیں تم لوگوں کی شادی کو تھوڑا سا تو
یار اپنے رشتے کو آگے بڑھاؤ۔

Posted On Kitab Nagri

ماہی نے ہمیشہ کی طرح مذاق کرتے ہوئے سمجھایا۔۔ تم چپ کر کے مہر مہ کا خیال رکھو دادی اماں شفا اپ مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ یار میں مذاق نہیں کر رہی اس شریف انسان نے فیصلہ تم پر چھوڑا ہے کہ وہ کبھی رشتے کو زبردستی آگے نہیں بڑھائے گا۔۔۔

اور جب تک تم اشارہ نہیں دو گی وہ بندہ تو اپنی بات پر قائم رہے گا۔۔ تو پلیز اس کو اشارہ دو کہ تم اس کو چاہنے لگی ہو تم نے اسے ایکسیپٹ کر لیا ہے۔۔۔ ماہی نے ایک اچھی دوست کی طرح ہمیشہ اسے اپنے رشتے کو آگے بڑھانے کو کہا تھا۔۔۔

۔ ماہی پاگل ہو گئی ہو میں بھلا ان سے ایسا کیسے کہہ سکتی ہوں ماہی نے شرماتے ہوئے کہا اور روم کا دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔۔۔ اللہ جی یہ 2924 میں 1990 کی ہیرون کہاں سے آگئی ہے۔۔۔ ماہی نے مسکراتے ہوئے سوچا کہا۔ جسے سن کر پاس بیٹھی ہوئی کیئر ٹیکر بھی ہنس پڑی۔

مہک کے گزر جانے کے بعد احمر کے بہت کہنے پر عاصم شاہ اور شفا احمر کے گھر فلحال شفٹ ہو گئے تھے۔۔۔

مہر مہ ابھی بہت چھوٹی تھی اور اسے سنبھالنے کے لیے ہر وقت ایک عورت کا ہونا ضروری تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

احمر کی والدہ کافی ضعیف تھی جو کہ بہت کوشش کے باوجود بھی یہ ذمہ داری اچھی سے نہیں نبھا پارہی تھی۔ وہ خود بھی بیمار رہتی تھی۔۔

عاصم شاہ نے اپنی اکلوتی بہن کی آخری نشانی کی خاطر احمر کا فیصلہ قبول کر لیا۔ مہک کی ماں گاؤں واپس جا چکی تھی کیونکہ وہ کچھ پرانے خیالات کی عورت تھی اور وہ دما د کے گھر پر رکنا مناسب نہیں سمجھتی تھی۔۔ اور ان کو اوپر سے یہ بھی تسلی تھی کہ شفا اور عاصم یہاں پر ہیں تو ان کی نوا سی کا بہت اچھے سے خیال رکھ سکتے ہیں۔۔۔

اور شفا خود بھی ابھی اتنی زیادہ میچور نہیں تھی کہ مہرمہ کی ذمہ داری کو اچھی طرح سے نبھا لیتی۔۔۔ اس لیے وہ اکثر ماہی کو اپنے ساتھ روک لیتی تھی۔۔۔

ماہی کو بھی زیادہ دقت نہیں ہوتی تھی یہاں رکنے پر کیونکہ ماہی کے والدین زیادہ تر ملک سے باہر ہی رہتے تھے۔۔۔

ماہی اور ایک اس کی بڑی بہن تھی وہ بھی اکثر ملک سے باہر ہی رہتی تھی۔۔۔

تو ایسے میں ماہی گھر پہ اکیلی ہی ہوتی تھی ماہی ایک بہت امیر خاندان سے تعلق رکھتی تھی مگر ماہی کی زندگی میں خوشیاں نہ ہونے کے برابر تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اکثر ماہی اپنی خوشیاں خود ہی ڈھونڈتی رہتی تھی۔۔ مگر خوشیاں ہمیشہ ماہی سے کوسوں دور ہی رہتی تھی۔
۔ ماہی کو بچپن میں اس کے مامو نے گود لے لیا۔۔ کیونکہ ان کے گھر 10 سال بعد بھی کوئی اولاد نہیں
ہوئی تھی۔۔۔

مگر ایک کار حادثے میں ماما اور ان کی وائف کا ایکسیڈنٹ ہو گیا اور وہ دونوں ہی اس دنیا سے چل بسے
۔ اس وقت ماہی کی عمر تقریباً 10 سال تھی۔۔

اس کے ماں باپ نے اسے واپس اپنے پاس رکھ لیا۔ ماں باپ کے پیار میں تو کوئی فرق نہیں آیا۔۔
مگر اس کی بڑی بہن جو کہ عمر میں ماہی سے تقریباً 10 سال بڑی تھی۔ اس نے ماہی کو کبھی قبول نہیں
کیا۔ ہمیشہ وہ اس سے حسد ہی کرتی تھی۔۔ کیونکہ ماہی اپنی بہن سے زیادہ خوبصورت تھی۔۔
جس کی وجہ سے اس کی بہن ماہی سے زیادہ جیسلس ہوتی تھی۔ یہاں تک کہ وہ اپنے دوستوں کو بھی یہی
بتاتی کہ وہ اکیلی ہے اس کا کوئی بہن بھائی نہیں ہے۔۔۔

www.kitabnagri.com

اس نے ماہی کو دل سے کبھی اپنی بہن تسلیم نہیں کیا تھا۔ اس کی بڑی بہن نے امریکہ میں کسی انگریز سے
اپنی مرضی سے شادی کی اور وہ زیادہ عرصہ تک چل نہیں سکی اور ان دونوں کا طلاق ہو گیا۔۔ مگر اس
سے کوئی خاص فرق نہیں پڑا وہ ذہنی طور پر بہت زیادہ ازاد خیال لڑکی تھی ضرورت سے زیادہ ماڈرن

Posted On Kitab Nagri

ہونے کی وجہ سے اس کا ماں باپ بھی اس سے کچا کچپا رہتا تھا اس کا باغی دماغ ہمیشہ ایک الگ ہی دشا میں سوچتا۔۔۔

اب تو عالم یہ تھا کہ وہ کبھی مہینوں میں ایک آدھی بار ہی پاکستان اپنے گھر آتی۔۔ زیادہ تر تو وہ ورلڈ ٹور پر ہی رہتی تھی۔۔

جب کہ ماہی اپنی بڑی بہن سے بہت زیادہ مختلف تھی۔ بڑی بہن جتنی بد تمیز آزاد خیال تھی۔ ماہی اتنی ہی زیادہ سمجھدار اور ذہین تھی۔۔

ماہی کا مزاج کافی چنچل اور خوش مزاج رہنے والی لڑکی تھی۔۔ ماہی کے گھر والے کافی آزاد خیال کھلے ذہن کے ماڈرن لوگ تھے۔۔۔

ماں اور باپ دونوں ہی بزنس میں ایک الگ مقام رکھتے تھے جس کی وجہ سے انہوں نے پیسہ تو بہت کمایا مگر اپنی اولاد کو ٹائم نہیں دے سکے۔۔

اس لیے ماہی اکثر شفا کے پاس رک جایا کرتی۔ جب سے شفا کی عاصم شاہ کے ساتھ شادی ہوئی تھی۔۔ ماہی نے اپنے دماغ سے عاصم شاہ کو ہر طرح سے نکال دیا۔۔

اب وہ صرف اور صرف اس کی بیسٹ فرینڈ کا شوہر تھا۔ وہ اس نظر سے ہی عاصم شاہ کو دیکھتی تھی۔۔ اور عاصم شاہ نے تو پہلے دن سے ہی کبھی ماہی کو اس نظر سے دیکھا ہی نہیں تھا اس لیے شفا اور ماہی کے درمیان کبھی کسی غلط فہمی نے جگہ ہی نہیں بنائی۔ مہک کی ڈیٹھ کو تقریباً دو مہینے ہونے والے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

اکثر ماہی اور شفا دونوں اکٹھی ہی کالج سے عاصم شاہ کے ساتھ رکنے کے لیے آجاتی تھی۔۔۔

ماہی کا ماں باپ زیادہ تر اگر ایک ہفتہ پاکستان میں تو اگلا آنے والا پورا مہینہ ان کا ابراؤٹ میں ہی گزرتی

اس کی بڑی بہن نے باہر کسی انگریز سے شادی کر لی تھی مگر وہ شادی زیادہ عرصہ چل نہیں سکی۔۔۔
اس کے بعد طلاق ہو گئی اب وہ زیادہ تر باہر ہی رہتی تھی۔۔۔ کبھی مہینوں میں ایک آدھا چکر ہی اس کا پاکستان لگتا۔۔۔

ماہی گھر میں اکیلی بور ہو جاتی تھی ایسے میں مہر مہ اور شفا کا ساتھ پا کر تو ماں ہی کو جیسے پوری دنیا کی خوشیاں ہی مل گئی تھی۔۔۔

احمر کی والدہ بھی بہت اچھی اور پیار کرنے والی خاتون تھی۔ وہ سب کا بہت خیال رکھتی تھی۔۔۔
شفا اور ماہی کے آنے سے گھر میں ان کے پاس بہت رونق ہو گئی تھی اور مہر مہ کی وجہ سے تو گھر میں رونقیں اور بہاریں آگئی تھی۔۔۔

بس کمی تھی تو صرف ایک مہک کی تھی جسے سب ہی محسوس کرتے تھے احمر نے خود کو کام میں بہت مصروف کر لیا تھا۔ مہک کی یادوں سے بچنے کے لیے۔۔۔ اکثر احمر رات کو گھر دیر سے ہی لوٹتا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ماہی زیادہ تر مہرمہ کے کمرے میں ہی رہتی تھی۔ ماہی کو یہاں پر کچھ بھی انکفر ٹیل محسوس نہیں ہوتا تھا۔ کیونکہ گھر میں زیادہ تر احمر کی امی شفا اور ماہی ہوتے تھے۔۔۔ ماہی اور شفا کی پڑھائی بھی کمپیٹ ہو چکی تھی۔۔۔

شفا نے تو فی الحال پڑھائی اس لیے روک دی کیونکہ مہرمہ کو اس کی ضرورت تھی اور ماہی شفا کے بغیر آگے پڑھنا نہیں چاہتی تھی۔ تو اس لیے پڑھائی کو فلحال کے لیے سٹاپ لگ چکا تھا۔۔۔

مہرمہ اور شفا کا کمرہ بالکل ساتھ ساتھ ہی تھا۔۔۔ تقریباً زیادہ ٹائم تو شفا اسی روم میں پائی جاتی تھی۔۔۔ مگر جب عاصم شاہ آجاتا تو پھر ماہی اپنے روم میں چلی جایا کرتی تھی۔۔۔ ماہی اکسر خود ہی شفا کو جانے کا بول دیا کرتی تھی۔۔۔۔۔ ماہی آسانی سے محرمہ کو سنبھال لیتی۔۔۔ اور ویسے بھی ہر وقت ایک کیئر ٹیکر محرمہ کے لیے روم میں ہی موجود تھی۔۔۔

تو ایسے میں ماہی شفا کو اس کے روم میں عاصم شاہ کے پاس بھیج دیا کرتی تھی۔۔۔ مہک کے کہ جانے کی وجہ سے ان کا رشتہ بھی ایک جگہ پر فلحال کے رک سا گیا تھا۔۔۔ اپنی بہن کی وجہ سے عاصم شاہ بھی ذہنی طور پر بہت زیادہ ڈسٹرب ہو گیا تھا۔۔۔

اور اوپر سے مہرمہ کی بہت بڑی ذمہ داری فلحال عاصم شاہ اور شفا سنبھال رہے تھے۔۔۔ تو ایسے میں اپنے رشتے کو دونوں ٹائم ہی نہیں دے پارہے تھے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

عاصم شاہ صبح کالج چلاتا جب واپس آتا تو زیادہ تر شفا کا ٹائم مہرمہ کے ساتھ ہی گزر جاتا۔۔۔ زندگی کا پہیہ جیسے جام سا ہو گیا تھا۔۔۔

oooooooo

ہما!! ہما!! زندہ ہو تو روم میں آ جاؤ اس سے پہلے کہ میں خود تمہیں آ کر اٹھا کر لے کر آؤں اور تم ملالہ کی آیا کے سامنے شرم سے لال ہو جاؤ۔۔ ملالہ شاہ زیب اور ہما کی بیٹی کا نام تھا۔ شاہ زیب نے اپنی بیٹی کا نام پٹھانوں والا رکھا تھا۔

شاہ زیب کی بھاری آواز فون پر ہما کی سماعت سے ٹکرائی تھی۔ آواز سے ہی اندازہ ہو رہا تھا کہ بندے کا موڈ بہت خراب ہے۔۔۔

کراچی واپس آ کر ہما نے ساتھ والا روم ملالہ کے لیے سیٹ کروا دیا تھا۔ کیونکہ شاہ زیب جو اپنی بیٹی کے معاملے میں بہت زیادہ شرمیلا تھا۔۔ اور اپنے جذباتوں کے معاملے میں بہت بے باک ایسے میں ہما کو یہ فیصلہ لینا پڑا۔۔۔

اور ساتھ میں ایک بہت اچھی تجربہ کار میٹ کا بھی انتظام کر لیا تھا۔

مگر وہ گڑیا کو سلانے کے بعد ہی اپنے روم میں آتی تھی۔ سردی کا موسم چل رہا تھا اور گڑیا کو ہلکا سا زکام تھا جس کی وجہ سے تقریباً 10 دن ہی ہونے والے تھے کہ ہما ملالہ کے روم میں اسے سلاتے سلاتے خود بھی سو جایا کرتی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ زیب نے اپنی طرف سے کافی کمپروماز کرتے ہوئے ہما کو کچھ نہیں کہا تھا۔۔ اب ملالہ کافی بہتر ہو گئی تھی مگر آج کافی تھکن کی وجہ سے ہما ملالہ کو سلاتے سلاتے پھروہیں سو گئی تھی۔۔ جبکہ آج صبح شاہ زیب ہاسپٹل جاتے ہوئے ہما کو وارننگ دے کر گیا تھا کہ وہ اس کے صبر کا اور امتحان نہ لے ٹائم سے روم میں آجائے۔۔

ہمانے کل ہاسپٹل میں نائٹ ڈیوٹی کی تھی تو آج وہ کافی تھکن محسوس کرتے ہوئے گڑیا کو سلاتے ہوئے کب اس کی آنکھ لگ گئی اسے پتہ ہی نہیں چلا۔۔

اب اس کی آنکھ شاہ زیب کے فون پر کھلی تھی۔۔ جو اس نے نیند میں اٹھایا اب بھاری اور غصے والی آواز سن کر ہما کے نیند تو رفو چکر ہو چکی تھی۔۔ جج۔ جی بس ابھی آرہی ہوں گڑیا ابھی ابھی سوئی ہے۔۔

ہمانے نیند سے بھری ہوئی آواز میں بامشکل شاہ زیب سے کہا تھا۔۔۔ نیند سے آواز تمہاری نہیں نکل رہی اور گڑیا ابھی ابھی سوئی ہے۔۔۔

روم میں آؤ تمہیں بتاتا ہوں۔ کہ پرفیکٹ جھوٹ کیسے بولتے ہیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ زیب کی طیش والی آواز سن کر ہما جلدی سے بیڈ سے اتر کر چیلے پہنتے ہوئے روم سے نکل آئی۔۔۔

آہہ!!! ششش۔۔ منہ بند کرو میں ہوں۔۔ ہماروم سے باہر نکلی ہی تھی کہ

شاہ زیب روم کے باہر ہی کھڑا تھا۔۔ ہما کی کلائی کو پکڑتے وہیں دیوار کے ساتھ پن کیا تو ہما کی ڈر سے چیخ نکلی تھی۔۔ کہ شاہ زیب نے اپنے مضبوط ہتھیلی اس کی منہ پر رکھ کر اسے چپ کروایا۔۔۔ بولا تھانا کہ ٹائم سے روم میں آجانا۔۔ تم اتنے دنوں سے میرے ضبط کو آزما رہی تھی۔۔ شاہ زیب نے چھک کر اس کی گردن پر گہرا لمس چھوڑا تھا۔۔ ہما جو آدھی ادھوری ابھی نیند میں تھی شاہ زیب کے سخت لمس سے سسکا اٹھی تھی۔۔۔

شاہ زیب کیا کر رہے ہیں کوئی آجائیں گا!!

اچھا ہے سب کو پتہ چلنا چاہیے کہ تم اپنے شوہر کو کتنا تڑپاتی ہو جو اس طرح باؤلا ہو کر روم کے باہر ہی رو مینس کر رہا ہے۔۔۔

www.kitabnagri.com

سرگوشی کرتے ہوئے کان کی لوگوں کو دانتوں تلے سختی سے دبایا۔۔ ہما نے زور سے سسکی بھری تھی جس کو شاہ زیب نے اپنے لبوں سے روک لیا۔۔ اس کی پنکھڑیوں کو اپنے لبوں میں قید کیے ہوئے نمی کے قطروں کو تیزی سے اپنے اندر انڈیل رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ایک پل میں ہی اسے سانسوں کے لیے مجبور کر دیا تھا۔۔۔ لبو پر لفظوں کی چبن اور جلن محسوس کرتے ہوئے ہمارے پورے وجود میں سنسنی کی لہریں دوڑ رہی تھیں۔۔۔

اس کی کمر کی دونوں جانب ہاتھ رکھ کے اسے اوپر کی جانب اٹھالیا۔۔۔

اسی پوزیشن میں اسے اٹھا کر روم میں لایا تھا۔۔۔ گرنے کے ڈر سے ہمارے اپنی دونوں بازوؤں شاہ زیب کے گلے میں ڈالے ہوئے تھے۔۔۔

دروازہ بند کرتے ہی وہیں دروازے کے ساتھ اوپر اٹھائے ہوئے شاہ زیب اسے پن کر چکا تھا۔۔۔ اوپر اٹھانے کی وجہ سے ہمارا دل والا مقام شاہ زیب کے چہرے کے مقابل گیا۔۔۔ جسے دیکھتے ہی شاہ زیب اور بہکتا چلا گیا۔۔۔

شاہ زیب۔۔۔ سس سوری مجھے نہیں پتہ چلا میری آنکھ کب لگ گئی۔۔۔ شاہ زیب کے ارادے بھانپتے ہوئے تھکن سے چور ہمارے التجائی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

تم اپنی سوری اپنے پاس رکھو مجھے میرا کام کرنے دو۔۔۔ تم اچھی طرح سے واقف ہو کہ مجھ سے اتنے دن دور نہیں رہا جاتا۔۔۔

پھر تم میرا ضبط آزما کر چیک کرتی ہو کہ میں کیا کر سکتا ہوں۔۔۔ تو آج تم اپنے پٹھان کا ضبط آزما چکی ہو۔۔۔ اب میری شدتوں کو چپ چاپ برداشت کرو۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تمہارے منہ سے میں کسی بھی طرح کی آواز نہیں سننا چاہتا۔۔۔ سوری بھی نہیں سننی مجھے۔۔۔ وہ ایک کی سانس میں بولتا ہوا اس کے دل والے وہ کام پر جھک کر اپنی لمسوں کی شدت سے اسے جلانے لگا تھا۔۔۔

اتنے گہرے لمس کو دل والے مقام پر محسوس کر کے وہ تڑپ سی گئی تھی۔۔

اسے اوپر اٹھا کر پاس پڑے صوفے پر خود بیٹھ گیا اور اسے اپنے تھائیز پر بٹھالیا۔۔۔ جھٹکے سے اس کی نائی کے سٹرپ کو نیچے کر دیا۔۔۔ وہ اس کے دلکش خوبصورت سراپے پر نظریں گاڑے ہوئے دیکھ ہلکے لبوں سے مسکرایا تھا۔۔

وہ شرم سے آنکھیں بند کیے خود کو اس کے سپرد کر چکی تھی۔۔۔۔ وہ اپنے طوفانی پٹھان کا غصہ وہ بہت اچھی طرح سے جانتی تھی۔۔۔ اب یہ غصہ شانت کرنے کے لیے اس کی شدتوں کو سہنا لازم تھا۔۔۔ نائی کے سٹریپ اترتے ہی اس کا خوبصورت سراپہ شاہ زیب کے نظروں کے سامنے تھا۔۔۔

اس کے کاندھوں پر لبوں کے لمس چھوڑتے ہوئے سیدھا دل والے مقام پر آ۔۔ رکھا تھا۔۔

وہ تڑپ رہی تھی سسک رہی تھی مگر وہ اپنی من مرضیاں کرتے ہوئے تیز سانسوں سے دل والے موقع پر چکا اپنا غصہ اتار رہا تھا۔۔۔

اسے صوفے پر ہی ڈال کر اس کے اوپر جھکا اس کے جسم کی رعنائیوں کو چومتے ہوئے سسکیاں بھرنے پر مجبور کر دیا۔۔۔۔ بنا موقع دیے اس کی سانسوں کو تیز کر چکا تھا۔۔ اس کی سخت شدتوں سے۔۔۔ روم

Posted On Kitab Nagri

میں ہما کی تیز سسکیوں کی آوازیں گونج رہی تھی۔۔ ساتھ میں شاہ زیب کی تیز سانسیں مل کر ایک الگ ہی دھن بنائے ہوئے تھی۔۔

oooooooooo,

احمر بھائی آپ سمجھنے کی کوشش کریں!! عاصم شاہ نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔۔
عاصم کیا سمجھنے کی کوشش کروں مہر مہ ابھی اتنی چھوٹی ہے کہ میں اسے اکیلا نہیں سنبھال سکتا۔
اور امی بھی اکثر بیمار رہتی ہیں۔ ان کی طبیعت نہیں ٹھیک ہوتی تو ایسے میں۔ میں مہر مہ کو کیسے سنبھالوں گا۔

اور میڈ کے حوالے تو پوری طرح سے میں نہیں کر سکتا اپنی بیٹی کو۔۔
احمر بھائی میں آپ کی بات کو سمجھ رہا ہوں مگر پلیز آپ میری مجبوری کو سمجھیں مجھے اب لاہور میں شفٹ ہونا ہے امی جان بہت ضد کر رہی ہیں ان کا بی پی بہت زیادہ ہائی رہنے لگا ہے۔۔
امی جان اپنے پاس بلانا چاہتی ہیں میں نے اپلائی کر دیا ہے بہت جلد میرے ٹرانسفر پیپر بھی آجائیں گے۔۔

اس لیے میں چاہتا ہوں کہ اب آپ ہمیں خوشی خوشی اجازت دیں۔۔

عاصم یار میں تمہیں کیسے خوشی خوشی اجازت دے دوں شفا بھابی کی وجہ سے میں بے فکر رہتا ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

اب تو مجھے تم دونوں کی عادت ہو گئی ہے یار امی کے پاس بھی ہر وقت رونق لگی رہتی ہے پر ابلم کیا ہے تم لوگ لاہور سے خالہ کو یہی بلا لو۔۔

ہم یہاں پر ایک فیملی کی طرح بھی تو رہ سکتے ہیں۔۔۔

کیا پرانے لوگوں والی سوچ رکھی ہوئی ہے داماد اور بیٹا میرے لیے خالہ بالکل امی کی طرح ہی ہیں۔
عاصم یار پلینز تم لوگ نہیں جاؤ!

احمر عاصم شاہ اور شفا کے جانے کی خبر سن کر بہت پریشان ہو گیا تھا۔۔

عاصم بھائی امی نہیں مانیں گی ایک تو انہوں نے ساری زندگی لاہور میں گزاری ہے وہ کراچی میں اگر کمفرٹیبل محسوس نہیں کرتی۔۔

اور دوسرا اب تو وہ ٹھیک بھی نہیں رہتی تو ایسے میں میں امی جان پر زیادہ دباؤ نہیں ڈال سکتا۔۔ اور
ہمارا یہاں پر رہنا احمر بھائی مستقل کوئی حل نہیں ہے۔۔۔

www.kitabnagri.com

میرے پاس اس کا مستقل حل موجود ہے۔۔۔ بتاؤ بتاؤ کیا حل ہے۔۔۔ احمر نے اس کی بات بچ میں ہی کاٹتے ہوئے تجسس سے پوچھا۔۔۔ احمر بھائی آپ ماہی سے شادی کر لیں۔۔۔ وٹ احمر کو تو جیسے 100 واٹ کا جھٹکا لگا تھا۔۔۔ دماغ ٹھیک ہے تمہارا بچی ہے وہ۔۔۔ کوئی بچی نہیں ہے شفا کی ہم عمر ہے۔ اور میں بھی تو شفا کے ساتھ ہنسی خوشی رہ رہا ہوں۔۔ عاصم نے دلیل دی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تم نے شفا سے شادی کی کیونکہ تم شفا سے پیار کرتے تھے۔ تمہیں شفا پسند تھی۔ جبکہ میرے ساتھ ایسا کوئی مرض لاحق نہیں ہوا۔۔۔

احمر شفا اور عاصم شاہ کے رشتے کے بیچ کی سچائی بالکل نہیں جانتا تھا۔ کیونکہ شاہ میرے سختی سے منع کیا تھا کہ اس کی بیوی کی عزت کے معاملے میں کوئی بات اگر باہر آئی تو وہ جان لے لے گا۔۔۔

اور عاصم بھی مرہا کو مہک جتنی عزت دیتا تھا۔ تو وہ کیسے اپنی بہن کی عزت اپنے ہاتھوں سے اچھالتا سکتا تھا۔۔۔

اس لیے سب کو یہی پتہ تھا کہ شفا سے عاصم نے لو میرج کی ہے یہاں تک کہ مہک اور اس کی ماں بھی نہیں جانتی تھی کہ حقیقت کیا ہے۔۔۔

پہلی بات تو یہ کہ تم اسے پسند کرتے تھے اور دوسری یہ کہ تم مجھ سے چھوٹے ہو۔۔۔ اور وہ لڑکی بامشکل 1817 سال کی بچی ہے۔۔۔ اور میں 3534 سال کا مرد اور شادی شدہ ایک بچے کا باپ ایسے میں تم نے سوچ بھی کیسے لیا کہ تم میری شادی اس سے کروادو گے۔۔۔ اور میں تم لوگوں کی باتوں میں آکر مان بھی جاؤں گا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ڈسکسنگ بہت ہی گھٹیا مشورہ تھا اس کو تم اپنے پاس رکھو۔۔ احمر وہاں سے اٹھ کر جانے لگا تھا۔۔ احمر بھائی پلیز میری بات پوری سن کر جائیں۔۔۔ کیا سنو یا اگر بے تکی باتیں کرو گے تو میں کیا سنوں، وہ غصے سے بولتے ہوئے اپنی دونوں جیبوں میں ہاتھ ڈالے کھڑا تھا۔۔

آپ کو ایشو کس چیز سے ہے اس کی اتباع کم ہے۔ جب اس اس لڑکی کو کوئی اعتراض نہیں تو پھر آپ کو کیوں اعتراض ہے۔۔۔۔۔ واٹ مطلب کہ وہ لڑکی بھی جانتی ہے۔۔۔۔۔ ماشاء اللہ آپ لوگوں نے تو ساری پلاننگ کر رکھی ہے۔۔۔۔۔ احمر نے گھور کر عاصم کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

بھائی اگر آپ کی بہتر زندگی کے لیے ہم نے پلاننگ کر بھی رکھی ہے تو اس میں غلط کیا ہے۔۔۔۔ غلط ہے غلط یہ ہے کہ مجھے شادی نہیں کرنی میں مہک کی جگہ کسی کو نہیں دے سکتا۔۔۔ میرا اور مہک کا ساتھ بے شک بہت کم تھا مگر وہ خوبصورت لمحے جو میں نے مہک کے ساتھ گزارے ہیں میں ان کے سہارے زندگی گزار سکتا ہوں۔۔۔

میری زندگی میں کسی کی جگہ نہیں ہے وہ دو ٹوک بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

احمر بھائی خود غرض مت بنے مہرمہ کے بارے میں سوچیں اسے ایک ماں کی ضرورت ہے۔۔ اور آپ مہک آپ کے آخری وعدے کو مت بھولیں۔ آپ نے وعدہ کیا تھا کہ آپ مہرمہ کے لیے شادی کریں گے۔۔۔

عاصم شاہ نے یاد دہانی کرتے ہوئے سخت لہجے سے کہا تھا۔ ہاں اور یہ وعدہ بھی تم نے مجھ سے زبردستی کروایا تھا۔ احمر نے بھی سخت لہجے سے جواب دیتے ہوئے کہا۔۔

بیٹا زندگی یوں یادوں کے سہارے نہیں گزاری جاتی زندگی میں ایک ہمسفر کا ہونا بہت ضروری ہے!! احمر کی ماں جوٹی وی لاؤنج میں داخل ہوئی تھی ان کی بات سنتے ہی جواب دینے لگی۔۔

امی جان پلیر میری زندگی میں کسی کی گنجائش نہیں ہے۔ تھوڑا سا مشکل وقت ہے گزر جائے گا۔۔ مہرمہ کے لیے میں اکیلا ہی کافی ہوں بس وہ تھوڑی بڑی ہو جائے ابھی وہ بہت چھوٹی ہے تو مجھے نہیں سمجھ آتا میں کیسے اس کو سنبھالوں، مگر یہ وقت گزر جائے گا۔ اس کے بعد میں اپنی بیٹی کا خود خیال رکھ لوں گا۔۔

بیٹا یہ وقت نہیں گزرے گا مہرمہ کو ہمیشہ ایک ماں کی ضرورت ہوگی اور تمہیں بھی ایک اچھی ہمسفر کی ضرورت ہے۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے جو تمہارا خیال رکھے تمہارے گھر کو محبت سنبھالے۔۔ تم بوڑھے نہیں ہو گئے ہو ابھی تمہاری عمر ہی کیا ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے امی جان کہ آپ سب لوگ پہلے سے فیصلہ کر چکے ہیں۔۔ اور مجھے صرف آگایا جا رہا ہے۔

ہاں ہم فیصلہ کر چکے ہیں کہ تمہاری شادی ہم کروا کے رہیں گے۔ اور ماہی بہت اچھی نیک اور سلجھی ہوئی بچی ہے۔۔

سب سے بڑھ کر وہ مہر مہ سے بہت پیار کرتی ہے شفا سے کہیں زیادہ تو ماہی اسے اپنے پاس رکھتی ہے۔۔ بیٹا تمہیں اور کیا چاہیے کہ اگر تمہاری بیٹی کو ماہی کی صورت میں ایک اچھی ماں مل جائے۔۔

احمر کی ماں وہی صوفے پر بیٹھی ہوئی تسبیح ہاتھ میں لیے ہوئے اپنے بیٹے کو بڑی باریکی سے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

امی جاناپ کو کیا ہو گیا ہے، کیا سوچ کر آپ سب اس بات کے پیچھے پڑ گئے ہیں۔ وہ 17 سال 18 سال کی بچی ہے۔ اسے خود ابھی کسی بڑے کی ضرورت ہے وہ خود کو نہیں سنبھال سکتی گھر اور مہر مہ کو کیا خاک سنبھالے گی۔۔

Posted On Kitab Nagri

میں نے تو ہمیشہ اس کو اپنی چھوٹی بہن کی نظر سے دیکھا ہے۔۔ اور آپ نے پتہ نہیں دماغ میں کیسے ایسا فتور پال لیا ہے۔۔

عاصم شاہ کو ماہی سے شادی والی بات بالکل اچھی نہیں لگی تھی۔ ماہی جب بھی یہاں رکنے آتی احمر پہلی بات تو اس سے کبھی فری ہو کر بات ہی نہیں کرتا تھا۔۔
اور جب کبھی مہرہ کو ملنے روم میں جاتا تو کبھی ماہی سے آمناسا منا ہو جاتا تھا تو احمر اسے بچوں کی طرح چھوٹی بہن کے جیسے پیش آیا کرتا۔۔
ایسے میں شادی والی بات سن کر تو احمر کا پارہ ساتویں آسمان کو چھو رہا تھا۔۔

- بیٹا لڑکیوں میں بہت صبر ہوتا ہے وہ بہت جلد اپنے آپ کو ہر ماحول میں ڈال لیتی ہے۔ اور ماہی کو کوئی اعتراض نہیں ہے تمہارے ساتھ شادی پہ بلکہ وہ تو بہت خوش ہے کہ اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے مہرہ کا ساتھ مل جائے۔۔ وہ بچی مہرہ سے بہت زیادہ اٹیچ ہو چکی ہے میں نے خود ماہی سے بات کی اسے تمہاری عمر تمہاری شادی تمہاری بیٹی کسی چیز سے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔

مجھے افسوس ہے آپ لوگوں کی سوچ پر؟؟

Posted On Kitab Nagri

اس بچی کو اس کے گھر بھیجیں خواہ مخواہ دوسروں کے بچوں کا برین واش مت کریں۔۔۔
اور مجھے شادی نہیں کرنی یہ فائنل ہے میری زندگی میں مہک اتنی یادیں ہیں کہ میں ان کے سہارے
زندگی گزار لوں گا۔۔۔ اگر کوئی میری بیٹی کو پالنے میں میری سپورٹ نہیں کر سکتا تو مت کرے میں
خود سے ہی جیسے بھی ہو ہینڈل کر لوں گا وہ غصے سے بولتا ہوا کی تیز رفتاری وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔

عاصم م بیٹا یہ تو نہیں مان رہا اب ہم کیا کریں گے۔۔۔ اس کی ماں نے افسردہ سامنہ بناتے ہوئے عاصم شاہ
سے کہا۔۔۔ آنٹی آپ پریشان نہیں ہوں مجھے پتہ ہے احمر بھائی کو کون مناسکتا ہے۔۔۔
عاصم شاہ نے مسکراتے لبوں سے کہا تو احمر کی ماں حیران سی ہو کر عاصم شاہ کی جانب دیکھنے لگی تھی۔۔۔
کون ہے وہ جو احمر کو مناسکتا ہے۔ احمر کی ماں نے تجسس بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

آنٹی آپ ان کو بہت اچھی طرح سے جانتی ہیں۔ اس نے مسکراتے ہوئے ٹانگ پہ ٹانگ رکھے ایک
پاؤں کو ہلاتے ہوئے پر اعتماد لہجے سے کہا۔۔۔

میرے خیال سے تم رومان کی بات کر رہے ہو آنٹی کی آنکھوں میں بھی چمک سی آگئی تھی۔۔۔۔۔ جی
بالکل میں رومان شاہ کی بات کر رہا ہوں۔۔۔ صرف رومان بھائی ہی احمر بھائی کو مناسکتے ہیں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

عاصم شاہ رومان شاہ احمر علوی اور ڈاکٹر شاہ زیب کی دوستی سے بہت اچھی طرح سے واقف تھا۔۔۔
رومان شاہ کے فیصلوں پر عاصم شاہ نے اکثر ڈاکٹر شاہ زیب اور احمد علوی کو سرخم کرتے دیکھا تھا۔۔۔
ایسا نہیں تھا کہ وہ اس سے ڈرتے تھے یا وہ کسی بھی معاملے میں رومان شاہ سے کم تھے۔۔۔ مگر دونوں
رومان شاہ سے اتنی محبت کرتے تھے اس لیے وہ اس کے فیصلوں کو بہت اہمیت دیتے تھے۔۔۔ اور
رومان شاہ نے ہمیشہ سمجھداری سے اپنے دوستوں کے لیے بہتر سے بہترین کو ترجیح دی۔۔۔
ان کی دوستی اتنی مضبوط تھی کہ وہ رومان شاہ کی ضدی طبیعت کے آگے ہمیشہ اپنی ضد چھوڑ دیتے تھے
۔۔۔ رومان شاہ

ان تینوں دوستوں میں غصے کا تیز ضدی اور اکڑوں مزاج تھا۔۔۔ اس بات سے یہ دونوں واقف تھے۔
وہ جس بات پر اڑ جاتا اسے پوری کیے بنا وہ کبھی پیچھے نہیں ہٹتا۔

www.kitabnagri.com

ان تینوں کی دوستی کی خوبصورتی بھی رومان شاہ تھا۔۔۔ جان تھا وہ ان تینوں کی دوستی میں۔۔۔ ایک ایسا
بندہ جو اپنے دوستوں کے لیے جان تک دینے کے لیے حاضر رہتا تھا۔۔۔ اس لیے عاصم شاہ کو پورا یقین
تھا کہ اس کا رومان بھائی احمر کو شادی کے لیے ہر صورت رضامند کر لے گا۔۔۔ اس کے ٹینشن زیادہ
چہرے پر ایک دم سے سائل بکھر گئی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں سچ کہا تم نے عاصم بیٹا یہ بات تو میرے دماغ میں آئی ہی نہیں کہ رومان شاہ احمر کو مناسکتا ہے۔ آنٹی کے چہرے پر خوشی بکھر گئی تھی رومان شاہ کا نام سن کر۔۔۔ ان کو تو جیسے تسلی ہو گئی تھی کہ اب وہ ہر صورت اپنے بیٹے کی شادی کر سکیں گی۔۔۔۔

بیٹا تم جلدی سے کرو رومان بیٹا سے بات کرو اس سے کہو کہ وہ احمر کو منائے جیسے مرضی منائے مگر جلدی منائے میں اپنی زندگی میں احمر کو خوشحال دیکھنا چاہتی ہوں۔۔۔۔ اور بیٹا تم پورے دل سے اس میں میری مدد کر رہے ہو اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا کی ہر خوشی دے۔۔۔ ورنہ آج کل کے وقت میں بہنوں کے بھائی کہاں اتنا بڑا ظرف دکھاتے ہیں۔۔۔ تم اپنی بہن کی جگہ کسی اور کو لا کر میرے بیٹے اور اپنی بھانجی کا مستقبل سیکیور کر رہے ہو اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا اجر دے۔۔۔ وہ عاصم شاہ کو دل سے دعائیں دیتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

رومان کو تم آج ہی گھر پہ انوائٹ کر لو۔۔۔ نہیں تو جیسے بھی تمہیں مناسب لگے بس تم اس کو بولو کہ اس کو شادی کے لیے منائے۔۔۔ بہت زیادہ بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جی جی آنٹی آپ بے فکر ہو جائیں میں یہاں سے جانے سے پہلے احمر بھائی کا گھر سیٹ کروا کر جاؤں گا۔

آنٹی جی ہماری نیت غلط نہیں ہے تو انشاء اللہ اللہ تعالیٰ ہمارا ساتھ دے گا۔ مجھے پوری امید ہے کہ احمر بھائی کو رومان بھائی منالیں گے میں بھی تو اپنی چھوٹی سی بھانجی کو اس طرح چھوڑ کر نہیں جاسکتا اور ماہی سے اچھی ماں مہر مہرہ کو نہیں مل سکتی اس بات کا مجھے یقین ہے۔ وہ تسلی بخش انداز سے بول رہا تھا۔۔۔

oooooooo

شاہ زیب --- ہم --- آپ بہت ظالم ہیں۔۔ اپنے اوپر براجمان ہو کر لیٹے شاہ زیب سی ہما شکوہ کرتے ہوئے بولی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ شرٹ لیس ہی ہما پر براجمان ہو کر لیٹا ہوا تھا۔۔ اس نے 10 دنوں کی دوری کی سزا اچھی خاصی شدتوں کی صورت میں اسے لوٹائی تھی۔۔۔ غلط ڈاکٹر صاحبہ تم بہت ظالم ہو۔۔ تم پر زور دیتے ہوئے اپنی جگہ پر براجمان لیٹے بولا۔۔ میں نے آپ پر کیا ظلم کیا ہے شاہ زیب کی کمر پر اپنا ہاتھ محبت سے رکھے ہوئے پوچھا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

دل کی ڈاکٹر ہو کر شوہر کے دل سے کھیلتی ہو، یہ ظلم نہیں تو اور کیا ہے۔
دس دن تک میں اپنی بیٹی کی خاطر زبردستی صبر کا مظاہرہ کرتا رہا۔

اس کے بعد بھی تمہیں مجھ سے زیادہ نیند عزیز تھی۔ میں روم میں تمہارے لیے تڑپ رہا تھا اور تم خراٹے لے کر ملالہ کے ساتھ سو رہی تھی۔ اس لیے خان کی جان اتنی سزا کی تو تم مستحق تھی۔ ہمارے اچھے خاصے ہوش ٹھکانے کے لگانے کے بعد بھی اس کے لہجے میں خماری باقی تھی۔۔۔
اپنی گردن پر اس کے لبوں کی جنبش محسوس کرتے ہوئے وہ سمجھ چکی تھی کہ خان ابھی تک اپنی ٹون برقرار رکھے ہوئے ہے۔۔۔ ابھی وہ اس کی جان کو اور ہلکان کرے گا۔۔۔۔

سوری آئندہ میں اپنی نیند پر کنٹرول رکھوں گی۔ پلیز آج کے لیے آپ مجھے سونے دیں۔ شاہ زیب میں نے کل نائٹ ڈیوٹی کی ہے میں بہت تھکن محسوس کر رہی ہوں۔۔۔۔

آکر بھی میں نے ملالہ کے ساتھ کافی ٹائم گزارا تھا۔ میں سو نہیں سکی تھی وہ شاہ زیب کے ارادے بھانپتے ہوئے التجائی لہجے میں بولی تھی۔۔۔۔ ہمارے سچ میں تمہیں لگتا ہے کہ تمہاری کسی بھی دلیل سے میں اپنا ارادہ بدل دوں گا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ زیب نے اپنا چہرہ اٹھا کر ہما کی پنکھڑیوں کو چومتے ہوئے خمار زادہ لہجے میں بولا۔۔۔ ہما نے ایک نظر اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔۔۔ جہاں اسے ابھی تک خماری کا ایک جہاں آباد نظر آ رہا تھا۔
شاہ زیب پلیز۔ اس نے منت زدہ لہجے میں۔۔۔ وہ سوائے شاہ زیب کی منت کرنے کی کچھ نہیں کر سکتی تھی وہ سچ میں بہت تھکن محسوس کر رہی تھی اور نیند نے تو اس کی جان نکال رکھی تھی۔۔۔

مگر اس کا ظالم پٹھان اپنی محبت کے آگے کسی اور چیز کو رکھتا ہی نہیں تھا۔ اور آج تو دس دن کی دوری تھی تو ہما کو خود بھی بچنے کا کوئی مقام نظر نہیں آ رہا تھا۔۔۔ پھر بھی ہمت کر کے وہ اسے سمجھانے کی بے جاں کوشش کر رہی تھی۔۔۔

Kitab Nagri

خانم تم اپنی مزاحمتیں اور پلیز کو سنبھال کر رکھو۔۔۔ کسی اور وقت کام آئے گی۔ اس وقت نہ تو خان ارادہ ہے تمہیں بخشنے کا اور نہ موڑ، اور رہی بات تھکن کی تو مجھے تمہارے وجود سے سکون حاصل کر لینے دو اس کے بعد جناب کے ہاتھ پاؤں دبا کر تھکن دور کر دوں گا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہما کی باتوں سے وہ پھر سے بہکتے ہوئے اس کی گردن پر لب رکھے لمس چھوڑنے لگا تھا۔۔ ہما کو اتنا ہلکان کرنے کے بعد بھی خان کے جذباتوں میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔۔۔

اسی طرح سے اسے لمس و سے جھلساتا ہوا اس پر گھٹا بن کر چھایا تھا۔۔ اس کے وجود کی رعنائیوں لبوں سے چومنے لگا تھا۔۔ ہما کو تو آج ایسے لگ رہا تھا کہ خان کا غصہ اس کی جان لے کر ہی چھوڑے گا۔۔

وہ تو پچھتا رہی تھی اس آدھے گھنٹے کے لیے جس میں اس کی آنکھ لگی اور وہ گہری نیند میں جاگ کر بھول گئی تھی کہ اسے آج خان نے وارننگ دی تھی۔۔

وہ خان ہے اپنی بات سے کبھی نہیں پلٹے گا۔۔۔ جانتی تھی کہ یہ خان صاحب کا غصہ ہے جس کو وہ شدتوں میں ظاہر کر رہا ہے۔۔ اس کا سارا دن سویٹ پر بن کر گھومنے والا ڈاکٹر شاہ زیب خان رات کو ایک الگ ہی موڈ میں ہوتا تھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

ڈاکٹر شاہ زیب اور اس کے خان میں کوئی مقابلہ نہیں تھا۔۔ جہاں ڈاکٹر شاہ زیب انتہائی سلجھی پر سنلٹی کا مالک تھا۔۔ وہیں اس کا خان اپنی محبتوں کے معاملوں میں سخت جابر ضدی اڑیل تھا۔۔۔ سوائے اپنے

Posted On Kitab Nagri

جذباتوں پر بے رحم بننے کے شاہ زیب ایک بہت سویٹ ہسبینڈ تھا جو ہما کے ساتھ ہر بات میں کمپرومائز اور محبت سے پیش آتا تھا۔۔۔۔۔

وہ خود کو اس کے رحم و کرم پر چھوڑ اس کے حوالے ایک بار پھر کر چکی تھی۔۔ شاہ زیب خان اپنی محبت کی لو میں بہکتا ہوا اس کی نازک مخملی پنکھڑیوں پر جھکا ان کو قید میں لیے ہوئے۔۔ اس کی سانسوں کو بے صبری سے پی رہا تھا۔۔

۔ سانسوں کو بے صبری سے پیتے ہوئے ایک دم سے وہ رکا اور سر اوپر اٹھا کر لبوں کو پنکھڑیوں سے الگ کر لیا۔۔ ہمانے تجسس سے شاہ زیب کی جانب دیکھا۔۔

کیونکہ وہ جھٹکے سے پیچھے ہٹا تھا۔۔ ہما کو ایک پل میں ہی سمجھ آ گئی تھی کہ اسے کیا ہوا ہے۔۔

ہما تھکن سے بے حال تھی تو اس نے ہاتھ سٹریٹ بیڈ پر ہی رکھے ہوئے تھے سمپل اور آسان لفظوں میں یہ کہ وہ شاہ زیب کی محبت کا جواب محبت سے جواب نہیں دے پار ہی تھی۔۔

اور شاہ زیب کو یہ بات زہر لگتی تھی اس سے پہلے کہ خان کا غصہ سر چڑھ کر بولتا ہما نے جلدی سے اپنے ہاتھ میسٹرس سے اٹھائے اور شاہ زیب کی کمر پر سختی سے رکھتے ہوئے شاہ زیب کو اپنے اوپر جھکا لیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ زیب پلیز اس بات پر اپنا موڈ آف کرنا۔۔ ہمارے اس کی آنکھوں کا مافوم سمجھتے ہوئے جلدی سے کہا۔۔۔

۔ ہمارے میرے مزاج سے اچھی طرح سے واقف ہو۔۔۔

اس طرح کی حرکتیں مت کیا کرو جس سے میں تمہاری جان کو اور مشکل میں ڈالوں۔۔۔

وہ لفظوں کی سختی میں بولا تھا۔۔ خان بات بات پر مت اڑ جایا کریں غلطی ہو گئی۔۔۔

اپنی غلطی کو سدھارنے کے لیے اور اپنے خان کے قہر سے بچنے کے لیے

۔ ہمارے اپنی پنکھڑیوں کو اس کی گردن پر رکھ کر چھوٹے چھوٹے لمسوں کا سہارا لیتے ہوئے اسے پر سکون کیا۔۔۔

ہمارے پنکھڑیوں کے لمس ڈاکٹر صاحب پھر سے بہکنے لگے تھے۔۔۔ ہمارے پنکھڑیوں کے لمس پاتے ہی

شاہ زیب کے سخت الفاظ اس کے منہ میں ہی دم توڑ چکے تھے۔۔۔

وہ بے اختیار سا ہوتا واپس اس پر جھکنے لگا۔۔ ایک بار بھر اس کی سانسوں کو تنگ کیے اپنی محبتوں کی

آندھی میں اسے بے حال برپا کر رکھا گیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تھکن کے باوجود خان صاحب کی محبت میں پورا ساتھ دیتے ہوئے ڈاکٹر ہما شاہ زیب خان کی ایک اور خوبصورت رات گزرتی جا رہی تھی۔۔۔

فجر کی اذانوں میں کچھ ٹائم باقی تھا جب خان صاحب نے اس کی جان کو خلاصی کرتے ہوئے اسے آزادی بخشی۔۔۔ ہما کو بہت نیند آرہی تھی، مگر فجر کی نماز قضا نہ ہو جائے اسی ڈر سے وہ سوئی نہیں تھی۔۔۔ پلیز اب فجر کی اذانیں ہونے والی ہیں اگر آپ کا موڈ خراب نا ہو تو میں جا کر فریش ہو جاؤں، مجھے نماز پڑھنی ہے۔۔۔

اس کے مضبوط سینے پر لیٹی ہوئی ہاتھ اس کے مضبوط سینے پر ر ب کرتے ہوئے بولی تھی۔۔۔
۔۔۔ ہم۔۔۔ ٹھیک ہے شاہ زیب نیند میں جانے لگا تھا۔۔۔ اس کا ہاتھ اب بھی ہما کی کمر کے گرد سختی سے حصار بنائے ہوئے تھا۔۔۔

شاہ زیب اب آپ سونے کی کوشش مت کرنا۔۔۔ قسم سے میں آپ کی جان لے لوں گی۔۔۔
جب میں ڈبل ڈیوٹی کرنے کے بعد بھی ٹرپل ڈیوٹی کر رہی ہوں تو آپ بھی سو نہیں سکتے تھے۔۔۔
ہمانے جھک کر شاہ زیب کے لبوں پر دانتوں سے کاٹتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ آہ آہ میری جنگلی ڈاکٹر شرم
کرو شوہر کو نیند آرہی ہے خلل مت ڈالو، وہ مذاق کرتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور جو شوہر نے ساری رات میری نیند میں غارت کر رکھی تھی۔۔ اس کا کیا۔۔ ہوں۔۔ اس کا کیا۔۔۔ وہ بھی اب ضدی بنے اسے جگہ باجگہ دانتوں سے چبھن دے رہی تھی۔۔۔

آپ نے ہاتھ اس کے سینے پر رکھتے ہوئے ناخنوں سے خروچیں مارتے ہوئے۔۔ اسے جگاری رہی تھی۔۔۔

ہما کی بچی سدھر جاؤ میرا موڈ چینج ہونے میں ٹائم نہیں لگے گا۔۔۔ وہ آہ کی آواز نکالتے ہوئے بامشکل بولا۔۔۔ اب آپ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ وہ انگوٹھا دیکھاتے ہوئے چڑا رہی تھی۔۔۔

فجر کی اذانیں ہونے والی ہیں اٹھیں اور اٹھ کر نماز پڑھیں مجھے ملالہ کے پاس جانا ہے۔۔ باپ بیٹی نے مل کر میری جان ہلکان کر رکھی ہے۔۔۔ راتوں کو باپ سونے نہیں دیتا۔۔۔ دن کو بیٹی سونے نہیں دیتی۔۔۔

ساتھ میں ہاسپٹل جا کر ڈیوٹی کرو۔ وہ ایک ہی بار میں کافی سارے شکوے کرتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

ہاں تو ریزائن کر دو۔۔ کوئی مسئلہ تھوڑی ہے۔ کیوں اپنی جان کو ہلکان کرتی ہو۔ گھر پر رہی کر آرام سے ملالہ اور اپنے اس پاگل پٹھان کو سنبھالو۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ زیب قسم سے آپ اپنے جذباتوں کے معاملے میں کتنے خود غرض ہے۔ کہاں تو آپ سارا دن یہ گیان بانٹتے ہیں کہ ایک ڈاکٹر کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ خود سے پہلے مریضوں کو دیکھے۔۔۔ اور نصیحت کرتے ہیں کہ اچانک سے ریزائن کر دینا جاب چھوڑ دینا یہ کوئی اچھی چیز نہیں ہے۔۔۔ کتنے سالوں میں ایک بہترین ڈاکٹر تیار ہوتا ہے مریض کا فیملی سے زیادہ ڈاکٹر پر حق ہوتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔۔۔ شاہ زیب کو دیکھ نفی میں سر کو ہلاتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔ اور کہا آپ نے اتنی آسانی سے مجھے یہ کہہ دیا کہ میں ریزائن دے دوں۔ وہ حیران تھی شاہ زیب کی بات پر۔۔۔

ہاں تو میں یہ سب تمہارے لیے بھی کہہ سکتا ہوں پر تم یہ اپنے ڈبل ڈیوٹی والے دکھڑے مجھے مت سنایا کرو۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

جب میں ڈبل ڈیوٹی کر کے آتا ہوں تو میں تو تب بھی ایسا ہی ہوتا ہوں جیسا تمہاری ڈبل ڈیوٹی کے بعد ہوتا ہوں۔ میں نے کبھی آ کے تمہیں یہ کہا کہ آج میری ڈبل ڈیوٹی تھی تو آج میرا رومانس کاموڈ نہیں ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

بلکہ ڈبل ڈیوٹی کے بعد تو میرا رومینس کا زیادہ موڑ ہوتا ہے وہ ڈھیٹ بنا ہوا ہنس رہا تھا دونوں ہاتھ سر کے نیچے رکھے ہوئے لیٹا تھا۔۔۔

آپ کا کچھ نہیں ہو سکتا۔ میرے سیلفش خان سے میں کبھی جیت نہیں سکتی یہ میں کیسے بھول گئی تھی۔۔

وہ سینے پر دباؤ دیتے ہوئے بیڈ سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔ خود کو بیڈ چادر میں لپیٹتے ہوئے کور کر کے شاہ زیب کی گہری نظروں سے بچا کر واش روم میں جا رہی تھی۔۔۔

کیونکہ فجر کی اذانیں شروع ہو چکی تھی اور اس وقت تو خان اس سے چاہ کر بھی کبھی نہ روک سکتا تھا

کیونکہ وہ خود بھی نمازوں کا بہت پابند تھا خود بھی ابھی تک جاگ رہا تھا تا کہ وہ بھی نماز ادا کر سکے۔۔۔

اس کے بعد چند گھنٹوں کی نیند لے گا اس نے دماغ میں سوچا تھا کیونکہ وہ بھی پوری رات سو نہیں سکا تھا اور اب صبح اس نے ہاسپٹل جا کر ڈیوٹی دینی تھی۔۔۔

اللہ اکبر اللہ اکبر مؤذن کی آواز پر شاہ زیب بیڈ پر آذان کے احترام میں اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ ہماواش روم میں جا کر فریش ہونے لگی۔۔ شاہ زیب نے پاس پڑھا اپنا فون اٹھا کر یوں ہی سرسری آن کر کے دیکھا تو واٹس اپ پر رومان شاہ کا واٹس میسج آیا تھا۔۔ جسے پلے کر کے اس نے سنا جس میں یہ پیغام تھا کہ صبح دو بجے وہ اس کے گھر پہنچے آگے پیچھے کچھ نہیں کہا تھا۔۔۔

اور رومان شاہ کے میسج ایسے ہی ہوتے تھے جن کے آگے پیچھے کوئی بات نہیں ہوتی تھی۔۔ بس ایک پیغام جاری کر دیا گیا تھا۔۔ کہ صبح وہ تینوں اس کے گھر پر اکٹھے ہو رہے ہیں۔ اب تو شاہ زیب کو ہر صورت صبح وہاں پر پہنچنا تھا۔۔ سالہ سدھرے گا نہیں جب جی چاہتا ہے حکم صادر کر دیتا ہے۔۔ وہ اوکے کا میسج چھوڑ کر فون بند کر کے رکھتے ہوئے مسکریا تھا۔۔

oooooooooooo

اسلام علیکم۔۔ شاہ زیب اور احمر نے ایک ساتھ رومان شاہ پر لپکتے ہوئے سلام کہا۔۔۔
وعلیکم السلام کیسے ہو کمینو کتنے دن ہو گئے ہیں تم لوگوں کی منہوس شکلیں دیکھے ہوئے۔۔ رومان شاہ احمر اور شاہ زیب کے گلے ملتے ہوئے بولا تھا۔۔ سبحان اللہ، اللہ کی شان ہے گھر میں قیدی تم بنے ہوئے ہو اور الزام ہم پر دے رہے ہو اچھا قانون ہے تمہارا۔۔ شاہ زیب نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے پہلا تیر رومان شاہ کی جانب چھوڑا تھا۔۔ رومان شاہ تم باپ کیا بننے والے ہوئے یار تم تو گھر کے قیدی ہو کر رہ گئے ہو۔۔۔ شاہ زیب نے ہنستے ہوئے رومان شاہ پر دوسرا نشانہ قصہ۔۔ جبکہ رومان شاہ اس کے سامنے والے صوفے پر ٹانگ پہ ٹانگ رکھ کر واٹس کاٹن کے سوٹ میں مبلوس دل فریب مسکراہٹ

Posted On Kitab Nagri

چہرے پر سچ جائے بیٹھا تھا۔۔۔ سائیڈ والے صوفے پر احمر اور عاصم بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔ جبکہ رومان شاہ بالکل اس کے سامنے والے صوفے پر بیٹھا تھا۔۔۔

پیچ ٹیبل پر کھانے کے سب لوازمات رکھے ہوئے تھے چائے کے ساتھ سٹیکس اور بسکٹ وغیرہ۔۔۔ خان تھوڑی ٹھنڈ رکھو تمہیں سارے جواب دیتا ہوں پہلے ذرا تم چائے پی لو تمہاری زبان کو جو بے سکونی ہو رہی ہے اس کو چائے سے صاف کر لو رومان شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اور عاصم تم کیسے ہو۔ جاب کیسی چل رہی ہے۔۔۔ رومان شاہ نے عاصم سے متوجہ ہو کر پوچھا تھا۔۔۔ کیونکہ آج کافی دنوں کے بعد عاصم سے بھی اس کی ملاقات ہوئی تھی۔۔۔۔۔ جی بھائی اللہ کا شکر میں بالکل فٹ ہوں اور جاب بھی بہت اچھی جا رہی ہے۔۔۔۔۔ ویری گڈ۔۔۔۔۔ رومان شاہ نے عاصم سے کہا تھا۔۔۔۔۔ ہماری چھوڑو تم ہماری بھابھی کے بارے میں بتاؤ۔۔۔۔۔ بھابھی کیسی ہیں۔۔۔۔۔ شاہ زیب نے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

ہاں اللہ کا شکر ہے وہ ٹھیک ہیں ڈاکٹر نے اس سے بیڈریسٹ کا کہا ہے اس لیے وہ روم میں آرام کر رہی ہے۔۔

میرب کا جسم بہت بھرا بھرا تھا اور پیٹ بھی کافی پڑ چکا تھا تو ایسے میں رومان شاہ کو بالکل پسند نہیں تھا کہ میرب اس طرح کسی کے سامنے آئے۔۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ نے عاصم کے کہنے پر ملنے کا پروگرام اپنے گھر پر رکھا تھا کیونکہ وہ میرب کو کسی حالت میں بھی گھر میں اکیلا چھوڑ کر نہیں جانا چاہتا تھا۔۔۔

سچ میں اس نے خود کو گھر کا قیدی بنا رکھا تھا وہ کہیں بھی تو نہیں جاتا تھا سارا دن میرب کے پاس ہی ہوتا آفس تک تو اس نے گھر میں سیٹ کر رکھا تھا۔۔۔۔

اس لیے وہ ذہنی طور پر تیار تھا کہ اس کے کمینے دوست اس پر طعنے ضرور گھسیں گے۔۔ احمر تو فی الحال دماغی طور پر ڈسٹرب تھا اس لیے اس سے کچھ رائت کی امید کی جاسکتی تھی۔۔

شاہ زیب تو آتے ہی منہ پھاڑے گا اس کا اسے اندازہ تھا اس لیے وہ خاموشی سے اس کے تیروں کو برداشت کرتے ہوئے ہنس رہا تھا۔۔۔ ویسے بھی رومان شاہ ان کمینوں کے تانوں کو بہت دن سے مس کر رہا تھا۔۔

ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے ہوئے عاصم شاہ ڈاکٹر شاہ زیب خان احمر علوی اور رومان شاہ آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ آج ان کے بیچ احمر کی شادی والے مدے پر بحث ہونی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ نے فون کر کے احمر کو اپنے گھر انوائٹ کیا۔۔ اور ساتھ میں شاہ زیب کو بھی ان آنے کا انفارم کر دیا تھا۔۔

آخر احمر رومان شاہ اور شاہ زیب کے اہم فیصلوں میں تینوں کا ہونا ضروری تھا۔۔

جب کہ عاصم تو ساری بات سے واقف پہلے ہی وقف تھا۔۔ اسے پتہ تھا کہ وہاں جا کر کیا بات ہونے والی ہے۔۔ ہاں بھائی بتاؤ کیسے ہمیں یہاں پر یاد کیا گیا ہے۔ شاہ زیب اپنی عادت سے مجبور ہو کر پوچھ رہا تھا کہ آخر وہ اچانک سے اکٹھے کیوں ہوئے ہیں۔۔۔۔۔

ڈاکٹر صاحب آپ کو بڑی جلدی ہے کہ مدے کی بات پر آیا ہوا جائے رومان شاہ نے ٹانگ پر ٹانگ رکھے ہوئے دوستوں والا طنز مارتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

پہلے تو تم بتاؤ ملا لہ بٹی کیسی ہے ٹھیک ہے رومان شاہ نے اپنی بھتیجی کے بارے میں پوچھا تھا۔۔۔۔۔

ہاں جی ماشاء اللہ بالکل ٹھیک وہ تو گھر میں رونق کا سماں لگائے رکھتی ہے۔ شاہ زیب اپنی بٹی کا بتاتے ہوئے بلش کیا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور ہماری بھابھی بھی ٹھیک ہیں!! جی آپ کی بھابھی بھی بالکل ٹھیک ہیں وہ بھی کتنے دنوں سے کہہ رہی ہیں آپ لوگوں کے گھر چکر لگانے کو میرب بھابھی سے ملنا چاہتی تھی۔۔۔

بس میرا ہی ٹائم نہیں بن رہا تھا شاہ زیب نے استفسار کرتے ہوئے کہا۔۔۔ ہاں جی تمہارا ٹائم کیسے لگ سکتا ہے ظاہر سی بات ہے اتنے بڑے سر جن ہو تو پورے پاکستان کا ٹھیکہ تو ڈاکٹر شاہ زیب نے ہی لے رکھا ہے۔۔۔ تو ٹائم کیسے نکل سکتا ہے ہم جیسے غریب دوستوں کے لیے۔۔۔

رومان شاہ نے مذاق اڑاتے ہوئے کہا تو پاس بیٹھے ہوئے احمر اور عاصم شاہ بھی قہقہہ لگا کر ہنس پڑے تھے۔۔۔

رومان شاہ سدھر جاؤ سدھر جاؤ بہت دنوں کے بعد ملے ہو یہ تنزوں کے تیر سنبھال کے رکھو۔۔۔ شاہ زیب بھی ان کے ساتھ قہقہہ لگاتے ہوئے ہنستے ہوئے بولا تھا۔۔۔ ٹی وی لاؤنج میں قہقہوں کی فضا گونج رہی تھی۔۔۔ تینوں یار ایک ساتھ اکٹھے تھے تو فضا میں خوشیاں کیسے نہیں بکھرتی۔۔۔

کمیٹے تو اتنے دن ہو گئے ہیں۔ ہمیں ملنے کے لیے نہیں آیا۔ خود تو گھر میں گھس کر قیدی بنا ہوا ہے۔۔۔ کم سے کم ہم باہر جا کے اپنی ڈیوٹیاں تو سنبھالتے ہیں شاہ زیب بھی اپنی اصلی دوستوں والی ٹون میں آگیا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

- ایک بار تمہاری بھابی کو ٹھیک ہونے دو اس کے بعد کہو گے تو تمہارے گھر پر آکر ڈیرا لگا لوں گا۔۔۔ رومان شاہ نے سر خم تسلیم کیا تھا کہ وہ گھر میں قیدی ہو چکا ہے۔۔

ہاں جی احمر صاحب سنا ہے کہ آپ خالہ جان کا کہنا نہیں مان رہے ہو۔ رومان شاہ نے ہمیشہ کی طرح سیدھامدے کی بات کی تھی۔۔۔

میں نے امی کی کون سی بات نہیں مانی ہے۔۔۔ احمر کو کلک تو ہو گیا تھا کہ اسے یہاں پر کس پلاننگ کے تحت بلوایا گیا ہے مگر پھر بھی وہ کنفرم کرنا چاہتا تھا۔۔

- سنا ہے جناب کی شادی کے چرچے چل رہے ہیں۔ اور نواب صاحب کسی بات پر آ نہیں رہے۔۔۔

www.kitabnagri.com

ماشاء اللہ تو خبر تیز رفتار فوری کی سپیڈ سے تم تک پہنچ چکی ہے۔ احمر نے غصے سے کہا۔۔۔
کیوں نہیں پہنچنی چاہیے تھی ایسا کب سے ہونے لگا ہے کہ ہمارے درمیان باتیں چھپائی جائیں۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ویٹ۔۔ ویٹ پہلے مجھے بھی تو بتاؤ کہ کیا بات ہو رہی ہے۔۔ میں تھوڑا سا یاد دہانی کروادیتا ہوں میں بھی تم کا دونوں کا دوست ہوں۔۔۔۔

شاہ زیب نے رومان شاہ اور احمر کی بات کو بیچ میں کاٹتے ہوئے کہا تھا۔۔

دوست ہو تو اسی لیے تمہیں بات کرنے سے پہلے یہاں بلوایا گیا ہے۔۔ ورنہ کون سا آج ہماری کام والی ماسی نے چھٹی کی تھی جو ہم نے تم سے جھاڑو تپڑی لگوانا تھا۔۔

رومان شاہ سدھر جا!! یار تو ایک منٹ لگاتا ہے ہماری عزت افزائی کرنے میں شاہ زیب نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔ اب سیدھی مدے کی بات پر آؤ کہ مسئلہ کیا ہے۔۔ شاہ زیب نے سیریس ہوتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔

عاصم شاہ تینوں دوستوں کی کمسٹری دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔۔۔۔

مدے کی بات یہ خالہ جناب کی شادی کرنا چاہتی ہیں۔۔۔ رومان شاہ یہاں پر اس کی ماں کا تذکرہ کر رہا تھا۔۔۔

اچھا یہ تو بہت اچھی بات ہے شاہ زیب نے رومان شاہ کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اچھی بات تو تب ہوتی نا جب یہ نواب صاحب کے بھی مزاج زمین پر ہوتے --- رومان شاہ نے احمر کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔

دیکھو رومان میں شادی نہیں کروں گا چاہے جو بھی ہو جائے احمر نے بیچ میں ہی بات کاٹتے اپنا فیصلہ سنایا تھا۔۔۔

شادی تو تمہیں کرنی پڑے گی پیار سے مان جاؤ گے تو ٹھیک ہے نہیں تو پھر گھونسنے مارنے کے بعد بھی تمہیں ماننا پڑے گا۔۔۔ رومان شاہ نے ہمیشہ وہی دوستوں والا حق جھاتے ہوئے دھونس جمائی۔۔۔

Kitab Nagri

یار مجھے شادی نہیں کرنی تم لوگ زبردستی کیوں کر رہے ہو۔۔۔ احمر کو غصہ آنے لگا تھا۔۔

یار شادی کیوں نہیں کرنی مہر مہ کو ضرورت ہے ایک ماں کی تو کیوں تم اسے ماں کی محبت سے محروم رکھنا چاہتے ہو۔ جب تمہیں اللہ تعالیٰ نے ایک اچھا مسافر گھر بیٹھے دکھا دیا ہے۔۔۔۔۔ رومان شاہ سختی سے بولا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

تم پہلے اس بچی سے آکر ملنا 17 سال کی بچی ہے وہ جس سے یہ میرا رشتہ کر کے شادی کروانا چاہتے ہیں۔۔ ان کے دماغ خراب ہو چکے ہیں۔۔۔ احمر کا اشارہ عاصم شاہ کی جانب تھا۔ اب تو احمر اچھی طرح سے سمجھ چکا تھا کہ اسے یہاں پر کیوں لایا گیا ہے۔۔۔۔

تو کہاں لکھا ہے کہ چھوٹی عمر کی لڑکی سے شادی نہیں ہو سکتی۔۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زوجہ حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کی عمر نو سال تھی تو ہمارے نبی نے ان سے نکاح کر کے یہ ثابت کیا کہ چھوٹی عمر والی لڑکی سے نکاح کیا جاسکتا ہے۔۔

اب اس دلیل کو ایک سائڈ پر رکھ دو۔۔۔ اور ویسے بھی ارد گرد نظر دوڑاؤ ہم سب کی بیویاں ہم سے چھوٹی ہیں۔۔ میرے اور میرب کے بیچ میں 10 سال کا ڈفرنس ہے۔۔

www.kitabnagri.com

مرہا اور شاہ میر کے بیچ میں 12 سال کا فرق ہے۔۔ عاصم تمہارا اور شفا کا کتنا ڈفرنس ہے۔۔۔ عاصم شاہ سے تصدیق کرتے کے لیے پوچھا۔۔۔ بھائی 10 سال کا فرق ہے۔۔۔ عاصم شاہ نے کھلے دل سے تصدیق کرتے ہوئے کہا جب کہ احمر نے عاصم کی جانب گھور کر دیکھا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

گڈ شفا بھی 10 سال چھوٹی ہے۔۔ اس بیچارے کو بعد میں گھور لینا اب مجھے بتاؤ کہ ماہی تم سے کتنی چھوٹی ہے رومان شاہ نے احمر کو گرتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔۔

بولو بھی کتنی چھوٹی ہے!! رومان شاہ نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے پوچھا۔۔

یہی 1210 سال۔۔ احمر نے غصے سے لال چہرے سے جواب دیا۔

تو ایسی کون سی ہے انوکھی چیز ہوگی جو ہماری شادیاں کامیاب نہیں چل رہی ہیں اور میرب خوش ہیں شاہ میر اور مرہا خوش ہیں عاصم اور شفا خوش ہیں۔۔

تو پھر تم دونوں کی شادی کیوں نہیں ہو سکتی رومان شاہ نے ایک مدہ سلجھا دیا تھا۔

مجھے پھر بھی شادی نہیں کرنی بات ختم احمر نے دو ٹوک انداز سے کہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

شادی تو کا کے تجھے کرنی پڑے گی ہم تم سے پوچھ نہیں رہے تو میں بتا رہے ہیں اور پرسوں ہم لوگ رشتہ لے کر جا رہے ہیں ماہی کے گھر پر یہ کنفرم ہے۔۔ رومان شاہ نے اپنا فیصلہ سناتے ہوئے کہا۔۔

ہاں ہاں جاؤ رشتہ لے کر جاؤ اور شادی کروادو جلدی سے میری۔۔ کیونکہ ہمیشہ تو فیصلے رومان شاہ کے چلتے ہیں میں اور شاہ زیب تو کیڑے مکوڑے ہیں ہماری تو خود کے کوئی دماغ نہیں ہے۔۔ ہمیشہ وہی ہوتا ہے جو تم چاہتے ہو۔۔۔

تمہاری مرضی تھی تو تم نے مجھے عریشہ سے ملنے تک نہیں دیا۔۔ کیونکہ وہ میرے لائک نہیں تھی۔۔ تمہاری مرضی تھی تو مجھے زبردستی اٹھا کر ہاسپٹل میں بیڈ پر ڈلوادیا۔۔ میرے ارد گرد پہرے لگا دیے تاکہ میں کہیں آجانا سکوں۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

جب تمہاری مرضی نہیں تھی تو میں نے کتنی منتیں کی مگر تم نے مہک کے حوالے سے مجھے کوئی جواب دینا ضروری نہیں سمجھا۔۔۔

اور جب تمہاری مرضی ہوئی اچانک سے میری شادی تو دو دن میں فکس کروا کر رخصتی کروادی۔۔۔ اور اب بھی کروادو تم میری دوسری شادی۔ تیسری چو تھی بھی کروادو تمہیں کون روک سکتا ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

- وہ غصے میں بولتا چلا گیا تھا۔۔۔ ہو گیا تمہارا سارا ڈرامہ ختم۔۔ اس کے سارے غصے کو رومان شاہ نے ہوا میں اڑاتے ہوئے کہا۔۔۔

اب اگر تمہاری بکوس ختم ہو گئی ہو تو اپنے منہ سے بکو کہ ہم پر سوں رشتہ لینے جاسکتے ہیں۔۔ رومان شاہ نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔۔

تم میری سچویشن کو سمجھنے کی کوشش نہیں کر رہے ہو رومان تھوڑی دیر کے لیے خود کو میری جگہ پر رکھو۔ خدانہ خواستہ اگر میرب بھا بھی کو کچھ ہو جائے تو کیا تم!!!!

احمر علوی زبان سنبھال کر بات کر رومان شاہ اس کی بات کو بیچ میں کاٹتے ہوئے چیل کی طرح اڑ کر اس کے گریبان تک پہنچ گیا تھا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سوری یار میرا وہ مطلب نہیں تھا احمر کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تھا کہ اس نے رومان شاہ سے کیا کہا ہے۔۔۔ شاہ زیب اور عاصم پریشان ہو گئے تھے ایک دم سے ماحول کو بدلتا دیکھ۔۔۔۔

یار میں صرف ایک مثال دے رہا تھا۔ احمر نے رومان شاہ کے غصے کو سمجھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تمہیں مثال دینے کے لیے صرف میرب ملی تھی۔۔ تم میری جان پر بھی کوئی بات کر سکتے تھے۔۔ احمر مجھے کوئی تکلیف نہ ہوتی۔۔ تم نے کیسے اتنی آسانی سے میرب کے لیے یہ الفاظ بول دیے۔۔

وہ لال آنکھوں سے احمر کو گھورتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔ جبکہ شاہ زیب اور عاصم رومان شاہ کو پیچھے کر کے ماحول کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔

رومان شاہ سے اپنا غصہ ضبط نہیں ہو رہا تھا وہ تھوڑا سا دور جا کے دیوار کی جانب منہ کر کے کمر پر دونوں ہاتھ رکھ کر کھڑا تھا۔۔۔

oooooooo

چل رومان یار ٹھنڈا رکھ وہ بھی ذہنی طور پر بہت پریشان تھا۔۔ اس لیے اس نے کہہ دیا۔۔ تم اچھی طرح سے جانتے ہو کہ وہ بھی کبھی تمہاری دکھتی رگ پر ہاتھ نہیں رکھ سکتا۔۔

میرب بھابھی تمہارے لیے کیا ہے یہ ہم دونوں بہت اچھی طرح سے جانتے ہیں اس کے کاندھے پر شاہ زیب نے جا کر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔

سوری یار شاید میں بھی زیادہ ری ایکٹ کر گیا ہوں۔۔ رومان شاہ نے پیچھے پلٹ کر احمر کی جانب دیکھتے ہوئے کہا جو شرمندگی سے نظریں جھکائے ہوئے بیٹھا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

یار جب سے مہک کے ساتھ وہ حادثہ پیش آیا ہے۔۔ میں تم لوگوں سے بیان نہیں کر سکتا کہ میں خود ذہنی طور پر کتنا ڈرا ہوا ہوں۔۔۔

میری راتوں کی نیند اڑ چکی ہے احمر میں یہ نہیں کہتا یار کہ تم مہک سے پیار نہیں کرتے تھے یا تم پر جو گزری وہ میں محسوس نہیں کر سکتا۔۔۔

مگر یار تم بہت بہادر ہو۔ خدا کی قسم اگر میرب کو کچھ ہوا تو رومان شاہ بھی ختم رومان شاہ جیتے جی مر جائے گا میں کبھی خود کو سنبھال نہیں سکتا بولتے ہوئے رومان شاہ کی آنکھیں نم ہو گئی تھی۔۔

وہ احمر کے پاس بیٹھتے ہوئے۔ اس کے گریبان پکڑ کر چلانے پر شرمندہ تھا۔۔ نہیں رومان تمہیں سوری کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

میں نے غلط کہا میرے ساتھ جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔ میں نے میرب بھابھی کے لیے جو کہا وہ الفاظ درست نہیں تھے مجھے اندازہ ہے۔۔ رومان شاہ کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے تسلی دی۔۔

یہی تو ان تینوں کی دوستی کی خوبصورت رنگ تھے یہ ایک پل میں ہی دور ہوتے تو اگلے پل میں اس سے دگنا قریب آ جاتے تھے۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

چلو اب تم لوگوں کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا ہو تو۔۔ بتاؤ پھر پرسوں رشتہ لے کر چلنا ہے۔ شاہ زیب نے بات کا رخ بدلتے ہوئے کہا۔۔

ہاں بالکل وہ تو ڈن ہے کہ ہم پرسوں جا رہے ہیں اسکے لیے رشتہ لینے رومان شاہ نے فیصلہ کن انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

احمر نے گھور کر شاہ زیب اور رومان شاہ کی جانب دیکھا۔۔ ایسے گھورنے کی ضرورت نہیں ہے اور ہمیں ضرورت بھی نہیں کہ تم ہمیں اپنا فیصلہ سنا ہو۔۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

ہمیں ہماری بھابھی چننے کا پورا حق ہے ہم خود دیکھ بھال کر مہر مہ بچہ کے لیے ماں لے کر آئیں گے۔۔۔
شاہ زیب نے رومان شاہ کی بات پر اس کے فیصلے میں حامی بھرتے ہوئے کہا۔۔

جب بے غیرتوں نے میری کوئی بات سنی ہی نہیں تو میرے خیال سے مجھے بولنے کا کوئی فائدہ بھی
نہیں ہے۔ جو دل میں آتا ہے کرو۔۔۔

اب تو اپنے دانت بند رکھ عاصم شاہ یہ سارا فتور تیرا پھیلا یا ہوا ہے۔۔ اس نے امی کو بھی پٹی پڑھائی شفا
بھابی کو بھی پٹیاں پڑھائی اور اب تم دو کمینے بچے تھے تم لوگوں کو بھی اپنے لپیٹے میں لے لیا ہے۔۔۔
تو بھاڑ میں جاؤ جو کرنا ہے کرو احمر نے غصے سے کہا تھا۔۔ مگر سب مطمئن اور خوش ہو گئے تھے کہ احمر
نے ان کی ہاں میں ہاں ملا دی ہے۔۔۔

oooooooo

میں اس لڑکی سے ایک بار خود بات کرنا چاہتا ہوں گھر پر واپس آتے ہوئے احمر نے عاصم شاہ سے کہا۔۔

Posted On Kitab Nagri

جی بالکل ملیں اگر کہیں تو میں کہیں ڈیٹ فکس کروادوں عاصم شاہ نے مذاق کرتے ہوئے احمر کی جانب دیکھا۔۔

قسم سے مجھے یقین نہیں ہوتا کہ تم مہک کے بھائی ہو۔۔ کوئی بھائی اپنے بہنوئی کی شادی کروانے کے لیے اتنا اتالا کیسے ہو سکتا ہے۔۔ احمر نے کھور کر دیکھتے ہوئے کہا۔۔

احمر بھائی مہک آپ اس دنیا سے چلی گئی یہ میرے لیے بھی کوئی چھوٹا صدمہ نہیں مگر وہ اللہ تعالیٰ کی رضا تھی اگر وہ میری بہن تھی تو میں نے آپ کو بھی کبھی اپنے بھائی سے کم نہیں سمجھا۔۔ میں دل سے آپ کے لیے بہت خوش ہوں۔ اور میری بہن کی آخری نشانی مہر مہ کو اگر ماہی جیسی محبت کرنے والی ماں مل جائے گی تو یہ میرے لیے بھی بہت خوشی کا باعث ہو گا۔۔

وہ مہک کی بات کرتے ہوئے افسردہ سا ہو گیا۔۔ ٹھیک ہے تم ایک بار میری ماہی سے بات کرو اور میں خود روبرو مل کر اس کی رائے جاننا چاہتا ہوں۔۔

عاصم نے ہاں میں سر کو ہلایا اور گاڑی گھر کی طرف چل دی۔۔

oooooooo

Posted On Kitab Nagri

ہاں جی میرا بچہ کیا کر رہا تھا رومان شاہ نے روم کے اندر داخل ہوتے ہی میرب کو بڑے پیار سے دیکھتے ہوئے کہا جو کافی بے چین سی ہو کر اپنی کمر کی دونوں جانب ہاتھ رکھے ہوئے وند و مرر کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔۔

کچھ نہیں کر رہی میری کمر میں بہت درد ہو رہا ہے اس لیے میں یہاں پر کھڑی تھی۔۔ شاہ آپ نے کتنا ٹائم لگا دیا آپ کب سے گئے ہوئے ہیں۔۔ میرب نے بچوں کی طرح منہ بناتے ہوئے شاہ کی جانب دیکھ کر کہا۔۔۔

شاہ کی جان شاہ کی زندگی میرا نازک مزاج بچہ۔۔ تمہارے تینوں بھائی لوگ میری جان چھوڑنے کو تیار نہیں تھے۔ اس لیے دیر ہو گئی۔۔ رومان شاہ محبت سے بولتے ہوئے اس کے پاس آیا۔

اس کی پشت پر کھڑا ہو گیا۔۔۔ اپنے مضبوط سینے سے اس کی پشت لگائے ہوئے۔۔ اس کی پیٹ پر نرمی سے ہاتھوں کو سہلانے لگا۔۔۔

میرب اکثر جب بہت بے چین ہوتی اور درد کا کہتی تو رومان شاہ اسی طرح پیار سے اس کے پیٹ کو سہلاتا تو وہ کافی پرسکون ہو جاتی تھی۔۔۔

شاہ نے آگے کی جانب چہرہ جھکا کر اس کی گال کو چومتے ہوئے محبت بھرا لمس چھوڑا۔۔
میری جان ناراض ہے مجھ سے۔۔ میرب کا جواب نہ پا کر شاہ نے دوسری گال پر بھی لمس چھوڑتے ہوئے پوچھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ ناراض نہیں ہو مجھے پین ہو رہا ہے۔ اپنے پیٹ پر بندھے ہوئے شاہ کے ہاتھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔۔۔

اس کا درد اس کے چہرے پر ظاہر ہو رہا تھا۔ میرب اکثر اس درد میں مبتلا رہنے لگی تھی۔۔۔
رومان شاہ اس بارے میں ڈاکٹر سے بھی ڈسکس کر چکا تھا۔ مگر ڈاکٹر نے کہا کہ وہ کسی طرح کی پین کلر میرب کو نہیں دے سکتی۔۔۔

کیوں کہ میرب کا کیس پہلے ہی بہت زیادہ پیچیدہ ہے۔۔۔ بس یہ نو مہینے رومان شاہ کو اپنے پیار اور محبت سے میرب کو بہلاتے ہوئے گزارنے تھے۔۔۔ میرب کو جب بھی درد ہوتا تو رومان شاہ اس کا علاج اپنی محبت سے ہی کرتا تھا۔۔۔

Kitab Nagri

میرے بچے نے کچھ کھانا ہے۔۔۔ نہیں!! شاہ آپ کو سمجھ نہیں آتی میں کہہ رہی ہوں مجھے پین ہو رہا ہے۔۔۔ وہ درد کی وجہ سے چڑچڑی سی ہونے لگی تھی۔۔۔ اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔۔ اس کی بھگی پلکیں دیکھ کر رومان شاہ کا دل جیسے کسی درد نے زور سے جکڑ لیا ہو۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میرب کے درد کو وہ خود پر محسوس کرتا تھا۔ شاہ کی جان ابھی تھوڑی دیر میں درد چلا جائے گا۔ تم اپنا دھیان میری طرف کرو اس کے بھرے بھرے وجود کو اپنی باہوں میں بھر کر بیڈ پر لے کر آیا۔

وہ بیڈ گراؤنڈ سے سر لگا کر ایک ٹانگ کو فولڈ کیے ایک کو لمبا کر کے بیٹھ گیا تھا۔ میرب کو اپنی ٹانگوں کے درمیان بٹھا کر اس کی پشت اپنے سینے سے لگالی۔

میرب اس پوزیشن میں کافی پرسکون ہو جاتی تھی۔ اس کے پیٹ سے شرٹ کو ہٹاتے ہوئے نرمی سے اپنے ہاتھ اس کے پیٹ پر ر ب کرنے لگا تھا۔

گردن پر اپنے لب رکھ کر چومتے ہوئے محبت بھرے چھوٹے چھوٹے لمس دے کر اسے پرسکون کر رہا تھا۔ شاہ کے لمسوں سے اس کی سانسیں تیز ہونے لگی تھی۔

رومان شاہ نے اس کے ہاتھ کو پکڑ کر اپنے لبوں سے لگاتے ہوئے چوم لیا۔

شاہ آپ جب ایسے کرتے ہیں میرا درد غائب ہونے لگتا ہے۔ میرب نے سچائی اور ایمانداری سے شاہ کی محبت میں پگھلتے ہوئے سر ادھر ادھر کرتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

میرب نے محبت سے شاہ کے ہاتھ کو پکڑ کر اپنے لبوں سے لگا کر چوم لیا۔۔۔ ہم جب میری جان ایسے محبت بھرا جواب دیتی ہے تو شاہ کا درد بھی دور ہونے لگتا ہے۔۔۔ شاہ نے محبت سے اپنے ہاتھ پر میرب کے لمس کو اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ شاہ آپ مجھ سے اتنا پیار کرتے ہیں۔۔۔ وہ لاڈ جتاتے ہوئے بولی تھی۔۔ کیوں شاہ کی جان کو کوئی شک ہے میرے پیار پر اس کے گالوں سے اپنے گال لگاتے ہوئے آنکھیں بند کیے ہوئے تھا۔۔

شاہ اگر مجھے کچھ ہو گیا۔۔ میرا اللہ کا واسطہ ہے ایسی کوئی بات نہ کرنا جس سے میرا دل بند ہو جائے۔۔ میرب کی بات کو حلق میں روکنے کے لیے شاہ اس کے منہ پر اپنا مضبوط ہاتھ رکھ چکا تھا۔۔۔

Kitab Nagri

تم کیوں سننا چاہتی ہو اس سوال کا جواب۔۔ بولو کیا سننا چاہتی ہو آج سنو رومان شاہ مر جائے گا مرنے کا مطلب صرف سانسوں کا ٹوٹنا نہیں ہوتا میں جیتے جی مر جاؤں گا۔۔

Posted On Kitab Nagri

سانسیں تولوں گا مگر زندہ نہیں رہو گا میرب خدا گواہ ہے اگر اس وقت بھی خدا کو میری اولاد اور تمہارے بچ میں سے کسی ایک چیز کو میرے نصیب میں لکھنا ہے تو میرب میں آمین کرتا ہوں اس بات پر کہ مجھے اولاد نہیں چاہیے۔۔

مجھے تمہاری ضرورت ہے۔ میرب یہ چھوٹی سی بات نہیں ہے جس کا جواب تم مجھ سے مانگتی ہو۔۔ تمہارے لفظ میرے دل میں سوئیوں کی طرح چھپتے ہیں۔۔ میرے دل کو آری کی طرح کاٹتے ہیں۔

میرب آج کے بعد یہ سوال مت پوچھنا۔ میرب خود کے لیے خود دعا کرو کہ تمہیں کچھ نہ ہو۔۔ اگر نہیں کر سکتی تو پھر یہ دعا کرو کہ خدا تمہاری سانسوں کے ساتھ میری سانسوں کو بھی توڑ دے۔۔

www.kitabnagri.com

شاہ کے لہجے میں اس قدر دھرتا بولتے ہوئے کہ میرب کو خود کا دل رکتے ہوئے محسوس ہوا تھا۔۔ یہ سچ تھا کہ میرب اکثر اس طرح کے جملے بولتی تھی۔ شاہ اسے ہمیشہ روک دیا کرتا۔۔ مگر آج رومان شاہ کا دل جیسے بھر گیا تھا۔۔ جیسے جیسے ڈلیوری کے دن نزدیک آرہے تھے رومان شاہ کی جان سولی پر لٹکی ہوئی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

سوری شاہ میں آئندہ نہیں کہوں گی میرب نے اپنا چہرہ پیچھے کی جانب گھماتے ہوئے شاہ کے گال پر اپنے لب رکھے تھے۔۔

میرب کی لبوں کی جنبش سے شاہ آنکھیں بند کر کے گہری سانس پیچھے کو کھینچ کر لیجاتے ہوئے فضا میں چھوڑی۔۔

شاہ نے اپنے دونوں ہاتھ اس کے گرد نرمی سے لپیٹے ہوئے حصار بنا رکھا تھا۔

میرب سوری نہیں چاہیے وعدہ چاہیے میرمت لیا کرو میرا امتحان تمہیں میری تڑپتی ہوئی محبت نظر نہیں آتی۔۔ کیوں تمہیں میرے منہ سے سن کر اچھا لگتا ہے۔ کہ میں کیا محسوس کرتا ہوں۔۔

تم مجھے ایک بات بتاؤ اگر مجھے کچھ ہو گیا تو تم کیسا محسوس کرو گی۔۔۔۔ شاہ اللہ نہ کرے کہ آپ کو کچھ ہو۔ وہ تڑپ کر بولی تھی۔۔۔

کیوں اب تمہاری جان نکل گئی یہ بات سن کر۔۔ اور مجھ سے اس طرح کے جملے بول بول کر تم میرا دل جلاتی ہو۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میرب تم نے خود کی جان پر اتنا بڑا خطرہ لا کر اچھا نہیں کیا۔ میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ رمان شاہ زندگی کو یوں ڈر ڈر کے بھی جیے گا۔

ہر پل مجھے ڈر لگا رہتا ہے۔ مجھے راتوں کو نیند نہیں آتی۔ اوپر سے تم اس طرح کی باتیں کر کے مجھے اور اذیت دیتی ہو۔

شاہ سوری اب نہیں کہوں گی۔ آپ مجھے ڈانٹے نہیں شاہ کی تکلیف کو دیکھ کر میرب کی آنکھوں میں آنسو آنے لگے تھے۔

گڈویری گڈاب تم رو کر میری اور جان نکالو۔ تم کیا چاہتی ہو شاہ کی جان آج بتا ہی دو۔
میرب رومان شاہ کی ایک جان ہے کتنی بار لینا چاہتی ہو۔ تمہارے عشق نے مجھے قسم سے نکما کر دیا ہے۔

رومان شاہ کسی کام کا نہیں رہا تمہارے بنا مجھے سانس نہیں آتی۔ زندگی کیا میں نے خاک جینی ہے۔
میرب کے آنسوؤں کو پیار سے باری باری آنکھوں پر لب رکھ کر چنتے ہوئے کہا۔
رومان شاہ کو تمہارے یہ آنسو تک گوارا نہیں کہ وہ تمہاری گالوں پر پھسل کر اذیت کا باعث بنے۔

!ہم تمہیں چاہتے ہیں ایسے

Posted On Kitab Nagri

مرنے والا کوئی زندگی چاہتا ہو جیسے!

رومان شاہ نے اس کی کان کی لو کو چومتے ہوئے سرگوشی کی۔۔۔

میر بھی آپ کو ایسے ہی چاہتی ہے شاہ جیسے مرنے والا زندگی چاہتا ہو۔۔۔ میرب کو تو پوری دنیا ہی بھول گئی ہے شاہ جب سے آپ مجھے ملے ہیں۔۔۔

شاہ کی محبت کی گرمی میں پگھلتے ہوئے وہ پرسکوں ہونے لگی تھی۔۔۔ اس کا درد بھی کہیں غائب ہونے لگا۔۔۔ وہ شاہ کے سینے پر اپنی پشت رکھے ہوئے پرسکوں آنکھیں بند کیے لیٹی تھی۔۔۔

شاہ کے سینے پر سر رکھے کب وہ نیند کی آغوش میں چلی گئی اسے خود بھی پتہ نہیں تھا۔۔۔ شاہ اس کا محافظ بنا پوری تحفظ کے ساتھ کے گرد اپنی باہوں کا اظہار بنائے ہوئے تھا۔۔۔

خود اتنے انکمفرٹیبل پوزیشن میں بیٹھا تھا کہ اس کی کمر میں درد کی لہریں اٹھ رہی تھی۔۔۔

مگر مجال ہے جو رومان شاہ اپنی جگہ سے ہاف انچ پہ ہلا ہو۔۔۔ صرف اس ڈر سے کہ کہیں اس کی جان کی آنکھ نہ کھل جائے۔۔۔ اور اسے دوبارہ سے اس درد کو محسوس نہ کرنا پڑے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اس کی ٹانگوں کے درمیان اپنی ٹانگیں لمبی کیے ہوئے پر سکون لیٹی تھی۔ وہ اپنا سر شاہ کے گردن کے پاس رکھے ہوئے تھی۔۔

شاہ بھی اسی پوزیشن میں بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے ہوئے آنکھیں بند کیے گہری نیند میں جاتا گیا۔۔
انوکھی تھی رومان شاہ اور میرب کی محبت۔۔۔
انوکھی تھی داستان رومان شاہ۔۔۔

ایسی لازوال محبت جو کسی نے کبھی نہ دیکھی نہ سنی تھی۔۔ ایسی محبت جو اپنی اولاد پر اپنی بیوی کو فوقیت دے رہا تھا۔۔۔ ایک ایسی محبت جو خود پر تکلیف برداشت کر کے اپنے ہم سفر کو پر سکون کر رہا تھا۔۔۔

ایک ایسی داستان جس میں صرف محبت ہی محبت تھی۔۔ ایک ایسا عاشق جسے اپنے محبوب کے سوا پوری دنیا میں کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا۔۔۔

ایک ایسا محبت کرنے والا شوہر جو ایک زندہ مثال تھا۔۔۔

ایک ایسا اکڑو مکروڑ شہزادہ جسے لوگ دیکھ کر رشک کرتے تھے۔۔

وہ اپنی بیوی کے عشق میں اتنا دیوانہ تھا کہ خود تک کو بھول چکا تھا۔۔

وہ سچ میں ایک خوبصورت مغرور شہزادہ تھا۔۔ اور میرب اس کی شہزادی تھی جو اس کی باہوں کی گرفت میں پر سکون بے فکر سوئی ہوئی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

جس نے اپنے ہاتھ کی کلائیوں کو کاٹ کر اپنی جان دے کر اس شہزادے کو اپنی زندگی میں حاصل کیا تھا۔ جس نے موت کو صرف کچھ قدم کی دوری پر دیکھا تھا۔

جس نے پہلی نظر میں ہی اس اکڑو شہزادے پر اپنا دل ہار دیا ایک ایسی محبت کی داستان جو سالوں تک لوگوں کے دلوں میں زندہ رہے گی۔۔۔۔۔

oooooooooo,

ہوں ہوں ہوں۔۔ شفا اپنی دھن میں مست واش روم آہستہ سے سونگ گنگناتی ہوئی باہر نکلی تھی۔۔۔ مہر مہ سورہی تھی اور میڈ اس کے پاس موجود تھی۔۔ احمر اپنے آفس میں تھا۔۔ عاصم شاہ کالج گیا ہوا تھا۔۔ اور آنٹی اس وقت اپنے روم میں آرام کر رہی تھی۔۔ گھر میں فلحال کوئی مرد موجود نہیں تھا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ سونگ گنگناتی ہوئی قبر سے اپنے کپڑے نکال رہی تھی۔ اس نے صرف ٹاول لپیٹ رکھا تھا۔ اس کی کمر پر بال آبشار کی طرح بکھرے ہوئے تھے۔ بالوں سے پانی کے قطرے ٹپ ٹپ کر کے بوندیں بن کر گر رہے تھے۔ ٹی پنک کمر کے ٹاول میں اس کا گورا وجود بے حد خوبصورت لگ رہا تھا۔ وہ اس بات سے بے خبر تھی کہ کوئی روم میں اسے اس حالت میں دیکھ دیو انہ ہوا جا رہا ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ایرٹیاں اٹھا کر ہینگ کیے ہوئے سوٹ کو الماری سے اتار رہی تھی۔۔

وہ واش روم میں کپڑے لے جانا

بھول گئی تھی۔۔ وہ کپڑے لینے کے لیے واپس آئی تھی۔۔

ٹاول صرف اسے کچھ حد تک چھپانے میں ہی کامیاب ہو رہا تھا کاندھے اور گھٹنوں سے نیچے تک اس کے لیگنز صاف دکھائی دے رہی تھی۔۔

گورے بازوؤں پر پانی کے قطرے۔ شفاف کاندھوں پر پانی کی شبیہی بوندیں دیکھ وہ بہکنے کی آخری حد تک کو چھو رہا تھا۔۔

عاصم شاہ جو آج کالج سے گھر جلدی آگیا تھا۔ کیونکہ اس کا کوئی خاص لیکچر نہیں تھا۔۔ تو اس نے ہاف چھٹی لی اور گھر آگیا۔۔

اس کے سر میں بھی ہلکا ہلکا درد تھا۔ وہ تو گھر آرام کرنے کی نیت سے آیا تھا۔

مگر یہاں تو شفا سے قتل کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔ ایک تو حلیہ جان لیوا اوپر سے محترمہ لبوں میں اپنی میٹھی آواز میں کوئی سونگ گنگنا رہی تھی۔۔

عاصم شاہ اپنا دل سنبھالے بھی تو کیسے جو پہلے ہی نظر میں ہی اس پر فدا تھا۔

"تو ہی حقیقت خواب تو"

"دریا تو ہی پیاس تو"

Posted On Kitab Nagri

"تو ہی دل کی بے قراری"

"تو سکوں تو سکوں"

وہ بڑی مست ہو کر رومینٹک سونگ گنگناتے ہوئے اپنے کپڑے نکال رہی تھی۔ جب اس نے اپنے بہت قریب کسی کے وجود کو محسوس کیا جس کی گرم سانسیں اس کی گردن پر محسوس ہوئی تھی۔ وہ دبک کر پلٹی تو اس کے ہاتھ میں پکڑا ہوا ڈریس بھی نیچے گر چکا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ پیچھے ہوتی مقابل اس کے گرد اپنی مضبوط باہوں کا حصار بنا کر اس کی کمر پر اپنے ہاتھ رکھ چکا تھا۔

آہ آہ آہ آہ آہ اتنی ڈر گئی تھی کہ اس کے منہ سے چیخ نکلی جسے عاصم شاہ نے اپنی مضبوط ہتھیلی رکھ کر روک لیا تھا۔

شششش۔۔ مائی لو میں ہوں۔۔ پلیز چیخیں مار کر سب کو اکٹھا مت کرنا اس کے کان پر جھکتے ہوئے سرگوشی کرتے ہوئے بولا۔۔

آپ نے میری جان نکالی ہے۔ وہ آنکھیں بند کیے گہری سانس لیتے ہوئے بولی تھی۔۔ مائی لو غلط الزام مت دو! جان تو تم نے میری نکال رکھی ہے۔۔ ذرا اپنے حلیے پر نظر ثانی کر کے دیکھو۔۔ اس کے بالوں میں منہ چھپاتا ہوا وہ گھمبیر آواز میں بہکتا ہوا بولا۔۔

Posted On Kitab Nagri

شفاعت جوڈر کے کچھ لمحوں کے لیے یہ بھول چکی تھی کہ وہ اس وقت کس حلیے میں کھڑی ہے عاصم شاہ کی یاد دہانی کروانے پر وہ شرم سے لال ہو گئی۔۔

جھٹکے سے عاصم شاہ کو پیچھے کیا جو مدہوش سا ہوتا ہوا اس پر جھکا ہوا اس کے بالوں میں منہ چھپائے اس کے گیلے بالوں کی خوشبو سے مسرور ہو رہا تھا۔ اس گرفت مضبوط نہ ہونے کی وجہ سے شفا اس کی گرفت سے نکل چکی تھی۔۔

اپنے دونوں کاندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے۔ خود کو بے جاں چھپانے کی کوشش کرتے وہ واش روم کی جانب لپکی تھی۔۔

جبکہ عاصم شاہ نے اس کے جانے سے پہلے دوہی قدموں میں فاصلہ طے کرتے ہوئے۔ واش روم کے دروازے پر لگے ہینڈل پر اپنا مضبوط ہاتھ رکھا۔۔

وہ گہری نظروں سے اس کے دل کش خوبصورت سراپے کو دیکھتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔۔

مائی لو آج تم عاصم شاہ کی جان مانگ لو مگر دوری برقرار رکھنا ممکن نہیں۔ خمار زدہ لہجے سے بولا۔ نظریں اس کے خوبصورت سراپے پر مرکوز تھیں۔۔ جو اس وقت سراپہ حسن قیامت بنی اس کے سامنے کھڑی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

دونوں ہاتھ کاندھوں پر رکھے ہوئے خود کو فضول چھپانے کی کوشش کر رہی تھی جبکہ اس کے ہاتھ اسے چھپانے سے قاصر تھے۔۔

اس کا نہا کر نکھرہ نکھرہ خوبصورت حسن عاصم شاہ کے بہکے ارمانوں پر بجلیاں گرا رہا تھا۔ اس کے دل کی دھڑکنوں کو پوری طرح سے بے ترتیب کر چکا تھا۔۔ وہ آہستہ آہستہ قدم لیتے ہوئے اس کی جانب آنے لگا۔۔ وہ اپنے قدم پیچھے کو لے جانے لگی تھی۔۔

پلیز عاصم مجھ جانے دیں وہ میری مناتے ہوئے بولی۔۔ اپنی حالت پر اس وقت وہ شرم سے لال ہو رہی تھی۔۔

عاصم شاہ کی نظریں جس انداز سے اسے دیکھ رہی تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ خود کو ساتھ پردوں میں چھپالے۔۔ وہ گہری نظروں سے دیکھتا ہوا اس کے قریب سے قریب آتا جا رہا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

وہ دونوں ہاتھوں سے اپنے دل والے مقام کے اوپر سے ٹاول کو سختی سے پکڑے ہوئے تھی۔ کیونکہ ٹاول کھل کر سرکنے لگا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں جانے دے سکتا چھ مہینے ہو گئے ہیں ہماری شادی کو ترس کھاؤ بندہ ناچیز پر۔۔ بندہ بشر ہوں کتنا صبر کروں۔۔ اور آج تو تم نے صبر کی کسر چھوڑی ہی نہیں ہے۔۔ میں نے تو اپنے جذباتوں پر سخت پہرے بٹھائے تھے جن کو تم نے ایک ہی وار میں کھول دیا۔۔

وہ پیچھے جاتے جاتے دیوار سے جا لگی تھی وہ اس کے قریب آکر اس کے دونوں جانب دیوار پر ہاتھ رکھے راہ فرار بن کر چکا تھا۔۔

مائی لو تم پر پورے حق رکھتا ہوں۔ آج کچھ حق جتا کر حاصل بھی کر لینے دو۔ اس کے اس کے کاندھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے لبوں کا بھرپور لمس چھوڑا۔۔

شفا کے پورے وجود میں سنسنی کی لہر دوڑ گئی، وہ عاصم شاہ کے لمس کی حدت سے مچل گئی۔ اس کے دیوار پر رکھ کر بنائے ہوئے حصار سے نیچے جھک کر اس کے حصار کے نیچے سے نکلنے لگی تھی۔

Kitab Nagri

عاصم شاہ اس کے ارادوں کو بھانپتے ہوئے اسے اپنی گرفت میں لے چکا تھا۔ اس کی پشت پر اپنا چوڑا سینہ رکھے اس کے پیٹ پر اپنے دونوں ہاتھ باندھے اسے اپنے پاس کھینچتے ہوئے قریب کر لیا۔۔

"جان کہانا کہ آج دور جانا ممکن نہیں! عاصم شاہ کی آواز میں خماری ہی خماری چھلک رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

کک کوئی آجائے گا۔ اس کے لبوں کی جنبش کو اپنی کان پر محسوس کرتے ہوئے وہ لفظوں کو توڑتے ہوئے سسک کر آہستہ سے بولی تھی۔۔

بیوی ہو میری پورے حق رکھتا ہوں تم پر کسی کا ڈر لاحق مت رکھو۔۔ عاصم شاہ نے نرمی سے اس کا رخ اپنی جانب کرتے ہوئے اس کے شرم سے لال گھبراہٹ زدہ چہرے کو گہری نظروں سے دیکھا تھا۔۔ شفا کا دل پسلیاں توڑ کر باہر آنے کی حد تک تیز دھڑک رہا تھا۔۔ عاصم شاہ اس دھڑکنوں کی تیز آواز نے ہاتھوں کے نیچے محسوس کرتے ہوئے مسکرایا۔۔

وہ جتنا اس کے پاس جا رہا تھا اتنا ہی بہک رہا تھا۔۔ عاصم شاہ نے اس کے چہرے پر جھکنا چاہا وہ سینے پر ہاتھوں کا دباؤ دیتے ہوئے دور ہو گئی۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مائی لو اب تم مجھے اس طرح سے تڑپاؤ گی۔ اور اپنے پروفیسر کو پورے روم میں بچوں کی طرح اپنے پیچھے بھاؤ گے شرمائی ہوئی شفا کو بیڈ کی دوسری جانب جا کر دیوار سے لگے دیکھ۔ عاصم شاہ اسے گہری نظروں سے دیکھتا مسکراتے ہوئے بولا۔۔ وہ دونوں ہاتھوں میں ٹاول کو پکڑے شرم سے لال چہرہ لیے نظر جھکائے ہوئے تھی۔۔ چلو پاس آؤ کچھ نہیں کہوں گا! بس اپنی خوبصورت لبوں سے یہاں پر ایک کس دے دو۔ اپنے لبوں پر انگلی رکھ کر محبت

Posted On Kitab Nagri

بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔ نن۔۔ نہیں۔۔ مجھے شرم آرہی ہے پلیز مجھے چہنچ کرنے کے لیے جانے دیں وہ آنسوؤں سے بھری آواز میں بولی تھی شاید اس کے آنسوؤں اپنے حلیے کی وجہ سے تھے۔۔

شفامائی لو کب تک ہم اپنے بیچ میں ایسے دیوار بنائے رکھیں گے۔ تمہاری اس شرم کو ختم کرنے کے لیے تمہارا میرے پاس آنا ضروری ہے۔

وہ قدم کی جانب بڑھاتا چلا جا رہا تھا۔ وہ اس جھلی لڑکی کو کیسے بتاتا کہ اس وقت وہ اپنے دل کے ہاتھوں سے کتنا مجبور ہے۔۔ اس کے منہ زور جذباتوں نے جو اندر طوفان برپا کر رکھا ہے اس ان کو روکنا آج عاصم شاہ کے بس میں نہیں تھا۔

چھ مہینوں سے اپنے دل پر پابندیاں عائد کیے ہوئے عاصم شاہ کو یہ لڑکی ایک ہی پل میں بہکا چکی تھی۔۔ اور اب وہ عاصم شاہ سے یہ توقع رکھتی تھی کہ وہ اسے جانے دے گا۔۔ چلو خیر سوچ پر تو پہرے نہیں جو سوچ سکتی ہے سوچ لیں عاصم شاہ دل میں سوچ مسکرایا تھا۔۔

عاصم پلیز میرے پاس نہیں آئے وہ نفی میں سر کو ہلاتے ہوئے التجائی نظروں سے بولی تھی۔۔ کیوں؟؟

آپ کو جانتے ہے مجھے شرم آتی ہے!

Posted On Kitab Nagri

کوئی بات نہیں آج کے بعد نہیں آئے گی۔

تم مجھے کس دے دو میں تمہارا کہنا مان لوں گا تم سے دور ہو جاؤں گا۔۔ وہ بہکتی نظروں اس کے لبوں کو دیکھتا اس کا قریب آگیا۔۔

آپ مجھے چیلنج کر لینے دیں پھر آپ کس لے لینا وہ خود کو عاصم شاہ کی نظروں سے بچاتی ہوئی تیز تیز بولی
 --- نہیں کپڑوں میں کس میں بہت بار لے چکا ہوں مجھے ایسے ہی کس چاہیے جس حالت میں تم نے
 عاصم شاہ کو بہکایا ہے وہ اپنے ہونٹ کے نچلے کنارے کو دبا کر دل کش انداز سے مسکرایا۔
 اس کی کمر پر اپنے دونوں ہاتھ باندھ کر اسے اپنی جانب کھینچتے ہوئے اپنے قریب کر لیا۔
 پلیز کچھ دیر بعد آپ کس لے لینا منت زدہ انداز میں بولی۔

نہیں مجھے تو ابھی چاہیے اس کی نازک سی کمر پر دونوں جانب ہاتھ رکھ کر اسے دیوار کے ساتھ پن کی اوپر اٹھا چکا تھا۔۔۔ شفا کی بڑھتی سانسیں اور دل پر رکھا ہاتھ دیکھ کر عاصم شاہ مسکرایا۔۔۔

مم۔۔ مجھے جانا ہے۔۔ کہاں جانا ہے۔۔ اس کے گلے پر جھک کر اپنے ہونٹ رکھ دیئے۔ شفا سانس روک گئی۔ وہ اس کے دل کے مقام پر اپنے ہونٹ ثبت کر چکا تھا۔ آہ۔ وہ سسکی جب عاصم شاہ نے وہاں اپنے دانتوں کی چبن محسوس کروئی۔۔ شفا کی سسکی پر اپنا عاصم شاہ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا جو آنکھیں بند کیے کھڑی تھی۔۔ کک۔۔ کک۔۔ کیا۔۔ کر رہے ہیں آپ نے صرف کس کا کہا تھا عاصم شاہ کے لمس سے وہ اکھڑی سانسوں میں بامشکل بولی تھی۔۔۔۔ اب میرا موڈ کچھ اور کرنے کا۔۔ ویسے

Posted On Kitab Nagri

بھی کس والی افر صرف تمہارے پاس آنے کی صورت میں تھی اب تو میں خود چل کر تمہارے پاس آیا ہوں تو اب میں اپنی مرضی سے من مرضیہ کروں گا۔۔۔ نہیں۔۔ آپ ایسا نہیں کر سکتے۔۔ مائی لو کر سکتا ہوں پورے اختیار ہے میرے پاس۔۔ وہ پورے حق بولا۔۔ آپ بہت اچھے ہیں مجھے پتہ ہے آپ ایسا نہیں کریں گے۔

مائی لو تمہیں پیار کرنا تمہارے قریب آنا تمہیں چھوئے نا ان سب سے میری اچھائی کم نہیں ہوگی۔۔۔ میرا حق ہے تمہیں پیار کرنے کا۔۔ اب ہمارے درمیان یہ جو شرم کا پردہ تم نے سختی سے تھام رکھا ہے اس کو گرانا ہو گا۔

اور تم اس میں میری کوئی مدد نہیں کر سکتی اتنا تو میں تمہیں جان چکا ہوں۔۔ اور اس سے زیادہ میں تم سے دور نہیں رہ سکتا اور آج کے بعد تو بالکل نہیں۔۔ تمہاری اس خوبصورت حسن کی جھلک دیکھ کر میں اپنے بے لگام جذباتوں کو اور نہیں روک سکتا۔۔

ٹاول عاصم شاہ کے نزدیکی سے سرک کر کچھ اور نیچے آگیا جسے سنبھالنے کی وہ پوری کوشش کر رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

مگر پھر بھی کر نہیں پار ہی تھی۔۔ پھر وہ خود کو روک نہ سکا، اس کی نرم جلد پر اپنے ہونٹ رکھے وہ بھول گیا کہ اس سر میں درد ہے اور وہ گھر آرام کرنے کی نیت سے آیا ہے عاصم شاہ کے نرم گرم ہونٹوں کو اپنے دل پر محسوس کر کے شفا کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں۔۔۔ اور عاصم شاہ اپنے ہونٹوں پر اس کی دھڑکنیں محسوس کر کے مسرور ہو گیا۔۔

آئی لو یو! اس کی دھڑکنوں کو چومتا ہوا سر اوپر اٹھا کر گھمبیر آواز میں بولتے ہوئے اس کی گردن پر جھکا۔۔

عاصم شاہ کے لبوں کی گرمی سے شفا کے دل والا مقام تیزی سے اوپر نیچے ہونے لگا جو بار بار عاصم شاہ کے مضبوط سینے سے ٹکرا کر اس کی دھڑکنوں کو اور بھی بہتر ترتیب اور طوفان برپا کر رہا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

اس کے بالوں میں منہ چھپائے مدحوش سا ہوتا چلا جا رہا تھا۔ اپنی گردن پر اس کے لمسوں کی عدت سے وہ پگھلتی جا رہی تھی۔۔

اس کے سانسوں کی تیزی اور اوپر نیچے ہوتے سانسوں میں دل کی دھڑکنوں کا رقص عاصم شاہ کی دیوانگی کو اور بڑھا رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اسی پوزیشن میں اسے اپنے پیٹ پر اٹھاتے ہوئے بیڈ کی جانب لے آیا وہ اس کے گلے میں گرنے کے ڈر سے پاؤں کا ہار ڈالے ہوئے تھی۔۔

اسے آرام سے پیچھے کی جانب بیڈ پر ڈالتے ہوئے اس کے اوپر ہی جھکتا چلا گیا۔۔

اس کی پنکھڑیوں پر لب رکھتے ہوئے ان کو قید میں لے گیا اس کی سانسوں کو بے صبری سے پینے لگا وہ سانسوں کے لیے مچل رہی تھی اس کی باہوں میں تڑپ رہی تھی۔۔

جبکہ عاصم شاہ مدحوش سا ہوتا اس کی سانسوں کو پی کر اپنی تشنگی مٹا رہا تھا جو کہ اور بڑھتی جا رہی تھی سانسوں کو تنگ کیے اپنی مرضی سے جب پیچھے ہوا۔۔

لب اس کی گوری گوری خوبصورت گردن پر رکھتے ہوئے جگہ باجگہ لمسوں کی حدت بکھیرنے لگا۔۔ وہ بند آنکھیں کیے تیز سانسیں لے رہی تھی عاصم شاہ کے سلگتے لبوں کے لمس اس کے وجود پر حواس برپا کیے ہوئے تھے۔۔

www.kitabnagri.com

گردن سے نیچے کی جانب جاتے ہوئے وہ پوری طرح سے دل والے مقام کو اپنے لبوں سے چوم رہا تھا۔ وہ سسک رہی تھی مچل رہی تھی۔۔

اس کے ہاتھوں کو دل والے مقام پر محسوس کرتے ہوئے۔ وہ دیوانہ وار دل والے مقام کو چومتے چلے جا رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ محبت کی بارش میں اسے بھگو تا ہوا دور نکلنے ہی والا تھا کہ دروازے کی دستک نے سارا ماحول خراب کر دیا۔۔

عاصم شاہ نے غصے سے دروازے کی جانب دیکھا تھا جو پوری طرح سے بہکا ہوا اس کے دل والے مقام پر جھکا تھا۔۔

کون ہے؟؟؟؟ احمر بھائی آپ کو بلا رہے ہیں۔۔۔ میڈ کی آواز پر عاصم شاہ نے دانت پیستے ہوئے۔ جواب دیا آ رہا ہوں۔۔

Kitab Nagri

میڈ جا چکی تھی جب کہ عاصم شاہ اپنے جذباتوں کو یوں بکھرتا دیکھ تیز سانسوں سے اس کے دل پر سر جھکائے خود کو پرسکون کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

جب کہ شفا تو اپنی حالت پر شرم سار ہوئے لیٹی تھی مرہاریڈی رہنا آج رات کو ہم لوگ میرے ایک دوست کی شادی میں جارہے ہیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہو سکتا ہے ہم رات وہیں پر رہیں۔۔ اب یہ کیا تھا شفا کو بالکل سمجھ نہیں آیا عاصم شاہ نے اس کے ماتھے پر لب رکھتے ہوئے عقیدت بھرالمس چھوڑ۔۔۔ بامشکل خود کو اس سے الگ کیے پیچھے ہوا۔۔
جائیے چیلنج کر لو تمہاری ہی بد دعائیں لگی ہیں مجھے۔۔ مسکراتے لبوں سے شفا کی حالت دیکھتے ہوئے کہا۔۔

شفا اپنے ٹاول کو مٹھیوں میں جھگڑے ہوئے س کی سپیڈ سے بیڈ سے اتر کر بنا چیل کے واش روم میں گھس گئی۔۔

عاصم شاہ کی ہنسی چھوٹ گئی تھی اس کی تیز سپیڈ دیکھ کر۔۔ اس کا ڈریس جو عاصم شاہ کے اچانک پاس آنے سے الماری کے پاس گرا ہوا تھا۔ اسے اٹھاتے ہوئے عاصم شاہ نے واش روم کی جانب قدم لیے۔۔

www.kitabnagri.com

میڈم کپڑے لے لو شفا نہیں اپنی گوری کلائی کو باہر نکالتے ہوئے کپڑے لینے چاہے۔ وہ بھی عاصم شاہ تھا جاتے جاتے بھی اپنی دیوانگی جتا کر گیا ہاتھ کو پکڑ کر چومتے ہوئے اس کو کپڑے تھمائے۔۔

Posted On Kitab Nagri

جب کہ وہ اندر کھڑی سسک اٹھی تھی ایک اور محبت بھرے لمس کو محسوس کرتے ہوئے۔۔ ریڈی ہو کے باہر آجاؤ میں جا کر دیکھوں احمر بھائی کو کیا کہنا ہے۔۔ اور جناب جلدی گھر کیوں آگئے ہیں میرے رومینس میں ٹانگ اڑانے کے لیے وہ اپنے رومینس کی ایسی تیسی ہونے پر مسکرا رہا تھا۔۔ تم ذرا باہر آکر ماہی کو فون کرو احمر بھائی ماہی اس سے ملنا چاہتے ہیں وہ کہتے ہوئے روم سے باہر جا چکا تھا۔۔۔

oooooooo

ابا سائیں جن کو میری نظریں برداشت نہیں کر سکتی آپ ان سے میری بہن کا رشتہ کیسے کروا سکتے ہیں خرم آپ سے باہر ہوتا ہوا چیخا۔۔

خرم تو نے ان کے ساتھ فضول میں دشمنی پال رکھی ہے بات کو ختم کر دے اتنے سال ہو گئے ہیں چوہدری صاحب سمجھاتے ہوئے بولے۔۔

میں اپنی بہن کا رشتہ ماہی سفیان چوہدری کے ساتھ کبھی نہیں جوڑوں گا۔۔ وہ دو ٹوک بولا۔۔

پہلی گل کے مانور میری دھی ہے، اس کی زندگی دافصلہ لینے کا حق بھی میرا ہے۔ اور دوسری بات سفیان میرے دھی کی خوشی ہے تو میں اپنی دھی کی خوشیاں کور نہیں کر سکتا۔۔

وہ بھی جب اس لڑکے میں کوئی برائی نہیں ہے صرف تیری دشمنی کی وجہ سے میں اپنی دھی کا دل نہیں توڑ سکتا۔

Posted On Kitab Nagri

چوہدری صاحب کو آج ہی اس کی بیوی نے بتایا تھا کہ ماہ نور اور سفیان ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں۔۔۔ چوہدری صاحب گاؤں میں رہنے کے باوجود بھی ایک وسیع سوچ کے مالک تھے۔۔۔ جن کا ماننا یہ تھا کہ بچوں پر زور زبردستی کر کے رشتے نہیں جوڑنے چاہیے۔۔۔

مگر یہاں مسئلہ خرم چوہدری کا تھا جو سفیان چوہدری سے ایک گھوڑے کی ریس پر اس قدر بدزن تھا کہ آج تک ان دونوں میں دشمنی چل رہی تھی۔۔۔ سفیان چوہدری بیا کے مامو کا بیٹا تھا۔۔۔ ماں باپ کا کلوتا بیٹا تھا جو کافی ساری جائیداد کا اکلوتا مالک تھا۔۔۔ اور کوئی نشہ وغیرہ یا بری لت بھی نہیں تھی پڑھا لکھا تھا اس لیے چوہدری صاحب کو اپنی اکلوتی بیٹی کے لیے ہر لحاظ سے سفیان کا رشتہ پر فیکٹ لگ رہا تھا۔۔۔ اباسائیں پوری دنیا کے لڑکے مر گئے ہیں جو آپ کو میری بہن کے لیے یہ سفیان چوہدری ہی ملا ہے۔۔۔ اوئے کھوتے تو اپنی بہن کے لیے یہ دشمنی جو کہ تو نے فضول میں بنا رکھی ہے اس کو چھوڑ نہیں سکتا۔۔۔ اکلوتی بہن ہے تیری اس کی خوشی کے لیے دفع کر چھوڑ دے یہ ساری لڑائی فساد۔۔۔ اباسائیں آپ اپنی ضد کیوں نہیں چھوڑ دیتے۔۔۔

نہیں چھوڑ سکتا کیونکہ سفیان میری دھمی کی خوشی ہے چوہدری صاحب حقے کا کش لگاتے ہوئے دو ٹوک بولے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں تو پھر مجھ سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے آپ کا فیصلہ آپ کی دھمی کا فیصلہ دھمی کی ماں کا فیصلہ، یہاں تک کہ میری بیوی کا بھی یہی فیصلہ کیونکہ وہ تو ویسے ہی اپنے بھائیوں پر جان دیتی رہتی ہے۔ تو خرم چوہدری کیا اکھاڑ لے گا۔

جوجی میں آئے کرو میں بھی مہمانوں کی طرح شادی میں شامل ہو جاؤں گا وہ غصے سے اپنی شال کو ایک کاندھے سے دوسرے کاندھے پر لپیٹتے ہوئے تیز رفتاری سے وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔

یہ تیرا پتر کبھی سدھرے گا یا نہیں چوہدری صاحب نے اپنی بیوی کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ اللہ کا واسطہ ہے چوہدری صاحب اب میرے بیٹے پر تنقید کرنے مت بیٹھ جانا۔ سدھر گیا ہے۔ بہت سدھر گیا ہے میرا بیٹا۔ اور اتنا سا غصہ اس نے کرنا تھا ہم جانتے تھے اتنے سالوں کی دشمنی کو وہ دو منٹ میں کیسے چھوڑ دے گا۔۔۔

www.kitabnagri.com

مگر ہو جائے گا صحیح میں سمجھاؤں گی اور پھر میری یہ بیادھی بھی تو ہے نا۔ یہ بھی تو سمجھائے گی پاس کھڑی ہوئی بیا جو خرم چوہدری کو اتنے غصے میں جاتے دیکھ گھبرائی ہوئی تھی۔ اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کی ساس نے پاس بٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

پتر تم بھی اسے سمجھانا کہ وہ رشتے کے لیے مان جائے۔۔ تاہ جان میں کیا سمجھاؤں آپ کو پتہ ہے کہ ان کا غصہ کتنا تیز ہے۔۔

ذرا سی بات سے وہ بھڑک جاتے ہیں نہ بابانا میں تو کوئی بات نہیں کروں گی بیانے تو صاف بیچ میں سے نکل جاتے ہوئے کہا۔۔

ہاں بیا پتر تو اپنے رشتے میں دراڑ مت ڈالنا۔۔ ہم خود اس سے بات کر لیں گے چوہدری صاحب نے عقلمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔۔

تینوں اس وقت اسی سوچ میں گم تھے کہ خرم چوہدری کو اس رشتے کے لیے خوش کیسے کرنا ہے۔۔

○○○○○○○

شاہ میر آج صبح سے گھر پر فون نہیں کر سکا تھا کیونکہ کام کا بہت زیادہ لوڈ تھا۔ پچھلے دنوں مرہا کے ساتھ ہوئے حادثے کی وجہ سے اس نے کافی چھٹیاں گزاری تھی۔۔

دو دن پہلے ہی اپنے گھر وہ واپس آچکے تھے۔۔ ایک رونق کا سماں بند گیا تھا ان کے گھر واپس جانے سے شاہ میر کی ماں اور بابا بہت خوش تھے۔۔

اور مرہا بھی بہت خوش تھی واپس اپنے گھر آ کے۔ کتنے دنوں سے تو اس نے رٹ لگا رکھی تھی کہ اسے شاہ میر جلدی سے گھر واپس لے کر جائے۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ میر تنگ آگیا تھا اس کے اس روز کے مدے سے۔۔ اس کے پاؤں کا زخم بھی کافی حد تک ٹھیک ہو چکا تھا تو شاہ میر اسے گھر واپس لے آیا۔۔

اور اب واپس ڈیوٹی پر آکر شاہ میر کا کام بہت زیادہ بڑھ چکا تھا۔ جس کی وجہ سے اسے گھر فون کرنے تک کا ٹائم نہیں مل سکا تھا۔۔ ابھی تھوڑا سا فری ہوا تو وہ گھر فون کرنے کا سوچ ہی رہا تھا کہ موبائل پر رنگ ٹون بجنے لگی تھی۔۔

۔۔ شاہ میر کے انابی لبوں تلے مسکراہٹ پھیل گئی تھی مسکراتے ہوئے اس نے سامنے ٹیبل پر رکھے ہوئے فون کو اٹھایا اس کی امید کے مطابق اس کی جان کا ہی فون تھا۔۔

اسلام علیکم میر کی جان کیا حال ہے۔ بڑی محبت سے کہا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

جب کہ وہ جانتا تھا کہ سامنے سے کیا جواب آنے والا۔۔ جواب بالکل اس کی امید کے مطابق ہی آیا تھا۔۔ آپ مجھے بڑمت لگائیں اور مجھے یہ بتائیں کہ صبح سے آپ نے مجھے فون کیوں نہیں کیا۔۔

ناراضگی کے ساتھ غصے سے بھری ہوئی آواز میں بولی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

میر کی جان آج کام بہت زیادہ تھا اس لیے اپنی جان کو فون نہیں کر سکا قسم لے لو مس تمہیں میں نے پورے ٹائم کیا ہے۔۔

اے سی پی صاحب اپنی بیوی کے غصے سے ڈرتے ہوئے سر خم تسلیم لہجے میں اپنی صفائی پیش کر رہے تھے۔۔

کوئی آپ مجھے یاد نہیں کرتے آپ صرف مجھے اس وقت یاد کرتے ہیں جب میں آپ کے سامنے ہوتی ہوں یا بھر جب آپ نے مجھے! وہ کہتے ہوئے چپ کر گئی تھی۔۔

بولو بولو میر کی جان جب میر کو آپ پر محبت نچھاور کرنی ہوتی ہے اس وقت یاد کرتا ہوں۔۔ مرہا کے ادھورے الفاظوں کو مکمل تشکیل کرتے رہے بولا۔۔۔

www.kitabnagri.com

ہاں یہی کہنا چاہتی تھی۔۔ اس کی محبت کے مان میں بھری ہوئی مرہا نے بہادری سے قبول کیا کہ اس کا یہی مطلب تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

یاد تو میں اپنی جان کو ہر سانس کے ساتھ کرتا ہوں اور رہی محبت کے ٹائم پر تھوڑا زیادہ یاد کر لیتا ہوں یہ سچ ہے۔۔ مرہا کے موڈ کو لائٹ کرنے کے لیے شاہ میر مزاق کا سہارا لے رہا تھا۔۔

آپ مجھ سے بات مت کریں۔ میں نے صرف یہ بتانے کے لیے فون کیا ہے کہ میں آپ سے بہت ناراض ہوں۔۔

اس کی پیاری سی خبر پر شاہ میر کے لب مسکرائے۔۔
کوئی بات نہیں میری جان کو پورا حق ہے ناراض ہونے کا۔۔ آخر مجھ سے اتنی بڑی گستاخی ہوئی ہے کہ آج میں نے اپنی جان کو پورا دن فون نہیں کیا۔۔

Kitab Nagri

میں گھر آ کر اپنی جان کو منالوں گا۔ محبت سے بھری آواز میں بول رہا تھا۔

میں نہیں مانوں گی اٹل جواب آیا!!

میں پھر بھی منالوں گا!!

میں پھر بھی نہیں مانوں گی آپ جتنی مرضی کو شش کر لیں!!

Posted On Kitab Nagri

ہم۔۔ میر کی جان ایسا دن ابھی تک طلوع نہیں ہوا اور ایسی شب رات نہیں گزری جب شاہ میر ملک اپنی جان کو منا چاہے اور منانہ سکے۔۔

اپنی محبت پر شاہ میر کو بہت یقین تھا اسی یقین سے اس نے کرسی سے ٹیک لگائے ہوئے مسکرا کر کہا۔۔
آج آپ جتنی مرضی کو شش کر لیں میں نہیں مانوں گی۔ بولتے ہوئے ٹھک سے اے سی پی شاہ میر ملک کے منہ پر فون بند کر دیا۔۔

اے سی پی صاحب آج ماحول کچھ ضرورت سے زیادہ ہی گرم لگ رہا ہے وہ اپنے دل میں سوچتا ہوا مسکرایا تھا اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ تا پمان ضرورت سے زیادہ گرم ہے۔۔۔
کام بہت زیادہ تھا وہ واپس سے اپنے لیپ ٹاپ کو کھول کر مصروف ہو گیا۔۔ جب کہ دماغ میں مرہا مکمل چھائی ہوئی تھی۔۔

oooooooo

شاہ!! شاہ۔۔ شاہ کی جان دو منٹ رکو میں ابھی آیا۔
رومان شاہ سٹڈی روم میں بیٹھا ہوا اپنے آفس کا کام کر رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنا زیادہ تر کام میرب کے سوتے سوتے ہی نیٹا لیتا۔۔ رومان شاہ نے اپنی ایک روٹین سیٹ کر رکھی تھی۔۔۔ تہجد میں اٹھ کر وہ دوبارہ دوپہر کے ٹائم کچھ دیر آرام کرتا تھا۔ جب میرب بھی آرام کے لیے لیٹتی۔۔

وہ میرب کو ایک منٹ کے لیے بھی نہ تو اکیلا چھوڑتا تھا اور نہ ہی اسے بور ہونے دیتا تھا۔۔ سارا دن اسے چھوٹے چھوٹے چٹکلے سنا کر خوش رکھتا تاکہ اپنی پین کی جانب اس کا دھیان کم ہی جائے۔۔

اس کے باوجود بھی اکثر میرب چڑچڑی سی ہو کر رونے لگتی تھی۔ جب پین کی شدت زیادہ ہوتی۔۔ فجر کی نماز کے بعد حسب معمول رومان شاہ قرآن پاک کی تلاوت کرنے کے بعد بیٹھا ہوا لیپ ٹاپ پر اپنا کام کر رہا تھا جب اسے میرب کی آواز سنائی دی۔۔۔

میرب اٹھ چکی تھی اور پیروں میں بہت زیادہ سو جن اور درد کی وجہ سے رومان شاہ نے اسے سختی سے منع کر رکھا تھا کہ وہ خود سے بیڈ سے نہیں اترے گی۔۔

شاید اسی لیے میرب اسے بلا رہی تھی جلدی سے لیپ ٹاپ کو سلیپنگ موڈ پر ڈالتا ہوا اسٹڈی روم سے نکل آیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

جی بولو شاہ کی جان گڈ مارنگ میرا بچہ اٹھ گیا ہے۔ چہرے پر ہمیشہ کی طرح مسکراہٹ سج جائے رومان شاہ اس کی جانب بڑھا تھا۔

میر بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی پیٹ کافی بڑا ہو چکا تھا۔ تو میرب کو اپنے چھوٹے سے وجود کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے میں بھی دقت ہوتی تھی۔ اور اس کا کیس کوئی نارمل کیس بھی نہیں تھا۔

وہ بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی پیٹ واضح اونچائی پر دکھائی دے رہا تھا۔ مجھے واش روم میں لے کر چلیں شاہ مجھے برش کرنا ہے وہ دھیمے سے لہجے میں بولی۔

میرب کافی ڈل رہنے لگی تھی اس کے اندر کی تکلیف اس کے چہرے پر دکھائی دیتی تھی۔ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں تھا کیونکہ نہ تو رومان شاہ کی دعاؤں میں کوئی کسر تھی اور نہ ہی ڈاکٹرز کی دوائیوں میں۔

ہم! اب میرا بچہ چل کر جائے گا یا میں گود میں اٹھا کر لے کر چلوں وہ پیار سے میرب کے اوپر جھک کر ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے بولا تھا۔

نہیں میں خود چلی جاؤں گی بس آپ مجھے بیڈ سے نیچے اتارنے میں ہیلپ کر دیں۔ وہ اپنا ہاتھ رومان شاہ کے گلے میں ڈالتے ہوئے اٹھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

اگر میری جان کو چلنے میں تکلیف محسوس ہو رہی ہے تو میں اپنے بچے کو اٹھا کر لے جاسکتا ہوں۔ تمہارا شاہ اتنا پاور فل تو ہے کہ اپنے دونوں بیسیز کو اٹھا سکے وہ بولتے ہوئے اس کے زردی مائل چہرے بخوبی دیکھ رہا تھا۔ مگر اپنے لبوں پر مسکراہٹ سجائے ہوئے تھا۔

کیونکہ میرب رومان شاہ کے چہرے پر اپنے لیے زندگی دیکھتی تھی۔۔۔۔۔
اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔
Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

Posted On Kitab Nagri

مجھے پتہ ہے کہ میرا شاہ بہت پاور فل ہے۔ مگر آپ مجھے خود سے چلنے دیں میرا دل کر رہا ہے شاہ چہل قدمی کرنے کو وہ گلے میں دونوں بازو ڈالتے ہوئے بیڈ سے نیچے پاؤں لٹکانے لگی تھی۔۔

جبکہ شاہ اس کی ٹانگوں کو پکڑ کر نرمی سے بیڈ سے نیچے اتار رہا تھا۔ وہ بیڈ سے ٹانگیں لٹکائے ہوئے بیڈ گئی تھی۔ شاہ نے خود چہل نیچے بیڈ کر اس کے پیروں میں پہنائی۔۔

میرب کے پاؤں پر بہت زیادہ سوجن ہونے کی وجہ سے میرب کو اپنی جوتے فٹ نہیں آتے تھے۔۔ شاہ نے ہمیشہ کی طرح اپنے پاؤں میں پہنا پہنی ہوئی چہل اتار کر میرب کے آگے رکھی۔۔

اور نرمی سے اس کے پیروں میں پہنا دیے۔ اس کے گولو مولو سے گورے گورے پاؤں شاہ کی چہل میں بہت کیوٹ لگتے تھے۔۔ www.kitabnagri.com

ایسا نہیں تھا کہ گھر میں اور کوئی جوتے نہیں تھے۔ مگر شاہ جب اپنے جوتے اتار کر میرب کو دیتا۔۔۔ میرب کے چہرے پر جو خوشی اور چمک ہوتی تھی اس کے لیے رومان شاہ روز اپنے ہی جوتے اتار کر اس کے آگے رکھتا۔۔

اس کی کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے نرمی سے واش روم کی جانب لے جاتے ہوئے قدم بڑھانے لگا۔۔ خود واش روم کے سامنے رکھے ہوئے جوتے پہن کر واش روم میں داخل ہوا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ روز کی طرح شاہ نے میرب کے پاس کھڑے ہو کر ہی اسے فریش کروایا۔۔

اس کو برش اپنے ہاتھوں سے کروا رہا تھا۔۔

حالانکہ میرب کہتی تھی کہ اس کے ہاتھ ٹھیک ہیں وہ کر سکتی ہیں مگر رومان شاہ اپنی محبت کے آگے اتنا بے بس اور مجبور تھا کہ اسے ایسا لگتا کہ اگر میرب ذرا سا خود کو جھٹکا دے گی تو اس کو تکلیف ہوگی۔۔

وہ روز میرب کی پشت پر کھڑا ہو کر سامنے مر رہی دیکھتے ہوئے اسے برش کرواتا۔۔

وہ میرب کو کلی تک کے لیے جھکنے نہیں دیتا۔۔۔ خود اپنے ہاتھ میں کپ بناتے ہوئے پانی بھر کر اسے

کلی کروا رہا تھا۔۔ www.kitabnagri.com

میرب کو رشک آتا تھا رومان شاہ کی محبت پر۔ ہر شوہر اپنی بیوی سے بہت پیار کرتا ہے مگر رومان شاہ جیسی محبت آج تک نہ کبھی کسی نے کی اور نہ کوئی کر سکتا ہے۔۔۔

یہ محبت نہیں تھی یہ جنون تھا ایک عشق تھا ایک ایسی کہانی تھی جس کو رومان شاہ کی محبت نے سینچا تھا۔۔

شاہ!! ہم!! ٹاول سے اس کا چہرہ خشک کرواتے ہوئے اسے واپس اپنے ساتھ باہر لے جا رہا تھا کہ

میرب نے واش روم سے باہر آ کر ایک محبت بھری نظر شاہ کے چہرے کی جانب ڈالی۔۔

Posted On Kitab Nagri

جس کا جواب رومان شاہ نے مسکراتے لبوں سے دیتے ہوئے۔ آئی برواٹھا کرپ اشارے سے پوچھا کہ وہ کیوں دیکھ رہی ہے۔۔۔

شاہ کبھی کبھی مجھے آپ کے پیار پر رشک آتا ہے۔۔ میرب اس لائق نہیں تھی جتنا آپ میرب کو پیار کرتے ہیں۔۔

وہ محبت اور معصومیت سے ایمانداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے پورے دل سے رومان شاہ کی محبت کو داد پیش کر رہی تھی۔۔

میری جان کس لائق ہے اور کس لائق نہیں اس کا فیصلہ تم مجھ پر چھوڑ دو اور میرا فیصلہ یہ ہے کہ میری میرب میری جان یہ سب ڈیزرو کرتی تھی۔۔

جس عشق کی تم آج تعریف کر رہی ہو اس عشق کی بنیاد میرب رومان شاہ نے رکھی ہے۔۔ تو پھر تم کیسے کہہ سکتی ہو کہ تم میری محبت کے لائق نہیں تھی۔۔

رومان شاہ نے اتنی محبت سے جملے بولے کہ میرب کے دل نے ایک خوبصورت پیاری سی بیٹ مس کی۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ میرب کو پیار سے لے جا کر واپس پیڈ پہ بٹھا چکا تھا اسے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے اس کے پاؤں کو نرمی سے سیدھا کرتے ہوئے سب سے پہلے آئل لے کر اس کے پیروں پر مساج کرنے لگا۔

کیونکہ مساج کے بعد میرب کے پیروں میں درد میں کمی آجاتی تھی یہ آئل اس کی ڈاکٹر نے ریکمنڈ کیا تھا۔

اس کے پیروں کو گود میں رکھے ہوئے اپنے پیر بیڈ سے لٹکا کر بیٹھا تھا۔ نرمی سے مساج کرتے ہوئے میرب زردی مائل چہرے کو دیکھ رہا تھا۔

شاہ مجھے بالکل اچھا نہیں لگتا جب آپ میرے پاؤں کو یہ آئل لگاتے ہیں میرب نے ہمیشہ کی طرح شرمندہ انداز سے کہا۔۔۔ اسے نہیں اچھا لگتا تھا شاہ کا یوں اس کے پیروں کو ہاتھ لگانا وہ تو اپنے شاہ کو ہمیشہ ایک اونچے مقام پر دیکھتی تھی۔۔۔
www.kitabnagri.com

میرب میری جانب دیکھو شرمندہ مت ہوا کرو یا یہ سب کچھ میں اپنی جان کو ٹھیک کرنے کے لیے کر رہا ہوں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جب تم ٹھیک ہو جاؤ گی اس کے بعد نہیں کروں گا۔۔ میں جانتا ہوں میری جان کو اچھا نہیں لگتا۔۔۔ چلو اب میرا بچہ مسکرا کر دکھائے۔۔ رومان شاہ کے کہنے پر میرب ہلکے سے مسکرائی تھی۔۔۔ اب شاہ بیٹھا ہوا اسے اپنے ہاتھوں سے ناشتہ کروا رہا تھا میرب بھی پیار سے شاہ منہ میں نوالے ڈال رہی تھی۔۔۔

شاہ آپ آج مجھے کہیں باہر لے کے چلیں میں بہت تنگ آگئی ہوں۔ گھر میں رہ رہ کر وہ ناشتہ کرتے کرتے بچ میں بولی تھی۔۔۔

اوکے ڈن بتاؤ میرے بچے نے کہاں جانا ہے میں لے چلوں گا۔۔ شاہ نے فوراً سے حامی بھرتے ہوئے ایک اور نوالہ اس کے منہ میں ڈال دیا۔۔

شاہ مجھے اور نہیں کھانا نوالے کو منہ میں ڈال اگلی بائٹ کے لیے منع کر رہی تھی۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہو گا یہ آپ کا ناشتہ ہے اور آپ کو فٹش کرنا ہے۔۔ اتنے بڑے مٹکے جیسے پیٹ کے اندر دو ٹوس اور ایک انڈا نہیں آپ سے ڈالا جاتا۔۔ میرب شرم کرو میرب کے پیٹ کی جانب دیکھتے ہوئے شاہ نے کہا۔۔۔

میری اتنے بڑے پیٹ کے اندر میرا بے بی بھی رہتا ہے یہ بھی یاد رکھا کریں۔ میرب چھوٹی سے ناک کو سگنوڑتی ہوئی مسکرائی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہمم!! ہاں تو کھانا بھی تمہارا اور بے بی کا ہے تو دونوں مل کر کھاؤ۔۔ رومان شانے سے اپنی لالچے دار باتوں میں الجھاتے ہوئے نوالہ اس کے منہ میں ڈال دیا تھا۔۔
میرب جب بھی کھانے میں آناطانی کرتی تھی تو شاہ اسی طرح سے اپنی لچھے دار باتوں میں الجھا کر کھانا کھلاتا تھا۔۔

میرب مجھے آج تھوڑی دیر کے لیے گھر سے باہر جانا ہے۔۔
تمہیں میں نے بتایا تھا نا کہ احمر کا رشتہ دیکھنے جانا ہے۔۔ تمہارے پاس میں مرہا کو چھوڑ کر جاؤں گا۔۔
تم نے اپنا بہت خیال رکھنا ہے اور شام کو پھر ہم گھومنے چلیں گے۔۔۔ برتن اٹھا کر سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔۔

مرہا کا نام سن کر میرب بہت خوش ہو گئی تھی۔۔ کافی دن ہو گئے تھے دونوں کو آپس میں ملے ہوئے۔۔
مرہا کو شفا کے ساتھ ہونے والے حادثے کے بارے میں کچھ بھی نہیں پتہ تھا۔۔ رومان شاہ نے میرب کو ہر طرح کی پریشانی سے دور رکھا تھا۔۔
www.kitabnagri.com

کب تک آپ جائیں گے اور مرہا کو میرے پاس چھوڑیں گے میرب نے تجسس سے پوچھا۔۔
میں نہیں جاؤں گا شاہ میر کو فون کر دیا ہے وہ مرہا کو کچھ دیر میں یہ ہاتھ چھوڑ جائے گا۔۔
اور تم دونوں نے بچوں کی جیسے کوئی حرکت نہیں کرنی ورنہ میں بہت سختی سے پیش آؤں گا۔۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ جانتا تھا کہ مرہا اور میرب ایک ہی مزاج کی ہیں وقت ملتے ہی ان لوگوں کو عجیب عجیب حرکتیں سوچتی ہیں۔۔۔

کیا شاہ ہم کیوں بچوں کے جیسے حرکتیں کریں گے اب ہم بڑی ہو چکی ہیں۔۔ بڑے پر اعتماد لہجے سے جواب دیا۔۔

تم دونوں جتنی بڑوں والی حرکتیں کرتی ہو مجھے بڑی اچھی طرح سے اندازہ ہے۔ یہ مت بولنا کہ روم میں کیمرہ لگا ہے اور میری نظر تم دونوں پر ہوگی۔۔ رومان شاہ میرب اور مرہا پر ٹرسٹ نہیں کر سکتا تھا۔۔

پتہ ہے کہ روم میں کیمرہ لگا ہوا ہے آپ کو جسوسیاں کرنے کا بہت شوق ہے میرب کو رومان شاہ کی دھمکی بالکل پسند نہیں آئی تھی۔۔

یہ چھوٹی سی ناک کو اتنا سنگوڑا مت کرو۔ اس کی ساتھ ہو کر اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے قریب کر لیا۔۔ چلو اب ناشتہ بھی ہو گیا ہے اپنی ناک کو سیدھی کر کے مجھے گڈ مارنگ والی کسی دووہ چہرہ اس کے اوپر جھکاتے ہوئے بولا۔۔

شاہ آپ کیساں لے لے کر تھکتے نہیں ہیں وہ مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔

تم یہ سوال روز مجھ سے پوچھ پوچھ کر تھکتی نہیں میرب کی نقل اتارتے ہوئے بولا۔۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ اس کے لبوں پر جھکا اپنی مارنگ کسی لے رہا تھا جب روم کا دروازہ کھٹکاتے ہوئے مرہا اندر داخل ہوئی تھی۔۔

شاہ ایک دم سے میرب سے دور ہوا۔۔

اسلام علیکم بھائی کیسے ہیں۔۔ وہ خوشی سے چہکتی ہوئی تیز تیز قدموں سے آکر رومان شاہ سے لپٹ گئی تھی۔۔
www.kitabnagri.com

وعلیکم السلام۔۔۔ کیسی ہو بہت دنوں کے بعد تمہیں بھائی کی یاد آئی وہ بھی تم میرے بلانے پر آئی ہو۔۔ رومان شاہ اس کو گلے لگا کر پیار دیتے ہوئے شکوہ کر رہا تھا۔۔۔

یہ بات آپ میر سے پوچھیں وہی مجھے لے کر نہیں آتے۔۔ وہ شاہ سے مل کر میرب کی جانب جاتے ہوئے بولی تھی۔ ماشاء اللہ ماشاء اللہ میرب تم کتنی پیاری لگ رہی ہو۔ گولو مولو سی۔۔ وہ میرب کو گلے ملتے ہوئے خوشی سے بولی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شاہ میربھائی نہیں آئے!! میرب کی آنکھیں اپنے بھائی کا انتظار کر رہی تھی مگر اکیلی مرہا کو دیکھ کر میرب نے اداس سے ہوتے ہوئے پوچھا تھا۔۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ تمہارا بھائی تمہیں ملنے نہ آئے۔۔ شاہ میر جو دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتے ہوئے میرب کی آواز سن چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ میر کے ساتھ ناراضگی جتاتے ہوئے مرہا اس سے پہلے بڑے بڑے قدم پھلانگتی ہوئی آگئی تھی۔۔
وہ اب تک ناراض تھی شاہ میر کے فون نہ کرنے پر۔۔ سارے راستے شاہ میر نے منایا مگر میرب کا موڈ
اب بھی خراب تھا۔۔

میرب نے خود کو جلدی سے چادر لیتے ہوئے کور کیا اسے شرم آرہی تھی اپنے حلیے پر شاہ میر اس کا بڑا
بھائی تھا۔۔

میری گڑیا کیسی ہے شاہ میر اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر اپنے ساتھ لگاتے ہوئے پیار سے بولا میں ٹھیک
ہوں بھائی آپ کیسے ہیں میں بھی ٹھیک بالکل فرسٹ کلاس بس تمہاری اس بھابی اور سہیلی کا موڈ خراب
ہے شاہ میر نے مرہا کی جانب پوائنٹ کرتے ہوئے کہا۔۔ اور دوسری جانب سے ہوتا ہوا رومان شاہ سے
مصافحہ کرتے ہوئے وہیں پر بیٹھ گیا۔۔

ہاں تو تم نے ایسی کوئی حرکت کی ہوگی جس کی وجہ سے میری بہن کا موڈ خراب ہے رومان شاہ نے
مسکراتے ہوئے اپنی بہن کی طرف داری کی جو میرب کے پاس بیٹھ چکی تھی۔۔

جی بھائی آپ نے بالکل ٹھیک کہا۔۔ اب انہوں نے خود سے بات شروع کی ہے تو میں آپ کو بتاتی ہوں
کہ میں کیوں ناراض ہوں۔۔

پولیس اسٹیشن میں جا کر ایک بار بھی فون نہیں کیا۔۔ انہیں میری کوئی فکر نہیں ہے وہ اپنا کیس اپنے
بھائی کی عدالت میں رکھ چکی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

بہت غلط بات ہے شاہ میر بھائی اس میں تو میں بھی میرب کے ساتھ ہوں۔
آپ نے کیوں میرب کو فون نہیں کیا میرب بھی اپنی بھابی کے ساتھ ہو چکی تھی۔۔ رومان شاہ سے
پہلے میرب بول اٹھی تھی اپنی بھابی کی طرف داری کرنے کے لیے۔
کیا بات ہے بھئی تم سب تو اس کی سائیڈ ہو گئے۔۔ میں بیچارہ اکیلا بندہ تو کچھ نہیں کر سکتا۔۔ غلطی ہو گئی
آئندہ میں ٹائم سے فون کیا کروں گا۔۔۔
وہ مسکراتے ہوئے سینے پر ہاتھ رکھ کر مودبانہ انداز سے بولا۔۔۔ تو سب قہقہہ لگا کر ہنس دیے تھے
۔۔

رومان شاہ بھی تیار ہو کر شاہ میر کے ساتھ ہی نکل گیا۔۔۔ شاہ میر کو واپس ایک بار پولیس تھانے جانا تھا
۔ اور رومان شاہ کو احمر کے گھر جا کر وہاں سے اس کی امی اور عاصم شاہ کو ساتھ لے کر ماہی کے گھر رشتہ
لینے جانا تھا۔۔ شاہ زیب کو فون کر دیا تھا جو ڈائریکٹ ان کو ماہی کے گھر پر ہی ملنے والا تھا۔۔
جبکہ مرہا اور میرب اس وقت ایک ساتھ تھی جن کو بہت تاکید کی گئی تھی کہ وہ اپنا خیال
رکھیں۔۔۔ شاہ میر اور رومان شاہ جا چکے تھے۔۔ میرہا اور میرب بیٹھی آپس میں گپے مار رہی تھی۔۔

oooooooo

Posted On Kitab Nagri

oooooooooooo

ماہی کی بچی زیادہ بک بک نہیں کرو ایک بار آکر چکر لگاؤ۔۔ احمر بھائی تم سے مل کر بات کرنا چاہتے ہیں شفا ماہی سے فون پر بات کر رہی تھی۔۔

تم اپنے احمر بھائی سے بولو کہ انہوں نے اب مل کر کون سا میرا ڈی این اے ٹیسٹ کرنا ہے۔۔ اتنی بار تو میں ان سے مل چکی ہوں۔ ماہی اپنی عادت سے مجبور شفا کی بات کو مذاق میں اڑاتے ہوئے بولی تھی۔۔

بد تمیز وہ تم سے مل کر تمہاری رضا مندی جاننا چاہتے ہیں شاید شفا سر پکڑ کر رہ گئی تھی ماہی کی بکو اس سے۔۔

تم ان سے کہو کہ میں پورے دل و جان سے رضا مند ہوں ماہی کھی کھی کر کے ہستی ہوئی بولی۔۔
ماہی احمر بھائی کے سامنے تمیز سے پیش آنا ہم کہاں تمہاری گواہیاں دیتے پھر رہے ہیں۔ کہ تم ایک بہت سلیجھی ہوئی لڑکی ہو اور مہر مہ کا اور احمر بھائی کا بہت اچھے سے خیال رکھو گی۔ اور تمہاری یہ جو بچوں والی حرکتیں ہیں تم کہیں احمر بھائی کا بنا بنایا رشتہ خراب مت کرو ادینا۔۔

شفا اسے سمجھاتے ہوئے سختی سے بولی تھی وہ جانتی تھی کہ شفا کی ایسی ہی عادت ہے وہ ہمیشہ سے چلبلی اور مسکری تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

تم بے فکر رہو شفا جی میں تمہارے احمر بھائی اور مہرمہ کا پورا خیال رکھوں گی مہرمہ کے خیال میں چاہے تھوڑی سی کمی رہ جائے۔ مگر تمہارے احمر بھائی کو ہمیشہ میں اپنی گود میں اٹھا کر جھولا جھولاتی رہوں گی۔ وہ بھی ماہی تھی اس پر شفا کی باتوں کا کون سا اثر ہونا تھا۔

اپنی بکو اس بند کرو اور انسان بن کے سدھر جاؤ۔۔۔ ماہی کی باتوں سے شفا کو ہنسی آرہی تھی۔ وہ اس پانی ہنسی کو بامشکل روکتے ہوئے بولی۔۔

مجھے عاصم نے کہا تھا تمہیں ایک بار یہاں بلوانے کے لیے اب بتاؤ میں عاصم سے جا کر کیا کہوں۔۔۔
کہنا کیا ہے جا کر سچ بتاؤ کہ لڑکی پوری طرح سے رضامند ہے اور تم لوگوں کے آنے کا ویٹ کر رہی ہے۔۔۔

www.kitabnagri.com

آج میں مہرمہ سے نہیں ملی پتہ میں کتنی اداس ہوں مگر می پاپا 15 دن بعد گھر آئے ہیں۔ تو میں نکل نہیں سکتی میری مجبوری ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تم لوگ اپنے کنبے کو لے کر آؤ اور ممی پاپا سے رشتہ مانگوں۔۔۔ اور جلدی سے یہ شادی والی فار میلیٹی پوری کر کے مجھے لے جاؤ۔۔۔ تاکہ میں مہرمہ کے ساتھ آرام سے رہ سکوں۔۔۔ پینا کوئی بات کو گھمائے پھر اے ماہی نے ایک ہی جھٹکے میں ساری تفصیلی بات بول دی۔۔۔

ماہی قسم سے تم کتنی بے شرم ہو اپنی شادی کی بات کتنے دھڑلے سے کہہ رہی ہو۔ اس کی بے تکی باتوں سے شفا ہنستے ہوئے لوٹ پوٹ ہونے لگی تھی۔۔۔

۔۔۔ حد ہے یار اب کوئی بندہ خوش ہو تو تم لوگوں سے وہ بھی ہضم نہیں ہوتا ماہی نے یہ ہنستے ہوئے جواب دیا۔۔۔

ویسے بھی تم جانتی ہو کہ ماہی کو گھوما پھیرا کر باتیں نہیں کرنی آتی اب میں خوش ہوں تو ہوں میں شرمانے کا ڈرامہ نہیں کر سکتی۔۔۔ وہ صاف گوئی سے بولی۔۔۔

اور پلیز تم لوگ جلدی آؤ اور آکر ممی پاپا سے بات کرو۔۔۔ کیونکہ ممی بابا صرف چار پانچ دن کے لیے پاکستان ہی آئے ہیں۔۔۔ نہیں تو اگلے دو مہینوں تک ممی پاپا وہی پر رہیں گے۔۔۔ ان کی کوئی امپورٹڈ میٹنگ چل رہی ہیں۔۔۔ اوکے میں جا کر عاصم کو بولتی ہوں۔۔۔ وہ فون بند کر چکی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

oooooooo

حیران ہوں عاصم تم لوگوں پر اس لڑکی کو میں ابھی ملا نہیں کوئی بات نہیں ہو سکی۔۔ اور تم نے رومان شاہ کو بھی بلوایا ہے۔ اور جانے کی تیاری بھی کر لی ہے۔ میں حیران ہوں تم لوگوں کی جلد بازیوں پر۔۔ ٹی وی لاؤنچ میں عاصم شاہ احمر اور اس کی والدہ بیٹھی ہوئی تھی۔۔ عاصم شاہ اس بات پر ناراض تھا کہ بنا اس لڑکی سے بات کیے وہ ان کے گھر رشتہ لے جانے کیسے جاسکتے ہیں۔۔۔۔

احمر بھائی پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں نے شفا سے کہا ہے کہ وہ ماہی کو فون کر دے وہ تھوڑی دیر کے لیے یہاں سے چکر لگا کے چلی جائے گی اس کے بعد ہم ان کے گھر چلے جائیں گے۔ اپ پوچھ لینا جو کچھ بھی اس سے پوچھنا چاہیں۔۔ عاصم نے مسئلہ سالو کر دیا۔

Kitab Nagri

نہیں ماہی نہیں آرہی میں نے فون کیا تھا۔ اس نے آنے سے منکر کر دیا ہے۔

ٹی وی لاؤنچ میں داخل ہوتے ہی شفا ان کی بات کا جواب دیتے کہا۔۔

کیوں کیوں نہیں آرہی!! عاصم شاہ نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے تجسس سے کہا۔۔

عاصم شاہ بات کرتے ہوئے اپنی گردن پر انگلی رکھ کر آنکھوں سے اسے کچھ اشارہ کر رہا تھا۔۔ جسے شفا سمجھ نہیں پارہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں بولو بیٹا ماہی کیوں نہیں آرہی۔ کیوں اس نے آنے سے منع کر دیا آنٹی پریشان سی ہو گئی تھی۔۔ ماہی کے نہ آنے کا سن کر۔ وہ تو کتنے خواب سجائے بیٹھی تھی اپنے بیٹے کا گھر بنانے کے لیے۔۔

شفاجو عاصم شاہ کے جانب دیکھنے لگی تھی اور اپنی بات بیچ میں چھوڑ چکی تھی۔۔ احمر کی ماں کی آواز پر شفا ان کی جانب متوجہ ہوئی۔۔

آنٹی وہ کہہ رہی تھی کہ اس کے ممی پاپا صرف چار پانچ دن کے لیے ہی پاکستان آئے ہیں۔۔ اس کے بادا گلے دو مہینوں تک وہ آؤٹ آف کنٹری ہی رہیں گے۔۔ تو اس لیے وہ نہیں آسکتی۔۔ www.kitabnagri.com

مگر اس نے کہا ہے کہ آپ لوگ بے فکر ہو کر آجائیں۔ کیونکہ وہ اس رشتے پر خوش ہے۔۔ اور اس کی اپنی ممی پاپا سے بات ہو چکی ہے ان کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔ شفا نے پوری بات ایک ہی سانس میں بتا دی۔۔

چلو ٹھیک ہے بیٹا پھر ہم لوگ تو تیار ہیں۔۔ ہاں جی ہم لوگ تو بالکل تیار ہیں ریڈی بیٹھے ہوئے ہیں!! احمر نے نفی میں سر کو ہلاتے ہوئے ناراض انداز سے کہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

چلو بیٹا اب کوئی مسئلہ مت پیدا کرنا اٹھو اور اللہ کا نام لو اچھے کام میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔۔ وہ اپنے بیٹے کو تھوڑا سخت انداز میں سمجھاتے ہوئے بول کھڑی ہو گئی۔۔ میں ذرا اپنی چادر لے کر آتی ہوں وہ کہتے ہوئے اٹھ کر اپنے روم کی جانب چلی گئی۔۔

میں ذرا مہر مہ سے مل کر آتا ہوں آپ لوگ تیاری کرو۔ احمر اٹھ کر اپنے بگڑے زاویے والے منہ کے ساتھ مہر مہ کے روم کی طرف چل دیا۔۔۔

کیا آپ مجھے اشارے کر رہے تھے میں اتنی کنفیوز ہو گئی تھی کہ مجھ سے بات نہیں ہو رہی تھی۔۔ کیا سوچتے ہوں گے میرے بارے میں احمر بھائی اور آنٹی ان کے جاتے ہی شفا نے ناراضگی کا اظہار کیا۔۔ وہ صوفے کی پشت پر اپنے ہاتھ رکھے ہوئے کھڑی تھی۔۔

عاصم شاہ اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے بے حد قریب آ کر کھڑا اس کے کان پر جھک گیا۔۔ مائی لو میرے ساتھ روم میں چلو بتاتا ہوں کہ اشارہ کیوں کر رہا تھا۔۔

وہ تمہارے بارے میں کیا سوچیں گے اس کو چھوڑو تم خود اپنے بارے میں کیا سوچو گی یہ میرے لیے بھی جاننا ایک تجسس کی بات ہے۔۔

وہ سرگوشی میں بولتا ہوا پیچھے ہو کر اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اسے اپنے ساتھ روم میں لے جا رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

روم میں آکر روم کا دروازہ بند کیے اسے مرر کی جانب لے جا رہا تھا۔

کیا کر رہے ہیں عاصم! کیا دکھانا چاہتے ہیں۔۔ وہ بیزاری سے بولی تھی۔۔ سامنے شیشے میں دیکھو خود ہی سمجھ آ جائے گا۔۔ وہ اس کے دونوں کاندھوں پر ہاتھ رکھ کے سامنے مرر کے اندر اشارہ کرتے ہوئے بولا تھا۔۔

شفانے مرر کے اندر جب دیکھا تو وہ شرم سے لال ہوتے ہوئے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ کر واپس عاصم شاہ کی جانب مڑتے ہوئے اس کے سینے میں سر چھپا گئی تھی۔۔۔۔
ہا ہا ہا!! عاصم شاہ کا جاندار کہہ کر روم میں گونج اٹھا تھا اس کے گرد اپنی پاؤں کا حصار بنا کر اسے اپنے سینے میں چھپا لیا۔۔

اب سمجھ گئی عاصم شاہ کی جان کہ کیوں اشارے کر رہا تھا۔۔ اس کے بالوں پر لب رکھ کر محبت سے چومتے ہوئے کہا۔
www.kitabnagri.com

شفاک کی گردن پر عاصم شاہ کی محبت کی خوبصورت مہریں لگی ہوئی تھی۔ جو عاصم شاہ آتے ہی دیکھ چکا تھا۔۔۔

اور اشارے سے اسے بتانا چاہ رہا تھا جو شفا کو سمجھ نہیں آیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور اب شفا شرم سے پانی پانی ہو رہی تھی یہ سوچ کر کہ اگر یہ نشان کسی اور نے دیکھ لیے ہوں گے۔ تو اس کے بارے میں کیا سوچیں گے۔۔۔۔

چلو اب اتنا شرم مانے کی ضرورت نہیں ہے اگر دیکھ لیے کسی نے دیکھ لیں۔۔۔
تمہارے شوہر کی محبت کے نشان تھے کوئی گناہ نہیں کیا میری چھوٹی سی جان نے جو اتنا شرم کر بے حال ہو رہی ہو۔۔۔

اپنے سینے میں سر چھپائے ہوئے شفا کو شرم سے لال پیلی ہوتے دیکھ عاصم شاہ نے اسے پیار سے کہا۔۔۔۔ نہیں آپ نے ایسا کیا ہی کیوں اب کیا سوچیں گے آنٹی اور احمر بھائی میرے بارے میں اگر انہوں نے یہ نشان دیکھ لیے تو۔۔۔۔
وہ آہستہ سے سینے سے سر نکال اوپر کی جانب دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔

مائی لو اب تم اپنا خیال رکھا کرو کیونکہ میں تو ایسے خوبصورت نشان تمہیں روز دینے والا ہوں۔۔۔۔
وہ اس کے لبوں پر لب رکھتے ہوئے اس کی پنکھڑیوں کو قید میں لے گیا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے لبوں کی نمی کو اپنے اندر انڈیلتے ہوئے ایک بار پھر اسے سانسوں کے لیے تنگ کیے کھڑا تھا۔۔۔

oooooooo

رومان شاہ جناب آپ ہمارے گھر تشریف لائے یہ ہمارے لیے کسی اعزاز سے کم نہیں۔۔ ماہی کا والد بے حد پر جوش انداز میں ان سب کا استقبال کر کے بٹھا چکا تھا۔۔ وہ رومان شاہ کو تو اپنے گھر میں دیکھ وہ پھولے نہیں سما پا رہا تھا۔۔ رومان شاہ بزنس کی دنیا میں ایک ایسا نام اور پہچان رکھتا تھا جسے کسی شناخت کی ضرورت نہیں تھی۔۔ رومان شاہ خود میں ہی ایک ایسا برانڈ تھا جسے ہر کوئی ملنا چاہتا تھا۔۔ رومان شاہ بزنس کی دنیا میں ان بلندیوں پر پہنچ چکا تھا۔۔ جسے پانے کے لیے لوگ ساری زندگی گزار دیتے ہیں۔۔ اور پھر بھی یہ مقام حاصل نہیں کر پاتے۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

علیم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va3357500595)

رومان شاہ نے وہ مقام چھوٹی سی عمر میں حاصل کر لیا تھا۔۔۔ رومان شاہ کو ماہی کا باپ بہت اچھی طرح سے جانتا تھا جب کہ رومان شاہ بھی ماہی کے باپ کے نام سے کچھ حد تک واقف تھا۔۔۔ کیونکہ انڈسٹری میں ان کا بھی ایک اچھا مقام تھا۔ مگر کبھی ان کا آمناسا منا نہیں ہوا تھا۔۔۔ ماہی کا باپ ہمیشہ سے رومان شاہ سے ایک اچھی بزنس ڈیل کرنا چاہتا تھا جو کہ کبھی ممکن نہیں ہو سکی تھی۔۔۔

اور آج اچانک اپنے گھر میں رومان شاہ کو دیکھ کر ماہی کے باپ کی خوشی کی انتہا نہیں تھی۔ انہوں نے بہت خوش دلی سے ماہی کا رشتہ انہیں دے دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیونکہ احمر خوبصورت پڑھا لکھا نوجوان تھا۔ جو کہ عمر میں ماہی سے کافی بڑا تھا مگر اس کی فٹنس اور پرسنلٹی کو دیکھ کر اس کی عمر اتنی لگتی نہیں تھی۔۔

ماہی اپنے ماں باپ کو پہلے سے آگاہ کر چکی تھی کہ اسے کوئی اعتراض نہیں تھا۔ کہ وہ شادی شدہ ہے یا ایک بیٹی کا باپ۔ تو اس لیے انکار کی کوئی خاص وجہ بچتی نہیں تھی۔۔

اوپر سے رومان شاہ کا اس کے ساتھ کافی گہرا تعلق تھا۔۔ جو کہ ماہی کے باپ کو بے حد اچھا لگا۔۔ احمر کے ساتھ آئے ہوئے اس کے دوست دیکھ کر یہ اندازہ ہو رہا تھا۔ کہ احمر ایک سلجھا ہوا انسان ہے ڈاکٹر شاہ زیب جو ایک مشہور ہارٹ سرجن تھا۔۔

رومان شاہ جو ایک بہت مشہور بزنس مین تھا۔۔

عاصم شاہ جو ایک بہترین پروفیسر تھا۔ اس لیے احمر کی فیملی بیک گراؤنڈ کا اندازہ اس کے دوستوں کو دیکھ بہت اچھی طرح سے ہو گیا۔۔۔

اور اس رشتے میں ان کی بیٹی کی خوشی شامل تھی تو رشتہ بہت آسانی سے طے ہو گیا۔۔۔

ایک دوسرے کو مٹھائی کھلائی گئی اور دو دن بعد رخصتی اور نکاح ایک ساتھ ہونے تھی یہ فائنل ہو چکا تھا۔۔۔

کیونکہ انہوں نے وجہ بتادی تھی کہ آنے والے دو مہینوں تک ان کے پاس کوئی ٹائم نہیں ہے وہ آؤٹ آف کنٹری رہیں گے۔۔

Posted On Kitab Nagri

احمر حالانکہ اتنی جلدی نکاح کے حق میں نہیں تھا مگر گھر والوں نے اسے اتنا پریشاں کر رکھا تھا کہ وہ بیچارہ تو کچھ بول ہی نہیں سکا۔۔

ماہی کے پاپا نے بتایا کہ ان کی دو بیٹیاں ہیں۔ دوسری بیٹی جو کہ آؤٹ آف کنٹری رہتی ہے۔۔ وہ شادی میں شامل نہیں ہو سکے گی۔ اور وہ زیادہ لوگوں کو انوائٹ بھی نہیں کرنا چاہتے تھے۔۔ بس کچھ خاص رشتے دار اور دوست شامل ہوں گے۔۔ سادگی سے نکاح ہونا طے پایا تھا۔۔

بیٹا آپ اگر ماہی سے ملنا چاہیں تو مل سکتے ہیں۔ ویسے تو میرے خیال سے آپ کی کافی بار ملاقات ہو چکی ہے ماہی اکثر آپ لوگوں کے گھر آیا جاتا کرتی ہے۔۔

www.kitabnagri.com

اس کے والد نے احمر سے کہا۔۔

اب احمر بچہ کیسے بتاتا کہ اس نے تو آج تک کبھی ماہی کو اس نظر سے دیکھا ہی نہیں۔۔ اس نے ہاں میں سر کو ہلا دیا تھا۔۔ نہیں سر ہم بہت بار مل چکے ہیں تو اس کی ضرورت نہیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

احمر نے دل کی بات کو دباتے ہوئے بولا تھا۔۔ جب کہ جو حقیقت سے واقف تھے ان کے لبوں پر ہلکی تھی سائل آگئی تھی جو ہنسی میں تبدیل ہونا چاہتی تھی۔۔

وہ ب اپنی قہقروں والی ہنسی کو بامشکل روکے ہوئے تھے۔۔ یعنی کہ رومان شاہ ڈاکٹر شاہ زیب اور عاصم شاہ۔۔ وہ اچھی طرح سے جانتے تھے کہ وہ غصے سے یہ بات بول رہا ہے۔ اور غصہ اس کو اپنے گھر والوں پہ تھا۔۔ جنہوں نے بنانا ہی سے بات کیے، اس کا رشتہ اور نکاح رخصتی سب طے کر دیے تھے۔۔

اس کی وہ اب وہاں پر ماہی سے ملنا ہی نہیں چاہتا تھا۔۔ ماہی کو اس کی والدہ نے وہاں بلوایا تھا۔۔ احمر کی ماں نے بات پکی کرتے ہوئے 50 ہزار جیسی رقم اس کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے بات پکی کر کے مبارک باد دی تھی۔۔۔

ساتھ میں احمر کی ماں کے ہاتھ میں پیوٹر گولڈ کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی جو انہوں نے بڑے پیار سے اتار کر ماہی کی انگلی میں ڈال دی۔۔۔

آج سے یہ ہماری بیٹی ہے اور دو دن کے لیے یہ آپ کے پاس ہماری امانت ہے وہ خوشی سے بولتے ہوئے ماہی کو اپنے ساتھ لگا گئی۔۔

Posted On Kitab Nagri

ماہی کو بالکل شرم نہیں آرہی تھی بس بیچاری شفا کے کہنے پر مجبوری چپ ہو کر شرمانے کا نالٹک کر رہی تھی۔۔

ماہی کے کہنے کے مطابق یہ فیچر اس کے اندر ابھی تک لاؤنچ ہی نہیں ہوا تھا۔۔ صبح سے شفا کوئی 40 بار اسے فون کر کے بول چکی تھی کہ اس نے شرمانا ہے۔۔ بس اسی کا مان رکھتے ہوئے بیچاری شرمانے کی بھرپور ایکٹنگ کر رہی تھی۔۔

oooooooo

عاصم شاہ اور شفا شادی کے لیے تیار ہو چکے تھے۔ احمر اور اس کی امی جان کو بھی بتا دیا گیا تھا کہ وہ شاید اپنے دوست کے ہاں رات رکھیں کیونکہ بہت گہرا دوست ہے۔۔ عاصم شاہ نے بتایا کہ وہ اس کا بہت گہرا دوست ہے اس لیے شادی میں جانا ضروری ہے اور آج کی رات وہ مہر مہ کا خیال رکھ لیں۔۔ احمر اور آنٹی نے بے فکر ہو کر جانے کو کہا۔۔

www.kitabnagri.com

شفا کافی ایکسائٹڈ اور خوش تھی پہلی باریوں وہ عاصم شاہ کے ساتھ کسی شادی میں جا رہی تھی۔۔ فل بلیک کلر کی پیروں کو چھوتی ہوئی فراک پہنی ہوئی، جس پر نفیس سلور کام کیا ہوا تھا۔۔ پیروں میں بریک سٹریپ والی ہائی ہیل پہن کر وہ اچھی خاصی ہائٹ بڑھا چکی تھی۔۔۔ سموکنگ میک اپ کیے وہ ایک دم لک چینیج کیے ہوئے تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

بالو کی ہائی پونی بنائے۔۔ کانوں میں خوبصورت سی بالیاں پہن رکھی تھی۔ گلے میں چھوٹا سا سلور کلر کا نیکلس پہنا ہوا تھا۔۔

عاصم شاہ اپنی شہزادی کو دیکھ دیوانہ سا ہوا جا رہا تھا۔ مگر اس وقت وہ شادی پر ٹائم سے پہنچنا چاہتا تھا اس لیے اس نے اپنے جذباتوں پر کنٹرول رکھنے کی بھرپور کوشش کی۔۔

صرف چند سیکنڈ کے لیے اس کے لبوں پر نرمی سے لب رکھتے ہوئے چوما تھا۔ سختی اس لیے نہیں دکھائی کیونکہ اس کی لپسٹک خراب ہو سکتی تھی۔۔

جس کا وہ پہلے ہی ڈر ظاہر کر چکی تھی کہ میری لپسٹک خراب مت کیجئے گا۔

عاصم شاہ مسکرایا تھا یہ سوچ کر کہ اس لپسٹک خراب نہ ہو، چاہے میرے جذبات خراب ہو جائیں۔۔

اس کا کوئی ڈر نہیں۔۔ اس کی پنکڑیوں پر اپنے لبوں کی حدت چھوڑتے ہوئے۔ احمر اور آنٹی کو بتا کر گھر سے شفا کو لے کر نکل آیا۔ وہ گاڑی میں بیٹھ چکے تھے۔۔

عاصم شاہ کی نظریں بار بار شفا کی جانب اٹھ رہی تھی۔۔ جو اس وقت بے حد خوب صورت لگ رہی تھی۔۔

شادی کے بعد آج پہلی بار عاصم شاہ نے شفا کو اتنا تیار دیکھا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

oooooooooooo,

عاصم یہ تو ہمارا گھر ہے نا! شفا اپنے اپار ٹمنٹ کے سامنے اپنی گاڑی کورکتے دیکھ چہک اٹھی تھی۔۔
کتنے مہینے ہو گئے تھے ان کو اپنے اس اپار ٹمنٹ سے احمر کے گھر شفٹ ہوئے وہ بہت مس کرتی تھی
اپنے گھر کو۔۔

یس مائی لو یہ ہمارا ہی اپار ٹمنٹ ہے اس کے چہرے پر بکھری خوشی کی لالی دیکھ عاصم شاہ مسکرایا تھا۔
گاڑی پارکنگ ایریا میں لگاتے ہوئے وہ دونوں گاڑی سے باہر نکل آئے تھے۔۔
لیکن عاصم ہم تو آپ کے دوست کی شادی میں جا رہے تھے، پھر ہم ہمارے اپار ٹمنٹ میں کیا کرنے
آئے ہیں اچانک سے شفا کو یاد آیا۔
کیوں تمہیں اچھا نہیں لگا کہ میں تمہیں یہاں ہمارے گھر لے کر آیا ہوں۔ اس کے ہاتھ کونز می سے
اپنے ہاتھ میں پکڑ کر لفٹ میں اینٹر ہوتے ہوئے، عاصم شاہ نے اس پر ایک گہری محبت بھری نظر
ڈالتے ہوئے پوچھا۔۔

www.kitabnagri.com

نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں مجھے تو بہت اچھا لگا ہے کہ ہم اتنے مہینوں کے بعد اپنے اس پیارے سے
اپار ٹمنٹ میں واپس آئے ہیں۔۔

شفا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا وہ خوش تھی اپنے اپار ٹمنٹ میں آکر۔

Posted On Kitab Nagri

لفٹ آکر ان کے فلور پر رکی تھی۔ وہ دونوں ایک ساتھ چلتے ہوئے اپنے اپارٹمنٹ کے دروازے پر آگئے۔۔

عاصم شاہ نے چابی سے دروازہ کھولا دونوں گھر کے اندر داخل ہو گئے۔ عاصم شاہ دروازہ بند کرتے ہوئے اس کے پیچھے پیچھے چلتا جا رہا تھا۔۔ کہ اپنے آگے چلتی ہوئی شفا کی کلائی کو تھام کر اپنی جانب کھینچا۔۔

وہ اس اچانک ہوئی آفات کے لیے تیار نہیں تھی۔ لڑکھڑاتے ہوئے عاصم شاہ کے مضبوط چوڑے سینے سے آن ٹکرائی تھی۔۔ شفا کی پشت پر اپنا مضبوط سینہ رکھے اگلے ہی پل اسے اپنے مضبوط باہوں کے دائرے میں قید کر چکا تھا۔۔

Kitab Nagri

یہ کیا کر رہے ہیں آپ!! وہ تیز دھڑکنوں کو لیے عاصم شاہ کی جانب پیچھے کو منہ موڑتے ہوئے بولی۔۔ اس کے خوبصورت چہرے پر حیا کے رنگ دیکھ عاصم شاہ بے اختیار اس کی پنکھڑیوں کو لبوں سے ٹچ کر چومتا ہوا مدہوش سا ہوا۔۔

Posted On Kitab Nagri

مائی لو اپنی پیاری سی بیوی کو پیار کر رہا ہوں۔۔ جو بہت دنوں سے کوشش کے باوجود کر نہیں سکا۔۔ وہ سرگوشی میں بولتا ہوا اس کی گردن کی سائیڈ پر لب رکھتے ہوئے اپنے گرم گرم لمس سے اسے سکھنے پر مجبور کر گیا۔۔۔

ہم شادی سے لیٹ ہو جائیں گے وہ اپنی دھڑکنوں کی رقص میں سبکتی ہوئی بامشکل بولی تھی۔۔۔
کس شادی سے لیٹ ہوں گے وہ کانوں کے لوگوں کو چومتے ہوئے مسکرایا۔۔

جس شادی کے لیے ہم گھر سے نکلے تھے اپنے کان کی لو پر اس کے لبوں کا لفظ محسوس کر کے وہ آنکھیں بند کر کے ہونٹوں کو ہلکا سا کھولیں تیز سانسیں ہوا میں چھوڑ رہی تھی۔۔

اپنے چھوٹے چھوٹے لمسوں سے اس کی تیز ہوتی سانسوں کو دیکھ عاصم شاہ کے لب بے اختیار دل کش انداز سے مسکرائے تھے۔۔۔
www.kitabnagri.com

عاصم شاہ کی جان کوئی شادی نہیں تھی میں تمہیں یہاں پر ہی لے کر آیا ہوں شادی صرف ایک بہانہ تھی۔۔

اسے گھوما کر اس کا رخ اپنی جانب کرتے ہوئے ایک ہاتھ اس کی قمر پر رکھیں ہوئے تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

دوسرا ہاتھ اس کی گردن پر رکھ انگوٹھے سے اس کی خوبصورت نازک سی گال کو رب کرتے ہوئے گہری نظروں سے اس چہرے پہ حیا کے بکھرتے ہوئے رنگ دیکھنے لگا۔۔۔

شفا تھوڑا سا خود کو سنبھالو ابھی تو میں نے ابتدا کی ہے اور تم شرمانے کی انتہا کرنے لگی ہو۔۔۔ ابھی تو میں نے محبت کی انتہا کرنی ہے۔۔۔ وہ سرگوشی میں بولتا ہو نیچے جھک کر اسے اپنی گود میں اٹھا چکا تھا۔۔۔

وہ آنکھیں بند کیے عاصم شاہ کی نظروں سے خود کو محفوظ کر رہی تھی۔۔۔ جبکہ عاصم شاہ اسے اپنے روم میں جاتے ہوئے بہکتی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے اس کو مسکرا رہا ہے۔۔۔

مائی لو آنکھیں کھول کر ایک بار دیکھو تو صحیح۔۔۔ عاصم شاہ کے اتنے مہینوں کا صبر یوں بند آنکھوں سے ادا نہیں ہو گا۔۔۔ وہ اس کو یوں شرما کر لال ٹماڑ ہوتا دیکھ سرگوشی میں بولا۔۔۔

وہ پلکوں کو پلکوں سے میچے ہوئے اپنی تیز دھڑکنوں کو بے ترتیب ہوتے ہوئے سن رہی تھی۔۔۔ عاصم شاہ کی سرگوشیاں اور دونوں کی بے ترتیب دھڑکنیں اس کے حواسوں کو اور بھی برخستہ کر رہی تھی۔۔۔

شفا میری طرف دیکھو یا بہت صبر کیا ہے تمہارے پروفیسر نے اس خوبصورت رات کے لیے۔۔۔ اب تم بند آنکھیں کر کے میرے صبر کا مزید امتحان نہ لو۔ وہ سرگوشی میں بولتا ہوا اسے نیچے کھڑا کر چکا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

نن۔۔۔ نہی۔۔۔ نہیں مجھ سے نہیں دیکھا جائے گا۔ مجھے بہت شرم آرہی ہے وہ
بامشکل لفظوں کو توڑتے ہوئے بولی۔۔

عاصم شاہ کی بے تاب انگلیاں اس کی قمر پر رقص کر رہی تھی۔ اسے اپنے سینے سے لگائے اس کی پشت
پر ہاتھ باندھے کھڑا تھا وہ تیز سانسوں میں آنکھیں بند کیے کھڑی تھی۔۔۔

اتنا مت ڈرو شفا اتنی محبت سے محبت کروں گا کہ کب میں خود کو تم میں شامل کر لوں گا۔ تمہیں احساس
بھی نہیں ہو گا۔ میری محبت کو قبول کر کے نچھاور کرنے کا موقع تو دو۔۔ اس کے ماتھے پر عقیدت سے
لب رکھتے ہوئے چوم کر کہا۔۔۔ www.kitabnagri.com

مجھے ڈر لگ رہا ہے اس کے سینے میں سر چھپاتے ہوئے دونوں ہاتھ اس کے سینے پر رکھے ہوئے بولی۔۔۔
مائی لو پچھلے چھ مہینوں سے عاصم شاہ تمہارے بے حد قریب رہا وہ بھی اپنے پورے حق رکھتے ہوئے۔۔۔
کبھی تم پر زور بردستی سے حق حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی اور نہ ہی کروں گا۔۔

آج بھی تمہاری اجازت کا طلبگار ہوں ہمارے اس خوبصورت رشتے کو مکمل ہونے دو میری باہوں میں
آؤ میں تمہیں محبت سے سمیٹ لوں گا۔۔

ڈر کی کوئی جگہ باقی ہی نہیں رہ جائے گی وہ سرگوشی میں بولتے ہوئے اس کے نازک سی گالوں پر باری
باری اپنی سخت بیرڈ والے گال رب کرتے ہوئے خمار آلود لہجے میں بول رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

سوچ لو مائی لو تمہاری چپ کو میں انکار ہی مانوں گا۔۔ عاصم شاہ تب تک تمہارے اس خوبصورت وجود پر کبھی اپنا پورا حق نہیں جتائے گا جب تک تمہاری رضا مندی سے ہاں نہ ہو۔۔۔
شفا کو مسلسل چپ اور آنکھیں بند کیے دیکھ عاصم شاہ نے بڑی نرمی سے جھک کر اس کی گال کو چومتے ہوئے کہا اور پیچھے ہو گیا۔۔۔

میں نے آپ کو انکار تو نہیں کیا! وہ جاتے ہوئے عاصم شاہ کا ہاتھ اپنی نازک سے ہاتھ میں پکڑتی ہوئی بولی۔۔۔

عاصم شاہ اپنا ہاتھ تھامنے پر بنا پلٹے لبوں میں مسکرایا۔۔ وہ بھی تو یہی دیکھنا چاہتا تھا کہ، کیا شفا ان چھ مہینوں میں اس کی محبت کو محسوس کر کے اس کے رنگ میں رنگی ہے یا نہیں۔۔۔

ایسا کہنا بالکل ٹھیک ہو گا کہ عاصم شاہ نے شفا کو اپنے پیار کی کسوٹی پر پرکھا تھا جس پر شفا ثابت قدم ثابت ہوئی تھی۔
www.kitabnagri.com

۔ میری جان نے مجھے انکار نہیں کیا تو اقرار بھی تو نہیں کیا نا۔۔ کچھ تو ایسا اشارہ دو جس سے مجھے لگے کہ میری جان میری محبت کو دل سے قبول کر کے میری قربت میں آنے کو تیار ہے۔۔۔
وہ واپس پلٹتے ہوئے اس کے دونوں نازک سے ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھوں میں تھامے کھڑا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میں کیا کہوں! مجھے کیا کہنا چاہیے! وہ حیا کی لالی میں سرخ ہوتی ہوئے نظریں جھکائے معصومیت سے بولی تھی۔۔

کچھ نہ کہو کیونکہ کچھ کہنا میری معصوم سی جان کے بس کی بات نہیں ہے۔۔ اسے اپنی باہوں کے دائرے میں لیتے ہوئے محبت سے بولا تھا۔۔

شفانے جس محبت سے عاصم شاہ کا ہاتھ تھاما تھا وہ یہ ثابت کرنے کے لیے کافی تھا کہ شفا عاصم شاہ کی قربت سے بھاگنا نہیں چاہتی۔ بس اس کی فطرتی شرم و حیا تھی جو سے روکے ہوئے ہے۔۔

اس کے چہرے پہ جھکتے ہوئے لب نازک سی پنکڑیوں پر رکھ دیے۔ پکڑیوں کو لبوں میں قید کیے نمی کے قطروں کو بڑی محبت سے اپنے اندر انڈیل خود کو سہرا بن کر لگا۔۔۔
وہ خود کو عاصم شاہ کے رجموں پر چھوڑ کھڑی تھی۔۔ کیونکہ اس کے دل پر بھی عاصم شاہ کی محبت کی مہریں لگ چکی تھی۔۔
www.kitabnagri.com

عاصم شاہ کی ایمانداری اور محبت نے اسے عاصم شاہ سے محبت کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔ بس کبھی کہنے کی ہمت نہ کر سکی تھی۔۔

اب عاصم شاہ اسے اپنی دسترت میں لے کر پورے حق سے حق وصول کرنا چاہتا تھا تو۔ اسے کوئی اعتراض نہیں تھا۔ مگر یہ اس کی شرم تھی جو اسے آگے قدم بڑھانے ہی نہیں دے رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

مگر عاصم شاہ کی ناراضگی کو دیکھ اپنی شرم کو بھی اپنے اندر ہی سمیٹے کھڑی تھی۔۔۔

عاصم شاہ بے قابو سا ہوتا ہوا اس کی پنکھڑیوں سے نمی بے صبری سے پی رہا تھا۔۔

وہ اپنی رکتی ہوئی سانسوں کو محسوس کر کے عاصم شاہ کے سینے پر اپنے ہاتھوں کا دباؤ دیتے ہوئے پیچھے ہوئی۔۔

تیز تیز سانسیں لے رہی تھی وہ اپنی جان کو یوں تیز سانسوں میں سانسوں کے لیے ترستے دیکھ مسکرایا تھا۔۔۔

لب واپس اس کے لبوں پر رکھ کر اس کے اندر اپنی سانسیں انڈیلنے لگا۔۔

وہ آنکھیں بند کر کے پرسکوں ہو کر عاصم شاہ کے سانسوں کو اپنے اندر لیتے ہوئے اپنی سانسیں بحال کرنے لگی تھی۔۔۔

اب شفا کی سانس راست پر ہوئی تو۔۔ عاصم شاہ نے اپنا سر پیچھے کرتے ہوئے لبوں کو پنکھڑیوں سے جدا کیا گہری نظر اس کے خوبصورت سچے سو روپ پر ڈالی۔۔۔

اس کی سر کے پیچھے ہاتھ رکھتے ہوئے ہائی پونی کو نرمی سے بالوں کے نیچے تک لے جاتے ہوئے بالوں کو آزاد کر چکا تھا۔۔

وہ اپنے دونوں ہاتھ عاصم شاہ کے سینے پر رکھیں۔ اپنے بے جان وجود کو لیے کھڑی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

نظریں شاہ کے سینے پر مرکوز تھی شفا کی دھڑکنوں نے اندر ایک طوفان برپا کر رکھا تھا عاصم شاہ کے ہر لمس سے اس کے پورے وجود میں سنسنی سی دوڑ جاتی۔۔۔

اس کی کمر پر دونوں جانب ہاتھ رکھتے ہوئے اسے اپنے سات لگائے اوپر اٹھالیا پاس ٹریسنگ مرر کی ٹیبل پر اسے بٹھاتے ہوئے اس کے اوپر ہی جھکا ہوا تھا۔۔

اس کے کانوں میں پہنی ہوئی بالیوں کو انگلوں سے چھوتے ہوئے نیچے جھکالبا اس کی بالی پر رکھ کر کان کو چوم لیا۔

کان کے اوپر عاصم شاہ کے لبوں کا لمس محسوس کر کے وہ سسکا اٹھی تھی۔۔ باری باری بالیوں کو اتار کر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھا۔۔

گلے میں پہنے ہوئے نیکس کو لبوں سے چومتے ہوئے۔ نیکس کو بڑی نرمی سے گلے سے الگ کیا۔۔۔۔۔ ہاتھ اس کی کمر پر رکھے ہوئے ایک ہی جھٹکے میں گردن سے کمر کے نچلے حصے تک لگی ہوئی لمبی زپ کو پورا کھول چکا تھا۔۔۔

وہ شرم لال ہوتی ہوئی اپنی سانسیں روکے بیٹھی تھی۔۔

عاصم شاہ کے مضبوط ہاتھوں کی تپش کو اپنی کمر پر محسوس کرتے ہوئے سسکنے پر مجبور ہو رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

عاصم شاہ اس کی گردن پر جھکا اپنے ہاتھوں کو بے لگام چھوڑے ہوئے تھا ہاتھ اس کی پوری کمر پر کھلی زپ کے اندر اپنی من مانیاں کر رہے تھے۔۔

اس کے (بی) کی ہک تک کھول چکا تھا۔۔

پوری زپ کے کھلنے کی وجہ سے فراک کا ندھوں سے بہت سر کر آگے کی جانب آچکی تھی۔۔ اس کی خوبصورت گھوری قمر عاصم شاہ کی نظروں کے پوری طرح سامنے تھی۔۔ اسے مرر کے اندر سے نظر آرہی تھی۔ جسے دیکھ عاصم شاہ بہکتا چلا جا رہا تھا۔

اسے جھٹکے سے اٹھاتے ہوئے بیڈ پر لا کر لٹا دیا۔ اپنی شرٹ کے بٹن کھول کر زمین پر پھینک چکا تھا بے اختیار سا ہوتا ہوا پوری طرح بہک چکا تھا۔۔

اس کے اوپر گرتے ہوئے اس کی گردن پر جگہ باجگہ لمس چھوڑنے لگا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

اس کی فراک سرکتے سرکتے بہت حد تک سرک نیچے آچکی تھی۔۔ عاصم شاہ اس کے دل والے مقام کو گہری نظروں سے دیکھ کر خماری سے مسکرایا تھا۔

جہاں پر فراک نہ ہونے کے برابر تھی۔۔ لب اس کے دل والے مقام پر رکھتے ہوئے بڑی محبت سے نمی پینے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

۔ وہ آنکھیں بند کیے تیز تیز سسکیاں بھرنے لگی تھی۔۔۔ عاصم شاہ کے سلگتے لب اس کے دل والے مقام سے نمی کھینچتے ہوئے اس کی جان نکال رہے تھے۔۔۔ وہ تڑپ رہی تھی۔۔۔ عاصم شاہ کے کاندھوں پر سختی سے ہاتھ رکھے ہوئے وہ تیز سانس لے رہی تھی۔۔۔

جبکہ عاصم شاہ اس کے دل والے مقام پر جھکا اور جھکتا ہی چلا گیا۔۔۔ اس کی سسکیاں اسے اور بہکا رہی تھی اس کی سسکیاں سن کر وہ مدہوش سا ہوتا ہوا سحراب ہو رہا تھا۔۔۔

عاصم شاہ کی شدتوں میں اضافہ ہونے لگا تھا۔۔۔ شفا کی سسکیاں بڑھنے لگی تھی۔۔۔ سسکیوں میں آنسوؤں اس کی پلکوں کے باڑ توڑتے ہوئے نکل آئے تھے۔۔۔

جن کو عاصم شاہ نے اپنے لبوں سے چنتے ہوئے شفا کے وجود کو نرمی سے خود میں سمیٹ لیا۔۔۔ جانتا تھا کہ شفا اس کے مقابل بہت نازک اور کمسن ہے۔۔۔

مگر اس کی ہمت کو سہراتے ہوئے مسکرایا تھا۔ جس نے عاصم شاہ کی محبت کو پورے دل سے قبول کرتے ہوئے اپنے وجود پر سارے حق دیے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

عاصم شاہ نے بڑی نرمی سے اپنے حق وصول کیے مگر اس کی جان کے لیے وہ بھی بہت زیادہ تھا۔۔۔ پلکوں کی باڑ سے آنسوؤں کے ساتھ چھوٹی چھوٹی سسکیاں بھرتے ہوئے عاصم شاہ کے سینے میں سر چھپائے رو رہی تھی۔۔۔

سوری عاصم شاہ کی معصوم جان اس سے زیادہ نرمی سے میں تمہیں خود میں شامل نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ اسے اپنی باہوں کے حصار میں لیتے ہوئے محبت سے سرگوشی کی۔۔۔ آج عاصم شاہ شفا کے نازک سے وجود سے اپنے سارے حق وصول کر چکا تھا۔۔۔ ان کا رشتہ مکمل ہو گیا آج صحیح معنوں میں وہ شفا عاصم شاہ بن چکی تھی۔۔۔

پوری رات عاصم شاہ نے اپنی محبت کی شدتوں میں شفا کو توڑتے اور سمیٹتے ہوئے رات گزاری تھی۔۔۔ شفا تو عاصم شاہ کی شدتوں سے ٹوٹ اس کے سینے میں سر چھپائے گہری نیند میں سو رہی تھی۔۔۔ جبکہ عاصم شاہ اٹھ چکا تھا۔۔۔ اور اب انہیں گھر واپس جانا تھا تقریباً دن کے 11 بجنے والے تھے۔۔۔ اور کل احمر اور ماہی کے نکاح کی ڈیٹ بھی فکس تھی۔۔۔

اس لیے آج جا کر گھر پر تیاریاں بھی دیکھنی تھی۔۔۔ اپنے سینے میں سر چھپائے گہری نیند میں سوئی ہوئی شفا کو دیکھ عاصم شاہ کے لب مسکرائے تھے۔۔۔

شفا کو اتنی میٹھی نیند سے اٹھانے کا عاصم شاہ بالکل دل نہیں کر رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اس کی نازک سی بیوی عاصم شاہ کو برداشت کرتے کرتے کافی تھک چکی تھی۔۔۔ مگر اٹھانا اس لیے ضروری تھا کہ وقت پر گھر پہنچنا تھا۔۔۔ اس سے پہلے کے گھر سے فون آتا عاصم شاہ شفا کو لے کے گھر پہنچ جانا چاہتا تھا۔۔۔

مائی لو عاصم شاہ نے شفا کے کان میں آہستہ سے سرگوشی میں کہا۔۔۔۔۔ ہم!! گہری نیند میں با مشکل بولی۔۔۔ جان اٹھ جاؤ اب ہمیں گھر چلنا ہے اور جا کر احمر بھائی کی نکاح کی تیاریاں دیکھنی ہیں۔۔۔

اس کے گرد اپنی باہوں کے حصار بنائے ہوئے نرمی سے بولا۔۔۔

مجھے بہت نیند آرہی ہے مجھے تھوڑا اور سونا ہے۔۔۔ وہ بچوں کی طرح واپس نیند میں جاتے ہوئے بولی۔۔۔

www.kitabnagri.com

شفا ہمارے پاس ٹائم نہیں ہے جان ہمیں گھر چلنا ہے اگر مجبوری نہ ہوتی تو میں اپنی جان کو اور تھوڑی دیر سولینے دیتا۔ بڑی محبت سے اس کی ہر بات کا جواب دے رہا تھا۔۔۔

پلیز دس منٹ اور سولینے دے وہ ابھی تک نیند میں ہی بول رہی تھی کیونکہ جس طرح سے وہ بے حال سی حالت میں سوری تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اگر پوری طرح سے جاگ جاتی تو ابھی اس نے خود کو عاصم سا کی نظروں سے بچانے کے لیے کمبل کے اندر چھپ جانا تھا۔۔

وہ اس وقت عاصم شاہ کی شرٹ پہنے ہوئے سوئی تھی جبکہ عاصم شاہ بنا شرٹ کے اسے اپنے سینے پر لیٹ آئے ہوئے تھا۔۔

شفا اور نہیں سو سکتی پلینز اٹھ جاؤ 11 بج چکے ہیں۔۔ ہمیں ہر حال میں گھر پہنچنا ہے۔ تم اٹھو اور جلدی سے فریش ہو جاؤ اب عاصم شاہ اس کے گال پر لب رکھتے ہوئے لمس چھوڑتے ہوئے تھوڑا سا سختی سے اسے اٹھانے لگا۔۔۔

یہ بات آپ کو رات کو یاد نہیں تھی وہ منہ بسورتے ہوئے نیند کی خماری سے بھری ہوئی آنکھوں کو کھول کر عاصم شاہ کی جانب دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

رات کو کس کمبخت کو یاد تھا کہ صبح کیا ہونے والا ہے۔۔

رات کو تو تمہاری خوبصورتی نے عاصم شاہ کو پاگل بنا رکھا تھا۔۔

عاصم شاہ نے اس کے چہرے کو سر پر دباؤ دے کر اپنے چہرے پر چکاتے ہوئے اس کی کومل سی پنکڑیوں کو چوم لیا۔۔

وہ شرما کر واپس عاصم شاہ کے سینے میں سر چھپا گئی۔۔۔

شفا یار اب تو مت شرماؤ اب تو ہمارے درمیان سب پر دے گر چکے ہیں وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

کوئی پردے وردے نہیں گرے!!

آپ تو پہلے بھی بے شرم تھے اب اور بے شرم ہو گئے ہیں۔۔

مگر مجھے تو شرم آرہی ہے۔ میں کیا کروں اپنی حالت کا اندازہ کرتے ہوئے اپنے اوپر لپیٹے ہوئے بلینکٹ کھینچتے ہوئے اپنے گرد لپیٹ کر عاصم شاہ کو سوچنے کا موقع دیے بغیر۔۔ عاصم شاہ کے حصار کو جھٹکے سے توڑتی ہوئی بیڈ سے اتر کر کمبل لپیٹے ہوئے واش روم میں جا کر بند ہو گئی۔

مائی لوا بھی تو تمہیں عاصم شاہ نے اپنی بے شرمی دکھائی نہیں اور تم مجھے ٹائٹل دے کر چلی گئی ہو۔۔
کوئی بات نہیں اس کا میں تم سے پورا حساب کتاب لوں گا۔۔

Kitab Nagri

وہ اس کی سپیڈ کو دیکھ قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔۔ وہ گہری سانس فضا میں چھوڑتا ہوا دونوں ہاتھ اپنے سر کے نیچے رکھے ہوئے پر سکون سالیڈا شفا کے نکلنے کا انتظار کر رہا تھا۔ تاکہ وہ بھی فریش ہو سکے اور دونوں گھر جاسکیں۔۔

oooooooo

Posted On Kitab Nagri

احمر کا نکاح بہت سادگی سے ہو گیا تھا جس میں صرف رومان شاہ ڈاکٹر شاہ زیب ہما عاصم شفا اور احمر کی والدہ شامل تھے۔۔

میرب کی حالت ٹھیک نہیں تھی اس لیے وہ نہیں آسکی اور مرہا کو میرب کے پاس رومان شاہ چھوڑ کر آیا تھا۔ اس کا خیال رکھنے کے لیے۔۔

ماہی کی جانب سے بھی زیادہ لوگ نہیں آئے تھے۔ نکاح کافی سادگی سے بس قریبی لوگوں کی موجودگی میں کیا گیا۔۔

ماہی کو ریڈ کلر کے خوبصورت لہنگے میں مبلوس دلہن کے روپ میں احمر کی گاڑی میں بٹھا دیا گیا۔۔

احمر کی والدہ رومان شاہ کے ساتھ پہلے ہی گھر کے لیے نکل گئی۔ وہ چاہتی تھی کہ وہ اپنی بہو کا استقبال پہلے گھر پہنچ کر خود کرے۔۔

پچھلی گاڑی میں احمر عاصم شاہ شفا اور ماہی چاروں تھے۔۔ ماہی اور شفا پچھلی سیٹس پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔ جبکہ عاصم شاہ اور احمر فرینڈز پر۔۔ دعاؤں کے ساتھ ماہی کے ماں باپ نے اپنی بیٹی کو احمر کے ساتھ

Posted On Kitab Nagri

رخصت کر دیا۔۔ اس کی ایک بہن تھی جو کہ باہر تھی اور وہ شادی میں شامل نہیں ہو سکی۔۔ اور کل صبح کی فلائٹ سے یہ لوگ بھی اگلے دو مہینوں کے لیے جا رہے تھے۔۔۔ یعنی کہ اب ماہی کی ملاقات اپنی فیملی سے دو مہینوں بعد ہو سکے گی۔۔

یہ کوئی طریقہ ہوا۔ ان کی پہلی شادی ہوئی تھی۔ میری تو نہیں ہوئی تھی سادگی سے نکاح کرنے کا کیوں کہا ان کی وجہ سے پاپا نے میری بات نہیں مانی۔۔ ماہی گاڑی میں بیٹھی ہوئی شفا سے اپنی دل کی بھڑاس بٹھتے ہی نکالنا شروع ہو گئی۔۔

اپنی طرف سے وہ کافی کم آواز میں بول رہی تھی جبکہ آواز احمر اور عاصم شاہ کے کانوں تک بخوبی پہنچ رہی تھی۔۔۔

ماہی تم اپنا منہ کچھ دیر کے لیے بند نہیں رکھ سکتی۔ پارلر والی سے کہنا چاہیے تھا میک اپ کے ساتھ تمہارے منہ پر ٹیپ بھی چپکا دیتی۔۔

ماہی د بھی گھٹی آواز میں اس کو چپ کر وار ہی تھی۔۔۔ کیوں کیوں چپ کروں تمہیں کتنی بار کہا ہے شفا تمہیں اچھی طرح سے پتہ ہے یہ شرمانے اور دبانے والے فیچرز میرے اندر ابھی اپڈیٹ نہیں ہوئے۔۔

Posted On Kitab Nagri

اب میں غصہ ہوں تو ہوں ماہی شفا کے لاکھ دبانے پر بھی ماہی اپنی طبعی گھٹی آواز میں بولنے سے باز نہیں آرہی تھی۔

۔ ماشاء اللہ یہ انتخاب ہے تم لوگوں کا احمر نے بہت کم آواز میں عاصم شاہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔
عاصم تو ایسے نظریں سڑک پر جمائے ہوئے تھا جیسے ذرا سی بھی نظر ہٹی تو سڑک نے منظر عام سے غائب ہو جانا ہے۔۔۔

سن تو وہ بھی سب کچھ رہا تھا مگر اب بیچارہ کہتا بھی تو کیا کہتا۔۔

۔ اس لڑکی کی حرکتیں دیکھ کر تو مجھے ایسا لگتا ہے کہ اس نے مجھے اور گھر کو کیا خاک سنبھالنا اس لڑکی کو مجھے سنبھالنا پڑے گا۔ مجھے تو لگتا ہے کہ میری ذمہ داریاں اور بڑھ جائیں گی۔۔
احمر دماغ میں سوچتے ہوئے نفی میں سر ہلا کر عاصم شاہ کی جانب دیکھ رہا تھا۔

جبکہ عاصم شاہ بالکل سامنے نظر جمائے ہوئے سٹل تھا۔۔ پیچھے بیٹھی ماہی اور شفا اپنی بحث میں مگن تھی۔ ماہی بول رہی تھی اور شفا چپ کر رہی تھی۔۔۔

○○○○○○○

Posted On Kitab Nagri

بھائی آپ ابھی کچھ دیر رک جائیں ناشامیر مرہا کو لینے آیا تھا۔ کافی دیر بیٹھ چکا تھا۔ مگر میرب اب بھی اپنے بھائی کو روکنا چاہتی تھی۔۔

میرا بچہ ماما گھر پر ویٹ کر رہی ہیں ہمارا کھانے پر۔۔ اور جب تک ہم گھر نہیں جائیں گے وہ کھانا نہیں کھائیں گی۔۔

تم ہماری موڑی ماما کو اچھی طرح سے جانتی ہو شاہ میر اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے پیار سے بولا تھا۔۔

ٹھیک ہے پھر آپ صبح مرہا کو میرے پاس چھوڑ جائیے گا بھائی آپ کو پتہ ہے میں بہت بور ہو جاتی ہوں۔۔

اوکے میں پوری کوشش کروں گا کہ اس کو چھوڑ کر جاسکوں۔۔ نہیں تو رومان سے کہنا یہ جناب جا کر اسے لے آئیں کیونکہ مجھے صبح بہت زیادہ کام ہے پولیس اسٹیشن میں۔۔

رومان شاہ کچھ بولا نہیں تھا۔۔ مرہا رومان شاہ اور میرب سے ملتی ہوئی شاہ میر کی ہمراہ روم سے جا چکی تھی۔۔ رومان شاہ ان کو چھوڑنے کی نیت سے ساتھ گیا اور ان کو الوداع کر گاڑی میں بیٹھا کر روم میں واپس آیا تھا۔۔

روم میں واپس آکر رومان شاہ بیڈ کی دوسری سائیڈ پر میرب سے دور ہو کر لیٹ گیا۔ ریموٹ کنٹرول سے دیوار پر لگی ہوئی ایل سی ڈی آن کر کے نیوز سننے لگا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ! آپ کا موڈ خراب ہے رومان شاہ کو خاموش اپنے سے دور بیٹھ کر اون سے سر لگائے بیٹھا دیکھ میرب نے پوچھا تھا۔

جو خود کو نیوز میں مشغول دکھا رہا تھا جبکہ ایسا بالکل نہیں تھا رومان شاہ میرب سے جتنی دوری پر بیٹھا تھا ایسا تو کبھی ممکن ہی نہیں تھا کہ رومان شاہ میرب کے روم ہوتے ہوئے اتنی دوری پر بیٹھتا۔

شاہ میں نے پوچھا آپ کا موڈ کیوں خراب ہے۔ شاہ کا جواب نہ آنے پر میرب دوبارہ بولی۔ تمہیں نہیں پتہ کہ مجھے کیا ہوا ہے۔ نظریں سامنے سکرین پر جمائے بولا۔ ماتھے پر پڑی ہوئی شکنیں اس بات کا ثبوت تھی کہ شاہ کا موڈ خراب ہے مگر کس وجہ سے میرب کو یہ سمجھ نہیں آئی۔

www.kitabnagri.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

شاہ مجھے نہیں پتہ کہ آپ کیوں ناراض ہیں۔ ابھی کچھ دیر پہلے تو سب کچھ بالکل ٹھیک تھا اچانک سے آپ کو کیا ہو گیا۔۔

Kitab Nagri

ویری گڈ پھر تو پر اہلم ہی سالو ہو گیا اچھی بات ہے اگر تمہیں نہیں پتہ تو چپ کر کے سو جاؤ۔۔ مجھے بھی کچھ نہیں پتا وہ

ٹی وی آف کرتے اپنی جگہ پر لیٹ گیا اپنا رخ دیوار کی جانب کر کے آنکھیں بند کر لی۔۔

روٹھا ہوا رومان شاہ میرب کو تو بالکل ہضم نہیں ہو رہا تھا۔ وہ اپنے بڑے پیٹ پر ہاتھ رکھتے آہستہ سے سکروں ہوتی ہوئی اس کے قریب ہو گئی۔۔

Posted On Kitab Nagri

میرا شاہ مجھ سے کیوں ناراض ہے اور میرا شاہ ایسا ناراض بالکل اچھا نہیں لگتا چہرہ اس پر جھکاتے ہوئے شاہ کی گال پر پیار سے چوم لیا۔۔۔

میرب تم سو جاؤ مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔ شاہ اچھے خاصے ناراض موڑ میں تھا۔۔ دونوں ہاتھ سینے پر باندھے کروٹ لے کر دیوار کی جانب وہ رخ کیے ہوئے آنکھیں بند کر کے لیٹا ہوا تھا۔۔

شاہ پلیز بتائیں تو صحیح آپ کیوں ناراض ہیں۔۔ کیا ہوا ہے آپ کو۔۔ میرب کو پریشانی ہونے لگی تھی۔۔ وہ شاہ کے نیچے والی گال پر ہاتھ ڈالتے ہوئے شاہ کا چہرہ اپنی جانب کرتے ہوئے بولی۔۔

تم کیا کہہ رہی تھی اپنے بھائی سے کہ تم بور ہو جاتی ہو۔۔ افف شاہ آپ اس بات سے ناراض ہیں۔۔ میرب اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی تھی۔۔

میرب کو اب سمجھ آیا تھا کہ شاہ اچانک سے ناراض کیوں ہوا۔۔

افف کا کیا مطلب ہے۔۔۔ میں غلط ناراض ہوا ہوں۔۔ مجھے نہیں ہونا چاہیے تھا شاہ نے گھورتے ہوئے میرب کی جانب دیکھا۔۔

شاہ میں نے ایسا نہیں کہا کہ آپ غلط ناراض ہوئے ہیں شاہ میں نے تو بس ایسے سرسری سا بول دیا تھا۔۔ اس سے پہلے کہ شاہ کا تا پیمان اور گرم ہوتا میرب نے بات سنبھالنی چاہیے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تمہیں یہ سرسری سی بات لگتی ہے! تم نے کہا تم بور ہو جاتی ہو اس کا مطلب یہ کہ میں تمہارا خیال نہیں رکھ سکتا اور میری کمپنی میں تم بور ہو جاتی ہو۔۔

جس کے لیے تمہیں مرہا اور شاہ میر کی ضرورت ہے تو تم ایک کام کرو تیاری کرو میں تمہیں ان کے پاس ہی چھوڑ آتا ہوں۔۔۔

شاہ نے غصے سے لال چہرے سے میرب کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اور واپس آنکھیں بند کر کے اپنا رخ دیوار کی جانب برقرار رکھا۔۔

پلیز سوری میرے کہنے کا ہرگز وہ مطلب نہیں تھا۔ مگر آپ کو برا لگا اس کے لیے سوری۔۔ میرب کو دکھ ہوا تھا اپنی بات کا اسے ایسا نہیں کہنا چاہیے تھا۔ اس نے اپنے دماغ میں سوچا۔۔

سوری نہیں چاہیے اگر اپنے الفاظوں پر شرمندہ ہو تو مناؤ جیسے میں تمہیں مناتا ہوں۔۔ شاہ کے لبوں پر مسکراہٹ آئی انداز شراتی ہوا تھا۔۔
www.kitabnagri.com

جی نہیں میں آپ والے انداز سے نہیں مناسکتی۔ کیونکہ مجھے آپ پر ترس آتا ہے اگر آپ کے انداز سے مناؤں گی تو آپ کی سانس بند ہو جائے گی۔۔ میرا ہنستے ہوئے بولی۔۔

تمہیں میری سانسوں کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں میں تو چاہتا ہوں کہ تم میری سانسیں بند کر دو۔۔

شاہ اپنا رخ میرب کی جانب کرتے ہوئے اس کے چہرے کو گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ اپنی جان سے اتنی دیر نہ ناراض نہیں رہ سکتا تھا۔۔

بس میرب کے ساتھ وہ اتنا ہی ناراض ہو سکتا تھا جتنا اس نے ہو لیا۔۔

اور اب میڈم اس کے جتنا قریب ہو کر بیٹھی تھی ایسے میں شاہ کے بس میں نہیں تھا کہ وہ اپنا رخ دیوار کی جانب رکھ پاتا۔۔

ہاتھ اس کی پیٹ سے گزارتے ہوئے اس کی کمر میں ڈال لیا میرب کا بے بی کافی ہیلدی تھا۔ جس کی وجہ سے میرب کا پیٹ ضرورت سے زیادہ بڑا نظر آتا تھا۔

دہلی تیلی سی میرب کا بڑا ہوا پیٹ اس پر بہت پیارا لگتا تھا۔۔

چلو مناؤ مجھے شاہ نے اپنے ہونٹوں کو گول کرتے ہوئے کس کرنے کا اشارہ کیا۔

Kitab Nagri

منانے کے اور بھی بہت ساری طریقے ہوتے ہیں۔ میرب شاہ کے لبوں کو انگوٹھے سے رب کرتے ہوئے پیار سے بولی۔۔

مجھے یہی طریقہ پسند ہے تم مجھے اسی طریقے سے مناؤ۔ اور ہمیشہ اپنی میٹھی میٹھی باتوں کا لولی پوپ میرے ہاتھ میں مت تھمایا کرو۔۔۔

مسکرا بھرے چہرے سے اوپر کو ہوتا ہوا میرب کے چہرے پر جھکنے لگا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

چلو شاباش مناؤ مجھے۔۔ شاہ کے آتش لب اس کے گلابی ہونٹوں سے تھوڑی سی تھوڑی پر آگر رکھے ہوئے تھے۔۔

شاہ کے لب اتنے نزدیک تھے کہ اگر تھوڑا سا بھی اور جھکتا تو پنکھڑیوں کو ٹپچ کر سکتے تھے۔۔ مگر آج تو اکڑوں مغرور شہزادہ اپنی شہزادی سے ہی کس لینے کے موڈ میں تھا۔۔

جہاں پناہ جب میلوں فاصلہ طے کر لیا ہے، تو پھر یہ سینیٹی میٹر کے مامولی سے فاصلے کو طے بھی خود طے کرتے ہوئے جو کرنا چاہتے ہیں وہ کر لیں۔۔۔ وہ مسکراتے ہوئے شرارتی انداز سے بولی۔
دونوں ہاتھ شاہ کے گردن میں ہار کی طرح ڈالے ہوئے تھی۔۔

www.kitabnagri.com

اچھا جی!!! میں تو اس سینیٹی میٹر کے فاصلے کو یوہی برقرار رکھوں گا، یہ سینیٹی میٹر تو میری جان تم طے کرو گی۔۔

اپنا ہاتھ میرب کے کان کے نیچے رکھ کر گال کو سہلاتے ہوئے محبت اور خماری سے بھرے انداز میں کہا۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ آپ کو پتہ ہے۔ آپ بہت کیوٹ ہیں۔۔ شاہ کے گالوں کو دونوں جانب سے پکڑ کر بچوں کی طرح کھینچتے ہوئے بولی۔۔

سویٹ مائی فٹ مجھے کوئی شوق نہیں ہے سویٹ بننے کا یہ تو تمہاری ڈاکٹر نے جو مجھ پر پابندیاں عائد کر رکھی ہیں اس کی وجہ سے مجھے یہ مصنوعی سویٹ بننا پڑتا ہے۔۔

ایک بار میری جان کے ٹوٹے تم ٹھیک ہو جاؤ اس کے بعد تمہیں میں اپنا اصلی رنگ واپس دکھاؤں گا۔۔

میرب کی بات پر شاہ اختیار اس کی پنکڑیوں پر جھکا۔ آتش لب اس کی نیچرل پنگ پنکھڑیوں پر رکھتے ہوئے پنکھڑیوں کو قید میں لے گیا۔ شاہ نے اس کے پیٹ سے دوری بنائی ہوئی تھی۔۔

آج کل شاہ اپنے بے لگام جذباتوں کو اسی طرح میرب کی پنکھڑیوں سے جام محبت پی کر ہی پر سکون اور پر سرور کرتا تھا۔ باقی جذباتوں پر تو شاہ نے خود سے حد بندیاں تعینات کر رکھی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

oooooooo

ماہی کی ساس نے اس کا بہت شاندار استقبال کیا تھا۔۔ شفا اور عاصم شاہ پیچھے کھڑے تھے جبکہ احمر اور ماہی ایک ساتھ دروازے پر ہی ان کو روک لیا گیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

احمر کی ماں ہاتھ میں دودھ کا گلاس اور پھولوں والی پلیٹ میں رکھے ہوئے چہرے پر مسکراہٹ سجائے کھڑی تھی۔۔

ان کی کوئی رسم تھی کہ جب بیٹا اور بہو گھر آتے ہیں تو وہ اپنے بیٹے اور بہو کو دودھ پلائی کی رسم کرتی تھی۔۔

یہ ان کی خاندانی رسم تھی پہلے دودھ ماہی کو پلایا اور بعد میں احمر کو۔۔

ان کی ایک اور رسم تھی کہ جب بہو گھر آتی ہے تو اس کو دہلیز پکڑائی میں ساس ایک مبارک دیتے ہوئے رقم دیتی تھی جو احمر کی ماں نے ماہی کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے محبت سے اس کا ماتھا چوم کر گھر میں اس کا ویکلم کیا تھا۔۔

ماہی اپنا اتنا خوبصورت ویکلم دیکھ کر بہت خوش تھی جبکہ احمر کے دماغ میں یہ ساری رسمیں مہک سے جا کر جڑ رہی تھی۔۔

اس کے دماغ میں وہ سارا وقت گھوم رہا تھا جب اس نے یہ ساری رسمیں بڑی خوشی سے مہک کے ساتھ کی تھی۔۔ اب وہی سب رسمیں تھی وہی اس کی امی تھی وہی احمر تھا۔ اور مگر مہک کی جگہ ماہی تھی۔۔ جو فی الحال احمر کے دل میں مہک کی خانے میں کہیں فٹ نہیں ہو رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

گھر میں خوشی کا سماں تھا شفا ماہی کو لے کر احمر کے روم میں جا چکی تھی روم کو خوبصورتی سے ویڈنگ نائٹ کے لیے سجایا گیا تھا۔۔

مہر مہ کو ماہی کی گود میں دے کر سب خوش تھے۔ خوشی سے باتیں ہو رہی تھی ماہی بھی بہت خوش تھی مہر مہ کو ہمیشہ کے لیے اپنا بنا کر کہ یہ سچ تھا کہ ماہی نے یہ شادی مہر مہ کے لیے کی تھی وہ مہر مہ سے بہت زیادہ اٹچ ہو چکی تھی۔۔

جبکہ مہک کی یادوں میں کھویا ہوا احمر روم سے آہستہ سے باہر نکل کر اوپر ٹیرس پر آ گیا۔۔ وہ کچھ دیر مہک کی خوبصورت یادوں کے ساتھ گزارنا چاہتا تھا۔۔ وہ چاہ کر بھی اپنے دل میں ماہی کو مہک والا مقام نہیں دے پا رہا تھا۔۔

oooooooo

احمر بہت دیر ٹیرس پر اکیلا بیٹھ مہک کی یادوں میں کھویا رہا۔۔ رات زیادہ ہونے لگی تھی تو وہ ٹیرس سے سیڑھیاں اترتا ہوا اپنی روم کی جانب آ گیا۔۔

اپنے دل کو بہت سمجھا کر لایا تھا کہ اس لڑکی کو اس کے کسی بھی جائز حق سے محروم نہیں رکھے گا۔ مگر اس سب کے لیے ابھی اسے خود بھی ٹائم چاہیے تھا اور اتنا تو وہ جان چکا تھا کہ اس لڑکی نے بھی مہر مہ کے لیے شادی کی ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنا روم کا دروازہ کھول کر ابھی اندر داخل ہی ہوا تھا کہ سامنے غصے سے تنے ہوئے چہرے سے ماہی اپنے دلہن کے جوڑے کو چینیج کر کے ایک نارمل سا پلین سوٹ پہنے کھڑی تھی۔۔

احمر کو کچھ سمجھ میں نہیں آیا مگر اس نے سوال کرنا بھی ضروری نہیں سمجھا اپنے کپڑے الماری سے لیتا ہوا واش روم کی جانب بڑھنے لگا تھا۔۔

میں نے اپنی شادی کا جوڑا چینیج کر لیا آپ پوچھیں گے نہیں کہ میں نے ایسا کیوں کیا۔
ماہی کی غصے سے بھری ہوئی آواز سن کر احمر پلٹ کر کھڑا ہو گیا۔۔

ظاہر سی بات ہے آپ انکمفرٹیبل فیل کر رہی ہوں گی اس لیے چینیج کر لیا دو ٹوک سمپل سا جواب دیا۔۔ جی نہیں میں غصے میں تھی اس لیے میں نے چینیج کیا۔۔ اوکے ٹھیک ہے وہ کہتا ہوا واپس جانے لگا تھا۔۔۔

اور میں غصے میں کیوں ہوں آپ پوچھیں گے نہیں۔ وہ بچوں کی طرح شاید کوئی سوال تھا جو احمر سے پوچھنا چاہ رہی تھی یا کسی بات کا غصہ تھا جس کو وہ چاہتی تھی کہ احمر اس سے پوچھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

جی بتائیں آپ کیوں غصے میں ہیں احمر نے بنا تاثرات کے سوال کیا۔۔۔ مجھے یہ غصہ ہے کہ آپ کی دوسری شادی تھی مگر میری تو پہلی شادی تھی نا آپ نے میرے بابا سے کہہ کر صرف سمپل نکاح کروا دیا۔۔۔

میری کتنی دوستیں تھیں جن کو میں نے انوائٹ کرنا تھا۔۔ مہندی لگوانی تھی ڈھولکی بجوانی تھی۔۔ پھر پھولوں والی چادر کے نیچے مجھے سیٹج تک آنا تھا۔۔ اور کتنے سارے میرے خواب تھے مگر آپ نے سادگی سے نکاح کا بول کر سارا میرا پلان چوپٹ کر دیا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ غصے سے بولتی ہوئی اس کے قریب آکر کھڑی ہو گئی تھی۔۔ ماہی اسی لیے میں تم سے شادی سے پہلے ایک ملاقات کرنا چاہتا تھا۔ تاکہ ہم دونوں آپس میں بات کر سکیں۔۔ مگر تب آپ نے کہا آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہے اور میرے گھر والوں نے بھی یہی رٹ لگائی ہوئی تھی۔۔ تو پلیز اب تم اس طرح کی باتیں مت کرو۔۔

Posted On Kitab Nagri

تم کیا چاہتی تھی کہ اس عمر میں میں بینڈ باجے کے ساتھ صحرا باندھ کر تمہارے گھر آتا۔۔۔
جی میں تو یہی چاہتی تھی کہ آپ بینڈ باجے کے ساتھ میرے گھر بارا لے کر آتے اور کہاں لکھا ہے
جس کی ایک شادی ہو جائے ایک بچہ ہو جائے تو وہ دوبارہ بینڈ باجے کے ساتھ دلہا نہیں بن سکتا
آنکھوں کو گھماتی ہوئی ماہی بالکل بچوں کے جیسا ہے بیہوش کر رہی تھی۔۔۔ نفی میں سر کو ہلاتے ہوئے
احمر کے لب مسکرائے تھے یہ سوچ کر کہ یہ سنبھالے گی مجھے اور میرے گھر کو جو خود ابھی ذہنی طور پر
بچی ہے۔۔۔ دیکھیں آپ ہنسے نہیں مجھے پتہ ہے آپ کو میری باتیں بے وقوفی والی لگیں گی ایمر کو ہنستے
ہوئے دیکھ ماہی بچوں کی طرح انگلی اٹھا کر بولی۔۔۔ میں تو ایسی ہی ہوں جو بات میرے دل میں ہوتی ہے
مجھے لگتا ہے کہ وہ سامنے والے کو بتانی چاہیے۔۔۔ دیکھو ماہی اب تو کچھ نہیں ہو سکتا اب تو نکاح ہو گیا
ہے تو ہم فضول میں اس مدے پر بحث کیوں کر رہے ہیں۔۔۔ کہاں جا رہی ہو ایمر کی بات پر ماہی بیڈ
سے اپنا دوپٹہ کھینچ کر گلے میں ڈالتی ہوئی روم کا دروازہ کھول رہی تھی۔۔۔ مہرہ کے پاس اس کے روم
میں جا رہی ہوں کیونکہ مہرہ ہی ہے جو میری بات کو سمجھ سکتی ہے۔۔۔
وہ غصے سے بولتی ہوئی روم سے جا چکی تھی جبکہ احمر نفی میں سر کو ہلاتے ہوئے واش روم میں چلا گیا۔۔۔
یہ سوچ کر احمر کو ہنسی آرہی تھی۔ کہ وہ مہرہ کی عقل کو اس کی عقل پر ترجیح دیتے ہوئے جا چکی
تھی۔۔۔

oooooooo

Posted On Kitab Nagri

میری جان نے اب کتنے دن مجھ سے ناراض رہنا ہے! کچن میں کھڑی ہوئی سبزیاں کاٹتی ہوئی مرہا کی پشت پر اپنا سینہ لگائے اپنی ٹھوڑی اس کے کاندھے پر ٹکاتے ہوئے بڑے پیار سے بولا۔۔
اس دن فون نہ کرنے کی وجہ سے مرہا اب تک اپنی ناراضگی شامیر سے برقرار رکھے ہوئے تھی۔۔ بیچ میں دو دن شاہ میر مرہا کو میرب کے پاس بھی چھوڑ کر آتا جاتا رہا۔ اس دوران بھی کافی تھکن ہو جاتی تھی۔۔

اوپر سے کام کا اتنا بندل تھا کہ شاہ میر کو سانس لینے تک کی فرصت نہیں تھی۔۔ رات کو جب تھکن سے بے حال شامیر بستر پر لیٹتا تو اسے اپنا ہوش نہیں رہتا تھا۔۔
اور مرہا اپنی ناراضگی جتانے کے لیے جان بوجھ کر خود کو گھر کے کاموں میں الجھا کر کچن تک محدود رکھے ہوئے تھی۔۔

Kitab Nagri

شاہ میر کے سونے کے بعد ہی محترمہ تشریف روم میں لاتی اور صبح شامیر کے پاس اتنا ٹائم نہیں ہوتا تھا کہ وہ اس کو مناسکے۔۔ اور تھوڑے سے منانے سے مرہا نے ماننا نہیں تھا۔۔

اس بات کا شاہ میر کو اچھی طرح سے پتہ تھا۔ سر پر محبت سے چڑھائی ہوئی بیوی کو یہ مان ہوتا ہے کہ اسے منا لیا جائے گا۔۔ اس کی ضد کو بھی پورا کر دیا جائے گا۔۔ اب اس کی ضد تھی کہ اسے شاہ میر سے ناراض ہونا تھا۔ اور یہ مان تھا کہ شاہ میر اسے پیار منائے گا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور اس کا مان بھلا شاہ میر ملک کیسے توڑ سکتا تھا۔ اس لیے اس نے سنڈے کے دن کا انتظار کیا تھا۔ آج ہفتہ کی رات تھی۔ اور وہ سوچ کر گھر لوٹا تھا کہ آج اسے ہر حال میں اپنی جان کو منانا ہے۔۔۔ گھر کے اندر جیسے ہی داخل ہوا اسے کچن سے کھٹ پٹ کی آوازیں آرہی تھیں۔ کچن کی ملازمہ کو وہ باہر کے پورشن میں کچھ کام کرتے ہوئے دیکھ کر آیا تھا۔۔

اس کا مطلب تھا کچن میں یا تو اس کی امی جان ہے یا میر ہا اس نے جھانک کر دیکھا تھا مگر بہت مشغول انداز میں سبزیاں کاٹ رہی تھی۔۔۔ شاہ میر کے لب مسکرائے تھے اپنی پیاری بیوی کو اتنی محنت سے سبزیاں کاٹتے ہوئے دیکھ۔۔۔ شاہ میر کے آنے کا وقت تھا وہ جانتا تھا کہ محترمہ اسی لیے کچن میں ہیں کیونکہ وہ شاہ میر کا سامنا ہی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔

اسے کیا پتا کہ آج اس کا شوہر اس کی ناراضگی دور کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ اب اے سی پی شاہ میر کا ارادہ تھا پورا کیسے نہیں ہوتا۔۔

وہ دبے قدموں اس کی پشت پر جا کر کھڑا ہوا اس کے گرد باہوں کا حصار بناتے ہوئے اپنی ٹھوڑی اس کے کاندھے پر ٹکا گیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ بالکل ڈری یاد کی نہیں تھی، کیونکہ وہ اپنے میر کے قدموں کی چاپ سن چکی تھی۔۔
آپ کو کون سا میری ناراضگی سے فرق پڑتا ہے۔ سبزیوں پر چھری سے ظلم ڈھاتے ہوئے۔ ناراضی کی
بھری آواز سے کہا۔۔

تو میری جان میرے بارے میں ایسا سوچتی ہے۔ اس کی گالوں پر اپنی داڑھی والے کارب کرتے
ہوئے اسے چھن محسوس کرواتے ہوئے کہا۔۔

میں صرف ایسا سوچتی نہیں یہی سچ ہے سبزیوں کو تیزی سے کاٹتے ہوئے بنانا اثرات کے کہا۔۔
سچ کیا ہے اور کیا نہیں اس کا فیصلہ ہم بعد میں کریں گے۔ پہلے سبزیاں چھوڑو اور چلو میرے ساتھ اس
کے دونوں کلائیوں کو تھامے سبزیاں کاٹنے سے روک چکا تھا۔۔

میں کھانا بنا رہی ہوں ابھی فارغ نہیں ہوں۔۔ جب ہوگی تو آ جاؤں گی۔ کلائیوں کو چھڑوانے کی ناکام
کوشش کرتے ہوئے کہا۔۔

اگر آرام سے میرے ساتھ چلو گی تو ٹھیک ہے نہیں تو اٹھا کر لے جاؤں گا پھر تمہیں ہی دقت ہوگی
۔۔ سرگوشی میں بولتے ہوئے گال پر لب رکھ کر چوم لیا۔۔

ایسے کیسے آپ مجھے اٹھا کر لے جائیں گے میں آپ سے ناراض ہوں اور میں آپ کے ساتھ نہیں جانا
چاہتی۔۔

Posted On Kitab Nagri

آپ میرے ساتھ زور زبردستی کرنے کی کوشش مت کیجئے گا۔ ناراضگی کو برقرار رکھتے ہوئے کلائیوں کو چھوڑوا کر سبزیاں پھر سے کاٹنے لگی۔۔
میری جان تم ایسے نہیں مانو گی مجھے اپنا کلیہ ہی آزمانا پڑے گا۔ اور تمہاری ناراضگی دور کرنے کے لیے ہی تو لے کر جا رہا ہوں میری جان۔۔۔

میر نے نیچے جھک کر جھٹکے سے اسے اپنی گود میں اٹھالیا۔۔ اب مرہا کہ طوتے اڑ گئے تھے یہ دیکھ کر کہ وہ جو بول رہا تھا اس نے سچ میں وہی کر دکھایا۔۔۔
میر لک۔۔ کیا کر رہے ہیں کوئی دیکھ لے گا مجھے نیچے اتاریں وہ لفظوں کو توڑتی ہوئی گھبرا کر بولی۔۔

تو دیکھ لیں پہلی بات کہ تم نے میرے پاس اور کچھ چارہ ہی نہیں چھوڑا۔ اور دوسری بات اگر کوئی دیکھ لے گا تو دیکھ لے اپنی بیوی کو اٹھا کر لے جا رہا ہوں۔۔ وہ اس کے خوبصورت گھبرائے ہوئے چہرے کو دیکھ مسکراتا ہوا۔

اس کو کچن سے اپنے گھر کمرے کی جانب لے جا رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جب کہ مرہا شرم سے لال ہوئی شاہ میر کو گھور گھور کر آنکھیں دکھاتے ہوئے اشارے کر رہی تھی کہ اسے نیچے اتارے۔۔

یہ تو شکر تھا کہ اس وقت رہاداری میں کوئی بھی موجود نہیں تھا۔ ورنہ مرہا کا تو شرم سے مرن ہی ہو جانا تھا۔۔

روم کے اندر داخل ہوتے ہی شاہ میر نے پاؤں کی مدد سے دروازہ بند کر دیا۔۔

میر آپ مجھے نیچے اتارے اتنے دن آپ کو یہ یاد نہیں آیا کہ آپ کو مجھے منانا چاہیے۔۔ اب میر امانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔۔ وہ میر کو آنکھیں دکھاتے ہوئے سخت لہجے سے نیچے اتارنے کا بول رہی تھی۔۔ تو ٹھیک ہے تمہارا جو موڈ ہے تم اپنے موڈ کے مطابق رہو میں نے تمہیں منا تھوڑی کیا ہے۔۔ میرا جو موڈ ہے میں اپنے موڈ کے مطابق اپنا کام کرتا ہوں وہ مرہا کو بیڈ پر ڈالتے ہوئے اس کی دونوں کلائیوں کو زبردستی پکڑاؤ پر کی جانب پن کر چکا تھا۔۔

مرہا بچوں کی طرح اس کی گرفت سے نکلنے کے لیے مچل رہی تھی۔ جتنا مرضی تڑپ لو میری قید سے نہیں نکل سکتی مرہا جانی اس لیے پھڑ پھڑانا بند۔ خود کو فضول میں مت تھکاؤ۔

Posted On Kitab Nagri

ویسے بھی جب تم جب مجھ سے ماننا نہیں چاہتی۔ ناراضگی ختم نہیں کرنا چاہتی تو تم اپنی ناراضی کو برقرار رکھو۔ میں اپنی محبت کو برقرار رکھوں گا۔

وہ کہتے ہوئے اس کے خوبصورت چہرے پر لبوں سے لمسوں کی بارش کرتے جا رہا تھا۔ جبکہ مرہا غصے سے اپنے ہاتھوں کو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی۔ کیونکہ شاہ میر کے محبت بھرے لمس پا کر اس کے پورے وجود میں سنسنی سی دوڑ رہی تھی۔۔۔ ایسے میں میر سے ناراضگی کو برقرار رکھنا مرہا کے لیے بہت مشکل ہو رہا تھا۔ اور ناراضگی ختم کر کے ماننا وہ بھی چاہتی نہیں تھی۔۔۔ وہ کرے بھی تو کیا کرے اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

تم تو مجھ سے ناراض ہو اپنی فیلنگ پر کنٹرول رکھو میری جان تمہارا یہ پٹنگی چہرہ تمہارے دل کے سارے راز افشاں کر رہا ہے۔۔۔

www.kitabnagri.com

مرہا کے شرم سے لال پڑتے چہرے کو دیکھ اس کے انابی لب گنی مونچھوں تلے مسکرائے۔۔۔ وہ شاہ میر کے لبوں سے نرم گرم لمس محسوس کرتے ہوئے اپنی اندر کے جذباتوں کو چہرے پر آنے سے روک نہیں پا رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

آپ میرے ہاتھ چھوڑیں۔ وہ اپنے اندر کے جذباتوں کو ظاہر ہوتا دیکھ، اپنے ہاتھوں چھڑوانے کے لیے بے جا کوشش جاری رکھے ہوئے تھی۔

ہاتھ تو فی الحال نہیں چھوڑوں گا۔ وہ اس کی پنکھڑیوں پر لب رکھتے ہوئے قید میں لینا چاہتا تھا، کہ مرہا نے شاہ میر کے نچلے ہونٹ کو دانتوں میں دبایا۔

شاہ میر حیران تھا کہ مرہا ایسا بھی کچھ کر سکتی ہے۔ مگر اب چاہ کر بھی وہ مرہا کو کس تو نہیں کر سکتا تھا۔

وہ اپنی پنکھڑیوں اور دانتوں کے بیچ میں اس کے نچلے ہونٹ کے کنارے کو دبائے ہوئے تھی۔۔۔ اے سی پی صاحب کو لینے کے دینے پڑ گئے تھے۔ اب وہ مرہا کے رحم و کرم پر خود کو چھوڑے اس کے اوپر لیٹا تھا۔ دانتوں کی چبن اپنے نرم ہونٹ کے کنارے پر محسوس کرتے ہوئے مرہا کے ہاتھ چھوڑ چکا تھا۔

اب بتائیں اب مزہ آیا مرہا اپنی اے سی پی کو کچھ لمحوں کے لیے بے بس کر کے بہت خوشی محسوس کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں بہت مزہ آیا اور اب جو میں کروں گا اس سے بھی تمہیں مزہ ہی آئے گا اب تم نے چلانا نہیں ہے۔۔ جس بہادری سے مجھے محسوس کروایا ہے اسی بہادری سے میری محبت کو بھی محسوس کرنا۔۔

شاہ میر نے ہاتھ اس کے دل والے مقام پر رکھتے ہوئے سختی دکھائی تو مرہا کی سسکی تیزی سے ابھری تھی۔۔

جس کو شاہ میر اپنے لبوں سے روک چکا تھا۔ مرہا کو اپنی غلطی مہنگی پڑ گئی تھی شاہ میر اسے ہر طرف سے بے بس کرتا ہوا سانسوں کے لیے مجبور کر رہا تھا۔۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/003357500595)

اس پر گھٹابن کر چھایا اسے اپنی شدتوں میں توڑتا ہوا محبتوں کی بارش سے بھگورہا تھا۔۔۔ کہاں تھی وہ ناراضگی جو میرہا اس سے جتنا چاہتی تھی۔۔۔ وہ تو اسے اپنی محبت کی آندھی میں طوفان کی طرح اڑاتا لے جا رہا تھا۔۔۔

روم میں صرف مرہا کی سسکیاں اور شاہ میر کی تیز سانسوں کی آواز آرہی تھی۔ ایسی ہوتی ہے۔ ایک خوبصورت جوڑے کی محبت جو پل میں ایک دوسرے کی قربت کو پاتے ہی ناراضگی کی ہر دیوار کو توڑ کر ایک دوسرے کی قربت میں سمٹ جاتے ہیں۔۔۔

جیسے شاہ میر اور میرہا اس وقت ایک دوسرے کے سینے سے لپٹے ہوئے تھے۔۔۔

oooooooooooo

Posted On Kitab Nagri

آج ماہ نور کی رخصتی تھی گھر میں خوشی کا ماحول تھا چوہدری خرم اور بیا کے بھائی کی بھی آپس میں صلح کروادے گئی تھی۔۔

سب رسموں کے بعد اب وہ وقت آچکا تھا جب ماہ نور کو اپنے مانگے سے بھیگی پلکوں اور دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا جا رہا تھا۔۔

ماہ نور اپنے بھائی کے گلے لگ کر بہت روئی تھی آخر وہ اپنے لالا کی چیمٹی اور لاڈلی بہن تھی۔ بہت پیارا وقت گزرا تھا اس کا اپنے مانگے میں۔۔ چوہدری صاحب اور اس کی بیوی اپنی بیٹی کو پیار دیتے ہوئے پھولوں سے سچی گاڑی میں بٹھا چکے تھے۔۔

آج سے ماہ نور کی زندگی کا نیا دور شروع ہو چکا تھا مانگے کی لاڈلی ماہ نور اب جا کر اپنے سسرال کی ذمہ داریاں سنبھالے گی۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

oooooooooooo

سائیں آپ کے لیے کچھ لاؤں سارے دن کی بھاگ دوڑ کے بعد اب ماہ نور کو رخصت کر کے بیا اپنے روم میں آئی تو خرم چوہدری سے چائے کا پوچھ رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اب تک اسی خوبصورت ڈریس میں ملبوس تھی جو اس نے ماہ نور کی رخصتی کے لیے پہنی تھی۔۔ پیچ کلر کی کرتی کے ساتھ سیم کلر کا پلازوپہن رکھا تھا۔ جس کے اوپر بہت خوبصورت دھاگے اور موتیوں کا کام کیا ہوا تھا۔۔

کانوں میں بڑے بڑے خوبصورت جھمکے پہنے ہوئے تھے بالوں کا بہت خوبصورت ہیئر سٹائل بنا کر لٹیں نکالی ہوئی تھی۔ جس سے وہ اور بھی خوبصورت لگ رہی تھی۔ سوٹ کے ساتھ کامیجنگ پیچ سے کلر کا میک اپ کر رکھا تھا۔ وہ بے حد حسین لگ رہی تھی۔۔

آج صبح سے پتہ نہیں کتنی بار چوہدری خرم کی نظریں بیاہر جا کر رہی تھی۔ مگر وہ اپنی بہن کی رخصتی کی تیاریوں میں اتنا مصروف تھا کہ وہ اس کی خوبصورتی کی تعریف ہی نہیں کر سکا تھا۔۔
سائیں کہاں کھو گئے میں نے کہا آپ کے لیے چائے لاؤں۔ بیا اپنے ہاتھوں سے چوڑیاں اتار کر ڈریسنگ پر رکھتے ہوئے دوبارہ بولی چوہدری خرم تو اس کی خوبصورتی میں کھویا ہوا تھا۔۔
بیا کی آواز پر ہوش کی دنیا میں پلٹا تو بیڈ سے اٹھتا ہوا اس کے پشت پر آن کھڑا ہوا۔
چائے نہیں چاہیے۔ سامنے مر رہیں اس کے سراپے کو گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے مسکرایا۔۔

Posted On Kitab Nagri

تم میرے قریب آؤ صبح سے تمہارے حسن نے چوہدری کو دیوانہ کر رکھا ہے۔ چوہدری کی آوارہ نظریں بار بار تیرے حسن پر جا کر رک رہی تھی۔

اس وقت میں مجبور تھا تیرے حسن کی تعریف نہیں کر سکا۔ پہلے تیرے حسن کی اچھی طرح سے تعریف کر لوں اس کے بعد چائے کے بارے میں بھی سوچ لیا جائے گا۔

بیا کو گھما کر اس کی قمر میں ہاتھ ڈالتا ہوا اوپر اٹھا چکا تھا۔ اوپر اٹھانے سے بیاہ کا دل والا مقام سائیں کے چہرے کے مقابل آگیا تھا۔

بیا سائیں کی گردن میں ہاتھ ڈالے ہوئے اپنا توازن برقرار بنائے ہوئے تھے۔ چوہدری نے اپنے لب بیا کے دل والے مقام پر رکھتے ہوئے زوردار بوسہ لیا۔

www.kitabnagri.com

بیا کے لب مسکرائے تھے چوہدری کا یہ انداز بیا کے لیے نیا نہیں تھا۔ اس کا سائیں ایسا ہی تھا جب اس کے منہ توڑ جذبات زور اور ہوتے تو، وہ اسی طرح بیا کی جان کو پہلے لمس سے ہی سولی پر لٹکا دیتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بیا کو اسی طرح سے اوپر اٹھائے ہوئے بیڈ پر لے آیا خود بیڈ پر لیٹتے ہوئے بھیا کو خود کے اوپر جھکاتے ہوئے لٹالیا۔ دونوں کی ٹانگیں بیڈ سے لٹک رہی تھیں۔۔۔

چلو بتائیں کتنی تعریف کر سکتے ہیں میری۔۔ کتنی پیاری لگ رہی تھی میں۔ بیانے تجسس بھری نظروں سے اپنے سائیں کے پیارے سے چہرے کو دیکھ کر کہا۔

ٹھنڈ رکھ سائیں کی جان بہت ساری تعریفیں کروں گا۔۔ تو جانتی ہے تیرے سائیں کی تعریف کرنے کا انداز الگ ہے اب تو میری کتنی تعریفیں برداشت کر سکتی ہے یہ تو تجھ پر منحصر ہے۔۔

وہ شرارتی لبوں سے مسکرا سائیں کر مسکرایا۔۔
ہوں ں ں۔ میرے برداشت کرنے یا نہ کرنے سے کیا ہوتا ہے سائیں ہوتا تو وہی ہے جو میرا سائیں چاہتا ہے۔۔۔

اور کون سا اگر میں کہوں گی کہ آپ میری تعریف میں تھوڑی کمی رکھنا تو آپ نے میرا کہنا مان جانا ہے

--

Posted On Kitab Nagri

سائیں کے گال پر اپنا نازک سا ہاتھ رکھتے ہوئے رب کرتے ہوئے بولی تھی۔۔ بیا بھی تو دیوانی تھی اپنے سائیں کی محبت کی۔۔۔

سائیں کی محبت تھی تو بہت سخت۔ اپ۔ ی شدتوں سے بیا کی جان تک نکال لیتا تھا۔۔ مگر بیا خوش تھی اپنے سائیں کی محبت میں اس کی شدتوں کو برداشت کر کے۔۔

اب بھی اپنے انجام سے وہ بہت اچھی طرح سے واقف تھی۔۔۔ سائیں کا بہکا ہوا انداز اسے بتا رہا تھا کہ آج کی رات بھی بیا پر بہت بھاری پڑنے والی ہے۔۔

مگر یہ کوئی نئی بات نہیں تھی یہ تو اس کے سائیں کا تقریباً روز کا معمول تھا۔

مہینے میں کچھ دن ہی ایسے آتے تھے جب سائیں مجبوری کے تحت بیا سے دور ہوتا۔۔۔

یا پھر سائیں کو کام کے سلسلے میں کہیں دوسرے شہر جانا پڑتا اسی صورت میں بیا کو آزادی نصیب ہوتی تھی۔۔۔

ورنہ تو ہر رات بیا کے لیے اتنی ہی مشکل ہوتی تھی جتنی اس وقت ہونے والی تھی۔۔۔ وہ کروٹ لیتا ہوا بیا کے اوپر

Posted On Kitab Nagri

آچکا تھا۔۔ بیا کی پنکھڑیوں پر لب رکھتے ہوئے لبوں کی نمی پینے لگا۔۔

ہاتھ بیا کے سر اُپے پر سرکتے جارہے تھے اپنی خوبصورت اور پسندیدہ رعنائیوں پر سائیں کے ہاتھ زیادہ سختی دکھاتے تو۔۔

بیاسک اٹھتی تھی۔ سائیں اپنی سختیاں دیکھا کر اس وقت بھی اپنے ہمیشہ والے انداز سے سسکنے پر مجبور کر رہا تھا۔۔

سائیں کے ہاتھوں کی سختی اس کے سر پے کی خوبصورت رعنائیوں کو چھوتے ہوئے اس کی جان کو مشکل کیے ہوئے تھے۔۔



وہ جھکا ہوا اس کی وجود کی خوبصورت رعنائیوں کو چوم رہا تھا۔۔ سائیں کے گرم گرم لبوں کے لمس بیا کو تڑپنے پر مجبور کر رہے تھے۔۔

بیاسکیاں بھرتے ہوئے اپنے ہاتھ سائیں کے کاندھوں پر رکھے ہوئے سختی سے پکڑے ہوئے تھی۔۔۔

بیا خود کو پوری طرح سے سائیں کے رحم و کرم پر چھوڑ چکی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ooo,

جب گھر سے جاتے ہیں تو بیوی سے دعائیں لے کر جاتے ہیں آپ کو اتنا بھی نہیں پتہ؟؟ احمر جو تیار ہو کر مہرمہ کے روم میں اس سے ملنے آیا تھا۔ اسے چپ کر کے جاتے دیکھ ماہی نے خود سے بات شروع کی۔۔

میں نے تو یہ سنا ہے کہ گھر سے جاتے ہوئے اپنی ماں سے دعائیں لینا چاہیے احمر کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ بکھری تھی اس کے کی بات سے۔۔

ماں کے بعد بیوی کا حق ہوتا ہے کہ وہ اپنے شوہر کو دعائیں دے وہ مہرمہ کو کپڑے پہناتی ہوئی احمر کی جانب دیکھ کر بول رہی تھی۔۔۔

او کے دے دو دعائیں پھر۔۔ وہ لبوں میں مسکراتے ہوئے واپس مہرمہ اور اس کے پاس آن کھڑا ہوا تھا۔ ماہی کے آنے سے احمر کی زندگی میں ایک خاص فرق پڑا تھا وہ یہ کہ ماہی اپنی بچکانہ اور بے تکی باتوں سے اکثر احمر کو مسکرا نے پر مجبور کر دیتی تھی۔۔

اور ماہی کی مہرمہ کے لیے پیور محبت دیکھ کر احمر مہرمہ کی طرف سے بالکل بے فکر ہو چکا تھا۔ اور احمر کی والدہ بھی ماہی کے ساتھ بہت خوش نظر آتی تھی۔ آج ان کے نکاح کو تقریباً ایک ہفتہ گزر چکا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

آج شفا اور عاصم شاہ واپس لاہور اپنے گھر جا رہے تھے۔ عاصم شاہ اپنے ٹرانسفر پیپر بھی لے آیا تھا۔ اور رومان شاہ اور مرہا وغیرہ سب سے ملنے کے بعد آج رات کی فلائٹ سے وہ لوگ لاہور جا رہے تھے۔ احمر کی آج کوئی خاص میٹنگ تھی جس کے لیے اسے تھوڑی دیر کے لیے آفس جانا پڑ رہا تھا۔

مہرمہ سے مل کر وہ جلدی سے آفس کے لیے نکل رہا تھا۔ جب اسے بیوی سے دعائیں لینے کے بارے میں فضیلت بتائی گئی۔

اللہ تعالیٰ آپ کو کامیابیاں عطا فرمائے خیریت سے جائیں اور خیریت سے گھر واپس آئیں۔ اور اللہ تعالیٰ آپ کو دماغ دے جس سے آپ سوچیں کہ بیوی سے باتیں کرنے سے بیوی کو اچھا لگتا ہے۔ وہ دعائیں دینے کے ساتھ اپنا مدعا بھی اسے سمجھا گئی۔

وہ دونوں ہاتھ کمر پر باندھے کھڑا ہوا تھا۔ جی میرے پاس دماغ ہے اور وہ کافی اچھا سوچتا ہے۔ بس تھوڑا کام میں مصروف ہوں۔ اس کے بعد آپ سے باتیں کر کے آپ کی تمام شکایت دور کر دوں گا وہ اس کی جائز شکایت سن کر لمبی سانس کھینچتے ہوئے بولا۔

ٹھیک ہے مہرمہ جب یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ ہم سے باتیں کریں گے اور ہمیں ٹائم دیں گے تو میرے خیال سے ہمیں بھی بات رفع دفع کر دینی چاہیے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ مہرمہ کو گود میں اٹھائے ہوئے اسے اجازت طلب نظروں سے دیکھتے ہوئے احمر کو جتا رہی تھی کہ اب اسے اجازت ہے وہ جاسکتا ہے۔۔

جی تھینک یو سوچ آپ کا بھی اور آپ کی بیٹی مہرمہ کا بھی۔۔

ماہی نے چہرہ اٹھا کر احمر کی جانب دیکھا احمر کا مہرمہ کو اس کی بیٹی کہنا ماہی کو بہت اچھا لگا تھا۔ اس کے دل نے ایک محبت بھری بیٹ مس کی تھی۔۔

کیا؟؟؟ ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟ میں نے کچھ غلط کہا مہرمہ تمہاری بیٹی نہیں ہے ماہی کو یوں ٹکٹکی باندھے خالی نظروں سے دیکھتے ہوئے احمر نے سوال کیا۔۔

نہیں مجھے بہت اچھا لگا آپ نے مہرمہ کو میری بیٹی کہا۔۔ محرمہ کو اپنے سینے میں میچتے ہوئے اس کی گال پر پیار کرتے ہوئے کہا۔۔

وہ اتنی سی بات پر اتنا خوش ہوئی کہ اس کی آنکھیں خوشی سے چھلک پڑی تھی۔۔

پلیز رومت ورنہ تمہاری بیٹی کو لگے گا کہ اس میں بھی میرا ہی قصور ہے۔۔

میں اس کی چھوٹی سی ماما کو ٹائم نہیں دے رہا شاید وہ اس لیے رو رہی ہے۔۔ وہ جاتے بول کر نکل گیا۔۔۔ اسے دیر ہو رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

دیکھا مہر مہ بس بولنے کی دیر تھی تمہارے پاپا کیسے نو دو گیارہ ہو گئے ہیں۔ ویسے ایک طرح سے تو اچھا ہے ڈرتے ہیں ہم دونوں سے وہ۔ مہر ما کے ساتھ بچی بنی ہوئی مہر مہ کے ننھے ننھے ہاتھوں کو چومتے ہوئے بول رہی تھی۔ اس بات سے بے خبر کہ جسے وہ جاچکا سمجھ رہی تھی، وہ کچھ دیر دروازے کے باہر ہی رکا تھا اور اس کی بچکانہ باتوں کو سنتے ہوئے مسکرا کر چلا گیا تھا۔۔

oooooooo

شاہ ----- (٩)۔۔ میرب کی درد بھری چیخ سے شاہ گہری نیند میں ہڑبڑا کر اٹھا تھا۔۔۔ میرب کیا ہوا۔ رومان شاہ کچھ دیر پہلے ہی سٹڈی روم سے آفس کا کام ختم کر کے لیٹا تھا، اس وقت وہ گہری نیند میں سویا میرب کو اپنی گرفت میں لیے ہوئے تھا۔ جب اس کی سماعت سے میرب کی درد بھری چیخ ٹکرائی۔۔

Kitab Nagri

شاہ مجھ سے بہت درد ہو رہا ہے شاہ پلیز میں مر جاؤں گی۔۔ میرب اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے ہوئے۔ درد سے تڑپ رہی تھی۔۔ میرب کو اتنی تکلیف میں دیکھ کر شاہ کا دل بند ہونے لگا تھا۔۔

میری جان ایسا نہیں بولنا میری جان بس کچھ دیر صبر رکھو میں ابھی ڈاکٹر سے بات کرتا ہوں۔۔ میرب کے چہرے پر پسینے کی بوندیں تھیں۔۔ تکلیف شاید اس کی برداشت سے کہیں زیادہ تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ نے سائیڈ ٹیبل پر رکھا ہوا اپنا موبائل جلدی سے اٹھاتے ہوئے ڈاکٹر کا نمبر گھمایا۔۔ میرب اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے ہوئے درد سے تڑپ رہی تھی۔ اور رومان شاہ اس کے ماتھے پر آئی پسینے کی بوندوں کو اپنی ہتھیلی سے صاف کرتے ہوئے اس کو تکلیف میں بے بسی سے دیکھ رہا تھا۔۔

ڈاکٹر ایمر جنسی ہے میں میرب کو لے کر پہنچ رہا ہوں آپ تیار رہنا۔ میرب کو بہت زیادہ پین ہو رہا ہے۔۔ رومان شاہ نے بنا ڈاکٹر کی بات سنے اپنی بات سنا کر فون بند کر دیا۔۔

میرب کو اپنے مضبوط بازوؤں میں اٹھا کر وہ گاڑی میں ڈالتے ہوئے ہاسپٹل کی طرف نکلا ساتھ میں زکیہ تھی۔۔۔

اس میں گاڑی چلانے کی ہمت نہیں تھی اس لیے وہ ڈرائیور کے ساتھ آیا تھا میرب کا سر اپنی گود میں رکھے ہوئے تھا۔۔

میرب کو اس وقت اتنی تکلیف تھی کہ وہ بچوں کی طرح رو رہی تھی۔ ایک سیکنڈ کے لیے بھی اسے چین نہیں مل رہا تھا تکلیف میرب کو تھی مگر جان رومان شاہ کی نکل رہی تھی۔۔

آہ آہاااااااااا۔۔۔ وہ درد کی شدت سے چیخی تھی۔۔۔ شاہ کی گود سے سر اٹھاتے ہوئے وہ ایک دم سے درد سے تڑپ کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ پلیر مجھے بچالے مجھے بہت درد ہو رہا ہے شاہ اس درد سے میں مر جاؤں گی وہ شاہ کے سینے میں درد کی شدت سے ہاتھوں سے مکے مارتے ہوئے رو رہی تھی۔ شاہ کے سینے پر میرب کے آنسو گر رہے تھے۔۔

وہ آنسوؤں شاہ کے سینے پر نہیں شاہ کے دل پر گر رہے تھے۔۔

میرب میری جان صبر رکھو اپنے منہ سے ایسے الفاظ مت نکالو، اللہ تعالیٰ تمہیں میری بھی عمر لگا دے۔۔

وہ بنا زکیہ اور ڈرائیور کی پرواہ کیے

میرب کو اپنے بازوؤں کے مضبوط حصار میں لیے اپنے سینے سے لگا رکھا تھا۔۔

oooooooooooo

رومان شاہ کے پہنچنے سے پہلے ڈاکٹر نے تمام تیاریاں مکمل کر رکھی تھی۔ وہ پہلے دن سے میرب کا کیس ہینڈل کر رہی تھی وہ اس وقت ذہنی طور پر تیار تھی کہ میرب کے ساتھ یہ حادثہ بھی ہو سکتا ہے۔۔۔ حالات ڈاکٹر کی سوچ کہیں زیادہ پنجمیدہ ہو چکے تھے۔ میرب کو الٹراساؤنڈ کے لیے روم میں لٹایا گیا۔۔ میرب رومان شاہ کا ہاتھ چھوڑنے کے لیے تیار نہیں تھی۔۔ میرب کی کنڈیشن بہت زیادہ خراب تھی۔۔ وہ درد سے تڑپنے کے ساتھ ساتھ غنودگی میں جا رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

ڈاکٹر اس کو کیا ہو رہا ہے یہ آنکھیں کیوں بند کر رہی ہے؟؟؟؟؟ رومان شاہ چلاتے ہوئے میرب کی گال کو تھپتھپا رہا تھا۔ ناظرین ڈاکٹر کی جانب مرکوز تھی۔۔

ڈاکٹر میرب کے پیٹ پر الٹرا ساؤنڈ کرتے ہوئے گھبراہٹ زدہ چہرے سے نظریں سکریں پر جمائے ہوئے تھی۔۔

سرپلیز آپ خود کو ہر حالات کے لیے تیار رکھیں۔ کنڈیشن میری سوچ سے زیادہ خراب ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ سب بہتر ہو۔۔ ویسے بھی ان کا ساتواں منتھ چل رہا ہے مگر بچے کی ڈیوری کروانا ضروری ہے۔۔



اب بچہ ماں کے پیٹ سے باہر آ کر خود کو کتنا اس ماحول میں ریکور کر سکتا ہے یہ تو بات میں پتہ چلے گا۔ مگر فی الحال تو میرب کے اندر اسیجن کی کمی ہونے کے باعث میرب کو بہت نقصان پہنچ چکا ہے۔۔

اوپر سے ان کا بی پی بہت زیادہ شوٹ کر رہا ہے بس آپ سب اس کے لیے بہت سی دعائیں کریں۔۔

Posted On Kitab Nagri

نرس آپریشن تھیٹر میں ان کو لے کر آئیں۔ ڈاکٹر اسٹراساؤنڈ مشین کو میرب کے پیٹ سے ہٹاتے ہوئے رومان شاہ سے کہہ کر آپریشن تھیٹر کی جانب جلدی سے جا رہی تھی۔۔۔

میرب کو جلدی سے آپریشن کی تیار کیا جا رہا تھا۔۔۔

وہ نیم بے ہوشی میں جا چکی تھی اور رومان شاہ خود کو پوری طرح سے مرتا ہوا محسوس کر رہا تھا۔

وہ پوری طرح سے بے ہوش ہوئی تو ہاتھ رومان شاہ کے ہاتھ سے چھوٹ کر سٹیچر سے لٹک گیا تھا۔
-- میرب --- بے اختیار رومان شاہ کے منہ سے چیخ نکلی تھی --

سر سر پلیز حوصلہ رکھیں یہ صرف بے ہوش ہوئی ہیں۔ جس طرح کی ان کی کنڈیشن ہے، ایسی صورت میں ان کا بے ہوش ہونا ایک عام سی بات ہے۔۔

ڈاکٹر نے میر کو آپریشن تھیٹر میں لے جانے کو کہا۔ اور رومان شاہ کے سامنے ڈاکو منٹس رکھے جن کو پڑھتے ہوئے رومان شاہ کو سائن کرنے کو کہا جن پر صاف صاف لکھا تھا کہ میرب کی کنڈیشن کے حساب سے ڈاکٹر اپنی پوری کوشش کریں گے مگر میرب کی اور بچے کی زندگی کا کوئی گارنٹی نہیں ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

90 فیصد چانسز میں میرب کی جان جاسکتی تھی۔ صرف 10 فیصد پر میرب کی زندگی ٹکی تھی اور رومان شاہ کی سانسیں۔ رومان شاہ کو آپریشن تھیٹر سے باہر رکنے کے لیے کہا تھا۔

رومان شاہ بے بسی سے دیکھ رہا تھا۔ جب میرب کو بے ہوشی کی حالت میں آپریشن تھیٹر میں لٹا دیا گیا تھا

اس کے اوپر آپریشن تھیٹر میں جلنے والی کول لائٹوں کا پیا نزدیک کر دیا گیا۔

بلڈ پریشر چیک کرنے والی سکرین کو آن کر دیا گیا تھا۔

خون کی ٹرپ لگادی گئی تھی۔ دوسری طرف گلو گوز کی بوتل بھی چڑھادی گئی تھی۔

ڈاکٹر انجیکشن پر انجیکشن توڑ کر ڈریس کے اندر ڈال رہے تھے۔

میرب کو مصنوعی آکسیجن پر ڈال دیا گیا تھا وہ تو بے ہوش تھی بے خبر ہو چکی تھی دنیا داری سے۔

مگر رومان شاہ پل پل مر رہا تھا رومان شاہ بار بار اپنے دل والے مقام پر ہاتھ رکھ کے مسل رہا تھا۔

اس کو سانس سہی سے نہیں آرہی تھی۔ وہ منہ کھول کر لمبی لمبی سانسیں کھینچتے ہوئے خود کو سانس

دلانے کی کوشش کر رہا تھا۔

ڈاکٹر شاہ زیب اور ہما ہاسپٹل پہنچ چکے تھے۔ رومان شاہ کی آج پھر وہی حالت تھی جو اس کی امی جان

کہ دنیا سے جانے سے پہلے تھی۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ کی آنکھوں میں وہی منظر تھا اس میں ساکت نہیں تھی۔ وہ اور کوئی صدمہ برداشت کرنے کی ہمت نہیں رکھتا تھا۔۔۔

اتنا سخت دل رومان شاہ۔۔۔ شاہ زیب کے سینے سے لگا رہا تھا۔ رومان شاہ کی آنکھیں سرخ انگارہ ہو رہی تھی۔۔

اس کی خوبصورت آنکھوں میں لال کلر کے ڈورے ابھرے ہوئے تھے۔ شاہ زیب کے پاس الفاظ نہیں تھے رومان شاہ کو دلاسا دینے کے لیے۔۔۔

وہ رومان شاہ کی پیٹھ سہلاتے ہوئے بنا کسی آواز کے دلاسا دے رہا تھا۔ ڈاکٹر شاہ زیب خود ایک ڈاکٹر تھا میرب کی اس وقت جو کنڈیشن تھی وہ میرب کی ڈاکٹر ہما کو کلیئر بتا چکی تھی۔۔۔

ایسے میں وہ رومان شاہ کو کیا دلاسا دیتا رومان شاہ نے جیب سے فون نکالتے ہوئے شاہ میر کا نمبر ڈائل کیا

www.kitabnagri.com

--

شاہ میر ملک کہاں ہو تم!! میری میرب کو سانس نہیں آرہی میری میرب بے ہوش ہو گئی ہے۔۔۔
کہاں ہو تم۔ مجھے تمہاری ضرورت ہے۔ رومان شاہ نے۔۔ شاہ میر کو فون کرتے آنسوؤں سے اٹکتے ہوئے لہجے میں کہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- اس سے آگے رومان شاہ کی بولنے کی ہمت نہیں ہوئی تھی۔۔ فون شاہ زیب تھام چکا تھا۔۔ باقی کی بات اس نے شاہ میر کو بتائی۔۔

رومان شاہ نے چہرے پر دونوں ہاتھ رکھ کے اپنے آنسوؤں کو گلے میں دبائے پوری کوشش کی تھی۔۔۔ مرد تھا تو اپنے آنسو کسی کو دکھانا بھی اپنی مردانگی کی توہین سمجھتا تھا مگر آنسو تھے کہ پلکوں کی باڑ کو توڑ توڑ کر باہر آرہے تھے۔۔۔

وہ صرف لڑکی نہیں تھی وہ جان تھی رومان شاہ کی۔۔ رومان شاہ کی ہر دھڑکن پر میرب رومان شاہ کا نام لکھا تھا۔۔ رومان شاہ کے صبح کی خوبصورتی تھی میرب۔۔۔ رومان شاہ کی راتوں کی خوبصورت چاندنی تھی میرب۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

رومان شاہ کے گھر کی رونق تھی!!

میرب رومان شاہ کی روم میں جگمگاتا روشن ستارہ تھی!!
میرب رومان شاہ کو میرب کی زندگی چاہیے تھی۔ رومان شاہ کو اولاد کی کوئی چاہت نہیں تھی۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ کا اگر اس وقت بس چلتا اگر ایک بار ڈاکٹر کہتی کہ رومان شاہ تم اپنی سانسیں میرب سے جوڑ دو تو تمہاری میرب بچ جائے گی۔۔۔ وہ ٹھیک ہو جائے گی تو قسم سے رومان شاہ ایک لمحہ سوچے بغیر اپنی سانسیں اپنی میرب کے ساتھ جوڑ کر اپنی میرب کو ہوش میں لے آتا۔۔۔

میرب کو بے سود بے حال بے ہوش جس حالت میں اس نے آپریشن تھیٹر کے اندر بھیجا تھا۔۔۔ وہ لمحہ قیامت سے کم نہیں تھا۔۔۔ شاہ میر ملک اپنی جان سے پیاری اکلوتی بہن کا سنتے ہی ہاسپٹل پہنچ چکا تھا۔۔۔ میرب کے والدین بھی آگئے تھے۔ مرہا بھی بہت پریشان تھی میرب کو اس حالت میں دیکھ کر۔۔۔ سب دعائیں کر رہے تھے اس وقت کسی کے بس میں کچھ نہیں تھا صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہی تھی جو میرب کو زندگی بخش سکتی تھی ڈاکٹر اپنی کوشش جاری رکھے ہوئے تھے۔۔۔

رومان شاہ ایک کونے میں چائے نہ نماز ڈالے ہوئے سجدہ ریز تھا پچھلے آدھے گھنٹے سے وہ سجدے میں سر کو ڈالے ہوئے آنسوؤں سے چائے نماز کو بھگو رہا تھا وہ اپنے رب کے سامنے سجدہ ریز ہو کر اپنی میرب کی زندگی مانگ رہا تھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

اس کے بدلے اسے دنیا کا ہر غم منظور تھا یہاں تک کہ اس سے اپنی اولاد کی زندگی کے بدلے بھی صرف میرب کی زندگی چاہیے تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اپنی زندگی کے بدلے بھی میرب کی زندگی چاہیے تھی۔ میرب رومان شاہ کی زندگی میں کیا اہمیت رکھتی تھی یہ تو خود رومان شاہ بھی نہیں جانتا تھا۔

مگر جب جب میرب ایسی کنڈیشن میں گئی رومان شاہ کو اپنا دل بند ہوتا محسوس ہوا جس سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ میرب رومان شاہ کی دل کی دھڑکن تھی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

تقریباً ایک گھنٹے تک آپریشن جاری رہا تھا۔۔ رومان شاہ سجدے میں گرا اپنے رب کے روبرو تھا۔۔ شاہ نے اپنے کاندھے پر کسی کا ہاتھ محسوس کیا۔ اس کی سماعت سے شاہ میر ملک کی ہلکی سی آواز ٹکرائی تھی۔۔۔

رومان شاہ نے سجدے سے سر کو اٹھایا آنسوؤں گالوں سے پھسل کر اس کی بیرڈ کو بھگو چکے تھے۔۔ سجدے والی جگہ آنسوؤں سے گیلی ہو چکی تھی۔ رومان شاہ۔۔۔ شاہ میر کی جانب دیکھنا نہیں چاہتا تھا۔۔ وہ آنکھیں بند کیے سانس روکے ہوئے تھا۔۔ شاہ میر نے جائے نماز پر آنکھیں بند کیے سانس روکے ہوئے روم شاہ کے کاندھے پر ہاتھ رکھا۔۔

Kitab Nagri

رومان شاہ ہمت اور حوصلے سے کام لو اگر ایسے صبر کا دامن چھوڑ دو گے تو اس معصوم جان کو تم نہیں سنبھال پاؤ گے جس کا وجود دنیا میں لانے کے لیے تمہاری میرب اپنی جان پر کھیل گئی۔۔

شاہ میر کے الفاظ رومان شاہ کے کانوں میں تیز دھار خنجر کی طرح لگے تھے۔ شاہ میر کے الفاظ سن کر رومان شاہ کے سننے اور سمجھنے کی قوت کہیں ختم ہو گئی۔۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ جھٹکے سے یا نماز سے کھڑا ہوا شاہ میر کی جانب دیکھ کچھ کہنا چاہتا تھا کہ رومان شاہ جیسا بہادر شیر خود کو نہیں سنبھال پایا اور اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا تھا۔

وہ اس سے پہلے کہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر فتا شاہ میر اسے تھامتے ہوئے اپنے سینے سے لگا چکا تھا۔

رومان شاہ ہمت رکھو یا رتم تو شیر ہو شیر احمر اور شاہ زیب تڑپ کر رومان شاہ کے قریب آئے تھے۔۔۔ یہاں پر کھڑا ہر فرد اس بات سے واقف تھا کہ رومان شاہ کے لیے میرب کیا اہمیت کی حامل ہے۔۔۔ مرہا کی حالت بری تھی۔۔۔ اپنے بھائی کی ایسی حالت دیکھ کر وہ سسکیوں سے روتی ہوئی بھاگ کر اپنے بھائی کے قریب آئی تھی۔۔۔ میرب کی ماں بھی آنسوؤں سے رو رہی تھی ملک صاحب بھی دل برداشتہ ہو کر اپنے داماد کی جانب بڑے تھے۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مرہا بے حال سی ہو رہی تھی۔ اس کا بھائی جو اتنا بہادر جس نے زندگی کے ہر موڑ پر بہادری سے ہر مشکل سے مشکل حالات کا مقابلہ کیا۔ آج رومان شاہ کو ایسے ٹوٹ کر گرنا دیکھ مرہا زور قطار آنسوؤں سے رو رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میں جان لے لوں گا سب کی اگر تم لوگوں نے مجھے کوئی بری خبر سنائی۔ وہ شامیر کے گریبان سے پکڑتا ہوا وحشی سا ہو گیا تھا۔ اس کی خوبصورت آنکھوں میں لال ڈورے اس کے خوبصورت چہرے کو پر اصرار بنا رہے تھے۔۔

اس سے آگے رومان شاہ کچھ بول نہیں سکا تھا۔ مسلسل چکر آنے سے آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ اور رومان شاہ شامیر کے ہاتھوں سے لٹکتا ہوا زمین پر گرنے لگا تھا کہ احمر شاہ زیب اور شامیر نے اسے اپنی باہوں میں سمیٹتے ہوئے جلدی سے اسٹیج پر ڈالا اور اسے ایمر جنسی میں لے گئے۔۔

ڈاکٹر نے چیک کپ کے بعد بتایا کہ رومان شاہ کابی پی حد سے زیادہ تجاوز کرنے کی وجہ سے رومان شاہ چکرا کر گرا ہے۔۔

اور رومان شاہ کے بی پی شوٹ کرنے کی وجہ ڈاکٹر نے صاف بتائی کہ سٹریس کی وجہ سے اس کابی پی شوٹ ہوا ہے۔۔۔

حد سے زیادہ بی پی شوٹ کرنے کی وجہ سے وجہ سے وہ بے ہوش ہو گیا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

آئی ہوپ ڈاکٹر سہیل کوئی خطرے کی بات نہیں ہے۔ شاہ زیب نے اپنے یار کی حالت دیکھ کر۔ اس کے چیک اپ کرتے ہوئے ڈاکٹر سے پوچھا تھا۔

ڈاکٹر شاہ زیب آپ خود ماشاء اللہ اتنے بڑے سرجن ہیں اور میرے خیال سے آپ دیکھ رہے ہیں جتنا ان کابی پی شوٹ کر چکا ہے اگر بی پی کنٹرول نہیں ہوا تو مجھے آپ کو یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ خدا نا خواستہ ان کو ہارڈ ٹیک آسکتا ہے۔ ڈاکٹر سہیل نے بہت مدبانہ انداز سے بتایا۔

ڈاکٹر شاہ زیب ایک بہت مشہور اور بہترین سرجن تھا۔ جو کسی پہچان کا محتاج نہیں تھا۔۔۔ پلیز ڈاکٹر سہیل ان کو بہترین ٹریٹمنٹ دیں ان کابی پی ہمیں گرانا ہو گا۔ شاہ زیب نے بہت پریشان کن لہجے سے کہا۔۔

ڈاکٹر شاہ زیب خود ڈاکٹر سہیل سے بات کر کے میڈیسن ریکمنڈ کرنے لگا تھا۔

رومان شاہ جان تھا اپنے یاروں کی۔ تو یار کیسے اپنے یار کو اس حالت میں دیکھ سکتے تھے۔۔
ڈاکٹر شاہ زیب جو روز ایسے ہائی بی بی پی کے مریضوں کو چیک کرتا تھا مگر اس وقت اسے اپنی خود کی کیفیت ایک عام آدمی کے جیسے لگ رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

جو اس طرح کی کنڈیشن میں مریض کو دیکھ کر گھبرائے ہوئے ہوتے ہیں۔۔

ان کے ہاتھ پاؤں پھولے ہوتے ہیں ڈاکٹر شاہ زیب بھی اپنی حالت ایک عام آدمی کے جیسی ہی محسوس کر رہا تھا۔ کیونکہ سامنے کوئی مریض نہیں اس کا اپنا شیر جوان یار لیٹا ہوا تھا۔۔

جو اس وقت دنیا عالم سے لا پرواہ بے ہوش پڑا تھا۔۔ ایک ایسا عاشق جو ہزاروں سال میں ایک پیدا ہوتا ہے۔ جسے لوگ رومان شاہ کے نام سے طویل زمانہ تک یاد رکھیں گے۔۔ اس کا ٹریٹمنٹ جاری تھا شاہ میر۔ مرہا۔ احمر سب ہی یہاں پر موجود تھے۔۔۔۔۔

oooooooooooo

میرب!! میرب رومان شاہ تقریباً تین گھنٹے بعد ہوش آیا تھا۔۔ ہوش میں آتے ہی اس کے لبوں سے جو پہلا نام نکلا وہ میرب کا نام تھا۔۔ وہ ہڑبڑا کر ہاسپٹل کے بیڈ سے اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔۔ وہ خالی خالی نظروں سے ہر طرف دیکھ رہا تھا۔۔ میرب کہاں ہے وہ بیڈ سے نیچے اتر کر اپنی چپلیں پہنتے ہوئے بولا تھا۔۔

تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں رومان لیٹ جاؤ شاہ زیب نے آگے بڑھ کر رومان شاہ کو بیڈ پر لیٹانا چاہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ بے قابو سا ہوتا اسے دھکا دے کر پیچھے کرتے ہوئے چاروں اطراف دیکھنے لگا تھا۔ اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ یہاں کیوں ہے۔۔ بی پی پہلے سے کافی کم ہو چکا تھا مگر ابھی تک اس کا بی پی پوری طرح سے کنٹرول نہیں ہوا تھا۔۔

بی پی کے اچھے خاصے تیز ہونے سے رومان شاہ کا پورا جسم ایک تناؤ کا شکار تھا اور اب بھی اسے بیڈ سے اٹھتے ہوئے چکر آرہے تھے۔۔

رومان تمہارا بی پی بہت شوٹ کر گیا تھا ابھی تم میں انڈر ایگز یوشن رہنے کی ضرورت ہے۔ شاہ زیب اور احمر نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔۔ میرب کیسی ہے ان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سوالیاں انداز بولا۔۔ رومان شاہ کے دل و دماغ پر اس وقت صرف میرب چھائی ہوئی تھی احمر اور شاہ زیب کیا بول رہے تھے۔ اس بات اسے کوئی لینا دینا نہیں تھا۔

میں نے پوچھا میرب کیسی ہے۔۔ اب کی بار رومان شاہ چلاتے ہوئے بولا۔

تم دونوں کچھ ایسا مت بولنا کہ میرا دھڑکتا دل بند ہو جائے۔

وہ منہ کھول کر لمبی لمبی سانس فضا میں چھوڑتے ہوئے بول رہا تھا۔ دونوں ہاتھ بیڈ سے ٹکائے سہارا لیے کھڑا تھا۔ کیونکہ چکروں کی وجہ سے اپنے پیروں پر ٹھیک سے کھڑا نہیں ہو پا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ زیب اور احمر اسے بیڈ پر لٹانے کی کوشش کر رہے ہیں۔۔۔ جب کہ وہ ان دونوں کو قریب بھی نہیں آنے دے رہا تھا۔۔

رومان تمہارے گھر اللہ نے ایک خوبصورت سا بیٹا عطا کیا ہے۔۔ احمر نے رومان کا دھیان بٹانے کے لیے پہلے اسے اچھی خبر سنائی تھی۔۔

میں نے پوچھا میرب کیسی ہے۔۔ وہ بھر سے چیخا تھا۔
ہٹو مجھے اس کے پاس جانے دو ان دونوں کو دھکا دیتے ہوئے۔ ایمر جنسی وارڈ سے باہر نکل آیا تھا۔
رومان شاہ نے اپنے ہاتھ پر لگی ہوئی ڈرپ کو اتنی بے دردی سے کھینچ کر اتراکہ خون کی بوندیں فرش پر گرنے لگی تھی۔۔

وہ تیز تیز قدم اٹھتا ہوا دیوار کو تھامتے ہوئے میرب کے پاس جا رہا تھا رومان شاہ کے پیچھے پیچھے احمر اور شاہ زیب بھی بھاگتے ہوئے جا رہے تھے۔۔
www.kitabnagri.com

اس کی حالت ٹھیک نہیں تھی مگر وہ ضدی اتنا تھا کہ جب وہ نارمل حالات میں ہوتا وہ تو تب کسی کی بات نہیں مانتا تھا۔۔ اس وقت تو اس کی میرب کی جان خطرے میں تھی تو رومان شاہ کو روکنا ناممکن تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ زیب نے بامشکل یہ خبر رومان شاہ کو سنائی تھی کیونکہ رومان شاہ اتنا بے قابو ہو رہا تھا اگر وہ لوگ کچھ نہیں بولتے تو وہ خود کو بھی نقصان پہنچا سکتا تھا۔

رومان شاہ جاتے ہی ڈاکٹر چڑھ دوڑا تھا مجھے بتاؤ میرب کیسی ہے کیا کیا تم نے میری میر کے ساتھ خود کو اتنی بڑی ڈاکٹر سمجھتی ہو۔

بتاؤ رومان شاہ چیخا تھا ڈاکٹر رومان شاہ کا انداز اور غصہ لال سرخ آنکھیں دیکھ کر گھبرا گئی تھی۔ اوپر سے وہ ٹھیک سے کھڑا بھی نہیں ہو پا رہا تھا۔ اس کو تھامنے کے لیے شاہ زیب اور احمر نزدیک آئے تو ان کو بھی دھکے دیتے ہوئے پیچھے کر چکا تھا۔

اس وقت رومان شاہ کو پوری دنیا اپنی دشمن لگ رہی تھی اس کی نظریں صرف میرب کو دیکھنا چاہتی تھی۔ میرب محبت میں اس کا دماغ یہ سوچنے سے قاصر تھا کہ یہاں پر جو لوگ کھڑے ہیں ان میں بہت سے رشتے ایسے ہیں جو میرب کے خون کے رشتے ہیں۔۔

رومان شاہ کا دل اس وقت صرف یہ جانتا تھا کہ میرب اس کی ہے۔ اور میرب کی تکلیف صرف اس کا دل محسوس کر سکتا ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس لیے وہ کسی سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا رومان شاہ کی حالت دیکھ کے اس وقت شاہ میر نے ہاتھ کے اشارے سے سب کو پیچھے رہنے کو کہا تھا۔۔

ڈاکٹر منہ کھولو اور مجھے بتاؤ میری میرب کیسی ہے۔۔ ڈاکٹر کی چپ رومان شاہ کو اور تیش دلار ہی تھی

سر میرب کو ما میں چلی گئی ہے ہم نے بہت کوشش کی۔۔۔۔۔ بکو اس بند کرو۔۔ وہ ڈاکٹر کی بات نہیچ میں ہی کاٹا ہو اچیقا تھا۔۔۔۔۔

کوشش کی آپ نے۔۔ کیا میری میرب کی زندگی کوشش پر ٹکی ہوئی تھی۔۔ وہ پھولی ہوئی سانس اور چکراتے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے چیخ کر بول رہا تھا۔۔

ڈاکٹر نے رومان شاہ کو سامنے سے کوئی جواب نہیں دیا۔ کیونکہ وہ رومان شاہ کو بہت قریب سے جانتی تھی۔ رومان شاہ کا اپنی بیوی کے لیے حد سے زیادہ پیار اس کی نظروں سے چھپا ہوا نہیں تھا۔

اس وقت رومان شاہ کی جو کنڈ لیشن تھی، اس سے بھی وہ بہت اچھی طرح سے واقف تھی۔ ورنہ وہ ضرور کہتی کہ زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے وہ تو صرف علاج کر سکتی ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

کہا ہے میری میرب مجھے اس کے پاس جانا ہے رومان شاہ کے پوچھنے پر ڈاکٹر نے دائیں جانب کے پہلے روم کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ وہ روم کے اندر داخل ہوا جہاں میرب کا وجود بے جان ساکت لیٹا ہوا تھا۔۔

شاہ میر نے ہاتھ کے اشارے سے سب کو پیچھے رہنے کو کہا تھا کہ کوئی روم میں نہ جائے۔۔۔
شاہ میر چاہتا تھا کہ کچھ دیر رومان شاہ میرب سے مل کر اپنے دل کا غبار نکالے تاکہ اس کا دل ہلکا ہو تو کچھ سوچنے کے قابل ہو جائے گا۔۔

ورنہ اس طرح تو رومان شاہ کے دماغ کی نسیں پھٹنے تک ہر خطرہ لاحق ہونے لگا تھا رومان شاہ میرب کے پاس پڑی تیزی سے آیا تھا۔۔ وہ بے ہوش ساکت لیٹی ہوئی تھی۔۔ رومان شاہ نے جھک کر بنا ہاسپٹل کے روم کے، اور بنالوگوں کی پرواہ کیے اس کے چہرے کو اپنے لبوں سے چومنا شروع کر دیا۔۔۔

اس کے چہرے پر جھکا اس کے چہرے پر لبوں سے طواف کر رہا تھا۔ وہ اس وقت اپنی ہوش سے بیگانہ دیوانہ سا ہوا جا رہا تھا۔۔۔ رومان شاہ کے آنسو میرب کے چہرے کو بھگور رہے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

میرب پلیر اٹھ جاؤ میں تمہیں کبھی نہیں ڈانٹوں گا۔۔۔ میرب تم جانتی ہو کہ تمہارا شاہ تم سے کتنا پیار کرتا ہے۔۔۔ اسی لیے تم مجھے تنگ کر رہی ہو۔۔۔ پلیر یار تنگ کرنے کے اور بہت طریقے ہیں ایسے میری محبت کو مت آزماؤ۔۔۔ شاہ پل پل گھٹ گھٹ کر مر رہا ہے۔۔۔

میرب میرے ضبط کا امتحان مت لو ایک منٹ سے پہلے اٹھو ورنہ تمہارے ایسے ہوش ٹھکانے لگاؤں گا کہ دوبارہ ایسا مذاق کرنے کی جرات نہیں کرو گی۔۔۔

وہ اس کے چہرے کو چومتے ہوئے پاگلوں کی طرح بولے جا رہا تھا۔ جبکہ میرب ساکت لیٹی تھی۔۔۔ شاہ میر نے آکر اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔ رومان شاہ نے پلٹ کر کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔۔۔

Kitab Nagri

رومان پلیر خود کو سنبھالو میں جانتا ہوں کہ میرب تمہارے لیے کیا ہے مگر یار یہ میری بھی بہن ہے۔۔۔ مجھے بھی بہت عزیز ہے میں نے اس کو بیٹیوں کی طرح پالا ہے۔ مگر اس طرح ہوش حواس کھو دینے سے کچھ ٹھیک نہیں ہو گا۔۔۔ شاہ میر نے کاندھے پر ہاتھ رکھتے سمجھانے کی کوشش کی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ میر اس وقت تمہاری کوئی بھی دلیل نہ مجھے سکون دے سکتی ہے اور نہ ہی میں سمجھ سکتا ہوں مجھے صرف یہ پتہ ہے کہ۔ یہ میری ہے اور صرف میری ہے کسی کا اس پر کوئی حق نہیں ہے آنسوؤں سے بھیگی ہوئی آنکھوں میں لال ڈورے اس کے دل کا درد چیخ چیخ کر بیان کر رہی تھی۔

رومان شاہ۔۔ میر کے ہاتھ کو جھٹکتے ہوئے بولا تھا۔۔۔ شاہ میر اس کی کیفیت سے بخوبی واقف تھا۔ اس لیے اسے کچھ دیر میرب کے ساتھ اکیلے چھوڑ کر باہر نکل آیا۔۔

oooooooooooo

بھائی!! مرہانے رومان شاہ کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر پکارا تھا۔ جو میرب کے پاس اس کے روم میں بیٹھا ہوا تھا اور خالی نظروں سے اس کے ساتھ وجود کو دیکھ رہا تھا۔۔

وہ اس قدر چڑچڑا اور ہو گیا تھا کہ نہ تو وہ خود میرب کے روم سے جانا چاہتا تھا اور نہ ہی اسے یہ گوارا تھا کہ کوئی اور میرب کے پاس آکر بیٹھے بس چند لمحوں کے لیے ہی اسے دیکھنے کوئی روم میں آتا اور نہ ڈاکٹر کے سخت آرڈر تھے کہ روم میں کوئی نہیں جاسکتا۔۔۔

میرب کو آئی سی یو میں رکھا ہوا تھا صرف باہر لگے ہوئے شیشے سے ہی سب لوگ میرب کو دیکھ پاتے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

مگر رومان شاہ کی ایکسٹرا ضد اور ڈاکٹر

شاہ زیب کی سفارش کی بنا پر رومان شاہ کو میرب کے پاس رکنے کی اجازت تھی وہ فل آئی سی یو والے میڈیکل لباس کو پہنے ہوئے 42 گھنٹے میرب کے پاس ہی رہتا تھا۔۔۔

آج میرب کو کوما میں گئے دو مہینے ہو چکے تھے رومان شاہ نے دنیا داری سے تعلق توڑ رکھا تھا۔ ایک طرح سے یہی کہنا مناسب ہو گا کہ رومان شاہ اپنے سینسز میں نہیں تھا پورا پورا دن خاموشی سے بیٹھے ہوئے میرب پہ نظر مرکوز کیے رہتا تھا۔۔۔

اس کے دماغ میں کیا چل رہا تھا کوئی نہیں سمجھ سکتا تھا اس وقت بھی مرہا صرف اسے زبردستی تھوڑی دیر کے لیے باہر لے جانا چاہتی تھی تاکہ وہ کچھ کھالے۔ کھانا تو ایسے تھا جیسے زندگی جینے کے لیے چند لقمے لیتا تھا۔۔۔

اور صرف مرہا تھی جس کی بات تھوڑی بہت رومان شاہ مان جاتا تھا اور نہ اس کے چچڑے پن کی وجہ سے سب اس سے دوری بنا کے رکھتے تھے۔۔۔

کیونکہ رومان شاہ جب زیادہ ہائپر ہوتا تو اس کا بی پی ہائی ہونے لگتا تھا اس وجہ سے رومان شاہ کی صحت کا خیال رکھتے ہوئے صرف اس کے پاس مرہا کو بھیجا جاتا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اپنی بہن کے سامنے کہیں نہ کہیں رومان شاہ نرم پڑ جاتا تھا۔۔

بھائی پلیز میں کھانا بنا کر لائی ہوں آکر تھوڑا سا کھا لیجئے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے آنکھوں میں نمی لیے مرہانے رومان شاہ سے کہا تھا۔۔

دونوں ہاتھ کی انگلیاں ایک دوسرے میں پھنسائے ہوئے اپنی ٹھوڑی کے نیچے رکھے ہوئے بیٹھا تھا۔۔

مرہانے ابھی بھوک نہیں ہے۔ چہرے پر اسی رنگت میں پلاہٹ لہجے بیزاری کے ساتھ بولا تھا۔۔
بھائی جب کھائیں گے تو بھوک لگ جائے گی۔ پلیز بھائی میری خاطر وہ بڑے پیار سے بول رہی تھی
رومان شاہ کا ہاتھ تھامتے ہوئے زبردستی مرہانے رومان شاہ کو اپنے ساتھ باہر لے جا رہی تھی۔۔

Kitab Nagri

وہ اپنی بہن کا مان نہیں توڑ سکتا تھا اس کے ساتھ باہر گیا مرہانے کھانا بنا کر لے کر آئی تھی شاہ میر اور مرہانے اس کے ساتھ بیٹھ کر ویٹنگ روم میں کھانا کھایا اور زبردستی رومان شاہ کو بھی کھلایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بھائی پلیز آپ ایک بار اپنے بیٹے سے ملیں تو صحیح مرہا بے بی کو ساتھ لے کر آئی تھی۔ رومان شاہ کے گھر خدا نے بہت پیار سا بیٹا دیا تھا جسے 24 گھنٹے نرسنگ ہوم میں رکھنے کے بعد ان کے حوالے کر دیا گیا تھا کیونکہ بچہ ماشاء اللہ بالکل ٹھیک تھا۔

بچے کی ذمہ داری مرہا اور شاہ میر اور اس کے نانائانی کے پاس تھی وہی اس کو سنبھال رہے تھے۔۔۔ میرب کو ما میں تھی اور رومان شاہ اپنے سینسز میں نہیں تھا وہ بچے کو نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔ ایسا نہیں تھا کہ اسے اپنی اولاد سے لگاؤ نہیں تھا مگر وہ اپنے بیٹے کو مکمل ہو کر میرب کے ساتھ دیکھنا چاہتا تھا۔۔

اس بچے کے لیے میرب کتنی ایکساٹڈ سی وہ سب کچھ رومان شاہ کی آنکھوں سے چھپا ہوا نہیں تھا۔۔۔

مرہا تم اس چھوٹے سے وجود کی کیوں بار بار مجھ سے توہین کرواتی ہو تم جانتی ہو کہ جب تک میرب ٹھیک نہ ہو میں نہیں دیکھوں گا۔۔۔ یہ بچہ میری نہیں یہ میرب کی خواہش تھی۔۔۔

اور مجھ سے پہلے میرب کو دیکھنے کا حق ہے۔۔۔ میں اس کو دیکھوں گا پیار بھی کروں گا یہ میری اولاد ہے۔۔۔ ہم دونوں مل کر دیکھیں گے۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ نے ہمیشہ والا جواب دیا تھا۔۔ ٹھیک ہے بھائی جیسے آپ کی مرضی ہے۔۔۔ بے بی کو اپنے سینے سے لگائے ہوئے مرہانے ہارماننے والے انداز سے کہا کیونکہ یہ جواب رومان شاہ اسے پہلے بھی کئی بار دے چکا تھا۔۔

شاہ میر اور مرہا کچھ دیر رومان شاہ کے پاس بیٹھے رہے اور اس کے بعد بے بی کو لے کے گھر کے لیے نکل پڑے رومان شاہ مغرب کی نماز ادا کرنے کے لیے ہاسپٹل کی مسجد میں گیا۔۔

اور وہاں سے سیدھا واپس میرب کے روم میں روٹین کے مطابق زندگی جیسی ایک جگہ پہ رک سی گئی تھی۔۔۔

oooooooo

ہائے مہر مہ اب ہم کیا کریں آج تو میڈ بھی نہیں آئی ہے۔ اور باہر کتنی بجلی کڑک رہی ہے۔ مہرباں مجھے تو بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔ تمہیں بھی ڈر لگ رہا ہو گا۔

Posted On Kitab Nagri

میرے خیال سے ہمیں تمہارے باپ کے کمرے میں چلا جانا چاہیے۔ ویسے تو تمہارے بابا بہت کھڑوس ہیں، خود سے انہوں نے کبھی ہمیں اپنے کمرے میں آنے کی آفر نہیں دی۔۔ چلو کوئی بات نہیں ہم تھوڑے ڈھیٹ بن کر ان کے روم میں چلے جاتے ہیں۔۔

احمر کی والدہ اپنے روم میں سو رہی تھی ان کے پاس ایک خاص میڈ چوبیس گھنٹے رہتی تھی۔۔ جو ان کا خیال رکھتی تھی۔ اور جو میڈ مہرمہ کے پاس ہوتی تھی آج اس کے گھر میں کوئی ایمر جنسی تھی جس کی وجہ سے وہ نہیں آئی تھی۔ اور ماہی مہرمہ کے روم میں اکیلی تھی۔۔۔

جب سے ماہی کی شادی احمر سے ہوئی تھی شاید اللہ تعالیٰ اس پر بہت زیادہ مہربان ہو گیا تھا۔۔ احمر کو ہر ایک سے دوسرے پروجیکٹ میں کامیابی مل رہی تھی۔ گھر میں پیسے کی ریل پیل ہو گئی تھی۔ اتنی ترقی تو احمر نے اتنے سالوں میں نہیں کی تھی جتنی اس نے ان دو مہینوں میں کی ماشاء اللہ وہ جس پروجیکٹ میں ہاتھ ڈال رہا تھا اللہ تعالیٰ اسے کامیابیاں عطا کر رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

یہاں تک کہ احمر سوچنے پر مجبور ہو گیا تھا کہ کیا ماہی اس کے لیے اتنی لکی ثابت ہوئی ہے۔۔ کیونکہ یہ تو سچ تھا کہ رزق ہمیشہ عورت کے نصیب میں ہوتا ہے اور ماہی کے نصیب احمر کے ساتھ جڑتے ہی احمر کی قسمت کا ستارہ جگمگا اٹھا تھا۔۔

احمر کی زندگی میں خوشیاں زبردستی آچکی تھیں۔۔ ماہی کی بے تکی باتیں ماہی کی بچگانہ حرکتیں احمر کو مسکرا نے پر مجبور کر دیتی تھیں۔۔

مہر مہ سے تو وہ اتنا پیار کرتی تھی کہ کبھی کبھی تو احمر یہ بھول ہی جاتا تھا کہ مہر مہ ماہی کی سگی بیٹی نہیں ہے



اپنی امی جان کو بھی وہ پہلے سے بہت زیادہ خوش محسوس کرتا تھا۔۔ اکثر مہر مہ کو لے کر ماہی اس کی والدہ کے روم میں چلی جاتی اور گھنٹوں بیٹھی اپنی بچگانہ باتوں سے ان کا دل بہلاتی رہتی تھی۔۔۔

آسان لفظوں میں یہ کہ گھر میں ہر طرف رونقیں ہی رونقیں لگی رہتی تھیں اور اس کی وجہ ماہی تھی اس کا چنچل پل اس کی لا ابالی والی عمر نے گھر کا ماحول بدل کر رکھ دیا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

گھر سے اداسیوں کا ڈیرا ختم اور خوشیوں کا بسیرا ہو چکا تھا۔۔۔ احمر اپنے روم میں سوتا تھا جب کہ ماہی مہرہ اور میر کے ساتھ سوتی تھی۔۔

مگر ماہی اکثر مہرہ کو لے کر خود سے ہی احمر کے روم میں چلی جاتی تھی۔ ماہی کا یوں مہرہ کو لے کر اس کے روم میں آنا احمر کو بہت اچھا لگتا تھا مگر احمر ماہی سے کبھی بھی اس بات کا اظہار نہیں کرتا تھا۔۔۔
ماہی کو یہ بات بری لگتی تھی مگر پھر بھی وہ روز محرمہ کو لے کر احمر کے آنے کے بعد اس کے روم میں ضرور جاتی تھی اس کے بعد مہرہ کے ساتھ مہرہ کے روم میں آکر سو جاتی تھی۔۔۔

ان کے بیچ میں ابھی فاصلے برقرار تھے مگر ماہی کی بچکانہ حرکتیں احمر کے دل میں دستک دے کر دروازہ کھول چکی تھی۔
www.kitabnagri.com

اب اکثر احمر کی نظر ماہی کو ڈھونڈتی تھی احمر کو مہرہ اور ماہی کا انتظار ہوتا تھا اپنے روم میں آنے کا۔۔ اور آج تو ماہی نے مہرہ کے ساتھ احمر کے روم میں سونے کا ارادہ بنالیا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

کیونکہ ماہی کو روم میں اکیلے ڈر لگ رہا تھا اور اوپر سے باہر تیز بارش اور بجلی کڑک رہی تھی۔ وہ زیادہ تر تو ہوٹل میں رہتی تھی مگر جب کبھی گھر جاتی تو وہاں پر بھی اس کی ایک پرانی ملازمہ تھی۔ جو ماہی کے پاس سو جاتی تھی۔۔۔ وہ احمر کو مل کر تو پہلے ہی آچکی تھی۔۔۔

اب دوبارہ سے اس کے روم میں مہر مہ کو لے کر جاتا رہی تھی مگر دل میں بہت سے سوال تھے کہ وہ کیا سوچے گا۔۔۔

oooooooo

احمر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے ہوئے بیٹھا تھا۔ لیپ ٹاپ کو اپنی گود میں رکھے ہوئے کوئی پروجیکٹ بنا رہا تھا۔۔

آج کل قسمت کی دیوی اس پر بہت مہربان تھی تو کام بھی بہت زیادہ ہو چکا تھا۔۔

اکثر اسے گھر آکر بھی کام کرنا پڑتا تھا اب بھی وہ بیٹھا ہوا ایک پروجیکٹ تیار کر رہا تھا۔۔

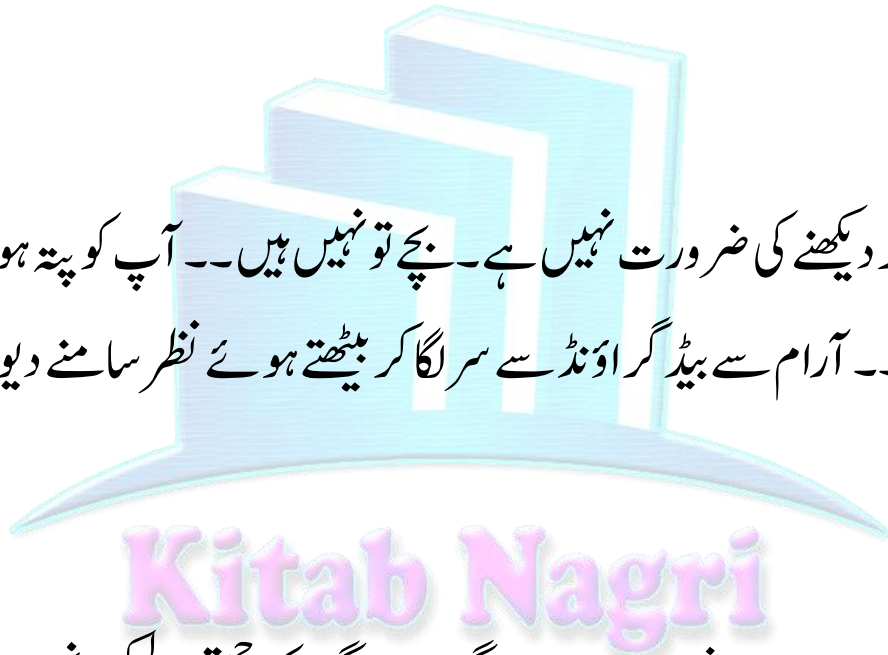
جب ماہی نے آکر دھاڑ سے دروازہ کھولا اور روم کے اندر داخل ہوئی وہ روم میں تو اکثر اسی طرح سے آتی تھی بنا کھٹکھٹائے مگر وہ ٹائم یہ نہیں ہوتا تھا اس وقت تقریباً رات کے دس بج رہے تھے۔ اور وہ اس وقت کبھی احمر کے روم میں نہیں آیا کرتی تھی۔۔۔ احمر نے لیپ ٹاپ سے نظریں اٹھا کر دروازے کی جانب سے آتے ہوئے طوفان کی جانب دیکھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

مہرمہ کو اپنے سینے سے لگائے بچوں کی طرح بلڈ پر گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے سکروں کر کے سیدھی ہو گئی۔ اور مہرمہ کو بیڈ پر لیٹا دیا۔۔۔

احمر کو کچھ سمجھ میں نہیں آیا تھا آئی برو اٹھا کر اشارے سے پوچھا کہ اس وقت وہ یہاں کیا کر رہی ہے۔۔۔

ایسے آئی برو اچکا کر دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بچے تو نہیں ہیں۔۔ آپ کو پتہ ہونا چاہیے کہ بار کتنی بارش ہو رہی ہے۔۔ آرام سے بیڈ گراؤنڈ سے سر لگا کر بیٹھتے ہوئے نظر سامنے دیوار کر مر کو زکر کے کہا۔۔



ہاں مجھے پتہ ہے کہ باہر بہت بارش ہو رہی ہے، مگر ہماری گھر کی چھتیں لکیچ تو نہیں ہیں۔ احمر نے لیپ ٹاپ کو سلیپنگ موڈ پر لگاتے ہوئے پوری طرح سے ماہی کی طرف متوجہ ہو کر کہا۔۔

ہاہا ویری فنی میں نے کب کہا کہ چھتیں لیک ہو رہی ہیں۔ باہر بہت زیادہ بجلی کڑک رہی ہے اور مہرمہ کو بہت زیادہ ڈر لگ رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس لیے میں مہرمہ کو لے کر یہاں پر آگئی آپ پریشان نہیں ہو ہم لوگ ایڈ جسٹ کر لیں گے۔ وہ اپنی تیز زبان سے خود ہی سوالوں کے جواب دیتے جا رہے تھی۔۔

احمر کو سمجھ آ گیا کہ ماہی کو ڈر لگ رہا ہے۔ وہ اس لیے مہرمہ کو لے کر اس کے روم میں سونے آئی ہے وہ جانتا تھا کہ آج میڈ نہیں آئی تھی۔۔

ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ ماہی نے اگلا پوائنٹ بھی خود ہی سمجھا دیا۔ آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے آپ آرام سے نیچے میٹرس پر سو جائیں میں اور مہرمہ بیڈ پر ایڈ جسٹ کر لیں گے۔۔

واٹ!! احمر شاکنگ ہو کر دیکھتے ہوئے کہا۔۔

جی ہم لوگ ایڈ جسٹ کر لیں گے۔ ایسے احسان کرنے والے انداز سے بتا رہی تھی جیسے کہ محرمہ کو لے کر وہ صوفے پر سونے والی تھی۔ جہاں پر وہ ایڈ جسٹ کر سکتی تھی۔۔

احمر کو اس کی بات پر ہنسی آنے لگی تھی۔۔ اب ماہی اپنا فرمان بتا چکی تھی اس لیے احمر اٹھ کر لیپ ٹاپ کو شٹ ڈاؤن کرتے ہوئے۔۔

اٹھ کر صوفے پر لیٹ گیا اور ماہی مہرمہ کو لے کر بیڈ پر سو گئی احمر صوفے پر ان کفٹیل پوزیشن میں سو رہا تھا اس لیے اسے نیند نہیں آرہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ ماہی مہر مہ کو اپنے سینے پر لٹائے ہوئے خراٹے مار کر سو رہی تھی مہر مہ رونے لگی تھی۔ جس کی وجہ سے ماہی نے اسے اپنے سینے پر لٹاتے ہوئے تھپتھپایا تو وہ وہیں سو گئی تھی۔۔۔

نیند میں ماہی خود پر سے کم ل ہٹا چکی تھی۔۔۔ ٹھنڈی کا موسم ہو رہا تھا احمر جو صوفے پر لیٹا ان کو دیکھ رہا تھا ماہی سوئی ہوئی بہت خوبصورت لگ رہی تھی شاید احمر نے پہلی بار ماہی کو اتنے قریب سے ایک الگ نظریے سے دیکھا تھا۔۔۔

وہ ہر لحاظ سے بہت خوبصورت تھی چھوٹی چھوٹی نین نقش باریک باریک ہونٹ چھوٹی سی تیکھی ناک کھلتی ہوئی رنگت وہ نامیک اپ کے بھی بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

احمر صوفے سے اٹھ کر اس کے قریب ہوا اور کمر ان دونوں ڈال کر کور کرنے لگا تھا کہ ان کو ٹھنڈ نہ لگ جائے اسی دوران ماہی کی آنکھ کھل گئی تھی۔۔۔

کک۔۔کک۔۔ کیا کر رہے تھے آپ میرے ساتھ۔۔۔ وہ ہڑبڑا کر آنکھیں کھول کر بولی تو احمر ڈر گیا تھا ایک دم اس کی آواز پر۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

محترمہ کچھ نہیں کر رہا تھا تم لوگوں کے اوپر بلیسٹ ڈال رہا تھا تا کہ تم لوگوں کو ٹھنڈ نہیں لگ جائے احمر نے صفائی دیتے ہوئے کہا جیسے کوئی چوری پکڑی گئی ہو۔۔۔

اچھا چلو ٹھیک ہے پھر دے دیجیے اچھی طرح دیجیے گا تا کہ دوبارہ نہ اترے وہ آنکھیں بند کر کے کروٹ لیتی ہوئی مہر مہ کو اپنے ساتھ باہوں کے دائرے میں لے کر لیٹ گئی۔۔۔
اور آرڈر پاس کر چکی تھی کہ احمر اس کے اوپر کمبل اچھی طرح سے ڈال دے۔۔۔
احمر نے نفی میں سر کو ہلایا۔ ہلکی سی مسکراہٹ اس کے لبوں پر بکھر گئی۔ احمر کمبل ان کے اوپر ڈالتے ہوئے وہ واپس جا کر اپنی جگہ پر لیٹ گیا۔۔۔

دونوں ہاتھ سینے پر باندھے وہ لیٹا ہوا کچھ دیر کروٹ دوسری جانب لے کر سوئی ہوئی ماہی کی جانب دیکھتا رہا۔۔۔
www.kitabnagri.com

آج پہلی بار اسکے دل نے ماہی کے لیے ایک الگ سی فیلنگ کو محسوس کیا تھا وہ سوچتے ہوئے گہری نیند میں چلا گیا تھا۔۔۔

oooooooooooo

Posted On Kitab Nagri

شفا!!

شفا!!

عاصم شاہ شفا کو ڈھونڈتا ڈھونڈتا اپنے روم میں آیا تھا۔ واش روم سے گرتے ہوئے پانی کی آواز سے وہ سمجھ چکا تھا کہ شفا واش روم میں ہے۔ شاور کی تیز آواز میں شاید اس نے عاصم شاہ کی آواز نہیں سنی تھی۔

اسی لیے کوئی جواب نہیں آیا۔ عاصم شاہ اور شفا کو لاہور میں آئے ہوئے تقریباً دو مہینے ہو گئے تھے۔ شفا گھر والوں کے ساتھ کافی گھل مل گئی تھی گھر میں ایک عاصم شاہ کی ماں تھی۔۔
اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

عاصم شاہ کے والد کا انتقال ہو چکا تھا اور ایک عاصم شاہ کا چچا اور چچی تھی عاصم شاہ مہک کے بعد گھر کا اکلوتا بچہ رہ گیا تھا۔۔۔

اس لیے سب نے شفا کو خوشی خوشی قبول کر لیا۔۔۔ عاصم شاہ نے شفا کے بارے میں زیادہ کچھ نہیں بتایا تھا بس یہی کہا کہ اس کے ماں باپ بیرون ملک رہتے ہیں۔۔۔

اور اس نے شفا سے لو میرج کی ہے۔ اور رومان بھائی شادی میں شامل تھے۔۔ وہ شفا کی عزت پر کسی بھی طرح کی آنچ نہیں آنے دینا چاہتا تھا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

گھر میں ویسے ہی خوشیوں کی بہت کمی تھی شفا نے بھی گھر والوں کو کھلے دل سے قبول کیا۔۔ بس اکثر وہ اپنی ماں اور بھائی کو یاد کر کے عاصم شاہ کے سامنے رو دیتی تھی۔۔۔

عاصم شاہ کے پاس فی الحال اسے تسلی دینے کے لیے بھی الفاظ نہیں تھے کیونکہ اس نے شاہ میر سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اس کو کبھی بھی اس کے گھر والوں سے نہیں ملوائے گا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور وہ وعدہ نہیں توڑ سکتا تھا مگر اپنی طرف سے اس نے شفا کو کبھی کوئی تکلیف نہیں دی تھی۔۔۔
پھر بھی شفا کے آنکھوں میں آنسو دیکھ کر دو چار بار اس کی ماں اور بھائی سے اس نے فون پر بات کروائی
تھی۔۔۔

مگر اس کے باپ سے نہ تو وہ خود بات کرنا چاہتی تھی نہ ہی عاصم شاہ نے بات کروائی۔۔۔
وہ اپنے شوز اتار کر سٹینڈ پر رکھ رہا تھا جب واش روم کا دروازہ کھلا اور وہ سر پر ٹاول لپیٹتے ہوئے واش روم
سے باہر آئی تھی۔۔۔

دوپٹے سے بے نیاز اس کا خوبصورت سرپے کو دیکھ کر عاصم شاہ نے گہری نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔
وہ مسکرایا تھا شفا کی عادت تھی کہ وہ جب بھی عاصم شاہ کی غیر موجودگی میں شاور لیتی تو اکثر وہ ایک
کھلی سے گلے والی شرٹ اور ٹراؤزر پہن کر باہر آتی تھی۔۔۔
www.kitabnagri.com
باہر آکر اچھی طرح بالوں کو خشک کر کے اس کے بعد کپڑے چینج کرتی تھی آج بھی اسے اندازہ نہیں
ہوا تھا کہ عاصم شاہ کے آنے کا وقت ہو چکا ہے۔

شرٹ کافی لوز تھی جو اس کے جسم پر بھاگ رہی تھی۔ اور ٹی شرٹ کا گلا بہت زیادہ ڈیپ تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

عاصم شاہ کو ایک دم روم میں دیکھ کر وہ ہڑبڑا گئی تھی۔۔ شرم سے اس کا چہرہ لال ہو گیا تھا اپنی حالت اور عاصم شاہ کی گہری نظر دیکھ کر۔۔

اس پہلے کہ وہ اپنے ارادے میں کامیاب ہوتی۔۔ عاصم شاہ نے دو ہی قدموں میں اس تک کا فاصلہ طے کیا۔۔

اس کی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے اپنی جانب کھینچتے ہوئے سینے سے لگالیا۔۔

وہ واش روم میں واپس جا کر بند ہونے کی نیت رکھتی تھی۔۔ کیا کرنے والے تھی میڈم بھاگ کر واش روم بند ہونا چاہتی تھی۔۔

اس کی خوبصورت سراپے کو گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے عاصم شاہ مسکرا رہا تھا۔۔۔
پلیز مجھے چینج کر لینے دیں میں پھر آپ سے بات کرتی ہوں۔۔۔

وہ شرم سی لال ہوئی تھی۔۔

عاصم شاہ کے ہاتھ اس کی کمر پر سخت ہوئے تھے۔ اس کے بھگے بھگے وجود کی خوشبو عاصم شاہ کو بہکاتے ہوئے اس کے قریب جانے پر مجبور کر رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

عاصم شاہ نے اس کے سر پر لیٹے ہوئے ٹاول کو کھول کر دور کیا تھا۔ اس کے گیلے گیلے بال اس کی کمر پر بکھر گئے تھے ڈیپ گلے سے اس نے اندر جھانکا۔ وہ شرم سے لال ہو گئی تھی۔۔

اسے عاصم شاہ سے اتنی بے باکی کی امید نہیں تھی۔ ڈیپ لٹکا ہوا گلاسیدھا اس کے دلکش سراپے تک جا رہا تھا۔۔ وہ اس کے گلے پر جھکنے لگا تھا ہاتھ اس کی کمر پر سختی سے باندھ رکھے تھے۔ وہ چاہ کر بھی اس کی گرفت سے نکل نہیں سکتی تھی۔۔

عا۔۔۔ عاصم پلیز!! وہ حیا سے لال ہوتی ہوئی عاصم شاہ کے کاندھوں پر ہاتھ رکھ پیچھے کودھکنے لگی تھی اس کی کمر پر زور ڈالتے ہوئے اور بھی قریب کر لیا تھا۔

www.kitabnagri.com

کیا نہیں مئی لو چہرہ اوپر اٹھاتے ہوئے بولا تھا۔ پلیز مجھے چینیج کرنے دیں۔ وہ بنا عاصم شاہ کی طرف دیکھے بول رہے تھی۔

کیوں چینیج کرنے ہے کپڑے!! زو معنی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اپنا مردانہ بھاری ہاتھ اس کی گردن پر رکھ کے ہاتھ کی عدت اسکے چہرے پر آتے جاتے حیا کے رنگ دیکھ مسکرا رہا تھا۔۔

عاصم یہ کیسا سوال ہے ظاہر سی بات ہے میرے کپڑے ٹھیک نہیں اس لیے بدلنا چاہتی ہوں۔۔
عاصم شاہ کی نظروں میں دیکھے بغیر جواب دیا۔۔

عاصم شاہ کی خمار دار نظروں سے وہ بچنا چاہ رہی تھی۔۔ مائی لو تمہارے کپڑے بہت اچھے ہیں ایسے ہی کپڑے مجھے روم میں پہن کر دکھایا کرو۔۔ وہ اس کے کان پر جھک کر سرگوشی کرتے ہوئے بولا۔۔

عاصم آپ بہت بے شرم ہیں۔۔ وہ عاصم شاہ کی سرگوشی سے لال ہوتی۔ اسے کے سینے میں سر چھپا گئی۔۔

Kitab Nagri

ہم جانتا ہوں کہ میں بہت بے شرم ہوں۔۔ اگر میں اتنی بے شرمی نہ دکھاؤں تو لڑکی تم تو ہمارے بیچ کی دیوار کبھی ٹوٹ نہیں نہ دو۔۔

اسے گھماتے ہوئے اس کی پشت پر اپنا سینہ لگا چکا تھا۔ ہاتھ اس کی شرٹ کے اندر سے ڈالتے ہوئے اس کے پیٹ کو سہلا رہی تھے۔

Posted On Kitab Nagri

لب اس کی گردن کی سائیڈ پر رکھ گرم نرم لمس چھوڑنے لگا تھا۔

وہ آنکھیں بند کیے ہوئے عاصم شاہ کی گرفت میں کھڑی تھی ادھر ادھر بھاگنے کا فائدہ نہیں تھا۔

عاصم شاہ کی بہکی نظروں کا تقاضا سمجھ چکی تھی۔ جسے پورا کیے بنا وہ اسے کسی صورت نہیں جانے دیتا۔۔۔

وہ خود کو اس کے سپرد کرتی ہوئی ساکت ہو چکی تھی۔

عاصم شاہ کے لب اس کی گردن پر گرم نرم لمس چھوڑتے ہوئے سخت پیڑ کی چپن بھی محسوس کروا رہے تھے۔۔ وہ د بھی د بھی آواز میں سسکیاں بھرنے لگی تھی۔

۔ شرٹ کے اندر سے ہاتھ پیٹ سے اوپر کی جانب جاتے ہوئے دل والے مقام پر نرمی سے سختی تک کا سفر طے کرنے لگے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس کی سسکیوں میں تیزیاں آنے لگی تھی اسے گھماتے ہوئے رخ اپنی جانب کیا۔ لب اس کی پنکڑیوں پر رکھے اس کی پنکھڑی کو قید کر گیا نمی کو چوستے ہوئے وہ مزید بہک چکا تھا۔۔۔

عاصم شاہ کی سانسیں تیز ہونے لگی تھی اسے کمر دونوں جانب ہاتھ رکھ کر اوپر کواٹھاتے ہوئے بیڈ کے جانب لے آیا تھا۔۔۔

خود بیڈ پر بیٹھ کر اسے اپنی تھانز پر بیٹھا چکا تھا۔ شفا تیز رفتار سے اپنے دونوں ہاتھ اس کے کاندھوں پر رکھے ہوئے تھی۔

عاصم شاہ اس کے ڈیپ گلے پر جھکا اور جھکتے چلا گیا تھا۔ ٹیپ گلے پر رکھے ہوئے عاصم ہونٹوں کی حدت سے شفا کی سانسیں مزید تیز ہونے لگی تھی۔ وہ آنکھیں بند کی تیز تیز سانسیں لے رہی تھی وہ اپنے ہونٹوں پر اس کے دل کی دھڑکنوں محسوس کرتے ہوئے وہ بہکتا جا رہا۔۔۔

شرٹ دامن سے اوپر کی طرف کرچکا تھا عاصم شاہ کی بے باک لب اس کی خوبصورت رانائیوں کو لبوں سے چومتے ہوئے اسے سسکیاں بھرنے پر مجبور کر رہے۔

وہ اپنے نرم گرم ہونٹ دل والے مقام پر رکھے نمی کو تیزی سے اپنے اندر انڈلنے لگا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ تکیے کی دونوں سائیڈ مٹھیوں سے پکڑے ہوئے سر کو ادھر ادھر کر رہی تھی۔ اس کی ٹانگوں کے اندر اپنی ٹانگیں الجھاتے ہوئے ٹانگوں کو پین کر چکا تھا۔ اسے اپنے پیار کی بارش میں بگوتے ہوئے۔ اپنے منہ زور جزباتوں کو سکون دے رہا تھا۔

عاصم شاہ اس کی سسکیوں سے مزید بکنے لگا تھا۔ وہ عاصم شاہ کی مضبوط باہوں میں بکھرتی جا رہی تھی۔ پوری طرح سے محبت کی طوفانی بارش اس کے نازک سے وجود پر برسا کر اس خود میں سمیٹے ہوئے لیٹا تھا۔

کہ باہر کا دروازہ کھٹک اٹھا تھا۔

کون!! عاصم شاہ ابھی محبت کے کچھ اور پر سکون لمحے شفا کے ساتھ گزارنا چاہتا تھا ایسے میں دروازہ کھٹکنا عاصم شاہ کو بڑا ناگوار گزارا۔۔۔ باہر سے نوکرانی کھانے پر آنے کا بول کر جا چکی تھی۔۔۔ اب ہٹیں اور چھوڑیں مجھے جا کر فریش ہونا ہے۔۔۔

بنان وقت اور ٹائم دیکھیں آپ کا رومینس شروع ہو جاتا ہے۔ شفا اپنے شرمائے ہوئے چہرے سے عاصم شاہ کو ڈانٹتے ہوئے دور کر رہی تھی۔۔۔

اس کی معصوم سی ڈانٹ پر عاصم شاہ کے لب مسکرائے تھے۔۔۔

مائی لورومینس کا کوئی ٹائم نہیں ہوتا جب بھی آپ کا محبوب سامنے ہو آپ رومانس شروع کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

ایسا ابھی تک کوئی رول پاس آؤٹ نہیں ہوا جس کو مد نظر رکھ کر رومانس کا ٹائم مقرر کیا جائے۔۔ وہ شفا کو اپنی گرفت میں لیتے ہوئے اس کے گردن پر جھکا ایک بار پھر لمسوں کی حدت سے اسے تڑپا رہا تھا

--

شفا اس کی بدلتی ہوئی ڈون کو دیکھ سے دھکے دیتے ہوئے خود سے دور کر کے بھاگ کر بیڈ سے اتری تھی

--

آپ میں صبر نام کی کوئی چیز ہے بھی یا نہیں!! وہ غصے اور شرماءٹ کی ملی جلی کیفیت سے بول رہی تھی۔ اٹھتے ہوئے اس نے ہوشیاری سے پاس رکھی ہوئی چادر کو کھینچ کر خود پر لپیٹ لیا۔

بتاتا ہوں وہ بیڈ کی دوسری جانب سے اٹھ کر اسے پکڑنا چاہتا تھا۔ وہ بھاگ کر واش روم میں جا کر دروازہ بند کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔

عاصم شاہ نے دروازے کو کہ بیچ میں ہاتھ رکھے اس کی اس ارادے کو ناکام بنا دیا تھا۔
عاصم پلیز دروازہ چھوڑے!!!

نہیں چھوڑوں گا تم زور سے بند کرو کوئی بات نہیں زیادہ سے زیادہ میرا ہاتھ زخمی ہو گا۔

وہ اسے ایمو شنل بلیک میل کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جب کہ اچھی طرح سے جانتا تھا کہ شفا ایسا کبھی نہیں کرے گی۔۔

آخر اس کی امید کے مطابق ہوا وہ دروازہ کھول کر واش روم کے اندر داخل ہو چکا تھا۔۔
اس کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا تھا وہی ہو رہا تھا جو سوچ کر وہ واش روم کے اندر داخل ہوا تھا
ہ۔۔ عاصم پلیر نہیں! وہ قدم پیچھے کو لے جاتی ہوں خود کو چادر میں لپیٹے منمنا کر بول رہی تھی۔۔
وہ مسکراتا ہوا گہری نظروں سے دیکھ کر ایک کے قدم اس کی جانب بڑھا رہا تھا۔۔
پیچھے ہٹتے ہٹتے وہ واش ٹپ میں کرنے لگی تھی۔۔ اس کی کمر پر ہاتھ رکھتے اسے عاصم شاہ نے تھام لیا تھا
۔۔

باتھ ٹپ نیم گرم پانی سے بھرا ہوا تھا جس میں خوشبودار چھاگ کے بلبے اڑ رہے تھے۔
شفا باہر نکلتے ہوئے باتھ ٹپ کا پانی آن کر کے آئی تھی۔ تاکہ جب تک عاصم شاہ آئے تو اسے باتھ ٹپ
ریڈی ملے۔۔۔
www.kitabnagri.com

اسے کیا پتہ تھا کہ عاصم شاہ اسے بھی اپنی شدتوں سے توڑ کر واپس اپنے ساتھ لے آئے گا۔
عاصم شاہ اس کا ہاتھ نرمی سے پکڑتے ہوئے خود باتھ ٹپ کے اندر کھڑا ہو گیا۔
اس کی کمر پر دونوں جانب سے ہاتھ رکھ کر اسے بھی بات ٹپ میں لا چکا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ نفی میں سر ہلارہی تھی چادر کو اس کے گرد سے ہٹاتا ہوا دور کر چکا تھا۔ وہ خود کو چھپاتی ہوئے اس کے سینے سے لگی پانی میں بیٹھ چکی تھی۔۔

وہ اس کو اپنے سینے پر لیٹاتے ہوئے اس کی مخملی قمر پر چھاگ مل رہا تھا۔ اپنے اس کے کاندھے پر رکھ کر چوم رہا تھا۔ وہ ایک بار بھر اس کی جان کو مشکل کرنے کی پوری تیاری کر چکا تھا۔۔

ہاتھ اس کے پورے وجود کی رعنائیوں پر اپنی بے باقیاں دکھا رہے تھے۔ ایک بار پھر ہاتھ ٹپ کے اندر شفا کی سسکیاں اٹھ رہی تھیں۔۔۔

وہ تو جیسے سن ہی نہ رہا ہوا اپنے دھن میں مست محبت کی بارش کرتے ہوئے اس کے لبوں پر لب رکھ کر چومتے ہوئے۔ اس کی سسکیاں تک رو چکا تھا۔

Kitab Nagri

ooooooooo,

میرب بس کرویار اب اور کتنا اپنے شاہ کے صبر کا امتحان لوگی؟

مجھے میری زندگی بے معنی لگنے لگی ہے جب سے تم اس ہاسپٹل کے بیڈ پر آکر لیٹ گئی ہو۔۔

رومان شاہ میرب کا ہاتھ تھام کر پاس رکھی ہوئی چیئر پر بیٹھا ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میرب ڈاکٹر کہتے ہیں کہ تم سن سکتی ہو بس بول نہیں سکتی اگر سن سکتی ہو تو سنو میری تڑپ کو میرب جس بچے کے لیے تم نے خود کو اتنی بڑی مصیبت میں ڈال دیا وہ ماشاء اللہ بالکل ٹھیک ہے منتظر ہے وہ اپنی ماں کا۔۔

اس معصوم جان نے پچھلے دو مہینوں سے اپنے ماں باپ کی شکل تک نہیں دیکھی۔۔ میرب جب تک تم ٹھیک نہیں ہوگی میں دیکھوں گا بھی نہیں۔۔
میں ہمارے بچے کو تمہارے ساتھ دیکھنا چاہتا ہوں۔۔

جس کے لیے میری میرب نے خود کو زندگی اور موت کے بیچ میں لٹکا دیا۔ اس خوشی کو رومان شاہ کو اکیسے دیکھنے کا حق نہیں ہے۔۔

میرب کا ہاتھ پکڑ کر اپنے لبوں سے لگاتے ہوئے رومان شاہ کی خوبصورت آنکھوں میں نمی تھی۔ اپنے دونوں ہاتھوں کے بیچ میں میرب کے نازک سے ہتھیلی کو تھامے لبوں سے لگا کر بیٹھا ہوا بول رہا تھا۔۔
رومان شاہ اسی طرح گھنٹوں بیٹھ کر میرب سے باتیں کرتا رہتا تھا۔ میرب کی خاموشی رومان شاہ سے برداشت نہیں ہوتی تھی وہ بہت مس کرتا تھا میرب کے اس چنچل مزاج کو جو رومان شاہ کے لاکھ روکنے پر بھی اپنی بچکانہ حرکتیں ہمیشہ کرتی رہتی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ ترس گیا تھا میرب کی آواز سننے کے لیے۔ کیسے وہ گھنٹوں رومان شاہ سے کسی ایک کی مدد پر بحث کرتی تھی۔۔

اس کے پاس ہزاروں باتیں ہوتی تھی رومان شاہ سے کرنے کے لیے مگر اب پچھلے دو مہینوں سے میرب کی آواز تک سننے کے لیے رومان شاہ ترس گیا تھا۔۔

اکثر جب میرب کی آواز کو بہت مس کرتا تو اپنے فون پر میرب کی وائس ریکارڈنگ سننا تھا۔ رومان شاہ کے موبائل پر ہر وقت ریکارڈنگ اکیٹو ہوتی تھی۔ جس کی وجہ سے میرب کی ہر کال رومان شاہ کے پاس ریکارڈ تھی۔۔

وہ میرب کی آواز سن کر پاگلوں کی طرح بیٹھا بیٹھا کیلے ہی مسکراتا رہتا تھا۔ دیکھنے والا دیکھ کر یہ کہہ سکتا تھا کہ اس بندے کی ذہنی حالت ٹھیک نہیں جبکہ وہ ذہنی طور پر بالکل ٹھیک تھا۔۔۔ بس اس کا دل و دماغ ایک ہی جگہ پر رکا ہوا تھا۔ میرب میرب اور بس رومان شاہ کا زندگی کی طرف لوٹنے کے لیے میرب کا ٹھیک ہونا ضروری تھا۔۔

اور ڈاکٹر کے کہنے کے مطابق میرب کی باڈی بہت اچھا رسپانس دے رہی ہے اور اللہ نے چاہا تو وہ کسی بھی وقت ہوش میں آسکتی ہے۔ مگر کب یہ کوئی نہیں بتا سکتا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

میرب رحم کھاؤ مجھ پر تمہیں میری یہ ٹوٹی ہوئی آواز سنائی نہیں دیتی اتنی دیر باتوں کے بعد بھی جب میرب کی آواز اس کی سماعت سے نہیں ٹکراتی تھی۔ تو رومان شاہ اسی طرف دل برداشتہ ہو کر رونے لگ جاتا تھا۔۔

روم میں میرب کے بے جان وجود کے سوا صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہوتی۔ رومان شاہ اپنے دل کا غبار کھل کر نکال لیتا تھا۔۔ سران کی میڈیسن کا ٹائم ہو گیا ہے!!
نرس روم کا دروازہ کھول کر اندر آئی تھی میرب کو ڈرپ کے اندر انجیکشن ڈال کر لگائے جاتے تھے۔ اور خوراک پوری کرنے کے لیے طاقت کی ڈرپ روز لگائی جاتی تھی۔۔
رومان شاہ کے لیے بہت تکلیف تھا میرب کو یوں سوئیوں میں جکڑا ہوا دیکھنا۔ مگر زندگی کبھی کبھی آپ کو ایسے موڑ پر لا کھڑا کرتی ہے۔

جب آپ اپنے ہاتھوں سے اپنے پیاروں کو ٹھیک کرنے کے لیے تکلیف دینے پر مجبور ہوتے ہیں۔۔
وہ رومان شاہ جو میرب کو سوئی تک چھپنے نہیں دیتا تھا۔ اس وقت میرب دونوں ہاتھوں پر بیک وقت ڈرپ کی سوئیوں میں جکڑی ہوئی تھی۔ اور وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔۔ نرس میرب کو ڈرپ لگا رہی تھی۔
رومان شاہ سے ہمیشہ کی طرح دیکھا نہیں گیا تو وہ روم سے باہر نکل آیا۔۔ اسے اپنی میراکا وہ روپ یاد آرہا تھا جب وہ انجیکشن کے لیے بچوں کی طرح رونا شروع ہو جاتی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور آج میرب کو سوئیوں کی چبن محسوس تک نہیں ہوتی تھی۔ رومان شاہ اپنی زندگی میں ہوئے اس حادثے کو کبھی نہیں بھلا سکتا تھا۔۔۔

○○○○○○○

سر سر! نرس روم سے بھاگتی ہوئی باہر نکلی تھی۔ رومان شاہ کے توسانسیں حلق میں اٹک گئی تھی یہ سوچ کر کہ کہیں میرب کو تو کچھ ہو نہیں گیا۔۔۔ کیا ہوا ہے؟؟

رومان شاہ جو قمر پر ہاتھ باندھے ہوئے روم کے سامنے ہی ٹھہل رہا تھا نرس کو بکھلایا ہوا باہر آتے دیکھ سوال کیا۔۔

سر آپ اپنی وائف کے پاس جائیں میں ابھی ڈاکٹر کو بلا کر لاتی ہوں۔۔۔
مجھے لگتا ہے آپ کی وائف ہوش میں
www.kitabnagri.com

آرہی ہے میں نے ان کے ہاتھ کو دوبار حرکت کرتے ہوئے محسوس کیا۔۔۔
نرس کا لہجہ خوشی سے بھرپور تھا رومان شاہ نے یک لخت آسمان کی جانب منہ اٹھاتے ہوئے۔ اللہ کا شکر ادا کیا اور دروازہ کھول کر جلدی سے اندر داخل ہوا۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ میرب کے پاس آکر کھڑا ہوا دیکھ رہا تھا۔ مگر اسے تو کوئی حرکت محسوس نہ ہوئی۔ اس کے دل میں کچھ ٹوٹنے کی آواز آئی تھی۔۔

ایک خوشی سے جسے لے کر وہ روم میں داخل ہوا تھا۔ وہ میرب کو واپس ساکت پڑے دیکھ کر دم توڑ گئی۔۔

مگر اسی لمحے اس نے خود میرب کے ہاتھ کو حرکت کرتے ہوئے محسوس کیا اس کی پلکیں بھی کپکپا رہی تھی۔۔

رومان شاہ کے آتشی لبوں پر آج دو مہینوں کے بعد مسکراہٹ بکھری تھی۔ میرب میری جان اٹھواٹھو پلیز تھوڑی سی ہمت کرو میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔ ہمارا بیٹا ہمارا انتظار کر رہا ہے۔
میرب کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں تھامے ہوئے۔۔ اس کے ماتھے پر لب رکھ کر وہ خوشی سے بے اختیار بولے جارہا تھا۔۔

نرس ڈاکٹر کو لے کر آچکی تھی ڈاکٹر میرب کو چیک کر رہا تھا۔ رومان شاہ دل میں دعاؤں اور جذباتوں کا طوفان لیے دیکھ رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

میرب کے ہاتھوں میں لرزے میں تیزی آنے لگی تھی۔ پلکیں کپکپانے کے بعد میرب نے تھوڑی سی آنکھیں کھولی تھی رومان شاہ کی خوشی کی انتہا نہیں تھی میرب کی آنکھیں کھولنے پر۔۔

مگر تھوڑی دیر کے بعد پھر بند ہو گئی رومان شاہ کا دل بند ہونے لگا تھا۔ میرب کو واپس آنکھیں بند کر تا دیکھ۔۔۔

ڈاکٹر یہ پھر سے آنکھیں کیوں بند کر گئی ہے۔ رومان شاہ نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔
رومان صاحب آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں بلکہ آپ خوش ہوں آپ کو بہت بہت مبارک ہو آپ کی وائف کی باڈی 100 پرسنٹ ریسپانس کر رہی ہے۔۔

Kitab Nagri

مگر وہ پچھلے دو مہینوں سے کوما میں تھی تو ایسی حالت میں ایسا ہو جاتا ہے کہ مریض ایک دم سے نہیں اٹھ پاتا مگر انشاء اللہ ہماری امید کے مطابق آپ کی بیوی 24 گھنٹوں میں کسی بھی وقت پوری طرح سے ہوش میں آسکتی ہیں۔۔

ڈاکٹر نے تسلی بخش انداز سے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔ رومان شاہ کی خوشی کا انتہا نہیں تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

ڈاکٹر نرس کو ضروری ہدایت دے کر روم سے جا چکا تھا۔ اور رومان شاہ اپنی سب سے بڑی خوشخبری فوراً سے شاہ میر احمد ڈاکٹر شاہ زیب سب سے شیئر کر چکا تھا۔

oooooooo

اما جلدی سے ریڈی ہو جائیں ہم لوگ ہاسپٹل جا رہے ہیں میرب کو ہوش آگیا ہے۔ شامیر گھر میں داخل ہوا تو خوشی سے اپنی ماما کو گول گول گھوم رہا تھا اس کی خوشی کی انتہا نہیں تھی۔ اس کی پیاری بہن موت کو ہاتھ لگا کر زندگی کی طرف لوٹی تھی۔ اسے رومان شاہ کا فون آیا تھا وہ تھانے سے بھاگتا ہوا گھر آیا تھا۔ گھر پر فون آچکا تھا۔

مجھے پتہ چل گیا ہے میں گر جاؤں گی شامیر کی ماں مسکراتے ہوئے شاہ میر کو گھمانے سے روک رہی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہر کسی کے چہرے پر خوشی ہی خوشی تھی ملک زبیر اپنے بیٹے کے گلے ملتے ہوئے خوشی سے رو پڑے تھے۔

ہر آنکھ اشکبار تھی مرہا اپنے بھتیجے کو گلے لگائے ہوئے خوشی سے رو رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ میر نے آگے بڑھ کر مرہا کو گلے لگایا پگل اب رونے کی ضرورت نہیں ہے خوشیاں لوٹ آئی ہیں۔
ہماری میرب ٹھیک ہو گئی ہے۔۔

گولو مولو تمہاری ماما ٹھیک ہو گئی ہے آج فائنلی تم اپنے ماما اور بابا سے ملو گے شاہ میر نے اپنی بہن کے بیٹے کو اپنی گود میں لیتے ہوئے پیار سے اس کا ماتھا چومتے ہوئے پیار کیا۔۔

جلدی کرو جلدی شاہ میر نے گھر میں آتے ہی ہلچل مچادی تھی سب لوگ جس حالت میں کھڑے تھے اسی طرح سے ہاسپٹل کے لیے نکل پڑے تھے۔۔

آخر خوشیوں کا وقت آگیا تھا بہت طویل تھے یہ دو مہینے جو سالوں کی طرح گزرے تھے وہ گاڑی میں بیٹھ کر ہاسپٹل کے لیے نکل چکے تھے۔۔۔
www.kitabnagri.com

oooooooo

شاہ۔۔ کیا کر رہے ہیں یہ ہاسپٹل ہے میرب کو پوری طرح سے ہوش آچکا تھا ڈاکٹر کے جانے کے بعد رومان شاہ بے اختیار میرب کے لبوں پر جھکنے لگا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میرب شرم سے لال ہوئی تھی کیونکہ یہ ہاسپٹل تھا وہ ہاسپٹل کے بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی۔ مگر اس کا شاہ تو خوشی سے بے قابو سا ہو گیا تھا۔

وہ اپنی خوشی کو لفظوں میں بیان نہیں کر سکتا تھا کہ اس وقت اس کا دل کیا محسوس کر رہا ہے۔۔۔
اسے لگ رہا تھا کہ ہر طرف خوشیاں ہی خوشیاں ہیں۔ ہر طرف رونق کے ہی رونق کے ہیں میرب کے آنکھیں کھولتے ہی بہاروں کا سماں تھا۔۔۔ ہر طرف پھول کھلے ہوئے تھے۔۔۔ ہر طرف روشنی ہو چکی تھی غم کے بادل جھٹ چکے تھے۔۔۔

رومان شاہ کا ویران دل خوشیوں سے آباد ہو چکا تھا۔۔۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

اس کی جان ہوش میں آچکی تھی۔ رومان شاہ کے لبوں سے مسکراہٹ تو اترنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔۔ ڈاکٹر پوری طرح سے اوکے کا سائن دے کر گئے تھے۔۔۔

بس میرب کو بہت زیادہ ویکنس تھی دو مہینوں کی وجہ سے جس کو رومان شاہ جانتا تھا کہ وہ اپنی محبت اور کیئر سے دور کر لے گا۔۔

اب وہ بے اختیار تھا ہوتا اس کے لبوں کو چومنا چاہتا تھا اور میرب اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر شرم سے لال ہوئی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

میرب پلینز ہاتھ ہٹاؤ کسی مرتے ہوئے کو اس طرح تڑپایا نہیں کرتے۔ بہت تڑپا ہوں ان دو مہینوں میں تمہارے لیے۔۔

Posted On Kitab Nagri

اب تم اپنی دلیلیں اپنے پاس رکھو بھاڑ میں جائے یہ ہاسپٹل اور یہ ہاسپٹل کے ڈاکٹر اور ویسے بھی اس وقت کسی کی جرات نہیں کہ کوئی روم میں آئے ڈاکٹر جا چکا ہے۔۔

اور نرس سے میں بول کے آیا ہوں کہ اس طرف منہ مت کرے۔۔ ہاں ہاں آپ نرس سے یہ بول کر آئے ہیں کہ وہ روم میں نہ آئے وہ کیا سوچتی ہو گی میرا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا تھا۔۔

وہ جو سوچتی ہے سوچے مجھے اس سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔۔ تم ہاتھ ہٹاؤ رومان شاہ اس کے لبوں سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے زبردستی اس کے لبوں پر لب رکھ کر اس پر جھکا اس کی پنکھڑیوں کو اپنے آتش لبوں کی قید میں لے گیا۔۔۔

اسکے لبوں کی نمی کو محبت سے اپنے اندر اڑا لیتے ہوئے خود کو سہرا ب کر رہا تھا۔۔ کتنا ترپا تھا وہ ان دو مہینوں میں ان لبوں کی نمی کے لیے۔۔

کتنا ترپا تھا وہ میرب کے شرمائے ہوئے چہرے کو دیکھنے کے لیے۔۔

Posted On Kitab Nagri

کتنا تڑپا تھا وہ میرب کے لمس کے لیے۔ بے شک میرب بول نہیں سکتی تھی مگر رومان شاہ کی باتیں اس کا دماغ سن سکتا تھا۔۔۔

اس کی سماعت سے رومان شاہ کے آنسوؤں سے بھری آواز روز ٹکراتی تھی وہ گھنٹوں اپنے بے جان وجود کو لیے بے بس پڑی ہوئی رومان شاہ کو روتے سنتی تھی۔۔۔

رومان نے جب لب اس کے لبوں پر رکھے تو وہ بھی بے اختیار سی ہو کر اس کا ساتھ دینے لگی تھی۔۔۔
میرب کا ہاتھ رومان شاہ کے کاندھے پر رکھا ہوا تھا۔ اور شاہ پوری طرح سے اس کے لبوں پر جھکا ہوا اس بات سے بیگانہ ہو چکا تھا کہ وہ اس وقت ہاسپٹل میں ہے۔۔۔

ابھی تو پتہ نہیں کتنی دیر تک رومان شاہ اس کے لبوں پر اسی طرح جھکا رہنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔
آج وہ اپنی پیاس کو کچھ حد تک مٹانے کا چاہتا تھا۔ مگر اس سے پہلے ہی دروازہ کھول کر اس کے عزیز و اقارب دھاوا بول چکے تھے۔۔۔
www.kitabnagri.com

سب سے پہلے اندر داخل ہو ہوا تھا وہ ڈاکٹر شاہ زیب تھا اور رومان شاہ کی حرکت کو وہ دیکھ چکا تھا مگر ڈھیٹھوں کی طرح ہنستے ہوئے وہ آگے بڑھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ میرب شرم سے بے حال ہو رہی تھی وہ بھی جانتی تھی کہ شاہ زیب بھائی آتے ہوئے رومان شاہ کی حرکت بخوبی دیکھ چکے تھے۔۔۔

شکر تھا کہ سب سے پہلا اندر قدم رکھنے والا شاہ میر نہیں تھا۔ ورنہ اپنے بہنوئی کی کر توت دیکھ کر شرم سے پانی پانی ہو جاتا۔۔۔

شاہ زیب نے آگے بڑھ کر میرب کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے پیار دیا اور مبارکباد دی۔۔۔
رومان شاہ کے گلے مل کر وہ اسے مبارک باد دیتے ہوئے خوشی سے پھول نہیں سمارہا تھا۔ اس کا یار اتنا خوش تھا وہ بھی اتنے مہینوں بعد وہ لوگ ترس گئے تھے رومان شاہ کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھنے کے لیے۔۔۔

اور آج تو مسکراہٹ اس طرح سے رومان شاہ کے لبوں سے چپکی ہوئی تھی کس کے ڈمپل گہرے ہو رہے تھے۔
www.kitabnagri.com

بے شرم تھوڑا صبر کر لے بھابھی ابھی ابھی ہوش میں آئی ہے۔۔۔ ملتے ہوئے ڈاکٹر شاہ زیب نے اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ تو رومان شاہ نے اپنے ہاتھ سے مکہ بنا کر اس کی پسلی میں دے مارا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جس سے ڈاکٹر شاہ زیب بیچارہ درد سے دہرا ہو کر مسکرا رہا تھا۔ اسے اندازہ تھا کہ اس کے مذاق کا نتیجہ کیا ہونے والا ہے۔۔

رومان شاہ نے دانت پیستے ہوئے نفی میں سر ہلایا مگر مسکراہٹ اب بھی اس کے لبوں پر برقرار تھی۔۔
اسی وقت ملک زبیر اور ان کی وائف دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی تھی۔۔

ان کے پیچھے ہی شاہ میر اور مرہا بھی ان کے لاڈلے بیٹے کو اٹھائے ہوئے آرہے تھے۔۔
میرب کے ماں باپ اپنی بیٹی کے پاس جا کر اسے پیار کر رہے تھے وہ خوش تھے اپنی بیٹی کو ٹھیک دیکھ کر
ملک زبیر نے رومان شاہ کو گلے لگا کر مبارکباد دے رہے تھے۔۔

مرہا کی ماں نے آگے بڑھ کر رومان شاہ کو پیار دیا شکر ہے بیٹا تمہارے منہ پر بھی مسکراہٹ آئی تم تو
مسکرا کر انا کھانا پینا سب بھول گئے تھے۔۔

میرب میرے بیٹے کا بہت خیال رکھنا بہت پیار کرتا ہے میرا بیٹا تم سے وہ مسکراتے ہوئے بول رہی
تھی۔۔

رومان شاہ دونوں ہاتھ کمر پر باندھے کھڑا تھا۔ اب اس کی نظریں اپنے بیٹے پر تھی جسے مرہا اپنے سینے
سے لگائے ہوئے اندر داخل ہوئی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

کیسی ہے میری گڑیا بہت ڈرایا ہے تم نے ہمیں شاہ میر اپنی بہن کو ملتے ہوئے مسکرا کر بولا تھا۔ اپنی بہن کی پیشانی چومتے ہوئے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔

میرب تم ذرا ہوش میں آ جاؤ پھر ہم تمہیں تمہارے اس شوہر نامراد کی کر تو تیں بتائیں گے۔ اس نے ان دو مہینوں میں ہمیں ایسا محسوس کروایا جیسے ہم تمہارے ستیلے ہوں اور صرف یہ تمہارا سگا ہو۔۔۔ تمہارے پاس آنے تک نہیں دیتا تھا۔ میرب میری ہے اور بس میری ہے۔ شاہ میر نے رومان شاہ کی نکل اتاری تھی۔

جبکہ رومان شاہ مسکراتے ہوئے نظریں جھکائے کھڑا تھا۔ اب وہ بولتا بھی تو کیا۔ شاہ میر سچ ہی تو کہہ رہا تھا سچ میں رومان شاہ نے یہی سلوک کیا تھا ان سب کے ساتھ۔۔۔ مرہا آگے بڑھ کر اپنی بھابھی کے گلے ملی اور پاس کھڑے ہوئے بھائی سے بھی ملی تھی۔۔۔ رومان شاہ کی نظریں اپنے بیٹے پر مرکوز ہو رہی تھی۔ مرہا یہ میرا بے بی ہے نا مجھے دو میرب نے دونوں ہاتھ لیٹے ہوئے اٹھا کر اپنے بے بی کو پکڑنا چاہا تھا۔ اس کا چہرہ کھل اٹھا تھا اپنے بچے کو دیکھ کر وہ جب سے ہوش میں آئی تھی اپنے ڈاکٹر اور رومان شاہ سے اپنے بچے کے بارے میں ہی پوچھ رہی تھی کہ وہ کیسا ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسے یہی بتایا گیا تھا کہ مرہا اور شامیر بچے کو لے کر آرہے ہیں کیونکہ بچے کو ہاسپٹل میں رکھنا مناسب نہیں تھا۔۔

ابھی وہ بہت سینسٹو تھا اور اس کی ڈلیوری بھی وقت سے پہلے ہو گئی تھی وہ ساتویں مہینے میں ہی دنیا میں آگیا تھا۔ تو اس لیے وہ عام بچوں سے زیادہ احساس تھا اب مرہا کے پاس اپنا بچہ دیکھ کر وہ بے تاب سی ہونے لگی۔۔۔

نہیں بھابھی میں آپ کو آپ کا بے بی نہیں دوں گی آپ کو پتہ ہے میں کتنی بار سے یہاں لے کر آئی ہوں مگر بھائی ہر بات ہماری انسلٹ کر کے ہمارے بے بی کو گھر واپس بھیج دیتے تھے۔۔

انہوں نے ابھی تک بے بی کو دیکھا نہیں ہے۔۔ مرہا نے مسکراتے ہوئے اپنی بھابی سے شکایت لگائی۔۔

شاہ کیا مرہا سچ کہہ رہی ہے آپ میرے بے بی کے ساتھ ایسا سلوک کرتے رہے ہیں مرہا نے ناراض نظروں سے رومان شاہ کی جانب دیکھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میری جان میں نے صرف اس لیے کہا تھا کیونکہ میں چاہتا تھا ہم دونوں مل کر اپنے بی بی کا استقبال کریں

--

رومان شاہ بھیگی بلی کی طرح من مناتے ہوئے بولا تھا۔

جی نہیں اب آپ رہنے دیں میں اپنے بے بی کو خود دیکھ لوں گی اور بہت سارا پیار کر لوں گی۔۔ اب آپ میرے بے بی کے نزدیک بھی مت آئیے گا۔۔

وہ ناراض ہو کر اپنے بے بی کو پکڑنے کے لیے ہاتھ بڑھا چکی تھی۔ مرہانے بے بی میرب کے ہاتھ میں تھما دیا رومان شاہ میرب کے سرہانے والی سائیڈ پر بیٹھ کر زبردستی اپنے بچے کو دیکھنے لگا۔۔

Kitab Nagri

آج اس نے پہلی بار اپنے بیٹے کو دیکھا تھا جو ہو بہو اس کی کاپی تھا۔ وہی خوبصورت کھلتا گورا رنگ وہی خوبصورت نینکنکوش۔۔

اور سب سے بڑی بات رومان شاہ سے بھی زیادہ گہرے ڈنپلز تھے جو اس کے بے بی کے گالوں پر ابھی سے نظر آرہے تھے۔۔۔ رومان شاہ اس کے معصوم سے چہرے کو دیکھ مسکراتے ہوئے پیار کر رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

بے اختیار رومان شاہ کے لبوں سے ماشاء اللہ نکلا تھا۔۔ ان دونوں کا بے بی بہت خوبصورت تھا۔ اس کے گالوں پر رومان شاہ کیسے جیسے گہرے ڈنپلز ابھی سے واضح نظر آرہے تھے۔۔
شاید وہ ابھی ڈمپل نہیں دیکھ پاتا مگر میرب نے جب کہا ہائے ماشاء اللہ میرے بے بی کے کتنے پیارے ڈمپل ہیں وہ کہتے ہوئے بے بی کے گالوں کو ڈمپلز والی جگہ پر چوم رہی تھی۔۔
رومان شاہ کے پیٹ کی جلن برقرار ہونے لگی تھی سب خوشی سے اپنی اپنی باتوں میں مگن ہو گئے تھے۔۔۔

میرب کی بچی انسان بن کر رہو تم ابھی ابھی ٹھیک ہوئی ہو۔۔ تم صرف میرے ڈمپلز چوم سکتی ہو اور تمہیں صرف میرے ڈمپلز سے پیار کرنے کا حق ہے۔۔
وہ کان میں سرگوشی کرتے ہوئے آہستہ سے بولا۔۔ شرم کریں شاہ اب آپ میری بیٹے سے جیلس ہوا کریں گے وہ بھی آہستہ سے بولتے ہوئے مسکرائی تھی اسے ہنسی آرہی تھی شاہ کی جلیسی پر۔۔

۔ شرم تو میں تمہیں گھر چل کر بتاؤں گا مگر فلحال تم میرے زخموں پر نمک چھڑکنے کے لیے اپنے بیٹے کے ڈپلز مت چومو۔۔۔ ورنہ اپنے بیٹے کی ہر کس کے بدلے تمہیں میرے ڈمپلز پر بھی کس کرنی ہو گی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ بے بی کے گالوں کو نرمی سے چھو کر پیار کرتے ہوئے بظاہر بے بی سے پیار کر رہا تھا۔۔۔
مگر سرگوشی میں میرب کو دھمکیاں مل رہی تھی۔۔ ہاسپٹل میں مٹھائیاں بانٹیں جا رہی تھی۔ غریبوں
میں پیسے تقسیم کیے جا رہے تھے۔۔

رومان شاہ نے ہر طرف خوشیوں کا ماحول بنا دیا تھا۔۔ کل میرب کو ہاسپٹل سے چھٹی مل جانی
تھی۔۔ ڈاکٹر نے میرب کو اوکے کا سائن دے دیا تھا۔۔ بس میڈیسن تھی جو میرب کو ابھی کافی
عرصے تک کھانی تھی۔۔ احمر اور شفا آئے تو رومان خوشیاں دو بالا ہو گئی تھیں۔۔

oooooooo

اماں بیا کدھر ہے خرم نے ہمیشہ کی طرح گھر کے اندر داخل ہوتے سب سے پہلے بیا کا پوچھا۔۔ پتر
سانس تولے لے تیری بیا گھر پر ہی ہے اس کی اماں مسکراتے ہوئے اپنے بیٹے کی بیتاب نظروں کو دیکھ
کر بولی۔۔۔

نہیں اماں وہ کہیں نظر نہیں آئی میں نے تو اس لیے پوچھا تھا اپنی ماں کے کہنے پر خرم اپنی بے تابانی پر خود
ہی شرمندہ سا ہو گیا تھا۔۔ اپنے سر کے پیچھے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ مسکرایا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

چل جا اب بوتائثرمان کی ضرورت نہ ہے پتہ ہے جب تک تجھے تیری بیا نظر نہیں آتی تیری آنکھوں کو ٹھنڈک نہیں ملتی اور میرے سے شرما کی ضرورت نہ ہے میں تو بہت خوش ہوتی ہوں تم دونوں کو اس طرح خوش دیکھ کر اس کی ماں اپنے بیٹے کی شرماتنے کے اندازے پر مسکرائی تھی۔۔

چھت پر ہے۔ تیری بیارانی آج اس کا اپنے سر میں تیل لگوانے کا موڈ تھا۔ تو میں نے ہی کہا کہ جا چھت پر جا کر کنیز سے لگوالے کنیز گھر کی پرانی ملازمہ کا نام تھا۔۔

جا جا کر اس سے مل لے اور کنیز کو نیچے بھیج دینا میں تم دونوں کے لیے کچھ کھانے کو بھجواتی ہوں۔ وہ اپنے بیٹے پر اسی طرح ہمیشہ صدقے واری رہتی تھی۔

oooooooo

بیابی بی آپ کے سر میں تو بہت خشکی ہو گئی ہے آپ روز تیل لگوا یا کریں کنیز بیا کے سر میں تیل لگاتے ہوئے ساتھ میں اپنی تبلیغ جاری رکھے ہوئے تھی۔۔

www.kitabnagri.com

بیا کرسی پر بیٹھی ہوئی آنکھیں بند کیے ہوئے مساج کے مزے لے رہی تھی اور کنیز اس کی پشت پر کھڑی ہوئی تیل لگانے کے ساتھ بڑا زبردست مساج دیتے ہوئے ساتھ میں بہترین خوشکی سے بچاؤ کی ٹکنیکس بتا رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

جب خرم سیڑھیاں چڑھ کر چھت پر آیا تھا۔ کنیز چوہدری خرم کو آتے دیکھ چکی تھی۔ جبکہ بیا آنکھیں بند کر کے بیٹھی تھی۔۔

تو اسے خرم کے آنے کی کوئی خبر تھی خرم نے اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھتے ہوئے چپ رہنے کا کنیز کو اشارہ کیا تھا وہ بیا کو سر پر اتر دینا چاہتا تھا۔۔۔
کنیز چوہدری خرم کے انداز پر مسکرا کر رہ گئی تھی۔

بالکل بیا کے پاس آ کر خرم نے کنیز کو آنکھ کے اشارے سے وہاں سے جانے کو کہا تھا۔
کنیز اپنی چنی سنبھالتے ہوئے جلدی سے سیڑھیاں اتر کر جا چکی تھی۔۔
خرم اس کی سیٹ سنبھالے ہوئے بیا کے سر میں مساج دے رہا تھا۔۔ کیا ہوا کنیز تمہارا منہ بند کیسے ہو
گیا کچھ دیر کر نیز کی آواز جب بیا کی سماعت سے نہیں ٹکرائی تو بیانے سوال کیا تھا آنکھیں وہ اب بھی
آنکھیں موندے ہوئے تھی۔
www.kitabnagri.com

۔ کیا کہوں آئی لو یو بی بی جی خرم نے اس کے کان کی لو پر جھکتے ہوئے چوم کر سرگوشی کی تو بیانے دبک کر
آنکھیں کھولی اور پیچھے کی جانب مڑ کر دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جہاں کچھ دیر پہلے کنیز کھڑی تھی اب وہاں اس کا سائیں کھڑا تھا۔ اپنے فیورٹ وائٹ کلر کے کاٹن کے سوٹ پر بلیک کلر کی شال گلے میں دونوں جانب لٹکائے ہوئے کھڑا تھا۔

وہ مونچھوں کو تاؤ دیتا ہوا مسکرا رہا تھا۔۔ سائیں آپ کب آئے بیا کا چہرہ کھل اٹھا تھا سائیں کو دیکھ کر۔۔

ابھی ابھی ہی آیا ہوں سائیں کی جان سوال کرتی رہو گی یا گلے بھی ملو گی وہ اپنے باہیں پھیلا کر کھڑا تھا۔۔ بیا کرسی سے اتر کر سائی کے سینے سے جا لگی اپنے دونوں ہاتھ سائیں کی کمر میں ڈالتے ہوئے وہ بھی سائیں کو اپنی باہوں میں کس چکی تھی۔۔

خرم اس کو اپنی گرفت میں لیتے ہوئے ذرا سا جھک کر گال پر لمس چھوڑتے ہوئے مسکرایا تھا۔۔
www.kitabnagri.com میرے مکھن نے مجھے کتنا مس کیا؟؟

بہت سارا وہ سائیں کے سینے میں سر چھپائے اس کے جسم سے اڑتی ہوئی کلون کی خوشبو کو سونگھتے ہوئے مسکرائی تھی۔۔

خرم دو تین دن سے گھر پر نہیں تھا وہ اپنے کام کے سلسلے میں لاہور گیا ہوا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

تیرے سائیں نے بھی تجھے بہت مس کیا نیند نہیں آتی تھی قسم سے اتنے مخملی بستر تھے پھر بھی تیرے وجود کی خوشبو نہ ہونے کی وجہ سے تیرا سائیں ٹھیک سے سو نہیں پاتا تھا۔۔۔
سرگوشی کرتے ہوئے ایک بار پھر لب اس کی گالوں پر رکھ کر چوم چکا تھا۔۔۔ سائیں کیا کر رہے ہیں ہم چھت پر کھڑے ہوئے ہیں یہ ہمارا کمرہ نہیں ہے۔۔۔

بیانے سینے میں سر چھپائے ہوئے یاد دہانی کروائی تھی۔۔۔ ہم۔۔۔ جانتا ہوں یہ ہمارا کمرہ نہیں ہے۔۔۔ سائیں کے مکھن جب جب تو میرے اتنے قریب ہوگی تو سائیں کو کیسے خیال رہے گا کہ یہ چھت ہے۔۔۔

آ جا چلتے ہیں اپنے کمرے میں سائی بڑا بے تاب ہے تیرے لیے۔۔۔ بیاثرم سے لال ہو گئی تھی۔ سائیں کی بات کا مفہوم سمجھتے ہوئے۔۔۔ جانتی تھی کہ اس کا سائیں کیا چاہتا ہے۔۔۔

آخر اس کا سائیں تین بیانے دور رہا تھا۔ اب بیا کی شامت آنی تو پکی تھی مگر اب بیا کو عادت ہو گئی تھی سائیں کے ان بے تاب جذباتوں کی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اب تین دن سائیں باہر رہ کر آیا تھا تو اس کا مطلب تھا کہ اگلے دو دن تک سائیں کو کوئی کام نہیں اور ان دو دنوں میں سائیں نے اپنے تین دن اور تین راتوں کا حساب برابر کرنا تھا۔

ہم چلیں خرم نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر اپنا چہرہ نیچے جھکا کر اس کی آنکھوں میں دیکھ مسکرایا تھا۔ جو اپنے سائیں کی بے تابوں کو سمجھتے ہوئے شرم سے لال ہو رہی تھی۔

بیانے شرماتے ہوئے ہاں میں سر کو ہلایا تھا۔

اس کا ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھ میں پکڑے ہوئے سیڑھیوں سے اترتا ہوا اپنے روم کی جانب جا رہا تھا۔

○○○○○○○○○

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ویکم ہوم مائی بیوٹی فل وائف میرے گھر کی مالکن میرے دل کی مالک رومان شاہ نے۔ میرب کے استقبال میں اس کو مسکراتے ہوئے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا تھا۔

گھر کے تمام ملازمین بے حد خوش تھے پچھلے دو مہینوں سے گھر سنسان پڑا ہوا تھا گھر میں کوئی رونق نہیں تھی رومان شاہ تو گھر آتا تھا صرف کپڑے چینج کرنے کے لیے۔

Posted On Kitab Nagri

گھر میں ویرانیوں کا ڈیرا تھا مگر آج میرب اور بے بی کے ساتھ گھر میں خوشیاں پوری دھوم دھام سے داخل ہوئی تھی۔ میرب کے والدین شاہ میربامیر اور رومان شاہ کو گھر تک چھوڑنے آئے تھے۔

مگر زیادہ دیر نہیں رکے گھر میں ماشاء اللہ بہت اچھی تیاریاں زکیہ نے کروا رکھی تھی زکیہ ان کی امی جان کے دور کی پرانی ملازمہ تھی گھر کے ہر رول اصول کو بہت اچھی طرح سے جانتی اور فالو کرتی تھی۔

اس نے کہیں کوئی کمی نہیں چھوڑی تھی میرب کے استقبال سے لے کر میرب کے لیے ہیلدی کھانا بنانے تک یا روم کی سیٹنگ کرنے تک ہر چیز اس نے بہتر سے بہترین کی تھی۔
- میرب کی ماں نے خوشی سے زکیہ کو مبارکباد میں رقم دی اب وہ بے فکر ہو کر جاسکتی تھی کہ اس کی بیٹی کا خیال بہت اچھے سے رکھا جائے گا۔

www.kitabnagri.com

میرب کے لیے اس کا اوپر والا کمرہ بالکل ریڈی کروا دیا گیا تھا۔ کیونکہ میرب کی ڈلیوری سے لے کر میرب کے گھر سے جانے تک اس کا روم نیچے سیٹ کیا تھا۔

میرب کو ڈاکٹر نے مکمل بیڈریسٹ بتائی تھی جس کی مد نظر وہ ہمیشہ نیچے ہی رہتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

مگر اب میرب ٹھیک تھی تو اس لیے زکیہ نے اپنی عقل اور ذہانت کا استعمال کرتے ہوئے نے اوپر والا کمرہ بالکل ریڈی کروا رکھا تھا۔

نوکروں نے پھولوں کی برسات کر دی تھی اپنی گھر کی مالکن پر گھر کے تمام ایماندار ملازمین کی آنکھوں میں خوشی آنسوؤں آگئے تھے۔

اپنے گھر کو پھر سے آباد دیکھتے ہوئے رومان شاہ نے بے بی اور میرب کا صدقہ دیتے ہوئے پانچ پانچ ہزار کے انگنت نوٹ اپنے والٹ سے نکالتے ہوئے۔

سب نوکروں کے ہاتھ میں تھمائے وہ اتنا خوش تھا کہ اس کا دل کر رہا تھا پوری دنیا کو خوشیوں سے بھر دے۔ اس نے اپنے وفادار ملازمین کے لیے ہاسپٹل سے گھر آتے ہوئے اے ٹی ایم سے ایک بڑی رقم نکالی تھی۔

www.kitabnagri.com

رومان شاہ کی دعائیں رنگ لے آئیں رومان شاہ کے دل کی آواز اس کے رب نے سن لی تھی۔
رمان شاہ کی تڑپ ختم ہو گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

آگئی تھی اس کی میرب اس کی زندگی میں لوٹ کر۔۔ اس کے والدین اور شاہ میر مرہا لوگ زیادہ دیر نہیں رکے کیونکہ وہ رومان شاہ کی پچھلے دو مہینوں کی بے چینی اور تڑپ دیکھ چکے تھے۔۔

وہ لوگ چاہتے تھے کہ رومان شاہ اپنے بچے اور بیوی کے ساتھ ٹائم گزارے حالانکہ وہ لوگ بھی رکنا چاہتے تھے میرب کے لیے۔۔

مگر رومان شاہ کی دو مہینوں کی تڑپ ان سب پر بھاری تھی۔ وہ لوگ میرب کو روم میں بٹھا کر جانے کی تیاری کر رہے تھے۔۔

رومان شاہ نے ان کو گاڑی تک چھوڑنے آیا تھا۔

Kitab Nagri

بندہ اتنا بھی کمینہ نہ ہو کم سے کم منہ رکھنے کے لیے ہی بول دیتا ہے کہ کچھ دیر رک جاؤ!! شاہ میر نے مذاق کرتے ہوئے رومان شاہ کے کان کے پاس آہستہ سے کہا۔۔

اور تم لوگوں نے رک جانا تھا اور مجھے کوئی شوق نہیں ہے فی الحال تم لوگوں کو یہاں روکنے کا۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ بھی رومان شاہ تھا سیدھی بات سیدھا منہ پر کرنے کا عادی تھا۔ جو دل میں تھا بول دیا۔
ویسے خدا تیرے جیسا بہنوئی کسی کو نہ دے وہ مصنوعی غصہ دکھاتے ہوئے گاڑی میں بیٹھ گیا۔
جبکہ دل سے یہ کہہ رہا تھا کہ خدا تیرے جیسا بہنوئی ہر بھائی کو دے جو اس کی بہن پر اپنی جان وارتا
ہو۔۔

وہ لوگ گاڑی میں بیٹھ کر جا چکے تھے رومان شاہ واپس اپنے روم کی جانب جا رہا تھا۔
جہاں خوشیاں اس کی منتظر تھیں اس کا پیارا بیٹا اس کی جان شاہ۔۔ رومان شاہ کا دل چاہ رہا تھا پورے گھر
میں بھنگڑے ڈالے۔۔

اور پوری دنیا کو بتائے کہ اس کی جان اس کی زندگی میں لوٹ آئی ہے۔۔

oooooooooooo

وہ کب سے روم میں ادھر سے ادھر چکر لگا رہا تھا۔
ماہی آج مہرمہ کو لے کر احمر کے روم میں نہیں آئی تھی۔۔ احمر کب سے ماہی کا ویٹ کر رہا تھا۔
اب تو اسے پریشانی ہونے لگی تھی کیونکہ اس ٹائم تک تو ماہی مہرمہ کو لے کر اس کے روم آ جایا کرتی تھی
۔۔۔

احمر کو اب عادت ہونے لگی تھی اس ٹائم پر مہرمہ کے ساتھ ماہی کی۔۔
اور اس کا تجسس تو اس وقت بڑا جب اس نے نوکرانی کے ہاتھ مہرمہ کو بھجوا دیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ مہر مہ کو اپنی گود میں اٹھائے ہوئے پیار کر رہا تھا۔۔

مگر اس کی دماغ میں ماہی چل رہی تھی وہ اپنی کیفیت سمجھ نہیں پارہا تھا یا یوں کہے کہ وہ فی الحال سمجھنا نہیں چاہتا تھا وہ اس جذبے سے انکار کر جو جذبہ اس کے دل میں سر توڑا بھر رہا تھا۔۔

وہ اس جذبے سے انکار کرنے کی کوشش کر رہا تھا جس کو دبانا ممکن تھا ماہی اپنی بچکانہ بے وقوفیوں والی حرکتوں کی وجہ سے اس کے دل کے بند دروازوں کو بنادستک دیے کھول کر اندر داخل ہو چکی تھی۔۔

اور یہ بے چینی اسی آمد کی پیش گوئی کر رہی تھی۔ وہ اب بھی انکار کر رہا تھا۔ جس کو وہ محض عادت سمجھ رہا تھا وہ عادت نہیں تھی وہ محبت تھی جو نہ چاہتے ہوئے بے اختیار احمر کو ماہی سے ہونے لگی تھی۔۔

اس جذبے سے انکار کرنے کے لیے اس نے سر جھٹکتے ہوئے اپنی بیٹی سے پیار کرنا شروع کیا وہ کتنی دیر تک روم میں اپنی بیٹی کو لیے بیٹھا رہا۔۔ اس سے چھوٹی چھوٹی باتیں کرتا رہا وہ اب بڑی ہونے لگی تھی

تو ہاتھ پاؤں چلا کر مسکرا کر انا سیکھ رہی تھی۔۔ www.kitabnagri.com

وہ اتنی کوشش کہ باوجود بھی اپنے دماغ سے ماہی کو نہیں نکال پارہا تھا۔۔ اسے غصہ آنے لگا تھا خود پر، کہ کیوں کیوں وہ ماہی کو سوچ رہا ہے۔ جبکہ وہ تو مہک سے پیار کرتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

پتہ نہیں کیوں احمر اپنے دل پر زبردستی تالے لگانا چاہتا تھا۔ جبکہ ایک طرف اس کا ضمیر اسے جھنجھوڑ کر اس بات سے آگاہ کر رہا تھا کہ ماہی بھی اس کی بیوی ہے اور اس کے پاس بھی وہ سب اختیار ہے جو مہک کے پاس تھے۔۔

اور وہ قانونی اور شرعی لحاظ سے اس کے پیار کی مستحق ہے سب کچھ جانتے ہوئے بھی پتہ نہیں اس کا دل کیوں یہ سوچ رہا تھا کہ اگر وہ ماہی سے محبت کرے گا تو کوئی گناہ ہو جائے گا وہ مہک کے ساتھ نا انصافی کر دے گا۔۔

ایسے بے شمار خیالات تھے جس میں اس وقت احمر جکڑا ہوا تھا اپنے دل کو لاکھ دلیلیں دینے کے باوجود بھی احمر جب اپنی بے چینی کو روک نہیں پایا تو غصے سے مہرما کو گود میں اٹھائے ہوئے وہ ماہی اور مہرما کے روم میں جا رہا تھا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

صرف غصہ نکالنے کے لیے کہ اس نے مہرما کو نوکرانی کے ہاتھ کیوں بھیجا ہے روم کا دروازہ کھول کر وہ غصے سے روم میں داخل ہوا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

روم میں وہی میڈ بیٹھی ہوئی تھی جو کچھ دیر پہلے مہرہ کو لے کر آئی تھی سر کے اشارے سے میڈ کو روم سے جانے کے لیے بولا تھا۔

احمر کے غصے والے تاثرات دیکھتے ہوئے، وہ روم سے فوراً چلی گئی ماہی سر سے پاؤں تک کمبل اوڑے لیٹی ہوئی تھی۔

یہ کوئی ٹائم ہے سونے کا!!

اس طرح تو تم مہرہ کی ذمہ داری نبھاؤ گی!!

میری بیٹی کو نوکروں کے سہارے چھوڑ کر۔۔ جب نہیں نبھاسکتی تھی یہ ذمہ داری تو پھر کیا ضرورت تھی شادی کرنے کی۔۔ خامخواہ میں اتنا بڑا ڈرامہ رچایا۔۔ وہ اپنی کیفیت پر خود قابو نہیں پارہا تھا اور غصہ ماہی پر نکال رہا تھا ماہی کے جواب نہ آنے پر احمر کو شدید طیش اور غصہ آگیا۔۔

ماہی کے منہ سے کمبل کو کھینچتے ہوئے اتارا تھا سا منہ وہ لال سرخ انگارہ ہوا چہرہ لیے سو رہی تھی۔۔

وہ تیز تیز سانس لے رہی تھی احمر کو کچھ غلط ہونے کا اندیشہ ہوا اس نے ہاتھ اس کے گال پر رکھ کے دیکھا وہ بخار سے تپ رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

گود میں اٹھائی ہوئی مہرمہ کو جلدی سے بیڈ پر لیٹاتے ہوئے وہ ماہی کے چہرے پر تھپتھپا کر اسے اٹھانے لگا تھا۔۔۔

ماہی!! ماہی!!

۔۔۔ ہوں سس!! وہ بخار کی تپش میں تپتی ہوئی ہڑبڑا کر ڈر کر اٹھی تھی
۔۔۔ کک۔۔۔ کلک۔۔۔ کیا ہو ہے۔۔۔ مہرمہ ٹھیک ہے وہ ہڑبڑا کر ادھر ادھر دیکھنے لگی تھی۔۔۔ وہ میڈ سے بول کر سوئی تھی کہ اس کے سر میں بہت درد ہے اگر وہ نہ اٹھے تو کچھ دیر کے لیے مہرمہ کو اس کے بابا کے روم میں چھوڑ آئے۔۔۔

وہ جانتی تھی کہ احمر اپنی بیٹی کا انتظار کر رہا ہو گا۔ وہ اس بات سے تو پوری طرح سے انجان تھی کہ احمر صرف اپنی بیٹی کا نہیں اس کا بھی بے صبری سے انتظار کرتا ہے۔ اس کے دل کو ماہی کا وجود اچھا لگنے لگا تھا۔۔۔

جب میڈ نے دیکھا کہ ماہی نہیں اٹھی تو وہ مہرمہ کو لے کر اسکے بابا کے روم میں چھوڑ کر آئی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ماہی پاس پڑی ہوئی مہرہ کی طرف ہاتھ بڑھا کر اسے اٹھانے لگی تھی کہ بے اختیار احمر نے اسے اپنے باہوں کے دائرے میں لیتے ہوئے سینے سے لگا لیا۔

وہ بخار سے تپتے ہوئے وجود اور سر میں شدید درد کی وجہ سے کچھ سمجھ نہیں پارہی تھی۔۔۔
مگر احمر کہ جسم کا پہلا لمس محسوس کر کے وہ شرم سے لال ہوئی تو بخار سے تپتا ہوا چہرہ اور تپنے لگا تھا۔۔۔

کچھ نہیں ہوا تمہاری مہرہ کو وہ بالکل ٹھیک ہے۔۔۔ تم ٹھیک نہیں یہ بات تم نے مجھے بتانا ضروری نہیں سمجھا۔ تمہیں اتنا تیز بخار ہو رہا ہے وہ فکر مند ہوتا ہوا اسے سینے سے لگائے بول رہا تھا۔۔۔

ہاں مجھے ہلکا سا بخار ہو رہا تھا میں نے میڈیسن لی تھی۔ پتہ نہیں بخار کیوں نہیں اترتا، وہ بخار میں بامشکل بول رہی تھی۔۔۔

تمہیں ہلکا سا بخار نہیں ہے اپنی حالت دیکھو۔ وہ تھوڑا پیچھے ہوتے ہوئے اس کے چہرے سرخ لال چہرے کو دیکھتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اٹھو میرے ساتھ چلو میں تمہیں ڈاکٹر کے پاس لے کر چلتا ہوں۔ وہ بیڈ سے نیچے کھڑا ہوتا ہوا بولا۔

نہیں مجھ سے نہیں چلا جا رہا پلیز آپ مجھے یہیں پر میڈیسن دے دیں پلیز مجھ سے نہیں چلا جائے گا۔
وہ بخار سے ٹوٹے ہوئے لہجے سے من مناتے ہوئے بولی۔ اس کی حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کو
بھی یہی مناسب لگا۔۔۔ اس نے ڈاکٹر سے فون کر کے میڈیسن کا پوچھا۔۔۔ احمر نے میڈ کو روم کے اندر
بلوایا تھا اور مہر مہ کا خیال رکھنے کو کہا۔۔

تم میرے ساتھ چلو روم میں تمہاری حالت ٹھیک نہیں۔ ماہی کو کہتے ہوئے اپنا ہاتھ اس کے سامنے
پھیلا یا۔۔

نہیں آپ مجھے دوائی لا دیں میں ٹھیک ہو جاؤں گی۔۔ اور ویسے بھی یہ ہیں میرے پاس۔۔ ماہی نے میڈ
کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔ ماہی کی آنکھیں بخار کی شدت سے سرخ ہو رہی تھیں۔۔

میں نے تمہاری رائے نہیں پوچھی!!

آج پہلی بار احمر کے لہجے میں ایک حق تھا پورے حق سے اس نے ماہی کو لے جانے کا فیصلہ کیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

ماہی نے پلکیں اٹھا کر احمر کے چہرے کی جانب دیکھا۔ اس نے جس حق کو اس کے لہجے میں محسوس کیا تھا۔ شاید وہ اس کی آنکھوں میں بھی اس حق کو دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔ اور وہ غلط نہیں تھی جو حق اس کی سماعتوں نے محسوس کیا وہ حق اس کی نظروں میں بھی دکھائی دے رہا تھا۔۔۔

وہ اب بھی اپنا مضبوط ہاتھ اس کے سامنے پھیلائے کھڑا تھا۔ میڈروم میں موجود تھی ماہی اپنے رشتے کی سچائی اس کے سامنے ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔ اتنی سمجھدار تو وہ تھی۔۔۔

اپنی ہتھیلی کو نرمی سے اس کے مضبوط ہاتھ پر رکھ چکی تھی۔۔۔ احمر نے اس کے نازک سے ہاتھ کو اپنے ہاتھ کی مضبوطی میں لیتے ہوئے کھڑا کیا۔۔۔

اسے سہارا دیتے ہوئے اپنی روم میں لے آیا۔۔۔ آتے ہوئے وہ میڈ کو تاکید کر کے آیا تھا کہ وہ مہرہ کا پورا خیال رکھے میڈ کافی ذمہ دار تھی تو اس پر بھروسہ کیا جاسکتا تھا۔۔۔

oooooooo

Posted On Kitab Nagri

اوووووووماں! روم میں آتے ہی سائیں نے اپنی بے تابیوں سے مجبور بیا کو گھوما کر دروازے کے ساتھ ہی لگاتے ہوئے گال پر لب رکھ کر نرم گرم لمس چھوڑا تھا۔۔

بتاؤ سائیں کی جان نے سائیں کو کتنا مس کیا ہا تھا اس کی کمر کے پیچھے لے جاتے ہوئے جھٹکے سے اسے اپنے قریب کیا۔۔ سائیں کی آنکھوں میں خماری اترنے لگی۔

بہت۔۔۔۔۔۔ زیادہ مس کیا ہے!! بہت پر زور دیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ یہاں پر اپنا پیار ظاہر کر کے بتاؤ اپنی انگلی سے اپنے ہونٹوں کو پوائنٹ کرتے ہوئے کہا۔

نظریں اس کی خوبصورت پنکھڑیوں پر تھی جن کو چومنے کے لیے اس کے لب بے قرار تھے مگر وہ کچھ دیر اپنے جذباتوں پر لگام لگا کر بیا کی تڑپ دیکھنا چاہتا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

نہیں میں ایسے ہی بتا تو رہی ہوں کہ میں نے آپ بہت۔۔۔۔۔۔ مس کیا!!
کوئی مس نہیں کیا تم نے مجھے۔۔ اس کی پنکھڑیوں پر اپنے انگوٹھے کو نرمی سے رپ کرتے ہوئے
خمار دار لہجے میں بولا۔۔

Posted On Kitab Nagri

میں نے کیا تمہیں مس اور ابھی تمہیں بتاتا ہوں کہ مس کرنا کس سے کہتے ہیں!! لب اس کی پنکھڑیوں پر رکھتے ہوئے۔۔ قید میں لے گیا۔۔

ایک ہاتھ اس کی کمر پر سختی سے رکھے ہوئے اپنے ساتھ لگایا۔ دوسرا ہاتھ اس کی گردن کے پیچھے سے رکھتے ہوئے اسے ہلنے تک اجازت نہیں دے رہا تھا۔ اس کی سانسوں کو بے تابی سے پیتے ہوئے اسے سانسوں کے لیے تنگ ہونے پر مجبور کر رہا تھا۔۔

بیا اس کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اپنے سائیں کی بے تابی سہتے ہوئے گھٹی ہوئی سانسیں دے رہی تھی۔۔ ہم ایسے بتاتے ہیں جب کسی کو یاد کیا جاتا ہے۔۔

تو نے مجھے کیسا یاد کیا جو تو بتا نہیں سکتی اس کی کمر میں ایک بازو حائل کرتے اسے ایک ہاتھ سے اوپر اٹھا کر اس کا چہرہ اپنے مقابل کر لیا۔۔
www.kitabnagri.com

سائیں میں آپ کے جتنی بے شرم نہیں ہوں!! وہ شرماتے ہوئے بول کر اپنے ہونٹوں کو چھپانے لگی تھی۔۔۔

اچھا تو میں بے شرم ہوں!! سائیں نے آنکھیں دکھاتے ہو بیا کے شرارتی چہرے کی جانب دیکھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

بیادی بچی تیری زبان زیادہ نہیں چلنے لگی اس کا چہرہ سائیں کے مقابل تھا تو سائیں نے بھی اپنا بدلہ لیتے ہوئے اس کے نچلے کے کنارے کو دانتوں سے کاٹتے ہوئے پیار کی چبھن دی تھی۔۔

آہااا!!

کیا ہوا؟؟

درد ہوا ہے!!

ابھی تو میں نے شروعات کی ہے تم نے تو ابھی سے صبر کا دامن چھوڑ دیا۔۔

بیا کو بیڈ پر ڈالتے ہوئے۔ اپنے کرتے کے بٹن کھولنے لگا تھا۔۔ آنکھوں میں شرارت لبوں پر بے قرار سی ہنسی نظریں بیا دل کش سراپے مرکوز تھی۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سائیں تھوڑا سا بھی کر لیا کریں آتے ہی ٹوٹ پڑتے ہیں۔۔ میرے مکھن یہ فنکشن تیرے سائیں کے اندر ابھی تک ڈاؤن لوڈ نہیں ہوا۔۔

کرتے کو اتار کر بیڈ کی اوپر پھینکتے ہوئے اپنے کشادہ سینے کے ساتھ بیا پر جھکا اس پر گرتے ہی کروٹ لے کر اسے اپنے اوپر لے آیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اب بول کیا بول رہی تھی؟؟

وہی بول رہی تھی جو آپ نے سنا!!

اچھا بڑی بہادر ہو گئی ہو!!

ہاں ہو گئی ہوں!!

اگر آپ کو جھیلنا ہے تو بہادر تو بننا پڑے گا۔

خرم کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بہادری سے جواب دیا۔

یہ تو تم نے صحیح کہا تھا!!

اگر تم جیسی چوہیا چوہداری خرم کو برداشت کر رہی ہے، تو اس کا مطلب ہے کہ بہادر تو میری بیوی ہے۔

Kitab Nagri

اس کی دھودیا گردن پر ہونٹ رکھ کر ایک بھرپور لمس چھوڑا۔

سائیں کے آوارہ ہاتھ اس کی جسم کے ہر رعنائی پر اپنے سخت ہاتھوں کے حدت چھوڑ رہیں تھے۔

وہ پوری طرح سے اس پر قابض ہونے لگا تھا۔ کہ دروازے پر دستک نے سائیں کے موڈ کی ایسی تیزی

کردی تھی۔ اس کے دل والے مقام سے سر کو اٹھاتے ہوئے غصے سے بولا۔

کون؟؟؟

Posted On Kitab Nagri

سائیں کی غضب ناک آواز اُبھری تھی۔

سائیں میں کنیز!! ڈری ہوئی آواز سے بولی۔

کیا موت پڑ گئی ہے!!

سائیں باہر کچھ لوگ آپ سے ملنے آئے ہیں۔۔

کون لوگ ہے؟؟

سائیں پتہ نہیں بڑے چوہدری صاحب نے آپ کو بلا کر لانے کو کہا ہے۔

تو جا تھوڑی دیر میں آتا ہوں۔۔ ❦

یہ تیرے سر کو میرے رنگ میں بھنگ ڈالنے کی عادت پڑ گئی ہے۔۔ نوکرانی کو بھیج کر بیا سے

مخاطب ہوا۔۔ سائیں کوئی ضروری کام ہو گا اسی لیے بلوایا ہو گا سائیں کے بھاری وجود کے نیچے لیٹی

ہوئی سائیں کے غصے سے تنے چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں کے پیالے میں لیے پیار بولی۔۔

اس وقت میں جو کام کر رہا ہوں اس سے زیادہ میرے لیے کوئی کام ضروری نا ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ایک بار بھر اس بے ترتیب ہوئے لباس والے وجود پر گھٹا بن کر چھا گیا۔ اس کے دل والے مقام پر لب رکھتے ہوئے دوسری طرف اپنا مضبوط ہاتھ جمائے اسے سسکیاں بھرنے پر مجبور کر دیا۔۔۔ سائیں مہمان آئے وہ آپ کا انتظار کر رہے ہو گے۔۔

سسکیاں بھرتے بھرتے وہ بامشکل تیز ہوتی سانسوں کے درمیان میں بولی تھی۔

شششش!! کرنے دو انتظار میں کسی کا ملازم نہیں ہوں۔۔۔ چہرہ کچھ دیر کے لیے اوپر کیا۔۔ خمار سے بھری ہوئی آنکھوں سے بیا کو دیکھا تھا۔۔ ہاتھ اب اس کے دل والے مقام پر لمس چھوڑ رہیں۔۔ اور تجھے فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ بول دوں گا کہ سو رہا تھا اس لیے لیٹ ہو گیا۔۔ بیا کے فکر مند چہرے کو دیکھتے ہوئے۔ اسے تسلی دیتے۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اب اور کوئی سوال جواب مت کرنا۔۔
ورنہ جان لے لوں گا۔۔ وہ ایک بھر وپس اسی جگہ پر جھک چکا تھا۔ اب کی بار بیا کی سسکیوں میں تیزی آنے لگی تھی۔ کیونکہ سائیں کی شدتیں بہت زیادہ سخت ہو چکی تھی۔ وہ اپنے دل والے مقام پر سائیں کے بے شمار لمس محسوس کرتے ہوئے بے حال سی ہو کر بیڈ کی چادر کو مٹھیوں میں پیچے ہوئے سسک رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ کہا اس کی سسکیوں پر وانہ کرتے ہوئے تیزی سے اس کے دلکش مقام پر لب رکھ کر چوم رہا تھا۔ نمی کو تیزی سے اپنے اندر انڈیل رہا تھا۔ وہ اس کے ہاتھوں مچل رہی تھی۔۔ دل والے مقام پر دونوں ہاتھ مضبوطی سے جمائے ہوئے اپنے لب نیچے کی جانب لاتے ہوئے اس پیٹ پر رکھ لمس چھوڑنے لگا تھا۔۔۔

اس منہ سے سسکاریاں نکل دھن بنانے لگی تھی۔۔۔

سائیں!!!!!! اپنے پیٹ پر سائیں کے لبوں کے جلتے لمس اور دل والے مقام پر سائیں کے سخت ہاتھوں بے باقیوں سے سسکتے ہوئے تڑپ کر سائیں کا نام لے کر بولی تھی۔۔۔

جی میرا مکھن۔۔۔ وہ خمار دار نظروں اس کے خوبصورت چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔ سائیں تھوڑا سا میری جان پر رحم بھی کھالیا کریں۔۔ اس کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی آئی تھی۔۔۔

سائیں دی جان تو جانتی ہے تیرے سائیں سے نرمی والا پیار نہیں ہوتا۔ سائیں کی جان تھوڑا برداشت کرنا سیکھ۔۔ نرمی والے پیار سے میرا تو دل نہیں بھرتا۔ خمار سے بول کر اس کے وجود کی رعنائیوں کو چھوتے بولا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

واپس سے اس پر جھک چکا تھا۔۔ اپنی شدتوں سے اسے توڑتے ہوئے ایک بار پھر سسکنے پر مجبور کر دیا
۔۔۔ روم بیا کی سسکیاں اور سائیں کی تیز سانسوں کی آواز روم خوبصورت دھن پیدا کر رہی تھی۔۔

oooooooo

میلا بے بی!

میرا بچہ!

ماما کی جان! رومان شاہ کب سے تکیے پر کہنی رکھے ہاتھ اپنی گال پر جمائے لیٹا تھا میرب اپنے بیٹے سے
پیار کر کر کے لوٹ پوٹ ہو رہی تھی۔۔

اپنے بیٹے پر اپنی محبت اس طرح نچھاور کر رہی تھی جیسے روم میں صرف اس کا بیٹا اور اس کے سوا کوئی
موجود نہ ہو۔۔

Kitab Nagri

ماما کی جان کیا دیکھ رہی ہے! میرب تو اپنے بیٹے کے ڈمپلز کو چوم چوم کر دیوانی ہوئی جا رہی تھی۔
شاہ کی جان تمہارے بیٹے کے علاوہ بھی روم میں کوئی موجود ہے یعنی کہ میں اور اب مہربانی فرما کر
تھوڑی سی توجہ مجھ غریب پر بھی دے دو۔ پچھلے دو مہینوں سے جتنا میں تڑپا ہوں کچھ تو خیرات میں مجھے
بھی ملنا چاہیے!

مسکین شکل بنا کر مصنوعی غصہ دکھاتے ہوئے کہا۔۔

Posted On Kitab Nagri

تھوڑا سا پیار اور کرلوں بے بی کو اس کے بعد میں آپ سے بہت ساری باتیں کروں گی۔ وہ اجازت طلب کرتے ہوئے پھر سے اپنے بیٹے کو پیار کرنے لگی۔ بنا شاہ کا جواب سنیں اور اس کی نظروں کا محفوظ سمجھے۔۔ وہ پھر سے اپنے بیٹے کے ساتھ لاڈیاں کرتے ہوئے مصروف ہو گئی۔۔

رومان شاہ سمجھ چکا تھا کہ اب میرب کی محبت حاصل کرنے کے لیے اسے جدوجہد کرنا پڑا کرے گی۔ اگر وہ اپنے حق کے لیے نہیں بولے گا تو میرب اسی طرح اس کا حق مارتی رہے گی۔۔۔
اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

میرب۔۔۔۔۔جی۔۔۔۔۔بنا اپنے بیٹے سے نظریں ہٹائے میٹھی سی آواز میں جی کہا۔
پلیزیار ترس کھاؤ اپنے شاہ پر اپنے بیٹے کو گود کی ایک سائیڈ پر کر لو مجھے بھی تمہاری گود میں سر رکھنا
ہے۔۔۔۔۔منت کرنے والے انداز سے کہا۔۔۔۔۔جو اپنی بیٹی کی محبت میں پاگل دیوانی ہوئی جا رہی تھی۔۔۔۔۔
رومان شاہ اپنی بے تابیاں کیسے اس پاگل لڑکی کو دکھاتا۔ جو اپنے بیٹے سے نظریں ہٹا ہی نہیں رہی
تھی۔۔۔۔۔اگر کچھ دیر کے لیے نظریں ہٹا کر دیکھتی تو نظر آتا کہ اس کا بڑا عاشق رومان شاہ کیسے ٹھنڈی
آہیں بھر رہا ہے۔۔۔۔۔

میرب نے بے بی کو ایک سائیڈ پر کر لیا۔ شاہ کے لیے یہ بہت بڑا احسان تھا میرب کی جانب سے!!
رومان شاہ اپنا سر میرب کی گود میں رکھ کر آنکھیں بند کر کے لیٹ گیا۔۔۔۔۔یہ وہ سکون تھا جو رومان شاہ
نے پچھلے دو مہینوں سے محسوس نہیں کیا تھا۔۔۔۔۔

میرب کا ایک ہاتھ نرمی سے پکڑ کر اپنے لبوں سے لگا کر چومتے ہوئے اپنے گال پر رب کرنے لگا تھا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاید وہ اس کے ہاتھوں کے لمس کو محسوس کرنا چاہتا تھا۔ میرب کو اپنی شاہ پر ٹوٹ کر پیار آ رہا تھا۔ وہ دیکھ رہی تھی اس کا شاہ اسکے لیے کتنا بے چین اور بے تاب ہے۔۔ اور اس کی بے چینوں کا عالم تو سب کے منہ سے وہ سن چکی تھی کہ وہ کتنا ترپا تھا ان دو مہینوں میں اس کے لیے۔

بے بی میرب کے کاندھے سے لگا سو گیا تو میرب نے آہستہ سے اسے اپنے پاس تکیے پر لٹاتے ہوئے بلینکٹ سے کور کر دیا۔۔

رومان شاہ اس کا ہاتھ کبھی لبوں پر لگا رہا تھا تو کبھی اپنے گال پر رب کر رہا تھا۔ آنکھیں بند کیے لیٹا تھا۔

میرب نے نیچے جھک کر رومان شاہ کے ماتھے پر عقیدت بھرا لمس چھوڑا۔ رومان شاہ کے آتش لب مسکرائے تھے۔ رومان شاہ کے خوبصورت ڈمپلز گہرے ہوئے جن کو دیکھ میرب مسکرائی تھی۔۔ میرب کے تودل کی تاریں بجنے لگتی تھی رومان شاہ کے ڈنپلز کے دیکھ کر۔۔

یہاں پر بھی چاہیے اپنے لبوں پر انگلی رکھے آنکھیں بند کیے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

یہاں پر آپ نے ہاسپٹل میں لے لیا تھا۔ وہ مسکری ہو کر مسکرائی تھی۔۔

ہم۔۔ اب میری جان نئے انداز سے میرے صبر کو آزمائے گی وہ مسکرایا تھا جانتا تھا کہ میرب مذاق کر رہی ہے۔۔

نہیں مجھے اپنے شاہ کو اور نہیں آزمانا میرا شاہ پیار کی ہر کسوٹی پر کھرا اتر ہے۔۔ اب میرے شاہ کے صبر کا کوئی امتحان نہیں ہو گا۔۔
میرب آپ کی ہے اور ہمیشہ رہے۔

بتائیں یہاں پر میرے شاہ کو پیار چاہیے!! وہ بڑی محبت سے اپنا چہرہ شاہ کے چہرے پر جھکاتے ہوئے پنکھڑیوں کو اس کے لبوں پر رکھ کر چوم رہی تھی۔۔
www.kitabnagri.com

چھوٹے چھوٹے لمس شاہ کے پورے چہرے پر چھوڑ رہی تھی۔ شاہ کے دل کی دھڑکنیں دھک دھک دھک دھک کر کے خوبصورت راگ چنے لگی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

میرب کی پنکڑیوں کے لمس شاہ کے دل کو سکون دے رہے تھے۔۔ میرب کی پنکھڑیوں سے رومان شاہ کو اتنا ضرور مل رہا تھا کہ وہ آنکھیں تک نہیں کھولنا چاہ رہا تھا۔۔ شاہ۔۔ ہم بولو شاہ کی جان شاہ نے بڑی محبت سے جواب دیا تھا۔ میرب کے دونوں ہاتھ پکڑ کر لبوں لگاتے ہوئے اپنے سینے پر رکھ کر اوپر اپنے مضبوط ہاتھ رکھے ہوئے تھا۔۔ شاہ ہم اپنے بے بی کا نام کیا رکھیں گے؟

جو میری جان کو پسند ہو!! آنکھیں کھول کر اس کے پیارے چہرے کو نہارتے ہوئے بولا تھا۔۔ ریان رکھ لیں!! وہ تو جیسے پہلے ہی سوچ کر بیٹھی تھی تھی۔۔ ہاں جی رکھ لو اگر میری جان کو پسند ہے تو۔۔۔ کیا آپ کو نہیں پسند۔۔۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی چیز یا کوئی نام میری جان کو پسند ہو اور مجھے پسند نہ آئے۔۔۔ تو ٹھیک ہے پھر آج سے ہم اپنے بیٹے کا نام (ریان رومان شاہ) رکھ رہے ہیں وہ ایکساٹڈ ہوتے ہوئے بولی۔۔۔

ٹھیک ہے میرے جان کے ٹوٹے اب اگر میری جان نے اپنے بیٹے کا نام کنفرم کر لیا ہو تو کچھ اپنے بیٹے کے بابا کے ساتھ ہی محبت بھری باتیں کر لو۔۔

کیا شاہ ابھی تو اتنا سارا آپ سے پیار بھی کیا ہے اور باتیں بھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تو کیا کروں تم نے جو اتنا سارا پیار کیا ہے اسے جا کر بینک میں سیف کر دوں۔۔۔ یہ اتنا چٹکی بھر جو تم نے مجھ سے پیار کیا ہے۔۔۔ اس سے تو ابھی تک میرے لب گیلے نہیں ہوئے اور تم احسان جتنا شروع ہو گئی ہو۔۔۔ شاہ نے میرب کو آنکھیں دکھائی۔۔۔

نہیں میں نے احسان تو نہیں جتنا میرب منمنائی تھی۔۔۔

جتانے کی کوشش بھی مت کرنا۔۔۔ بہت تڑپ لیا ہے میں نے تمہارے لیے۔۔۔ اور تم نے اپنی سب من مرضیاں بھی کر لیں ہیں۔۔۔

اب میری محبت میں کٹوتی کرنے کی کوشش مت کرنا اب کوئی رات نہیں ملے گی۔۔۔ صرف میں اتنی دیر تک اور صبر کروں گا جب تک تمہاری ڈاکٹر اوکے کا سائن نہیں دے دیتی۔۔۔

میرب کا سیزر ہوا تھا تو اس لیے ڈاکٹر نے ابھی ایک اور منتھ رومان شاہ کو میرب سے نزدیکیاں بڑھانے سے منع کیا تھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

یعنی کہ ابھی رومان شاہ کو صبر کی کسوٹی اور پار کرنی تھی۔۔۔ چلو کوئی نہ جہاں اتنا صبر کر لیا وہاں ایک مہینہ اور صحیح یہی سوچ کر رومان شاہ نے اپنے دل میں امرتے منہ زور جذباتوں کو ایک بار پھر قید کر لیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مگر ڈاکٹر نے نزدیکیاں بڑھانے سے منع کیا تھا۔ باقی محبت تو رومان شاہ ہاسپٹل سے ہی جتنا شروع کر چکا تھا۔

اور اب بھی میرب کی پنکھڑیوں پر لب رکھے نرمی سے کروٹ لیتا ہوا اس کے اوپر آیا چکا تھا۔

اسے اپنے نیچے لیٹ لیٹاتے ہوئے اس کی کالوں کو چوم رہا تھا۔ لب اسکی گردن پر لے آیا۔۔۔ اس کے جسم سے اڑتی نیچرل خوشبو شاہ کو بہکا رہی تھی۔۔ اس کی دودھیا گردن پر شاہ کے آتش لب نرم گرم لمس چوڑ رہے تھے۔

شاہ مضبوط ہاتھ اس کے جسم کی خوبصورت راعنائیوں پر رب ہو رہے تھے شاہ کے ہاتھوں کی حدت سے میرب کی سانسیں تیز ہوئی تھی۔۔
www.kitabnagri.com
اس کی تیز سانسیں دیکھ رومان شاہ کا دل زوروں سے دھڑکا تھا۔

میرب کی شرٹ کے اندر سے ہاتھ لے جاتے ہو میرب کے دل کے مقام پر کچھ سختی دکھائی گئی تھی۔۔
میرب نے درد سے سسکی بھری تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

میرب نے درد کی شدت سے رومان شاہ کے بازوؤں پر اپنے دانت گاڑتے ہوئے۔ اپنی درد کا بدلہ لیا تھا۔۔۔
۔۔۔ رومان شاہ کے لب مسکرائے تھے۔۔۔

میری جان ابھی سے ہی بدلے لینے پر اتر آئی ہے۔۔ ابھی تو بہت لمبا چوڑا حساب باقی ہے۔ اور میں حساب کتاب کا بہت پکا ہوں۔ بہت اچھا بزنس مین ہوں مارکیٹ میں یہ مشہور ہے۔۔۔

اپنا ایک ایک حساب پوری ایمانداری سے تم سے جھکتا کروں گا۔ اس کی کان کی لو کو لبوں سے چوم کر دانتوں سے چبن دی تو میرب نے پھر سے سسکی بھری تھی۔۔۔

شاہ پلیر ایسے مت کریں نا۔۔۔ میرب کا مطلب دانتوں کی اور ہاتھوں کی سختی سے تھا۔۔۔
شاہ کی جان تم ابھی ابھی اپنے شاہ پر خوش نہیں ہو۔ اب تو تھوڑا سا ترس کھاؤ۔۔۔ محبت میں برداشت کرنا
سیکھو جانے شاہ شاہ۔۔۔

مسکراتے ہوئے اس کے پورے وجود کو لبوں کی لمس دیتے ہوئے اسے سسکیا ریاں بھرنے پر مجبور کر رہا تھا۔۔

اس سے پہلے کہ شاہ بے قابو ہوتے ہوئے حد سے گزرنے لگتا ان کا پیارا بیٹا ریان شاہ اٹھ کر رونے لگا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

رمان شاہ نے اپنا چہرہ اوپر اٹھا کر ایک ٹھنڈی آہ بھری اور سمانل پاس کرتے ہوئے۔ اپنے بیٹے کی جانب دیکھا۔ جو اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ ہلا کر پورے زور و شور و سی اپنی ماما جان کو بلارہا تھا۔

جائیے آپ کے بیٹے کو بڑی شدت سے اپنی ماں کی یاد آرہی ہے۔

باپ کے ارمان گئے تیل لینے وہ مصنوعی غصہ دکھاتے ہوئے بعد میں خود ہی ہنسنے لگا تھا۔ میرب اٹھ کر اپنی بے بی کو گود میں لیے بیٹھی تھی۔

وہ بی بی کو تھپتھپا کر چپ کروانے کی کوشش کر رہی تھی جب کہ بے بی کو بھوک لگی تھی اور ڈاکٹر نے آتے ہوئے سختی سے کہا تھا کہ میرب بے بی کو اپنی فیٹ دے۔

کیونکہ بی بی ٹائم سے پہلے ڈیور ہوا تھا اور میرب کا دودھ اسے دو مہینوں تک نہیں ملا تھا۔ اب بے بی کی باڈی کو اس کے ماں کے دودھ کی ضرورت تھی۔ اب میرب کو شرم آرہی تھی کہ وہ شاہ کے سامنے بے بی کو دودھ کیسے پلائے۔

www.kitabnagri.com

شاہ ساری بات سے واقف تھا۔ اس کے لب میرب کا چہرہ دیکھ مسکرا رہے تھے۔ جو بے بی کو زبردستی تھپتھپا کر سلانے کی کوشش کر رہی تھی۔ اور بی بی پہلے سے زیادہ آہ کر کے رو رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ کی جان اسے فیڈ کرواؤ اسے بھوک لگی ہے۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

آپ اس طرف منہ کریں میں پھر فیڈ کرواؤں گی۔۔

ایسا کچھ نہیں ہونے والا میرے سامنے ہی فیڈ کرواؤ ویسے بھی میری جان مجھ سے کیسا پردہ وہ بے باقی سے مسکرایا تھا۔۔ میں تو ساری پر اپرٹی کا خود مالک ہوں۔۔

شاہ پلیز کوئی بھی گندی بات اس وقت مت کیجئے گا۔۔

میرا بے بی سن رہا ہے۔ میرب نے سخت آرڈر دے دیے تھے۔۔ ٹھیک ہے نہیں کرتا پر تم اپنے بے بی کو فیڈ کرو اور نہ یہ ایسے ہی ٹیٹیں کرنا ہے گا۔۔

Kitab Nagri

زبردستی میرب کی شرٹ کو اوپر اٹھاتے ہوئے بے بی کو اپنے ہاتھوں سے فیڈ کروانے لگا تھا۔۔

میرب آج پہلی بار بے بی کو فیڈ کروا رہی تھی۔ بے بی نے جیسے ہی فیڈ کرنا شروع کیا۔ نسوانی گھٹلیوں سے جیسے ہی بے بی نے دودھ اپنے منہ سے کھینچنے ہوئے پینا شروع کیا۔۔ میرب تڑپ اٹھی تھی اسے شاید درد ہوا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ کی جان تھوڑا برداشت کرو تمہاری ڈاکٹر نے بتایا تھا کہ ایسا ہو گا ایک طرف بے بی اپنے منہ سے فیڈ لیتے ہوئے میرب کو سسکا رہا تھا۔ اور دوسری جانب بے بی کا بابا اس کے دل والے مقام پر ہاتھ جمائے ہوئے اپنی بے باقیوں کیے جا رہا تھا۔۔۔

میرب غصے سے شاہ کو دیکھ رہی تھی مگر میرب کے غصے کا رومان شاہ پر خاک بھی اثر نہیں ہو رہا تھا۔۔۔ دونوں باپ بیٹا بیچاری کی جان نکالے ہوئے تھے۔۔۔ بے بی تو معصوم تھا اسے تو اپنا پیٹ بھرنے کے لیے ایسا کرنا ضروری تھا۔۔۔

جبکہ بے بی کا بابا اپنی بے تابوں سے بے چین ہو کر اس کی جان نکالنے پر تلا ہوا تھا۔۔۔ میرب غصے سے شاہ کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔

ایسے مت گھورو میں تو تمہاری ہیلپ کروا رہا ہوں بے بی کو فیڈ کروانے میں۔۔۔ آنکھ کو ٹیز کرتے ہوئے قہقہہ لگا کر ہنسنے لگا تھا۔۔۔ اس کے خوبصورت گہرے گڑوں جیسے ڈمپلز دیکھ میرب کچھ دیر کے لیے اپنا درد بھی بھول گئی۔۔۔

oooooooooooo,

ماہی کو بیڈ پر بیٹھا کر احمر نے ایک باؤل میں گھر کی ملازمہ سے پانی اور کاٹن منگوائی تھی۔۔۔ ڈاکٹر نے شفا کو پٹیاں کرنے کے لیے کہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

آپ یہ سب مہرمہ کی میٹ کو بول دیں وہ کر دے گی۔۔ اور آپ مجھے مہرمہ کے روم میں ہی چھوڑ آئیں۔۔ وہ بخار میں تپتے ہوئے بامشکل بول رہی تھی۔۔

کیوں میرے ہاتھوں میں کیا اچھوت کی بیماری لگی ہے جو میرے چھونے سے تمہیں بھی لاحق ہو سکتی ہے۔۔ اس کے دونوں کاندھوں پر ہاتھ رکھ کر اسے بڑی نرمی سے تکیے پر لٹاتے ہوئے بول رہا تھا اس کے پاؤں اٹھا کر بیڈ پر سیدھے کرتے ہوئے اس پر چادر اڑادی تھی۔۔

ماہی اس سے زیادہ نہیں بول سکی تھی بخار ایک 102 پر تھا سر میں شدید درد اور آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھارا وہ آنکھیں بند کیے لیٹ گئی۔۔

احمر اس کے پاس تکیے والی سائیڈ پر بیٹھا ہوا تھا۔ پاؤں بیڈ سے نیچے لٹکار کھے تھے باؤل میں کاٹن بھگو بھگو کر بار بار اس کے ماتھے پر رکھتے ہوئے بخار کی شدت کو توڑنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

کافی دیر کی محنت کے بعد ماہی کے بخار میں کمی آنے لگی تھی۔ دوا تو وہ ماہی کو پہلے ہی کھلا چکا تھا۔۔ اور اب ٹھنڈے پانی کی پٹیوں سے بخار تقریباً ترچکا تھا جسم ٹھنڈا ہونے لگا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

ماہی آنکھیں بند کیے ہوئے نہ جانے کب نیند کی آغوش میں چلی گئی تھی۔۔۔ رات کے تقریباً 12 بجنے والے تھے احمر کو بھی بہت نیند آرہی تھی۔۔۔

تو وہ بھی ایک سائیڈ سے چادر کا کونا اٹھاتے ہوئے ماہی کے ساتھ لیٹ گیا تھا ایسا نہیں تھا کہ بیڈ پر اور جگہ نہیں تھی اتنے بڑے بیڈ پر وہ بالکل ماہی کے ساتھ ہو کر لیٹا تھا۔۔۔

اور یہ سب کچھ احمر اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر کر رہا تھا دل جو ماہی کو اپنی دسترت میں چاہتا تھا۔۔۔ اسے ماہی اچھی لگنے لگی تھی۔۔۔ اور اسے کی ماہی کی بے تکی باتیں بچنا۔۔۔ اسے احمر کے نزدیک لے آیا تھا۔۔۔

ماہی تکیے پر سیدھی لیٹی ہوئی تھی۔ احمر اس کے ساتھ لیٹ کر کچھ دیر یوں ہی آنکھیں کھول چھت کی جانب دیکھتا رہا۔ پھر اس نے وہی کیا جو اس کا دل چاہ رہا تھا۔۔۔

پورے حق سے ہاتھ ماہی کے اوپر سے گزارتے ہوئے اسے اپنی مضبوط باہوں کی گرفت میں لے کر آنکھیں بند کر لی جیسے کہ اس کی آنکھیں بند کرنے سے سچائی بدل جائے گی۔۔۔۔۔

ماہی گہری نیند میں سو رہی تھی۔۔۔ ماہی کی محبت احمر کے دل پر دستک دے چکی تھی اب جتنی مرضی احمر خود پر پابندیاں عائد کر لے محبت اپنی جگہ خود بنانے میں کامیاب ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

oooooooo

Posted On Kitab Nagri

میں ویٹ کر رہا ہوں جلدی سے روم میں آجاؤ۔۔ شامیر کھانا ختم کر کے کرسی سے اٹھتے ہوئے آہستہ سے مرہا کو بول کر گیا تھا۔۔۔

مرہا جو ابھی کھانے کی ٹیبل پر اپنی ساس کے ساتھ بیٹھی ہوئی باتیں کر رہی تھی۔ ملک صاحب تو پہلے ہی کھانا کھا کر اٹھ گئے تھے۔۔۔

ان کو کوئی ضروری کام تھا اور شاہ میر کو بھی بہت زیادہ ضروری کام تھا اور شاہ میر کا ضروری کام یہ تھا سے آج مرہا کی جان کو ہلکان کرنا تھا۔۔۔

پچھلے دو ڈھائی مہینوں سے ان دونوں کے بیچ میں بھی دوری ہی چل رہی تھی میرب کی طبیعت خراب ہونا میرب کا کوما میں چلے جانا اس کے بعد میرب کے

بے بی کی ذمہ داری ان سب کے درمیان شاہ میر بہت دنوں سے مرہا سے دور تھا۔۔۔

Kitab Nagri

آج بے بی فائنلی اپنے ماں باپ کے پاس جا چکا تھا اور ماشاء اللہ میرب بالکل ٹھیک ہو کر اپنے گھر جا چکی تھی ایسے میں وہ اپنی خوشی سے سیلیبریٹ کرنا چاہتا تھا۔۔۔

اس خوشی کے لیے اسے اپنی مرہا کی ضرورت تھی۔۔ اسی لیے وہ جاتے ہوئے میرہا کو آہستہ سے آرڈرز دے کے گیا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جانتی تو مرہا بھی تھی کہ آج اے سی پی صاحب کے تیور صبح سے ہی خراب نظر آرہے تھے۔ اب تو جناب وضع سگنل دے کر جا چکے تھے۔۔

اتنی آہستہ آواز میں اٹھتے ہوئے اس انداز سے مرہا کو بول کر گیا تھا کہ سامنے بیٹھی ہوئی اس کی والدہ بالکل سن نہیں سکی تھی۔۔

مرہا کے ساس کا ابھی اور باتیں کرنے کا موڈ تھا۔ تو مرہا بیچاری اٹھ کر کیسے جاتی اور دوسری طرف اس کے دل میں یہ بھی ہلچل مچی ہوئی تھی کہ شاہ میر اس کا ویٹ کر رہا ہے۔۔۔

اپنی ساس کو بیچ میں چھوڑ کر بھی نہیں نہیں جانا چاہتی تھی۔ جو اتنے پیار سے بیٹھی ہوئی چھوٹی چھوٹی باتیں سنار ہی تھی۔۔

"مرہا کی بچی تمہیں مجھ پر ترس نہیں آتا کتنے دن ہو گئے ہیں مجھے تمہارے قریب آئے ہوئے اب بھی تم بیٹھی ہوئی ماما سے گپے مار رہی ہو دو منٹ سے پہلے روم میں آو مرہا کے موبائل پر شاہ میر کا دھمکی بھرا میسج آیا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

"میر ماما میرے پاس بیٹھی ہیں ان کا باتیں کرنے کا موڈ ہے میں کیسے ان کی باتوں کو بیچ میں چھوڑ کر آسکتی ہوں۔ مرہا نے باتوں کے درمیان ایک میسج ٹائپ کر کے بھیجا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے نہیں پتہ کوئی بھی بہانہ بناؤ مجھے اگلے دو منٹ میں تم روم میں چاہیے ہو 15 منٹ ہو گئے ہیں تمہارا ویٹ کرتے ہوئے مرہا کی موبائل سکرین پر ایک اور میسج جگمگیا تھا۔

بیٹا کوئی ضروری میسج آرہے ہیں تو آپ آرام سے بات کر لو۔۔ مسلسل میسج پر جواب دیتے ہوئے دیکھ اس کی ساس نے کہا تھا۔

نہیں ممی کوئی ضروری میسج تو نہیں بس میرا شاید کوئی فائل نہیں مل رہی تھی تو وہ اس بارے میں پوچھ رہے تھے۔۔ مرہا نے جلدی سے بہنا بنایا تھا

مرہا کی ساس ایک عقل مند عورت تھی اس وقت اس کو کون سی فائل نہیں مل رہی ہوگی وہ اپنی بیٹے سے باغوبی واقف تھی۔۔۔ جانتی تھی کہ اس وقت اسے اپنی بیوی نامی فائل کی اشد ضرورت ہے۔۔۔

بیٹا آپ جاؤ اور اس کو فائل ڈھونڈ کر دو میں بھی اپنے روم میں جا رہی ہوں وہ مسکراتے ہوئے بولی اور ٹیبل سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ مرہا بھی جلدی سے ٹیبل سے اٹھ کر اپنے روم کی جانب چلتی دی۔۔۔

oooooooo

Posted On Kitab Nagri

جان شاہ آپ کی سپتری کب سے ٹپس ٹپس کر کے میری نیند خراب کر رہی ہے مجھے صبح آفس بھی جانا ہے۔۔۔

شاہ آپ تھوڑی دیر اٹھ کر بے بی کو چپ کرالیں مجھے بہت نیند آرہی ہے
میرب نے گہری نیند سے بیدار ہو کر دوسری جانب لے کر آرڈر دیا تھا۔۔

شباباش اب یہ بھی میری کھا دوں!
شاہ اپنی جگہ سے بڑبٹاتے ہوئے اٹھ کر بے بی کے کاؤٹ کے پاس گیا بے بی پورے سو کی سپیڈ سے رو رہا تھا۔۔

Kitab Nagri

رومان شانے سے اپنی گود میں اٹھا کر کاندھے سے لگاتے ہوئے اس کی پیٹھ تھپتھپائیں۔۔
مگر اس وقت بے بی کا بالکل سونے کا موڈ نہیں تھا۔۔ اسے شاید بہت بھوک لگ رہی تھی۔۔ اور اس کی کھانے والی مشین گہرے نیند میں خراٹے بھر رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

میرب یاربے بی کا سونے کا بالکل موڈ نہیں ہے اٹھ کر اسے فیڈ کرواؤ رومان شاہ میرب کے پاس کھڑا
ہو ابے بی کی پیٹھ نہیں تھپتھپاتے ہوئے میرب کو اٹھا رہا تھا۔۔۔
شاہ مجھے بہت نیند آرہی ہے مجھ سے نہیں اٹھا جا رہا۔۔۔ آنکھوں کو بند کیے نیند میں ہی جواب دے کر
میڈم پھر سو گئی۔۔۔

- حد ہے یارب میں اس کو کیسے چپ کرواؤں!!

مجھے نہیں پتہ جیسے بھی کروائیں چپ کروالیں!!

اوکے پھر سیدھی ہو کر لیٹو میں کروالیتا ہوں چپ کیونکہ میرے ساتھ تو ایسا کوئی
سپیر پارٹ نہیں لگا ہوا جس سے میں اسے فیڈ کرواؤں۔۔۔ اور بنا فیڈ کے تمہارا یہ لاڈلا چپ نہیں
کرنے والا۔۔۔

شاہ آدھی رات کو شرارتی انداز میں مسکراتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

میرب جھٹکے سے بیڈ سے اٹھ کر بیٹھ گئی نیند میں بھی اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ شاہ کا اگلا قدم کیا ہو گا اور
شاہ کیا کرنے والا تھا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جی نہیں آپ بے بی مجھے دیں میں خود ہی چپ کروالوں گی۔۔۔

نہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے جان شاہ میں بے بی کو چپ کروادوں گا میں اسے فیڈ بھی کروادیتا ہوں
بس آپ ذرا رائٹ پوزیشن میں سولیٹ جائیں۔۔۔

پکا میں آپ کی نیند میں خلل نہیں ڈالوں گا۔۔۔ آنکھ کو ٹیس کرتے ہوئے شاہ مسکرایا تھا۔۔
شاہ قسم سے آپ بہت بے شرم ہیں بلکہ آپ کے لیے اس سے بھی بڑا کوئی ورڈز ہونا چاہیے تھا۔۔۔
بے بی کو شاہ کے ہاتھوں سے لیتی ہوئی بولی تھی۔۔۔
میں نے کیا بے شرمی کی ہے خواہ مخواہ مجھے ایسے مت کہا کرو بے بی کو برا لگتا ہے۔۔۔ آفٹر آل میں اس کا
بابا ہوں۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بے بی کو بھی بہت اچھی طرح سے پتہ ہے کہ بی بی کا بابا کتنا شرافت کا پتلا ہے۔۔۔ شاہ میرب کے پاس ہی
تکیے پر کوہنی رکھے بیٹھا گہری نظروں سے اپنے بے بی کو میرب کے ساتھ چپکے ہوئے دیکھ مسکرا رہا
تھا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

بے بی فیڈ کرتے ہوئے دونوں چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے اپنا فیڈنگ مگ تھامے ہوئے تھا۔۔۔
میر کو ر کرنے کی بہت کوشش کر رہی تھی۔۔ مگر بے بی بھی اپنی بابا کی طرف بے شرم تھا بار بار ہاتھ ہلا
کر میرب کی کورتج خراب کر رہا تھا۔۔

مسئلہ کیا ہے تمہارا کس سے چھپاتی ہو خود کو مجھ سے!! جان شاہ تمہاری سانسوں سے زیادہ قریب آچکا
ہوں۔ وہ بھی ایک بار نہیں اب تو گنتی بھی یاد نہیں کہ کتنی بار اور اب تو میرے اس پیارے سے بے بی
کی ماما بن چکی ہو۔۔

خدارا اب تو شرم کو چھوڑ دو میرب جب بھی بے بی کو فیڈ کرواتی تھی خود کو شاہ کی نظروں سے بچانے
کی بہت کوشش کرتی تھی۔۔ کیونکہ شاہ اسے فیڈ کرواتے ہوئے بہت تنگ کرتا تھا۔۔ کبھی نظروں
سے تو کبھی ہاتھوں سے۔۔۔

ایک کام کرتی ہوں کل سے نائیں سب کچھ ہٹا کر اس کے بعد بے بی کو فیڈ کروایا کروں گی۔۔۔ میرم
نے غصے سے شاہ کی جان دیکھتے ہوئے کہا۔۔ ایک تو اسے نیند نے تنگ کر رکھا تھا اوپر سے شاہ کی باتوں
نے بے بی اسے نیند پوری نہیں کرنے دیتا تھا اور باقی کی کسر اس کا شاہ نکالے رکھتا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

جس کو ڈاکٹر نے بد قسمتی سے دوری بنائے رکھنے کو کہا تھا مگر اس لمٹڈ دوری کے سوا میرب کو کسی چیز میں رعایت نہیں تھی کبھی لفظوں سے اس کی جان کھائے رکھتا تھا۔۔۔ تو کبھی اپنے ہاتھوں کی حدت سے اسے تڑپائے رکھتا۔۔۔ تو کبھی لبوں کو لبوں کی قید میں لے کر سانسوں کے لیے ترساتا تھا۔۔۔ اسی لیے میرب غصے میں کچھ زیادہ ہی بے باک جملہ بول گئی تھی۔۔۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

جس کا اندازہ ہونے پر وہ خود ہی شرم سے لال ہو کر نظریں دیوار کی جانب مرکوز کر گئی۔۔

جان شاہ کل کر سو آج آج کر سوا بھی یہ نیکی کا کام تم آج سے ہی شروع کروں خوا مخواہ میں میرا بے بی بھی پریشان ہوتا ہے اور میں بھی۔۔

رومان شاہ میرب کی بات پر شرمندہ ہونے کے بجائے خوش تھا کہ اب اسے محنت نہیں کرنی پڑے گی تانکا جھانکی کے لیے۔۔۔

وہ تو اتنی خوشی سے بول رہا تھا کہ میرب کو اور شرمندگی ہونے لگی تھی اپنے جملے پر کہ وہ کیا بول گئی تھی

www.kitabnagri.com

شاہ قسم سے آپ کا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔ پلیز چپ کر کے سو جائیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

اوائے میں نہیں سورہا اب تو میری آنکھ کھل چکی ہے۔۔ آپ اپنی سپتری کو سلائیں اور ہماری دسترت میں آئے تھوڑی سی پیپیاں جھپیاں کریں گے پھر سوؤں گا۔۔ ہاتھ میرب کی کمر کے پیچھے سے لے جاتے ہو رب کرنے لگا تھا۔۔

شاہ پلیر مجھے نیند آرہی ہے میرب نے جھنجھلاتے ہوئے کہا تھا۔۔

مگر مجھے نہیں آرہی میں کیا کروں اور ویسے بھی ڈرامے بازیاں بند کرو میرب کی بچی کل ڈاکٹر کے پاس وزٹ کے لیے جانا ہے۔ اور کل مجھے اوکے کا سائن مجھے مل جائے گا۔۔ اس کے بعد تمہاری ایسے جان نکالوں گا کہ تم یاد رکھو گی۔۔

میرب نے شاہ کی جانب گھورتے ہوئے دیکھا تھا۔ ایک تو شاہ کے لفظوں نے اس کے دل میں ہلچل مچا رکھی تھی۔ دوسرا کمر پر شاہ کے ہاتھ بے باقی سے اپنی کام میں مگن تھے۔۔

چن سجنائے نیڑے نیڑے ہو

ڈھول جانیاں وے نیڑے نیڑے ہو

کیندیاں نگاواں میتھوں دور نہ کھلو۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ نے میرب کی گھوری پر اسے مسکراتے ہوئے گہری نظروں سے دیکھا اور پنجابی رو مینٹنگ سونگ کے دو بول گنگنایا تھا۔۔

oooooooo

ماہی کی آنکھ فجر کی اذانوں کے وقت ہو رہا تھا۔۔ بخار پوری طرح سے اتر چکا تھا۔۔ اپنے بے حد قریب کسی کی موجودگی کو محسوس کرتے ہوئے وہ ہر بڑا کر آنکھیں پٹ سے کھول کر اٹھی تھی۔۔

۔ احمر جو اس کے یوں جھٹکے سے اٹھنے پر اٹھ چکا تھا۔ اس کی آنکھ فوراً کھل گئی تھی مگر ماہی نروس نہ ہو اور گھبرائے نہ اس وجہ سے وہ ایسے محسوس کروا رہا تھا جیسے وہ گہری نیند میں سو رہا ہو۔۔۔ مگر اسے سوتا ہوا سمجھ کر جو محبت کی جوت ماہی جلا کر گئی تھی اس کے بعد تو احمر کو آنکھیں بند کر کے لیٹنا بہت مشکل ہو گیا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

وہ بڑی ہوشیاری سے اپنی پنکھڑیاں احمر کے لبوں پر رکھ کر نرمی سے چوم کر جلدی سے بیڈ سے اترتی ہوئی چلی گئی تھی۔۔

اس نے یہ سب کچھ اتنا آن فائن کیا کہ احمر تو کچھ لمحوں کے لیے سمجھ ہی نہیں پایا تھا کہ محترمہ کیا کر کے گئی ہے۔ اس کے جانے کے بعد احمر نے آنکھیں کھولیں اس کے لب مسکرا رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ وہی حق جتا کر گئی تھی جو رات کو اس نے جتاتے ہوئے اس کے ساتھ لیٹنے کی جرات کی تھی
-- پوری رات اسے اپنی باہوں کی قید میں لیے سینے سے لگا کر لیٹا رہا تھا۔۔۔ صبح اٹھ کر وہ بھی اپنا انداز
محبت جتا گئی تھی۔۔۔ احمر کا دل بے قراری سے دھڑک رہا تھا۔۔۔ ماہی تم میرے دل میں اپنا مقام بنانے
میں کامیاب ہو گئی ہو اب مجھے یہ لگتا ہے کہ ہمارے رشتے کو مکمل کرنے کا وقت آ گیا ہے۔۔۔ وہ خود میں
سوچتے ہوئے مسکرا کر دیا۔۔۔

oooooooooooo

آپ کا موڈ خراب ہے آپ کیا میرے ساتھ ناراض ہیں۔ منہ پھولا کر بیٹھے ہوئے شامیر کہ قریب بیٹھتے
ہوئے مرہانے بڑے پیار سے پوچھا تھا۔

نہیں میں تو بہت خوش ہوں آئی ایم ویری پیسی!! شاہ میر نے گھورتے ہوئے کہا۔۔
میر ماما باتیں کر رہی تھیں میرے ساتھ تو میں کیسے ان کو نیچ میں چھوڑ کر آ سکتی تھی میرہانے بیچارہ سامنے
بناتے ہوئے کہا۔۔

کوئی بہانہ بنا سکتی تھی مگر محترمہ کو بہانہ بنانا ہی نہیں تھا۔ تم سے زیادہ ظالم بیوی میں نے تو اپنی زندگی میں
نہیں دیکھی شاہ میر سچ مچ غصے میں بیٹھا ہوا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

سوری میر!! میرا میر ناراض ہو گیا میں اپنے میر کو منالوں گی۔۔ مرہا پیار سے شاہ میر کے دونوں گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے پچکارتے ہوئے بولی تھی۔۔

ہاں ہاں مناؤ جلدی کرو یہاں سے شروعات کرو۔۔ اپنے لپس پر ہاتھ رکھتے ہوئے شاہ میر نے اپنا چہرہ بالکل اس کے مقابل کر دیا۔۔

مرہانے پیار سے میر کے ہونٹوں کو بوسہ دیتے ہوئے چہرہ پیچھے کر لیا بس اتنی سی بات تھی؟؟
بس مجھے منا لیا ہے؟ شاہ میر نے حیرت سے مرہا کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔
(جی) محترمہ نے شرماتے ہوئے جواب دیا۔۔

مرہا کی بچی کسی دن اپنی انہی حرکتوں کی وجہ سے تم میرے ہاتھوں سے ضائع ہو جاؤ گی۔۔ شاہ میر کو میرہا کی اس چھوٹی

سی کسی پر اتنا غصہ آیا تھا اس نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔

کیا میرا اب تو میں نے آپ کو منا لیا ہے پھر بھی آپ یوں آنکھیں دکھا رہے ہیں ویسے غصہ ہے کس بات کا۔ میں کون سا جان بوجھ کر نہیں آئی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ماما مجھ سے باتیں کر رہی تھی تو اچھی بہو کا فرض ہے کہ وہ اپنی ساس کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کریں۔ اور ٹائم سپین کرے مرہانے بڑی اداسے آنکھیں ٹمٹماتے ہوئے کہا۔۔۔ جو میر کیے غصے کو اور تیش دلا گیا۔۔۔

اچھی بہو تو تم ہو۔۔۔۔۔ مگر کبھی اچھی بیوی کے فرائض بھی انجام دے لیا کرو کبھی خود سے جھانک کر دیکھ لیا کرو کہ تمہارے شوہر کو تمہاری کتنی ضرورت ہے۔۔۔۔۔ یہاں پر پیار جتاتے ہوئے تمہیں موت پڑ جاتی ہے۔ یہاں پر تمہارے رونے دھونے شروع ہو جاتے ہیں یا تمہیں نیند کے دورے پڑھ جاتے ہیں۔۔۔۔۔

آج تو میر کے غصے کے سارے باندھ ٹوٹ چکے تھے۔۔۔ ہائے میر کیا ہو گیا ہے آپ تو اتنے اس سے میں آگئے ہیں۔ مرہانے میر کو بہت عرصے بعد ایسے غصے میں دیکھا تھا۔۔۔۔۔

تو ایسا کون سا تم نے کارنامہ سر انجام دیا ہے جس کی وجہ سے مجھے خوش ہو کر تالیاں بجانا چاہیے یا بھنگڑے ڈالنے چاہیے۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہی ہی اے سی پی شامیر ملک بھنگڑے ڈالتا ہوا کیسا لگے گا۔۔ مرہا کو سب باتیں چھوڑ کر صرف بھگڑوں کی بات سمجھ میں آئی تھی۔۔۔

بہت ہنسی آرہی ہے تمہیں ہیں بہت ہنسی آرہی ہے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے قریب کرتے ہوئے بولا۔۔۔

ہاں آرہی ہے۔۔۔ آپ مجھے یہ آنکھیں مت دکھایا کرے۔۔۔ مجھے آپ سے ڈر نہیں لگتا۔۔۔ اچھا تو ٹھیک ہے آج تمہیں قسم لگے تمہیں مجھ سے ڈرنا نہیں ہے۔۔۔
آؤ تمہیں آج اصلی شاہ میر ملک سے ملواتا ہوں بہت عرصہ ہو گیا ہے اس سے تمہاری ملاقات نہیں ہوئی۔۔۔ اس کی قمر میں ہاتھ ڈال جھٹکے سے اٹھاتے ہوئے اپنی گود میں بٹھایا لیا۔۔۔
اپنی تھائی پر مرہا کو کچھ اس انداز سے بیٹھایا کہ چہرہ اس کے مقابل تھا۔ میر کی پشت سونے کے ساتھ لگی تھی۔۔۔

www.kitabnagri.com

صوفے سے گرنے کے ڈر سے مرہا نے اپنے دونوں ہاتھ شاہ میر کے کاندھوں پر رکھے ہوئے تھے۔
اس کی گود میں تھائیز پر بیٹھی دونوں فولڈ تھی۔۔۔ میر کا ایک ہاتھ مرہا کی کمر پر مضبوطی سے رکھا تھا۔
جبکہ دوسرا اس کی گردن کے پیچھے رکھ کر چہرہ اپنے اوپر جھکائے ہوئے تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مم --- میر --- ششش --- لبوں سے آواز نہ نکلے۔ ڈر نہیں لگتا اس لیے بہادری سے میرے جذباتوں کا سامنا کرو۔ اس کی لبوں پر انگلی رکھتے ہوئے خاموش رہنے کا دے دیا۔

مم --- میر میں تو مذاق کر رہی تھی!!!

مگر میں بالکل مذاق نہیں کر رہا تھا!!

کیا کرنے والے ہیں آپ!!

پیار!!!

مگر ڈراتو آپ مجھے ایسے رہے ہیں جیسے مجھے قتل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ مرہا شاہ میر کی سچی محبت پا کر بہت نہ ڈر رہنے لگی تھی۔

میر نے اسے اپنی محبت کا اتنا مان لیا تھا کہ وہ ڈری سہمی سی مرہا تو بہت پیچھے رہ گئی تھی۔

قتل کرنے کا مطلب ہوتا ہے جان لینا تو جان تو میری جان میں تمہاری ضرور لوں گا مگر اپنی محبت سے۔۔۔

www.kitabnagri.com

- کیونکہ تم بہت بگڑ چکی ہو اور پیار سے تمہیں میرے حقوق ادا کرنے نہیں آتے تو اب سے میں اپنے طریقے سے ہی اپنے واجب حقوق لے لیا کروں گا۔

میں اکیلی نہیں بگڑی آپ بھی بہت بگڑ چکے ہیں۔۔۔ مرہا اپنی حرکتوں سے باز نہیں آرہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تو ٹھیک ہے میں اپنی باری نیٹا لیتا ہوں اس کے بعد تم بھی مجھے اپنے طریقے سے سزا سنا لینا۔۔ اوں اوں۔۔ کتنے بے شرم ہیں آپ، میرا ایسا کوئی مطلب نہیں تھا مرہا اس کی بے باکی سے بولے گئے جملے پر شرم سے لال ہوئی تھی۔۔

میری جان ابھی تو میں نے بے شرمی کی ہی نہیں۔۔ مگر بہت ساری بے شرمی کے ریکارڈ توڑنے کا ارادہ ضرور رکھتا ہوں۔۔

مرہا کی شرٹ کے اندر سے ہاتھ لے جاتے ہوئے اس کی کمر پر انگلیاں دستے ہوئے کہا۔۔

آہ آہ اوہ!! کیا کر رہیں ہیں مجھے درد ہو رہا ہے۔۔ میری انگلیوں کی سختی سے وہ کراہ اٹھی تھی۔۔

مجھے بھی بہت درد ہو رہا تھا یہاں پر جب تم نیچے بیٹھی ہوئی کپے مار رہی تھی اور میں یہاں پر تمہارا انتظار کر رہا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

گمبھیر آواز میں بولا۔۔ اپنے دل والے مقام پر انگلی رکھ کر بتا رہا تھا۔۔

نظریں اس کے خوبصورت نشیب و فراز پر پوسٹ تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

میر پلینز میری کمر سے ہاتھ ہٹائیں مجھے درد ہو رہا ہے میر کی انگلیوں کی سختی سے وہ آگے پیچھے کو ہوتی ہوئی
سک رہی تھی۔۔۔ آگے پیچھے ہوتے ہوئے اس کا دل والا مقام بار بار میر کے چہرے سے ٹکرا رہا
تھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور بولتی میر اس کے گلے سے دوپٹے کو کھینچتے ہوئے ہٹا چکا تھا۔۔۔ سامنے مرہا کے
گلے پر نظر گاڑے وہ مسکرایا تھا ارادے خطرناک تھے۔۔۔

اس کے چہرے کو خود پر جھکاتے ہوئے پنکھڑیوں کو لبوں کی قید میں لے گیا۔ بے صبری سے ہونٹوں کو
چوستے ہوئے نمی کے بوندے اپنے اندر انڈیل رہا تھا۔۔۔
وہ سانسوں کے لیے مچل رہی تھی۔ وہ اس کی سانسیں پی رہا تھا۔۔۔ وہ تڑپ رہی تھی وہ مسرور ہو رہا
تھا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مرہا کے ریشمی سلکی بالوں پر لگے ہوئے کیچر کو وہ ہٹا چکا تھا۔۔۔ اس کے سلکی بال شاہ میر کے چہرے کے
اوپر آبشار کی طرح بکھرے ہوئے تھے۔۔۔

مرہا سانسوں کے لیے مچل رہی تھی اس کی سانس بند ہونے لگی تھی۔۔۔ جب میر نے اس کے لبوں کو
آزادی دی۔ وہ کچھ کہنا چاہتی تھی مگر میر اسے مہلت کہا دے کر رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

گود میں بیٹھے ہی جھٹکے سے اس کی شرٹ کو اس کے وجود سے الگ کر چکا تھا اس کی خوبصورت وجود پر کپڑے نہ ہونے کے برابر بچے تھے۔۔۔

اس کے خوبصورت سراپے کو دیکھ شامیر کے لب مسکرائے تھے۔ اس کے گورے وجود کی رعنائیوں کو جھک کر بڑی محبت سے چوم رہا تھا۔۔۔

مرہاب بھی اسی پوزیشن میں اس کی گود میں بیٹھی ہوئی تھی گرنے کے ڈر سے صوفے کی پشت کو تھام چکی تھی۔۔ میرپوری طرح سے اس کے نشیب و فراز پر جھکے ہوئے مسرور ہو رہا تھا وہ سسکیاں بھر رہی تھی۔۔۔

شاہ میر کے لبوں کی حدت اس کے نشیب و فراز کو جلا رہی تھی۔ وہ اسے سانس لینے تک کی مہلت نہیں دے رہا تھا۔۔۔ میر کی خود کی سانسیں بھی تیز اور اتھل پتھل تھی۔۔۔

میر اب آپ بہت بے شرم ہو گئے ہیں جب اس کے وجود پر بچے ہوئے لباس پر میر نے بے باکی دکھائی تو مرہاب نے سسک کر کہا تھا۔۔

خود کو چھپانے کے لیے میر کے سینے میں سر چھپا لیا۔۔۔ وہ قہقہہ لگا کر ہنسا تھا اسے اپنی باہوں کے دائرے میں لیتے ہوئے اپنی مضبوط پہناہوں احساس دلایا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تمیز کے دائرے میں رہ کر کون سا تمہاری طرف سے میر کو انعام ملتا ہے اس سے بہتر ہے میں اپنی من مانیاں کر کے بے شرمی کا ٹائٹل ہی جیت لوں۔۔۔

اسے اوپر کو اٹھاتے ہوئے بیڈ پر لے جا رہا تھا مرہا شرم سے پانی پانی ہو رہی تھی اس کے وجود پر کپڑے تو جیسے نہ ہونے کے برابر تھے۔۔ مرہا کا دل والا مقام بالکل میر کے چہرے کے مقابل تھا۔ وہ بیڈ پر لے جاتے ہوئے اپنی بے باکیاں دل والے مقام پر جاری رکھے ہوئے تھا۔۔۔

آہ آہ میر نے دانتوں کی چپن دل والے مقام پر محسوس کروائی تو وہ سسک اٹھی تھی۔ وہ اسے سکے آہیں بھرنے اور تڑپنے پر مجبور کر رہا تھا۔ بیڈ پر ڈالتے اس کے اوپر ہی جھکتا چلا گیا۔۔ کیونکہ اپنی پیاری اور شرمیلی بیوی کی طبیعت سے وہ اچھی طرح سے واقف تھا اس وقت اس کی جو حالت تھی وہ لفظوں میں بیان نہیں ہو سکتی تھی آنکھوں کو بند کی سانسوں کو روکے ہوئے حیا سے اس چہرہ لال سرخ پڑ چکا تھا

www.kitabnagri.com

جس کی نظروں سے اس کو اتنی شرم
آ رہی تھی اسی کی باہوں اور سینے میں چھپ کر وہ خود کو محفوظ محسوس کرتی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسی تحفظ کا احساس دلاتے ہوئے اس کے اوپر ڈھیر ہو گیا۔۔۔ اس کے چہرے کے خوبصورت نقشوں کو لبوں سے چومتے ہوئے نرم گرم لمس چھوڑ رہا تھا۔۔۔

پیروں کی جانب رکھی ہوئی چادر کو کھینچتے ہوئے اپنے اور مرہا کو اوپر کر کے کور کر چکا تھا۔۔۔ اس سے زیادہ وہ اپنی جان کو پریشان نہیں کر سکتا تھا۔ اس کی چہرے کو چوم کر اس کے لب گردن پر لمس چھوڑتے ہوئے۔۔۔

دل والے وہ کام پر آن ر کے تھے میر کے لبوں کی گرمی اس کے دل کے مقام پر واضح محسوس ہوئی تھی۔ ساتھ دانتوں کی چبن اسے سسکا رہی تھی۔۔۔

اپنے دونوں ہاتھ میر کی قمر پر رکھے تھے۔ میر ہا کے اور میر کی تیز سانسیں یکجا ہو کر محبت کی خوبصورت داستان لکھ رہی تھی۔۔۔

اس کی سسکیاں تیز سے تیز تر ہوتی جا رہی تھی۔ میر کا غصہ تو کہیں دور رہ گیا تھا اس وقت تو وہ صرف اپنی محبت اس پر برسا رہا تھا۔۔۔ جس کو سہتے ہوئے وہ آہیں بھر رہی تھی۔۔۔

oooooooooooo

Posted On Kitab Nagri

بیٹا تم ماہی سے مل لو کتنے دن ہو گئے ہیں تمہیں کہتے ہوئے اب تو ہمارے واپس جانے کا وقت ہو رہا ہے ہم کتنی بار جا کر ملا آئے ہیں۔۔

مگر تم ضدی بنی ہوئی ہو ماہی کی ماں اس کی بڑی بہن کو سمجھا رہی تھی۔۔

ماما مجھے نہیں ملنا ماہی سے اور نہ ہی مجھے کوئی شوق ہے اس سے ملنے کا۔۔
بہن ہے تمہاری شرم کرو کس بات کا اتنا کفر تم نے پال رکھا ہے۔۔

وہ میری بہن نہیں ہے اور نہ ہی میں اسے اپنی بہن مانتی ہوں جب بچپن میں ماما اور ماما کی دے دیا تھا۔
تو ان کے مرنے کے بعد اس کو کسی یتیم خانے میں دے دیتی واپس لا کر میرے سر پر تھوپنے کی کیا ضرورت تھی۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میں اکیلی تھی اکیلی ہوں اور ہمیشہ اکیلی ہی رہوں گی۔ مجھے اپنے رشتے میں شرکت قبول نہیں۔۔
بد تمیزی سے بولتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

عریشہ تمہارا دماغ اتنا خراب کیوں ہے کیا بگاڑا ہے ماہی نے تمہارا بچپن سے لے کر تمہاری محبت کے لیے وہ ترستی رہی ہے۔۔ ایک بہن ہونے کے باوجود ہمیشہ ماہی نے محبت کے لیے ترستے ہوئے زندگی گزاری ہے ہمارا بزنس سے ٹائم نہیں لگتا اور تمہیں اپنی عیاشیوں سے فرصت نہیں۔ ہمیشہ وہ محبتوں کے لیے یوں ہی ترستی رہی ہے۔۔

اس کی ماں تیش سے بولتے ہوئے اس کے سامنے والے صوفے پر آکر بیٹھ گئی تھی۔۔
او کم آن ماما کم سے کم اب تو اسے مظلوم سمجھنا چھوڑ دیں۔ اب تو اس کی شادی ہو گئی ہے۔۔
تو اگر تم اس سے اس کی بیٹی سے اس کے شوہر سے مل لو گی تو اس میں تمہیں کیا پر اہلم ہے۔۔
تمہیں اتنی جلن ہے ماہی سے کہ تم نے ابھی تک اس کی شادی کی تصویر تک نہیں دیکھی۔۔
تم نے یہ تک نہیں دیکھا کہ تمہاری بہن کی شادی کس سے ہوئی ہے۔۔ وہ تمہاری چھوٹی بہن ہے۔۔ اس سے اتنا کیوں جلتی ہو تم عریشہ۔۔ اس کی ماں چلا رہی تھی۔۔
پلیز اب اپنا بی پی شوٹ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ لادیں ایلیم دیکھ لیتی ہوں آپ کی خوبصورت بیٹی داماد اور پہلے سے موجود جاتی کو۔۔

Posted On Kitab Nagri

آپ لوگ پر سکون ہو کر چلے جائیں مل لوں گی۔۔ میں ابھی کچھ دن یہاں ہوں تو آتے ہوئے آپ کی لاڈلی سے مل کر آؤں گی۔۔

اگر اس سے آپ کے دل کو ٹھنڈک ملتی ہے تو۔۔ ایٹمیٹوڈ سے بولتے ہوئے فون میں مصروف ہو گئی۔۔

اس کی ماں تو اتنے میں ہی خوش تھی کہ کم سے کم عریشہ نے حامی تو بھری ماہی سے ملنے کی۔۔ وہ خوشی سے ماہی کی شادی کا ایلیم نکال کر اس کے پاس رکھتے ہوئے مسکرائی تھی۔۔۔ اوکے رکھ دیجیے میں فری ہو کر دیکھ لوں گی ایٹمیٹوڈ سے بولتی ہوئی واپس فون میں مصروف ہو گئی۔۔ اپنی ماں کے جانے کے بعد اریشہ نے ایسے ہی سرسری سی نظر بند پڑے ہوئے ایلیم پر ڈالی تھی۔۔۔ مگر اس نے دوبارہ چونک کر پھر دیکھا تھا ماہی کے ساتھ لکھے ہوئے نام نے اسے چونکہ دیا تھا۔۔ مگر پھر اس نے اپنے دل کو تسلی دی کہ دنیا میں سرف اس نام کا صرف ایک ہی شخص تو نہیں ہو گا۔۔۔

www.kitabnagri.com

اپنے دل کو تسلی دینے کے لیے اس نے الیم کو اٹھا کر کھولا۔۔ اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھی۔۔۔

سامنے اسی شخص کی تصویر دیکھ کر وہ جتنا خوبصورت پہلے تھا اس سے کہیں زیادہ ہینڈ سم اور خوبصورت آج بھی لگ رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جب اس نے احمر کو چھوڑا تھا تو احمر کالج کا سٹوڈنٹ تھا۔ مگر اس وقت وہ ایک خوب رو بھرپور مرد تھا۔۔۔

جس کی پرسنلٹی جاذب نظر تھی۔۔ سادہ سے پیٹنٹ شرٹ وہ بے حد خوبصورت لگ رہا تھا۔۔ ساتھ میں ماہی دلہن کے روپ میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔ ماہی کی خوبصورتی تو ہمیشہ سے اس کی آنکھوں میں کھلتی تھی اور آج اسے احمر کے ساتھ دیکھ کر تو عریشہ کے اندر کی جلن چار گنا پڑ چکی تھی۔۔۔

احمر تمہیں پوری دنیا میں شادی کے لیے یہی چڑیل ملی تھی۔۔ البم سے تصویر نکال کر پھاڑتے ہوئے وہ چلائی تھی احمر کی تصویر ماہی سے الگ کر چکی تھی۔۔ ماہی کی تصویر کے ٹکڑے کر کے اس نے پھینک دیے تھے۔۔۔

اس لڑکی کی تو عادت ہے جو چیزیں میری زندگی سے تعلق رکھتی ہیں اس کو ہمیشہ ان کے ساتھ ہی منسوب ہونا ہوتا ہے پھر چاہے وہ میرے ماں باپ ہوں یا میرا چھوڑا ہوا بوائے فرینڈ وہ اونچی آواز بولتے ہوئے دانت پیس رہی تھی۔۔۔



مہر مہ میرا بچہ ماما کی گڑیا میں اپنی گڑیا کو تیار کروں۔ ماما کے پاس آ جاؤ ناما سے بھاگا نہیں جا رہا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

احمر آفس کے لیے ریڈی ہو کر مہرمہ کے روم کے اندر داخل ہوا تھا۔ ماہی اپنی بیٹی کو پیار سے تیار کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔ اس بات سے بے نیاز کہ کوئی تھوڑی دوری پر کھڑا اسے بڑی محبت سے دیکھ رہا تھا۔۔

میڈ روم میں نہیں تھی۔ ماہی مہرمہ کو کیری کرنے کی پوری کوشش کر رہی تھی مہرماں بڑی ہونے لگی تھی تو سکروں کرتی ہوئی بیڈ سے ادھر سے ادھر جا رہی تھی۔۔

ماہی بخار کی وجہ سے شاید ابھی پوری طرح سے ٹھیک نہیں ہو پائی تھی۔ کیونکہ رات کو اسے اتنا تیز بخار تھا۔ مگر وہ ایک ذمہ دارماں کی طرح اپنی بیٹی کو کیری کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

بیڈ کی دوسری طرف جا کر مہرمہ کو پکڑنے کی کوشش کر رہی تھی جو کھکھلا کر ہنستے ہوئے سکروں کرتی جا رہی تھی۔۔

ہاتھ سر پہ رکھتے ہوئے وہ لڑکھڑا کر گرنے لگی تھی۔ اسی وقت دروازے پر کھڑے احمر نے دوہی قدموں میں فاصلہ طے کر کے اسے تھام لیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ سر پر ہاتھ رکھے اس کی باہوں میں جھول گئی تھی۔۔ ماہی اپنا خیال رکھو تم ابھی ٹھیک نہیں کیا ضرورت ہے ابھی سے اتنی بھاگ دوڑ کرنے کی میڈ ہے وہ مہر مہ کا خیال رکھے گی تم آرام کرو۔

احمر بہت فکر مندی سے ایک ساتھ بہت سارے جملے بھول گیا۔۔ بے اختیار احمر اسے اپنے چوڑے منقبوط سینے سے لگالیا۔۔

ماہی احمر کے سینے پر سر رکھے بہت پر سکون محسوس کر رہی تھی۔۔ اپنے دل میں گدگداتے ہوئے احساس کو وہ بخوبی سمجھ چکی تھی۔۔ وہ جانتی تھی کہ اسے احمر علوی سے پیار ہونے لگا ہے۔۔۔ اور اس پیار کا خوبصورت احساس تو وہ صبح اٹھتے ہوئے احمر علوی کے لبوں پر چھوڑ کر آئی۔۔

اور اب احمر کا یوں اسے سینے سے لگانا ماہی کو ایک خوبصورت احساس دلارہا تھا۔ جس احساس کو وہ بہت دنوں سے محسوس کرنا چاہتی تھی۔۔ وہ چاہتی تھی کہ احمر اس پر توجہ دیں۔۔۔

اسے پیار کریں۔۔ ماہی کی زندگی میں پیار کی بہت کمی تھی۔۔ ہستی مسکراتی زندہ دل ماہی اندر سے بہت ویران تھی۔۔ احمر کی ذرا سی محبت اور قربت میں اس کے دل کے اندر مرجھائی ہوئی کونپلوں کو ہریالی بخشی تھی۔۔۔۔۔ دونوں ہاتھ اس کے سینے پر جمائے اپنا چہرہ اس کے منقبوط سینے میں چھپائے ہوئے

Posted On Kitab Nagri

کھڑی تھی۔۔ احمر کے لب مسکرائے تھے یہ دیکھ کر کے ماہی نے اس سے دوری اختیار کرنے کی کوشش نہیں کی۔۔ مطلب صاف تھا کہ وہ اپنے شوہر کی قربت پورے دل سے چاہتی تھی۔۔ اور ماہی جو صبح اپنی پنکھڑیوں کا لمس اس کے لبوں پر اسے سوتا ہوا سمجھ کر چھوڑ آئی تھی۔۔ اس کے بعد تو کوئی گنجائش باقی نہیں رہی تھی۔

احمر نے اپنی گرفت اس کے گرد مضبوط کی تھی۔۔ مہرہ اپنے بابا کو دیکھ ہاتھ ہلاتے ہوئے مسکرا رہی تھی۔۔۔

احمر آفس جانے کا ارادہ ملتوی کر چکا تھا وہ آج پورے دل سے اپنی بیوی کے پاس رہ کر اس کا خیال کرنا چاہتا تھا۔۔ مہرہ کو مل کر اسے پیار کرنے کی بعد۔۔

جب میڈروم میں واپس آگئی تو میڈ کو مہرہ کا خیال رکھنے کا بول کر وہ ماہی کو اپنے ساتھ روم میں آیا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

oooooooo

میں آپ کے روم کیا کروں گی۔۔ احمر جب اسے اپنے ساتھ روم میں لے کر آیا تو سب سے پہلا سوال ماہی نے کیا تھا۔ مطلب کے میرے روم میں آنے کے لیے کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔۔ احمر لہجہ شوخ ہوا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

نن۔۔ نہی میرا مطلب ہے کہ آپ جب آفس چلیں جائیں گے تو میں بور ہو جاؤں گی۔۔ ماہی نے جلدی سے اپنے جملے کی وضاحت کی۔

اور اگر میں آفس نہ جاؤں تو!! اس کے کان پر جھکتے ہوئے سرگوشی کی ہاتھ اس کے کمر پر رکھ کر اسے اپنی قریب کر لیا۔۔

اس کے اتنے قریب ہونے پر ماہی سٹیٹا گئی۔ اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کی۔ جس کو وہ کام بنا چکا تھا۔۔ کک۔۔ کیا۔۔ کر رہے ہیں آپ۔۔ وہ لفظوں کو گھبرا توڑتے ہوئے بولی تھی۔۔

ہم نے تو آپ سے نہیں پوچھا تھا جب تم ہمیں سوتا ہوا سمجھ کر محبت جتا کر گئی تھی۔۔ ماہی نے نظر اٹھا کر احمر کی جانب دیکھا احمر نے آئی بروا چکا کر جواب چاہا تھا۔۔

مم۔۔ میں۔۔ میں نے تو کچھ نہیں کیا تھا وہ اپنی چوری پکڑی جانے پر گھبرا کر بولتے ہوئے نظریں جھکا گئی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

گھبراؤ نہیں مس ماہی احمر علوی ہمیں آپ کا انداز محبت اچھا لگا تھا۔ اس کے کان پر لب رکھتے ہوئے سرگوشی کی احمر کے ہونٹ اس کی کان کی لو سے ٹکرائے اس کے پورے وجود میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی تھی۔۔

پلیز مجھے جانے دیں مہر مہ کو دیکھنا ہے۔ اس نے اپنی کمر سے احمر کے ہاتھ ہٹاتے ہوئے بہانہ بنایا۔۔

Posted On Kitab Nagri

پہلے مہرمہ کے بابا کو دیکھ لو بعد میں محرمہ کو دیکھ لینا۔۔ آج احمر پورے دل سے اپنی بیوی کے قریب ہو کر اس کی دل کی دھڑکنیں سننے کی تمنا رکھتا تھا۔۔

مہرمہ کے بابا کو میں روز ہی دیکھتی ہوں۔ تیز ہوتی دھڑکنوں کی دھن میں وہ نظریں سائیڈ پر کرتے ہوئے بولی۔۔۔

نہیں آج صحیح معنوں میں مہرمہ کے بابا سے ملو اور جانو کہ مہرمہ کے بابا کے دل میں مہرمہ کی ماما کے لیے کیا ہے۔۔

پوچھو گی نہیں کہ میرے دل میں تمہارے لیے کیا ہے؟؟

نہیں آپ خود ہی بتا دیں وہ نظریں جھکائے ہلکا سا مسکرائی تھی۔۔ جاننا تو وہ بھی چاہتی تھی کہ اس کی شوہر کے دل میں اس کے لیے کیا ہے مگر اپنی شرم و حیا میں لپٹی ہوئی وہ کہہ نہیں سکی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

ٹھیک ہے خود ہی بتا دوں گا جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ تاکہ میں اچھی طرح سے تمہیں بتا سکوں کہ میرے دل میں تمہارے لیے کیا ہے بخار سے ویک ہوا بھی تو مجھے لگتا ہے کہ پوری طرح سے احمر علوی کو جاننے اور سمجھنے کے لیے آپ کو بہت ساری طاقت کی ضرورت پڑے گی۔۔۔ کیونکہ ہمارا انداز محبت ذرا سخت ہے کہتے ہوئے بڑی عقیدت سے لب اس کے ماتھے پر رکھ کر بوسہ دیتا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

یہ پہلا لمس تھا جو احمر نے اپنے ہونٹوں کا ماہی کے چہرے پر چھوڑا تھا ماہی شرم سے لال پڑ گئی تھی حیا سے پلکیں جھکا گئی مگر لب مسکرا رہے تھے۔۔۔

احمر اسے اپنے سینے سے لگائے کھڑا تھا۔۔۔ میں آج آفس نہیں جا رہا تا کہ میری بیوی بور نہیں ہو۔۔۔
آج سارا دن تم روم میں میرے پاس آرام کرو گی۔۔۔
مگر مہر مہ۔۔۔!!! تھوڑی دیر آرام کر لو اس کے بعد مہر ما کو تمہارے پاس لے آؤں گا احمر مسکرا دیا۔ یہ دیکھ کر کہ اسے اپنی بیٹی کی بہت فکر تھی۔ ماہی کا مہر مہ کے لیے انداز محبت اور فکر مند ہونا دیکھ کر کوئی کہہ نہیں سکتا تھا کہ وہ اس کی سگی ماں نہیں ہے۔۔۔
تم آرام کرو میں صرف ایک چھوٹی سی کال کر لوں کہ میں آج آفس نہیں آرہا۔۔۔ احمر اسے پیار سے بیڈ پر لٹا کر اس پر بلیٹکٹ ڈالتے ہوئے پیار سے بولا تھا۔۔۔
ماہی اپنے دل کی خوشی بیاں نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ احمر کی نظروں میں اپنے لیے محبت دیکھ کر جو محسوس کر رہی تھی۔۔۔

oooooooo

Posted On Kitab Nagri

خیریت ہے عریشہ تم بہت خوش نظر آرہی ہو۔۔ عریشہ کو آج بہت خوش دیکھ کر اس کی ماں نے حیرانی سے پوچھا تھا۔ کیونکہ اکثر تو عریشہ فضول میں ہی غصے میں رہتی تھی اور آج اس کا بلاوجہ خوش ہونا اس کی ماں کو کھٹک رہا تھا۔۔

حد ہے ماما اگر خوش ہوں تب بھی آپ کو پر اہلم ہوتی ہے، اگر غصے میں ہوں تو تب بھی آپ کو پر اہلم ہوتی ہے، چپ رہوں تب بھی مسئلہ، اگر بولوں تو تب بھی مسئلہ، وہ بد تمیزی سے بولتے ہوئے بیٹھی چاکلیٹ کھا رہی تھی۔۔

عریشہ میں نے سرسری سا ایک سوال کیا ہے جس کا جواب تم تمیز کے دائرے میں رہ کر بھی دے سکتی تھی ہر وقت یہ بد تمیزی کرنا ضروری نہیں ہوتا اس کی ماں اپنی پیننگ کر رہی تھی۔۔۔

ہینڈ کیری میں کپڑے رکھتے ہوئے ناگواری سے بولی تھی۔۔

آج ہماری واپسی ہے ماہی اور احمر بھی آئیں گے۔۔ پلیزان کے ساتھ پلیز تمیز سے پیش آنا۔۔ اکیلی ماہی نہیں ہوگی اس کا ہسبینڈ بھی اس کے ساتھ ہوگا۔۔ تم اپنے لہجے پر کنٹرول رکھنا۔۔

Posted On Kitab Nagri

بے فکر رہیں ماما میں کوئی بد تمیزی نہیں کروں گی۔۔ اور اس کے ہسپینڈ کے سامنے تو بالکل بھی نہیں بلکہ میں تو سوچ رہی تھی۔۔ کہ آپ لوگ تو جارہے ہیں کیوں نہ میں انہیں ایک دودن کے لیے اپنے پاس یہاں ہی روک لیتی ہوں اچھا ہے ہم دونوں بہنیں کچھ گپ شپ کر لیں گے۔۔۔

کچھ ٹائم سپن کر لیں گے ویسے ابھی میں ایک ہفتہ تو یہاں پر ہوں۔۔ عریشہ نے بڑی خوش مزاجی سے جواب دیا۔۔۔

اس کی ماں جو ہینڈ کیری میں کپڑے فولڈ کر کے رکھ رہی تھی۔ اس نے ایک نظر حیرانی سے عریشہ کی جانب دیکھا تھا۔

کیونکہ عریشہ کا ایسا لہجہ سننے کی اس کی ماں کو بالکل عادت نہیں تھی۔۔۔

اور ماہی کے لیے تو ہمیشہ عریشہ زہرا گلتی تھی آج اس کے اندر کی بہن کیسے جاگ پڑی تھی اس کی ماں سمجھ نہیں پائی تھی۔۔۔

عریشہ خیریت تو ہے بیٹا تمہاری طبیعت ٹھیک ہے کوئی فیور وغیرہ تو نہیں ہوا اس کی ماں نے تنز کیا تھا۔۔

ماما آپ کا مسئلہ کیا ہے اب اگر آپ کے کہنے پر میں ماہی کے لیے کچھ اچھا سوچ رہی ہوں تو، اس پر بھی آپ کو اعتراض ہو رہا ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

ویسے بھی ماہی میری بہن ہے کوئی دشمن تھوڑی ہے۔۔ مجھے ماہی کچھ خاص پسند نہیں مگر اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ وہ میری بہن نہیں ہے۔۔۔

اریشہ کے الفاظ اس کی ماں کی سماعت پر بم پھوڑ رہے تھے۔۔ شکر ہے اگر تمہیں اس بات کا احساس ہو گیا ہے کہ ماہی تمہاری بہن ہے۔۔۔

مجھے تو خوشی ہوگی اگر تم انہیں ایک دو دن کے لیے اپنے پاس روک لو اور ان کا خیال رکھو۔۔
آخر ماہی کو بھی مانگے والی فیلنگ آنی چاہیے۔۔ ہمارے پاس تو ویسے ہی ٹائم نہیں ہوتا۔۔ بہت مختصر ٹائم کے لیے ہم لوگ آتے ہیں۔۔۔

تمہارے بابا نے تو تقریباً اپنا سارا بزنس ہی امریکہ میں شفٹ کر لیا ہے اب تو لگتا ہے اور بھی دیر سے ہی ہمارا چکر پاکستان لگا کرے گا۔۔۔

تم رکھ دو کچھ دن ماہی کے پاس اور بہت خیال رکھنا اس کا۔۔ وہ کچھ دیر میں پہنچتے ہی ہونگے، اس کی ماں خوشی سے بولتے ہوئے خود فریش ہونے چلی گئی تھی۔

oooooooo

احمر جلدی کریں پلیز ماما اور بابا کی فلائٹ ہے۔۔ مجھے ماما بابا کے پاس بیٹھ کر باتیں کرنی ہیں۔۔ ماہی اس وقت اپنے ماما بابا سے ملنے کے لیے چھوٹے بچوں کی طرح مچل رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

تم اور مہرہ ریڈی ہوا حمر شرٹ کے بٹن بند کرتی ہوئے بولا تھا۔۔
جی ہم لوگ تو کب سے ریڈی ہیں بس آپ کی دیر ہے۔۔ ماہی نے ڈاک پر پل کلر شاٹ فرائک پہنی
ہوئی تھی۔۔۔

کاندھے پر بڑا سادو پیٹہ ڈالا ہوا تھا۔ لائٹ سامیک اپ کیے ہوئے وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔۔
اس کا نکھر انکھر اساروپ احمر کے دل کو دھڑکا گیا۔۔ احمر نے ماہی کے لیے ایک پیاری سی بیٹ مس کی
تھی۔۔۔

اگر تم میری تھوڑی ہیلپ کر دو تو میں جلدی تیار ہو سکتا ہوں۔۔ احمر نے مسکراتے ہوئے ایک نظر ماہی
پر ڈالتے ہوئے کہا۔ وہ ماہی کو اپنی قریب دیکھنا چاہتا تھا۔۔
جی بتائیں میں آپ کی ہیلپ کر دیتی ہوں مگر آپ پلیز جلدی تیار ہو جائیں۔ وہ اپنے ممی بابا سے ملنے کے
لیے اسے تیار کروانے کو جلدی سے قریب آئی تھی
www.kitabnagri.com

بتائیں کیا کروں۔ پاس کھڑے ہوتے ہوئے بولی تھی۔۔ کرنے کو تو تم بہت کچھ کر سکتی ہو۔ اس کی کمر
پر اپنا ایک ہاتھ رکھتے ہوئے اسے جھٹکے سے اپنے قریب کر لیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مم۔۔ میں نے تیار ہونے کا پوچھا ہے احمر کے ایک دم بدل ہوئے تیور کو دیکھ ماہی نے شرماتے ہوئے کہا۔۔

بس میرے اتنے ہی قریب کھڑی رہو میں خود تیار ہو جاؤں بس میری اتنی سی ہیلپ کر دو۔۔
اس طرح تو آپ کبھی تیار نہیں ہو سکیں گے۔۔ وہ شرماتے ہوئے مسکرائی۔۔

ہمم!! اتنا یقین ہے تمہیں خود پر۔۔ ماہی نے مسکراتے ہوئے سر کو ہاں میں ہلایا۔ ویسے تمہارا یقین درست ہے۔۔ احمر نے ہاتھ کی پشت اسکی مخملی گال پر رکھتے ہوئے رپ کرتے ہوئے کہا

وہ سٹپٹا کر پیچھے ہوئی تھی۔۔ مسس احمر ہمیں بھی خود پر بہت یقین ہے۔ آنکھ کو ٹیز کرتے ہوئے گہری نظروں سے دیکھا۔۔

احمر کی انگلیوں کی سرسراہٹ کو اپنی کمر پر محسوس کرتے ہوئے وہ سٹپٹا کر پیچھے ہونے لگی تھی۔۔ جھٹکے سے اسے اپنے اور قریب کرتے ہوئے۔۔ اپنے حق کا اسے احساس دلایا۔۔

احمر ہم لیٹ ہو جائیں گے پلیز چلیں۔ احمر کی خمار یوں کے جہاں کو اس کی آنکھوں میں دیکھ وہ گھبرا گئی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

چلتا ہوں مگر ایک شرط پر۔۔۔ کیا۔۔۔ ماہی نے اس کے چہرے کی جانب دیکھا۔۔۔ آج سے تم میری روم میں میرے ساتھ رہو گی۔۔۔ تم سے صرف مہر مہ کی ماں نہیں ہو۔۔۔ میری بھی بیوی ہو میرے لیے بھی تمہارے کچھ اہم فریضے ہیں ان کو ادا کرنے کا وقت آگیا ہے۔۔۔ اس کی گال کے ساتھ اپنی سخت داڑی والے گال کو باری باری نرمی سے رپ کرتے ہوئے چبن دی۔۔۔

داڑی کی چبن سے اس کے منہ سے سی کی آواز نکلی تھی۔۔۔ منظور ہے میری شرط۔۔۔ جی اس نے آہستہ سے کہا تھا۔۔۔ تھینک یو چلو اب جلدی سے مجھے کوٹ پہننے میں مدد کرو۔ پھر ہم نکلتے ہیں وہ ماہی کو اپنی گرفت سے آزاد کرتے ہوئے۔ کوٹ تھماتے ہوئے بولا۔۔۔

Kitab Nagri

oooooooooooo

شاہ پلیر آرام سے بیٹھیں کم از کم گاڑی میں تو خود پر کنٹرول رکھ لیا کریں۔۔۔ میرب شاہ کی نظروں سے گھبرا کر مسکرائی تھی۔۔۔

کیوں خود کو کنٹرول میں رکھوں بیوی میری گاڑی میری تو پھر کیوں کروں میں خود پر جبر۔۔۔ اور ویسے بھی جان شاہ پچھلے ایک ڈیڑھ سال سے میں خود پر کنٹرول ہی کر رہا ہوں اب مجھ سے کنٹرول نہیں ہوتا۔

Posted On Kitab Nagri

- گاڑی تھوڑے سے سنسان علاقے سے گزر رہی تھی۔۔

شاہ اپنی سیٹ سے میرب کے اوپر جھکتے ہوئے اس کی پنکھڑیوں کو چوم کر واپس اپنی جگہ بیٹھ گیا۔۔
میرب کے گھورنے پر شاہ آنکھ سے ٹیز کرتے ہوئے ہونٹوں کو گول کرتے ہوئے فلائنگ کس دی
تھی۔۔ شاہ قسم سے آپ بہت۔۔۔ جانتا ہوں بے شرم
ہو گیا ہوں۔۔۔ قبول ہے مجھے۔۔۔ میرب کی بات کو بیچ میں ہی کاٹتے ہوئے شاہ نے اپنے بھاری ہاتھ
کی پشت اس کی گال پر رب کی تھی۔۔۔ شاہ آج بہت خوش تھا۔۔ وہ ڈاکٹر کے پاس سے ہو کر واپس
آ رہے تھے۔۔ ڈاکٹر نے میرب کو پوری طرح سے فٹ کرادے دیا تھا۔۔
اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

تو اب شاہ کا خوش ہونا تو بنتا تھا۔۔۔ رومان کو جدائی کی سولی پر چڑھ کر یہ نزدیکیاں نصیب ہوئی تھی۔۔۔

رومان شاہ نے میرب کے لیے بہت کڑی کسوٹیاں پار کی تھیں۔۔۔ اور اب وہ اپنے جذباتوں پر کسی طرح کانہ تو کمپر ومانز کرنا چاہتا تھا۔۔۔ نہ خود پر جبر کرنا چاہتا تھا۔۔۔

اور نہ دنیا داری کا لحاظ رکھنا چاہتا تھا۔۔۔ اس کا ثبوت تو وہ میرب کو اچھی طرح سے دے رہا تھا۔۔۔ ڈاکٹر سے گھر تک آتے ہوئے تقریباً ان گنت کسس کی مالا وہ میرب کو دے چکا تھا۔۔۔

میرب رانم کے لیے زبردست پروفیشنل دو میڈز کا میں نے انتظام کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ گھر میں زکیہ ہے۔ اس کو بھی میں بول چکا ہوں کہ وہ ہمیشہ میڈز کے سر پر رہے۔۔۔

کچن کا کام گھر میں اور ملازم ہیں جو دیکھ سکتے ہیں۔۔۔ یہ سب بتانے کا مطلب یہ ہے کہ تم مجھ پر فوکس کرو۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہر وقت اپنے بیٹے کی محبت میں یہ مت بھول جایا کرو کہ مجھے بھی تمہاری محبت اور توجہ کی ضرورت ہے۔۔۔ تم بالکل ٹھیک ہو۔ اب تم بیوی ہونے حقوق ادا کرنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔۔۔

اور اس میں، میں کسی طرح کا کوئی کمپر و مائز نہیں کروں گا۔ اس بات کو دماغ میں بٹھالو۔۔۔ آج دی رات صرف میری ہے صرف اور صرف میری تو اس لیے یہ بات مجھے دوبارہ سمجھانی نہ پڑے۔۔۔

اففف اللہ شاہ کیا ہو گیا آپ تو اتنی تمہیدیں باندھ کر مجھے ڈرا رہے ہیں۔۔۔
میرب کھلی آنکھوں سے غور سے شاہ کی ساری باتیں سننے کے بعد سر کو نفی میں ہلاتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

جتنا تم نے مجھے پریشان کیا ہے اور دوری کی سزا دی ہے تمہارا ڈرنا بنتا بھی ہے۔

۔ آپ کو میرا شکر گزار ہونا چاہیے میں نے آپ کو اتنا پیارا راز ایسا بیٹا دیا ہے۔۔۔
ہمم یہ تو سچ ہے! ٹھیک ہے اس کا بھی میں شکر یہ ادارات کو کر دوں گا۔ میرب کی اس بات کو بھی شاہ نے اپنے مطابق ڈال کر جواب دیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ آپ کی سوچ اس سے آگے بھی جاتی ہے یا نہیں ہر بات گھوم پھر کر آپ کی رومینس والی بات پر ہی آکر رک رہی ہے۔۔ میرب نے شاہ کے کاندھے پر چٹکی کاٹتے ہوئے کہا۔۔۔

میری جان پچھلے ایک ڈیڑھ سال سے تم نے جتنا مجھے رومانس کے لیے ترسایا ہے اب تو تم اگر کھانے کا پوچھو گی تب بھی مجھے رومینس سمجھ میں آئے گا۔۔ سونے کا پوچھو گی تب بھی رومانس ہی مجھے سنائی دے گا۔۔ اس لیے بہتر ہے کہ تم میرے ساتھ صرف رومینس کی باتیں کرو۔۔ رومان شاہ آتشی لبوں تلے مسکراتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

شاہ قسم سے اتنا تو مجھے آپ کے رومینس کی باتوں سے پہلے کبھی ڈر نہیں لگا جتنا آج لگ رہا ہے۔ میرب کے دل کی بات اس کی زبان پر آگئی۔۔ ہا ہا ہا!! شاہ کا زندگی سے پر جوش قہقہہ گاڑی میں گونجا تھا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اب نہ چھپاؤں گا

سب کو بتاؤں گا

میں نے کیا ہے تم سے پیار

اوائے میرادل تیرا عاشق

رومان شاہ نے اونچی آواز میں گاڑی میں رومینٹک سونگ لگا دیا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ساتھ میں اونچی آواز سے خود بھی گنگنا رہا تھا۔۔۔

میرب اپنے شاہ کے چہرے پر یہ خوشی دیکھ کر دل سے خوش تھی کہ اس کا شاہ اتنا خوش ہے۔۔ زندگی میں خوشیاں لوٹ آئی تھی۔۔ پریشانی کے دن ختم ہو گئے تھے خوشیاں اور بہاریں رومان شاہ اور میرب کی منتظر تھی۔۔

oooooooooooo

ماما پلیر آپ لوگ ابھی نہیں جائیں نا۔ ابھی تو میں آپ لوگوں سے اچھی طرح ملی بھی نہیں۔۔ ماہی بچوں کی طرح اپنے ماں باپ کے درمیان بیٹھی ہوئی اپنے مہی پاپا کے جانے پر اداس تھی۔۔

بچہ جانا پڑے گا آپ کو پتہ ہے کہ بابا کا سارا بزنس وہیں پر سیٹل ہے تو وہ اتنا بڑا بزنس چھوڑ کر یہاں پر نہیں بیٹھ سکتے۔ میری جان آپ آنا احمر کے ساتھ اور کچھ دن رکنا ہمارے پاس اس کی ماما نے اس کے ماتھے پر پیار سے بوسہ دیتے ہوئے کہا۔۔۔

مہر مہ کو ماہی نے یہاں آکر بھی ایک منٹ کے لیے بھی خود سے الگ نہیں کیا تھا۔ اس وقت بھی وہ اسے گود میں لیے ہوئے بیٹھی تھی۔۔۔

میڈ چائے اور سنیکیس وغیرہ لے کر آئی تھی۔ مگر احمر کے آگے چائے کرتے ہوئے اس سے تھوڑی سی چائے احمر کے اوپر گر گئی۔۔

میڈ کافی شرمندہ تھی اور سوری بول رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

اٹ اس اوکے کوئی بات نہیں پریشان نہیں ہوں۔۔۔ احمر نے میڈ سے بہت تمیز سے بات کرتے ہوئے کہا۔۔۔

احمر چلے میں آپ کی شرٹ صاف کر دیتی ہوں ماہی جلدی سے کھڑی ہو گئی۔۔۔
نہیں بالکل نہیں میں خود صاف کر لوں گا تم بیٹھو یہاں مئی بابا کے ساتھ تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ویسے بھی ان کی فلائٹ میں بہت کم وقت رہ گیا ہے۔۔۔
احمر نے سختی سے اسے اپنے ماں باپ کے پاس بیٹھنے کو کہا تھا وہ جانتا تھا کہ ماہی کتنی بے چین تھے اپنے مئی بابا سے ملنے کے لیے۔ اور یہ ایک ایک لمحہ ماہی کے لیے بہت قیمتی تھا۔۔۔

اور احمر اس کے یہ قیمتی لمحے ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔
آئی آپ مجھے بتادیں میں اوپر جا کر خود صاف کر لوں گا۔ جی بیٹا آپ اوپر جا کر رائٹ والے روم میں چلے جائیں وہ ماہی کا ہی روم تھا۔۔۔

تو آپ وہاں ایزی ہو کر صاف کر لیں اس کی ماں نے بتایا تو احمر وہاں سے نکل کر سیڑھیاں چڑھتا ہوا رائٹ طرف کے روم میں آ گیا۔۔۔

روم میں جا کر اس نے کوٹ اتار کر بیڈ پر رکھنا نظریں روم کے چاروں جانب دوڑائی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جہاں پر ماہی کی پکس لگی ہوئی تھی اس کے بیڈ پر ایک پیار سا ٹیڈی بیئر رکھا ہوا تھا۔۔۔
اور ماہی کی بہت ساری ایسی چیزیں جس سے اس کے خوبصورت بچپن اور جوانی کا منظر نظر آرہا تھا۔۔۔
شرٹ کے بٹن کھول کر وہ واش روم میں داخل ہوا شرٹ کو صاف کرنے کے بعد وہ روم میں آیا
تھا۔۔۔

اس نے اس وقت شرٹ اتار رکھی تھی اس کا کسرتی سینہ شرٹ لیس تھا اچانک سے دو ہاتھ اس کی کمر
کی بیک سائیڈ سے نکل کر اس کے سینے پر لپٹ گئے تھے۔۔۔
پہلے تو احمر بہت گھبرا گیا پھر اس نے کہا شاید ماہی ہو۔۔۔ پھر اس کے دل نے کہا ماہی کیسے ہو سکتی ہے۔۔۔
اگر ماہی ہو بھی تو ماہی اس کے ساتھ ابھی اتنی فرینک تو نہیں کہ وہ اس طرح سے آکر اسے لپٹ
سکے۔۔۔

کچھ غلط سا احساس ہوتے اس نے ہاتھ جھٹک کر پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ اس کا چہرہ دیکھ
پاتا وہ اس کے سینے سے لپٹ گئی تھی۔۔۔ لڑکی نے صرف ٹاول لپیٹ رکھا تھا جو اسے ایک حد تک
چھپانے میں کامیاب تھا۔۔۔ اس کے بال بھی گیلے تھے شاید وہ ابھی نہا کر نکلی تھی۔۔۔
احمر کے لیے یہ سب کچھ حادثاتی طور پر ہوا۔۔۔ وہ سمجھ نہیں پایا تو وہ اس لڑکی کو دھکا دے کر پیچھے کرتے
ہوئے جلدی سے اپنی شرٹ اٹھا کر پہننے لگا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

صوفے پر گرنے سے لڑکی کے چہرے پر پوری طرح سے بال آگئے وہ ابھی بھی چہرہ نہیں دیکھ نہیں پایا تھا۔۔

کون ہو تم احمر نے شرٹ کے جلدی جلدی بٹن بند کرتے ہوئے کہا۔۔

میرے خیال سے تو تم مجھے بہت اچھی طرح سے جانتے ہو، صرف جانتے ہی نہیں ایک وقت تھا کہ تم میرے لیے جان دینا چاہتے تھے۔۔ مرتے تھے تم مجھ پر۔۔ اس نے چہرے سے بال ہٹاتے ہوئے کہا۔۔۔

اریشہ تم اور یہاں احمر نے چونک کر حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ ہاں میں وہ اس کے قریب ہوئی تھی بے باک تو عریشہ ہمیشہ سے تھی۔ اور اب تو وہ حد سے زیادہ بے باک ہو چکی تھی۔۔

اسے دھکا دیتے ہوئے بیڈ پر گرا کر اس کے اوپر گر گئی۔ وہ ابھی پوری طرح سے اپنی شرٹ کے بٹن بند نہیں کر پایا تھا کسرتی سینے پر وہ اپنے ہاتھ پھرتے ہوئے بے باکی سے اپنا چہرہ اس کے چہرے پر چھکاتے ہوئے کسی اور ہی موڈ میں تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ڈسکسٹنگ کیا بد تمیزی ہے!! وہ ایشہ کو دھکا دے کر سائٹ پر کرتا ہوا بیڈ سے جلدی سے اٹھا کھڑا ہوا

--

اس کو شرٹ سے کھینچتے ہوئے ایشہ نے واپس اپنے اوپر گر لیا۔۔ وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھتے ہوئے واپس اس کی پر گر گیا تھا۔۔

ایشہ نے بنا اسے سوچنے سمجھنے کا موقع دیے۔ اس کی گردن کے پیچھے سے دونوں ہاتھ ڈالتے ہیں اس کے لبوں پر لب رکھ کر زور سے کس کی۔۔۔ وہ اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں قید کیے ہوئے چھوڑنے کو تیار نہیں تھی۔۔



ٹھیک اسی وقت ماہی دروازہ کھول کر روم کے اندر داخل ہوئی تھی۔۔
احمر آپ کی شرٹ!!!! اس سے آگے تو ماہی بول ہی نہیں پائی تھی۔۔ وہ تو جیسے پتھر ہو گئی تھی۔۔ جو
منظر اس کے سامنے تھا وہ سمجھ ہی نہیں پار ہی تھی کہ یہ کیا ہے۔۔۔

ٹاول میں لیٹی ہوئی ایشہ جو کہ ماہی کی بڑی بہن تھی۔۔ بیڈ پر نازیباہ حالت پر لیٹی ہوئی تھی۔۔
اس کے اوپر احمر تھا جس کی شرٹ کے بٹن کھلے ہوئے تھے۔۔ دیکھنے میں یہی لگ رہا تھا کہ احمر عاریشہ
کو کس کر رہا ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ماہی نفی میں سر ہلاتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔۔

آنسو اس کی گالوں سے پھسل کر اس کی ٹھوڈی کو بیگونے لگے تھے۔۔ اس کا دل تسلیم ہی نہیں کر رہا تھا کہ اس کا احمر ایسا کر سکتا ہے۔۔

ماہی اریشہ سے تو کچھ بھی توقع کر سکتی تھی۔۔ کیونکہ اریشہ ہمیشہ سے ماہی کی زندگی میں آگ لگانے کے موقع ڈھونڈتی لیتی تھی۔۔۔

مگر احمر ایسا کر سکتا ہے ایسا اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔۔

احمر جلدی سے اپنی شرٹ سنبھالتے ہوئے جھٹکے سے عریشہ سے دور ہوا۔۔

اریشہ نے ہاتھ کی پشت اپنے لبوں پر پھیرتے ہوئے ماہی کو دیکھ کر آنکھ کو ونگ کیا تھا۔۔۔

ماہی دروازے کے پاس کھڑی ہوئی ہچکیوں سے رونے لگی تھی۔۔۔

Kitab Nagri

ماہی پلیز مجھے تمہاری قسم مجھے محرمہ کی قسم جو کچھ تم سمجھ رہی ہو ویسا کچھ نہیں ہے۔۔۔ وہ جلدی سے ماہی کے پاس آیا تھا۔۔

قسم سے اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے۔۔۔ وہ اپنی صفائی دے رہا تھا۔۔

بس کر دیں احمر میں اپنی آنکھوں سے دیکھ کر کیسے یقین کر لوں۔۔۔

ماہی نے احمر کو دھکا دیتے ہوئے خود سے پیچھے کیا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

کیوں کیا ہے آپ نے میرے ساتھ ایسا ماہی کی زندگی میں تو ہمیشہ سے خوشیوں کی بہت کمی تھی۔۔۔ وہ آنسوؤں سے بھری ہوئی آواز میں روتے ہوئے بولی۔۔۔

ماہی میری بات سنو وہ روتی ہوئی ماہی کو سمجھانے کی کوشش کرنا چاہتا تھا۔۔۔ یہ سچ تھا کہ جس سے اینگل سے وہ دیکھ رہی تھی۔۔ اس اینگل سے احمر غلط ہی نظر آ رہا تھا۔۔۔

میں ناکچھ سننا ہے نہ کچھ بولنا ہے پلیز میرے ممی پاپا کو سکون سے جانے دو اس کے بعد میں آپ کی زندگی سے چلی جاؤں گی۔۔۔

آپ کو یہ چوری چھپے یہ سب کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ مگر آپ نے ممی پاپا کے سامنے کچھ بھی کلیئر کرنے کی کوشش کی تو میں اپنی جان لے لوں گی۔۔۔ وہ شہادت کی انگلی اٹھا کر دھمکی آمیز لہجے میں بولی۔۔۔

اور اس کو دھمکی مت سمجھیے گا میں ایسا کر سکتی ہوں۔۔۔ ماہی دھمکی دیتے ہوئے غصے سے روم سے بھاگتی ہوئی دروازہ بند کر کے نکل گئی۔۔۔
www.kitabnagri.com

دفع کرو اس کو یہ ہمیشہ سے ایسی ہے اریشہ احمر کے پاس آکر اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی تھی۔۔۔ بکو اس بند کرو۔۔۔ خبردار جو میری بیوی کے بارے میں ایک لفظ بھی بولا تو۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور تم یہاں پر کر کیا رہی ہو احمر کو یہ بات اب تک سمجھ نہیں آئی تھی۔۔ اریشہ احمر کی کالج میں گرل فرینڈ تھی۔۔ جس سے احمر بہت پیار کرتا تھا۔۔ جس کے لیے احمر نے اپنی جان تک لینے کی کوشش کی۔۔ احمر ڈرگز کا نشہ کرنے لگا تھا۔۔

اس حالت سے اس کے دوستوں نے اسے بہت مشکل سے نکالا تھا۔۔ رومان شاہ اور شاہ زیب نے بہت مشکل سے اپنے دوست کی جان بچائی تھی۔۔۔

اس کے بعد عریشہ کا چیپٹر کلوز ہو گیا تھا اس طرح اچانک سے عریشہ کا اس کی زندگی میں واپس انا احمر کو حیران کر گیا۔۔

۔ میں ماہی کی بڑی سسٹر ہوں۔۔

وہ بولتے ہوئے اس کے سینے پر اپنی شہادت کی انگلی سے چھیڑ چھاڑ کر رہی تھی۔۔۔

او آئی سی تو جو سسٹر شادی میں شامل نہیں ہوئی تھی وہ تم ہو۔۔۔ احمر نے اپنی حیرانی کو درست کرنے کے لیے خود کو جواب دیا۔۔

احمر تم تو بہت زیادہ ہیڈ سم ہو گئے ہو ہیڈ سم تو تم پہلے بھی تھے۔۔

اب تو تم بھرپور مرد لگنے لگے ہو اس کے سینے میں چھپتے ہوئے بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اریشہ تم کل بھی ایک گھٹیا لڑکی تھی اور آج بھی ایک گھٹیا لڑکی ہو۔۔۔ تمہارے بارے میں رومان شاہ کی رائے بالکل صحیح تھی۔۔۔

پہلی نظر میں اس نے تمہیں دیکھ کر یہی کہا تھا کہ تم ایک گھٹیا اور کریکٹر لیس لڑکی ہو۔۔۔ میں کل بھی تمہارے بارے میں غلط تھا اور آج بھی غلط ہوں۔۔۔

اسے دھکا دے کر پیچھے کرتے ہوئے بولا شرم کرو۔۔۔ اپنی حالت دیکھو ایسی حالت میں بیوی اپنے شوہر کے سامنے آنے سے شرماتی ہے۔۔۔

جس حالت میں تم میرے سامنے آئی ہو اور تم مجھ پر لائن مار رہی ہو لعنت ہے تمہاری سوچ پر۔۔۔ کچھ تو شرم کرو شوہر ہوں میں تمہاری بہن کا وہ غصے سے بولتے ہوئے اپنا کوٹ اٹھا کر باہر جانے لگا۔۔۔ وہ دروازے کے آگے اپنی باہیں پھیلا کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔

شٹ اپ احمر یہ تکیہ لوسی باتیں چھوڑو ماڈرن زمانہ ہے اور تم یہ بابا آدم علیہ السلام کے زمانے کی سوچ رکھتے ہو۔۔۔

وہ احمر کے اوپر لپکتے ہوئے بے قابو سے ہوتی ہوئی بولی تھی۔۔۔

تمہاری ماڈرن سوچ تمہیں مبارک ہو مجھے تم سے کوئی لینا دینا نہیں میرے لیے صرف تم ماہی کی بہن ہو اور بس۔۔۔ وہ اسے خود سے دور کرتے ہوئے بولا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تمہیں پوری دنیا میں ماہی ملی تھی شادی کرنے کے لیے وہ چیتے ہوئے بولی۔۔

۔ کہاں کیونکہ پوری دنیا میں خدا نے ماہی کو میرے لیے سنبھال کے رکھا تھا۔۔ اور تمہارا اور ماہی کا کوئی میل نہیں وہ سیرت میں بھی تم سے خوبصورت ہے اور صورت میں بھی۔۔۔۔۔ یہ بات نے عریشہ کو اندر تک آگ لگادی تھی۔۔۔

میری خوبصورتی ابھی تک تم نے دیکھی کہاں ہے۔۔ وہ بھی بے باقی سے ٹاول کو گرا چکی تھی۔۔۔

احمر نے فوراً سے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا۔۔۔
اریشہ کچھ تو شرم کرو تم سے زیادہ گھٹیا لڑکی میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھی۔۔۔

ماہی میری بیوی ہے اس کے باوجود اس کی آنکھوں میں ایک حیا ہے۔۔ اور تم میری کچھ نہیں لگتی اور دیکھو کیا کر رہی ہو۔۔۔

احمر مرد ہو کر شرم سے پانی پانی ہو رہا تھا۔۔۔ جبکہ اریشہ بے شرمی کے ہر حد کو پار کر چکی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنے برہنہ وجود کو لیے اس کے قریب ہونے لگی تھی۔۔۔ اسے نہ تو اپنی عزت کا احساس تھا۔۔۔ نا اپنے ماں باپ کی عزت کا۔۔۔

اریشہ جانتی تھی کہ ماہی نیچے جا کر کچھ نہیں بتائے گی۔۔۔ اس لیے وہ بے خوف ہو کر احمر کے قریب سے قریب ہوتی جا رہی تھی۔۔۔

احمر نے اس کو زور سے دھکا دیا تو وہ فرش پر جا گری تھی۔۔۔

احمر نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا بھی نہیں تھا۔۔۔ اور دروازہ کھول کر تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے نیچی جا رہا تھا۔۔۔

میں تمہاری جان لے لوں گی احمر علوی تم خود کو سمجھتے کیا ہو۔۔۔ ایک وقت تھا کہ تم مرتے تھے مجھ پر۔۔۔ اور آج تم مجھے یوں دھتکار کر جا رہے ہو۔۔۔

خود کو سمجھتے کیا ہو۔۔۔ جس بیوی کے پیار پر اتنا ناز ہے۔۔۔ اگر اسی کو تمہارے خلاف نہ کر دیا تو میرا نام بھی ایشہ نہیں ہے۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ چیختے ہوئے اونچی آواز میں بولی تھی۔ بے وقوف آدمی تمہیں اتنی بات سمجھ میں نہیں آئی اگر تمہیں چائے گروا کر روم تک لے آئی ہوں۔۔ کریکٹ وقت پر ماہی کو یہاں تک لے آئی ہوں۔۔ تو میں اس سے آگے کیا کیا کر سکتی ہوں۔۔۔

وہ خود سے باتیں کرتے ہوئے۔ قہقہہ لگا کر ہنسی تھی۔۔۔ اس نے یہ سب کچھ نوکرانی کو پیسے دے کر کروایا تھا۔۔۔

پہلے چائے گروائی اور پھر کریکٹ وقت پر ماہی سے جا کر یہ کہا کہ اسے احمر سر اوپر بلا رہے ہیں۔۔۔ سب ٹائم ٹیبل فکس تھا۔۔۔

وہ ان کے درمیان غلط فہمیاں پیدا کرنا چاہتی تھی۔۔۔ جو وہ کرنے میں کامیاب ہو چکی تھی۔۔۔ جس دن سے اس نے ماہی اور احمر کی شادی کا الہم دیکھا تھا یہ پلاننگ تب سے اس کے دماغ میں چل رہی تھی۔۔۔

لمس جنون

oooooooooooo

اسلام علیکم!

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

www.kitabnagri.com

oooooo

ماہی بیٹا اتنا رونے کی ضرورت نہیں ہے میری جان ہم جلدی ہی تم سے ملنے آئیں گے۔۔ ماہی ہچکیاں
لیتے ہوئے اپنی ماں کے گلے لگ کر رو رہی تھی۔۔۔

ماہی کے ماں باپ کو یہی لگ رہا تھا کہ ماہی اس لیے رو رہی ہے کہ وہ لوگ جارہے ہیں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ وجہ کچھ اور تھی۔ ماہی احمر اور اریشہ کونا زبیا حالت میں دیکھ کر بہت زیادہ دل برداشتہ ہو چکی تھی

مگر وہ اپنے ماں باپ کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔ اس لیے وہ یہی پریزنٹ کروا رہی تھی کہ رونے کی وجہ ماں باپ کی دوری ہے۔۔۔

احمر بے حد شرمندہ انداز سے پاس ہی کھڑا ہوا تھا۔۔

عریشہ بھی چیخ کر کے آچکی تھی۔۔۔ اس کے چہرے پر کوئی شرمندگی نہیں تھی۔۔

وہ تو ایسے پریزنٹ کروا رہی تھی جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔۔ اس کی حرکتوں کو سوچ کر احمر ایک مرد ہو کر شرمندہ تھا مگر وہ عورت ہو کر آرام سے کھڑی تھی کوئی تاثرات اس کے چہرے پر نہیں تھے۔۔

بلکہ وہ تو ہنس ہنس کر اپنے ماں باپ کو الوداع کر رہی تھی۔۔

ماہی تم کچھ دن بیٹا یہاں پر رکنا اریشہ ابھی کچھ دن ہے یہاں پر ماہی کو گلے لگا کر اس کی ماں نے بڑے پیار سے کہا۔۔

www.kitabnagri.com

۔ بیٹا آپ لوگ کچھ دن کے لیے یہیں پر رک جانا۔ ماہی کو بھی اچھا لگے گا اور عریشہ کو بھی۔۔

ماہی کی ماں جو ہر بات سے انجان تھی وہ بڑی محبت سے احمر سے مخاطب ہو کر بول رہی تھی۔۔

نہیں آنٹی ہم لوگ تو نہیں رک سکیں گے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ماما ہم لوگ رک جائیں گے احمر کو بھی بہت اچھا لگے گا یہاں رک کر۔۔۔ آپ بے فکر ہو کر جائیں۔۔۔ ماہی احمر کی بات کاٹتے ہوئے بولی تھی۔۔۔ بظاہر تو لہجہ نارمل تھا۔۔۔ مگر آنکھوں میں درد اور تنز تھا۔۔۔

اریشہ پاس کھڑی ہوئی مسکرا رہی تھی احمر کو اس وقت ایشہ زہر لگ رہی تھی جس کی وجہ سے ان دونوں میں غلط فہمی پیدا ہوئی۔۔۔

ماما ہم آپ لوگوں کو ایئر پورٹ چھوڑ کر آتے ہیں ماہی اس وقت احمر اور عیشہ کی شکل نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔

نہیں بیٹا ہم لوگ چلے جائیں گے اس تکلف کی ضرورت نہیں ہے آپ لوگ گھر پہ ہی رک کو آرام سے کھانا وانا کھاؤ۔ اس کے بابا ماہی کے سر پر پیار دیتے ہوئے بولے تھے۔۔۔

وہ لوگ ماہی کا اس طرح دل برداشتہ ہونا شاید سمجھ نہیں پارہے تھے۔۔۔

اس کے ماں باپ گھر سے نکل چکے تھے۔۔۔

ماہی پلیز میری بات سنو مجھے کم سے کم اپنی صفائی میں کچھ کہنے کا موقع تو دو۔۔۔ اپنے ماں باپ کے جاتے ہی ماہی غصے سے مہر مہ کی چیزیں سمیٹنے لگی تھی۔۔۔ ماہی میری بات کا یقین کرو۔۔۔ ماہی بنا جواب کی مہر مہ کی چیزیں اس کے بی بیگ میں رکھ رہی تھی۔۔۔

احمر نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔۔۔ مجھے نہ آپ پر یقین کرنا ہے اور نہ آپ سے بات۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میں جتنا کچھ دیکھ چکی ہوں اس سے زیادہ دیکھنے اور سننے کی ہمت نہیں ہے مجھے میں۔۔۔
تو کیا چاہتی ہو؟؟؟

میری جان چھوڑ دیں۔۔ مجھے آزاد کر دیں!!

یہ تو ممکن نہیں ہے۔۔ جیتے جی تو میں تمہیں آزادی نہیں دے سکتا!!

کیوں آپ نے مجھے خرید لیا ہے؟

وہ چیختے ہوئے بولی تھی!!

نہیں خرید تو تم نے مجھے لیا ہے۔۔ میرے دل کو میری سانسوں کو خرید کر تم نے اپنی پراپرٹی بنا لیا ہے۔۔ بہت ٹھہراؤ سے احمر نے کہا تھا۔

مجھے بڑلگانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ میرا فیصلہ نہیں بدلے گا مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا۔۔ وہ مہرہ کی تمام چیزیں سمیٹ چکی تھی بیک کو اٹھاتے ہوئے بولی۔۔

تمہارے چاہنے یا ناچاہنے سے کچھ نہیں ہو سکتا۔۔ میں تمہیں اپنی زندگی سے ایک سیکنڈ کے لیے بھی دور نہیں جانے دوں گا۔۔

آپ میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے۔۔ مہرہ تھوڑی دوری پر بیٹھی ہوئی ٹواٹز کھیل رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

کرنے کو تو میں بہت کچھ کر سکتا ہوں ماہی احمر علوی، تم پر پورا حق رکھتا ہوں دور جانے کی تو بات بھی مت کرنا۔۔۔ دور جانے کی بات کی تو قسم سے جان لے لوں گا۔۔۔ احمر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی۔۔۔

ہاں لے لیں جان ماہی کو مرنے سے ڈر نہیں۔۔۔
جان لینے کے اور بھی بہت طریقے ہیں میرے پاس اس کے لیے تمہیں مرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔
اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے کھینچ کر اسے اپنے قریب کیا۔۔۔ وہ اس کے چہرے پر جھکنے لگا تھا۔۔۔ سیڑھیوں کے اوپر کھڑی جھک کر دیکھتی ہوئی اریشہ کو احمر دیکھ چکا تھا۔۔۔
ماہی کے دل میں بدگمانی ڈال کر دونوں کو آپس میں جھگڑتا دیکھ کر اس کے چہرے پر جو خوشی تھی۔۔۔ وہ خوشی احمر اسے دے نہیں سکتا تھا۔۔۔
www.kitabnagri.com

اس لیے احمر وہ کر گیا جو یہاں پر وہ بالکل کرنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔
اس کی کمر پر ہاتھ رکھ کے اس سے پیچھے کی جانب جھکاتے ہوئے۔ ایک ہاتھ اس کے سر کے پیچھے رکھ کر۔۔۔ لب اس کی پنکھڑیوں پر رکھتے ہوئے قید میں لے گیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ مچل رہی تھی مگر کچھ کر نہیں سکتی تھی۔۔ اس کے دونوں ہاتھ اس کی کمر پر احمر نے پن کر رکھے تھے۔۔

ایک تو احمر غصے سے بھرا ہوا تھا۔ دوسرا اریشہ کا مسکرا نا اسے اور تیش تلا گیا۔ اور تیسرا ماہی کی پٹکھڑیوں کا پہلا مد ہوشی بھرا لمس احمر کو غصے والی ٹریک سے ہٹا کر اسے بہکا گیا تھا۔۔

وہ بہکتا ہوا اس کی نمی پینے لگا تھا۔ ماہی نے چھڑوانے کے لیے بہت جدوجہد کی مگر اس کا کچھ فائدہ نہیں تھا۔۔

احمر اسے پوری طرح سے بے بس کیے ہوئے راہ فرار روکے کھڑا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

ماہی سانسوں کے لیے تڑپ رہی تھی۔ احمر اس کی سانسیں کھینچ کر اپنے اندر منتقل کرنے لگا تھا۔۔۔۔

سانسوں کی کمی سے ماہی کی آنکھوں میں پانی اتر آیا تھا۔۔ وہ لبوں سے جام محبت پیتا ہوا مسرور ہو رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اپنی مرضی سے سانسوں کی نمی کا جام پیتے ہوئے وہ پیچھے ہٹا تھا۔۔ چند لمحوں میں اس نے ماہی کی حالت خراب کر دی تھی۔۔۔۔

احمر کے سلگتے لبوں کی گرمی سے وہ اپنی پنکھڑیاں اب تک چلتی ہوئی محسوس کر رہی تھی۔۔

احمر کے نرم لبوں کی حدت اب تک اس کی پنکھڑیوں پر موجود تھی۔۔ یہ سب کچھ احمر نے اتنا اچانک کیا تھا کہ ماہی کو شرم اور غصے سے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اس وقت وہ کیاری ایکٹ کرے۔۔

مگر احمر نے نظریں اٹھا کر اوپر کھڑی عریشہ کی جانب دیکھا تھا۔۔ جو اس وقت دانت پیستے ہوئے کھڑی تھی۔۔ احمر نے آنکھ ونگ کرتے ہوئے اسے تنزیہ نظروں سے دیکھا تھا۔۔

جیسے یہ جتنا ناچا ہتا ہوں کہ جو کچھ تم نے خود کو برہنہ کر کے مجھ سے حاصل نہیں کر سکی۔۔ دیکھو وہ میں اپنی بیوی کو زبردستی دے رہا ہوں۔۔۔

ماہی تو احمر کی حرکت پر شرم تے لال ہوتی ہوئی، مہر مہ کو گود میں اٹھائے جلدی سے بیگ کو پکڑے باہر کا راستہ لے چکی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

احمد دیکھ چکا تھا کہ ماہی باہر نکل گئی ہے۔۔۔

اریشہ جو کچھ تم چاہتی ہو میں وہ کبھی نہیں ہونے دوں گا۔ تم ایک گھٹیا لڑکی ہو تم اپنی مرضی سے میری زندگی میں شامل ہوئی اپنی مرضی سے بناتائے میری زندگی سے چلی گئی۔۔۔

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ خدا نے مجھے تم جیسے فتنے سے بچا لیا۔۔۔ بے شک خدا کہتا ہے کہ بندے تو میری رضا پر راضی ہو جا۔۔۔ میں تجھے بہتر سے بہترین دوں گا۔۔۔ اور بے شک خدا نے مجھے بہتر سے بہترین ہی دیا ہے۔۔۔ میں اس رب کا جتنا شکر ادا کروں کم ہے۔۔۔

اب میری زندگی میرے جسم اور میری روح پر صرف اور صرف ماہی احمد علوی کا حق ہے۔۔۔

www.kitabnagri.com

اوپر کھڑی اریشہ کو دیکھ کر کہہ رہا تھا۔۔۔
ہا ہا و تنزیہ تھی۔۔۔ کون سا حق جس حق سے وہ دستبردار ہو کر جلی گئی ہے۔۔۔ اور جب میں اسے تمہارے اور اپنے پیار کی اصلیت بتاؤں گی تو نفرت کرے گی وہ تم سے۔۔۔ وہ طنز کرتے ہوئے اوپر کھڑی بولی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تم ایڑی چوٹی کا زور لگا لو۔ میں ایسا کبھی نہیں ہونے دوں گا۔۔ کیا ہوا اگر وہ اپنے حق سے دست بردار ہو رہی ہے۔ اس کا حق میں اسے زبردستی دینے کا پورا حق رکھتا ہوں۔۔۔۔۔
تم جو کر سکتی ہو کر لو کھلا چیلنج ہے۔۔

ماہی کے دل میں جو تم نے بدگمانیاں ڈالی ہیں اسے تو میں اپنی محبت کے چند لمحوں میں ہوا میں اڑا دوں گا۔۔ وہ کہتے ہوئے تنزیہ مسکراتا ہوا باہر نکل آیا۔۔۔

oooooooooooo

مجھے آپ کے ساتھ نہیں جانا۔ جیسے ہی وہ گاڑی کے اندر بیٹھا تھا ماہی نے غصے سے کہا۔۔ ماہی پہلے سے گاڑی میں بیٹھ چکی تھی۔۔۔
ماہی خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی اور مہرہ کو ساتھ والی سیٹ پر بیٹھا رکھا تھا ماہی کو ڈرائیونگ کرنی آتی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

ڈرائیونگ تو میں ہی کروں گا۔ ایک کام کرو تم میری گود میں بیٹھ جاؤ وہ زبردستی ماہی کو تھوڑا اوپر کرتے ہوئے سیٹ پر بیٹھ چکا تھا۔۔۔

اب حالات یہی تھے کہ ماہی اس کی گود میں سٹیرنگ پر ہاتھ رکھ کے بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میں نے اپنی زندگی میں آپ سے زیادہ گھٹیا انسان نہیں دیکھا وہ غصے سے
تململاتی ہوئی دوسری سیٹ پر ہو کر بیٹھ گئی۔۔۔ اور مہر مہ کو اٹھا کر اپنی گود میں بٹھالیا۔۔

ڈونٹ وری آج تمہیں میں اس گھٹیا انسان سے تمہیں اچھی طرح ملو ادوں گا۔۔
وہ گاڑی مین گیٹ سے نکالتے ہوئے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا۔ جو مہر مہ کو اپنی گود
میں لیے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔

میں تو آپ کو چھوڑ کر جا رہی تھی نا آپ اس کے ساتھ سکون سے رہ لیتے جو کچھ چوری چھپی کر رہے تھے
میں اس کی اجازت کھلے عام دے کر جا رہی ہوں۔۔

قہر الود نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی۔ نہیں وہ انٹر سٹنگ نہیں ہے۔ آنکھ کو ونگ کرتے ہوئے
بولا۔۔۔ وہ شرم سے لال ہوئی۔۔ اس کی دھڑکنیں تو ابھی تک او تھل پو تھل تھی جو کچھ دیر پہلے احمر کی
بدولت ہوئی تھی۔۔۔ اب پھر سے احمر کا مسکرا چہرہ اور گہری نظر دیکھ کر اسے غصہ آرہا تھا۔۔

اچھا اب وہ انٹر سٹنگ نہیں رہی۔۔ کچھ دیر پہلے تو مرے جا رہے تھے، آپ اس کے قریب جانے کے
لیے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میں نے دیکھا تھا کیسے بیڈ پر اس کے اوپر۔۔ چھی!!! مجھے تو کہتے ہوئے بھی شرم آرہی ہے۔۔

وہ کہتے ہوئے بیچ میں رک گئی تھی۔ نظریں احمر کے چہرے سے ہٹا کر سائیڈ میرر پر مرکوز کر لی۔۔
ماہی زندگی میں ہمیشہ آنکھوں دیکھا سب سچ نہیں ہوتا۔۔

سبحان اللہ اگر یہ سچ نہیں تھا تو زندگی میں کچھ بھی سچ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔ آپ نے شاید اپنی پوزیشن
نوٹ نہیں کی تھی۔۔۔ مجھے تو سوچ کر بھی شرم آرہی ہے۔۔ مگر آپ دونوں کو تو کرتے ہوئے بھی
نہیں آئی۔۔۔

ماہی اس میں میرا کوئی قصور نہیں تھا۔ وہ سب کچھ!!

مجھے کوئی صفائی نہیں چاہیے!!
Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ماہی فل سٹاپ لگا دیا۔۔

احمر سمجھ چکا تھا کہ ماہی اتنی آسانی سے اس سچائی کو تسلیم کرنے والی نہیں ہے۔۔

باقی کاراستہ خاموشی سے کاٹتے ہوئے دونوں گھر کی جانب رواں دواں تھی۔۔

oooooooooooo

Posted On Kitab Nagri

"یہ پہن کر ریڈی ہو جائے میں چھت پر تمہارا ویٹ کر رہا ہوں۔۔ رومان شاہ ایک پیکٹ اس کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے بولا۔۔ جھک کر لب اس کے گال رکھ کر لمس چھوڑا۔۔

میرب پلیر اب ہم دونوں ایک بچے کے ماں باپ بن چکے ہیں۔۔ اب تو شاہ کی جان تھوڑا شرمنا کم کر دو۔۔ وہ میرب کے شرمائے ہوئے کو دیکھ کہ کمر پر ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔۔

میں شرمناہ کیسے کم کروں میں جتنا کوشش کرتی ہوں آپ اس سے زیادہ بے شرم ہو جاتے ہیں۔۔ وہ اس کے سینے میں سر چھپاتے ہوئے۔۔ من منائی تھی۔۔

ہاہاہاہا۔۔ میرب کی بات پر وہ قہقہہ لگا کے ہنسا تھا۔۔ آج تو پھر میں بے شرمی کے سب ریکارڈ توڑنے والا ہوں آج پھر کیا کرو گی جان شاہ!! لپ اس کے گردن پر رکھ کر چومتے ہوئے کہا۔۔

شاہ پیچھے ہٹ مجھے تیار ہونا ہے۔ اور میں دیکھوں تو صحیح آپ میرے لیے کیا لائیں ہے۔۔ شاہ کو بے قابو ہوتے دیکھ وہ شرماتے ہوئے اس کے سینے پر دباؤ ڈال کر پیچھے ہوئی۔۔ شاہ نے بھی گرفت آسانی سے ڈھیلی کر دی تھی۔۔

رومان شاہ بھی اپنا ٹائم ویسٹ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔ تقریباً 12 بجنے میں آدھا گھنٹہ رہ گیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

آج میرب کی سالگرہ تھی جو کہ میرب کو بالکل یاد نہیں تھی۔ اور مرہا اور شاہ میر کو ویسے اس نے منع کر رکھا تھا کہ کوئی اسے سالگرہ وش نہیں کرے گا۔۔۔

اس لیے میرب کو بالکل اندازہ نہیں تھا کہ شاہ کی برتھ ڈے سیلیبریٹ کرنے والا۔۔ میرب رومان شاہ کا لایا ہوا پیکٹ اوپن کر چکی تھی۔۔

شاہ۔۔۔۔۔ بولے جان شاہ رومان شاہ کی امید کے مطابق میرب نے پیکٹ کھولتے ہی چلا کر رومان شاہ کا نام لیا تھا۔۔

اس کے قریب ہو کر اس کی پشت پر اپنا سینہ لگائے ہاتھوں کے گرفت اس کے پیٹ پر باندھ کھڑا تھا۔۔۔۔۔ میں یہ بالکل نہیں پہنوں گی وہ لفظوں کو چبا چبا کر بولی تھی۔۔۔

یہ تو تمہیں ہر صورت پہننا پڑے گا اپنی سخت بیڑ والی گال کو میرب کی مخملی گال پر رکھ کر پ کرتے ہوئے، لفظوں کو چبا چبا کر اسی کے انداز میں بولا تھا۔۔۔

شاہ میں نے کہا میں نہیں پہنوں گی وہ ضدی انداز میں بولی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میرب ضد مت کرنا یہ تو تمہیں پہننا پڑے گا ورنہ آج قسم سے میں خود پہنا دوں گا۔۔ بہت ہو گئی تمہاری من مانیاں اب اور نہیں۔۔ اب وہ ہو گا جو رومان شاہ چاہے گا۔۔ رومان شاہ کا لہجہ سخت ہوا تھا۔۔

شاہ یہ کتنا چھوٹا ہے کچھ تو ڈھنگ کا لے آیا کریں۔ ایک دفعہ پہلے لے کر آئے تو وہ ننگی پنگی سی نہ ہونے کے برابر ساڑی لے کر آئے تھے۔۔ اور آج افف اللہ میرب اسے دیکھ شرم سے کلوز کرنے لگی تھی۔۔

یا تو اس کو پہنو نہیں تو پھر کچھ بھی مت پہنو۔۔ کیا۔۔۔۔۔ رومان شاہ کی بے باکی پر وہ چلائی۔۔۔ چلانا بند کرو بہت موقع دوں گا تمہیں تھوڑی دیر میں چلانے کے۔۔

رومان شاہ کا انداز اب بھی سخت تھا۔ آج تو میرب کی شامت پکی تھی۔ آج تو وہ اسے نیٹ اور سلک کی نائی پہنا کر ہی چھوڑے گا۔۔

بلیک کلر کی نائی تھی جو صرف گھٹنوں تک تھی جس کا نیچے والا حصہ فراک کی طرح سلک سے بنا تھا۔ جبکہ اوپر والا حصہ نیٹ سے بنا ہوا تھا۔۔ نائی دیکھنے میں بے حد خوبصورت اور مہنگی لگ رہی تھی۔۔

بنانے والوں نے تو حد ہی کر دی تھی اس پر سٹریپ تک نہیں لگے ہوئے تھے۔۔۔ شش۔۔ شاہ۔۔۔۔۔ پ۔۔۔۔۔ پلیز ضد مت کریں آپ تو میرے اچھے شاہ ہیں ہے نا۔۔۔

میرب گھوم کر اس کی دونوں گالوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے پیار سے منمناتے ہوئے بولی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں بالکل نہیں آج کسی بھی قسم کا کوئی مسکا نہیں چلے گا۔۔ میں بالکل پیارا نہیں ہوں۔۔ اور میں بالکل تمہاری کوئی بات نہیں ماننے والا۔۔

آج میں وہ کروں گا جو میرا دل کر رہا ہے۔۔ اگر پیار سے پہن لوگی تو ٹھیک ہے ورنہ میرب میں تمہیں خود پہنا دوں دوں گا۔۔ مجھے کوئی دقت نہیں ہوگی۔ میرب کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سختی سے کہا۔۔

تو ٹھیک ہے جو کرنا ہے کر لیں میں نہیں پہنوں گی۔۔ اتنی بے ہودہ نائی ہے مجھے تو دیکھ کر شرم آرہی ہے۔۔ وہ نائی کو صوفے پر پھینکتی ہوئی۔۔ رومان شاہ سے دور ہونے لگی تھی۔۔

اس سے پہلے کہ وہ دور ہوتی رومان شاہ اس کے بازو سے کھینچ کر اسے واپس اپنے قریب لے آیا تھا۔۔ رومان شاہ نے جھٹکے سے کھینچا تو وہ اس کے سینے سے آکر ٹکرائی تھی۔۔

اففف۔۔ کیا کر رہے ہیں شاہ میں نہیں پہنوں گی آپ اگر کہیں گے تو میں وہ والی ساڑی دوبارہ پہن لوں گی۔۔ ہے تو وہ بھی بیہودہ ہے مگر اس سے کم۔۔ وہ ضدی انداز میں بولی تھی۔۔

پکا نہیں پہنوں گی۔۔ رومان شاہ نے سخت انداز سے پوچھا۔۔

ہاں نہیں پہنوں گی 100 پر سنٹ پکا۔۔

Posted On Kitab Nagri

آہ آہ آہ!!!

شششش!!! اس کے لبوں پر انگلی رکھ کر گھورا تھا۔۔ منہ بند آواز نہ نکلے۔۔ اگر آواز نکلی تو جان لے لوں گا۔۔

میرب تم مجھ سے بہت اچھی طرح سے واقف ہو۔۔ ایک سال جو میں بن کر رہا ہوں۔۔ وہ میں بالکل نہیں ہوں۔۔

تم بہت اچھی طرح سے جانتی ہو کہ میں کیا کر سکتا ہوں۔۔ اگر مزید کوئی حرکت کی تو تمہاری جان کو اتنا ہلکان کروں گا کہ پھر سسکیاں بھرتی رہنا۔۔

Kitab Nagri

شاہ میں یہ نہیں پہنوں گی۔ میرب بچوں کی طرح رونے لگی تھی اسے سچ میں بہت شرم آرہی تھی نائی دیکھ کر۔۔

او کے میری جان تم مت پہنوں میں اپنی جان کو خود پہنا دوں گا۔۔ آغاز تو میں کر چکا ہوں۔۔

Posted On Kitab Nagri

میرب کے خوبصورت سراپے پر نظر مرکوز کرتا ہوا بولا تھا۔۔ وہ میرب کی شرٹ کو گلے سے پکڑ کر پھاڑ چکا تھا اسی لیے میرب کی چیخ نکلی تھی۔۔۔

میرب کے سراپے کو شاہ نے چھک کر چومالیا۔۔۔

شاہ پلینز مجھے شرم آرہی ہے۔۔ وہ سرخ پڑتے چہرے سے بولی تھی۔۔۔ تیل لینے گئی تمہاری شرم میں اپنے منہ زور جذباتوں کو اور کنٹرول نہیں کر سکتا اور مجھے تمہیں اس نائی میں دیکھنا ہے۔۔۔

میں دیکھنا چاہتا ہوں میری بیوی کتنی ہاٹ لگتی ہے۔ وہ بھی رومان شاہ تھا زبردستی اسے روتے بلکتے ہی وہ نائی پہنارہا تھا۔۔

آج رومان شاہ اسے اپنے ہاتھوں سے تیار کر رہا تھا۔ میرب تو مرر میں خود کو دیکھ کر شرم سے پانی پانی ہو رہی تھی۔۔ جبکہ شاہ کی گہری آنکھوں میں جذباتوں کے طوفان اٹھ رہے تھے۔۔۔

میرب کی پنکھڑیوں پر لپسٹک لگاتے ہوئے تین بار تو وہ لپسٹک کا صفایا کر چکا تھا۔ اب تو میرب سوائے گھورنے کے اور کچھ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

بچاری کتنا شرماتی اس کا بے شرم شاہ تو ہر حد کر اس کر رہا تھا۔۔ شاہ رہنے دے مجھے لپسٹک نہیں لگانی۔۔۔ وہ اگتا گئی تھی۔۔ مجھ سے زیادہ آپ کے ہونٹوں پر لپسٹک نظر آرہی ہے۔۔

میرب نے غصے سے کہا تو شاہ۔۔ے مر ر میں دیکھا۔۔۔ سچ میں شاہ کے ہونٹوں پر میرب کی لپسٹک پھیلی ہوئی تھی۔۔۔

شاہ کے لب مسکرائے آنکھ کو ٹیس کرتے ہوئے مسکرایا۔ ہائے یار کیا کروں تیرے ہونٹ اتنے ریلے ہیں جتنی بار بھی ان کو کس کرتا ہوں مدہوش ہو جاتا ہوں۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے بولا۔ آخری بار کا عہد کرتے ہوئے اس کے لبوں پر لپسٹک لگانے لگا تھا۔۔۔ اوکے اب تم ریڈی ہو چلو لپسٹک کو ڈن کر کے ڈرینگ پر رکھتے ہوئے بولا۔۔۔

کیسے چلوں میری حالت دیکھیں میں روم سے باہر جانے کے لائق ہوں اگر کسی نوکر نے دیکھ لیا تو۔۔۔۔

میرب نے غصے سے شاہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

سب نوکر اپنے کمروں میں ہے اس وقت کوئی نہیں ہے باہر۔۔۔۔ یہ چادر کو لپیٹو اپنے ارد گرد اور چلو میرے ساتھ۔۔ وہ چادر اسکے آگے کرتے ہوئے بولا۔۔

بلکہ اب بھی تم کوئی نہ کوئی ڈرامہ کرسیٹ کرو گی۔ میں خود ہی کر لیتا ہوں۔۔۔۔۔
رومان شاہ اس کے گرد چادر لپیٹتے ہوئے اسے دونوں باہوں میں اٹھائے ہوئے روم سے باہر لے کر سیڑھیوں پر چڑھتا ہوا چھت پر جا رہا تھا۔۔۔۔۔
جہاں پر اس نے میرب کی برتھ ڈے کا پورا انتظام کیا تھا۔۔۔۔۔
میرب کو چھت کے اوپر کھڑا کرتے ہوئے چھت کا دروازہ لاک کر کے تالا لگا دیا۔۔ چابی اپنی پاکٹ میں ڈالتے ہوئے وہ اپنی خوبصورت کیمپ کے اندر داخل ہوا۔۔۔۔۔ جو باہر سے دیکھنے میں ایک کیمپ لگ رہا تھا مگر اندر سے خوبصورت، منیمون سویٹ روم لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

لال گلاب کے پھولوں سے پورے روم کو سجایا گیا تھا۔۔ نیچے میٹرس پر ہارڈ بنا کر اس پر پھولوں کی بارش کر رکھی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

ٹیبل پر خوبصورت کیک پڑا تھا اندر کینڈلز جل رہی تھی۔۔ مدھم سی رومینٹک سونک چل رہے تھے۔۔ اندر تو ماحول ہی بہت رومینٹک تھا۔۔

جیسے ہی وہ میرب کو خود میں اٹھائے ہوئے خیمے کے اندر داخل ہوا تو پھولوں کی بارش ہونے لگی تھی۔۔ چہرے پر گرتے ہوئے پھولوں سے ایک دم گھبرا کر وہ رومان شاہ کے سینے میں سر چھپا گئی۔۔

oooooooooo

احمر مجھے نہیں گھر چھوڑ کر آئے۔۔ مجھے یہاں پر کیوں لے کر آئے ہیں۔۔۔ اپنی فرسٹ نائٹ سیلیبریٹ کرنے۔ جتنا مرضی چیخ لو کمر ساؤنڈ پروف ہے آواز باہر نہیں جائے گی۔۔ وہ مسکراتے ہوئے اس کے اوپر جھکنے لگا تھا۔۔

oooooooooooo,

۔ وہ مسکراتے ہوئے اس کے اوپر جھکنے لگا تھا۔۔ پیچھے ہٹے یہ کیا کر رہے ہیں۔۔ اسے اپنے اوپر جھکتا دیکھ گھبرا گئی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

بتایا تو ہے کہ اپنی خوبصورت بیوی کے ساتھ فرسٹ نائٹ منانا چاہتا ہوں۔ تم اتنی چھوٹی بچی تو نہیں ہو کہ اس بات کا مفہوم نہ سمجھ سکوں۔۔ میں آپ کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی اور آپ کو یہ مسکریاں سوچھ رہی ہیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

ماہی جتنا غصہ ہے سب نکال لو، تمہیں ناراض ہونے کا پورا حق ہے۔ کیونکہ تم اس وقت اپنی جگہ پر بالکل رائٹ ہو۔ تم نے جو منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا اسے دیکھنے کے بعد تمہارا غلط فہمی میں مبتلا ہونا جائز ہے۔۔۔

مگر بار بار مجھ سے دور جانے کی بات کر کے میرا دماغ مت خراب کرو۔۔ ایک ایک بات احمر نے بہت ٹھہراؤ سے کی تھی۔۔۔

کیوں نہ کروں ایک تو آپ غلط ہیں اور اوپر سے مجھے آنکھیں دکھا رہے ہیں میں عام لڑکیوں کی طرح کمزور نہیں ہوں۔ مجھے ڈرانے کی کوشش مت کریں۔۔ وہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی بے خوف بولی تھی۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہمم۔ پتہ ہے کہ تم عام لڑکیوں کے جیسی نہیں ہو۔۔۔ اسی لیے تو تمہاری محبت ایک بار بھر سے احمر علوی کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے۔۔۔

ورنہ تو احمر نے اپنے دل کے دروازے پر بہت بڑا تالا لگا رکھا تھا۔ جسے کھولنا آسان کام نہیں تھا۔ اس کے دھمکی آمیز لہجے کو دیکھ وہ مسکرایا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

کیوں کیا آپ نے یہ سب آپ تو میرے تھے۔۔ بولتے ہوئے اس کے لب کانپنے لگے تھے۔۔۔
میں تو اب بھی تمہارا ہوں۔۔۔ بس ایک غلط فہمی ہے جو کسی نے جان بوجھ کر ہمارے درمیان ڈال دی
ہے، اسی کو کلیئر کرنے کی تمنا رکھتا ہوں۔۔۔
پیار سے اس کے اوپر لیٹے ہوئے انگوٹھے سے اس کی گال کو رپ کرتے ہوئے گہری نظروں سے اس
کے خوبصورت روئے ہوئے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

احمر کے ہاتھ کی حدت سے کسمپائی تھی۔۔۔۔ غلط فہمی کیسے ہو سکتی ہے اسی حالت میں آپ اس کے
اوپر لیٹے تھے بتائیں آپ زبردستی یہ سب کر رہے ہیں۔۔۔۔
نہیں اس میں میری رضامندی ہے میں جانتا ہوں کہ تمہیں تصویر کا جو رخ دکھایا گیا ہے اس میں میں
غلط نظر آ رہا ہوں۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اگر ماہی مجھے مہرہ کی قسم مجھے اماں کی قسم مجھے قسم ہے اس رب کی ذات کی میں تمہارے ساتھ با وفا
ہوں۔۔۔ احمر کے الفاظ اور انداز بے حد تسلی بخش تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

احمر میں کیا کروں مجھے سمجھ نہیں آرہی۔۔۔ آپ کے لفظوں پر یقین کرنے کو دل کرتا ہے۔۔ مگر وہ منظر میری آنکھوں سے نہیں جا رہا۔ وہ زوروں قطار رو رہی تھی۔۔۔ ماہی میں تم سے کچھ چھپانا نہیں چاہتا۔۔ میں اور اریشہ ایک ہی کالج میں پڑھتے تھے ایک وقت تھا کہ میں نے اریشہ کو بہت پیار کیا تھا۔۔

مگر اریشہ ہمیشہ سے ایسی ہی تھی۔ سلفش عیاشیوں خوش رہنے والی۔۔۔ وہ تمہاری بہن ہے تم اسے باخوبی سمجھتی ہو۔۔ اس وقت میرے پاس اس کے سٹینڈر کی دولت نہیں تھی۔۔۔

ایک دن وہ میری زندگی سے چلی گئی میں بہت تڑپا تھا اس کے لیے یہاں تک کہ میں ڈر گز کا نشہ کرنے لگا میرے دوستوں نے بہت مشکل سے مجھے اس ازیت سے باہر نکالا۔۔۔۔۔ پھر میرے دل نے ایک بار پھر سے پیار کیا اور بہت بہت پیار کیا مہک سے مگر میرے نصیب میں پھر ایک بار تڑپنا لکھا ہوا تھا۔۔۔

مہک کو خدا نے اپنی پاس بلا لیا۔ میں اپنی زندگی سے اچاٹ ہو چکا تھا میری زندگی میں نہ تو کسی عورت کی گنجائش تھی نہ محبت کی میں شادی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مگر گھر والوں نے بہت مجبور کر کے شادی کے لیے راضی کر لیا۔۔۔ تمہاری بھی مہر مہ کے حوالے سے بہت رضامندی شامل تھی۔۔۔ ہم لوگ شادی کے بندھن میں بند گئے۔۔۔ جب تم سے شادی کی تھی نہ تو میرے دل میں تمہارے لیے کوئی جذبہ تھانہ پیار، مگر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ تمہاری ان معصوم اداؤں نے مجھے اپنا گرویدہ بنا لیا۔۔۔

نہیں روک سکا اپنے دل کو تم سے پیار کرنے کے سے۔۔۔ ہو گیا احمر علوی تم سے پیار۔۔۔ اور مجھے کوئی شرمندگی نہیں ہے آج یہ کہنے میں کہ احمر علوی تم پر دل و جان سے فدا ہے۔۔۔ سچ میں آپ مجھ سے پیار کرتے ہیں ماہی بچوں کی طرح تسلی چاہتی تھی۔۔۔ اجازت دو ثابت کر دوں گا سرگوشی کرتے ہو اس کے گال پر نرم گرم لمس چھوڑ گیا۔۔۔ احمر پھر وہ سب کیا تھا جو میں نے دیکھا۔۔۔ وہ سب کچھ تمہاری بہن کا رچایا کو کھیل تھا۔۔۔ مگر ہم دونوں مل کر اس کے پلان کو غلط ثابت کر سکتے ہیں۔۔۔

ماہی میرے دل میں اریشہ کے لیے کچھ نہیں ہے۔۔۔ میں تو کب سے اسے بلا چکا ہوں۔۔۔ اس وقت تو میری زندگی میں تمہارا نام و نشان بھی نہیں تھا۔۔۔ وہ تسلی بخش انداز میں بول رہا تھا۔۔۔ بات کرتے

Posted On Kitab Nagri

ہوئے احمر اس کی مچھلی گال کو انگوٹھے سے گدگد ا رہا تھا۔۔ احمر کے مضبوط مردانہ ہاتھ کے لمس کو محسوس کرتے ہو ماہی کی دل کی دھڑکنیں تیز ہو رہی تھی۔۔

آپ آج کے بعد کبھی اریشہ کے نزدیک نہیں جائیں گے آپ میرے ہیں صرف میرے وہ روتے ہوئے اس کے کالر کو دونوں جانب سے پکڑے ہوئے تھی۔۔

۔۔ جی بالکل ہم آپ کے ہیں اور صرف آپ کے ہی رہیں گے۔۔ بس غلط فہمیوں کو جگہ مت دیجیے۔۔
اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

آپ اگر اریشہ سے دور رہیں گے۔ تو ہی میں وعدہ کروں گی کہ ہمارے بچ کوئی غلط فہمی نہیں آئے گی۔ ماہی کا انداز اتنا بچکانہ تھا کہ احمر کو اس کے بچپنے پر بہت پیارا رہا تھا۔

تم مجھے اپنے قریب ہونے دو مجھے کسی اور کیے پاس جانے کی ضرورت نہیں۔۔ اسے گہری نظروں سے دیکھ کر مسکرایا تھا۔

Kitab Nagri

اور کتنا قریب آؤں وہ شرماتے ہوئے مسکرا کر نظریں چراگئی۔

اتنا قریب کہ تمہاری اور میری دھڑکنیں ایک محسوس ہوں۔ اتنا قریب کہ ہماری سانسیں ایک دوسرے کی سانسوں سے ٹکرائے۔۔ اتنا قریب کہ وہ کہتے ہوئے اس پر جھکتے چلا جا رہا سرگوشیاں سے اسے شرماتے پر مجبور کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

پلیز۔ نن۔۔ نہیں وہ اپنے چہرے پر ہاتھ ہوئے اٹک اٹک کر بول رہی تھی۔۔

کیوں نہیں؟؟

اس کے چہرے سے نرمی سے ہاتھ چوم کر ہٹاتے ہوئے کہا۔۔ مجھے شرم آرہی ہے۔۔ آپ مجھے گھر لے کر چلیں اماں اور مہرمہ ہمارا انتظار کر رہے ہونگے۔۔

کوئی ہمارا انتظار نہیں کر رہا اماں کو میں بتا کر آیا ہوں کہ ہم آج رات نہیں آئیں گے۔۔ اماں بہت سمجھدار ہیں مجھے پورا یقین ہے کہ وہ سمجھ گئی ہوگی کہ ہم آج رات گھر کیوں نہیں آئیں گے۔۔

کیا۔۔۔۔۔ آپ نے اماں سے یہ کہا کہ ہم رات کو گھر نہیں آئیں گے۔ وہ چلاتے ہوئے بولی تھی۔۔۔ کتنی شرم کی بات ہے اماں پتہ نہیں ہمارے بارے میں کیا سوچتی ہوں گی۔۔۔ وہ حیا سے لال ہو رہی تھی۔۔۔

نہیں اماں بہت سپورٹنگ ہیں وہ تو چاہتی ہیں کہ ان کا بیٹا اپنی زندگی میں آگے بڑھے۔۔۔ وہ مسکراتے ہوئے بہکی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

اب آگے بڑھنے کے لیے مہرمہ کی ماما کو گھر سے دور لانا تو ضروری تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

آپ کو اس طرح سے مجھے نہیں لانا چاہیے تھا۔۔۔ احمر جب ماہی کو اس کی ماں باپ کے گھر سے لے کر گھر آیا تو۔۔۔ اسے گاڑی میں ہی بیٹھا کر مہرہ کو گود میں اٹھائے ہوئے گاڑی کو لاک کر کے کچھ سیکنڈ کے لیے گھر کے اندر گیا تھا۔

مہرہ کو اپنی اماں کے ہینڈ اوور کر کے۔

ماہی کو ہوٹل روم میں لے آیا تھا۔۔۔ اچھا کیا یا نہیں اس کا فیصلہ تم میری قربت کے بعد کرنا۔۔۔ اس گردن پر نرم گرم لمس چھوڑتے ہوئے گھمبیر آواز میں بولتے ہوئے پوری طرح سے جھکا تھا۔۔۔ احمر کے جان لیوالمسوں کو محسوس کر کے اسکا سانس لینا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ماہی کی رکتی اٹکتی ہوئی سانسوں کو احمر نے سر اٹھا ایک نظر دیکھا۔۔۔ اس کے لبوں پر ایک گیری مسکراہٹ ابھری۔۔۔

احمر!!!

Posted On Kitab Nagri

ہمم !!

آپ سچ میں مجھ سے پیار کرتے ہیں نا۔ اوپر نیچے ہوتی سانسوں کی روانی میں سوال کیا۔۔ کیوں تمہیں مجھ پر یقین نہیں آ رہا۔۔ سر اس کی گردن سے اٹھاتے ہیں گہری بہکی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

نہیں یقین تو ہے۔۔ تو پھر اس سوال کی وجہ؟؟؟ احمر نے سوچتی نظروں سے دیکھا۔۔ میں اس لیے کہہ رہی تھی کہ جو پیار کرتے ہیں وہ تو آئی لو یو بول کر اظہار بھی کرتے ہیں نا۔۔ ماہی کی بات کر پر احمر بے اختیار قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔۔ ماہی اپنی عمر کے مطابق بہت پیاری باتیں کر رہی تھی۔ ماہی کی باتیں سن کر زندگی جینے دل کرتا ہے تھا۔۔۔۔ آپ مجھ پر اس لیے ہنس رہے ہیں نا۔ کہ میں آپ کو بیوقوف لگتی ہوں۔۔۔۔

مجھے پتہ ہے میں آپ کے جیسی سمجھدار نہیں ہوں۔۔ ماہی بچوں کی طرح افسوس زدہ منہ بنا کر بول رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

ماہی میں تم پر ہنس نہیں رہا۔۔ میں تمہاری پیاری باتوں پر ہنس رہا ہوں۔۔۔ مجھے تمہاری باتیں بہت پسند ہے۔۔ پلیز ہمیشہ ایسی ہی رہنا تمہیں دیکھ کر تو احمر علوی نے ایک بار پھر زندگی جینے کی تمنا کی ہے۔۔۔ کبھی بدلنا مت۔۔۔

ہمم! تو میری پیاری بیوی کو اپنے شوہر کے منہ سے آئی لویو سننا ہے۔۔۔ پیار سے اس کی کیوٹ سی ناک کو چومتے ہوئے بڑی محبت سے دیکھ کر کہا۔۔۔۔۔

ہوں ں ں۔۔۔ اس نے آنکھوں کو بند کیے ہوئے شرم کر کہا۔۔

آئی۔۔۔ لو۔۔۔ یو۔۔۔ احمر علوی پورے دل قبول کرتا ہے کہ وہ آپ سے بہت محبت کرتا ہوں ہے!

آپ کو بے انتہا۔ دیوانوں کی طرح چاہتا ہے۔۔۔ اب تو اپنے ہر دن کا آغاز آپکے ہونٹوں کے نرم گرم لمس کو محسوس کرتے کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ www.kitabnagri.com

اور ہر رات آپکی مخملی بانہوں میں گزارنا چاہتا ہوں۔۔۔ احمر کے الفاظ اس کا خمار دار بو جھل لہجا

۔۔۔ ماہہ پار بھاری پڑنے لگا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

بس۔۔ بس۔۔ میں نے تو صرف آئی لویو بولنے کا کہا تھا۔۔۔ احمر کے منہ پر نرمی سے ہاتھ رکھتے ہوئے
- شرم سے لال چہرہ لیے بولی۔۔۔

ہاں تو میں تمہیں آئی لویو کا پورا معفوم ہی سمجھا رہا ہوں۔۔ یہ سب کچھ آئی لویو کی دائرے میں ہی آتا
ہے۔۔ جب آئی لویو ہو جاتا ہے تو، یہ اس سے آگے کا پر سیر ہے۔۔ وہ اس کے شرمائے ہوئے بڑے
پیار سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ خوش تھا اپنی قسمت پر بے اختیار اس کے اختیار اس کا دل خدا کا شکر بجالایا تھا جس نے ایک بار پھر
اسے ماہی جیسی پیاری معصوم سی ہم سفر سے نواز دیا تھا۔۔۔ بے شک خدا بندے کے لیے جو کرتا ہے
بہتر سے بہترین کرتا ہے بس انسان کو سمجھنے میں وقت لگ جاتا ہے۔۔۔

اس آنکھوں پر باری باری نرمی سے لب رکھ کر چومتے ہوئے اس کی پلکوں پر کچھ دیر پہلے رو کر کھڑے
آنسوؤں کے قطروں کو چن رہا تھا۔۔

ماہی کا دل زوروں پر دھڑک رہا تھا۔ احمر نے اپنے سخت داڑی والے گال اس کی ملائم گالوں سے رگڑیں
تو ماہی نے ایک چھوٹی سسکی بھری تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

احمر کی سخت داڑھی کی چبن نے پل بھر میں ماہی کی روح کھینچ لی تھی۔۔۔ ماہی کے پورے وجود میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی تھی۔۔۔

وہ اسکی دسترس سے نکلنے کی بے جا کوشش کر رہی تھی۔۔

میری جان اب یہ مزاحمت کس لیے اب تو میں نے آئی لو یو بول کر اپنے پیار کا اظہار کر لیا ہے۔۔ وہ اس کے لال پڑتے ہوئے چہرے کو دیکھ کر مسکرایا تھا۔۔ پلیز آپ مجھے گھر لے کر چلیں مجھے مہرہ کی بہت یاد آرہی ہے۔۔۔

ماہی دھڑکنوں کی تھاپ احمر باخوبی سن رہا تھا۔۔ اسکی بے قابو ہوتی دل کی دھڑکنیں کی وجہ سے اس کی اوپر نیچے ہوتی سانسوں کو دیکھ احمر کے اندر جذباتوں کے طوفان اٹھ رہے تھے۔۔۔

میری جان پہلے مہرہ کے بابا سے اپنا ادھورا رشتہ مکمل کرو اس کے بعد ہی تم اپنی مہرہ سے مل سکتی ہو۔۔۔ خمار دار آواز میں اس کے چہرے پر جھکتے ہوئے لبوں کی لمس چھوڑنے لگا تھا۔۔۔

اس کے پیارے سے چہرے کو لبوں سے چومتے ہوئے اس پر اپنی گرفت مضبوط کرنے لگا تھا۔۔

آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے۔ وہ منمناتے ہوئے بولی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

میں کیا کر سکتا ہوں یہ تو آج تمہیں اندازہ ہو جائے گا۔۔ جب اپنے حق پوری حق سے وصول کروں گا۔۔ مزاحمت کی گنجائش نہیں ہے۔۔ ماہی احمد علوی۔۔ گھمبیر آواز میں بولتے ہوئے اس کی گردن پر نرم گرم لمس چھوڑ رہا تھا۔۔۔

احمد کا دل بھی قابو سا ہو کر اس کے نازک سے وجود کو خود کی دسترت میں چاہتا تھا۔۔ اس کے وجود سے اٹھتی ہوئی نیچرل خوشبو احمد کو بھی قابو کر رہی تھی۔۔ احمد کے لبوں کے لمس سے وہ گھبراتے ہوئے اس کی دسترس سے نکلنا چاہتی تھی۔۔ ماہی کے لیے یہ سب کچھ بہت نیا تھا۔۔

احمد 3736 سال کا بھرپور مرد تھا جبکہ ماہی اس سے اتج میں آدھی تھی۔۔۔

ماہی بہت دہلی پتلی اور نازک سی جان تھی۔۔ احمد کو خود پر حاوی ہوتے دیکھ وہ گھبرا گئی تھی۔۔ مگر اب جس شیر کے شکنجے میں ماہی آچکی تھی۔۔ وہ اپنی تمناؤں کو پورا کرے بنا تو پیچھے ہٹنے والا نہیں تھا۔ اس کی نازک کانچ جیسی کلائیوں کو اپنے مضبوط ہاتھوں میں پکڑ کر اوپر کی جانب پن کر دیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اپنے مسکراتے لب ماہی کی نیچرل پنک گلاب کی پنکھڑیوں جیسے ہونٹوں پر رکھتے ہوئے قید کر لیا۔۔۔ اس کے بھگے ہونٹ کی نمی کو تشنگی سے پیتے ہوئے اور بے قابو ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ ہونٹوں سے ہونٹوں کو چپکائے ہوئے۔ کروٹ لیتا ہوا اس سے اپنے اوپر لے آیا تھا۔۔۔ وہ اس کے ہاتھوں میں مچل رہی تھی۔۔۔ وہ سانسوں کی معصوم کولبوں سے قید کیے روکے ہوئے تھا۔ اس کی سانسوں کو بے قابو ہو کر پیتے جا رہا تھا۔۔۔

اپنے مضبوط مردانہ ہاتھوں سے اس کی نازک سی قمر پر حصار باندھے ہوئے۔ ہاتھ کو پیچھے لے جا کر اس کے بلاؤز کی ڈوریاں کھولنی شروع کی تو ماہی نے سسک اٹھی تھی۔۔۔ اووو! لک۔۔۔ کیا کر رہے آپ! پلیز چھوڑیں مجھے! احمر نے پیچھے سے ڈوریاں کھولتے ہوئے اپنے لبوں سختی اس کی نازک پنکھڑیوں پر دکھائی تو اس کی پنکھڑیوں پر اچھی خاصی جلن محسوس ہوئی تھی۔۔۔ جھٹکے سے اپنی پنکھڑیوں کو اس کے لبوں سے آزاد کروا کر اٹکتے ہوئے بولی۔۔۔ احمر تو اسکے نازک وجود کو اپنے حصار میں لیے بے قابو ہو چکا تھا۔۔۔ اس کے اچانک سے بے باک عمل پہ وہ تڑپ اٹھی تھی۔۔۔

اسکے حصار مضبوط حصار سے خود کو آزاد کرانے کی ایک ناکام سی کوشش کرتی وہ ہاتھ پاؤں بھی نہیں ہلا پار ہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

احمر نے اتنی سختی سے اسے اپنے بازوؤں میں قید کر رکھا تا کہ اسکے پاس فرار ہونے کا کوئی راستہ نہ تھا۔۔۔

ابھی کچھ دیر پہلے آئی لویو کہا تھا ناب اسی آئی لویو کو پورا کر رہا ہوں سرگوشی میں بھاری آواز سے بولا تھا۔۔۔

چچ۔۔ چھوڑے پلیز مجھے کوئی آئی لویو پورا نہیں کروانا۔۔۔۔۔
احمر کی تجاوز سے بڑھتی ہوئی بے باقیاں سہتے ہوئے ماہی شرم سے لال پڑ چکی تھی اس کی دھڑکنیں اس کا دل تو پسلیاں توڑ کر باہر نکلنے کو تیار۔۔۔

میری جان اب بات صرف تمہاری نہیں رہی۔۔ اب تو میں اپنے آئی لویو کو خود پورا کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ میری بیوی اتنی خوبصورت تھی اور میں کیسے اتنے دن فضول میں ضائع کرتے ہوئے تم سے دور رہا ہوں۔۔۔۔۔

وہ ماہ کی خوبصورتی سے متاثر ہوتے ہوئے اس کی جان کا عذاب بنتے ہوئے اسے ہلکان کرنے پر تلا ہوا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

احمر کی سختیاں تو مہک برداشت نہیں کر پاتی تھی۔ وہ تو اسے سسکنے پر مجبور کر دیتا تھا۔ جو کہ ماہی کی نسبت بہت مضبوط تھی۔۔۔ اور ماہی کی تو نہ جان احمر کو سہنے کے لائق تھی اور نہ عمر۔ ایسے میں ماہی کا یوں تڑپنا جائز تھا۔۔

پلیز آپ چھوڑیں مجھے۔۔۔ قسم سے مجھے آپ سے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔ وہ اپنی کمر کی آدھی ادھوری کھلی ڈوریوں کو پیچھے سے ہاتھ رکھتے جھٹکے سے اس کی گرفت سے نکل کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔

ایسا نہیں تھا کہ وہ گرفت سے نکلنے میں کامیاب ہوئی تھی احمر نے خود نرمی سے اسے آزاد کیا تھا۔۔۔ وہ دیکھنا چاہتا تھا اس کی معصوم بیوی اس سے کتنا بھاگ سکتی ہے۔۔

وہ ماہی کو محبت سے اپنی حرارت میں لینا چاہتا تھا۔ ڈر سے نہیں اور وہ جانتا تھا کہ وہ بہت آسانی سے ماہی کو اپنی محبت کے لباس میں چھپالے گا۔۔۔
www.kitabnagri.com

اس لیے کچھ دیر کی راہ فرار اسے مہیا کی تھی۔۔۔ تاکہ وہ تھوڑی کمفر ٹیبل ہو سکے۔۔۔

بیڈ سے دوری اختیار کرتے ہوئے وہ ہاتھ کمر پر رکھے ہوئے تھی۔۔۔

اپنی حالت پر شرم سے پانی پانی ہوتے ہوئے احمر سے نظریں بھی ملا نہیں پارہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ماہی یار تم تو ابھی سے شرم سے لال ہو رہی ہو۔۔ ابھی تو میں نے کچھ کیا بھی نہیں۔۔۔ وہ مسکراتے ہوئے جھٹکے سے بیڈ سے اٹھ کر اس کے قریب ہونے لگا تھا۔۔

مگر ماہی نے سو کی سپیڈ اختیار کرتے ہوئے بھاگ کر خود کو واش روم میں بند کر لیا۔۔۔

اب احمر پچھتا رہا تھا کہ اس نے کچھ دیر کی راہ فرار اپنی اس پچگانہ بیوی کو کیوں دی۔۔

دروازہ کھولو تم یہ نہیں کر سکتے میرے ساتھ۔۔۔ میری جان اس وقت میں اپنے منہ زور جذباتوں سے

چور ہوں۔۔۔ پلیز دروازہ کھولو میری پیاری بیوی آئی لو یو کا مطلب سمجھانے کا مجھے موقع دو ایسے اپنے

شوہر پر ظلم نہ کرو۔۔۔ وہ بھاری آواز میں دروازے پر ہاتھ رکھے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔۔۔

میں نہیں کھولوں گی مجھے آپ سے ڈر لگ رہا ہے۔۔ منمناتے ہوئے بولی تھی۔۔

کس چیز کا ڈر لگ رہا ہے۔۔ میری جان میں تمہیں بہت پیار سے خود میں شامل کروں گا۔۔۔

www.kitabnagri.com

نن۔۔۔ نہیں میں نہیں دروازہ کھولوں گی وہ ضدی انداز میں بولی۔۔۔ تو ٹھیک ہے میں جا رہا ہوں تم

رہو یہاں پر اکیلی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ بولتے ہوئے باہر کا دروازہ کھول کر ٹھک سے بند کر کے واپس واش روم کے دروازے کے آگے آکر رک گیا تھا۔۔

اس نے یہی پریزنٹ کروایا کہ وہ روم سے جا چکا ہے۔ وہ جانتا تھا کہ اس کی چھوٹی سی عقل رکھنے والی بیوی اسے دیکھنے کے لیے ضرور دروازہ کھول کر باہر آئے گی۔۔۔ اور اس کی امید کے مطابق ماہی نے جلدی سے دروازہ کھولا بس پھر کیا ہر نی آگئی شیر کے شکنجے میں۔۔۔ اسے باہر کھڑا ہوا دیکھ کر واپس دروازہ بند کرنے کی کوشش کی۔۔۔

باہر تاک لگائے کھڑے احمر نے دروازے کے نیچے میں اپنا ہاتھ رکھ چکا لیا۔۔۔ ماہی کی جان احمر کے مقابلے میں آدھی بھی نہیں تھی۔۔۔۔۔ احمر کی تھوڑا سا زور لگانے پر دروازہ کھل گیا اور وہ لڑکھڑا کر پیچھے دیوار سے جا لگی تھی۔۔۔۔۔ احمر دروازہ بند کر کے گہری نظروں سے اسے دیکھتا ہوا مسکرا رہا تھا۔۔۔۔۔ اپنے نچلے ہونٹ کے کنارے کو دانتوں تلے دباتے ہوئے اس کے قریب ہونے لگا۔۔

Posted On Kitab Nagri

نن --- نہیں --- پ --- پلیز --- میرے قریب مت آئیں وہ پیچھے ہوتے ہوئے دیوار کے ساتھ ساتھ چل رہی تھی۔ وہ ایک ایک قدم اٹھا کر اس کے قریب ہوتے جا رہا تھا۔ ---
قریب تو آؤں گا اور اتنا قریب آؤں گا کہ میری ماہی آج کے بعد یوں مجھ سے خود کو چھپا کر بھاگے گی نہیں۔ ---

کیا سوچا تھا کہ میں چلا جاؤں گا؟

ہاں مجھے لگا آپ چلے گئے ہیں مجھے کیا پتہ تھا کہ آپ سارا ڈرامہ کر رہے ہیں!!

جب میری بیوی ڈرامہ کر سکتی ہے تو میں کیوں نہیں اس کے قریب ہوتے ہوئے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر جھٹکے سے اسے اپنے سینے لگاتے ہوئے بولا۔ ---
www.kitabnagri.com

ماہی پیچھے ہوتے ہوتے شاور کے ٹچ بٹن سے جا ٹکرائی تھی۔ شاور آن ہوا تو دونوں پر پانی گرنے لگا تھا

Posted On Kitab Nagri

ماہی پانی کی چھینٹوں سے ایک دم سے گھبراتی ہوئی۔۔ احمر کے سینے سے لگ گئی۔۔ احمر نے اس کی قمر پر اپنی گرفت کو مضبوط کر لیا۔۔ ماہی کی دل کی دھڑکنیں شرموں حیا اور گھبراہٹ سے اوپر نیچے ہو رہی تھی۔۔ اس کی تیز رفتار سانسیں احمر کو اور بہکا رہی تھی۔۔ پلیز مجھے چھوڑ دے اپنی کمر پر احمر کی انگلیوں کی سنسناہٹ محسوس کر کے التجائی لہجے میں بولی۔۔۔

میری جان نہیں چھوڑ سکتا۔۔ تمہیں پتہ ہے تم کتنی خوبصورت ہو اتنی خوبصورت کہ میرے جیسا بندہ تمہاری خوبصورتی کے سامنے سر خم کر چکا ہے۔۔۔

تمہارے بدن سے اٹھتی خوشبو احمر علوی کو پاگل کر رہی ہے۔ کیوں میری نظر تمہاری اس خوبصورتی پر نہیں گئی۔ کیسے اتنے دن میں تم سے دور رہا۔۔ بہت پاگل تھا میں۔۔ اس کی گردن پر جھک کر لبوں سے چومتے ہوئے دانتوں کی چبن دی۔۔۔ آہ آہ!!

اس کے منہ سے سسکی نکلی تھی۔ اوپر سے گرتا ہوا پانی ماحول کو اور دلفریب بنا رہا تھا۔۔

اس کی آدھی کھلی ڈوریاں کو وہ پوری طرح کھول چکا تھا۔ اس کی فراک کاندھوں سے سرنے لگی تھی۔۔

ماہی نے اپنے ہاتھ اپنی کاندھوں سے سرکتی فراغ پر رکھ کر سنبھالنا چاہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

احمر نے اس کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر پانی گرتی ہوئی دیوار کے ساتھ دونوں اطراف میں رکھتے ہوئے پن کر دیا۔۔۔

آپ بہت گندے ہیں!! شرم سے نظریں جھکائے اپنی حالت پشیمان تھی۔۔

تھوڑی دیر کے بعد کہنا!! اس کی کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کانوں کی لو کو چوم لیا۔۔۔
اپنی کان کی لو پر احمر کے لبوں کو محسوس کر کے وہ سسکا اٹھی تھی۔۔ گرتے ہوئے پانی میں بھی احمر کے لب پوری حدت چھوڑ رہے تھے۔۔

اس کی گردن پر لب رکھے لمسوں کی بارش کر رہا تھا۔ وہ سسکیاں بھر رہی تھی۔۔۔
اسے گھما کر اس کی پشت اپنی جانب کرتے ہوئے اس کی کھلی ڈوریوں پر اپنے لب رکھ کر چوم رہا تھا۔۔۔

اس کی سسکیوں میں تیزی آنے لگی تھی فراک کاندھوں سے سر کر بہت نیچے ہو چکی تھی۔۔۔۔
وہ اپنی فراک کو سنبھالنا چاہتی تھی مگر وہ اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ایک ہاتھ سے پن کیے ہوئے تھا۔۔۔

واش روم میں اس کی تیز سسکیاں تیز گونج رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

احمر اسے سنبھلنے کا موقع نہیں دے رہا تھا اسے گھما کر واپس اس کا رخ اپنی جانب کرتے بے اختیار پوری شدت سے اس کے دل والے مقام پر جھکا تھا۔۔۔

وہ تڑپ کر اس کے سینے پر دباؤ دے کر اسے پیچھے کرتے ہوئے بھاگتے قدموں سے واش روم سے نکل کر فرار ہونے لگی تھی۔۔۔

کہ پاؤں پھسلا اور وہ گرنے ہی والی تھی کہ اس سے پہلے ہی احمر ماہی کی کمر پر ہاتھ رکھتے اسے سنبھال چکا تھا۔۔۔

وہ احمر کی باہوں میں جھول رہی تھی اس کا خوبصورت نشیب و فریض بہت کم کپڑوں میں لپٹا اس کی نظروں کے سامنے تھا۔۔۔

اس کی پنکھڑیوں پر پانی کے قطرے شبنم کی مانند کھڑے تھے۔۔ اس کی ٹانگوں کے نیچے سے ہاتھ گزارتے ہوئے اسے اپنی گود میں اٹھالیا۔۔۔

گہری نظروں سے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے آہستہ آہستہ قدم اٹھا کر اسے واش روم سے باہر بیڈ تک لے آیا تھا۔ وہ آنکھیں بند کیے ہوئے اس کی باہوں میں تھی۔۔۔

اسے نرمی سے بیڈ پر ڈالتے ہوئے احمر نے اپنی شرٹ کے بٹن کھول کر اتارتے ہوئے بیڈ سے نیچے پھینک دیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

احمر کا چوڑا مضبوط سینا شرٹ لیس ہو چکا تھا اس سے پہلے کہ ماہی کوئی چالاکی کرتی احمر اس پر جھکتے ہوئے اس کی گیلی فراک جو پہلے سے اسے چھپانے سے قاصر تھی۔ اس کے وجود سے پوری طرح سے الگ کرتے ہوئے بیڈ سے نیچے رکھ دیا۔۔۔

ماہی کا خوبصورت وجود احمر کی نظروں کے سامنے تھا بلیک کلر کے خوبصورت بناوٹ سے بنے ہوئے بلاؤز میں اس کا کورا جسم بے حد خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔ وہ شرم سے لال چہرہ لیے آنکھیں بند کیے ہوئے تھی۔۔۔ احمر اس کے وجود کی رانائیوں کو دیکھ دیوانہ سا رہا تھا۔۔۔

ایک توحید سے زیادہ خوبصورت اوپر سے اپنی ملکیت کا احساس۔۔۔ ایسے میں تنہائی اس کا مخملی ریشمی گورا بدن۔۔۔

اس کا بھیگا بھیگا وجود احمر کو پوری طرح سے بہکا چکا تھا۔۔۔
وہ بے قابو سا ہوتا اس کے اوپر جھکا اور جھکتا چلا گیا۔۔۔

وہ اب کی بار ماہی کو کوئی موقع نہیں دینے والا تھا۔ اس کی پنکھڑیوں پر لب رکھتے ہوئے گیلے ہونٹوں کی نمی کے ہر قطرے کو پیتے ہوئے وہ مدہوش ہونے لگا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس کی رکتی ہوئی سانسوں کو دیکھ اس پر احسان کرتے ہوئے لبوں کو لبوں سے جدا کر کے پیچھے ہوا تھا

اس کی گردن پر جھکا چومتے ہوئے نیچے کی جانب آنے لگا تھا لب دل والے مقام پر رک گئے۔۔۔ بلاؤز کی ایک سائیڈ کی سٹریپ پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے جھٹکے سے نیچے کیا۔۔۔ لب دل والے مقام پر رکھتے ہوئے۔ اس کے گیلے گیلے وجود کی خوشبو کو سونگھتے ہوئے وہ اور بھی بے قابو ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

دل والے مقام پر لبوں کو رکھے نمی کو لبوں سے مدہوش سا ہو کر پینے لگا۔۔۔

- کمرے میں ماہی کی سسکیوں کی آوازیں گونج رہی تھیں۔ اور احمر کو تو جیسے کچھ سنائی ہی نہیں دے رہا تھا۔۔

وہ ماہی کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے اسی پوزیشن میں اس کے سانس پر لب رکھے مدہوشی میں اس کی جان کو ہلکان کر رہا تھا۔۔۔

اس کے جسم کی ہر عنائی کو بڑی محبت سے چومتے ہوئے۔ اسے اپنی شدتوں سے توڑ رہا تھا۔۔ ماہی کا نازک سا وجود احمر کی شدتوں کے آگے بہت کم تھا۔ وہ سسکیوں کے ساتھ رونے لگی تھی۔۔۔۔۔

احمر کو اپنی سختی کا احساس ہوا تو شدتوں میں نرمی تو لے آیا تھا۔۔ مگر دور ہونا اس کے بس میں نہیں تھا

Posted On Kitab Nagri

اسکے نازک سے وجود پر اپنی شدتوں کو برساتے ہوئے۔ اپنے منہ زور جذباتوں کو پرسکون کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ پورے روم میں ماہی کی سسکیوں کے ساتھ رونے کی آواز گونج رہی تھی۔۔۔
احمر کی تیز سانسیں اور ماہی کی سسکیوں سے روم میں داستان محبت لکھی جا رہی تھی۔۔۔

oooooooooooo,

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔
Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

جان شاہ اتنا مت شرماء ورنہ قسم سے آج آج تمہارا شرمنا تم پر بہت بھاری پڑنے والا ہے۔۔ رومان شاہ اسے نیچے کھڑا کرتے ہوئے دیکھ۔ اس کے کان پر جھک اس کی گردن کی سائیڈ کو چومتے ہوئے سرگوشی میں بولا تھا۔۔

رہنے دیں شاہ آپ نے جو کرنا ہے وہ تو آپ کر کے رہیں گے میرے شرمنا یا نہ شرمنا سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔

۔ میرب شاہ کے ارادوں کو اچھی طرح بھانپ چکی تھی۔۔ میرب اچھی طرح سے جانتی تھی کہ آج کی رات اس پر شاہ کتنی سخت کرنے والا ہے۔۔ اس کا اسے بخوبی اندازہ تھا۔۔

اوپر سے وہ اپنی پسند کی جو نائی نما فراک پہنا کر لایا تھا اسے لایا تھا اسکے بعد تو شک کی گنجائش ہی نہیں بچی تھی کہ اسے تھوڑی بہت رائیت ملے گی۔۔

ویسے جانے شاہ یہ بات تو تم نے بالکل ٹھیک کی ہے۔۔

آج کی رات میرا بس چلے تو میں تمہیں کھا جاؤں گا۔۔ وہ اپنی دلفریب مسکراہٹ سے مسکرایا تھا۔۔

اسکے گالوں کے گڑے گہرے ہو گئے۔ میرب بھی اختیار رومان شاہ کی گالوں کی جانب دیکھنے لگی۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ کی جان آج کنجوسی مت کرو۔۔۔ یہ تمہیں پیارے لگتے ہیں۔۔۔ میں جانتا ہوں۔۔ اس پر دل کھول کر اپنے لبوں سے پیار کی بارش کر دو تو قسم سے میری یہ سال بھر کی دوری کا صلہ مل جائے گا۔۔ جھک کر میرب کے گال کو چومتے ہوئے بڑی محبت سے بولا تھا۔۔

میرے بے صبر شاہ پہلے میری برتھ ڈے سیلیبریٹ کر لیں۔ میرب اندر داخل ہوتے ہی سامنے پڑے ہوئے کیک پر پیپی برتھ ڈے میرب دیکھ چکی تھی۔۔۔

اچھا جی تو میں بے صبر اہوں۔۔ ہوں۔۔ تو پہلے مجھے تھوڑی سی بے صبری دکھالینے دو۔۔ اس کے بعد ہی اب کیک کٹ ہو گا۔۔

میرب کی قمر پر ہاتھ رکھتے ہیں اسے تھوڑا سا پیچھے کو جھکا کر بالوں پر ہاتھ رکھے۔ اس کے لبوں پر لب رکھ کر پکڑیوں کو قید کر کے بے تابی سے سانسوں کو پینے لگا۔۔

پہلا لمس ہی جان لیوا تھا لبوں پر چند سیکنڈوں کے بعد ہی میرب بے تحاشہ جلن محسوس کر رہی تھی۔۔

اس کی کمر میں شاہ کی انگلیاں دھسنے کی حد تک سختی بنائے ہوئے تھے۔۔

لبوں کو کچھ اس انداز سے قید کیے کھڑا تھا کہ میرب کو سانس نہیں آرہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ سانس لینے کے لیے تڑپ رہی تھی۔ اس دشمن جاں کے رحم و کرم پر کھڑی چٹپٹا کر خود کو آزاد کرنے کی بے جا کوشش کرنا لگی تھی۔۔۔۔

وہ بے رحم بنا اس کی سانسوں کو اپنے اندر کھینچتے ہوئے اپنی طلب روانی سے پورے کر رہا ہے۔۔
جلن اور سانس رکنے سے میرب کی آنکھوں میں پانی آنے لگا شاہ کے لبوں نے نمکین پانی کو محسوس کیا تو بمشکل اس کے لبوں سے لب جدا کرتے ہیں سر اٹھا کر دیکھا۔۔۔

شاہ آپ بہت ظالم ہیں اتنے دنوں سے آپ کم سے کم ان سے تو دور نہیں تھے۔ میرب روتے ہوئے اپنی پنکھڑیوں کو پوائنٹ کرتے بولی تھی۔۔

ہر روز دن میں کچھ 400 بار اپ اپنی من مرضیاں ان پر اتارتے ہیں پھر بھی آپ نے۔۔۔۔ وہ کہتے ہوئے رو کر شاہ کے کسرتی سینے پر اپنے نازک ہاتھوں سے مکے مارنے لگی تھی۔۔۔

www.kitabnagri.com

ہاہاہاہا۔۔ وہ دل کش انداز سے قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔۔ میرب کی کمر کے گرد اپنے بازوؤں کا حصار مضبوطی سے بنار کھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

- میری جان جتنا تمہارے لبوں کی نمی کا شاہ کو نشہ ہے --- میرا بس چلے تو میں سارا دن ان پنکھڑیوں کو اپنے لبوں سے چپکائے رکھو ---

وہ دیدہ دلیری سے مسکراتے ہوئے اس کی پنکھڑیوں پر واپس جھک کر اس کی پنکھڑیوں سے ننھی ننھی خون کی بوندوں کو چپنے لگا تھا ---

اب کی بار خون کی بوندوں کو لبوں سے نرمی سے چنتے ہوئے پیار سے چوم کر - پیچھے ہو کر آنکھ دباتے ہوئے مسکرایا تھا۔

- کیا؟؟؟ ایسے آنکھیں مت دکھاؤ ایک سال سے نشے سے ٹوٹا ہوا نشئی اور کیا کرے گا۔ اتنی سی تکلیف پر آنکھیں دکھانے کی ضرورت نہیں ہے ---

Kitab Nagri

وہ کیا کہتی ہو تم --- اب میں ماما - ن گئی ہوں اب مجھے آپ سے ڈر نہیں لگتا ---

تو میں بھی اب بابا بن گیا ہوں --- مجھے بھی اب تم سے ڈر نہیں لگتا --- وہ میرب کو گھورتے ہوئے دیکھ --- وہ ہنستے ہوئے میرب کی کہی ہوئی باتوں کو دہرا کر اس کی نقل اتار رہا تھا ---

Posted On Kitab Nagri

- میرب کی خوبصورت آنکھوں میں غصے اور ہونٹوں پر ہونے والی جلن کی وجہ سے پلکوں پر نمی کے قطرے کھڑے تھے۔۔

!! ایسے نہ مجھے تم دیکھو

سینے سے لگا لوں گا

تم کو میں چرالوں گا تم سے

سینے میں چھپالوں گا!!

میرب کے چہرے کو پیار سے چومتے ہوئے لمس چھوڑ رہا تھا روم میں رومینٹک نیو سونگ کے بول سن کر رومان شاہ کے لب مسکرا رہے تھے۔

وہ اپنی جان کا موڈ ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔ جانتا تھا اپنے منہ توڑ جذباتوں اور بے تابوں سے مجبور ہو کر وہ اپنی جان کی پٹھریوں پر کچھ ضرورت سے زیادہ ہی سختی دکھا گیا ہے۔۔ میرب کا موڈ سخت خراب تھا۔۔

میرب کے دونوں ہاتھ نرمی سے پکڑ کر اپنے کاندھوں پر رکھتے ہوئے۔ اپنے دونوں ہاتھ اس کی قمر کے گرد حصار کی طرح باندھے ہوئے کھڑا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

سوری میری جان غلطی ہو گئی کیا کروں ایک بھوکا بندہ کھانے کو دیکھ ایسے ہی اتاولا ہو کر ٹوٹ پڑتا ہے۔۔۔

بظاہر رون شاہ سوری کر رہا تھا مگر اس کے مسکرانے کے انداز پر میرب کو اور غصہ آرہا تھا۔۔۔
آہ آہ۔۔ میرب کی بچی مت کرو مجھے صبح آفس جانا ہے۔۔ میرب نے غصے سے شاہ کی گال پر دانت پوری زور سے گاڑ رکھے تھے۔۔

میں کیا کروں اگر آپ کو آفس جانا ہے تو میرے دانتوں کا دیکھیں مجھے بھی صبح سب گھر کے ملازموں کو فیس کرنا ہے آپ کو بھی احساس ہونا چاہیے ایک تو تکلیف اوپر سے لوگوں کا سامنا کرنا کتنا مشکل ہوتا ہے وہ اپنی مرضی سے دانت ہٹا کر اب فتحانہ انداز سے بول رہی تھی۔۔۔
میرب کی بچی اب تم نے جو کرنا تھا وہ تو تم نے کر لیا۔ اب ذرا کیک کٹ کر لو۔ اس کے بعد اگر تمہاری ہونٹوں والا حشر تمہارے پورے جسم کا کیا تو پھر کہا۔۔۔

۔ اگر صبح میرے پیار کے لو بائٹ دیکھ کر تم خود ہی شاور لیتے ہوئے شرمناک بے حال ناہوئی تو قسم سے رومان شاہ میرا نام نہیں۔۔۔۔

وہ اپنے ضدی انداز میں بولتا ہوا اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے کیک کے پاس لے آیا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میرب دل میں تو ڈر گئی تھی کہ اس نے کیوں شیر کے منہ میں ہاتھ ڈال دیا ہے جانتی تھی کہ اب کیک کٹنے کے بعد شاہ سیدھا اس کو ہی کاٹنے والا ہے۔۔۔

اپنے شاہ کی شدتوں سے میرب بہت اچھی طرح سے واقف تھی۔۔ پنجابی شیر جب ضدی بن کر اپنے آپ سے باہر ہوتا تھا تو میرب کے لیے تو سنبھالنا مشکل ہو جاتا تھا۔۔۔
جب شاہ اپنے پر آتا تھا تو میرب کا سانس لینا مشکل کر دیتا تھا۔۔
اس کو اپنی محبت کی شدتوں سے تڑپا تڑپا کر اس کی جان نکال لیتا تھا۔۔۔

اور آج ایک سال کے بعد شاہ اسکے قریب آنے والا تھا۔۔ اوپر سے میرب نے خواہ مخواہ کا پنکالے لیا تھا جانتی تھی کہ اب تو وہ اس کی جان کو سولی پر لٹکا کر ہی چھوڑے گا۔۔
میرب کی پشت پر کھڑے ہو کر دونوں ہاتھ اس کے دل والے مقام پر رکھے ہوئے ٹھوڑی اس کے کاندھے پر ٹکائے کھڑا تھا۔۔ میرب کے پورے وجود میں سنسیاں دوڑ رہی تھی۔۔

شاہ کے کثرتی سینے سے کی حدت سے میرب کی پشت چل رہی تھی شاہ کے بے باک ہاتھ دل والے مقام پر رکھے ہو اس کی جان نکال رہے تھے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مگر میرب اب کچھ بولنے کی غلطی نہیں کر سکتی تھی جانتی تھی کہ شاہ اب اسے اسی طرح سے تڑپنے پر مجبور کرے گا۔۔۔

اور مزاحمت کا مطلب ہے اپنی جان کو اور عذاب میں ڈالنا ویسے بھی پچھلے ایک ڈیڑھ سال سے میرب پر شاہ کا ہاتھ بہت نرم تھا۔۔۔

میرب کو شاہ نے اپنی ہتھیلی کا چھالا بنا کر رکھا تھا۔۔۔ اور آج رومان شاہ اپنے اصلی روپ میں تھا۔ جس سے میرب کی جان نکلتی تھی۔۔۔

شاہ نے چھوٹا سا ٹکڑا اٹھا کر میرب کے لبوں سے لگایا۔۔۔

"ہیپی برتھ ڈے جان شاہ کہتے ہوئے جھک کر اس کے دونوں گالوں پر بھاری بھاری محبت سے بوسہ دیا۔۔۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اوہوںںںںںں۔۔۔۔۔ تمہیں بہت اچھی طرح سے پتہ ہے کہ مجھے اس طرح سے ہمارے کسی بھی سیلیبریشن کا کیک کھانا پسند نہیں۔ پھر بھی بار بار جان شاہ تم مجھے چیک کرتے ہو۔۔۔۔۔ اس کا رخ اپنی جانب کرتے ہوئے۔

Posted On Kitab Nagri

اسے بڑی محبت سے اپنے حصار میں لیے کھڑا۔۔ گہری نظروں سے اس کے خوبصورت شرمائے گھبرائی چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔

میری جان اتنا ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ کچھ نہیں کہوں گا۔۔ میری محبت سے تمہیں اتنی جان کیوں جاتی ہے۔

ایک سال کے بعد تمہارے قریب آ رہا ہوں بھر بھی تمہارا یہ ڈرا سہا چہرہ دیکھنے کو مل رہا ہے۔۔۔ خدا کے لیے میرب اب تو کھل کر رومان شاہ کی محبت کا سامنا کرنا سیکھ لو۔۔۔

۔۔۔ کیک کو لے کر کے لبوں پر لگاتے ہوئے جھک کر اپنے فیورٹ انداز سے شاہ نے کیک اپنے لبوں سے کھانا شروع کیا۔۔۔۔ رومان شاہ کا ہاتھ اب اس کی پشت کو سہلاتا بہت نرمی سے اس کی دھڑکنوں کو چھو رہا تھا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ اس کے لبوں کو آزاد کرتا اس کی گردن پر آیا جہاں اس نے اپنے آتش سلگتے لب رکھے تھے۔۔ اس گھما کر اس کی پشت اپنے کثرتی سینے سے لگا کر۔۔ اس کی کمر پر لگی زپ کو نیچے کی جانب لے گیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

- میرب شرم سے لرزاٹھی تھی اس سے پہلے کہ وہ شرم سے مرنے کی حد تک پہنچ جاتی۔۔۔ شاہ نے کرسی پر پاس رکھی ہوئی وہی چادر جس میں وہ لپیٹ کر اسے چھت پر لایا تھا اسے میرب اور اپنے گرد لپیٹ لیا۔۔۔

جان شاہ اپنی دھڑکنوں کو قابو میں رکھو ورنہ سینہ چھیر کر باہر آجائیں گی۔۔۔

میری جان تم بیوی ہو۔۔ اور میرے ایک پیارے بیٹے کی ماں۔ میری جان کے ٹوٹے کچھ تو خود کو بدل لو۔۔۔ اس کے کاندھے پر ٹھوٹی رکھ کے ہاتھ کے پیٹ بھر باندھے کھڑا تھا۔۔۔

شاہ آپ بہت بے شرم ہیں۔۔ وہ بامشکل آنکھیں بند کیے اتنا ہی کہہ پائی تھی۔۔ جانتا ہوں شاہ کی جان میری خوبیاں مجھے مت گنوا یا کرو۔۔۔ خود سے کچھ کرنے کا حوصلہ پیدا کرو۔۔۔

شاہ تو ایسا ہی ہے اور ایسا ہی رہے گا۔ رومان شاہ کو ساری زندگی خود پر جیلنے کی ساکت رکھو میری جان۔۔۔ بھاری آواز میں بولتے ہوئے اس کی سخت داڑھی کی چھین میرب اپنی گردن کال اور کاندھے پر محسوس کر کے سسک رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے دھکتے انگارے کے جیسے آتشی لب اس کی گردن سے نیچے اور اس کا ہاتھ اس کے گرد لپیٹی چادر کے اندر سے اس کے پیٹ کو چھوتا اوپر کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔۔

رومان شاہ کہ سخت مردانہ ہاتھ کی ٹھنڈی انگلیاں کو اس کی تیز رفتار دھڑکنوں کو چھونے کی لگی تھی۔۔۔ وہ آنکھیں بند کیے سسکیاں لے رہی تھی روم میں مدھم مدھم رو مینٹکس ساما حول بنائے کینڈلز جل رہی تھی۔۔۔

جان تم بہت خوبصورت ہو۔۔ اتنی خوبصورت کہ تمہیں دیکھنے کے بعد شاہ کا خود پر کوئی اختیار نہیں رہتا۔۔۔ اسی بے اختیاری میں اکثر شاہ گستاخیاں بھی کر بیٹھتا ہے۔۔ شاہ کا مطلب اس کے لبوں پر کی گئی سختی سے تھا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میرب تو میری ہو صرف میری! تم رومان شاہ کی ملکیت ہو۔۔ تمہیں چھونے کا پیار کرنے کا حق صرف رومان شاہ کو ہے۔۔۔

تمہاری دھڑکنوں کو چھو کر چومنے کا تمہارے دل میں اتر جانے کا حق صرف اور صرف رومان شاہ کو ہو۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جواب تو میرب رومان شاہ تمہارے لبوں سے اپنی اہمیت سننا چاہتا ہے۔۔ وہ میرب کی مٹھلی گال کو چوم کر گردن پر نرگرم لب رکھے ہوئے سرگوشی میں بھاری آواز میں بول رہا تھا۔۔

اس کی خمار یوں سے بھری مردانہ آواز سے میرب باخوبی اپنے شاہ کے جذباتوں کا اندازہ لگا سکتی تھی۔۔

شاہ میرب پر ہمیشہ آپ کا ہی حق رہے گا میرب آپ کی تھی آپ کی ہے اور ہمیشہ آپ کی ہی رہے گی۔۔ آپ کی پیار بھری دسترت میں آنے کے لیے تو میرب نے اپنی جان تک داؤ پر لگا دی تھی۔۔

شاہ میرب کی پشت پر اپنا وسیع کسرتی مضبوط سینا لگائے اس کے پیٹ پر ہاتھ سرکاتے ہوئے کھڑا تھا

www.kitabnagri.com

میرب اپنا ہاتھ پیچھے کو لے جا کر سخت داڑھی والی گال کو بڑی محبت سے سہلاتے ہوئے بہت کم آواز میں پیار سے بول رہی تھی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اگر شاہ کی جان اس کی میرب میں تھی۔ تو میرب کی جان بھی رومان شاہ میں بستی تھی۔۔
اس نے وہ سب بول دیا تھا جو اس کا شاہ سننا چاہتا تھا وہ کیسے اپنے پیارے شاہ کو ترسا سکتی تھی۔۔۔۔ جو
کچھ اس نے شاہ سے کہا تھا وہ ایک ایک لفظ سچ تھا۔۔ تھینک یو سو مچ شاہ کی جان!!
شاہ یہی سننا چاہتا تھا تمہارے یہ الفاظ شاہ کے دل کو سکون دیتے ہیں۔۔

۔ میرب ایک وقت تھا کہ رومان شاہ اپنے دل پر حکومت کرتا تھا۔۔ مگر شاہ کی جان جب سے تم میری
زندگی میں آئی ہو شاہ کا دل شاہ کا رہا ہی نہیں۔۔ وہ تو تمہارا غلام ہو چکا ہے۔۔ جس پر صرف تمہاری
حکومت چلتی ہے جو صرف تمہارا نام لینے سے دھڑکتا ہے۔۔۔ جو صرف تمہاری بات سنتا ہے۔۔ جو
صرف تمہارا نام لینے سے دھڑکتا ہے۔۔۔

Kitab Nagri

تو شاہ آپ نے میرے دل پر کون سا میرا اختیار چھوڑا ہے۔۔ میرب کا دل بھی آپ کو ہی چاہتا ہے
!! میرب کے دل پر بھی صرف آپ کی حکومت چلتی ہے!! میرب کا دل بھی آپ کا غلام ہے!!
۔ میرب کی آنکھوں کی روشنی ہو آپ!! میرب کے دل کا سکون ہو آپ!! رومان شاہ ہے تو میرب
ہے رومان شاہ کے بنا میرب کا کوئی وجود نہیں!!

Posted On Kitab Nagri

میرب نے پوری ایمانداری سے اپنی تیز دھڑکنوں میں رومان شاہ کی محبت کا جواب دیا تھا۔۔۔ جان شاہ اس پیار کا اس عنایت کا بہت بہت شکریہ۔۔۔ میری زندگی میں آنے کا بہت شکریہ۔۔۔ اگر میرب رومان شاہ کی زندگی میں نہ ہوتی تو رومان شاہ ادھورا تھا۔۔۔ جھک کر اس کی گال کو چومتے ہوئے لمس چھوڑتے ہوئے کہا۔۔۔

اگر شاہ میرب کی زندگی میں نہ ہوتا تو میرب کا کوئی وجود ہی نہیں تھا۔۔۔ میرب نے اب بھی اپنا ہاتھ پیچھے کی جانب کر کے رومان شاہ کی سخت داڑھی والے گال پر رکھا ہوا تھا۔۔۔ اس نے بڑے پیار سے سرگوشی نما آواز میں کہا تھا۔۔۔

پلیز شاہ کی جان بہت تڑپا ہوں تمہاری قربت کے لیے۔۔۔ اگر کچھ سختیاں ہو جائے تو اپنی شاہ کی گستاخیاں معاف کر دینا۔۔۔
www.kitabnagri.com
کان کی لو پر لب رکھ کر چومتے ہوئے۔۔۔ خماری سے ہوتی بھاری آواز میں کہا۔۔۔

میرب کی جان اپنے شاہ پر قربان! بس میری جان نکالنے سے کچھ دیر پہلے مجھ پر رحم کر لیجئے گا!!
وہ شرم سے آنکھیں بند کیے ہوئے بہت کم آواز میں بولی تھی۔۔۔ کہ شاہ با مشکل سن پایا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ کے آتش لب مسکرائے تھے اپنی جان شاہ کی محبت بھری ادا پر جو اس پر قربان ہونے کو تیار تھی۔۔۔

پوری کوشش کروں گا مگر مجھے خود سے کچھ زیادہ امیدیں نہیں ہیں۔۔ جانتا ہوں تمہارے قریب آتے ہی میں بے قابو ہو جاؤں گا۔۔۔۔

تھوڑا سا جگر مضبوط کر لو جان شاہ رومان شاہ کے ایک سال سے باندھ ڈالے ہوئے طوفان کو تمہیں اپنے نازک وجود پر جھیلنا ہے۔۔ آج کی رات میں کوئی گارنٹی نہیں دے سکتا۔۔ اپنے منہ زور جذباتوں سے مجبور ہوں۔۔۔ آہ!!!!!! شاہ کے ہاتھوں کی گرفت اس کے دل والے مقام کے دونوں طرف سخت ہوئی تو وہ سسکا اٹھی تھی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ششش! میری جان برداشت کرو اپنے شاہ کے جذباتوں کو۔۔۔ شاہ پلیز یہ نہیں۔۔۔ وہ سسکیاں بھرتی ہوئی تڑپ کر بولی۔۔۔

جان شاہ محبت میں حد بندیاں مت کرو تمہارا شاہ صرف مجبوریوں کے تحت پابندیوں کا پابند تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اب یہ مجھ سے نہیں ہو سکے گا۔۔ اس کا رخ نرمی سے گھما کر اپنی جانب کرتے ہوئے۔ لبوں پر لب رکھ کر نرمی سے چومتے ہوئے۔ اس ملائم گردن پر لمس چھوڑنے لگا تھا۔۔

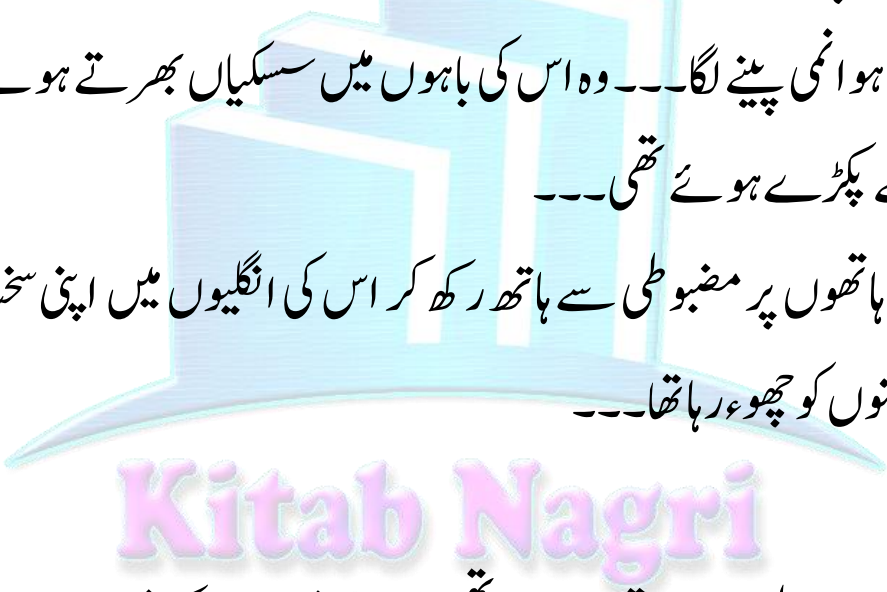
اس کی کمر کے گرد سختی سے حصار باندھے اسے اپنے سینے سے لگائے اس کے دھڑکوں کا اتار چڑھاؤ اپنے سینے پر محسوس کر رہا تھا۔۔

اس کی تیز دھڑکنوں کا اتار چڑھاؤ اور رومان شاہ کی کثرتی سینے پر پڑتیں وہ مزید بہکتا چلا گیا تھا۔۔۔ اسے پاس پڑے ہوئے میٹرس پر نرمی سے لیٹاتے ہوئے اس کے اوپر ہی جھکتا چلا گیا۔۔ اپنی شرٹ اتار کر اپنے کسر تی سینے سے الگ کرتے ہوئے۔۔

میٹرس پر گلاب کی پتیوں سے بنے ہوئے ہارٹ سے پتیوں کو ہاتھوں میں بھر کے اٹھاتے ہوئے میرب کہ اوپر پھولوں کی برسات کر رہا تھا۔۔۔ وہ کھینچ کر خود پر چادر کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔ جسے سرکاتے سرکاتے شاہ ہٹاتے جا رہا تھا۔۔

جان شاہ رومان شاہ کو تمہیں دیکھنے کا پورا حق حاصل ہے۔۔ یہ حق تم مجھ سے چھین نہیں سکتی۔۔۔ کہتے ہوئے چادر کو جھٹکے سے کھینچتے ہوئے میٹرس سے دور پھینک دیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس کا خوبصورت رعنائیوں سے بھرا وجود رومان شاہ کی بہکی خمار در نظروں کے سامنے تھا۔
میرب رانم کے پیدا ہونے کے بعد تھوڑی موٹی ہو گئی تھی۔ اس کا وجود بھرا بھرا اور بھی خوبصورت
لگنے لگا تھا۔ اس کے وجود پر کپڑے نہ ہونے کے برابر تھے۔۔۔۔
بچے ہوئے کپڑوں کو اس کے وجود سے الگ کرتے ہوئے وہ پوری طرح سے اس پر قابض ہونے لگا تھا
۔۔۔ اس کے ابھاروں پر لب کشائی کی تو سسکیاں بھرنے لگی تھی۔۔۔
شاہ مدہوش سا ہوتا ہوا انہی پینے لگا۔۔۔ وہ اس کی باہوں میں سسکیاں بھرتے ہوئے میٹرس کی چادر کو
مٹھیوں میں کس کے پکڑے ہوئے تھی۔۔۔
شاہ اس کے دونوں ہاتھوں پر مضبوطی سے ہاتھ رکھ کر اس کی انگلیوں میں اپنی سخت انگلیاں پھساتے
ہوئے اس کی دھڑکنوں کو چھو رہا تھا۔۔۔

میرب شاہ کے جلتے ہوئے لبوں سے تڑپ رہی تھی۔۔۔ شاہ اس کے خوبصورت جسم کے رعنائیوں
کو چومتے ہوئے بھی قابو ہو رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

پوری طرح سے اس پر قابض ہوتے ہوئے اسے سکے پر مجبور کر رہا تھا۔ آج ایک سال کے بعد میرب کے وجود پر اپنی محبت کی بارش برسا رہا تھا۔ شاہ کی شدتوں سے میرب کی سسکاریاں پورے کیمپ میں گونج رہی تھی۔۔

آج رات گواہ تھی ان دونوں کی محبت کی۔۔ آج چاند اور چاندنی بہت خوش تھے میرب اور شاہ کی محبت کو دیکھ کر۔۔ دونوں کو بڑے ہجر کے بعد یہ رات نصیب ہوئی تھی۔۔۔

oooooooo

ماہی میری جان کتنی دیر روتی رہو گی بتا دو۔۔۔ ماہی احمر سے ناراض ہو کر کروٹ لیے سسکیاں بھرتی ہوئی رو رہی تھی۔ محبت کی شدتوں سے ٹوٹ کر وہ اپنا غصہ رونے کی صورت میں نکال رہے تھے۔۔۔

Kitab Nagri

آپ بہت گندے ہیں۔۔ میری جان میں آپ کا شوہر ہوں۔۔ اور یہ میرا حق تھا کچھ غلط نہیں کیا میں نے تمہارے ساتھ۔۔ میری جان ایک بار میری طرف دیکھو تو صحیح نرمی اس کا رخ اپنی جانب کرتے ہوئے پیار سے کہاں۔۔

مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔

Posted On Kitab Nagri

کیوں؟؟؟

اس کی بچگانہ اور ناراض صورت کو دیکھ اس کے لب مسکرائے تھے۔۔

بس نہیں کرنی بات ختم!! اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔

میری جان اب تو بات ختم نہیں ہو سکتی۔۔ اب تو آپ ہماری جان بن گئی ہے۔۔ اس کے ہاتھ کو پیار

سے چومتے ہوئے کہا۔۔

کوئی اپنی جان کے ساتھ ایسا سلوک کرتا ہے جیسا آپ نے میرے ساتھ کیا ہے وہ بچوں کی طرح روتے

ہوئے چہرے سے ہاتھ ہٹا کر بولی۔۔

میری جان اپنی جان کے ساتھ ہی ایسا سلوک کیا جاتا ہے اب بتاؤ ایسا سلوک اگر میں کسی اور کے ساتھ

کروں تو کیا تم برداشت کر لو گی کیا چاہتی ہو کہ میں کسی اور کے پاس اپنی تمنائیں پوری کرنے کے لیے

www.kitabnagri.com

جاؤں۔۔۔

آپ جا کر دکھائیں میں آپ کی جان لے لوں گی وہ روتے ہوئے اسکے بالوں سے پکڑ کر بولی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

احمر کا دل قربان جا رہا تھا اس کے بچپنے والی محبت پر۔۔۔ ماہی میں آپ کا شوہر ہوں تم اس طرح سے میرے بال پکڑ کر نہیں کر نوچ نہیں سکتی۔۔۔ وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

ہاں آپ چاہے مجھے جیسے مرضی!! وہ کہتے ہوئے شرما کر چپ کر گئی تھی۔۔۔

میں نے تمہارے ساتھ ایسا سلوک نہیں کیا میں نے تو صرف پیار کیا ہے۔۔۔ تمہیں بھی پیار کرنے کی پوری اجازت ہے کر سکتی ہو۔۔۔ اس کے شرمائے چہرے پر جھکا اور نرمی سے اس کے لبوں کو چومتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

جی نہیں مجھے ایسے پیار کے کوئی دورے نہیں پڑ رہے۔۔۔ جیسے آپ کو پڑھتے ہیں وہ شرماتے ہوئے نظر گھما کر دوسری جانب کرتے ہوئے بولی۔۔۔

اب کیا کروں مجھے تو اس طرح کے دورے مزید پڑھنے کا امکان لگ رہا ہے وہ کہتے ہوئے مسکرایا تھا۔۔۔

احمر پلینز۔۔۔۔۔ وہ اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ چلو ٹھیک ہے ہٹ جاؤں گا پہلے مجھے میری شرٹ دے دو مجھے پہننی ہے۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنی آنکھ کو ٹیس کرتے ہوئے بولا تھا۔۔۔ دے دوں گی ابھی کیسے دے سکتی ہوں میں آپ کی شرٹ
۔۔۔ وہ شرم سے لال ہوئی تھی۔۔۔۔۔

کیا مطلب میری شرٹ ہے مجھے ابھی چاہیے اتار کر دو۔۔۔

آپ کو شرم نہیں آتی ہر چیز میں میری میری کرتے ہوئے۔۔۔

تمہیں شرم نہیں آتی تھوڑا سا پیار جتا لیا تو بچوں کی طرح منہ پھلا کر سسکیاں بھر کر رو رہی ہو۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

آپ نے تھوڑا سا پیار نہیں کیا آپ بہت ظالم ہیں۔۔۔ شرما کر نظریں دیوار پر مرکوز کیے لال چہرے
سے بولی۔۔۔۔۔

ظالم مت کہو ماہی۔۔۔۔۔ قسم سے بہت ہلکا ہاتھ رکھا ہے تم پر۔۔۔۔۔ اگر میں ظالم بنا تو تم مر جاؤ گے۔۔۔

اتنے پیار سے پیار جتا یا ہے پھر بھی تمہاری سسکیاں ہی بند نہیں ہو رہی۔

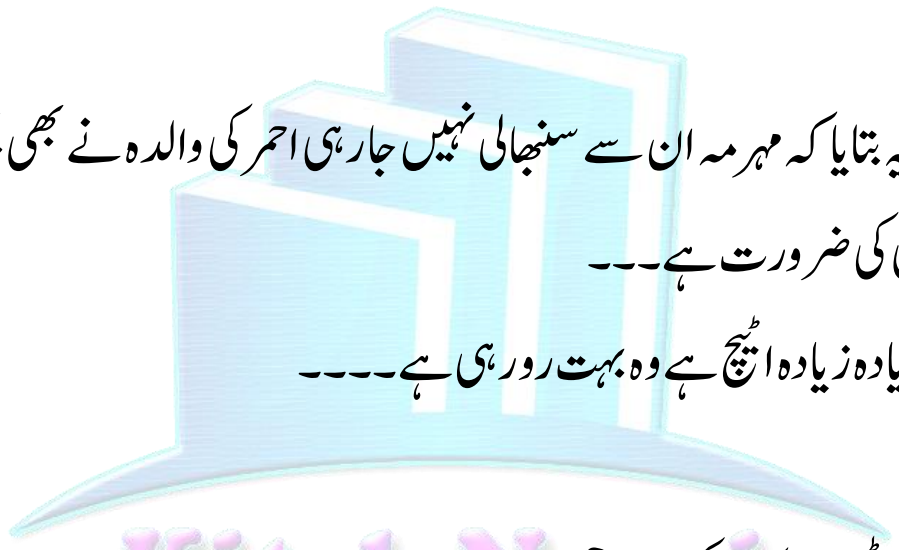
Posted On Kitab Nagri

اور اوپر سے تم مجھے ظالم کہہ رہی ہو میرے خیال سے تھوڑا سا ظالم مجھے بن ہی جانا چاہیے۔۔۔ ایک بار پھر سے اس کے اوپر جھکنے لگا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ بے قابو ہو کر ایک بار پھر اس کی جان کو ہلکان کر تا گھر کے نمبر سے فون آرہا تھا

میڈ تھی جس نے یہ بتایا کہ مہر مہ ان سے سنبھالی نہیں جا رہی احمر کی والدہ نے بھی یہی بتایا کہ مہر مہ کو سنبھلنے کے لیے ماہی کی ضرورت ہے۔۔۔

وہ ماہی سے بہت زیادہ زیادہ اٹیچ ہے وہ بہت رورہی ہے۔۔۔



چلیے محترمہ آپ کی بیٹی نے آپ کی جان چھڑوا دی ہے۔۔۔ تمہاری بیٹی بہت رورہی ہے۔۔۔ کیا۔۔۔ مہر مہ کی طبیعت تو ٹھیک ہے۔ وہ گھبرائے ہوئے انداز سے پوچھ رہی تھی۔۔

نہیں نہیں وہ بالکل ٹھیک ہے بس اسے اپنی ماما کی یاد آرہی ہے اس لیے وہ سو نہیں رہی۔۔۔ بس روئے جا رہی ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

او کے میں پانچ منٹ میں چینج کر کے آتی ہوں چادر کو کھینچ کر خود کے گرد لپیٹ دی ہوئی واش روم میں
چینج کرنے چلی گئی تھی۔۔۔

رات کی دو بجے دونوں ہوٹل روم سے تیاری کر کے چیک آؤٹ کرتے ہوئے گھر جا رہے تھے۔۔۔

احمر بہت خوش تھا یہ دیکھ کر کہ ماہی نے ایک بار بھی کوئی مزاحمت نہیں کی تھی گھر جانے پر۔۔۔ بلکہ وہ
تو اپنی بیٹی کا سوچ کر فکر سے ہلکان ہوئے جا رہی تھی۔۔۔

احمر سے کہیں زیادہ تو مہرما کے لیے ماہی پریشان تھی۔۔۔ احمر خدا کا شکر ادا کر رہا تھا کہ اسے ماہی کے
روپ میں ایک پیاری ہمسفر اور مہرما کے لیے سچے دل سے پیار کرنے والی ماں ملی تھی۔۔۔

www.kitabnagri.com

oooooooooooo,

oooooooooooo

(ایک سال بعد

Posted On Kitab Nagri

میری جان کس گہری سوچ میں ہے۔۔ مرہا ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑی سوچتی ہوئی نظروں سے آئینے میں دیکھتی کچھ سوچ رہی تھی۔۔۔

میر نے اپنا لپ ٹاپ مرر کے سامنے رکھتے ہوئے اس کے گلے بازوؤں ڈالتے ہوئے پیار سے پوچھا۔۔۔ مرہا نے چونک کر دیکھا اسے میر کے آنے کا پتہ نہیں چلا تھا۔۔

کچھ نہیں سوچ رہی تھی بس ایسے ہی کھڑی تھی۔۔۔ مجھے آپ کے آنے کا مجھے پتہ ہی نہیں چلا۔ وہ میر کے چہرے کی جانب مسکرا کر دیکھتے ہوئے میر کے سینے سے لگ گئی۔۔

ایسا تو بالکل نہیں ہو سکتا کہ میری مرہا اتنی گہری سوچ میں کھڑی ہو اور وہ کچھ سوچ نہ رہی ہو کچھ تو سوچ رہی تھی۔۔ میر نے بڑی محبت سے جاننا چاہا۔۔ بتاؤ میری جان کیا سوچ رہی تھی ایسی کوئی بات نہیں جس کا حل تمہارا میر نہ نکال سکے۔۔۔

تم اپنے چھوٹے سے دماغ پر اتنا زور مت ڈالا کرو۔ میر کی جان تم صرف خوش رہا کرو۔۔۔ سوچنے کے لیے تمہارے میر کا دماغ ہے نا۔۔۔ وہ باہوں کے گرفت اس کے گرد بناتے ہوئے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بڑے پیار سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

میر۔۔۔۔۔ جی میر کی جان۔۔۔۔۔ میں سوچ رہی تھی۔۔۔۔۔ کیا سوچ رہی تھی۔۔۔۔۔ بیچ میں چپ ہو جانے پر میر نے پیار سے پوچھا۔۔۔۔۔ میں سوچ رہی تھی ہمارا بھی اب بے بی ہونا چاہیے۔۔۔ اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کے شرماتے ہوئے دل کی تمنا ظاہر کی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا جی!! تو میرے بے بی کو اب اپنا بی بی چاہیے اس کے شرمائے چہرے کو دیکھ مسکراتے ہوئے بولا۔۔
جی!! وہ نظری جھکائے سر کو ہلاتے ہوئے بولی۔۔
ہم! تو اس کے لیے تو زیادہ محنت کرنی پڑے گی۔۔ وہ شرارتی لہجے میں بولا۔۔
ہاں تو کر لیں گے نا۔ بس مجھے بے بی
لا کر دے۔۔۔

دیکھیں رومان بھائی اور میرب کا بے بی پورے ڈیڑھ سال کا ہو گیا ہے۔ جب وہ ہمارے گھر تھا تو
ہمارے گھر میں کتنی رونق تھی۔۔۔
ٹھیک ہے میں تو تیار ہوں بس میری جان آپ نے گھبرانا نہیں ہے۔ کیونکہ بے بی کے لیے بہت محنت
کرنی پڑتی ہے۔ اور اس کے لیے آپ کو مضبوط ہونا پڑے گا۔۔
آپ جتنا کہیں گے میں مضبوط بن جاؤں گی۔ بس اب ہمارے گھر ایک پیارا سا بے بی ہونا چاہیے۔۔ تو
ٹھیک ہے پھر تیاری کرو ہم لوگ ہنی مون پر جا رہے ہیں۔ وہاں چل کر آرام سے ٹینشن فری ہو کر
خوب محنت کریں گے۔۔

امید ہے اللہ تعالیٰ ہم کو پھل بھی ضرور دے گا ہماری محنت کا۔۔
شامیر تو کافی دنوں سے اپنے سیکنڈ ہنی مون کی یہ پلاننگ کر رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے تو چھٹیاں بھی کنفرم کروالی تھی اب مرہا کے منہ سے بے بی کا سن کر تو شامیر کے وارے نیارے ہو گئے تھے۔۔۔

اے سی پی صاحب جس موقع کی تلاش میں تھے وہ موقع تو مرہا نے خود ہی اسے فراہم کر دیا تھا۔۔۔ اب مرہا کو چاہیے تھا بے بی اور اے سی پی شاہ میر صاحب کو چاہیے تھی مرہا۔۔۔

اب دیکھتے ہیں کہ ان کا جنون کیا رنگ لاتا ہے۔ مرہا ہے شاہ میر کے ارادوں سے ناواقف۔۔۔ ہم لوگ ہنی مون پر کہاں جائیں گے۔۔۔

جہاں پر تمہارے بھائی محترم پلان کریں گے۔ جناب کا ہی فون آیا تھا کہ آؤٹ آف کنٹری گھومنے جانا ہے۔۔۔ رائم کے ڈاکو منٹس میں تھوڑی سی دیر ہے بس جیسے ہی وہ آتے ہیں ہم چلے جائیں گے۔

www.kitabnagri.com

کیا بھائی بھی ہمارے ساتھ جارہے ہیں میرہا نے خوشی سے دانت نکالے جی آپ کے بھائی بھی ہمارے ساتھ جائیں گے ہمارے رنگ میں بھنگ ڈالنے کے لیے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

آپ ایسے کیوں کہہ رہے ہیں اگر بھائی میرب اور رانم ہمارے ساتھ ہو گا تو کتنا مزہ آئے گا۔۔ وہ خوشی سے شاہ میر کی کمر پر ہاتھ باندھے مسکراتے ہوئے بول رہی تھی۔۔

مرہا زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے ہم نے کون سا ان کے روم میں رہنا ہے۔۔۔ اور زیادہ وہاں جا کر اپنے بھائی بھتیجے اور بھابھی پر محبتیں نچھاور کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ وہاں تم میرے ساتھ جا رہی ہو یہ مت بولنا ہمارا ہنی مون پلان ہے۔۔۔

اور ویسے بھی تمہیں بے بی چاہیے نا تو بے بی کے لیے تمہیں میرے پاس رہنا پڑے گا۔۔۔ تب ہی تمہیں بے بی ملے گا ورنہ پھر میں اپنا وعدہ بھول جاؤں گا۔۔

شاہ میر کو اچانک سے مرہا کی بے بی والی بات یاد آگئی تھی۔۔ اب تو اے سی پی صاحب مرہا کو یوں ہی بات بات پر بلیک میل کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

نہیں میر پلینز آپ بے بی والا وعدہ نہیں بھولیں گے۔۔ آپ جیسا کہیں گے میں ویسا کروں گی۔۔ میں اپنے میر کو چھوڑ کر کیوں جاؤں گی۔۔ میں تو اپنے میر کے پاس ہی رہوں گی۔۔

آپ تو میرے پیارے میر ہیں نا۔ مرہا اس کے سینے سے لگی بڑے پیار سے اسے بٹر لگا رہی تھی۔۔۔ میر اس کے ارادوں سے واقف تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اگر یہ دھمکی مرہا کو نہیں ملتی تو مرہا ہر وقت اپنے بھتیجے کے ارد گرد گھوم کر سارے ہنی مون کا بیڑا غرق کر دیتی۔۔

اب وہ بے فکر ہو کر جا رہا تھا اسے کوئی ٹینشن نہیں تھی۔ جانتا تھا کہ اب تو مرہا اسے ایک سیکنڈ کے لیے بھی چھوڑ کر نہیں جائے گی۔۔۔۔۔ www.kitabnagri.com

آپ فریش ہو کر آئیں میں آپ کے لیے کھانا لگوتی ہوں۔۔۔ میری جان پہلے میری تھکن اتاروں اس کے بعد ہی میں روز کی طرح کھانا کھانے جاؤں گا۔۔۔ اس کے گر حصار باندھے ہوئے کھڑا تھا۔۔۔۔۔ میر۔۔۔۔۔ ہوں۔۔۔۔۔ آپ نے کبھی بڑا بھی ہونا ہے یا نہیں۔۔۔۔۔ پہلے تم تو بڑی ہو لو۔۔۔۔۔ میں آپ کے جیسی ڈیمانڈز تو نہیں کرتی۔۔۔۔۔ تو نا کرو۔ تم تو ہو ہی ان رومینٹک۔۔۔۔۔ میں تو تمہارے جیسا نہیں بننا چاہتا۔۔۔۔۔ اسے گود میں اٹھائے ہوئے بیڈ پر لے آیا تھا۔۔۔۔۔ اس کے ساتھ لیٹ کر اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھتے ہوئے پوائنٹ کیا۔۔۔۔۔ مرہا نفی میں سر کو ہلاتے ہوئے مسکرا رہی تھی۔۔۔۔۔ یہ میر کا روز معمول بن چکا تھا۔۔۔۔۔ اسے کھانے سے پہلے مرہا کی پنکھڑیوں سے۔ بہت ساری کسیاں چاہیے ہوتی تھی۔۔۔۔۔ پہلے تو مرہا شرم سے لال سرخ پڑ جاتی تھی۔۔۔۔۔ مگر میر کا تو روز کا معمول تھا۔۔۔۔۔ اب تو مرہا آدھی ہو چکی تھی۔۔۔۔۔ اس لبوں پر لب رکھے ہوئے وہ اپنے میر

Posted On Kitab Nagri

کی خواہش احترام کر رہی تھی۔۔۔۔۔ چلو میں بس کریں اب اٹھیں اور فریش ہو جائیں ماما بابا ویٹ کر رہے ہیں کھانے پر ہمارا۔۔۔۔۔

آج مجھے پہلے سے زیادہ کسی نہ چاہیے۔۔۔ کیوں؟؟؟ کیونکہ تم نے ہی تو کہا ہے کہ اب تمہیں بے بی چاہیے تو اس کے لیے رشوت لگاؤ وہ شرارتی انداز میں مسکرایا۔۔۔ اے سی پی صاحب رشوت لینا حرام ہے۔۔۔۔۔ نہیں حلال بیوی سے رشوت لینا حلال ہے۔۔۔ اور پیار اور جنگ میں سب جائز ہے۔۔۔۔۔ میر آپ سے کوئی دلیلوں میں جیت نہیں سکتا۔۔۔ وہ مسکراتے ہوئے اس سے دور ہوئی تھی۔

۔۔۔ تو ایسے نہیں مانو گی تم ہے۔۔۔ وہ اسے کھینچ کر اپنے اوپر گراتے ہوئے اس کی پنکھڑیوں کو لبوں میں قید کر کے اپنی مرضیہ کی لبوں پر اتارتے ہوئے۔ اس کی سانسیں پوری طرح سے روکے ہوئے تھا۔۔۔ وہ دشمن جا کے رحم و کرم پر تھی۔ ہاتھوں کو کمر پر لاک کیے ہوئے لبوں کی نمی کے قطروں کو کھینچ کر اپنے اندر لے جاتے ہوئے۔ اس پر پوری طرح سے قابض تھا۔۔۔۔۔

oooooooo

بابا۔۔۔۔۔ جی بابا کی جان۔۔۔ میری مونیا ختم ہو گئی۔۔۔ تو کوئی بات نہیں میں اپنی بیٹی کے لیے بہت ساری اور مونیا لے آؤں گا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ملالہ شاہ زیب کے پیٹ پر بیٹھی ہوئی فرمائشیں سنارہی تھی۔۔ اور شاہ زیب بہت پیار سے اپنی بیٹی کی فرمائش سن کر ہنس رہا تھا۔۔۔

کیا باتیں ہو رہی ہیں باپ بیٹی میں ہماروم کے اندر داخل ہوئی تو۔۔
روم کے اندر سے قہقہوں کی آوازیں آرہی تھی۔ دونوں باپ بیٹی کھکھلا کر ہنس رہی تھے۔۔۔
اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔
Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

جی میری بیٹی مجھے بتا رہی ہے کہ اس کی مونیا ختم ہو گئی ہیں۔۔ تو تم جلدی سے تیار ہو جاؤ۔۔ ہم لوگ اپنی بیٹی کی بہت ساری مونیا اور اپنی بیٹی کی شاپنگ کے لیے جارہے ہیں۔۔۔ شاہ زیب میں بہت تھکی ہوئی ہوں میں نہیں جارہی کل چلیں گے۔۔ ہا کیا بات ہے میں کچھ دنوں سے فیل کر رہا ہوں کہ تم کافی تھکی تھک ہی رہنے لگی ہو۔۔۔ طبیعت ٹھیک ہے شاہ زیب نے اپنی جانب آتی ہوئی ہمارے آگے ہاتھ پھیلاتے ہوئے بڑی محبت سے پوچھا تھا۔۔۔

میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے!! وہ اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے تھکی تھکی سی بولی تھی۔۔۔

کیا ہوا ہے اور مجھے بتایا کیوں نہیں شاہ زیب جو ملالہ کو اپنے پیٹ پر بیٹھا کر کھلاتے ہوئے لیٹا ہوا تھا۔۔۔ ہمارے بات پر جلدی سے اٹھ کر کراؤن کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔۔ ہاتھ ہمارے کاندھے پر لیجا کر اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے فکر مندی سے بولا تھا۔۔

پریشان ہونے والی میری طبیعت خراب نہیں ہے خوش ہونے والی ہے!

Posted On Kitab Nagri

مطلب سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا؟؟۔۔

آپ ایک بار پھر سے بابا بننے والے ہیں ہمارے شاہ زیب کے سینے پر سر رکھتے ہوئے آہستہ سے کہا تھا۔۔

آج ہی ہمارے اپنا ٹیسٹ کروایا تو اس کی رپورٹ پوزیٹو آئی تھی۔۔

آپ کو خوشی نہیں ہوئی! شاہ زیب کی آواز نہ آنے پر ہمارے سر اٹھا کر شاہ زیب کے چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے سوال کیا۔۔

خانم کیسا سوال کیا ہے خدا میرے گھر میں خوشی دینے والا ہے اور میں خوش نہ ہوں ایسے کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔

میں تو اپنی سماعت پر یقین کر رہا تھا کہ کیا میں نے سچ سنا ہے۔۔ ایک ہاتھ اس کے گرد رکھتے ہوئے اسے۔۔ اپنے سینے سے لگا لیا۔۔

www.kitabnagri.com

اس کے ماتھے پر محبت سے بوسہ دیتے ہوئے شاہ زیب کی خوشی کی انتہا نہیں تھی۔۔۔

آپ کا بھائی یا بہن آنے والا ہے آپ کو سمجھ آرہی ہے ملا لہ کو ماتھے پر پیار کرتے ہوئے بتا رہا تھا۔۔۔ بھائی۔۔۔ ملا لہ نے اپنی تو تلی آواز میں کہا دونوں کھکھلا کر ہنسنے لگے۔۔۔

اچھا جی آپ کو بھائی چاہیے شاہ زیب مسکراتے ہوئے اس سے پیار کرنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

ہماتم نے اپنا بہت خیال رکھنا ہے اور بہت بہت شکریہ مجھے اتنی بڑی خوشخبری سنانے کے لیے۔۔۔
ملا لہ پاس رکھے کھیلونو پر جھک کر کھیلنے لگی تھی۔۔ شاہ زیب کو موقع مل گیا۔۔ شاہ زیب رخ تھوڑا سا
ہما کی جانب کرتے ہوئے اس کے لبوں پر لب رکھ کر جلدی سے چوم لیا اور فورن پیچھے ہٹا گیا۔۔۔

شاہ زیب آج بھی اتنا ہی شرمیلہ تھا اپنی بیٹی کے سامنے باقی تو شاہ زیب سے ہم سب واقف ہی ہیں
۔۔۔ وہ جیسا تھا ویسا ہی ہے مگر آج بھی وہ اپنی بیٹی کے سامنے ہما پر محبت نچھاور کرنے سے بہت شرماتا
تھا۔۔۔۔

اب اس پیاری سی خوشی کو سیلیبریٹ کرنے کے لیے ہم پر عنایت کر دینا خانم۔۔۔
اسے پیار سے دیکھتے ہوئے ہاتھ کی کمر کے پیچھے سے لے جا کر دوسری جانب لاتے ہوئے دل والے مقام
پر رکھ دیا۔۔۔
www.kitabnagri.com

ہمانے دبی سی سسکی بھری۔۔ ششش۔۔ خانم ہماری بیٹی کھیل رہی ہے۔۔ ہمانے شاہ زیب کو دیکھتے
ہوئے نفی میں سر کو ہلایا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ زیب ایسا ہی تھا جب اپنی چوری چھپے من مرضیاں پوری کرتا تو ہما کو سسکنے کی اجازت نہیں ہوتی تھی۔۔ کیونکہ شاہ زیب کو پسند نہیں تھا کہ اس کی بیٹی سنے۔۔

۔ اگر آپ کی بیٹی کھیل رہی ہے تو آپ کو اپنے ہاتھ کنٹرول میں رکھنے چاہیے ڈاکٹر صاحب۔ ظالم مت بنا کریں۔۔

تمہیں دیکھ کر ہاتھ کنٹرول میں رہتے کہاں ہیں۔۔۔ ڈاکٹر صاحبہ جب بیوی اتنی ہاٹ ہو تو ڈاکٹر بیچارہ اپنے ہاتھوں کو کیسے روکے۔۔۔۔

ذرا ملالہ کو اس کے روم میں لائیں اور واپس آئیے تھوڑی پیار محبت کی باتیں ہو جائیں۔۔۔۔ ہونٹوں کو گول کرتے ہوئے کس کی۔۔

ہما فرما بر دار بیوی کی طرح ملالہ کو سلانے جارہی تھی۔۔ جانتی تھی کہ ڈاکٹر صاحب کا آج رومانس کا موڈ ہے جو کہ بدل نہیں سکتا۔۔۔

اگر بدلنے کی کوشش کی تو ڈاکٹر صاحب کا پٹھانی دماغ الٹا چلنے لگے گا۔۔

خوا مخواہ میں اپنی جان کو ہلکان کروانے کا ہما کا کوئی موڈ نہیں تھا۔۔

ملالہ کو مت اٹھاؤ میں اٹھا کر چھوڑ آتا ہوں۔ ڈاکٹر ہو سمجھداری سے کام لینا جانتی ہو کہ تین مہینوں تک وزن اٹھانے سے سختی سے منع کیا جاتا ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ملالہ کو اٹھاتی ہوئی ہما کو روک کر شاہ زیب نے خود ملالہ کو گود میں اٹھالیا۔۔

واہ ڈاکٹر صاحب کیا بات ہے! مجھے تو لگتا ہے آپ دل کے نہیں گائنی کے ڈاکٹر ہیں۔۔۔ ہمانے مسکراتے ہوئے شرارت سے کہا۔۔۔

ویسے گانی کا ڈاکٹر تو میں نہیں ہوں مگر تم کہو تو تمہارے لیے اویلیبل ہوں، اتنی ریسرچ تو میں کر لوں گا۔۔۔ www.kitabnagri.com

تمہارا ٹریٹمنٹ بھی ہو جائے گا اور رومینس کے لیے الگ سے وقت بھی نہیں نکالنا پڑے گا آنکھ کو ٹیس کرتے ہوئے شرارتی انداز میں مسکرایا۔۔۔ نرمی سے کاندھا مار کر اسے چھیڑا تھا۔۔۔ نو تھینک یو مجھے نہیں آپ سے اپنا ٹریٹمنٹ کروانا۔۔۔
کیوں؟؟؟

کیوں کے ڈاکٹر شازیب خان کو رومینس کے سوا کچھ اور سوچتا ہی نہیں ہے!! اور اگر آپ میرا ٹریٹمنٹ کریں گے تو میرا بیٹا اندر سے ہی رومینس کی سب ٹیکنیک سیکھ کر آئے گا۔۔۔
اس کی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے پیار سے دھکیلتی ہوئی ملالہ کے روم ملے جا رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تو تم نے کیا اپنے بیٹے کو قاری صاحب بنانا ہے۔۔ ایک نہ ایک دن تو اس نے رومانس سیکھنا ہے۔۔ تو اچھا ہے اس کا باپ سے ہر بار کی سمجھا دے گا۔۔ وہ ملا لہ کو اٹھائے ہنستے ہوئے اس کے آگے آگے چل رہا تھا۔۔۔ ہما بھی مسکراتے ہوئے شاہ زیب کے پیچھے پیچھے جا رہی تھی۔۔

oooooooooooo

سو جا میرے باپ سو جا۔۔ وہ سو گئی ہے جس کو نہیں سونا چاہیے تھا۔۔ مگر تو اتنا ڈھیٹ ہے تو ابھی تک جاگ رہا ہے۔۔

رومان شاہ سرگوشیوں میں اپنے بیٹے کو گھور گھور کر ڈانٹ رہا تھا۔ جو آرام سے سوئی ہوئی میرب کی ٹی پر ہاتھ مار مار کر کھیل رہا تھا۔ میرب گہری نیند میں خراٹے لے رہی تھی۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

می اب مینی ہے!!

کیوں تم نے اسے خرید رکھا ہے

جب تو اپنی تو تلی زبان سے یہ کہتا ہے نامیرب میری ہے۔۔ قسم سے تو میرا بیٹا نہ ہوتا تو تجھے اتنے جوتے مارتا تیری ہوش ٹھکانے لگ جاتے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میرب میری ہے اور صرف میری ہے انگلی دکھا کر رومان شاہ اپنے بیٹے کو سرگوشیوں میں ڈانٹ رہا تھا۔۔۔

شاہ کو کہاں گوارا تھا کہ کوئی اس کی میرب کو اپنا کہے پھر چاہے وہ ان کا خود کا بیٹا ہی کیوں نہ ہو۔۔۔

نہیں می اب میری ہے۔۔ وہ بھی رومان شاہ کا بیٹا تھا۔۔ وہ بھی اکڑ میں اس سے کم نہیں تھا۔۔ آنکھیں دکھاتے ہوئے پورے حق سے میرب کے اوپر لیٹ کر رومان شاہ کو چڑاتے ہوئے بول رہا تھا۔۔

تو میری بیوی سے دور رہا کر کمینے اسی لیے مجھے تیرے جیسا کمینہ بیٹا نہیں چاہیے تھا۔۔ جو میری ہی پر اپرٹی پر ڈاکہ ڈالے رومان شاہ نے اسے نرمی سے دھکیل کر میرب کے اوپر سے ہٹا دیا تھا۔ وہ رونے لگا تھا۔۔۔ اوںوںںں

www.kitabnagri.com

شاہ پلیمیر سے بیٹے کو ڈانٹا مت کریں میرب کی آنکھ کھلی تو اپنے بیٹے کو جلدی سے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے کروٹ لے کر رخ اس کی جانب کر گئی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تم اپنے بیٹے کی حرکتیں بھی دیکھا کرو
اس کے بعد پھر اس کی سائیڈ لیا کرو!

جب تمہارا بیٹا مجھے اریٹ کر رہا ہوتا ہے تب تم خراٹے لے رہی ہوتی ہو اور جب میں ذرا سی سرگوشی
میں بات کروں تمہارے بیٹے کو تو تمہاری فوراً سے آنکھ کھل جاتی ہے۔۔۔۔
میرب سدھر جاؤ اور چھوڑ دو اپنی حرکتیں ایک دن میرے ہاتھوں سے ضائع ہو جاؤ گی تم۔۔۔
رومان شاہ نے بلینکٹ کھینچ کر اپنے اوپر کرتے ہوئے غصے سے کہا۔۔۔ اور رخ دوسری جانب کر کے
لیٹ گیا۔۔۔

اکثر رانم رومان شاہ کے رومینس میں خلل ڈالتا تھا۔ ایک تو رومان شاہ کو اس بات سے بہت چڑھتی تھی۔۔
اور دوسرا میرب اس کو ٹائم نہیں دیتی تھی۔۔ ہر وقت رانم کو اپنے ساتھ چپکائیے رکھتی تھی۔۔۔

رومان شاہ کے لیے تو میرب کے پاس ٹائم ہی نہیں بچتا تھا۔ پھر اکثر رومان شاہ دھمکیوں پر اتر آتا تھا۔
اور زبردستی اپنے لیے ٹائم میرب سے نکلاتا تھا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ کیا ہو گیا ہے آپ کو۔۔ آپ ہمارے بیٹے سے جیلس ہو رہے ہیں۔۔۔
میرب نے ہاتھ پیچھے کی جانب لے جا کر رومان شاہ پر رکھتے ہوئے کہا وہ رانم کو سلانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

ویسے بھی رانم کے سونے کا ٹائم تھا۔۔ تو رانم سونے میں ٹائم نہیں لگاتا تھا صرف سے میرب چاہیے ہوتی تھی۔۔۔

بیٹا نہیں یہ باپ ہے میرا جان بوجھ کر مجھے چڑاتا ہے۔۔
اففف اللہ شاہ بچہ ہے اسے بھلا چڑانا کیسے آسکتا ہے۔۔ میرب اپنا سر تھام کر رہ گئی تھی۔۔ اکثر ان باپ بیٹے کی لڑائی میں میرب پھنس جاتی تھی۔۔ دونوں ہی میرب کے دیوانے تھے۔۔ تو لڑائی ہونا تو لازمی بات تھی۔۔۔ دونوں ہی میرب کو ایک دوسرے سے شیر کرنا نہیں چاہتے تھے۔۔
میرب تم اس کی طرف داریاں مت کیا کرو۔۔ تمہیں نہیں پتہ یہ دکھنے میں چھوٹا ہے۔۔ مگر اس کا دماغ پورا کام کرتا ہے۔۔۔ تمہیں پتہ ہے یہ مجھے چڑانے کے لیے کیسے تمہارے اوپر لیٹ کر!!

Posted On Kitab Nagri

مجھ سے بتایا نہیں جا رہا۔۔ شاہ اس کی جانب رخ کر کے گراؤن سے سر لگا کر اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔۔ اور بتاتے ہوئے شاہ کے چہرے کے تاثرات ایسے تھے جیسے رانم کوئی 20 سال کا لڑکا ہو اور میرب کا بوائے فرینڈ ہو۔۔

میرب کو ہنسی آگئی تھی۔۔ شاہ رانم ہمارا بیٹا ہے۔۔ میں ماں ہوں اس کی۔۔ شاہ کیوں آپ اپنی محبت میں یہ کیوں بھول جاتے ہیں۔ میرب نے پیار سے اپنا ہاتھ رومان شاہ کی گال پر رکھتے ہوئے سہلایا تھا۔۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

میرب تمہیں پتہ ہے اگر میرے بس میں ہو تو تمہارے وجود پر یہ لپٹے ہوئے کپڑوں کو بھی میں برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔۔ اس کے ہاتھ کو پکڑ کر چومتے ہوئے کہا۔ تم میری ہو بس میری تمہیں پیار کرنے کا حق صرف رومان شاہ ہے۔۔۔

یہ ہمارا بیٹا ہے میں جانتا ہوں تم اس کی ماں ہو یہ بھی میں جانتا ہوں۔ مگر یہ بہت بڑا کمینہ ہے یہ تم نہیں جانتی ہو۔۔۔۔

آنکھیں بند کر کے سوئے ہوئے راتم کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ جو میرب کی کمر پر اپنا چھوٹا سا ہاتھ رکھ کے مزے سے سو رہا تھا۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

اب بھی دیکھو کیسے تمہاری قمر میں ہاتھ گھسائے ہوئے سو رہا ہے۔ جیسے تم اٹھ کر بھاگ جاؤ گے۔۔ اس کے چھوٹے سے ہاتھ کو میرب کی کمر میں ڈالے ہوئے سویا دیکھ شاہ پھر سے آگ بگولا ہو چکا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ پلیز مت کہا کریں میرے بیٹے کو اتنا برا بھلا۔۔۔ میرب رانم کے چھوٹے سے ہاتھ کو چومتے ہوئے
پیار سے بولی۔۔

نہیں کہنا چاہتا۔۔ میں بھی اس کمینے سے بہت پیار کرتا ہوں۔ مگر یار یہ تم پر بہت حق جھماتا ہے۔ میں
نہیں برداشت کر سکتا کوئی تم پر حق جتائے۔۔۔ پھر وہ چاہے تمہارا باپ ہو بھائی ہو یا بیٹا۔ دیٹسٹ!!

شاہ آپ کو پتہ ہے کبھی کبھی مجھے ایسا لگتا ہے کہ آپ دونوں ہی بچے ہو۔۔ میرب نے مسکراتے ہوئے
سوئے ہوئے رانم کو بیڈ پر سلا کر تکیہ ساتھ میں رکھا۔۔ ورنہ رانم نے پھر اٹھ جانا تھا اور شاہ نے پھر اسی
طرح سے تلملا اٹھنا تھا۔۔۔ www.kitabnagri.com

Kitab Nagri

میرب کی یہ روز کی ڈیوٹی تھی رانم کو سلا کر پھر نیچے بچھے ہوئے میٹرس پر شاہ کے ارمانوں کو سکون
دینا۔۔ اس کے بعد واپس پیڈ پر دونوں کے بیچ میں سونا۔۔

باپ بیٹا اپنی ملکیت سمجھ کر دونوں طرف سے کسے رکھتے تھے۔۔ اگر باپ کی طرف منہ کرتی تو بیٹا بھس
بھس شروع کر دیتا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور اگر بیٹے کی طرف منہ کر کے سوتی تو باپ دانت پینا شروع کر دیتا تھا۔۔۔

میرب کی راتوں کی نیند دونوں باپ بیٹے مل کر ایسے ہی حرام کیے رکھتے تھے۔۔۔

بچاری دن کو رات کو سنانے کے بعد اپنی نیند پوری کرتی تھی۔ کیونکہ ان دونوں باپ بیٹوں کا کوئی حل نہ ہوا نہ ہو سکتا تھا۔۔۔ ویسے اتنا منہ پھلانے کی ضرورت نہیں ہے شاہ۔۔۔ آپ کا خون ہے آپ کا بیٹا ہے۔۔۔ تو عادت بھی آپ پر لے گیا ہے۔۔۔ آپ ساری رات ایک سیکنڈ کے لیے مجھے اپنی دسترت سے ہلنے نہیں دیتے تب میں نے کون سا بھاگ جانا ہوتا ہے۔ وہ اپنے بیٹے کی طرف داری کرنے سے باز نہیں آرہی تھی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

چلیں اٹھیں مت کو سا کریں میرے بیٹے کو۔۔۔
میرب شاہ کے ہاتھ کو پیار سے پکڑتے ہوئے بیڈ سے اتر رہی تھی۔ اب تو میرب نے خود کو اپنے شاہ کی مرضی کے مطابق ڈھال لیا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جانتی کی تھی کہ شاہ اب اپنے جذباتوں پر کوئی کمپروماز نہیں کرتا تھا۔۔۔ جتنا صبر اس نے کیا تھا اس سے دگنا وہ میرب سے ہر روز ادا کرواتا تھا۔۔۔۔

اففف شاہ تھوڑا صبر کر لیا کریں شاہ مجھے پٹکتے ہوئے سوچ لیا کریں کہ میں انسان ہوں۔۔۔۔
میرب ہاتھ پکڑ کر شاہ کو اٹھانا چاہتی تھی جبکہ شاہ اس کے اوپر ہی گر تا چلا گیا میرب میٹرس پر گری اور شاہ اس کے اوپر گر چکا تھا۔۔۔۔

تمہیں دیکھ کر صبر ہی تو نہیں ہوتا رومان شاہ سے۔۔۔ اور تم اپنے بیٹے کا مقابلہ میرے ساتھ مت کروایا کرو۔ ورنہ کسی دن ماں بیٹا دونوں میرے ہاتھ سے پٹو گے۔۔۔۔

اس کی پنکھڑیوں کو لبوں سے چھو کر اس کی گالوں سے گال رگڑتے ہوئے مسرور کن انداز میں بول رہا تھا۔۔۔ اوپر گرتے ہی لمسوں کی بارش برسانے لگا تھا۔۔۔ ہر روز شاہ کا انداز محبت ایسا ہوتا تھا جیسے برسوں بعد ملا ہو۔۔۔۔

اس کی بیوٹی بون کو لبوں سے دبا کر چومتے ہوئے اسے سسکنے پر مجبور کر دیا۔۔۔ میرب کی گردن پر شاہ کی محبت کی مہریں ہر روز نظر آتی تھی۔۔۔ کوئی دن ایسا نہیں ہوتا تھا کہ میرب کی گردن پر رومان شاہ کے لبوں کے نشان نہ ہو۔۔۔ صبح بچاری نوکروں سے چھپانے کے لیے بیس کا سہارا لے کر تین تین کوٹ لگایا کرتی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ آپ بہت بے صبرے ہو گئے ہیں!!

عاشق ہوں تمہارا ایسے مت کہا کرو!! اس کی ناک سے ناک رگڑتے دلکش انداز سے مسکرایا۔۔۔

ظالم عشق ہے پیار تو کرتے ہیں پر جان نکال لیتے ہیں!!

شاہ کی جان۔ اگر اپنی محبت کی شدتوں سے جان نکال لیتا ہوں۔۔ تو وقت آنے پر تم پر جان وار بھی سکتا ہوں!!

اس کی کرتی کے بٹن لبوں سے کھولتے ہوئے خماری میں بول رہا تھا۔۔۔

جانتی ہوں۔۔۔ اسی بات کا تو میرب کو خود پرمان ہے۔۔۔

شاہ کے بالوں میں نرمی سے ہاتھ پھیرتے ہوئے بڑے مان سے بول رہی تھی۔۔۔

Kitab Nagri

شاہ!۔۔۔ وہ پیار سے شاہ کا نام پکاری تھی۔۔۔ www.kitabnagri.com

بولو شاہ کے دل کی ملکہ شاہ کی جان شاہ کی چاہت شاہ کے لازوال عشق۔۔۔

ہائے اللہ شاہ کبھی نارمل انداز سے بھی میری بات سن لیا کریں وہ مسکرائی تھی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

نہ میرب کوئی عام چیز ہے نہ رومان شاہ کا عشق اس لیے ہمارے درمیان نارمل باتیں صرف تمہارے بیٹے کے حوالے سے ہو سکتی ہیں۔۔۔

وہ ایک بار پھر میرب کی دھکتی رگ پر ہاتھ رکھ رہا تھا۔۔۔

اب میرا بیٹا آرام سے سو رہا ہے اب میری بیٹے کو کوئی بات مت کیجئے گا۔ شاہ کے لبوں پر پیار سے انگلی رکھتے ہوئے بولی۔۔۔ نہیں کہتا اپنے بیٹے کی کیوٹ ماما بتاؤ کیا کہنا چاہتی تھی۔۔۔

اس کی گالوں کو اس کے اوپر لیٹے نرمی سے اپنی انگوٹھوں سے رب کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔
شاہ آج کے دن پلیز مجھے سونے دیں میں آج دن کو بھی نہیں سوئی۔۔۔
میرب نے بڑا معصوم سامنہ بناتے ہوئے شاہ سے التجا کی تھی۔۔۔ جانتی تھی اپنے اڈیل شاہ کو کیسے زیر کرنا ہے۔۔۔

ہمم۔۔۔ تو یہ ساری محبتیں مجھ پر صرف اس لیے پنچھاور ہو رہی تھی مصنوعی گھور کر آنکھیں دکھاتے ہوئے پکھڑیوں پر انگوٹھا پھرتے ہوئے کہا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

آپ میرے پیارے شاہ ہیں نا۔۔ پلیز مجھے سونے دیں۔۔ میرب کی آنکھوں میں نیند کی خماری سے
ڈورے پڑے ہوئے تھے۔۔۔

بے شک شاہ اپنے جذباتوں پر کمپر وائز نہیں کرتا تھا۔ مگر میرب تو اس کی جان تھی۔۔ میرب کو تکلیف
دے کر شاہ اپنے جذباتوں کو سرشار کبھی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

میری جان کو بہت نیند آرہی ہے پیار سے اس کی پکڑیوں کو چومتے ہوئے گردن پر لب رکھے ہوئے
جذباتوں سے چور لہجے میں پوچھا۔۔۔

جی مجھے بہت نیند آرہی ہے۔۔

ٹھیک ہے سو جاؤ رومان شاہ اپنے جذباتوں کو لگام ڈالیں اس سے سائیڈ پر ہو گیا۔۔ میرب کو اپنے بازو پر
سر رکھ کر اپنے ساتھ لگائیں۔ اس کے ماتھے کو بڑے پیار سے چوم لیا۔۔۔

تھینک یو سوچ آئی لو یو شاہ وہ شاہ کی گردن پر لب رکھ کر چومتے ہوئے بولی۔۔۔

آئی لو یو ٹو شاہ کی جان پلیز اب سو جاؤ ورنہ تمہارا شاہ اپنا وعدہ بھول جائے گا۔ وہ مسکراتے ہوئے اسے
اپنی باہوں کے حصار میں لیے ہوئے بولا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میرب آنکھیں بند کیے شاہ کی بازو پر سر رکھے ہوئے لیٹی ہوئی تھی۔۔ شاہ اس کی گال پر نرمی سے انگوٹھا سہلاتے ہوئے جاگ رہا تھا۔۔۔

کچھ دیر بعد میرب گہری نیند میں جا چکی تھی۔۔ شاہ اس کے خوبصورت پیارے چہرے پر نظر ڈالتے ہوئے مسکرایا۔۔۔ یہ وہ چہرہ تھا جس میں شاہ کی جان بستی تھی۔۔

شاہ نے جھک کر میرب کے ماتھے پر لب رکھ کر محبت جتا کر بوسہ دیا۔۔ اور آنکھیں بند کر لی۔۔۔ دونوں گہری نیند میں ایک دوسرے کی حراست میں پرسکون سو رہے تھے۔۔۔

oooooooo

مبارک ہو چوہدری صاحب مبارک ہو ہم داد دادی بننے والے ہیں۔۔ کنیز جا پورے گاؤں میں جا کر مٹھائیاں ونڈ۔۔۔ میرے پتھر دے گھر خوشخبری ایں۔۔ بیا کو ڈاکٹر کے پاس لے کر گئی تھی خرم کی ماں کو ڈاکٹر نے خوشخبری سنائی تو وہ تو دیوانی سی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

گھر کے اندر داخل ہوتے ہی خوشی سے چلا کر سب کو بتا رہی تھی۔۔۔

چوہدری صاحب نے اپنی مونچھوں کو تاؤ دیا۔۔۔ اپنی بہو کے سر پر پیار سے ہاتھ رکھتے ہوئے مبارک دی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تمہیں بھی مبارک ہو خرم کی ماں چوہدری صاحب نے مسکرا کر کہا۔۔۔

خرم کے ابا آپ کو بھی بڑی مبارک ہو اللہ داکر ہے کہ ہمیں یہ دن دیکھنے کو ملا۔۔۔۔
وہ کھوتا ہے کدھر چوہدری صاحب نے خرم کے بارے میں پوچھا۔۔۔
بیاضرم سے نظریں جھکائے اپنے کمرے کی طرف بھاگتی جا رہی تھی۔۔۔۔

بیادھی اب دھیان سے اب یہ بھاگا دوڑی نہ کرنا۔۔۔۔ جاتی ہوئی بیا کو دیکھ اس کی ساس نے اونچی آواز میں کہا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اور چوہدری صاحب میرے بیٹے کو آج کے بعد کھوتا مت کہنا۔۔۔ اب تو میرا بیٹا ہر طرح کی ذمہ داری اٹھا رہا ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

کتنا سیانا ہو گیا ہے اور اب تو وہ باپ بننے والا ہے۔۔۔ خرم کی ماں نے اپنے بیٹے کی طرف داری کرتے ہوئے۔ فل سٹاپ لگا دیا۔۔۔

جی جی جو حکم میری کیا جرات ہے میں تمہارے بیٹے کو کھوتا کہوں۔۔ چوہدری صاحب نے سرخم کرتے ہوئے کہا۔۔

یہ تو سچ ہے تمہارا بیٹا سدھر گیا شادی کے بعد۔۔ چوہدری صاحب تسلیم کرتے ہوئے قہقہہ لگا کر ہنسنے لگے۔
تھے چوہدری کی بیوی راستے سے مٹھائی کے ڈبے لے کر آئی تھی۔۔ جو کنیز کو کہہ کر پورے گاؤں میں
بنٹوانے جارہی تھی۔۔۔۔www.kitabnagri.com

○○○○○○○○○○○○○○

عاصم اب ہم نے یہاں اور کتنے دن رہنا ہے۔۔ کیوں تمہیں میرے ساتھ رہنے میں کیا پر اہم ہے۔۔۔

عاصم شاہ اور شفا مری میں سٹے کیے ہوئے تھے۔۔ وہ یہاں پر اپنا فرسٹ ہنیمون منانے آئے ہوئے تھے۔۔

آج ان کو ایک ہفتہ ہو چکا تھا۔ عاصم شاہ اس کو سانس تک لینے کی مہلت نہیں دیتا تھا۔ بس کچھ دیر گھوم پھر کر واپس روم میں آ کر شفا کی جان کو ہلکان کیے ہوئے تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

شفا گھر جانا چاہتی تھی جبکہ عاصم شاہ کا ابھی کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔ عاصم شاہ کے دوست کا یہاں پر خود کا گھر تھا۔۔۔

وہ پوری فیملی ملک سے باہر شفٹ ہو چکی تھی تو اس کا گھر خالی پڑا تھا۔۔ جب اس کے دوست کو پتہ چلا تھا کہ عاصم شاہ مری آرہا ہے۔ تو اس نے اپنے گھر کی آفر دی۔۔ عاصم شاہ اور شفا وہیں پر رکے ہوئے تھے۔۔۔

کیا مصلہ ہے کیوں جانا چاہتی ہو گھر مائی لو جواب دو۔۔۔ کیوں کہ آپ مجھے یہاں پر بہت زیادہ تنگ کرتے ہیں۔۔۔ وہ اس وقت بھی عاصم شاہ کی مضبوط ہاتھوں کی گرفت میں اس کی گود میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ شفا کی بات پر وہ قہقہہ لگا کر ہنسا۔۔۔

تمہاری ساس کو پوتا پوتی چاہیے اور بہو ہے جو جان چھڑا کر گھر جانا چاہتی ہے۔۔

عاصم شاہ کا ہاتھ اب اس کی پشت کو سہلاتا بہت نرمی سے اس کی دھڑکنوں کو چھو رہا تھا۔۔۔

اپنے ارد گرد سردی سے بچنے کے لیے کمبل لپیٹ رکھا تھا۔ وہ گھڑ کے سامنے اسے لیے ہوئے کھڑا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس کی گردن پر آیا جہاں اس نے اپنے سلگتے لب رکھے تھے۔۔ اس کے دھکتے لب اس کی گردن سے نیچے کو آرہیں تھے اور اس کا ہاتھ اس کی شرٹ کے اندر سے اس کے دل والے مقام کو چھو رہا تھا۔۔۔ کھڑی سے ونڈو شیشے سے باہر پڑتی ہوئی برف باری صاف دکھائی دے رہی تھی۔۔۔

اندر عاصم شاہ کی ٹھنڈی انگلیاں اس کی دھڑکنوں کو چھو کر اسے سسکنے پر مجبور کر رہی تھی۔۔۔ شفا۔۔۔ جی۔۔۔ تم اپنے ماما اور بھائی سے ملنا چاہتی ہو۔۔۔۔ جی اس نے پلٹ کر عاصم شاہ کی جانب دیکھا تھا شفا کے چہرے پر چمک آگئی تھی۔۔ اپنے بھائی اور ماں کا نام سن کر۔۔ وہ بہت یاد کرتی تھی اپنی ماں اور بھائی کو۔ مگر زبان سے کچھ نہیں کہتی تھی۔۔۔

عاصم شاہ کو اس کے دل کا حال بخوبی سمجھ آتا تھا۔۔ مگر وہ مجبور تھا۔۔ اس کی بہن کے ساتھ جو کچھ اس کے باپ نے کیا تھا۔۔ وہ عاصم شاہ نا کبھی بھول سکتا تھا۔ اور نا اسے شاہ میر کبھی بھولنے دیتا تھا۔۔۔

مگر کچھ دن پہلے رومان شاہ نے فون کر کے بتایا کہ اس کا باپ اپنی شرمندگی میں ہی اس دنیا سے چل بسا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسے اپنے کیے کی سزا خدانے دنیا میں ہی دے دی تھی۔۔ بیوی اس سے لا تعلق ہو چکی تھی۔۔ بیٹا معذور ہو گیا تھا۔ جونہ بول سکتا تھا نہ جل سکتا تھا۔۔ بیٹی ہمیشہ کے لیے اس سے دور ہو گئی۔۔ اپنے گناہوں کو یاد کرتے اسے ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔۔ اس کی ماں نے خود شفا کو بتانے سے منع کیا تھا۔۔ اس لیے عاصم شاہ نے بھی شفا کو بتا کر اس کا دل دکھی نہیں کیا۔۔۔ مگر عاصم شاہ نے رومان شاہ سے بات کر کے شفا کو اس کے بھائی اور ماں سے ملوانے کی اجازت لے لی تھی۔۔۔

رومان شاہ نے بھی شامیر کو بہت مشکل سے رضامند کیا مگر اب شفا کو اپنے پیاروں سے ملنے کی اجازت مل چکی تھی۔۔۔

Kitab Nagri

عاصم شاہ آخر اپنی بیوی کے دل کی درد کی دوا ڈھونڈ ہی لایا تھا۔۔ بہت پیار کرتا تھا وہ شفا سے۔۔۔ شفا کے دل کے درد کو کم کرنے کے لیے اس کی ماں اور بھائی کی ضرورت تھی اور ان سے ملانے کے لیے شاہ میر کی اجازت کی ضرورت تھی۔۔ اور یہ وہ کام تھا جو صرف رومان شاہ کر سکتا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور آخر اس نے کر دیا کچھ دیر پہلے ہی آج شاہ نے میسج کیا تھا۔ کہ وہ لوگ آؤٹ آف کنٹری گھومنے کے لیے جارہے ہیں۔۔۔

وہ تو اسے نہیں مل سکے گے۔۔ مگر وہ شفا کو لا کر اس کی ماں اور بھائی سے ملا سکتا ہے۔۔۔

آپ مجھ سے مذاق کر رہے ہیں؟؟

عاصم شاہ کو چپ کر کے اپنی جانب دیکھتے ہوئے دیکھ شفا نے سوال کیا۔۔۔ اس کی آنکھیں نم ہو گئی تھیں۔۔

میں کیوں مذاق کروں گا!! جب مجھے پتہ ہے کہ یہ بات میری شفا کو تکلیف پہنچ جائے گی۔۔ اسے اپنے سینے سے لگا اپنے باہوں کے حصار میرے لیے کھڑا بہت پیار سے بولا۔۔۔

تو کیا آپ سچ میں مجھے بھائی اور ماما سے ملوانے لے کر جائیں گے۔۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

جی بالکل لے کر جاؤں گا۔۔ اگر اپنا ہنی مون پورا کر کے۔۔ شرارتی نظریں اس پر گاڑے لبوں سے مسکرایا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

پلیز۔۔۔ عاصم لے چلیں نا پہلی بار شفا نے خود سے عاصم شاہ کے گلے میں بازوؤں کا ہار ڈالتے ہوئے کہا۔۔

ٹھیک ہے کل لے جاؤں گا مگر آج کی رات میری۔۔ نہ کوئی زحمت نہ کوئی شکوہ کرنا منظور ہے۔۔ گال پر پیار بھرا لمس چھوڑتے ہوئے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے منظور۔۔۔ وہ خوشی خوشی مان گئی تھی۔۔۔ عاصم شاہ نے اس پورے سال میں اس کے چہرے پر یہ خوشی نہیں دیکھی تھی جسے وہ آج محسوس کر رہا تھا۔۔

اس پر اپنی محبت کی بارشوں کو برسا کر پیار سے من مانیا کر رہا تھا۔۔ آج وہ اپنوں سے ملنے کی خوشی میں سب کچھ بڑے پیار سے برداشت کر رہی تھی۔۔۔

مری کی خوبصورت وادیوں میں عاصم نے اپنی پیار کی داستان شفا کے ساتھ مل کر پوری کر لی تھی۔۔۔ آج وہ دل سے خوش تھی۔ اپنوں سے ملنے کے لیے۔۔ اور عاصم شاہ خوش تھا شفا کو پوری طرح سے مطمئن دیکھ کر۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے جسم کی راعنائیوں کو چومتے ہوئے اسے اپنی شدتوں کی بارش میں بھگوتے ہوئے بے بس کیے ہوئے تھا۔۔ باہر ٹھنڈ اور برف باری تھی اندر عاصم شاہ کے سلگتے ہوئے جذبات شفا کے وجود کو جلا رہے تھے۔۔

oooooooooooo

احمر پلینز جائیں یہاں سے۔۔۔ اپنی حالت پر شرم سے لال ہوتے ہوئے چلائی تھی۔۔ کیوں جاؤں اپنی بیوی کو پورا دیکھنے کا حق ہے مجھے۔۔۔ اس کا ٹاول کھینچ کر اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولا۔۔

آپ بہت بے شرم ہیں۔۔۔ ہائے تم بہت ہوٹ ہو۔۔۔ میں آپ کو جان سے مار دوں گی۔۔۔ اس کا سینہ نوچتے ہوئے جنگلی بلی بنی ہوئی تھی۔۔۔ احمر علوی کی ایک ہی جان ہے کتنی بار لینا چاہتی ہو۔ وہ بے باقی سے قہقہہ لگا کر ہنستے ہوئے بولا تھا۔۔۔ ماہی باتھ روم کی کنڈی لگانا بھول گئی تھی۔۔۔

اور احمر کو موقع مل گیا تھا۔۔۔ اب وہ واش روم میں گھس کر اسے تنگ کر رہا تھا۔۔۔ آپ بہت گندے ہیں۔۔۔ مگر تم بہت اچھی ہو بہت ہاٹ ہو بہت خوبصورت ہو۔۔۔ اس کی نازک سی قمر کے گرد حصار بنا کر اوپر کو اٹھائے ہوئے تھا۔۔۔

اس کے گیلے پر احمر چہرے بکھرے ہوئے تھے۔۔۔ آہ ااااا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

احمر نے اس کے دل والے مقام پر دانتوں سے کاٹا تو چیخ اٹھی تھی۔۔۔ میں آپ کی جان لے لوں گی۔۔۔۔۔ احمر یہ سب میرے سب مت کیا کریں۔۔۔ اس کی قمر پر کے برسا رہی تھی۔۔۔۔۔

احمر اسے اٹھا کر روم میں لے آیا تھا۔ اس کے ٹاول کو بری طرح سے بے ترتیب کیے بیڈ تک لے آیا تھا۔۔۔۔۔ وہ ٹانگے مار کر احمر پر غصہ نکال رہی تھی۔۔۔۔۔ جگلی لڑکی قسم سے تمہیں قابو کرنا کتنا مشکل ہے۔۔۔۔۔ www.kitabnagri.com

وہ اس کے دونوں اطراف میں ہاتھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے بیڈ پر پن کیے ہوئے تھا۔۔۔ اس کی ٹانگوں کو زبردستی اپنی ٹانگوں میں لپیٹ کر پن کیے با مشکل اسے اپنے نیچے دبائے ہوئے تھا۔۔۔۔۔ آپ جس طرح کی حرکتیں کرتے ہیں مجھے آپ پر غصہ آتا ہے۔۔۔ وہ خود کو آزاد کروانے کی کوشش میں پھونکار رہی تھی۔۔۔۔۔

بیوی ہو تم میری میں تو ایسی ہی حرکتیں کروں گا۔۔۔ اوپر سے تم اتنی پیاری ہو وہ دانتوں کو پیستے ہوئے مسکرا کر اس کی پنکھڑیوں کو چوم رہا تھا۔۔۔۔۔

آپ ایک بار مجھے چھوڑیں میں آپ کو بتاتی ہوں میں کتنی پیاری ہوں۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میں پاگل ہوں۔ جو تمہیں چھوڑ دوں چنگلی بلی کہیں کی۔۔۔ جب سے تمہارے ساتھ شادی ہوئی ہے۔۔۔ میرا جسم کسی کے سامنے دکھانے کے لیے لائق نہیں چھوڑا۔۔۔ ہر جگہ پر تمہاری خروچوں کے نشان ہے۔۔۔ اور جب میں ذرا سختی دکھاؤں تو تمہارے رونے پیٹنے شروع ہو جاتے ہیں۔۔۔

آہ اوہوں سس۔۔۔ آپ کی انہی حرکتوں کی وجہ سے میں آپ کو خروچے دیتی ہوں۔۔۔ احمر نے اس کی بیوٹی بون پر دانتوں سے کاٹا تو وہ روتے ہوئے چلائی۔۔۔ کوئی میری حرکتوں کی وجہ سے نہیں کرتی مجھے تو یہی پکا ہے جو میں نے کر لینا ہے۔ کچھ دیر کے بعد تو تمہاری خروچوں سے میرا برا حال ہونا ہی ہے۔۔۔ تو پھر کیوں نہ میں بھی اپنی کسر پوری کر لوں اس کی بیوٹی بون پر لمس چھوڑتے ہوئے تڑپا رہا۔۔۔۔۔ کل سے نہ تو میں آپ کے ساتھ رہوں گی۔ اور نہ آپ کے ساتھ سوؤں گی۔ میں محرمہ کے روم میں چلی جاؤں گی سسکتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔

www.kitabnagri.com

میں اٹھا کر لے آؤں گا!!

میں لاک لگا کر سوؤں گی!!

میں ایکسٹر اچابی سے کھول لوں گا!!

Posted On Kitab Nagri

میں اندر سے کنڈی لگالوں گی!!

میں کھڑکی سے آجاؤں گا!!

میں آپ کا سر پھاڑ دوں گی!!

میں تمہارے ہونٹوں سے سانسیں پی لوں گا!!

میں اماں کی بتاؤں گی!!

کیا بتاؤں ہوگی؟؟

آپ بہت گندی ہیں اور مجھے بہت تنگ کرتے ہیں!!

یہ تو میری کوالٹی ہوئی نا خرابی کیا بتاؤں گی!!

آپ کو مجھ پر ترس نہیں آتا؟

نہیں مجھے پیار آتا ہے اور بہت زیادہ آتا ہے ٹوٹ کر آتا ہے!!

www.kitabnagri.com

مجھے آپ پر غصہ آتا ہے بہت آتا ہے ٹوٹ کر آتا ہے جان لیوا حد تک آتا ہے!! دانتوں کو اتنا مت پیسو

ٹوٹ جائیں گے۔۔۔ بنادانتوں والی اماں بن جاؤں گی۔

Posted On Kitab Nagri

- احمر کو ماہی کی بچکانا اور باتیں بہت اچھی لگتی تھی۔۔ وہ اکثر اسے یونہی زچ کر کے اس کی باتیں سنتا تھا۔۔۔

وہ اکثر بچوں کی طرح احمر کے پیٹ پر بیٹھ کر خوب مکے برساتی تھی۔۔

ماہی کے آنے سے احمر کی زندگی میں پھر سے رونقیں لگ گئی تھی۔ وہ اتج میں احمر سے آدھی تھی تو حرکتیں بھی اس کی ویسی ہی تھی۔۔۔ ماں بیٹی ایک سے بڑھ کر ایک نمونی تھی۔۔ سارا دن دونوں کی بھاگ دوڑ گھر میں ختم نہیں ہوتی تھی۔۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

اریشہ نے بہت وار کیے تھے اس ایک سال میں۔۔ مگر وہ ماہی اور احمر کے پیار کو ٹس سے مس بھی نہیں کر پائی تھی۔ آخر تھک ہار کر اپنی عیاشی والی زندگی میں واپس امریکہ لوٹ گئی۔۔۔

ماہی کے ماں باپ نے سارا بزنس امریکہ میں سیٹ کر لیا تھا تو وہ اب کئی کئی مہینوں کے بعد پاکستان آتے تھے۔ مگر اب ماہی کی زندگی میں ہر طرف خوشیاں خوشیاں تھیں۔۔۔
خوش حالی کے رنگ برنگے پھول اس کے چاروں جانب بکھرے ہوئے تھے اسے اپنے ماں باپ کی دوری بھی محسوس نہیں ہوتی تھی۔۔۔
www.kitabnagri.com

بچپن میں ماہی جتنا پیار کے لیے ترسی تھی۔۔ احمر کی صورت میں خدا نے اسے اتنا ہی پیارا محبت کرنے والا شوہر عطا کیا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مہرمہ کے ساتھ ماہی کا پیار دیکھ کر احمر کی ماں بے حد مطمئن تھی۔۔۔ وہ بھی ماہی پر اپنی جان نچھاور کرتی تھی۔۔۔ ماہی نے ایک اچھی بہو کی طرح گھر کی ہر ذمہ داری کو بخوبی نبھایا تھا۔۔۔ احمر کی ماں اور ماہی میں ماں بیٹی جیسا رشتہ قائم ہو چکا تھا۔۔

اور احمر کی تو ماہی جان بن چکی تھی۔۔۔ اکثر احمر مہک کو یاد کرتا تھا۔۔۔ سوچتا تھا اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ وہ مہک کے جانے کے بعد کسی سے اتنا پیار کر سکے گا۔۔۔۔۔ مگر ماہی کی بچکانہ مظلوم حرکتیں بے لوث محبت اور گھر کے لیے ذمہ داریاں کو اچھی طرح نبھانا ہر چیز نے احمر کے دل میں اس کی لیے محبت پیدا کر دی تھی۔۔۔۔۔

اب تو احمر کا خود گزارا نہیں ہوتا تھا ماہی کے بنا۔۔۔ وہ شکر گزار تھا رومان شاہ کا عاصم شاہ کا جن دونوں نے مل کر ماہی کو اس کی زندگی میں لانا ممکن کیا۔۔۔ اسے یاد تھا اس نے کتنی مشکل سے خود کو اس شادی کے لیے راضی کیا تھا۔۔۔ احمر کی نظر میں ماہی بالکل بچی تھی اسے کیا پتہ تھا کہ اس کی یہی بچکانہ حرکتیں اسے پھر سے زندگی کی طرف لے آئیں گی۔۔

- مہرمہ ایک سال اور چار مہینے کی ہو گئی تھی سارا دن گھر میں ہل چل مچائے رکھتی تھی۔۔۔ دونوں ماں بیٹی ایک سے بڑھ کر ایک نمونے تھے۔۔۔ سارا دن گھر میں بھاگ دوڑ مچائے رکھتی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

گھر میں نوکروں کی ریل پیل تھی مہرمہ کے لیے دو سپیشل میڈرز رکھی گئی تھی۔ اس کی والدہ کا دھیان رکھنے کے لیے الگ میڈ کا انتظام تھا۔ کھانا بنانے کے لیے الگ کک تھا۔۔۔ گھر کا کام صفائی ستھرائی کے لیے الگ ملازمہ آتی تھی۔۔۔ پہلے احمر کے حالات کچھ زیادہ اچھے نہیں تھے تو ماہی نے بہت سمجھداری سے گھر کو سنبھالا تھا۔۔۔ مگر اب تو پیسے کی دیوی احمر پر مہربان تھی۔۔۔

ماشاء اللہ احمر کا کاروبار دگنا اور رات چگنا ترقی کر رہا تھا۔۔۔ جب سے ماہی احمر کی زندگی میں آئی تھی۔ احمر کی تو زندگی کے رنگ بدل گئے تھے۔۔۔ جس پر وجیکٹ میں ہاتھ ڈالتا کروڑوں کا بزنس اور منافع ہوتا۔۔۔

احمر نے اپنا گھر ایک بہت مہنگے ایریے میں شفٹ کر لیا تھا۔۔۔۔۔ اسی لیے احمر بھی ماہی کے لیے ہر ممکن کوشش کرتا تھا آسانیاں پیدا کرنے کی۔۔۔۔۔ تنگ تو وہ اسے اپنی محبت کی شدتوں سے کرتا تھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

۔ احمر ماہی کی سانسیں اسی طرح سے تنگ ہی کیے رکھتا تھا۔۔۔ کبھی لفظوں سے کبھی ہاتھوں سے کبھی شدتوں سے کیونکہ ماہی جب چڑ کر بک بک کرتی تھی اس کی وہی بک بک ہی تو احمر کو جینے کا مقصد دیتی تھی۔۔۔ وہ جان بوجھ کر مائی کو تنگ کرتا تھا جیسے اس وقت کر رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسے اپنے نیچے دبائیں ہوئے اسے تنگ کیے جا رہا تھا۔ وہ بڑبڑ کر کے پتہ نہیں کیا کیا بولے جا رہی تھی۔۔۔

وہ ہنس ہنس کر برداشت کر رہا تھا۔ اگر زندگی میں اچھا ہم سفر مل جائے تو زندگی خوبصورت ہو جاتی ہے۔۔۔ جنت جیسی لگنے لگتی ہے۔۔۔ خدا سب کو پیار کرنے والا

ہمسفر عطا فرمائے آمین ثم آمین۔۔۔ www.kitabnagri.com

oooooooo

می اب دودھ دو۔۔۔ رائم اپنی توتلی آواز میں میرب سے دودھ مانگ رہا تھا۔ میرب اپنے بیٹے پر صدقہ واری ہوتی ہوئی دودھ کی بوتل بنا کر لے آئی تھی۔

اور رومان شاہ کب سے صوفے پر بیٹھا ہوا اسے گھور رہا تھا۔۔۔ کیونکہ آج ان کو چار دن ہو گئے تھے۔ پیرس میں آئے ہوئے مگر مجال ہے جو رائم اپنی ماں کی جان چھوڑ رہا ہو۔۔۔۔۔ شاہ میر مرہا۔۔۔ رومان شاہ میرب اور رائم چاروں گھومنے کے لیے آئے تھے۔۔۔

شاہ میر تو مرہا کو لے کر خوب مزے اڑا رہا تھا۔۔۔ مگر رائم نے رومان شاہ کے سارے پلان چوپٹ کر رکھے تھے۔۔۔ جب بھی باہر جاتا رائم میرب کو خود میں الجھائے رکھتا تھا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میرب اس کو سلا دو ورنہ قسم سے تمہارے بیٹے کو یہاں پاکستان ٹی سی ایس کروادوں گا۔۔۔۔
صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے ہوئے بے چینی سے ہلاتے ہوئے رومان شاہ نے میرب سے کہا تھا۔۔۔
جو اپنے بیٹے کو گود میں لیے آرام سے باتیں کرتے ہوئے دودھ کی بوتل اسکے منہ میں ڈال کر پلا رہی
تھی۔۔۔

شاہ ابھی کچھ دیر میں رائم سو جائے گا آپ پریشان نہیں ہوں۔۔ بڑے تحمل سے جواب دیا۔۔۔
نہیں اب میں پریشان نہیں ہوں گا۔ اب تو میں تمہیں پریشان کروں گا۔ اس کو سلاؤ اور میرے پاس
آؤ۔۔۔ میں میٹ کا انتظام کر رہا ہوں کل سے یہ ساتھ والے روم میں میٹ کے ساتھ رہے گا۔۔۔

نن۔۔ نہیں شاہ ایسا مت کیجئے گا میں کسی پر بھروسہ نہیں کر سکتی اپنے بیٹے کے حوالے سے۔۔۔۔ مجھے
تو پاکستان میں رہ کر کسی پر بھروسہ نہیں ہے یہاں پر انجان شہر میں کسی پر کیسے بھروسہ کر سکتی
ہوں۔۔۔ میرب بہت گھبرا گئی تھی شاہ کی بات پر۔۔۔

روم میں کیمرے لگے ہیں۔۔ گھبرانے کی ضرورت نہیں فل سکیورٹی ہوگی۔۔۔ بھاڑ میں جائے کیمرے
اور ہوٹل والوں کی سکیورٹی میں اپنے بیٹے کو کسی کے حوالے نہیں کروں گی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ یہ ابھی سو جائے گا میں آپ کے سارے حساب پورے کر دوں گی۔۔ مگر میرے بیٹے کو مجھ سے دور مت کیجئے گا وہ رونے لگی تھی۔۔۔

میرب میری جان رونے کی ضرورت نہیں کہیں نہیں بھیجوں گا۔۔ تمہارے اس لاڈلے بیٹے کو۔۔۔
رومان شاہ میرب کو اس طرح سے تڑپ کر روتے دیکھ فوراً سے اٹھ کر اس کے قریب آ کر بیٹھ گیا۔۔۔
اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے پیار سے اس کے ماتھے پر بوسا دیا۔۔

وعدہ وہ آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔۔

پکا وعدہ شاہ کی جان۔۔ تمہاری آنکھوں میں آنسو دیکھ کر میرب میرا دل بند ہونے لگتا ہے پلیز رویا
مت کرو۔۔۔۔ تم اپنی ضد سے مجھ سے ہر بات منوالیتی ہو ویسے ہی منوایا کرو۔۔۔۔ پلیز رویا نہیں
کرو۔۔۔۔

میرب تمہاری آنکھوں میں رومان شاہ آنسو نہیں دیکھ سکتا۔۔ جان نکل جاتی ہے میری تمہارے
رونے سے۔۔۔۔

کہیں نہیں بھیج رہا تمہارے لاڈلے بیٹے کو صرف ایک دھمکی دی تھی۔۔۔۔ یہ صرف تمہارا بیٹا نہیں
ہے میرا بھی بیٹا ہے تم بھی یہ بات یاد رکھا کرو۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میں بھی بہت پیار کرتا ہوں اس سے مگر یہ کمینہ اپنے باپ کے رومینس کی دھجیاں اڑاتا رہتا ہے۔۔۔
بچہ ہے نا ابھی اس کو پتہ نہیں اس لیے! میرب نے اپنے بیٹے کی صفائی دی۔۔۔

میرب جتنا پیار تم اپنی بیٹے سے کرتی ہو اتنا مجھ سے بھی کیا کرونا۔۔۔ رومان شاہ اس کی پنکھڑیوں پر جھکنے
لگا تھا۔۔۔۔۔ www.kitabnagri.com

رائم دودھ پیتے ہوئے میرب کی گود میں سوچکا تھا۔۔
اس کی پنکھڑیوں کو لبوں میں قید کیے ایک ہاتھ اس کی کمر پر رکھے دوسرا اس کی گردن کے پیچھے رکھے
ہوئے۔۔ آنکھیں بند کیے۔ ہونٹوں کی نمی پینے لگا تھا۔ مدہوش سا ہونے لگا تھا۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

رائم کو بیڈ پر سلا کر میرب کو گود میں اٹھائے صوفے پر لے آیا تھا۔۔
اسے صوفے پر ڈالتا ہوا سیدھا اس کے دل والے مقام پر جھکا اور جھکتا ہی چلا گیا۔۔۔
میرب کی سسکیاں لے رہی تھی۔ جسے وہ دبانے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔ کہ کہیں رائم نہ جاگ
جائے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مگر شاہ تھا میرب کی جان نکالنے پر تلا ہوا تھا۔۔۔ روم میں روشنی نہ ہونے کے برابر تھی۔۔۔ اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر میرب اپنی سسکیاں دبانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔
اس کے دل والے مقام پر لب رکھ کر نمی پیتے ہوئے رومان شاہ تو جیسے ہوش میں ہی نہیں تھا۔۔۔

رومان شاہ ایسا دیوانہ تھا جو ایک بیٹے کے ہونے کے بعد بھی اپنی بیوی سے اتنی ہی محبت کرتا تھا جتنی پہلے کرتا تھا۔۔۔۔۔ رومان شاہ جیسی محبت نہ کسی نے کی نہ کوئی کر سکتا ہے۔۔۔۔۔
رومان شاہ جیسا نا کوئی آیا تھا نہ کوئی آئے گا۔۔۔۔۔ www.kitabnagri.com

oooooooo

رومان شاہ میرب۔۔۔ شاہ میر مرہا۔۔۔ انہوں نے یادگار دن گزارے تھے۔۔۔ یہ چھٹیاں ان کو ہمیشہ یاد رہنے والی تھی۔۔۔ چاروں نے یہاں پر بہت خوبصورت دن گزارے تھے۔۔۔ یہاں کی ہر مشہور جگہ پر چاروں گھومنے گئے تھے۔۔۔

بہت ساری شاپنگ کی۔۔۔۔۔ اپنے عزیزوں کے لیے گفٹ خریدے۔۔۔۔۔ اور آج ان کی واپسی تھی۔۔۔۔۔ یہاں پر انہوں نے 15 دن کا سٹے کیا تھا۔۔۔۔۔ اب شاہ میر کو اور چھٹیاں نہیں مل رہی تھی۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور رومان شاہ کے بزنس میں بھی بہت مسئلے آرہے تھے۔۔۔ تو آج وہ لوگ پاکستان واپس جا رہے تھے۔۔۔

میر۔۔۔ ارام سے بیٹھیں اگر بھائی دیکھ لیں گے تو کیا سوچیں گے۔۔۔ شاہ میر کے ہاتھوں کو چین نہیں تھا اور میر ہا ساتھ والی سیٹ پر رومان شاہ سے گھبرا رہی تھی۔۔۔ کہ کہیں اس کے بھائی کی نظر نہ پڑ جائے۔۔۔ www.kitabnagri.com

دونوں نے پیرس میں بھی مرہا اور میرب کی جان مصیبت میں ڈال رکھی تھی۔۔۔ وہ جتنا اپنے بھائیوں سے شرماتی تھی یہ اتنا ہی ان کو تنگ کرتے تھے۔۔۔

تمہارے بھائی کو اپنی بیوی کو دیکھنے سے فرصت ملے گی تو دیکھیے گانا۔۔۔ رومان شاہ جو میرب سے باتیں کرنے میں مصروف تھا اسے دیکھتے ہوئے شاہ میر نے میرب سے کہا۔۔۔
ایسے ہی ہنستے مسکراتے وہ پاکستان کا سفر طے کر رہے تھے۔۔۔

oooooooooooo

(5) سال بعد)

Posted On Kitab Nagri

زین زین کہاں جا رہی ہو بیٹا۔۔۔ بیا اپنے پانچ سالہ بیٹے کے پیچھے بھاگتی پھر رہی تھی۔۔۔ وہ اس کے آگے آگے بھاگتا ہوا جا رہا تھا۔۔۔ سامنے سے آتے ہوئے چوہدری خرم کی ٹانگوں سے جالپٹا تھا۔۔۔ کیوں بھاگ رہا ہے میرا شیر۔۔۔ اور کیوں اپنی اماں کو تھکا رہے ہو۔۔۔ اسے اٹھاتے ہوئے کاندھوں پر بٹھالیا۔۔۔

ابا سائیں اماں مجھے کھیلنے نہیں دیتی بہت تنگ کرتی ہیں۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔۔ خرم چوہدری کا جاندار قہقہہ فضا میں بلند ہوا تھا۔۔۔

سچ میں زین تو میرا ہی بیٹا ہے تجھے بھی میری طرح اپنے ماں باپ غلط لگتے ہیں زین ہو بہو اپنے باپ کا بچپن تھا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

خرم چوہدری تو بالکل بدل چکا تھا اس وقت خرم چوہدری گاؤں کا سر پنچ تھا۔۔۔ جو گاؤں والوں کا ہر طرح سے خیال رکھتا تھا ان کے لیے آسانیاں پیدا کر کے اس نے گاؤں کو خوشحال بنا دیا تھا۔۔۔

آج خرم چوہدری پر اس کے باپ کو بڑا ناز تھا۔ مگر زین کو دیکھ کر خرم کو اپنا بچپن یاد آ جاتا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

سائیں یہ مجھے بہت تنگ کرتا ہے مجال ہے جو یہ لڑکا دو سیکنڈ کے لیے بھی کہیں آرام سے بیٹھ جائے۔۔۔۔

آج صبح ہی اس نے اپنے پیر پر چوٹ لگوائی ہے بیا آتے ہی شکایتیں لے کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔
زین تو اپنے باپ کے کاندھوں سے اتر کر جا کر گیٹ کے اندر سے گارڈز کو تنگ کر رہا تھا۔۔۔۔ پورا گھر
زین سر پہ اٹھائے رکھتا تھا۔ وہ بہت شرارتی تھا۔۔۔۔ www.kitabnagri.com

میرے مکھن اس کا تو پھر ایک ہی حل ہے ہمیں ایک بچہ اور پلان کرنا چاہیے پھر ہی تمہارا یہ کھوتا سدر
سکتا ہے۔۔۔۔

آج خرم اپنے والد کی جگہ پر آچکا تھا خرم کے والد کی ڈیبتھ ہو گئی تھی ہارڈاٹیک ہونے سے۔۔۔۔
ماں زندہ تھی۔۔۔۔ اور اپنے پوتے پر ہر وقت جان نچھاور کرتی رہتی تھی۔۔۔۔ زین کو بگاڑنے میں اس کی
دادی کا بھی بہت بڑا ہاتھ تھا۔۔۔۔

سائیں مجھ میں ابھی ہمت نہیں ہے دن کو آپ کا بیٹا میری جان کو عذاب میں ڈالے رکھتا ہے۔۔۔۔ اور
راتوں کو مجھے ہلکان کرنے کے لیے آپ کافی ہیں۔۔۔۔ اس لیے بیا میں ابھی اور بچہ پیدا کرنے کی ہمت
نہیں ہے۔۔۔۔ بیا سائیں کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

چوہدری خرم قہقہہ لگا کر ہنستے ہوئے کمرے میں داخل ہوا۔ اور بیا کو اپنی باہوں کی حراست میں لے کر اس کی پنکھڑیوں پر جھکے اپنی دن بھر کی تھکن اتار رہا تھا۔ خرم چوہدری اور بیا ایک خوشگوار زندگی گزار رہے تھے۔۔۔۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

آج رانم کی برتھ ڈے تھی اور سب نے شرکت کی تھی۔۔۔ رانم چھ سال کا ہو گیا تھا۔۔۔۔۔
لاہور سے عاصم شاہ اور شفا بھی آئے ہوئے تھے۔۔۔

احرماہی مہرمہ اور ان کا چھ ماہ کا بیٹاب مختتم بھی ساتھ میں آیا تھا۔۔ احرماہی اپنے دونوں بچوں کے ساتھ بہت خوشحال زندگی گزار رہے تھے۔۔ www.kitabnagri.com

ڈاکٹر شاہ زیب اور ڈاکٹر ہما کے گھر اللہ نے ایک اور بیٹی دی تھی۔ جس کا نام انہوں نے مائرہ رکھا تھا۔ مائرہ اور ملالہ کے آنے سے وہ اپنی فیملی کو مکمل محسوس کرتے تھے۔۔۔ دونوں اپنی زندگی میں بے حد خوش تھے اور فی الحال آگے کوئی بچے کی پلاننگ نہیں تھی۔۔

ان کی دونوں بیٹیاں سکول جاتی تھیں اور خود دونوں سرجن ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ بن چکے تھے۔۔۔۔۔

شفا اور عاصم شاہ نے بچہ بہت دیر سے پلان کیا تھا۔ تو اس وقت شفا کا چھٹا مہینہ چل رہا تھا۔۔ اور ڈاکٹر نے الٹر اسائونڈ رپورٹ میں بیٹا بتایا تھا۔۔ دونوں اپنی لائف میں بے حد خوش تھے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

عاصم شاہ نے خود اپنا کالج بنالیا تھا۔۔۔ اور اللہ تعالیٰ نے عاصم شاہ کو بہت ترقی دی تھی۔۔۔ اب اکثر عاصم شاہ شفا کو اس کے بھائی اور ماں سے ملوانے کراچی آتا جاتا رہتا تھا۔۔۔
میر پلینز ان کو پکڑ لیں ان دونوں نے میرے ناک میں دم کر رکھا ہے۔۔۔ مرہا اپنے جڑوا بیٹوں سے تنگ آکر میر پر چلا رہے تھے۔۔۔ www.kitabnagri.com
شاہ میر نے جلدی سے اپنے بیٹوں کو اٹھالیا پتہ تھا کہ اب مرہا کو غصہ آئے گا اور مرہا ان پر ہی اتارے گی۔۔۔

دونوں مرہا کو بہت تنگ کرتے تھے۔۔۔ شاہ میر اور مرہا کو اللہ تعالیٰ نے دو جڑوا بیٹے دیے تھے۔۔۔ انہوں نے دونوں کے اسلامی نام رکھے تھے۔۔۔
عبداللہ شاہ میر۔
www.kitabnagri.com

اور عبدالرحمن شاہ میر۔
دونوں ایک سے بڑھ کر ایک شرارتی تھے دونوں تین سال کے ہو چکے تھے۔۔۔ وہ مرہا کے ناک میں ہر وقت دم کر کے رکھتے تھے۔ مرہا رونے لگ جاتی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مرہا کو ایک بے بی چاہیے تھا مگر اللہ تعالیٰ نے اسے ایک ساتھ دو بے بی دے کر خوشیوں سے نوازا تھا --- دونوں کی زندگی خوبصورت اور مکمل ہو چکی تھی ان کا بھی آگے فی الحال کوئی بچہ لینے کا پلان نہیں تھا۔۔۔

سب اپنی زندگیوں میں بے حد خوش تھے رومان شاہ کا صرف ایک بیٹا تھا اور وہ آگے بچہ پلان کر ہی نہیں سکتے تھے۔۔۔

میرب جس مشکلات سے گزری تھی رومان شاہ کو اولاد کی اور کوئی طلب نہیں تھی۔۔۔
ان کا ایک بیٹا رانم رومان شاہ ان کی پوری دنیا تھا جو کہ چھ سال کا ہو چکا تھا۔۔۔
رومان شاہ اور میرب کی اس میں جان بستی تھی۔۔۔ رومان شاہ آج بھی میرب کا اتنا ہی دیوانہ تھا جتنا کل تھا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آج بھی باپ اور بیٹے میں صرف میرب کو لے کر ہی جھگڑا ہوتا تھا۔۔۔ کیک کاٹ کر سب لوگ کھانا کھا رہے تھے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

رومان شاہ نے صرف اپنے بہت عزیز دوستوں اور فیملی کو ہی مدد کیا تھا۔ کھانے کے بعد سارے یار آج بہت عرصے بعد لان میں بیٹھے گئے مار کے رہے تھے۔

خواتین لان میں ہی دوسری جانب کرسیوں پر بیٹھی ہوئی تھیں۔۔۔ شاہ میر اور رومان شاہ تو سگے بھائیوں کی طرح رہنے لگے تھے جو کل ایک دوسرے کو دشمن سمجھتے تھے آج ایک جان تھے۔۔

رومان شاہ۔۔ احمر علوی۔۔ اور ڈاکٹر شاہ زیب کے قہقہے سن کر شاہ میر ملک اور عاصم شاہ بھی کھکھلا کر ہنس رہے تھے۔۔ ایک کاجوک ختم ہوتا تو دوسرا شروع ہو جاتا تھا۔۔۔ تینوں کی کمسٹری اتنی خوبصورت تھی کہ ہر شخص ان کو دیکھ کر ہنس رہا تھا۔۔

کافی دیر کے بعد ان کی گید رنگ ہو رہی تھی تو ان کے پاس کرنے کے لیے بہت ساری باتیں تھیں۔۔۔ سب اپنی اپنی زندگیوں میں بے حد مصروف ہو چکے تھے۔ مگر آج بھی تینوں کی دوستی ویسی ہی تھی ایک دل تھے بات نکلتی تو دوسرا پہلے سمجھ جاتا تھا۔۔

یاری ہو تو رومان شاہ احمر علوی اور ڈاکٹر شاہ زیب جیسی جسے لوگ سالوں یاد رکھیں۔۔۔۔

جاتے جاتے ان کی دوستی کو دیکھ کر زویا علی شاہ کو ایک سونگ یاد آیا ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہنستے ہنستے کٹ جائیں رستے
زندگی یوں ہی چلتی رہے
خوشی ملے یا غم بدلیں گے نہ ہم
دنیا چاہے بدلتی رہے۔۔
(لمس جنون تحریر زویا علی شاہ)



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

